ترجمہ سری مد بھاگوت

جس کو کاشی باشی لچھمن لال کھتری نے ناگری بھاشا میں ترجمہ کیا اور سکھی منشی سوامی دیال لکھنوی نے اُردو بھاشا میں لکھا

مطبع منشی نول کشور لکھنؤ میں طبع ہوا

قیمت فی جلد عہ/ (دس روپیہ)

باہتمام بی۔ بی۔ کپور سپرنٹنڈنٹ

فہرست مضامین شری مدبھاگوت اردو

گذارش

شری مدبھاگوت کے بارھویں اسکندھ کا پورا ترجمہ زبان بھاشا اور حرف ناگری میں سکھ ساگر نام پوتھی جناب بیکنٹھ باشی راے لچھمن لال صاحب کاشی باشی کی تصنیف سے اس مطبع میں چند مرتبہ طبع ہوئی اور بھگت جنوں نے اس امرت روپی لذت سے وہ آنند پایا کہ جب جب ہزار ہا جلدیں طبع ہوئیں ہاتھوں ہاتھ بک گئیں راے صاحب بیکنٹھ باشی کی طرف سے اس پوتھی کا حق تصنیف اس مطبع کو حاصل ہے راے صاحب مرحوم اپنی زندگی میں لفظ بلفظ خط فارسی میں ترجمہ چھپنے کے خواہشمند تھے اور آرزو تھی کہ جس طرح ناگری خط میں یہ پوتھی چھپکر بھگت جنوں کی آتش شوق کو تسکین پہونچانے والی ہوئی اسی طرح فارسی خط میں بھی ترجمہ اس کا ان شائقوں کے لیے جو صرف اردو جانتے ہیں فیض بخش ہو اچنانچہ منشی نولکشور صاحب جنو بیکنٹھ باشی مالک مطبع ہذا نے دلی آرزو بیکنٹھ باشی مصنف صاحب سکھ ساگر کی پوری کرنے کی غرض سے منشی گھبر دیال صاحب ساکن شہر لکھنؤ کو جو کہ بھاشا زبان کے کب اور نہایت لائق ہیں اس خدمت پر مامور کیا اور منشی صاحب موصوف نے کمال جانفشانی وجانکاہی اور بڑے غور اور فکر سے خط فارسی میں زبان بھاشا کو زینت دی اور منشی شیو پرشاد صاحب کایستھ سکسینہ منیجر اودھ اخبار نے اپنے دلی شوق سے اس دلربا دلبر کو ایسا ہر صفت کیا کہ جس نے دیکھا ثناخواں ہوا۔ گو صدہا ترجمے بھاگوت کے ہوے اور شائقوں نے ملاحظہ کیے ہوں گے لیکن ایسا سہل اور سیدھا پورا اشلوک کا ترجمہ مفصل نہیں ہوا بڑے بڑے پنڈتوں نے اس ترجمہ کی مطابقت پوتھیوں سے کی مگر ٹھیک ٹھیک پایا پس یہ نتیجہ خاص کوشش اور تلاش مصنف بیکنٹھ باشی کا تھا۔ چنانچہ پانچ مرتبہ یہ پوتھی مطابق اصل ترجمہ ناگری منشی سوامی دیال کایستھ سری واستو لکھنؤ کی تصحیح و تحریر سے تکمیل پاکر جناب منشی نولکشور صاحب مرحوم کی حیات میں زیور طبع سے آراستہ ہوئی تھی اب تیرھویں مرتبہ نہایت صحت و صفائی کے ساتھ مطبع منشی نولکشور لکھنؤ میں باہتمام بی جی کپور سپرنٹنڈنٹ حلیہ طبع سے آراستہ و پیراستہ ہو کر پیشکش شائقین ہے۔

شائقین ہر بھگت سے التجا ہے کہ بانی مطبع مترجم اور کارکنان طبع کو صلہ خوشنودی میں دعاے خیر سے یاد و شاد فرمائیں۔

نیازمند

منیجر نولکشور پریس صیغہ بکڈپو لکھنؤ

ترجمہ شری مدبھاگوت بھاکھا

جس کو

کاشی باسی لچھمن لال کھتری پنجابی نے دیونا گری بھاکھا مین ترجمہ کیا اور منشی سوامی دیال کایستھ سری واستو رئیس لکھنؤ نے اردو بھاکھا مین لکھ کر شدھ کیا

باہتمام

بی - بی - کپور سپرنٹنڈنٹ

مطبع نامی منشی نول کشور واقع لکھنؤ مین چھپی اور شایع ہوئی

شری گنیش آنیمہ

دوہا

جاش چرت سب سکھ کرن ہرن تاپ ترے[1] شول
بدھ ہر ہیر جیہ وھیا دین جس گاوت شرت چار
شری گر گنیت شاردا جو ہر پنکرہ[4] پان
بھاگ چھوٹ ابھلاکھ بڑ پر بھر کے چرت اپار

سو پر تجھے دین دیال ہت سدا رہو انکول[2]
بگھن نوارن کیجئے اپنی اور نہار
بار بار بنیو دن تجھے مانگوں یہ بردان
اردو بیچ لکھنا چہوں سب بدھ لیؤ ابار

१ त्रय
२ अनुकू
३ यश
४ पंकर

چھند گیتکا

شری کرشن کیرت بیاس گاؤ سنت منن رنجنی
سور آدک سنت جن بھاکھا پر بدھ بچار کے
سور ساگر پریم ساگر ادسکھ ساگر کہیو
شیل آگر گیان ساگر ات سجان جو جانیے
منشی نول کشور جی مالک اودھ اخبار کے
رگھبر دیال بلوک تہہ رچ سپھل نج بانی کرن
شیل من پربھو انند جو نی بھول چوک سدھاریے
گیان اچھر تھوڑ جیہ کو سود پڑھ سکھ پایئے

دیو بانی بدھ یاؤن تاپ ترے بھو بھنجنی
جگت ہت درڈھ سیتو[5] باندھیو اس اردھار کے
تاہ تے ات سرل جگ ہت ترجمہ ہر جس بھیو
گن اجاگر روپ ناگر تہ سمان نہ آنیے
جگ بدت آدر دھرم دھر ادھار ہیں نردھار کے
لکھیو اردو بیچ التھا راگھو ادشری ہر چرن
پنتھ اک دوی کاج ہوی سو بی ادنچ دھاریے
شری شیام شیاما گاے جس پربھو نت دھام سوجاہیے

५ सेतु

دوہا

اک ہزار نوسے ادھک اکتیس بکرم سال
شہر لکھنؤ مدھیہ میں التھار چو ور سال

منگلاچرن

ترجمہ شری مدبھاگوت کا نیچ بولی اُردو کے

پہلے شری گنیش جی کے چرنوں کو یاد اور دھیان کرتا ہوں جن کے دھیان کرنے سے سب کامنا آدمی کی پوری ہوتی ہیں پھر آدنرنکار جوت پربرہم پرمیشور کو ڈنڈوت کرتا ہوں جن کی مایا سے سب جڑ اور چیتن کی اُتپت उत्पत्ति اور پالن اور ناش تینوں لوک میں ہوتا ہے اور سب جیوؤں میں برہما جی سے لیکر چیونٹی تک انھیں کے تیج کا پرکاش ہوتا ہے سب سے پہلے وہی تھے اور مہاپرلے ہونے پر بھی وہی اَبناشی پُرش استھر رہیں گے اور شری کرشن مہاراج کی سانولی صورت موہنی مُورت پر نچھاور ہو کر اُن کے چرنوں پر سر دھرتا ہوں جنھوں نے اپنی اِچھا سے واسطے بھار اُتارنے پرتھوی اور مارنے کنس اور جراسندھ जरा संध آدک ادھرمی راجا اور راچھسوں کے جو ہر بھکتوں کو دُکھ دیتے تھے اور درشن دینے واسطے کرتارتھ کرنے انیک اپنے بھکت اور سیوک کے بسدیو اور دیوکی کے یہاں شری متھراپُری میں سگن اوتار لیکر انیک لیلا جگت میں اس اِچھا سے کیں کہ اُس لیلا کی کتھا اور بارتا سنساری لوگ آپس میں کہہ سُن کر بھوساگر پار اُتر جائیں اور بشن بھگوان کے چرنوں کو ڈنڈوت کرتا ہوں جو سب جیوؤں کی اُتپت اور پالن کرتے ہیں اور شری مہادیو جی کے پاؤں پر مستک دھرتا ہوں جو عمر بیتنے کے اُپرانت سب جیوؤں کا ناش کرتے ہیں اور بابا جواہر لال سارسوت براہمن رہنے والے کاشی پُری اپنے گرو کے چرن کمل کو ساشٹانگ ڈنڈوت کرتا ہوں جن کی کرپا سے شری رادھا کرشن جی کے چرنار بند میں اس کو پریم اُتپن ہوا اور شری شاردا دیبی اور شری شیش ناگ اور نارد جی کے چرنوں پر سر رکھتا ہوں جو آٹھوں پہر اُس مُرلی منوہر کا گُن انُباد मुरली नुवाद گاتے ہیں اور بسدیو اور دیوکی اور نند جسودا جی کے چرنوں کی دھور اپنے مستک پر چڑھاتا ہوں جن کے تپ کرنے سے شری آدپرم نارائن نے مرت لوک میں نرتن دھارن کر کے بھکتوں کو درشن دیا اور شری بید بیاس جی اور شری شکدیو جی کے شرن ہوتا ہوں جنھوں نے اس اِمرت روپی کتھا شری مدبھاگوت کو جگت میں پرگٹ کیا اور نارد آدک دیوتا اور سنکادک رکھیشور اور شری بلرام اور شری رادھکا جی اور روہنی جی کے چرنوں پر گر کے برج گوکل اور متھرا دیش کے نچھاور ہوتا ہوں جس دیش میں شری پربرہم نارائن جی نے اوتار لیکر بال چرتر اور راس لیلا کر کے اپنے بھکتوں کو سُکھ دیا اور جتنے گوال بال اور گوپیاں اور برجباسی اور گئو اور بچھڑے اور کیٹ پتنگ اور ہرن آدک بنچر जलचर اور جلچر बनचर اور نبھچر नभचर جو متھرا اور گوکل کے ہیں سب کو ڈنڈوت کرتا ہوں اور شری جمنا جی کے چرن کو جس میں مُرلی منوہر جل بہار کرتے تھے اور گوبردھن پہاڑ جس کو نند لال جی نے اپنی انگلی پر اٹھایا تھا اور اُس بن کو جہاں مُرلی منوہر گئو چراتے تھے اور جمنا کنارے کی ریت रेत کو جہاں بانکے بہاری جی نے رہس لیلا کی تھی اور اُس کدم کے برچھ کو جس پر شیام سُندر چڑھ کے بیٹھتے تھے اور سب سنت اور بھکتوں کے چرنوں پر اپنا سر رکھ کر شری کرشن داسانداس

مکھّن لال بیٹا گنجن لال کھتری پنجابی رہنے والا کاشی پُری محلہ برہم نال نائب کوتوال تھانہ کال بھیرون یہ اِچھا
رکھتا ہے کہ ترجمہ شری مدبھاگوت بارھوں اسکندھ کا جو پہلے کے مہاتما اور بھگتوں نے بھاکھا دوہا اور چوپائی میں
بنایا ہے بیچ بولی اُردو کے لکھوں کہ سب استری پُرش لڑکے بوڑھے اور چھوٹے بڑے گیانی اور اگیانی اُس کے
ارتھ کو سمجھ کر پرمیشور کے چرنوں میں پریت لگاویں دوہا اور چوپائی کہ وہ بولی برج کی ہے سب لوگ ارتھ کیے بغیر
سمجھ نہیں سکتے جو اُس کو سمجھ کر پرمیشور کے چرنوں میں پریم لگاویں اور یہ داس مہا اگیانی سنساری موہ میں پھنسا ہوا
اتنی بُدھ کہاں رکھتا ہے جو اُس پرمیشور کا چرتر جس کے برنن کرنے میں شیش ناگ اور گنیش جی اور شاردا دیبی تھکت
ہیں اور آنکے انت کو پہونچ نہیں سکتے بارھوں اسکندھ کا ترجمہ کرسکوں اِس لیے آپ سب دیوتا اور رکھیشور اور
مہاتماؤں کے چرنوں پر جن کا نام اوپر لکھا ہے سر اپنا دھر کر بڑی ادھینتائی سے یہ بردان مانگتا ہوں کہ آپ دیا کرکے
یہ آشیرباد دیجیے کہ جس میں یہ پوتھی شری مدبھاگوت بیچ بولی اُردو کے جس طرح اِس داس کی اِچھا ہے سمپورن
ہوجاوے یہ پُران سب بیدوں کا سار واسطے پار اُتارنے سب جیوؤں کے سنسار روپی سمندر سے شری شکدیو جی
نے اِس مِرت لوک میں جہاز بنایا ہے بغیر پڑھے اور سُنے اُس کے جنم لینا اور جینا آدمی کا کہ یہ چیتن چولا ہے سنسار
میں اکارتھ سمجھنا چاہیے کلجگ باسیوں کو سنساری مایا سوہ اِستری پُتر دربیہ اور سُکھ میں پھنسے رہنے سے کسی کو
جیسا چاہیے ویسا ساوکاش نہیں رہتا جو من اپنا بیچ بھجن اور اسمرن پرمیشور کے لگاویں اور کلجگ میں عمر آدمی
کی بہت کم ہوکر مرنے کا ٹھکانا نہیں رہتا تس پر بھی دن رات کمانے کھانے کی چنتا میں رہ کر اپنے مرنے اور پرلوک کا
ڈر نہیں رکھتا اس لیے مُنکھ تن پاکر پہلے وہ کام کرنا چاہیے جس میں شری کرشن جی مہاراج تربھون پت جنھوں نے
آدمی کو اپنی مہما سے پیدا کیا ہے پرسنّ ہوویں اور اپنا پرلوک بنے منکھ تن پانے کا یہی پھل ہے کہ آٹھوں پہر میں
کسی وقت پرمیشور کو اپنے مَن سے نہ بھُلادے آدمی کا چولا کلجگ میں بہت اپرادھ اور پاپوں سے بھرا ہوکر سوائے
بُرائی کے کوئی بھلائی اُس سے جلدی نہیں ہوتی اِس واسطے پربرھم نارائن نے بید بیاس جی کا اوتار لے کر
پوتھی شری مدبھاگوت کو سب بیدوں کا سار نرمان کیا اور شری شُکدیو جی مہاراج نے یہ اِمرت روپی کتھا سنساری
جیوؤں کے پاپ چھوٹنے کے لیے اور بھوساگر پار اُترنے کے واسطے جگت میں پرگٹ کی ہے جس طرح امرت پینے
سے جیو امر ہوکر نہیں مرتا اُسی طرح جو کوئی اس کتھا کو پریت کے ساتھ سُنے وہ آواگون سے چھوٹ کر مُکت پدی پر
پہونچتا ہے اس لیے داس مکھن لال نے ترجمہ اس پوتھی کا واسطے سمجھنے سب چھوٹے بڑوں کے بیچ بولی اُردو کے
سمبت ۱۹۰۳ کاشی پُری میں لکھ کر سُکھ ساگر نام رکھا اور کہیں کہیں دوہا چوپائی سورٹھا اور کبت برج بھاکھا
کے جو بہت بھلے معلوم ہوتے ہیں جہاں جیسا اُچت دیکھا وہاں ویسا لکھا اور کچھ کتھا برج بلاس کی جس میں رس بہار
بہت ہے سوائے کتھا شری مدبھاگوت کے اِس پوتھی میں لکھی گئی اب تھوڑا سماچار اپنا جس طرح مجھ کو
شری نارائن جی کے چرن کمل میں پریم اُتپن ہوا برنن کرتا ہوں میں نے شری کاشی پُری میں جنم لیکر جامنی بدیا
پڑھی اور بیس برس کی عمر میں منشی برندا بن سررشتہ دار عدالت فوجداری مرزاپور کے اُپکار سے جو میرے باپ کے ماما تھے

اُسی ضلع میں بعہدہ محرری تھانہ نوکر ہوا اور تئیس۲۳ برس کی عمر میں داروغہ ہوکر اور تھانہ گوپی گنج پرگنہ بھدوئی زمینداری شری مہاراج ادھراج ایشری پرشاد نرائن سنگھ بہادر کاشی نریش کے جو چودھوں گن ندھان ہیں بدل آیا بتیس۳۲ برس کی عمر تک کام کرودھ لوبھ موہ سنساری جال میں ایسا پھنسا رہا کہ گرسکھ بھی نہیں ہوا گوپی گنج کاشی اور پریاگ کے بیچ راستہ پر ہے اس لیے بہت سے سادھو اور مہاتما جن تیرتھ جاترا کرنے کے لیے اُسی راستہ سے آیا جایا کرتے ہیں سو مجھے اُن سنتوں اور مہاتماؤں کے چرنوں کا درشن پانے سے اور ست سنگ سے یہ ابھلاکھا ہوئی کہ گرسکھ ہو جیسے جس سے انت کال سُدھرے تب میں ایسا سوچ کر کاشی جی چلا آیا اور شری بابا جواہر لال جی سارسوت براہمن چھتیسوں۳۶ گن ندھان ساچھات ایشور اوتار کا سکھ ہوا سو اُن گرو نارائن نے مجھ کو بارہ۱۲ اچھر کا منتر اُپدیش دیا جب اُس منتر کے جپنے اور گرو کے آشرباد سے میرا ہردے شُدھ ہوکر ہر چرنوں میں پریم اُتپن ہوا تب میں نے پوتھی شری مدبھاگوت کا جو فیضی نے فارسی میں ترجمہ کیا تھا پڑھنا آرمبھ کیا جب اُس کے پڑھنے سے میرا پریم بڑھا تب مجھ کو یہ اچھا ہوئی کہ اُس کو اردو بھاکھا میں جس کو سب کوئی سمجھ سکیں لکھوں سو میں نے پوتھی شری مدبھاگوت کو مہاراج پرچنیدراچاری کسانند چاری رہنے والے گوپی گنج اور پنڈت گوبند رام اور مدن موہن جی اوجھا کاشی باسی سے جو چھ شاستر اور اٹھارہ پُران کے جاننے والے ہیں ملان کرکے اردو میں ترجمہ کیا سو شیام سُندر اور بشوناتھ جی اور سب دیوتا کاشی باسی کی کرپا اور دیا سے ترجمہ سمپورن ہوا اور اس داس کو اس گرنتھ کے لکھنے اور پڑھنے کا ابھیاس رکھنے سے جو سکھ ملا اُس کا حال کیا کہوں اندرلوک کا بھی سُکھ ست سنگ کے سامنے کچھ مال نہیں ہے جو آدمی اس امرت روپی کتھا کو نت پڑھے اور سُنا کرے تب اُس کو معلوم ہوگا کہ اس میں کیا گن اور لابھ ہے جب تک آدمی اس کتھا کو نہیں پڑھتا اور سنتا تب تک اُس کا سُکھ نہیں پاتا **دوہا**

ایک گھڑی آدھی گھڑی آدھی گھڑی کی آدھ		تلسی سنگت سادھ کی ہرے کوٹ اپرادھ

اور یہ داس کچھ سنسکرت اور شاستر نہیں پڑھا ہے کداچت اس ترجمہ میں کوئی بات بھول گئی ہو تو آپ لوگ دیا کرکے اپرادھ میرا چھما کریں بھول چوک میں مہاتما لوگ سدا ایسے چھوٹوں پر دیا کرتے آتے ہیں۔

کبت

شری بھاگوت کٹھور بڑی کچھ بوجھ پڑے نہیں ارتھ کی ریتی پریت بنا نہیں کام سرے نہ سرے جگ نیتی		بوجھے بنا نہیں پریم جگے بن پریم جگے اُپجے نہیں پریتی یا ہی سے بد جھنے ہیت کہوں اردو میں خلاصہ گوبند کی گیتی

دوہا

بیاس دیو شکدیو کو سنے اکر دن کر جوڑ اپنے چت کے چین کو اردو بین بنائے		ہٹھ بس اردو کرت ہوں چھمو ڈھٹھائی مور بھو ساگر اُترن چھوں گوبند کے گن گائے

ترجمہ چھہ ادھیاے جس کو گوکرن ماہاتم کہتے ہیں

پہلا ادھیاے

کتھا بھگت اور گیان اور بیراگ کی

سونک آدک اٹھاسی ہزار رکھیشوروں نے نیمکھ استھان نیم شارنیہ کے سوت پورانک شکھدیو بیاس جی سے کہا کہ تم کوئی کتھا اور لیلا پرمیشور کی ایسی برنن کرو جس میں بھگت اور گیان اور بیراگ ادھک ہو اس گھور کلجگ میں گیان سنساری آدمیوں کا راچھسوں کے سمان ہو گیا ہے اس لیے کوئی سُکھ سے نہ رہ کر سب کسی کو لیا کرودھ اور موہ اور لوبھ اُتپن ہوا ہے کہ آٹھوں پہر اسی دُکھ میں بیاکل رہتے ہیں کوئی ایسا چرتر بھگوان کا برنن کیجیے کہ کلجگ باسیوں کو بھگت اور پریت پیدا ہو کر سُکھ ملے یہ بات سُن کر سوت جی بولے کہ تم لوگوں نے بہت اچھی بات کلجگ باسیوں کے اُدھار کرنے کے واسطے پوچھی جو کال روپی سانپ کے منھ میں پڑے ہیں سو وہ کتھا شری مدبھاگوت ہے جو شکدیو جی مہاراج نے راجا پریچھت سے کہی تھی جس سمے راجا کو شرنگی رکھ نے شاپ دینے کے اپرانت۔ شوروں اور سنیشوروں کی سبھا میں شکدیو جی نے شری گنگا جی کے کنارے آکر کتھا شری مدبھاگوت سُنانا آربھ کیا اس سمے دیوتاؤں نے امرت کا کلسہ وہاں لاکر شکدیو جی سے کہا کہ مہاراج یہ امرت کا گھڑا آپ لیجیے اور ہم لوگوں کو امرت روپی کتھا پلائیے یہ بات سُن کر شکدیو جی بولے کہ تمھارا امرت ہمارے کام کا نہیں ہے اس امرت کے پینے سے عمر آدمی کی دیوتا کے برابر ہوتی ہے برھما جی کے ایک دن میں چودہ [۱۴] اندر بدل جاتے ہیں تمھارے امرت سے اُتم یہ کتھا روپی امرت بھگوان کا چرتر ہے جس کی سپتاہ سُننے اور پڑھنے سے جیو امر ہو کر کبھی نہیں مرتا اور مُکت پدوی پر پہونچکر اداگون سے چھوٹ جاتا ہے اس لیے راجا پریچھت تمھارے امرت پینے کی اچھا نہ رکھ کر بھاگوت روپی امرت پیا چاہتا ہے اتنی کتھا سُنا کر سوت جی نے کہا کہ نارد مُنی کو سنک آدک نے سپتاہ پاراین شری مدبھاگوت کا سُنا کر اس کتھا سُننے کی بدھ بھی بتلائی ہے یہ سُن کر سونک آدک رکھیشوروں نے سوت جی سے پوچھا کہ نارد مُنی تو دو گھڑی سے زیادہ کہیں نہیں ٹھہرتے تھے وہ سات دن ایک جگہ کیسے رہے جو انھوں نے سپتاہ پاراین سُنا اور سنکادک کا درشن بھی کسی کو جلدی نہیں ملتا وہ نارد مُنی کو کیسے ملے اور سپتاہ جگیہ کہاں پر ہوا اسکا حال بتلائیے یہ بچن سُن کر سوت جی بولے کہ ایک سمے سنک سنندن سناتن سنت کمار چاروں بھائی گھومتے ہوئے بدری کاشرم میں آئے انھوں نے نارد جی کو پہلے سے وہاں اُداس بیٹھے دیکھکر پوچھا کہ اے نارد مُنی آج تم ملین مलीन سوروپ چنتا میں کس واسطے بیٹھے ہو اور کون بات کا سوچ تم کو ہے نارد جی نے چاروں رکھیشوروں کو پرنام کر کے کہا کہ ہم کو جس بات کی چنتا ہے سو سُنیے ہم نے سب تیرتھ کاشی اور گوداوری

اور گیا آدک میں جا کر دیکھا کہ ان تیرتھوں پر کلجگ نے سب جیوؤں کو سنساری مایا میں ایسا پھنسا رکھا ہے کہ ست
اور تپ اور آچار اور دیا اور دان کلجگ میں سب جاتا رہا کیول اپنے پیٹ پالنے کی چنتا میں سب آدمی بکل رہ کر
جھوٹھ بولتے ہیں اور ابھاگی اور پاکھنڈی ہو کر ماتا اور پتا کی سیوا نہیں کرتے استری اور سسر اور سالے کی آگیا
میں رہ کر دربیہ کے لالچ سے اپنی بیٹی نیچ کل میں بیچتے ہیں جہاں دیکھو وہاں ملیچھ اور شودر کی بڑھتی دیکھ پڑتی
ہے براہمن اور چھتری اپنے کرم اور دھرم سے رہت دیکھ پڑتے ہیں کسی کو اپنے دھرم پر استھر نہ دیکھ کر جب میں
چاروں طرف سے پھرتا ہوا شری متھرا پری میں جمنا کنارے پر پہونچا تب وہاں پر یہ آشچرج کی بات مجھ کو دیکھ پڑی
کہ ایک استری جوان بیٹھی روتی ہے اور دو آدمی بوڑھے اس کے پاس اچیت پڑے ہیں اور وہ استری چاروں طرف
اس اچھا سے دیکھتی تھی کہ کوئی آدمی میری سہایتا کرنے والا آکر پراپت ہو جیسے اس نے مجھ کو وہاں پر دیکھا ویسے
کھڑی ہو کر بولی کہ مہاراج آپ ایک ساعت ٹھہر کر میرا دکھ سن لیجئے میرے بڑے بھاگ تھے جو آپ نے مجھے
درشن دیا جب میں نے اس استری سے پوچھا کہ تو کون ہے اور یہ دونوں پرش جو اچیت پڑے ہیں انکا حال
بتلا تب اس نے کہا کہ میں بھکت ہوں اور یہ دونوں میرے بیٹے گیان اور بیراگ ہیں اور ان پانچ سات
استریوں کو جو یہاں بیٹھی دیکھتے ہو سو سب گنگا اور جمنا اور سرسوتی آدندیاں استریوں کا روپ دھر کر میری ٹہل
کرنے کے واسطے آئی ہیں میں نے درڑ द्रविड دیش میں جنم لیا اور کرناٹک دیش میں سیانی ہو کر تھوڑے دن
دکھن میں رہی اور گجرات میں جا کر بوڑھی ہوئی تھی اب شری بندرا بن میں آنے سے جوان ہو گئی ہوں پر میرے
دونوں بیٹے کلجگ باسیوں کے گھور پاپ کرنے سے ایسے بوڑھے اور اچیت ہو کر پڑے ہیں کہ سامرتھ بولنے کی
بھی نہیں رکھتے ان کے دکھ سے میں بہت اداس رہتی ہوں یہ بڑے شرم کی بات ہے کہ میرے بیٹے بوڑھے ہوں
اور میں جوان رہوں یہ حال دیکھ کر دنیا کے لوگ میری ہنسی کرتے ہیں اس کا کارن بتلائیے جب استری روپ
بھکت نے مجھ سے یہ حال پوچھا تب میں نے اپنی بدھ سے بچار کر کہا کہ اب کلجگ کے آنے سے تیری اور
گیان اور بیراگ کی کچھ مرجادا نہیں رہی کیول بندرا بن میں آنے سے تو جوان ہو گئی ہے مگر تیرے بیٹوں کو کلجگ میں
کوئی نہیں جانتا اس واسطے وہ جیوں کے تیوں بوڑھے اور نربل بنے ہیں یہ بات سن کر اس نے کہا کہ جو کلجگ
ایسا دشٹ ہے تو راجا پریکھشت نے کس واسطے دیا کر کے جان اسکی چھوڑ دی جس پر دیا کرنے سے سب لوگوں کا
کرم اور دھرم جاتا رہا اسے کیوں نہیں مار ڈالا تب میں نے اس کو جواب دیا کہ پریکھشت نے کلجگ میں ایسا بڑا گن دیکھ کر
اس کو نہیں مارا کہ دوسرے جگوں میں ہزاروں برس تک جگیہ اور تپ اور دان اور دھرم کرنے سے بھی پرمیشور کا درشن
جیسا ہی نہیں ملتا تھا سو کلجگ میں کیول بھجن اور کیرتن کرنے سے نارائن جی ترنت پرسن ہو کر درشن اپنا دیتے ہیں
پر کلجگ باسیوں سے یہ بات بھی نہیں بن پڑتی اس لیے کلجگ نے سب آدمیوں کا دھرم اور کرم کھو دیا تیرتھ میں
براہمن لوگ دان لیکر اسکا پرایشچت نہیں کرتے اور سب کوئی کام کرودھ لوبھ اور اہنکار میں بھرے رہتے ہیں
کلجگ کا یہی دھرم ہے اس میں پرمیشور کا بھجن اور اسمرن اتم سمجھنا چاہیئے یہ بات سن کر بھکت نے کہا

کہ تم دھن ہو بڑے بھاگ سے تمہارا درشن مجھ کو ملا آپ سب کسی کے دُکھ چھڑانے کے جوگ ہیں کوئی تدبیر کر کے گیان اور بیراگ کو جوان کر دیجیے جس میں میرا دُکھ چھوٹ جائے میں تم کو بار بار ڈنڈوت کرتی ہوں -

دوسرا ادھیائے

بودھ کرنا نارد جی کا بھکت کو اور واسطے چھڑانے دُکھ بھکت کے ڈھونڈھنا کسی سادھو کو

نارد جی نے استری روپ بھکت سے کہا کہ اب تو اپنی چنتا چھوڑ کر شری کرشن جی کے چرنوں میں دھیان لگا اُنکا سمرن اور دھیان کرنے سے سب دُکھ تیرا چھوٹ جائیگا جس سمے راجا درجودھن کی سبھا میں دُساسن نے دروپدی ~~[illegible]~~ کا چیر کھینچکر ننگی کرنا چاہا تھا اُس سمے دروپدی کے دھیان کرنے سے نارائن جی نے چیر بڑھا کر اُس کی لجا رکھی اور جب گجیندر ~~[illegible]~~ کا پیر گراہ نے پکڑا اور اُس کا پران بچانے والا کوئی نہ رہا تب ہاتھی کے سمرن کرتے ہی بشن بھگوان نے پہونچکر گجیندر کا پران گراہ سے بچایا ہے بھکت تو بکینٹھ ناتھ کو پران سے بھی ادھک پیاری ہے وہ تیرے واسطے نیچ ذات میں بھی جہاں تیرا باس رہتا ہے وہاں آکر اسکا ادھار کر دیتے ہیں ست جُگ تریتا اور دواپر میں سجن لوگ بہت سا تپ اور دان اور جگیہ اور دھرم کرنے سے مُکت پاتے تھے اور کلجگ میں تیری کرپا سے سب جیوؤں کا ادھار ہو جاتا ہے گیان اور بیراگ کو کوئی نہیں پوچھتا اسلیے تیرا دُکھ چھڑانے کے واسطے بہت اچھا اُپائے کر کے دنیا میں تیری مہما پرگٹ کر دیتا ہوں جن کے ہردے میں تیرا باس رہے گا وہ لوگ پاپی ہونے پر بھی جمراج کا کچھ ڈر نہ رکھ کر تیری دیا سے بکینٹھ دھام کو چلے جائیں گے پرمیشور کا درشن جگیہ تپ برت دان کرنے سے جلدی نہیں ہوتا وہ بھکت کرنے سے سہج میں ملتا ہے جنھوں نے ہزاروں برس نارائن جی کا تپ کیا تھا اُنھوں نے بھکت پائی ہے پرمیشور بہت پرسن ہونے سے اپنی بھکت دیتے ہیں اسلیے بکینٹھ ناتھ نے سب باتوں پر بھکت کو شریشٹھ رکھا ہے یہ بات سُن کر بھکت نے کہا ہے کہ اے نارد جی تم دھن ہو جس طرح تم نے مجھ کو دھیرج دیا ہے اُسی طرح میرے بیٹوں کو بھی جو اچیت پڑے ہیں جگاؤ جب میرے اُٹھانے اور پکارنے سے گیان اور بیراگ نے آنکھ بھی نہیں کھولی تب میں نے بید کا بچن اور گیتا کا پاٹھ کرنا آرمبھ کیا اُس کے سُننے سے اُنھوں نے اپنی آنکھ کھول کر اُٹھنے کے واسطے چاہا لیکن نربلتا سے پھر اچیت ہو گئے جب یہ حال دیکھ کر میں بہت چنتا کرنے لگا کہ گیان اور بیراگ کس واسطے نہیں اُٹھتے تب یہ آکاش بانی ہوئی کہ اے نارد تم کیوں اتنا سوچ کرتے ہو یہ بنا ست سنگ کے نہ جاگیں گے اُنکی سنگت کرنے کے واسطے کسی سادھو کو ڈھونڈھو یہ بات سنتے ہی میں وہاں سے سادھو ڈھونڈھتا ہوا یہاں تک پہونچا پر کلجگ ہونے سے کوئی سادھو اچھا کے موافق نہ ملا اُسی چنتا میں بیٹھا تھا کہ آپ کا درشن ملا سو آپ لوگ براہمن کے لڑکے بڑے جوگی اور گیانی سدا بال اوستھا میں رہ کر کیول کتھا روپی دھن اپنے پاس رکھتے ہو اور تمہاری تپسیا کا پھل کوئی برنن

نہیں کر سکتا کس واسطے کہ آپ نے جے اور بجے بیکنٹھ ناتھ کے دوار پالکوں کو پرتھوی پر گرا دیا ایسی سامرتھ سولے
آپ کے دوسرے میں نہیں ہے جس طرح آپ نے دیا کر کے مجھے اپنا درشن دیا اسی طرح بھگت اور گیان اور
بیراگ کا دکھ چھڑا کر ان کو سکھ دیجئے جس میں چاروں برن کے آدمی تمہارا جش گاویں اور کلجگ باسیوں کا من شدھ
اور پوتر ہو جائے یہ بات سن کر سنت کمار بولے کہ اے نارد جی تم اداس نہو اور چنتا نہ کرو جتنے شیام سندر کے داس
ہیں ان سبھوں میں تم شریشٹھ ہو تم کو بھگت کا دکھ چھڑانے کے واسطے تدبیر کرنا اچت ہے پچھلے وقت کے
مہاتما اور رکھیشوروں نے گیان اور دھرم کی بہت راہ سنساری آدمیوں کو بیکنٹھ پہونچنے کے واسطے بتائی لیکن
اس کٹھن راہ پر کسی سے چلا نہیں جاتا اور وہ راہ بتانے والا گرو بھی جلدی نہیں ملتا اس لیے جو کوئی شری مدبھاگوت
سچے من سے سنے اس کو وہ راہ مل سکتی ہے جو کتھا شکدیو جی نے راجا پریکھشت کو سنائی ہے وہی کتھا سننے سے
بھگت اور گیان اور بیراگ کو بھی سامرتھ ہو کر ان کا دکھ چھوٹ جائے گا پرمیشور کے چرنوں میں پریم بڑھنے کے واسطے
اس سے اتم کوئی دوسری راہ نہیں یہ بات سن کر نارد جی بولے کہ اے مہاراج میں نے بید اور گیتا کا پاٹھ کر کے
گیان اور بیراگ کو بہت جگایا پر ان کو اٹھنے کی سامرتھ نہیں ہوئی شری مدبھاگوت کہنے سے کس طرح جاگیں گے
سنت کمار جی نے کہا کہ اے نارد جی سب بیدوں کا سار شری مدبھاگوت کو سمجھنا چاہیئے اس کے ایک ایک
اشلوک اور پد میں بیدوں کا ارتھ اس طرح بھرا ہے جس طرح دودھ میں گھی رہتا ہے جبتک اس کو تدبیر کے ساتھ
دودھ سے باہر نہیں نکالتے تب تک گھی کا سواد دودھ میں نہیں ملتا اسی طرح سب بید اور پران کو بیاس جی نے
متھ کر انکا تتو شری مدبھاگوت میں لکھا ہے اور اے نارد جی تم جان بوجھ کر کیوں بھولتے ہو چار اشلوک مول شری مدبھاگوت
کے نارائن جی نے برہما جی سے کہے اور تم نے ان سے سن کر بید بیاس جی سے کہا بید بیاس جی نے انکو بستار پوربک
لکھ کر شری مدبھاگوت پران بنایا وہی کتھا سب کسی کا دکھ چھڑانے اور سنسار روپی سمندر سے پار اتارنے والی ہے
یہ بات سن کر نارد جی ہاتھ جوڑ کر بولے کہ آپ نے بڑی دیا کر کے یہ حال کہا اور ہمارے بڑے بھاگ تھے جو آپ کا
درشن پایا ست سنگ بغیر بھاگ کے نہیں ملتا اب یہ بتلائیے کہ اس بھاگوت روپی گیان جگیہ کو کس طرح
اور کہاں پر کرنا چاہیے اور کتنے دن میں یہ جگیہ پوری ہوتی ہے ۔

تیسرا ادھیاے

برنن کرنا سنت کمار جی کا بدھ سپتاہ جگیہ شری مدبھاگوت کی اور جو پھل اسکے سننے سے ملتا ہے

سنت کمار جی بولے کہ اے نارد منی تم نے بہت اچھی بات پوچھی ہردوار میں گنگا کے کنارے یہ جگیہ کرنے کے واسطے
اچھا استھان ہے وہاں پر درختوں کا سایہ گھنا ہو کر بہت سے رکھیشور اور منیشور گیان جگیہ کے چاہنے والے رہتے ہیں
اس جگہ تمہاری کتھا روپی جگیہ کرنے سے گیان اور بیراگ بھی جوان ہو کر جاگ اٹھیں گے اور بھگت کا سب دکھ

چھوٹ جائے گا یہ بات سُن کر نارد جی بولے کہ مہاراج بنا تمہارے چلے وہ جگیہ نہیں ہو سکتا اسلیے آپ بھی ہمارے ساتھ وہاں چلیے یہ بات سُنتے ہی سنکادِک چاروں بھائی اور نارد جی بدرکاشرم سے چل کر ہردوار میں گنگا کنارے آ پہونچے اُنھوں نے رکھیشوروں اور منیشوروں سے جو وہاں پر تھے کہا کہ ہم اس استھان پر بھاگوت روپی جگیہ کرتے ہیں جس کو کتھا روپی امرت پینا ہو وہ آکر سُنے یہ حال سُنتے ہی بھرگ اور بشِشٹھ اور چیون اور میدھاتھ اور گوتم اور پرشرام اور بشوامتر اور مارکنڈے اور بید بیاس اور پاراشر آدِک جتنے رکھیشور اور منیشور اُس تیرتھ پر رہتے تھے سب وہاں آئے اور سوائے رکھیشور اور منیشوروں کے بید جو مُورت والے ہیں اور گنگا جی آدِک ندیاں اور گندھرب اور کنر اور جچھ اور ناگ آدِک چودھوں بھون کے لوگ کتھا روپی امرت کے پینے کے واسطے اُس گیان جگیہ میں آ کر اکٹھا ہوئے جب نارد جی نے سب کسی کو بڑے آدر بھاؤ سے بٹھلایا تب بیشنو اور برکت[12] विरक्त اور مہا پُرش لوگوں نے جے شبد اور شنکھ دُھن کیا دیوتا لوگ اپنے اپنے بمانوں پر چڑھ کر وہاں کتھا سننے کے لیے پہونچے اور گیان روپی جگیہ پر پھول برسانے لگے اور سب سُننے والے[12] دیوتا لوگ اس بچار میں چت لگا کر بیٹھے کہ دیکھیں سنکادِک اور نارد جی کون لیلا اور کتھا پرمیشور کی کہتے ہیں اُس سمے سنت کمار جی نے کہا کہ ہم تم کو وہ کتھا سُناتے ہیں جو شکدیو جی نے راجا پریچھت سے کہی تھی وہ پُران اٹھارہ ہزار اشلوک کا ہے اُسکے پڑھنے اور سُننے سے مُکت سامنے کھڑی رہتی ہے شری بھاگوت سُننے کے برابر دوسرے پُران کے سننے اور ہزاروں اشومیدھ अश्वमेध جگیہ اور باجپیہ बाजपेय جگیہ کرنے سے پھل نہیں ملتا کاشی اور گیا اور پریاگ اور کُرچھیتر اور پُشکر آدکسی تیرتھ کا اَسنان کتھا سننے کے برابر پھل نہیں رکھتا جب تک سنساری لوگ یہ کتھا نہیں سُنتے تب تک اُنکے بہت جنموں کے پاپ گرجتے ہیں یا امرت روپی بھاگوت کے سنتے ہی اُنکے پاپ اِس طرح چھُوٹ کر بھاگ جاتے ہیں جس طرح سُورج کے نکلنے سے کہر انہیں رہتا جو آدمی ہر روز ایک آدھا اشلوک بھاگوت کا پڑھا کرتا ہے اُس کی بھی مُکت ہو جاتی ہے اور جو لوگ نت بھاگوت پڑھ کر اوروں کو سُناتے ہیں اُن کے کروڑوں جنم کے پاپ جل کر راکھ ہو جاتے ہیں جو کوئی پوتھی شری مد بھاگوت کی سونے کے سنگھاسن پر دھر کر بیشنو اور سادھو کو دان دیتا ہے اُس کو پرمیشور اپنی جوت میں ملا لیتے ہیں جس نے آدمی کا تن پا کر بھاگوت کتھا نہیں سُنی اُسے دھرکار ہو کر چنڈال کے برابر سمجھنا چاہیئے ایسا پُوت جننے سے اُسکی ماتا بانجھ رہتی تو اچھا تھا کلجگ میں جگیہ اور تپ اور دان اور دھرم آدمی سے کچھ نہ ہو کر من اُسکا ایک طرف نہیں لگتا اس لیے پربرہم نارائن نے بید بیاس جی کا اوتار لیکر یہ کتھا بنائی ہے جو کوئی سات دن تک چت لگا کر اس پُران کا سپتاہ سُنتا ہے اُس کو جگیہ اور برت اور دان سبکا پھل مل کر مُکت پدارتھ ملتا ہے جب اودھو جی نے ایکادشوں اسکندھ میں سب گیان شری کرشن مہاراج سے سُن کر کلجگ کا پھن جانا تب شیام سُندر کے چرنوں کا دھیان کر مُرلی منوہر سے پوچھا کہ اے دینا ناتھ آپ تو بیکنٹھ دھام کو جاتے ہیں سنساری لوگوں کا اُدھار کس طرح ہوگا تب ترِبھون پت یوں کہے اودھو تم بدرکاشرم میں جا کر تپ کرو تمھاری مُکت ہو جائے گی ہمارے جانے کے پیچھے ایک بھاگوت روپی مُورت ہماری دُنیا میں رہے گی جو آدمی سپتاہ بھاگوت سچے من سے سُنے گا اُس کو ہمارا درشن ہر شے میں ہو جائے گا

سنساری لوگوں کا دُکھ چھڑانے والا یہ پاراین جگیہ سمجھنا چاہیے سوائے اسکے اور کوئی دوسری چیز آدمی کو مایا روپی جال سے چھوٹنے کے واسطے تم نہیں ہے اتنی کتھا سُنا کر سوت جی نے سونک آدک کھیشوروں سے کہا کہ جب سنت کُمار نے سپتاہ پاراین شری مدبھاگوت کا سُنانا آرمبھ کیا اور سب کوئی سُننے لگے تب اُس امرت روپی کتھا کے پرتاپ سے وہ دونوں بوڑھے گیان اور بیراگ جو اچیت پڑے تھے جوان ہو کر اُٹھ بیٹھے اور بھگت کا دُکھ دُور ہو گیا اور اُنکا درشن سب سبھا والے پاکر گوبند اور ہری اور مُراری کہنے لگے اور بھگت اور گیان اور بیراگ کا درشن ملنے سے اُن کو بھگت ہو کلجگ کا دُکھ جاتا رہا اور سب کسی کا من سپتاہ کتھا سُن کر شُدھ اور ایک چت ہو گیا ــ

چوتھا ادھیائے

درشن دینا نارائن جی کا سب آدمی سپتاہ سننے والوں کو اور اتہاس ایک برہمن کا جس کی استری بڑی کرکشا تھی

سوت جی نے سونکادک سے کہا کہ جب سب بیشنو اور رکھیشور سپتاہ سُن کر ایک چت ہو گئے تب شری بندرا بن بہاری سانولی صورت موہنی مُورت نے پیتامبر اوڑھے اور کردھنی اور مکٹ اور کنڈل جڑا ؤ پہنے کیسر اور چندن کا کھور ماتھے پر لگائے اُدھو آدک بیکنٹھ باسی بھگتوں کو ساتھ لیے اس گیان جگیہ میں آکر سب کو درشن دیا امرت روپی کتھا سُن کر پہلے سے سادھو اور بیشنو کے ہردے میں شیام مورت دکھائی دینے لگی سو پرتچھ میں بھی سب کسی نے اُنکا درشن کر کے اپنا اپنا جنم سپھل جانا اور بیکنٹھ ناتھ کو دیکھتے ہی جتنے بیشنو اور رکھیشور اُس سبھا میں بیٹھے تھے جے جے بول کر اُٹھ کھڑے ہوئے اور ملیا گر چندن اور پھولوں کی برکھا اُن پر کرنے لگے اور دھوپ دیپ نیبید سے پوجا کر کے سنکھ آدک بجا کر ساشٹانگ ڈنڈوت کی یہ سب آنند دیکھ کر نارد مُن بولے کہ سنت کُمار جی آپنے جو سپتاہ جگیہ کیا اس میں جس نے یہ کتھا سُنی وہ سب پوتر ہو کر مکت پدوی پر پہونچے اب اور کون کون لوگ یہ امرت روپی کتھا سُن کر بھوساگر پار اُتر جاتے گے اُنکا حال برنن کیجیے سنت کمار نے کہا کہ جو کلجگ کے آدمی بڑے پاپی اور دُشٹ اور لالچی اور جھوٹھے اور چغلخور اور کامی پیدا ہو کر اپنے کرودھ سے جلے مرتے ہیں وہ لوگ بھی اس سپتاہ جگیہ کے سُننے سے پوتر ہو کر مکت پدوی پر پہونچیں گے اور جو کوئی کلجگ میں ماتا اور پتا کی سیوا اور اپنے کرم اور دھرم سے رہت اور لوبھ میں ڈوبا رہ کر جھوٹھا اور چور اور ٹھگ وہ بھی اس کتھا کے سُننے سے بھوساگر پار اُتر جائیگا اب ہم ایک پُرانی کتھا تم سے کہتے ہیں سُنو کہ دکھن دیش میں تُنگ بھدرا तुंगभद्रा نام ایک ندی ہے اُس کے کنارے ایک نگر میں آتم دیو نام براہمن بڑا پنڈت اور تیج دان اور دھرماتما رہتا تھا اُس برہمن کی استری دُھندھلی धुंधली نام بڑی کرکشا دن رات سنساری مایا میں رہ کر اپنے پت کو سب طرح کا دُکھ دیتی تھی لیکن وہ براہمن گیانی پر میشور کی اِچھا اسی طرح سمجھ کر اُسی کے ساتھ اپنا دن کاٹتا تھا جب اُس براہمن کے کوئی لڑکا ہو کر

بڑھاپا آیا تب اُس نے سنتان ہونے کے واسطے برت اور نیم کرنا شروع کیا اور بہت گئو اور سونا براہمنوں کو دان دیا
تسپر بھی اُس کی کامنا پوری نہ ہوئی تب وہ براہمن اپنے من میں بہت اُداس ہو کر گھر سے نکلا اور اپنے پران تیاگ کرنیکی
اِچھا کر کے بن میں چلا گیا جب دوپہر کو پیاس سے بہت بیاکل ہو کر ایک تالاب کے کنارے اشنان کر کے پانی پیا
اور اُسی جگہ بیٹھ کر سنتان ہونے کے لیے چنتا کرنے لگا تب پرمیشور کی اِچھا سے ایک سنیاسی مہاپُرش اُس تالاب پے
آ پہونچا جب براہمن نے اُسکا تیج دیکھ کر بڑے آدر بھاؤ سے اپنے پاس بٹھالا تب اُس مہاپُرش نے پوچھا کہ اے براہمن
تم اس بن میں کس واسطے اُداس بیٹھے ہو اپنے سوچ کا حال ہم سے کہو یہ بات سنتے ہی براہمن آنسو بھر کر ہاتھ
جوڑ کر بولا کہ مہاراج میں نے پچھلے جنم میں بڑا پاپ کیا تھا اس سے میرے سنتان نہیں ہوئی بیٹا نہ ہونے سے پتر لوگ
نرک میں جاتے ہیں یہی دُکھ سمجھ کر اپنی جان دینے کے واسطے یہاں آیا ہوں دنیا میں جس کے بیٹا نہ ہو اُس کا جنم لینا
اور جینا اکارتھ ہے اور اُسکے دھن اور کل پر دھکار سمجھنا چاہیے اور میں ایسا ابھاگی ہوں کہ میری پالی ہوئی گئو
بھی بانجھ رہ کر سیر لگایا ہوا درخت نہیں پھلتا جو پھل بازار سے مول لاتا ہوں وہ بھی سوکھ جاتا ہے جب وہ براہمن
یہ سب بات اُس مہاپُرش سے کہہ کر بڑا بلاپ کرنے لگا تب وہ سنیاسی براہمن کو بہت دھیرج دیکر بولا کہ میں تیرے
ہونے کے لیے بچار کرتا ہوں تو اُداس مت ہو پھر اُس مہاپُرش نے براہمن کی کرم ریکھا دیکھ کر کہا کہ اے براہمن
تیرے بھاگ میں سنتان نہیں لکھی ہے اِس سے سات جنم تک تیرے لڑکا پیدا نہ ہوگا کیوں اتنا رو کر اپنی جان
دیتا ہے سنساری مایا سب جھوٹھی ہے دنیا میں سوائے دُکھ کے سُکھ نہیں ملتا اور کلجگ میں لڑکے سے کسی کو
سُکھ نہیں ملتا بیٹا ماں باپ کی سیوا نہیں کرتا اور اپنے سالے اور سُسر اور عورت کی آگیا میں رہ کر ماں اور باپ کو
دُکھ دیتا ہے عورت اور بیٹا اور بھائی آدک سب اپنے مطلب کے ساتھی ہوتے ہیں تسپر بھی مایا کا ایسا جال ہے
کہ آخر کو لوگ من اپنا عورت اور لڑکوں میں لگائے رہ کر پرمیشور کا سمرن نہیں کرتے اس لیے اُن کو نرک میں
جا کر دُکھ بھوگنا پڑتا ہے اے براہمن تو لڑکے کی اچھا چھوڑ کر ہر چرنوں کا دھیان لگا اس میں تجھ کو بڑا سُکھ ملیگا
یہ بات سُن کر وہ براہمن بولا کہ اے مہاراج مجھے لڑکا پیدا ہونے کے سوائے دھیان اور گیان کچھ نہیں سوجھتا آپ
کرپا کر کے مجھ کو ایک بیٹا دیجیے نہیں تو تمھارے اوپر میں اپنی جان دیتا ہوں جب سنیاسی نے براہمن کا یہ حال
دیکھا تب پھر اُس کو سمجھا کر کہا کہ اے براہمن سنتان کے واسطے راجا چترکیت نے دس ہزار رانی रानी سے بیاہ
کیا تسپر بھی بیٹے کا سُکھ نہیں پایا اس طرح بہت سے راجا لوگ بیٹے کی چاہنا میں مر گئے اور منورتھ اُنکا پورا
نہیں ہوا جو لوگ ابھاگی ہیں اُنکا اُدیم بھی نشپھل ہوتا ہے اِس لیے تو سنتان کی چنتا چھوڑ دے یہ بات سُن کر
براہمن نے کہا کہ آپ جتنی بات گیان کی کہتے ہیں میرے چت میں ایک نہیں دھستی دیا کر کے کوئی ایسی تدبیر کیجیے
جس میں میرے بیٹا ہو اس طرح ہٹھ دیکھ کر سنیاسی نے ایک پھل اُس براہمن کو دے کر کہا کہ تو یہ پھل لے جا کر
اپنی عورت کو کھلا دے پرمیشور کی کرپا سے تیرے بیٹا ہوگا جب وہ مہاپُرش پھل دے کر کسی طرف چلا گیا تب آتم دیو
گھر پہونچ کر وہ پھل اپنی عورت کو دے کر بولا کہ اسکے کھانے سے تیرے لڑکا ہوگا یہ بات کہہ کر براہمن دیوتا کہیں باہر

چلے گئے اتنے میں ایک سکھی اُس کے پاس آئی تب براہمنی نے اُس سے کہا کہ یہ پھل میرے سوامی نے لڑکا
پیدا ہونے کے لیے کہیں سے لاکر مجھ کو دیا ہے لیکن میں گربھ رہنے کے ڈر سے اس کو نہ کھاؤنگی گربھوتی गर्भवती
استری کا جی متلاتا ہے اس سے بھوجن نہیں کھایا جاتا گربھ رہنے سے مجھ کو چلنے پھرنے میں دُکھ ہوگا گھر کے بھیتر
بیٹھنا پڑے گا سکھی سہیلیوں سے ملنا چھوٹ جائے گا گانے بجانے میں بگھن विघ्न ہوگا پھر لڑکا جننے میں بہت
دُکھ ہوگا اور جو لڑکا پیٹ میں ٹیڑھا ہو جائے گا تو میری جان جاتی رہے گی اور میرا بدن ملائم ہے دُکھ کیسے سہونگی
اور جو کشل سے لڑکا بھی ہوا تو اُس کے پالنے میں بڑا دُکھ ہوگا کپڑے اور بچھونے کو مل موتر سے خراب کر دیتا ہے
اُس دُرگندھ میں مجھ سے کیسے رہا جائے گا اِن سب دُکھوں کے اُٹھانے سے بانجھ اور بدھوا اچھی ہوتی ہے جس کو
گربھ کا دُکھ اُٹھانا نہیں پڑتا ہے ایسی ایسی بہت سی باتیں اُس براہمنی نے اپنی سکھی سے کہہ کر اُس پھل کو نہ کھایا
اُٹھا کر رکھ چھوڑا اور اپنے خاوند سے جھوٹھ کہہ دیا کہ میں نے پھل کھا لیا تھوڑے دن پیچھے اُس براہمنی کی بہن نے
وہاں آکر پوچھا کہ اے بہن تم اِن دنوں میں بہت دُکھی اور اُداس معلوم ہوتی ہو اس کا کیا کارن ہے تب اُس نے
اپنی بہن سے کہا کہ میرے سوامی نے ایک پھل لڑکا ہونے کے واسطے کہیں سے لاکر مجھے دیا تھا سو میں نے
گربھ رہنے کے دُکھ سے وہ پھل نہیں کھایا اور اپنے خاوند سے پھل کھانے کا حال جھوٹھ کہدیا اور گربھ میرے
نہیں ہے اس بات کا جواب کیا دوں گی اس کارن میں اُداس رہتی ہوں یہ بات سُن کر اُس کی بہن بولی کہ تو
کچھ چنتا مت کر میرے ایک مہینہ کا گربھ ہے سو تو اپنے پت سے کہدے کہ میرے گربھ رہا ہے جب میرے لڑکا
ہوگا تب میں وہ لڑکا تجھے دیکر اس کو تیرا بیٹا پرگٹ کر کے دودھ پلایا کروں گی اس بات کی خبر تیرے خاوند کو
نہو گی اور جو یہ پھل تیرا خاوند لایا ہے وہ پھل تو اپنی گئو کو کھلا دے یہ بات سُن کر براہمنی نے خوش ہو کر وہ پھل
گئو کو کھلا دیا اور اپنی بہن کو آتم دیو سے چھپا کر اپنے گھر میں رکھا جب دسویں مہینے اُسکے بیٹا پیدا ہوا تب براہمنی
نے اپنے خاوند سے کہلا بھیجا کہ میرے لڑکا ہوا ہے یہ حال سنتے ہی آتم دیو نے منگلاچار منا کر براہمن اور منگتوں کو
بہت سا دان دچھنا دیا اور براہمنی نے اپنے پت سے کہا کہ میرے دودھ نہیں اُترتا ہے اور میری بہن کے دودھ
ہوتا ہے اُسکا لڑکا چھ مہینے کا ہو کر جاتا رہا ہے تم کہو تو میں اُس کو دودھ پلانے کے واسطے بُلا کر یہاں رکھوں براہمن نے
کہا کہ بہت اچھا لڑکا کسی طرح پالنا چاہیے جب اتنی بات براہمن نے کہی تب براہمنی کی بہن پرگٹ ہو کر لڑکے کو
دودھ پلانے لگی اور براہمن نے اُس لڑکے کا نام دُھندھکاری धुंधकारी رکھا جب دُھندھکاری دو مہینے کا ہوا
تب گئو کے بھی اُس پھل کے پرتاپ سے ایک لڑکا بہت سُندر آدمی کی صورت کا پیدا ہوا پر دونوں کان اُسکے
گئو کی طرح تھے اُس کو دیکھ کر براہمن نے بڑی خوشی سے گوکرن गोकर्ण نام رکھا اور دونوں لڑکوں کو اپنا
سمجھ کر اچھی طرح پالنے لگا جب وہ دونوں لڑکے سیانے ہوئے تب گوکرن پڑھ لکھ کر بڑا پنڈت اور بدھمان
اور دھرماتما ہوا اور دُھندھکاری مہامورکھ چور جواری اَدھرمی ہو کر ککرم कुकर्म کرنے لگا جب بیشیا گمن کرنے میں
سب مال گھر کا خرچ کر ڈالا تب دُھندھکاری اپنی ماں اور باپ کو مار پیٹ کر کے سب کپڑا اور برتن گھر سے لے گیا

اور اُس کو بھی بیچ کے سب روپیہ بیشیا کو دے ڈالا یہ حال اپنے بیٹے کا براہمن دیوتا دیکھ کر ایسا کر کہنے لگے کہ ایسے
ادھرمی لڑکا ہونے سے جو مجھے دُکھ دیتا ہے میں بنا سنتان ہی کے اچھا تھا ایسے جینے سے میرا مرنا اچھا ہے
جس میں اس مہا کشٹ اور دُکھ سے چھوٹ جاؤں یہ حال آتم دیو کا دیکھ کر گوکرن نے کہا کہ اے باپ دنیا میں
سوائے دُکھ کے سُکھ کسی کو نہیں ہوتا تم کس واسطے اتنی چنتا کرتے ہو دنیا میں راجا پرجا دھنی کنگال جتنے
آدمی ہیں سب کو ایک دُکھ لگا رہتا ہے جس نے سنساری مایا چھوڑ کر پرمیشور میں دھیان لگایا اُس کو سُکھ ہوتا ہے
اس لیے تم اگیان چھوڑ کر استری اور پُتر کا موہ مَن سے توڑ ڈالو اور بن میں جا کر پرمیشور کا بھجن کرو تب تم کو سُکھ
ملے گا سنساری مایا موہ میں پھنسے رہنے سے آدمی نرک بھوگ کرتا ہے جب یہ بات گوکرن کی سُن کر براہمن دیوتا
کو کچھ گیان ہوا تب اُس نے گوکرن سے کہا کہ تم نے بہت اچھی صلاح ہم کو بتلائی پر گیان سیکھے بغیر بن میں
جا کر کیا کروں جو میرے اُدھار کا اُپائے ہو سو بھی بتلا دے یہ بات سُن کر گوکرن بولا کہ اے پتا یہ مَن تمھارا جو
دنیا کے مایا موہ میں لگا ہے اُس من کو تم اُن کی طرف سے کھینچ کر ہر چرنوں میں لگا و بن میں اکیلے بیٹھ کر پرمیشور کا
دھیان کرو اور دنیا کی مایا اور ترشنا کو چھوڑ دو یہ بات سادھن کرنے سے تم بہت سُکھ پا کر مکت پدوی کو پاؤ گے
یہ گیان سُنتے ہی آتم دیو نے خوش ہو کر دنیا کی مایا چھوڑ دی اور بن میں جا کر پرمیشور کا اُسمرن स्मरण اور
دھیان کرنے لگا کچھ دن بیتے تن اپنا تیاگ کر مکت پدوی پر پہونچ گیا ۔

پانچواں ادھیائے

مرنا دھندھکاری کا بیشیا کے پھانسی لگانے سے اور مکت ہونا اسکا سپتاہ سُنکر

سُوت جی نے سونک آدک رکھیشوروں سے کہا کہ جب وہ براہمن بن میں چلا گیا تب دُھندھکاری نے اپنی
ماں کو مار پیٹ کر کے کہا کہ دولت گھر میں کہاں گاڑی ہے مجھ کو بتلا دے نہیں تو میں تجھ کو مار ڈالوں گا اُس نے
مارنے کے ڈر سے کہا کہ کل بتلا دوں گی اُس وقت یہ بات کہہ کر براہمنی نے بیٹے کے ہاتھ سے اپنی جان بچائی
مگر اُس کے گھر میں کچھ دولت نہ تھی جو بیٹے کو بتا دیتی اس لیے مار پیٹ کے ڈر سے وہ رات کو کنوئیں میں گر کر مر گئی
جب گوکرن نے دھندھکاری کا یہ حال دیکھا تب وہ وہاں کا رہنا اُچیت نہ جان کر تیرتھ جاترا کرنے کو باہر چلا گیا اور
گوکرن ایسا مہاتما اور گیانی ہوا کہ دُکھ سُکھ دوست دشمن کو برابر سمجھ کر دن رات سوائے بھجن اور اُسمرن پرمیشور کے اور
کچھ کام نہ رکھتا تھا اور گوکرن کے جانے کے پیچھے دھندھکاری اکیلا رہ کر چوری اور ٹھگی کر کے بیشیا کو دینے لگا
ایک دن وہ کہیں سے بہت سا روپیہ اور گہنا چُرا لایا سو اپنی بیشیا کو دے کر اُس کے ساتھ سویا جب رات کو
دھندھکاری نیند میں اچیت ہوا تب اُس بیشیا کے گھر والوں نے آپس میں صلاح کی کہ یہ ہمیشہ چوری اور ٹھگی
کر کے دوسرے کا مال لا کر ہم کو دیتا ہے کہیں پکڑا جائے گا تو اُس کے ساتھ ہم لوگ بھی سزا پاویں گے

اور ایسا کام کرنے سے یہ ضرور مارا جائے گا اس لیے اچھا یہ ہے کہ ہم لوگ اس کو مار ڈالیں ایسا بچار کر انھوں نے
دُھندھ کاری کو پھانسی لگا کر اپنے گھر میں لٹکا دیا جب پھانسی لگانے سے اُس کی جان نہیں نکلی تب جلتی جلتی
لکڑیوں سے اُس کا منھ جلا کر مار ڈالا اور گھر کے بھیتر گڑھا کھود کر اس کو گاڑ دیا جب بیشیا کے اڑوسی پڑوسیوں نے
پوچھا کہ دُھندھ کاری جو تمھارے گھر پر آتا تھا ان دنوں دکھائی نہیں دیتا کیا ہوا تب اُس بیشیا نے کہا کہ
کہیں روزگار کرنے کے واسطے گیا ہے یہ بات سچ سمجھنا چاہیے کہ بیشیا کسی کی دوست نہیں ہوتی پہلے مال لیکر
پیچھے جان بھی لیتی ہے اوپر سے اُس کی زبان امرت روپی ہوتی ہے اور پیٹ میں زہر بھرا ہوتا ہے وہ روپیہ
لینے سے کام رکھ کر کسی سے پریت نہیں رکھتی جب دُھندھ کاری اس طرح مر کر پریت ہوا اور گرمی برسات جاڑا
بھوکھ پیاس اُس کو بہت ستانے لگی اور گوکرن نے کہیں تیرتھ میں کسی سے سُنا کہ دُھندھ کاری میرا بھائی مر گیا
اور اُس کی کچھ کریا نہیں ہوئی تب گوکرن نے گیا جی میں جا کر اُس کا شرادھ کیا اور جس جس تیرتھ پر گوکرن کا جانا
ہوتا تھا وہاں دُھندھ کاری کا شرادھ کر دیتا تھا جب تیرتھ کر کے گوکرن اپنے گھر میں آ کر رات کو سویا تب اُس نے
دُھندھ کاری کو پریت جون میں اس طرح دیکھا کہ کبھی وہ بیل کبھی ہاتھی کبھی بکرا کبھی بھینسا کبھی آدمی کبھی بڑا سا
روپ کبھی چھوٹا سا روپ بن جاتا تھا جب گوکرن نے اُس کو پریت جان کر من میں دھیرج دھرنے کے پیچھے
اُس سے پوچھا کہ تو بھوت یا پریت یا راچھس کون ہو کر کہاں سے آیا ہے اپنا حال مجھ سے بتا تب دُھندھ کاری
گوکرن کی بات سُن کر بہت رویا پر اُس کو بولنے کی سامرتھ نہ تھی کہ جو اپنا حال کہتا جب گوکرن نے دیکھا کہ
سوائے رونے کے کچھ نہیں کہتا تب دیا کی راہ سے منتر پڑھ کر جل کا چھینٹا اُس پر مارا تب وہ بولا کہ میں تیرا بھائی
دُھندھ کاری ہوں میں نے اپنے پاپ سے برہم تیج کو کھو کر ایسے بھاری پاپ کیے کہ جن پاپوں کی گنتی نہیں ہو سکتی
مجھ کو بیشیا نے پھانسی لگا کر مار ڈالا اس لیے مجھ کو دانہ اور پانی کچھ نہیں ملتا صرف ہوا کھا کر جیتا ہوں اب تم
آئے ہو جس طرح بن پڑے میرا اُدھار کرو یہ بات سُن کر گوکرن نے کہا کہ میں نے تیرے اُدھار کے واسطے
گیا جی میں اور سب تیرتھوں پر شرادھ کیا تس پر بھی تو پریت جون سے نہیں چھوٹا تب دُھندھ کاری بولا کہ جو ہزار دن
گیا شرادھ کرو تو بھی مہا پاپ کرنے سے میری مُکت نہیں ہو سکتی کوئی ایسی تدبیر کرو جس سے میں اپنے پاپوں سے
چھوٹ کر بھوساگر پار اُتر جاؤں یہ بات سُن کر گوکرن نے دھندھ کاری سے کہا کہ تو تھوڑے دن سنتوکھ کر میں تیرے
اُدھار کا اُپاے کروں گا یہ بات دُھندھ کاری سے کہکر سو رہا جب دوسرے دن اُس نگر کے آدمی گوکرن سے
بھینٹ کرنے کے واسطے آئے تب اُس نے جتھا اُچت سب کا آدر کیا پھر کئی دن پیچھے گوکرن نے جوگیشور اور
مہا پُرش اور پنڈتوں کو اپنے مکان پر بُلا کر سبھا کر کے اُن لوگوں سے پوچھا کہ اس طرح میرا بھائی مر کر پریت جون
میں پڑا ہے اُس کی مُکت ہونے کے واسطے کوئی تدبیر بتائیے یہ بات سُن کر سب مہا پُرش اور پنڈتوں نے بچار کر
گوکرن سے کہا کہ تم سورج بھگوان کی پوجا اور دھیان کر کے اُن سے اُس کا اُپائے پوچھو جیسی وہ آگیا دیں
ویسا کرو یہ بات سُن کر گوکرن نے سب پنڈت اور مہاتماؤں کو بدا کیا اور سورج بھگوان کا منتر پڑھ کر استت کر کے

یہ بر دان مانگا کہ اے مہاراج دھندھ کاری کی جس میں مکت ہو وہ اُپائے بتائیے تب سورج بھگوان نے اُس منتر کے پرتاپ سے گوکرن کو درشن دیکر کہا کہ سپتاہ پاراین شری مدبھاگوت کا دُھندھکاری کو سناؤ تب اُس کی مکت ہوگی یہ بات سُن کر گوکرن بہت خوش ہوا اور سب پنڈت اور جوگیشور اور مہاپرشوں کو بلا کر گوکرن نے سپتاہ جگیہ شری بھاگوت کا آرمبھ کیا سو اُس نگر کے بہت سے آدمی بوڑھے اور لڑکے اور جوان مرد اور عورت کتھا سننے کے واسطے وہاں آئے دُھندھکاری بھی ایک بانس کے اوپر کہ وہ سات گانٹھ کا تھا بیٹھ کر سننے لگا اور ایک بیشنو اور مہاپرش کو شروتا ٹھہرا کر گوکرن جی امرت روپی کتھا بانچنے لگے جب پہلے دن سندھیا سمے کتھا سننے والے اُٹھے تب تک ایک گانٹھ اُس بانس کی جس پر دُھندھکاری بیٹھا تھا پھٹ کر بڑی آواز ہوئی اُس کو سُن کر سب کسی نے تعجب کیا پھر دوسرے دن کتھا ہونے سے دوسری گانٹھ پھٹ گئی اسی طرح سات دن میں ساتوں گانٹھ اس بانس کی پھٹ گئیں بارھوں اسکندھ کتھا سننے کے پرتاپ سے دُھندھکاری پریت جون چھوڑ کر دبیہ روپ چتربھجی ہو ست شیام سندر کی طرح ہو گیا اور پیتامبر پہنے ہوئے گوکرن کے پاس جا کر نمسکار کر کے بولا کہ اے مہاراج آپ نے مجھ کو بڑے پاپوں سے چھڑا کر کرتارتھ کیا سوائے شری مدبھاگوت کے دوسرا اُپائے ان پاپوں سے چھڑانے والا اور مکت دینے والا نہیں ہے جو لوگ سنسار روپی کیچڑ میں پھنسے ہیں وے اس کتھا روپی تیرتھ میں نہانے سے پوتر ہو کر بھوساگر پار اُتر جاتے ہیں جس سمے دُھندھکاری گوکرن سے یہ کہہ رہا تھا اُسی سمے ایک بمان بہت اچھا آکاش سے وہاں پر اُترا اور دُھندھکاری اُس بمان پر چڑھ کر بیکنٹھ کو چلا گیا یہ حال دیکھ کر دوسرے رکھیشور اور پنڈتوں نے جو اس سبھا میں بیٹھے تھے گوکرن سے پوچھا کہ اے مہاراج ہمارے من میں یہ سندیہ ہوا ہے اُس کو آپ چھڑا دیجئے کہ ہم لوگ بہت آدمیوں نے یہ سپتاہ پاراین سُنا اسلیے چاہیئے تھا کہ کتھا سننے کے پرتاپ سے سب کے واسطے بمان آتا اور ہم لوگ بھی بیکنٹھ کو چلے جاتے اسکا کیا کارن ہے کہ ایک آدمی بمان پر چڑھ کر بیکنٹھ میں چلا گیا اور سب لوگ یہاں بیٹھے رہے یہ بات سُن کر گوکرن نے کہا کہ کتھا سننے میں اتنا بھید ہے کہ جو آدمی من لگا کر کتھا سنتے ہیں اُن کو سب پھل ملتا ہے اور جو لوگ کتھا میں بیٹھ کر چت اپنا بیچ موہ استری اور پُتر اور سنساری کام کے لگائے رہتے ہیں اُن کو ویسا پھل کتھا سُننے کا نہیں ملتا ایک چت ہو کر سُننے سے مکت پاتا ہے یہ بات سُنتے ہی شروتا لوگوں نے شرمندہ ہو کر گوکرن سے کہا کہ اے مہاراج آپ دیا کر کے ایک سپتاہ اور سُنائیے جسمیں آپ کی کرپا سے ہم لوگ بھی بھوساگر پار اُتر جاویں گوکرن نے اُن لوگوں کے کلیان کے واسطے ساون مہینے سے دوسرا پاراین سُنانا شروع کیا اُس کتھا کو بہت لوگوں نے من لگا کر سُنا تب بہت سے بمان آکاش سے آ کر وہاں ٹھہرے اور سب شروتا لوگ گوکرن کو دھن دھن کہہ کر بولے کہ مہاراج آپ کی کرپا سے ہم لوگوں کا اُدھار ہوا اور کتھا سمپورن ہونے کے پیچھے شری کرشن جی مہاراج بیکنٹھ سے وہاں آئے اور گوکرن کو اپنے پاس بمان پر بیٹھا کر گئو لوک کو لے گئے اور سب شروتا لوگ بھی اسی طرح بمانوں پر چڑھ چڑھ کر اسی تن سے بیکنٹھ کو چلے گئے جس طرح سب اجودھیا باسی شری رام چندر جی کے ساتھ سدیہہ بیکنٹھ میں گئے تھے جس استھان پر سورج اور

چندرما بھی نہیں پہونچ سکتے اُس جگہ دنیا کے لوگ اس بھاگوت کتھا کے پرتاپ سے پہونچ جاتے ہیں شری بھاگوت کے سننے اور پڑھنے کا جتنا ماہاتم اور پُن ہے اُتنا پُن جگیہ اور تپ اور تیرتھ اور دان آدک سے نہیں ہوتا اس کا ماہاتم سب سے ادھک سمجھنا چاہیئے ۔

چھٹواں ادھیاے

پوچھنا نارد مُن کا بدھ سپتاہ جگیہ شری مدبھاگوت کی سنت کُمار سے اور کہنا سنت کُمار جی کا

نارد جی نے سنت کُمار سے پوچھا کہ اے مہاراج اس سپتاہ جگیہ بھاگوت پران سُننے کی بدھ بتایئے کہ کون کون سامان اس میں چاہیئے اور کس طرح یہ کرنا ہوتا ہے سنت کُمار جی بولے کہ یہ بات تم نے بہت اچھی پوچھی سنو کہ اس سپتاہ جگیہ کو بھادوں کنوار کاتک اگہن کے مہینے میں سُننا بڑا پُن ہے سوائے اسکے جب اچھا ہو اور جب کوئی پنڈت بیاس جی اچھے مل جاویں تب سُننے شُبھ کرم کرنا کسی وقت منع نہیں ہے لیکن جو کوئی سپتاہ سُننے کی اِچھا کرے اُس کو چاہیئے کہ اچھی ساعت پوچھ کر اپنے اشٹ متروں کو کہلا بھیجے کہ ہمارے یہاں سپتاہ جگیہ ہوگا آپ لوگ بھی سُننے کے واسطے آیئے گا اور جو لوگ بِرکت[آزاد ۱۲] ہوں اُن کو بھی اس جگیہ میں بُلانا اُچت ہے اور جو مکان گھر یا باغ یا تیرتھ میں اچھا ہو وہ کتھا سُننے کے واسطے ٹھہرا دے اور وہ مکان کیلا اور بندنوار اور چاندنی وغیرہ سے اچھی طرح سجا دے جس طرح بواہ آدک ور جگیہ میں سجاتا ہے اور بیاس جی کے بیٹھنے کو بہت اچھا اور اونچا سنگھاسن رکھوا دے اور بیشنو لوگوں کو جو کتھا سننے آویں اُنکے واسطے علیحدہ علیحدہ آسن بچھا دے اور صبح سے بیاس جی کتھا کہنا شروع کریں اور شروتا لوگ نہا کر سندھیا کر کے کتھا شروع ہونے سے پہلے وہاں آویں اور چت لگا کر کتھا سُنیں اور پہلے دن مُکھیہ مالک کتھا سننے والے کو گنیش جی کی پوجا کرنا چاہیئے جس میں سپتاہ جگیہ میں کوئی بگھن نہو اور ایک براہمن بدیادان کو سات دن کے واسطے بشن سہسر نام کا برن دیکر بٹھال دینا چاہیئے وہ براہمن سالگرام جی کی پوجا اور بشن سہسر نام کا پاٹھ کر کے ایک ایک نام لیکر ٹھاکر جی پر تلسی دل چڑھاوے اور مُکھیہ سُننے والا پہلے دن پوجا بیاس جی اور پوتھی شری مدبھاگوت کی سچے من سے کر کے جتھا شکت بھینٹ رکھے پیچھے ہاتھ جوڑ کر کہے کہ اے بیاس جی آپ ساچھات شری کرشن مہاراج اور شکدیو جی کا روپ ہیں مجھے اپنا داس سمجھ کر شری مدبھاگوت جگیہ آرمبھ کر کے میری اِچھا پوری کیجئے جب بیاس جی کتھا کہنے لگیں تب اپنا من سنساری کام میں نہ لگاوے اور کتھا سننے کے پیچھے پرمیشور کا بھجن بھی اس سبھا میں کرنا چاہیئے اور چار گھڑی دن رہے تک سپتاہ کو سُنا کرے اور بیاس جی کو بھی اُچت ہے کہ جلدی نہ کر کے اچھی طرح سمجھا کر کہیں جس میں سب کسی کو سمجھائی دیوے دوپہر کو دو گھڑی کے واسطے سپتاہ کتھا سُننا بند کر کے کچھ دودھ یا پھل بیاس جی اور شروتا لوگوں کو کھا لینا چاہیئے اور سات دن تک جب تک سپتاہ جگیہ پوری نہ ہو جاوے تب تک شروتا لوگوں کو ایک بار سندھیا سمے بھوجن کرنا چاہیئے

جو کیول پھل یا دودھ یا گھی کھا کر سات دن تک رہ جاویں تو اور ادھک پُن ہوتا ہے نراہار نہ رہ کر کچھ کھا لینا چاہیے سوائے اسکے سات دن تک برہم چرج رہنا اور استری سے بھوگ نہ کرنا اور زمین پر سونا اور پتل میں کھانا شروتا لوگوں کو اُچت ہے اور سات دن تک دال اور شہد اور باسی اناج اور بینگن اور تربوز اور موتھی اور اُرد اور مسور اور لہسن اور گاجر اور کمہڑا نہ کھاوے اور بہت بھوجن نہ کرے جس میں آلس نہ آوے اور جب تک سپتاہ کتھا سُنے تب تک کرودھ اور جھگڑا اور کسی کی چغلی اور نندا نہ کرے اس سات دن میں اگر کوئی استری رجسولا یعنی اپنے ماسک دھرم میں ہو جاوے تو وہ کتھا نہ سُنے اور ملچھ آدک اشدھ ذات کتھا کی سبھا میں آکر نہ بیٹھے اگر اُن کو سُننے کی اِچھا ہو تو دُور بیٹھ کر سُنیں اور شروتا لوگوں کو سچ بولنا اور دیا رکھنا اُچت ہے اور کتھا میں شور و غل نہ کرنا چاہیے اس طرح سپتاہ کتھا سننے سے بڑا پھل ہوتا ہے جو استری بالکل بانجھ ہو یا ایسی ہو کہ ایک بار اُسکے لڑکا ہو کر پھر دوسرا لڑکا نہ ہوتا ہو یا جس کا گربھ گر جاتا ہو وہ چت لگا کر اس سپتاہ جگیہ کو سُنے تو اُسکے سنتان ہوتی ہے اور اس کتھا سننے کے پرتاپ سے سب کا مطلب پورا ہوتا ہے اور ہر روز کتھا سننے کے پیچھے تلسی دل اور پرشاد سب شروتا لوگوں کو دینا چاہیے جب کتھا سمپورن ہو جائے تب آٹھویں دن سپتاہ پورن ہونے کا ہوم دسم اسکندھ کے اشلوک یا گائتری منتر سے آہت دے کر اچھے پیارے برہمنوں کو بھوجن کراوے اور اپنی سامرتھ بھر درب اور گہنا کپڑا گؤ پرتھوی برتن آدک بیاس جی کو دیکر سچے من سے پوجا کرکے اُن کو بدا کرنا چاہیے اِس کتھا کے سُننے سے ارتھ دھرم کام موکش چاروں پدارتھ ملتے ہیں اتنی بات کہکر سنت کمار جی بولے کہ اے نارد جی جو تم کو سُننے کی اِچھا ہو تو ہم دوسرا پارائن تم کو سُنا دیں نارد مُن نے کہا کہ دھن [illegible] اس سے اُتم اور کیا ہے جب سنت کمار نے دوسرا پارائن سُنانا شروع کیا اور وہاں سب بیشنو آکر بیٹھے تب شکدیو جی مہاراج بھی تیرتھ جاترا کرتے ہوئے وہاں پر آئے سنت کمار آدک نے شکدیو جی کو دیکھ کر بڑے آدر بھاؤ سے آسن پر بٹھالا اُس سمے شکدیو جی سپتاہ جگیہ کی تیاری دیکھ کر سب شروتاؤں سے بولے کہ تم سب لوگ اس کتھا کو چت لگا کر سنو یہ کتھا بید روپی درخت کا پھل ہے سنسار میں اور پھل جو ہوتے ہیں اُن میں گُٹھلی اور چھلکا ہوتا ہے اور اس پھل میں صرف امرت روپی رس بھرا ہے اس لیے یہ امرت بار بار پینا چاہیے اس کتھا کو شری نارائن نے برہما جی سے کہا اور برہما جی نے نارد جی کو بتلایا نارد جی نے بید بیاس ہمارے پتا سے کہا اور بیاس جی نے مجھے پڑھایا اور میں نے راجا پریچھت کو سُنایا یہ کتھا شری مدبھاگوت اٹھارھوں پُرانوں میں اُتم ہے سادھو اور بیشنوؤں کو پرم دھن یہی ہے سُرگ میں تپسوی لوگ اور برہم لوک میں برہما جی اور کیلاس میں شری مہادیو جی اور بیکنٹھ میں لچھمی جی اس کتھا کو گاتی ہیں جس سمے شکدیو جی شروتا لوگوں سے یہ بات کہہ رہے تھے اُس سمے شری بیکنٹھ ناتھ جی برہما مہادیو جی اندر برن کبیر دیوتا اور پرہلاد آدک بھگتوں کو ساتھ لیے ہوئے سپتاہ جگیہ میں آئے اُن کو دیکھ کر جتنے لوگ اُس سبھا میں بیٹھے تھے سبھوں نے اُٹھ کر ڈنڈوت اور جے جے کار کیا اور نارد مُن مارے خوشی کے ناچنے اور گانے لگے پرہلاد جی کرتال اور اودھو بھگت مجیرا اور راجا اندر مردنگ بجانے لگے اُس سمے ترلوکی پت شری نارائن جی نے سب کسی کو اپنے پریم میں لین دیکھ کر اُن سے کہا کہ جس کے من میں جو اِچھا ہو

سو بردان مانگو تب نارد آدک ہاتھ جوڑ کر بولے کہ آپ کے درشن ہم کو ملے اس سے بڑھ کر اور کون بست ہے جو مانگیں اپنے چرنوں کی بھگت ہم لوگوں کو دیجئے شیام سُندر یہی بردان سب کو دیکر وہاں سے انتردھیان ہو گئے اور سپتاہ جگیہ دوسرا سمپورن ہوا اتنی کتھا سن کر سونکادک اٹھاسی ہزار رکھیشوروں نے سوت جی سے پوچھا کہ شکدیو جی مہاراج نے یہ کتھا راجا پریکھشت کو کب سنائی اور سنت کمار جی نے کب کہی تھی اس کا حال بتلایئے سوت پورانک نے کہا کہ جب شری کرشن جی مہاراج دوارکا پوری سے بیکنٹھ کو پدھارے اُسکے تیس برس کے پیچھے بھادوں مہینے نومی کے دن شکدیو جی مہاراج نے یہ کتھا پریکھشت کو سنانا شروع کیا اور سات دن میں وہ پاراین سمپورن ہوا اُس کے دوسو برس پیچھے گوکرن نے سپتاہ کتھا کہی تھی اس کے تین سو چھ برس پیچھے سنت کمار جی نے نارد جی کو سنایا سو کتھا ہم نے تم سے برنن کیا یہ امرت روپی کتھا آدر اور پریم کر کے جو کوئی سُنے اور پڑھے اُس کو سب پھل ملتے ہیں ۔ گوکرن ماہاتم سمپورن ہوا ۔

پہلا اسکندھ

برنن کرنا حال اوتار دھارن کرنے پربرھم پرمیشور کا اور بید بیاس جی کا چار شلوک نارد مُن سے سُن کر بنانا پوتھی شری مدبھاگوت اور شاپ دینا شرنگی رکھ کا راجا پریکھشت کو کارن پرگٹ ہونے اس امرت روپی کتھا کا اس جگت میں یہی ہے

کبت

کاشی کو نواسی لکھن لال ہوں گوپال جی کی لیلا بیاس بانی کو زبانی کہا چہت ہوں + بدیا کو بچار ناہو جتھا کو شمار ناہیۃ اُردو زبانی کہت سے لاج پاوت ہوں + جا کی کرپا پاے کے پہاڑ چڑھیں پنگل اور گونگے بید بھاکھیں سُودی کرپا نت دھیاوت ہوں + کہت گُن نت ہرنام ٹیڑھو سو دھو بھلو تا سوں سُن ہے بین گن نیک ہی سراہت ہوں -

دوہا

گنگ جمن گوداوری سندھ سرسوتی سنگ ۔ سکل تیرتھ تہاں بست ہیں جہاں ہر کتھا پرسنگ

نرنارائن گرا اُرسُتی بیاس منہہ پرنام ۔ آسا میری پوجیے سب گن پورن دھام

گونگ بیدکو اُچری پنگ ناگھ گرجاے ۔ جاس کرپا بندوں تنھیں مادھو ہو نہہ سہاے

گر پد پنکج ہردے دھر رکھ سپتہ سرناے ۔ کہوں کتھا شری بھاگوت جُدپت ہو نہہ سہاے

گنا باد گوبند کے کاٹت سب جنجال ۔ یاتے اردو بھاگوت برچت لکھن لال

پہلا ادھیاے

شری نارائن جی مہاراج کی استت اور پوچھنا شونکادک رکھیشوروں کا کتھا شری مد بھاگوت کی سوت پورانک سے اور آرمبھ کرنا سوت جی کا اس امرت روپی کتھا کو

بید بیاس جی کے شکھیہ سوت جی نے شری مدبھاگوت کو بیاس جی کے مکھ سے جس سمے وہ شکدیو جی اپنے بیٹے کو پڑھاتے تھے اور شکدیو جی راجا پریکھت سے کہتے تھے سنا تھا اسکے کچھ دن پیچھے سوت پورانک نیم سارنیہ چھیتر میں جہاں سونک آدک اٹھاسی ہزار رکھیشور اکٹھا ہوئے تھے اور کارن اکٹھا ہونے اُن رکھیشوروں کا وہاں پر یہ تھا کہ اس جگہ سدرشن چکر بھگوان کا گرا ہے اس سبب سے وہ استھان بہت پوتر ہو کر کلجگ وہاں اپنا دخل نہیں کر سکتا ہے ان رکھیشوروں نے سوت پورانک سے کہا کہ آپ نے بید بیاس جی کے پاس رہ کر سب پران پڑھے اور سنے ہیں کرپا کر کے ہم کو بھی سنائیے جس میں اس کا پن ہو تب سوت جی نے اُن رکھیشوروں سے کہا کہ جو آدنرنکار چودھوں بھون رچکر سب جیوؤں کا پالن کرتے ہیں اور مہاپرلے کے سمے چیتن آتما سب جیوؤں کا پھر انھیں تربھون پت کی جوت میں سما جاتا ہے اور وہ پربرہم اپنے تیج سے پرکاشت رہ کر برہما اور مہادیو جی آدک سب دیوتاؤں کو گیان دیتے ہیں اور جن کی مایا سے جگت کا سب بیوہار ہوتا ہے انھیں آدجوت کا دھیان دھر کر بیاس جی کہتے ہیں کہ سب سنساری بیوہار جھوٹھا ہے پرمیشور کی مایا ایسی بلوان ہے کہ جس کو کوئی بھلا نہیں سکتا اور شری مدبھاگوت میں ایسا پرم دھرم برنن کیا ہے جس میں کچھ کپٹ اور لوبھ نہ رہ کر ایسے نرگن دھرم لکھتے ہیں کہ جن کے کرنے سے تینوں دکھ اور پاپ سنساری آدمیوں کے جو دیوتا اور نوگرہ اور دشمن اور من کے سنکلپ اور بکلپ سے ہوا کرتے ہیں چھوٹ جاتے ہیں اور اور جگوں میں جگیہ اور تپ اور دھیان اور پوجا بہت دنوں تک بڑی محنت کے ساتھ کرنے سے شری شیام سندر کے چرنوں میں پریت پیدا ہوتی تھی اور اس کلجگ میں کیول اس امرت روپی کتھا کے پڑھنے اور سننے سے نرنتر ہی پرمیشور کے چرنوں کا باس ہر شے میں ہوتا ہے اس لیے شری مدبھاگوت کو سب بیدوں کا سار کلپ برچھ کے سمان سمجھ کر شکدیو جی نے یہ کتھا جو راجا پریکھت کو سنائی تھی وہی امرت روپی پھل اُس درخت کا شکدیو جی مہاراج کے مکھ سے ٹپک کر دنیا میں پھیلا ہے سوت پورانک شونکادک رکھیشوروں اور بیاس جی اپنے چیلاؤں سے کہتے ہیں کہ تم لوگ اس امرت روپی پھل کو جس میں کچھ چھلکا اور گٹھلی نہیں ہے بار بار کانوں کی راہ سے پیا کرو جس طرح دنیا میں میٹھے پھل کو طوطا کاٹ کر کھا لیتا ہے اسی طرح شکدیو جی نے اس امرت روپی کتھا کو جو بیکنٹھ کا سکھ دینے والی ہے بہت میٹھی سمجھ کر کھا لیا اور اپنے منہ سے نکال کر دنیا میں ظاہر کیا یہ بات سن کر ایک دن شونک آدک رکھیشوروں نے جب پرات سمے اشنان اور پوجا کر چکے تب سوت جی کو بڑے ادر بھاؤ سے بیچ میں بٹھا کر کہا کہ آپ سب بید اور

پُران جانتے ہیں اس لیے ہم کو اپنا چیلہ سمجھ کر وہ پُران جو سب بید اور شاستروں کا تت ہو سنساری جیووں کو بھوساگر پار اُتارنے کے واسطے اُتم ہو اپنے مکھار بند سے برنن کیجیے جس کو سُن کر جلد ہم لوگوں کی مکت ہو اور تھوڑی محنت کرنے سے بہت پھل ملے اور یہ بتلایئے کہ جن پربرہم پرمیشور کے نام لینے سے سنساری جیووں کا اُدھار ہو جاتا ہے انھوں نے کون کام کرنے کے واسطے اس مرت لوک میں دیوکی جی کے گربھ سے شری کرشن اوتار لیا اور سگن روپ دھر کر بلرام جی کے ساتھ دنیا میں کون لیلا کی تھی اور جب کلجگ کے شروع میں شری شیام سُندر بیکنٹھ کو پدھارے تب دھرم کس کی شرن میں رہا تھا اور کس کو سونپ گئے تھے اس کا حال برنن کیجیے پربرہم پرمیشور کی لیلا اور کتھا سننے سے آدمی چوراسی لاکھ جون میں جنم نہیں پاتا ہے اور آواگون سے چھوٹ کر بھوساگر پار اُتر جاتا ہے -

دوسرا ادھیاے

چلے جانا شکدیو جی کا بن میں تپ کرنے کے لیے اور پھر آنا اپنے استھان پر نارد مُن کے اُپدیش سے

سُوت جی نے جب یہ پرشن شونکادک رکھیشوروں کا سُنا تب من میں بہت خوش ہو کر پہلے شکدیو جی کے چرنوں کا دھیان جن کے ست سنگ سے اُنھوں نے شری مدبھاگوت سُنا تھا کیا پھر بید بیاس اپنے گرو کے چرن کمل کو ہردے میں رکھ کر شری شیام سُندر چیتر بھجی مُورت کو ڈنڈوت کر کے شونکادک رکھیشوروں سے کہا کہ تم نے بہت اچھی بات پوچھی ہم تم کو شری مدبھاگوت کتھا جس میں سب لیلا نارائن جی کی لکھی ہیں سُناتے ہیں چت لگا کر سنو جس سمے شکدیو جی نے ماں کے پیٹ سے جنم لیا اُس سمے مُرلی منوہر کا تپ کرنے کے واسطے نار بوار سمیت گھر سے نکل کر بن کا راستہ لیا اور اُنھوں نے من میں بچارا کہ یہاں رہنے سے ہمارا بواہ سب لوگ کر دیں گے اس لیے ابھی سے بن میں جا کر ہر بھجن کرنا اُچت ہے جس میں سنساری مایا نہ لپٹے جب بیاس جی نے یہ حال اپنے پُتر کا دیکھا تب پریم کے بس ہو کر اُسے پھیر لانے کے واسطے پیچھے دوڑے گئے اور شکدیو جی کو بہت پکار کر کہا کہ اے بیٹا کھڑے ہو کر ہماری بات سُن لو مگر شکدیو جی مہاراج سنسار سے ایسے برکت ہو کر ہر چرنوں میں پریت رکھتے تھے کہ اُنھوں نے کھڑے ہو کر بیاس جی کو جواب دینا اُچت نہ جان کر من میں کہا کہ دیکھو ہمارے پتا جی کو بڑھاپا آنے پر بھی سنساری مایا لگی ہے ایسا بچار کر شکدیو جی نے بن کے برچھوں میں پرویش کر کے کہا کہ نہ کوئی کسی کا بیٹا ہے نہ کوئی کسی کا باپ ہے سنسار کی گت سدا سے اسی طرح پر چلی آتی ہے اور یہ شریر بار بار آواگون میں پھنسا رہ کر جیو آتما کبھی نہیں مرتا ہے یہ بات سُن کر بیاس جی کو سنتوکھ ہو گیا جس سمے شکدیو جی بن کو چلے جاتے تھے اُسی سمے راہ میں ایک تالاب میں دیوتاؤں کی استریاں ننگی ہو کر نہاتی تھیں اُنھوں نے شکدیو جی کو دیکھ کر کچھ لاج نہ کی اُسی طرح ننگی کھڑی رہیں جیسے پیچھے سے بیاس جی بوڑھے آدمی وہاں پر پہونچے تب اُن استریوں نے لاج کر کے اپنا اپنا کپڑا پہن لیا

یہ حال دیکھ کر بیاس جی نے من میں بچار کر دیکھو شکدیو ہمارے بیٹے کو استریوں نے دیکھ کر پردہ نہیں کیا اور ہم
بوڑھے آدمی کہ آنکھوں سے کم دیکھ پڑتا ہے دیکھ کر انھوں نے کپڑا پہن لیا اسکا کیا بھید ہے اُن استریوں نے
دیبہ درشٹ سے بیاس جی کے من کا حال جان کر کہا کہ اے بیاس جی آپ کو استری اور پُرش کا گیان ہے اور
شکدیو جی مہاراج پرم ہنس ہو کر استری اور پرش میں کچھ بھید نہیں جانتے اس لیے ہم لوگوں نے اُن سے کچھ لجا نہ کیکے
تم کو دیکھ کر کپڑے پہن لیے یہ بات سُن کر بیاس جی کے من کا سندیہہ جاتا رہا شکدیو جی مہاراج ایسے ترن تارن
مہاتما ہیں شونکادک رکھیشوروں نے یہ اُستت اُن کی سُن کر من میں کہا کہ دیکھو سُوت پورانک ہم سب بوڑھے بوڑھے
رکھیشور اور منیشوروں کی کچھ بڑائی نہ کہہ کر شکدیو جی چھوٹے سے بالک کی اتنی بڑائی کرتے ہیں سب یہ بات سُن کر
رکھیشوروں کا مکھ ملین ہو گیا تب سُوت پورانک اُنکے من کا حال اپنے گیان سے جان کر بولے کہ شکدیو جی نے واسطے
بھوساگر پار اُترنے رکھیشوروں اور منیشوروں کے یہ بھاگوت کتھا جگت میں پرگٹ کی اس لیے وہ جوگی اور مُن کے
بھی گرو ہیں جب یہ بات سُن کر سب کو بودھ ہوا تب سُوت جی نے رکھیشوروں سے کہا کہ جو کوئی اس بات کا سندیہہ
کرے کہ جب شکدیو جی جنم لیتے ہی پرمیشور کا تپ کرنے کے لیے بن میں چلے گئے تھے تو اُنھوں نے بھاگوت پُران
بیاس جی سے کس طرح پڑھا اسکا جواب یہ ہے کہ جب شکدیو جی نے رکھیشوروں اور منیشوروں سے گیان چرچا
کیا تب اُن کو یہ حال معلوم ہوا کہ جس بات کے سادھن کرنے سے ہر چرنوں میں پریت اُپجے وہی پرم دھرم ہے
اس لیے شکدیو جی نے نارد مُن سے مل کر پوچھا کہ اے مہاراج ہم کو کوئی ایسا گیان بتلاؤ جس میں ہر چرن
پرمیشور کے چرنارسن لگے تب نارد جی بولے کہ اس بات کا حال تمھارے پتا اچھا جانتے ہیں ہم نے اُن کو بتلا دیا ہے
یہ بات سُن کر شکدیو جی اپنے باپ کے پاس چلے آئے اور اُنکے چرنوں پر گر کر بولے کہ آپ مجھے کوئی بدیا ایسی پڑھائیے
جس میں ہر چرنوں میں پریت ہو تب بیاس جی نے کہا کہ سوائے پڑھنے شری مدبھاگوت کے اور کوئی دوسرا اُپاے
اسکا نہیں ہے یہ بات سُن کر شکدیو جی نے بھاگوت پُران پڑھنا شروع کیا اتنی کتھا کہہ کر سُوت جی بولے کہ جب شکدیو جی
بھاگوت کتھا بید بیاس ہمارے گرو سے پڑھتے تھے تب میں بھی وہاں تھا جو شکدیو جی مہا برکت رہ کر ایک ساعت
کہیں نہیں ٹھہرتے تھے وہ بھاگوت پڑھنے کے لالچ سے بہت دنوں تک بیاس جی کی سیوا میں رہے اور
اُنھوں نے بھاگوت کو بڑے پریم سے پڑھا اور شکدیو جی کو پرم ہنس اور رکھیشوروں کا ست سنگ بہت پیارا تھا
پر اُنکے پاس کچھ دربیہ نہ تھا جو دھن دینے کے لالچ سے کسی کو اپنے پاس بلاتے اسواسطے اُنھوں نے بھاگوت
پڑھا کہ اس امرت روپی کتھا سننے کے لالچ سے جوگیشور اور منیشور لوگ ہمارے پاس ہیں گے اور اسی کتھا کا
سدا برت میں دونگا اتنی کتھا سنا کر سُوت جی بولے کہ اے رکھیشورو اس کتھا کے سننے سے نہ کام پھلت ملتی ہے
اور نہ کپٹ بھگت ہونے سے لوگ برکت اور گیانی ہو کر مکت پدوی پر پہونچتے ہیں اس لیے آدمی کو چاہیے کہ جو کام
جگیہ تپ پوجا برت وغیرہ اچھا کام کرے اُس میں کچھ چاہنا نہ رکھے تو اُسکے واسطے یہاں سکھ ہو کر مرنے کے پیچھے
پرلوک بنتا ہے اور کسی بات کی کامنا رکھنے سے یہ جیو آواگون میں پھنسا رہ کر بھوساگر پار نہیں اُترتا اور بھٹکتے پھرتا

دوسرا دھرم نہیں ہوتا اور تپ دان اور تیرتھ دوسرے دھرم جو آدمی لوگ کرتے ہیں اُس دھرم کے کرنے سے بڑی محنت سے پرمیشور کے چرنوں میں پریم پیدا ہوتا ہے اس لیے اتنا دُکھ اُٹھانا اُچت نہ ہو کر آدمی کو چاہیے کہ سچے من سے یہ امرت روپی کتھا سُنے اور من اپنا مایا سُوہ استری اور پتر جھوٹھے بیوہار سے الگ کے نارائن جی کے چرنوں میں دھیان اور پریت لگا دے جو کوئی من اپنا اُس جوت سروپ کے چرنوں میں لگا کر پرمیشور کی لیلا اور کتھا سُنتا ہے اُسکے ہردے میں کام کرودھ لوبھ موہ کا جو میل جما ہے وہ چھوٹ کر من اسکا اس طرح شُدھ ہو جاتا ہے جس طرح صیقل کرنے سے لوہے میں مورچا نہیں رہتا تب اُس کے ہردے میں ہر چرنوں کا باس ہو جاتا ہے اسلیے آدمی کو اپنی مُکت بنانے کے واسطے پہلے اِس کتھا سُننے کا ابھیاس کرنا چاہیے پرمیشور کی بڑی کرپا ہونے سے آدمی کا من اُن کی کتھا اور کیرتن میں لگتا ہے بنا بھگت کے اور کتھا اور کیرتن پرمیشور کی سُنے من شُدھ نہیں ہوتا اور آدمی کا سوبھاؤ راجسی اور تامسی اور ساتوکی ہوتا ہے اور دیوتا کی پوجا بھی تین طرح پر راجسی اور تامسی اور ساتوکی ہوتی ہے اور شاستر میں تامسی کو کاٹھ سے اور راجس کو دُھوئیں سے اور ساتوک کو آگ سے مثال دیتے ہیں جو مطلب آگ سے نکلتا ہے وہ کاٹھ اور دھوئیں سے نہیں نکلتا اسلیے ساتوکی بھگت اور پوجا کرنے والے مُکت پدوی پر پہونچتے ہیں اور دنیا میں جتنا دھرم جگیہ اور تپ اور برت وغیرہ سے ہوتا ہے وہ سب اس طرح پرمیشور کے روپ میں پہونچ جاتا ہے جس طرح برسات میں ندی اور نالے کا پانی بہہ کر سمُدر میں ملجاتا ہے

تیسرا ادھیاے

اوتاروں کا حال یعنی جو جو اوتار پربرہم پرمیشور نے واسطے سُکھ دینے اپنے بھگتوں وہارنے دیتوں کے دھارن کیا ہے

سُوت جی نے شونکادک رکھیشوروں سے کہا کہ آدنرنکار جگت میں اوتار دھارن کرنے والے پُرش کا روپ ہیں سب کے پہلے بھی رہے تھے اور بیچ میں بھی وہی رہ کر مہا پرلے ہونے کے پیچھے بھی وہی رہیں گے وہ اپنے تیج سے آپ پرکاشت ہیں اور سب تیج کو اُسی جوت کی پرچھائیں سمجھنا چاہیے مہاپرلے ہونے کے پیچھے اُسی آدنرنکار جوت نارائن جی کو سنسار رچنے کی اِچھا ہوتی ہے تب وہ اپنی ملیا سنجگت پُرس کا اوتار لیکر شیش ناگ کی چھاتی پر شیَن کرتے ہیں اُنھیں کو براٹ روپ کہا جاتا ہے جن کے ہزار سر اور ہزار ناک اور ہزار کان اور ہزار ہاتھ اور ہزار چرن ہوتے ہیں اُن کی نابھ سے کمل کا پھول نکلتا ہے اور پھول سے برہما جی پیدا ہو کر چودھوں لوک کو پیدا کرتے ہیں اُنھیں کو سب اوتاروں کا کارن سمجھنا چاہیے اور اُس پربرہم پرمیشور کے اوتاروں کا حال اس طرح پر ہے کہ پہلا اوتار سنک سنندن سناتن سنت کمار کا دھارن کر کے سدا پانچ برس کی عمر رہ کر برہم چاری رہے دوسرا اوتار براہ جی کا لیکر پاتال سے پرتھوی کو لائے تیسرا اوتار جگیہ پُرش کا چتر بھجی روپ دھارن کر کے سب لاجاؤں کو جگیہ کرنے کی راہ بتلا کر تارتھ کیا

چوتھا ہی گریو हयग्रीव اوتار یعنی سب بدن آدمی کا اور سر گھوڑے کا دھارن کرکے برھما جی کو بید پڑھایا
پانچواں اوتار نرنارائن کا لیکر بدری کیدار میں واسطے راہ دکھلانے تپسیا کے سنساری جیوؤں کو تپ کرتے ہیں چھٹواں
اوتار کپل دیومُن کا دھر کر سانکھ جوگ گیان اپنی ماتا کو اُپدیش کیا ساتواں اوتار دتاترے کا اَترمن سے ہوا جس نے
راجا الرک अलर्क اور پرہلاد بھگت کو بیدانت پڑھایا۔ آٹھواں اوتار رکھبھ دیو ऋषभदेव کا چتر دیوی نام اندر کی
کنیا سے پرگٹ ہوکر جڑ چریا دکھلایا اور اُنکے بیٹے جین دیو जैनदेव نے سراوگیوں کا دھرم سنسار میں پھیلایا۔
نواں اوتار راجا پرتھُو کا راجا بین वेण के شریر متھنے سے پیدا ہوا جس نے گؤ روپی پرتھوی کو دُہکر سب اَوکھدھ
اور اناج وغیرہ کو جو اُس نے اپنے بھیتر چھپا رکھا تھا باہر نکالا۔ دسواں اوتار مچھلی کا لیکر راجا ست برت کو
سپت رکھیون سمیت ناؤ پر بٹھال کر گیان سکھایا اور اُس کو اپنی مایا کا تماشا دکھلایا۔ گیارھواں اوتار کچھوے کا
سُمدر متھنے کے سمے مندراچل پربت کو اپنی پیٹھ پر لیا۔ بارھواں اوتار دھنونتر بید کا لیکر امرت کا کلسہ ہاتھ میں لیے
سمدر سے باہر نکلے۔ تیرھواں اوتار موہنی مُورت کا دھر کر دیتوں کو اپنی سُندرتائی پر موہت کیا اور امرت کا کلسہ
اُن سے لیکر سب امرت دیوتاؤں کو پلایا۔ چودھواں اوتار نرسنگھ جی کا لیکر ہرنیہ کشپ हिरण्य कशिपु دیت کو
مار کر پرہلاد اپنے بھگت کی رچھا کی پندرھواں باون اوتار دھارن کرکے تین پیگ پرتھوی راجا بل سے دان لیکر
دیوتاؤں کو دی مانگنے سے آدمی چھوٹا ہو جاتا ہے اس واسطے پرمیشور نے بھی مانگنے کے سمے اپنا چھوٹا روپ
بنایا تھا۔ سولھواں اوتار ہنس کا لیکر سنت کمار کو گیان اُپدیش کرکے اُنکا گرب توڑا۔ سترھواں اوتار نارد جی کا
لیکر پنچ راتر بید بنایا جس میں سب بشنو دھرم لکھا ہے۔ اٹھارھواں ہری نام اوتار لیکر گجیندر کو گراہ کے
مُنہ سے چھُڑایا۔ اُنیسواں اوتار پرشرام جی کا لیکر اکیس[۲۱] بار سب چھتری راجاؤں کو مار کر پرتھوی اُن سے چھین کر
براہمنوں کو دان دی بیسواں[۲۰] اوتار شری رام چندر جی کا دھارن کرکے سُمدر کا ابھمان توڑ کر راون کو مارا اکیسواں[۲۱]
اوتار بید بیاس کا لیکر سب بیدوں کا بھاگ کرکے اٹھارہ[۱۸] پُران اور مہابھارت بنایا۔ بائیسواں[۲۲] شری کرشن
اوتار لیکر کنس اور کال جمن اور جراسندھ آدک ادھرمی راجاؤں کو مارا اور پرتھوی کا بھار اُتار کر واسطے بھوساگر پار
اُترنے کلجگ باسیوں کے جگت میں لیلا کی تئیسواں[۲۳] بودھ बौद्ध اوتار لینے کا یہ کارن ہے کہ جب دیتوں نے
شکر اپنے پروہت سے پوچھا کہ دیوتا لوگ سدا اندراسن کا راج کرتے ہیں کوئی تدبیر ایسی بتاؤ کہ جس میں ہمارا راج
سدا بنا رہے شکر جی نے کہا کہ جگیہ کرنے سے دیوتاؤں کا راج رہتا ہے سو تم لوگ بھی جگیہ کرو جب دیتوں نے
شکراچارج کے اُپدیش سے واسطے راج دیولوک کے جگیہ کرنا شروع کیا تب دیوتا لوگ گھبرا کر نارائن جی کے
پاس چلے گئے اور بہت استت کرکے ہاتھ جوڑ کر بولے کہ اے بیکنٹھ ناتھ دیت لوگ اسی طرح ہم سے بلوان ہیں
جب جگیہ کرنے سے اُن کو اور ادھک بل ہوگا تب ہم لوگ اُن کو کسی طرح نہیں جیت سکیں گے جس میں
ہمارے واسطے بھلا ہو وہ اُپاے کیجیے یہ بات سنتے ہی آدپُرش بھگوان نے بودھ اوتار دھر کر سیوڑے सेवड़े کا
روپ بنا لیا اور میلا کپڑا پہن کر جھاڑو رتی کی ہاتھ میں لے کر جہاں دیت لوگ جگیہ کرتے تھے وہاں پر گئے

دیتوں نے اُن کو دیکھتے ہی آدر کر کے پوچھا کہ تمھارے ہاتھ میں کیا ہے بودھ جی نے کہا کہ جس جگہ آدمی بیٹھتا ہے
وہاں چھوٹے چھوٹے جیو اس کے نیچے دب کر مر جاتے ہیں سو اس چوری سے جگہ جھاڑ کر بیٹھنا چاہیے پھر دیتوں نے
پوچھا کہ تمھارا کپڑا کس واسطے میلا ہے بودھ جی نے کہا کہ کپڑا دھونے سے بھی بہت جیو مرتے ہیں جب ایسی باتیں
سننے سے دیتوں کو موہ پیدا ہو کر من اُنکا جگیہ کرنے سے ہٹ گیا تب اُنھوں نے آپس میں کہا کہ جگیہ کرنے سے
جیو ہنسا ہوگی تو جگیہ کرنا ہمارا نہ پھل ہو کر اس میں وراُدھک پاپ ہوگا یہ بات سمجھ کر دیتوں نے
پرمیشور کی اچھا سے جگیہ کرنا بند کر دیا تب بل اُنکے دھرم کا جاتا رہا اور دیوتا لوگ اُن سے بلوان ہوتے اور
کلجگ کے انت میں چوبیسواں کلنکی اوتار لیکر دھرم کی بردھا اور ملیچھ اور اُدھرمیوں کا ناش کرینگے ان چوبیسوں
اوتاروں میں شری رام چندر اور شری کرشن جی کا اوتار پورن کلا سے ہے سنساری جیوؤں کو اُدھار کرنے کے لیے
یہ سب اوتار نارائن جی نے اپنے دھارن کیے ہیں اور جتنے رکھیشور اور منُ اور دیوتا اور آدمی جیو دھارن سنسار میں
جڑ اور چیتن میں سب ہیں اُنھیں پر برہم کا پرکاش سمجھنا چاہیے اسلیے کوئی اُن کے اوتاروں کی گنتی نہیں کر سکتا وہ
پرمیشور اپنی مایا سے جگت کو پیدا کرتے ہیں پرنت اُن کے بس نہیں ہوتے اسلیے سنساری جیوؤں کے دُکھی ہونے
سے کچھ دُکھ اُن کو نہیں پہونچتا اور نارائن جی کی لیلا اور نام اور چرتر کوئی نہیں جان سکتا وہی آدمی کچھ اُنکو پہچانتا
ہے جو اُنکے بھجن میں لین رہ کر اُنکے سوائے دوسرے کا بھروسہ نہیں رکھتا پرمیشور کے جاننے کے واسطے اچھا رہ کر
سنساری موہ چھوڑنے سے پرمیشور کا پرکاش بدن میں آتا ہے اور شری مد بھاگوت میں سب بیدوں کا سار اور پرمیشور
کی لیلا بیاس جی نے واسطے بھو ساگر پار اُترنے سنساری جیوؤں کے برنن کیا ہے اور اپنے پُتر شکدیو جی کو ہردوار
میں گنگا کنارے برہمنوں اور رکھیشوروں کے بیچ میں بیٹھ کر پڑھایا تھا اور جس سمے شری کرشن جی مہاراج دوارکا سے
بیکنٹھ کو پدھارے اُس سمے دھرم کا سورج ڈوب کر سب شُبھ کرم دُنیا سے جاتے رہے تب بیاس جی نے اس
بھاگوت کو بنا کر دھرم روپی سورج پرگٹ کیا اور جس سمے بید بیاس جی نے یہ کتھا شکدیو جی کو پڑھائی اس سمے
ہم بھی وہاں تھے سو گرو کی دیا اور کرپا سے ہم کو یہ امرت روپی کتھا یاد ہو گئی جو تم لوگوں کو سُناتے ہیں -

چوتھا ادھیاے

بنانا بیاس جی کا مہابھارت اور سترہ پُران سب بیدوں کا تتو

شونکادک رکھیشوروں نے سُوت جی سے کہا کہ آپ کی عمر پرمیشور بہت بڑی کرے اوتاروں کا حال سُننے سے
ہم لوگوں کا من بہت پرسن ہوا اب ہم چاہتے ہیں کہ جو بھاگوت بیاس جی سے آپ نے سُنا تھا اور اُس میں سب
لیلا اور مہا شیام سُندر کی لکھی ہے وہ ہم کو سُنائیے اور کون سے جُگ میں کس استھان پر شکدیو جی نے یہ کتھا راجا پریچھت کو
سُنائی تھی اُس کا حال کہیے کس واسطے کہ راجا پریچھت کو سانپ کے کاٹنے کا ڈر تھا اور ہم لوگ کال روپی سنسار سے

جس میں موت کی کچھ حد نہیں ہوتی ڈرتے ہیں اور ایک بات کا سندیہہ ہم کو بہت ہے کہ شکدیوجی اتنے برکت ہو کر
ایک ساعت کہیں نہیں ٹھہرتے وہ کس طرح سات دن راجا پریکھیت کے پاس کتھا سنانے کے واسطے رہے اور
شکدیوجی مہاراج لنگوٹا پہنے بھبوت لگائے اور اودھوت अवधूत بنے رہتے تھے اُن کو راجا پریکھیت نے
کس طرح پہچانا کہ یہی شکدیوجی ہیں یہ بات سن کر سوت جی نے کہا کہ دواپر کے انت میں بیاس ہمارے گرو ناراین
روپ نے یہ بچار کر پراشر مُن اور ست وتی सत्यवती سے اوتار لیا کہ ست جگ میں عمر آدمی کی لاکھ برس اور تریتا میں
دس ہزار برس اور دواپر میں ہزار برس کی ہو کر جب تک عمر پوری نہیں ہوتی تھی تب تک وہ نہیں مرتا تھا اور کلجگ میں
عمر آدمی کی ایک سو بیس ۱۲۰ برس کی ہو کر سب لوگ پاپ کرنے سے اسکے بہیتر ہی مر جائیں گے اور جگوں کے اپنی عمر
بید پڑھنے اور جگیہ اور تپ کرنے میں بتاتے تھے سو بڑی عمر ہونے اور اچھے کام کرنے سے وہ کام اچھی طرح پورا
ہو کر اُن کو مکت پدارتھ ملتا تھا اور کلجگ باسی تھوڑی عمر ہونے سے تپ کرنے اور بید پڑھ نہیں سکتے تھے اور اتنا
روپیہ بھی نہیں رکھتے تھے جو جگیہ اور دان آدک کر کے بھوساگر پار اُتر جائیں اور کلجگ باسی جیو دنیا کے سکھ میں ڈوبے
رہ کر پرلوک کا سوچ نہیں کرتے اور آدمی استری اور روپیہ کے موہ سے مکت پدوی نہ پا کر کیول ہر بھجن سے اُدھار
ہوتا ہے اس واسطے پر برہم پرمیشور نے واسطے سکھ پانے اور بھوساگر پار اُترنے کلجگ باسیوں کے بید بیاس کا
اوتار لیا ایک دن بیاس جی نے سرسوتی کنارے اسنان کر کے پرمیشور کے دھیان میں اکیلے بیٹھ کر بچار کیا کہ
دیکھو کلجگ باسی بے نصیب اور مورکھ ہو کر ایسی سنگت نہیں کرتے جس میں گیانی ہو کر پرمیشور کو پہچانیں جو بات
گیان کی سنتے ہیں وہ بھی دھارن نہیں کرتے اور سدا آلس میں بھرے رہ کر سنساری ترشنا کو نہیں چھوڑتے یہ بات
بچار کر ہمارے گرو نے رگ اور ججر بید اور سام بید اور اتھربن بید اس اِچھا سے بنایا کہ کداچت دنیا کے لوگ
تھوڑی عمر ہونے سے سب بید نہ پڑھ سکیں تو کیول ایک بید پڑھ کر بھوساگر پار اُتر جائیں جب بیاس جی نے چاروں بید
بنا کر استری کو بید پڑھانا اُچت نہ جانا تب اُنھوں نے اُن چاروں بیدوں کا سار نکال کر مہابھارت اور ستره ۱۷ پران
بنائے جس کا پڑھنا اور سمجھنا سہج ہو کر سب چھوٹے بڑے شودر اور استری اُسکے سننے سے بھوساگر پار اُتر جائیں
ججر بید کے باچنے والے پیل رکھیشور اور سام بید کے پڑھنے والے جیمن जैमिनि رکھیشور اور رگ بید کے پڑھنے والے
بیشمپاین वैशम्पायन رکھیشور اور اتھربن بید کے پڑھنے والے انگرا رکھیشور ہوئے اور مہابھارت پران کو
روم ہرکھن میرے پتا نے پڑھا ہے اور ان رکھیشوروں نے اپنے اپنے چیلوں کو جو بید پڑھایا تھا وہی بید کی
شاکھا سمجھنا چاہیئے مہابھارت پران ایک لاکھ اشلوک کا ہے اس کا پڑھنا اور سننا بڑا پُن ہے مہابھارت اور
ستره پران بنانے پر بھی بیاس جی کے من کو بودھ बोध نہ ہو کر یہ بچار من میں آتا تھا کہ ابھی ہم کو کچھ اور بنانا
چاہیئے مگر کوئی بات نکلی نہیں ٹھہرتی تھی کہ ہم کون سی کتھا بنا دیں جس میں ہمارے من کو دھیرج ہو بیاس جی اسی
چنتا میں سرسوتی کنارے بیٹھے بچار رہے تھے کہ نارد جی بین بجاتے ہرگُن گاتے ہوئے وہاں آئے
بیاس جی نے نارد مُن کو بڑے آدر بھاؤ سے بٹھالا ۔

پانچواں ادھیاے

سمجھانا نارد مُن کا بید بیاس کو یہ بات کہ تم کیول ہر چرتر کا ایک پُران بناؤ اور کہنا حال اپنے پچھلے جنم کا بیاس جی سے

نارد مُن نے بیاس جی کو چنتا میں دیکھ کر کہا کہ اس سمے تم بڑے سوچ میں دکھلائی دیتے ہو جس طرح کسی آدمی کو کوئی کٹھن کام آن پڑے اور وہ کام اُس سے نہ ہو سکے ہار مان کر اُس کی چنتا کرے تم نے ایک بید کے چار بید بنا کر مہابھارت اور سترہ پُران تیار کیے تسپر بھی تمھارا بودھ نہوا یہ بات سُن کر بید بیاس جی بہت خوش ہوئے کہ اُنھوں نے ہمارے من کی بات جان لی پھر بیاس جی اپنی چنتا کا حال نارد مُن سے کہہ کر بولے کہ آپ تو دن رات پرمیشور کے بھجن میں لین رہتے ہیں سو کرپا کر کے ایسی تدبیر بتلائیے کہ ہمارا چت شُدھ ہو نداں یہ بات سُن کر نارد مُن بولے کہ اے بیاس جی جس طرح تم نے مہابھارت اور سترہ پُرانوں میں پرمیشور کا گُن تو بادھ تھوڑا سا لکھ کر حال جگیا ور تپ اور تیرتھ اور دان اور برت اور نیم اور لڑائی دیوتاؤں اور سنساری لوگوں کا برنن کیا ہے اس طرح کوئی پُران نرمل لیلا اور جس آدی پُرش بھگوان کا من لگا کر نہیں بنایا اس لیے تمھارے چت کو سنتوکھ نہیں ہوا سوائے لیلا پرمیشور کے دوسرے پُران کے پڑھنے اور سُننے میں محنت بڑی اور لابھ تھوڑا ہو کر اُس کا پھل ہمیشہ نہیں ٹھہرتا وہ سُکھ تھوڑے دن بھوگ کر پھر جنم لینا پڑتا ہے اور پرمیشور کی کتھا میں چت لگ جانے سے جتنا پھل اور سُکھ پاتا ہے وہ حال برنن نہیں ہو سکتا اور جن لوگوں کو دنیا میں بہت درد اور دُکھ لگا رہتا ہے وہ سب ہر روپی ہر کتھا سُننے اور پڑھنے سے چھوٹ جاتے ہیں اس لیے جس پُران اور بھجن میں پرمیشور کی لیلا اور نام لکھا ہو اُس کو اُتم سمجھنا چاہیے جس طرح ناؤ من مانی ہوا چلنے سے اپنے مقام پر پار پہونچتی ہے اسی طرح دنیا کے لوگ پرمیشور کا بھجن اور اسمرن کرنے سے دنیا میں بانچھت پھل پا کر مرنے کے پیچھے بھوساگر پار اُتر جاتے ہیں جیسا سُکھ بھگوت بھجن اور ہر چرنوں میں دھیان لگانے سے ملتا ہے ویسا سُکھ اندر اور کبیر آدک دیوتاؤں کو بھی نہیں ملتا اس لیے آدمی کو اُچت ہے کہ اپنے من میں سنتوکھ کر ہر نام لینا چاہیے بنا کسی مطلب کے پرمیشور کا بھجن اور اسمرن کیا کرے دنیا میں سب طرح کا دُکھ اور سُکھ پچھلے جنم کے کرموں سے پراپت ہو کر ہر بھجن کرنے سے سولی سے کانٹا رہ جاتا ہے اور ہر چرنوں کا دھیان من میں رکھنے سے سنساری مایا چھوٹ کر پھر اس آدمی کو جگیہ اور تپ اور برت اور دان آدک کرنے کا کچھ کام نہیں رہتا ہے اور جو لوگ ہر بھگت نہ رکھ کر کیول جگیہ اور تپ اور برت اور تیرتھ کرتے ہیں وہ آواگون سے رہت نہیں ہوتے اچھے کام کرنے سے تھوڑے دن اُسکا سُکھ بھوگ کر پھر جنم لیتے ہیں اور تم نے بعضی بات بید اور پُران میں ایسی لکھی ہے جس کو مورکھ لوگ نہیں سمجھیں گے جیسے تم نے شرادھ کرنا پتروں کا مانس سے لکھا ہے اسلیے مانس کھانے والے تمھاری بات کو پرمان مانکر مانس بھوجن کر کے یہ سمجھیں گے کہ بیاس جی کا مطلب مانس سے جگیہ اور شرادھ کرنے کے لیے ہے

اس طرح کی بات سادہ اور تپسوی لوگ اچھی نہ مانیں گے جو لوگ ہنس روپی بھگت پرمیشور کے ہیں وہ نیچ بھجن اور بر
اسمرن نام بیکنٹھ ناتھ اور دھیان ہر چرنوں کے لگن رہ کر دوسری بات نہیں جانتے جس طرح ہنس مان سرور کے کنارے
رہ کر دانے کی جگہ موتی چگتے ہیں اور کوا اشدھ جگہ بیٹھ کر بیشٹھا آدک اشدھ بست کھاتا ہے اور اپنی بولی بول کر مارے
ابھمان کے دوسرے پنچھیوں کو اپنے برابر نہیں سمجھتا اور ہنس اس کی بولی کو پیار نہیں جانتے اسی طرح ہنس روپی
سادھو اور بیشنو کو پرمیشور کا گن اور چرتر سننا پیارا لگتا ہے اور جو پران شیام سندر کے نام ادرہت سے رہت ہیں وہ
انکو اچھے نہیں لگتے اور کوا روپی آدمی سننا ان باتوں کا جن میں کھیل بہار سنساری سکھ ہوتا ہے اچھا جانتے ہیں
اسلیئے تمہارے من کو سنتوکھ نہوا اب تم کو چاہیئے کہ ایک پران ایسا بناؤ جس میں سب لیلا اور گن پرمیشور کے لکھے ہوں
اور اسکے پڑھنے اور سننے سے آدمیوں کو پُن بل کو مرنے کے پیچھے مکت پدوی ملے اور تمھاری چنتا چھوٹ کر سنتوکھ ہوا
ہے بیاس جی جو تم کو ہمارے کہنے کا بشواس نہو تو ہم اپنے پچھلے جنم کا حال کہتے ہیں سنو کہ ہم اُس جنم میں ایک داسی
کے بیٹے تھے اور ہماری ماتا ایک براہمن کے یہاں کام کاج کرتی تھی اور وہ براہمن سادھو اور سنتوں کی سیوا کیا کرتا
تھا برسات کے دنوں میں اُس براہمن کے مکان پر سادھو لوگ آکر ٹکے اور اُس براہمن نے سادھوؤں کے چوکا برتن
کے واسطے ہماری ماتا کو رکھ دیا میں بھی لڑکا ہونے سے اپنی ماتا کے ساتھ اُن سادھوؤں کے آسن پر رہ کر آٹھوں پہر اُنکا
درشن کیا کرتا تھا جس سمے سادھو لوگ آپس میں بیٹھ کر پرمیشور کی کتھا بارتا کہتے تھے اُس وقت میں بھی اُن کے پاس
بیٹھا رہتا تھا اور مجھ بالک اگیان کو وہ باتیں کتھا کی بہت پیاری لگتی تھیں اس لیے میں بڑے پریم سے اُس کو
سنتا تھا اور سادھو لوگ بھوجن کر کے جو اپنی اپنی جوٹھن مجھ کو اپنے ہاتھ سے دیتے تھے میں اُس کو بڑے پریم سے
کھاتا تھا جب وہ سادھو لوگ برسات بیت جانے پر اپنے اپنے گھر جانے لگے تب میں بہت رویا اور مجھ کو یہ بچار
ہوئی کہ میں بھی اُن کے ساتھ جاؤں تب اُنھوں نے میرے اوپر کرپا کر کے کہا کہ ہم تجھ کو منتر بتلائے دیتے ہیں اُس کو
تو جپا کر وہ لوگ بارہ اچھر کا منتر مجھ کو بتا کر اپنے استھان کو چلے گئے اور میں اُس منتر کو جپ کر اُن سادھوؤں کی اگیا
مان کر شری کرشن اور بلرام اور پردمن اور انردھ جی کے چرنوں کا دھیان کرنے لگا جب اُن سادھوؤں کی جوٹھن
کھانے اور منتر جپنے کے پرتاپ سے مجھے گیان ہوا تب میں نے اپنے من میں یہ بچار کیا کہ بن میں جاکر پرمیشور کا
بھجن کروں یہاں کس واسطے پڑا ہوں میری ماتا مجھ سے بڑی محبت رکھ کر ایک ساعت میرا ساتھ نہیں چھوڑتی تھی
اسلیے میں اُس کو اکیلے چھوڑ کر کہیں نہ جا سکتا تھا پرمیشور نے میرے چت کا حال جان کر ایسا سنجوگ کیا کہ میری ماتا
سانپ کے کاٹنے سے جو اُسی براہمن کے لیے دودھ دُہانے جاتی تھی راہ میں مر گئی جب لڑکوں نے آکر یہ حال
مجھ سے کہا تب میں نے بہت خوش ہو کر من میں بچار کیا کہ دیکھو پرمیشور نے سنساری مایا موہ سے مجھ کو چھڑا دیا یہ بچار
کر میں اسوقت کہ پانچ برس کا تھا وہاں سے اُتر دشا کو بڑی بڑی ندی اور نالے اور پہاڑ نانگھتا ہوا ایک بن میں
چلا گیا بہت سے سنگھ اور ریچھ اور ہاتھی وغیرہ جانور مجھ کو جنگل میں دکھائی دیے پر میں بھگوان کی کرپا سے کچھ
نہیں ڈرا اور میرا دھیان پرمیشور کے چرنوں میں لگا تھا اس سے مجھ کو کچھ بھوکھ اور پیاس بھی نہیں لگی میں بہت دور

ایک دن میں جہاں آدمی کا آنا جانا نہ تھا پہونچا تب وہاں ایک درخت پیپل کا ندی کے کنارے پر دیکھا جب
میں نے اُس درخت کے نیچے جڑ پر بیٹھ کر پرمیشور کے سوروپ کا دھیان کیا تب بھگوان کا دبیہ روپ مجھ کو
دھیان میں ایسا دیکھ پڑا کہ ایک آدمی بہت سندر جس کے مکھار بند کا پرکاش سورج سے بھی زیادہ تھا چتربھجی
روپ سنکھ چکر گدا پدم ہاتھ میں لیے پیتامبر اور بیجنتی वैजयंती مالا دھارن کیے اور کریٹ مکٹ اور کنڈل
کانوں میں پہنے شیام سوروپ اور کمل نین لمبی بھجا گھونگھر والے بال تاپ ہارنی چتون مند مند مسکراتے اور
بجلی کی طرح چمکتے ہوئے مجھ کو دکھلائی دیے میں نے اُس روپ کو دیکھتے ہی بہت خوش ہو کر چاہا کہ اُسی
روپ کو دیکھتا رہوں پھر وہ روپ میرے دھیان سے گپت ہو گیا اور میں بڑا سوچ کر کے رونے لگا۔ تب
آکاش بانی ہوئی کہ تو چنتا چھوڑ کر میرے بھجن میں لگا رہ تیرے من میں ادھک پریت پیدا ہونے کے لیے
ہم نے ایک بار درشن اپنا تجھ کو دیا ہے دوسرے جنم میں تو پھر ہمارا درشن پاوے گا اور تو ہمارے نج بھگتوں
میں ہو کر ہماری کرپا سے تجھ کو اپنے پچھلے جنم کا حال یاد رہے گا۔

چھٹواں ادھیائے

کہنا نارد جی کا حال اپنے پچھلے جنم کا کہ ہر بھجن کے پرتاپ سے ہم کو درشن شیام سندر کا ہوا اور جس طرح ہم نے شودر کا تن چھوڑ کر برھما جی کے یہاں جنم پایا

نارد مُنی نے بیاس جی سے کہا کہ آکاش بانی ہونے کے پیچھے ایک باجا بین کا نارائن جی نے مجھ کو
دیا میں وہ بین لے کر پرمیشور کا بھجن کرنے لگا جب پریم سے اُس بین کو بجا کر نج دھیان اور بھجن پرمیشور کے
لین ہوتا تھا تب بیکنٹھ ناتھ کے پریم میں ڈوب کر مجھ کو یہ اچھا ہوتی تھی کہ نارائن جی نے دوسرے جنم میں
درشن دینے کو کہا ہے میرا یہ تن کب چھوٹے اور دوسرا جنم لیکر پرمیشور کا درشن پاؤں جب اس طرح اچھا
کرتے کرتے وہ تن میرا چھوٹ گیا تب میں تربھون پت کی کرپا سے برھما جی کا بیٹا ہوا اور اُنکے انگوٹھے سے
پیدا ہو کر پچھلے جنم کا حال مجھ کو یاد رہا اس لیے میرے من میں یہ اچھا ہوئی کہ نارائن جی کا بھجن کروں جسمیں
پھر مجھ کو بیکنٹھ ناتھ جلدی درشن دیویں اس واسطے سنساری مایا موہ اور گرہستی کے جال میں نہیں پھنسا اب
اُس بھجن کے پربھاؤ سے میرا یہ حال ہے کہ جس سمے پرمیشور کا دھیان کرتا ہوں اُسی سمے بانکے بہاری مجھ کو
اس طرح درشن دیتے ہیں جس طرح کوئی کسی کا نیوتا ہوا آجاوے اب جہاں اچھا کرتا ہوں وہاں درشن
سانولی صورت کے مجھ کو ہو جاتے ہیں اور تینوں لوک میں جہاں میں جانا چاہتا ہوں وہاں چلا جاتا ہوں
کسی جگہ مجھ کو جانے کے واسطے روک نہیں ہے اے بیاس جی تم بھی پرمیشور کی لیلا اور گنوں کا کیرتن کرو جس میں
تم کو بھی پر برھم بھگوان کے چرنوں کا درشن ہووے اور تمھارا چت اُنکے چرنوں کا دھیان چھوڑ کر دوسری طرف نہ جاوے۔

ساتواں ادھیائے

کہنا نارد مُن کا حال چار اشلوک کا بیاس جی سے اور تپ کرنا بید بیاس جی کا بدری کیدار میں جاکر اور بنانا پُران شری مدبھاگوت کا

سُوت جی نے شونک آدک رکھیشوروں سے کہا کہ نارد مُن اپنے پچھلے جنم کا حال بید بیاس سے کہکر بولے کہ اے بید بیاس جی ہم نے چار اشلوک برھما جی سے اور برھما جی نے نارائن جی سے سُنے تھے تم کو چاہیے کہ اسی چار اشلوک کی کتھا بستار پُوربک برنن کرو پرمیشور کی مہما کیول آدمی کے تن میں جانی جاتی ہے پشُو پنچھی آدک کو سوائے کھانے اور بھوگ کرنے کے دوسرا کام نہیں ہوتا ہے جو کوئی آدمی کا تن پاکر پرمیشور کا بھجن اور اُسمرن کرکے مایا روپی بھوساگر سے پار اُتر گیا اُسی کا جنم لینا سپھل ہے اور جس نے یہ تن پاکر نارائن جی کا اُسمرن اور دھیان نہیں کیا وہ آدمی چوراسی لاکھ جون میں جنم لے کر بڑا دُکھ پاتا ہے پھر نارد مُن نے بید بیاس جی کو ارتھ چار اشلوکوں کا اچھی طرح سمجھا کر کہا کہ اے بیاس جی پہلے تم کو چاہیے کہ پربرھم پرمیشور کے چرنوں کا دھیان کرو جب تمھارا انتہ کرن شدھ ہوکر بیکنٹھ ناتھ کا چمتکار تمھارے ہردے میں آوے تب تم گُن اور اُستت نارائن جی کا برنن کرنا یہ بات کہکر نارد مُن وہاں سے چلے گئے اتنی کتھا سُناکر سُوت جی بولے کہ اے رکھیشورو نارد جی دھن ہیں جنھوں نے واسطے کلیان سنساری جیووں کے بید بیاس جی کو اُپدیش دیا بیاس جی نارد مُن کے اُپدیش سے سرسوتی ندی میں اسنان کرکے بدرکا شرم کو جو شری نگر پہاڑ کی طرف ہے جاکر بیچ دھیان پرمیشور کے لین ہوئے تب اُنھوں نے اس بات کی چنتا کی کر مجھ اگیانی کی کیا سامرتھ ہے جو تھوڑی بھی مہما اُس پربرھم پرمیشور کی برنن کرسکوں اُسی سمے ایک تیج آدجوت کا اُنکے ہردے میں چمکا تب بیاس جی نے پرمیشور کی کرپا سے اُستت کرنے کی سامرتھ پاکر اُن چار اشلوکوں کو جو نارد مُن سے سُنا تھا بستار پُوربک لکھا اور اُس کا نام شری مدبھاگوت رکھ کر شکدیو جی اپنے بیٹے کو پڑھایا اور شکدیو جی مہاراج نے راجا پرکھیت سے کہا جس کے پڑھنے اور سُننے سے سنساری مایا چھوٹ جاتی ہے پیچھے سے اسکا حال کہا جائیگا شکدیو جی اتنی کتھا سُنا کر بولے کہ اے راجن جب کُرکھیتر कुरुक्षेत्र میں اٹھارہ اچھوہنی अक्षौहिणी دل پانڈووں पाण्डव کوروں कौरव کا اکٹھا ہوکر اٹھارہ دن تک بڑی لڑائی ہوئی اور بہت آدمی شوربیر ہاتھی گھوڑے سنکھ مارے جاکر بیرلوک میں پہونچے اور بھیم سین भीमसेन نے اپنی گدا سے دھرتراشٹر धृतराष्ट्र کے سب بیٹوں کو مار کر راجا درجودھن दुर्योधन کی جانگھ توڑ کر اُس کو پرتھوی پر گرایا اور مہابھارت ہونے کے پہلے جس سمے درجودھن نے راجا جدھشٹھر युधिष्ठिर سے سب مال اور دروپدی द्रौपदी ان کی رانی کو چھل کرکے جوئے میں جیت لیا اور اُس نے دروپدی کے سر کے بال کھینچتے ہوئے

بڑی ڈانٹ اور اہانت سے اپنی سبھا میں بلا کر دروپدی سے کہا کہ ہماری جانگھ پر آکر بیٹھ اسی وقت بھیم سین نے من میں پرن کیا تھا اگر شیام سُندر کی کرپا ہوگی تو میں اس کی جانگھ اپنی گدا سے توڑونگا شری کرشن جی کی کرپا سے بھیم سین نے اپنا پرن پورا کیا جس وقت درجودھن پیر ٹوٹا گھائل اور اکیلا رن بھوم میں پڑا تھا اُس وقت اشوتھاما بیٹا درونا چارج द्रोणाचार्य کا اُسکے پاس آکر بولا کہ ہم اور تم لڑکپن میں ایک ساتھ رہ کر کھیلتے تھے تم کو دشمنوں نے یہ دن دکھلا کر اس دُردشا کو پہونچایا ہم کو جو آگیا دیو سو کریں دُرجودھن یہ بات سُن کر اشوتھاما سے بولا کہ میں اپنی جانگھ ٹوٹنے اور مارے جانے سب بھائی اور بیٹے اور سینا پتیوں کا کچھ چنتا نہیں کرتا جتنا دُکھ مجھ کو پانڈوں کے جیتے رہنے اور راج کرنے کا ہے تمہارے ہوتے ہمارے دشمن راج کریں تم کو اس بات کی بڑی شرم کرنا چاہیئے اشوتھاما یہ بات سُن کر بولا کہ تم کہو تو میں آج رات کو جا کر سوتے وقت پانچوں بھائی پانڈوں کا سر کاٹ کر تمہارے پاس لے آؤں جدپ سوتے آدمی کو مارنا بڑا پاپ ہے پرنت تمہاری خوشی کے واسطے میں ایسا کرونگا دُرجودھن نے کہا کہ جو تم اُنکا سر کاٹ لاؤ تو میں تمہارا بڑا اُپکار مانونگا اشوتھاما یہ بات سُن کر وہاں سے چلا اور اُسکے پہونچنے سے پہلے شری کرشن انترجامی نے جانا کہ آج رات کو اشوتھاما واسطے سر کاٹنے پانڈوں کے آوے گا اسواسطے بیکنٹھ ناتھ نے سندھیا سمے پانڈوں سے کہا کہ آج رات کو تم پانچوں بھائی اپنے ڈیرے پر نہ رہو سرسوتی ندی کے کنارے دوسرا ڈیرا کھڑا کر کے سوؤ اور سب لوگوں کو اُسی ڈیرے میں رہنے دو اس لیے پانچوں بھائی اُس رات کو دوسرے ڈیرے میں سوئے تھے اور اشوتھاما نے اُسی دن اندھیری رات میں پانڈوں کے سر کاٹنے کی اچھا کر کر پاچارج سے صلاح پوچھی اُنھوں نے اس ادھرم کرنے سے بہت منع کیا اشوتھاما مہادیو جی کے بردان کا گھمنڈ رکھنے سے کرپاچارج کا کہنا نہ مان کر پھر رات رہے کرتیا कृत्या کو ساتھ لیے ہوئے پانڈوں کی فوج میں چلا گیا اور اُسی بردان کے پرتاپ سے دُوراستو تر پڑھ کر اُس نے فوج کے چاروں طرف آگ لگا دی اور پانڈوں کے پہلے ڈیرے میں جا کر دروپدی کے پانچوں بیٹوں کا سر جو اُسی ڈیرے میں جدھشٹھر ادک پانڈوں کے بچھونے پر سوتے تھے کاٹ لایا اور صبح کے وقت دُرجودھن کے پاس لا کر کہا کہ ہم پانچوں بھائی پانڈوں کا سر کاٹ لائے راجا دُرجودھن یہ بات سُن کر بہت خوش ہوا اور ایک ایک کا سر اپنے ہاتھ میں لیکر دبانے لگا جب بھیم سین کا سر بتلا کر اشوتھاما نے دُرجودھن کے ہاتھ میں دیا تب دُرجودھن نے اُس سے کہا کہ یہ سر بھیم سین کا نہوگا اُسکا سر ایسا نہیں ہے جو میرے دبانے سے ٹوٹ جاوے اس لیے مجھ کو معلوم ہوا کہ دروپدی کے پانچوں بیٹوں کا سر جو پانڈوں کے روپ کے برابر تھے کاٹ لایا ہے ان بیچارے لڑکوں کو تو نے بیفائدہ مار کر ہمارے بنش کا ناش کیا جب درجودھن کو یہ بات سمجھ کر خوشی ہونے کے پیچھے دُکھ ہوا تب وہ اُسی ساعت مر گیا اُس کی جنم پتر میں لکھا تھا کہ اسکا مرنا سُکھ اور دُکھ کے بیچ میں ہوگا وہی بات آگے آئی اشوتھاما دُرجودھن کا مرنا دیکھتے ہی ارجن اور شری کرشن جی کے ڈر سے اس طرح اپنے پران لے کر وہاں سے بھاگا جس طرح سُورج دیوتا شری مہادیو جی کے ڈر سے بھاگے تھے اُس کا حال بشن پران میں اس طرح لکھا ہے

کہ شری مہا دیو جی نے سُمالی सुमाली دیت کو ایک رتھ بہت اچھا اور جلد چلنے والا تیجمان دیا تھا جب سُمالی دیت
نے سُورج کے پیچھے اپنا رتھ چلایا تب اُس رتھ کے پرکاش سے جہاں سورج رات کرتے تھے وہاں دن بنا
رہتا تھا سورج نے یہ حال دیکھ کر بڑے کرودھ سے اُس کو مار گرایا تب سُمالی نے مہادیوجی کی سرن پکارا اُس
سمے بھولا ناتھ نے سُمالی کی سہایتا کر کے سُورج کا پیچھا کیا جب سورج دیوتا مہادیو جی کے ڈر سے بھاگے تب
شیوشنکر نے ترسول مار کر سُورج کا رتھ کاشی جی میں گرادیا اُسی جگہ پہ لولارک लोलार्क تیرتھ ہوا جب دروپدی نے
اپنے بیٹوں کے سر کاٹنے کا حال سُنا تب اُس نے بلاپ کر کے یہ سوگند کھائی کہ جب تک اشوتھاما نہیں مارا
جائے گا تب تک میں دانہ پانی نہیں کروں گی جب راجا یدھشٹر اور ارجن وغیرہ پانچوں بھائی یہ حال سُن کر
بہت رونے لگے تب دروپدی نے ارجن سے کہا کہ تم اشوتھاما کا مارنا اپنے ادھین سمجھو میں نے یہ سوگن صرف
تمھارے بھروسے پر کھائی ہے جیسا مناسب جانو ویسا کرو یہ بات سُن کر ارجن نے دروپدی سے کہا کہ تو
دھیرج دھر میں اشوتھاما کا سر کاٹ کر تجھ کو لائے دیتا ہوں تو اُسی سر پر کھڑی ہو کر اشنان کرنا تب تیرے
کلیجے کی داہ مٹے گی اس طرح دروپدی جی کو سمجھا کر ارجن نے تُرنت گانڈیو गदा डीव دھنکھ ہاتھ میں اٹھالیا
اور رتھ پر چڑھ کر شری کرشن جی سے کہا کہ جلد رتھ کو چلائیے شیام سُندر نے ارجن کا رتھ اس جلدی سے ہانکا
کہ ترنت اشوتھاما کے پاس جا پہونچا جب اشوتھاما نے رتھ کو دیکھ کر برہم استر جو برہما جی نے اُس کو دیا تھا
ارجن پہ چھوڑا اور وہ برہم استر آگ کے مانند جلتا ہوا ارجن کی طرف چلا تب ارجن نے مُرلی منوہر سے پوچھا
کہ یہ آگ کیسی دوڑتی ہوئی ہماری طرف چلی آتی ہے تب شیام سُندر بولے کہ یہ آگ اشوتھاما کے برہم استر کی
ہے تم بھی اپنا برہم استر چلاؤ کہ دونوں استر آپس میں لپٹ کر وہ آگ تمھارے پاس نہ پہونچ سکے اور اشوتھاما
نے جو اپنا استر چلایا ہے وہ اُس کو بُلانے کی سامرتھ نہیں رکھتا اور تم چلانا اور پھر بلا لینا دونوں جانتے ہو
اسلیے چلاؤ یہ بات سُن کر ارجن نے بھی اپنا برہم استر چلایا تب وہ دونوں برہم استر لڑ کر آپس میں لپٹ گئے ارجن کا
استر اشوتھاما کے استر کو نہیں چھوڑتا تھا کہ وہ ارجن کے پاس پہونچ سکے جب دونوں دیر تک آپس میں لپٹے رہے
تب شیام سُندر نے ارجن سے کہا کہ جلدی منتر پڑھ کر دونوں استروں کو اپنے پاس بُلالو نہیں تو اس آگ سے
سنساری جیو جل مریں گے ارجن نے یہ بات سُنتے ہی منتر کے بل سے دونوں برہم استر اپنے پاس بُلا کر اور
رتھ دوڑا کر اشوتھاما کو پکڑ لیا اور اپنے ہردے میں دیا اور دھرم کی راہ سے بچار کیا کہ یہ براہمن میرے گرو کا
بیٹا ہے اس کو مارنا نہ چاہیئے ارجن نے یہ سمجھ کر سر اُسکا نہیں کاٹا تب شیام سُندر نے واسطے پرچھا لینے
دھرم ارجن کے کہا کہ اے ارجن اشوتھاما نے سوتے ہوئے لڑکوں کے سر کاٹے ہیں اسلیے یہ اتتائی ہوا
اور تم نے اِس کے سر کاٹنے کا پرن کیا تھا اب اس کو مار ڈالو جس میں دروپدی کو سنتوکھ ہو یہ بات سُن کر
ارجن نے کہا کہ اے مہاراج آپ سچ کہتے ہیں لیکن براہمن کا مارنا بڑا پاپ سمجھ کر بھی اس کو مارنا نہ چاہیئے
اس کو دروپدی کے پاس لے چلو جیسا وہ کہیں ویسا کرنا شیام سُندر نے یہ بات سُن کر مان لیا تب ارجن

ہاتھ اور پیر اشوتھاما کے باندھ کر اُسے دروپدی کے سامنے لائے جیسے ہی دروپدی ہر بھگت نے اشوتھاما کو بندھے ہوئے دیکھا تو اپنے دیا اور دھرم کی راہ سے رونے لگی اور شری کرشن جی سے بہت اُستت کرکے اور ارجن سے بنتی کرکے بولی کہ اے سوامی تم نے میری پرتگیا پوری کی اب اس براہمن کی جان مارنے سے میرے مرے ہوئے لڑکے نہیں جی سکتے اسلیے اشوتھاما کو چھوڑ دو یہ اپنے کرموں کا ڈنڈ پرمیشور سے پاویگا جس طرح میں اپنے بیٹوں کے مرنے کا سوچ کرتی ہوں اسی طرح کرپی نام اشوتھاما کی ماتا بھی بیٹا مرنے کا دُکھ پاویگی اسکے باپ سے آپ نے دھنکھ بدیا سیکھی ہے اسلیے اشوتھاما کو پوجا جوگ سمجھ کر جلد چھوڑ دیجئے اُسکو باندھ رکھنا اُچت نہیں ہے دروپدی کی یہ بات سُنتے ہی راجا جدھشٹر اور نکل سہدیو نے خوش ہوکر کہا کہ دروپدی سچ کہتی ہے اشوتھاما کے مارنے سے سوائے برہم ہتیا کے اور کیا ملیگا جب یہ بات دروپدی اور جدھشٹر آدک کی بھیم سین کو اچھی نہ لگی تب وہ اپنی گدا پرتھوی پر پٹک کر ارجن سے بولا کہ تم نے اشوتھاما کے سر کاٹنے کا پرن کیا تھا اپنی پرتگیا جھوٹھی نہ کرنا چاہیئے اور تم جو یہ کہتے ہو کہ اُسکے مارنے سے برہم ہتیا لگے گی سو اُسمیں برہم انش اور براہمن کا کرم نہیں رہا دھرم شاستر میں ایسا لکھا ہے کہ جو کوئی شرن آئے اور سوتے ہوئے کو مارے یا لڑکا یا استری کو مار ڈالے یا متوالے یا بوڑھے یا ہر بھگت یا پرم ہنس کو مار کر دُکھ دیوے ایسے آدمی کو اتتائی سمجھ کر مارنا اور ڈنڈ دینا راجوں کا دھرم ہے انکے مارنے کا پاپ نہیں لگتا اور چھ طرح کے اتتائی اور ہوتے ہیں ایک تو جو آگ لگادے دوسرا جو زہر دیوے تیسرا جو گرو کی آگیا نہ مانے چوتھا جو برہم انش ادھرم سے لیوے پانچواں جو براہمن یا چھتری یا بیس ہوکر شراب پیوے چھٹواں جو جان مار کر اپنا پروار پالے ان لوگوں کو ضرور مارنا چاہیئے جب بھیم سین کی بات سُنکر ارجن بچارنے لگے کہ اب میں کیا کروں تب شری کرشن جی نے کہا کہ اے ارجن تم نے جو پرن کیا ہے اُس کو پورا کرو اور بھیم سین کا بچن رکھ کر دروپدی کا کہنا مانو اور جو راجا جدھشٹر کہتے ہیں اُنکی بھی بات پالو بید میں ایسا لکھا ہے کہ براہمن کی جان نہ مارے اور جو اتتائی ہو تو اُس کو مار ڈالے اسلیے تم ایسی بات بچار کرو کہ جس میں بید اور شاستر کی بات جھوٹھ نہ ہو کر سب کی خوشی رہے ارجن نے یہ بات سُن کر بچار کیا کہ ایسی کوئی تدبیر کرنا چاہیئے کہ جس میں اشوتھاما کی جان بچ کر وہ مرنے کے برابر ہو جاوے ارجن نے ایسا بچار کر اشوتھاما کے سر کے بال ہتیا کرنے سے اُسکا بل اور تیج جاتا رہا تھا مُنڈوا ڈالا اور اپنی تلوار کی نوک سے چیر کر ایک من بہت اچھی جو اُس کے سر میں تھی نکال لیا اور اپنے نگر کی حد سے باہر اُس کو نکلوا کر مرنے کے برابر کرکے چھوڑ دیا -

آٹھواں ادھیائے

جلانا لوتھ درجودھن اور بیروں کی جو مہابھارت میں مارے گئے تھے اور سمجھانا شری کرشن جی کا راجا جدھشٹر کو واسطے کرنے جگیہ اور پوچھنا راجا کا اسلیے لیجانا راجا جدھشٹر کو بھیشم پتامہ کے پاس جو رن بھوم میں پڑے تھے

سُوت جی نے کہا کہ اے رکھیشورو اشوتھاما کے چھوڑنے کے بعد راجا جدھشٹر اور شری کرشن مہاراج کی آگیا پاکر

دُرجودھن اور گرو اور بیروں کی لوتھ جو رَن بھوم میں پڑی تھی اُن کے ناتے داروں نے اٹھالی اور داہ دے کر بدھ پوربک اُنکا کریا کرم کیا جب شیام سُندر اور دھرتراشٹر اور پانچوں بھائی پانڈو اور کُنتی اور دردپدی اور گاندھاری آد اسنان کرنے کے واسطے گنگا کنارے گئیں تب جتنی استریاں کورو اور پانڈو کے گھرانے میں بدھوا ہوگئی تھیں وہ سب بڑے بلاپ سے اپنے اپنے پت کا گُن کہہ کر رونے لگیں اُس وقت راجا جُدھشٹر جو دھرم کا اوتار تھے بڑے سوچ میں ڈوب گئے اور اپنے اوپر دھکار دیکر کہنے لگے کہ یہ ہمارے پاپ کبھی نہیں چھوٹیں گے اور ہمارا کس طرح اُدھار ہوگا ہمارے مہابھارت کرنے سے ہزاروں استری ہمارے کل اور پرِوار کی بدھوا ہوکر روتی اور کلپتی ہیں اُن کے رونے اور آنسو گرنے سے جتنے ذرّے (کنکے) زمین کے بھیگیں گے اُتنے برس تک مجھ کو نرک میں رہنا پڑے گا میری لڑائی کرنے سے درونا چارج گرو اور بھیشم پتامہ میرے دادا اور کرن میرا بھائی جس کے ہاتھ سے ہزاروں براہمن ہمیشہ دان اور دچھنا پاتے تھے اور ہزاروں آدمی میرے ناتے اور گوتے کے مارے گئے مجھ سے بڑی چوک ہوئی جو میں نے مہابھارت کیا ایسے ادھرم کا راج مجھ کو کرنا نہ چاہیئے یہ بات سُن کر شری کرشن جی مہاراج اور بید بیاس جی آدک رکھیشور اور براہمنوں نے کئی بار راجا جُدھشٹر کو سمجھا کر کہا کہ اسی طرح سدا سے پچھلے راجا لوگ کرتے چلے آئے ہیں پرتھوی اور راجگدی لینے کے واسطے بیٹا باپ کو اور بھائی بھائی کو مار ڈالتا ہے جس طرح وہ لوگ راج گدی پاکر اشومیدھ جگیہ کرکے اُن پاپوں سے چھوٹ گئے ہیں اُسی طرح تمھارا پاپ بھی اشومیدھ اور راج سوئی جگیہ کرنے سے چھوٹ جائے گا یہ بات شیام سُندر کی سُنکر راجا جُدھشٹر بولے کہ اے جوت سوروپ یہ کہنا آپ کا کیول من سمجھانے کے واسطے ہے نہیں تو جگیہ کرنے میں بھی پشُو آدک بہت جیو ہمارے ہاتھ سے مارے جائیں گے جس طرح کوئی آدمی کیچڑ سے کیچڑ کو دھویا چاہے تو نہیں چھوٹتا اسی طرح ہمارے جگیہ کرنے سے ان بدھوا استریوں کا کلپنا نہیں چھوٹے گا جو آپ یہ کہیں کہ پہلے تم نے راج لینے کے واسطے اتنی لڑائی کی اب راج کیوں نہیں کرتے سو مجھ کو لڑائی کرنے کی اچھا نہ تھی نہیں معلوم اس وقت کس نے میری مت کو پھیر کر مہابھارت کرایا اب میں سنگھاسن پر نہ بیٹھوں گا مُرلی منوہر نے یہ بات سُن کر جانا کہ ہمارے سمجھانے سے راجا جُدھشٹر نہیں مانیں گے جس کے شیام سندر اسی بچار میں بیٹھے تھے اس سمے براہمن اور رکھیشوروں نے شری کرشن جی سے آکر کہا کہ اے ترلوکی ناتھ راجا جُدھشٹر کا چت راج کاج میں لگ کر وہ ابھی چنتا میں رہتے ہیں کہ ہم نے اپنے بھائی اور ناتے دار اور براہمنوں کو مارا ہے آپ ان کا بودھ کر دیجئے شیام سندر بولے کہ راجا ہمارے سمجھانے سے نہیں مانتے ہماری جان میں یہ اُچت ہے کہ انکو بھیشم پتامہ کے پاس جو رَن بھوم میں بان سجیا پر پڑے ہوئے ہمارے درشن کی اچھا رکھتے ہیں لے چلیں تب وہ راجا جُدھشٹر کو گیان اُپدیش دے کر دھیرج دیویں گے شیام سُندر نے یہ بات کہہ کر راجا کو بُلا کر کہا کہ اے دھرم راج تمھاری چنتا ابھی تک نہیں چھوٹی اور براہمن لوگ کہتے ہیں کہ اس پاپ سے چھوٹنے کے واسطے اشومیدھ جگیہ کرنا چاہیئے اور ہمارے سمجھانے سے تمھارا بودھ نہیں ہوتا اسلیئے تم ہمارے ساتھ بھیشم پتامہ کے پاس جو پڑے

بُدھمان ہیں چلو وہ جو آ گیا دیویں سو کرو راجا جُدھشٹھر نے یہ بات مان کر اپنے چاروں بھائی اور درو پدی اور براہمن اور رکھیشوروں کو رتھ پر بٹھال لیا اور شیام سُندر کے ساتھ جس استھان پر بھیشم پتامہ رَن بھوم میں پڑے تھے گئے براہمن لوگ دہنے اور پانڈو لوگ بائیں اور شری کرشن جی بھیشم پتامہ کے سامنے بیٹھے اور شری شیام سُندر دیا ساگر نے اس واسطے چرنوں کے پاس بیٹھنا قبول کیا کہ بھیشم پتامہ گھائل پڑے ہوئے میرے درشنوں کی اِچھا رکھتے ہیں جو میں دوسری طرف بیٹھوں گا تو اُن کو کروٹ لینے میں بہت تکلیف ہوگی اور ویاسا چاریہ مُن کر نارد جی اور بھردواج اور پرشرام آدک بہت سے رکھ اور مُن بھیشم پتامہ سے گیان سُننے کے واسطے وہاں پر گئے اور بھیشم پتامہ نے مانسی (یعنی مَن ہی مَن میں) پوجا شیام سُندر کی کی -

نواں ادھیاے

سمجھانا بھیشم پتامہ کا دھرم راج نیت کا راجا جُدھشٹھر کو اور بودھ کرنا دروپدی کا

سُوت جی نے شونک آدک رکھیشوروں سے کہا کہ جب سب لوگ وہاں بیٹھ چکے تب شری کرشن جی مہاراج بولے کہ اے بھیشم پتامہ راجا جُدھشٹھر مَن اپنا راج کاج میں نہیں لگا کر کہتے ہیں ہم نے اپنے بھائی بندھوں ناتے داروں اور براہمنوں کو مہابھارت میں مارا ہے جب تک ان پاپوں سے ہمارا اُدھار نہ ہوگا تب تک ہم راج نہ کریں گے بھیشم پتامہ نے یہ بات سنتے ہی راج دھرم اور آپت دھرم اور دان دھرم اور موکش دھرم جن کا حال شانت پرب اور شلیہ پرب مہابھارت کی پوتھی میں بستار پُوربک لکھا ہے راجا جُدھشٹھر سے کہہ کر سنچھیپ میں یہ گیان بتایا کہ اے راجا تم کو بال اوستھا سے دُکھ ہی ہوا لڑکپن میں تمھارے باپ مر گئے جب تم کچھ گیان ہوا تب کوروں نے تمھارے جلانے کی تدبیر کرکے بھیم سین تمھارے بھائی کے کھانے کے واسطے زہر کا لڈو بنا کر بھیجا پھر تمھارا سب راج اور دھن چھل سے جوئے میں جیت کر تیرہ برس تک تم کو بن باس دیا بن میں تم نے اپنے چاروں بھائی اور درو پدی استری سمیت بہت سا دُکھ اُٹھایا جو تم کہو کہ سچے اور دھرماتما آدمی کو دُکھ نہیں ہوتا پھر تم کو جو سچ بولنے والے اور نیت جاننے والے ہو کس واسطے یہ سب دُکھ پہونچے اور کہتے ہیں کہ بلوان آدمی کو دُکھ اور شوک نہیں ملتا ہے سو تم پانچوں بھائیوں میں ارجن اور بھیم سین بڑے شور بیر ہیں اور درو پدی ایسی پت برتا استری تمھارے ساتھ تھی پھر اُنھوں نے کس واسطے اتنا دُکھ پایا سوائے اسکے جہاں شری کرشن جی کے نام کی چرچا رہتی ہے وہاں دُکھ نہیں ہوتا شری کرشن جی پر برہم کا اوتار آپ رات دن تمھاری سہایتا کرتے تھے پھر تم نے کس واسطے اتنا دُکھ سہا اے راجا تم اس بات کو بشواس کر کے جانو کہ سوائے اِچھا پر میشور کے جس کو ہونہار کہتے ہیں دوسری بات نہیں ہوسکتی دُکھ اور سُکھ پچھلے جنم کے سنسکار سے بھوگنا ہی پڑتا ہے اور پر میشور کی مہما اور بھید کو کوئی بھی نہیں جانتا کوئی آدمی کسی کام کے واسطے محنت کر کے اپنے منورتھ کو پہونچ جاتا ہے اور بہت آدمی

عمر بھر محنت اور تدبیر کرنے سے بھی اپنے مطلب کو نہیں پاتے اس لیے سب کا اُتّم اور مدھم پرمیشور کی اچھا پر
سمجھنا چاہیئے جو وہ چاہتے ہیں وہی ہوتا ہے اسلیے بدھمان اور گیانی اُسی کو سمجھنا چاہیئے جو دُکھ اور سُکھ برابر
جان کر پرمیشور کی اچھا پر مگن رہتا ہے اور جو کوئی نارائن کی اچھا پر سنتوکھ نہ رکھ کر تھوڑے سے دُکھ پہونچنے میں
رو دیتا ہے اور جب اُسکے رونے سے کچھ نہیں ہوتا تب ہار مان کر کہتا ہے کہ پرمیشور کی اچھایوں ہی تھی اُسکو مہا مُوکھ
جاننا چاہیئے اسلئے راجا آدمی کی چنتا اور محنت کرنے سے کچھ نہیں ہوتا سب کام ہر اچھا سے ہوتے ہیں جس کو
ہوشیار کہتے ہیں اور اے شری کرشن جی شاکشات ترلوکی ناتھ اپنا روپ چھپا کر دُنیا میں لیلا کرتے ہیں اُنکے بھید کو
کوئی نہیں جانتا اور ارجن کو اپنا بھکت جان کر اُسکے سیارتھی ہوئے تھے اُن کی مہما اور بڑائی کہاں تک تم سے برنن
کروں اے راجا جو لوگ پرمیشور کی اچھا پر خوش رہ کر اپنا جنم بیچ تپ اور جپ اور دھیان پرمیشور کے کاٹتے ہیں
اُن کے نام سُنو کہ اُن میں ایک شری سداشیو جی کیلاس پربت پر بیٹھے ہوئے سوائے تپ اور دھیان نارائن جی کے
دنیا کے کسی کام سے واسطہ نہیں رکھتے دوسرے نارد جی آٹھوں پہر مگن اور آنند روپ رہ کر جس جگہ اُنکا من چاہتا ہے
بین بجا کر جوت سوروپ کا بھجن اور گُن گاتے پھرتے ہیں تیسرے کپل دیو مُن دن رات دھیان اور جپ شری پربرہم کا
کرکے اکیلے گنگا ساگر پر بیٹھے رہتے ہیں چوتھے شکدیو جی جنم سے سنساری مایا موہ میں نہ پھنس کر آٹھوں پہر بیکنٹھ ناتھ کی
کتھا گایا کرتے ہیں پانچواں راجا بل نے جب جانا کہ شیام سُندر کی اچھا یہی ہے کہ میں راج سنگھاسن پر نہ رہوں
تب سب راج اپنا باون بھگوان کو ارپن کر دیا اے جدھشٹھر تم جانتے ہو کہ میں نے اپنے بھائی اور ناتے داروں اور
براہمنوں کو مارا ہے سو ایسا سمجھنا نہ چاہیئے تم کون ہو اور تمھارا کیا ہوا کچھ نہیں ہو سکتا جو بات نارائن جی نے چاہی
سو کی اور اب جو چاہیں گے سو کریں گے **چوپائی** - اُما دار جو کھت दारुयोषित کی نائیں ٭ سبے نچاوت
رام گسائیں ٭ اس لیئے تم کو تر ہتیا کی چنتا اپنے من سے دور کرو اور بھگوان کی اچھا اسی طرح سمجھو اور
جگیہ کرکے اپنا پاپ چھڑاؤ اور پرجا کا پالن کرنا تمھارا دھرم ہے جو راج نہیں کروگے تو تم کو اور پاپ ہوگا اتنی
کتھا سُنا کر سوت جی نے شونک آدک رکھیشوروں سے کہا کہ جس سمے بھیشم پتامہ یہ سب گیان اور دھرم راجا جدھشٹھر
کو سمجھاتے تھے اُس سمے دروپدی وہاں بیٹھی ہوئی بھیشم پتامہ کی طرف دیکھ رہی تھی جب اُنھوں نے سب دھرم
کہتے سمے یہ بات بھی کہی کہ جس سبھا میں دھرم کا جاننے والا آدمی بیٹھا ہو اور اُس جگہ کوئی دوسرا آدمی ادھرم کی راہ
سے کچھ پاپ کرنے کی اچھا کرے تو اس دھرماتما آدمی کو چاہیئے کہ دوسرے کو پاپ کرنے سے منع کرے اور
جو منع کرنے کی سامرتھ نہ رکھتا ہو تو وہاں سے اُٹھ جاوے اور پرمیشور کا دھیان کرے دروپدی نے یہ بات
بھیشم پتامہ کی سُنتے ہی راجا جدھشٹھر اور ارجن کی طرف دیکھ کر مسکرا دیا پھر من میں بجت ہو کر بچار کیا کہ دیکھو راجا درجودھن
کی سبھا میں بھیشم پتامہ کے سامنے ادھرم کی راہ سے میری یہ دُردشا ہوئی اور دُوشاسن نے مجھ کو ننگی کرنے کے
واسطے میرا چیر یعنی کپڑا کھینچا اور راجا درجودھن نے مجھے اپنی جانگھ پر بیٹھنے کے واسطے کہا ایسی دُردشا ہونے پر
بھی میری جان نہیں نکلی اور میں اپنا منہ لوگوں کو دکھاتی ہوں ایسے جینے سے مر جاتی تو اچھا تھا دروپدی جب

یہ سمجھ کر بہت اُداس ہو کر من میں اپنے کو دھکار دینے لگی تب بھیشم پتامہ نے دروپدی کا منھ اُداس دیکھتے ہی اُس کے
ہردے کی بات اپنے گیان سے جان کر کہا کہ اے بیٹی تم اپنے من میں کچھ سوچ مت کرو یہ سب دھکار میرے اوپر ہے
کس واسطے کہ جس وقت سب ادھرم تمہارے اوپر ہوا تھا اُس وقت میں بھی وہاں بیٹھا تھا جو میں درجودھن کو اس
انیت سے منع کرنا چاہتا تو اس کی سامرتھ نہ تھی کہ ایسا اُدھرم تمہارے ساتھ کرتا لیکن میرے من میں یہ گیان اُس وقت
نہ آیا اس سے اے بیٹی تم نشچے کر کے جانو کہ شری شیام سندر کی اِچھا اسی طرح پر تھی جو بات وہ چاہتے ہیں وہی
ہوتی ہے اُنکی اِچھا میں کسی کی عقل کام نہیں کرتی اور اس کا ایک اور سبب ہے وہ بھی سُنو کہ جو کوئی آدمی کیسا ہی
گیانی اور مہاتما ہو اور وہ اَدھرمی کی سنگت میں رہے تو اُسکا گیان نشٹ ہو کر سمے پر کام نہیں آتا اور جو کوئی جس کا ان
کھاتا ہے اُسی کے برابر اس کی عقل ہو جاتی ہے ہم اُن دنوں راجا درجودھن اُدھرمی کا ان کھا کر رات دن اُسی کے
ساتھ رہتے تھے اِس لیے ہم کو اُس وقت دھرم اور اَدھرم کا بچار نہیں ہوا اب ہم کو چھبیس دن دانہ پانی چھوٹے اور
بان سجیا پر پڑے ہو چکے اِس لیے ہمارے تن سے راجا درجودھن کے ان کا بکار اور اُسکے سنگ کا پربھاؤ نکل گیا
تب ہم کو اس بات کا گیان ہوا اور اے بیٹی اسی طرح ایک اتہاس مہابھارت کا کہتے ہیں سو سُنو کہ پچھلے جُگ میں
راجا شِبو शिवि کے یہاں ایک پرم ہنس مہاتما بڑے گیان دان رہتے تھے اور راجا اُن کی سیوا اچھی طرح سچی پریت سے
کرتا تھا اُس راجا کے نگر میں ایک براہمن نے اپنی بیٹی کا گہنا سُنار کو بنانے کے واسطے دیا اُس سُنار نے
سونا بدل کر پیتل کا گہنا بنایا اور اُس پر سونے کا ملمع کر کے براہمن کو دیا براہمن نے بنا جانچے وہ گہنا سُنار سے لیکر
اپنی بیٹی کو پہنا دیا جب وہ لڑکی اُس کو پہن کر اپنی سُسرال میں گئی تب اُس کے پَت نے پیتل کا گہنا دیکھ کر
بہت دُکھ مانا اور اُس کو اپنے گھر سے نکال کر براہمن کے گھر بھیج دیا اور اپنے یہاں نہیں بُلایا جب اُس براہمن نے
بہت دُکھی ہو کر راجا کے پاس نالش کی تب راجا شبو نے سُنار کا قصور سچ جان کر سب ان اور دھن اُسکا لوٹ کر
اپنے مکان میں بھجوا دیا ایک دن راج مندر میں اُسی ان کی رسوئیں تیار ہوئی اور اُس میں سے پرم ہنس نے بھی
بھوجن کیا اِسلیے اَدھرمی سُنار کا ان کھانے سے پرم ہنس نے بچار کیا کہ کچھ اسباب راجا کا چوری کریں پرم ہنس نے
یہ بچار کر رانی کا ایک جڑاؤ ہار بہت اچھا محل کے بھیتر سے کہ ان کو وہاں جانے کے واسطے کچھ روک نہ تھی
چُرا لیا اور اُس کو کپڑے میں لپیٹ کر اپنے پاس رکھ لیا اور پرم ہنس تین دن تک راج مندر میں نہیں گیا جب
اُپاس کرنے سے سُنار کا ان پیٹ میں نہیں رہا تب پرم ہنس کو ایسا گیان ہوا کہ ہم نے ہار چُرایا ہے اس پاپ کے
بدلے ہم کو نرک میں جانا پڑے گا اس واسطے اپنے اُدھرم کا ڈنڈ اسی تن میں بھوگ کر لینا اُچت ہے جس میں پرلوک کا
ڈر نہ رہے پرم ہنس یہ بات بچار کر وہ ہار راجا کے پاس لے گیا اور اپنی چوری کرنے کا حال کہہ کر بولا کہ اے پرتھوی ناتھ
اس پاپ کے بدلے میرے دونوں ہاتھ کٹوا ڈالیے کہ میں اپنے اُدھرم کا ڈنڈ اسی جنم میں بھوگ لوں راجا نے
یہ بات سن کر اُداس ہو کر پنڈتوں سے پوچھا کہ اسکا کیا کارن ہے جو پرم ہنس کا چت اس دن ایسا بدل گیا
کہ انھوں نے ہار چُرا لیا اور آج اُس ہار کو لے کر میرے پاس آ کر ایسی بات کہتے ہیں براہمنوں نے اپنی بدیا سے

بچار کر کہا کہ اے مہاراج جس دن پرم ہنس نے چوری کی تھی اُس دن کسی اَدھرمی کا اَن کھایا ہو گا راجا کو پوچھنے سے معلوم ہوا کہ اُسی سنار پاپی کا اَن کھانے سے پرم ہنس کی بدھ بدل گئی تھی۔ اے دروپدی ایک دن اَدھرمی کا اَن کھانے سے پرم ہنس مہاتما کا ایسا گیان جاتا رہا کہ اُس نے چوری کی اور میں راجا درجودھن ادھرمی کا اَن سدا کھا کر اُس کے ساتھ رہتا تھا مجھے اُس وقت اتنا گیان نہیں آیا کہ درجودھن کو تیرے اوپر اپرادھ کرم کرنے سے منع کرتا تو کون بڑی بات تھی۔

دسواں ادھیائے

بھیشم پتامہ کا شری کرشن جی مہاراج کی اَستُت کرنا اور شری شیام سُندر کے دھیان میں لین ہو کر اپنا شریر تیاگ کرنا

سُوت جی نے شونک آدک رکھیشوروں سے کہا کہ بھیشم پتامہ نے یہ سب گیان پانڈو اور دروپدی آدک سے کہہ کر دھیان چتر بھجی رُوپ پرمیشور کا ہردے میں رکھ لیا اور شری کرشن کی طرف دیکھ کر بہت استُت کر کے بولا کہ اے جوت سوروپ پربرہم آپ کیول اپنے بھگتوں کی اِچھا پوری کرنے کے واسطے اَوتار دھارن کرتے ہیں جس طرح آپ دیا کی راہ سے میرے سامنے بیٹھے ہیں کرپا کر کے اسی طرح بیٹھے رہیئے جس میں پران چھوڑتے سمے آپ کے چرنوں کا دھیان میرے ہردے میں بنا رہے آپ سب سے پہلے تھے اور نہ پیدا ہونے پر بھی آپ کا ناش نہ ہو کر آپ کی مایا سے اُتپت اور پالن اور ناش تینوں لوک کا ہوتا ہے اور آپ پیدا ہونے اور مرنے سے رہت ہو کر کیول پرتھوی کا بوجھ اُتارنے اور ادھرمی اور دُشٹوں کو مارنے کے واسطے اپنی اِچھا سے اَوتار لیتے ہیں اور آپ کے اوتار لینے کا یہ سبب ہے کہ جس میں سنساری لوگ دھیان آپ کی سانولی صورت موہنی مُورت کا جو سب گنوں سے بھری ہے اپنے ہردے میں رکھیں اور سب پاپوں سے چھوٹ کر بھوساگر پار اُتر جاویں اور آپ کی دیا اور کرپا اپنے بھکتوں پر اتنی ہے کہ واسطے رچھا کرنے پران ارجُن اپنے بھگت کے آپ اُسکے رتھوان بن کر آگے بیٹھے اور ارجُن کو اپنے پیچھے بٹھلایا جس وقت اچھے اچھے بان میں ارجُن کے اوپر چلاتا تھا اُس وقت جو کال بھی اُن بانوں کے سامنے ہوتا تو بھاگ جاتا آپ نے ارجُن کی رچھا کر کے اُن بانوں سے بچایا اور اُن بانوں کا گھاؤ اپنے بدن پر اُٹھایا میرے بانوں کے گھاؤ سے آپ کی سانولی صورت پر خون کی چھینٹیں مونگے کے برابر ایسی شوبھایمان دکھلائی دیتی تھیں جس کی شوبھا برنن نہیں ہو سکتی اور آپ ارجُن کو اس واسطے دھیرج دیتے جاتے تھے جس میں اُس کا بل کم نہ ہو اور آپ کے چندر مُکھ پر ٹیڑھے ٹیڑھے گھونگھر والے بال کیسے سُندر معلوم دیتے تھے جیسے کالے بھونرے کمل کے پھول کا رس چوستے ہیں اور آپ کے مُکھار بند پر دھول اُڑ کر پڑنے اور پسینا ہونے سے کیسا معلوم ہوتا تھا جیسے پھول پر اوس کی بوند رہتی ہے

اور وہ پسینا تم اپنے پیتامبر سے پونچھ کر داہنے ہاتھ میں کوڑا اور بائیں ہاتھ میں گھوڑوں کی راس لیے ہوئے رتھ کو
جلدی جلدی میری طرف دوڑاتے تھے میں چاہتا ہوں کہ وہی روپ آپ کا میری آنکھوں میں بسا رہے اور آپ کے
کمل روپی چرن میرے ہردے سے باہر نہ جائیں آپ اپنے بھگتوں کا ایسا مان رکھتے ہیں کہ آپنے مہا بھارت
ہونے سے پہلے پرن کیا تھا کہ ہم ہتھیار نہ چلاویں گے کیول رتھ بانی کر کے شنکھ بجاویں گے اور میں نے یہ پرن
کیا تھا کہ جو میں بھیشم پتامہ ہوں تو آپ کو لڑائی میں بیاکل کر کے آپ کا پرن چھڑا کر آپ سے ہتھیار پکڑاؤں اپنے
بھگت بھیشم کی راہ سے یہ بچار کیا کہ جو میرا پرن چھوٹ جائے تو کچھ ڈر نہیں پر میرے بھگت کا پرن نہ چھوٹنے
پاوے یہ سمجھ کر جب میں نے ارجن کے رتھ کا پہیا توڑ کر گھوڑوں کو مار ڈالا اور اس کے رتھ کی دھجا اور ڈھنکھ کاٹ کر
گرا دیا تب آپ کرودھ کر کے اسی رتھ کا ٹوٹا ہوا پہیا اٹھا کر میرے مارنے کے واسطے دوڑے اس وقت آپ
ایسے سندر معلوم ہوتے تھے جیسے شیام گھٹا بجلی کے ساتھ بڑے دھوم دھام سے چڑھے دوڑتے وقت آپکا
پیتامبر جو آپ اوڑھے تھے پرتھوی پر گر پڑا اس کے گرنے کا یہ سبب ہے کہ جب آپ نے پرن تلیا چھوڑ کر ہتھیار
پکڑا تب پرتھوی مارے ڈر کے کانپنے لگی کہ شیام سندر نے میرا بوجھ اتارنے کے لیے اوتار لیا ہے کہیں وہ
اپنا پرن بھی نہ چھوڑ دیں تب آپ نے پرتھوی کے ہردے کی بات جان کر اس کو دھیرج دینے کیواسطے
اپنا پیتامبر گرا دیا کہ تو مت ڈر ہم نے اپنے بھگتوں کا پرن رکھنے کے واسطے اپنا پرن چھوڑ دیا تیرا بوجھ
ہم اتاریں گے جس طرح کوئی آدمی اپنی چیز دوسرے کے دھیرج دینے کے واسطے گرو دھر دیتا ہے اسی طرح
آپ نے اپنا پیتامبر گرا کر پرتھوی کو دھیرج دیا اور جب میں چاہتا تھا کہ پانڈووں کی سب سینا مار کر ہٹا دوں
تب آپ میرے رتھ کے چاروں طرف آ کر انیک روپ اپنے دکھلاتے تھے جس میں میرا چت گھبرا جاوے
جب میں بہت روپ دیکھنے سے بیاکل ہو کر یہ نہیں سمجھتا تھا کہ اس میں کون روپ سچا اور کون روپ مایا کا
ہے تب آپ پھر اپنے نج روپ سے رہ کر میری بہت تعریف کرتے تھے جب میں ان باتوں کو سمجھتا ہوں
تب مجھ کو شرم آتی ہے اور اپنے کو اپرادھی سمجھ کر آپ کے سامنے اپنا منہ نہیں دکھلا سکتا آپ دینڈیال
اپنے بھگتوں کو گیان دے کر ان کا مطلب پورا کرنے والے ہیں اسلیے آپ نے مجھے جو مرنے کے نزدیک
پہونچا ہوں بنا بلائے آ کر اپنا درشن دیا نہیں تو بڑے بڑے منی اور رکھیشور اور گیانیوں کو دھیان میں بھی
آپ کا درشن مرتے وقت جلدی نہیں ملتا کس واسطے کہ آدمی کو مرنے کے وقت اتنا دکھ ہوتا ہے جتنا دکھ
ساٹھ ہزار بچھو کے یکبارگی ڈنک مارنے سے ہوتا ہے اس لیے اسوقت آدمی دکھ سے اچیت ہو کر اس کا
چت ٹھکانے نہیں رہتا ہے اسوقت آپ کی کرپا ہونے سے جس کا گیان بنا رہتا ہے وہ آدمی آپ کے
چرنوں کا دھیان ہردے میں رکھ کر بھو ساگر پار اتر جاتا ہے اس لیے میں آپ سے یہی چاہتا ہوں کہ آپ کا
یہ سروپ میری آنکھوں کے بھیتر بسکر آپ کے چرنوں میں میرا من لگا رہے بھیشم پتامہ نے یہ استت کر کے
دھیان جوت سروپ کا ہردے میں رکھ کر شیام سندر اور سب رکھیشوروں اور منیشوروں کو ڈنڈوت کر کے

اپنی آنکھ بند کرلی اور ساتھ جوگ ابھیاس کے تن اپنا چھوڑ کر بیکنٹھ میں باس پایا اُس وقت دیوتاؤں نے آکاش سے اُن پر پھولوں کی برکھا کی ۔

گیارھواں ادھیائے

راجا جدھشٹھر کا راج گدی پر بیٹھنا اور بھیشم پتامہ کی کریا کرم کرنا اور پرکھیت کے مارنے کے واسطے اشوتھاما کا برھم استر چلانا جو اترا نام ابھمن अभिमन्यु کی استری کے پیٹ میں تھا اور شری شیام سُندر کا راجا پرکھیت کی رچھا کرنا

سُوت جی نے شونک آدک رکھیشوروں سے کہا کہ بھیشم پتامہ کے مرنے کا سوچ پانڈو اور شری کرشن جی نے بہت کیا پھر مُرلی منوہر نے راجا جدھشٹھر کو بہت سمجھایا کہ بھیشم پتامہ نے جس طرح موت دنیا میں پائی اس طرح کی موت دوسرے کو ملنا بہت مشکل ہے دنیا میں جس نے دیہہ دھارن کی وہ ایک دن ضرور مرے گا اس واسطے اُن کے مرنے کا سُوچ چھوڑ کر خوشی منانا چاہیئے جو کوئی آدمی کا تن پاکر سنساری مایا موہ میں پھنسا رہتا ہے وہ پرمیشور سے بمکھ رہ کر جنم برتھا گنواتا ہے اُس کے واسطے رونا البتہ واجب ہے اور بھیشم پتامہ دنیا میں بھگت اور دھرم کے ساتھ رہ کر بیکنٹھ کو گئے اسلیئے اُن کے مرنے کا سوچ نہ کرنا چاہیئے راجا جدھشٹھر نے یہ بات سُن کر اپنے من کو دھیرج دیا اور شیام سُندر کی آگیا سے بھیشم پتامہ کی کریا کرم کیا جب مُرلی منوہر اور رکھیشور اور منیشوروں نے راجا جدھشٹھر کو ہستناپور میں لاکر راج گدی پر بٹھلایا تب شری کرشن جی مہا بھارت ہونے اور پرتھوی کا بھار اُترنے سے بہت خوش ہوکر بولے کہ اے راجا تم پرجا کا پالن کرکے اپنے کل پروار سمیت راج کا سُکھ بھوگو اور جو کچھ تمھارے من میں سُوچ ہے اُس کو چھوڑ دو مُرلی منوہر نے یہ بات راجا کو سمجھا کر اُن سے اشومیدھ جگیہ کرائی اور کچھ دن وہاں رہ کر راجا جدھشٹھر سے کہا کہ اب ہم دوارکا پُری کو جاویں گے جس وقت شیام سُندر دوارکا پُری جانے کی اِچھا رکھتے تھے اُس وقت اشوتھاما نے سر مونڈنے اور من نکالنے کی شرم سے برھم استر واسطے جلا دینے راجا جدھشٹھر آدک پانچوں بھائیوں کے چلایا جب وہ برھم استر اپنا پانچ منھ بنا کر پانڈووں کی طرف آیا اور ایک چھوٹا سا انگارا اُس برھم استر کا اُترا کے پیٹ میں جو گرَبھ سے تھی گھُس گیا اور اُس کے پیٹ میں آگ جلنے لگی تب وہ اُس جلن سے بیاکل ہو کر ننگے سر دوڑی ہوئی کُنتی کے پاس چلی گئی تب کُنتی نے اُس کو اپنے ساتھ لے کر شیام سُندر کے پاس لے جاکر اُس کے پیٹ میں آگ جلنے کا حال کہا تب شری دُکھ بھنجن نند نندن نے اپنے سُدرشن چکر کو آگیا دی کہ تم اُترا کے پیٹ میں جاکر برھم استر کی گرمی سے رچھا کرو اور شری کرشن جی آپ بھی انگوٹھے کے برابر اپنا روپ دھر کر اُترا کے پیٹ میں چلے گئے

اور گدا ہاتھ میں لے کر وہاں گھمانے لگے پریچھت نے اس وقت سانولی صورت موہنی مورت کا درشن پانے
سے چیتن ہو کر اُن کو دوسرا لڑکا اپنی ماں کے پیٹ میں سمجھا جب اشوتھاما کا برہم استر جو واسطے جلانے راجا جدھشٹھر
آدکے پانچ منھ بنا کر گیا تھا شیام سُندر کی بھگت رکھنے اور سُدرشن چکر کے رچھا کرنے سے اِن پانچوں بھائیوں کو
جلانے کی سامرتھ نہ رکھ کر پھر آیا تب اشوتھاما نے اُس آگ کو منتر کے بل سے بُجھا دیا اور اُترا راجا براٹ
کی بیٹی اپنی ذات کے ابھمان سے گربھ بھی نہ تھی اور ہر چرنوں میں اچھی طرح پریم بھی نہ رکھتی تھی اس لیے
ایک انگارا برہم استر کا اُسکے پیٹ میں چلا گیا تھا کُنتی کے کہنے سے شیام سُندر نے اُس کی بھی رچھا کی جب
بیکنٹھ ناتھ دوارکا جانے لگے تب کُنتی اور دروپدی اور راجا جُدھشٹھر اور ارجُن اور بھیم سین اور نکُل اور سہدیو نے
اُن کے سامنے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ اے دینا ناتھ آپ کے جانے سے ہم لوگوں کو بڑا دُکھ معلوم دیتا ہے ہماری
رچھا یہاں کون کرے گا ہم کو جتنا سُکھ آپ کے چرنوں کے درشن پانے سے ملتا تھا اتنا سُکھ اس راج گدی
ملنے سے نہیں ہے آپ کے دیکھے بنا ہم لوگوں کو کس طرح دھیرج ہوگا اور کُنتی ہاتھ جوڑ کر بولی کہ اے مہا پربھو
اب تک میں تم کو اپنے بھائی کا بیٹا سمجھ کر تمھاری مہما نہیں جانتی تھی اب مجھ کو بشواس ہوا کہ آپ پربرہم پرمیشور کا
اوتار ہو کر سنساری لوگوں کی اُتپت اور پالن اور ناش کرتے ہیں اور میرے بیٹے نے مہا بھارت میں آپ کی
کرپا سے جیت پائی ہے اور آپ سب رکھیشور اور مُن اپنے بھگتوں کو درشن دینے اور بھوساگر پار اُتارنے
اور دھرم کی رچھا کرنے کے واسطے سگُن روپ دھرتے ہیں نہیں تو آپ کو کیا مطلب تھا جو سب جیووں کے
مالک ہو کر مچھلی اور سُور آدک کا اوتار لیتے آپ نے بسدیو اور دیوکی کے گھر جنم لے کر اُن کو ایک بار قید سے
چُھڑایا مجھ پر اور میرے بیٹوں پر جب جب دُکھ پڑا تب تب آپ نے دیا کی راہ سے آکر ہم لوگوں کا دُکھ دور کیا
اب میں ایسا جانتی ہوں کہ آپ ہم لوگوں کو راج دے کر جاتے ہیں اس سے ہماری سُدھ آپ بھول جائینگے
ہم کو راج کی اِچھا نہ ہو کر پھر اسی طرح بپت اور بن باس چاہیے جس میں آپ کا درشن سدا ہوتا تھا یہ سُکھ اور
راج کس کام کا ہے جہاں آپ کا درشن نہ ملے دھن پانے سے ابھمان زیادہ ہو کر آپ کا بھجن نہیں بن پڑتا
اس لیے آپ دُکھی پر بہت دیا کرتے ہیں آدمی کے واسطے وہ بات اچھی ہوتی ہے جس میں پرمیشور کا دھیان
بنا رہے آدمی راج اور دولت پانے سے سنساری سُکھ میں بھول کر پرمیشور کا پریم چھوڑ دیتا ہے اور آپ سب کے
مالک اور ایشور ہو کر کسی کا ڈر نہیں رکھتے آپ ہی کی آگیا سے سورج اور چندرما دن رات پھرا کرتے ہیں اور
آپ اپنے بھگتوں پر ایسی دیا اور کرپا کرتے ہیں کہ جسودا جی پر دیال ہو کر اپنی اچھا سے اوکھل میں بندھ گئے
نہیں تو تینوں لوک میں ایسا کون ہے جو آپ کی طرف آنکھ اُٹھا کر دیکھ سکے آپ سے جہاں کال آدک ڈر کر
کانپتے ہیں وہاں آپ جسودا جی کی چھڑی سے ڈرتے تھے آپ نے اپنے بھگتوں کے سُکھ دینے کے واسطے
سب لیلا سنسار میں کی میں چاہتی ہوں کہ بیٹا اور بھائی آدسب پروار کی پریت میرے من سے چھوٹ کر آٹھوں پہر
آپ کے چرنوں کا دھیان میرے ہردے میں بنا رہے جس کے پربھاؤ سے بھوساگر پار اُتر جاؤں جب یہ بات

کنتی شیام سندر کے جانے کا سوچ کر کے بہت بلاپ سے رونے لگی تب شیام سندر اپنی مایا پھیلا کر مسکرا کر بولے کہ ہم تم کو نہیں بھلادیں گے تم ہماری ماتا کی جگہ ہو ہم کو دوارکا سے آئے بہت دن ہوئے اب ہم وہاں جاکر سب کسی کو دیکھیں گے ساتوکی اور اودھو ہمارے ساتھی چلنے کے واسطے جلدی کرتے ہیں راجا یدھشٹھر نے یہ بات سُن کر آکر ارجن سے کہا کہ اے بھائی تم اپنی فوج اور شور بیروں کو لے کر شیام سندر کو بڑی جتن سے دوارکا پہونچا آؤ کس واسطے کہ میرے دشمن بہت ہیں اور مرلی منوہر مہابھارت کی لڑائی میں ہمارے سہایک تھے ایسا نہ ہو کہ کوئی ہمارا دشمن راہ میں کچھ اپادھ کرے جب ارجن راجا یدھشٹھر کی اگیا پاکر شری کرشن جی کے ساتھ دوارکا جانے کو تیار ہوئے اور شیام سندر سب کسی سے بدا ہو کر رتھ پر بیٹھ کر چلے تب راجا یدھشٹھر آدی سب ہستناپور باسی تربھون پت کے پریم میں بلاپ کرتے ہوئے اُن کے پیچھے دوڑے اور سب استریاں وہاں کی روکر آپس میں کہنے لگیں کہ دھن بھاگ برج کی استریوں کا ہے جو شیام سندر تربھون پت کے ساتھ اس لیلا کے اپنا جنم سپھل کرتی تھیں اور بڑا بھاگ رکمنی آدک سولہ ہزار ایک سو آٹھ استریوں کا سمجھنا چاہیے جو ایسا سندر موہنی مورت سوامی پاکر اُن کے ساتھ بھوگ ولاس کرتی ہیں ایسی ایسی باتیں ایک دوسری سے کہکر شیام سندر پر پھول برساتی تھیں اور کیشو مورت اُن کی باتیں سُن کر اور سچا پریم دیکھ کر اپنی ترچھی چتون سے اُن کو دیکھتے ہوئے اور سکھ دیتے ہوئے چلے جاتے تھے اس دن شری کرشن جی کے بچھڑنے کا دکھ جتنا ہستناپور باسیوں کو ہوا اُس کا حال برنن نہیں ہو سکتا جب شری دینا ناتھ نے دیکھا کہ یہ سب میرے پریم میں دور تک چلے آئے تب اپنا رتھ کھڑا کر کے سب کو دھیرج دے کر بدا کیا تب وہ پچھتاتے ہوئے ہستناپور پھر گئے۔

بارھواں ادھیائے

پہونچنا شری کرشن مہاراج کا دوارکا پری میں اور خوشی منانا سب دوارکا باسیوں کا

سوت جی نے کہا کہ جب سب ہستناپور کو پھر گئے تب شری شیام سندر ارجن سے بولے کہ رتھ کو جلدی چلاؤ یہ بات سُن کر ارجن نے رتھ ہانکا موہنی مورت کی فوج جب مدربھ विदर्भ دیش اور کندن پور اور کنتی دیش اور پنجاب اور کشمیر کی راہ سے ہوتی ہوئی چلی تب راہ میں سب دیش کے راجوں نے آکر اپنے اپنے دیش کی سوغات برندابن بہاری کو بھینٹ دی اور راہ والے اُن کا درشن پاکر اس طرح اُن کی استت کرتے تھے کہ دیکھو انھیں پربرہم پرمیشور نے پرتھوی کا بوجھ اُتارنے کے واسطے سنسار میں جنم لیا ہے جن کا درشن برہما جی اور مہادیو جی آدک دیوتوں کو دھیان میں جلدی نہیں ملتا ان کا درشن ہم لوگوں کو بڑے بھاگ سے ملا اور انھوں نے کورو اور پانڈوں سے مہابھارت کرا کے پرتھوی کا بوجھ اتارا اور بہت آدمی یہ کہتے تھے کہ دھن بھاگ جدبنسیوں کے ہیں جو ان کو اپنا ناتے دار سمجھ کر دن رات ان کی سیوا میں رہتے ہیں اسطرح سب چھوٹے بڑے

ان کی مہما اور لیلا کہہ کر خوش ہوتے تھے جب تیسرے دن دوارکا پُری کے نزدیک پہونچ کر اپنا پنچ جنیہ
पांचजन्य شنکھ بجایا تب دوارکا باسی حال آئے مُرلی منوہر کا جان کر بہت خوش ہوئے شری کرشن جی سامب
साम्ब اپنے بیٹے اور انرودھ अनिरुद्ध اپنے پوتے کو دوارکا پُری کی رچھا کرنے کے واسطے چھوڑ گئے تھے
یہ دونوں شنکھ کی آواز سُنتے ہی اپنی فوج اور جدُبنشی اور براہمن اور رکھیشوروں کو ساتھ لے کر گاتے بجاتے
مُرلی منوہر کو آگے سے لینے کے واسطے گئے اور شہر میں ڈھنڈھورا پٹوا دیا کہ سب کوئی سڑک اور گلی اور اپنے
اپنے دروازے پر منگلاچار کریں سب دوارکا باسیوں نے چندن آدک سگندھ اُڑانے کے واسطے چھڑکوا دیا اور
سب استریاں اپنے اپنے دروازوں پر اچھا اچھا گہنا اور کپڑا پہن کر آرتی لے کر شری برندابن بہاری کی پوجا
کرنے کے واسطے کھڑی ہوگئیں اور بہت سی استریاں سولھو سنگار کر کے اپنی اپنی کھڑکیوں اور کوٹھوں پر بیٹھ اور
کھڑی ہو کر بانکے بہاری کی چھب دیکھنے کے واسطے اچھا کرنے لگیں جس وقت وہ شیام سُندر بڑی تیاری سے
دوارکا پُری میں آئے اُس وقت سب چھوٹے بڑوں نے اُنکا درشن پا کر پھولوں کی برکھا کی اور جس طرح مُردے کی بدن
میں جان آوے اسی طرح سبھوں نے نیا جنم پا کر خوشی منائی اور مُرلی منوہر نے ملتے وقت بڑوں کو ڈنڈوت اور برابر
والوں سے گلے مل کر چھوٹوں کو اسیس دی اور پرجا لوگوں کی بھینٹ ہاتھ سے چھو کر اُنکا بھی آدر کیا اور اپنے مندر میں
جا کر ماتا اور پتا کے چرنوں پر سر رکھا بسدیو اور دیوکی اور راجا اُگر سین حال جیتنے پانڈوں کا سُن کر بہت خوش
ہوئے اور سب دوارکا باسیوں نے دینا ناتھ سے کہا کہ مہاراج ہم لوگ تمھارے دیکھے بنا اندھے ہو رہے تھے
جس طرح اندھیری رات میں بغیر چندرما کے آنکھ ہونے پر بھی کچھ دکھلائی نہیں پڑتا اور آنکھ والا چندرما کو یاد
کرتا ہے وہی حال ہمارا تھا اور دوارکا باسی استریاں شیام سُندر کو دیکھ کر اس طرح خوش ہوئیں جس طرح چکور چندرما کو
دیکھ کر خوش ہو جاتا ہے اور شیام سُندر جب محل میں پہونچے تب رُکمنی آدک سب استریوں نے اپنے اپنے محل میں
کھڑے ہو کر اُنکا بڑا آدر کیا اور اُنھوں نے جو نند لال جی کے پیچھے اچھا گہنا اور کپڑا نہیں پہنا تھا اُس دن خوش
ہو کر سبھوں نے اپنا اپنا سنگار کیا اور ساعت بھر میں شیام سُندر اپنے بہت سے روپ دھارن کر کے سب
محلوں میں گئے اور سب چھوٹے بڑے دوارکا باسیوں کو سُکھ دیا -

تیرھواں ۱۳ ادھیائے

جنم لینا پریچھت کا اور خوشی منانا راجا جُدھشٹھر کا اور جنگل میں نکل جانا دھرتراشٹر اور گاندھاری کا اور کتھا مانڈبیہ رکھیشور کی

سوت جی نے کہا کہ اے رکھیشورو دوسرے شاستر اور پُران سُننے سے بہت دنوں میں پرمیشور کی بھکت
ہوتی ہے اور جب کوئی شری مدبھاگوت سُننے کی اچھا کرتا ہے اسی وقت اُس کے پاپوں کے تین ٹکرے ہو کر

ایک حصہ تو سُننے کی اچھا کرتے وقت اور دوسرا جاتے وقت اور تیسرا سُننے سے چھوٹ جاتا ہے اور دوسرے
دھرم جگیہ اور برت آدک سمپورن ہونے سے اُن کے پھل ملتے ہیں اور شری مدبھاگوت جتنی سُننے اُتنا ہی پھل
پاوے راجا جدھشٹھر کو راج گدی ہستناپور کی ہونے پر بھی بنا درشن پانے شیام سندر کے کچھ اچھا نہیں لگتا تھا
دن رات اُنھیں کے چرنوں کا دھیان اپنے ہردے میں رکھ کر راج کاج کرتے تھے تم لوگ اب پریچھت کے
جنم لینے کا حال سُنو کہ جب پریچھت اُترا کے پیٹ سے پیدا ہوئے تب آنکھ کھول کر چاروں طرف اس اچھا سے
دیکھنے لگے کہ جو سُروپ میں نے اپنی ماتا کے پیٹ میں دیکھا تھا وہ کہاں ہے اس بھید کو کسی نے نہیں جانا
اور راجا جدھشٹھر نے بڑی خوشی سے ناندی مکھ नान्दीमुख شرادھ کیا اور منگلاچار منا کر براہمنوں اور جاچکوں کو
منھ مانگا دان اور دچھنا دیا جب جوتشی پنڈتوں کو بُلا کر جنم لگن کا حال پوچھا تب پنڈتوں نے بچار کر کہا کہ یہ لڑکا
پیٹ میں ہو کر آنکھ کھول کر سب کی پریچھا لیتا تھا اس لیے اُسکا نام پریچھت رکھو یہ لڑکا بڑا پرتاپی اور بلوان اور نیت وان
اور دھرماتما راجا ہوگا اور پرجا لوگ اس سے بڑا سُکھ پاویں گے اور تمھارا نام اور کیرت اور جس اس لڑکے سے
چاروں طرف زیادہ پھیلے گا یہ لڑکا بُدھ میں برہسپت اور دھیرج میں ہماچل گمبھیرتا میں سمُدر اور شورتا میں پرسرام اور
داتا ہونے میں مہادیوجی کے سمان اور سُکھ بلاس کرنے میں اندر اور سچ بولنے والوں میں تمھارے برابر ہوگا اور
راج رکھ میں اس کی گنتی ہوگی اور ادھرمی اور پاپی اور کلجگ کو ڈنڈ دے کر پرجا کو بیٹے کی طرح پالے گا اور انت سمے
جب ایک لڑکا رکھیشور کا اُس کو شاپ دے گا تب تچھک سانپ کے کاٹنے سے اس لڑکے کو گنگا کنارے
موت ہوگی راجا نے یہ بات جوتشیوں سے سُن کر اُداس ہو کر پوچھا کہ تم سچ بتاؤ کسی براہمن کے کرودھ سے تو نہیں
مرے گا سانپ کے کاٹنے سے مرنا ہمارے کُل میں اچھا ہوتا ہے ایسا نہ ہو کہ کسی مہاتما براہمن یا سادھو اور سنت کے
شاپ اور کرودھ سے مرے جوتشیوں نے کہا کہ اے جدھشٹھر یہ لڑکا تمھارے کُل میں ہر بھگت ہو کر سادھو اور براہمن
اور مہاتماؤں کی سیوا میں رہے گا اور مرتے وقت شیام سُندر کے چرنوں کا دھیان ہردے میں رکھ کر تن کو تیاگ کریگا
تمھارے کُل میں ایسا پرتاپی اور پرمیشور کا بھگت آج تک دوسرا اور کوئی نہیں ہوا ہے تم کو بیت پڑنے سے
پرمیشور کی بھگت ہوتی تھی اور اس کو لڑکپن سے پرمیشور کے چرنوں میں بھگت اور پریت رہے گی جدھشٹھر آدک یہ بات
سُنتے ہی بہت خوش ہوئے اور جوتشیوں کو دچھنا دیکر بدا کیا اور آپس میں اُنھوں نے کہا کہ پرمیشور نے پانچ بھائیوں
میں یہ لڑکا بھاگوان دیا ہے اس سے ہمارا نام دنیا میں بنا رہے گا سب چھوٹے بڑے یہ بات سمجھ کر خوش ہوئے اور
راجا جدھشٹھر راج گدی اور پرجا پالن اچھی طرح نیت اور دھرم کے ساتھ کرنے لگے پر من میں سنساری مایا موہ
سے الگ رہ کر دن رات یہی اچھا کرتے تھے کہ پریچھت سیانا ہو جائے تو اس کو راج گدی پر بٹھال کر ہم بن میں
چلے جاویں۔ اور پرمیشور کا بھجن اور سمرن کر کے اپنا پرلوک بنا دیں اور دھرتراشٹر اپنے چاچا اور گاندھاری اپنی چچی کو
جنکے لڑکے مہابھارت میں مارے گئے تھے آدر پوربک رکھ کر اُن کی اگیا کے موافق راج کاج کرتے تھے اور اُن کو
دن رات اس بات کا دھیان رہتا تھا کہ دھرتراشٹر اور گاندھاری کو کسی طرح کا دُکھ نہ ہووے اُنکو دُکھ پانے سے

درجودھن آد اپنے بیٹوں کے مارے جانے کا بڑا سوچ ہوگا اور دھرتراشٹر نے سیوا کرنا اور اگیا ماننا جدھشٹر کا
دیکھ کر کہا کہ اے راجا میں من سے کبھی یہ بات نہیں چاہتا تھا کہ تمھارے ساتھ دشمنی کروں نہیں معلوم کون میری
بدھ کو پھیر دیتا تھا راجہ جدھشٹر یہ بات سن کر بولے کہ اے چچا میں دن بھر لڑائی کر کے جب اپنے ڈیرے میں
جاتا تھا اس وقت یہ بچار کرتا تھا کہ چار دن کی زندگی کے واسطے اپنے بھائی اور بندھ کو مارنا واجب نہیں ہے
کل سے میں مہابھارت بند کروں گا جب صبح سو کر اٹھتا تھا تب پھر لڑائی کی تیاری کر کے جدھ کرتا تھا اس لیے
سمجھنا چاہیے کہ سب کے بھاگ میں اسی طرح موت لکھی تھی ہر اچھا میں کوئی حکمت نہیں چلتی جو ایشور نے چاہا
سو کیا راجا جدھشٹر ایسی باتیں کہہ کر دھرتراشٹر اور گاندھاری کا بودھ کرتے تھے اور راجا جدھشٹر کے راج میں ایسا
دھرم تھا کہ شیام سندر کی دیا سے پرجا کی اچھا کے موافق پانی برس کے بے فصل کے پھل اور پھول درختوں میں
لگے رہتے تھے اور سب چھوٹے بڑے خوشی سے رہ کر باگھ اور بکری ایک گھاٹ میں پانی پیتے تھے بدر جی
انھیں دنوں ایک برس پیچھے تیرتھ جاترا کرتے ہوئے جمنا کے کنارے میترے رکھیشور کے استھان پر آئے تھے جب
انھوں نے رکھیشور سے حال مارے جانے درجودھن آد کورو اور راج گدی پر بیٹھنا راجا جدھشٹر کا سن کر بڑا سوچ
کیا اور بدر جی کو یہ بیان معلوم ہوا کہ راجا جدھشٹر دھرتراشٹر اور گاندھاری کو اپنے مکان پر خوشی اور آدر سے رکھتے
ہیں بدر جی نے یہ سماچار سنتے ہی چت میں بڑا دکھ کر کے کہا کہ دیکھو یہ بڑے آشچرج کی بات ہے کہ دھرتراشٹر کا
من ایسی بپت پڑنے اور راج چھوٹنے اور سو بیٹوں کے مارے جانے پر بھی ابھی تک سنساری مایا موہ سے
الگ نہیں ہوا اور راجا جدھشٹر کے گھر رہنے کے واسطے چاہتا ہے ہم اس لیے دھرتراشٹر کو سنساری مایا موہ
چھوٹنے کی راہ دکھلا دیں تو اس میں انکا بھلا ہوگا بدر جی نے جب ایسا بچار کر پرمیشور کی اچھا پر سنتوکھ کیا اور
ہستنا پور میں راج مندر پر گئے تب راجا جدھشٹر نے بہت آدر سنمان کر کے ہاتھ جوڑ کر ان سے کہا کہ تم نے ہمارے
کل میں شیام سندر کے بھگت پیدا ہو کر بڑی کرپا سے اپنا درشن ہم کو دیا اور اپنے چرنوں سے کہ تمھارے ہر دے میں
آٹھوں پہر پرمیشور کا باس رہتا ہے ہمارا گھر پوتر کیا اے بدر جی تم نے ہم پانچوں بھائیوں کو لڑکوں کے برابر
پال کر بڑے دکھ میں ہماری سہایتا کی ہے جس سمے درجودھن اور کوروں نے ہم لوگوں کو لاکھ کے قلعہ میں رکھ کر
چاہا تھا کہ جلا کر مار ڈالیں اس وقت دیا کی راہ سے پہلے سے وہاں سرنگ کھدوا کر ہماری جان بچائی بہت
اچھا ہوا جو آپ آئے کہیے کون کون تیرتھ پر گئے تھے پربھاس چھیتر میں بھی گئے ہو تو جو کچھ حال شیام سندر کا
بتلاؤ جب سے مجھ کو راج دے کر گئے ہیں تب سے کچھ حال ان کا نہیں پایا بدر جی سب دوسرے تیرتھوں کا
حال برنن کیا پر سب جدوبنسیوں کا مارا جانا اور شری کرشن جی کے انتردھیان ہونے کا حال اس لیے نہیں کہا
کہ ارجن آ کر سب حال کہے گا جو میں کہتا ہوں تو راجا جدھشٹر کو بڑا دکھ ہوگا اچھے لوگ یہ کہہ گئے ہیں کہ ایسی بات
کسی کے سامنے نہ کہنا چاہیے جس کے سننے سے من اس کا دکھت ہو جب محل میں استریوں نے بدر کے
آنے کا حال سنا تب دروپدی وغیرہ نے بدر کو پرمیشور کا بھگت جان کر ڈنڈوت کی اور سب ہستنا پور باسی

اُن کے آنے سے خوش ہوگئے بدُر نے جب دھرتراشٹر کے دروازے پر وہاں سے جاکر انھیں اور گاندھاری کو
ڈنڈوت کی تب دھرتراشٹر نے بدُر سے گلے مل کر رو کر کہا کہ اے بھائی تمھارے جانے کے پیچھے میرے اوپر
بڑا دکھ پڑا اور میرے سب بیٹے مارے گئے راج گدی مٹ گئی بدُرجی یہ بات سُن کر بولے کہ اے بھائی مرلی منوہر
کی اچھا اسی طرح پر تھی اُنھوں نے پرتھوی کا بوجھ اُتارنے کے واسطے اوتار لیا تھا اب کہو کہ راجا جدھشٹھر تمھارے
ساتھ پریت اور کھانے پہرنے کا ستکار کس طرح کرتے ہیں دھرتراشٹر نے کہا کہ راجا جدھشٹھر مجھ سے بڑا پریم رکھ کر
مجھ کو اپنے باپ اور گاندھاری کو اپنی ماتا کی جگہ جانتے ہیں اور ارجن بھی میرا بہت آدر کرتا ہے بھیم سین راجا جدھشٹھر
کے پیچھے مجھ کو دُربچن سُنا کر یہ کہتا ہے کہ جب تمھارا بیٹا دُرجودھن راج گدی پر قائم تھا تب تم نے زہر ملا کر لڈو میرے
کھانے کے لیے بھیجا تھا اور پانچوں بھائیوں کو لاکھ کے قلعہ میں رکھ کر ہم کو جلا دینے کے لیے آگ لگوا دی تھی
اب تم اپنی پالنا ہم سے چاہتے ہو تمھارے برابر کوئی دوسرا پاپی اور اَدھرمی دنیا میں نہوگا یہ بات بھیم سین کی مجھ سے
سہی نہیں جاتی اور یہ باتیں کہہ کر مجھ کو دھمکا دیتا ہے کہ جو راجا جدھشٹھر سے میری چغلی کھاؤگے تو کھانے بنا تم کو
مار ڈالوں گا بدُرجی نے یہ بات سُن کر بڑا دُکھ کر کے کہا کہ دیکھو پرمیشور کی مایا ایسی پربل ہے کہ اتنی دُردشا ہونے پر
بھی دھرتراشٹر اور گاندھاری گھر کو نہیں چھوڑتے جس طرح لالچی آدمی پُرانے کپڑے کو نہیں چھوڑتا وہ بچھڑا اُس کے
پاس ہمیشہ نہ رہ کر ایک دن نشٹ ہوجاتا ہے یہ تن اُن کا اسی طرح سدا نہ رہے گا اُن کو بڑھاپا ہونے پر بھی اپنے
تن کی پریت نہیں چھوٹتی اس لیے ان کو گیان سکھلا کر سنساری مایا سے برکت کر دینا چاہیے جس میں اُن کی مُکت ہو
بدُرجی نے یہ بات بچار کر دھرتراشٹر سے کہا کہ اے بھائی یہ بات بھیم سین کی سچ جان کر اب تم کو راجا جدھشٹھر کے
گھر میں کسی طرح رہنا مناسب نہیں ہے تم نے اپنے راج بھوگ کرنے کے سمے ادھرم سے کیسا کیسا دُکھ بھیم سین کو
دیا تھا اور دُرجودھن تمھارے بیٹے نے سبھا کے بیچ اُن کی استری دروپدی کا چیر کھچوا کر ننگی کرنا چاہا اور بھیم سین کو
زہر دے کر پانچوں بھائی پانڈووں کو لاکھ کے قلعہ میں رکھ کر آگ لگوا دی اور اُنکا سب راج اور مال چھل سے
جوئے میں جیت کر تیرہ ۱۳ برس بن باس دیا یہ بات تم کو یاد ہوگی اب تم اُنھیں کے ہاتھ سے اس شریر کو جو سدا
نہ رہے گا پالتے ہو اور تمھارا جنم سنتان اور سنساری مایا موہ میں بیت گیا اب تم بوڑھے ہوئے اور سب بیٹے
تمھارے مارے گئے تس پر تم راجا جدھشٹھر کے گھر میں رہ کر کہتے ہو کہ راجا ہم کو اچھی طرح رکھتے ہیں اور اتنا دُکھ
اُٹھانے پر بھی تمھارا من برکت نہیں ہوتا ہے اے بھائی ہم نے سُنا تھا کہ پرمیشور کی مایا بڑی پربل ہے سو تم کو
اپنی آنکھ سے دیکھا کہ سب بیٹے اور پوتے تمھارے مارے گئے راج گدی جاتی رہی اور تم بھی مرنے کے
نزدیک پہونچے اور جس بھیم سین نے تمھارے بیٹوں کو مارا اُسی کے ہاتھ سے روٹی لے کر کھاتے ہو تم کو شرم
نہیں آتی تمھارے ایسے کھانے اور جینے پر دھکار ہے جس طرح کُتا لاٹھی مارنے سے بھاگ کر ٹکڑا روٹی کا
دینے میں پھر اُس کو کھا لیتا ہے اسی طرح تمھارا بھی حال سمجھنا چاہیے اے بھائی تم کو بڑھاپا آنے پر بھی
اپنے جینے کی آسا بنی رہ کر تمھارا من سنسار سے برکت نہیں ہوتا تم ہمیشہ زندہ نہیں رہوگے اس لیے تم کو

یہاں سے اُتراکھنڈ میں چلے جانا اُچت ہے وہاں ہر چرنوں میں دھیان لگا کر اپنا شریر چھوڑو جس میں مُکت ہے
سنسار میں تو تمہاری یہ گت ہوئی اب اپنے پرلوک کو بھی کیوں بگاڑتے ہو دھرتراشٹر نے یہ بات سُن کر کہا کہ اے
بھائی تم سچ کہتے ہو ہمارے من میں بھی یہی اچھا ہے پر ہم دونوں استری پُرش آنکھوں سے اندھے لاچار ہیں کسطرح
اُتراکھنڈ کو جاویں تب بدرجی بولے کہ ہم دونوں آدمیوں کو ہاتھ پکڑا کر اچھی طرح لے چلیں گے تم ہمارے بڑے بھائی ہو
تمہاری سیوا ہم کو کرنا اُچت ہے جب تک تم جیوگے تب تک ہم تمہارے ساتھ رہ کر تمہاری ٹہل اچھی طرح کریں گے
بدرجی کی یہ بات دھرتراشٹر و گاندھاری مان کر دونوں آدمی آدھی رات کو بدرجی کے ساتھ بغیر کہے راجا جدھشٹھر کے
اُتراکھنڈ کو ہردوار کی طرف چلے گئے آگے بدرجی دھرتراشٹر کا ہاتھ پکڑے اور گاندھاری اپنے پت کا ہاتھ پکڑے
ہوئے چلی گئی جب صبح ہوتے ہوئے راجا جدھشٹھر اسنان اور نت نیم کر کے ماتا پتا کو ڈنڈوت کرنے کے واسطے
اُن کے مکان پر گئے تب سُونا مکان پا کر بڑا سوچ کر کے من میں بچار کیا کہ وہ لوگ اپنے بیٹوں کے سوچ میں یا تو
کچھ دُکھت ہو کر نہ معلوم کہاں چلے گئے یا میرا کچھ اپرادھ سمجھ کر گنگا جی میں ڈوب مرے جب راجا جدھشٹھر یہ بات کہہ کر
رونے لگے تب سنجے نے کہا کہ میں یہ نہیں جانتا کہ وہ کہاں گئے پر بدرجی اُن سے کچھ باتیں کرتے تھے انہیں کے
ساتھ وہ گئے ہیں راجا جدھشٹھر یہ بات سُن کر راج سنگھاسن پر بڑی اُداسی سے بیٹھے تھے اُسی وقت نارد جی وہاں
آئے راجا نے اُنکو ڈنڈوت کر کے بڑے آدر سے بٹھال کر پوچھا کہ مہاراج ہمارے ماتا اور پتا نہ جانیں کہاں
چلے گئے کوئی جنگل کا جانور اُنکو کھا جائے گا یا کہیں کنوئیں میں گر کر مر جائیں گے اُن کا حال کچھ آپ کو معلوم ہو تو
بتلا دیجیے کہ ہم جا کر اُنکو خوشامد کر کے پھیر لاویں وہ کھانے پینے بنا بہت دُکھ پاتے ہوں گے آپ نے بڑی
کرپا کی جو اس بڑے دُکھ میں ہمارے پاس آئے نارد مُنی یہ بات سُن کر بولے کہ اے راجن یہ مایا روپی سنسار
جھوٹھا ہے دنیا میں جو پیدا ہوا وہ ایک دن ضرور مرے گا پرمیشور نے اسی واسطے اس کا نام مرت لوک
رکھا ہے تم دھرتراشٹر اور گاندھاری کے جانے کا سوچ بے فائدہ کرتے ہو دُکھ اور سُکھ کسی کے آدھین نہیں ہیں
پرمیشور کے ہاتھ میں یہ دونوں چیزیں ہیں جس طرح کھیلتے وقت بہت سے لڑکے ایک جگہ اکٹھا ہو کر کھیل ہو جانیکے
پیچھے الگ ہو جاتے ہیں اسی طرح نارائن جی جگت کو پیدا کر پھر مٹا دیتے ہیں اور جو تم اُن کے کھانے اور
پہرنے کا سوچ کرتے ہو یہ بھی پرمیشور کے آدھین سمجھو جب لڑکا گربھ میں رہتا ہے تب اُسے کون کھانے کو
دیتا ہے پرمیشور نے جس کی جیوکا جہاں بنا دی ہے اُس کو اسی جگہ پہونچتی ہے اس لیے اُن کی چنتا نہ کرنا
چاہیے جس طرح آدمی بیل کو ناتھ کر جدھر چاہتا ہے اُدھر لیجاتا ہے اُسکا کچھ بس نہیں چلتا اس طرح سنساری
آدمی اپنی استری اور لڑکے اور دھن کے جال میں مایا روپی رسّی سے بندھے ہیں پرمیشور جس کے اوپر دیال ہو کر
کسی سنت اور مہاتما سے بھینٹ کرا دیتے ہیں تب وہ آدمی گیان سیکھ کر اس مایا روپی پھند سے چھوٹ کر
مُکت پدوی پر پہونچتا ہے اے راجا تم دھرتراشٹر اور گاندھاری کے واسطے کہ وہ بوڑھے ہو کر تھوڑے دن اُن کے
مرنے میں رہے ہیں کچھ چنتا نہ کرو وہ دونوں تمہارے ماتا اور پتا بدرجی کے گیان سکھلانے سے مُکت ہو کر

اُن کے ساتھ ہماچل پہاڑ کے دکھن طرف سپت رکھیشوروں کے استھان پر چلے گئے ہیں وہاں ہر چرنوں کا
دھیان کرکے آج سے ساتویں دن اپنا بدن چھوڑ دیں گے اب انھوں نے سنساری مایا چھوڑ کر اپنے بدن کا
بھی موہ چھوڑ دیا تم کو اس وقت اُن کا پھیر لانا اُچت نہیں ہے سوچ تو اُن کے واسطے کرنا چاہیئے جو ہر بھگت
نہ ہوں اور جو آدمی سنساری جال سے چھوٹ کر پرمیشور کا دھیان کرنے لگے اُن کا سوچ کرنا برتھا ہے اِس لیے
تم کچھ چنتا نہ کرو پرمیشور کو سب کا مالک جانو نارد جی یہ بات کہہ کر وہاں سے چلے گئے اور راجا جدھشٹھر کو دھرتراشٹر
اور گاندھاری کے جانے کا سوچ چھوٹ کر نارد مُن کے اُپدیش سے سنساری بیوہار جھوٹا معلوم ہوا - اتنی کتھا
سُن کر رکھیشوروں نے سوت جی سے پوچھا کہ بدر جی کو دھرم راج کا اوتار کہتے ہیں اُن کی کتھا کس طرح پر ہے
سوت جی نے کہا کہ ہم تھوڑا سا حال بدر جی کا کہتے ہیں سُنو کہ کسی راجا نے مانڈبیہ رکھیشور کو جھوٹی چوری لگا کر
سولی دلوادی جب رکھیشور کو دھرم راج کے پاس لے گئے تب رکھیشور نے دھرم راج سے کہا کہ ہم نے اپنی جان
میں آج تک کوئی بُرا کرم چوری آدی نہیں کیا تھا کون پاپ کرنے کے بدلے ہم سولی دیے گئے اسکا حال کہو دھرم راج
نے یہ بات سُن کر کہا کہ تم نے لڑکپن میں ایک ٹیڑی کو کانٹے کی نوک سے چھید کر مار ڈالا تھا اُسی پاپ کے بدلے
تم کو سولی دی گئی یہ بات سُن کر رکھیشور نے کہا کہ اے دھرم راج لڑکپن میں پُن اور پاپ کا گیان نہ ہو کر اگیان
میں بہت ادھرم ہوتا ہے اُس پاپ کا ڈنڈ دینا نہ چاہیئے تم نے مجھ کو بے قصور سولی دلوادی اس واسطے ہم
پرمیشور سے چاہتے ہیں کہ تم داسی کے پُتر ہو کر سو برس تک مرت لوک میں رہو اسی شاپ سے دھرم راج داسی کے
پُتر ہو کر سو برس تک دنیا میں رہے اور دھرم راج جب تک بدر کا اوتار لیکر دُنیا میں رہے تب تک سورج دیوتا
نے کام دھرم راج کا اُن کے بدلے کیا اسی سبب سے بدر جی کو پرمیشور کی بھگت بنی تھی -

چودھواں ادھیاے

پہونچنا ارجن کا دوارکا سے اور پوچھنا جدھشٹھر کا حال شیام سُندر کا

سوت جی نے کہا کہ اے رکھیشورو نارد مُن کے جانے کے سات دن پیچھے دھرتراشٹر اور گاندھاری نے
تن اپنا چھوڑ دیا بدر جی اُن کا کریا کرم کرکے تیرتھ جاترا کرنے چلے گئے اور راجا جدھشٹھر نارد مُن کے گیان سمجھانے
سے سنساری بیوہار جھوٹا سمجھ کر اُداس چت بیچ دھیان پرمیشور کے رہا کرتے تھے شری کرشن جی جب اُنھیں
دنوں دوارکا پُری سے گولوک کو پدھارے تب اُن کے چلے جانے سے راجا کو کلجگ کے لچھن معلوم ہو کر بُرے
بُرے سپنے دکھلائی دینے لگے اور آدمیوں کے سوبھاؤ میں ادھرم اور کرودھ اور لوبھ اور کپٹ ادھک ہو کر استری
اور پُرش اور باپ اور بیٹے اور بھائی بندھ میں جھگڑا ہونے لگا راجا جدھشٹھر نے یہ سب لچھن کلجگ کے دیکھ کر
بھیم سین سے کہا کہ ارجن ہمارا بھائی سات مہینے سے شیام سُندر پران پیارے کا حال لانے کے واسطے

دوارکا پُری کو گیا ہے سو ابھی تک نہیں آیا اس کا کچھ سبب معلوم نہیں ہوتا اور نارد جی ہم سے کہہ گئے ہیں کہ
مُرلی منوہر نے پرتھوی کا بوجھ اُتارنے کے واسطے اوتار لیا تھا سو اُنھوں نے مہابھارت کرا کے پرتھوی کا بوجھ
دُور کیا اب اُن کو تھوڑا سا کام اور اس مرت لوک میں رہ گیا ہے اُس کو کر کے پرم دھام کو جائیں گے اب مجھے
دنیا میں بُرے لچھن دیکھنے سے جان پڑتا ہے کہ وقت آ پہونچا شیام سُندر کی دیا سے ہم نے اپنے دشمنوں کو
مار کر یہ سب سُکھ اور راج گدی پائی ہے اُن کے بنا مجھ کو دن رات نئے نئے اَسگن دکھلائی دیتے ہیں کہ میری
بائیں بھُجا اور آنکھ پھڑکتی ہے اور کبھی کبھی میرا بدن کانپنے اور کلیجہ دھڑکنے لگتا ہے مَن میں ڈر لگتا ہے اور
صبح کے وقت سیار سُورج کی طرف کھڑے ہو کر بولتے ہیں اور دن کو آکاش سے تارے ٹوٹتے ہیں اور جب میں
شکار کھیلنے جاتا ہوں تب سوج میرے بائیں طرف ہو کر نکل جاتے ہیں اور میرے چڑھنے کے گھوڑے اور ہاتھی
مجھ کو روتے دکھلائی دے کر دن رات کُتّے رویا کرتے ہیں اور رات کو اُلّو کی بولی سُننے سے مجھے ڈر معلوم ہو کر
چاروں طرف اندھیرا سا دیکھ پڑتا ہے اور ان دنوں بھونچال آنے سے پرتھوی بار بار کانپتی ہے اور تھوڑا بادل
آکاش پر ہونے سے بجلی گرتی ہے اور آندھی چل کر آکاش سے لہو برستا ہے اور سُورج میں پرکاش کم ہو کر ندی
نالے کا پانی سیدھا نہیں بہتا اور جب اگن ہوتری لوگ آہُت اگن میں ڈالتے ہیں تو اگن دیوتا خوش ہو کر
آہُت کو نہیں لیتے اور بچھڑے گئووں کا دودھ خوش ہو کر نہیں پیتے اور گئو کی آنکھ سے آنسو بہہ بہہ کر ساندھ دل سے
پریت نہیں کرتی ہیں اور دیوتاؤں کی مورت سے پسینا نکل کر میری سبھا میں آدمی ضرور جھوٹھ بولتے ہیں اور
لوگوں کے سبھاؤ میں کرودھ اور لوبھ زیادہ ہو کر کیتُ تارا آکاش پر نکلتا ہے سادھو اور مہاتما کا چت ہر بھجن میں
نہ لگ کر شہر میں کسی کے گھر منگلاچار نہیں ہوتا اور مجھ کو ہستناپور اُجاڑ سا دیکھ پڑتا ہے اور اے بھیم سین ان
سب لچھنوں سے جانتا ہوں کہ شیام سُندر پیارے ہمارے پران کی رچھا کرنے والے مرت لوک چھوڑ کر
بیکنٹھ کو پدھارے راجا جدھشٹھر جس سمے بیٹھے ہوئے ایسا سوچ کر رہے تھے اُسی سمے ارجُن دوارکا سے آ کر
راجا کے چرنوں پر گرے اور اُن کے سامنے اُداس چت ہاتھ جوڑ کر کھڑے ہوئے اور حال ارجُن کا اس طرح پر ہے
کہ شری کرشن جی نے بیکنٹھ جانے کے وقت دارک द्वारक سارتھی سے ارجُن کو کہلا بھیجا تھا کہ تم
دوارکا پُری سے سب بدھوا استری اور لڑکے اور بوڑھے اور دھن اور سب چیز جادوؤں کی ہستناپور لے جانا
اس لیے ارجُن اُن سبھوں کو اسباب سمیت دوارکا پُری سے اپنے ساتھ لے کر ہستناپور آتے تھے جب راہ میں
ہستناپور کے نزدیک قوم بھیل भिल्ल پہونچ کر سب مال لوٹنے لگی تب ارجن نے گانڈیو دھنکھ چڑھا کر بہت سے
بان اُن کو مارے مگر اُن بانوں سے کچھ کام نہ ہوا سب مال ڈاکو لوٹ لے گئے اُس وقت ارجُن نے اُداس ہو کر کہا
کہ دیکھو یہ ایسا وقت ہمارا آ پہونچا کہ میں نے جس دھنکھ بان سے بھیشم پتامہ اور کرن اور جے درتھ ایسے کتنے شور ویر کو
مار کر جیتا تھا اب وہی دھنکھ بان رہنے پر بھی میں ڈاکو لوگوں سے ہار گیا اس سے مجھ کو معلوم ہوا کہ وہ سب طاقت
میری کیول شیام سندر کی کرپا سے تھی اب وہ میری رچھا کرنے والے نہیں ہیں اس سے سب بل اور تیج میرا

جاتا رہا یہ چنتا کرنے اور مُرلی منوہر کے بیکنٹھ جانے سے ارجُن کا منھ بہت ملین ہوگیا تھا راجا جُدھشٹھر نے ارجُن کو اُداس دیکھ کر پوچھا کہ اے ارجن سب جُدبنشی اور سورسین نانا اور بسدیو ماما اور دیوکی اور اُگرسین راجا اور آکرور اور بلدیو جی اور پردمن اور آنرودھ اور چاردیش चारदेश سب لڑکے بالے مُرلی منوہر کے اور اودھو بھگت اور ستیہ ورکا باسی اچھی طرح ہیں اور شیام سندر ہمارے پران پیارے جن آد پرش بھگوان نے سنساری جیوؤں کے سُکھ دینے کے لیے جدوکل میں اوتار لیا ہے وہ سُدھرما سبھا میں آنند سے ہیں اے ارجُن تم بہت اداس دکھ پڑتے ہو تم کو کوئی روگ تو نہیں ہوا اور تم بہت دن تک دوارکا میں رہے ہو تمھارا کسی نے اپمان تو نہیں کیا یا سبھا میں تمھارا انادر تو نہیں ہوا یا تم نے کسی کو کوئی چیز دینے کو کہی تھی سو وہ تم نہیں دے سکے کسی براہمن یا مہاتما کا اپمان تو نہیں کیا یا کوئی بھوکھا تمھارے گھر آیا اُس کو بھوجن نہیں دے سکے یا کوئی براہمن یا لڑکا یا بوڑھا یا روگی یا استری دشمن کے ڈر سے تمھارے شرن میں آیا اور تم نے اُس کی رچھا نہیں کی اس سے تمھارا منھ ملین اور اُداس ہے تم نے کسی رجسوَلا حیض والی استری سے بھوگ تو نہیں کیا کسی چھوٹے آدمی سے لڑائی میں ہار تو نہیں گئے جس سے تمھارا تیج جاتا رہا یا اچھی چیز کھاتے وقت تم نے لڑکے یا بوڑھے دیکھنے والے کو اُس میں سے نہ دے کر اکیلے تو نہیں کھا لیا شیام سُندر پیاری مرت لوک چھوڑ کر بیکنٹھ دھام کو تو نہیں پدھارے اس لیے تمھاری یہ گت ہوئی ہے اس کا حال ہم سے کہو -

پندرھواں ادھیائے

کہنا ارجن کا حال انتردھیان ہونے شری کرشن جی کا راجا جدھشٹھر سے اور پریچھت کو راج گدی پر بٹھال کر چلے جانا پانچوں بھائی پانڈووں کا دروپدی سمیت اُتراکھنڈ میں اور اپنا تن تیاگ کرنا بیچ دھیان مُرلی منوہر کے

سُوت جی نے شونک آدک رکھیشوروں سے کہا کہ ارجُن راجا جُدھشٹھر سے یہ بات سُن کر پھر کچھ نہ بولے اور شیام سُندر کے چرنوں کا دھیان کر کے آنسو بہانے لگے کہ اُن کی ہچکی لگ گئی بات کہنے کی سامرتھ نہ رہی تھوڑی دیر بعد ارجُن نے اپنے من کو دھیرج دے کر راجا جُدھشٹھر سے کہا کہ اے پرتھوی ناتھ کیا کہوں شیام سندر بہاری ہم کو ٹھگ کر انتردھیان ہو گئے میں اُن کو بھائی ماموں کا بیٹا جانتا تھا جو ہم لوگ اُن کو پربرہم پرمیشور جان کر اُن کی سیوا کرتے تو بھوساگر پار اُتر کر آواگون سے چھوٹ جاتے پرمیشور کی مایا ایسی پربل ہے جس میں لپٹ کر ہم لوگوں نے ان کو نہیں پہچانا جس طرح ایک بار چندرما دچھ پرجاپت کے شاپ دینے سے بہت دن تک سُمدر میں جا کر رہا تھا یہ بات سب کوئی جانتا ہے کہ چندرما کے پاس امرت رہتا ہے مچھلیاں پانی کے بڑے بڑے جیو اور آدمیوں کے کھا جانے کے ڈر سے سدا امرت پینے کی اچھا رکھ کر چاہتی ہیں کہ جو ہم کو امرت ملتا تو مرنے سے بے ڈر ہو کر ہمیشہ زندہ رہتے چندرما ہزاروں برس تک مچھلیوں کے ساتھ

سمدر میں رہا اُنھوں نے جس طرح چندرما کو نہ پہچان کر اُس کو بھی سمدر کا ایک جیو سمجھا اُسی طرح ہم لوگوں نے بھی
شری کرشن جی کو پورن برھم نہ جان کر جدبنشی جانا اب ہم کو وہ بات سمجھ کر بڑا سوچ ہوتا ہے دیکھو ہم انھیں کی سہائتا
سے بڑے بڑے بیروں اور راجاؤں کو مہابھارت میں مار کر یہ سمجھتے تھے کہ ہم اپنے پراکرم سے ان کو مارتے ہیں اب ہم کو
اس بات کا بشواس ہوا کہ شیام سُندر کی دیا سے ہم نے اُن کو جیتا تھا جب سے وہ ہم کو یہاں چھوڑ کر آپ بیکنٹھ کو
چلے گئے تب سے اُن کے بغیر ہمارا پراکرم کچھ کام نہیں کرتا دیکھو میں وہی ارجن اور وہی دھنکھ بان اور وہی میرے
ہاتھ ہیں جن سے میں نے شری مہادیو جی اور گندھرب اور اندر اور رمے ناک راچھس کو لڑائی میں جیت کر بھیشم پتامہ
اور کرن اور جیدرتھ जयद्रथ اور بڑے بڑے شور بیروں کو مارا اور کیسے کیسے راجاؤں کو جیت کر جگیہ کرنے کے
واسطے روپیہ لایا اور اشوتھاما کا من نکال لیا تھا اور اب اُن سب ہتھیاروں کے ہوتے ہوئے بھی ایک شیام سُندر
کے نہ ہونے سے میں راہ میں ڈاکوؤں سے ہار گیا اور وہ لوگ مجھ کو جیت کر سب مال اور استری آد جو دوارکا سے اپنے
ساتھ لاتا تھا لوٹ لے گئے اِس سے میں اُداس ہوں جب استھان پر مجھ کو بپت پڑتی تھی اُسی جگہ اُن کا سُدرشن چکر
میری رچھا کرتا تھا اب میں اُن کے بنا کیونکر خوش رہوں اور کورو آد بیروں نے جب مہابھارت میں اپنے پراکرم
سے مجھ کو مارنا چاہا تب مرلی منوہر رتھ ہانکتے ہوئے میرے آگے کھڑے ہو گئے اور مجھ کو اپنے پیچھے رکھ کر میری
رچھا کی اور مجھ کو دھیرج دے کر کہتے تھے کہ تو مت ڈر بھیشم اور کرن آدک سب جو دھا مرے ہوئے ہیں اس طرح
اُن کی کرپا سے کوئی گھاؤ ہتھیار وغیرہ کا میرے بدن پر نہیں لگا جس طرح کوئی سادھو اور مہاتما کا بُرا چاہے تو پرمیشور
کی دیا سے اُن کا کچھ نہیں بگڑتا اور شیام سندر ہمارے دشمنوں کی عمر اپنی چتون سے کم کرتے جاتے تھے جب میں
لڑتے وقت کبھی کبھی اُن سے خفا ہو کر کہتا تھا کہ رتھ کو جلد جلد کیوں نہیں ہانکتے تب وہ دینا ناتھ مجھ کو اپنا بھگت
اور لڑکا جان کر کچھ بُرا نہیں مانتے تھے اے راجا میں انھیں کی دیا اور کرپا سے بڑے بڑے پرتاپی راجوں کے
سامنے مچھلی بیدھ کر دروپدی کو سوئمبر سے لایا اور تمھارے منع کرنے پر بھی اُن کا من پا کر کورووں کے سامنے
پرگٹ ہوا تھا اور جب دُرباسا رکھیشور نے کورووں کے بھیجنے سے آدھی رات کو جنگل میں جا کر ہم سے بھوجن
مانگ کر شاپ دینے کی اِچھا کی اُس وقت شری کرشن دینا ناتھ ہم لوگوں کو اپنا بھگت جان کر وہاں آئے اور
رکھیشور کے شاپ سے ہم کو بچا کر اُن کا اشیرباد دلایا یہ باتیں یاد کر کے میری چھاتی سوچ اور چنتا سے پھٹی جاتی
ہے جیسے مُردے کو کپڑا اور گہنا پہنا کر بٹھال دیو ویسے ہی میرا حال شیام سندر کے چلے جانے سے سمجھنا چاہیئے
اے پرتھوی ناتھ میں اُن کے ساتھ ایک تھالی میں کھانا کھاتا تھا اور ایک بچھونے پر سوتا تھا اور وہ پربرھما اُن
ہو کر میرا اتنا آدر کرتے تھے کہیے اب اس طرح ہماری رچھا اور آدر کون کرے گا اور کس کے آسرے اور بھروسے
ہم اتنا گھمنڈ رکھیں گے جب شری کرشن جی مہابھارت کرا کے یہاں سے دوارکا پُری کو گئے تب اُنھوں نے
من میں بچار کیا کہ یہ سب جدبنشی ہمارے کُل میں بڑے بلوان پیدا ہوئے ہمارے جانے کے پیچھے اُپدرو کر کے
دنیا کے لوگوں کو بڑا دُکھ دیں گے اِس لیے اپنے سامنے ان لوگوں کا بھی ناش کر دینا اُچت ہے پہلے اپنے ہاتھ سے اُکلنا

ادھرم سمجھ کر دُرباسا رکھیشور سے شاپ دلوا دیا تب چھپن کرور جدبنشی اس طرح آپس میں لڑ کر مر گئے جس طرح
سمندر میں بڑے جیو چھوٹے جیوؤں کو کھا جاتے ہیں اے دھرم راج یہ بات کہتے ہوئے میری جان اُسی وقت
نکل جاتی مگر شری شیام سُندر نے دارُک نام سارتھی سے یہ بات مجھے کہلا بھیجی تھی کہ تم استری اور لڑکوں وغیرہ کو
دوارکا سے ہستنا پور کو لے جا کر ہمارے بچھڑنے کا سوچ نہ کرنا اور ہم نے گیتا میں جو گیان تم کو بتلایا ہے اُسی کے
موافق شریر کو جھوٹھا اور چیتن آتما کو سچا جان کر سنساری مایا موہ میں نہ لپٹنا میں نے وہی گیان سمجھ کر سنتوکھ کیا ہے
نہیں تو اب تک میرا پران نکل جاتا اے پرتھوی ناتھ اب جینے کا کچھ سُکھ نہیں رہا اسی میں بھلا ہے کہ ہم لوگ بھی
اپنا بدن تپسیا میں گلا ڈالیں جب ارجن اتنی بات کہہ کر بہت بلاپ کر کے رونے لگے تب راجا جُدشٹھر نے بھیم سین وغیرہ
اپنے بھائیوں سمیت بڑی آواز سے رو کر کہا کہ اے ارجن اب ہم جی کر کیا کریں گے اور ہمارا یہ راج پاٹ کس کام
آوے گا اب ہم کو یہاں رہنا اُچت نہیں ہے پریچھت کو راج گدی دے کر ہم لوگ بدری کیدار میں چل کر اپنا
تن تیاگ کریں گے راجا جُدھشٹھر کا یہ کہنا پانچوں بھائی پانڈووں نے مان لیا اور جب رونے کی آواز محل میں جا کر
حال انتردھیان ہونے شیام سُندر کا استریوں نے سُنا تب کُنتی اور دروپدی آدنے رو پیٹ کر اتنا سوچ کیا کہ جس کا
حال برنن نہیں ہو سکتا اور کُنتی نے اُسی دُکھ میں شیام سُندر کے چرنوں کا دھیان دھر کر بدن اپنا چھوڑ دیا اور
راجا جُدھشٹھر نے پروہت کو بُلا کر ہستنا پور کی راج گدی پر پریچھت کو بٹھال دیا اور راج اندر پرستھ اور متھرا جی کا
بجر نابھ نام لڑکے کو جو شیام سندر کے کُل میں بچ گیا تھا دے کر جُدھشٹھر اور ارجن اور بھیم اور نکُل اور سہدیو پانچوں بھائی
اور دروپدی اُن کی استری نے اپنا اپنا کپڑا اُتار ڈالا اور ایک ایک لنگوٹی اور چادر پہن کر راج مندر سے باہر
نکلے اُس وقت جو براہمن اور کنگال وہاں پر آئے اُن کو منہ مانگا روپیہ دے کر اُتراکھنڈ کو چلے گئے اور ارجن کو
جو کچھ شری کرشن جی نے گیتا میں بتلایا تھا اُس کا چرچا آپس میں رکھ کر کچھ دنوں تک تپسیا اور دھیان شیام سندر
کا کرتے رہے پھر ہمالے میں جا کر ہر چرنوں کا دھیان کرتے ہوئے پہلے نکُل اُس کے پیچھے جُدھشٹھر آدچاروں
بھائی اور دروپدی نے اپنا تن گلا دیا اور بدُرجی نے اپنا شریر پربھاس چھیتر میں تیاگ کر دیا اور راجا پریچھت
راج گدی پر بیٹھ کر دھرم اور پرجا پالن کے ساتھ راج کرنے لگے اور اپنے انصاف سے رعیت کو خوش رکھا
اور تین مرتبہ سارسوت براہمن کو گرو بنا کر اشومیدھ جگیہ کر کے کلجگ کو ڈنڈ دیا اور اپنا بواہ راجا برات کی پوتی سے
کر کے دان اور دھرم میں اتنا خرچ کرتے تھے کہ ایک مرتبہ جگیہ کرتے وقت اُن کے پاس روپیہ نہ رہا تب
شیام سُندر کا دھیان کرنے سے بہت روپیہ اُن کو مل کر اچھی طرح جگیہ ہوئی اسی طرح تیسری اشومیدھ جگیہ
کرنے سے پہلے راجا جُدھشٹھر کو روپیہ کی ضرورت ہوئی نارد مُن نے اُن کے کہنے سے مرلی منوہر کو ہستنا پور
میں لا کر جُدھشٹھر سے کہا کہ اے راجا پچھلے جُگ میں راجا مُرت نے ایسا جگیہ کیا تھا کہ جس کے یہاں ہر ایک براہمن کو
ایک ایک تھالی اور لوٹا اور سُنہری چوکی اور لاٹھی بھوجن کرتے سمے نئی دے کر پھر وہ سب جوٹھے برتن شہر کے
ایک گڑھے میں پھکوا دیے جاتے تھے جگیہ ہونے کے پیچھے جتنے برتن سونے کے نئے بچ رہے تھے وہ آج تک

اُس شہر کے دکھن طرف گڑے ہوئے ہیں اُن برتنوں کو منگوا کر اپنی جگیہ کرو راجا جدھشٹھر نے وہی منگوا کر جگیہ میں خرچ کیے شیام سندر اپنے بھگتوں کی سب اچھا پوری کرتے ہیں اتنی کتھا سُن کر سونکادک رکھیشوروں نے پوچھا کہ راجا پریچھت نے کلجگ کو کس واسطے ڈنڈ دیا سُوت جی نے کہا کہ جب پریچھت ساتوں دیپ کے راجوں کو جیت کر اپنے بس میں کر چکا تب اُس نے بچار کیا کہ راجا جدھشٹھر کے راج تک دواپر جگ تھا اور اب کلجگ [illegible] ہے ہم اپنے راج میں کلجگ کو رہنے نہ دیں گے راجا پریچھت ایسا بچار کر یہ دیکھنے کے واسطے کہ ہمارے راج میں کلجگ نے عمل اپنا کیا یا نہیں لوگ بجے کرنے نکلے جس دیش میں پہونچتے تھے وہاں آدمیوں کو اپنے کرم اور دھرم سے پیشور کی چرچا اور دھیان میں لگے ہوئے نارائن جی کا گُن گاتے دیکھتے تھے کس واسطے کہ کلجگ نے تب تک وہاں اپنا دخل نہیں کیا تھا اور راجا سب رعیت سے کہتے تھے کہ تم لوگ اسی طرح اپنے کرم اور دھرم پر بند ہو اور جس جگہ پریچھت کی فوج پہونچتی تھی اُس دیش کے راجا اُن کا تیج اور پرتاپ دیکھ کر پہلے سے آ ملتے تھے اور بہت بھینٹ دے کر بنتی کرتے تھے کہ ہم لوگ راجا جدھشٹھر اور ارجن کے وقت سے تمہارے ادھین ہیں پریچھت یہ بات سن کر سب راجاؤں کا سنمان کر کے کسی کو دکھ نہیں دیتے تھے اور جو لوگ اُن کے بڑوں کا جس گاتے تھے اُن کو خلعت دے کر بدا کرتے تھے اس طرح راجا پریچھت دگ بجے کرتے ہوئے کُرچھیتر میں ندی کنارے پہونچے تو کیا دیکھا کہ ایک درخت کے نیچے ایک بَیل تین پیر ٹوٹے اور ایک پیر سے کھڑا ہے اور ایک گئو دُبلی پتلی روتی کانپتی ہوئی اُس کے پیچھے کھڑی ہوئی دونوں آپس میں باتیں کر رہے ہیں راجا یہ حال بَیل اور گائے کا دیکھتے ہی اپنے دھرم اور دیا سے ایک درخت کی آڑ میں کھڑے ہو کر اُن کی باتیں سُننے لگا پھر راجا نے یہ دیکھا کہ ایک شودر سیاہ رنگ بھیانک روپ راجا کی صورت بنائے ہوئے دُور سے اُس بَیل اور گائے کی طرف چلا آتا ہے

سوطھواں ادھیائے

بَیل روپی دھرم اور گئو روپی پرتھوی کا آپس میں باتیں کرنا اور درخت کی آڑ سے راجا پریچھت کا سُننا

سُوت جی نے سونک آدک رکھیشوروں سے کہا کہ اُس بَیل روپی دھرم نے گئو روپی پرتھوی سے پوچھا کہ تجھ کو کیا دُکھ ملا جو روتی ہے جو مجھ کو میرے تینوں پاؤں ٹوٹنے کا سوچ ہو تو اس کی وجہ یہ ہے کہ کلجگ میں بہت پاپی آدمیوں نے پیدا ہو کر دھرم اور کرم اپنا چھوڑ دیا اور شبھ کرم دُنیا سے اُٹھ گیا اور کلجگ باسی لوگ چاہتے ہیں کہ داماد سے روپیہ لیکر اپنی لڑکی کا بیاہ کریں اور بیٹے کو یہ بچار کر نہیں پالتے کہ جوان ہو کر باپ سے جھگڑا کرے گا اور برہمن لوگ بید پڑھنے میں آلس کرتے ہیں اور شودر لوگ بید اور پُران پڑھنے کی اچھا کرتے ہیں اور چھتریوں نے براہمنوں کی رچھا اور سیوا کرنا چھوڑ دیا اور راجا لوگ [illegible] (لگان) کے بدلے دونوں حصے

اناج کے رعیت سے لے کر کہتے ہیں کہ اپنا بیٹا یا بیٹی بیچ کر اور دو - یا اس واسطے تو روتی ہے کہ شیام سندر بہاری
جو تیرے اوپر اپنا چرن کمل رکھتے تھے دنیا سے بکنٹھ کو پدھارے اور کلجگ میں ادھرمی راجا ہو کر تیرے اوپر
بھوگ کریں گے ہم سے اپنے من کا حال بتلا گؤ نے یہ بات سُن کر کہا کہ تم سب کچھ جان بوجھ کر مجھ سے کیا پوچھتے ہو
جس سبب سے تمہارے تین پاؤں تپ اور چھما اور دیا کے ٹوٹ کر کیول ست ایک پاؤں رہ گیا ہے اُسی
کے لیے میرا رونا بھی سمجھو کیونکہ سُکھ آدمی کو دھرم اور سچائی سے ہے جب آدمی نے دھرم اور سچائی اور دیا چھوڑ دی
تب وہ پرمیشور کے بھید کو کبھی نہیں پہونچ سکتا اور یہ بات نہیں جانتا ہے کہ دھرم کرنے سے گیان ہوتا ہے
کوئی آدمی کہتے ہیں کہ ہمارا من سنسار سے برکت نہیں ہوتا سو بغیر گیان ہوئے سنساری موا کا چھوٹنا بہت مشکل
ہے اور میں چاروں برن کے آدمی اور راجا لوگوں کا سوچ کرتی ہوں کہ کلجگ آنے سے سب کسی کو دُکھ ہوگا اور
زیادہ رونا میرا اس واسطے ہے کہ برندابن بہاری بکنٹھ کو پدھارے جب اُن کے چرن کمل رکھنے سے شنکھ چکر گدا پدم
کے چنہہ میرے اوپر پڑ جاتے تھے تب میں بہت خوش ہوتی تھی ایسا کون جیو جگت میں ہے جس نے شیام سُندر کے
انتر دھیان ہونے کا سوچ نہیں کیا اور جو چھتیس ۳۶ گُن اُن میں تھے اُن کا برنن تم سے کرتی ہوں کہ سچ بولنا
آچار سے رہنا - ہردے میں دیا رکھنا - سُبھاؤ میں دھیرج رکھنا چھما کرنا - سنسار کی مایا موہ سے برکت رہنا
جو کچھ پراپت ہو اس میں سنتوکھ رکھنا - میٹھا بچن بولنا - اندری اور من کو بس میں رکھنا سب چھوٹے بڑوں کو
برابر جان کر کسی کا اپمان نہ کرنا کسی کے بُرا کہنے سے بُرا نہ ماننا کسی کام میں جلدی نہ کرنا سُنی ہوئی بات یاد رکھنا
اپنی کہی ہوئی بات نہ بھولنا - گیان کو استھر رکھنا - من میں بیراگ رکھ کر استری اور لڑکوں سے زیادہ محبت نہ رکھنا
دولت پا کر کسی سے ابھمان کی بات نہ بولنا - زیادہ طاقت ہونے سے گھمنڈ نہ کرنا - سب سے بہتر ہونا - سب
ودیا کو جاننا - دوسرے کا دُکھ دیکھ کر دُکھت ہونا - کسی سے نہ ڈرنا - جو کوئی اپنا دُکھ کہے اُس کو جی لگا کر سُننا
گزرا ہوا اور آنے والا اور موجود ان تینوں کا حال جاننا - اپنے من کا حال کسی سے نہ کہہ کر سمُندر کی طرح گمبھیر رہنا -
دھرم کی طرف سے من کو نہ ہٹانا - دھرم اور بید کی رچھا کرنا - دنیا میں ایسا کام کرنا جس میں سب کوئی اچھا کہے -
آنکھوں میں مروت رکھنا - کسی جیو کو دُکھ نہ دینا - جو کوئی دُکھی ہو کر اپنا مطلب کہے اُس کا مطلب پورا کر دینا -
پرمیشور کا تپ اور دھیان کرتے رہنا - سب سے ادھک بلوان ہونا - کسی شور بیر کو تینوں لوک میں کچھ مال
نہ سمجھنا - سادھو براہمن اور مہاتما کا آدر کرنا - پر اُپکار کرنا - اے بیل روپی دھرم شیام سندر کو ان سب گنوں کے
ہونے پر بھی کچھ اہنکار نہیں تھا سوائے چھتیس گنوں کے اور بہت سے اچھے کرم ان میں تھے جس وقت
اُن کو یاد کرتی ہوں اُس وقت میرا کلیجا پھٹا جاتا ہے دیکھو جس لچھمی کے ملنے کے واسطے سب دیوتا اور دُنیا کے
لوگ اتنا تپ اور جپ کرتے ہیں وہی لچھمی کمل بن چھوڑ کر دن رات شیام سندر کی سیوا میں رہتی ہے ایسے
مُرلی منوہر کی میں داسی ہوں جب دواپر کے آخر میں تمہارے پاؤں ٹوٹ گئے اور میں کنس آدک ادھرمی راجوں
کے ادھرم کرنے سے دُکھی ہوئی تھی تب بکنٹھ ناتھ نے جدُکل میں اوتار لے کر ہمارا اور تمہارا دُکھ چھڑایا تھا اور

اپنا جس سنسار میں پھیلایا ایسے پر اُپکاری پُرش کے بجوگ کا دُکھ کون سہہ سکتا ہے گئو روپی پرتھوی بَیل روپی دھرم سے یہ کہتی تھی اور راجا پریچھت کھڑے ہوئے سُنتے تھے۔

سترھواں ادھیاے

آنا کلجگ کا بَیل روپی دَھرم اور گئو روپی پرتھوی کے پاس اور بات چیت ہونا کلجگ اور راجا پریچھت سے اور جگہ بتانا پریچھت کا کلجگ کو رہنے کے واسطے

سُوت جی نے سونک آدک رکھیشوروں سے کہا کہ اسی وقت وہ شودر رتھ پر چڑھا ہوا بہت سی فوج ساتھ لیے ہوے راجوں کی صورت بنائے کالے کپڑے اور مکٹ پہنے سونٹا ہاتھ میں لیے گئو اور بیل کے پاس آکر رتھ پر سے اُتر پڑا اور گئو اور بَیل کو پاؤں سے ٹھوکر مار کر دھمکانے لگا وہ دونوں اُس کا روپ دیکھ کر ایسا ڈر گئے کہ گئو تو آنکھوں سے آنسو بہانے لگی اور بَیل نے ہگ اور موت دیا پریچھت سے جب ایسا ادھرم نہیں دیکھا گیا تب راجا نے بان نکال کر دھنکھ پر چڑھایا اور بڑا غصہ کر کے کلجگ سے کہا کہ ساتوں دیپ کا راجا میں ہوں تو کون دیش کا راجا ہے جو ہمارے راج میں راجا کی صورت بنا کر میری رعیت کو دُکھ دیتا ہے راجوں کا ایسا دھرم نہیں ہوتا کہ کسی کو دُکھ دیویں۔ شری کرشن مہاراج ترلوکی ناتھ دنیا سے چلے گئے اور ارجن ہمارے دادا گانڈیو دھنکھ رکھنے والے بیکنٹھ کو گئے اس لیے تو پرتھوی کو بنا راجا کے سمجھ کر گئو اور بَیل کو ایسا دُکھ دیتا ہے ادھرم کرنا چھوڑ دے نہیں تو تجھ کو ابھی مارے ڈالتا ہوں کلجگ یہ بات سُنتے ہی راجا کے ڈر سے چُپ چاپ کھڑا ہو گیا تب راجا نے بیل سے پوچھا کہ تم کون ہو اور تینوں پاؤں تمھارے کس نے توڑے تم کوئی دیوتا ہو کہ ہم کو بھرم دینے کے واسطے تو نہیں آئے ہم نے راج میں تمھارے برابر کسی کو دُکھی نہیں دیکھا اور تم کچھ سوچ مت کرو ہمارے ملنے سے تمھارا سب ڈر چھوٹ گیا اور ہم تمھارا دُکھ دُور کریں گے راجا یہ بات بَیل سے کہہ کر پھر گئو سے بولا کہ تو مت رو میں ادھرمیوں اور پاپیوں کا ڈنڈ دینے والا موجود ہوں راجوں کا یہی دھرم ہے کہ چور اور کُکرمی آدمیوں کو ڈنڈ دیویں جس راجا کے دیس میں پرجا دُکھ پاوے اُس کے چار گُن ناش ہو جاتے ہیں ایک تو کیرت اُس کی نہیں رہتی ہے دوسرے عمر اس کی کم ہو جاتی ہے تیسرے گیان چھوٹ جاتا ہے چوتھے پرلوک بگڑ جاتا ہے راجوں کو ایسا چاہیئے کہ جو کوئی اُن کے راج میں دُکھی ہو اُس کا دُکھ چھڑا دیا کریں راجا کو اتنا دھرم رکھنے سے پھر کچھ تپ اور جپ کرنے کی ضرورت نہیں اسواسطے میں اس شودر کو مار ڈالوں گا یہ سنساری جیوؤں کو بہت دُکھ دیتا ہے راجا نے پرتھوی سے یہ بات کہکر پھر بیل سے پوچھا کہ تمھارا پاؤں کس نے توڑا ہم کو جلد بتاؤ ہم اُسکے ہاتھ کاٹ ڈالیں گے جو ہم شری کرشن جی کے داس ہو کر تمھارا دُکھ نہ چھوڑا دینگے تو ہمارے کُل میں دوش لگے گا اگر کوئی دیوتا بھی ہمارے راج میں آکر کسی کو دُکھ دے تو ہم اُس کو بھی مار ڈال سکتے ہیں آدمی کی کیا طاقت ہے

جو کسی کو دکھ دے سکے یہ بات سُن کر بیل روپی دھرم اپنا سر جُھکا کر راجا پرچھت سے بولا کہ پانڈو وُن کے بنش میں
اسی طرح سب راجا دھرماتما ہوتے چلے آئے ہیں اُن کے راج میں کسی نے دُکھ نہیں پایا ارجن تمھارے دادا ایسے
دھرماتما اور ہربھگت تھے کہ جن کے سارتھی شری کرشن جی تر لوکی ناتھ ہوئے تم کو اسی طرح اُچت ہے کہ تم ہمیشہ دُکھی
اور غریب لوگوں کا سوچ رکھا کرو اور میں بید اور شاستر کی بات سے لاچار ہو کر یہ نہیں جان سکتا کہ مجھ کو کس نے
دُکھ دیا اس لیے میں کس کا نام بتلاؤں جس کا نام بتلاؤں گا تم اُس کا سنکوچ کرو گے اپنی قسمت کا پھل بھوگتا ہوں
یہ بات دنیا میں ظاہر ہے کہ سب کوئی اپنے اپنے اَدھرم کے بدلے دُکھ پاتے ہیں کسی کو اپنے من کے سنکلپ بکلپ سے
دُکھ ہوتا ہے اور کوئی لوگ کہتے ہیں کہ آدمی سب سُکھ اور دُکھ پرمیشور کی اِچھا سے بھوگتا ہے یہ بات بچارنا چاہیے
کہ پربھم پرمیشور کو جن کی اِچھا سے سب جیو پیدا ہوتے ہیں کیا مطلب ہے کہ کسی کو دُکھ دیویں نارائن جی کو اس
بات کا دوش لگانا اُچت نہیں ہے کوئی کہتے ہیں کہ آدمی اَدھرم کرنے سے دنڈ پاتا ہے اَدھرم کرنے میں بھی
آدمی کا کچھ بس نہیں رہتا کس واسطے کہ آدمی کی اِچھا کے موافق سب باتیں نہیں ہوتی ہیں کہتے ہیں کہ دُکھ دشمن سے
پہونچتا ہے دوست کسی کو دُکھ نہیں دیتا اس واسطے دشمن کا پیدا کرنا اپنے ادھین سمجھنا چاہیے کس واسطے کہ جب تک
آدمی ماں کے پیٹ میں رہتا ہے تب تک اُس کا کوئی دشمن نہیں ہوتا جب آدمی پیدا ہو کر سیانا ہوتا ہے تو لوگوں سے
بِرودھ کر کے اپنا دشمن آپ کھڑا کرتا ہے اس سے میں کسی کا نام نہیں بتلا سکتا کہ کس نے مجھ کو دُکھ دیا ہے تم اپنی بُدھ
سے جان لو جب راجا پرچھت نے یہ سب گیان بیل روپی دھرم سے سُن کر شری کرشن جی کے چرنوں کا دھیان کیا
تب راجا کو انتہ کرن کی شُدھتا سے معلوم ہوا کہ بیل روپی دھرم اور گئو روپی پرتھوی اور شودر روپ راجا کلجگ ہے
اور اسی شودر نے دھرم کا پانوں توڑ کر پرتھوی کو دُکھ دیا اور اس پرتھوی کے مالک پرمیشور تھے سو وہ پرم دھام کو گئے
اسی سبب سے پرتھوی چنتا کرتی ہے پاپی کا نام لینے سے پاپ اور دھرماتما کا نام لینے سے پُن ہوتا ہے
بیل روپی دھرم نے اسی واسطے کلجگ کو پاپی سمجھ کر اُس کا نام نہیں بتلایا پہلے دھرم کے چاروں پیر تپ ست شوچ
اور دیا کے بنے تھے کلجگ میں زیادہ پاپ ہونے سے تین پیر دھرم کے ٹوٹ گئے اُن تینوں پاپوں کے نام جن سبب
سے دھرم کے تین پیر یعنی تپ اور شوچ اور دیا کے ٹوٹ گئے ہیں اہنکار اور پرائی استری سے بھوگ کرنا اور شراب
پینا سمجھنا چاہیے کیوں ست ایک پیر دھرم کا رہ گیا اُس کو بھی یہ کلجگ توڑا چاہتا ہے راجا نے یہ بات من میں
بچار کر بیل اور گئو کو دھیرج دیا اور کرودھ کر کے تلوار کو نکال کر کلجگ پر مارنے دوڑا جب کلجگ نے دیکھا کہ دھرماتما
راجا غصے سے بھرا ہوا مجھے مارنا چاہتا ہے اور میں ایسی سامرتھ نہیں رکھتا جو اُس کے ساتھ لڑ سکوں تب کلجگ
اپنا بچاؤ کر راجا کے پانوں پر گر پڑا اور اپنی جان بچانے کے واسطے بنتی کرنے لگا تب راجا نے اپنے دھرم اور دیا
سے تلوار نہیں چلائی کہا کہ اے کلجگ جہاں راجا یدھشٹھر اور ارجن ہمارے داداوں کا راج تھا وہاں تجھ کو رہنا نہ چاہیے
تو ادھرمی پاپیوں کا ساتھی ہو کر جس راجا کے دیش میں رہے گا اُس کا من اَدھرم کرنے کو چاہے گا تجھ میں لالچ
اور اہنکار اور جھوٹھ اور کپٹ اور جھگڑا اور کام اور کرودھ اور موہ بھرا ہوا ہے اس لیے بھرت کھنڈ میں جہاں تک

بج ہمارا راج ہے اور وہاں سب کوئی اپنے دھرم اور کرم سے ہیں ست رہ آدمی لوگ اس بھرت کھنڈ میں تپ جگیہ دان دھرم برت پوجا پرمیشور کی کرنے سے راج گدی اور بہت طرح کا سکھ پاکر مکت پدوی کو پاتے ہیں اور ان کو دکھ کبھی نہیں ہوتا تو ایسی جگہ رہ کر بگھن (خلل) کرے گا اور تیرے رہنے سے پاپ زیادہ ہوگا میرا کہنا مان نہیں تو تیری جان بچنا مشکل ہے کلجگ نے ہاتھ جوڑ کر راجا سے گڑگڑا منتی کی کہ مہاراج آپ دھرماتما اور انصاف کرنیوالے ہیں میری عرض سنیئے کہ برہما جی نے ست جگ ترتیا اور دواپر کلجگ چار جگوں کو بنا کر ان کی حد باندھ دی ہے ست جگ ترتیا دواپر تینوں جگ اپنا اپنا راج کر چکے اور میں کلجگ ہوں اب میرے بھوگ کرنے کا سمے آیا ہے اور آپ مجھ کو آگیا دیتے ہیں کہ تو ہمارے راج میں مت رہ ساتوں دیپ میں آپ کا راج ہے میں کہاں جاکر رہوں اور جو برہما جی نے چاروں جگوں کی حد باندھ دی ہے وہ کسی طرح مٹ نہیں سکتی اور اے پرتھوی ناتھ آپ میرے اوگنوں کو دیکھتے ہیں اور گنوں کی طرف دھیان نہیں کرتے مجھ میں ایک بڑا گن ہے وہ آپ سے کہتا ہوں کہ ست جگ کے بیچ جس راج میں ایک آدمی پاپ کرتا تھا اس راج بھر کے آدمی ڈنڈ پاتے تھے اور ترتیا میں ایک آدمی کے اپرادھ کرنے سے گانؤں بھر ڈنڈ پاتا تھا اور دواپر میں ادھرم کرنے سے پروار بھر کو ڈنڈ ملتا تھا اور کلجگ میں جو آدمی جس انگ سے پاپ کرتا ہے اس کو پکڑ کر اسی انگ کا ڈنڈ دیتا ہوں دوسرے جگوں میں آدمی کو مانسی پاپ کرنے سے ڈنڈ ملتا تھا اور کلجگ میں مانسی پاپ نہ ہوکر مانسی پن کا پھل ملتا ہے راجا کو جب یہ بات سن کر بھی دیا نہ آئی تب پھر کلجگ بولا کہ اے پرتھوی ناتھ مجھ میں ایک اور گن بہت بڑا ہے کہ ست جگ میں جو کوئی اپنا پرلوک بنانے کے واسطے دس ہزار برس تک تپ کرتا تھا تب اس کی اچھا پوری ہوتی تھی اور ترتیا میں جب آدمی لوگ بہت سا روپیہ لگا کر ہزار برس تک جگیہ کرتے تھے تب ان کا مطلب پورا ہوتا تھا اور دواپر میں سو برس تک پوجن اور دھیان نارائن جی کا کرنے سے من کی مراد ملتی تھی اور میرے راج میں جو کوئی ایک ساعت بھی دھیان شیام سندر کا اپنے سچے من سے کرے یا انکا نام لیوے یا کانوں سے ان کی لیلا اور کتھا سنے وہ اپنے مطلب کو پہونچ کر بہت جنموں کے پاپ سے چھوٹ جاتا ہے جب یہ گن سن کر راجا پریکھیت بہت خوش ہوا تب کلجگ نے کہا کہ اے پرتھوی ناتھ دیا کرکے مجھ کو جیو دان دیجئے اور جہاں کہئے وہاں جاکر رہوں میں آپ سے بہت ڈرتا ہوں آپ کے حکم میں رہوں گا جب کلجگ نے ہاتھ جوڑ کر بنتے کیا تب راجا نے اس کو دین جان کر اپنا دھرم بچارا کہ شرن آئے کو کوئی نہیں مارتا ایسا سمجھ کر بولا کہ اے کلجگ جس جگہ آدمی جوا کھیلتے ہیں اور جہاں پینے کے واسطے شراب بکتی ہے اور جس مکان میں بیشیا (رنڈیا) رہتی ہے اور جہاں پر جیون کو جان سے مارتے ہیں وہاں جاکر تو رہ یہ سن کر کلجگ نے دین ہوکر راجا سے پھر کہا کہ ان چار جگہوں میں میرا کل پروار نہیں سما سکتا تب راجا نے خوش ہوکر کہا کہ جس جگہ سوم (بخیل) آدمی کے پاس روپیہ پیسا سونا چاندی ہو اور وہ اس میں سے دان اور دھرم نہ کرے وہاں بھی جاکر رہ سوائے ان پانچ جگہوں کے اور کہیں جو تو اپنا دخل کرے گا تو ہم تجھ کو مار ڈالیں گے کلجگ نے راجا کو دھرماتما اور بلوان دیکھ کر

اُن کی بات مان کر اپنے من میں کہا کہ جب راجا کا من دھرم کی طرف سے پھریگا تب ہم اوسر پاکر اپنا مطلب نکال
لیں گے کلجگ یہ بات بچلا کر راجا سے بدا ہوا اور اُنھیں پانچوں جگہوں میں جہاں راجا نے بتلایا تھا آکر ڈیرا کیا سوت جی
نے یہ کتھا سنا کر سونکادک رکھیشوروں سے کہا کہ جو کوئی اپنا بھلا چاہے وہ ان پانچوں باتوں سے کنارہ رکھے اور راجا کو
یہ بات کبھی نہ کرنا چاہیے کس واسطے کہ راجا کے ادھین سب رعیت رہتی ہے جب کلجگ کو جانے کے پیچھے
راجا پریکھیت نے اس بیل کے تینوں پیر ٹوٹے ہوئے اپنے دھرم سے اچھے کرکے گاے کو دھیرج دیا تب
وہ بیل اپنا دھرم روپ اور گئو پرتھوی روپ ہوکر اپنے استھان کو چلے گئے اور راجا نے راج گدی پر آکر یہ
حال براہمن اور رکھیشوروں سے کہا وہ لوگ سُن کر بولے کہ اے راجا تم نے اچھی بات کی اب کلجگ تمھارے
راج میں اپنا عمل نہیں کرسکتا پھر راجا پریکھیت نے اپنے دیش میں یہ ڈھنڈھورا پٹوا دیا کہ کوئی جیو ہنسا[جان مارنا ۱۲] نہ کرے
اور شراب نہ پیوے اور رجوا نہ کھیلے اور دھن پاکر جتھا شکت دان کرے اور پر استری کے ساتھ بھوگ نہ کرے
جو کوئی دیوتا اور سادھو اور سنت اور براہمن اور گئو اور بید اور شاستر کو نہیں مان کر ان پانچوں باتوں میں سے
کوئی کام کرے گا اُس کا ہم اَن اور دھن لوٹ کر ڈنڈ دیویں گے اور پریکھیت کے راج میں اُن کے ڈر سے
سب لوگوں نے اُدھرم کرنا چھوڑ دیا اور راجا پریکھیت دھرم کو بڑھاتے ہوئے ہستنا پور میں راج کاج کرنے لگے
اور ہمیشہ کتھا اور لیلا پرمیشور کی سُن کر اُن کے چرنوں میں دھیان لگائے رہتے تھے اور اُن کے راج میں بھی
سب رعیت اپنے دھرم سے رہ کر خوش تھی -

اٹھارھواں ادھیاے

جانا پریکھیت کا شکار کھیلنے کے واسطے جنگل میں اور دخل کرنا کلجگ کا پریکھیت کے من میں اس لیے ڈال دینا راجا کا مرا ہوا سانپ بھانڈی رکھ کے گلے میں اور بھانڈی رکھ کے بیٹے شرنگی भाराडी ऋषि शृंगी رکھ کا شاپ دینا راجا پریکھیت کو

سُوت جی سونک آدک رکھیشوروں سے کہتے ہیں کہ جبتک پریکھیت نے راج کیا تب تک اُن کی نیت اور
دھرم سے کلجگ نے وہاں عمل نہیں پایا اور راجا پریکھیت رتھ پر بیٹھ کر اپنی پرجا کی رچھا کرنے کے لیے اپنی
راج میں چاروں طرف گھومتا اور ایک چھتر راج کرتا رہا اور کلجگ کو کچھ مال نہ سمجھ کر اُس کو پڑا رہنے دیا اتنی کتھا
سُن کر سونک آدک رکھیشوروں نے سوت جی سے کہا کہ آپ پرمیشور کی کتھا ہیں بڑے جوگ ہو کر امرت روپی رس
ہم لوگوں کو پلاتے ہیں آپ کے ست سنگ سے ہمارا جنم سپھل ہوا جو آپ ایسا کہیں کہ تم لوگ رکھیشور ہو تمھارا
جنم اسی طرح شدھ ہو جاوے گا تو تم یہ یقین کر کے جانو کہ جو سکھ تمھارے ست سنگ سے ملتا ہے وہ سکھ سورگ اور
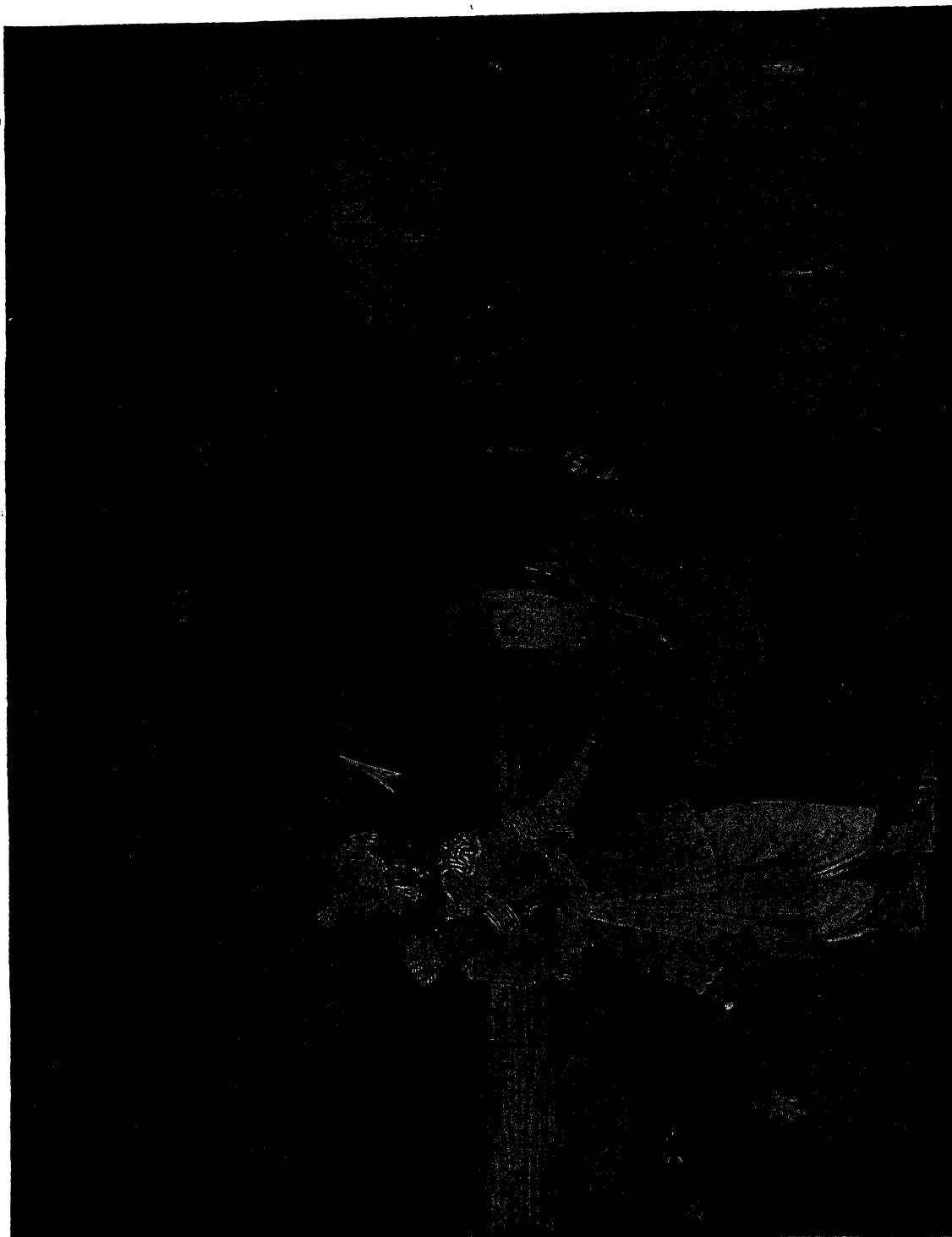
بیکنٹھ میں نہیں ملتا اب جس طرح راجا پریچھت نے اپنا تن تیاگ کیا وہ حال برنن کیجیے سوت جی نے کہا کہ جب راجا پریچھت بوڑھا ہوا تب راجا نے بچار کیا کہ جیو مارنا ادھرم ہے سو تو میں نے چھوڑ دیا اور راجوں کا یہ دھرم ہے کہ جنگل میں جا کر شکار کھیلا کریں اس بہانہ سے بہت سے دیش دیکھنے میں آتے ہیں جو ہرن جنگل میں بوڑھا ہو جائے اس کو ضرور مارنا چاہیئے ہمیشہ سے راجا لوگ ایسا کرتے آئے ہیں یہ بات بچار کر ایک دن راجا نے جنگل میں جا کر بہت سے جیووں کو شکار میں مارا پھر ایک ہرن کے پیچھے جو گھائل ہو کر بھاگا تھا دوپہر کے وقت گھوڑا اپنا دوڑایا تو اپنے ساتھیوں سے علٰحدہ ہو گیا جب راجا کو گرم ہوا چلنے سے بہت پیاس لگی اور پانی ڈھونڈھنے کے واسطے چاروں طرف پھرنے لگا تو اُس جگہ بھانڈی رکھ کی کٹی دکھلائی دی اور وہ رکھیشور بڑے جوگ ور مہاتما ہمیشہ جنگل میں رہتے تھے اور جو دودھ بچھڑے کے پیتے وقت گؤ کے تھن سے ٹپکتا تھا اُسی کو پی کر پرمیشور کا بھجن کرتے تھے راجا نے کٹی کو دیکھتے ہی وہاں جا کر رکھیشور سے کہا کہ میں راجا پریچھت ابھمن کا بیٹا بہت پیاسا ہوں دیا کر کے تھوڑا پانی مجھ کو پلاؤ اسی طرح کئی مرتبہ راجا نے رکھیشور سے پانی مانگا اور رکھیشور مہاراج اُس وقت آنکھ بند کیے ہوئے پران اپنا برھمانڈ پر چڑھائے ہوئے پرمیشور کے دھیان میں ایسے لگے ہوئے تھے کہ اُن کو اپنے بدن کی بھی خبر نہ تھی اِس سبب سے اُنھوں نے راجا کی بات نہیں سُنی اور نہ اُن کو کچھ جواب دیا اُس وقت جیو ہنسا کرنے سے کلجگ نے راجا کے من میں اپنا دخل کر کے کپٹ پیدا کیا جب راجا کو دھرما تما اور ہر بھگت ہونے پر بھی زیادہ بھوکھ اور پیاس لگنے سے غصہ پیدا ہوا تب اُس نے بچارا کہ دیکھو ہم ساتوں دیپ پرتھوی کے راجا ہو کر اس براہمن کے دروازے پر پانی مانگنے آئے اور اس رکھیشور نے ہم کو دیکھ کر جھوٹی سمادھ لگا کر ہماری بات کا جواب بھی نہ دیا پانی کو کون پوچھے اِس سے اِس کو کچھ ڈنڈ دینا چاہیئے پر میں پانڈووں کے کُل میں پیدا ہوں براہمن کو کس طرح کو ڈنڈ دوں جب ایسا بچار کر راجا گھوڑے پر سے اُترا تو اُس نے اُسی جگہ ایک مرا ہوا سانپ پڑا دیکھ کر من میں کہا کہ سانپ اس کے گلے میں ڈال دوں تو سانپ کے ڈر سے رکھیشور اپنی آنکھ کھول دیگا ایسا بچار کر راجا نے غصہ سے اُس سانپ کو اپنے دھنکھ سے اُٹھا کر بھانڈی رکھ کے گلے میں ڈال دیا لیکن وہ رکھیشور پرمیشور کے دھیان میں ایسا ڈوبا ہوا تھا جیسے سانپ کے ڈالنے سے بھی کچھ ڈر نہ ہو کر جیوں کا تیوں اپنی جگہ آنکھ بند کیے ہوئے پرمیشور کے دھیان میں بیٹھا رہا اور راجا نے اپنے مکان پر آ کر جیسے مکٹ اپنے سر پر سے اُتارا ویسے ہی اُس کو گیان ہوا تب بڑے سوچ سے من میں کہنے لگا کہ دیکھو سونے میں کلجگ کا باس ہے سو میرے سر پر تھا اور شکار کھیلنے سے میری بدھ بدل گئی جو میں نے مرا ہوا سانپ رکھیشور کے گلے میں ڈال دیا اب میں سمجھا کہ کلجگ نے مجھ سے اپنا بدلا لیا اس پاپ سے میرا کیسے اُدھار ہوگا جب کوئی آدمی نارائن جی سے بیمکھ ہو کر گؤ اور براہمن کو دُکھ دے تو سمجھنا چاہیئے کہ اُس کے دن بُرے آئے ہیں میں نے آج براہمن کو بڑا دُکھ دیا اِس سے مجھ کو معلوم ہوا کہ میری عمر اور دولت جاتی رہے گی یہاں راجا اپنے گھر بیٹھا ہوا اس طرح سوچ کرتا تھا اور جس مکان میں بھانڈی رکھیشور دھیان میں بیٹھے تھے وہاں

جب رکھیشوروں کے لڑکوں نے کھیلتے ہوئے یہ حال دیکھا تب ایک لڑکے نے بھانڈی رکھیشور کے بیٹے شرنگی رکھ
سے جو کوشکی ندی کے کنارے لڑکوں میں کھیلتا تھا جاکر کہا کہ تمھارے باپ کے گلے میں راجا پریچھت سانپ ڈال گیا
ہے یہ بات سنتے ہی شرنگی رکھ جو برہماجی سے بردان پاکر بچن اپنا سُدھ رکھتا تھا کرودھ میں بھر گیا اور آنکھیں
اُس کی لال ہوکر بدن کانپنے لگا اُسی وقت شرنگی رکھ نے ندی کنارے جاکر اپنا ہاتھ اور پانوں دھویا اور آچمن
کرکے ہاتھ میں پانی لیکر شاپ دیا کہ آج کے ساتویں دن تچھک سانپ کے کاٹنے سے راجا پریچھت مرجائے
ایسا شاپ دے کر بولا کہ دیکھو شری کرشن جی بیکنٹھ کو گئے اس لیے کلجگ باسی راجا روپیہ اور راج کے غرور
میں اندھے ہوکر براہمنوں کو دُکھ دیتے ہیں جس طرح کوئی آدمی دروازہ رکھانے کے واسطے کُتا پالے اور وہ کتا
اُسی کو کاٹ کر جگیہ کی تھالی میں منھ ڈال دے اسی طرح راجا لوگ تو نوکر کی طرح رکھیشوروں کی رچھا کرنے کے
واسطے ہیں اب کلجگ کے راجوں کا یہ حال ہے کہ براہمنوں کی کرپا اور آشیرباد سے راج گدی پاکر انھیں کو دُکھ
دیتے ہیں یہ ارجن اور جدھشٹھر کے کل میں ایسا ادھرمی راجا ہوا کہ جس نے میرے باپ کے گلے میں سانپ
ڈال دیا اور راجوں نے براہمنوں کو کمزور جانا اس لیے ہم اُن کو اپنی سامرتھ دکھلاتے ہیں شرنگی رکھ سب لڑکوں کو
ایسی بات اور شاپ دینے کا حال سُناکر بھانڈی رکھیشور کے پاس آیا اور جب اپنے باپ کو بیچ دھیان پرمیشور کے
اور مرا ہوا سانپ گلے میں پڑا دیکھا تب سانپ کو گلے سے نکال کر رونے لگا اور باپ کا نام لیکر پکارا اُس کی
آواز سُنتے ہی بھانڈی رکھ نے سمادھ کھول کر اپنے بیٹے سے پوچھا کہ تو کس واسطے روتا ہے شرنگی رکھ نے کہا کہ
پریچھت تمھارے گلے میں سانپ ڈال گیا اس لیے میں روتا ہوں یہ بات سُن کر بھانڈی رکھ نے کہا کہ اے
بیٹا تو نے کچھ شاپ تو نہیں دیا شرنگی رکھ بولے کہ میں نے اس ادھرم کرنے کے بدلے راجا کو یہ شاپ دیا ہے
کہ سات دن پیچھے تچھک سانپ کے کاٹنے سے راجا مرجاوے یہ بات سُن کر بھانڈی رکھ بہت اُداس
ہوگئے اور کرودھ کرکے اپنے بیٹے سے کہا کہ اے مورکھ تو نے بہت بُرا کام کیا جو ایسے دھرماتما راجا کو جس کے
راج میں کلجگ نے دخل نہیں پایا تھا شاپ دیا دیکھ شری کرشن جی بیکنٹھ ناتھ نے اُس کی رچھا ماں کے
پیٹ میں کی اور کوروؤں اور پانڈوؤں کے محل میں یہی ایک راجا تھا جس کے راج میں ہم سب براہمن اور رکھیشور
بڑے آرام اور خوشی سے رہ کر کسی پُرش اور پنچھی کو بھی دُکھ نہیں ہے اور شیر اور بکری ایک گھاٹ پانی پیتے ہیں تو نے
تھوڑے اپرادھ سے بہت ڈنڈ اُس کو دیا اُس کے اوگن کو لیا اور گُن کو چھوڑ دیا پریچھت کے مرنے کے پیچھے
ادھرمی راجا ہوں گے اور اُن کے راج میں کلجگ اپنا دخل کرکے آدمیوں سے پاپ کرا دیگا دیکھ راجا میرے
استھان پہ آیا تو مجھے اس کو کھانا کھلا کر آدر کرنا چاہیئے تھا یہ بڑے شرم کی بات ہوئی کہ میں نے اس کو ایک لوٹا
پانی بھی نہ دیا اور تو نے ایسا شاپ بشنو راجا کو دیکر شری کرشن جی کا اپرادھ کیا راجا کے مرنے کے پیچھے دنیا
کے سب برن سنکر ہوجاویں گے اس پاپ کی جڑ تو ہی ہوا سادھ سنتوں کا یہ دھرم ہے کہ گُن کو لیتے ہیں اور
اوگن کی طرف نہیں دیکھتے یہ بات بھانڈی رکھ نے اپنے بیٹے سے کہہ کر پرمیشور کا دھیان کرکے اُن سے بنتی کیا

کہ اے بیکنٹھ ناتھ میرے اگیان بانک سے بڑا پاپ ہوا اس کا اپرادھ چھما کیجیے جو راجا گئو اور براہمن کی رچھیا
کرتے ہیں اُن کے مارنے کا پاپ دس براہمن مارنے کے برابر ہوتا ہے اور بنا راجا کے دیش میں چور اور پاپی
بہت پیدا ہوتے ہیں جس نے راجا کو مارا اُس نے چور اور ادھرمیوں کو بڑھایا بھانڈی رکھ نے دھیان میں
پرمیشور سے ایسا کہہ کر من میں بچارا کہ راجا کو اس شاپ کا حال کہلا بھیجنا چاہیے جس میں وہ اپنے پرلوک کی
تدبیر کرے سنساری لوگ یہ بات سُن کر شرنگی رکھ کو بُرا کہیں گے مگر ایسے دھرماتما راجا کی مُکت ہونے کے واسطے
اُس کو ضرور خبر کر دینا چاہیے بھانڈی رکھ نے ایسا بچار کر کرُمک कमुक نام اپنے چیلے کو بُلا کر کہا کہ تو راجا
کے پاس جا اور ہماری طرف سے آشیرباد دیکر کہدے شرنگی رکھ نے اس طرح تم کو شاپ دیا ہے اس لیے
تمہاری اکال مرت ہوگی تم ہوشیار ہوکر اپنی مُکت کی تدبیر کرو سُوت جی نے اتنی کتھا سُنا کر رکھیشوروں سے کہا
کہ دیکھو جو راجا پریچھت اشوتھاما کے بجر سے بچا اور جس نے دھرم اور پرتھوی کی رچھیا کر کے کلجگ کو اپنے
ادھین کیا وہی راجا ایک براہمن کے لڑکے کے شاپ دینے سے مر گیا ایسا مہاتم براہمن کا ہے اور پریچھت کے
مرنے کے پیچھے کلجگ نے سب جگہ اپنا دخل کر لیا اور راجا پریچھت نے کلجگ کا گُن سمجھ کر اُس کو نہیں مارا اُسکے
اوگن کی طرف نہیں دھیان کیا جو کہ دھرماتما اور بھگت ہوتے ہیں وہ گُن کو لے کر اوگن کی طرف نہیں دیکھتے
اندرلوک اور سورگ اور بیکنٹھ اور دنیا میں کوئی سُکھ ست سنگ کے برابر نہیں ہوتا اور پرمیشور کا بھید اور چرتر
برہما جی اور شو جی آدک دیوتا بھی نہیں جان سکتے دوسرے کی کیا سامرتھ ہے جو جان سکے سونک آدک نے
یہ بات سُن کر بہت استت کر کے اُن سے کہا کہ آپ دھنّ ہیں جو پرمیشور کا چرتر اور امرت روپی کتھا ہم لوگوں کو
کانوں کی راہ پلا کر کرتارتھ کرتے ہیں سُوت جی نے یہ بات سُن کر کہا کہ آج ہمارا جنم لینا سپھل ہوا جو آپ
ایسے رکھیشور اور منیشور ہماری بڑائی کرتے ہیں ہمارا جنم براہمن اور شودر سے مل کر ہوا تھا سو آپ ایسے
مہاتماؤں کی سنگت کرنے سے ہمارا سب سوچ دُور ہو گیا جو کوئی آدمی کا جنم پاکر پرمیشور کی کتھا سُنے اور اُنکے
نام کا سمرن اور بھجن کرے سنسار میں اُسی کا جنم لینا سپھل ہے دیکھو جن چرنوں کا دھوون گنگا جی ہوکر تینوں لوک
کے جیوؤں کو تارتی ہیں جو اُن چرنوں کی بھکت رکھ کر تربھون پت کا نام لیوے اور اُن کی کتھا کانوں سے سُنے
اُس کی بڑائی کون کہہ سکتا ہے آدمیوں کا جتنا وقت پرمیشور کی کتھا سننے اور نام جپنے میں گزرتا ہے اُتنا وقت
ان کی عمر میں کم نہیں ہوتا میری کیا سامرتھ ہے جو پرمیشور کے گُن کو برنن کر سکوں جس طرح آکاش میں پنچھی
اپنی طاقت بھر اُڑتا ہے پر آکاش کی تھاہ نہیں پا سکتا اسی طرح برہما جی اور شو جی اور دیوتا اور رکھیشور
لوگ اپنے گیان اور سمرتھ بھر پرمیشور کا دھیان اور سمرن کرتے ہیں مگر اُن کے انت کو کوئی
نہیں پا سکتا ہے -

انیسواں۱۹ ادھیاے

معلوم ہونا راجا پریچھت کو حال شاپ دینے شرنگی رکھ کا اور راج پاٹ چھوڑ کر جانا پریچھت کا گنگا کنارے اور آنا شکدیو جی آدِ رکھیشوروں کا اُس استھان پر

سُوت جی نے سونکادک رکھیشوروں سے کہا کہ جس وقت راجا پریچھت شکار سے آکر اپنے ادھرم کا بچار کر کے چنتا میں بیٹھے ہوئے مَن میں یہ کہتے تھے کہ ہمارے پیچھے جو راجا ہوں گے وہ ہمارے ادھرم کرنے کا حال سُن کر رکھیشوروں اور براہمنوں کا انادر کر کے اُن کا ڈر نہ مانیں گے اس پاپ کے بدلے وہ براہمن مجھ کو شاپ دیتا یا میرا پران نکل جاتا یا کچھ نقصان ہو جاتا تو دوسرے راجا کسی براہمن اور رکھیشور کو ڈنڈ نہ دیتے اُسی وقت گرمُک نام بھانڈی رکھ کے چیلے نے وہاں پہونچ کر کہا کہ اے راجا بھانڈی رکھ نے تم کو آشیرباد دیکر کہا ہے کہ میں تمھارے آتے وقت پرمیشور کے دھیان میں ایسا ڈوبا ہوا تھا کہ مجھ کو تمھارے آنے اور پانی مانگنے کی کچھ خبر نہیں ہوئی اور تم نے کرودھ کر کے میرے گلے میں مرا ہوا سانپ ڈال دیا میں اُس سے بُرا نہ مان کر تمھیں پانی نہ پلانے سے بہت شرمندہ ہوں لیکن شرنگی رکھ میرے بیٹے نے اپنے اگیان سے تم کو شاپ دیا ہے کہ سات دن میں تم تچھک سانپ کے کاٹنے سے مر جاؤ گے اس لیے تم اپنی مُکت بنانے کی تدبیر کرو جس میں کرم کی پھانسی سے چھوٹ جاؤ راجا یہ بات سُن کر بہت خوش ہوا ہاتھ جوڑ کر اُس چیلے سے بولا کہ شرنگی رکھ نے میرے اوپر بڑی کرپا کی جو مجھے شاپ دیکر اس مایا روپی سمدر سے کہ جس میں کام اور کرودھ کے بس ہو کر میں ڈوب رہا تھا باہر نکالا اور مجھ کو اپنے دل میں آج تک اس بات کا دھیان نہیں ہوا کہ مایا موہ سے الگ ہو کر پرمیشور کا بھجن اور اسمرن کروں لیکن اب اس شاپ کا ڈرمان کر میرا من برکت ہو گیا تم میری ڈنڈوت کہہ کر رکھیشور مہاراج سے نیے پوربک کہہ دینا کہ میں اپنی سزا کو پہونچ کر بہت خوش ہوا مگر وہ دل سے میرا قصور معاف کریں راجا نے چیلے سے یہ بات کہکر بہت روپیہ اور جواہرات دچھنا دیکر رخصت کیا مگر ایک بات کا رنج راجا کو ہوا کہ اس ادھرم کے بدلے لازم یہ تھا کہ فوراً میری جان نکل جاتی سات دن تک اس پاپی تن کو رکھنا کیا مطلب تھا اس لیے لازم ہے کہ سات دن جو میرے مرنے میں باقی ہیں اُن میں اس پاپی تن کو دانہ پانی نہ دوں کس واسطے کہ جس تن سے پرمیشور کا بھجن اور اسمرن نہ ہووے وہ تن کسی کام کا نہیں پھر تو راجا نے ایسا بچار کر من میں سوچا کہ اب عورت اور لڑکے اور دھن دولت کی محبت چھوڑ کر پرمیشور کے دھیان میں لین ہو جانا چاہیئے اتنے دن میرے اس دنیا کے مایا موہ میں بفائدہ گذرے اور من میرا برکت نہوا اور جب میں ساتویں دن سانپ کے کاٹنے سے مر جاؤں گا تب یہ راج اور دھن میرا ساتھ چھوڑ دیں گے اس لیے اُچت ہے کہ میں پہلے سے ان سب کی محبت چھوڑ دوں اور گنگا جی کے کنارے جو تینوں لوک کو تارتی ہیں سات دن بیٹھ کر پرمیشور کا بھجن اور اسمرن کر کے اپنی مُکت بناؤں کس واسطے

کہ دنیا میں جس نے جنم لیا وہ ایک دن ضرور مرے گا اندر آدک دیوتا بھی ہمیشہ جیتے نہیں رہتے آدمی جیسا کرم
کرتا ہے ویسا دُکھ اور سُکھ پاکر چوراسی لاکھ جون میں جنم پاتا ہے میں اس سات دن میں ایسا کرم کروں جس میں جنم اور
مرن سے چھوٹ کر بھوساگر پار اُتر جاؤں راجا نے یہ بچار کر جنمیجے जनमेजय اپنے بڑے بیٹے کو جو چودہ برس کا
تھا راج گدی پر بٹھال دیا اور راج کاج کا کام وزیروں کو سونپ کر جنمیجے سے کہا کہ اے بیٹا گئو اور براہمن کی رچھا
کرکے پرجا کو سُکھ دینا راجا نے ایسا کہہ کر من اپنا برکت کرکے سب راجسی گہنا اور کپڑا بدن سے اُتار ڈالا اور ایک لنگوٹا
پہن کر گنگا جی کے کنارے چلا گیا اور چلتے وقت راجا نے بہت سا دھن براہمنوں کو دان دیکر راج اور پروار کی
محبت اس طرح چھوڑ دی کہ جس طرح کوئی آدمی قے کرکے پھر آنکھ اُٹھا کر اُس کی طرف نہیں دیکھتا یہ حال سُنکر سب
رانی اور شہر کے مرد عورت روتے ہوئے راجا کے پیچھے گنگا کنارے پہونچے اور رانیوں نے کہا کہ مہاراج تمھارے
بچھڑنے کا دُکھ ہم لوگوں سے نہیں سہا جائیگا راجا اُن کو بیاکل دیکھ کر بولا کہ استری کو چاہیئے کہ جس بات میں اُسکے
پت کا دھرم رہے وہ بات کرے اُس کے دھرم میں خلل نہ ڈالے یہ بات کہہ کر سب کو بدا کیا اور کسی کی طرف آنکھ اٹھا کر
کبھی نہ دیکھا اور ہردوار میں گنگا کنارے جاکر نہا کرکے کُشا کے آسن پر اُتر منھ بیٹھ کر من میں یہ سنکلپ کیا کہ جو سات دن
کی عمر میری باقی ہے اس سات دن میں کچھ ان جل نہ کروں گا راجا کا یہ حال جس نے سُنا وہ بنا روئے نہ رہا اور راجا
شری کرشن جی کے چرنوں کا دھیان دھر کر بچارنے لگا کہ یہ سات دن ہر چرچا اور ست سنگ میں گزریں تو بہت اچھا
ہے اور راجا کے شاپ اور برکت ہونے کا حال رکھیشور اور منیشور لوگ سُن کر اُداس ہو گئے اور اترمن اور بششٹھ
اور چیون च्यवन ارشٹ نیمی بھرگ انگرا پراشر پرشرام میدھا تتھ دیول پپلاین पिप्पलायन بھردواج گوتم
تیرے اگست بیاس نارد بشوامتر کاتیاین कात्यायन بامدیو اور جیمگن آدک بہت سے رکھیشور اور مہاتما لوگ
راجا پریچھت کو دھرماتما سمجھ کر گنگا جی کے کنارے بھینٹ کرنے کے واسطے آئے راجا نے اُن کو دیکھتے ہی ڈنڈوت
اور پوجا کرکے بڑے آدر بھاؤ سے بٹھالا اور سب کسی کو آسن دے دے کر بولے کہ اے مہاراج مرتے سمے آپ
لوگوں میں سے ایک مہاتما کا بھی درشن جس کو ملے وہ آواگون سے چھوٹ کر بھوساگر پار اُتر جائے میرے بڑے
بھاگ جو آپ لوگوں نے کرپا اور دیا کرکے مرتے وقت مجھ کو درشن دیے اب اسی طرح کرپا کرکے سات دن تک
یہاں رہیئے کہ جس میں آپ کے رہنے سے من میرا اسنساری مایا موہ کی طرف نہ جاوے اور آپ لوگوں کے
ست سنگ سے آٹھوں پہر چرچا نام پربرہم پرمیشور کا ہوتا رہے اور آپ لوگ کرپا کرکے میرے بھلے کے واسطے
یہاں آئے ہیں اور کچھ پرواہ نہیں رکھتے دیا کرکے کوئی ایسی تدبیر بتلایئے کہ اس سات دن میں وہ تدبیر کرکے
آواگون سے چھوٹ جاؤں تب اُن رکھیشوروں میں سے ایک نے کہا کہ تیرتھ نہانا بڑا پُن ہے دوسرے رکھیشور
نے کہا کہ براہمن لوگ اکٹھا ہوئے ہیں جگیہ کرو جس میں تمھارا پاپ سب چھوٹ جائے تیسرے رکھیشور نے بتلا دیا
کہ جو کچھ تمھارے پاس دولت ہو اُسے براہمن کو دان کرو دان کے برابر دوسرا دھرم نہیں ہے چوتھے رکھیشور نے
کہا کہ دیوتاؤں کا پوجن کرنے اور منتر جپ کرنے سے سب پاپ مٹ جاتے ہیں اسی طرح سب رکھیشوروں نے

آپنے اپنے گیان کے موافق بتلایا لیکن کوئی بات پکی نہیں ٹھہری کہ کون کام کرنا چاہیئے تب راجا نے کہا کہ آپ لوگوں نے جو بات بچار کی وہ سب اچھی ہیں مگر ان سب باتوں کے سامان اکٹھا کرنے کو بہت دن چاہئیں اور میرے مرنے میں صرف سات دن رہے ہیں کوئی تدبیر ایسی بتلایئے جو اسی سات دن میں پوری ہو سکے اس بات کو سب مہاتما لوگ بچار کرنے لگے اتنی کتھا سنا کر سوت جی نے کہا کہ اے رکھیشورو جس وقت نارد جی حال شاپ دینے کا سن کر راجا پریچھت کے پاس گنگا کنارے جاتے تھے اس وقت راہ میں شکدیو جی سے ملاقات ہوئی تب شکدیو جی نے نارد مُن سے پوچھا کہ آپ کہاں جاتے ہیں نارد مُن نے اپنے جانے اور راجا پریچھت کو شاپ ہونے کا حال سنا کر کہا کہ مہاراج جو مُن اور رکھیشور راجا کے پاس گئے ہیں وہ لوگ راجا کو اچھی راہ مکت ہونے کی نہیں بتلا کر کوئی یگ جگیہ اور کوئی تپ اور کوئی دان آدک دھرم کرنے کے واسطے کہیں گے لیکن تھوڑے دن رہنے سے راجا وہ کام کرنے سے بھوساگر پار نہیں اترے گا اس لیے آپ وہاں جا کر راجا کو بھاگوت گن سنا کر بھوساگر پار اتار دیجئے یہ بات سن کر شکدیو جی نے پہلے وہاں جانے سے انکار کیا تب نارد جی نے انکو یہ اتہاس سنایا کہ اے مہاراج میں نے چلتے وقت راہ میں کیا دیکھا کہ ایک آدمی آنکھ والا کنوئیں پر بیٹھا تھا اس وقت ایک اندھا راہ بھول کر وہاں چلا آیا اور اس کنوئیں میں گر کے مر گیا اور اس آنکھ والے آدمی نے اندھے کو دیکھنے پر بھی کنوئیں کی طرف جانے سے منع نہیں کیا تو اس دیش کے راجا نے یہ حال سن کر اس آنکھ والے کو پکڑ کر بہت ڈنڈ دیکر کہا کہ تیرے آنکھ تھی تو نے اس اندھے کو کنوئیں کی طرف جانے سے کیوں نہ روکا سو آپ بتلائیے کہ اس آنکھ والے نے اُچت کیا یا انوچت کیا یہ اتہاس سن کر شکدیو جی نے کہا کہ اے نارد مُن اس آنکھ والے نے ادھرم اور ڈنڈ دینے جوگ کام کیا کہ اسکے دیکھتے وہ اندھا کنوئیں میں گر کر مر گیا اس لیے وہ اس پاپ کا بھاگی ہوا تب نارد جی نے کہا کہ اے شکدیو جی مہاراج دیکھو راجا پریچھت اپنی مکت بنانے کی راہ نہیں جانتا ہے اور آپ بھگوت بھجن کرنے کے پرتاپ سے سب راہ جانتے ہیں جو اس کو راہ نہیں دکھلاؤگے تو اس کے نرک جانے کا پاپ کس کو ہوگا اور تینوں لوک کے راجا جو پرمیشور ہیں وہ تم کو اس پاپ کے بدلے ڈنڈ دیں گے یا نہیں یہ بات سن کر شکدیو جی لاچار ہوئے اور راجا کے پاس جانا منظور کر کے نارد جی سے کہا کہ آپ چلیں میں بھی پیچھے سے آتا ہوں جس وقت رکھیشور لوگ سات دن میں راجا کے مکت ہونے کی تدبیر بچار رہے تھے اسیوقت شکدیو جی مہاراج پندرہ برس کی عمر بہت سُندر پرم ہنس روپ بنائے آنند مورت راجا کے پاس آئے اُنکے تیج کو دیکھ کر سب رکھیشور اور مُن جو بڑے مہاتما اور بوڑھے پہلے سے وہاں بیٹھے تھے اُٹھ کھڑے ہوئے اور شکدیو جی مہاراج کو بڑے آدر بھاؤ سے بیچ میں اونچے سنگھاسن پر بٹھالا تب راجا پریچھت کے من میں اس بات کا سندیہ ہوا کہ دیکھو شکدیو جی کو چھوٹی عمر ہونے پر بھی بوڑھے بوڑھے رکھیشوروں نے اُٹھ کر بڑے آدر بھاؤ سے بٹھالا ان کے پرکاش سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ گُن میں سب سے زیادہ ہیں ایسا بچار کر راجا پریچھت بھی اُٹھ کھڑے ہوئے اور شکدیو جی کو ڈنڈوت کر کے ہاتھ جوڑ کر بڑی آدھینتائی سے بولے کہ اے کرپا ندھان آپ نے بڑی دیا کر کے

اس وقت میں جو مرنے کے واسطے گنگا کنارے آیا ہوں مجھ کو درشن دیا اور آپ ایسے مہاتما پُرش کا آنا میرے
بھاگ سے ہوا جب شکدیوجی مہاراج سنگھاسن پر بیٹھے تب پراشر مُن شکدیوجی کے دادا نے راجا پرِیکھِت کے
سندیہہ مٹانے کے واسطے کہا کہ اے راجا شکدیوجی عمر میں چھوٹے اور گیان میں سب سے بڑے ہیں اسلیے ہم لوگ
اور جتنے بڑے بڑے رکھیشور اور مُن کو تم یہاں دیکھتے ہو سب کو گیان میں ان سے چھوٹا سمجھو اس واسطے
ہم لوگوں نے اُٹھ کر ان کا آدر کیا ہے اور یہ تارن ترن ہیں جب سے انھوں نے جنم لیا تب سے برکت من دن رات
پرمیشور کے دھیان میں رہ کر شیام سُندر کا گُن نباد गुणानुवाद گاتے ہیں اے راجا تیرا کوئی بڑا پُن بہارے ہوا
جو اسوقت یہ یہاں آئے سب کرموں سے اچھا جو دھرم تیرے بھوساگر پار اُترنے کے واسطے ہوگا وہ کہیں گے
جس سے تو آواگون سے چھوٹ جائیگا اتنی کتھا سُنا کر سوت جی نے سونک آدک رکھیشوروں سے کہا
کہ تم نے جو یہ پوچھا تھا کہ شکدیوجی مہاراج کو راجا پرِیکھِت نے کس طرح پہچانا اس کا حال تم سے بیان کیا راجا پرِیکھِت
شکدیوجی کا حال پراشر مُن کی زبانی سُن کر بہت خوش ہوئے اور راجا نے شکدیوجی کا چرن دھو کر بدھ پوربک پوجا
کرکے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ مہاراج آپ برکت رہ کر سنسار سے کچھ واسطہ نہیں رکھتے سری کرشن مہاراج نے مجھ کو
پانڈووں کے بنش میں سمجھ کر آپ کے مَن میں دیا پیدا کردی جو آپ کرپا کرکے مجھ کو بھوساگر پار اُتارنے کے واسطے
یہاں آئے اور آپ کے درشن سے میں کرتارتھ ہوا جو کوئی آپ کے چرن چھو لیوے وہ مُکت پدوی پاسکتا ہے
اور میں دین ہو کر آپ سے بنے کرتا ہوں کہ دیوتا لوگوں کی عمر کی حد ہے کہ اتنے دنوں میں مرجائیں گے اور اس
کلجگ میں آدمی کی عمر کا ٹھکانا نہیں ہے کہ کب مرے گا سرنگی رکھ کے شاپ دینے سے اب میرے مرنے میں
سات دن باقی ہیں اور آپ اپنے مَن کے راجا ہیں آپ کے اوپر کسی کا بس نہیں چلتا جو بغیر مرضی آپ کے
آپ کو ایک ساعت بھی رکھ سکے اس لیے میں جلدی کرکے آپ سے پوچھتا ہوں کہ مجھ کو بھوساگر پار اُترنے
کے واسطے ان سات دن میں کیا کرنا چاہیئے اور ہم سنساری جیو نے استری اور لڑکوں کی محبت میں پھنسے رہ کر
کبھی اپنے من میں اس بات کا خیال نہیں کیا کہ اخیر وقت کا بھی کچھ سوچ کرنا چاہیئے جس طرح قصاب بہت بکریاں
اپنے یہاں رکھ کر اُن میں سے ایک یا دو بکری ہر روز مارتا ہے اور دوسری بکریوں کو اس بات کا ڈر نہیں ہوتا کہ
ایک دن ہماری بھی یہی گت ہوگی بڑی خوشی سے روز روزانہ گھاس پانی کھاتی پیتی ہیں اسی طرح ہم سنساری لوگ
اپنے ماں باپ بھائی اور لڑکوں کا مرنا ہمیشہ اپنی آنکھ سے دیکھ کر کچھ نہیں ڈرتے کہ ہم کو بھی ایک دن مرنا ہوگا
دھرم چھوڑ کر پرمیشور کا بھجن کریں اور یہ سب حال دیکھنے پر بھی اپنا من پیچ مایا موہ استری اور پتر آدک جھوٹے
بیوہاروں کے پھنسائے رہتے ہیں اب نارائن جی نے میرے اوپر کرپا کرکے مجھ کو مایا موہ کی نیند سے جگایا ہے
کہ من میرا برکت ہوا جس طرح شاستر کا بچن ہے کہ جو کوئی آدمی پانچ دن کاتک کے اخیر میں یعنی ایکادشی سے
پورنماشی تک گنگا اشنان کرے تو اُس کو مہینہ بھر نہانے کا پُن ملتا ہے آپ اسی طرح کی کوئی تدبیر بتلائیے کہ
سات دن میں جو میرے مرنے میں باقی ہیں جلدی فائدہ کرے اور جب آدمی مرنے کے نزدیک پہونچے

تب منش کو اپنی مکت بنانے کے واسطے کیا تدبیر کرنا چاہیئے کس واسطے کہ مرتے وقت گلے میں کف اکٹھا ہونے سے پرمیشور کا نام منھ سے نہیں نکلتا اور جم دوتوں کے ڈر سے مَل اور موت نکل جاتا ہے اس لیے میں آپ سے بنتی کرتا ہوں کہ کوئی دھرم ایسا بتلائیے جس میں جلدی مکت ہو جائے اور رکھیشوروں نے جو کچھ تدبیر دان اور جگیہ آدک کی بتلائی تھی وہ سب شکدیو جی سے کہدی شکدیو جی نے یہ بات سُن کر مُسکرا دیا اور رکھیشوروں کا کہنا اچھا نہیں لگا تب راجا پریچھت پھر ہاتھ جوڑ کر بولا کہ اے کرپا ندھان اس وقت آپ کے بچار میں کتھا پُران سُننا یا منتر جپنا یا کسی دیوتا یا شیام سندر کا دھیان کرنا اُچت ہو تو بتلائیے کہ میں ویسا ہی کروں -

اسکندھ دوسرا

برنن کرنا شکدیو جی کا شری مدبھاگوت اور چال اوتار لینے پر برھم پرمیشور کا

دوہا	جانی کرپا تے ہوت ہے نپٹ آیان سیان جو دوتیہ کے مدھ میں گوڑھ کہیو شکدیو	سوا کھن گے ہیں یسو نند لال بھگوان شیام سُندر سو کرپا کر موہنہ بتاؤ بھیو

پہلا ادھیائے

جیسے ج دینا شکدیو جی مہاراج کا راجا پریچھت کو اور برنن کرنا استت شری بھاگوت کی

شکدیو جی نے راجا پریچھت کی بات سُن کر کہا کہ اے راجا جو تم نے پوچھا کہ اخیر وقت آدمی کو اپنی مکت بنانے کے واسطے کیا کرنا چاہیئے سو یہ بات بہت اچھی پوچھی اس میں سب سنساری جیووں کا بھی بھلا ہوگا اے راجا جو اگیانی آدمی پرمیشور کی مہما کو نہیں جانتا صرف سُکھ اور بلاس میں ڈوب کر خراب ہو رہا ہے اُس کے واسطے سب دُکھ سمجھنا چاہیئے کس واسطے کہ وہ لوگ سنساری بشے اور سُکھ کے سامان کی چاہنا رکھتے ہیں لیکن اُن کو بنا کرپا اندیا پرمیشور کے کچھ سُکھ نہیں ملتا وہ اسی طرح اپنی عمر رات کو عورت کے سنگ اور دن کو روزگار اور بیوپار میں آخر کرتے ہیں اُن کو آٹھ پہر میں کبھی دنیا کے کام سے چھٹی نہیں ملتی کہ کسی ساعت اسمرن اور دھیان نارائن جی کا جو اُن کو پیدا کر کے پالتے ہیں کر کے پرلوک اپنا بناویں اور دھن اور پروار سے اپنا بھلا چاہتے ہیں دیکھو آدمی جب استری اور پُتر کے مایا موہ میں پھنسکر سب طرح کا دُکھ اُٹھاتا ہے اور جھوٹ اور سچ بول کر روپیہ لا کر اُن کو پالتا ہے اُن کا مرنا بھی اپنی آنکھوں سے دیکھ کر من کو اس مہا جال سے الگ نہیں کرتا اور مرنے کے بعد کوئی بیٹا اور بھائی بندھ اس کی مدد نہیں کر سکتا اور پاپ کرنے کے بدلے نرک میں جاتا ہے -

کبت

کہاکو شلیش سکھ پائو پربھُ تنے پاسے کہا سُکھ دیکھو پرہلاد ہوکے تات جو
کہا سُکھ دیا پریارا گھو کو دُکھت کیا کہا سُکھ سکنھے دیا بال بلی بھرات جو
کہا سُکھ دیکھو دھن ہیت بھومتھن سندھ کہا سُکھ کورو کو دیوراج کھیات جو
نج آنند کند بن لہیو سُکھ لیش کن کہیو بسر بندھ چھن دُکھ کو سنگھات جو

اے راجا تمھارا جنم اس بھرت کھنڈ میں ہوا ہے جو آدمی اس بھرت کھنڈ میں پرمیشور کا بھجن اور دھیان کرکے بیکنٹھ کا سُکھ پاتے ہیں انھیں لوگوں کا سنسار میں جنم لینا سپھل ہے دیکھو مُن اور رکھیشور لوگ سنساری مایو چھوڑکر بن میں جاکر شیام سُندر کا بھجن اور اسمرن کرکے اپنا وقت کاٹتے ہیں اے راجا سنو جس کی موت نزدیک آپہونچی ہو اس کو بھوساگر پار اُترنے کے واسطے نارائن جی کی کتھا اور استُت سننے کے سوائے دوسری کوئی تدبیر اچھی نہیں ہے اور وہ آدمی من اپنا استری اور پُتر اور دھن آدک سنساری مایا سے الگ رکھ کر اس بات پر ٹھہرا دے کہ یہ سب بیوہار جگت کا جھوٹا ہے اور دنیا کی چیز ہمیشہ نہیں رہتی اور مرنے کے بعد کوئی چیز اُس کے ساتھ نہیں جاتی وہ اکیلا آپ جاتا ہے اور استری اور پُتر اور دھن آدک سب اُس کا ساتھ چھوڑ دیتے ہیں اسواسطے عقلمند آدمی کو چاہیے کہ اُن کے چھوڑنے سے پہلے آپ اُن لوگوں کو چھوڑ دے اور بھگوان کی کتھا کو شُدھ من سے چت لگا کر سُنے اور مُرلی منوہر کے چرنوں میں دھیان لگا کر اُنھیں پر برہم پرمیشور سے پریت رکھے اور جو کچھ کتھا اور لیلا اُن کی سُنے اُس پر یقین رکھ کر کبھی اُس کو جھوٹ نہ جانے اور اُس کو سچ جان کر کسی بات کا شُبہہ نہ کرے تب وہ مُکت پاویگا اے راجہ ہم شری مدبھاگوت جو سب پرانوں میں اُتم ہے اور اُس میں لیلا اور استُت شیام سُندر کی لکھی ہے اور ہم نے بیاس جی اپنے باپ سے اِس کو پڑھا تھا تم کو سُناتے ہیں جب کسی کی یہ چاہنا ہو کہ ہم آواگون سے چھوٹ جاویں اُس کے واسطے سوائے سُننے کتھا شری مدبھاگوت کے دوسری تدبیر اچھی نہیں ہے سب شاستروں کے سُننے کا پھل شری مدبھاگوت سننے سے ملتا ہے اور سب بیدوں کا خلاصہ اِس کو سمجھنا چاہیے جس کو جمراج کی پھانسی سے چھوٹنا ہو وہ شری مدبھاگوت سُنے اُس کو پرمیشور کے چرنوں میں پریت پیدا ہوگی اور جو آدمی استری اور لڑکوں کے موہ میں پھنسا رہتا ہے جو وہ بھی کتھا سننے کی عادت کرلے تو ضرور دس اُسکا برکت ہو کر ہر چرنوں میں پریت کرکے بھوساگر پار اُتر جاویگا اور جس جگہ یہ کتھا ہوتی ہے اُس جگہ سب تیرتھ اور دیوتا لوگ سننے کے واسطے آکر اکٹھا ہوتے ہیں اور اِس کے سننے سے بہت جنموں کے پاپ چھوٹ جاتے ہیں اے راجا تم بھی اس کتھا کو سن کر تمام بدی کو دور کروگے جو تم یہ بات کہو کہ تمھارے آنے سے پہلے یہ سب رکھیشور یہاں موجود ہیں انھوں نے کس واسطے ہم کو بھاگوت سننے کی صلاح نہ دی اِس کا یہ سبب سمجھنا چاہیے کہ رکھیشوروں کا من اب تک کسی بات پر نہیں ٹھہرتا تھا کبھی جنگل کبھی جپ کبھی پوجا کی طرف جاتا تھا اور ہم اپنا من رات دن

پرمیشور کے اسمرن اور دھیان میں لگا کر سوائے پڑھنے شری مدبھاگوت کے دوسری باتوں سے کچھ کام نہیں رکھتے اور حیوت کی طرح عمر اپنی دنیا میں کاٹ کر خوش رہتے ہیں اے راجا تم یہ جانتے ہو کہ میرے مرنے میں تھوڑے دن رہ گئے اس بات سے ست ڈرو تم کو ابھی مرنے میں سات دن باقی ہیں شری مدبھاگوت من لگا کر پریم سے سنو تو ابھی طرح تمھاری مکت ہوگی راجا کھٹوانگ کی مکت دو گھڑی میں ہوئی تھی تم کو سات دن بہت ہیں تم کیوں گھبراتے ہو جو کوئی اپنے سچے من سے پرلوک بنانا چاہے تو اڑھائی گھڑی میں مکت پا سکتا ہے اور سنساری مایا میں ہزار برس تک اپنی عمر بیفائدہ کھو کر مرنے کے پیچھے نرک میں جاتا ہے یہ بات سن کر راجا نے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ راجا کھٹوانگ نے کس طرح دو گھڑی میں مکت پائی تھی اس کا حال برنن کیجئے شکدیو جی نے کہا کہ تریتا جگ کے شروع میں کھٹوانگ نام راجا ساتوں دیپ کا پرتاپی اور بلوان اور نیت دان اور دھرماتما اپنے دھرم اور کرم سے اجودھیا پوری میں رہتا تھا اُنھیں دنوں میں دیتوں نے اندرادک دیوتاؤں کو لڑائی میں جیت کر اندراسن سے باہر نکال دیا تب برہسپت اُپردہت نے دیوتاؤں سے کہا کہ جب راجا کھٹوانگ تمھاری مدد کر کے دیتوں سے لڑیں تب تمھاری جیت ہوگی یہ بات سنتے ہی اندر دیوتاؤں سمیت مرت لوک میں راجا کھٹوانگ کے پاس آئے اور ان سے اپنا حال کہہ کر مدد چاہی تب راجا نے ان کو ڈنڈوت کر کے کہا کہ میرے بڑے بھاگ ہیں جو آپ لوگ مجھ سے واسطے لڑائی دیتوں کے مدد چاہتے ہیں ایک دن یہ بدن ضرور مٹ جائے گا جو آپ لوگوں کے کام آوے اس سے اور کیا اچھا کام ہے ایسی بات کہہ کر راجا نے اپنے ہتھیار باندھ لیے اور اندرادک کے ساتھ جا کر دیتوں کے ساتھ لڑائی کی اور ان کو جیت کر دیولوک کی راج گدی پھر اندر کو دی جب دیوتاؤں نے راجا کی مدد سے فتح پائی اور نڈر ہو کر اپنا راج کرنے لگے تب راجا نے دیوتاؤں سے رخصت مانگی اُس وقت اندر نے خوش ہو کر کہا کہ اے راجا تم ہم سے کچھ بردان مانگو یہ بات سن کر راجا نے بچار کیا کہ ہم نے چھوٹا ہوا راج مدد کر کے ان کو دلوایا ہے ان سے کون چیز مانگیں اندر نے راجا کے من کا حال جان کر کہا کہ اے راجا دیوتاؤں کو گزری ہوئی اور ہونے والی بات سب معلوم رہتی ہے لیکن ہم لوگ دیتوں کے فساد سے کہ وہ ہم سے زبردست ہیں تکلیف میں تھے اس لیے ہم تم سے مدد چاہتے تھے راجا نے یہ بات سن کر اپنا بڈھاپا سمجھ کر دیوتاؤں سے پوچھا کہ پہلے تم یہ بتلاؤ کہ میری عمر میں کتنے دن باقی ہیں تب میں تم سے بردان مانگوں اندر نے بچار کر کہا کہ اے راجا تمھاری عمر میں چار گھڑی رہ گئی ہیں یہ بات سن کر راجا نے دیوتاؤں سے کہا کہ میں یہی بردان مانگتا ہوں کہ مجھ کو اسی ساعت اجودھیا پری میں میرے مکان پر پہونچا دو وہاں میری کرم بھوم ہے اب میرے مرنے کا وقت نزدیک پہونچا ہے وہاں جا کر ایسا کرم کروں جس میں آواگون سے چھوٹ کر بھوساگر پار اُتر جاؤں اندر نے اُسی ساعت ایک بمان بہت جلد چلنے والا راجا کو دیا راجا اُسی بمان پر چڑھ کر دو گھڑی میں اپنے مکان پر پہونچا اے راجا اُس نے عبرت کھنڈ کو دیولوک سے اچھا جانا جو مرنے کے واسطے اجودھیا پوری میں آیا تم سچ کر کے جانو کہ بھرت کھنڈ بہت اچھی جگہ ہے اور راجا نے اجودھیا جی میں آکر اُسی دو گھڑی میں بہت سی دولت براہمنوں کو اچھا پورپات دان دیکر

اپنے بیٹے کو راج گدی پر بٹھال دیا اور استری اور پتر اور راج کا موہ اور مایا من سے دور کرکے بیراگ اختیار
کرکے سرجو کنارے جا بیٹھا اور بھگوان کے دھیان میں لین ہو کر جوگ ابھیاس کے ساتھ تن اپنا تیاگ کر
بیکنٹھ کو گیا اے راجا اُس کی مُکت دو گھڑی میں ہوئی تجھ کو ابھی سات دن بہت ہیں تو من اپنا سنساری مایا
سے توڑ کر پانچ بھوت آتما اور سب اندریوں کو اپنے بس میں رکھ اور دھیان براٹ روپ پرمیشور کا کر سب لوگ
اُسی میں رہتے ہیں کر ساتوں لوک اوپر کے کمر کے اوپر اور ساتوں لوک نیچے کے کمر سے نیچے اُس آدپُرش کے
سمجھ اور جتنی چیزیں دنیا میں تو دیکھتا ہے اُس روپ سے کچھ باہر نہیں ہیں یہ بات بچار کر اُس تیج سے جس کی
روشنی سے سورج اور چندرماں روشن ہیں دھیان لگاؤ اور سب جیوؤں میں اُسی کے تیج کا چمتکار جان کر سولے
اُسکے سب بیوہار جگت کا جھوٹا سمجھ اور جو کوئی اُس کو سب جگہ پر ایک ہی طرح دیکھتا ہے اُس کو ڈر کسی دشمن کا نہیں ہتا
اور دوستوں سے بھی مدد کی اِچھا نہیں رہتی سب جیوؤں میں اُسی کا پرکاش اُس کو دکھلائی دیتا ہے شری کرشن جی
کے چرنوں کا دھیان ہردے میں رکھ کر شری مدبھاگوت اپنا من لگا کر سُن تیری مُکت ہو جائے گی ان سب باتوں سے
شکدیو جی کا مطلب یہ تھا کہ تچھک سانپ کا ڈر راجا کے من سے نکل جاوے اور جب راجا اپنے من میں یقین کرکے
کہ سوائے پرکاش نارائن کے دوسری چیز دنیا میں ہے نہیں تب تچھک کا ڈر چھوڑ کر یہ سمجھے گا کہ کس کو کون کاٹتا ہے
جب اس طرح کا گیان من میں آیا تب جیون مُکت ہوا - یہ بات سُن کر راجا پریچھت نے بہت خوش ہو کر کہا کہ اے
مہاراج میں کس طرح سے بیٹھ کر کون سے روپ کا دھیان کروں شکدیو جی نے کہا کہ اے راجا تم کمل آسن بیٹھو
اور ایک چت ہو کر اپنے ہردے میں پرمیشور کے چھوٹے روپ کا دھیان نہ کر سکو تو سب دنیا پرمیشور کے براٹ روپ
میں جان کر اُس کا دھیان لگاؤ اور براٹ روپ کا حال اس طرح پر ہے کہ پاتال لوک پرمیشور کے پانوں اور
رساتل لوک گھٹنا اور سُتل لوک جانگھ اور تَتل اور اتل لوک چوتڑ اور پرتھوی کمر اور آکاش نابھ[ناف ۱۲] اور جوتش چکر
جہاں سورج اور چندرما رہتے ہیں چھاتی اور مہرلوک گلا اور جن لوک منہ اور تپ لوک ماتھا اور برہما جی کا ست لوک
سر اُس آدپُرش کا ہے اندر اور دیوتا اُس کی بانہہ اور دسوں دِشا کان اور اُشونی کمار ناک اور سب سُگندھ ناک کا چھید
اور اگن منھ اور آکاش آنکھوں کے رہنے کا گڑھا اور سورج آنکھ اور دن رات پلک مارنا اور جل پانوں اور دنیا کے
سب ذائقہ زبان اور جمراج دانت اور مایا اُن کی ہنسی اور لاج اوپر کا ہونٹھ اور لالچ نیچے کا ہونٹھ اور دھرم چھاتی اور
ادھرم پیٹھ اور سب درخت بدن کے روئیں اور بادل کی گھٹا سر کے بال اور ندیاں بدن کی نسیں اور پربت بدن
کی ہڈی اور سمدر پیٹ اور ہوا سانس[دم ۱۲] اور من چندرما اور میگھ کا پانی بیج اور صبح شام پرمیشور کا کپڑا ہے اور پرمیشور
کے اس روپ میں آدمی بُدھ سے اور گھوڑا گدھا خچر اونٹ ناخن سے اور ہرن وغیرہ جانور جانگھ سے اور پنچھی
وغیرہ زبان سے بورگندھرب بِدیادھر چارن اپسرا سر سے اور بھیڑیا وغیرہ پانوں کی پنڈلی سے اور جگیہ آدک
پرمیشور کے کرم سے پیدا ہوئے ہیں آدمی کے تن میں گیان رہتا ہے اور دوسرے تن یعنی پشو پنچھی وغیرہ کی جون
میں گیان نہیں ہوتا ہے اس طرح جو پرمیشور کا براٹ روپ ہے اُسی کو تم دھیان کرو جب اُس میں تمھارا من

لگ جاوے تب چھوٹے روپ کا دھیان کرنا ۔

دوسرا ادھیاے

برنن کرنا شکدیوجی کا یہ بات کہ پرمیشور نے اپنے بھگتوں کے واسطے جو انکے نام پر جنگل میں جا کر اُن کا بھجن کرتے ہیں سب کھانے اور پہرنے کا سامان تیار کر رکھا ہے

شکدیوجی نے کہا کہ اے راجا پہلا راستہ پرمیشور کے دھیان کرنے کا یہی براٹ روپ ہے جب پہلے من اپنا سنساری مایا سے برکت کر لیوے تب نارائن کی طرف من لگتا ہے اور پرمیشور کا دھیان کرنے سے سنساری مایا چھوٹ جاتی ہے اور جو لوگ بدھمان اور گیانی ہیں وہ آٹھوں پہر ہر چرنوں میں دھیان لگا کر سنساری بیوہار سے کچھ کام نہیں رکھتے جو تم کو اس بات کا سوچ ہو کہ جب کوئی آدمی گرہستی چھوڑ کر جنگل میں جا کر تپ اور اسمرن نارائن جی کا کرے تو اُس کو کھانا اور کپڑا اور برتن کے بنا دُکھ ہوگا تب اُس کا من پرمیشور کے دھیان اور بھجن میں کس طرح لگے گا تو نارائن جی نے رکھیشور اور تپسی اپنے بھگتوں کے واسطے جو لوگ برکت ہو کر اُن کے ملنے کے لیے تپ اور جوگ کرتے ہیں پہلے سے سب سامان تیار کر رکھا ہے دنیا میں آدمی کو بڑی محنت سے سب سامان ملتا ہے پرتھوی سونے کے واسطے تیار سمجھ کر وہاں سُکھ سے سووے نیند آنے کے بعد جس طرح چارپائی اور بچھونے میں سُکھ ہوتا ہے اُسی طرح پرتھوی پر بھی سمجھنا چاہیئے اور تکیہ کا کام کہنی سے نکل جاتا ہے اور بہت طرح کے پھل اور پھول اور میوہ کھانے کے لیے جنگل میں لگے رہتے ہیں اُن کو خوشی سے کھایا کرے پیٹ بھر جائے گا تب دوسری چیز کھانے کی اچھا نہوگی اور اُن کو برتن بھی نہ چاہیئے ہاتھ سے بڑھ کر دوسرا برتن نہوگا جس کو چور اور ٹھگ کے لینے اور ٹوٹنے اور پُرانے ہونے کا کبھی ڈر نہیں ہوتا اور کپڑا پہننے کے واسطے درخت کی چھال اچھی ہے جس کے پہننے اور دھونے کا کچھ سوچ نہیں ہوتا جو چھال سے بدن چھپایا نہ جائے اور جاڑا معلوم ہو تو شہر اور گانوں کے نزدیک جو گھوروں پر لتے اور چیتھڑے پڑے رہتے ہیں اُن کو اُٹھا لا کر پانی سے دھو کر بدن اپنا چھپا لیوے اور پہاڑوں کے کندرے رہنے کے واسطے گھر سمجھے اور تالاب اور ندی وغیرہ میں پانی پی کر اُسی میں نہاوے اور جو آدمی جنگل میں جا کر پرمیشور کی شرن میں رہتا ہے تو شیر اور ریچھ وغیرہ جنگل جانوروں سے اُس کو پرمیشور بچاتے ہیں اور اے راجا ہم کچھ لالچ اور اپنے مطلب کے واسطے تمھارے پاس نہیں آئے نارد جی نے ہمارے اوپر بوجھ ڈال دیا تھا اس لیے ہم آئے ہیں اور جو آدمی پرمیشور کے بھجن اور دھیان سے بمکھ رہتا ہے اُس کو بیترنی ندی اور نرکوں کا دُکھ ضرور اُٹھانا پڑتا ہے اور جو لوگ سنساری مایا سے برکت ہو کر پرمیشور کے دھیان اور اسمرن میں رہتے ہیں اُن کو کھانا اور کپڑا مانگنے کے واسطے گرہستوں کے پاس کہ وہ لوگ اپنے دھن کے گھمنڈ میں رہتے ہیں جانا کیا ضرور ہے روپیہ والے لوگ ہر بھگتوں کو نہیں پہچان سکتے ہیں

ہر بھگتوں کا کام پرمیشور نکال دیتے ہیں آدمی کو یہ بات سمجھ کر صبر کرنا چاہیئے کہ جن نارائن جی نے مجھ کو پیدا کیا ہے
وہی کھانا دینے والے ہیں کبھی بھوکھا نہ رکھیں گے جب میں ماں کے پیٹ میں تھا تب بھی مجھ کو وہی پرمیشور کھانا
پہونچاتے تھے اب میں کس طرح بھوکھا رہوں گا اور اُنھیں پرمیشور نے میرے پیدا ہونے سے پہلے میری ماں کی
چھاتیوں میں دودھ پیدا کر رکھا تھا تھوڑا بچار کر سمجھنا چاہیئے کہ چھاتیوں میں سب مانس ہی ہوتا ہے بنا دیا اور کرپا
پرمیشور کے اُس میں دودھ کس طرح پیدا ہو گیا اور یہ حال دیکھنے پر بھی جو آدمی صبر نہ رکھے اور پرمیشور کو بھول کر
کھانے اور پہننے کا سوچ کرے تو اُس کو مُورکھ سمجھنا چاہیئے کہ دیکھو جو کوئی گائے بیل وغیرہ جانوروں کو اپنے دروازے پر
باندھتا ہے وہ اُس کو گھاس اور دانے کا سوچ رکھتا ہے تو نارائن جی جو سب کے جیو کے دینے والے ہیں وہ کس طرح
اپنے داس کی چنتا چھوڑ کر اُس کو بھوکا رکھیں گے اُس وقت پرمیشور نے مجھ کو نہیں بُھلایا جب تو ایک بوند پانی کے
برابر تھا پھر پرمیشور نے اپنی کرپا سے تیرے دونوں کندھوں پر دو ہاتھ بنائے اور اُن ہاتھوں میں دس انگلیاں بنائیں
تو پھر اب تو کس طرح جانتا ہے کہ پرمیشور مجھ کو بھول جاویں گے اے راجا کس کی سامرتھ ہے جو پرمیشور کے گنوں کا حال
جان سکے پہلے روز سوا نسا کو چڑھا دے اور جوگ ابھیاس کے ساتھ پران اپنا برھمانڈ پر چڑھا دے اور ہردے کے بیچ
دھیان کمل کے پھول کا جس میں ہزار پتے ہیں اور منھ اُسکا نیچے ہے اپنے دھیان میں منھ اُس پھول کا اوپر کو کرے
یہ بات کرنے سے من اُس کا اس طرح نرمل ہو جائیگا جس طرح مُورچا لگا ہوا لوہا صیقل کرنے سے چمکنے لگتا ہے اور من
شُدھ ہو جائیگا تب اُس پھول میں اُس کو پرمیشور کا چھوٹا روپ دکھلائی دے کر ایسا سُکھ ملیگا جو اُس نے کبھی نہ پایا تھا
اور وہ اُس سُکھ پر مہوست ہو کر دوسری چیز کی چاہنا نہ رکھے گا جب وہ اُس پدوی کو پہونچا تو اچھا جگیشور ہوا پھر اُسکو
کچھ جگیہ اور تپ کرنے کا کام نہیں رہتا اور پرمیشور کا چمتکار سب میں برابر دیکھ کر کسی کے ساتھ دشمنی اور دوستی نہیں رکھتا
ہے اے راجا تم پہلے براٹ روپ کا دھیان کرو جب تمھارا من ٹھہر جاوے تب اپنے دل میں اُسی کمل کا دھیان لگاؤ
اور اُس پھول میں تم کو انگوٹھے کے برابر چتربھجی روپ پرمیشور کا رنگ نیل من کی طرح چمکتا ہوا شنکھ چکر گدا پدم چاروں
ہاتھوں میں لیے ہوئے کریٹ مکٹ جڑاؤ ماتھے پر اور مکراکرت کنڈل کانوں میں اور بیجینتی वैजयन्ती مالا اور بنمالا گلے
میں اور نورتن جڑاؤ بازو پر اور گھونگھرو دار کردھنی کمر میں اور کڑے پیروں میں پہنے اور پیتامبر باندھے اور اُپرنا اوڑھے
اور لمبے ہاتھ بان کے تین تاپ ہارنی چتون مند مند مسکراتے اور بھرگ لتا کا چنھ چھاتی میں تم کو دکھلائی دے گا
جو تم سے سب روپ کا دھیان ایک بار نہ ہو سکے تو پہلے چرنوں سے شروع کر کے ایک ایک انگ کو دھیان میں
لاؤ دھیرے دھیرے سب روپ تمھارے دھیان میں آجائے گا جب اچھی طرح وہ روپ تمھارے دھیان میں
آجاوے تب تم سانس کھینچنے کا سادھن کر کے پران اپنا ماتھے پر چڑھا لینا جب آدمی کا پران برھمانڈ توڑ کر نکل جاتا ہے
وہ جیو سورج منڈل میں ہو کر بیکنٹھ کو پہونچتا ہے پھر اُس کا آواگون نہیں ہوتا جو لوگ جگیہ تپ دان تیرتھ ادک کر کے
اپنا تن تیاگ کرتے ہیں وہ جیو چندر منڈل میں ہو کر دیولوک وغیرہ میں اپنے کرم کے موافق جاتے ہیں اور اپنے
پُن کے پھل تک وہاں کا سُکھ بھوگ کر اُن کو پھر دنیا میں پیدا ہونا پڑتا ہے آواگون سے نہیں چھوٹتے اور مکت سے لیکر

ستھن کی سنکرانت یعنی چھ مہینہ تک سورج اُترائن رہتے ہیں یہ دیوتاؤں کا دن ہے اس چھ مہینے کے مرنے والے
آدمی سورج منڈل ہوکر بیکنٹھ کو جاتے ہیں اور کرک سے لیکر دھن کی سنکرانت چھ مہینے تک سورج دکھنائن رہتے
ہیں یہ دیوتاؤں کی رات ہے اس چھ مہینے کے مرنے والے لوگ چندر منڈل میں ہوکر دیولوک آدک میں جیسا کرم
کیا ہو جاتے ہیں وہاں کا سکھ اُس کی میعاد تک کرکے وہ پھر دنیا میں پیدا ہوتے ہیں ہم نے دونوں طرح کی دھرم
کی راہ تم سے کہدی سوائے اسکے اور کوئی تیسری راہ نہیں ہے اے راجا جو کوئی آدمی کے تن میں پرمیشور کا بھجن
اور اسمرن کرکے اپنی مُکت نہیں بناتا اُس کو پھر چوراسی لاکھ جُون میں پیدا ہونا پڑتا ہے جو کوئی اس تن میں پرمیشور کو
نہیں پہچانتا اور اپنی عمر کھیل کود اور سنساری مایا میں پھنس کر خراب کر دیتا ہے اُس کا وہ حال سمجھنا چاہیئے جیسے
کوئی آدمی بڑی محنت سے اونچے پہاڑ پر چڑھ گیا تب اُس کو تھوڑی سی محنت اپنے مطلب کے ملنے کے واسطے
رہ جاتی ہے اسی طرح جب جیو نے آدمی کا تن پایا تو وہ گویا اونچے پہاڑ پر چڑھ چکا اور جو اُس نے اس تن میں
تھوڑی سی محنت سے بھجن اور اُسمرن پرمیشور کا کرکے اپنا کام نہیں بنایا تو وہ اُس پہاڑ سے نیچے زمین پر گر پڑا پھر
چوراسی لاکھ جون میں پیدا ہو تب اُس پہاڑ پر پہونچ سکتا ہے جس نے اپنی عمر بیفائدہ کھوئی وہ مرنے کے بعد بہت
پچھتا کر کہے گا کہ دیکھو میں نے بُرا کام کیا جو پرمیشور کو نہیں پہچانا اور سنساری مایا موہ میں لپٹ کر خراب ہوا پھر وہ بات
ہاتھ سے جاتی رہے گی اسلیئے آدمی کو یہ دھیان رکھنا چاہیئے کہ ہر روز میری عمر کم ہوکر مرنے کے دن نزدیک چلے آتے
ہیں جو دن بیت گئے وہ پھر نہیں آسکتے اسواسطے آٹھوں پہر من میں بشواس رکھکر ایک ساعت بھی پرمیشور کو نہ بھولے
اور پرمیشور کے بھجن اور اُسمرن میں اپنا دن کاٹے اور جس نے آدمی کے تن میں پرمیشور کا بھجن نہیں کیا وہ جانور کے برابر
ہے جس طرح اونٹ اور بیل کی پیٹھ پر بوجھا لاد کر ایک وقت اُس کو دانہ اور گھاس دیتے ہیں اور وہ اُسی میں خوش ہوکر
دن اپنا کاٹتا ہے اور یہ نہیں جانتا کہ کہاں سے سورج نکلتے ہیں اور کہاں جاکر ڈوبتے ہیں وہی حال اس آدمی کا
سمجھنا چاہیئے اے راجا پرمیشور تھوڑے دھیان کرنے میں آدمی سے خوش ہوکر اُس کو مُکت دیتے ہیں اور شری کرشن جی
نے گیتا میں ارجن سے کہا ہے کہ آدمی چار وقت ضرور میرا اسمرن کرتے ہیں ایک جب آدمی روگی ہوکر دُکھ پاتا ہے
دوسرے جس کو میرے ملنے کی اچھا ہوتی ہے تیسرے جب کسی کا کام اسکے یا وہ کسی چیز کے ملنے کے واسطے چاہ کرے
چوتھے گیانی جو مجھے پہچان کر میرے بھید کو پہونچا ہے وہ لوگ اپنا اپنا مطلب پورا ہونے کے واسطے میرا اسمرن اور
دھیان کرتے ہیں میں چاروں طرح کے یاد کرنے والوں سے خوش ہوتا ہوں لیکن گیانی سے زیادہ کہ وہ ہمیشہ میرے
دھیان میں لگا رہتا ہے اے راجا تو کچھ سندیہ من میں مت رکھ اس سات دن میں ضرور تیری مُکت ہوگی ہم شری بھاگوت امرت روپی کتھا کہتے ہیں جیسے لگا کر سنو سبھا گیا پر تر جائیگا

تیسرا ادھیائے

برنن کرنا شکدیوجی کا یہ بات کہ کس دیوتا کی ارادھنا کرنے سے کون پھل ملتا ہے

سُوت جی نے سونکادک رکھیشوروں سے کہا کہ جب راجا پریچھت نے یہ سب حال دھیان کرنے پرمیشور کا

سنا تب پریکشت راجا نے اپنے من میں کہا کہ کس طرح یہ سوروپ نارائن جی کا میرے دھیان میں آویگا جب اسی سوچ میں راجا کا مکھ ملین ہوگیا تب شکدیو جی نے راجا کو اُداس دیکھ کر یہ بچار کیا کہ شاید راجا کے من میں کوئی اِچھا رہ گئی ہے اس سے راجا کا منھ اُداس ہوگیا ہے میں اپنی باتوں سے اس کے چت کا حال معلوم کیے لیتا ہوں یہ بچار کر شکدیو جی نے کہا کہ اے راجا جو کوئی اپنا ست بڑھایا چاہے وہ برہما جی کی پوجا کرے اور جو اپنی اندریوں کو بلوان کیا چاہے وہ راجا اِندر کی اور جو پرجا ادھک ہونے کی اِچھا رکھے وہ دچھ پرجاپت کی اور جو دولت کی چاہنا رکھے وہ دیبی جی اور جو اپنے روپ کا تیج بڑھانا چاہے وہ اگن کی اور جو اناج اور ہاتھی گھوڑا وغیرہ ملنے کی چاہ رکھے وہ آٹھوں بس دیوتا کی اور جو کامدیو بڑھانا چاہے وہ رُدر کی اور جو کوئی اپنے بدن میں زیادہ طاقت ہونے کی چاہ کرے وہ الادیبی کی اور جو خوبصورتی زیادہ چاہے وہ گندھربوں کی اور جس کو خوبصورت عورت کی چاہ ہو وہ اُربسی اپسرا کی اور جو آدمی جس ملنے کی اِچھا رکھتا ہو وہ جگت بھگوان کی اور جو یش چاہے وہ مہادیو جی کی اور جو اپنے پروار کی بڑھتی چاہے وہ دبیہ पितृगण پتروں کی اور جس کو اپنے کُل اور پروار کی رچھا کرنی ہو وہ پُن جنوں کی اور جس کو راج گدی کی چاہنا ہو وہ من کی اور جو کوئی اپنے دشمن کا مٹ جانا چاہے وہ نررت निऋति راچھس کی اور جو کوئی اپنے بدن میں بیرج بڑھنے کی چاہ رکھتا ہو وہ چندرما کی اور جو کوئی اپنی عمر کی زیادتی چاہے وہ اشونی کمار کی اور جو استری سُندر پت چاہے وہ پاربتی جی کی اور جس کو کسی بات کی چاہ نہ ہو وہ نارائن جی کی اور جس کو سب چیزوں کی جن کا برنن اوپر ہو چکا ہے اور سوائے انکے اور جس چیز کی چاہنا ہووے وہ شری نارائن جی کی پوجا کرے اُنکی کرپا سے سب مطلب پورے ہوتے ہیں اے راجا جو لوگ اپنا پرلوک بنانے کے واسطے پرمیشور کی یاد نہیں کرتے اُن کو کُتا اور گدھا وغیرہ جانور کے برابر سمجھنا چاہیئے جس طرح سُور غلیظ کھاتا ہے اسی طرح شراب پینے والے کو سمجھنا چاہیئے جس جیو نے آدمی کا تن پاکر اپنے کانوں سے پرمیشور کی کتھا اور لیلا اور کیرتن نہیں سنا اور لوگوں کی نندا سننے میں من لگایا اُس کا کان بھنورا اور سانپ کے بل کے برابر ہے اور جس نے زبان سے پرمیشور کا نام نہیں جپا اُس کی زبان مینڈھک کے برابر سمجھنا چاہیئے جو بیفائدہ برسات میں چلایا کرتا ہے اور جس کا سر دیوا استھان یا براہمن یا سادھو کے آگے ڈنڈوت کرنے کے واسطے نہیں جُھکا اُس کا سر بوجھ کے برابر بدن پر سمجھنا چاہیئے اور جس نے دولت پاکر پُن یا دان نہیں کیا اور ہاتھوں سے شری نارائن جی کی پوجا اور سادھ اور براہمنوں کی سیوا نہیں کی وہ ہاتھ کاٹھ کی کڑچھل کے برابر ہے اور جن پیروں سے تیرتھ جاترا اور دیوتا کے مندر اور سادھ براہمن کے درشن کرنے کو نہیں گیا وہ پاؤں درخت کی شاخ کے برابر ہے اور جس نے آنکھوں سے پرتچھ یا دھیان میں پرمیشور اور دیوتا کا درشن نہیں کیا اُن آنکھوں کو مور پنکھ کے برابر سمجھنا چاہیئے اور جس آدمی نے پرمیشور پر چڑھی ہوئی تلسی کی پتی اور سادھ اور براہمنوں کے چرنوں کی دھور اپنے سر پر شردھا اور پریم سے نہیں چڑھائی وہ آدمی جیتے جی مرے ہوئے کے برابر ہے اور جس کسی کو پرمیشور کی کتھا اور لیلا اور بھجن سُن کر دُکھ کی جگہ رونا نہ آوے اُس کا ہردے پتھر کے برابر سمجھنا چاہیئے ۔

چوتھا ادھیاے

نبے کرنا راجا پریکھپت کا شکدیوجی مہاراج سے واسطے کہنے کتھا اور کیرتن پربرہم پرمیشور کے

سُوت جی نے کہا کہ اے رکھیشور وجب راجا پریکھپت کو شیام سُندر کا حال اور شری مدبھاگوت کی مہاسُن کر سب سُوچ من سے دُور ہوگیا تب راجا نے بہت خوش ہو کر راج اور استری اور لڑکوں کی محبت چھوڑ دی اور شکدیو جی سے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ اے مہاراج جو کچھ آپ نے کہا اُس پر بِشواس کر کے مجھ کو بڑی خوشی ہوئی اور میں نے اپنا دھیان نارائن جی کے چرنوں میں لگایا مجھ کو آج اور سات دن میں مرنا دونوں برابر ہیں اس بات کا ڈر میرے من سے جاتا رہا آپ کا سب پُران اور شاستر دیکھا اور پڑھا ہوا ہے اور برھما جی اور آدپُرش کا حال آپ اچھی طرح جانتے ہیں جس طرح نارائن جی اس سنسار کو پیدا اور پالن کر کے پھر اُس کا ناش کر دیتے ہیں وہ حال سُنائیے اور پربرہم پرمیشور نے جتنے اوتار لیکر جو لیلا اس جگت میں کی ہیں وہ برنن کیجئے یہ بات سنتے ہی شکدیو جی نے خوش ہو کر پہلے دھیان چرن شیام سُندر کا جن کی پوجا کرنے اور نام لینے اور کتھا سننے سے آدمی پوتر اور گیانی ہوتا ہے کر کے اس طرح پر استت کی کہ اے دینا ناتھ جتنے جوگ اور جگیہ وغیرہ ہیں وہ سب بغیر کرپا آپ کے اپنا پھل نہیں دے سکتے اُس پربرہم پرمیشور کو ڈنڈوت کرتا ہوں جس کے چرنوں کا دھیان بڑے بڑے جوگی اور مُن اور سنکادک اور برھما جی اور مہادیو جی آدو دیوتا دن رات اپنے ہردے میں رکھتے ہیں اور اُن کے چرتر لیلا کو نہیں جانتے اور جن کی دیا اور کرپا سے گوپیاں اور شوری اور گدھ وغیرہ چھوٹے چھوٹے جیو مُکت پدوی پر پہونچے اور جو لچھمی جی کے پت ہیں اُن کو نمسکار کرتا ہوں وہی پرمیشور اپنی کرپا سے میری بُدھ میں پرکاش کر کے میری بات سچ کریں اور اُن کی شکت سے مجھ کو اُن کا چرتر کہنے کے واسطے سامرتھ ہو پھر شکدیو جی نے بید بیاس اپنے پتا اور گرُو کے چرنوں کا دھیان اور ڈنڈوت کر کے کہا کہ اے راجا کتھا شری مدبھاگوت جو بیکنٹھ ناتھ نے برھما جی سے کہی اور برھما جی نے نارد مُن سے کہی اور نارد مُن نے بید بیاس جی کو بتائی اور بید بیاس جی ہمارے باپ نے ہم کو پڑھائی تھی وہ سب میں تم کو سُناتا ہوں جو بات تم سننا چاہتے ہو وہ سب حال اس میں لکھا ہے من لگا کر سنو۔

پانچواں ادھیاے

شروع کرنا شکدیو جی کا کتھا شری مدبھاگوت اور سمباد برھما اور نارد کا

شکدیو جی نے کہا کہ اے راجا کسی جگ میں ایک دن نارد مُن برھما جی اپنے پتا کے پاس ڈنڈوت کرنے کے واسطے گئے اُس وقت برھما جی پرمیشور کے دھیان میں بیٹھے تھے نارد مُن نے اُن کو دیکھ کر اپنے من میں

اس بات کا سندیہ کیا کہ دیکھو سب دنیا پیدا کرنے پر بھی یہ کسی کا دھیان کر رہے ہیں اس دھیان کرنے سے
معلوم ہوتا ہے کہ کوئی انکا بھی مالک ہے جس کا یہ دھیان کرتے ہیں اُس کا حال پوچھنا چاہیئے یہ بات بچار کر
نارد جی نے برھما جی سے دھیان چھوٹنے کے بعد پوچھا کہ آپ کہتے ہیں کہ جو کچھ جس کے بھاگ میں لکھا ہے
وہی ہوتا ہے اور میں دیکھتا ہوں کہ آپ اس طرح سب جگت کو رچ کر پھر اُس کو ناش کر دیتے ہیں جس طرح
مکڑی اپنے منھ سے ڈورا نکال کر پھر اُس کو کھا جاتی ہے آپ کے کہنے اور دھیان کرنے سے مجھ کو ایسا جان پڑتا
ہے کہ آپ سے بھی کوئی بڑا ہے جس کا دھیان کر کے آپ اُس کی آگیا کے موافق سب سرشٹ رچنے کا کام کرتے
ہیں جس کا دھیان آپ کرتے ہیں اُس کا نام اور گُن مجھ کو بھی بتا دیجئے یہ بات سنکر برھما جی نے کہا کہ اے نارد تم
دھن ہو جو تم نے پرمیشور کا چرتر ہم سے پوچھا پرمیشور کی مایا بڑی بلوان ہے تم جو مجھ کو جگت کا کرتا کہتے ہو میں اس بات
سے بہت شرمندہ ہوں اے نارد مجھ سے بڑے اور میرے مالک بھگوان ہیں بہت سے برھما اور بہت سے برھمانڈ
اُن سے ظاہر ہو کر سب دنیا اُنھیں کی مایا سے پیدا ہوتی ہے اور میں بھی پرمیشور کی دیا اور کرپا سے سب دنیا کو
پیدا کرتا ہوں دیوتا اور آدمی کو اُنھیں کے پرتاپ سے بُدھ اور گیان ملتا ہے۔ سُنو جب نارائن جی کی نابھ[۱] سے
کمل کا پھول نکلا اور ہم اُس پھول سے پیدا ہوئے تب ہم نے بہت سوچ کر کے بچارا کہ ہم کہاں سے پیدا ہو کر
یہاں آئے ہیں جب ہم کو اس کا حال نہیں معلوم ہوا تب پرمیشور کا دھیان کرنے سے ہم کو گیان ہو کر یہ بات
جان پڑی کہ نارائن جی نے ہم کو پیدا کیا ہے اور سورج اور چندرما اور تارا گن آدک اُنھیں کے تیج سے روشن ہیں
اور جتنی چیزیں دنیا میں ہیں سب اُنھیں کی کرپا سے اور مایا سے ظاہر ہوئی ہیں اور یہ جیو سب کے بدن میں
اُنھیں کا پرکاش ہے اور نارائن جی اپنے تیج سے آپ پرکاشت ہیں اُن میں کسی دوسرے کا تیج نہیں ہے
اُن کے آدا ور انت اور بھید کو کوئی نہیں پہونچ سکتا کہ حال اُس پربرھم پرمیشور کا برنن کر سکے لیکن نارائن جی کی کرپا
سے جتنا مجھ کو معلوم ہے وہ تم سے کہتا ہوں سنو کہ جب پرمیشور کو اس بات کی چاہ ہوتی ہے کہ ہم اکیلے ہیں بہت
روپ ہو جاویں تب اپنی اِچھا سے بہت روپ ہو جاتے ہیں جب میں کمل کے پھول سے پیدا ہوا تب مجھ کو
نارائن جی نے یہ حکم دیا کہ تو دنیا کو پیدا کر اُس وقت میں نے اپنے من میں یہ بچار کیا کہ میں کس طرح دنیا کو پیدا
کروں تب اُنھیں نارائن جی کی مایا سے ساتوک راجس تامس تین گن پیدا ہوئے اور مجھ کو اپنے ہردے میں
بُدھ کا چمتکار دکھائی دیا تب میں نے تینوں چیزوں کی سامرتھ سے سب دنیا اور پانچوں تتو پیدا کر کے پرتھوی کو پیدا
کیا اور مٹی اور آگ اور پانی اور ہوا اور آکاش ان پانچ تتو سے سب جیوؤں کا بدن بنایا اور میں نے جو پرتھوی
کمل کے پتّے سے بنائی تھی وہ پانی پر نہیں ٹھہرتی تھی ہزار برس تک برابر ہلتی رہی جب میں نے نارائن جی سے
پرتھوی کے ہلنے کا حال کہا تب اُسی آدپرش بھگوان نے اپنی شکت سے پرتھوی کو پانی پر ٹھہرا دیا تب ہلنا اس کا
بند ہو گیا اُسی شکت کو برھمانڈ اور براٹ روپ کہتے ہیں اور اُس روپ کے ہزار سر اور ہزار ہاتھ اور ہزار پانوں
اور ہزار کان اور ہزار ناک بید میں لکھی ہیں ۔

چھٹواں ادھیاے

کہنا برھما جی کا حال براٹ روپ نارائن جی کا

شکدیوجی نے کہا کہ اے راجا برھما جی نے نارد جی سے کہا کہ حال براٹ روپ نارائن جی کا اس طرح پر ہے
کہ ساتوں لوک اوپر کے کمر کے اوپر اور ساتوں لوک نیچے کے کمر سے نیچے ان کا بدن سمجھنا چاہیئے اور اگن مُنھ اور
درخت بدن کے روئیں اور دسوں دشا کان اور سمدر پیٹ اور سورج آنکھ اور پہاڑ بدن کی ہڈی اور ندیاں بدن کی
نسیں اور ہوا سانس اور اندک دیوتا بانہہ اور اشونی کمار دیوتا ناک اور سب سگندھ ناک کا چھید اور آکاش
آنکھوں کی گولک اور دن رات پلک مارنا اور جل پسیر اور دنیا کا ذائقہ زبان اور جمراج دانت اور مایا ہنسی اور
لاج اوپر کا ہونٹھ اور لالچ نیچے کا ہونٹھ اور دھرم چھاتی اور ادھرم پیٹھ اور میگھ گھٹا سر کے بال اور برسات کا پانی
نیچ اُن کے براٹ روپ میں سمجھنا چاہیئے سوائے اسکے اور سب بیوہار دنیا کے اُسی روپ میں موجود ہیں
اس لیے تپسی اور رکھیشور لوگ نارائن جی کا پرکاش سب جگہ برابر سمجھ کر کسی کو دُکھ نہیں دیتے اور ہرا درخت
کاٹنے سے ضرور سمجھنا چاہیئے کہ پرمیشور کو دُکھ پہونچے گا جگت میں ہان لابھ جس اجس دُکھ سُکھ پرمیشور کی اِچھا
سے ہوتا ہے اور جو کچھ سرادھ آدک میں پتروں کے نام اور جگیہ آدک میں دیوتا آدک کے نام پر دنیا کے لوگ
دیتے ہیں وہ سب اُسی پرمیشور کو پہونچتا ہے اور جڑ اور چیتن سب جیوؤں کے پیدا اور پالن اور ناش کرنیوالے
وہی ابناشی پُرش ہیں اُن پر کوئی دوسرا مالک نہیں ہے اے نارد جب مجھ کو دنیا پیدا کرنے کی آگیا ملی تب
میں نے نارائن جی کی دَیا اور کرپا سے دَچھ پرجاپت کو پیدا کیا اُس سے بہت آدمی پیدا ہوئے اور انھیں
نارائن جی کے چرنوں کا دھیان اپنے ہردے میں رکھنے سے مجھ کو دنیا پیدا کرنے کی سامرتھ ہے اور وہی پرمیشور
آدمدھیہ اور انت میں ہمیشہ ایک طرح پر رہ کر گھٹنے اور بڑھنے اور پُرانے ہونے سے رہت ہیں اور کوئی چیز دنیا کی
اُن کے روپ سے باہر نہیں ہے اور بدھ اتنی سامرتھ نہیں رکھتی کہ ان کی استت کر سکے اور نارائن جی نے
اپنی اچھا سے واسطے کرنے لیلا اور بھوساگر پار اُتارنے سنساری جیوؤں کے دنیا میں چوبیس اوتار لیے ہیں
آدمی کو چاہیئے کہ ہمیشہ لیلا اُن اوتاروں کی آپس میں کہہ سُن کر بیچ دھیان اور اسمرن نام پرمیشور کے لگا رہے تب
اُس کا انتہ کرن شدھ اور پوتر ہو کر اُس میں پرمیشور کا چمتکار چمکے اور آواگون سے چھوٹ کر بھوساگر پار اُتر جائے
دیکھو انھیں پرمیشور کا بھجن اور اسمرن کرنے کے پرتاپ سے رکھیشور اور تپسی لوگ جو کچھ شاپ یا آشیرباد کسی کو
دیتے ہیں وہ اسی وقت ہو جاتا ہے رکھیشور اور مہاتما لوگ مجھ سے بید وغیرہ پڑھ کر دنیا میں ظاہر کرتے ہیں
اور پرمیشور کے بردان دینے سے میری بات جھوٹ نہیں ہوتی اور من میرا پاپ کی طرف نہیں جاتا اور اندریاں
میری اَدھرم کی چاہ نہیں کرتی ہیں اُنھیں پرمیشور کا دھیان کرنے سے یہ تین گن مجھ میں ظاہر ہوئے ہیں اور

پرمیشور نے سب بدن آدمی کا ایک ایک دیوتا کو سونپ دیا ہے ایک روپ سب دیوتاؤں کا اپنے لوک میں رہ کر پرکاش
انکا سورج کی طرح جیسے پانی بھرے برتنوں میں پڑتا ہے اُسی طرح سب جیوؤں کے بدن میں سمجھنا چاہیئے اور تیسرا
پرکاش اُن کا بیچ مورت دیومندروں کے رہتا ہے اور سورج کی روشنی اور چندرما کی کرن پڑنے سے چاندی سونا
تانبا وغیرہ کی کھان دنیا میں پیدا ہوتی ہیں اور جو پاپ اور ادھرم آدمی سے ہوتے ہیں اُن کے پرائشچت
دھرم شاستروں میں لکھے ہیں یہ سب حال کہہ کر برہما جی نے جو چار اشلوک مول شری مدبھاگوت کے प्रायश्चित
نارائن جی کے منہ سے سُنے تھے وہ چاروں اشلوک نارد جی سے کہہ کر کہا کہ اے نارد وہ پربرہم پرمیشور نرنکار روپ
کسی کے دیکھنے میں نہیں آتے اور اُن کو کوئی ہاتھ سے پکڑ نہیں سکتا اور کسی کو ایسی سامرتھ نہیں ہے جو اُنکے
سب اوتاروں کا حال برنن کر سکے کہ سب جیوؤں میں اُنھیں کی جوت کا پرکاش ہے حال چوبیسوں اوتار
پربرہم پرمیشور کا جو سگن روپ دنیا میں دھارن کیے تھے اپنی بدھ کے موافق کہتا ہوں -

ساتواں ادھیاے

برہما جی کا نارد جی سے پرمیشور کے چوبیسوں اوتاروں کا حال کہنا

برہما جی نے نارد جی سے کہا کہ پہلا اوتار سنک سنندن سناتن سنت کمار کا میری ناک سے پیدا ہوا ہے
کہ وہ لوگ پرمیشور کے تپ اور دھیان میں رہ کر اُسی تپ کے پرتاپ سے کئی کلپ کے گزر جانے پر بھی ہمیشہ
پانچ برس کی عمر کے بنے رہتے ہیں دوسرا اوتار باراہ جی کا اس واسطے لیا کہ مجھ کو جب دنیا پیدا کرنے کا حکم ہوا
تب میں نے نارائن جی کی کرپا سے کمل کے پتے کی پرتھوی بنائی تو اس پرتھوی کو ہرنیاکش हिरण्याक्ष
دیت اُٹھا کر پاتال کو لے گیا جب میں نے بیکنٹھ ناتھ سے بنے کیا کہ بغیر زمین کے میرے پیدا کیے ہوئے
جیو کہاں رہیں گے تب اُنھوں نے باراہ روپ رکھ کر پاتال میں جا کر ہرنیاکش دیت کو مار ڈالا اور پرتھوی کو
باہر لا کر اپنی مہما سے پانی پر ٹھہرا دیا پرتھوی کرموں کا پھل دینے والی اچھا بُرا جیسا کرم کوئی کرے ویسا پھل پاوے
تیسرا اوتار جگیہ پرش کا لیکر دنیا کے لوگوں کو جگیہ کرنے کی راہ بتلا کر کرتارتھ کیا چوتھا اوتار ہیگریو हयग्रीव کا
دھارن کر کے پاتال میں جا کر مدھ کیٹبھ मधुकैटभ دیت کو مار ڈالا اور جو بید وہ دیت چرا لے گیا تھا اُسے لا کر
مجھے دیا پانچواں اوتار نارائن جی کا مورت نام کنیا دھرم رکھیشور سے لیکر اُترا کھنڈ میں بمقام بدری کیدار بیٹھے ہوئے
اسواسطے تپ کرتے ہیں کہ جس میں دُنیا کے لوگ مجھ کو تپ کرتے ہوئے دیکھ کر آپ بھی پرمیشور کا تپ و اسمرن
کیا کریں چھٹواں اوتار کپل دیو مُن کا لیکر دیوہوتی اپنی ماتا کو سانکھیہ جوگ گیان سکھا کر مکت دی ساتواں اوتار
دتاترے दत्तात्रेय کا لیکر راجا جد کو گیان سکھلایا جس کے پرتاپ سے وہ مکت ہوا اور دتاترے نے
چوبیس گرو کیے اس کا حال گیارھویں اسکندھ میں لکھا ہے آٹھواں اوتار رکھبدیو ऋषभदेव کا لیکر پرم ہنسوں [illegible]

اور جین دھرمیوں जैनधर्मी کی ذات دنیا میں ظاہر کی نواں اوتار راجہ پرتھ पृथु کا لیکر بین वेणु اپنے
باپ کو نرک جانے سے بچایا اور گئو روپی پرتھوی کو دُھ کر سب اوکھدھ دودھ کی طرح اُس میں سے نکالیں اور
پہاڑوں کو جو جابجا زمین کو روکے ہوئے تھے اُٹھا کر اُترا کھنڈ میں رکھ دیا اور پرتھوی سنساری جیوؤں کے رہنے
کے لیے خالی کر کے اُس پر شہر اور گانوں بسایا دسواں متس मत्स्य اوتار لیکر راجا ست برت सयव्रत کو
پرلے کا تماشا دکھلایا اور گیارھواں کچھپ اوتار لیکر سمدر متھنے کے وقت مندراچل پہاڑ اپنی پیٹھ پر لیکر چودہ رتن
اُس میں سے نکالے بارھواں اوتار دھنونتر بید کا لیکر واسطے دُور کرنے بیماریوں کے دوائیں سمدر سے نکالیں
تیرھواں اوتار موہنی روپ کا رکھ کر دیتوں کو اپنے روپ پر موہت کیا اور امرت کا کلسہ جو دیتوں نے دھنونتر بید
سے بغیر دینے حصہ دیوتاؤں کے چھین لیا تھا لیکر وہ امرت دیوتاؤں کو پلایا چودھواں اوتار نرسنگھ کا لیکر ہرنیکشپ
دیت کو مارا پندرھواں اوتار بادن کا رکھ کر تین قدم زمین راجا بل سے دان لیکر دیوتاؤں کو دی سولھواں اوتار
ہنس کا لیکر سنت کمار کو گیان سکھلا کر غرور اُنکا دُور کیا سترھواں اوتار نارائن نام لیکر دھرو بھگت کو درشن دیا
اٹھارھواں اوتار ہری نام دھر کر گجیندر کا پران گراہ سے بچایا انیسواں اوتار پرشرام کا لیکر جو دُشٹ جیو ہر بھگتوں کو
پرتھوی پر دُکھ دیتے تھے اُن کو مار ڈالا اور اکیس ۲۱ مرتبہ چھتری راجاؤں کو دوسرے چھتریوں سمیت مار کر زمین اُنکی
چھین کر برہمنوں کو دان کر دی بیسواں اوتار شری رامچندر جی کا لیکر پاپی راون کو دوسرے راچھسوں سمیت جو
گئو اور برہمنوں کو دُکھ دیتے تھے مار ڈالا اور لنکا کا راج بیبھیکھن کو دے کر ہنومان جی کو جس دیا اکیسواں اوتار
بید بیاس جی کا لیکر واسطے بھوساگر پار اُتارنے سنساری جیوؤں کے چار بید اور مہابھارت اور اٹھارہ پُران
بنائے اور بائیسواں اوتار شری کرشن جی کا لیکر کوروں اور پانڈوؤں سے مہابھارت کرایا اور کنس اور کال جمن
اور جراسندھ آدک ادھرمی راجوں کو مار کر پرتھوی کا بوجھ اُتارا اور دنیا میں بہت سی لیلا کی جس کا برنن دسم اسکندھ میں
لکھا ہے وتیئسواں بودھ اوتار لیکر جگیہ کرنا دیتوں کا بند کیا اور کلجگ کے اخیر میں چوبیسواں اوتار کلنکی دھارن
کر کے تلوار ہاتھ میں لیے نیلے گھوڑے پر سوار ہو کر ادھرمی اور پاپی لوگوں کو ماریں گے اور ست جگ کا کرم دُنیا میں
ظاہر کر کے دھرم کو بڑھاویں گے اے نارد چوبیسوں اوتاروں کا حال ہم نے تم سے اپنی بدھ کے موافق کہا جو
آدمی اگیان ہو کر پرمیشور کو اچھی طرح سے نہ جانے گا اُس کو گیان اور مُکت ملنے کے واسطے ان سب اوتاروں
کی کتھا اور لیلا اشنان در سُننا چاہیے اور جس آدمی نے گیانی ہو کر سب جیوؤں میں پرمیشور کا پرکاش برابر دیکھا اُس کو
برہم گیانی جان کر جیون مُکت سمجھنا چاہیے اے نارد میں جگت کی رچنا اور بشن سب جیوؤں کی پالنا اور مہادیو جی
سب کا ناش کرتے ہیں یہ تینوں اوتار پرمیشور کے ہیں اور سب دنیا پرمیشور کی مایا سے اپنے استری اور لڑکے اور
دھن کی محبت سے مہاجال میں پھنسی رہتی ہے جس آدمی پر نارائن جی بڑی کرپا کرتے وہ ست سنگ کر کے اس
مایا جال سے چھوٹ سکتا ہے نہیں تو سنساروپی جال سے چھوٹنا بہت مشکل سمجھو اور اس مہاجال سے چھوٹنے
کے واسطے سوائے بھجن اور سُمرن نام اور سننے کتھا اور لیلا اوتار پربرہم پرمیشور کے دوسری کوئی تدبیر نہیں ہے

اور اوتاروں کی لیلا چاروں برن کو سننا چاہیئے اور چار اشلوک تتو گیان شری مدبھاگوت کے جو ہم نے نارائن جی
سے سُنے تھے وہ ہم نے تم سے کہے اُنھیں پرمیشور کا بھجن اور اسمرن کرنے سے تم میں بھی سب گن ظاہر ہونگے
اور اے نارد کئی مرتبہ مجھ ایسے برھما اور تم ایسے نارد دنیا میں پیدا ہو چکے ہیں اس کا حال سوائے پربرھم پرمیشور کے
دوسرا کوئی نہیں جانتا ہے ہر کلپ میں سب جیو اپنے کرم کے موافق پھر جنم پاتے ہیں اور جس دیش میں دیواستھان
نہو کر پرمیشور کی کتھا نہیں ہوتی اور جس گھر میں کوئی جگیہ اور ہوم نہیں کرتا جیو وہاں کلجگ کا قیام زیادہ سمجھنا چاہیئے
اور وہاں کے آدمی کرودھ لوبھ اہنکار میں بھرے رہتے ہیں اور یہی کرودھ وغیرہ پاپ کی جڑ ہوکر لوگوں سے
بہت طرح کے ادھرم کراتے ہیں اور پرمیشور کی مایا کو تھوڑا سا مہادیوجی اور دچھ پرجاپت دیوتا اور سنکادک بھرگ
رکھیشور پرہلاد اور راجا میل راجا امبرکھ پراچین برہکھ وغیرہ جانتے ہیں اور جس جیو کو غرور نہیں ہوتا وہی آدمی
پرمیشور کی مایا سے چھوٹ کر بھوساگر پار اُتر جاتا ہے اور جو لوگ ہر بھگت ہوکر پرمیشور کی سرن میں رہتے ہیں اُن پر
مایا کا کچھ بس نہیں چلتا نارد جی یہ پرتاپ نارائن جی کا سنتے ہی بہت خوش ہوکر بین بجاتے ہر گن گاتے چلے گئے

آٹھواں ادھیائے

پوچھنا راجا پرپچھت کا شکدیوجی سے حال دھرم اور بید اور پران اور جوگ ابھیاس آدک کا

راجا پرپچھت نے اتنی کتھا سُن کر من میں اس بات کا بچار کیا کہ دیکھو شکدیوجی نے نارائن جی کی کتھا سُننا
چاروں برن کے واسطے کہا ہے اور مجھ کو اُن سے اُتم نہیں جان کر چاروں برن کے برابر سمجھا یہ سندیہ چھوڑانے کے
واسطے پچھلے راجوں کا حال جنھوں نے پرمیشور کا بھجن اور اسمرن کرکے بدن اپنا چھوڑ دیا ہے ان سے پوچھنا چاہیئے
ایسا بچار کر راجا پرپچھت نے پوچھا کہ اے مہاراج اوتاروں کا حال سُن کر من میرا بہت خوش ہوا اب مجھ کو یہ چاہنا
ہے کہ سوائے لیلا اوتار نارائن جی کے دوسرا حال نہ سُنوں کس واسطے کہ اس کتھا کے سننے سے انتہ کرن شدھ اور
پوتر ہوکر پرمیشور کا پرکاش ہردے میں ظاہر ہوتا ہے اور اُس پرکاش کے ہونے سے اس کام کرودھ لوبھ اہنکار کا
بدن میں نام نہیں رہتا جس طرح سنساری لوگوں کے مکان میں راجا کے آنے سے گھر اُن کا شدھ اور پوتر ہو جاتا
ہے وہ حال آپ کرپا کرکے بتلایئے کہ نارائن جی آدنرنکار جوت نے جو براٹ روپ دھارن کیا جس روپ میں
سب دنیا کی چیزیں ہیں اور ایک سے لاکھوں سو روپ بہت طرح کے ہو جاتے ہیں اس کا کیا بھید ہے اور
پچھلے جگوں میں جن راجوں نے پرمیشور کے اسمرن اور دھیان میں لین ہوکر بدن اپنا چھوڑ دیا ہے اور جتنے
تو ہیں اُن کی گنتی اور پرمیشور کی پوجا بدھ اور جس طرح جوگی لوگ جوگ ابھیاس کرکے بدن اپنا چھوڑ دیتے
ہیں اور بید کا جیسا دھرم اور روپ ہو اور اتہاس اور پران کا ماہاتم اور جس طرح جگت میں پرلے ہوتی ہے
اور جس طرح جگیہ آدک کرتے ہیں اور حال برھمانڈ رکھیشوروں کا اور جس طرح جیو نرک سے نکل کر آتے ہیں اور

پاپ اور ادھرم کرنے والوں کا مرنے کے بعد کیا حال ہوتا ہے اور جیو دنیا میں کون کرم کرنے سے مایا جال میں پھنس کر خراب ہوتا ہے اور کون کرم کرنے سے مکت ملتی ہے ان سب باتوں کا حال دیا کر کے برن کیجئے یہ بات سن کر شکدیو جی نے کہا کہ اے راجا تجھ کو یہ سب حال پوچھنے سے کیا مطلب ہے راجا نے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ اے مہاراج مین چاہتا ہوں کہ سب لیلا اوتار پر برہم پرمیشور کی سنوں اور تن اپنا نارائن جی کی چرچا اور دھیان میں چھوڑ کر بھوساگر پار اتر جاؤں یہ بات سن کر شکدیو جی نے کہا کہ اے راجا آدمی کا بدن پانا بہت مشکل ہے جو کوئی آدمی کا تن پا کر نارائن جی کی لیلا اور کتھا نہیں سنتا اس کو سوائے پچھتانے کے اور کچھ ہاتھ نہیں لگتا اور جو بات تم نے پوچھی ہے اس کا حال سنو کہ جب پربرہم پرمیشور چاہتے ہیں کہ دنیا کو پیدا کر کے جیوؤں کو بڑھا دیں اور اپنا روپ آپ دیکھ کر موہت ہو دیں جس طرح آدمی اپنا منھ آئینہ میں دیکھتا ہے اور آئینہ الٹ دینے سے پھر کچھ نہیں دیکھ پڑتا اسی طرح پرمیشور سب دنیا کو اپنی اچھا سے پیدا کر کے پھر اس کا ناش کر کے اپنے روپ میں ملا لیتے ہیں اس لیے دنیا میں اسی کو گیانی سمجھنا چاہیے کہ جو پرمیشور کے چوبیسوں اوتاروں کی کتھا اور لیلا سچے من سے سن کر اس پر یقین کرے اور چیونٹی سے لے کر ہاتھی تک سب جیوؤں میں پرمیشور کا چمتکار برابر جان کر کسی کو دکھ نہ دے اتنی کتھا سنا کر سوت جی نے سونکادک رکھیشوروں سے کہا کہ جو حال پریچھت نے شکدیو جی سے پوچھا ہے یہی بات ایک مرتبہ برہم کلپ میں برہما جی نے نارائن جی سے پوچھی تھی -

نواں ادھیاے

کہنا شکدیو جی کا پیدا ہونے برہما جی اور چار اشلوک مول شری مدبھاگوت کا جو نارائن نے کہے تھے

شکدیو جی نے کہا کہ اے راجا جب ایک پھول کنول کا پرمیشور کی نابھ سے نکلا اور اس پھول سے برہما جی پیدا ہوئے تب برہما جی نے یہ بات معلوم کرنا چاہا کہ مین کہاں سے پیدا ہوا ہوں جب بہت بچار کرنے سے بھی برہما جی کو بھید نہ معلوم ہوا تب ہار مان کر اسی پھول پر بیٹھ رہے اس لیے سمجھنا چاہیے کہ بھگوان کی مایا بڑی بلوان ہے جس مایا کی رسی میں برہما جی بھی بندھ کر ان کا بھید نہیں جان سکتے دوسرے کی کیا سامرتھ ہے جو پرمیشور کی لیلا اور آد اور انت کو پہونچ سکے پھر برہما جی نے اسی پھول پر بیٹھے ہوئے چار اشلوک مول شری مدبھاگوت کے آکاش بانی میں سنے اسی آگیا کے موافق تپ کیا جب برہما جی کو تپ کرنے سے ہردے میں گیان ہوا تب اس اشلوک کا مطلب جان کر دنیا کی چنتا کی اور مطلب ان چار اشلوکوں کا یہ ہے کہ اے برہما جو سب کے پہلے تھا وہ مین ہوں سوائے میرے دوسرا کوئی نہیں ہے اور جو کچھ تم دیکھتے ہو وہ بھی مجھی کو سمجھو اور مہا پرلے ہونے کے بعد بھی سوائے میرے کچھ نہیں رہے گا سب دنیا کی چیزوں کی جڑ میں ہوں جس طرح سونے کا گہنا واسطے ہاتھ اور پیر اور ناک

اور کان وغیرہ سب عضو کے الگ الگ تیار کراؤ تب نام سب زیوروں کا الگ الگ ہوتا ہے اور جب سب وہ گہنا توڑ کر گلا ڈالو تب پھر خالص سونا رہ جاتا ہے وہی حال میرا سمجھنا چاہیئے میں اکیلا رہ کر جب چاہتا ہوں تب اپنی اچھا سے بہت روپ رکھ کر دنیا میں بہت نام اپنے ظاہر کرتا ہوں پھر جب میری اچھا اکیلے رہنے کی ہوتی ہے تب اکیلا ہو جاتا ہوں اور طاقت دیکھنے اور سننے اور بولنے کی اور بھلا برا پہچاننے کی جو سب جیوؤں میں ہے وہ سب میرے پرتاپ کا پرکاش سمجھنا چاہیئے جس طرح آکاش سب کو گھیرے ہوئے ہے اسی طرح میں سب سے زبردست ہو کر تینوں لوک اور چودھوں بھون کو اپنے بس میں رکھتا ہوں اور سوا میرے دنیا کی سب چیزوں کو است جاننا چاہیئے اور پانچ تتو سے سب دنیا کے جیو پیدا ہوتے ہیں جس طرح سب بیوہار دنیا کا میرے براٹ روپ میں ہے اسی طرح سب کے بدن میں میری جوت کا پرکاش ہے جس کو پران کہتے ہیں تم سمجھو کہ جب تک وہ چمتکار سب کے بدن میں رہتا ہے تب تک طاقت چلنے پھرنے کھانے پینے بولنے اور اندریوں کا سکھ بھوگنے کی اس کو رہتی ہے اور جب وہ پرکاش بدن سے نکل جاتا ہے تب وہ بدن مردہ ہو کر سڑ گل جاتا ہے پھر اس بدن سے کچھ نہیں ہو سکتا براہمن چھتری بیش شودر چاروں برن میں میرا پرکاش برابر رہتا ہے گیان درشٹ سے ان میں کچھ بھید نہ جان کر سب جیوؤں میں نارائن جی کا سروپ ایک سا سمجھنا چاہیئے جس طرح سورج کی چھایا سونا چاندی مٹی لوہا آدی کے برتنوں میں برابر پڑتی ہے اور جس طرح سونا چاندی پیتل اور کاٹھ وغیرہ بہت طرح کے دانوں کو ایک تاگے میں پرونے سے مالا ہو جاتا ہے اسی طرح میرا چمتکار سب جیوؤں میں تاگے کے برابر سمجھو جب وہ تاگا ٹوٹ جاتا ہے تب سب دانے الگ الگ ہو جاتے ہیں اے برھما اسی طرح مجھ کو سب جگہ جان کر جگت کی رچنا کرو سنساری مایا میں نہ پھنس کر خوشی سے رہو گے اور تپ کرنے سے تم کو میرا درشن ہوگا اور تم دیا من میں رکھ کر سب جیوؤں کی رچنا کرنا اور دنیا میں تم کو مان کر رکھیشور اور گیانی لوگ تمہاری استت کریں گے اور جگت رچنے میں تم کو کچھ محنت اور دکھ نہ معلوم ہوگا اور تم دھیان میرے چھوٹے چتربھجی سروپ کا جو ہوا تھا اور رکھیشور اور نند اور سنند آدی داسوں کے بیچ میں براجمان ہے کرنا۔ یہ آکاش بانی سن کر برھما جی نارائن جی کے چرن چھونے کے بعد ہاتھ جوڑ کر بولے کہ اے دینڈیال مجھ کو یہ بردان دیجئے جس میں آپ کو اپنا مالک جانتا رہوں اور دنیا پیدا کرنے میں مجھ کو کمزوری نہ ہو یہ بات برھما جی کی سن کر پرم پرمیشور نے ان کو اچھا ہو یہ ایک بردان دے کر کہا کہ اے برھما تم میری آگیا مان کر سنساری بیوہار پرچھائیں کی طرح جھوٹا سمجھتے رہنا تو تم کو میری مایا نہیں بیاپے گی یہ کہہ کر نارائن جی برھما جی کے دھیان سے گپت ہو گئے اتنی کتھا سنا کر شکدیو جی نے کہا کہ اے راجا مطلب چاروں اشلوک شری مدبھاگوت کا یہی ہے جو میں نے تم سے کہا اور برھما جی نے اپنے دوسرے بیٹوں کو یہ حال نہیں بتایا اور نارد جی کو گیانی سمجھ کر یہ بھاگوت گیان ان سے کہا تھا نارد جی نے بید بیاس جی کو اپدیش کیا بید بیاس جی ہمارے پتا نے ہمارے لئے بستار سے لکھا اور شری مدبھاگوت نام رکھ کر ہم کو پڑھایا اور اسی گیان کو میترے رکھیشور نے جمنا کنارے بدر جی سے کہا تھا اب وہی کتھا تم کو سناتا ہوں اور اے راجا جو کوئی اہنکار سے اپنے کو میں سمجھ کر پرمیشور کا ہوا تم نہیں جانتا وہی دنیا اور پرلوک میں دکھ پاتا ہے۔

دسواں ادھیاے

تیار ہونا بدن کا پانچ تتو سے اور باس رہنا دیوتاؤں کا سب کے انگ پر

شکدیوجی نے کہا کہ اے راجا اس بھاگوت میں دس طرح کی کتھا ہیں اس کا حال الگ الگ کہتا ہوں من لگا کر سنو جگت کی اتپت جگت کا ناش ہونا جگت کو استھر رکھنا سب جیوؤں کو پالنا پرمیشور کی لیلا منونتروں کا حال ایشور کی کتھا برکت مکت نارائن جی سب جگت کے مالک ہیں ہے راجا ان سب تو بچھن کا حال سن کر ویسا ہی کرنا یہ سب کیول سویں بچھن کے جاننے کے واسطے ہیں جب آدپرش پرمیشور نے جو شیش ناگ کی چھاتی پر آرام کرتے ہیں اپنے کو دیکھ کر من نہ لگنے سے چاہا کہ ہم بہت طرح کے روپ دھر کر دیکھیں تب انھوں نے اپنی مایا کو آگیا دی کہ دنیا بڑھانے کے واسطے تدبیر کرا سی وقت مایا نے سرگ پاتال اور مرت لوک بنا کر راجس ساتوک تامس تین گن ظاہر کیے تامس سے اہنکار اور راجس سے ہاتھ پاؤں اور باک اور لنگ اور گدا پانچ کرم اندری اور رجوگن سے آنکھ کان ناک جیبھ کھال پانچ گیان اندری ظاہر ہوئیں سوائے اسکے تموگن سے پرتھوی آکاش اگن جل بایو پانچوں تتو اور ستوگن سے شبد مورت سواد سونگھنا بدھ سب کے بدن میں پیدا ہوئی اور دسوں اندری بدن کی ایک ایک دیوتا کو سونپی گئیں منھ میں اگن دیو زبان میں برن کان میں دشا ناک میں اشونی کمار ہاتھ میں اندر آنکھ میں سورج لنگ میں مترا برن گدا میں جمراج پاؤں میں بشن بدھ میں برھما جی کا باس رہتا ہے سب دیوتاؤں نے چاہا کہ اپنی طاقت سے اس مورت کو چلا کر دیویں اور ہنسا دیں اس لیے انھوں نے اپنے پراکرم بھر بہت تدبیر کی جب ان کی طاقت سے وہ مورت ہل بھی نہ سکی تب انھیں نے ہار مان کر ہوا کی طرف جس کو سوافسا کہتے ہیں اشارہ کیا جب اس ہوا سے بھی کچھ نہ ہوسکا تب سب دیوتا دھیان اور چرن نارائن جی کا جن کی کرپا سے وہ مورت تیار ہوئی تھی کر کے بولے کہ اے جگت کے کرتا بغیر دیا اور کرپا آپ کے ہم لوگوں سے کچھ نہیں ہوسکتا جب آدنرنکار جوت نے تھوڑا سا اپنا پرکاش اس مورت میں داخل کر کے کہا کہ تم اٹھو تب اس پرکاش کے بل سے سب دیوتاؤں کو اپنے اپنے مقام پر طاقت اٹھنے بیٹھنے بولنے وغیرہ کی مل کر وہ مورت چلنے پھرنے لگی اے راجا آدمی کے بدن کے ہر ایک عضو میں دیوتا لوگ باس کر کے یہ چاہنا رکھتے ہیں کہ ہاتھ سے دان دے کر زبان سے پرمیشور کا بھجن اور کیرتن کر کے کانوں سے ان کی کتھا اور لیلا سنیں اور پیروں سے تیرتھ اور دیو استھان پر جا کر آنکھوں سے ظاہر اور دھیان میں پرمیشور کا درشن کریں جس میں ہم لوگوں کا بھی بھلا ہو اور ہر آدمی کے بدن میں رجوگن یا تموگن یا ستوگن ایک چیز آٹھوں پہر موجود رہتی ہے ایک گن کے وقت دوسرا گن نٹ کے کھیل کی طرح چھپ جاتا ہے اور یہ حال ہم نے تم سے برہم کلپ کا کہا ہے اسی طرح سب کلپ میں دنیا پیدا ہوتی ہے ۔

اسکندھ تیسرا

بھینٹ ہونا بدرجی کی اودھو بھگت سے راہ میں اور ملنا بدرجی کا میترے رکھیشور سے جمنا کنارے اور کتھا جے بجے اور کپل دیوا وتار کی

پہلا ادھیاے

سمجھانا شری کرشن جی اور بدر آدک کا راجا درجودھن کو واسطے بانٹ دینے حصہ راجا جدھشٹھر کے اور نہ ماننا اسکا کہنا کسی کا

شکدیو جی نے کہا کہ اے راجا جو بات تم نے ہم سے پوچھی تھی اسی بات کا جواب نارائن جی نے لچھمی جی کو دیا تھا اور لچھمی جی نے شیش ناگ جی کو بتایا اور شیش ناگ جی نے باتسیاین वात्स्यायन رکھیشور کو سنایا اور باتسیاین نے میترے رکھیشور کو اُپدیش کیا اور میترے جی نے بدُرجی سے کہا اتنی کتھا سُن کر پھر راجا پرچھیت نے پوچھا کہ اے سوامی بدُرجی اور میترے رکھیشور سے کس جگہ پر بھینٹ ہوئی تھی وہ دونوں آدمی گیانی اور پرمیشور کے پرم بھگت تھے اُن کے ملتے وقت بڑی خوشی ہوئی ہوگی اس کا حال سُنائیے شکدیو جی نے کہا کہ اے راجا جس وقت راجا دھرتراشٹر نے جدھشٹھر وغیرہ اپنے بھتیجوں کو دوسرا جان کر درجودھن وغیرہ اپنے بیٹوں کو پیارا سمجھا اور درجودھن نے ارجن وغیرہ پانچوں بھائی پانڈووں کو لاکھ کے قلعہ میں رکھ کر آگ لگوادی اور بھیم سین کے واسطے زہر کا لڈو بنا کر بھیجا اور ادھرم سے جوا کھیل کر سب راج اور دولت اُن کی جیت لی اور دروپدی ایسی پت برتا استری کو راج سبھا میں ننگی کرنے کے واسطے اُس کا چیر دُشاسن سے کھچوایا اور جدھشٹھر وغیرہ پانچوں بھائیوں کو تیرہ برس کا بن باس دیا اور شری کرشن جی کی رچھا کرنے سے سب جگہ پر اُن کی جان بچی جب بن باس کر کے جدھشٹھر وغیرہ پھر آئے تب بھی اُن کا حصہ راجا درجودھن نہیں دیتا تھا اس لیے شری کرشن جی اور کرپا چارج اور بدر آدک سب کو دھرتراشٹر نے بلا بھیجا وہ لوگ کوروں اور پانڈوں کا جھگڑا چکانے کے واسطے پنچ ہو کر راجا درجودھن کی سبھا میں گئے اُس وقت سری کرشن جی چارج اور بھیشم پتامہ اور درونا چارج نے دھرتراشٹر کو سمجھایا کہ اے راجا تمھارے بیٹوں اور بھائی کے بیٹوں میں کچھ بھید نہیں ہے درجودھن وغیرہ تم کو سُرگ میں نہیں لے جا سکتے ہیں اور نہ جدھشٹھر آدک تم کو نرک میں پہونچا دیں گے اس لیے تم کو چاہیے کہ دنیا کا بیوہار جھوٹا سمجھ کر جدھشٹھر وغیرہ پانچوں بھائیوں کے کھانے اور خرچ کرنے کے واسطے کچھ گانوں اُن کو دیدو اس بات میں تمھارا جس ہوگا راجا دھرتراشٹر نے یہ بات سُن کر کچھ اُس پہ دھیان نہیں کیا جب بدُرجی نے جو اس سبھا میں بیٹھے تھے دھرتراشٹر اپنے بھائی کی مت ادھرم پر دیکھی تب واجبی بات سمجھ کر کہا

کہ اے بھائی تم جدھشٹر آدک کا حصہ دے ڈالو کس واسطے کہ وہ سادھ لچھن ہیں کسی سے دشمنی نہیں رکھتے سب کو اپنا دوست جانتے ہیں اور جدھشٹر بھیم سین ارجن نکل سہدیو پانچوں بھائیوں کو ایسی طاقت ہے کہ چاہیں تو انمیں سے ایک آدمی دسوں دکپالوں کو لڑائی میں جیت لیں سوائے اسکے شری کرشن جی بیکنٹھ ناتھ اُن کے مددگار ہیں اور تم درجودھن اپنے بیٹے کا موہ کرکے جو سمجھتے ہو کہ میرے سو لڑکے بڑے زبردست لڑنے والے ہیں شیام سُندر سے بمکھ رہنے سے اُن کا کیا کچھ نہیں ہو سکتا اس ادھرم کرنے سے تمھاری دولت اور دھرم دونوں جاتے رہیں گے اور درجودھن تمھارا بیٹا شری کرشن جی سے عداوت رکھتا ہے اس لیے اس کے ساتھ محبت کرنے اور اُس کا کہنا ماننے میں اپنے واسطے اچھا نہ سمجھو اور جدھشٹر وغیرہ پانچوں بھائیوں کا حصہ راج میں بانٹ دو اور درجودھن سے جو راج اور دولت کے نشے میں اندھا ہو رہا ہے راج سنگھاسن چھین لو اسی میں تمھارے کل اور پریوار کا بھلا ہے نہیں تو شری کرشن جی سے دشمنی کرنے میں تمھارا پتا لگنا مشکل ہے جب بدر جی کے سمجھانے پر بھی دھرتراشٹر کچھ نہیں بولا تب درجودھن نے غصہ میں آکر حکم دیا کہ بدر جی کو میری سبھا سے باہر نکال دو یہ ہمارے کل میں داسی کا بیٹا ہو کر سب باتوں میں پانڈووں کا پچھ کرتا ہے اور پرورش اُس کی میں کرتا ہوں اور سبھا میں ہمارے برابر بیٹھ کر گیان سکھاتا ہے حکم درجودھن کا سُن کر جب اُس کے سپاہیوں نے بدر جی کو سبھا سے نکالنا چاہا اور دھرتراشٹر نے درجودھن کو ایسی بات کہنے سے کچھ منع نہیں کیا تب بدر جی نے سمجھا کہ اگر کوئی مجھ کو سبھا سے ہاتھ پکڑ کر اُٹھا دیگا تو زیادہ اپمان ہوگا اس لیے اب یہاں سے آپ ہی اُٹھ جانا چاہیے اور بندا بن بہاری کوروں کا ناش کرنا چاہتے ہیں اسی سے دھرتراشٹر آدک کوروؤں کے من میں ادھرم سما کر اچھی بات سمجھانا اُن کو بُرا لگتا ہے ایسا بچار کر بدر جی وہاں سے اُٹھ کر دروازے پہ چلے آئے اور اُنھوں نے یہ سمجھ کر دھنکھ بان وغیرہ ہتھیار اپنے بدن سے اُتار کر وہاں رکھ دیا کہ ہتھیار سمیت چلے جانے میں درجودھن کو اس بات کا سندیہ ہوگا کہ یہ پانڈووں کی طرف جاتا اور اسی جگہ بدر جی نے اپنا کپڑا اُتار ڈالا صرف ایک لنگوٹی اور چادر پہن کر ہستنا پور سے اُترا کھنڈ میں تیرتھ جاترا کرنے کے لیے چلے گئے دوسرا سبب ہتھیار وغیرہ رکھ دینے کا یہ ہے کہ بدر جی پرم بھگت ہونہار کے جاننے والے یہ سمجھے کہ اب درجودھن وغیرہ کوروؤں کا ناش ہونے والا ہے اور میں نے اُن کے کل میں جنم لیا ہے اس لیے مجھ کو پہلے سے ہتھیار رکھ دینا چاہیئے جس میں لڑائی کرنا نہ پڑے بدر جی نے برسوں تک بھرت کھنڈ میں تیرتھ جاترا کرتے ہوئے جمنا کنارے پہونچ کر وہاں کے سب دیوتاؤں کا درشن کیا اور میترے رکھیشور کی کٹی کے پاس بہت دن تک ٹکے رہے انھیں دنوں بدر جی کے پیچھے ہستنا پور میں مہا بھارت ہو کر درجودھن وغیرہ کورو مارے گئے اور راجا جدھشٹر نے شری کرشن جی سے راج گدی پائی جب اودھو بھگت شیام سُندر کے بیکنٹھ چلے جانے کے پیچھے دوارکا سے بدرکاشرم کو جاتے تھے تب راہ میں بدر جی سے بھینٹ ہوئی دونوں آدمی پرمیشور کے پرم بھگت آپس میں گلے ملے اور بدر جی اودھو بھگت سے حال مارے جانے درجودھن وغیرہ اور راج سنگھاسن پر بیٹھنا جدھشٹر کا سُن کر پہلے پچھتائے پھر شیام سندر کی اچھا اسی طرح پر سمجھ کر سنتوکھ کیا -

دوسرا ادھیاے

پوچھنا بدرجی کا اودھو بھگت سے حال شیام سندر کا

شُکدیوجی نے کہا کہ اے راجا بدُرجی نے اودھوجی سے مل کر پوچھا کہ اے اودھوجی تم شری کرشن مہاراج سے ایک ساعت الگ نہیں ہوتے تھے آج کیا سبب ہے جو میں تم کو اکیلے دیکھتا ہوں شیام سندر میرے پران پیارے اور بلرام جی پردمن انردھ سامب سورسین بسدیو دیوکی اکرور وغیرہ سب جُدبنشی اچھے ہیں اور جُدہشٹھر اور ارجن وغیرہ پانڈو اور کنتی دروپدی اور میرا بھائی دھرتراشٹر اندھا جس نے بیٹوں کے موہ میں پھنس کر اپنے ترک جانے کی تدبیر کی تھی سب لوگ اچھی طرح ہیں اور میں جانتا ہوں کہ شیام سندر نے پرتھوی کا بوجھ اُتارنے کیواسطے اوتار لیکر دھرتراشٹر وغیرہ کوروؤں کا گیان ہر لیا ہے اور جو راجا لوگ اپنے راج اور فوج اور دولت کا غرور کرکے ادھرم کرتے ہیں اُنھیں لوگوں کے مارنے کے واسطے شری کرشن بیکنٹھ ناتھ نے اوتار لیا ہے تم شیام سندر کا حال بتاؤ کہ اُن کی چرچا کرنے میں تیرتھ اشنان کا پھل ملتا ہے یہ بات سنتے ہی اودھو بھگت آنکھوں میں آنسو بھر کر رونے لگے اور کچھ جواب نہ دیا جب بدرجی نے اُن کو اُداس اور روتے دیکھ کر جانا کہ شری کرشن مہاراج انتردھیان ہوگئے اسلیے میرے پوچھنے سے اودھو اُنکا دھیان کرکے روتے ہیں ایک ساعت کے بعد اودھوجی نے آنکھ پونچھ کر کہا کہ اے بدرجی تم کیشور مورت کا حال کیا پوچھتے ہو شری کرشن روپ سورج ڈوب کر کلجگ روپی رات نے عمل کیا ہے اپنے اور دوسرے جُدبنشیوں کا ابھاگ تم سے کیا کہوں کہ پربرہم پرمیشور نے اپنی اِچھا سے بسدیوجی کے گھر جنم لیا اور ہم لوگوں نے اُنکا مہاتم نہ جان کر اُن کو بھی ایک جُدبنشی اپنا بھائی بند سمجھا تھا اب اُن کی مہما جان کر سوا پچھتانے کے اور کچھ ہاتھ نہیں لگتا میں اُن کی بڑائی تم سے کہاں تک برنن کروں کہ اُنھوں نے سولہ ہزار ایک سو آٹھ استریوں سے بیاہ کرکے گرہستھ آشرم کا دھرم نباہا اُن کا مطلب اوتار لینے اور لیلا کرنے سے یہ تھا کہ جس میں دنیا کے لوگ اور ادھرمی لوگ اُس لیلا اور کتھا کو آپس میں کہہ سُن کر بھوساگر پار اُتر جاویں دیکھو اُنھوں نے کیسے کیسے بلوان دیت اور راجاؤں کو مار کر مکت دی اور پرتھوی کا بوجھ اُتارنے کے واسطے اپنی اِچھا سے اوتار لیکر کورو اور پانڈو سے مہابھارت کرایا اور درجودھن وغیرہ سب کوروؤں کا ناش کیا اور جُدہشٹھر وغیرہ پانچوں بھائی پانڈو اپنے بھگتوں کی رچھا کرکے اُن کو راج گدی دی اور چھپن کرور جُدبنشی کو دُرباسا رکھیشور سے شاپ دلوا کر آپس کی لڑائی میں مروا ڈالا یہ بات یاد کرکے مجھ کو بڑا دُکھ ہوتا ہے اے بدرجی تم نشچے کرکے جانو کہ جب سے شیام سندر جُدبنشیوں کا ناش کرکے بیکنٹھ کو چلے گئے تب سے ست اور دھرم دنیا سے اُٹھ گیا اور میں نے بہت بنے کرکے اُن سے کہا کہ میں تمام عمر آپ کی سیوا اور ٹہل میں رہا ہوں مجھ کو بھی اپنے ساتھ لے چلیے لیکن مجھ کو اپنے ساتھ نہ لے جاکر مجھ سے کہا کہ تو بدری کیدار میں جاکر میرا دھیان کرکے مکت ہو اور جو کچھ اُنھوں نے مجھ کو بتایا ہے اسکا حال

گیارھویں اسکندھ میں لکھا ہے اور تتو گیان مجھ سے یہ کہا کہ ہم کو استھر جان کر سب جگت کا ناش سمجھو اور جیو آتما کہیں نہیں مرتا اس لیے میرے چلے جانے کا سوچ نہ کرنا چاہیئے اور مرنا کیسا ہوتا ہے کہ جس طرح ایک کپڑے کو اُتار کر دوسرا کپڑا پہن لیوے اسی طرح یہ جیو ایک چولا چھوڑ کر دوسرے چولے میں جاتا ہے ۔

تیسرا ادھیاے

اودھو کا شیام سُندر کی استت اور بڑائی کرنا

اودھو جی نے بدُرجی سے کہا کہ دیکھو شیام سُندر ایسے دینڈیال تھے کہ جب پوتنا راچھسی نے اُن کو مار ڈالنے کے واسطے اپنی چھاتیوں میں زہر لگا کر دودھ پلایا اُنھوں نے اس راچھسی کو بھی مار کر بیکنٹھ کو بھیج دیا ایسے دینڈیال کا چرن چھوڑ کر دوسرے کس کی شرن میں جانا چاہیئے اُن شیام سُندر نے واسطے بوجھ اُتارنے پرتھوی کے اپنی اچھا سے دنیا میں اوتار لیکر بسدیو جی سے کہا کہ تم ہم کو نندجی کے گھر لے جاکر چھپا آؤ یہ سب لیلا اُنکی تھی جس میں کوئی اُن کو نارائن جی نہ جانے نہیں تو اُن کو کس کا ڈر تھا کال کو بھی ایسی سامرتھ نہ تھی جو اُن کا سامنا کرسکتا اور نندجی کے گھر جاکر کیسی کیسی لیلا کرکے برجباسیوں کو سُکھ دیا نندجی کے گؤ بچھڑے چرا کر جس طرح آگ لکڑی میں چھپی رہتی ہے اُسی طرح اپنے کو چھپایا اور جو دیت اور راچھس کنس کے بھیجے ہوئے اُن کے مارنے کیواسطے آئے تھے سب کو مار کر بھوساگر پار اُتار دیا اور اندر کا غرور توڑ دیا گوپی گوالوں کو بیکنٹھ کا درشن کرا کے اپنا چتربھجی روپ دکھایا نندجی کو سانپ کے کاٹنے سے بچایا اور گوپیوں کے ساتھ راس منڈل کیا شنکھ چور اور کیشی اور برکھاسر اور اگھاسر آدک دیتوں کو مار کر بیکنٹھ بھیجا اور اکرور کے ساتھ متھرا جی کو چلے تب راہ میں نہاتے وقت جمنا جل میں اکرور کو اپنے چتربھجی روپ کا درشن دیا اور متھرا جی پہونچ کر راجا کنس کے دھوبی کو مارا اور باہک درزی کو کپڑے پہنانے کے بدلے خوش ہو کر بیکنٹھ میں بھیجا اور سداما مالی کو خوش ہو کر ایسا بردان دیا کہ تیری دولت کبھی نہ گھٹے گی اور کبری کو چندن لگانے کے بدلے ٹیڑھی سے سیدھی کرکے دیو کنیا کی طرح روپ دے کر اُس کی اچھا پوری کی اور شری شیوجی کا دھنکھ اوکھ کی طرح توڑ کر کبلیا پیڑ ہاتھی کو لڑکوں کے کھیل کی طرح مار ڈالا اور کشتی لڑ کر چانڈور اور مشٹک وغیرہ پہلوانوں اور راجا کنس کو اُس کے آٹھ بھائیوں سمیت مار کر مکت پدوی دی اور جن پرمیشور کی سیوا میں شری برہما جی اور شری شیوجی اور کال آدک سب رہتے ہیں اُن ترلوکی ناتھ نے راجا اگرسین کو اپنا بھگت جان کر اُس کا حکم سیوکوں کی طرح مانا اور جس طرح لڑکا کھیلتے وقت جیونٹی کو مار ڈالے اسی طرح ایسے ایسے بلوان دیت اور راچھس اور راجاؤں کو مار کر آپ چلے گئے ان سب لیلاؤں کا حال دسویں اور گیارھویں اسکندھ میں لکھا ہے اور بدُرجی ایسے دینڈیال جنھوں نے سب لیلا سنساری لوگوں کے بھوساگر پار اُتارنے کو کیں اُن کے چرنوں کا دھیان چھوڑ کر میرا چیت دوسری جگہ نہیں جاتا ہے اور وہ سانولی صورت موہنی مورت مجھے ایک ساعت نہیں بھولتی ۔

چوتھا ادھیاے

اودھوجی کا بدرجی سے شیام سندر کی استتی اور ان کے بجوگ کا حال برنن کرنا

اودھوجی نے شری کرشن جی کے برہ ساگر میں ڈوب کر کہا کہ اے بدرجی شیام سندر کے گیان سکھانے سے سنساری مایا موہ میرا چھوٹ گیا لیکن مجھ کو مرلی منوہر کے بجوگ کا جتنا دکھ ہے وہ کہا نہیں جاتا جو تم کو سناتا ہوں تم میترے رکھیشور سے جو اس وقت وہاں موجود تھے اور تھوڑے دنوں میں یہاں آویں گے مل کر پوچھ لینا وہ سب حال تم سے کہیں گے اور جس وقت مرلی منوہر انتر دھیان ہونا چاہتے تھے اسی وقت میترے رکھیشور تے پربھاس چھیتر میں جاکر شری کرشن جی کو ڈنڈوت کی تب شیام سندر جی نے کہا کہ اے میترے جی ہم نے تمھارے من کا حال سب جان لیا تم دھیرج رکھو ہماری مایا تم کو نہ بیاپے گی کس واسطے کہ تم میرے بھگت اور پچھلے جنم کے بس دیوتا اور اس جنم میں بید بیاس جی کے بھائی اور پراشر من کے پتر تم کو میری لیلا پرگٹ اور گپت سب معلوم رہے گی اور جو بھگوت دھرم تم کو بتسیا ہیں رکھیشور نے کہا اس کو یاد رکھنا بھوساگر پار اتر جاؤ گے یہ بات کیشو مورت سے سنتے ہی میترے جی نے بہت خوش ہو کر کہا کہ اے بکنٹھ ناتھ تمھاری لیلا یاد کر کے مجھ کو بڑا تعجب معلوم ہوتا ہے کس واسطے کہ برہما جی اور شیو جی اور کال کی ایسی سامرتھ نہیں ہے کہ آنکھ اٹھا کر سامنے دیکھ سکیں تم جراسندھ اور کال جمن کے سامنے سے پیدل بھاگتے تھے تمھارے بھید کو کوئی نہیں جان سکتا اس طرح میترے جی شری کرشن مہاراج کی بہت استت کر کے وہاں سے چلے آئے وہ سب حال جانتے ہیں تم سے کہیں گے اور میں مرلی منوہر کی آگیا سے بدرکاشرم کو جاتا ہوں وہاں جاکر اپنا بدن چھوڑوں گا جو تم یہ کہو کہ جب گیان آیا تو آنکھوں میں آنسو بھرنے اور سوچ کرنے کا کیا سبب ہے شری کرشن جی کی دیا اور پریت یاد کرنے سے ان کے بجوگ کا دکھ مجھ کو ایک ساعت نہیں بھولتا ہے اسی گیان کے پرتاپ سے میں ابتک جیتا ہوں نہیں تو شیام سندر سے بچھڑتے وقت میرا پران نکل جاتا اتنا حال تم سے کہتا ہوں کہ شیام سندر نے پرتھوی کا بوجھ اتارنے کے لیے اوتار لیا تھا انھوں نے بڑے بڑے ادھرمی دیت اور راجاؤں کو مار کر کوروں اور پانڈووں سے مہابھارت کرلیا اور بھیشم پتامہ اور درونا چارج اور کرپا چارج آدک بڑے بڑے پہلوان اور بدھمان اور گیانی اور مہر بھگتوں کے رہنے پر بھی اس فوج میں اٹھارہ اچھوہنی دل ناش کر کے پرتھوی کا بوجھ اتارا اے بدرجی پرمیشور کی اچھا سب پر بلوان ہے اتنی کتھا سنا کر سوت جی نے کہا کہ اے رکھیشورو جو لوگ پرمیشور کی کتھا اور کیرتن میں دکھ کی جگہ رو دیتے ہیں ان کے بہت جنموں کے پاپ آنکھوں کی راہ سے بہہ کر نکل جاتے ہیں آدمی کو اپنے بھلے کے واسطے پرمیشور شیام سندر کے اوتاروں کی کتھا اور لیلا سننے کے برابر اور کوئی بات اچھی نہیں ہوتی اور مہابھارت ہو جانے پر بھی شری کرشن مہاراج نے پچیس برس تک دنیا میں رہ کر راجا جدھشٹھر سے دو مرتبہ جگیہ کرا کے دنیا میں ان کو جس دیا -

پانچواں ادھیائے

رخصت ہونا بدرجی کا اودھوجی سے اور جانا بدرکاشرم میں اور بدن چھوڑنا اپنا ساتھ جوگ ابھیاس کے

شکدیوجی نے کہا کہ اے راجا اودھوجی نے بدرجی سے کہا کہ اب ہم کو بدا کرو تو ہم بدرکاشرم کو جاویں بدرجی نے یہ بات اودھوجی کی سنتے ہی آنکھوں سے آنسو بہاکر کہا کہ دیکھو شیام سندر نے چندرما کی دنیا میں روشنی ظاہر کر کے پرتھوی کا بوجھ اتارا اور دھرم اور گئو اور براہمن کی رچھا کر کے گولوک کو چلے گئے اور ہم لوگوں نے اگیان اور ابھاگ سے انکا پرتاپ نہیں جانا اور اے اودھو تم آٹھوں پہر اُن کے پاس رہتے تھے اُن کی مایا ایسی زبردست ہے کہ تم نے بھی اُن کو نہ پہچانا اس لیے یہ بات یقین کرنا چاہیے کہ بنا کرپا مُرلی منوہر کے اُن کے بھید اور مہما کو کوئی نہیں جان سکتا جو ہم لوگ تم اپنے بھکتوں کی سیوا اور ٹہل میں رہتے تو جنم ہمارا سپھل ہو جاتا لیکن بنا کرپا اور دیا شیام سندر پیارے کے بھگتوں کا ست سنگ نہیں ملتا ہم جانتے ہیں کہ ہمارے پچھلے جنم کے پن سہائے ہوئے جو آپ کا درشن ملا سوت جی سونک آدک رکھیشوروں اور شکدیوجی راجا پریچھت سے کہتے ہیں کہ اودھوجی یہ سب باتیں کہہ کر بدرجی سے بدا ہوئے اور بدرکاشرم میں جاکر شیام سندر کے دھیان میں من لگاکر جوگ ابھیاس کے ساتھ تن اپنا تیاگ کر دیا اور بیکنٹھ دھام کو چلے گئے اور بدرجی سب تیرتھ جاترا کرتے میترے جی سے ملنے کی چاہنا رکھ کر روتے اور سوچ کرتے ہوئے ہردوار میں آکر ٹھہرے اتنی کتھا سنا کر شکدیوجی نے کہا کہ اے پریچھت اودھوجی نے سب حال انتردھیان ہونے شیام سندر کا بدرجی سے اس واسطے نہ ظاہر کیا کہ جس میں یہ حال سُن کر بدرجی اُنکے برہ میں بدن اپنا نہ چھوڑ دیں۔

چھٹواں ادھیائے

پوچھنا بدرجی کا یہ بات میترے رکھیشور سے کہ دنیا کس طرح پیدا ہوتی ہے

شکدیوجی نے کہا کہ اے راجا بدرجی نے جب ہردوار میں میترے رکھیشور سے بھینٹ کر کے اُن کو ڈنڈوت کی تب میترے جی نے پوچھا کہ اے بدرجی تم بہت اُداس دکھلائی دیتے ہو اس کا کیا سبب ہے بدرجی نے حال ملنے اودھوجی اور خبر پانا انتردھیان ہونے شری کرشن جی اور مارے جانے درجودھن وغیرہ کوروؤں کا مہابھارت میں اور ناش ہونا سب جدبنسیوں کا جس طرح اودھوجی سے سُنا تھا میترے رکھیشور سے کہہ کر کہا کہ شیام سندر بہاری کے بیکنٹھ جانے کا حال سُن کر ہمارا یہ حال ہوا ہے میں آپ سے یہ چاہتا ہوں کہ جو کچھ گیان شری کرشن مہاراج کے منھ سے آپ نے سُنا ہے وہ برنن کیجیے جس میں میرا کام پورا ہو یہ بات سُن کر میترے جی نے کہا کہ جو کچھ تم کو اچھا ہو وہ بات پوچھو بدرجی نے کہا کہ آدمی ہمیشہ اپنے سُکھ کے واسطے تدبیر کرتا ہے لیکن سُکھ نہیں پاکر اس کے برخلاف

دُکھ اُٹھاتا ہے اُس دُکھ کا دینے والا کون ہے اس کا بھید کہیے اور یہ بھی کہیے کہ پرمیشور سگن اوتار کس واسطے
لیتے ہیں اور اُن کو سنسار رچنے اور پھر ناش کر دینے سے کیا فائدہ ہوتا ہے اور میں اپنے گیان سے یہ جانتا ہوں کہ
واسطے پاپ چھوٹنے اور بھوساگر پار اُترنے ہم سب جیووں کے اس بچارے سگن اوتار لیتے ہیں جس میں آدمی اُن
اوتاروں کی کتھا اور لیلا آپس میں کہہ سُن کر اُس کے پرتاپ سے بھوساگر پار اُتر جاویں تس پر بھی اگیانی لوگ جو پرمیشور
کی کتھا اور لیلا سننے میں پریت نہ رکھیں اور دن رات سنساری مایا موہ میں لپٹ کر خراب ہو دیں تو بدنصیبی اُن کی
ہے اس میں پرمیشور کو کیا دوش دینا چاہیئے اور یہ بھی بتلائیے کہ پرمیشور کس طرح برہما روپ ہو کر جگت کی اُتپت
اور بشن روپ ہو کر جگت کا پالن اور شری مہادیو جی کا روپ رکھ کر سب جیووں کا ناش کرتے ہیں اور یہ بات بھی کہیے
کہ وہ کون سی تدبیر ہے جس کے کرنے سے پرمیشور آدمی سے خوش ہوتے ہیں اور اُن کے خوش ہونے سے آدمی
دنیا میں اپنا مطلب پاکر مرنے کے بعد مُکت ہوتا ہے اور جگت کی ریت ایسی ہے کہ جب کوئی آدمی کسی قصور کے
بدلے سزا پاتا ہے تب وہ پھر جلدی ادھرم نہیں کرتا اور یہ جیو بُرا کرم اور پاپ کرنے سے چوراسی لاکھ جون اور نرک میں
بہت دُکھ پانے کے بعد تب کہیں آدمی کا بدن پاتا ہے پھر یہ جیو پرمیشور کی مایا میں لپٹ کر ادھرم کو کیوں نہیں چھوڑتا
اور سزا پانے پر بھی ایسا کام کیوں نہیں کرتا جس میں جنم اور مرن سے چھوٹ جاوے اُس کا کیا سبب ہے آپ
کرپا اور دیا کرکے ان سب باتوں کا حال کہیے کہ میرے من کا سندیہ مٹ جاوے۔

ساتواں ادھیائے

برنن کرنا میترے جی کا استت اور بڑائی شیام سُندر کی

شکدیو جی نے کہا کہ اے راجا بدُر جی کی بات سُن کر میترے جی نے کہا کہ اے بدُر جی تم آپ گیانی ہو
اور تم کو لڑکپن سے ہر چیزوں میں بھگت پیدا ہو کر کوئی حال تم سے چھپا نہیں ہے جو تم نے مجھ سے پوچھا اس
میں اپنی عقل کے موافق تم سے کہتا ہوں جس سے دنیا کے لوگ بھی یہ حال سُن کر بھوساگر پار اُتر جاویں اور تم
دھرم راج کا اوتار کوروؤں کے کُل میں ہو کر پرمیشور کے سب گن جانتے ہو اور مانڈ بیہ رکھیشور کے شاپ سے
تم نے یہ بدن پایا ہے شری کرشن جی مہاراج سب باتوں میں تمھاری صلاح لے کر کام کرتے تھے اور تم کو
پرمیشور کی بھگت اور پریت ہے اس لیے ہم وہ بھگوت دھرم تم سے کہتے ہیں جو پراشر مُن اپنے باپ سے ہم نے
پڑھا تھا تم من لگا کر سنو جو آدمی پرمیشور سے بکھ ہیں وہ دُکھ کے سمندر میں پڑے رہ کر جنم اور مرن سے چھٹی نہیں
پاتے اور جو کام اپنے سُکھ کے واسطے کرتے ہیں اُن کو سوائے دُکھ کے سُکھ نہیں ملتا جو پرمیشور کا بھجن اور اسمرن
تھوڑا تھوڑا بھی کریں تو دنیا کے دُکھ سے اِس طرح چھوٹ جاویں جس طرح دوا کھانے سے بیماری روز روز کم
ہوتی جاتی ہے اور آدمی دنیا میں بھلا یا بُرا کام جیسا کرتا ہے ویسا پھل پاتا ہے اور جس طرح آدمی اپنے

لڑکے لڑکی استری وغیرہ سنساری موہ میں پھنس کر ان سے اپنا سُکھ اور بھلا چاہتا ہے اور سوائے دُکھ کے سُکھ نہیں
پاتا اسی طرح کنویں کا کیڑا اپنے رہنے اور سُکھ کے واسطے جالا جمع کر کے آخر کو اُسی جالا جمع کرنے سے کنویں میں
پھنس کر مر جاتا ہے اور نکل نہیں سکتا وہی حال آدمی کا بھی سمجھنا چاہیئے اور بغیر کرپا پرمیشور کے اُن کی مایا
سے آدمی کا چھوٹنا بہت مشکل ہے اس مایا سے چھوٹنے کے واسطے پرمیشور کی کتھا سننا اور اُن کے نام کا
اسمرن کرنا آدمی کو اُچت ہے اور دُنیا کے جھوٹے بیوہار کو سچا جاننا بھی پرمیشور کی مایا ہی سمجھنا چاہیئے جب آدمی
اندریوں کے سُکھ کو چھوڑ کر من اپنا برکت کر کے پرمیشور کا بھجن اور اسمرن کرے تب اُس مایا سے چھوٹ سکتا ہے
جس طرح سپنے کا دُکھ جاگنے سے نہیں رہتا اسی طرح لوک اور پرلوک کے دُکھ ہر بھجن کرنے سے چھوٹ جاتے
ہیں اور جگت کی اُتپت اس طرح پر ہے کہ جب اُس آدنرنکار جوت کو کہ وہ روپ اُن کا کوئی نہیں دیکھ سکتا
اس بات کی اچھا ہوتی ہے کہ دنیا پیدا کر کے ہم اپنے روپ کو آپ دیکھیں جس طرح کوئی آدمی اپنا منہ آئینے
میں دیکھے تب وہ آدنرنکار پہلے ایک جوت پرگٹ کرتے ہیں جس کو آدپُرش کہا جاتا ہے پھر ایک مہاتو سب کی
جڑ پیدا کر کے اُس سے تین گن ست رج تم ظاہر کرتے ہیں ستوگن سے دیوتاؤں کے گن اور رجوگن سے
پانچوں تتو اور تموگن سے پنچ بھوت آتما پیدا کر کے اُسی پانچوں تتو سے اندری وغیرہ اور آدمی کا بدن تیار ہوتا
ہے اور ایک ایک انگ کے ایک ایک دیوتا مالک ہوتے ہیں آنکھ کے دیوتا سورج ناک کے اشونی کُمار
زبان کے برن اُسی طرح سب انگ کے دیوتا ہیں ان کا حال دوسرے اسکندھ کے دسویں ادھیائے میں لکھا ہے۔

آٹھواں ادھیائے

اُستت کرنا دیوتاؤں کا نارائن جی کی

میترے جی نے کہا کہ اے بدرجی جب یہ سامان دنیا پیدا کرنے کا ظاہر ہوا تب دیوتاؤں نے دنیا پیدا کرنے کا
حکم پا کر اپنا کام کیا جب وہ کام ان سے پورا نہ ہوا تب دیوتاؤں نے ہار مان کر نارائن جی کا دھیان اور اُستت
کر کے ہاتھ جوڑ کر اس طرح پر کہا کہ اے دینا ناتھ جو آدمی دنیا میں آپ کے تیج کا پرکاش سب جیوؤں میں سمجھ کر
آپ کے چرنوں کا دھیان اور پوجن کرتا ہے وہ جگت کی مایا اور دُکھ سے چھوٹ کر سُکھ پاتا ہے اور آپ کی کتھا
اور لیلا سننے سے اُس کے من میں اس بات کا یقین ہوتا ہے کہ سب سے بڑے اور کرتا دھرتا نارائن جی ہیں
تمھاری کرپا بنا ہم لوگوں سے یہ کام دنیا پیدا کرنے کا جو بہت مشکل ہے نہیں ہو سکتا ہے تب اُسی آدنرنکار نے
اُن کے اُستت کرنے پر خوش ہو کر دیوتاؤں کی طرف جیسے کرپا درشٹ سے دیکھا ویسے ہی وہ پانچوں تتو اکٹھے
ہو کر ایک مانس کا پنڈ ہو گیا اُسی کا نام آدپُرش ہو کر اُس کے رہنے کے واسطے پاتال لوک اور بھولوک اور
بیکنٹھ لوک جس کو تینوں لوک کہتے ہیں بن گئے اور وہی پُرش آنکھ کان ہاتھ وغیرہ اندریوں کا مالک ہوا اور

اُسی پُرش کو براٹ روپ کہتے ہیں اور دنیا کے سب بیوہار اُسی روپ میں ہیں اُس پُرش کی نابھ سے ایک کمل کا
پھول نکلا جس پھول میں سے برھما جی پیدا ہوئے اور اُسی آد پُرش کی دیا اور کرپا سے برھما جی نے اپنے منھ
سے براہمن اور ہاتھ سے چھتری اور جانگھ سے بیش اور پیر سے شودر چاروں برن کو پیدا کیا -

نواں ادھیاے

کہنا میترے رکھیشور کا اُتپت سب سرشٹ کی

اتنی کتھا سُن کر بدُر جی نے میترے رکھیشور سے پوچھا کہ اے مہاراج یہ اوتار آد پُرش کا ہوا اور سب
دوسرے اوتاروں کا حال کس طرح پر ہے وہ بھی کہیئے یہ بات سُن کر میترے رکھیشور نے کہا اے بدُر جی
جس وقت مہا پرلے ہونے سے چاروں طرف جلامئی ہو کر کچھ نہ دیکھ پڑتا تھا اُس وقت وہ آد پُرش جس کا حال
اور کہہ چکا ہوں شیش ناگ کی چھاتی پر شین کرتے تھے اُن کی نابھ سے ایک پھول کمل کا جس میں بڑا پرکاش
تھا نکلا اور اُس پھول کی نال سے برھما جی پرگٹ ہو کر اُس پھول پر آ بیٹھے اور بچارا کہ ہم کو کس نے پیدا کیا اور
یہ کمل کا پھول کس کی قدرت سے کھڑا ہے اِس چنتا میں برھما جی اس کمل کی نال پکڑے ہوئے ہزار برس تک
پانی میں تھاہ لینے کے واسطے چلے گئے جب اُس پھول کی جڑ اُن کو نہ ملی تب ہار مان کر پھر اسی پھول پر آ بیٹھے
اور اسی چنتا میں بیاکل تھے اِس لیے تم جانو کہ پہلے سب جیو دُکھ رہتے ہیں پیچھے نارائن جی کی کرپا سے
گیان ہوتا ہے جس وقت برھما جی اسی سوچ میں تھے اُسی وقت یہ آکاش بانی ہوئی کہ پرمیشور کا تپ اور دھیان
کرو تب تم کو گیان ملے گا یہ آکاش بانی سُن کر جب برھما جی نے پرمیشور کا اسمرن اور دھیان کیا تب برھما جی کے
ہردے میں گیان کا پرکاش ہو کر اُن کو یہ دیکھ پڑا کہ ایک پُرش شیش ناگ کی چھاتی پر شیام روپ بہت سُندر
چترنبھج لچھمی جی سہت سوتا ہے اور اُس کی نابھ سے کمل کا پھول نکل کر ہم اُس پھول سے پیدا ہوئے ہیں
اور اُس پُرش نے دنیا پیدا کرنے کا کام ہم کو دیا ہے جب برھما جی کو سب سنساری چیزیں اُسی پُرش کے
روپ میں دکھائی دیں تب برھما جی نے ہاتھ جوڑ کر یہ استت اُن کی کی کہ اے ترلوکی ناتھ جو آدمی آپ سے بمکھ
ہیں اُن کو سکھ کبھی نہیں ملتا وہ ہمیشہ سنساری مایا موہ میں بیاکل رہتے ہیں اور رات کو سوتے وقت اُن کو بہت
چنتا لگی رہتی ہے کہ کل ہم کو یہ کام کرنا ہوگا ایک کام سے فرصت پائی تو دوسرے کام کی فکر ہوتی ہے اور آپ کے
نام کا اسمرن اور چرن کمل کی بھگت رکھنے والے لوگ آپ کی کرپا اور دیا سے اپنے مطلب کا پھل پا کر ہمیشہ خوش
رہتے ہیں جو کوئی کہے کہ اچھا سادھ اور بیشنو کس طرح پوری ہو سکتی ہے تو جو لوگ جنگل میں جا کر آپ کا تپ
اور جپ کرتے ہیں اُن کے من میں جس وقت اچھا استری اور دھن اور دنیا کے سکھ کی ہوتی ہے اُسی وقت
آپ کی کرپا سے اُن کو اندر لوک کے سکھ مل جاتے ہیں میں چاہتا ہوں کہ آپ کے چرنوں کے ناخن جو

سُورج سے زیادہ روشن ہیں ہمیشہ میرے ہردے میں بسے رہیں جس کی روشنی سے اگیان کا اندھکار میرے انتہ کرن میں نہووے اور آپ کا درشن جوگی اور رکھیشوروں کو دھیان میں بھی جلدی نہیں ملتا آپ نے بڑی کرپا کر کے اپنا درشن مجھ کو دیا یہ سب استت کر کے برھما جی نے اُسی پُرش سے بنے کیا کہ اے سوامی آپ نے مجھ کو واسطے پیدا کرنے جیوؤں کے حکم دیا پر مجھ سے بغیر شکت اور کرپا آپ کے کچھ نہیں ہو سکتا کہ دنیا کو پیدا کروں میرے اوپر دیا کیجئے تو میں وہ کام کروں پر ایسا نہو کہ اہنکار کے گڑھے میں گر کر ایسا سمجھوں کہ جیوؤں کا پیدا کرنے والا میں ہی ہوں تب اُس پُرش نے جو شیش ناگ کی چھاتی پر شین کرتے تھے برھما جی کی طرف آنکھ اٹھا کر کہا کہ جیسا تو چاہتا ہے دنیا ہی ہوگا لیکن تو اپنا من پرمیشور کے تپ اور اسمرن میں لگائے رہ اور کام کرودھ لوبھ اہنکار سے دُور رہ اور سب اندریوں کو اپنے قابو میں رکھ جب یہ عادت رکھنے سے تجھ کو گیان پیدا ہوگا تب مجھ کو اپنا مالک اور پیدا کرنیوالا جان کر سب جیوؤں میں میرے تیج کا پرکاش برابر دیکھے گا جس طرح آگ لکڑی میں رہتی ہے لیکن بغیر تدبیر کیے ظاہر نہیں ہوتی اسی طرح تو میرے چرنوں کا دھیان لگا کر دنیا کو پیدا کر تجھ کو غرور نہ ہو کر دھیان کرتے وقت میرے سب انگ کا درشن ملے گا اور بغیر پڑھے سب بدیا یاد ہو جائے گی اور تجھ کو اپنے پیدا کیے ہوئے کسی جیو کے مرنے کا دُکھ نہوگا بے کھٹکے ہو کر دنیا کو پیدا کر۔

دسواں ادھیائے

پیدا کرنا برھما جی کا دیوتا اور پانچوں تتو اور ہر چھ آدک کا نارائن جی کی کرپا سے

میترے رکھیشور نے کہا کہ اے بدر جی وہ پُرش برھما جی کو دھیان میں درشن اور دھیرج دے کر انتر دھیان ہو گئے اور برھما جی نے اُس پُرش کی کرپا درشٹ کے دیکھنے سے اپنے میں دنیا پیدا کرنے کی طاقت پا کر دُنیا کا پیدا کرنا شروع کیا پہلے اُنھوں نے دیوتاؤں کو پانچوں تتو سمیت جس کا برنن اوپر ہو چکا ہے پھر بہت طرح کے درخت اور پشُو اور پنچھی پیدا کیے جب برھما جی دیوتا اور درخت وغیرہ کو پیدا کر چکے تب اُنھوں نے کئی آدمی جس کو دُکھ اور سُکھ دونوں برابر لگتے ہیں اپنی اِچھا سے مانسی سرشٹ پیدا کی اور کمل کے پھول سے چودہ بھون یعنی سات لوک اوپر کے اور سات لوک نیچے کے بنا لئے اسکے بعد ست جُگ تریتا دواپر کلجگ یہ چاروں جُگ بنا کر برس مہینا گھڑی پل کا حساب کیا جس کے آخر ہونے سے دیوتا اور آدمی اور دیت اور راچھس آدک سب جیوؤں کی عمر پوری ہوتی ہے اور دیوتا اور دیت اور راچھس اور آدمی کی جون آگے اور پشُو اور پنچھی کی جُون پیچھے بنائی اور برھما جی کی عمر کا ایک دن چودہ منونتر کا ہوتا ہے اور ایک منونتر میں اکہتر چوکڑی جگ کی گزرتی ہیں جس کی سب نو سو چورانوے چوکڑی ہوئیں جب وہ آخر ہو جاویں تب برھما جی کی عمر کا ایک دن سمجھنا چاہیئے اور اسی دن کے حساب سے تیس دن کا مہینا بارہ مہینے کا برس ہو کر سو برس برھما جی کی عمر ہے اور اُن کی

رات بھی اسی دن کے برابر ہوتی ہے برھماجی دن بھر سب جیوؤں کو پیدا کرتے ہیں اور جب برھماجی کا ایک دن
گزر کر شام ہوتی ہے تب پرلے ہو کر جگت کے سب جیو ناش ہو جاتے ہیں اور جب رات ہو کر پھر صبح ہوتی ہے
تب برھماجی سب جیوؤں کو اُن کے کرم کے موافق ویسی جوُن میں پھر پیدا کرتے ہیں اس طرح جب پچاس برس
کی عمر برھماجی کی ہو جاتی ہے تب اُس کو آدھی پرلے کہتے ہیں اور جب سَو برس کی عمر برھماجی کی پوری ہو کر اُن کا
بدن چھوٹ جاتا ہے تب مہا پرلے ہو کر چاروں طرف سوائے پانی اور کچھ نہیں رہتا ایک وہی آدپرش ابناشی
اکیلے رہ جاتے ہیں اور یہ حال ایک برھمانڈ کا کہا گیا اور برھمانڈوں کا حال گولر کے پھل کی طرح سمجھنا چاہیئے
اسی طرح کے بہت سے برھمانڈ ہو کر سب کے پیدا اور پالن اور ناش کرنے والے آدپرش بھگوان ہیں وہ چاہیں
تو کئی ہزار برھمانڈ ایک ساعت میں پیدا کر کے پھر اُن کا ناش کر دیویں اور اُس کا بھید کوئی نہیں جان سکتا وہ
نارائن جی اُس وقت تھے جب کوئی نہ تھا اور جب کچھ نہ رہے گا تب بھی وہ ابناشی پرش بنے رہیں گے اور
موت اُن کے پاس نہیں آسکتی وہ ہمیشہ ایک روپ رہ کر گھٹنے اور بڑھنے سے کچھ کام نہیں رکھتے جو کچھ اس
برھمانڈ میں دیکھتے ہو سب اُن کی رچنا ہے جو کام اُتم یا ادھم کسی آدمی سے ہوتا ہے سب کا حال وہ جانتے ہیں
اور اس برھمانڈ کو گولر کی طرح سمجھنا چاہیئے جس طرح گولر کے پھل میں چھوٹے چھوٹے مچھر رہ کر اس پھل کے ٹوٹنے
کے وقت اُڑ جاتے ہیں اسی طرح برھمانڈ میں سب جیو رہ کر پرمیشور کے بھید کو کوئی نہیں جانتا ہے جن کو ست سنگ
کرنے سے گیان ملتا ہے وہ لوگ سنساری بیوہار اور اس بدن کو جھوٹا سمجھ کر سب جیوؤں میں پرمیشور کا چمتکار برابر
جانتے ہیں وہ ابناشی پرش گولر کے درخت کے مانند ہے جس طرح اُس درخت میں ہزاروں پھل گولر کے لگے
رہتے ہیں اُسی طرح نارائن جی کے سب روئیں ہزاروں برھمانڈ بندھے رہتے ہیں اس سبب سے سب جیوؤں میں
اُنھیں کا پرکاش سمجھنا چاہیئے -

گیارھواں ادھیاے

پیدا کرنا برھماجی کا سنک سنندن سناتن سنت کمار کو جو اوتار نارائن جی کے ہیں اور رُدر کو

میترے رکھیشور نے کہا کہ اے بدُر جی جب برھماجی کو دیوتا اور منکھ آدک جنکا برنن اوپر ہو چکا ہے پیدا کرنے پر
بھی سنتوکھ نہیں ہوا تب اُنھوں نے سب سرشٹ بڑھنے کے واسطے سنک سنندن سناتن سنت کمار کو جو لوگ
اوتار نارائن جی کے ہیں اپنے ہردے سے پیدا کیا اور اُن سے کہا کہ تم لوگ بھی پرجا کو پیدا کرو اور جو بردان
ہم سے مانگو وہ ہم تم کو دیویں اُنھوں نے گیان کی راہ سے اپنے من میں بچار کیا کہ جو ماں باپ بھائی ہر بھجن
کرنے سے منع کریں اُن کو اپنا دوست نہ سمجھنا چاہیئے ایسا بچار کر سنت کمار آدک چاروں بھائیوں نے
برھماجی سے کہا کہ ہم لوگ یہی بردان مانگتے ہیں کہ ہماری عمر ہمیشہ پانچ برس کی بنی رہے اور من ہمارا

کام کرودھ لوبھ موہ میں نہ پھنس کر پنچ بھوت آتما کے بس نہو اور اپنے من اور اندریوں پر ہم لوگ زبردست رہیں اور جوانی اور بڑھاپا ہم پر دخل نہ کرے کس واسطے کہ پانچ برس کی عمر میں اندریاں اپنا زور اُس پر نہیں کرسکتی ہیں ہم لوگ ہر بھجن کریں گے ہم کو جیو پیدا کرنے کا حکم نہ دیجئے دنیا رچنے سے بھگوت بھجن میں ہرج ہوگا یہ بات سن کر برھما جی نے اُن کو ایسا بردان دیا کہ تم لوگ ہمیشہ پانچ برس کی عمر کے رہ کر سب اندریوں کو اپنے قابو میں رکھوگے لیکن جو تم نے میرے کہنے سے پیدا کرنا جگت کا قبول نہیں کیا یہ بہت بیجا کیا برھما جی نے یہ کہکر اپنے بیٹوں پر حکم نہ ماننے سے جب غصہ کیا تب اُن کی دونوں بھوہوں میں سے ایک پُرش شدر اور شیام رنگ کا پیدا ہوکر رونے لگا اُس کو دیکھتے ہی برھما جی نے پوچھا کہ تو کیوں روتا ہے تب اُس نے جواب دیا کہ میں چاہتا ہوں میرا نام رکھکر مجھ کو کوئی کام بتلاؤ برھما جی نے کہا کہ تو نے پیدا ہوتے ہی رو دیا اسواسطے میں نے تیرا نام رُدر رکھا تو جیووں کو پیدا کر تو سب دیوتاؤں سے اُتم ہوکر دنیا میں شیو شنکر بھولا ناتھ اور مہادیو آدک تیرے بہت سے نام ہوں گے تب رُدر نے برھما جی کے حکم سے ناگ پھنس اور بھوت پشاچ آدک جن کے سوبھاؤ میں کام کرودھ لوبھ بہت زیادہ تھا اپنی اچھا سے پیدا کیے تب وہ لوگ برھما جی کو اچھے نہ معلوم ہوئے تب برھما جی نے کہا کہ اے رُدر تو کرودھ سے پیدا ہوا ہے جب تک تیرے چت میں ستوگن نہ آوے گا تب تک تیرے پیدا کیے ہوئے جیو ادھرمی ہوں گے اس لیے تو پہلے جاکر پرمیشور کا تپ کر جب تیرے سوبھاؤ سے تموگن دور ہوکر ستوگن آویگا تب ستوگن سے جیووں کو پیدا کرنا تپ کرنے سے تجھ کو پرمیشور کا درشن ملے گا یہ بات سنتے ہی رُدر پیدا کرنا جیووں کا بند کرکے تپ کرنے کو چلے گئے ۔

بارھواں[۱۲] ادھیاے

پیدا کرنا برھما جی کا نارد اور بششٹھ اور انگرا اور رکھیشور اور سوایمبھو منو اور ست روپا کو

میترے رکھیشور نے کہا کہ اے بدرجی برھما جی نے اس کے بعد نارد اور بششٹھ اور انگرا وغیرہ کئی رکھیشور جن کے نام آگے کہے جائیں گے پیدا کر کے سرسوتی نام ایک لڑکی اپنے بچن سے پیدا کی وہ لڑکی بہت خوبصورت اچھے گہنے اور کپڑے پہنے ہوئے ظاہر ہوئی جس کا روپ دیکھتے ہی برھما جی نے پرمیشور کی مایا سے موہت ہوکر اُس کے ساتھ بھوگ کرنا چاہا تب نارد اور انگرا وغیرہ نے یہ ادھرم دیکھ کر برھما جی کو سمجھایا کہ اے پتا جی جب تم جگت گرو ہوکر ایسا پاپ کروگے تب دنیا کے لوگ بھی یہی حال سن کر پاپ کریں گے اس لیے تم کو اپنی لڑکی سے بھوگ کرنا نہ چاہیے جب برھما جی کو اپنے لڑکوں کے سمجھانے سے گیان ہوا تب اُنھوں نے شرمندہ ہوکر اُسی وقت پرانا وہ بدن چھوڑ کر دوسرا بدن دھارن کیا اور برھما جی کی لاش سے ایک اندھیرا اُٹھ کر وہی کُہرا دنیا میں ظاہر ہوا صبح کے وقت دکھلائی دیتا ہے پھر برھما جی نے چاروں مکھ سے چار بید پیدا کر کے بنانا مکان اور بیدک اور

جگیہ اور دان اور راگ آدک کا چار طرح کی بدّیا اور چاروں آشرم پیدا کیے جب برھما جی نے دیکھا کہ اکیلے میرے پیدا کرنے سے جیو بہت نہیں بڑھتے تب اُنھوں نے اپنے داہنے انگ سے سوایمبھومُن نام ایک پُرش اور بائیں انگ سے ست روپا نام استری پیدا کرکے اُن دونوں کا بیاہ کر دیا اور اُن سے کہا کہ تم دونوں آپس میں بھوگ بلاس کرکے آدمی پیدا کرو یہ بات سُن کر سوایمبھومُن نے کہا کہ اے برھما جی میں آپ کی کرپا سے بہت آدمی پیدا کروں گا لیکن اُن کے رہنے کے واسطے جگہ چاہیئے چاروں طرف پانی بھرا ہوا ہے اور وہ لوگ پانی پر نہیں رہ سکتے ابھی تک آپ نے جن کو پیدا کیا وہ سب کمل کے پھول پر بیٹھے ہیں میرے پیدا کرنے سے زیادہ ہوکر کہاں رہیں گے یہ بات سوایمبھومُن سے سُن کر برھما جی نے کہا کہ پہلے تم نارائن جی کا تپ کرو پھر آدمی پیدا کرنا میں اُن کے رہنے کے واسطے جگہ کی تدبیر کرتا ہوں۔

تیرھواں ادھیا

نے کرنا برھما جی کا نارائن جی سے جیوؤں کے رہنے کی جگہ کے واسطے اور پربرھم پرمیشور کا باراہ اوتار دھر کر لانا پرتھوی کا پاتال سے

میترے رکھیشور نے کہا کہ اے بدر جی جب سوایمبھومُن نے پرتھوی ظاہر ہونے کے واسطے کہا تب برھما جی نے ادپُرش پرمیشور کا دھیان کرکے پرمیشور سے بنے کیا کہ اے مہاپربھو بغیر کرپا اور دیا آپ کے اس جیو کا کوئی کام پورا نہیں ہوتا یہ بہت طرح کی اچھا اور اُجلا کھا من میں کرتا ہے جس پر تم دیا کرتے ہو وہ اپنا مطلب پاتا ہے اور میں تمھاری آگیا سے جیوؤں کو پیدا کرتا ہوں لیکن وہ لوگ بدون آدھار کے پانی پر کس طرح رہیں گے جتنے جیو اب تک پیدا ہوئے وہ سب پھول پر بیٹھے ہیں آپ جیسا حکم دیویں ویسا میں کروں نارائن جی نے یہ بات برھما جی کی سنتے ہی اُنکو دھیان میں درشن دے کر کہا کہ تم اس بات کا سوچ مت کرو میں ابھی اوتار دھر کر پرتھوی سب جیوؤں کے رہنے کے واسطے لائے دیتا ہوں یہ کہکر پربرھم پرمیشور انتر دھیان ہوگئے اور انھوں نے بچار کیا کہ پرتھوی کو ہرنیاکش हिरण्याक्ष دیت اُٹھا کر پاتال میں لے گیا ہے وہاں سے لانا چاہیئے تب پرمیشور کی اچھا سے برھما جی کو چھینک آئی تو اُن کے داہنے نتھنے سے ایک شوکر بہت چھوٹا مچھر کے برابر جس کو باراہ کہتے ہیں گر پڑا جب وہ شوکر ساعت بھر میں ہاتھی کے برابر بڑھ کر اپنی بولی میں گرجنے لگا تب برھما جی پہلے گھبرا کر کہنے لگے کہ یہ کون جیو ہے جو ایسا جلد بڑھ گیا پھر گیان کی راہ سے اُنھوں نے جانا کہ میرے بنے کرنے سے بیکنٹھ ناتھ یہ روپ دھر کر پرتھوی لانے کی تدبیر کرنے آئے ہیں نہیں تو دوسرے کو کیا سامرتھ ہے کہ جو ایک ساعت میں اتنا بڑھ جاتا یہ بات بچار کر برھما جی نے باراہ جی سے بنے کیا کہ اے مہاراج آپ نے باراہ روپ ایشور ہوکر اپنی بات پوری کی یہ بات برھما جی کی

سُنتے ہی باراہ جی پھول پر سے پانی میں کود پڑے اور پاتال میں جا کر جب ہرنیاکش دیت کو وہاں نہیں دیکھا تب باراہ جی نے پرتھوی کو جو وہاں پر باون کروڑ جوجن لمبی چوڑی رکھی تھی اپنے دانتوں پر اس طرح اُٹھائی جس طرح ہاتھی اپنے دانتوں پر کمل کا پھول اُٹھالے جب باراہ جی پرتھوی لیے ہوئے چلے آتے تھے تب راہ میں ہرنیاکش دیت سے جو بڑا زبردست ہو کر کوئی دیوتا اُس سے لڑنے کی سامرتھ نہیں رکھتا تھا لڑائی ہوئی باراہ جی ہرنیاکش دیت کو مار کر پرتھوی کو پانی کے اوپر لائے برھما جی پرتھوی کو دیکھتے ہی بہت خوش ہو کر پرم پرمیشور سے بولے کہ جس طرح آپ بڑی کرپا کر کے پرتھوی کو لائے اسی طرح دیا کر کے پرتھوی کو پانی پر رکھ کر ٹھہرا دیجیے جس میں سب خوشی سے رہ کر پرتھوی پر جگیہ اور ہوم کریں جب باراہ جی نے پرتھوی کو پانی پر رکھا اور وہ مٹی ہونے سے گلنے لگی تب پرمیشور نے کچھ اپنی شکت پرتھوی کو دے کر پانی پر ٹھہرا دیا بششٹھ وغیرہ جو لوگ برھما جی اور سوائمبھو من اور ست روپا سے پیدا ہوئے تھے نارائن جی کی استت کرنے لگے اور اُس پر رہ کر پرمیشور کا اسمرن جگیہ ہوم کرنے لگے ۔

چودھواں ادھیاے

کہنا میترے رکھیشور کا بدُرجی سے یہ بات کہ جے بجے بکینٹھ کے دوارپال (دربان ۱۲) نے دِت کے پیٹ میں آ کر گربھ باس کیا

شکدیو جی نے کہا کہ اے راجا اتنی کتھا سُن کر بدُرجی نے میترے رکھیشور سے پوچھا کہ نارائن جی نے واسطے مارنے ہرنیاکش اور ہرنیہ کشپ دیت کے آپ کیوں اوتار لیا کیا دیوتا لوگ اُن کو نہیں مار سکتے تھے میترے رکھیشور نے کہا کہ اے بدُرجی ہرنیاکش اور ہرنیہ کشپ اوتار جے بجے بکینٹھ کے دوارپالکوں کا ہے سوائے نارائن جی کے دوسرا کوئی اُن کو نہیں مار سکتا تھا اُن کی کتھا اس طرح پر ہے کہ کشپ कश्यप برھما جی کے بیٹے دو استری رکھتے تھے ایک کا نام دت اور دوسرے کا نام ادت تھا دیوتا لوگ ادت کے بیٹے اور دیت لوگ دت کے بیٹے ہیں جن دنوں دیوتا لوگ اندراسن کا راج اور سکھ بھوگ کرتے تھے اُنھیں دنوں دیتوں کی ماں نے اپنے بیٹوں کی راج گدی چھوٹ جانے سے کشپ اپنے خاوند کی سیوا کرنا اس لیے شروع کی کہ جس میں یہ خوش ہو کر ایسا زبردست بیٹا مجھ کو دیویں جو دیوتاؤں سے راج چھین کر اب اندراسن پر بیٹھے ایک دن دت نے اپنے خاوند کو خوش دیکھ کر کہا کہ میں چاہتی ہوں کہ میرے بیٹے ایسے شور بیر پیدا ہوں جو ادت کے بیٹوں کو لڑائی میں جیت کر اندراسن چھین لیویں دیوتا لوگ دھرماتما تھے اس لیے کشپ جی کو اُن کی ہار من میں نہیں بھاتی تھی لیکن کشپ جی نے دت اپنی استری کی سیوا کرنے سے شرمندہ اور خوش ہو کر کہا کہ جو تو چاہتی ہے وہی ہوگا یہ بات سُن کر دت بہت خوش ہوئی انھیں دنوں میں جب دت استری دھرم سے شدھ ہوئی تب اُس نے شام کے وقت بھوگ کرنے کی اچھا سے کشپ جی اپنے خاوند سے کہا کہ اس وقت مجھ کو کامدیو بہت دُکھ دے رہا ہے اور میری سوت کے بیٹے راج سنگھاسن کا

سکھ کرتے ہیں یہ دُکھ مجھ سے سہا نہیں جاتا ہے میرا دُکھ دُور کیجئے یہ بات سُن کر کشپ منی مریچ کے بیٹے نے کہا
کہ اے دت اس وقت تیرے ساتھ بھوگ اور بلاس جو بہت بُرا کام ہے نہیں کر سکتا ہوں کیونکہ شام سے چار گھڑی
رات گزرے تک اور چار گھڑی رات رہے صبح تک سوائے لینے نام اور کرنے دھیان پرمیشور کے دوسرا کام کرنا
نہ چاہیئے کس واسطے کہ ان دونوں وقت میں شری مہادیو جی اور شری پاربتی جی بیل پر سوار ہو کر سب جگہ جاتے ہیں
اُس وقت جو آدمی جاگتا ہوا پرمیشور کے دھیان اور اسمرن میں دکھلائی دیتا ہے اس کو آشیرباد دے کر اس کی بڑائی
کرتے ہیں اور جو آدمی سوتا ہوا یا دُنیا کے کاموں میں لگا ہوتا ہے اُس کو یہ شاپ دیتے ہیں کہ تیرا کام کبھی پورا نہو وے
اور جو تو یہ بات کہے کہ برہما جی کے بنش میں تم اور وہ دونوں پیدا ہوئے ہو اس لیے مہادیو جی ناتے دار ہونے سے
تمہارا قصور معاف کریں گے شیو جی مہاراج ہمارے مالک اور ایشور کے برابر ہیں دھرم کی جگہ ان کو کسی کا سنکوچ
نہیں آتا اس لیے تو چار گھڑی اور دھیرج رکھ جس میں پرمیشور کے بھجن اور اسمرن کا وقت گزر جاوے اُس وقت
دت کامدیو کے نشے میں ایسی متوالی ہو رہی تھی کہ اپنے خاوند کے سمجھانے پر بھی اُس نے صبر نہیں کیا اور شرم
چھوڑ کر جب کشپ جی کے بدن کا کپڑا پکڑا اور بھوگ کرنے کے واسطے ہٹھ کی تب کشپ جی نے ہار مان کر
اُس کے ساتھ بھوگ کر کے کہا کہ اے دت اس وقت جو تو نے یہ ادھرم کیا اس پاپ کرنے سے تیرے دو بیٹے
براہمن اور رکھیشور وغیرہ سب جیووں کو دُکھ دینے والے ایسے زبردست پیدا ہوں گے کہ کوئی دیوتا دیت اُن سے
لڑائی میں سامنا کر کے جیت نہ سکے گا نارائن جی مہاراج آپ سگن اوتار لیکر اُن کو ماریں گے دت نے یہ بات
سنتے ہی بہت اُداس ہو کر اپنے خاوند سے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ اے مہاراج میری اچھا یہ تھی کہ میرے بیٹے دیوتاؤں کو
جیت کر امراوتی پُری کا راج کر کے سُکھ پاویں میری یہ کامنا نہیں ہے کہ میرے بیٹے ادھرمی ہو کر براہمن وغیرہ سب
جیووں کو دُکھ دیویں ایسے پاپی بیٹے لیکر میں کیا کروں گی یہ بات دت کی سُن کر اور اُس کو بہت اُداس دیکھ کر کشپ مُن
نے کہا کہ اے دت اب کیا کرنا چاہیئے اس وقت بھوگ کرنے کا یہی پھل ہے اس واسطے میں منع کرتا تھا لیکن لگرم
کرنے کے پیچھے جو تو سوچ کرتی ہے اس پچھتائے سے ایک لڑکا تیرے ایسا پرم بھگت اور گیانی اور تپسی پیدا ہوگا
جس کا نام لینے سے دنیا کے لوگ بھوساگر پار اُتر جائیں گے اور سب دیوتا اور دیت اُسکا گُن کا کرنا نارد جی اُسکی
بڑائی اندر سبھا میں کہیں گے اور پربرہم پرمیشور اوتار لیکر اُسکی رچھیا کرینگے یہ بات اپنے خاوند کی سنتے ہی دت کو کچھ دھیرج ہوا

پندرھواں ادھیاے

شاپ دینا سنت کمار جی کا نارائن جی کے جے بجے دوارپالکوں کو اور آنا اُن دونوں کا دت کے گربھ میں

میترے رکھیشور نے کہا کہ اے بدر جی جس وقت کشپ مُن کا بیج دت کے پیٹ میں پڑا اسی وقت جے بجے کے

تیج سے جو گربھ میں آئے تھے من دیوتاؤں کا ایسا گھبرایا کہ اُن کے ہردے میں ڈر پیدا ہو کر یہ معلوم ہونے لگا کہ
کوئی دشمن ہم لوگوں کے مارنے کے واسطے چلا آتا ہے جب بڑی فکر ہونے سے دیوتاؤں کا من کہیں نہ لگ کر
ہر روز طاقت اُن کی کم ہونے لگی تب اندر وغیرہ دیوتاؤں نے برھما جی کے پاس جاکر کہا کہ اے مہاراج
آپ جگت کرتا ہو کر سب جیوؤں کے دُکھ اور سُکھ کا حال جو ہونے والا ہے پہلے سے جانتے ہیں ان دنوں
ہم لوگوں کا مَن بہت گھبراکر ڈر سے بھرا رہتا ہے اس کا بھید بتلا دیجئے یہ بات دیوتاؤں کی سُن کر برھما جی نے کہا
کہ اے اندر نارائن جی کے دوار پالک جے بجے نے جنم لینے کے واسطے دت کے پیٹ میں باس کیا ہے اسلیے
اُن کے تپ اور تیج سے تمھاری طاقت کم ہو کر تم لوگوں کا یہ حال ہوا یہ بات سُن کر دیوتاؤں نے کہا کہ اے
مہاراج ابھی اُن کے گربھ میں آنے سے ہم لوگوں کا یہ حال ہوا ہے تو اُن دونوں کے پیدا ہونے سے ہمارا کیا حال
ہوگا اور اے مہا پربھو بیکنٹھ باشی لوگ تو جنم اور مرن سے رہت ہیں پھر اُنھوں نے بیکنٹھ کا سُکھ چھوڑ کر دیت کے
تن میں جنم لینا کس واسطے قبول کیا اس کا حال بتلائیے جس میں ہمارا سندیہ چھوٹ جائے تب برھما جی نے کہا
کہ انکا حال اس طرح پر ہے کہ ایک دن لچھمی جی بڑے پریم سے بہت داسی موجود ہونے پر بھی نارائن جی کے بدن
اور بھجا میں اپنے ہاتھ سے چندن اور عطر لگاتی تھیں اور پربرھم پرمیشور بیکنٹھ میں جہاں سب مکان سونے کے جڑاؤ
بہت اچھے بنے ہیں رتن سنگھاسن پر بیٹھے تھے اُسوقت جگت ماتا نے بچار کیا کہ شیام سندر کی بھجا دیکھنے میں بہت
خوبصورت اور ملائم معلوم ہوتی ہیں لیکن میں نے آجتک ان ہاتھوں کا زور کبھی نہیں دیکھا نہیں معلوم ان میں کچھ زور
ہے یا نہیں نارائن جی انترجامی نے اُن کے مَن کا حال جان کر اپنا زور لچھمی جی کو دکھلانے کے واسطے یہ بات
بچاری کہ سوائے جے بجے کو جو ہمارے دوار پالک ہیں دوسرا کوئی ایک ساعت بھی ہماری بھجا کا بل نہیں سہہ سکتا
جو ہمارے ساتھ لڑ سکے اسواسطے اُن کو دیت جُون میں جو ہمارے دُشمن ہیں پیدا کریں اور اُن سے لڑائی کر کے اپنی بھجا کا
بل لچھمی جی کو دکھلا دیں ایسا بچار کر بیکنٹھ ناتھ نے جے اور بجے کا گیان بدل دیا اسی سبب سے انھوں نے تین مرتبہ
دیت کے تن میں جنم لیا اُن کے پیدا ہونے کی یہ وجہ ہے کہ ایک دن سنگ سنندن سناتن سنت کمار چاروں بھائی
جن کو کسی وقت اندر جانے کے واسطے روک نہ تھی نارائن جی کا درشن کرنے کے واسطے بیکنٹھ میں گئے اُسی دن
پرمیشور کی اچھا سے جس کا حال اوپر لکھا ہے جے اور بجے دوار پالک چتربھجی روپ نے ساتویں ڈیوڑھی پر سنت کمار
آدک رکھیشوروں کو بھیتر جانے سے منع کر کے کہا کہ نارائن جی۔ کے محل میں بغیر پوچھے جانا نہ چاہیئے یہ بات سُن کر
سنت کمار جی نے کرودھ کر کے کہا کہ اے مُورکھ ہم کو بیکنٹھ ناتھ نے بھیتر جانے کے واسطے کبھی منع نہیں کیا ہوگا
کس واسطے کہ وہ ہمیشہ برہمنوں کا آدر سنمان دوسروں سے زیادہ کرتے ہیں یہ سب تمھاری شرارت ہے جو ہم کو
روکتے ہو بیکنٹھ میں کام کرودھ لوبھ موہ دخل نہیں کر سکتا لیکن تم نے ہمارا اپمان کر کے ہم کو کرودھ دلایا اس لیے
ہم پرمیشور سے چاہتے ہیں کہ تم دونوں مرت لوک میں جہاں پر جیو کام کرودھ لوبھ موہ سے بھرے رہتے ہیں دیت
جون میں پیدا ہو یہ شاپ سنتے ہی جے اور بجے کا غرور جاتا رہا تب دوڑ کر سنت کمار جی کے چرنوں پر گر پڑے اور

روتے ہوئے ہاتھ جوڑکر بولے کہ اے مہاراج ہم نے جانا کہ اب ہمارے بُرے دن آئے ہیں اس لیے ہم سے
ایسا پاپ ہوا ہمارا اپرادھ چھما کر کے ایک حد بتا دیجئے کہ دیت جُون سے ہمارا کب اُدّھار ہوگا یہ دین بچن سُنکر
سنت کمار جی نے کہا کہ ہمارا شاپ کسی طرح پھر نہیں سکتا اور نہیں معلوم کہ یہ کیونکر ہمارے سُوبھاؤ میں غصہ آگیا تم
دونوں بھائی کو تین مرتبہ ماتا کے پیٹ سے پیدا ہو کر دیت ہونا پڑے گا اور تینوں مرتبہ ترلوکی ناتھ سگن اوتار لیکر
جب تم کو اپنے ہاتھ سے ماریں گے تب تم اُدّھار ہو کر پھر بیکنٹھ میں اپنی جگہ پر آؤ گے جس وقت سنت کمار جی
جے اور بجے سے یہ کہہ رہے تھے اُسی سمے بیکنٹھ ناتھ یہ حال سُن کر سنت کمار جی کا آدر سنمان کرنے کے واسطے
ننگے پاؤں لچھمی جی سمیت باہر نکل آئے اور سنت کمار جی کے چرنوں پر گر کر کہا کہ ان دونوں دوار پالکوں سے
بڑا اپرادھ ہوا جو انھوں نے آپ کو روکا میری لچھمی جی کو آپ سے کچھ پردہ نہیں ہے پاپ کی جگہ استری کو پردہ
کرنا چاہیئے یہ آدھینتائی بیکنٹھ ناتھ کی دیکھ کر سنت کمار جی نے اپنے مَن میں کہا کہ دیکھو کیسی بڑائی نارائن جی میں ہے
کہ جس پربرھم پرمیشور کے چرنوں کا دھیان برہما جی اور شری شو جی آدک دیوتا اور نارد مُن آدک رکھیشور اور گیانی لوگ
اپنے ہردے میں رکھنے سے بھوساگر پار اُتر کر کرتارتھ ہوتے ہیں وہی آدپُرش بھگوان تینوں لوک کے پیدا اور پالن
کرنے والے جن کا بھجن اور اسمرن کرنے سے ہم نے یہ بڑائی پائی ہمارے چرنوں پر گر کر اتنی ادھینتا کرتے ہیں
کیوں نہ ہو اسی واسطے یہ اپنا نام برھم دیو رکھ کر براہمنوں کا ستکار بڑے پریم سے کرتے ہیں نہیں تو ان کا کیا کام
تھا جو مجھ ایسے غریب براہمن پر اتنی دَیا کرتے یہ سب کرپا اس واسطے کرتے ہیں جس میں دنیا کے لوگ یہ حال سُنکر
براہمنوں کی سیوا اور سنمان کریں ایسا بچار کر سنت کمار جی نے ترلوکی ناتھ سے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ اے دینا ناتھ میں نے
کرودھ بس ہو کر آپ کے سیوکوں کو شاپ دیا آپ دَیا کی راہ سے میرا اپرادھ چھما کیجئے اور اپنے چرنوں کا دھیان
مجھ کو دیجئے جس میں آپ کے چرنوں کا دھیان مَن میں رکھنے سے پھر کرودھ ہم کو نہ آوے اور کوئی جیو ہمارے
ہاتھ سے دُکھ نہ پاوے ۔

سولھواں ادھیائے

سنمان کرنا نارائن جی کا سنت کمار کو اور استت کرنا سنت کمار کا نارائن جی کی

میترے رکھیشور نے کہا کہ اے بدر جی سنکادک کے منھ سے سب حال سُن کر پربرھم پرمیشور بولے کہ اے مہاراج
جے بجے میرے دوار پالکوں کو اپرادھ کرنے کے بدلے جو ڈنڈ آپ نے دیا بہت اچھا کیا اور میں اس شاپ دینے
سے بہت خوش ہوا کیونکہ ان کے ڈنڈ پانے سے اور کوئی آدمی براہمن اور رکھیشوروں کا اپمان نہ کرے گا اور آپ کے
سوبھاؤ میں کرودھ نہ تھا یہ شاپ میری اچھا سے اُن کو ہوا ہے آپ کسی بات کی چنتا من میں نہ کریں اور میں
اس واسطے آپ سے بنتی کرتا ہوں کہ یہ دونوں میرے دوار پالک تھے ان کے اپرادھ کرنے کا جس میرے اوپر ہے

اِس لیے سیرا اپرادھ چھما کیجئے دنیا میں کسی کا نوکر جو کوئی کام بھلا یا بُرا کرتا ہے تو اُس کے کرنے میں مالک کا نام رکھا
جاتا ہے اور جو لوگ سادھ مہاتما یا براہمن کا اپمان کرتے ہیں اُن کا بدن دشمن ہو کر اُنھیں نرک میں رہنا پڑتا ہے
اور نرک کو بھی ایسے آدمی کی سنگت اچھی نہیں لگتی تم لوگ براہمن اور رکھیشور ہمارے اشٹ دیوتا ہو تمھارے چرنوں
کی دھول کا ایسا پرتاپ ہے کہ لچھمی جی چنچل سوبھاؤ ہونے پر ہمارے پاس دن رات بنی رہتی ہیں اور براہمن کو
ہم اپنے بدن اور لچھمی اور بیکنٹھ سے بھی ادھک پیارا اور اچھا جانتے ہیں اور دنیا میں ہم براہمن اور اگن کے
منھ سے کھاتے ہیں لیکن جیسا کہ براہمن کو اچھی چیز کھلانے سے ہم خوش ہوتے ہیں ویسا اگن میں ہوم کرنے
سے خوش نہیں ہوتے براہمنوں کو اچھا بھوجن کھلانے سے ہمارا پیٹ تینوں لوک کے جیوؤں سمیت بھر جاتا ہے
اس لیے گرہستھ کو براہمن کھلانا ضرور چاہیئے اور ہم براہمنوں کے چرنوں کی دھور لچھمی جی سہت اپنے سر پر چڑھاتے
ہیں اور براہمن کا اپرادھ چھما کرنے والے لوگ ہم کو بہت پیارے لگتے ہیں یہ بات بیکنٹھ ناتھ کی سن کر سنکادک نے
کہا کہ اے مہاپربھو آپ کی لیلا اور اچھا برھما جی ہمارے پتا بھی نہیں جانتے ہیں ہم لوگوں کی کیا سامرتھ ہے جو
جان سکیں آپ سب جیو اور چودھوں بھون کے مالک ہیں جیسی آپ کی اِچھا ہوتی ہے ویسا برھما جی آدک دیوتا
کرتے ہیں اور آپ سے کوئی بڑا دوسرا نہیں ہے اُن کو بڑا بھاگ مان سمجھنا چاہیئے جن کے ہردے میں آپ کی
بھکت اور بیکنٹھ کی چاہنا رہتی ہے اور جو لوگ ہر بھکتوں سے ست سنگ رکھ کر اُن کی سیوا کرتے ہیں اُن کو
بیکنٹھ جانے میں کچھ سندیہہ نہیں رہتا اور آپ کا بیکنٹھ کیسا ہے جس میں کام کرودھ لوبھ موہ آدک کا دخل نہیں ہوتا
وہاں بہت سے کلپ برچھ لگے ہیں جن میں بارھوں مہینے ایسے پھل اور پھول لگے رہتے ہیں جن کے دیکھنے سے
من پرسن ہو کر سب دُکھ اور سوچ دور ہو جاتا ہے اور ہنس اور مور وغیرہ اچھے اچھے پنچھی وہاں رہ کر بہت طرح کی
میٹھی میٹھی بولیاں بولتے ہیں اور بہت بڑے مکان سونے کے جواہرات سے جڑے ہوئے بنے ہیں اور اس جگہ
پہونچنے سے سب کام آدمی کا پورا ہو جاتا ہے اور سب طرح کے سُکھ اور چیزیں آدمی کو وہاں ملتی ہیں ایسا کہہ کر
سنکادک شری نارائن جی کے روپ کا دھیان لچھمی جی سمیت کر کے ایسے پریم میں ڈوب گئے کہ آنسو بے پرمان
اُن کی آنکھوں سے بہنے لگے اور نارائن جی کا سروپ اس طرح پر ہے کہ سیام رنگ کمل نین چتر بھج موہنی مورت
کریٹ مکٹ ساجے انگ انگ پر بھوکھن براجے کوستبھ من اور بیجنتی مالا پہنے پیتامبر کی کچھنی کاچھے ریشمی اُپرنا
اوڑھے چاروں ہاتھ میں شنکھ چکر گدا پدم دھارے شنکھ اور چکر کے دو ہاتھ اوپر اُٹھائے اور گدا اور پدم کے
دو ہاتھ نیچے کو لٹکائے گھونگھر والے بال مند مند مسکراتے تاپ ہارنی چتون اور بائیں طرف لچھمی جی براجمان
مہاسندر استری روپ بجلی کی طرح انگ کی چمک پیتامبر پہنے کانوں میں کرن پھول اور ہاتھوں میں کنگن اور
کڑے پیروں میں پازیب اور کڑے گلے میں موتی اور رتن کے ہار سر میں چڑامن ناک میں نتھ پہنے ہوئے ایسے
لچھمی نارائن جڑاؤ سنگھاسن پر بیٹھے ہیں جب ایسے روپ کا دھیان سنکارک نے کیا تب بیکنٹھ ناتھ نے کہا کہ
ہم تم سے بہت خوش ہیں کچھ بردان مانگو یہ بات سنتے ہی سنکارک ہاتھ جوڑ کر بولے کہ اے مہاراج ہم یہی

بردان مانگتے ہیں کہ آپ کے چرنوں کی بھگت ہمارے ہردے میں بنی رہ کر آپ کی کتھا اور لیلا سننے میں ہمیشہ اچھا لگی رہے جب اِچھا کے موافق بردان پایا تب سنکادک بیکنٹھ ناتھ کو ڈنڈوت کرکے بدا ہوکر چلے گئے ۔

سترھواں ادھیاے

جنم لینا ہرنیاکش اور ہرنیاکشپ کا دِت کے پیٹ سے اور جانا ہرنیاکش کا برن دیوتا کے استھان پر

میترے رکھیشور نے بدُرجی سے کہا کہ سنکادک کے جانے کے پیچھے جے اور بجے دوار پالک اِس اچھا سے بیکنٹھ ناتھ کے سامنے کھڑے رہے جس میں نارائن جی حکم دیویں تو رکھیشوروں کا شاپ ہم کو بھوگنا نہ پڑے ترلوکی ناتھ انترجامی اُن کے من کا حال جان کر بولے کہ اے جے بجے میں نے اپنی اِچھا سے تمھارا گیان بدل کر یہ شاپ براہمنوں سے دلوایا ہے نہیں تو سنت کمارجی کے سوبھاؤ میں کرودھ نہیں ہے ہونے والی بات بغیر ہوئے نہیں رہتی اور سنت کمار رکھیشور کرودھ اپنا چھما کرکے تمھارے اُدھار کی تدبیر تین جنم گزر جانے پر کہہ گئے ہیں سو تم کو تین مرتبہ دت کی جون میں جنم لےکر دنیا میں ضرور رہنا ہوگا تم اُس بدن میں ہمارا دھیان شتر بھاؤ سے کرنا ہم سگن اوتار لیکر تم کو ماریں گے اور تین جنم کے بعد ہم تم کو پھر بیکنٹھ بُلا دینگے یہ کہہ کر جے اور بجے کو بیکنٹھ سے گرا دیا انھیں دونوں بھائیوں نے بیکنٹھ سے آکر دت کے پیٹ میں گربھ باس کیا ہے تم لوگ چنتا مت کرو اُن کے ہونے سے تھوڑے دن تک دیوتاؤں کو دُکھ پہونچے گا پھر نارائن جی اوتار لیکر اُن کو مار ڈالیں گے اور تم لوگوں کو ایسی سامرتھ نہیں ہے جو اُن کو مارنے اور جیتنے سکو دیوتا لوگ برھماجی سے یہ حال سُن کر اپنے اپنے مکان پر چلے گئے اور جے بجے دت کے پیٹ میں پلنے لگے اور دت ہمیشہ اس بات کی چنتا کرکے کہتی تھی کہ ایسے ادھرمی اور دُکھ دائی بیٹے کے پیدا ہونے سے مجھ کو سوا دُکھ کے سُکھ کچھ نہیں ہوگا اس واسطے یہ پیدا نہ ہوتے تو اچھا تھا پرمیشور کی اِچھا سے سو برس تک وہ دونوں دت کے پیٹ میں رہ کر پیدا ہوئے اُن دونوں کے پیدا ہوتے وقت بہت سے اسگن دنیا میں ظاہر ہوکر براہمن اور دیوتاؤں کا کلیجہ مارے ڈر کے کانپنے لگا اگنی ترپول کی آگ جو کئی پیڑھیوں سے کنڈ میں تھی بُجھ گئی اور زمین پر بھونچال آکر سب لچھن کلجگ کے دیکھ پڑنے لگے برھماجی نے اُن دونوں کا نام ہرنیاکش اور ہرنیہ کشپ رکھا ہرنیاکش کا بدن بہت لمبا چوڑا کئی جوجن کا تھا جب وہ دونوں بھائی سیانے ہوئے تب برھماجی نے اُن سے کہا کہ تم لوگ اپنی ماتا کی اِچھا سے جاکر راج کرو یہ بات سنتے ہی ہرنیاکش اپنے بل کے گھمنڈ میں متوالا ہوکر گدا ہاتھ میں لیے ہوئے اکیلا گھر سے نکلا اور وہ اپنے زور کے سامنے کسی کو کچھ مال نہیں گنتا تھا اس لیے کچھ فوج بھی اپنے ساتھ نہ لےکر پہلے برن لوک میں چلا گیا اور برن دیوتا کے دروازے پر جو سمندر وغیرہ ندیوں کے مالک ہیں کھڑا ہوا اور سمندر کا پانی اپنی گدا سے

پیٹنے لگا اور برن دیوتا کے دوار پالکوں سے کہا کہ تم لوگ جا کر برن سے کہدو کہ وہ جو زور رکھتا ہو تو آ کر ہمارے ساتھ یدھ کرے یہ سندیسا ہرنیاکش کا سنتے ہی پہلے برن دیوتا کو کرودھ ہوا پھر برہما جی کی بات یاد کر کے اور اپنی دشا مدھم دیکھ کر ہرنیاکش کو یہ بات کہلا بھیجی کہ آگے ہم نے بہت سے دیتوں کو لڑائی میں مارا اور جیتا تھا اب ہم بوڑھے ہوئے اس لیے تم ایسے جوان دیت سے نہیں لڑ سکتے تمھارے ساتھ لڑائی کرنے والا سوائے نارائن جی کے دوسرا کوئی نہیں ہے تھوڑے دنوں میں تم ایسے پاپی اور ادھرمی کے مارنے کے واسطے بکینٹھ ناتھ اوتار لے کر تم کو ماریں گے جب ہرنیاکش نے سنا کہ میرے ساتھ لڑنے کے واسطے پرمیشور کا اوتار ہوگا تب بہت خوش ہو کر برن کو کہلا بھیجا کہ جو تم نے ہم سے ہار مانی تو جو کچھ اچھا من اور رتن یہاں تمھارے پاس ہو وہ ہم کو بھیج دو برن نے ہار مان کر بہت سے رتن اور من ہرنیاکش کو بھیج دیے اور اس سے کہا کہ یہ مکان تمھارا ہے چاہو اور کسی کو دیدو اور مجھ کو جہاں رہنے کا حکم دو وہاں میں رہوں جب ہرنیاکش نے برن کو اپنے آدھین دیکھا تب بھینٹ لے کر برن کو وہاں اپنی طرف سے بسا کر کبیر دیوتا کے مکان پر گیا کبیر دیوتا نے بھی اپنے برے دن دیکھ کر بہت سے اچھے اچھے رتن اور من اس کو بھینٹ دے کر کہا کہ جو کچھ مال میرے یہاں ہے اس کو اپنا جان کر مجھ کو جیسا حکم دو ویسا کروں ہرنیاکش کبیر کو بھی اپنے بس جان کر جم پری میں پہونچا جم پری کے مالک دھرم راج نے بھی برہما جی کا کہنا یاد کر کے اس کی بنتی کی اور بہت سی بھینٹ دے کر اس کے ہاتھ سے اپنی جان بچائی جب ہرنیاکش نے دھرم راج کو بھی اپنے آدھین سمجھ لیا تب اندرلوک میں جا کر للکارا اندر نے مارے ڈر کے چھتر اور چنور راج سنگھاسن کا اس کو بھینٹ دے کر اس کا حکم قبول کیا جب ہرنیاکش نے دیکھا کہ تینوں لوک میں کوئی ایسا نہیں رہا جو میرا سامنا کر سکے اور میں اس کے ساتھ لڑائی لڑ کے اپنی اچھا پوری کروں تب اس نے اپنے من میں بچارا کہ اب اس کو ڈھونڈھنا چاہیے جو میرے ساتھ لڑائی کرے ہرنیاکش یہ بات بچار کر اپنے لڑنے والے کو ڈھونڈھتا ہوا خوشی سے چلا جاتا تھا راہ میں اس نے اچانک نارد جی کو دیکھ کر ڈنڈوت کر کے ہنس کر پوچھا کہ کہو منی ناتھ تم تینوں لوک میں گھومتے رہتے ہو کوئی شور بیر ہمارے ساتھ لڑائی کرنے کو بتلاؤ نہیں تو ہم تم کو مار ڈالیں گے نارد جی نے کہا کہ اے کشپ نندن ہم دنیا میں کسی کو نہیں دیکھتے جو تمھارے ساتھ لڑ سکے لیکن نارائن جی تمھارے ساتھ لڑ سکتے ہیں تب ہرنیاکش نے کہا کہ تم نارائن کا کہیں پتہ بتاؤ تو میں ان سے جا کر لڑائی کروں میں نے سنا ہے کہ برہمن اور تلسی کے گھر میں وہ رہتے ہیں میں نے وہاں بھی جا کر بہت سے رکھیشوروں اور جوگیشوروں کو دکھ دیا لیکن میرے ڈر سے وہ ظاہر نہیں ہوئے یہ بات سن کر نارد منی نے کہا کہ اے ہرنیاکش اس وقت نارائن جی باراہ روپ رکھ کر پرتھوی لانے کے واسطے پاتال میں گئے ہیں جو تم کو لڑنا ہو تو تم وہاں جاؤ وہی تمھارے ساتھ لڑیں گے یہ بات کہہ کر نارد جی چلے گئے ۔

اٹھارھواں ادھیاے

مارنا ہرنیاکش کو باراہ بھگوان کا

میترے رکھیشورنے کہاکہ اے بدرجی ہرنیاکش یہ حال نارد جی سے سنتے ہی بہت خوش ہوکر گدا ہاتھ میں لیے ہوئے باراہ جی سے لڑنے کے واسطے پاتال کی طرف چلا راہ میں کیا دیکھا کہ باراہ جی پرتھوی کو اپنے دانتوں پر پھول کی طرح لیے ہوئے چلے آتے ہیں اُن کو دیکھتے ہی ہرنیاکش نے ہنس کر کہاکہ اے باراہ چور کہاں جاتاہے کھڑا رہ ہمارے ساتھ لڑائی کر جنگل میں ہم نے باراہ کو دیکھا تھا یہ بڑے تعجب کی بات ہے کہ جو پانی میں وہ روپ دکھلائی دیا تو ہم سے نہیں ڈرتا کہ ہمارے پُرکھوں کی امانت پرتھوی جو پاتال میں رکھی تھی اُس کو چرا کر لیے جاتا ہے ہمارے ہاتھ سے تیری جان کسی طرح نہیں بچے گی اور جس واسطے ہم تجھ کو ڈھونڈھتے تھے وہ مطلب ہمارا پورا ہوا اور ہم نے پہچانا کہ تو نارائن ہے اسی طرح کئی بار اوتار لیکر تو نے ہمارے بھائی بند دیتوں کو مارا ہے آج ہم تجھ کو مار کر سب دیتوں کی کسر لیتے ہیں تجھ کو مار کر پھر جوگی اور رکھیشوروں کو ماریں گے جن کے ہوم اور جگیہ کرنے سے تجھ کو طاقت ہوتی ہے یہ سب سخت باتیں ہرنیاکش کی سُن کر باراہ جی اس لیے تھوڑی دیر تک نہیں بولے کہ نیک آدمی کو بد بات کہنے سے بد کہنے والے کی عمر اور تیج اور بل کم ہوجاتا ہے جب باراہ جی نے جاناکہ بری بات کہنے سے تیج اور بل ہرنیاکش کا جاتا رہا تب پرتھوی کو اپنی مایا سے پانی پر رکھ کر ہرنیاکش سے کہاکہ اے کشیپ نندن سچ ہے میں پانی کا سور ہوکر تجھ ایسے گانوں کے کتے کو جو اپنے کو شیر کی طرح سمجھتا ہے ڈھونڈھتا پھرتا ہوں اور جس کی موت نزدیک پہونچتی ہے اُس کو بھلی اور بری بات کہنے کا بچار نہیں رہتا ہے اور یہ پرتھوی تیرے پُرکھوں کی امانت میں تیرے سامنے جو تو اپنے کو بڑا شور بیر جانتا ہے لاکر سامنے کھڑا ہوں پہلے تو اپنی گدا جو ہاتھ میں لیے ہوئے ہے میرے اوپر چلا جب تیری گدا کچھ کام نہ کرے گی تب میں اپنی گدا تجھ پر چلاؤں گا اور یہ تو نے سچ کہا کہ ہم نے ہزاروں مرتبہ اوتار لیکر دیتوں کو مار کر پرتھوی کا بوجھ اُتارا ہے وہی حال تیرا بھی ہوگا یہ بات سنتے ہی ہرنیاکش نے بڑے کرودھ سے باراہ بھگوان پر اپنی گدا چلائی باراہ جی نے اُس کی گدا روک کر اپنی گدا اُس پر چلائی اسی طرح دونوں طرف سے گدا جدھ ہونے لگا جب لڑتے لڑتے تھوڑا دن رہ گیا تب برہما جی نے آکر باراہ جی سے بنے کیا کہ اے مہاراج آپ ہرنیاکش کے مارنے میں کس واسطے دیر کرکے اس کو کھیل کھلاتے ہیں اس ادھرمی کو مار کر دیوتاؤں کا ڈر چھڑا دیجئے سوائے آپ کے دوسرا کوئی ایسی سامرتھ نہیں رکھتا ہے جو اُسکو مار سکے یہ بات برہما جی کی سنتے ہی باراہ جی نے ایک گدا ہرنیاکش کے ایسی ماری کہ وہ گر پڑا جب پھر اُس نے اُٹھ کر اپنی مایا سے اندھیارا پیدا کیا تب باراہ جی نے سُدرشن چکر کو جس میں ہزار سورج کے برابر روشنی ہے بُلا کر اُس کی مایا ہرلی جب ہرنیاکش نے ترشول چلایا تب سُدرشن چکر نے ترشول اُس کا کاٹ ڈالا پھر باراہ جی نے

ایک طمانچہ ہرنیاکش کو ایسا مارا کہ وہ مرکر گر پڑا اُس کے مرنے سے دیوتاؤں نے خوش ہوکر باراہ جی پر پھول برسائے اور اپنا منورتھ سدھ پاکر باجے بجائے ۔

انیسواں ادھیاے

آنا برھما جی کا دیوتاؤں سمیت باراہ بھگوان کے پاس اور استت کرنا اُن کی

میترے جی نے کہا کہ اے بدرجی جب ہرنیاکش مارا گیا تب برھما جی نے دیوتاؤں سمیت باراہ جی کے پاس آکر اس طرح استت کی کہ اے پر برھم پرمیشور اپنے واسطے رچھا کرنے دیوتا اور براہمن کے جگیہ اوتار لیکر ہرنیاکش ادھرمی دُکھ دینے والے کو مار ڈالا اور پرتھوی کو پاتال سے لاکر پانی پر ٹھہرایا اب آپ کی کرپا سے اس پرتھوی پر سب جیو آنند سے رہ کر جگیہ پوجا دان آدک کریں گے ہرنیاکش کے وقت میں دیوتا اور پترون کا بھاگ نہیں ملتا تھا اب وہ لوگ جگیہ اور ہوم اپنا اپنا حصہ پاکر خوشی سے آپ کا اسمرن کریں گے جب دیوتا لوگ استت کر چکے تب پرتھوی استری روپ ہوکر باراہ جی کے سامنے آئی اور اُس نے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ جوت سُروپ آپ نے دیا کرکے مجھ کو پاتال سے لاکر پانی پر قائم کیا دنیا کے سب چھوٹے بڑے جیو اپنا پانوں میرے اوپر رکھتے ہیں اور آپ نے دیا کرکے مجھ کو اپنے دانتوں پر اُٹھایا اس لیے میں نے اپنے کو کرتارتھ جانا کس واسطے کہ آپ کے چرنوں کی چھایا سب دنیا پر پڑتی ہے اور میری چھایا آپ کے سر پر پڑی لیکن میں ایک بات سے بہت ڈرتی ہوں کہ کلجگ باسی آدمی بڑے پاپی ہوکر اپنا کرم اور دھرم چھوڑ کر بُرا کام کریں گے اور بھگتوں سے دشمنی رکھ کر آپ کی بھگت سے بمکھ رہیں گے اور اپنے ماتا پتا بھائی بندھو سے جھگڑا کرکے سالے اور سُسرے سے محبت رکھیں گے اور استری اپنے پت سے پریت نہ رکھ کر دوسرے آدمی کو چاہے گی اور آدمی اپنی استری کا پالن نہ کرکے بیسیا سے پریت کریگا اور بیٹا اپنے باپ کا مرنا بچار کر یہ چاہے گا کہ کب یہ مرے کب مال ہمارے ہاتھ لگ کر بیسیا گمن کرنا اور جوا کھیلنے کا آرام ملے اور راجا لوگ اپنا دھرم کرم چھوڑ کر پرجا کا مال لے کر پرجا کو دکھ دیویں گے اور سب آدمی اپنے کھانے اور پہننے اور اندریوں کو سُکھ دینے کی اچھا رکھ کر اپنے مطلب کی درستی رکھیں گے اس لیے کلجگ باسیوں کو آپس کے بُردھ سے بڑا دُکھ ہوگا جب ایسے ادھرمی میرے اوپر اپنا پانوں رکھیں گے تب میں بہت دُکھی ہوں گی اس واسطے میری رچھا آپ کو کرنا چاہیئے یہ بات سُن کر باراہ جی نے کہا کہ اے پرتھوی تو ان سے مت ڈر جب ادھرمیوں کے پیدا ہونے سے تجھ کو دُکھ ہوگا تب ہم سگن اوتار لیکر ادھرمیوں کو مار کر تجھے سُکھ دیں گے یہ کہہ کر باراہ جی بیکنٹھ کو چلے گئے اور سب دیوتا اپنے لوک کو گئے ۔

بیسواں[۲۰] ادھیائے

کہنا میترے رکھیشور کا بدرجی سے پیدائش دُنیا کی

سونکادک رکھیشوروں نے اتنی کتھا سُن کر سوت جی سے پوچھا کہ جب باراہ جی پرتھوی کو پانی پر رکھ کر بیکنٹھ کو گئے تو اس کے بعد پھر کس طرح جگت کی اُتپت ہوئی اور میترے رکھیشور اور بدرجی سے کیا باتیں ہوئیں سوت جی نے کہا کہ جب بدرجی باراہ اوتار کی لیلا سُن کر بہت خوش ہوئے تب اُنھوں نے میترے رکھیشور سے پوچھا کہ اے مہاراج پرتھوی قائم ہونے کے بعد برہما جی نے سنساری جیوؤں کو کس طرح پیدا کیا میترے جی نے کہا جب پرتھوی قائم ہو چکی تب آدنرنکار کی مایا اور اچھا سے چوبیس[۲۴] تتو ظاہر ہو کر ایک پُرش ججّھ यज्ञ نام پیدا ہوا جب اُس کو بھوک اور پیاس لگی تب وہ کچھ چیز کھانے کو نہ پا کر برہما جی کو کھانے کے واسطے چلا برہما جی نے کرودھ کر کے اُس کو اپنے کھانے سے منع کیا تب برہما جی کے کرودھ کرنے سے ایک پُرش تموگنی رکچھ रक्ष نام راچھس پیدا ہوا برہما جی نے اُن دونوں کو دیکھتے ہی کچھ ڈر مان کر پیدا کرنا جیوؤں کا بند کر دیا اور اپنے من میں یہ بچار کیا کہ ہمارے اس بدن سے سرشٹ رچنے میں ادھرمی لوگ پیدا ہوں گے جب میں دوسرا بدن رکھ کر ستوگن سے جیوؤں کو پیدا کروں گا تب گیانی اور دھرماتما لوگ پیدا ہوں گے ایسا بچار کر برہما جی نے وہ بدن اپنا چھوڑ کر دوسرا بدن رکھ لیا اور اپنے پہلے شریر کے داہنے انگ سے سوایمبھومُن نام ایک پُرش اور بائیں آدھے بدن سے ست روپا نام استری پیدا کر کے دونوں کا بیاہ کر دیا جب سوایمبھومُن نے برہما جی سے کہا کہ مہاراج مجھ کو کیا حکم ہوتا ہے تب برہما جی نے بچارا کہ جس بدن سے سوایمبھومُن اور ست روپا پیدا ہوئے ہیں اُس بدن سے پرمیشور کا تپ اور اسمرن نہیں کیا بنا ہر بھجن کے دھرماتما اور گیانی آدمی اُن سے نہیں پیدا ہوں گے یہ بات سوچ کر برہما جی نے سوایمبھومُن اور ست روپا سے کہا کہ پہلے تم پرمیشور کا تپ اور اسمرن کرو تب سنساری جیوؤں کو پیدا کرو جس میں دھرماتما آدمی پیدا ہوں اُسی وقت سوایمبھومُن اور ست روپا برہما جی کی آگیا سے بن میں تپ کرنے چلے گئے اُن کے جانے کے بعد برہما جی نے نارائن جی کا دھیان کر کے اُن سے کہا کہ اے دینِ دیال میرا اپرادھ چھما کیجئے اور مجھ سے سرشٹ رچنے میں بھول ہو کر یہ مشکل کام نہیں بن پڑتا ہے آپ اس کے پیدا کرنے کی سامرتھ مجھ کو دیجئے کہ آپ کی آگیا کے موافق جیو پیدا ہوں یہ بات سُن کر برہما جی کو دھیان میں نارائن جی نے ایسا اُپدیش کیا اے برہما اب تمھارا بدن شدھ ہوا تم جگت کی رچنا کرو دھرماتما اور گیانی آدمی پیدا ہوں گے یہ بات بیکنٹھ ناتھ کی سُن کر برہما جی نے خوش ہو کر نارائن جی کی کرپا سے مرتیچ کشپ اُترا انگرا پلست کرت بھرگ بششٹھ دچھ نارد دس بیٹے پیدا کئے اُن دسوں نے برہما جی سے پوچھا کہ ہم کو جو حکم ہو وہ کریں برہما جی نے کہا کہ تم لوگ پہلے پرمیشور کا تپ کرو پیچھے سے سنساری جیو پیدا کرو اس بات میں نارائن جی اور ہماری دونوں کی خوشی ہے یہ بات برہما جی کی

سُن کر نارد اور انگرا اور کرت تین آدمیوں نے کچھ جواب نہیں دیا اور بھرگ وغیرہ سات بیٹے خوش ہوکر دسوں آدمی پرمیشور کا تپ کرنے کے لیے بن میں چلے گئے اور برھما جی کے جس بدن سے سوایمبھومُن اور ست روپا پیدا ہوئے تھے اُس بدن کی ہڈی اور چمڑا جو پڑا تھا اُس میں سے اندھیارا پیدا ہوا اور اس اندھیارے کو جچھ اور رچھ نے جو پہلے برھما جی سے پیدا ہوئے تھے استری سمجھ کر لے لیا۔

اکیسواں[۲۱] ادھیاے

درشن دینا اور بردان دینا نارائن جی کا سوایمبھومُن اور ست روپا اور کردم رکھیشور کو

میترے جی نے کہا کہ اے بدر جی جب سوایمبھومُن اور ست روپا نے جنگل میں جا کر دس ہزار برس تک پرمیشور کا دھیان اور تپ کیا تب بکینٹھ ناتھ نے درشن دے کر اُن سے کہا کہ ہم تم سے بہت خوش ہیں کچھ بردان مانگو سوایمبھومن اور ست روپا نے پربرھم پرمیشور کا درشن پاتے ہی بہت استت اور پوجا کرکے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ اے دیناناتھ انترجامی ہم نے دنیا پیدا کرکے راج گدی کا سُکھ پانے کے واسطے تپ کیا سو ہم بھول گئے کہ راج کی اچھا سے تپ کیا مکت ملنے کے واسطے تپ اور اسمرن کرنا چاہیئے تھا نارائن جی نے یہ بات سُن کر کہا کہ اے سوایمبھومُن جس مطلب کے ملنے کے واسطے تم نے تپ کیا ہے وہ بھی اور سوائے اس کے اور جس چیز کی چاہنا ہو وہ بھی بردان ہم سے مانگو تم کو دیں گے جب ایسی کرپا اور دیا بکینٹھ ناتھ کی سوایمبھومُن اور ست روپا نے اپنے اوپر دیکھی تب ہاتھ جوڑ کر کہا کہ ہم چاہتے ہیں کہ آپ ایسا بیٹا ہمارے پیدا ہو یہ بات سُن کر پربرھم پرمیشور نے کہا کہ ہم ایسا کوئی دوسرا نہیں ہے جو تمھارے یہاں پیدا ہو کر تم لوگوں کی کامنا پوری کرے اس لیے ہم آپ ہی اوتار لے کر تمھارے ناتی ہو دیں گے یہ کہہ کر نارائن جی انتردھیان ہو گئے اور سوایمبھومُن اور ست روپا نے برھما جی کے پاس آکر ڈنڈوت کی اور سوایمبھومن اپنے پتا کے حکم سے سب پرتھوی کا راج کرنے لگے اور سوایمبھومن اور ست روپا سے دو بیٹے اُتان پاد اور پریہ برت اور تین لڑکیاں اکوتی دیوہوتی اور پرسوتی نام پیدا ہوئیں اُتان پاد کے دھرو نام بیٹا پیدا ہوا اور پریہ برت پہلے نارد جی کے گیان سکھلانے سے برکت ہو گئے تھے پھر اُنھوں نے برھما جی کے سمجھانے سے ساتوں دیپ کا راج کیا اور سوایمبھومُن نے اکوتی کا بیاہ رُچ نام رکھیشور سے کر دیا اور کردم رکھیشور برھما جی کے بیٹے نے اپنے باپ کے حکم سے دس ہزار برس پرمیشور کا تپ کیا جب بھگوان نے پرسن ہو کر درشن دے کر اُن سے کہا کہ تم بردان مانگو تب کردم رکھیشور نے ڈنڈوت اور پوجا اور استت کرکے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ اے جگت سروپ انترجامی میں نے دنیا پیدا کرنے کے واسطے تپ کیا ہے یہ بات سُن کر بکینٹھ ناتھ نے کہا کہ ہم کو پہلے سے تمھارے من کا حال معلوم تھا ہم نے تم کو اپنا پورا بردان دیا اس کے سوائے اور جو کچھ چاہو گے وہ بھی تم کو ملے گا اور آج کے دوسرے دن سوایمبھومن تمھارے پاس آکر دیوہوتی اپنی بیٹی کو تم کو بیاہ دیں گے اور ہم تمھارے یہاں اوتار لیں گے تم بیاہ کرنے سے انکار نہ کرنا یہ کہہ کر بکینٹھ ناتھ کی آنکھوں سے یہ سمجھ کر آنسو بہنے لگے کہ دیکھو کردم رکھیشور نے بیاہ

ہونے کے واسطے جو ہمیشہ قائم نہیں رہتا دس ہزار برس تپ کیا ہے یہ پچھتاوا کرنے سے جس جگہ پر میشور کے
آنسو گرے تھے وہاں بندسر बिन्दुसर نام تیرتھ ظاہر ہوا اور یہ تالاب آج تک کرچھیتر کے پاس موجود ہے
آنسو گرنے کے پیچھے بیکنٹھ ناتھ نے کہا کہ جو کوئی اس تیرتھ میں نہاوے گا اُس کے سب پاپ چھوٹ کر دھرم کی
طرف من اُس کا لگے گا یہ بات کہہ کر پر برھم پرمیشور بیکنٹھ کو چلے گئے اور کردم اُن کے آنے کی آسا کرنے لگے
تیسرے دن راجا سوامبھومُن ست روپا اپنی استری اور دیوہوتی اپنی لڑکی سمیت جڑاؤ رتھ پر چڑھ کر پہلے بندسر
تیرتھ میں گئے وہاں نہا کر پھر کردم رکھیشور کے مکان پر جا کر ڈنڈوت کی کردم جی بڑے آدر بھاؤ سے اُن کو بٹھال کر
اُن کی بڑائی کرنے لگے اتنی کتھا سنا کر سوت جی نے سونکادک رکھیشوروں سے کہا کہ سوامبھومن اور ست روپا کا
من کردم جی کا مکان دیکھنے سے خوش ہوا جب سوامبھومن اور ست روپا نے آپس میں کردم کو دیوہوتی اپنی
بیٹی بیاہنے کے واسطے بچار کیا تب سوامبھومُن کردم رکھیشور کے سامنے ہو کر ہاتھ جوڑ کر بولے کہ اے مہاراج
جب نارد جی کے منھ سے آپ کا گُن سُن کر دیوہوتی میری لڑکی کو آپ کے ساتھ بواہ کرنے کی چاہنا ہوئی تب
اُس نے اپنی ماتا سے یہ حال کہا اور میں اپنی استری سے اُس کا منورتھ سُن کر دیوہوتی سمیت آپ کے پاس
آیا ہوں میری لڑکی آپ کی سیوا میں رہے گی یہ بات سنتے ہی کردم جی بہت خوش ہو کر بولے کہ اے راجہ تمھارا
کہنا مجھ کو منظور ہے جو کوئی آدمی اپنی خوشی سے کسی کو کوئی چیز دیوے تو ضرور لینا چاہیئے نہیں تو پیچھے سے دکھ
ہوتا ہے اس لیے میں آپ کے حکم سے باہر نہیں ہوں لیکن اس شرط پر کہ جب تمھاری لڑکی کے اولاد ہوگی تب
میں گرہستی چھوڑ کر ہر بھجن کرنے چلا جاؤں گا سوامبھومُن نے کہنا رکھیشور کا مان لیا اور دیوہوتی ایسی سُندر تھی
کہ جس پر رت کامدیو کی استری نچھاور کر ڈالے -

بائیسواں[۲۲] ادھیاے

بواہ کر دینا سوامبھومُن کا دیوہوتی اپنی لڑکی کا کردم رکھیشور سے

میترے جی نے بدُر جی سے کہا کہ کردم رکھیشور نے دیوہوتی کے ساتھ اپنا بواہ کرنا قبول کیا تب سوامبھومن
نے دیوہوتی کا بواہ کردم جی سے بدھ پوربک کر کے کہا کہ مہاراج آپ کو فوج اور دولت جس چیز کی چاہنا ہو وہ میں
آپ کے یہاں پہونچا دوں کس واسطے کہ سب راج اور دھن میرا براہمنوں اور رکھیشوروں کا ہے یہ بات سُن کر
کردم جی نے کہا کہ اے راجا ہم کو فوج اور دولت کچھ نہ چاہیئے جب سوامبھومُن اور ست روپا اپنی لڑکی کو کردم جی
کے پاس چھوڑ کر راج مندر پر جانے لگے اُس وقت دیوہوتی بہت روئی راجا اور رانی اُس کو دھیرج دے کر
کردم جی سے بدا ہوئے اور دیوہوتی کردم جی کی سیوا میں رہ کر سب کام اُن کا پہلے سے بنا کہے کر دیتی تھی جس میں
کسی بات کے واسطے اُن کو کہنا نہ پڑے اور راجا سوامبھومُن نے برہمتی پری میں جہاں باراہ جی کے روئیں گرتے

اور گنگا اُگنے اور رکھیشوروں کے منتر پڑھنے سے دیت نہیں رہ سکتے تھے اپنی راج گدی پر جا کر بچار کیا کہ
ہمارے پاس راج اور دولت بہت ہے اور دنیا میں آدمی زیادہ دولت ہونے سے اُس کو بے فائدہ اپنے
سُکھ کے واسطے جو ہمیشہ نہیں رہتا خرچ کرتے ہیں اور پرلوک کا ڈر نہیں رکھتے اس لیے آدمی کو چاہیئے کہ
جس کو پرمیشور دولت دیوے وہ اُس دولت کو نارائن جی کے نام پر اچھے کام میں خرچ کرے یہ بات بچار کر
سوایمبھو منُ نے ہر سال بدھ پور یک جگیہ کرنا اور ہر روز صبح کے وقت بہت گئو اور سونا وغیرہ براہمنوں کو دان
دینا شروع کیا جب تپ نیم سے چھٹی پاوے تب پرمیشور کی کتھا اور لیلا مہاتما اور رکھیشوروں سے سُنا کرے
اور جس وقت کوئی مہا پُرش اور براہمن ہو اُس وقت آپ کتھا اور کیرتن نارائن جی کی کہہ کر ہر چرنوں کا دھیان
مَن میں رکھے اسی طرح اکہتر چوکڑی جُگ تک اُنھوں نے راج کیا اور ہر بھجن کے پرتاپ سے مرتے وقت
تک اُن کی طاقت جیوں کی تیوں بنی رہی کوئی ساعت اُن کی بغیر یاد اور چرچا پرمیشور کے نہیں گزرتی تھی
اُن کے راج میں جب پرجا لوگ چاہتے تھے تب ہر اچھا سے پانی برس کر بارھوں مہینے سب طرح کے پھول
اور پھل درختوں میں لگے رہتے تھے سب رعیت خوش رہ کر پرمیشور کا بھجن اور اسمرن کیا کرتی تھی سپنے میں بھی
کسی کو دُکھ نہ ہوتا تھا -

تیئیسواں[۲۳] ادھیاے

کردم جی کا اپنے جوگ بل سے ایک بمان بہت اچھا پیدا کرنا اور اُسی میں دیوہوتی کے ساتھ بہار کرنا

میترے رکھیشور نے کہا اے بدُرجی دیوہوتی اپنے پت کی سیوا اور ٹہل میں ہر روز رہ کر ایک دن
اُن کے سامنے ہاتھ جوڑ کر کھڑی ہوئی اور دیوہوتی کے مَن میں گرہستی کا سُکھ اور بلاس کرنے کے واسطے کچھ چاہنا
ہوئی تب رکھیشور نے جو اُس کی سیوا اور پت برتا دھرم سے بہت خوش رہتے تھے اپنے تپ کے پرتاپ سے
جان لیا کہ میری استری کو سنساری سُکھ بھوگ کرنے کی اچھا ہوتی ہے یہ حال جان کر من میں بچارا کہ دیکھو اُس نے
راجا کی بیٹی ہو کر آج تک کبھی اپنے واسطے کچھ گہنا اور کپڑا نہیں مانگا اس لیے یہ چاہنا اُس کی پوری کرنا چاہیئے
ایسا سمجھ کردم رکھیشور نے کہا کہ اے راجا کی بیٹی میں تجھ سے بہت خوش ہوں تجھ کو جو چاہنا ہو وہ بردان مانگ لے
اس بات کا سندیہہ مت کر کہ یہ کہاں سے لا کر مجھ کو دیں گے نارائن جی کی کرپا سے ہم سب دے سکتے ہیں
یہ بات سنتے ہی دیوہوتی نے ہنس کر کہا کہ اے سوامی آپ لوک اور پرلوک دونوں جگہ کے سُکھ دینے والے ہیں
جب میں نے آپ ایسا مہاتما پت پایا تب مجھ کو کس چیز کی کمی ہے میرے باپ نے آپ کو ایسا مہاتما اور
گُن وان جان کر مجھ کو آپ کے حوالہ کیا تھا مجھ کو آپ کے ساتھ ایک مرتبہ گرہستی کا سنجوگ ہونا بہت ہے ہمیشہ

بھوگ بلاس کی چاہنا کرنا اچھا نہیں ہوتا یہ بات سُن کر کردم جی نے کہا کہ تو سنتوکھ رکھ میں تیری اِچھا پوری کرونگا دیو ہوتی یہ بات اپنے پت کی سُنتے ہی من میں اس بات کا سوچ کرنے لگی کہ دیکھو میرے پاس کچھ گہنا کپڑا اور مکان وغیرہ سنساری سُکھ بھوگ کرنے کے لائق نہیں بدن بھی دُھول اور مٹّی سے بھرا ہے کس طرح بھوگ اور بلاس ہوگا کردم رکھیشور انترجامی نے اُس کے من کا حال جان کر اُسی وقت ایک بمان سُنہرا جڑاؤ بہت لمبا اور چوڑا جس میں چاروں طرف موتیوں کی جھالر بندھی اور مخملی بچھونے بچھے اور جھاڑ اور فانوس لگے تھے اپنے جوگ بل سے پیدا کیا اور اُس بمان میں بہت طرح کے مکان علیحدہ علیحدہ اندر پُری کے برابر بنے تھے اور بہت طرح کے پھل اور پھول وہاں درختوں میں لگے تھے جن پر طرح طرح کے پنچھی اُس بمان میں اچھی اچھی بولی بولتے تھے اور اچھے اچھے تالاب اور باؤلی بنے تھے اور سب سامان دنیا کے سکھوں کا اُس میں رکھا تھا دیو ہوتی نے اُس بمان کی شوبھا دیکھ کر من میں ایسا بچار کیا کہ دُھول بھرا میرا بدن اس بمان پر بیٹھنے کے لائق نہیں ہے یہ سُندر دیو ہوتی کے من کا جانکر اُسی وقت کردم جی نے اپنے جوگ کے بل سے ایک نارائن کُنڈ جس میں عمدہ بہت صاف پانی بھرا ہوا تھا اور کمل کے پھولوں پر بھونرے گونج رہے تھے پیدا کر کے دیو ہوتی سے کہا کہ اے راجا کی بیٹی تو اس کُنڈ میں نہا لے جب رکھیشور کے حکم سے دیو ہوتی نے اُس کُنڈ میں نہایا تب وہ دبیہ روپ بہت سندر دیو کنیا کے برابر بارہ برس کی عمر کی ہو کر جڑاؤ گہنا اور کپڑا بہت اچھا پہنے اُس میں سے باہر نکل آئی اور اُس کے ساتھ ہزار داسی بہت سُندر بارہ برس کی گہنا اور کپڑا بہت اچھا پہنے اپنے اپنے ہاتھوں میں چنور اور عطردان وغیرہ سب سامان لیے ہوئے کُنڈ سے باہر نکل کر بولیں کہ اے راجا کی بیٹی ہم کو جو حکم ہو وہ ہم کریں اُس وقت راجا کی بیٹی ایسی سُندر معلوم ہوتی تھی کہ جس پر کامدیو کی استری کو بچھاور کر ڈالیے جب کردم رکھیشور نے اُس چندر مکھی کا منھ دیکھا تب اپنے بدن کو دیکھ کر من میں بچار کیا کہ مجھ کو بھی چاہیے کہ اپنا بدن دیو ہوتی کے لائق بناؤں ایسا بچار کردم رکھیشور نے اُس کُنڈ میں نہایا تو وہ بھی دبیہ روپ اشونی کُمار کے برابر خوبصورت سولہ برس کی عمر کے ہو گئے جب نارائن جی کی کرپا سے دونوں آدمی جوان ہو گئے تب کردم جی دیو ہوتی کا ہاتھ بڑے پریم سے پکڑ کر اس بمان پر چڑھ گئے اور سب داسی بھی اُس بمان میں جا کر اپنا اپنا کام کرنے لگیں جو سامان سُکھ اور بلاس کے بیکنٹھ اور اندر لوک میں رہتے ہیں وہ سب سامان پرمیشور کی دیا سے اُس بمان میں کردم رکھیشور اور دیو ہوتی کے واسطے موجود تھے اُس بمان پر کردم جی اور دیو ہوتی نے بہت دنوں تک رہ کر گرہستی کا سُکھ اُٹھایا جس وقت من ان کا کہیں جانے کے واسطے چاہتا تھا اُسی وقت وہ بمان ہوا کی طرح اُڑتا ہوا بیچ اندر لوک اور برن لوک اور کبیر لوک اور گندھرب لوک وغیرہ اور سندراچل پہاڑ پر ایک ساعت میں چلا جاتا تھا اور دونوں کے بہار کرتے وقت دیوتاؤں کی کنیا اور دیوتا اُس بمان کی خوبصورتی اور کاریگری دیکھ کر کردم جی اور دیو ہوتی کے بھاگ کی بڑائی کیا کرتے تھے جب اسی طرح کردم رکھیشور کو دیو ہوتی سے بھوگ اور بلاس کرتے ہوئے عرصہ گزرا اور نو لڑکیاں پیدا ہوئیں تب کردم جی نے چاہا کہ سنساری بھوگ اور بلاس چھوڑ کر پھر نارائن کا تپ اور دھیان کروں ایسا بچار کر دیو ہوتی سے کہا کہ اے راجا کی بیٹی جو تم کہو تو میں

پرمیشور کا بھجن کرنے چلا جاؤں اب میرا من گرہستی میں نہیں لگتا ہے یہ بات سُن کر دیوہوتی ہاتھ جوڑ کر بولی کہ مہاراج ہر بھجن کرنا بہت اچھی بات ہے اور میں بھی آج تک سُکھ اور بلاس سنساری جھوٹے بیوہار میں بھول کر تمھاری سیوا اور ٹہل کرنے سے بُھگ رہی مجھ کو چاہیئے تھا کہ آپ کے چرنوں کا دھیان رکھ کر مکت پاتی سنساری سُکھ بھوگ کرنے سے نو لڑکیاں جو پیدا ہوئی ہیں اُن کے بواہ کرنے کا سوچ مجھ کو ہو رہا ہے انھیں بواہ کر میں بھی بندھن سے چھوٹتی تو آپ کے ساتھ سیوا اور ٹہل کرنے کے واسطے چلتی اِن سب لڑکیوں کا بواہ کر لیجیے تب مجھ کو بھی اپنے ساتھ لے چل کر جنگل میں ہر بھجن کیجیے آپ کے چلے جانے کے پیچھے میں اُن کا بواہ کرنے کے واسطے کہاں لڑکا پاؤنگی ابتک میں نے اپنا سُکھ اور بلاس سمجھ کر آپ کی سیوا کی جو آپ کو پرمیشور بھاؤ سیوا کرتی تو اپنا پرلوک بنا کر آواگون سے چھوٹ جاتی میں نے اپنے باپ کے گھر یہ بات سُنی تھی کہ جس نے آدمی کا بدن پا کر ہر بھجن اور ست سنگ اور تیرتھ جاترا کی اُسی کا اُس جُون میں جنم لینا سُپھل ہے اور جو کوئی آدمی کا بدن پا کر سنساری مایا موہ میں پھنس کر خراب ہوا اُس کا جنم لینا برتھا ہے پرمیشور کی مایا نے مجھے ٹھگ لیا جو آپ ایسے پت مہا پُرش پانے پر بھی ہر بھجن نہیں کیا دنیا میں جو آدمی سالگرام اور ٹھاکر جی کا بھوگ لگائے بنا بھوجن کرتے ہیں اُن کو جیتے ہوئے مُردے کے برابر سمجھنا چاہیئے یہ بات سُن کر کردم رکھیشور نے من میں بچار کیا کہ پرمیشور نے میرے یہاں اوتار لینے کے واسطے مجھے بردان دیا تھا سو ابتک پیدا نہیں ہوئے گرہستی چھوڑ دینے میں یہ بات رہ جائے گی کردم رکھیشور نے یہ بات پرمیشور کی یاد کر کے اپنی استری سے کہا کہ اے راجا کی بیٹی تو اپنے مَن میں کسی بات کی چنتا مت کر تیرے پیٹ سے نارائن اوتار لیں گے ایسا کہہ کر کردم رکھیشور نے دیوہوتی سے بھوگ کیا ہر اچھا سے اُس کے اُسی سمے گربھ رہا -

چوبیسواں[۲۴] ادھیاے

اوتار لینا کپل دیومُن کا دیوہوتی کے پیٹ سے اور چلے جانا کردم رکھیشور کا جنگل میں تپ کرنے کے واسطے

میترے جی نے کہا کہ اے بدُر جی جب دیوہوتی کے پیٹ میں کپل دیومُن میں گربھ باس کیا تب کردم رکھیشور نے اُس کے منھ کا پرکاش چمکتا ہوا دیکھ کر کہا کہ اے راجا کی بیٹی تیرے پیٹ میں پرمیشور اوتار لینے کے واسطے آئے ہیں اب تو کسی بات کی چنتا مت کر ہم تپ کرنے کے واسطے جائیں گے تو میری پریت ترک کر دے یہ بات سُنتے ہی دیوہوتی نے خوش ہو کر کہا کہ اے پران ناتھ میں اس بات کا کس طرح یقین کروں جس وقت دیوہوتی اپنے پت سے یہ کہہ رہی تھی اُسی وقت برھما جی وغیرہ دیوتاؤں نے وہاں آ کر دیوہوتی کو یقین کرانے کے واسطے کہا کہ اے راجا کی بیٹی تیرا جپ اور تپ اور نیم اور دھرم سب سُپھل ہوا اب تیرے پیٹ سے پربرھم پرمیشور کپل دیومُن نام اوتار لے کر تیرا جس اور کیرت دنیا میں بڑھاویں گے اور اُن کے پیدا ہونے سے تیرا نام دُنیا میں ہمیشہ بنا رہے گا اور

تیرے مَن میں جو اگیان کی گانٹھ پڑی ہے وہ اُس کو گیان روپی آگ سے جلا دیں گے تو اُن کو اپنا بیٹا مت سمجھنا وہ آچار جون کو سانکھیہ جوگ گیان سکھانے کے لیے اوتار لیتے ہیں جب دھرم جاتا رہتا ہے تب وہ دنیا میں اوتار لیکر دھرم کی بڑھتی اور پاپ کا ناش کرتے ہیں یہ بات کہہ کر دیوتا لوگ کردم اور دیوہوتی کی پرکرما کر اپنے اپنے لوک میں چلے گئے اور دیوہوتی کو ہر مند ر سمجھ کر اُس کے درشن کرنے سے بہت خوش ہوے جب دس مہینے کے پیچھے کپل دیومن نے اوتار لیا تب کردم رکھیشور سب تچھن پرمیشور کے اُن کے بدن میں دیکھ کر بہت خوش ہوے اُس وقت دیوتاؤں نے آنند کے باجے بجا کر آکاش سے پھول برسائے اور گندھربوں نے نارائن جی کا جس گایا اور اپسرا لوگ آکاش پر آکر اپنے اپنے بمانوں پر ناچنے لگیں اور تینوں لوک میں منگلاچار ہو کر چاروں طرف پرکاش ہو گیا جب کردم رکھیشور نے اُن کو پورن برھم جانا تب اُن کے سامنے ہاتھ جوڑ کر اس طرح پر استت کی کہ اے آدپرش بھگوان تمھارا نام لینے اور درشن کرنے سے دنیا کے جیو بھوساگر پار اُتر جاتے ہیں اور آپ کا درشن بڑے بڑے جوگی اور رکھیشوروں کو بھی جلدی دھیان میں بھی نہیں ملتا میرا بڑا بھاگ تھا جو آپ نے بیٹا ہو کر میرے یہاں اوتار لیا جو اب بھی میں مُکت پدوی کو نہ پہونچوں تو مجھ کو بڑا ابھاگی سمجھنا چاہیے اور میں نے دیوتاؤں کے منھ سے سُنا تھا کہ آپ نے گیان اُپدیش کرنے کے واسطے اوتار لیا ہے آپ دیا کر کے مجھ کو ایسا گیان سکھلا دیئے کہ جس گیان کے پرتاپ سے یہ بدن جو مٹی کا پُتلا ہے چھوڑ کر بھوساگر پار اُتروں جس وقت کردم جی یہ استت کر رہے تھے اُس وقت پھر برھما جی اور سنک سنندن سناتن سنت کمار نے وہاں آکر کپل دیومن سے ہاتھ جوڑ کر بنتی کی اے مہاراج جو بات آپ نے اپنے مُکھ سے کہی تھی وہی کر کے ہم لوگوں کو اپنا درشن دیا سنسار میں کپل دیومن آپ کا نام کہا جائے گا پھر برھما جی نے کردم جی سے کہا کہ تم اپنی نو لڑکیوں کا بیاہ نو رکھیشوروں سے کر دو کردم جی اور دیوہوتی نے برھما جی کی آگیا سے کلا نام لڑکی کی شادی مریچ رکھیشور سے کر دی اور آنسویا کی شادی اترمن سے اور سردھا کی شادی انگرا رکھیشور سے اور ہب کا بیاہ پُلست سے اور گتی نام لڑکی کی شادی پُلہہ رکھیشور سے اور جوگیہ کا بیاہ کرت رکھیشور سے اور کھیات نام لڑکی کی شادی بھرگ رکھیشور سے اور اُرندھتی کا بیاہ بسشٹھ رکھیشور سے اور شانت نام لڑکی کی شادی اتھربن رکھیشور سے کر دی سب جگیہ کی کریا اتھربن بید کے موافق ہوتی ہے بیاہ کر کے سب رکھیشور لوگ اپنی اپنی استری سمیت کردم جی اور دیوہوتی سے بدا ہو کر خوشی سے اپنے اپنے گھر گئے اور برھما جی اور سنکادک رکھیشور بھی کپل دیومن کو ڈنڈوت کر کے چلے گئے اور کردم جی نے اپنی لڑکیوں کو بدا کر کے کپل دیومن سے کہا کہ اے مہاپربھو دنیا میں یہ جیو بار بار پیدا ہونے اور مرنے میں پھنسا رہ کر مُکت ہونے کی اچھا نہیں رکھتا اور بہت طرح کا دُکھ اُٹھا کر اُس ادھرم دُکھ دینے والے کو نہیں چھوڑتا اس کا کیا بھید ہے اور میں یہ بھی آپ سے پوچھتا ہوں کہ کون تدبیر کرنے سے یہ من جو پنچ مایا وہ کل پردار اور سنساری سُکھ کے پھنس کر خراب ہوتا ہے اس مایا روپی جال سے چھوٹ سکتا ہے یہ بات کردم جی کی سُن کر کپل دیومن نے کہا کہ اے رکھیشور تمھاری اچھا پوری ہوئی جب آدمی دنیا میں پیدا ہوتا ہے تب اُس پر تین قرض یعنی دیورن رکھرن پتررن عائد ہوتے ہیں تم جگیہ کر کے دیورن اور بید پڑھ کر رکھرن اور اولاد پیدا کر کے

پترین سے اُن ہو پھر بھجن کرنا تمھارے واسطے بہت اچھی بات ہے اور جو تم اپنا من دنیا سے الگ کیا چاہتے ہو تو دھیرے دھیرے سادھن کرنے سے سنساری پریت چھوٹ جاتی ہے تم اس بدن کو جھوٹا جانو جس طرح پانی میں بلبلا ہوتا ہے اور اُس میں مٹی اور پانی اور آگ اور ہوا اور آکاش کوئی چیز نہیں ہوتی اسی طرح اس تن کو ناش سمجھ کر اس کا غرور مت کرو کس واسطے کہ پران نکلنے کے پیچھے یہ بدن کسی کام کا نہیں رہتا اس لیے اس بدن سے محبت کرنا نہ چاہیے محبت اُس چیز سے کرنا چاہیے جو ہمیشہ بنی رہے اور کبھی اُس کا ناش نہو اور جس کے پرکاش رہنے سے اس بدن میں چلنے سننے بولنے دیکھنے کھانے پینے کی سامرتھ ہے اُسکا دھیان رکھو وہ پرماتما سب جیووں کے بدن میں ہے میری شکتی سمجھ کر کسی چیز سے دل نہ لگاؤ اور میرے پرکاش کو ہر روز اپنے من میں دھیان دھر کے دیکھو تب تمھارا چت شدھ ہو جاوے گا اور اسے پتا یہ سب گیان سنساری جیو جیسے کرنفق اپنے بدن اور دولت اور پریوار پر گھمنڈ کرتے ہیں اس لیے میں نے دھرم اور گیان ظاہر کرنے کے لیے یہ اوتار لیا ہے اور اسے رکھیشور کام کرودھ لوبھ موہ مد متسر چھ دشمن آدمی کے بدن میں رہ کر یہی سب سنساری جیووں کو چاروں طرف خراب کرتے ہیں انھیں کے نشے میں آدمی اندھا ہو کر ادھرم کرتا ہے اور جو ان سب میں بھگوان کو اپنے ادھین رکھے وہ آدمی چاہے جنگل میں رہے چاہے گھر میں رہے اُس کو جیون مکت سمجھنا چاہیے اور جب تک آدمی اپنے بدن اور استری اور بیٹے اور اپنے پریوار کو اپنا جانتا ہے تب تک اُن کے دُکھ سکھ سب اسی سے ڈرتے ہیں اور جب اُس کو میری آگیا سے گیان ملتا ہے تب وہ کال وغیرہ سب سے بے ڈر رہتا ہے اتنی کتھا سنا کر میترے رکھیشور نے بدرجی سے کہا کہ کردم جی سنے یہ گیان سنتے ہی اپنا من پرماتما کرکے کپل دیو جی سے بنتی کیا کہ اے مہاراج اب کہیے تو میں جنگل میں جا کر آپ کے چرنوں کا دھیان کروں یہاں رہنے سے میرا من سنساری مایا موہ میں پھنسا رہے گا اور آپ بھی اپنی ماتا کو گیان سنا کر بھوساگر پار اتار دیجئے گا یہ بات سن کر کپل دیو مُن نے کہا کہ اے پتا جی تم جنگل میں جا کر ہمارے سروپ کا دھیان کرو اور ان سادھو اور مہاتماؤں کی سنگت کرو جن کی منڈلی میں ہمیشہ میری کتھا اور کیرتن کا اسمرن اور چرچا رہتا ہے اُن کے ست سنگ سے اور میرے دھیان کے پرتاپ سے پھر من تمھارا سنساری مایا کی طرف نہیں دوڑیگا۔

پچیسواں[۲۵] ادھیائے

جانا کردم جی کا جنگل میں اور اپنا تن تیاگ کرنا بیچ دھیان پرمیشور کے

میترے جی نے کہا کہ اے بدر جی یہ بات کپل دیو مُن کی سُنتے ہی کردم رکھیشور اُن کو ڈنڈوت اور پرکرما کر کے جنگل میں چلے گئے اور جاتے وقت دیو ہوتی سے کہا کہ تجھ کو جس بات کا سندیہہ ہو کپل دیو مُن سے پوچھ لینا یہ بات سُن کر دیو ہوتی کردم رکھیشور کے چرن پر گر کر ہاتھ جوڑ کر بولی کہ آپ نے مجھ کو کپل دیو مُن کو سونپ دیا اس لیے

میں چلنے سے لاچار ہوں اور کردم جی جنگل میں جاکر نارائن جی کے دھیان اور تپ میں لگ گئے اور سب جیو اور سنساری
چیزوں میں پرمیشور کا پرکاش اوکھ کے رس کی طرح کہ کوئی گانٹھ مٹھائی اور رس سے خالی نہیں ہوتی برابر سمجھ کر جوگ
ابھیاس کے ساتھ اپنا تن تیاگ کر دیا اور اُنکے جانے سے دیوہوتی کو بڑا سوچ اور دُکھ ہوا لیکن برہما جی کی بات یاد کرکے
گیان کی درشٹ سے چیت کو دھیرج دیا اور کپل دیو جی کے سامنے ہاتھ جوڑ کر بولی کہ میں نے دیوتاؤں سے سنا تھا کہ
آپ آدپرش بھگوان ہو کر یہ سنسار روپی برچھ جو مایا اور موہ کے پھول اور پھل سے لدا ہوا ہے اس کے کاٹنے والے ہیں
اب مجھ کو راجسی سُکھ کی چاہنا نہیں رہی اس لیے مجھ کو اپنی شرن میں جان کر دیا اور کرپا سے ایسا گیان سکھلائیے
جس میں میری اگیانتا چھوٹ جاوے دنیا میں اگیان اندھیرے کی طرح جس طرح آدمی اندھیارے میں راہ بھول کر ٹھوکر
لگنے سے گڑھے میں گر کر چوٹ کھاتا ہے اسی طرح اگیانی آدمی سنساری مایا موہ میں لپٹ کر خراب ہوجاتا ہے
اور گیان کا دیپک ہاتھ میں رکھنے والا آدمی اچھی طرح اپنے مطلب کی جگہ پر پہونچ کر بھوساگر پار اُتر جاتا ہے اور
کام کرودھ لوبھ اہنکار کے گڑھے میں نہیں گرتا اس لیے میں چاہتی ہوں کہ آپ اس پرکرت کا حال جس سے سب
دنیا پیدا ہوتی ہے اور جس طرح پرکاش پرماتما پرش کا سب جیوؤں کے تن میں رہتا ہے کرپا کرکے برنن کیجئے
یہ بچن سُن کر کپل دیو مُن بولے کہ اے ماتا میں یہ حال پوچھنے سے بہت خوش ہوا ایسی بات سُننے کی اچھا مجھ سے
جوگی اور رکھیشور لوگ رکھتے ہیں اور سنساری مایا جال سے چھوٹنے کے واسطے آدمی کو سوائے گیان ملنے کے
دوسری بات اُتم نہیں ہے اور ماتا اور پتا اور بھائی اور بیٹا اور ستری اُس کو کہنا اور سمجھنا چاہیئے جو گیان کی بات
بتلاوے اور جو ماتا اور پتا آدک اپنے پروار کو گیان نہیں سکھلاتے اُن کو دوست نہ جان کر دشمن جاننا چاہیئے تم تو
آپ گیانی ہو تمھارے بھوساگر پار اُترنے میں کچھ سندیہ نہیں ہے لیکن تم یہ بات نشچے کرکے جانو کہ میری کرپا اور
دیا ہوئے بغیر کسی کو گیان نہیں ملتا نہیں تو جو کوئی چاہتا وہ گیانی ہو جاتا اور ہم گیان کا حال تم سے کہیں گے
اُس کو جو آدمی پریت سے سنے گا وہ کرتارتھ ہوکر بھوساگر پار اُتر جائیگا سنسار میں گیانی لوگ مُکت پاتے اور
اگیانی آدمی مُکت پدوی کو نہیں پہونچتا اور اے ماتا جو کوئی کام کرودھ لوبھ اہنکار مدمتسر کے بس ہو کر سنساری مایا
موہ میں پھنس جاتا ہے اُس کو نرک ضرور بھوگنا پڑتا ہے اور یہ مَن اُن کی سنگت پاکر اشبھ کرم کرنے سے چوراسی لاکھ
جُون میں جنم لیکر بہت طرح کا دُکھ اُٹھاتا ہے اور جو آدمی اُن کو اپنے بس میں رکھے وہ اپنے تن سے اُس پرش کو
الگ دیکھ سکتا ہے اور گیان پراپت ہوئے بغیر کام کرودھ وغیرہ بس میں نہیں ہوسکتے اور جو لوگ برکت ہوکر
بیراگ دھارن کرکے جوگ کا ابھیاس رکھتے ہیں ان کے بس میں بھی کام کرودھ وغیرہ ہوجاتے ہیں اور جو لوگ
میرے چرنوں کا دھیان سچے مَن سے کرتے ہیں اُن کی مُکت ہونے کے واسطے وہ آنند کی راہ ہے اب تم اپنے
پت اور لڑکیوں کے جانے کی کچھ چنتا مت کرو گرہستی میں من لگانا یہی سنسار کی پھانسی ہے جو آدمی جتنی پریت
کُل پروار اور دھن آدک جھوٹے بیوہار سے کرتا ہے وہ اتنی پریت سادھو اور مہاتما سے کرے تو مکت پدوی پر
وہ پہونچ جاوے اور اے ماتا منکھ کا تن کچھ دیوتا سے کم نہیں ہوتا لیکن گیان ہونا چاہیئے گیانوان آدمی دیوتاؤں سے

اچھے ہوتے تب اُن کی برابری دیوتا نہیں کر سکتے اور بھگت جوگی کی پدوی جگیہ دان تیرتھ برت وغیرہ سب دھرموں سے
اُتم سمجھنا چاہیئے جب تک سنساری ترشنا نہیں چھوٹتی تب تک بھگت جوگ ملنا کٹھن ہے اور گیان ملنے کے واسطے
ست سنگ چاہیئے سو بنا کرپا میرے سنت اور مہاتما کی سنگت نہیں ملتی یہ بات سنتے ہی دیوہوتی خوش ہو کر اس اچھا
سے چاروں طرف دیکھنے لگی کہ وہ سادھو اور سنت کیسے ہوتے ہیں مجھ کو ملیں تو میں اُن کا ست سنگ کرکے بھو ساگر پار
اُتر جاؤں کپل دیو جی نے یہ حال اس کا دیکھ کر کہا کہ اے ماتا سادھو اور سنت اور گیانی کے لچھن ہم تم سے کہتے ہیں
سنو اُن کو کسی کے برا کہنے سے کرودھ نہیں ہوتا نندا اور استت کرنا دونوں اُن کے نزدیک برابر ہیں کس واسطے
کہ وہ سب تن میں پرمیشور کا پرکاش ایک سا دیکھتے ہیں اور دُکھی آدمی کو دیکھ کر ہردے میں دیا آتی ہے اور سب
جیووں کے ساتھ محبت رکھ کر کسی سے دشمنی نہیں رکھتے اور دن رات ہر چرنوں میں اپنا دھیان لگا کر میری کتھا اور
کیرتن سننے کا پریم اُن کو آٹھوں پہر بنا رہتا ہے کھانے پہرنے آدک سنساری کاموں کو اپنا کیا نہیں سمجھتے سب بات
بھلی اور بری پرمیشور کی اچھا پر مانتے ہیں اور سکھ اور دُکھ برابر سمجھ کر میرے ملنے کی اچھا سے اپنا گھر دُوار کُل پروار
چھوڑ کر جس جگہ میری کتھا اور کیرتن کا سمرن اور پرچار رہتا ہے وہاں بڑے آنند سے رہتے ہیں اور کتھا سُننے سے
اُن کو گیان پراپت ہو کر بھگت پیدا ہوتی ہے اور بھگت ہونے سے من ان کا سنساری مایا موہ سے الگ ہو کر
اُن کو میرا سروپ اپنے ہردے میں گیان کی آنکھ سے دکھائی دیتا ہے اور اُن کا من میرے چرنوں میں لگا رہنے
سے برسات اور دھوپ اور جاڑا اُن کو کچھ ستا نہیں سکتا ایسے سنتوں سے ست سنگ کرنے کے واسطے مجھ کو ہمیشہ
اچھا بنی رہتی ہے لیکن وہ سادھو اور سنت ایسے سم درشی ہوویں جو پُرش اور پنچھی وغیرہ سب جیووں میں پرمیشور کا
چمتکار برابر سمجھ کر بھیتر اور باہر اپنا ایک طرح پر رکھیں ایسے گیانیوں کی مُکت ہوتی ہے اور کال سورج چندرما جمراج
آگ پانی ہوا وغیرہ سب میرے ادھین رہ کر بنا آگیا میرے کچھ کام نہیں کر سکتے اور جو کوئی میری شرن میں آتا ہے اُسکے
اوپر کسی کا کچھ بس نہیں چلتا یہ بچن کپل دیو من کا سُن کر دیوہوتی نے کہا کہ اے مہاراج مجھ استری کو یہ گیان پراپت
ہونا بہت کٹھن ہے اپنی بھگت اور پوجا کی سہج راہ بتلا کر پرکرت کا حال کہیئے یہ بات سنتے ہی کپل دیو مُن بولے
کہ اے ماتا تم پہلے پرکرت کا حال جو شریر کہلاتا ہے سُنو کہ وہی ستوگن اور رجوگن اور تموگن تینوں مل کر جو ایک جگہ
رہتے ہیں اُسی کو پرکرت کی جڑ جان کر مایا کو اُس جڑ کی ڈالیاں سمجھنا چاہیئے اور چوبیس تتو اُن ڈالیوں کے پتے ہیں
اُسی سے سب جیووں کا شریر بن کر سنسار کی اُتپت ہوتی ہے اور تم آتما کو جسے بولتا پُرش کہتے ہیں وہ ان چوبیس تتوں
سے الگ جانو کیونکہ وہ آتما سدا ایک روپ رکھ کر گھٹنے اور بڑھنے اور مرنے اور پیدا ہونے سے رہت ہے اور
چوبیس تتو جس سے بدن تیار ہوتا ہے ہمیشہ بنتے اور بگڑتے رہتے ہیں جو آدمی اپنے تن اور اندریوں کے سُکھ کو اپنا
جان کر ان سے پریت رکھتا ہے اُس کو اگیانی اور جو آدمی اپنے شریر میں آتما کو شریر سے ہمیشہ الگ جانتا ہے
اُسکو گیانی سمجھنا چاہیئے اور انھیں چوبیس تتو سے دیوتا اور آدمی اور جڑ اور چیتن سب جیووں کی اُتپت ہوئی ہے اسواسطے
پرمیشور کو اکال روپ الوپ والا جانتے رہنا اُچت ہے اے ماتا اپنے تن میں آتما کو چوبیس تتو سے الگ جانو تب تم کو گیان پراپت ہوگا

چھبیسواں ادھیائے

کہنا کپل دیومُن کا حال پرکرت کا جس سے سب جیوؤں کا تن بنتا ہے

کپل دیومن نے کہا کہ اے ماتا میں چھبیسوں تتو کا لچھن تم سے الگ الگ کہتا ہوں جس کے جاننے سے آتما اور شریر کا بھید الگ الگ معلوم ہو سُنو کہ جو پرکاش نارائن جی کا سب جیوؤں کے تن میں رہتا ہے اسی کو آتما اور بولتا پُرش کہتے ہیں اُس کا ناش کبھی نہیں ہوتا ہے اور وہی پُرش سب جیوؤں کا پالن کرتا ہے اُس کا چمتکار جیوؤں کے تن میں کس طرح پر ہے جس طرح کئی برتن پانی سے بھر کر دھوپ میں رکھ دو تو اُن برتنوں میں سورج کی چھایا پڑنے سے دوسرے سورج دکھائی دیتے ہیں اور جب اُس برتن کو توڑ ڈالو تو وہ سورج اُس میں دکھلائی نہیں دیتے اور اس برتن کے ٹوٹنے سے سورج کا ناش نہ ہو کر وہ پرکاش پھر سورج میں مل جاتا ہے اسی طرح آتما کا بھی حال سمجھنا چاہیے جس کو ایسا گیان پراپت ہوتا ہے وہ آدمی سنساری مایا میں نہیں پھنستا سوائے اُس کے جس طرح لکڑی میں آگ اور تل میں تیل اور دودھ میں گھی ہو کر دکھائی نہیں دیتا اسی طرح آتما بھی تن میں ہو کر دکھائی نہیں دیتا لیکن گیان کی راہ سے اُس کو الگ سمجھنا چاہیے کس واسطے کہ جب تک وہ بولتا پُرش بدن میں رہتا ہے تب تک اُس کا سنگ پاکر شریر اسی کی سامرتھ سے جتنے کرم چلنے اور بولنے اور کھانے اور پینے اور اندریوں کے سُکھ بھوگنے کے ہیں سب کام کرتا ہے لیکن اس سُکھ کا بھوگ کرنے والا اُسی آتما پُرش کو جو چھوٹا روپ پرمیشور کے پرکاش کا انگوٹھے کے برابر سب کے شریر میں رہتا ہے سمجھنا چاہیے کس واسطے کہ جب وہ آتما پرش شریر سے باہر نکل کر الگ ہو جاتا ہے تب وہ بدن مُردہ ہو کر سوائے گل جانے اور سڑ جانے کے پھر اُس بدن سے کچھ کام نہیں ہو سکتا اسی بات کو جو ظاہر ہے بچار کر چوبیس تتو سے آتما کو الگ جاننا چاہیئے اس لیے جو لوگ گیانی ہیں وہ آتما پرش کو ابناشی اور شریر کو ناش ہونے والا جان کر اُس شریر سے پریت نہیں کرتے اور پرکرت کا روپ پہلے اچھی طرح معلوم نہیں ہوتا ستوگن اور رجوگن اور تموگن اُسی میں مل جاتے ہیں تب اُس کا سروپ پرگٹ ہوتا ہے اور پرمیشور کا چھوٹا روپ شریر میں رہنے والا بغیر جوگ ابھیاس کیے اور گیان پراپت ہوئے کسی کو دکھائی نہیں دیتا اور وہی پُرش دوسرا روپ کال بن کر باہر رہتا ہے اُسی کے جاننے کے واسطے جگیہ اور تپ اور دان اور دھرم آدک سب شبھ کرم سنسار میں بنے ہیں اے ماتا جس نے اُس پرش کو پہچان کر اپنا مالک اور پیدا کرنے والا جانا وہ سب جگیہ اور تپ آدک شبھ کرم کر چکا بغیر اُس کے جانے سب سُکرم برتھا ہوتے ہیں اس کا جاننا کچھ کٹھن نہیں ہے وہ سہج میں بھگت اور پریم کرنے سے پہچانا جاتا ہے سو تم بھگت کر کے اُس پُرش کو جانو پھر تم کو کوئی دوسری بات کرنے کے واسطے کچھ کام نہ رہ کر سنساری سوچ تمہارا چھوٹ جائے گا میں چار طرح کی بھگت ساتوکی راجسی تامسی نودھا تم سے کہتا ہوں اُس کا حال من لگا کر سُنو کہ پرمیشور کے ملنے کے واسطے ساتوکی بھگت جل کے سمان نرمل ہے

جس میں سوائے مکت پانے کے دوسری کامنا نہیں رہتی اور راجسی بھگت استری اور دھن اور پتر آدک سنساری
سکھ ملنے کے واسطے سمجھو اور تامسی بھگت اس واسطے ہے کہ میرا دشمن مر جاوے اور نودھا بھگت کرنے والے
سنساری سکھ اور مکت وغیرہ کسی چیز کی چاہنا نہیں رکھتے اس طرح کی بھگت مجھ کو بہت پیاری معلوم ہوتی ہے
اور بھگت اس کو کہتے ہیں کہ میرے چرن کمل کا دھیان جو بہت سندر اور اَت کومل ہے بڑی پریت اور سچے من سے
اپنے ہردے میں رکھے اور آٹھ پہر میرے نام کا اسمرن کرے اور کسی وقت مجھ کو نہ بھلا کر ہاتھوں سے میری سیوا اور
پوجا اور پیروں سے تیرتھ جاترا کرے اور جو لوگ ساتوکی اور راجسی اور تامسی بھگت کرتے ہیں اُن کی اچھا اور کامنا
بھی پوری کر دیتا ہوں جس میں محنت اُن کی بیکار نہ جاوے لیکن جو آدمی بغیر کسی اچھا کے نودھا بھگت میری
کرتے ہیں اُن سے میں بہت شرمندہ اور خوش رہتا ہوں کہ کون چیز اُن کو دے کر اُن کے بدلے سے اُرن ہو جاؤں
اے ماتا تم نودھا بھگت میری کرو تو مکت پدوی پر پہونچو گی پر جو تم اپنے من میں یہ جانتی ہو کہ میں راجا سوایمبھو منُ اور
ست روپا کی بیٹی اور کردم جی کی استری اور راجا اُتان پاد اور پریہ برت کی بہن ہوں یہ شریر کا سب ناتا چھوڑا جاکر
ہر بھگت اور سادھو اور سنتوں سے ناتا لگاؤ اور سب اندریوں کا جو سواد اور سکھ ہے اُس کی چاہنا پرمیشور کو ارپن کیے بنا
مت کرو جب اس طرح تم سادھن کرو گی تب تمھارے ہردے میں آدی پرش کا روپ تم کو آپ سے دکھائی دے گا
اور اے ماتا یہ گیان اُس آدمی کو مل سکتا ہے جو اپنے دھرم اور کرم پر ٹھہر کر گیانیوں کا ست سنگ رکھے اور جس کام کا
کہنا بُرا ہے وہ کام نہ کرے اور جو کچھ اُس کو پراربدھ کے موافق ملے اُس پر سنتوکھ رکھ کر زیادہ لالچ نہ بڑھاوے اور پیٹ بھر
نہ کھاوے جس میں پرمیشور کا بھجن اور اسمرن کرتے وقت آلس نہ آوے اور جس جگہ تیرتھ استھان اور گیانیوں کا ست سنگ
اچھا ہو وہاں رہے اور جہاں ست سنگ اچھا نہ ہو وہاں نہ رہے اور پرماتما کو اپنے شریر اور سب جیووں میں برابر
دیکھ کر بھوک پیاس اور دکھ سکھ کو برابر سمجھے ایسے آدمی کو جیون مکت کہتے ہیں اور جب تک ایسا گیان پراپت نہ ہو
تب تک اپنے برن اور آشرم کے موافق کرم اور دھرم کرتا رہے اسکے کرنے سے دھیرے دھیرے گیان پراپت ہو جاتا ہے۔

ستائیسواں ادھیائے

کہنا کپل دیو جی کا سانکھیہ جوگ گیان دیوہوتی سے

کپل دیو جی بولے کہ اے دیوہوتی اب میں سانکھیہ جوگ گیان تم سے کہتا ہوں چیت لگا کر سنو لیکن تم اس
گیان کو بہت اچھا جان کر ہر کسی سے مت کہنا یہ گیان جلدی سب آدمیوں کو نہیں ملتا اور سنساری بیوہار تم جھوٹا
جان کر کبھی سچ مت سمجھنا جو تم کو یہ سندیہ ہو کہ جو سنساری بیوہار سب جھوٹا ہے تو سنسار میں جو جگیہ اور تپ آدک
دھرم اور پاپ آدک کی بات لوگ کرتے ہیں وہ بھی جھوٹ ہو گی سو وہ پُن اور پاپ کی بات سچ مان کر جھوٹ
کبھی مت سمجھو جس طرح کوئی آدمی کسی استری سے جاگتے وقت ملنے کی چاہنا رکھ کر اسی دھیان میں سو جاوے

اور سپنے میں اُسی استری سے بھوگ کرکے بیچ اُس کا گر پڑے تو بھوگ کرنا اُسکا جھوٹا اور بیج گرنا سچ ہوتا ہے
اسی طرح یہ سنسار جھوٹا ہوکر جو پاپ اور پُن آدمی کرتے ہیں اُس کے بدلے دُکھ سُکھ ضرور بھوگنا پڑتا ہے اس بات کا
ایک اتہاس کہتا ہوں سنو کہ ایک آدمی جنگل سے لکڑی کا بوجھ کاٹ کر اپنے سر پر رکھ کر بیچنے کے واسطے لیے جاتا
تھا جب وہ دھوپ کی گرمی سے راہ میں تھک گیا تب ایک درخت کے سایہ میں آکر بوجھا سر پر سے اُتار کے ایک
کنویں کی جگت پر بیٹھ کر پانی پی کر ستانے لگا اُس وقت کیا دیکھا کہ ایک سوار گھوڑا دوڑائے ہوئے اس
کنویں پر پانی پینے کے واسطے چلا آتا ہے اُس کو دیکھ کر لکڑی بیچنے والے نے اپنے مَن میں کہا کہ جو ہم کو بھی گھوڑا
ملتا تو ہم بھی سوار ہوکر چلتے بوجھ اُٹھانے اور پیدل چلنے سے پَیر جلتے ہیں اسی بچار میں وہ کنویں کی جگت پر سو گیا
تو سپنے میں اُس کو گھوڑا ملا جب وہ گھوڑے پر سوار ہوکر اُس کو کُدانے لگا تب گھوڑے پر سے گر پڑا اسی سوپن اوستھا میں
وہ سوتا ہوا اُچھلا تو کنویں میں جا تا رہا اور کنویں میں گرنے سے ہاتھ پانوں اُس کے ٹوٹ گئے اے ماتا اُس کو گھوڑا
ملنا تو جھوٹا اور کنویں میں گرنے سے چوٹ لگنی سچی ہوئی اسی طرح سنساری سُکھ جھوٹا سمجھو اور پاپ کرنے کا ڈنڈ
ضرور ملتا ہے جب اس لکڑی والے کو نکالنے کے واسطے لوگوں نے تدبیر کی تب اس نے کنویں میں سے
کہا کہ میں سپنے میں گھوڑے پر چڑھا اُسکا یہ پھل پایا اور جو لوگ ہمیشہ گھوڑے پر چڑھتے ہیں وہ نہ معلوم کیسے گھرے
کنویں میں گر کر کیا سزا پاویں گے اے دیوہوتی جو آدمی سنسار میں سواری اور گہنا اور کپڑا اور عورت اور مکان وغیرہ
کا سُکھ پاکر یہ سمجھتا ہے کہ یہ سب سُکھ میں اپنے پراکرم اور اپنی کمائی سے بھوگ کرتا ہوں پرمیشور کی دَیا اور کرپا سے
اِس سُکھ کا ملنا نہیں سمجھتا اُس کو ضرور دُکھ بھوگنا پڑے گا اور جو آدمی اس سُکھ کا ملنا پرمیشور کی دَیا اور کرپا سے
جان کر اُس میں زیادہ محبت نہیں رکھتا ہے اور اپنے برن اور شریر کا دھرم سمجھ کر اس دولت کے غرور میں کسی
جیو کو دُکھ نہیں دیتا اُس کو ڈنڈ نہیں ملتا یہ گیان سُن کر دیوہوتی بولی کہ اے مہاراج آپ کہتے ہیں کہ اس شریر سے
آد پُرش کو الگ سمجھو سو یہ بات بہت مشکل ہے بغیر آنکھ کے دیکھے اس پُرش کو پرکرت سے کس طرح الگ
جانوں وہ پُرش تو اس شریر سے اس طرح ملا ہوا ہے جس طرح دودھ میں گھی اور اگن میں پرکاش رہتا ہے اس کا
حال الگ کرسکنے کیلئے یہ بات سُن کر کپل دیو مُن بولے کہ اے ماتا یہ گیان کی راہ اور آنکھوں سے بھی دیکھ کر بچار
کرنا چاہیے کس واسطے کہ جب آدمی مرجاتا ہے تب ہاتھ پانوں وغیرہ سب اندریاں اس کی بنی رہتی ہیں
لیکن اُس آتما پُرش پرمیشور کا چمتکار بدن سے نکل جانے پیچھے اس بدن سے کچھ کام نہیں ہوسکتا یہ بات ظاہر
میں آنکھوں سے دیکھ کر جاننا چاہیے کہ اس آتما پُرش کے نہ رہنے سے یہ حال بدن کا ہوجاتا ہے سو تم یہ حال
آدمی کا دیکھ کر اس شریر سے آتما کو الگ سمجھو اور جس طرح بیشیا لیشی آدمی کے پاس دولت دیکھ کر بہت طرح سے
اُس کا دھن اور دھرم دونوں لے لیتی ہے اسی طرح میری مایا دھرماتما پُرش کے پاس جاکر بہت طرح سے اُسکو
چھلتی ہے اور جو لوگ میرے چرنوں کی شرن میں رہتے ہیں اُن پر اُس مایا کا بس کچھ نہیں چلتا کس واسطے کہ
گنگا جی میرے چرنوں کا دھوون ہیں اُن میں اشنان کرنے سے سب پاپ آدمی کے چھوٹ کر مَن اُس کا

شدھ ہوجاتا ہے اور جو لوگ ساکشات میرے چرنوں کا دھیان اپنے انتہ کرن میں رکھتے ہیں وہ لوگ پھر سنساری مایا
موہ میں نہیں پھنستے ہیں جس نے پارس پتھر پایا ہے وہ کانچ کے جھوٹے نگ کی چاہ نہیں کرتا اور دُنیا میں اُسکی
سب کامنا اور اچھا پوری ہو کر مرنے کے بعد پرلوک کا سُکھ ملتا ہے جس طرح بیٹے کے بھوجن کرنے سے باپ کا
پیٹ نہیں بھرتا اور دولت دوسرے کے پاس رکھی ہوئی وقت پر کام نہیں آتی اسی طرح شریر کو آتما سے الگ
جاننے بنا گیان نہیں پراپت ہوتا اور ایسا گیان رکھنے والے جیون مُکت ہوتے ہیں یہ سب گیان سُن کر دیوہوتی بولی
کہ اے مہا پربھو میں نے آپ کے گیان سکھلانے کے موافق آتما کو پرکرت سے الگ سمجھا لیکن جلدی اس من کا
سنساری جال سے چھوٹنا اور نارائن جی کے چرنوں کا دھیان لگانا بہت کٹھن ہے جس دن سے تمھارے
پتا تپ کرنے کے واسطے گئے ہیں اُس دن سے ایک ساعت مجھ کو نہیں بھول کر من میرا اُن کی یاد اور دھیان میں
لگا رہتا ہے کوئی ایسی تدبیر بتلائیے کہ جس سے سہج میں گیان اور مکت مل جائے یہ بات سُن کر کپل دیوجی بولے
کہ اے ماتا ہم سہج راہ بھگت جوگ کی تم سے کہتے ہیں سنو کہ جو کوئی پرمیشور کے ملنے کے واسطے دھیرے دھیرے
من اپنا لگاتا ہے تو اُس کی مکت بھی ہوجاتی ہے جس طرح کوئی آدمی جگناتھ جی یا متھرا جی یا کسی دوسرے تیرتھ
کے جانے کی اچھا کر کے گھر سے باہر نکل کر ایک قدم بھی ہر روز راستہ چلے تو وہ ایک دن ٹھکانے پر پہونچ جاتا ہے
اور جو راستہ ہی نہ چلے تو کس طرح پہونچے گا اور راہ چلتے وقت مسافر تھک کر کسی سے پوچھے کہ ٹکنے کا ٹھکانا کتنی دُور
ہے جو وہ ٹکنے کی جگہ نزدیک بتادے تو مسافر کو تھکنے پر بھی چلنے کی سامرتھ ہو کر ٹھکانے پر پہونچ جاتا ہے اور
ٹکنے کی جگہ دُور بتانے سے آگے نہیں جاسکتا اُسی جگہ پڑا رہتا ہے اسی طرح ہم تم سے کہتے ہیں کہ بھگت جوگ
پوجا پاٹھ برت نیم پرمیشور کی کتھا اور کیرتن سننا سہج راہ ہے جو لوگ چت لگا کر یہ سب کام کریں وہ بھی مکت پا سکتے
ہیں لیکن پوجا کئی طرح پر ہے ایک تامسی پوجا ہے جس سے یہ مطلب رکھتے ہیں کہ دشمن ہمارا مرجاوے اور بہت آدمی
لوگوں کے دکھلانے کے واسطے دیر تک مالا پھیر کر پوجا کرتے ہیں اس واسطے کہ سنساری لوگ دیکھ کر ہمارا بشواس کریں
دوسری راجسی پوجا ہے جس میں نارائن جی کے نام پر آدمی سے کپڑا اور روپیہ اور مٹھائی اور سگندھ آدک لے کر اس کو
اپنے خرچ میں لاتے اور سالگرام اور لچھمی نارائن جی کی مورت کو سنساری سُکھ ملنے کے واسطے پوجتے ہیں اور دوسرے
کے گھر جو سالگ رام اور ٹھاکر جی ہوتے ہیں ان سے بھگت اور پریت نہیں رکھتے اور تیسری ساتوکی پوجا اور بھگت
مکت چاہنے کے واسطے کرتے ہیں چوتھی نرگن پوجا وہ ہے کہ جس میں مُکت کی بھی اِچھا نہ رکھیں اور جو جگیہ اور
پوجا اور دان اور برت آدک شبھ کرم کرے پرمیشور کے نام ارپن کر دے اور اُس کے بدلے میں کوئی کامنا نہ چاہے اور
میری کتھا اور کیرتن سنتے وقت رونے کی جگہ پر رو دیوے اور خوشی کی جگہ پر خوش ہو کر میرے دھیان نذرانہ میں مگن
رہے ایسے بھگتوں سے میں بہت شرمندہ ہو کر یہ بچار کرتا ہوں کہ کون سی چیز اُن کو دوں جس میں یہ مجھ سے خوش ہوویں
اور میں اُن کی سیوا کے بدلے سے اُرن ہوجاؤں اس طرح بھگت میرے جیون مُکت ہیں اور چاروں برن میں بید پڑھا ہوا
براہمن مجھ کو بہت پیارا معلوم ہوتا ہے لیکن جو براہمن پرمیشور سے پریم نہیں رکھتا اس براہمن سے شودر بھگت اور سادھو جھوٹ والے کو

ہیں بہت پیار کرتا ہوں اے ماتا تم میرے چرنوں میں دھیان لگا کر نارائن کا نام اسمرن کرو تو بھوساگر پار اُتر کر آواگون سے چھوٹ جاؤ گی اور جو کوئی پرمیشور کی بھگت اور پوجا سے تکھ رہ کر اُن کا نام کبھی نہیں لیتا وہ مرنے کے بعد بہت دنوں تک نرک میں دُکھ پاکر پیش آوک کی جون میں جنم پاتا ہے اور بہت دن تک اُس جون میں رہ کر پھر آدمی کا تن اُس کو ملتا ہے اے ماتا پرمیشور کی بھگت اور تپ اور جپ کرنے اور گیان پراپت اور بھوساگر پار اُترنے کے واسطے کیول آدمی کا چولا ہے جس نے اس تن میں پرمیشور کو نہیں جانا وہ پیچھے بہت پچھتا دے گا۔

اٹھائیسواں ۲۸ ادھیاے

کہنا کپل دیوجی کا دیوہوتی سے پیدائش آدمی کی جس دن سے گربھ میں آکر پھر مرتا ہے

میترے جی نے کہا کہ اے بدرجی اتنی کتھا سُن کر دیوہوتی نے کہا کہ اے مہاراج جو آدمی پرمیشور سے بکھ ہیں اُن کا مرنے کے بعد کیا حال ہوگا کپل دیوجی بولے کہ اے ماتا سنساری لوگ کُل پریوار دھن دولت گھر بار کے جال میں پھنس کر عمر اپنی بے فائدہ کھو دیتے ہیں اور آدمی جوانی میں کمائی کر کے لوگوں کو کھلاتا پلاتا ہے وہی لوگ بڑھاپے میں دشمن ہو کر اُس کو دُکھ دیتے ہیں حال پیدا ہونے آدمی کا جنم سے لے کر مرنے تک تم سے کہتا ہوں سُنو کہ جس دن استری کو پرمیشور کی کرپا سے گربھ رہنا ہوتا ہے اُس دن بھوگ کرنے کے سمے استری اور پُرش دونوں کا بیج مل کر کھولتا ہے پانچویں دن اُس میں بُلبلے کی طرح اُٹھ کر دسویں دن بیر کے برابر گانٹھ بن جاتی ہے پندرھویں دن وہ گانٹھ ماس کا پنڈ بن کر کچھ گولے کی طرح لمبا سا ہو جاتا ہے ایک مہینے میں ہاتھ اور پیر اور سر کا نشان بنتا ہے اور دوسرے مہینے میں اُنگلیاں اور تیسرے مہینے میں چمڑا اور ہڈی اور چوتھے مہینے میں بدن پر روئیں اور آنکھ کان وغیرہ سب اندریوں کی صورت بن جاتی ہے اور پانچویں مہینے نارائن جی کی کرپا سے جیوآتما کا پرکاش اُس میں ہو کر اُس کو بھوک اور پیاس لگتی ہے اور چھٹے مہینے میں سر نیچے اور پاؤں اوپر رہنے کے سبب سے اُس کا جی گھبراتا ہے اور ساتویں مہینے میں اُس کو اپنے کئی جنم اور آٹھویں مہینے میں سو جنم پیچھے کا حال یاد ہو کر گیان پراپت ہونے سے وہ جانتا ہے کہ میں نے پچھلے جنم میں جیسا کرم کیا تھا ویسا سُکھ اور دُکھ پایا تھا یہ بات سمجھ کر وہ پرمیشور کا دھیان کر کے اُن سے بنتی کرتا ہے کہ اے مہاراج میں نے پہلے جنم میں سنساری سُکھ اور بلاس اور استری اور پُتر کے موہ میں پھنسے رہنے سے خراب ہو کر جنم اور مرن سے چھٹی نہیں پائی اور سنت اور مہاتما کا ست سنگ نہیں کیا اس لیے اُلٹا لٹک کر دُکھ پاتا ہوں اس وقت میرے اوپر مہاتما اور کرپا کر کے اس نرک کنڈ سے مجھ کو باہر نکالیے تو اب میں تن اور من سے آپ کے تپ اور سیوا میں مستعد و مصروف رہوں گا لیکن ایسی دیا کیجیے کہ یہ گیان مجھ کو نہ بھولے اور دنیا میں ایسا کام کروں جس میں جنم اور مرن سے چھوٹ جاؤں جب نواں یا دسواں مہینا ہوا تب پایو جس کو پرسوت کہتے ہیں زور کر کے اُس کو باہر گرا دیتی ہے اور گربھ میں لڑکی بائیں طرف اور لڑکا

اپنی طرف دُکھ میں رہ کر جب پرتھوی پر گر کر روتا ہے تب پرمیشور کی مایا سے پچھلے جنموں کا گیان اُس کو بھول جاتا ہے وہ چھوٹا لڑکا بھوک اور پیاس لگنے سے دُکھ پا کر سوائے رونے کے اور کچھ بول نہیں سکتا اور بچھونے پر مل اور موتر کرنے سے جب تک کوئی اس کو نہیں اُٹھاتا تب تک اُس میں پڑا رہ کر دُکھ پاتا ہے اور ماتا اور پتا اُس کے مل اور موتر کو اُلٹا پانی سے پونچھنے اور دھونے کے بعد اُس کو گود میں لیکر خوش ہوتے ہیں جب اس عمر سے سیانا ہو کر پانچ برس کا ہوتا ہے تب اُس کے ماتا پتا بدیا سیکھنے کے واسطے اُس کو گرو کو سونپ دیتے ہیں وہاں بھی بدیا سیکھنے میں مار پیٹ کھانے سے دُکھ پا کر اپنے من کے موافق کھیلنے نہیں پاتا جب سولہ برس کی عمر میں جوان ہو کر اچھا گہنا اور کپڑا پہنتا ہے تب ابھمان سے کام کرودھ موہ میں پھنس کر اپنے برابر دوسرے کو نہیں سمجھتا ہے اور جو دردری اور کنگال ہوا تو دوسروں کو اچھا گہنا اور کپڑا پہنے اور اچھی چیز کھاتے دیکھ کر ڈاہ کی راہ سے سوچ کرتا ہے اور بیاہ ہونے کے پیچھے استری گھر میں آنے کھانے اور کمانے کی فکر میں دن رات دُکھی رہ کر جنم اپنا بتا کھو دیتا ہے اور جو آدمی پہلے جنم میں کچھ دان اور دھرم نہیں کیے ہوتا ہے وہ آدمی زیادہ کنگال ہو کر آٹھوں پہر پیٹ بھرنے کی چنتا اور دُکھ اُٹھاتا ہے جب لڑکے بالے پیدا ہوتے ہیں تب اُن کی پریت میں پھنس کر بہت طرح کے جھوٹ اور سچ بولنے سے کمائی کر کے اُن کا پالن کرتا ہے اور جب تک سامرتھ رہتی ہے تب تک استری اور لڑکوں کو اپنا سمجھ کر اُن کے پالن کرنے کے لیے اپنی جان پر سب طرح کے دُکھ اُٹھاتا ہے اور اپنے کُل اور پریوار میں کسی آدمی کے مرنے سے اتنا روتا ہے کہ جس کا برنن نہیں ہو سکتا اور اپنی استری کے بس میں رہ کر اپنے ماتا اور پتا کو کٹھور بچن کہنے سے دُکھ دیتا ہے اور پرلوک کا ڈر نہیں رکھتا اور جیسا آدمی استری کے موہ میں پھنس کر خراب ہوتا ہے ویسی دوسری راہ اس کے پرلوک بگڑنے کے واسطے نہیں ہے۔

دوہا

آدمی تو کاٹے چڑھے یہ جوت چڑھ جائے
...پانی سین میں جھوگت اُت سُکھ پائے
گیان دھیان اور دھرم کو جڑ مُول سے کھائے
دھرم اور کام گنوائے کے آپ رہے کھسیائے

اس لیے جو آدمی اپنا بھلا چاہے تو استری کے اسنیہ میں نہ پھنسے اے ماتا تم بھی استری ہو میرے کہنے سے بُرا نہ ماننا دھرم شاستر کے موافق یہ گیان تم سے کہتا ہوں اور جب جوانی گزر کر بڑھاپا آتا ہے تب آنکھوں سے کم دیکھ کر کانوں سے سنائی نہیں دیتا اور کمانے کی طاقت نہیں رہتی ہے تب گھر میں پڑا ہوا لمبی لمبی سانسیں لے کر پچھتاتا اور کہتا ہے کہ اب میں کس طرح اپنے لڑکوں کو پالن کروں گا اور جو کنگال اور دردری ہوا تو وہ اس وقت کھانے اور پہننے بغیر بہت دُکھ پاتا ہے اور جس کے بیٹے جوان کمانے والے ہوئے تو وہ اپنی استری سمیت اس بوڑھے کو دشمن برابر سمجھتے ہیں اس عمر میں وہ بوڑھا جب اپنے کام اور ٹہل کو کسی سے کچھ کہتا ہے تب وہ اس کو گھُڑک کے کٹھور بچن کہتے ہیں تو وہ اُس وقت بڑا دُکھ کر کے کہتا ہے کہ دیکھو اب میں بوڑھا ہو کر کمانے کے لائق نہیں رہا اس سبب سے یہ لوگ جن کو میں نے جنم بھر پالا مجھ کو بے آدر جانکر کھانے

اور پینے کی خبر بھی وقت پر نہیں لیتے جس طرح جب بیل بوڑھا ہو کر بوجھ اُٹھانے کی سامرتھ نہیں رکھتا ہے تب بنیے لوگ ناتھ اُس کی کاٹ کر جنگل میں چھوڑ دیتے ہیں -

دوہا

دانت کھیانے گھر گھسے بیٹھ بوجھ نا سے	ایسے بوڑھے بیل کو باندھے کھُس کو ٹے

اے ماتا اس وقت وہ بوڑھا یہ سب دُکھ دیکھ کر پرمیشور سے اپنی موت مانگتا ہے لیکن عمر پوری ہوئے بغیر موت بھی نہیں آتی ہے اور اُس کا بیٹا اور پتوہ پہلے آپ بھوجن کر کے پیچھے بھکھاریوں کی طرح کچھ اُس کو بھی کھانے کے واسطے دیتے ہیں جب بڑھاپے کے وقت میں کچھ بیماری وغیرہ اُسے ہوتی ہے تب کوئی گھر والا آدمی اُس کی سیوا نہ کر کے دو گھڑی بھی اُس کے پاس بیٹھنے کا ساتھی نہیں ہوتا اور وہ بچارا اکیلا پڑا رہ کر جب کسی کو کھانا یا پانی مانگنے کے واسطے بلاتا ہے تب جان بوجھ کر چُپ ہو جاتے ہیں اور اُس کی بات کا جواب نہ دے کر دُربچن اُس کو کہتے ہیں یہ سب تکلیف اور رنج اُٹھا کر جب اُس کے مرنے کا وقت نزدیک آ پہونچتا ہے تب کف اور پت اور بات سے گلا اُس کا بند ہو کر سیدھی سانس بھی اُس کی نہیں نکلتی اُس وقت ادھرم اور پاپ کرنے والوں کو جم دوت کہتے ہیں کہ جن کے لیے تو نے یہ سب پاپ بٹورا تھا اُن کو اب اپنی رچھا کرنے کے واسطے بلا جب وہ بول بند ہو جانے سے اس کا جواب دینے اور کسی کو بلا نہیں سکتا تب اپنی کرنی یاد کر کے آنکھوں سے سب کو دیکھ کر رو دیتا ہے جب جم دوت اپنا بھیانک روپ اُسے دکھلا کر دھمکاتے ہیں تب اُن کے ڈر سے اُس کا مل اور مُوتر نکل جاتا ہے لیکن سوائے اس کے دوسرے کو وہ دوت دکھلائی نہیں دیتے اُس وقت کُل پروار والے اپنی جھوٹی پریت جگت کے دکھلانے کو ظاہر میں روتے ہیں اس لیے من اُس کا اور زیادہ گھبراتا ہے اور اُس رونے اور پیٹنے کی آواز سُن کر جم دوت اُس کو بہت دُکھ دیتے ہیں سو وقت پرمیشور کا نام اور کتھا اور کیرتن اُس کو سُنانا اور گنگا جل اور تلسی دل اور سالگرام جی کا چرنامرت اُس کے منھ میں ڈالنا اور سادھ اور بیشنو کے چرنوں کی دھور اُس کے بدن پر لگانا اُچت ہے سو وہ بھی کسی سے نہیں ہو سکتا صرف جبل و مکر کا رونا چاہتے ہیں -

انتیسواں ادھیائے

لے جانا جم دوتوں کا ادھرمی جیو کو جمراج کے پاس

میترے جی نے کہا کہ اے بدر جی اتنی کتھا سُن کر دیوہوتی نے پوچھا کہ اے مہا پربھو اس ادھرمی کا مرنے کے پیچھے کیا حال ہوتا ہے وہ بھی کہئے کپل دیو جی بولے کہ اے ماتا یہ سب دُکھ اُٹھانے کے پیچھے جم دوت لوگ اُس جیو کو مرنے کے بعد انگوٹھے کے برابر بدن اُس کا بنا ہو کر سب اندریوں کی شکت اُس میں ہوتی ہے

اپنی پھانسی سے باندھ کر لوہے کے مگدروں سے مارتے ہوئے جم پُری میں جو مرت لوک سے ننانوے ہزار
جوجن پر ہے جمراج کے پاس لے جاتے ہیں اُسوقت وہ جیو راہ میں بھوک اور پیاس لگنے اور دانہ پانی نہ ملنے
سے اپنے کیے ہوئے پاپوں کو یاد کرکے بہت پچھتاتا ہے اور راستے میں زمین آگ کے برابر جلتی ہوئی ملتی ہے
جب وہ اُس زمین پر ننگے پیر اور ننگے سر اور ننگے بدن چلنے سے تھک کر کہیں سستانے کو چاہتا ہے یا راہ میں
اندھکار رہنے سے چل نہیں سکتا تب جم دوت اُس کو مگدروں سے مار کر دم نہیں لینے دیتے اُس وقت وہ
مُردے کی طرح بیہوش ہو کر زمین پر گر پڑتا ہے جس طرح یہاں دنیا میں راجا لوگ بُرا کرم کرنے والوں کو ڈنڈ دیتے
ہیں اسی طرح وہاں بھی پاپ کرنے والا آدمی راہ میں تکلیف پاکر پرمیشور کی مایا سے اُس انگوٹھے برابر شریر کو اپنا
پہلا بدن سمجھتا ہے اور اُس وقت بہت دُکھی ہو کر کوئی اپنے کُل اور پریوار والا دکھائی نہیں دیتا تب وہ پھر کر
دیکھتا ہے کہ اِس بُرے دُکھ میں کوئی میری مدد کرنے کے واسطے آتا ہے یا نہیں جب اُس کو وہاں پر کوئی کُل
اور پریوار والا دکھائی نہیں دیتا تب وہ بہت پچھتانے اور رونے کے بعد کہتا ہے کہ دیکھو جن کے پالنے کے
واسطے میں یہ سب پاپ بٹورتا تھا اُن میں سے کوئی آدمی اِس وقت میری مدد نہیں کرتا یہ بات یاد کرکے اُس
جیو کو بڑا دُکھ ہوتا ہے لیکن اُس وقت سوائے پچھتانے کے کچھ اور نہیں ہو سکتا اور راہ میں سانپ اور بچھو وغیرہ
بہت طرح کے جیو رہ کر اُس کو کاٹتے ہیں جب اس طرح بہت دُکھ دیتے ہوئے جم دوت لوگ اُس ادھرمی کو
بیترنی ندی میں جہاں بل موتر لہو پیپ اور کیڑے اور ناخن اور ہڈی اور سڑا ہوا مانس بھرا ہوا چار کوس کا پاٹ بہتا
ہے چار گھڑی میں لے جا کر ڈال دیتے ہیں تب وہ جیو اس ندی میں کیڑوں کے کاٹنے اور ٹھوکر مارنے اور گِدھوں کے
مانس نوچنے سے بہت دُکھ پا کر رات بلاپ کرکے کہتا ہے کہ جو کوئی مجھ کو اس ندی سے پار کر دیتا اُس کا میں بڑا احسن
مانتا یہ بات سُن کر جم دوت لوگ اُس کو اپنی گدا سے مارتے ہیں یہ سب دُکھ اُٹھانے کے پیچھے وہ جیو بیترنی پار
اُتر کر جب چار گھڑی میں جمراج کے پاس پہونچتا ہے تب جمراج کی آگیا سے چترگپت اُسکے کرموں کا کاغذ
دیکھ کر جتنے دن جس نرک میں رہنے کا ڈنڈ دینا اُچت ہوتا ہے وہاں اُس کو بھیج دیتے ہیں اُس نرک میں جا کر
وہ بہت دُکھ پاتا ہے اور میعاد پوری ہو جانے کے بعد وہ جیو نرک سے نکل کر پھر اشدھ اور کروپ جیو کی جون میں
جنم پاتا ہے اور ہمیشہ رذیل رہ کر کبھی سکھ نہیں پاتا اسی طرح چوراسی لاکھ جون میں بھرم کر پھر اُس کو آدمی کا تن
ملتا ہے ماتا یہ جیتن چھولا آدمی کا ملنا سہج نہیں ہوتا اور دور و آدک اٹھائیس نرک ہیں اُنکا حال پانچویں اسکندھ میں آویگا

تیسواں ادھیائے

کہنا کپل دیو جی کا دیوہوتی سے کہ یہ پاپ کرنے سے مرنے کے بعد یہ ڈنڈ ملتا ہے

کپل دیو جی بولے کہ اے ماتا جو پاپ کرنے سے آدمی جم پُری میں جا کر نرک بھوگتا ہے اُن پاپوں کے ڈنڈ

ملنے کا حال تم سے الگ الگ کہتا ہوں سنو کہ جو کوئی کسی کا مال زبردستی لے لیتا ہے اُس کو جم دوت بہت اونچے پہاڑ پر چڑھا کر نیچے پتھر کی چٹان پر گرا دیتے ہیں تو اُس کا انگ انگ ٹوٹ جاتا ہے اور بڑے بڑے گدھ اُس کا مانس کھاتے ہیں اور رودر نام جیو جوکوں کی طرح لپٹ کر اُس سے کہتے ہیں کہ جتنا دھن تم نے دوسروں کا لیا ہے اُتنے کلپ بھر تک تمہارا یہی حال ہوگا یہ بات سن کر وہ جیو دُکھ پانے سے بہت پچھتا کر سوچ کرتا ہے لیکن جان اسکی نہیں نکلتی اور جو آدمی اچھا کھانا اور کپڑا بنا کر صرف آپ ہی کھاتا اور پہنتا ہے اور اپنے پروار اور ساتھ والوں کو نہ دے کر سادھو سنت کی سیوا نہیں کرتا اُس کو وہاں بڑی بھوکھ معلوم ہوتی ہے تب جم دوت اُسی کے تن کا مانس نوچ کر اُسے کھانے کے واسطے دے کر کہتے ہیں کہ جس تن کا تم نے پالن کیا تھا اُسی کو کھاؤ اور جو کوئی سنت اور مہاتما کو دُر بچن کہہ کر اُن کو ٹیڑھی آنکھ سے دیکھتا ہے اُس کی آنکھیں گدھ اپنی چونچ سے پھوڑ کر نکال لیتے ہیں اور اُس کا مانس اور سر کا گودا ٹھوکروں سے نکال لیتے ہیں اور جو آدمی یا حاکم بنا اپرادھ کسی کو ڈنڈ دیتا ہے اُس کو جم دوت پتھر کی چٹان پر رکھ کر کولھو کی طرح پیلتے ہیں اور جو کوئی کھانے میں زہر ملا کر کسی کو دیتا ہے یا آگ لگا دیتا ہے اُس کو بہت اونچے درخت پر جس میں تلوار کی طرح پتے ہیں چڑھا کر اوپر سے چھوڑ دیتے ہیں تب بدن اُس کا کٹ کٹ کر ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا ہے اور جو آدمی پرائی استری سے بھوگ کرتا ہے اُس کے بدن سے لوہے کی استری بنوا کر آگ میں لال کر کے لپٹا دیتے ہیں اور جو کوئی دوسرے کی امانت بے ایمانی سے لے لیتا ہے اُس کو آگ کی طرح جلتی ہوئی زمین پر لٹا کر اور گرم گرم تیل بدن پر چھڑکنے کے بعد جلتے ہوئے تیل کے کڑھاؤ میں ڈال دیتے ہیں تس پر بھی جان اُس کی نہیں نکلتی ہے اور جو آدمی مچھر وغیرہ جیووں کو مار ڈالتے ہیں اُن کو لالا بچھ نام نرک میں جو پیپ اور منہ کی لار سے بھرا ہے ڈال کر پانی کی جگہ وہی پلاتے ہیں اور جو کوئی نیاؤ اور پنچائت اور گواہی میں پچھ کر کے جھوٹ بولتا ہے اُس کو بہت گہرے اور اندھیارے کنوئیں میں جو سانپ اور بچھو سے بھرا رہتا ہے بار بار ڈالتے اور نکالتے ہیں تب وہ سانپ اور بچھو کے کاٹنے سے بہت دُکھ پاتا ہے اے ماتا اسی طرح جو جیسا پاپ کرتا ہے اُس کو ویسا ڈنڈ وہاں ملتا ہے -

اکتیسواں ۳۱ ادھیائے

کہنا کپل دیوجی کا دیوہوتی سے یہ بات کہ نرگ بھوگنے کے پیچھے جیو کا کیا حال ہوتا ہے

کپل دیوجی نے کہا کہ اے ماتا جو لوگ کبھی پرمیشور کا نام نہ لیکر بُرے کرم کے سوائے اچھا کام نہیں کرتے انھیں لوگوں کی یہ گت ہوکر پھر وہ جیو پشو پنچھی وغیرہ کا بدن پاتے ہیں اسی طرح چوراسی لاکھ جون میں جنم پا کر پھر آدمی کا تن ملتا ہے لیکن وہ لوگ کانے کبڑے اندھے روگی کروپ اور دردری کنگال ہو کر دنیا میں سب طرح کا دُکھ اُٹھاتے ہیں جو آدمی دُنیا میں خوبصورت اور دھرماتما ہر بھگت نیت وان دھنی پاتر دکھلائی دے اسکو یہ جانو

کہ اُس نے سُرگ سے آکر سنسار میں جنم لیا ہے اے ماتا یہ دونوں باتیں پرچھ دیکھ کر سُرگ اور نرک کے
آنے والوں کا حال اچھی طرح دنیا میں گیانی آدمی کو معلوم ہو سکتا ہے جس آدمی کا پاپ اور پُن دونوں رہتا ہے
وہ جیو اپنے دھرم کا ڈنڈ بھوگ کر پھر آدمی کا تن پاتا ہے اور جس کا صرف پُن ہو کر پاپ نہیں رہتا وہ جیو
مرنے کے بعد دیوتا اور گندھرب کا تن پا کر دیولوک ورسُرگ میں سُکھ بھوگ کرتا ہے اے ماتا یہ جیو دیوتا آدمی
یا کُتّا یا بلی یا سُور وغیرہ جس جُون میں جنم پاتا ہے پرمیشور کی مایا سے اُسی جُون میں ہمیشہ رہنے کی اچھا رکھ کر
خوش رہتا ہے اور من اُس کا بغیر دیا اور کرپا پرمیشور کے سنسار سے برکت نہیں ہوتا اور جس بدن کو اپنا
جانکر پالتا ہے وہ بدن اس کا قائم نہیں رہتا ستوگُن اور رجوگُن اور تموگُن تین طرح کا سوبھاؤ ہوتا ہے
جس کو رجوگُن زیادہ ہوتا ہے وہ راجسی کرم کرکے ست لوک میں جاتا ہے اور تموگُن زیادہ رہنے سے
پاپ کرنے والا آدمی پاتال میں نیچ نرک کے پڑتا ہے اور ستوگُن کی راہ سے شُبھ کرم کرنے والا دیولوک
میں پہونچتا ہے اور اے ماتا سب جیووں کی گت تین طرح پر جان کر جپ تپ دان آدک جو اچھے کرم ہیں
اُس کو بھی راجسی اور تامسی اور ستوگنی سمجھو جس کا جیسا سوبھاؤ ہوتا ہے اُس کا من اُسی بات میں لگ کر وہی
کام وہ کرتا ہے اور یہ جیو اپنے سوبھاؤ کے موافق کرم کرکے بار بار سنسار میں جنم لیکر دُکھ بھوگتا ہے اور آواگون سے
نہیں چھوٹتا جس طرح کنویں سے پانی بھرنے کے واسطے ایک رہٹ چرخی کا بنا کر اُس میں مٹیوں کا ہار اوپر
سے پانی تک پہنا کر اُس رہٹ کو گھماتے ہیں اُس میں اوپر کی مٹیا پانی گرجانے سے خالی ہو کر دوسری مٹیوں
میں نیچے پانی بھرجاتا ہے اسی طرح اس جیو کی گت سمجھنا چاہیئے کہ ایک تن سے نکل کر بہت کرموں کا پھل
شُبھ یا اشُبھ جیسا کیا ہو بھوگنے کے پیچھے دوسرے شریر میں جاتا ہے اور جس تن میں جیسا کرم کرے اُسی کے
موافق دوسرا تن پاتا ہے یہ بات سُن کر دیوہوتی نے کہا کہ اے مہاراج جو یہی حال ہے تو جیو کا چھٹکارا اس
دُنیا سے کبھی نہیں ہو سکتا تب کپل دیو جی بولے کہ اے ماتا جنم اور مرن چھوٹنے کی تدبیر ہم تم سے کہتے ہیں
سُنو کہ سچ بولنا آچار سے رہنا سب جیووں کی رچھا کرنا بے مطلب بہت نہ بکنا بدھ کو نہ بگاڑنا بُری سنگت اور
بُرے کام سے الگ رہنا سدا پرسن چیت رہنا جتنا پرمیشور دیوے اُس پر سنتوکھ رکھنا کسی کے پاس دولت
دیکھ کر ڈاہ نہ کرنا شُبھ کرم کرکے دُنیا میں نیک نام ہونا کسی بات کی بدنامی نہ لینا کسی پر غصہ نہ کرنا دھرم سے کمائی
کرکے اپنے دن کاٹنا پرمیشور کے چرنوں میں پریت رکھنا پرمیشور کو اپنا مالک اور پیدا کرنے والا اور روزی رزق
دینے والا جانے رہنا کسی جیو کو مار کر دُکھ نہ دینا پرناری سے پرسنگ نہ کرنا سادھو سنت براہمن کی سیوا کرتے رہنا
پرمیشور کی کتھا اور کیرتن سُننا پرمیشور کے نام کا بھجن کرنا بڑوں کی سیوا میں رہ کر بھی اُن کا کہنا کرنا بُری اور
بھلی سب باتوں کو پرمیشور کی اچھا پر سمجھنا اپنے کرم اور دھرم میں لگے رہنا اے ماتا جو جیو آدمی کا تن پا کر
اس طرح کے کرم کرتا ہے وہ جیو آواگون سے چھوٹ کر بھوساگر پار اتر جاتا ہے یہ سب گیان بغیر ست سنگ
کیے اور بغیر کتھا پران سُنے نہیں ملتا ہے اس واسطے آدمی کو مہاتما اور گیانی لوگوں سے پریم رکھنا بہت ضروری ہے

جتنا زیادہ بہت ست سنگ کریگا اُتنا ہی زیادہ فائدہ اُس کو ہوگا ادھرمی لوگوں کی سنگت کرنے میں جو پہلے سے کوئی
گُن اُس میں ہوگا وہ بھی جاتا رہے گا اور جگت میں پر استری گامی اور جواری اور لوبھی اور چور اور شراب
پینے والا اور چغلخور اور جھوٹ بولنے والے اور اپنا شریر پالنے والے ہوکر جو سُکھ کے واسطے اپنا دھرم
چھوڑ دیتے ہیں ایسے لوگوں کی سنگت کبھی نہ کرنا چاہیئے ایسے لوگوں سے یکساعت سنگت کرنے میں بھی عقل
خراب ہو جاتی ہے چت کا بننا بہت مشکل ہوکر خراب ہونے میں دیر نہیں لگتی اور جو لوگ پرائی استری سے
بھوگ کرتے ہیں اُن کا گیان اور دھرم دونوں خراب ہو جاتے ہیں اس لیے اپنی بیٹی اور بہن کے پاس بھی
اکیلے میں بیٹھنا نہ چاہیئے کس واسطے کہ آدمی کا دل ہر ساعت ایک طرح پر نہیں رہتا اور کامدیو ایسا بُرا ہے کہ
آدمی کا گیان لے کر اس سے بہت پاپ کراتا ہے ایک سمے برھما جی جو سب جگت اور چاروں بید کے
پیدا کرنے والے اور ہمیشہ گیانی رہ کر بید کے موافق دھرم اور ادھرم کا بچار رکھنے والے ہیں سرسوتی نام
اپنی بیٹی کے پاس اکیلے بیٹھے تھے پرمیشور کی مایا سے اس لڑکی کی خوبصورتی دیکھ کر برھما جی کے من میں
پاپ سمایا جب برھما جی کامدیو کے نشے سے متوالے ہو کر اپنی بیٹی کے ساتھ بھوگ کرنے کے واسطے چلے
تب وہ لڑکی دھرم روپی ان کا یہ حال دیکھتے ہی بہت شرمندہ ہو کر ہرنی کا روپ رکھ کر وہاں سے بھاگی اور
برھما جی ہرن کا روپ رکھ کر اس کے پیچھے دوڑے اُس وقت سنکادک ان کے بیٹوں نے جو پرمیشور کا اوتار
ہیں وہاں پر آکر برھما جی کو بہت سمجھایا تب برھما جی نے گیان پراپت ہونے سے بہت شرمندہ ہو کر وہ تن اپنا
چھوڑ کر دوسرا تن دھر لیا اے ماتا دیکھو برھما جی جن کے بنائے ہوئے رکھیشور اور مُن اور پرجا آدک سب سنساری
جیو ہیں کامدیو کے بس ہو کر اُن کی یہ دُردشا ہوئی تو سنساری جیو جو ہمیشہ اگیان سے بھرے رہتے ہیں اُنکی کیا
سامرتھ ہے جو کامدیو کے زور کو روک سکیں جس طرح آندھی کے چلنے سے درخت کے پتے اور گھاس اور تنکے
اُڑتے اور ہلنے لگتے ہیں اسی طرح جب کامدیو پرمیشور کی مایا سے اپنا زور کرتا ہے تب جوگی اور رکھیشور وغیرہ
سب کسی کا من چلایمان ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا ہے اور میری مایا دو روپ رکھ کر سنسار میں گھستی ہے ایک جڑ روپ
دولت اور دوسرا چیتن روپ استری انھیں دونوں روپ میں سنساری لوگ لپٹ کر خراب ہوتے ہیں چیتن روپ
مایا تو چھوٹ بھی سکتی ہے پر جڑ روپ مایا نہیں چھوٹ سکتی ہے اس کے موہ میں سب آدمی پھنسے رہتے ہیں جو کوئی
پوچھے کہ آدمی چیتن چولا ہو کر جڑ روپ میں کیوں پھنستا ہے اُس کا جواب یہ ہے کہ جس طرح اچھا گانے والا تال
اور سُر کا جاننے والا جنگل میں جب الغوزہ بجا کر گاتا ہے تب ہرن وغیرہ جنگلی جانور اُس آواز پر فریفتہ ہو کر
اُس گانے والے کے پاس آکر کھڑے ہو جاتے ہیں تب وہ اُن کو پکڑ کر بہت دُکھ دیتا ہے اسی طرح دُنیا کے
لوگ پرمیشور کا بھجن اور امرت جو سُکھ کی کھان ہمیشہ کے واسطے چھوڑ کر جڑ روپی مایا سے اپنا سُکھ چار دن کی
زندگی کا اچھا جانتے ہیں اور مایا روپی جال میں لپٹنے سے بہت دُکھ پاکر پیچھے پچھتاتے ہیں -

----

بتیسواں ادھیائے

گیان سمجھانا کپل دیوجی کا دیوہوتی کو تین طرح سے

کپل دیوجی بولے کہ اے ماتا ہم نے تم سے استری اور دولت دونوں کو بُرا کہا تمہارے من میں اس بات کا سندیہہ ہوا ہوگا کہ دنیا میں سب جیو استری سے پیدا ہوتے ہیں اور دولت سے سب طرح کا سُکھ ملتا ہے جو ان دونوں کو چھوڑ دے تو دنیا کا کام کس طرح چلے اس کا حال میں تم سے کہتا ہوں سنو کہ ہم نے دولت اور استری کو چھوڑ دینا گرہستھ آشرم کے واسطے نہیں کہا ہے بلکہ جو لوگ گرہستی چھوڑ کر پرمیشور کے نام پر سادھو اور بیراگی اور سنیاسی ہوکر بن یا تیرتھوں میں رہ کر جنم اپنا پرمیشور کے دھیان اور یاد میں گزارتے ہیں اُن لوگوں کو دولت اور استری کی سنگت نہ کرنا چاہیئے اور جو آدمی گرہستھ آشرم اور اپنے برن میں رہ کر پرمیشور کا بھجن کرکے بھوساگر پار اُترا چاہے وہ اپنی بیاہتا استری سے خوبصورت یا بدصورت جیسی ہو اُسی سے پریت رکھ کر دوسری استری کا پرسنگ نہ کرے اور دوسری استری ملنے کے واسطے چاہنا نہ رکھ کر جتنا دھن تھوڑا یا بہت پرمیشور اُس کو دے اُتنے میں اپنا پروار پالن کرکے ادھرم اور پاپ کی اچھا نہ رکھے اور گرہستھ آشرم کو اُچت ہے کہ ہر روز دیوکرم اور پترکرم اور ٹھاکرجی کی پوجا اور سیوا کرکے اُن کو بھوگ لگا کر بھوجن کیا کرے اور پرمیشور کے اوتار لینے کی کتھا اور لیلا اور کیرتن سُن کر اُس میں اپنا دھیان لگائے رہے اور اپنے مقدور کے موافق سادھو سنت بیراگی اور براہمن کے کھانے اور کپڑے کی خبر لیا کرے اور جگیہ اور تپ اور دان اور برت وغیرہ جو کچھ اُتم کرم کرے اُس کا پھل پرمیشور کے نام پر ارپن کردے اور اپنے کل اور پروار کے لوگوں کو ایسا جانتا رہے کہ یہ سب میرے واسطے دنیا میں پاؤں کی بیڑی ہیں مجھ کو ایسی سامرتھ نہیں ہے جو اُن کے پھندے سے چھوٹ سکوں اس جال سے چھڑانے والے نارائن ہی ہیں اس طرح کا بچار اپنے من میں رکھ کر اوپر من سے اُن کی پالنا کیا کرے گرہستھ کو اپنا من برکت رکھنا چاہیئے اور بیراگی اور سنیاسی کو سنساری سُکھ کا چھوڑ دینا اُچت ہے اور ہر بھگت گرہستھ کے لچھن ہم تم سے کہتے ہیں سنو کہ جس طرح پانی میں کمل کا پھول پانی سے الگ رہتا ہے اُسی طرح ہر بھگت گرہستھ بھی ظاہر میں گرہستھی میں رہ کر من اپنا سنساری مایا سے دُور رکھے اور من اپنا پرمیشور کے دھیان میں لگائے رہے تو ایسا گرہستھ بھی مرنے کے بعد سورج منڈل میں ہوکر بیکنٹھ کو جاتا ہے۔ اب اگیان گرہستھوں کے لچھن سنو کہ وہ لوگ دیوتا اور پتر اور پوجا اور سیوا اور دان اور پُن کچھ نہ جان کر پرمیشور کے بھجن اور اسمرن اور کتھا اور کیرتن میں پریت نہیں رکھتے صرف اپنا پروار پالتے اور اندریوں کو سُکھ دینے میں جنم اپنا گنواتے ہیں لیکن بغیر گیان اور بھجن اور بھگت پرمیشور کے اُن کو کچھ سُکھ اور آنند نہیں ملتا وہ لوگ مرنے کے پیچھے چندر منڈل میں ہوکر پترلوک کو جاتے ہیں کچھ دن وہاں رہ کر پھر سنسار میں جنم لے کر اپنے کرموں کا پھل پاتے ہیں اور اُترائن سورج کے نکلے پیچھے

دن کے وقت مرنے والا آدمی سورج منڈل میں ہو کر بیکنٹھ کو جاتا ہے اور دچھناین سورج کے کرشن پچھ میں رات
کے وقت مرنے والے آدمی چندر منڈل کی راہ سے دیولوک میں جاتے ہیں اور وہاں کا سکھ اپنے کرم کے موافق
بھوگ کر اُن کو پھر دنیا میں جنم لینا پڑتا ہے اور پاپی آدمی نرک میں رہنے کے بعد چوراسی لاکھ جون میں جنم پاکر دُکھ
بھوگتا ہے جب تک آدمی خواہش اور اندریوں کا سکھ نہیں چھوڑتا تب تک اُس کا شریر انگوٹھے کے برابر بنا رہ کر
آواگون میں پھنسا رہتا ہے اور مُکت ہو جانے سے وہ شریر اُس کا چھوٹ کر پھر سنسار میں جنم نہیں پاتا ہے
اور اے ماتا سوائے اِس کے اور ایک حال مُکت ہونے کا کہتا ہوں سُنو کہ میری راجسی بھگت کرنے والے
آدمی کئی جنم میں مُکت ہوتے ہیں اور ساتوکی بھگت کرنے والے مرنے کے بعد پہلے برہم لوک میں جاتے ہیں
اور میعاد ختم ہو جانے کے بعد وہاں سے گر کر دوسرے جنم میں مُکت پاتے ہیں اور نرگن بھگت کرنے والے آدمی
شریر چھوڑنے کے پیچھے سیدھے بیکنٹھ کو چلے جاتے ہیں سوائے اسکے اور تین راہ مُکت کی ہیں وہ بھی سُنو۔
ایک وہ آدمی جو اپنے برن کے موافق جیسا بید اور شاستر میں سب برنوں کا دھرم لکھا ہے کرم کر کے بُرے
کرموں سے بچا رہتا ہے دوسرے جو کوئی پرمیشور کی پوجا اور اپاسن پریم کے ساتھ کرتا ہے تیسرے وہ آدمی
جو پرمیشور کا چمتکار سب جیوؤں میں برابر دیکھ کر کسی سے دشمنی نہیں رکھتا ہے ایسے لوگ بھی مُکت پدوی پر
پہونچتے ہیں جس طرح اُوکھ کے رس سے مصری اور شکر اور گُڑ بنتا ہے تو جڑ ان تینوں کی اوکھ ہی ہے اسی طرح
بھگت اور پوجا اور جوگ آدمی کی الگ الگ راہ ہو کر ٹھکانا پہونچنے سب راہوں کا نارائن جی کے چرن ہی ہیں
اے ماتا گرہستھ یا برہم چاری یا بان پرستھ یا سنیاسی یا جوگی یا جتی کوئی ہو جس کو پرمیشور کے چرنوں میں پریت ہے وہ
مُکت کو پاتا ہے اور جو آدمی پرمیشور سے پریم نہیں رکھتا ہے اُس کے پچھلے جنموں کے پاپ اُدے ہوئے جانو
کہ امرت کو چھوڑ کر کھاری پانی سمدر کا پی کر اُس میں میٹھا سواد ڈھونڈھتا ہے جس طرح سور کو گھی شکر کھلاؤ تو
اُس کو اچھا نہیں لگتا ہے بشٹھا ہی اچھی لگتی ہے اسی طرح جس جگہ پرمیشور کی کتھا اور کیرتن ہر بھگت لوگ
کہتے ہیں اُس جگہ سے وہ ادھرمی اُٹھ جاتا ہے اور جہاں راگ اور رنگ اور چغلی اور بُرے کرم کرنے والوں کی
سنگت رہتی ہے وہاں خوشی سے من لگا کر بیٹھتا ہے - دوہا

تلسی پچھلے پاپ سے ہر چرچا نہ سُہاے	جیسے جُر کے جُور سے بھوجن کی رُچ جاے

اے ماتا میرے چرنوں میں پریت کرنے والے کا چت دُنیا کے بُرے کاموں سے جلد الگ ہو کر
اچھا بھلا اور بُرا اُس کو دکھلائی دیتا ہے اور میں نے یہ سب گیان جو تم سے کہا اُس کو اچھی طرح یاد رکھ کر کبھی
نہ بھولنا اِس گیان کو یاد رکھنے کے تم کو یہ بان چھوڑنے اور کردم جی اور میرے بچھڑنے کا دُکھ نہ جان پڑے گا
اور کلجگ باسی یہ گیان سُن کر اسی کے موافق کرنے سے بھوساگر پار اُتر جاویں گے اور اس گیان کے پرتاپ
سے تم بھی مُکت پدوی پر پہونچو گی - دوہا

یہی گیان اپدیش کہ کہے سے چت لاے	بھوساگر سے پار ہوا نت ملین جدراے

تینتیسواں ادھیاے

جانا کپل دیوجی کا پورب کی دِشا میں اور مُکت ہونا دیوہوتی کا سرسوتی کے کنارے بیٹھکر

میترے رکھیشور نے کہا کہ اے بدرجی یہ سب گیان دیوہوتی نے سُن کر کپل دیوجی کو ڈنڈوت کر کے بنتی کی کہ اے دینا ناتھ تمھارے گیان اُپدیش کے پرتاپ سے مجھ کو سنساری مایا اور موہ کردم جی کے بجوگ کا دُکھ سب چھوٹ گیا اور آپ ایسے جگت کے کرتا ترلوکی ناتھ نارائن جی نے میرے گرہ میں باس کیا اس لیے میرا گیان چھوٹ کر اب مجھ کو گرہستی کی اِچھا نہیں رہی مہاپرلے ہونے کے وقت برہمادک دیوتا آپ کی مایا میں سما کر ناش ہو جاتے ہیں اور وہ مایا تمھارے روپ میں مل کر رہتی ہے اور آپ ابناشی پُرش بالک روپ انگوٹھے کے برابر ہو کر اکیلے برگد کے پتے پر چھیر سمدر میں شیَن کرتے ہیں اور اوتار دھارن کرنا آپ کا کیول اپنی اِچھا ہی سے ہے آپ جس وقت جیسا روپ چاہتے ہیں ویسا ہی دھارن کر لیتے ہیں جس طرح پہلے آپ نے باراہ اور ہنس اور کچھ اور نرسنگھ اور باون آدک اوتار اپنی اِچھا سے دھارن کیا اور اپنا سروپ اور لیلا ہر بھکتوں کو دکھلانے اور سُکھ دینے کے پیچھے بکنیٹھ کو چلے گئے تھے اُسی طرح اب بھی آپ نے کرپا اور دَیا کر کے میرے گرہ سے پرگٹ ہو کر مجھ کو گیان سکھلایا اور گیان روپی دوا دے کر سنسار روپی بھاری روگ میرا چھُڑا دیا اتنی کتھا سنا کر میترے رکھیشور نے کہا کہ اے بدرجی یہ سب اَستُت دیوہوتی کی سُن کر کپل دیوجی بولے کہ اے ماتا تم اس سورج روپی گیان کو بہت اچھا جان کر ہر کسی سے مت کہنا اور ہمیشہ یاد رکھنا جس طرح سورج کے پرکاش سے اندھ کار مٹ جاتا ہے اسی طرح یہ گیان یاد رکھنے سے آدمی کی اگیانتا مٹ جاتی ہے اور گرو اور براہمن اور سادھ اور بیشنو اور ہر بھکتوں کو یہ گیان سُنانا اور ادھرمی اور مورکھ اور چور اور لالچی اور جھوٹے اور چغلخور سے مت کہنا اور جو آدمی گرو اور پرمیشور سے بمُکھ رہ کر دوسرے کا اُپکار نہ مانے اور گرو کی بات کا یقین نہ کرے اُس کو بھی یہ گیان نہ سُنانا ادھرمی اور مورکھ لوگوں کو گیان سکھلانا کیسا ہوتا ہے جیسے کوئی رسائن یعنی سونا بنانے کی راکھ پانی میں ڈال دے یہ بات کہکر کپل دیوجی بولے کہ اے ماتا اب میں گنگا ساگر کو جاتا ہوں تم کو جس چیز کی چاہنا ہو مانگ لو یہ بات سُن کر دیوہوتی نے کہا کہ اے مہاراج جس کے تمھارے برابر بیٹا پیدا ہو اُس کو پھر کس چیز کی چاہ رہے گی یہ بات اپنی ماتا سے سُن کر کپل دیوجی پورب دشا کو چلے گئے اور دیوہوتی نے من اپنا سنساری مایا سے برکت کر کے بمان وغیرہ کو اُسی جگہ چھوڑ دیا اور سرسوتی کنارے بیٹھ کر نارائن جی کے چرنوں کا دھیان اور اُن کے نام کا اسمرن اپنے سچے من سے کرنے لگی دھیان کرتے کرتے بدن اُس کا پانی کی طرح بہہ کر سرسوتی ندی میں مل گیا اور چیتن آتما مکت پدوی پر پہونچا اور جب کپل دیوجی سمدر کنارے گنگا ساگر پر پہونچے تب سمدر نے بدھ کے ساتھ اُن کی پوجا اور پرکرما اور اَستُت کر کے اُن کو بیٹھنے کے واسطے آسن دیا تب وہ اس واسطے وہاں بیٹھ کر جوگ ابھیاس کرنے لگے جس میں

کلجگ باسی لوگوں کو جو جوگ اور تپ نہیں کر سکیں گے میرے درشن سے جوگ ابھیاس کا پھل ملے سو یہ استھان کپل دیو من کے بیٹھنے کا کلکتہ شہر کے پاس گنگا ساگر میں ابتک موجود ہے بہت لوگ اُن کے درشن کے واسطے کلکتہ کی راہ سے وہاں جاتے ہیں اور کپل دیو جی نے وہاں بیٹھ کر شک نام رکھیشور آدک کو سانکھیہ جوگ گیان پڑھایا تھا اتنی کتھا سنا کر شکدیو جی نے کہا کہ اے راجا جو سانکھیہ جوگ گیان کپل دیو جی نے دیوہوتی سے برنن کیا تھا وہی گیان میں نے تم کو سُنایا اور سانکھیہ جوگ کا تتو (سار) یہی ہے کہ آتما کو ابناشی اور اپنے شریر کا ناش سمجھ کر من اپنا سنساری مایا میں نہ لگاوے اور میترے جی نے بدرجی سے کہا کہ میں نے کپل دیو اوتار کی کتھا تم کو سُنائی جو کوئی اُس کو سچے من سے کہے یا سُنے وہ آدمی دُنیا میں چاہا ہوا پھل پاکر انت سمے مکت پدوی کو پاویگا

	دوہا	
کردم ہوتے ات سرس کست جیو ابھمان		تجت نہ ٹوٹی جھوپڑی کردم بچے بمان

اسکندھ چوتھا

دچھ پرجاپت کی جگیہ میں ستی جی کا تن تیاگ کرنا اور ہماچل پربت کے یہاں پاربتی نام سے جنم لینا اور دھرو بھگت اور راجا پرتھو کی کتھا

پہلا ادھیائے

پیدا ہونا اور تپ کرنا اترمُن کا اور جنم لینا چندرما اور دتاترے اور دُرباسا رکھ کا اترمُن کے یہاں

	دوہا	
نرنارائن گرا پت بیاس دیوُ شک دیو		بار بار بنوؤں تھیں ہرد نگھن بدھ دیو

میترے رکھیشور نے کہا کہ اے بدرجی اب ہم سنسار پیدا ہونے کا حال کہتے ہیں سنو کہ برہما جی سے مرتچ نام بیٹا پیدا ہوا اُس سے کشپ اور کلا نام دو بیٹے پیدا ہو کر اُس سے آگے بہت سنتان ہوئی جس کا حال چھٹے اسکندھ میں آوے گا اب میں سوایمبھومن کی اولاد کا حال کہتا ہوں سنو کہ راجا سوایمبھومن کے دیوہوتی وغیرہ تین بیٹی اور اُتان پاد اور پریبرت نام دو بیٹے پیدا ہوئے دیوہوتی کا بواہ کردم رکھیشور سے ہوا جس کے یہاں کپل دیو بھگوان نے اوتار لیا تھا اُن کا حال میں کہہ چکا اب دونوں بیٹیوں کا حال سُنو کہ ایک بیٹی کا بواہ دچھ پرجاپت سے اور دوسری لڑکی کی شادی رُچ پرجاپت سے جب سوایمبھومن نے کر دی تب

رُچ پرجاپت کے اُس استری سے اتر نام بیٹا پیدا ہوا اور اتر سے تین بیٹے ہوئے اتنی کتھا سُن کر بدُر جی
نے میترے رکھیشور سے کہا کہ اے مہاراج اتر کے بیٹوں کے پیدا ہونے کا حال کہیے تب میترے جی نے
کہا کہ اے بدُر جی اتر نے بھی برہما جی کی آگیا سے دنیا پیدا کرنے کی اِچّھا کر کے من میں ایسا بچار کیا کہ میرے
ہونے کو بھی سنساری جیو پیدا کرتے ہوں گے اس واسطے پہلے پرمیشور کا تپ کر کے پیچھے سے سنتان پیدا
کروں جس میں اولاد دھرماتما ہو ایسا بچار کر اترمُن اپنی استری اَن سویا سمیت تپ کرنے لگے لیکن کسی دیوتا
کا نام نہ لیکر کرتا کہہ کر تپ کرنے لگے جب سولہ برس تپ کرتے ہوئے بیت گئے تب برہما اور بشن اور مہادیو جی
تینوں دیوتاؤں نے آکر اترمُن کو درشن دیا اترمُن نے تینوں دیوتاؤں کی بہت پوجا اور استت کر کے کہا کہ
اے مہاراج میں نے تو ایک دیوتا کا تپ کیا تھا آپ تینوں دیوتاؤں نے کس واسطے مجھ کو درشن دیا اب
میں اپنی کامنا کس سے مانگوں یہ بات سُن کر بشن جی نے اترمُن کو یہ جواب دیا کہ تم تپ کرتے وقت کرتا کا نام
لیتے تھے سو ہم تینوں کرتا ہیں ایک ایک کام اُتپت اور پالن اور ناش دنیا کا کرتے ہیں اور ہم لوگوں نے
نرنکار جوت کی اِچّھا سے جنم لیا ہے اور وہ نرگن نرنکار کچھ روپ اور ریکھا نہ رکھ کر کسی کو اپنا درشن نہیں دیتے
اور اُن کو کوئی آنکھ سے دیکھ نہیں سکتا لیکن سب کام دنیا کا اُن کی آگیا سے ہو کر ہم لوگ اپنے اپنے کام پر
جس کا برنن اوپر ہو چکا ہے اُن کی طرف سے موجود ہیں جو تم کو اِچّھا ہو ہم لوگوں سے بردان مانگ تو ہم تم کو
دیں گے یہ بات سنتے ہی اترمُن نے ڈنڈوت کر کے اُن سے کہا کہ اے مہاراج میں بھاگوان اور دھرماتما
سنتان چاہتا ہوں تب برہما اور بشن اور مہادیو جی اترمُن کو اُن کی اِچّھا کے موافق بردان دے کر اپنے اپنے
لوک کو چلے گئے اور اترمُن کے یہاں دتاترے تو بشن بھگوان کی کرپا سے اور دُرباسا شری مہادیو جی کے
آشرباد سے اور چندرما برہما جی کی دیا سے ان تینوں نے جنم لیا اُن میں دُرباسا بڑے کرودھی آنکھ کھولے
ہوئے پیدا ہوئے پھر دُرباسا اور دتاترے اور چندرما سے بہت اولاد ہوئی اُن کے نام سنسکرت بھاگوت میں
لکھے ہیں اتنی کتھا سُنا کر میترے رکھیشور نے کہا کہ اے بدُر جی یہ سوایمبھو من کی دوسری لڑکی جو رُچ پرجاپت کے ساتھ
بیاہی گئی تھی اُس کی سنتان کا حال تم کو سُنایا اب تیسری لڑکی جو دچھ پرجاپت کے ساتھ بیاہی گئی تھی اُس کی
سنتان کا حال سنو کہ دچھ پرجاپت کی اُس استری سے ساٹھ لڑکیاں پیدا ہو کر اُن میں ستی نام لڑکی کا بیاہ
شری مہادیو جی سے ہوا تھا ۔

دوسرا ادھیائے

بُرا ماننا دچھ پرجاپت کا مہادیو جی سے اور شاپ دینا شری مہادیو جی کو

بدُر جی نے اتنی کتھا سُن کر میترے رکھیشور سے پوچھا کہ اے مہاراج ستی جی نے اپنا تن کس طرح تیاگ دیا تھا

اس کا حال برنت کیجیے میرے رکھیشور نے کہا کہ ستی جی کا بیاہ ہونے کے بعد ایک دن مہادیو جی بہت دیوتا
اور رکھیشوروں سمیت برہما جی کی جگیہ کرنے کی سبھا میں بیٹھے تھے اُس وقت دچھ پرجاپت وہاں پر آئے تو سب نے
اُن کو بڑے آدر بھاؤ سے بٹھلایا لیکن اُس وقت مہادیو جی جو اپنی آنکھ بند کیے ہوئے پرمیشور کے دھیان میں
ڈوبے ہوئے تھے نہیں اُٹھے اور مہادیو جی نے دچھ پرجاپت کو ڈنڈوت بھی نہ کی اس لیے دچھ نے کرودھ کر کے
کہا کہ ان کو لوگ گیانی اور تپسی اور ست بادی جو کہتے ہیں سو جھوٹ ہے ان کا نام دیوتاؤں نے برتھا مہادیو
رکھا ہے ہم نے بھول کر برہما جی کے کہنے سے اپنی بیٹی کا بیاہ مہادیو جی سے جو ایک لوکپال کے برابر بھی کیا
یہ اس بیاہ کے لائق نہ تھے میری لڑکی بیاہنے سے دیوتاؤں میں ان کی عزت بڑھ گئی اس سبب ان کو ایسا
غرور پیدا ہوا کہ میرے داماد ہو کر مجھے ڈنڈوت بھی نہیں کرتے میں نے ستی ایسی لڑکی مہا سندری اور مرگ نینی
مہادیو ایسے بھوتوں کے راجا کو جو دن رات مرگھٹ پر بیٹھے رہتے ہیں بیاہ دی جس طرح کوئی آدمی شودر کو بید
پڑھا دے یہ درچن کہنے کے پیچھے دچھ پرجاپت نے اسی سبھا میں کھڑے ہو کر برہما جی دچھ دیوتا اور رکھیشوروں
کے سامنے مہادیو جی کو یہ شاپ دیا کہ آج سے کوئی جگیہ میں مہادیو جی کا حصہ نہ نکالے شری مہادیو جی یہ شاپ
سننے پر بھی کچھ جواب نہ دے کر اسی طرح چپ چاپ پرمیشور کے دھیان میں بیٹھے رہے جب دچھ پرجاپت ایسا
شاپ دے کر اپنے گھر چلا گیا تب نندی گن نے بچار کیا کہ دیکھو اس براہمن نے ہمارے سوامی شیو شنکر بھولا ناتھ
کو بے اپرادھ ہی شاپ دیا ہے اس سبب میں بھی براہمن کو شاپ دوں گا ایسا بچار کر نندی گن نے سب
سبھا والوں کو سنا کر کہا کہ اے دچھ میں تجھ کو اور سب براہمنوں کو یہ شاپ دیتا ہوں کہ براہمن لوگ بید اور پران
پڑھنے پر بھی اپنے پرلوک کا سوچ نہ رکھیں اور اپنے جپ تپ پوجا پاٹھ کا پھل آدمی کے ہاتھ بیچا اور روپیہ
لے کر بیچیں اور بغیر پالاگن کے سب کو اسیس دیویں اور سب جگہ بھوجن کریں دھرم ادھرم کا بچار نہ کریں یہ
شاپ نندی گن کا سن کر بھرگ رکھیشور نے جو اس سبھا میں بیٹھے تھے کہا کہ اے نندی گن تم نے دچھ پرجاپت نام
ایک براہمن کے اپرادھ کرنے کے بدلے میں سب براہمنوں کو برتھا شاپ دیا اس لیے میں بھی مہادیو جی کے
بھگت اور سیوکوں کو شاپ دیتا ہوں کہ وہ لوگ شراب پی کر پرلوک کا ڈر نہ رکھیں اور اپنے بدن میں راکھ مل کر
کانوں میں بڑا بڑا چھید کریں اور مہادیو جی کی طرح جوگیوں کا بھیس بناویں اور پوجا اور پاٹھ کرنے کا پھل اُن کو نہ ملے
جب شاپ ہو چکا تب دچھ پرجاپت اپنے مکان پر آئے اور مہادیو جی بھی یہ جھگڑا نندی گن اور بھرگ رکھیشور کا
دیکھتے ہی نندی بیل پر چڑھ کر کیلاس کو چلے گئے اور سمادھ لگا کر پرمیشور کا دھیان کرنے لگے اور سب دیوتا اور
رکھیشور آدک بھی یہ حال دیکھنے سے اُداس اور دُکھت ہو کر اپنے اپنے گھر چلے گئے اور دچھ پرجاپت نے اپنے
گھر پہنچ کر یہ بچار کیا کہ میں نے دیوتا اور رکھیشوروں کی سبھا میں ایسا شاپ دیا کہ کوئی مہادیو جی کا بھاگ جگیہ میں
نہ نکالے لیکن اس بات کو پہلے مجھی کو شروع کرنا چاہیے جب میں اپنے گھر جگیہ کر کے سب دیوتا اور رکھیشوروں
اور براہمنوں کو بُلا کر مہادیو کا بھاگ جگیہ میں نہ دوں گا تب زیادہ اپمان ہو کر کوئی آدمی بھی اُن کا بھاگ جگیہ میں

نہ نکالے گا ایسا بچار کر دچھ پرجاپت نے اپنا تیج اور پرکاش بڑھنے کے واسطے جگیہ کی تیاری کر کے سب دیوتا اور دیت اور رکھیشور اور تپسی اور گندھرب اور کنر وغیرہ کو نیوتا بھیج دیا -

تیسرا ادھیائے

جانا سب دیوتا اور گندھرب آدک کا اپنے اپنے بمانوں پر چڑھ کر دچھ پرجاپت کی جگیہ میں اور دیکھنا ستی جی کا کیلاس پربت سے

میترے جی بولے کہ اے بدرجی جب دچھ پرجاپت کے نیوتا بھیجنے سے سب دیوتا اور دیت رکھیشور منیشور براہمن گندھرب کنر وغیرہ سب اپنی اپنی استریوں سمیت اچھا اچھا گہنا اور کپڑا پہنے اور تیاری کرنے کے بعد اچھے اچھے بمانوں پر چڑھ کر ہنستے کھیلتے گاتے بجاتے دچھ کے جگیہ میں نیوتا کھانے چلے تب ستی جی نے کیلاس پربت پر مہادیوجی کے پاس بیٹھے ہوئے اُن کے جانے کی آواز سُن کر لوگوں سے پوچھا کہ آج آکاش مارگ میں بھیڑ دکھلائی دینے کا کیا سبب ہے یہ بات سُن کر مہادیوجی کے گن بولے کہ تمھارے پتا دچھ پرجاپت کے یہاں جگیہ ہے اس سے سب دیوتا اور رکھیشور آدک اپنی اپنی استریوں سمیت وہاں نیوتا کھانے جاتے ہیں یہ سُنتے ہی ستی جی نے من میں اُداس ہو کر کہا کہ دیکھو میرے باپ نے اپنی جگیہ میں اور اور لوگوں کو نیوتا بھیجا اور مجھ کو اور مہادیوجی سوامی کو نہیں بُلا کر میرا اپمان کیا جو کام کاج کی بھیڑ میں وہ بھول گئے ہوں گے تو ماتا پتا اور گرو اور ستر کے گھر اتسو ہوتے پر بِنا بلائے بھی جا کر کام اور ٹہل کرنا چاہیئے اس میں کچھ اپمان نہو گا اس لیے وہاں جا کر سب سے مل بھینٹ کر آنند دیکھنا چاہیئے اور میرے نہ جانے سے دیوتا آدک کی استریاں وہاں اکٹھی ہو کر آپس میں کہیں گی کہ کیا بھید ہے جو دچھ پرجاپت نے ستی جی کو نہیں بُلایا اس میں میرے ماتا پتا کی نام دھرائی ہوگی اور میرا اپمان ہو کر مرتے دم تک اس بات کا پچھتاوا من میں رہے گا ایسا بچار کر ستی جی نے مہادیوجی سے بنے کیا کہ اے مہاپربھو میرے پتا کی جگیہ میں سب دیوتا آدک اپنی اپنی استری ساتھ لے کر نیوتا کھانے جاتے ہیں جو میرے ماتا اور پتا نے کام کاج کی بھیڑ میں بھول کر آپ کو اور مجھ کو نہیں بُلایا تو میرا اور اُن کا ایک واسطہ ہے بنا بُلائے جانے میں کچھ لاج نہیں ہے سسر کو باپ اور گرو کے برابر جان کر بغیر بُلائے بھی اُس جگیہ میں جانا اُچیت ہے وہاں میری سب بہن اپنے اپنے پت کے ساتھ آویں گی مجھ کو بہت دنوں سے یہ ابھلاکھا تھی کہ کوئی کام خوشی کا میرے باپ کے گھر ہو تو میں بھی وہاں تمھارے ساتھ جاؤں آپ دیا کر کے مجھ کو اپنے ساتھ لے کر وہاں چلیے سب سے بھینٹ ہو کر بڑا آنند دکھلائی دے گا یہ بات ستی جی کی سنتے ہی مہادیوجی نے پرجاپت کی دشمنی کا سب حال سنا کر کہا کہ اے ستی جی تمھارا باپ ہم سے دشمنی رکھتا ہے جو وہ ہم سے بُرا نہ مانتا تو بغیر بُلائے بھی ہم چلے جاتے اور جو بغیر بلائے اُس کے یہاں جاویں اور وہ ہم کو دیکھ کر آدر نہ کرے یا

اُو پنا منہ پھیر لیوے یا کوئی کٹھور بچن کہے تو اُس میں اچھا نہ ہوگا کس واسطے کہ تیر اور تلوار کے گھاؤ تو مرہم سے بھی
اُو چھے ہو جاتے ہیں مگر زبان کا گھاؤ جو کسی کے دُر بچن کہنے سے کلیجے میں پڑ جاتا ہے وہ کسی طرح اچھا نہیں ہوتا
اُس کا علاج ملنا مشکل ہے اس لیے ہم تمھارے پتا کی جگیہ میں نہیں جائیں گے جب مہادیو جی نے جانا
منظور نہیں کیا تب ستی جی بنتی کر کے بولیں کہ اگر آپ نہیں جاتے تو مجھ کو آگیا دیجیے مجھ کو اپنے ماتا اور پتا کے
گھر بغیر بلائے جانے میں کچھ شرم نہیں ہے یہ بات سُن کر مہادیو جی نے کہا کہ اے ستی جی دچھ پرجاپت اپنے
راج اور دولت کے غرور میں بھرا ہوا ہے ہماری دشمنی سے تمھارا بھی اپمان کرے گا تب تم بہت دُکھ اُٹھاؤ گی اور
تمھارا نرادر ہونے سے ہم کو بھی کرودھ پیدا ہوگا ہماری جان میں تمھارا جانا کسی طرح اچھا نہیں ہے پرمیشور کی
اِچھا سے ستی جی نے اُن کے سمجھانے پر بھی نہ مان کر پھر مہادیو جی سے کہا کہ میرے وہاں نہ جانے سے میری
ساتھ بہنوں کے نزدیک میرا انادر ہوگا اور وہ مجھ کو طعنہ ماریں گی اس لیے میرے بغیر گئے بات نہیں بنتی ہے
مجھ کو آگیا دیجیے کہ میں جلد جاؤں شیو جی نے یہ بات سنتے ہی اپنے من میں بچار کیا کہ دیکھو آج تک ستی جی نے
کوئی کام ہماری آگیا کے بغیر نہیں کیا تھا اور آج یہ جانے کے واسطے ایسا ہٹھ کر کے ہمارا کہنا نہیں مانتی
ہیں اس سے ہم کو جان پڑتا ہے کہ ان کو وہاں جانے میں اچھا نہ ہوگا ہونہار پربل ہو کر پرمیشور کی اِچھا میں
کسی کا کچھ بس نہیں چلتا یہ بچار کر مہادیو جی نے ستی جی سے کہا کہ تم چاہو چلی جاؤ تمھاری خوشی مگر اسکا پھل دیکھو گی۔

چوتھا ادھیاے

جانا ستی جی کا اپنے پتا کے گھر اور تن تیاگ کرنا اُسی جگیہ میں

میترے جی بولے کہ اے بدر جی جب شیو جی کے منع کرنے پر بھی ستی جی اپنے پتا کے گھر چلنے لگیں تب مہادیو جی نے
کئی گن اپنے اس بچار سے اُن کے ساتھ کر دیے کہ دیکھیں وہاں کیا دشا ہوتی ہے اور ستی جی کے جو کھلونے اور
پٹاری وغیرہ تھیں اُسے بھی گنوں کے ہاتھ بھیج دیا جس میں ستی جی کے تن تیاگ کرنے کے بعد وہ سب چیزیں
دیکھ کر ہکو سوچ نہ ہو جب ستی جی دچھ پرجاپت کی جگیہ میں پہونچیں تب دچھ پرجاپت ستی کو دیکھتے ہی منہ اپنا پھیر کر
اُن سے کچھ نہ بولا یہ دشا اپنے باپ کی دیکھ کر ستی جی بڑے سوچ سے اپنے من میں کہنے لگیں کہ دیکھو میں نے
بُرا کام کیا جو مہادیو سوامی کی آگیا بنا یہاں چلی آئی جیسا اپنے پت کا کہنا نہ مانا ویسا پھل آنکھوں سے دیکھا
اب کوئی ایسا بہانہ اور سبب ہو جائے جس میں جلد یہاں سے پھر شو جی کے پاس چلی جاؤں سوا ستی کی
ماتا اور جتنی استریاں اُس جگیہ استھان میں آئی تھیں دچھ پرجاپت کے بُرا ماننے کے ڈر سے کوئی ستی جی کے ساتھ
پریت پوربک نہیں بولیں ستی جی یہ حال دیکھ کر دُکھ کے سمدر میں ڈوبی ہوئی جگیہ شالا میں بیٹھی تھیں جب آہُت
دینے کا وقت آیا اور جگیہ کرانے والوں نے دچھ سے مہادیو جی کے نام پر آہُت دینے کے واسطے پوچھا

تب دچھ پرجاپت نے شیوجی کو دُربچن کہہ کر اُن سے کہا کہ ہم نے دیوتا اور رکھیشوروں کی سبھا میں مہادیوجی کو شاپ دیا ہے کہ کوئی جگیہ میں اُن کا بھاگ نہ نکالے اس لیے تم مہادیوجی کے نام پر آہُت مت دو ستی جی یہ دُربچن سُن کر اور شیوجی کا بھاگ نہ دیکھنے سے جگیہ شالا کے دکھن طرف میں بیٹھی ہوئی کرودھ سے بھر گئیں جب اُن سے وہ کرودھ رُد کا نہیں گیا تب اُنھوں نے دچھ سے کہا کہ اے پتا اگیان تم شیوجی کی بڑائی اور مہما نہیں جانتے وہ سب دیوتاؤں سے بڑے ہیں کسی کے ساتھ دشمنی نہیں کرتے تم برتھا اپنی اگیانتا سے بغیر سمجھے اُن کے ساتھ بَیر رکھتے ہو مہاتما لوگ گن کو لیتے ہیں اوگن کی طرف نہیں دیکھتے اور شیوجی سب گنوں سے بھرے ہوئے صرف دنیا کے لوگوں کو دکھلانے کے واسطے اپنا روپ بھیانک بنائے رہتے ہیں اُسی کو تم نے دیکھا اور اُن کے گنوں کو نہیں جانا سنک آدک اور نارد آدک اُن کے چرنوں کا دھیان اپنے ہردے میں رکھتے ہیں تمھاری پدوی ایسی نہیں ہے جو تم اُن سے برابری کر سکو تم اُن کو جو تینوں لوک کے جیوؤں میں سریشٹھ ہیں سبھا میں بیٹھ کر دُربچن کہہ کر اور کرتے ہو ایسا نہ چاہیے اور تمھیں کیا کہوں تم میرے پتا ہو لیکن میں تمھارے آگے کرودھ میں یہ تن اپنا چھوڑے دیتی ہوں جس میں تم ایسے ادھرمی اور اگیانی کے ساتھ شیوجی کا نام رہے تم کو اُنکے ساتھ ناحق دشمنی کرنے کا حال جان پڑے گا یہ بات کہہ کر ستی جی نے اُس جگہ اُتر منہ بیٹھ کر تن اپنا جوگ ابھیاس کی آگ سے جلا دیا جب شیوجی کے گنوں نے جو ساتھ آئے تھے یہ حال ستی جی کا دیکھا تب کرودھ کر کے اپنے اپنے ہتھیار لیکر چاہا کہ جو لوگ یہاں ہیں اُن کو مار پیٹ کر کے دچھ پرجاپت کی جگیہ بگاڑ ڈالیں اُس وقت بھرگ رکھیشور نے جو اُس سبھا میں بیٹھے تھے اُن گنوں کی اِچھا جان کر جگیہ کی رچھا کرنے کے واسطے کچھ منتر پڑھ کر اگنی کنڈ میں جیسے آہُت ڈالی ویسے ہی اگن پرش اور بیتال اور بہت سے شخص اُس کنڈ سے نکل کر بولے کہ اے رکھیشور ہم کو جو آگیا ہو وہ کریں تب بھرگ رکھیشور نے کہا کہ مہادیوجی کے گن یہ جگیہ مٹانا چاہتے ہیں تم لوگ ان کو باہر نکال دو یہ بات سنتے ہی اُن تینوں نے مہادیوجی کے گنوں کو دھکا دے کر جگیہ شالا سے باہر نکال دیا۔

پانچواں ادھیاے

مہادیوجی کے پاس نارد مُن کا آنا اور ستی جی کے تن چھوڑنے اور گنوں کے نکالے جانے کا حال کہنا

میترے جی نے بِدُر جی سے کہا جس وقت ستی جی نے تن اپنا تیاگ کیا اور مہادیوجی کے گن سبھا سے نکالے گئے اُسی وقت نارد مُن یہ سب حال دیکھ کر شیوجی کے پاس کیلاس پربت پر پہونچے شیوجی نے نارد مُن کو دیکھتے ہی ڈنڈوت کر کے بڑے آدر بھاؤ سے بٹھال کر پوچھا کہو مُن ناتھ کہاں سے آنا ہوا نارد جی نے کہا کہ

اے مہاراج آپ کو یہ بات معلوم ہے یا نہیں کہ آج ستی جی نے دچھ پرجاپت کی جگیہ میں آپ کی نندا
سننے سے تن اپنا تیاگ کر دیا اور بھرگ رکھیشور کے منتر پڑھنے سے آپ کے گن لوگ بھی نرادر ہو کر اُس
سبھا سے نکالے گئے اس کی کچھ تدبیر کرنا چاہیئے ایسا کہہ کر نارد مُن چلے گئے اور شیو جی نے ستی جی کا مرنا
سنتے ہی کرودھ کر کے اپنی جٹا کا بال نوچ کر جیسے پرتھوی پر پٹکا ویسے ہی ایک شخص بیر بھدر نام مہابلی اُس جٹا
سے پیدا ہو کر ہاتھ جوڑ کر بولا کہ مجھے جو آگیا ہو سو کروں شیو جی نے اس کو دیکھ کر کہا کہ تو ابھی بہت جلد دچھ پرجاپت
کی جگیہ میں چلا جا اور سر اُس کا کاٹ کر اگن کنڈ میں ڈال دے اور جو لوگ اُس سبھا میں بیٹھے ہوں اُن سب کو
وہاں سے باہر نکال دے یہ بات سنتے ہی بیر بھدر جس کا بدن پہاڑ کی طرح بڑا تھا ترشول باندھے ہوئے بھوت
پریت کی فوج ساتھ لے کر وہاں سے چلا اور ساعت بھر میں جگیہ شالا میں پہونچ گیا اور دچھ پرجاپت کا سر
کاٹ کر اگن کنڈ میں ڈال دیا اور بھرگ رکھیشور کی داڑھی نوچ ڈالی اور دیوتا اور رکھیشور اور گندھرب اور کنئر
اور براہمن لوگ جو اس سبھا میں تھے اُن کو مار پیٹ کر سب کا انگ بھنگ کر ڈالا اور وہاں سے سب لوگوں کو
باہر نکال کر جگیہ شالا کا مکان توڑ کر ہوم وغیرہ جگیہ کا سب سامان پھینک دیا جب سر کاٹنے پر بھی دچھ پرجاپت کا
پران نہیں نکلا تب مارے مکوں کے اُسے مار ڈالا اُس وقت جتنے استری پرش دچھ کے یہاں نیوتا کھانے آئے تھے
سب گھبرا کر باہر نکل بھاگے اور آپس میں کہنے لگے کہ دیکھو دچھ مہا مورکھ نے مہادیو جی مہاتما پرش کا جو سب
دیوتاؤں میں سریشٹھ ہیں جیسا اپمان کیا ویسا پھل پایا اسی طرح سب چھوٹے اور بڑے دُکھ پا کر دچھ کو گالیاں
دینے لگے اور جب بیر بھدر نے سب جگیہ کو بدھونس کر کے شیو جی کے پاس آ کر سب حال کہا تب بھولا ناتھ نے
ستی جی کا مرنا پرمیشور کی اچھا پر سمجھ کر کرودھ اپنا تھما کیا اور وہ آنند مورت پھر پرسن چت بیٹھ کر اپنے چیلوں کو گیان
سکھلانے لگے اور لشن بھگوان اور برھما جی انترجامی پہلے سے جگیہ بدھونس ہونے کا حال جانتے تھے اسلیے
دونوں وہاں نہیں گئے تھے ۔

چھٹواں ادھیاے

جانا بھرگ اور رکھیشور اور دیوتاؤں کا برھما جی کے پاس اور کہنا حال بیر بھدر کا

میترے رکھیشور نے کہا کہ اے بدر جی جب بیر بھدر نے بھرگ اور دیوتا آدک کو مار پیٹ کر کے جگیہ شالا
سے باہر نکال دیا تب سب کسی نے روتے ہوئے برھما جی کے پاس جا کر اپنا اپنا حال اُن سے کہا برھما جی
اُن کا حال سُن کر بولے کہ تم لوگوں نے بہت بُرا کام کیا جو جگیہ میں بیٹھ کر شیو جی کی نندا اپنے کانوں سے سنتے رہے
اور مہادیو جی کا بھاگ جگیہ میں سے بند کر کے اپنا اپنا انش تم لوگوں نے لیا ایسا ادھرم کرنا تم کو مناسب نہ تھا
جیسا کچھ اپرادھ شیو جی کا تم نے کیا ویسا پھل پایا سنو مہادیو جی سب دیوتا بلکہ تینوں لوک کے جیووں میں سریشٹھ

اور پرمیشور کے برابر ہیں اُن کا کچھ میں نہیں کر سکتا تم سب کوئی میرے ساتھ اُنھیں کی شرن میں چلو کہ میں منتی اور
استت کر کے تمھارا اپرادھ اُن سے چھما کراؤں یہ بات کہہ کر برھما جی سب دیوتا اور رکھیشوروں کو ساتھ لے کر
کیلاس پربت پر گئے اُس پہاڑ پر پتھر کی جگہ لعل و ہیرا اور پنا وغیرہ بہت طرح کے رتن ہو کر وہ پہاڑ ستر ہزار کوس
اونچا اور بارہ کوس کے گھیر میں ہے اور وہاں برگد وغیرہ بہت سے درخت لگے ہونے سے دھوپ کا پرکاش
نہیں ہوتا ہے اور ہمیشہ ٹھنڈی ہوا بنی رہتی ہے اور بہت طرح کے پھول ایسے لگے ہیں جن کی خوشبو کوسوں تک
اُڑتی ہے اور بہت طرح کے پھل بارھوں مہینے لگے رہتے ہیں جو امرت کا سواد دیتے ہیں اور وہاں پر تالاب اور
باولی اور نہر اور جھرنے پانی کے ایسے نرمل بھرے ہیں جن کے دیکھنے سے آنکھوں میں تراوٹ آتی ہے اور
تالاب اور باولی کے کنارے اچھے اچھے پنچھی مہا سندر میٹھی میٹھی بولی بولنے والے طوطا مینا کوکلا مور وغیرہ
بیٹھے ہوئے چہچہے مچاتے ہیں اور اس جگہ دیو کنیا اور گندھرب وغیرہ آکر جس چیز کی اچھا کرتے ہیں وہ مطلب
اُن کا پورا ہو جاتا ہے اور وہاں کی شوبھا دیکھ کر من اُنکا مگن ہو جاتا ہے اور وہ لوگ سیت گنگا میں جو دھارا
ہماچل پہاڑ سے گر کر وہاں آئی ہے اسنان کر کے خوش ہو جاتے ہیں اُسی پہاڑ پر ایک درخت برگد کا جو چار کوس
اونچا اور تین کوس چوڑا ہے اُس کے نیچے شری مہادیو جی جس وقت مرگ چھالا پر بیٹھے تھے نارد من اور سنکادک اپنے
اپنے چیلوں سمیت پرمیشور کے گن برنن کر رہے تھے اور جوگ اور تپ اور بید اپنا اپنا روپ دھارن کیے ہوئے
شیو جی کے سامنے رہ کر کوئی ایسی سامرتھ نہیں رکھتا تھا کہ دم مار سکے اسی وقت برھما جی سب رکھیشور اور دیوتاؤں
سمیت وہاں پر جا پہونچے شری مہادیو جی نے برھما جی کو دیکھتے ہی ڈنڈوت کر کے بڑے آدر بھاؤ سے جب اُن کو
اپنے پاس بٹھالا تب برھما جی شری مہادیو جی کو نمسکار کر کے اُن کے سامنے بیٹھے اور دیوتا آدک جو برھما جی کے ساتھ
گئے تھے شیو جی کو ڈنڈوت کر کے جتھا جوگ استھان پر چاروں طرف بیٹھ گئے مہادیو جی مہاتما کے من میں پرجاپت کی
دشمنی کا کچھ سوچ اور ستی جی کے تن تیاگ کرنے کا کچھ دکھ تھا وہ سب باتوں کو پرمیشور کی اچھا پر سمجھ کر اُس وقت
ہر چرچا میں مگن تھے کہ اُن کو اس بات کا کچھ دھیان بھی نہوا کہ برھما جی دیوتا آدک کا اپرادھ چھما کرانے کے واسطے
آئے ہیں اور بیر بھدر نے رکھیشور اور دیوتاؤں کو بھی مار پیٹا ہے اس واسطے شری مہادیو جی برھما جی کے آنے پر
بھی سب کسی سے ہر چرچا ہی کہتے رہے تب برھما جی نے شری مہادیو جی کی بہت استت کر کے اُن سے بنے کیا
کہ آپ سب دیوتاؤں کے مالک ہیں اس سے آپ کا نام مہادیو ہوا دچھ نے آپ کی پربھتائی نہ جان کر جیسا اپمان
آپ کا کیا ویسا پھل پایا اُس کے نرادر کرنے سے کچھ آپ کی بڑائی کم نہیں ہو گئی جس طرح کوئی آدمی چندرما پر تھوکے
تو وہ تھوک چندرما پر نہیں پڑتا اسی تھوکنے والے کے منہ پر گرتا ہے وہی حال دچھ کا ہوا آپ میرے بنے کرنے
سے دیال ہو کر دچھ کا اپرادھ چھما کیجئے اور دیوتا اور رکھیشور آدک جو اس سبھا میں تھے اُن کو آپ کے بیٹے بیر بھدر
نے بہت دکھ دیا کسی کا ہاتھ کسی کا پاؤں توڑ کر کتنوں کی آنکھ پھوڑ ڈالی ہے وہ لوگ بھی آپ کے ڈر سے گھبرائے
ہیں اس لیے اُن کو دھیرج دے کر ایسا اشیرباد دیجئے کہ جس میں اُن کا گھائل بدن اچھا ہو کر وہ لوگ جیویں کیونکہ

ہوجاویں اور دچھ پرجاپت جو مرگیا ہے پھر آپ کی کرپا سے جی اُٹھے اور اپنی جگیہ بدھ کے موافق پوری کرے اور سب دیوتا
اور رکھیشور لوگ بھی وہاں آکر اپنا اپنا بھاگ جگیہ میں پاویں اور آپ بھی میرے ساتھ وہاں چلیے میں نارائن جی کو
بھی بنتی کر کے وہاں لے آؤں گا اور جگیہ کرنے میں جو سا کلیہ بچ رہتی ہے وہی سا کلیہ آپ کا بھاگ ہوگا
یہ سب بات برھما جی کی سُن کر شیوجی نے کہا کہ میں کسی سے دشمنی نہیں رکھتا اور اگیانی کے کہنے کا کچھ بُرا نہیں مانتا
ستی جی کے پران دینے کا حال سُن کر مجھ کو بظاہر غصہ آگیا تھا دچھ پرجاپت اپنی کرنی کو پہونچا اور ستی جی کے
نصیب میں اسی طرح تن تیاگ کرنا لکھا تھا جو کچھ اچھا پرمیشور کی تھی وہ ہوئی اب جو کچھ آگیا دو وہ میں کروں
کیونکہ جو کوئی بڑوں کا کہنا نہیں مانتا وہ پیچھے سے دُکھ پاتا ہے۔

ساتواں ادھیائے

مہادیو جی اور برھما جی وغیرہ دیوتاؤں کا دچھ پرجاپت کی جگیہ شالا میں جانا

میترے جی بولے کہ اے بدُرجی جب کیلاس پربت سے مہادیو جی اور برھما جی سب دیوتا اور رکھیشوروں کو
ساتھ لے کر دچھ پرجاپت کے جگیہ شالا میں گئے اور جو دیوتا وغیرہ بیر بھدر کے ڈر سے بھاگ گئے تھے وہ بھی
وہاں پر آئے تب شری شیوشنکر بھولا ناتھ نے جن دیوتا اور رکھیشوروں کا بدن بیر بھدر کی مار پیٹ سے گھائل
ہوگیا تھا اُن کا بدن اپنی کرپا درشٹ سے اچھا کر دیا اور بھرگ رکھیشور کی داڑھی کے بال بکرے کی داڑھی
لگانے سے پھر اُسی طرح پر ہو آئی اُس وقت برھما جی نے شیوجی سے کہا کہ اے مہاراج دچھ پرجاپت کی
لوتھ جو پڑی ہے اُس کو بھی جلا دیجیے تب مہادیو جی بولے کہ دچھ پرجاپت کا سر تو اگن کنڈ میں جل گیا وہ
اب نہیں بن سکتا کہو تو جگیہ کے بکرے کا سر دچھ پرجاپت کے دھڑ سے لگا کر اُس کو جلا دیویں جب برھما جی
نے اس بات کو مان لیا تب شری مہادیو جی نے بکرے کا سر دچھ پرجاپت کے دھڑ سے لگا کر اُس کو جلا دیا اور
شری مہادیو جی کی کرپا سے جگیہ کا مکان بھی جیوں کا تیوں درست ہوگیا اور دچھ پرجاپت نے شری مہادیو جی کو
دیکھتے ہی ڈنڈوت کر کے ہاتھ جوڑ کر بڑی آدھینتائی سے بنے کیا کہ اے مہا پربھو میں نے آپ کی بڑائی اور
ماہاتم کو نہیں جانا جیسی کرنی آپ کے ساتھ کی ویسا پھل پایا اور آپ اپنی بڑائی سمجھ کر کرپا کر کے یہاں آئے
اور مجھ کو اپنی پربھتائی سے پھر جلا دیا اور مجھ اگیان کا اپرادھ چھما کیا سچ ہے جن کو پرمیشور نے بڑائی دی ہے
وہ چھوٹوں اور مورکھ آدمیوں کی بات پر کچھ دھیان نہیں کرتے اور جتنے دیوتا اور رکھیشور اور گندھرب اور کنر
وغیرہ استری اور پرش دچھ کے یہاں نیوتا کھانے آئے تھے وہ لوگ بھی مہادیو جی کی یہ مہما دیکھ کر اُسی طرح اُنکی
استت کرنے لگے جب مہادیو جی کی آگیا سے دچھ پرجاپت پھر جگیہ کرنے بیٹھے تب برھما جی اور مہادیو جی اور
بشن بھگوان نے سب دیوتا اور رکھیشور سمیت اُس سبھا میں بیٹھ کر شاستر کے موافق دچھ سے اُس جگیہ کو پھر شروع کرایا

جگیہ پوری ہوتے ہی اُس اگن کنڈ سے جگیہ بھگوان نے چترُبھجی مُورت دھارن کیے اور بیجنتی مالا اور کوستبھ منی اور پھولوں کے ہار گلے میں پہنے گرُڑ پر سوار پرگٹ ہو کر درشن دیا اُن کو دیکھتے ہی جتنے چھوٹے بڑے وہاں بیٹھے تھے اُٹھ کھڑے ہوئے اور سبھوں نے اُس پرش کو ساشٹانگ ڈنڈوت کی اور دچھ پرجاپت ہاتھ جوڑ کر جگیہ بھگوان سے بولا کہ اے بیکنٹھ ناتھ اس جگیہ کے شروع میں مجھ سے مہادیوجی کا اپمان ہوا تھا اس سے یہ جگیہ میری بگڑ گئی تھی اور اب میرا بھاگ اُدے ہوا جو آپ نے مجھ کو درشن دے کر کرتارتھ کیا اور آپ کی کرپا سے میری جگیہ اسی طرح پوری ہوئی اب دیا کر کے ایسا بردان دیجیے کہ جس سے مجھ کو پھر دربُدھ نہ بیاپے پھر بھرگ رکھیشور بولے کہ اے دینا ناتھ میں نے تپسی اور براہمن ہونے پر بھی اپنے کرودھ کو بس نہیں کیا اس سبب سے مجھ کو یہ ڈنڈ ملا آپ دیال ہو کر ایسا آشیرباد دیجیے کہ جس میں کرودھ میرا چھوٹ جائے کس واسطے کہ جب تک کام کرودھ لوبھ موہ اپنے بس نہیں ہوتا تب تک آپ کی بھگت نہیں ملتی ہے جب اسی طرح برہما جی اور مہادیوجی اور اندر اور گندھرب اور لوکپال اور کنر وغیرہ سب دیوتا اور رکھیشوروں نے اُن کی بہت استت کی تب جگیہ بھگوان نے دچھ سے کہا کہ تم نے بہت بُرا کیا جو مہادیوجی کا اپمان کیا سنو برہما اور بشن اور مہادیوجی تینوں دیوتاؤں کو تم برابر جانو اور جس آد نرنکار جوت کا نام لوگ جپ کر کے اُن کو اپنا مالک اور پیدا کرنے والا جانتے ہیں اسی کے دھیان میں تم بھی لگے رہو تب تم کو گیان پراپت ہوگا جس وقت یہ بات جگیہ پُرش نے کہی اُس وقت آکاش سے اُن پر پھولوں کی برکھا ہوئی اور سب لوگوں نے جے جے کار کیا تب جگیہ پرش سب کو من مانا بردان دیکر بیکنٹھ کو پدھارے اور برہمادک دیوتا اور رکھیشور اپنے اپنے استھان کو گئے اور دچھ پرجاپت اُسی دن سے شیوجی کو اپنا ایشور جان کر اُن کی سیوا کرنے لگا اتنی کتھا سُنا کر میترے جی بولے کہ اے بدرجی دھرم کی استری سے کرودھ اور لوبھ اور مرت मृत्यु آدک بہت لوگ پیدا ہوئے اُن کا نام سنسکرت بھاگوت میں लिखिया मारिष्या لکھا ہے جو کوئی اس ادھیائے کو چت لگا کر کہے اور سُنے وہ سب پاپوں سے چھوٹ کر پرم پد پا دے گا ۔

آٹھواں ادھیائے

جنم لینا ستی جی کا ہماچل کے یہاں پاربتی نام سے اور بواہ ہونا اُنکا مہادیوجی کے ساتھ

میترے رکھیشور نے کہا کہ اے بدرجی اب ہم ستی جی کی کتھا جس طرح وہ دوسرا جنم پاربتی کا لیکر مہادیوجی کو ملی تھیں برنن کرتے ہیں سنو کہ ستی جی نے تن تیاگ کرنے کے سمے مہادیوجی کے چرنوں کا دھیان اپنے ہردے میں رکھ یہ پرن کیا تھا کہ اب میرا پھر جنم ہو تو میں شیوجی کی سیوا میں رہ کر ایک ساعت اُن کا ساتھ نہ چھوڑوں گی اُنھوں نے تن چھوڑنے کے پیچھے ہماچل پربت کے یہاں پاربتی نام سے جنم لیا جب وہ سیانی ہوئیں تب ہماچل نے پاربتی جی سے پوچھا کہ تیرا بواہ کس کے ساتھ کروں پاربتی جی کو اپنے پچھلے جنم کا حال یاد تھا

اِس لیے وہ ہماچل سے بولیں کہ میرا بیاہ مہادیو جی کے ساتھ کردو تب ہماچل نے کہا کہ مہادیو جی سب دیوتاؤں کے مالک ہیں وہ میری کنیا کو کیوں لیویں گے تب پاربتی جی نے جواب دیا کہ میں سوائے مہادیو جی کے دوسرے سے بیاہ نہیں کروں گی وہ مجھ کو قبول کریں تو میرے پت ہوویں نہیں تو میں جنگل میں جاکر تپ کرکے اپنا تن تیاگ کردوں گی یہ کہہ کر پاربتی جی نے اِس اِچھا سے کہ مہادیو جی کے ساتھ میرا بیاہ ہو تپ کرنا شروع کیا ایک دن نارد جی نے پاربتی کی پریت کی پریچھا لینے کے واسطے وہاں جاکر پوچھا کہ اے گرراج کماری تم اس جنگل میں کس چاہنا سے تپ کرکے دُکھ اُٹھاتی ہو پاربتی جی نے نارد جی کو پرمیشور کا پرم بھکت جان کر ڈنڈوت کرکے کہا کہ اے مُن ناتھ مہادیو جی کے ساتھ بیاہ ہونے کی اِچھا سے تپ کرتی ہوں یہ بات سُن کر نارد جی بولے کہ اے پاربتی تم بڑی اگیان اور مُورکھ ہو مہادیو جی اپنے بدن میں راکھ اور دھول لگائے سانپ اور بچھو لپیٹے مُنڈوں کی مالا گلے میں ڈالے بھوت پساچ اپنے ساتھ رکھتے ہیں اُن کو تو سب لوگ دیکھ کر مارے ڈر کے بھاگ جاتے ہیں تم اُن سے بیاہ ہونے کی اِچھا کیوں رکھتی ہو یہ بات سُن کر پاربتی نے کہا کہ وہ چاہے جتنے اوگنوں سے بھرے ہوں لیکن میرا چیت اُنھیں سے پرسن ہے یہ سُن کر پھر نارد جی بولے کہ اے پاربتی اندرا اور گندھرب اور کبیر اور برن آدک اچھے اچھے دیوتاؤں کو تم کیوں نہیں چاہتی یہ بات سُن کر پاربتی جی نے ہنس کر کہا کہ اے مُن ناتھ من تو ایک ہی ہے دو چار نہیں ہوتے سو وہ من میرا شیو جی کے چرنوں میں جا لگا وہاں سے وہ نکل نہیں سکتا جو دوسرے کی طرف لگاؤں اب میری اِچھا شیو جی ہی پوری کریں گے دوسرے کی چاہنا مجھ کو نہیں ہے یہ بات سُن کر نارد جی بہت خوش ہوئے اور پاربتی جی کو آشیرباد دیکر بولے کہ تم کو مہادیو جی ضرور ملیں گے تم کسی کے کہنے اور بھلاوا دینے میں مت آنا جب نارد جی نے سچی یہ پریت پاربتی جی کی دیکھی تب اُسی وقت شیو جی کے پاس جاکر پاربتی جی کا منورتھ اور پریم برنن کیا جب مہادیو جی نے سُنا کہ ستی جی ہماچل کے گھر جنم لیکر ہمارے ساتھ بیاہ ہونے کے لیے تپ کرتی ہیں تب اُن کو پریت دن گنی زیادہ ہوگئی اس لیے مہادیو جی نے ہماچل سے کہا کہ تم اپنی لڑکی کا بیاہ ہمارے ساتھ کردو ہماچل نے یہ بات سنتے ہی بڑی خوشی سے مان لیا اور یہ سندیسہ پاربتی جی سے جہاں وہ بیٹھی تپ کرتی تھیں جاکر کہا یہ بات سُن کر پاربتی جی بہت خوش ہوئیں اُسی وقت ہماچل نے پاربتی جی کو جنگل سے بُلا کر بدھ کے موافق شیو جی کے ساتھ بیاہ کردیا اور بہت سا رتن آدک سامان جہیز میں دے کر براد کنیا کو بدا کیا تب سے پاربتی جی ایک ساعت مہادیو جی سے الگ نہو کر اُن کی اردھانگی بنی رہتی ہیں۔

نواں ادھیائے

راجا اُتّان پاد کے بیٹے دُھرو جی کا تپ کرنے کے لیے بن کو چلے جانا

میترے جی بولے کہ اے بدر جی راجا سوایمبھو مُن کی تینوں لڑکیوں کا حال میں نے تم سے کہا اب

اُن کے لڑکوں کا حال کہتا ہوں سنو کہ سوایمبھومُن کے دو بیٹے اُتان پاد اور پریہ برت پیدا ہوئے پریہ برت کے
سنتان کی کتھا پانچویں اسکندھ میں آوے گی اور اُتان پاد کے بیٹوں کی کتھا اس طرح پر ہے کہ سوایمبھومُن کے
تن تیاگ کرنے کے بعد اُن کا بیٹا اُتان پاد راجا ہوا جو کوئی اس بات کا سندیہ کرے کہ سوایمبھومُن کی راج گدی
پریہ برت نے راج کیا اُتان پاد کس طرح راجا ہوا اُس کا حال اس طرح پر ہے کہ پریہ برت راجا سوایمبھومُن کی نج
راج گدی پر بیٹھا اور اُتان پاد انھیں کے دیش میں دوسرے نگر کا راجا ہوا تھا اور اُس کے دو استری سُنیت اور
سُرچ نام تھیں راجا کے دونوں استریوں سے اولاد پیدا ہو کر بڑی رانی کے بیٹے کا نام دُھرو اور چھوٹی رانی کے
بیٹے کا نام اُتم تھا راجا چھوٹی رانی اور اس کے بیٹے سے بہت پریت اور بڑی رانی اور اس کے بیٹے سے کم پریت
رکھتا تھا ایک دن راجا اپنی چھوٹی رانی سمیت راج سنگھاسن پر بیٹھا ہوا اُتم اُسی کے بیٹے کو گود میں لیے پیار کرتا تھا
اُسی وقت بڑی رانی کا بیٹا دھرو جو پانچ برس کا تھا کھیلتا ہوا وہاں پہونچا اور اُس نے چاہا کہ ہم بھی راجا کی گود میں
بیٹھ کر اُتم اپنے بھائی کے برابر بیٹھیں راجہ نے دھرو کی ماتا پر کم پریت رکھنے اور چھوٹی رانی کے ڈر سے کہ وہ اس وقت
وہاں بیٹھی تھی دھرو کو اپنے پاس نہیں بٹھالا یہ دیکھ کر چھوٹی رانی نے دھرو سے کہا کہ تو نے پچھلے جنم میں تپ اور اسمرن
نارائن جی کا نہیں کیا اس سے تو ابھاگی پیدا ہوا جو تو پچھلے جنم میں تپ کرتا تو میرے پیٹ سے پیدا ہو کر راجا کی گود میں
بیٹھنے کے لائق ہوتا تجھ کو اس جنم میں راج سنگھاسن پر بیٹھنا بہت مشکل ہے اب بھی تو جا کر پرمیشور کا بھجن اور اسمرن کر
جب تیرا بھاگ اُدے ہو تب میرے پیٹ سے پیدا ہو کر راجا کی گود میں بیٹھنا کس واسطے کہ میں پٹ رانی ہوں سوائے
میرے بیٹے کے دوسری رانی کا بیٹا راج سنگھاسن پر نہیں بیٹھ سکتا راجا اُتان پاد نے بھی جب یہ بات رانی کی سُنکر
دھرو کا کچھ آدر نہیں کیا تب دھرو کو یہ بات سوتیلی ماتا کی تیر کے برابر کلیجے میں لگی اس لیے دھرو روتے ہوئے
اپنی ماتا کے پاس آئے سنیت اُن کی ماتا نے دھرو کو روتے ہوئے دیکھ کر اپنی گود میں اُٹھا لیا اور کہنے لگی کہ
اے بیٹا تجھے کس نے مارا جو اتنا روتا ہے دھرو کو زیادہ رونے سے ایسی ہچکی لگی تھی کہ تھوڑی دیر تک اُس سے
بولا نہیں گیا جب اُس کا رونا کم ہوا تب دھرو اپنی ماتا سے بولا کہ اس وقت ہم راجا کے پاس گئے تو وہ اُتم
ہمارے بھائی کو گود میں لیے ہوئے بیٹھے تھے ہم نے بھی چاہا کہ ہم بھی اُن کی گود میں جا کر بیٹھیں لیکن راجا نے ہم کو
اپنی گود میں نہیں بٹھالا تب اُتم کی ماتا نے ہم سے کہا کہ تو نے پچھلے جنم میں پرمیشور کا تپ بھجن اور اسمرن نہیں کیا
اس سے تو کم نصیب پیدا ہو کر راجا کی گود میں بیٹھنے کے لائق نہیں ہے اب بھی تو جا کر پرمیشور کا تپ اور اسمرن
کر کے میرے پیٹ سے پیدا ہو تب راجا کی گود میں بیٹھنا سنیت یہ بات سُن کر بولی کہ اے بیٹا راجا کی چھوٹی رانی
سچ کہتی ہے جو تو پچھلے جنم میں پرمیشور کا تپ کیے ہوتا تو میرے پیٹ سے جنم نہ لیتا اس لیے اب بھی نارائن جی کا
تپ اور اسمرن کر کے اُن کی شرن میں جا تو تیرا منورتھ پورا ہوگا پہلے برھما جی تیرے پردادا سے بھی کٹھن کام دنیا
پیدا کرنے کا نہیں ہو سکتا تھا جب انھوں نے نارائن جی کا تپ اور دھیان کیا تب پرمیشور کی کرپا سے اُن کو
گیان پراپت ہوا اور گیان کے پرتاپ سے برھما جی نے جگت کو پیدا کیا اور سوایمبھومُن تیرے دادا نے

پرمیشور کا تپ کرکے دھرماتما سنتان پایا سو سب منورتھ آدمی کا پرمیشور کی کرپا سے پورا ہوتا ہے پرمیشور کا تپ کرنے
سے تیری منوکامنا بھی پوری ہوگی راجا مجھ کو اپنی داسی کے برابر بھی نہیں سمجھتے جو بات میری سوت کہتی ہے وہی
کرتے ہیں میں جانتی ہوں کہ راجا کے نہ رہنے کے بعد میری سوت مجھ کو دیش سے نکال دے گی یہ بات سنتے ہی
دھرو نے شرمندہ ہو کر پرمیشور کے کھوج میں گھر سے نکل کر جنگل کا راستہ لیا لیکن وہ من میں اس بات کا سوچ اور
بچار کرتا جاتا تھا کہ میں اگیان بالک ہوں پرمیشور کا پتہ کس طرح پاؤں جو اُن کی شرن میں جاکر اپنے منورتھ کو پاؤں
اُسی وقت راہ میں نارد جی نے آگے سے آکر من میں یہ بچار کیا کہ یہ لڑکا تھوڑی سی بات پر اپنی ماتا کے کہنے سے
دُکھی ہو کر پرمیشور کو ڈھونڈھنے نکلا ہے ہم اُس کی پریچھا لیویں کہ یہ اپنے ارادے پر مضبوط ہے یا نہیں ایسا بچار کر
نارد جی بولے کہ اے راجکمار اگیان تو کس واسطے اپنے گھر سے نکل آیا لڑکپن میں تجھ کو ایسا کرودھ کرنا نہ چاہیئے
بالک کو کوئی دُربچن کہہ کر پھر پیار سے بُلا دے تو وہ اُس کے پاس چلا جاتا ہے تو نے لڑکوں کا سوبھاؤ چھوڑ کر
جنگل کا راستہ لیا ایسی بات کرنا اُچت نہیں ہے ہم تجھ کو تیرے باپ کے پاس لیے چلتے ہیں راج گدی یا جس
چیز کی تجھ کو اچھا ہو وہ ہم دلا دیں گے اور جو تو پرمیشور کو ڈھونڈھتا ہے سو اُنکا ملنا تو سہج نہ سمجھنا بہت سے جوگیشور
اور تپسی لوگوں نے پرمیشور کے کھوج میں تپ اور جپ کر کے بدن اپنا جلا دیا تس پر بھی اُن کو نہیں پایا تو بڑھا اُن کو
ڈھونڈھنے کیوں جاتا ہے اور ہم نارد مُن پرمیشور کے بھکت اور سیوک ہیں تجھ کو تیرے باپ کے پاس لے جاکر
جو کچھ ہم کہیں گے وہ سب بات ہماری تیرا باپ مانے گا دھرو جی نے یہ بات نارد مُن کی سُن کر بچار کیا کہ میں نے
سُنا تھا کہ نارد جی پرم بھکت پرمیشور کے ہیں دیکھو میں ابھی پرمیشور کے کھوج میں گھر سے نکلا ہوں سو ایسے مہاتما اور
ہر بھکت کا درشن پایا جب میں پرمیشور کے تپ اور اسمرن میں لین ہونگا تب نہ معلوم مجھ کو کیسے اچھے پدارتھ ملیں گے
یہ بات بچار کر دھرو جی نے نارد مُن کو ڈنڈوت کر کے بنے کیا کہ اے مہاراج آپ پرمیشور کے پرم بھکت ہیں اس لیے
میری سہایتا کیجئے جس میں پرمیشور کے چرنوں تک جلد پہونچ جاؤں آپ کو پرمیشور کی راہ پر جانے سے مجھے پھیرنا
اُچت نہیں ہے جو راستہ پرمیشور کے ملنے کا ہو وہ مجھ کو دکھلا دیجئے اور میں چھتری کا بیٹا ہوں اب بنا درشن کیے
پرمیشور کے اپنے گھر نہ جاؤں گا جب نارد جی نے دیکھا کہ یہ لڑکا پرمیشور کی بھکت میں سچا اور گیان سکھلانے جوگ ہے
تب نارد مُن نے دھرو جی سے کہا کہ اے بیٹا تجھ کو اور تیرے گیان کو دھن ہے ہم تیری پریچھا لیتے تھے اب تجھ کو
پرمیشور کے ملنے کی راہ دکھلاتے ہیں سُن تو یہاں سے متھراپری جا کر جمنا کنارے جہاں سری کرشن جی ترلوکی ناتھ
آٹھ پہر رہتے ہیں کُشا کا آسن بچھا کر اُتر منہ بیٹھ کر جمنا جی کی مہما اور بڑائی بیکنٹھ سے زیادہ ہے اِس سے تو ہر روز
جمنا جی میں تینوں وقت اسنان کرنا وہاں نہانے سے تیرے سب پاپ جنم جنمانتر کے چھوٹ جائیں گے اور
نارائن جی کے دھیان میں ہر وقت لین رہنا اور سروپ اُن کا اس طرح پر ہے کہ شیام رنگ کمل نین چتربھج
جڑاؤ مکٹ پہنے مکراکرت کنڈل پہنے چندرما کی طرح شوبھائمان بیجنتی مالا اور کوستبھ من گلے میں ڈالے مند مند
مُسکراتے ہیں سو تو ہر روز اسنان کر کے آسن پر بیٹھ کر ایسے روپ کا دھیان من لگا کر کرنا اور پھل یا دوب یا جل جو کچھ ملے

اُسی سے دھوپ دیپ آدک پرمیشور کو کردینا اور بارہ اچھر کا منتر نارد مُن نے دھرو جی کو اپدیش کرکے کہا کہ
اُسی منتر کو جپنا اور بھوجن کم کرکے پانی بھی کم پینا شری نارائن جی دیال ہوکر تجھ کو درشن دیں گے اور تیری کامنا
پوری کرکے بڑی پدوی پر پہونچا دیں گے ہر بھجن کرنے سے سنسار اور پرلوک دونوں جگہ کا سکھ ملتا ہے۔ دھرو جی نے
نارائن جی کا سروپ اور دھیان اور منتر جپنے کی ریت نارد مُن سے سُن کر بہت خوش ہوکر کہا کہ آپ نے بڑی دیا
کرکے پرمیشور کے ملنے کا سہج راستہ مجھے دکھلا دیا میں تو جانتا تھا کہ نارائن جی کا گھر کسی شہر یا گانوں میں نہ معلوم
کتنی دور ہوگا وہاں جاکر ڈھونڈھتا سو آپ نے اسمرن اور دھیان کرنا اُن کا میرے ہردے میں بتلا دیا اب
میں تمھاری آگیا کے موافق جپ اور دھیان کرکے پرمیشور کو ملوں گا دھرو جی یہ بات کہہ کر نارد مُن کو ڈنڈوت کرکے
متھرا پُری کو چلے گئے اور نارد جی نے وہاں سے چل کر راجا اُتان پاد کے پاس آکر کیا دیکھا کہ راجا اور دھرو جی کی
ماتا دونوں روتے اور چِنتا کرتے ہیں کہ ہم لوگوں نے اپنے پانچ برس کے بیٹے کو جو کچھ گیان نہیں رکھتا تھا تپ
کرنے کا اپدیش دے کر جنگل میں بھیج دیا نہ معلوم وہ بیچارہ کہاں گیا اور اُس کی کیا گت ہوئی ہوگی بڑے بڑے جوگیشور
اور گیانیوں کو پرمیشور کا ملنا کٹھن ہے اُس اگیان کو بھگوان کس طرح ملیں گے اور راجا اپنی چھوٹی رانی پر کرودھ کرکے
کہتا تھا کہ تو نے کٹھور بچن کہہ کر میرے بیٹے کو بن باس دیا اتنے میں نارد جی وہاں پہونچے راجا نے ڈنڈوت کرکے
بڑے آدر سے اُن کو بٹھال کر پوچھا کہ اے مہاراج آپ کہاں سے آتے ہیں نارد مُن نے کہا کہ ہم اپنا حال
پیچھے کہیں گے لیکن اس وقت تم کو ہم بہت چِنتا اور اُداسی میں دیکھتے ہیں اس کا کارن کہو راجا بولا کہ اے مُن ناتھ
میری چھوٹی رانی نے میرے بیٹے دھرو کو جو مہا اگیان بالک تھا ایسی لگتی بات کہی کہ وہ دُکھت ہوکر نہ معلوم کہاں
نکل گیا میں اُسی کے سوچ میں بیاکُل ہوں نہ معلوم اُس بالک کی کیا دشا ہوئی ہوگی شیر اور ریچھ وغیرہ اُس کو کھا لینگے
مجھ سے بڑی بھول ہوئی جو استری کے بس ہوکر اُس کا نرادر کیا یہ بات سُن کر نارد جی بولے کہ اے راجا تم چِت اپنا
اُداس مت کرو تمھارا بیٹا مجھ کو راہ میں ملا تھا میں نے اُس سے بہت کہا اور سمجھایا کہ تو اپنے گھر میرے ساتھ پھر چل
لیکن اُس نے نہیں مانا جب میں نے دیکھا کہ پرمیشور کے تپ اور اسمرن میں اُس کا پریم سچا ہے تب میں نے
اُس کو نارائن جی کے ملنے کا اُپاے بتلا کر متھرا پُری کی طرف بھیج دیا اُس کی تم کچھ چِنتا مت کرو وہ ایسی پدوی کو پہونچیگا
کہ آج تک تمھارے پُرکھوں کو نہیں ملی ہے اور دھرو نے نارائن جی کی شرن لی ہے اب اُس کو کوئی دُکھ نہیں
دے سکتا تم نے اپنی اگیانتا سے استری کے بس ہوکر لڑکے کا نرادر کیا نارد جی یہ بات کہہ کر برہم لوک کو گئے اور
راجا کو نارد مُن کے کہنے سے دھیرج ہوا لیکن من اُس کا دھرو کی طرف لگا رہتا تھا راج کاج میں نہیں لگتا تھا اور
دھرو جی متھرا جی جاکر جمنا کنارے گنگا کے آسن پر بیٹھے اور نارد جی کے اُپدیش کے موافق پرمیشور کا تپ اور دھیان
کرنے لگے پہلے دھرو جی تیسرے دن ایک وقت بھوجن کرتے تھے ایک مہینے تک اسی طرح نیم رکھ کر پھر
ساتویں دن تھوڑا سا کھانے لگے پھر تین مہینے تک درخت کی پتّی کھا کر رہے چوتھے مہینے پتّی کھانا بھی چھوڑ کر
پانی پی کر رہے پانچویں مہینے پانی پینا بھی چھوڑ کر جتنی ہوا منھ میں جاتی تھی اُسی کے آہار پر رہے اور پانچ مہینے تک

ایک پیر سے کھڑے رہ کر اسی منتر کو جپ کر نارائن جی کے سروپ کا دھیان کرتے رہے دھروجی کا بدن لکڑی کی طرح سوکھ گیا لیکن منھ اُن کا سورج کی طرح چمکنے لگا چھٹویں مہینے دھروجی پرمیشور کے دھیان میں منھ اپنا بند کر کے ایسے لولین ہوئے کہ انتھ کرن اُنکا شیام سُندر کے سروپ سے بھر کر سانس لینے کی بھی جگہ نہ رہی جب دھروجی نے اِس طرح تپ کر کے اپنی سانس کو روک لیا تب تینوں لوک میں ہوا کا چلنا بند ہو گیا جب ہوا نہ چلنے سے سب جیو دُکھی ہوئے تب برھما جی نے سب دیوتاؤں سمیت نارائن جی کے پاس جا کر بنے کیا کہ اے ترلوکی ناتھ ہوا بند ہونے کا کیا کارن ہے شیام سندر بولے کہ دھروجی نے تپ کے بل سے ہوا کو باندھ لیا اس لیے یہ دشا ہوئی ہم ہم جا کر دھرو کو درشن دے کر ہوا کو چھڑا دیتے ہیں ۔

دسواں ادھیاے

درشن دینا شیام سندر کا دھروجی کو نارائن روپ دھارن کر کے

میترے جی نے کہا کہ اے بدُرجی پرمیشور یہ بات دیوتاؤں سے کہہ کر جس روپ کا دھیان دھروجی کرتے تھے اُسی روپ سے گرڑ پر سوار دھروجی کے سامنے آکر ساعت بھر کھڑے رہے لیکن دھروجی اُس وقت اپنی آنکھ بند کیے پرمیشور کے دھیان میں ایسے لین تھے کہ پرمیشور کے آنے کا حال نہ جان کر اپنی آنکھ نہیں کھولی تب شیام سُندر نے اپنا سروپ دھروجی کے انتھ کرن اور دھیان میں سے باہر کھینچ لیا جب دھروجی نے پرمیشور کا روپ اپنے ہردے میں نہ دیکھا تب گھبرا کر آنکھ کھول دی تو کیا دیکھا کہ جس روپ کا دھیان میں ہردے میں کرتا تھا وہی روپ سانولی صورت موہنی مورت میرے سامنے کھڑا ہے تب دھروجی نے اُس پر برھم پرمیشور کی پرکرما کر کے ڈنڈوت کی اور اُن کے چرنوں پر سر رکھ کر چاہتے تھے کہ پرمیشور کی استت کریں پھر من میں بچار کیا کہ جن کی مہما برھما جی اور شیش جی اور گنیش جی نہیں کہہ سکتے ہیں میں اگیان بالک کس طرح ان کی استت کروں اسی بچار میں دھروجی چپ چاپ ہاتھ جوڑے پرمیشور کے سامنے کھڑے رہے اور مکھار بند اُن کا بڑے پریم سے دیکھنے لگے تب نارائن جی نے جانا کہ ابھی تک دھرو کو اتنا گیان نہیں ہے کہ جو میری استت کر سکے یہ بچار کر ترلوکی ناتھ نے کرپا اور دیا کی راہ سے جب اپنا سنکھ دھروجی کے منھ اور کانوں سے چھُوا دیا تو اُسکے چھواتے ہی دھروجی کے ہردے میں گیان اور بدھ کا پرکاش ہو کر سب بدیا آگئی تب دھروجی نے ہاتھ جوڑ کر بنے کیا کہ اے دینا ناتھ جب تک آپ کی کرپا اور دیا نہو تب تک کوئی آپ کے چرنوں کا درشن نہیں پا سکتا برھمادک دیوتاؤں کو بھی یہ سامرتھ نہیں ہے جو آپ کا گن برنن کر سکیں اور آپ استت کرانے کی کچھ اچھا نہ رکھ کر اپنی مایا سے اُتپت اور پالن اور ناش تینوں لوک کا کرتے ہیں اور سب جیو برھما سے لے کر چیونٹی تک آپ کی مایا سے تینوں لوک میں پیدا ہوئے لیکن سب کے مالک پر برھم ترلوکی ناتھ آپ ہیں برھما جی بھی آپ کے بھید کو نہیں پہونچ سکتے جو کچھ استت آپ کی کر سکیں اور دنیا میں استری اور پتر کا موہ بدھ کا درخت ہے

اور آپ کی چرنوں کی بھکت کلپ برچھ کے برابر سمجھنا چاہیئے جس سے سب کامنا آدمی کی پوری ہوتی ہیں اور میں
ماتا اور پتا سے دُکھت ہوکر اپنے ارتھ کے واسطے آپ کی شرن میں آیا تھا سو آپ نے دیال ہوکر اپنا درشن دے کر
کرتارتھ کیا بڑا بھاگ اُن لوگوں کا ہے جو نہ کام آپ کا جپ اور تپ کرتے ہیں اور بنا دیے آپ کے کسی کو
گیان نہیں ملتا جب اس طرح دھرو جی نے بہت استت نارائن جی کی کی تب شیام سندر بولے کہ اے دھرو ہم
تم سے بہت خوش ہوئے کچھ بردان مانگو یہ بات سُن کر دھرو جی نے کہا کہ اے دینڈیال جب آپ کے چرنوں کا
درشن میں نے پایا تب دوسری کون چیز مجھ کو مانگنے کو باقی رہی کیول آپ کے چرنوں کی بھکت اور پریم چاہتا ہوں
یہ بات سُن کر نارائن جی انترجامی نے کہا کہ تم نے راج گدی ملنے کے واسطے میرا جو تپ کیا ہے سو ہم نے راج سنگھاسن
تم کو دیا اب تم ہماری آگیا سے اپنے نگر میں جاؤ اور جس نے تم کو طعنہ مارا تھا اُس کے سامنے چھتیس ہزار برس تک
راج کرو تم کو ابھاگی کہتی تھی وہ اور اُتم اُس کا بیٹا جس کے پاس تم کو راجا نے گود میں نہیں بٹھالا تھا تمھاری سیوا کرینگے
اور تمھارا باپ تم کو راج گدی پر بٹھال کر تپ کرنے کے واسطے جنگل میں چلا جائے گا اور اُتم تمھارے بھائی کو شکار
کھیلتے وقت جنگل میں ایک جچھ کبیر دیوتا کا نوکر مار ڈالے گا اُسی پالتا میں اُتم کی ماتا بھی جنگل میں جلکر مر جائے گی اور جب
تم اپنا شریر چھوڑ دگے تب ہم برہم لوک سے بھی اونچے دُھرو لوک میں تم کو رہنے کے واسطے استھان دیں گے
وہاں تم مہا پرلے تک استھر رہوگے اور چندر اور سورج اور سب تارے تمھاری پرکرما کیا کریں گے اور مہا پرلے کے
انت میں تمھاری مکت ہوگی اور میرے بھکتوں کی کوئی برابری نہیں کرسکتا اور اُن کی کوئی اِچھا بھی باقی نہیں رہتی اور
تم ہمیشہ بھاشن کر پچھلے دھرماتما راجوں کا حال جاننا جس سمے بھگوان نے یہ بردان دیا اُس وقت دیوتا لوگوں نے
خوش ہوکر نارائن جی اور دھرو جی کے اوپر پھول برسائے اور دھرو جی کے بھاگ کی بڑائی کی جب نارائن جی یہ بردان
دیکر برہم لوک سدھارے تب پھر ہوا چلنے لگی اور تینوں لوک کے جیوؤں نے ہوا چلنے سے سکھ پایا اور دھرو جی وہاں
سے گھر کو چلے لیکن راہ میں یہ چنتا اور بچار کرتے تھے کہ دیکھو مجھ سے بڑی بھول ہوئی جو نارائن جی کا درشن پاکر میں نے
راج گدی قبول کی مجھ کو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ دیوتاؤں نے بھلاوا دے کر میرا گیان ہر لیا جس میں یہ برکت ہوکر
نارائن جی کی شرن میں نہ رہے یا پتروں نے بھی یہی بات سمجھی ہو کس واسطے کہ یہ بات دنیا میں ظاہر ہے کہ جب کوئی
آدمی پرمیشور کے دھیان میں لین ہوتا ہے تب اندرادک دیوتا اُس کے بھجن اور اسمرن میں بگھن ڈالتے ہیں اسی طرح
چنتا کرتے ہوئے دھرو جی اپنے نگر کے پاس ایک باغ میں پہونچ کر ٹھہرے تو وہاں کے مالی نے جاکر راجا سے
کہا راجا اُس کے کہنے کا بشواش نہ کرکے بولا کہ دُھرو بہت اُداس ہوکر پرمیشور کا تپ کرنے کے واسطے گھر سے باہر نکلا
تھا وہ کیوں آیا ہوگا اتنے میں نارد جی نے وہاں آکر کہا کہ اے راجا دھرو تمھارا بیٹا نارائن جی کا درشن پاکر اپنے منورتھ کو
پہونچ گیا تم کو یہاں بیٹھے رہنا اُچت نہیں ہے چلو اس کو آدر بھاؤ سے لے آویں نارد من کے کہنے سے راجا کو بشواش
ہوکر بڑا آنند ہوا اور راجا نے ایک ہار رتنوں کا مالی کو دیکر اُسی وقت اُتم اپنے بیٹے اور دونوں رانی اور نارد جی سمیت
باغ میں جانے کی تیاری کی اور خوشی کے باجے بجواتے ہوئے بڑی دھوم دھام سے دھرو جی کے پاس چلے
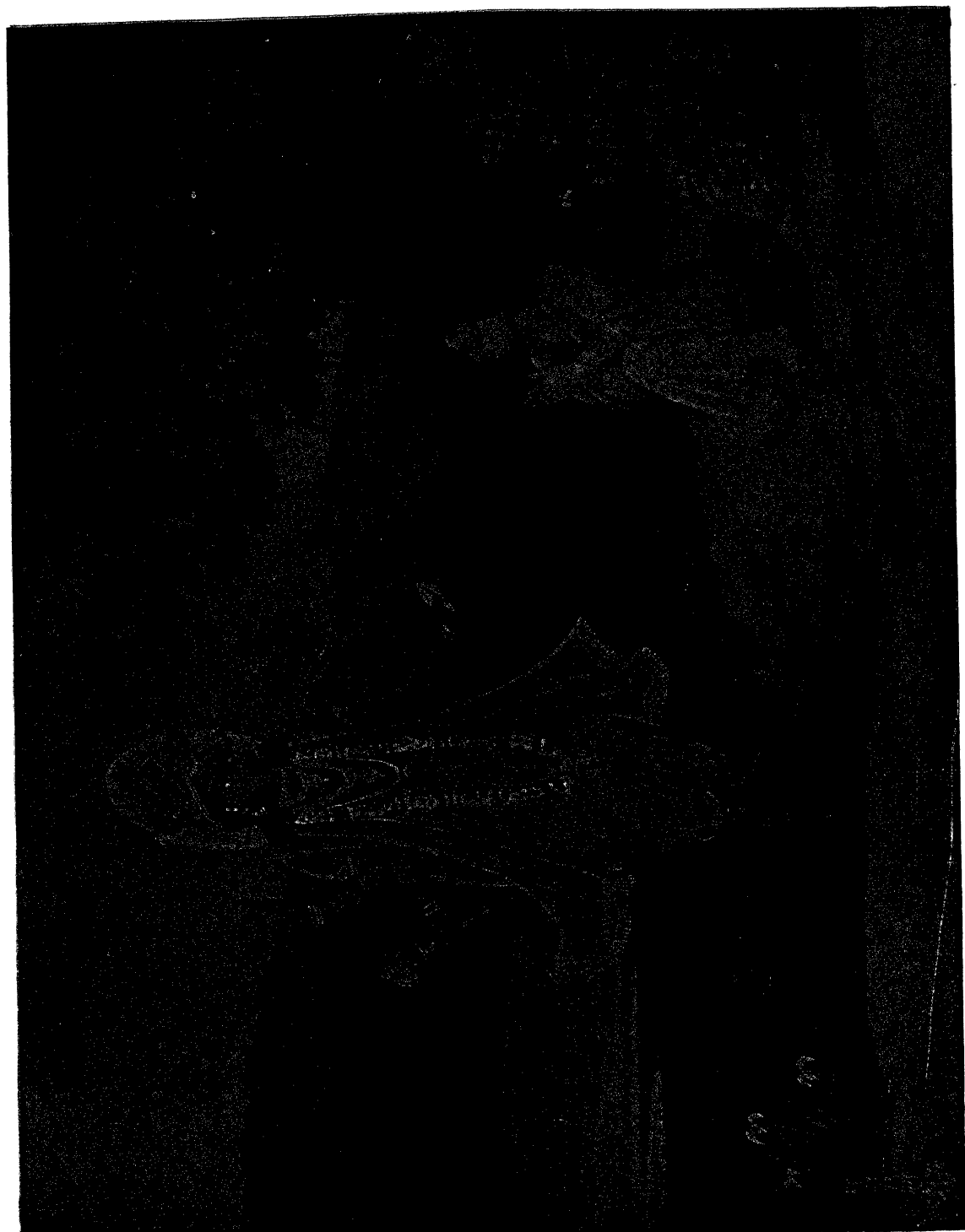
جب نگر کے لوگوں نے سنا کہ دھرو جی پرمیشور سے مل آئے اُن کا درشن کرنا بڑا پُن ہے تب اُس نگر کے استری پرش
چھوٹے بڑے اپنی اپنی تیاری کر کے گاتے بجاتے ہوئے دھرو جی کے درشن کو چلے جب سب لوگ وہاں پہونچے
تب اُنھوں نے سواریوں سے اُتر کر دھرو جی کا درشن جو اپنے بدن اور سر کے بالوں میں راکھ اور دھور لگائے جٹا بڑھائے
بیٹھے تھے کیا جب دھرو جی نے اُن لوگوں کو دیکھا تب نارد مُن اور راجا کے چرنوں پر گر کر ڈنڈوت کی اور راجا نے
بڑے پریم سے دھرو جی کو گود میں اُٹھا کر چھاتی سے لگایا اور اپنے آنسوؤں سے اُن کے مُکھ کو دھویا پھر دھرو جی
نے پہلے چھوٹی رانی کے پاس جس نے اُن کو طعنہ دیا تھا جا کر ساشٹانگ ڈنڈوت کر کے کہا کہ اے ماتا تمھارے اُپدیش
سے میں نکل گیا تھا سو نارائن جی کے درشن ملنے سے سب منورتھ میرے پُورن ہوئے پھر دھرو جی نے سنیت اپنی ماتا
کو ڈنڈوت کر کے جتنے چھوٹے بڑے پُرباسی اُن کے درشن کے واسطے آئے تھے جتھا جوگ سب کا شسٹاچار کیا
پھر راجا اُتان پاد دھرو جی کو اپنے ساتھ ہاتھی پر بٹھال کر براہمن اور جاچکوں کو دان اور دچھنا دیتے اور در بیہ لُٹاتے
ہوئے راج مندر میں لے آئے اور حجامت بنوا کر اسنان کرا کر بہت اچھے گہنے اور کپڑے ان کو پہنائے اور نارد جی
وہاں سے برھم لوک کو گئے اور راجا نے لاکھوں براہمن کھلا کر بڑی خوشی منائی اور پُرباسیوں نے اپنے اپنے گھر آنند
مچایا اور سنیت دھرو کی ماتا کو بڑا آنند ہوا اتنی کتھا سُنا کر میترے جی نے کہا کہ اے بدر جی جس کے اوپر پرمیشور خوش
ہوتے ہیں اُس سے سب خوش رہتے ہیں اور شیام سندر سے بمکھ رہتے ہیں باپ اور بھائی بھی دشمن ہو جاتے ہیں اور
دھرو جی کا چت دھرم میں لگا دیکھ کر راجا اُن سے بہت خوش رہتا تھا کچھ دن بعد راجا نے ہردے میں بچار اکر
دھرو اب راج کرنے جوگ ہوا اب اس کو راج گدی دیکر میں پرمیشور کا تپ کرتا تو میرا پرلوک بنتا ایسا بچار کر
راجا نے اپنے منتریوں سے پوچھا جب سب کسی کو یہ بات بھلی معلوم ہوئی تب راجا نے اچھا مہورت پوچھ کر
دھرو جی کو راج سنگھاسن پر بیٹھال دیا اور سب راج کاج اُن کو سونپ کر بن میں جا کر نارائن جی کا تپ اور
دھیان کرنے لگا اور دھرو جی نے راج گدی پر بیٹھ کر ساتوں دیپ کا ایسا راج کیا جن کے دھرم اور انصاف سے
سب پرجا آنند میں رہ کر شیر اور بکری ایک گھاٹ پانی پیتے تھے اور کوئی اُن کے راج میں دُکھی اور دریدری
نہو کر پرجا کے مانگنے کے وقت پانی برستا تھا اور دھرو جی نے اُتم اپنے بھائی کو راج کاج کا ادھکار دیا تھا اور
اُتم بھی دھرو جی کی آگیا کے موافق سب کام کر کے بڑے پریم سے اُن کی سیوا کرتا تھا ایک دن اُتم دھرو جی سے
آگیا لے کر جنگل میں شکار کھیلنے گیا جب ایک ہرن کے پیچھے گھوڑا دوڑاتا ہوا کُبیر دیوتا کے بہار کی جگہ پر جا پہونچا
اور اُس کے ساتھیوں نے وہ جگہ نل اور موتر کر کے خراب کر دی تب جچھ لوگ کُبیر دیوتا کے نوکر بولے کہ تم سنساری
منکھ ہو کر دیو لوک میں کس واسطے آئے ہو اسی بات پر اُتم بھی اپنے راج کے ابھمان سے کچھ دُربچن بولا اسواسطے
ایک جچھ نے جو بلوان تھا اُتم کو مار ڈالا جب اُس کے ساتھیوں نے آکر یہ حال دھرو سے کہا تب دھرو جی کرودھ
میں آکر اپنی فوج لے کر جچھوں سے لڑنے چلے اور سُرچ اُتم کی ماتا یہ سُن کر روتی اور بلاپ کرتی اس کی لوتھ ڈھونڈھنے
کو جنگل میں گئی سو وہ آگ لگنے سے جل مری اور جس وقت راجا دھرو اپنی فوج سمیت جچھوں کے جنگل میں پہونچا

اُس وقت کُبیر دیوتا کے نوکر ایک لاکھ تیتس ہزار جچھ اپنے اپنے ہتھیار لیکر دھرو جی سے لڑنے کو آئے تب راجا نے
سینا پتیوں سے کہا کہ تم لوگ پہلے الگ کھڑے ہوکر لڑائی کا تماشا دیکھو ہم کو لڑنے دو ایسا کہہ کر دھرو جی اپنا رتھ
جچھوں کے سامنے لے گئے تب جچھوں نے راجا کو دیکھ کر اپنے اپنے ہتھیار اُن پر چلائے دھرو جی نے اُنکا سب
وار بچایا اور اپنا دھنکھ چڑھا کر ایسے بان جچھوں کو مارے کہ اُن میں سے کچھ مارے گئے اور باقی گھائل ہوکر گر پڑے
اور فتح راجا دھرو کی ہوئی یہ حال جچھوں کا دیکھ کر ایک جچھ نے کُبیر سے جا کر سب حال کہا جب کُبیر نے اپنے نوکروں
کے گھائل ہونے اور مارے جانے کا حال سُنا تب اپنی فوج ساتھ لے کر لڑنے کے واسطے سنگرام بھوم میں آیا
اور کُبیر نے دھرو جی سے کہا کہ تم آدمی ہوکر دیوتاؤں کو دُکھ دیتے ہو میں تم کو ابھی مار ڈالوں گا دھرو جی بولے کہ میں
کیول پرمیشور کو دیوتا اور مالک جانتا ہوں جن کے بنائے ہوئے دیوتا اور آدمی سب جیو ہیں دوسرے کو کچھ مال
نہیں سمجھتا پھر کُبیر نے بہت سے بان دھرو جی کو مارے دھرو جی نے ان سب بانوں کو اپنے بانوں سے کاٹ ڈالا
تب کُبیر نے دھرو جی سے کہا کہ تمھارا گرو دھن ہے جس نے تم کو ایسی بدیا پڑھائی تم بتاؤ کہ تم کس کے چیلے ہو دھرو جی
نے کہا کہ جن کے پرتاپ سے تم دیوتا ہوئے ہو وہی میرے گرو اور مالک ہیں یہ بات سنتے ہی جب کُبیر نے کرودھ
کرکے نارائن استر دھرو جی کو مارنے کے واسطے نکالا اور دھرو جی نے بھی نارائن استر اُٹھایا تب برہما جی نے بچار
کیا کہ نارائن استر چلنے سے بڑا انرتھ ہوکر سنساری جیو مارے جائینگے اور دھرو جی پرمیشور کے بھگت اور کُبیر جی دیوتا
ہیں ان دونوں میں کوئی نہیں مر سکتا ایسا بچار کر برہما جی نے سوایمبھومُن دھرو جی کے دادا اور نارد جی سے کہا کہ
تم لوگ جا کر کُبیر دیوتا اور دھرو جی کو سمجھا کر اُن دونوں میں صلح کرادو اُسی ساعت وہ رن بھوم میں جہاں دھرو جی
لڑتے تھے جا کر اُن کو پریم سے پکارنے لگے جب دھرو جی نے دیکھا کہ سوایمبھومُن ہمارے دادا آئے تب سب
لڑائی چھوڑ کر رتھ پر سے اُتر پڑے اور سوایمبھومُن کو ساشٹانگ ڈنڈوت کی -

گیارھواں ادھیاے

پاپ کرلینا دھرو جی کا کُبیر دیوتا سے اور اپنے بیٹے کو راج دیکر جنگل میں تپ کرنے کو چلے جانا

میترے جی نے بدر جی سے کہا کہ جب دھرو جی نے سوایمبھومُن کو ڈنڈوت کی تب سوایمبھومن بولے کہ اے
دھرو تم بشنو اور پرمیشور کے بھگت ہو اور ہر بھگتوں کو کرودھ کرنا نہ چاہیے کرودھ کرنے والے آدمی اپنے کو جو سادھو
اور بشنو کہیں تو یہ کہنا ان کا جھوٹا سمجھو کرودھ کرنے سے بہت پاپ ہوتا ہے اے دھرو تم نے بشنو اور راجا
ہونے پر بھی کچھ نیاؤ نہیں کیا کیونکہ اُتم تمھارے بھائی کو کہ اس کی موت ہی آئی تھی ایک جچھ نے مار ڈالا اُسکے
بدلے تم نے ایک لاکھ تیتس ہزار جچھوں کو گھائل کرکے دُکھ دیا اُن میں کتنے لوگ مر بھی گئے یہ بات تم نے اچھی نہیں
کی راجا کو نیاؤ نہ کرنے سے ادھرم ہوتا ہے اور سب کوئی اپنی موت سے مرتے ہیں ایک بہانہ اور اجین دوسرے کو

ہوتا ہے اس کا ایک اتہاس ہم تم سے کہتے ہیں سُنو کہ سارسوت اور کلپ میں سنساری جیو بہت پیدا ہوئے اور تب
تک موت نہیں پیدا ہوئی تھی اس لیے جب پرتھوی سنساری جیووں کے بوجھ سے پانی میں ڈوبنے لگی تب برہما جی
نے ایک کنیا نام موت پیدا کرکے اُس کو سمجھا کر کہا کہ تو دنیا میں جاکر بوڑھے اور روگی آدمی کو مار ڈال لیکن وہ لڑکی یہ بات
قبول نہ کرکے پرمیشور کا تپ کرنے لگی تب نارائن جی نے اُس مرت روپی لڑکی سے کہا دنیا میں جاکر عمر آخر ہونے پر
سب جیووں کو مار تجھ کو کچھ اجس نہوگا کوئی کہے گا کہ تپ آدک روگ سے مرا کوئی کہے گا کہ سانپ کے کاٹنے سے مرگیا
ایسے ہی بہت طرح سے دوسرے کو دوش لگادیں گے یہ بات نارائن جی کی سُنتے ہی جب اُس لڑکی نے دُنیا میں
آکر لوگوں کو مارنا شروع کیا تب پرتھوی کا بوجھ ہلکا ہوا تم نے پرمیشور کا بھجن کیا ہے پھر اُن کی سرشٹ کو مار کر کیوں
اپرادھ لیتے ہو دھروجی نے یہ بات سُنتے ہی شرمندہ ہوکر لڑائی بند کرکے سوایمبھومُن سے بنے کیا کہ اے مہاراج
مجھ سے اپرادھ ہوا یہ بات سُن کر سوایمبھومُن بولے کہ اے دُھرو اب تم اس بات کی چنتا مت کرو ان لوگوں کو اسطرح
مرنا اور دُکھ پانا لکھا تھا ہونی پربل ہوکر پرمیشور کی اچھا کے موافق سب بات ہوتی ہے اور نارد مُن نے کبیر کو سمجھایا
کہ دیکھو دھروجی نے سوایمبھومُن کے کہنے سے لڑائی کرنا چھوڑ دیا تم بھی اپنا کرودھ چھما کرو سو کبیر نے بھی لڑنا بند کردیا
پھر سوایمبھومُن اور نارد مُن نے کبیر سے کہا کہ پہلے تمھارے نوکروں نے دھروجی کے بھائی اُتم کو ناحق مارا تھا اسلیے
تم اپنے سیوکوں کا اپرادھ اُن سے چھما کراؤ کبیر نے یہ بات سُن کر بنتی کرکے دھروجی سے کہا کہ اے راجا ہمارے
نوکروں سے اپرادھ ہوا جو تمھارے بھائی کو مارا اُس کے بدلے جو چاہو ہم سے ڈنڈ لیکر اپرادھ اُنکا چھما کرو دھروجی
نے کہا کہ آپ دیوتا ہیں ہم کو ایسا آشیرباد دیجیے جس میں ہم کو کرودھ نہوکر پرمیشور کے چرنوں میں بھگت بنی رہے اُتم کے
نصیب میں اسی طرح مرنا لکھا تھا کبیر نے دھروجی کو اچھا پوربک بردان دے کر آپس میں ملاپ کرلیا اور سوایمبھومُن
اور نارد جی اُن دونوں میں ملاپ کراکے جہاں سے آئے تھے وہاں چلے گئے اور کبیر جی اپنے استھان کو گئے
اور دھروجی نے اپنے گھر آکر بچار کیا کہ یہ راج اور دھن اور استری اور پُتر سنساری بیوہار سپنے کی طرح جھوٹا ہے
اور راج گدی پر رہنے سے کام کرودھ لوبھ موہ کے پاکر سو بھاؤ میں گھُس آتے ہیں اس لیے ان سب سے الگ
رہ کر ہر بھجن کرنا اُچت ہے ایسا بچار کر دھروجی نے اُتکل उत्कल اپنے بیٹے کو جو اِلا इला نام استری سے
بہت سُندر پیدا ہوا تھا راج گدی پر بیٹھال دیا اور اپنی استری سمیت بدرکاشرم میں جاکر پرمیشور کے تپ اور
دھیان میں لین ہوئے اتنی کتھا سُنا کر شکدیوجی نے کہا کہ اے پریچھت راجا جنمیجے تمھارے دادا کی جگیہ میں
کسی براہمن نے سونے کا تھال چُرایا تھا لوگوں نے کہا کہ اس براہمن کا ہاتھ کاٹ ڈالو یہ بات سُن کر راجا جنمیجے
نے اُس براہمن کو راجا بل کے پاس نیاے کرنے کے واسطے بھیج دیا تب راجا بل نے کہا کہ جس راجا کے دیش
میں یہ براہمن رہتا ہے اُس راجا کو ڈنڈ دینا چاہیے کیونکہ راجا نے اُس براہمن کو کس واسطے اتنا دان نہیں دیا
جس میں اُس کو چوری کرنے کی اِچھا نہوتی اے پریچھت راجوں کو اسی طرح پر دھرم رکھنا چاہیے اس براہمن کا
حال مہابھارت میں بدھ پوربک لکھا ہے ۔

بارھواں ادھیائے

جانا دھروجی کا اپنی دونوں ماتا سمیت دھرولوک میں

میترے جی نے بدرجی سے کہا کہ جب دھروجی کے تن تیاگ کرنے کا سمے آ پہونچا تب شری نارائن جی کے گنوں نے ایک بمان بہت اچھا لاکر دھروجی سے کہا کہ شری نارائن جی نے یہ بمان تمھارے واسطے بھیجا ہے اس پر بیٹھ کر دھرولوک میں چلو یہ بات سُن کر دھروجی نے بچار کیا کہ سُرچ میری چھوٹی ماتا جس کے طعنہ مارنے سے میں پرمیشور کا تپ کر کے اس پدوی پر پہونچا وہ گرو کے برابر ہوئی اور مجھ کو کٹھور بچن کہنے سے نرک بھوگتی ہے وہاں میرے اکیلے جانے سے کیا دھرم ہوگا کہ میں سُکھ کروں اور میری ماتا دُکھ بھوگے دھروجی اسی سوچ میں تھے کہ گن لوگ اُنکے من کا حال جان کر بولے کہ تم کس چنتا میں ہو دھروجی نے کہا کہ جس ماتا کے طعنہ مارنے سے میں نے یہ پدوی پائی ہے میں چاہتا ہوں کہ نارائن جی سے کہہ کر اُس کی مُکت کراؤں گن لوگ بولے کہ بھگوان نے آگیا دی ہے کہ دھروجی کو اُن کی دونوں ماتا سمیت بمان پر بیٹھال کر لے آؤ وہ دونوں تم سے پہلے وہاں پہونچیں گی یہ بات سنتے ہی دھروجی بہت ہی خوشی سے اپنی استری سمیت دبیہ روپ ہو کر بمان پر چڑھ کر دھرولوک میں چلے گئے یہ حال دیکھ کر دیوتاؤں نے دھروجی کے اوپر پھولوں کی برکھا کی اور نارد جی اُس سمے پراچین برہش प्राचीनबर्हिष پرچیتوں प्रचेता کے باپ کو جگیہ کراتے تھے سو وہ دھروجی کا بمان دیکھ کر مارے خوشی کے ناچنے لگے پھر نارد جی نے جگیہ کرانے کے بعد دھرولوک میں جا کر کہا کہ اے دھرو تیرا سب منورتھ پورا ہوا دھروجی نے نارد جی کے چرنوں پر گر کر ہاتھ جوڑ کر بنے کیا کہ اے مُن ناتھ یہ سب بڑائی مجھ کو آپ کی دیا اور کرپا سے ملی تب نارد مُن بولے کہ جیسی کرپا تجھ پر نارائن جی نے کی ایسی اچل پدوی دوسرے کو ملنا مشکل ہے یہ بات کہہ کر نارد جی برہم لوک چلے گئے اور دھروجی خوشی اور آنند سے رہ کر وہاں سُکھ بھوگنے لگے اتنی کتھا سُن کر راجا پریکھت نے پوچھا کہ اے مُن ناتھ پرچیتا لوگ کون تھے ان کا حال بھی برنن کیجئے شکدیو جی بولے کہ اے راجا جب دھروجی بدرکاشرم کو گئے تب اُتکل اُن کے بیٹے نے بہت دنوں تک ساتوں دیپ کا راج کر کے پرجا کو خوش رکھا پھر اُنھوں نے بھی ایسا بچار کیا کہ راج اور دھن اور کُل اور پریوار آدک سنساری سُکھ سپنے کے برابر ہیں جس طرح راجا دھرو میرا باپ برکت ہو کر نارائن جی کی شرن میں جا کر کرتارتھ ہوا اسی طرح میں بھی اس مایا جال سے چھوٹ کر پرمیشور کا بھجن کرتا تو کیا اچھی بات تھی لیکن گھر والے بیراگ لینے اور گھر چھوڑنے کے وقت منع کریں گے اس لیے بہتر یہی ہے کہ میں اپنے کو سُرتی دیوانہ بناؤں جب سب لوگ یہ جانیں گے کہ یہ راج کرنے کے لائق نہیں ہے تب اُنکے ہاتھ سے پران اپنا چھُڑا کر میں پرمیشور کا تپ اور اسمرن اچھی طرح کروں گا ایسا بچار کر راجا اُتکل نے اپنے کو باؤلا بنا لیا اور بے برمان باتیں کہنے لگا یہ حال اُس کا دیکھ کر گھر والے اور کامداروں نے جانا کہ یہ دیوانہ ہو گیا ہے

راج کرنے کے لائق نہیں رہا تب سب کسی نے صلاح کرکے بتسر वत्सर نام چھوٹے بھائی کو جو دھروجی کی دوسری استری سے پیدا ہوا تھا راج سنگھاسن پر بیٹھالا اور اُتکل بوڑھوں کی طرح گھر میں رہنے لگا کچھ دن ایطرح پر بیتے جب اُتکل نے دیکھا کہ اب راج گدی کا کام چل نکلا تب اُس نے ایک دن بغیر کہے گھر سے نکل کر جنگل کا راستہ لیا اور جنگل میں جاکر پرمیشور کا دھیان کرکے تن اپنا تیاگ کردیا ۔

تیرھواں ادھیاے

پیدا ہونا بین वेन کا راجا انگ अंग کے یہاں دھروجی کے کُل میں

سُوت جی نے سونک آدک رکھیشوروں سے کہا کہ اب ہم دھروجی کے بنش کا حال جو اُن کے راجہ ہوئے کہتے ہیں سُنو کہ دھروجی کے بنش میں کئی پیڑھی کے بعد جن کا نام سنسکرت بھاگوت میں لکھا ہے انگ نام راجا ہوا اُس کے کوئی بیٹا نہ تھا اِس لیے اُس نے دُکھت ہوکر براہمن اور رکھیشوروں سے کہا کہ کوئی ایسا اُپاے کرو جسمیں میرے لڑکا پیدا ہو رکھیشوروں نے راجا سے جگیہ کراکے پرساد اس کا راجا کو دیکر کہا کہ تم پرساد اپنی استری کو کھلا دو راجا نے سُنیتھا सुनीथा اپنی رانی کو کھلا دیا اُس پرساد کے پرتاپ سے اُس کے گھر لڑکا پیدا ہوا اُس کا نام براہمنوں نے بین رکھا راجا نے اُس بالک کو بہت بدصورت شودر کی طرح دیکھا اور گرہ اُس کے معلوم ہوئے تب براہمنوں سے پوچھا کہ آج تک ہمارے کُل میں کوئی لڑکا ایسا نہیں پیدا ہوا ہے سب دھرماتما اور سندر ہوتے آئے ہیں کیا سبب ہے کہ یہ لڑکا ایسا بدصورت پیدا ہوا براہمن بولے کہ جگیہ کا پرساد بھوجن کرتے سمے تمھاری استری نے مرت نام اپنی ماتا اور ادھرم نام اپنے پتا کو یاد کیا تھا اس سے یہ لڑکا اپنے نانا اور نانی کے سُبھاؤ پر بدصورت اور بدنصیب پیدا ہوا ہے یہ بات سُن کر راجا کو چنتا ہوئی لیکن پرمیشور کی اِچھا اسی طرح پر سمجھ کر اس بالک کو پالنے لگا جب بین سیانا ہوا تب شکار کھیلنے کے واسطے بن میں جاکر اُن جانوروں کو جن کا مارنا ادھرم ہے راجا کے منع کرنے پر بھی مارنے لگا اور شہر کے لڑکوں کو اپنے ساتھ نہانے کے واسطے ندی کنارے لے جاکر پانی میں ڈوبا کر مار ڈالتا اور کبھی جنگل میں لے جاکر گھونسا اور لات مار مار کر اُن کی جان لے لیتا تھا جب وہ ایسا ادھرم کرنے لگا تب وہاں کی رعیت نے جاکر یہ حال راجا سے کہا کہ راجکمار نے ہمارے لڑکوں کو بنا اپرادھ مار ڈالا راجہ نے کئی مرتبہ رعیت کو سمجھا بجھا کر بدا کردیا اور بین اپنے بیٹے کو بہت طرح سے سمجھایا لیکن وہ راجا کا کہنا نہ مان کر اور زیادہ اپدرو کرنے لگا تب ایکدن پھر اُس نگر کی رعیت نے جاکر راجا سے کہا کہ اے پرتھوی ناتھ ہم ایسی انیت ہونے سے آپ کے دیش میں نہیں رہ سکتے جب راجا نے پرجا کو بہت دُکھی دیکھا تب بین کو بہت ڈانٹ کے سمجھایا کہ تو پرجا کو دُکھ مت دے تسپر وہ نہ مان کر روتا ہوا اپنی ماتا کے پاس گیا اور کہنے لگا کہ راجا مجھ کو ناحق دھمکاتا ہے میرا کچھ آدر نہیں کرتا اس لیے میں گھر سے باہر نکل جاؤں گا سُنیتھا اُس کی ماتا بھی ادھرمنی تھی اِس کارن وہ بین کی بات سُن کر بولی کہ اے بیٹا

تیرے باپ کی عقل بوڑھے ہونے سے ماری گئی ہے اس کو بکنے دے جو تیرا دل چاہے سو کر سنیتھا اس طرح اپنے بیٹے کو دھیرج دیکر اُس کی طرف ہو کر اپنے پت سے لڑنے لگی تب راجانے دُکھت ہو کر سوچا کہ دیکھو میں پرتھوی پت ہوں سب راجا میرے ادھین رہتے ہیں چاہوں تو بین کو اُس کی ماتا سمیت اپنے دیش سے نکال دوں لیکن اس میں بھی میری ہنسی ہوگی اور آدمی انھیں استری اور پتر کے موہ میں پھنسارہ کر ہربھجن اور پرلوک کا سوچ نہیں کرتا سو یہی لوگ بھلی بات سمجھانے سے بُرا مانتے ہیں سو میں کس واسطے اپنا جنم برتھا کھوؤں میرے پچھلے جنم کا پاپ اُدے ہوا جو ایسے ادھرمی بیٹے نے میرے یہاں جنم لیا اس کے پاپ کرنے سے میں بھی نرک بھوگوں گا جس کی ماتا دھرم ادھرم کا بچار نہیں کرتی اُس کا بیٹا کس طرح پاپی نہو اب ایسے ادھرمیوں کی سنگت میں رہنا نہ چاہیئے بُری سنگت میں رہنے سے کچھ سُکھ نہیں ملتا اس سے جنگل میں جاکر پرمیشور کا تپ اور اسمرن کرنا اُچت ہے میرے پیچھے جیسا چاہیے ویسا ہو راجا نے یہ بچار کر من اپنا برکت کر لیا اور آدھی رات کے وقت رانی کو سوتے ہوئے چھوڑ کر بغیر کہے جنگل میں چلا گیا اور پرمیشور کے تپ اور دھیان میں لین ہوا اور اُس دن راجا کے نکل جانے کا حال کسی نے نہیں جانا۔

چودھواں ادھیائے

بیٹھنا راج گدی پر بین کا اور منع کرنا رکھیشوروں کو ہربھجن کرنے سے

میترے جی نے بدُر جی سے کہا کہ جب راجا انگ بنا کہے جنگل میں چلا گیا تب صبح کے وقت منتریوں کو یہ حال سُن کر بڑا دُکھ ہوا اور بہت ڈھونڈھنے پر بھی راجا کا پتہ نہ پایا اور بغیر راجا کے اُس دیش میں چور اور ٹھگ اپدرو کرنے لگے جب براہمن اور رکھیشوروں نے بغیر راجا کے پرجا کو دُکھی دیکھا اور دوسرے کسی راج پتر کو انگ کے بنش میں نہ پایا تب لاچاری سے آپس میں صلاح کر کے بین کو راج گدی پر بیٹھالا بین نے راج گدی پر بیٹھتے ہی ڈاکو اور چوروں کو پکڑ کر مارنا شروع کیا اُس کے راج میں چوری اور ڈاکے کا نام نہ رہا اور سب ادھرمی لوگ اُسکے راج سے ایسے نکل بھاگے جیسے سانپ کے ڈر سے چوہے بھاگ جاتے ہیں اور جو راجا لوگ اپنے دیش کا بھیا انگ کو نہیں دیتے تھے وہ بھی راجا بین کے حکم ماننے لگے جب بین ساتوں دیپ کا ایسا پرتاپی راجا ہوا کہ جس کا سامنا کرنیوالا کوئی دوسرا دنیا میں نہ رہا تب اُس نے راج اور دولت کے غرور سے اندھا ہو کر یہ بات بچاری کہ دوسرے دیوتا کے نام پر جگیہ اور دان اور جپ اور تپ وغیرہ کسی کو کرنا نہ چاہیئے سب کوئی دیوتا اور پتر کی جگہ پر ہماری پوجا کیا کریں کس واسطے کہ سب کو کھانا اور کپڑا دے کر میں ہی پالتا ہوں ایسا بچار کر وہ پرمیشور کو بھول گیا اور اُس نے اپنے راج بھر میں ڈھنڈھورا پٹوا دیا کہ کوئی آدمی جگیہ اور پوجا اور شرادھ اور ہوم اور دان وغیرہ پرمیشور اور پتروں کے نام پر نہ کرے جس کو کرنا ہو وہ میری پوجا پرمیشور اور دیوتا اور پتروں کی جگہ کیا کرے جو کوئی ایسا نہ کرے گا اُسکو ہم ڈنڈ دینگے اس طرح ڈھنڈھورا پٹوانے کے بعد راجا بین اپنی فوج ساتھ لے کر دوسرے راجاؤں کے دیش میں دگ بجے کرنے کو چلا

جہاں وہ پہونچتا تھا وہاں کے راجا بہت طرح کی چیزیں لیکر اُس کو بھینٹ دیتے تھے تب راجا بین اُن سے کہتا تھا کہ تم ہماری آگیا مان کر اپنے راج بھر میں یہ کہدو کہ کوئی آدمی جگیہ اور دان اور جپ اور تپ وغیرہ کسی دیوتا کے نام پر نہ کرے جس کو کرنا ہو وہ ہماری پوجا کرے یہ سُن کر وہ سب لاچاری سے اپنے پران اور دھن جانے کے ڈر سے اُسکی آگیا کو مان لیتے تھے جب راجا بین کے ڈر سے ساتوں دیپ میں جگیہ اور دان آدک شُبھ کرم کرنا لوگوں نے چھوڑ دیا تب ادھرم اور پاپ ہونے سے براہمن اور رکھیشوروں کا کرم اور دھرم چھوٹنے لگا جب بشسٹھ اور بھرگ آدک رکھیشوروں نے راجا بین کا ادھرم ایسا دیکھا اور اپنے جپ اور پوجا میں بگھن سمجھا تب سرسوتی کنارے بیٹھ کر آپس میں یہ بچار کیا کہ جس دیش میں راجا نہیں رہتا وہاں کی رعیت اپنے من مانا پاپ کرتی ہے کسی کا ڈر نہیں رکھتی اور چور آدک ادھرمی لوگ سب کو دُکھ دیتے ہیں اس کارن دھرم کی ہان اور پاپ کی بڑھتی ہوتی ہے اور سب ادھرمی اور پاپیوں کو ڈنڈ دینے اور اور دھرم کی رچھا کرنے والے راجا ہوتے ہیں سو یہ راجا ایسا ادھرمی پیدا ہوا جس نے سب دھرم دنیا سے اُٹھا دیا اسکا کیا اُپاے کرنا چاہیئے ایسا بچار کر رکھیشوروں نے آپس میں کہا کہ ہم لوگوں نے اس کو راج سنگھاسن پر بٹھالا ہے اس واسطے ایک مرتبہ چل کر اس کو سمجھانا چاہیئے جو ہمارے منع کرنے سے اُس نے ادھرم کرنا چھوڑ دیا تو اچھی بات ہے نہیں تو دوسری تدبیر کریں گے یہ صلاح کر کے بھرگ اور بشسٹھ آدک بہت سے رکھیشور اور براہمن اکٹھا ہو کر راج مندر پر گئے جب راجا نے ان کو ڈنڈوت کر کے بٹھالا تب رکھیشور بولے کہ اے راجا ہم تجھ سے ایک بات کہنے اور سمجھانے آئے ہیں اُس کے ماننے میں تیرا بھلا ہے نہیں تو خراب جائے گا راجا نے پوچھا کہ وہ کون سی بات ہے کہو تب رکھیشور بولے کہ اے راجا ہم لوگوں کو تم جگیہ اور تپ آدک کرنے سے کیوں منع کرتے ہو اور سنساری آدمیوں کو شُبھ کرم کرنے سے منع کر کے کہتے ہو کہ دیوتا اور پتروں کی جگہ ہماری پوجا کرو یہ بات کسی کو اچھی نہیں لگتی ہم لوگوں کا یہی دھرم ہے کہ جگیہ اور ہوم اور دھیان نارائن جی کا کیا کریں یہ بات سُن کر راجا بولا کہ تمھارے بید اور پُران میں لکھا ہے کہ راجا نارائن جی کا روپ ہے اس لیے تم کو ہماری آگیا ماننا چاہیئے اور اگر ہمارا کہنا نہ مانو گے تو ہم تم لوگوں کو ڈنڈ دیں گے رکھیشوروں نے یہ بات سنی تب آپس میں صلاح کی ایسے پاپی اور ادھرمی راجا کو مار ڈالنا اُچت ہے ایسا بچار کر کسی رکھیشور نے کُشا اور کسی نے جل ہاتھ میں لے کر کچھ منتر پڑھ کر ایسا شاپ دیا کہ راجا بین اُسی ساعت مر گیا اور رکھیشور لوگ اپنے اپنے گھر چلے گئے اور سُنیتھا راجا بین کی ماتا نے یہ حال سُن کر بہت بلاپ کیا اور اس بچار سے لوتھ اس کی نہیں جلائی کہ رکھیشور اور براہمن کو سب سامرتھ ہے شاید کبھی خوش ہو کر پھر اُس کو جلا دیویں اسی آسرے پر آنتیں نکلوا کر پیٹ اُس کا دُھلوا ڈالا اور مصالحہ بھروا کر لوتھ اُس کی تیل میں رکھ چھوڑی جس میں سڑے گلے نہیں راجا بین کے مرنے کے پیچھے جگیہ اور ہوم آدک شُبھ کرم دُنیا میں پھر ہونے لگے لیکن راجا کے نہ ہونے سے چور اور ٹھگ رعیت کو پھر دُکھ دینے لگے اور ادھرمیوں نے قدر ہو کر من مانا پاپ کرنا شروع کیا یہ حال دیکھ کر پھر رکھیشوروں اور براہمنوں نے آپس میں بچار کیا کہ بغیر راجا کے دنیا میں دھرم نہ رہ کر سب لوگ برن سنکر ہو جائیں گے اور راج نیت میں لکھا ہے کہ جس دیش میں راجا نہ ہو یا جہاں کا راجا ادھرمی اور مورکھ ہو یا جس دیش میں

استری راج کرے یا جس جگہ پر کوئی راجا ہوں وہاں بسنے سے دھرم نہیں رہتا ایسی جگہ رہنا اُچت نہیں ہے اسلیے
دوسرے راجا کی تدبیر کرنا چاہیئے بغیر راجا کے پرجا سُکھ نہیں پاوے گی اور نارائن کی کرپا سے راجا بین بھی جی سکتا
ہے لیکن وہ اپنے ادھرم کو نہیں چھوڑے گا اسلیے اس کا جلانا اُچت نہیں ہے اُس کو جلانا کیسا ہے جیسے کوئی
سانپ کو دودھ پلا دے لیکن یہ دھرو بھگت کے کُل میں راج گدی تھی اس لیے بین کی لوتھ میں بھی کچھ اُسکے دھرم
کا انش ہوگا اس واسطے اس لوتھ میں سے ایک لڑکا پیدا کر کے راج سنگھاسن پر بٹھانا چاہیئے جس میں رعیت
سُکھ پاوے اور دھرم کی رچھا ہو اس لیے چل کر راجا بین کی لوتھ کو دیکھنا چاہیئے یہ بات آپس میں بچار کر پھر اُن رکھیشوروں
نے جن کو پرمیشور کا تپ اور جپ کرنے سے سب سامرتھ تھی جا کر سُنیتھا سے پوچھا کہ راجا بین کی لوتھ کہاں ہے یہ بات
سنتے ہی سُنیتھا نے رکھیشوروں کو ڈنڈوت کی اور بڑی خوشی سے راجا بین کی لوتھ اُن کے سامنے لے آئی تب رکھیشوروں نے
کچھ منتر پڑھ کر راجا بین کی جانگھ متھانی سے دہی کی طرح متھی جس طرح دہی متھنے سے مکھن نکلتا ہے اسی طرح جانگھ
متھنے سے ایک پُرش ناٹا اور کالا رنگ بہت بدصورت پیدا ہو کر بولا کہ اے رکھیشورو مجھ کو کیا آگیا دیتے ہو جب رکھیشوروں نے
دیکھا کہ یہ راج کرنے کے لائق نہیں ہے تب اُس سے کہا کہ تو جنگل میں جا کر بھیلوں کا راجا ہو سو وہ اُن کی آگیا سے جنگل
میں جا کر بھیلوں کا راجا ہوا اس کے بنش میں ملاح اور مُسہر وغیرہ پیدا ہو کر آج تک دُنیا میں موجود ہیں اور اُس پُرش
کے نکلنے سے سب پاپ سُنیتھا کا بین کے شریر سے باہر نکل گیا -

پندرھواں ادھیاے

پیدا کرنا رکھیشوروں کا اس کے داہنے ہاتھ سے راجا پرتھ اور ارچ نام استری کو

میترے جی بولے کہ اے بدر جی پھر رکھیشوروں نے بہت سُندر اور نیت مان راجا پیدا ہونے کے واسطے
راجا بین کی داہنی بھجا متھی تو اس میں سے ایک پُرش بہت سُندر اور تیج وان بشال شریر لمبی بھجا اور ایک استری
روپ وتی دو آدمی پیدا ہوئے رکھیشوروں نے اُس پُرش کا نام پرتھ اور استری کا نام ارچ رکھ کر اُنکا بواہ آپس میں
کر کے پرتھ سے کہا کہ تم ساتوں دیپ کا راج کرو رکھیشوروں نے اپنے گیان کی درشٹ سے جانا کہ یہ دونوں لچھمی نارائن کا
اوتار ہیں یہ بات سمجھتے ہی رکھیشوروں نے بڑے آنند سے پرتھ کو راج سنگھاسن پر بٹھانا چاہا تب کُبیر دیوتا کو بُلا کر
کہا کہ جس سنگھاسن پر بین ادھرمی بیٹھا تھا وہ راجا پرتھ کے بیٹھنے کے لائق نہیں ہے اس لیے تم دوسرا سنگھاسن
بہت اچھا پرتھ کے بیٹھنے کے لائق لاؤ اُس وقت کُبیر دیوتا ایک سنگھاسن جڑاؤ بہت اچھا لے آئے رکھیشوروں
اور دیوتاؤں نے پرتھ کو راج سنگھاسن پر بٹھا کر ڈنڈوت کی اور برُن دیوتا نے چنور اور ناگ دیوتا من اور پرتھوی نے
کھڑاؤں اور سرستی نے موتیوں کا ہار اور شری مہادیو جی نے سُدرشن چکر اور پاربتی جی نے ڈھال اور اشنا دیوتا نے
رتھ اور اگن دیوتا نے دھنکھ بان اور سمدر نے شنکھ لاکر راجا پرتھ کو بھینٹ دیا اسی طرح سب دیوتاؤں نے بھی

اچھی اچھی چیزیں اندر پری کے برابر لاکر راجہ پرتھ کو بھینٹ دیں اور اندر پری سے اپسراؤں نے آکر راجا کو ناچ دکھایا اور گندھربوں نے گانا سنایا اور سِدھ اور چارن لوگوں نے آکاش سے استُت کرکے راجا پر پھول برسائے اور بھاٹوں نے آکر راجا پرتھ کی بڑائی میں بہت پڑھ کر پچھلے پرتاپی راجوں کی اُپمادی اُن کا بچن سُنکر راجا نے بھاٹوں سے کہا کہ ابھی تک میں نے کوئی کام ایسا بڑائی کا نہیں کیا جو تم اتنی استت کرتے ہو جب کسی میں کچھ گن نہیں ہوتا اس آدمی کی بھی بڑائی بھاٹ لوگ اپنے فائدے کے واسطے اندر کے برابر کرتے ہیں یہ بات اُچت نہیں ہے اور جو آدمی اس طرح کی بڑائی اپنی سُن کر خوش ہوتا ہے اُس کو مورکھ سمجھنا چاہیئے اور جس بات کا اپنے میں گُن نہو اور اُس بات کی کوئی بڑائی کرے تو نہ سن بیہ جاننا چاہیئے کہ یہ ہماری ہنسی کرتا ہے اے بھاٹو جب ہم کچھ اچھا کام کریں تب تم ہماری استت کرنا ابھی چُپ رہو آدمی استت کرنے جوگ نہیں ہے نارائن جی کی استت کرنا چاہیئے جنھوں نے آدمی کو پیدا کرکے بڑائی دی ہے اور جب وہ اُس کے ہاتھ سے اچھا کام کراتے ہیں تب آدمی استت کے لائق ہوتا ہے اور آدمی جو کسی کو ایک برس یا دس برس تک کھانا کپڑا دے تو اُس کو دُکھ معلوم ہوتا ہے استت کے لائق بھگوان ہی ہیں جو سب کو پالن کرکے لوک کا سُکھ دیتے ہیں یہ بات سُن کر سب کسی نے راجا کی بڑائی کی -

۱۶ سولھواں ادھیائے

پیدا ہونا بھاٹوں اور پنڈتوں کا راجا پرتھ کی جنم کُنڈلی کا پھل کہکر

میترے جی نے بدر جی سے کہا کہ بھاٹوں نے راجا کا بچن سُن کر بنے کیا کہ اے پرتھوی ناتھ آپ نارائن جی کا اوتار ہیں آپ کی بڑائی کرنا بھگوان کی استت کے برابر ہے اس لیے اپنی بانی پوتر کرنے کے واسطے ہم آپ کی استت کرتے ہیں کس واسطے کہ لوگوں نے اپنا پیٹ پالنے کے واسطے جھوٹ اور سچ بہت سی بڑائی اور لوگوں کی کی ہے اور آپ ایسے ایسے اچھے کام کریں گے کہ آج تک کسی راجا نے ایسے کام دنیا میں نہیں کیے جب بھاٹ لوگ یہ بات کہہ کر راجا سے دربیہ لیکر اپنے اپنے گھر چلے گئے تب جوتشی پنڈتوں نے راجا کی جنم کُنڈلی بنا کر گرہوں کا پھل سطرح برنن کیا کہ یہ ساتوں دیپ کے راجا ہوں گے اور اپنی بھجا کی سامرتھ سے سب پرتھوی کے راجوں کو جیت کر اُدے سے است تک راج کریں گے اور پرتھوی کو گئو کی طرح دُہکر اُس کو لڑکی کے برابر اور پرجا کو لڑکے کے برابر سمجھیں گے اور براہمن اور رکھیشور اور سادھ اور سنت کو نارائن روپ جانیں گے اور آٹھ مہینے رعیت سے پرتھوی کا دین لے کر چار مہینے برسات میں اپنے پاس سے اُن کو کھانا اور کپڑا دیں گے اور بنا اپرادھ کسی کو ڈنڈ نہ دیں گے جب اندر ڈاہ سے اُن کے راج میں پانی نہیں برساوے گا تب راجا پرتھ کے پرتاپ سے رعیت کی چاہنا کرنے کے سمے برکھا ہوگی اور راجا پرتھ سوا شومیدھ جگیہ بھگوان کے خوش ہونے کے واسطے بغیر کسی اِچھا کے کریں گے جب ننانوے جگیہ اُن کی پوری ہو کر سویں جگیہ شروع ہوگی تب راجا اندر اپنے اندراسن لینے کے ڈر سے جوگی روپ بنا کر شیام کرن گھوڑا

اُن کا چُرا لے جاوے گا جب بیٹا راجا پرتھ کا اندر سے گھوڑا چھین لے آوے گا تب اندر اُس سے ہار مان کر چھل کرنے کے واسطے بہت طرح کا روپ دھارن کریگا اُس کے روپ دھارن کرنے کا حال سُن کر کلجگ باسی مورکھ بھی دوسروں کو ٹھگنے کے واسطے بہت طرح کا روپ دھریں گے اور نارائن جی جگیہ شالا میں پرگٹ ہو کر راجا پرتھ کو درشن دیں گے اور سنکادک رکھیشور راج مندر میں آ کر اُس کو گیان سکھاویں گے اور یہ راجا پرائی استری کو ماتا اور پرائے دھن کو مٹی کے برابر سمجھ کر سدا پرمیشور کے بھجن اور اُسمرن میں لین رہیں گے ایسا کہہ کر جوتشی لوگ راجا سے دچھنا لیکر اپنے گھر چلے گئے اور بھرگ آدک رکھیشور اور دیوتا راجا کو آشیرباد دے کر اپنے اپنے استھان کو پدھارے -

سترھواں ادھیاے

کرودھ کرنا راجا پرتھ کا دھرتی پر پرجا کے دُکھ پانے سے

میترے جی نے کہا کہ اے بدُر جی جب دیوتا رکھیشور بدا ہو گئے تب راجا پرتھ دھرم اور نیت کے ساتھ راج کاج کرنے لگا ایک دن سب رعیت نے اُس کے پاس آ کر بنتی کیا اے مہاراج آپ ہمارے راجا اور مالک ہیں شاستر کے موافق آپ کو ہماری پالنا جو بھوکھ کے مارے مرتے ہیں کرنا چاہیئے جس طرح درخت اندر سے کھوکھلا ہو جاتا ہے اُسی طرح ہم لوگوں کا کلیجہ اور پیٹ مارے بھوکھ کے خالی ہو کر جل رہا ہے اور پھل کھانے سے سب لوگ جیتے ہیں سو تو راجا بین کے پاپ اور انیت کرنے سے پرتھوی نے سب اناج اور پھل اپنے چرا لیے جو اناج ہم لوگ پرتھوی پر بوتے ہیں وہ نہیں اُگتا ہے اور جو درخت پہلے سے اُگے ہوئے ہیں اُن میں پھل نہیں لگتے اِس لیے ہم لوگ اپنے لڑکے بالوں سمیت کھانے بغیر مرتے ہیں سو آپ کو دھرماتما راجا سمجھ کر اپنا دُکھ کہا کہ کوئی ایسا اُپاے کیجئے جس میں پہلے کی طرح اناج اور پھل پھر پرتھوی سے پیدا ہوا کریں یہ بات سنتے ہی راجا نے پرتھوی پر کرودھ کر کے دھنکھ بان اُٹھا لیا اور بان چڑھا کر چاہا کہ ابھی ایک تیر مار کر پرتھوی کو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالوں پرتھوی راجا کو ایسے کرودھ میں دیکھ کر اُسی سمے گئو کا روپ دھر کر ڈرتی اور کانپتی ہوئی سامنے آئی اور راجا نے اپنے گیان سے پہچان لیا کہ یہ گئو روپ پرتھوی ہے تسپر بھی راجا نے مارے کرودھ کے دھرم اور اَدھرم کا کچھ بچار نہ کر کے جب تیر مارنے کی اِچھا کی تب گئو روپ پرتھوی وہاں سے بھاگ کر سب لوکوں میں دوڑتی پھری اور راجا بھی دھنکھ بان لیے ہوئے رتھ پر سوار اُس کے پیچھے کھیدے جاتا تھا پرتھوی نے کسی جگہ اپنے پران کا بچاؤ نہیں دیکھا تب راجا کے سامنے کھڑی ہو کر بولی کہ اے پرتھوی ناتھ آپ نہیں جانتے کہ بید اور شاستر میں گئو کا مارنا بڑا پاپ ہے راجا نے جواب دیا کہ شاستر نے ایسا لکھا ہے کہ جس کسی سے سنساری جیو دُکھ پاویں اُس کا مارنا پاپ نہ ہو کر دھرم سمجھنا چاہیئے برہما جی نے جو اوکھد اور اناج سنساری جیوؤں کے پالنے کے لیے پیدا کیا ہے اُس کو تو نے چھپا لیا راجوں کا یہی دھرم ہے کہ جو اُن کی پرجا کو دُکھ دیوے اُس کو مار ڈالیں یہ بات سُن کر گئو روپی پرتھوی نے پھر کہا کہ اے راجا جب

مجھ کو ہرنیاکش دیت پاتال میں لے گیا تھا اور جیوؤں کے رہنے کے واسطے جگہ نہ تھی تب نارائن جی براہ اوتار
دھارن کر کے مجھ کو پاتال سے لائے اور پانی پر استھت کر کے سب جیوؤں کو میرے اوپر بسایا جو تم مجھ کو مار ڈالنا
چاہتے ہو تو سب پرجا کو کہاں رکھوگے راجا نے کہا کہ مجھ میں اتنی سامرتھ ہے کہ تیرے مارنے کے پیچھے اپنے
تپ کے بل سے اور نارائن جی کی کرپا سے مہا پرے کے پانی پر پرجا کو بساؤں گا گؤ نے یہ بات اپنے گیان سے
جان لی کہ یہ راجا بڑا پرتاپی اور پرمیشور کا اوتار ہے جو چاہے گا سو کر ڈالے گا اب بنا اس کی شرن گئے میرا پران
بچنا کٹھن ہے ایسا بچار کر پرتھوی نے راجا سے بنتی کر کے کہا کہ اے پرتھوی ناتھ آپ کرتا پرش پرمیشور کا اوتار
ہیں سب کچھ کر سکتے ہیں مجھ کو جو کچھ آپ آگیا دیویں وہ میں کروں -

اٹھارھواں ادھیائے

نکالنا راجا کا سب اناج اور اوکھدھ گؤ روپی پرتھوی کو دُہ کر

میترے جی بولے کہ ہے بدر جی گؤ روپی پرتھوی نے راجا سے کہا کہ اے مہاراج میں نے راجا بین کے
ادھرم کرنے سے اناج اور اوکھدھ آدک اس واسطے اپنے میں چھپا لی تھیں کہ راجا بین کے راج میں سنساری
لوگ ہوم اور دان کرنا چھوڑ کر سب اناج اپنے ہی خرچ میں لاتے تھے اور دیوتا اور اگن کا بھاگ دینا بند کر دیا
تھا اس لیے میں نے ادھرمی لوگوں کا پالن کرنا اُچت نہیں جانا اب تم دھرماتما راجا اوتار ہو کر پہلے کی طرح
اناج اور پھل پیدا ہونا چاہتے ہو تم بید کا منتر پڑھ کر جگ بھاس کے ساتھ گؤ کی طرح مجھ کو دُہو تو جو کچھ میں نے
گپت کر لیا ہے وہ اور جس چیز کی اِچھا تم کو ہوگی سب کچھ مجھ میں دودھ کی طرح نکلے گا اور پہاڑوں کا بہت بوجھ
میرے اوپر بے ٹھکانے رکھا ہے آپ اُس کو اُٹھا کر ایک طرف رکھ دیجئے تو بہت سی جگہ خالی ہو جائے اور جیسے
جگہ اونچی نیچی گڑھے کی طرح ہو رہی ہے اُس کو پاٹ کر برابر کر دیجئے تب میرے اوپر سب جیو آرام سے رہ کر
کھیتی وغیرہ بیاپار کر کے بڑا سُکھ پاویں گے اور کسی کو دُکھ نہ ہوگا اور برسات گزر جانے کے پیچھے سب جیوؤں کے
پینے اور کھیت وغیرہ سینچنے کے لیے سب جگہ پانی بنا رہے گا راجا پرتھ نے یہ بات سنتے ہی اپنی کمان کی نوک سے
پہاڑوں کو جو بیچ میں جگہ روکے تھے اُٹھا کر اُتر دشا میں رکھ دیا سو پرتھوی تین طرف خالی ہو گئی اور جس جگہ گڑھے تھے
وہاں چھوٹے چھوٹے پہاڑوں کو رکھ کر اپنی کمان سے ٹھونک دیا جب سب زمین برابر ہو گئی تب راجا پرتھ نے
بہت جگہ شہر اور قلعہ اور گاؤں جہاں جیسا مناسب جانا تیار کرا کے وہاں رعیت کو بسایا اور جہاں کہیں کنواں
اور باؤلی اور تالاب وغیرہ کا کام تھا بنوا دیا جس میں سب جیوؤں کو سُکھ ملے تب گؤ روپی پرتھوی نے خوش ہو کر
کہا کہ اے پرتھوی ناتھ اب مجھے دُہو لیکن دُہنے کا برتن اور بچھڑے کی صورت بہت چیزوں کے نکالنے کے لیے
الگ الگ بناؤ جس میں سب پدارتھ مجھ میں سے نکلیں پہلے بھرگ اور ذرا سا آدک رکھیشوروں نے گؤ روپی پرتھوی کا

دُہا تو اُس میں سے بید نکلا تو براہمنوں نے خوش ہو کر کہا کہ ہم لوگوں کو یہی چاہیئے پھر دیوتا اور گندھرب اور دیت اور راجا پرتھو وغیرہ نے اُس گئو کو دُہ کر بہت طرح کے پھل اور اناج اور ادکھد وغیرہ سب چیزیں مطلب کی اُس میں سے باہر نکالیں لیکن دُہنے کا برتن اور بچھڑے کا روپ الگ الگ بنا تھا اے بدُرجی پرتھوی کا ادھین کے برابر ہے اس لیے سب کسی نے اپنی اپنی اچھا کے موافق گئو روپی پرتھوی کو دُہ کر سب طرح کی چیزیں نکال لیں اور دیوتا اور رکھیشوروں نے پرتھوی کو آشیرباد دیا کہ پہاڑ اور سمُدر وغیرہ کا بوجھ تجھ کو کچھ نہ معلوم ہوگا لیکن ادھرمی اور پاپی لوگ سادھو اور براہمن کو دُکھ دینے والے جب تیرے اوپر اپنے چرن رکھیں گے تب تو اُن کے بوجھ سے دُکھی ہوگی اُس سمے نارائن جی اوتار لیکر ادھرمیوں کو مار کر تیرا بوجھ دور کریں گے یہ بردان دیوتا اور رکھیشوروں کا سُن کر پرتھوی اپنا نج روپ دھر کر راجا پرتھو کو آشیرباد دیکر اپنے استھان کو چلی گئی اور سنساری جیو اناج اور پھل پیدا ہونے سے خوش ہو کر اپنے دھرم اور کرم میں لین ہوگے اور شہر اور گانوں میں سُکھ کے ساتھ رہ کر راجا پرتھو کو آشیرباد دینے لگے -

اُنیسواں[۱۹] ادھیاے

سواشومیدھ جگیہ کرنا راجا پرتھو کا

میترے جی نے بدُرجی سے کہا کہ جب سب پرجا راجا پرتھو کی آنند اور خوش ہوئی تب راجا نے رکھیشوروں اور براہمنوں کو بُلا کر سنکلپ سو اشومیدھ جگیہ کا کیا اور برھماورت میں سوایمبھومن کے استھان پر نکام جگیہ کرنے لگا راجا پرتھو کے نیت اور دھرم کرنے سے گھی اور دودھ اور دہی کی ندی سنسار میں پرگٹ ہو کر بہنے لگی اور موتی اور سونا اور چاندی اور تانبا وغیرہ کی کھان سمدر اور پہاڑوں سے بغیر کھودے پرگٹ ہوگئیں اس لیے اُن کے راج میں کوئی دردری اور دُکھی نہ تھا جب راجا نے شاستر کے موافق شیام کرن گھوڑا چھوڑ کر اپنی فوج اُس کے ساتھ کر دی تب وہ گھوڑا ساتوں دیپ میں پھر کر چلا آیا کسی دوسرے راجا کو ایسی سامرتھ نہ ہوئی جو راجا پرتھو کا گھوڑا باندھ سکے سب راجا اُس کے ادھین ہو کر اپنے اپنے دیش کا پیسا اُس کو دیتے تھے جب اسی طرح راجا نے ننانوے[۹۹] جگیہ پوری کرکے سوویں[۱۰۰] جگیہ شروع کر کے شیام کرن گھوڑا چھوڑا تب اندر نے چنتا کر کے بچار کیا کہ سوویں[۱۰۰] جگیہ پوری ہوجانے پر راجا پرتھو میرا اندراسن چھین لے گا اس لیے یہ گھوڑا لینا چاہیئے جس میں سو[۱۰۰] جگیہ پوری ہونے پاویں ایسا بچار کر اندر اپنے بیٹے سے بولا کہ تو جا کر یہ گھوڑا کسی طرح پکڑ کر ہمارے پاس لے آ جب اندر کا بیٹا گھوڑا پکڑنے کیواسطے آیا تب اُس کے ساتھ بڑے بڑے جودھا دیکھ کر مارے ڈر کے گھوڑے کو نہ پکڑ سکا اور اندر کے پاس جا کر کہا کہ مجھ میں سامرتھ نہیں ہے جو اُس گھوڑے کو پکڑ سکوں تم کو سامرتھ ہو تو پکڑ لاؤ یہ بات سُن کر اندر نے بچار کیا کہ راجا پرتھو بڑے دھرماتما اور بلوان ہیں اُن سے سنگرام کر کے ہم گھوڑا نہیں لا سکتے کچھ چھل کر کے گھوڑا لانا چاہیئے ایسا بچار کر راجا اندر جوگی کا روپ بن کر گھوڑے کے پاس گئے جب راجا کے نوکروں نے جوگی دیکھ کر اُن کو وہاں جانے سے

منع نہیں کیا تب اندر اُس گھوڑے کی باگ پکڑ کر آکاش کی راہ سے اپنے لوک کو لے چلے جب راجا کے نوکروں نے
جو اُڑنے کی سامرتھ نہیں رکھتے تھے یہ حال دیکھا تب راجا سے کہا کہ اے مہاراج ایک آدمی جوگی روپ بنکر
گھوڑے کو آکاش میں اُڑا لے گیا یہ بات سنتے ہی راجا نے براہمنوں سے پوچھا کہ تم لوگ اپنی گیان درشٹ سے
بچارو کہ یہ جوگی کون تھا جو گھوڑا ہمارا لے گیا براہمنوں نے دیو درشٹ سے دیکھ کر کہا کہ اے راجا گھوڑا تمہارا راجا اندر
اس ڈر سے اپنے لوک میں لیے جاتے ہیں کہ سو جگیہ پوری ہو جانے سے اندراسن میرا لے لیگا یہ بات سُنکر راجا پرتھ
بولے کہ میں اندر لوک لینے کی کچھ اچھا نہیں رکھتا لیکن اندر جو ہماری جگیہ بند کرنا چاہتا ہے اس لیے اُس گھوڑے کو
ضرور منگوانا چاہیئے یہ بات براہمنوں سے کہکر راجا نے بجتاشو विजिताश्व اپنے بیٹے کو آگیا دی کہ تو ابھی
جاکر گھوڑے کو لے آ اور اترمُن کو اُس کے ساتھ کر دیا جب وہ دونوں وہاں سے اُڑتے ہوئے اندر لوک کے
پاس پہونچے تب رکھیشور نے گھوڑا لیے جاتے ہوئے دیکھ کر بجتاشو کو دکھلا دیا راج کُمار نے اندر کو گھوڑے سمیت
دیکھتے ہی سرونت [illegible] نام بان دھنکھ پر چڑھا کر جیسے چاہا کہ اندر کی چھاتی میں ماریں ویسے ہی اندر اپنے پران
کے ڈر سے گھوڑا وہاں چھوڑ کر انتردھیان ہو گئے اور بجتاشو نے گھوڑے کو راجا پرتھ کے پاس لا کر حال بھاگ جانے
اندر کا کہا جب اندر گھوڑا چھین جانے سے بہت شرمندہ ہوئے تب اپنی مایا سے اندھیالا پیدا کر کے کئی مرتبہ
دھوکا دیکر گھوڑا چرا لے گئے لیکن راجا پرتھ کا بیٹا بجتاشو جاکر چھین چھین لایا جب اندر نے کئی مرتبہ گھوڑا چھین جانے پر
بھی چُرانا اُس کا نہ چھوڑا تب راجا پرتھ نے کرودھ کر کے دھنکھ بان اندر کے مارنے کو اٹھایا اُس وقت جگیہ کرانے والے
رکھیشوروں نے راجا کو سمجھایا کہ اے پرتھوی ناتھ آپ نے سو اشومیدھ جگیہ کا سنکلپ کیا ہے کرودھ کرنے سے
سنکلپ میں بگھن ہوگا اور اندر امرت پینے سے کسی طرح مر نہیں سکتا جب رکھیشوروں کے سمجھانے سے راجا کا
کرودھ شانت ہوا تب برھما جی نے نارد مُن سمیت جگیہ شالا میں آکر کہا کہ اے راجا تم اندر کے مارنے کی اچھا مت
کرو تمہارے ہاتھ اُس کی موت نہیں ہے جو تم کو اندراسن لینے کی اچھا ہو تو اُس کو اندرپُری سے نکال کر وہاں کا
راج کرو اور جو مکت کی اچھا رکھتے ہو تو سویں جگیہ مت کرو جتنی جگیہ تم نے کی ہیں اُنھیں جگیہ کے کرنے سے پرمیشور
تم کو درشن دے کر مکت پدوی دیں گے اور تمہارے جگیہ کرنے کا حال سنساری لوگ سُن کر شبھ کرم کریں گے اور
اندر کے بھلا دینے کا حال سُن کر کلجگ باسی پاکھنڈ رچیں گے جب برھما جی کے سمجھانے سے راجا پرتھ نے
اپنا کرودھ تھما کیا تب برھما جی نارد مُن سمیت اپنے لوک کو گئے تب راجا پرتھ براہمنوں سے بولا کہ میں اندر لوک کی
کچھ اچھا نہیں رکھتا ننانوے جگیہ اچھی طرح سمپورن ہوئیں ایک جگیہ جو باقی ہے وہ میں نہیں کروں گا یہی پورن
آہُت اگن کُنڈ میں ڈال دو جیسے رکھیشوروں نے منتر پڑھ کر پورن آہت کیا ویسے ہی برھما جی نے نارائن جی کے
پاس جاکر کہا کہ اے مہاراج ایک راجا اندر کے سامنے دوسرا کوئی سو جگیہ نہیں کر سکتا اور راجا پرتھ پرم بھگت کا
سنکلپ بھوت ہونا چاہیئے اور آپ سب باتوں کے مالک ہیں جیسا اُچت ہو وہ کیجئے یہ بات سنتے ہی پرمیشور
ترلوکی ناتھ برھما جی اور اندر کو اپنے ساتھ گرڑ پر بٹھا کر پورن آہت ڈالنے کے سمے اُس جگیہ شالا میں آپہونچے اُن کو

دیکھتے ہی راجا پرتھو اور سب براہمن اور کھیشور کھڑے ہوکر بیکنٹھ ناتھ کو ڈنڈوت کرکے استت کرنے لگے ۔

بیسواں ادھیاے

بلانا راجا پرتھ کا سب راجوں کو اپنے مکان پر

شکدیوجی نے کہا کہ اے راجا پریچھت نارائن جی نے راجا پرتھو کی استت کرنے سے بہت خوش ہوکر کہا کہ اے راجا تمھاری سو جگیہ سمپورن ہوئیں ہم تم سے بہت خوش ہیں کچھ بردان مانگو اور تم اندر کا اپرادھ چھما کرکے اس سے کسی بات کا بر ودھ نہ رکھو کس واسطے کہ آتما کو آتما سے دشمنی کرنا نہ چاہیے سب چھوٹے بڑے جیوؤں میں آتما ایک ہوکر شبھ اور اشبھ کرنے سے بھلا اور برا کہلاتا ہے سو تم دیا اور دھرم سے رہ کر پرجا کا پالن کرو تم کو سنکادک کھیشور [illegible] پیش کریں گے یہ بات ترلوکی ناتھ کی سن کر راجا پرتھو نے بدھ پوربک اُن کی پوجا کرکے ہاتھ جوڑ کر بنتی کیا [illegible] کسی کے ساتھ دشمنی نہیں رکھتا اور اندر لوک یا کسی دوسری چیز کے لینے کی کچھ چاہنا نہیں رکھتا کیول یہی چاہتا ہوں کہ آپ کے چرنوں کی بھگتی اور پریت میرے ہردے میں بنی رہے اور آپ کا جس اور گن مجھ کو دس ہزار کانوں کے برابر سُن پڑے اور آپ شری لچھمی جی سے بھی ادھک پیار اپنے بھگتوں کو جانتے ہیں جس [illegible] آپ کی بھگتی کا سکھ پایا وہ آدمی موہ جال میں نہیں پھنستا مجھ کو آپ کے چرنوں کی بھگتی اور پریت چاہیے یہ بات [illegible] نارائن جی خوش ہوکر بولے کہ اے راجا تم میرے پرم بھگت ہو تمھاری سب اچھا پوری ہوگی جب ترلوکی ناتھ ایسا کہہ کر بیکنٹھ کو پدھارے اور برہما جی بھی اپنے استھان کو گئے اور راجا کی جگیہ سمپورن ہوئی تب براہمن اور کھیشوروں کو بہت دان اور دچھنا دے کر بدا کیا اور اندر سے پریت رکھ کر دھرم کے ساتھ پرجا کو پالنے اور راج کرنے لگے اُن کے راج میں براہمن اور کھیشوروں نے کبھی کسی پر کرودھ نہیں کیا اور سب چھوٹے اور بڑے خوشی اور چین سے رہنے لگے کچھ دن گئے راجا نے بچار کیا کہ ہمارے راج بھر میں سب چھوٹے بڑے چاروں برن [illegible] کا بھجن اور اسمرن کرتے اور ہری کتھا سنتے اور برے کرموں سے بچ کر سادھ اور براہمن کی سیوا کرتے تو بہت اچھا [illegible] ایسا بچار کر راجا نے ساتوں دیپ کے راجا اور کھیشور اور براہمن اور مہاتما اور چاروں برن کے لوگوں کو نیوتا بھیج دیا سو تھوڑے دنوں میں سب راجا پرتھ کے یہاں آکر اکٹھا ہوئے راجا نے اُن کا ایسا آدر سمان کیا کہ سب خوش ہوگئے

اکیسواں ادھیاے

کہنا راجا پرتھ کا سب راجوں سے واسطے پھیلانے بھگوت بھجن کے اپنے اپنے راج میں

میترے جی نے بدرجی سے کہا کہ جب راجا پرتھو سب راجوں کا شِشٹاچار کھلانے پلانے ناچ رنگ دکھلانے سے

کرچکے تب سب راجا اور پرجا اور رکھیشوروں کو سبھا میں بٹھال کر بولا کہ ایک چیز ہم تم لوگوں سے مانگتے ہیں لیکن بادشاہ ر
نہیں مانگتے تم لوگ دیا کرکے اپنی خوشی سے ہم کو دو تو تمہارا بڑا احسان ہوگا یہ بات سن کر سب راجوں نے ہاتھ جوڑ کر
نے کیا کہ اے پرتھوی ناتھ ہمارا تن دھن استری پتر سب آپ کے اوپر نچھاور ہیں جو آگیا دیجئے وہ کریں تب راجا پرتھو
بولے کہ ہم چاہتے ہیں کہ ساتوں دیپ میں جتنے چھوٹے بڑے پرش اور استری چاروں برن کے ہیں وہ سب نارائن جی
کی بھگت پوجا جپ تپ نام کا اسمرن کیا کریں جس راجا کے دیش میں پرجا لوگ جو کچھ پن یا پاپ کرتے ہیں اس کا
چھٹواں حصہ راجا کو پہونچتا ہے پرمیشور کا بھجن اور اسمرن کرنا اور ان کے چرنوں میں بھگت اور پریت رکھنا اور ان
کی کتھا اور لیلا سننا چاروں برنوں کو ضرور چاہیئے ہر بھجن اور بھگت کرنا کسی خاص برن کے واسطے الگ کرکے
نہیں بنایا گیا ہے چاروں برنوں میں سے جو کوئی سچے من سے اسمرن اور بھگت کرتا ہے اُس پر پرمیشور دیا کرکے
ارتھ دھرم کام موکش چاروں پدارتھ اس کو دیتے ہیں دیکھو شودری بھیلنی کا جھوٹا بیر دیا ہوا پرمیشور نے بڑے پریم
سے کھایا تھا اسی طرح بہت آدمی ہر بھگت پدوی کو پہونچے ہیں دوسرے راجوں کے وقت میں برن اور آشرم کے
اور اور دھرم پرسدھ تھے اور ہماری یہ اچھا ہے کہ ہمارے وقت میں پرمیشور کا نام اپنا اور ان کی بھگتی کرنا راج
ہوجاوے سو تم لوگ اپنی اپنی پرجا کو اسی دھرم کا اُپدیش کرو جو اناج کھیت میں پیدا ہوتا ہے اُس کا چھٹواں حصہ
راجا کو پرجا سے لینا چاہیئے سو وہ ہم نے اپنا چھٹواں حصہ پرجا کو چھوڑ دیا اسی میں سب لوگ ہوم اور دان کیا کریں علاوہ
اس کے اور کسی کو جس چیز یا روپیہ کی چاہنا ہو وہ ہمارے یہاں سے لے جا کر شُبھ کرم میں خرچ کیا کرے ہم اس
بہت خوش ہیں جو دھن دھرم میں خرچ ہو یا دوسرے کے کام آوے اسی کو سپھل جاننا چاہیئے اور پرمیشور کی بھگتی
کرنے سے آدمی کی سب کامنا پوری ہوکر مرنے کے بعد بیکنٹھ کا سکھ ملتا ہے جس طرح آگ لکڑی میں ہے رگڑا
کیے بنا نہیں نکلتی اسی طرح پرمیشور سب کے ہردے میں رہ کر بنا بھگت کیے اور گیان پراپت ہوئے دکھلائی
نہیں دیتے اور پرمیشور کا جٹھر اگنی اور چیتن مکھ براہمن ہے پرمیشور جتنا براہمن کو کھلانے سے خوش ہوتے ہیں
اُتنا اگنی میں جگیہ ہوم کرنے سے خوش نہیں ہوتے سو میں اُنھیں براہمنوں کے چرنوں کی دھول اپنے ماتھے پر
چڑھاتا ہوں جن کی سیوا کرنے سے آدمی جلد اپنا سوارتھ پاتا ہے جس آدمی سے براہمن خوش ہو اُس کو سمجھنا چاہیئے کہ
پرمیشور اس سے خوش ہیں اور جب پر براہمن کرودھ کرے اُس کو پرمیشور کا دشمن جاننا چاہیئے یہ بات سنتے ہی سب
براہمن اور رکھیشوروں نے راجا کو آشیرباد دیکر کہا کہ جب ایسا دھرماتما راجا ہم لوگوں نے پایا تب سب دکھ ہمارے
چھوٹ گئے تب تو سب راجوں نے اپنے اپنے دیش میں آکر راجا پرتھو کی آگیا کے موافق دھرم کا رواج کر دیا
جب راجا پرتھو کے اُپدیش سے سب لوگ سنساری ساتوں دیپ میں پرمیشور کے چرنوں کی بھگت اور ان کے نام کا
اسمرن کرنے لگے تب دیو لوک میں یہ سماچار سن کر ایک دن سنکادک رکھیشوروں نے برہما جی کی سبھا میں کہا کہ
مرت لوک میں راجا پرتھو ایسا دھرماتما پیدا ہوا ہے کہ جس کے اُپدیش سے ہر بھجن اور بھگوت دھرم کرکے سب لوگ
کرتارتھ ہوں گے سو ہم بھی راجا کو دیکھنے جاتے ہیں ایسا کہہ کر وہ چاروں بھائی راجا پرتھو سے ملنے کے واسطے

راج مندر پر آئے ان سب کو آکاش کی راہ سے سورج کی طرح آتے دیکھ کر راجا اپنی سبھا سمیت اُٹھ کھڑا ہوا اور ڈنڈوت کرکے بڑی خوشی اور آدر سے سنگھاسن پر بٹھال کر چرن اُن کا دھویا اور بدھ پوربک پوجا کرکے اور چرنامرت لینے کے پیچھے ہاتھ جوڑ کر تب کیا کہ اے مہاراج میرے پچھلے جنم کا پُن اُدے ہوا جو آپ نے بنا بلائے اپنا درشن دیکر سنیہ کر تارتھ کیا یہ دین بچن سُن کر سنت کمار جی بولے کہ اے راجا پرمیشور کی سبھا میں تیری بھکت سُن کر ہم تجھ کو دیکھنے آئے ہیں راجا نے بہت دیا اُن کی اپنے اوپر دیکھ کر پوچھا کہ اے دین بندھو سنساری آدمی جنم اور مرن سے کس طرح چھوٹتے ہیں سنت کمار جی نے کہا کہ اے راجا تم نے سنسار کا بھلا کرنے کے واسطے یہ بات پوچھی ہے سو اس کی تدبیر ہم تم سے کہتے ہیں سُنو کہ جو کوئی آدمی کا تن پا کر انتہ کرن سے شیام سُندر کے چرن اور سروپ کا دھیان اور زبان سے اُن کا اسمرن اور ہر جپا رکھ کر کانوں سے اُن کی کتھا اور لیلا پریت کے ساتھ سُنا کرتا ہے وہ آدمی جنم مرن سے چھوٹ جاتا ہے اور پریت پرمیشور میں ڈرڑھ ہو جانے سے پھر کرم نہیں ہو جاتی اور سادھ اور مہاتما کے ملنے میں دونوں کو لابھ ہوتا ہے اور دُنیا میں اپنے شریر اور گھر اور استری اور پتروں کو اپنا سمجھ کر اُن سے پریت رکھنا یہی دُکھ کی جڑ جانو اور پرمیشور کے چرنوں کا دھیان کرنے سے گیان پراپت ہوتا ہے اور کام کرودھ لوبھ موہ میں چت لگانے سے گیان نہیں رہتا یہ بات بچار کر آدمی کو واجب ہے کہ بُری سنگت سے الگ رہ کر سنت اور مہاتما کی سیوا کیا کرے جس میں اُس کا بھلا ہو سوائے اس کے دوسری کوئی تدبیر مُکت ہونے کے واسطے نہیں ہے یہ گیان سُن کر راجا نے کیا کہ اے تارن ترن مہاراج جس طرح کرپا کرکے آپ یہاں آئے ہیں اسی طرح دیال ہو کر ایسا آشیرباد دیجئے جس میں سب پرجا میری ہر بھکت ہو جاوے اور یہ گیان جو آپ نے مجھ کو اُپدیش کیا اُس کے بدلے میں آپ کو کون سی چیز دوں جو میں اپنا سر دُوں تو اُس گیان کی برابری نہیں رکھتا اور جب میں نے سر جھکا کر آپ کو ڈنڈوت کی تب سر دینے میں کچھ باقی نہ رہا اور سب دھن اور راج اپنا میں براہمن اور بیشنو کا سمجھ کر اُن لوگوں سے جو بچتا ہے اُس کو اپنے کام میں لاتا ہوں اس لیے آپ کو کچھ نہیں دے سکتا آپ کا رنی (قرضدار) ہوں آپ دیا کرکے کوئی ایسی تدبیر کیجیے جس میں اس رن سے میں اُرن ہو جاؤں سنت کمار جی نے کہا کہ اے راجا جس طرح کوئی کسی کا رنیا ہو اور پانیوالا رن کا کہے کہ ہم نے اپنا رن تجھ کو چھوڑ دیا تو وہ اُرن ہو جاتا ہے اسی طرح ہم نے بھی رن چھوڑ کر اُرن کر دیا سنکادک یہ کہہ کر برھم لوک کو چلے گئے ۔

بائیسواں[۲۲] ادھیاے

جانا راجا پرتھ کا تپ کرنے کے واسطے جنگل میں اُرچ اپنی استری سمیت

میترے جی نے کہا کہ اے بدر جی سنکادک کے جانے کے پیچھے راجا پرتھ نے اسی طرح دھرم اور پرجاپالن کے ساتھ بہت دنوں تک راج کیا لیکن وہ سدا سادھ اور براہمن کی سیوا اور ہر بھجن کرکے نارائن جی کی کتھا اور کیرتن

سُنا کرتا تھا اور ساتوں دیپ میں بھگوت بھجن ہوتا تھا جب راجا کے ارچ نام استری سے بجتاشو آدک پانچ بیٹے پیدا ہوئے تب راجا نے کچھ دن پیچھے بچار کیا کہ دیکھو یہ راج اور دھن سدا بنا نہ رہ کر مرنے کے پیچھے ساتھ نہیں جاتا اس لیے اُتم ہے کہ میں اس سے الگ ہو کر جنگل میں جا کر پرمیشور کا بھجن اور اسمرن کروں جس میں میرا پرلوک بنے راجا پرتھو نے یہ بات بچار کر راج گدی اپنے بڑے بیٹے بجتاشو विजिताश्व کو جو چھتیس ۳۶ گُن ندھان تھا دے دی اور من اپنا سنساری مایا سے برکت کر کے ارچ اپنی استری سمیت جنگل میں جا کر پرمیشور کے تپ اور دھیان میں لین ہوا راجا پرتھو کے چلے جانے سے سب پرجا نے دُکھ بہت کیا ۔

تیئیسواں ۲۳ ادھیاے

تن تیاگ کرنا راجا پرتھو کا ساتھ جوگ ابھیاس کے اور ستی ہونا ارچ انکی استری کا

میترے جی بولے کہ اے بدُر جی راجا پرتھو نے جنگل میں جا کر گرمی میں پنچ اگن تاپا اور برسات میں میدان میں بیٹھے رہے اور جاڑے میں پانی کے بھیتر کھڑے رہ کر پرمیشور کا تپ اور اسمرن کیا جب اسی طرح استری سمیت تپ کرتے ہوئے کچھ دن بیت گئے تب ایک دن راجا نے بچار کیا کہ اب یہ تن چھوڑ کر بیکنٹھ میں جانا چاہیئے یہ بات ٹھان کر دھیان سے راجا پرتھو نے آد نرنکار جوت کے دھیان میں جوگ ابھیاس کے ساتھ بیٹھ کر برہمانڈ کی راہ سے پران اپنا نکال دیا تب ارچ اُن کی استری نے یہ حال راجا کا دیکھ کر پہلے بہت سوچ کیا پھر من کو دھیرج دیکر اُٹھی اور جنگل سے لکڑی بٹور کر چتا بنائی اور اُس پر راجا کی لوتھ رکھ کر آگ لگا دی اور اپنے پت کے چرن دیکھتی ہوئی سات پرکرما اُس چتا کی دی اور ہاتھ جوڑ کر بولی کہ اے مہاراج میں تمھارے بنا دوسری جگہ نہیں رہ سکتی مجھ کو اکیلے چھوڑ کر کہاں چلے جہاں آپ جاتے ہیں وہاں مجھ کو بھی اپنے ساتھ سیوا اور ٹہل کرنے کو لے چلیئے جس میں آپ کی سیوا کرنے سے میرا پرلوک بنے یہ بات کہہ کر رانی بھی اُس چتا میں کود کر راجا کے ساتھ ستی ہو گئی اُس وقت ایک بمان بہت اچھا جڑاؤ جس میں مخملی بچھونا بچھا تھا اور موتیوں کی جھالر لگی تھی بیکنٹھ سے وہاں پر آیا راجا پرتھو اپنی استری سمیت اُس پر بیٹھ کر بیکنٹھ کو چلے گئے ۔

چوبیسواں ۲۴ ادھیاے

استت کرنا دیوتاؤں کا راجا پرتھو کی اور راج کرنا بجتاشو کا ساتھ دھرم کے

میترے جی بولے کہ اے بدُر جی جس وقت راجا پرتھو اپنی استری سمیت بمان پر بیٹھ کر بیکنٹھ میں پہونچا اُسوقت دیوتاؤں نے اُن کی استت کی اور آپس میں کہنے لگے کہ دیکھو آج تک اس طرح کا راج اور پرجا پالن اور تپسیا

کسی راجا نے نہیں کی اور ایسی پت برتا استری ارچ کی طرح دوسری نہ ہوئی اور راجا نے اپنی راج گدی کے سمے
ایسا دھرم بڑھایا کہ ساتوں دیپ میں سنساری لوگ ہر بھکت ہو گئے اور وہ اسلیے راج کاج کرتے تھے جس میں
ادھرمی اور پاپیوں کو ڈنڈ دینے سے پن پراپت ہو اور راجا پرتھ جو نارائن جی کا اوتار تھے سنساری راجوں کو دھرم اپدیش
کرنے اور پرتھوی پر نگر اور گانوں آدک بسا کر جیووں کو سکھ دینے کے واسطے منکھ کا شریر دھارن کیا تھا اتنی کتھا
سنا کر میترے جی بولے کہ اے بدر جی جب راجا پرتھ کا بڑا بیٹا بجتاشو راج گدی پر بیٹھا تب اُس نے اپنے
چاروں بھائیوں کو چاروں دشا کا راج بانٹ دیا اور نج راج گدی پر آپ بیٹھ کر دھرم اور پرجا پالن کے ساتھ
راج کرنے لگا اس کے راج میں بھی سب رعیت خوش رہتی تھی اتنی کتھا سنا کر شکدیو جی بولے کہ اے راجا پرچھیت
ایک بار بشسٹھ جی نے تین طرح کی اگن کو ایک جس میں براہمن لوگ ہون کرتے ہیں دوسری رسوئیں بنانے کی
تیسری جو لکڑی میں رہتی ہے شاپ دیا تھا کہ تم مرت لوک میں جا کر آدمی کے تن میں جنم لو اس شاپ سے
تینوں اگن نے سنسار میں آکر راجا بجتاشو کے یہاں شکھنڈنی शिखंडिनी نام استری سے جنم لیا راجا نے
اُن کا نام پاوک पावक اور پومان पवमान اور شچ शुचि رکھا وہ لوگ تھوڑے دن دنیا میں رہ کر
تن تیاگ کرنے کے پیچھے پھر اگن دیوتا ہو گئے اور راجا بجتاشو کی پرسوت प्रसूति نام دوسری استری سے
ہبردھان हविर्धान نام بیٹا پیدا ہوا جس کا بیاہ ہبردھانی हविर्धानी نام اگن کی کنیا سے ہوا ہبردھان
کو اسی استری سے پراچین برکھ प्राचीन बर्हिष وغیرہ چھ بیٹے پیدا ہوئے پراچین برکھ کے یہاں
ست وتی نام استری سے جو بہت سندر تھی دس لڑکے ایک صورت کے جن کو پرچیتا کہتے ہیں پیدا ہوئے
بدن اُن کا دس لڑکوں کی طرح الگ الگ تھا پر روپ اور گیان سب کا ایک تھا اس واسطے دسوں کا نام پرچیتا
رکھا جو ایک کو بلاؤ تو دسوں بولیں اور اُن میں جو ایک کام کرے وہی دسوں کریں ایک کے بیمار ہونے سے
دسوں بیمار ہو جاویں دیکھنے میں وہ دسوں الگ الگ تھے پر بدھ اور پیار بدھ اور کرم اور موت اور جینا سب کا
ایک ساتھ جب انھوں نے اپنے باپ کی آگیا سے بن میں جا کر دس ہزار برس پرمیشور کی تپسیا کی تب مہادیو جی
اور اُن سے بہت گیان چرچا ہوئی -

۲۵ پچیسواں ادھیاے

شری مہادیو جی اور پرچیتوں کی بات چیت ہونا

بدر جی نے اتنی کتھا سن کر میترے رکھیشور سے پوچھا کہ جو کچھ گیان چرچا شری مہادیو جی اور پرچیتوں
سے ہوئی تھی وہ برنن کیجیے میترے جی نے کہا کہ جب پرچیتا لوگ پیدا ہوئے تب پراچین برکھ نے اُن دسوں
لڑکوں کو آگیا دی کہ پہلے تم لوگ جنگل میں جا کر پرمیشور کا تپ کرو بھگوان کا درشن ہونے کے پیچھے نارائنی سرشٹ دنیا میں

پیدا کرنا پرچیتا لوگ یہ بات سُنتے ہی گھر سے نکل کر پچھم طرف سمدر کے نزدیک چلے گئے ان کو وہاں ایک استھان بہت رمنیک تالاب کے کنارے دکھائی دیا اُنھوں نے وہاں بیٹھ کر آپس میں بچار کیا کہ ہم نہیں جانتے کہ نارائن جی کون ہیں اور کس طرح اُن کا تپ اور اسمرن کرنا چاہیے وہ لوگ اسی چنتا میں بیٹھے تھے کہ اُسی سے کچھ بولی آدمی کی سُنائی دی تب اُنھوں نے آپس میں کہا کہ یہاں کوئی دکھلائی نہیں دیتا یہ کون بولتا ہے یہی کہہ رہے تھے کہ اتنے میں شری مہادیو جی اُسی تالاب سے نکل کر وہاں آئے اُن کے ساتھ دیوتا لوگ استت کرتے اور گندھرب لوگ گاتے تھے جب پرچیتا لوگ اُن کو نہ پہچان کر اُسی طرح بیٹھے رہے تب شری مہادیو جی نے کہا کہ اے پرچیتا ہم مہادیو جی ہیں تم لوگوں کو گیان سکھلانے کے واسطے یہاں آئے ہیں کہ تم لوگ نارائن جی کا بھجن اور اسمرن اس طرح سے کہ جس میں تم کو اُن کا درشن ملے اور جس طرح نارائن جی مجھ کو پیارے ہیں اُسی طرح نارائن کے بھگت مجھ کو پیارے ہیں میں تم کو ہر بھگت سمجھ کر گیان سکھلانے آیا ہوں یہ بات سُن کر پرچیتوں نے بڑی خوشی سے کھڑے ہو کر شری مہادیو جی کو ڈنڈوت کی اور بڑے آدر بھاؤ سے بیٹھال کر نے پُوربک اُن کی استت کرنے لگے تب شری مہادیو جی نے ہنس کچھ हिंसगुह्य استوتر نارائن استت کا پرچیتوں کو سکھلا کر کہا کہ تم لوگ نت پراتہ کال اور سندھیا سے اسنان کر کے یہ استت پڑھ کر نارائن جی کے چتربھجی روپ کا دھیان کیا کرو پرمیشور تم کو جلد ملیں گے اے پرچیتا میں دن رات یہی کام رکھ کر بھگت اور گیانیوں کا درشن کیا کرتا ہوں اور جو لوگ اپنے اگیان سے پرمیشور کے بھجن اور اسمرن میں چاہنا نہیں رکھتے اُن کو گیان سکھلا کر کرتارتھ کر دیتا ہوں سو جنم تک جو کوئی اپنے برت اور آشرم کے دھرم میں جیسا کہ براہمن اور چھتری اور بیش اور شودر کے واسطے بید اور شاستر میں لکھا ہے دڑھ رہ کر اُسی کے موافق کرم کرتا رہتا ہے اور پاپ اور ادھرم کے پاس نہیں جاتا ہے وہ آدمی سو برس تک مہادیو رہ کر پھر چتربھجی روپ پرمیشور کا پاتا ہے اس طرح کا دھرم اور ہر بھگت کرنے والا آدمی دوسری بات سے کچھ پریوجن نہیں رکھتا شری مہادیو جی یہ گیان پرچیتوں کو سکھلا کر کیلاس پربت کو چلے گئے -

چھبیسواں ۲۶ ادھیاے

بھینٹ کرنا نارد جی کا پرچیتوں کے باپ پراچین برکھ سے

دوہا

بنا بھگت بھگون کے جیو نہ لہے بشرام	سادھن جگیہ انیک سے سرے نہ ایکو کام

میترے جی نے کہا کہ اے بدر جی پرچیتا لوگ سادھ اور بشنو کی بڑائی اور پرمیشور کے ملنے کی تدبیر شری مہادیو جی سے سُن کر استوتر پڑھنے لگے اور نارائن جی کے دھیان کرنے میں لین ہوئے جب اُن کو

دس ہزار برس ہر بھجن کرتے بیت گئے تب پرمیشور نے پرسن ہو کر اور درشن دے کر بڑی خوشی سے اُن کو بردان دیا تسپر بھی وہ لوگ سنساری بیوہار جھوٹا سمجھ کر اسی طرح پرمیشور کا تپ اور دھیان کرتے رہے اور براچین برکھ ان کے باپ نے بہت دنوں تک سنساری سُکھ اور راج بھوگ کر یہ بات بچار کی کہ راج اور دھن بھگوان کی کرپا سے پاکر سنساری سُکھ میں خرچ کرنا اچھا نہیں ہوتا اُس کو دان اور جگیہ آدک میں خرچ کرکے اپنا پرلوک بنانا چاہیئے ایسا بچار کر راجا نے اِتنا دان اور جگیہ کرنا شروع کیا کہ شاستر کے موافق بھرت کھنڈ کے دیش میں جس جس جگہ جگیہ کرنا اُچت تھا کوئی جگہ جگیہ کرنے سے باقی نہیں رہی لیکن راجا کا من برکت نہ ہو کر سورگ اور اندر لوک کے سُکھ کی چاہ بنی رہی یہ حال اُس کا دیکھ کر نارد جی نے بچار کیا کہ دیکھو راجا کی عمر صرف جگیہ ہی کرتے کرتے بیتی جاتی ہے اور کیول جگیہ کرنے سے اس کا پرلوک نہیں بنے گا راجا دھرماتما کے کُل میں یہ پیدا ہوا ہے اس واسطے اس کو کچھ گیان سکھلا کر بھوساگر پار اُتار دینا چاہیئے یہ بات بچار کر نارد مُن مرت لوک میں راجا کے پاس آئے راجا نے اُن کو دیکھتے ہی بڑی خوشی سے ڈنڈوت کرکے بڑے آدر بھاؤ سے بٹھال کر ہاتھ جوڑ کر کہا کہ اے مہاراج میرا بڑا بھاگ اُدے ہوا جو آپ ایسے مہاتما پرش نے کرپا کرکے مجھ کو درشن دیا نارد جی ہنس کر بولے کہ اے راجا سچ بات ہے تیرا بڑا بھاگ تھا جو تو آدمی کا تن پاکر بھرت کھنڈ کی پرجا کا راجا ہوا اور تو نے اس بھرت کھنڈ میں جو کرم بھوم ہے جگیہ وغیرہ بہت سے دھرم اور کرم کیے پر جہاں پہونچنے کی اِچھا کرکے راستہ چلے تو اُس ٹھکانے پر پہونچنا چاہیئے اور جو چلتے ہی چلتے راہ میں عمر پوری ہو جائے اور اُس ٹھکانے پر نہ پہونچے تو اس راہ چلنے سے سوائے تھکنے کے اور کیا لابھ ہوگا یہ بات نارد مُن کی سُن کر راجا نے بڑا آشچرج مان کر من میں کہا کہ دیکھو بید اور پُران میں جگیہ اور دان کرنے کا بڑا پُن کہا ہے اس سے بڑھ کر دوسرا دھرم نہیں لکھا ہے اور نارد جی ایسا کہتے ہیں اس کا کیا بھید ہے - راجا یہ بات بچار کر چنتا کرنے لگا -

ستائیسواں ادھیاے

دیکھنا راجا پراچین برکھ کا اُن جیوؤں کا سوروپ جن کو مار کر جگیہ میں ہون کر دیا تھا

نارد جی نے راجا کے من کی بات اپنے گیان سے جان کر بچارا کہ جب تک کچھ ڈر راجا کو نہ دکھلاؤں گا تب تک مَن اس کا جگیہ کرنے سے نہیں پھرے گا ایسا بچار کر نارد مُن نے اپنے جوگ بل سے جتنے جانور راجا نے جگیہ میں مارے تھے اُن سب کو آکاش میں راجا کے سامنے لاکر کھڑا کر دیا جب وہ سب جیو راجا کو گھورنے لگے تب نارد جی بولے کہ اے راجا یہ سب جانور تم کو دیکھ رہے ہیں جیسے راجا نے آکاش کی طرف آنکھ اُٹھا کر اُن کو کرودھ سے اپنی طرف گھورتے دیکھا دے مارے ڈر کے کانپتا ہوا نارد جی سے بولا کہ اے مُن ناتھ میں نے ان سب جانوروں کو مار کر اپنے جگیہ میں ہون کر دیا تھا سو یہ سب مجھ کو کس واسطے کرودھ سے

دیکھتے ہیں آپ کرپا کرکے اس کا کارن برنن کیجئے جس میں میرا ڈر اور سندیہ چھوٹ جائے یہ بات سُن کرنارد جی بولے
کہ اے راجا جس طرح تم نے ان جیوؤں کو مارکر جگیہ میں ہون کیا تھا اسی طرح تم کو بھی یہ سب جانور ایک ایک جنم میں
مارکر بدلہ لیویں گے یہ بات سنتے ہی راجا کو بڑا سوچ اس بات کا ہوا کہ جتنے جیو میں نے مارے ہیں اُتنے ہی جنم مجھ کو
لینے پڑیں گے تب میں اُن کے بدلے سے اُرن ہونگا مجھ سے بڑی چوک ہوئی جو اتنے جیوؤں کو مارکر ہون کیا ایسا
بچار کر راجا بولا کہ اے مہاراج جتنے پنڈت اور پروہت اور منتری میرے یہاں ہیں اُن سبھوں نے مجھ کو یہ مت
دی تھی کہ جگیہ کرنے سے بڑھ کر دوسرا دھرم نہیں ہے اور آپ مجھ کو اس میں ڈر بتلاتے ہیں اس کا کارن کہئے
اُس وقت راجا کے نزدیک ایک پنجڑا مینا کا اور ایک پنجڑا طوطے کا رکھا ہوا نارد جی نے دیکھ کر کہا کہ اے
راجا یہ طوطا اس مینا سے بار بار کہتا ہے کہ جو تو مجھ کو اس پنجڑے سے نکال دے تو میں قید سے چھوٹ کر جنگل
میں پنچھیوں کے ساتھ بہار کروں اور مینا کہتی ہے کہ اے طوطے میں بھی چاہتی ہوں کہ کوئی مجھ کو اس پنجڑے سے
باہر نکال دیتا تو اپنے ساتھیوں میں جاکر خوشی مناتی دونوں آپس میں ایک دوسرے سے کہتے ہیں کہ پہلے تم اُڑو
لیکن اُڑنے کی سامرتھ نہیں رکھتے جو دوسرے کو پنجڑے سے باہر نکال سکے یہ بات سُن کر راجا بولا کہ اے مُنِ ناتھ
یہ دونوں آپ پنجڑے میں بند ہیں کس طرح ایک دوسرے کو نکال سکے جب اِن میں سے ایک پنجڑے سے
باہر ہو تب دوسرے کے نکالنے کی تدبیر کرے نارد جی بولے کہ اے راجا اسی طرح تمھارے پنڈت اور
پُروہت اور منتری لوگ بھی سنسار روپی مایا جال کے پنجڑے میں پڑے رہ کر کیا سامرتھ رکھتے ہیں جو تم کو اِس
سنسار روپی جال سے باہر کر سکیں یہ بات سُن کر راجا سمجھا کہ آج تک ایسا گیانی مجھ کو کوئی نہیں ملا جس کا بچن
سننے سے مجھ کو گیان پراپت ہوتا ایسا بچار کر راجا نے بنے کیا کہ اے مہاراج کوئی تدبیر آپ بتلائیے جس سے
ان جیوؤں کے ہاتھ سے بچ کر مُکت پدوی کو پاؤں یہ بات سُن کر نارد جی بولے کہ اے مہاراج ایک اتہاس ہم
کہتے ہیں سنو کہ ایک پُرنجن पुरंजन نام راجا اگیات अविग्यात اپنے متر سے بڑی پریت رکھتا تھا اور کسی
دوسرے کو یہ بات معلوم نہ تھی اور اگیات سب طرح سے راجا کے کھانے اور پہننے اور سُکھ اور آرام کی سُدھ لیتا
تھا ایک سمے راجا پُرنجن اپنی اِچھا سے اگیات کا ساتھ چھوڑ کر کسی دوسری جگہ جانے کے واسطے اِچھا کرکے
چلا سو وہ پورب اور پچھم اور اُتر تینوں دشاؤں میں ڈھونڈھتا اور گھومتا ہوا بہت دنوں تک بیاکل رہا اچھا پربک
کوئی جگہ رہنے کے لائق اس کو نہ ملی جب وہ دکھن دشا میں پہونچا تب ایک مکان قلعہ کے برابر بہت اچھا
نو دروازے کا دکھلائی دیا اُس کے چاروں طرف نہر اور باغ اور پھل اور پھول اور میووں کے درخت تھے
جن پر بہت طرح کے پنچھی میٹھی میٹھی بولی بولنے والے بیٹھے ہوئے چہچہا رہے تھے وہاں سب طرح کا سُکھ
دیکھ کر راجا پُرنجن اُس مکان میں رہنے کے واسطے اِچھا کرکے بھیتر چلا تو دروازے پر پہونچ کر کیا دیکھا کہ
ایک جوان اِستری بہت سندر طرح طرح کے گہنے اور کپڑے پہنے ہوئے وہاں ٹہل رہی ہے اور دس سہیلیاں
اُس کے ساتھ سیوا اور ٹہل کرنے کے واسطے موجود ہیں اور اُس سے تھوڑی دُور آگے ایک سانپ پانچ پھن کا

دروازے پر بیٹھا ہوا دکھلائی دیا راجا پُرنجن اُس استری کو دیکھتے ہی اُس کے روپ پر مُوہت ہو گیا -

اٹھائیسواں ادھیائے

بواہ کر کے سُکھ اور بلاس کرنا راجا پرنجن کا اس استری سے

نارد جی بولے کہ اے پراچین برہکھ جب راجا پُرنجن کا چت اُس استری پر موہت ہو گیا تب اُسکے پاس جا کر پریم سے پوچھا کہ اے سُندری تم دیو کنیا اور لچھمی جی کے برابر سُندر کس کی بیٹی اور کس کی استری ہو اور کس اچھا سے یہاں ٹہلتی ہو تمھاری آنکھوں کے بان سے پُرشوں کا من گھائل ہو جاتا ہے اور یہ مکان کس نے بنایا ہے اور اس میں کون رہتا ہے یہ میٹھے بچن سُن کر وہ استری مُسکرا کر بولی کہ اے راجا میں اپنی ماتا اور پتا کا نام نہیں جانتی کہ میں کس کی بیٹی ہوں اور ابھی تک میرا بواہ نہیں ہوا اس لیے مجھ کو بواہ کرنے کی اچھا ہے اور یہ نہیں معلوم کہ یہ مکان کس نے بنایا ہے لیکن میں یہاں رہتی ہوں جو کوئی میرے ساتھ بواہ کرے وہ بھی اس قلعہ میں رہے اور یہ سانپ میرے دروازے پر رچھا کرنے کے واسطے رہتا ہے یہ بات سُنتے ہی راجا پُرنجن نے بہت خوش ہو کر کہا کہ اے پران پیاری تم مجھ کو قبول کرو تو میں تم سے بواہ کرنے میں بہت خوش ہوں تمھارے ساتھ بواہ کر کے میں اسی مکان میں رہ کر بھوگ اور بلاس کروں گا تب وہ سندری ہنس کر بولی کہ اے راجا تمھارا ایسا سندر روپ دیکھ کر کون استری موہت نہیں ہو گی جب اس طرح دونوں سے بات چیت ہوئی تب راجا پُرنجن اُس کے ساتھ قلعہ میں جا کر گت ھرب بواہ اُس کے ساتھ کر کے بھوگ اور بلاس کرنے لگا اور راجا اُس کے بس ایسا ہو گیا کہ دن رات اُسکی آگیا میں رہ کر بنا پوچھے اُس کے کوئی کام نہیں کرتا تھا جب پُرنجن کے اُس استری سے بہت بیٹے اور بیٹی پیدا ہوئے تب راجا اُن کا بواہ کر کے ایک دن بنا پوچھے اُس استری کے رتھ پر سوار ہو کر شکار کھیلنے کے واسطے جنگل میں جا کر بہت سے پشو مارے اس لیے رانی کرودھ میں بھر کر میلی دھوتی پہن کر کوپ بھون میں پڑی رہی جب راجا شکار میں دوڑ دھوپ کرنے سے پیاسا ہو کر اپنے مکان پر آیا تب اُس نے پانی پی کر داسوں سے رانی کا حال پوچھا تو اُنھوں نے کہا کہ نہ معلوم کون سا دُکھ رانی کو آج پیدا ہوا جو گہنا اور کپڑا اُتار کر پرتھوی پر پڑی ہے یہ بات سنتے ہی راجا بڑے ڈر اور سوچ میں ہو کر رانی کے پاس دوڑا ہوا گیا اور پاس جا کر بڑے پریم سے پکارا جب وہ مارے کرودھ کے کچھ نہ بولی تب راجا بڑی بنتی سے اُس کے چرن داب کر کہنے لگا کہ اے پران پیاری تم کس واسطے مجھ سے نہیں بولتی ہو میں نے کون سی چیز تم کو نہیں دی اور کس بات میں تمھارا کہنا نہیں مانا جو تم اتنا دُکھ اُٹھاتی ہو تمھاری یہ دشا دیکھنے سے میرا کلیجا پھٹا جاتا ہے تم کو میری سوگند ہے جلد سچ سچ کہدو جو تم کو کسی نے دُربچن کہا ہو تو میں اُس کو بھی ڈنڈ دوں یہ بات سنتے ہی رانی کرودھ سے بولی کہ یہ سب تمھارا قصور ہے جو تم بغیر پوچھے شکار کھیلنے چلے گئے تھے اسی سے میں اُداس ہوں تب راجا پُرنجن رانی کے پاؤں پر گر کر ہاتھ جوڑ کر بولا کہ مجھ سے قصور ہوا جو بغیر پوچھے چلا گیا

اب تمھاری آگیا بغیر کہیں نہ جاؤں گا مجھے اپنا داس سمجھ کر اس مرتبہ میرا قصور معاف کرو میں تمھارے اوپر نچھاور
ہوتا ہوں تم اپنے ہاتھ سے مجھ کو باندھ کر جو چاہو سو ڈنڈ دو جب ایسی بنتی کرنے سے رانی اُٹھی تب راجا نے اپنے
ہاتھ سے منھ اُس کا دھو کر بدن کی دھول جھاڑ دی اور اُس کو گہنا اور کپڑا پہنا کر بہت دن تک اُس کے ساتھ بھوگ
اور بلاس کیا لیکن میں مایا روپی حکمت سے برکت نہیں ہوا جس طرح مجھ کو سنساری چاہنا بنی ہے اُسی طرح
راجا پرنجن کو بڑھاپا آنے اور اندریاں شتھل ہونے پر بھی سنسار کا موہ لگا تھا اتنا حال راجا پرنجن کا سُنا کر نارد مُن
بولے کہ اے پراچین برکھ مرت نام کال کی بیٹی اپنا پت ڈھونڈھنے کے واسطے سب جگہ جاتی تھی لیکن اُس کو
موت جان کر کوئی قبول نہیں کرتا تھا سو وہ ایک دن میرے پاس آکر کہنے لگی کہ تم میرے ساتھ اپنا بواہ کرو جب
میں نے نہیں مانا تب اُس نے کرودھ کر کے مجھ کو یہ شاپ دیا کہ تم ایک مہورت سے زیادہ کسی جگہ نہ رہ کر دن رات
پھرتے گھومتے رہو تم اڑھائی گھڑی سے سواے کہیں ٹھہروگے تو تمھارا سر دُکھے گا جب اُس نے مجھ کو ایسا شاپ
دیا تب میں نے اُس کو یہ تدبیر بتلائی کہ تو جا کر پرجوار प्रज्वार نام گندھرب کی بہن ہو جا اُس کی فوج بہت ہے
وہ ہر روز ایک پُرش پکڑ کر تجھے بھوگ کرنے کے واسطے دیا کرے گا یہ بات سنتے ہی وہ مرت پرجوار گندھرب کے
پاس جا کر بولی کہ میں تمھاری بہن ہونے کے واسطے آئی ہوں گندھرب بولا کہ بہت اچھا تم یہاں رہو پرجوار نے
جرا نام کٹنی کو بُلا کر کہا کہ تو اُس کے واسطے ایک آدمی جوان اور خوبصورت ٹھہراوے تو ہم اُس کی شادی اُسکے ساتھ
کر دیں اتنی کتھا سُنا کر شکدیو جی بولے کہ اے راجا جو کوئی کسی کو کچھ چیز اپنی خوشی سے دے اور وہ نہ لیوے یا دھن پا کر
دان اور پُن نہ کرے تو وہ آدمی پیچھے سے دُکھ پاتا ہے اور پرمیشور نے اس واسطے موت کی حد نہیں رکھی کہ جو آدمی کو
اپنی موت کا حال معلوم ہو جائے گا تو وہ ادھرم کرنا چھوڑ کر برکت ہو جاویگا اسلیے اپنی مایا سے یہ بات پرمیشور نے گپت رکھی ہے -

انتیسواں ادھیاے (۲۹)

جانا پرجوار کا اپنی فوج لیکر پرنجن کے مارنے کے واسطے

نارد جی بولے کہ اے راجا جرا نام کٹنی نے جا کر پرجوار گندھرب سے کہا کہ راجا پرنجن اس لیے بواہ کرنے جوگ ہے
تب پرجوار نے تین سو ساٹھ گندھرب اور تین سو ساٹھ گندھربنی اپنی فوج کو ساتھ لیکر راجا پرنجن سے لڑنے کے واسطے جا کر
اس کا قلعہ گھیر لیا تب وہ سانپ جو پانچ پھن کا دروازے پر رہتا تھا گندھربوں سے لڑائی لڑنے لگا اور اُس کو بھیتر
جانے نہیں دیا جب وہ سانپ اکیلے لڑتے لڑتے تھک گیا تب اُداس ہو کر کہنے لگا کہ دیکھو میں اتنے دنوں تک
دشمن سے لڑا لیکن میرا مالک بھوگ اور بلاس میں ایسا بیہوش ہے کہ جس نے کچھ بھی میری مدد نہ کی جب اس طرح
سوچ کرنے سے وہ سانپ تھک گیا تب ایک کھوکھلے درخت میں جا چھپا تب پرجوار گندھرب اُس قلعہ میں آگ
لگا کر بھیتر جلا گیا جب آگ لگنے سے پرنجن بیاکل ہو کر اپنا پران بچا نہ سکا تب اپنے کُٹمب کی رچھا کیونکر کرے گا

اُس وقت پُرنجن نے اُداس ہوکر بچار کیا کہ کسی طرح میرا پران بچتا تو اچھا تھا پر نجننی کا بچنا تو بہت مشکل ہے اسی
چنتا میں راجا پُرنجن جل کر مر گیا سو وہ مَلے मलय دیش میں راجا بِدربھ विदर्भ کی بیٹی ہوا اور کارن استری ہونے کا
یہ ہے کہ مرتے وقت پُرنجنی میں اُس کا دھیان لگا تھا اس لیے اِستری کا تن پایا اور پانچال पाञ्चाल دیش میں
مَلے دھوج मलयध्वज راجا کے ساتھ جو بڑا دھرماتما تھا اُس کا بیاہ ہوا سو اُس نے بہت دنوں تک گرہستی کا
سُکھ اُٹھایا اور سات بیٹے اور کئی پُوتے پیدا ہوئے -

تیسواں ادھیاے

مرنا راجا ملے دھوج کا اور بھینٹ ہونا پُرنجن کا اگیات اپنے مِتر سے

ناردجی نے کہا کہ اے پراچین برکھ بہت دنوں تک راجا ملے دھوج راج کر کے اگست مُن سے گیان
سیکھ کر سنساری مایا سے برکت ہوگیا اور راج گدی بڑے بیٹے کو دیدی اور استری سمیت جنگل میں جاکر بہت دنوں تک
ہر بھجن کر کے جب تن اپنا تیاگ کیا تب رانی چتا بنا کر اور راجا کی لوتھ اُس پر رکھ کر جلانے کے واسطے تیار ہوئی
لیکن موہ کے بس ہوکر آگ نہیں لگا کر بہت بلاپ کرنے لگی تب اگیات اُس کے پُرانے مِتر نے وہاں آکر اُس کو
پہچانا کہ وہی پرنجن ہے جس نے میرا ساتھ چھوڑ کر پُرش سے استری کا تن پایا یہ دشا اُس کی دیکھ کر اگیات نے
دیا کر کے جب استری روپ پُرنجن سے پوچھا کہ تو کس واسطے اتنا روتی ہے اور یہ تیرا کون تھا جو مر گیا مجھ کو تو بھی
پہچانا یا نہیں تب رانی بولی کہ میں تم کو نہیں پہچانتی ہوں اور یہ میرا پت مر گیا ہے جس کے سوچ سے میں روتی ہوں
یہ بات سُن کر اگیات نے کہا کہ تو پہلے جنم میں پُرنجن پُرش تھا اور میں اگیات نام تیرا مِتر ہوں تو میرا ساتھ چھوڑ کر
گھر سے نکل آیا اور ایک استری کے ساتھ بھوگ در بلاس سنساری سُکھ میں پھنس کر مجھے بھول گیا اس لیے تو نے
استری کا تن پایا اس کے مرنے کا سوچ چھوڑ کر پُرش کا تن ملنے کی تدبیر کرنا چاہیے اور ہم اور تم دونوں ہنس روپی
جیوآتما اور پرماتما مان سرودر کنارے کے رہنے والے ہیں سو تم سنساری موہ میں پھنس کر خراب ہوگئے یہ جیو میری
مایا سے چوراسی لاکھ جون میں بہت طرح کا تن پاتا ہے یہ بات سنتے ہی جب استری روپ پُرنجن کو گیان ہوا
تب اُس نے پت کا سوچ چھوڑ کر لوتھ اُس کی جلادی اور اگیات کی آگیا کے موافق ہر بھجن میں لیت ہوکر اور وہ تن
چھوڑ کر پُرش کا تن پایا اور اگیات اپنے مِتر سے جا ملا اتنی کتھا سُن کر پراچین برکھ نے ناردجی سے پوچھا کہ اے
مہاراج میں سنساری جیو اتنا گیان نہیں رکھتا جو اس کتھا کا ارتھ سمجھ سکوں آپ دیال ہوکر بستار پوربک اس کا حال
برنن کیجئے تب میری سمجھ میں آوے یہ بات سُن کر ناردجی بولے کہ اے راجا وہ پُرنجن جیو ہے اور اگیات نام مِتر
پرمیشور کو سمجھنا چاہیے جو اس جیو کی رچھا سب جگہ نرک اور گربھ آدک میں کرتے ہیں لیکن کسی کو دکھلائی نہیں دیتے
اور یہ جیو پرمیشور کا اسمرن اور دھیان چھوڑ کر سنساری سُکھ میں پھنستا ہے اور اپنے اگیان سے جیسا جیسا کرم کرتا ہے

دیسا دیسا جنم چوراسی لاکھ جُون میں پاکر من مانا سُکھ اُس تن میں نہیں پاتا ہے اسی طرح پُرنجن بھی اگیات کا ساتھ چھوڑکر
چوراسی لاکھ جُون میں بہت دنوں تک بھرمتا رہا جس طرح یہ جیو آدمی کا تن پاکر خوش ہوتا ہے اسی طرح پُرنجن بھی اُس
قلعہ کو دیکھ کر بہت خوش ہوا تھا اور جیسے اُس قلعہ میں نو دروازے تھے ویسے آدمی کے تن میں ناک اور کان آدک
نو چھید اندریوں کے ہیں اور تن آدمی کا رتھ کی طرح ہے جس پہ پُرنجن بیٹھ کر شکار کھیلنے گیا تھا اس رتھ کے گھوڑے
اندریوں کو سمجھنا چاہیئے جس طرف من وغیرہ اندریاں چاہتی ہیں وہی کام آدمی کرتا ہے اور آدمی کے اہنکار کو وہ
سانپ جو پُرنجن کے قلعہ کے دروازے پہ دیکھا تھا سمجھنا چاہیئے کس واسطے کہ آدمی بڑھاپے کے وقت بھی اپنا
اہنکار نہ چھوڑکر کہتا ہے کہ ہم مرتے دم تک بھی اپنے لڑکے بالوں کو پالیں گے اور یہ بات نہیں جانتا کہ سب کے
پالنے والے پرمیشور ہیں اور آدمی کے بدھ کو وہ استری جس پہ پُرنجن موہت ہوا تھا سمجھنا چاہیئے جس طرح مرتے دم تک
بدھ آدمی کے ساتھ رہ کر اپنی اچھا کے موافق اُس سے کام کراتی ہے اُسی طرح پُرنجن نے بھی اُس استری کے بس
ہو کر عمر اپنی گزران دی اور جس طرح اگیانی آدمی اپنی بُدھ اور کرتب کے برابر کسی کو نہ سمجھ کر پرمیشور ترلوکی ناتھ پیدا اور پالن
کرنے والے کو بھول کر اور پُران کی باتوں پہ وشواس نہ رکھنے سے آخر کو دُکھ پاتا ہے ویسے ہی پُرنجن بھی اگیات اپنے
مترکا ساتھ چھوڑنے اور بُدھ روپی استری کا سنگ کرنے سے بہت دُکھی ہوا تھا اور جس طرح آدمی محنت کرنے پر بھی
اپنے منورتھ کو نہ پاکر پچھتاتا ہے اُسی طرح پُرنجن نے بھی جلنے اور مرنے کے سمے چنتا کی تھی اور آدمی کے بدن میں کام
کرودھ لوبھ موہ آدک جو بھرا رہتا ہے اُس کو پروار پُرنجن کا سمجھنا چاہیئے جس طرح بڑھاپا مرنے والے کی خبر کال کے
یہاں جاکر دیتا ہے کہ اُس کو مار لو اسی طرح جرا نام کُٹنی نے بھی پُرنجن کا بڑھاپا دیکھ کر پرجوار گندھرب سے اُس کے
مارنے کے واسطے کہا تھا اور وہ کال کی بیٹی موت ہو کر پرجوار گندھرب کو انت سمے کا بھم جور جاننا چاہیئے اور اُسکے ساتھ
جو تین سو ساٹھ گندھرب تھے اُن کو دن اور گندھربنیوں کو رات جان کر یہی کال کی فوج سمجھو جس دن اور رات کے گزرنے
سے عمر پوری ہونے کے بعد کال مار لیتا ہے اور جس بڑھاپے کے وقت اندریوں میں سامرتھ نہ رہ کر لہو اور مانس
بدن کا سوکھ جاتا ہے اُسی طرح پرجوار گندھرب کی سینا نے جاکر پُرنجن کا قلعہ جلا دیا تھا اور مرتے وقت جس چیز میں
دھیان آدمی کا لگا رہتا ہے مرنے کے بعد وہی تن پاتا ہے پُرنجن کا چت مرتے وقت پرنجنی میں لگا تھا اس لیے
وہ استری ہوا سو وہ استری ہونے سے اپنے پت کی آگیا میں رہ کر دن کاٹنے پڑتے ہیں اور جب تک اس جیو کی مکت
نہیں ہوتی تب تک اسی طرح چوراسی لاکھ جُون میں جنم پاکر دُکھ سے نہیں چھوٹتا وہ اگیات نام متر جو پرمیشور ہے دیا
کرکے آدمی کے تن میں کسی سادھ اور مہاتما سے بھینٹ کرا دے اور اُس مہاتما کے اُپدیش کرنے سے آدمی ہر کتھا
اور کیرتن سُن کر اگیان چھوڑکر ہر چرنوں میں پریت کرے تب ایشور کا بھجن اور اسمرن کرکے جنم اور مرن سے چھوٹے جس طرح
پُرنجن اگیات متر کی کرپا سے اپنا پہلا تن پاکر مکت ہوا تھا اے راجا بغیر دیا پرمیشور کے ساتھ اور مہاتما کا درشن اور
ست سنگ ملنا کٹھن ہے اور آدمی بنا ست سنگ اور سیوا کرنے ہر بھکتوں کے سنساری جال سے نکل نہیں سکتا
سو تم نے بہت دنوں تک راج گدی پر بیٹھ کر سنساری سُکھ بھوگا اور بہت جگیہ اور دان کرکے جس پایا اب تم کو

اُچت ہے کہ من اپنا برکت کرکے ہر چرنوں میں پریت لگا کر پرمیشور کا بھجن اور اسمرن کرو جس میں تمھارا پرلوک بنے اور جب تک سنساری موہ چھوڑ کر ہر چرنوں میں پریت نہ کروگے تب تک آواگون سے چھوٹنا بہت مشکل ہے جب تم پرمیشور کی کتھا اور لیلا سُن کر سادھو اور مہاتما سے ست سنگ کروگے تب تمھارا انتہ کرن شدھ ہوگا اور اس دان اور جگیہ کرنے سے سنساری لوگ تھوڑے دن دیولوک میں رہ کر سُکھ بھوگ کر پھر جنم لینے سے دُکھ پاتے ہیں اور برکت ہونے اور ہر بھکت کرنے سے بکینٹھ کا سُکھ ملتا ہے سو تم کو بھکت کرنا چاہیئے یہ بات سُن کر راجا نے ہاتھ جوڑ کر نارد جی سے کہا کہ اے مہاراج آپ نے یہ گیان بہت اچھا بتلایا لیکن ابھی تک ہمارے بیٹے جو تپ کرنے کو گئے ہیں نہیں پھرے وہ لوگ آویں تب راج گدی دے کر میں جنگل میں جا کر پرمیشور کا تپ اور دھیان کروں -

اکتیسواں ادھیاے

دکھلانا نارد مُن کا ایک ہرا باغ ہرن سمیت اپنے جوگ بل سے پراچین برکھ کو

میترے رکھیشور نے کہا کہ اے بدر جی نارد مُن نے یہ بات سُن کر آشچرج مان کر بچارا کہ دیکھو میں نے اتنا گیان راجا کو سکھلایا لیکن برکت نہو کر ابھی تک اس کو راج گدی کا موہ لگا ہے ایسا بچار کر نارد من اپنے جوگ بل سے ایک باغ آکاش میں تیار کرکے بولے کہ اے راجا ہم کو ایک بڑا اچھا معلوم ہوتا ہے ذرا اوپر تو دیکھو جیسے راجا نے آنکھ اُٹھا کر دیکھا تو آکاش کی طرف ایک باغ بہت اچھا پھل اور پھول لگا ہوا چار دروازے کا دکھائی دیا اور ایک ہرن جنگلی ہریالی دیکھ کر کودتا اور چوکڑی بھرتا ہوا جب اُس باغ میں آکر پھل اور گھاس کھانے لگا تب ایک بھیلیا سب سامان شکار کا ساتھ لیے اُس ہرن کو پکڑنے کے واسطے باغ میں پہونچا اور اُس نے ایک دروازے پر جال لگا کر دوسرے دروازے پر کُتے کو للکارا اور تیسرے دروازے پر آگ لگا کر چوتھے دروازے میں آپ دھنکھ اور بان سادھ کر کھڑا ہوا اور وہ ہرن یہ حالت دیکھنے پر بھی کچھ ڈر نہ مان کر خوشی سے پتی اور پھل کھاتا تھا راجا اُس باغ اور بھیلیا اور ہرن کو دیکھ کر بولا کہ اے مُن ناتھ ایک بات بڑے آشچرج کی دکھلائی دیتی ہے کہ چاروں دروازوں پر اس ہرن کے مرنے کا سامان نزدیک آپہونچا ہے تس پر بھی یہ ہرن مرنے کا ڈر نہ مان کر بڑے آنند سے چر رہا ہے اس چرنے سے اُس کو کیا فائدہ ہوگا یہ بات سُنتے ہی نارد مُن مُسکرا کر بولے کہ اے راجا تیرا ابھی یہی حال ہے بڑھاپا آنے سے تیری سب اندریوں کی سامرتھ جاتی رہی اور مرنے کا وقت نزدیک آپہونچا اور پہلے جو کچھ تجھ کو جوانی سے اُمید تھی وہ نہ رہ کر اب بڑھاپا زیادہ ہونے سے دن رات تیرے بدن کا لہو اور ماس اس طرح سوکھتا جاتا ہے جس طرح پانی آگ کی گرمی سے جل کر کچھ باقی نہیں رہتا اور موت تجھ کو پیچھے سے کتے کی طرح رپیٹے آتی ہے اور مرنے کا رن شکاری کی طرح دھنکھ بان لیے ہوئے تیرے سامنے کھڑا ہے اُس کے ہاتھ سے تیرا بچاؤ نہیں ہوسکتا اور تو سنساری مایا موہ کے جال میں ایسا بندھا ہے کہ یہ سب حال آنکھوں سے دیکھنے پر بھی تجھے اپنے مرنے کا ڈر

کچھ نہیں ہوتا اور سنساری سُکھ اور راج گدی کی ہوس تجھ کو ابتک بنی ہے یہ گیان سنتے ہی جب راجا کے رُد ئیں
کھڑے ہوگئے تب وہ ڈرمان کر ایسا سمجھا کہ میرا بدن جلا جاتا ہے یہ دشا اپنی دیکھتے ہی نار دمُن کے چرنوں پہ گر کر
بولا کہ اے مہاراج آپ نے بڑی کرپا کر کے مجھ کو سنساری پھندے سے باہر نکالا نہیں تو میں اس مایا موہ کے مہاجال
میں پھنسا رہتا یہ بات کہہ کر راجا نے بدھ کے ساتھ نارد جی کی پوجا کی اور اُسی جگہ سے سنساری موہ چھوڑ کر بدری کیدار
کی طرف چلا گیا اور ہر بھجن کر کے مُکت پدوی کو پہونچا اور نار دمُن وہاں سے چلے گئے اس کے بہت دنوں بعد
نارائن جی پرچیتوں کے تپ اور اسمرن کرنے سے خوش ہوئے تب اپنے چتربھجی روپ کا درشن دیکر اُن سے کہا
کہ تم لوگ بردان مانگو تب پرچیتوں نے ڈنڈوت اور استت کر کے کہا کہ اے مہاراج ہم یہ بردان مانگتے ہیں کہ ہم لوگ
سنساری مایا میں نہ پھنسیں اور سادھو اور مہاتماؤں کا ست سنگ رہ کر آپ کے چرنوں میں ہماری بھکت بنی رہے
شیام سُندر ترلوکی ناتھ نے اچھا پوربک بردان دے کر کہا کہ تم لوگ گرہستھ ہو کر انت سمے مُکت پدوی کو پاؤ گے جب
ایسا بردان پاکر وہ اپنے گھر کو چلے تب راستے میں کیا دیکھا کہ جو نگر اور گانوں بسا تھا وہ سب اُجڑ کر جنگل ہوگیا یہ حال
دیکھ کر پرچیتوں نے کہا کہ جنگل کے دیوتوں نے ہمارا راج اور دیش اُجاڑ دیا سو جوگ کی آگ سے ان کو جلا دینا چاہیے
جس میں اپنے کیے کا پھل پاویں یہ بچار کر جب پرچیتاؤں نے جنگل کی طرف کرودھ سے دیکھا تب وہ جنگل جلنے لگا
اور وہاں کے دیوتا اپنا پران لیکر بھاگے اور برھماجی کے پاس جاکر یہ حال کہا تب چندرما برھماجی کی آگیا سے
پرچیتوں کے پاس آکر بولے کہ تم لوگوں نے ہر بھگت ہو کر دس ہزار برس تک پرمیشور کا تپ کیا ہے تم کو بے قصور
ایسا غصہ نہ کرنا چاہیئے اس جنگل سے سب رکھیشور اور منیشور اور رِشی اور پنچھیوں کو بھوجن مل کر بہت سے جیوؤں کی
رچھا ہوتی ہے اس کے جلانے سے تم کو بڑا پاپ ہوگا اور تم نے سنسار پیدا کرنے کی اِچھا سے پرمیشور کا تپ کیا ہے
سو تم لوگ نم لوچا निम्लाचा نام کنیا سے جو درختوں کی بیٹی ہے اپنی شادی کرو اس سے تمھارے بہت سنتان
ہوگی یہ بچن چندرما کا سنتے ہی جنگل کے دیوتا وہ لڑکی پرچیتوں کے پاس لے آئے اور چندرما کے سمجھانے سے پرچیتوں نے
کرودھ اپنا چھما کیا اور آگ جنگل کی بُجھا دی تب پرچیتا لوگ اُس لڑکی سے گندھرب بیاہ کر کے استری سمیت
مہاک متی اپنے باپ کی نگری میں پہونچے اور راج کاج کرنے لگے اور چندرما خوش ہو کر اپنے لوک میں گئے سو اُسی
لڑکی سے پرچیتوں کے دچھ نام بیٹا پیدا ہوا جس نے پرمیشور کا تپ کر کے میتھن دھرم کرنے سے بہت سے جیو پیدا کیے
جب کچھ دنوں بعد پرچیتا لوگ اپنے بیٹے کو راج دے کر پرمیشور کا تپ کرنے کے واسطے پچھم طرف چلے گئے تب
راہ میں اُن کو نارد جی ملے سو اُن کے اُپدیش سے پرچیتا لوگ پرمیشور کا بھجن اور اسمرن کر کے جوگ ابھیاس کے ساتھ
تن اپنا تیاگ کر گئو لوک میں پہونچے اتنی کتھا بدر جی میترے رکھیشور سے سُن کر ہستنا پور کو چلے گئے ۔

دوہا

پت کی نندا سُنت ہی تجی ستی نج دیہہ
جو چت تے اسکندھ کو کہے سُنے چت لائے

لاکھن گا نری دیت اُب پت کو تیاگ سینہ
لہے گیان سُکھ سمپدا پاپ پہاڑ بلائے

اسکندھ پانچواں

راجا پریہ برت اور جڑ بھرت کی کتھا اور ساتوں دیپ اور نوکھنڈ اور چودھوں بھون اور سب نرکوں کا حال

دوہا	شیش شاردا نے کر گرو بند پد سر دھار	یہ پنچم اسکندھ کی کتھا کہوں بستار

کبت

چڑھ گجراج چتر نگنی سماج سنگ جیت چھت پال سُرپال سُوں سجت ہیں
بدیا اپار پڑھ تیرتھ انیک کر جگیہ اور دان بہُ بھانت سُوں کرت ہیں
تین کال میں نہائے اندریوں کو بس لائے کریں باس بن بکھے باسنا تجت ہیں
جوگ اور جگیہ جپ تپ ہو انیک کرے بنا بھگونت بھگت بھونا ترت ہیں

پہلا ادھیائے

پوچھنا راجا پریچھت کا شکدیوجی سے حال راجا پریہ برت کا

راجا پریچھت نے اتنی کتھا سُنکر شکدیوجی سے بنے کیا کہ اے مہاراج آپ نے تیسرے اسکندھ میں کہا ہے کہ پریہ برت سوایمبھومُن کے بیٹے نے نارد مُن کے اُپدیش سے لڑکپن میں برکت ہو کر جنگل میں جاکر پرمیشور کا تپ کیا تھا پھر گرہستھ ہو کر راج بھوگ کرنے کے بعد تپ کر کے مُکت پدوی پائی اے برھم مُورت گیان پراپت ہونے پر پھر وہ کس واسطے گرہستی میں پھنسا جب تک آدمی سنساری موہ میں پھنسا رہ کر استری اور پُتر اور دھن کو اپنا جانتا ہے تب تک وہ گیانی نہیں ہوتا اور جس کے گیان پراپت ہونے سے سنساری مایا چھوٹ جاتی ہے وہ پھر کس واسطے جان بوجھ کر مایا جال میں پھنسے گا یہ سندیہہ میرا مٹا دیجئے شکدیوجی ہر چرنوں کا دھیان کر کے بولے کہ اے راجا تم نے بہت اچھی بات پوچھی حال اس کا اس طرح پر ہے کہ راجا پریہ برت گیانی ہونے پر بھی پچھلے جنم کے سنسکار سے دیکھنے میں راج کاج کرتا رہا لیکن وہ گرہستھ آشرم میں بھی برکت رہ کر راج اور دھن اور استری اور پُتر آدک کے موہ میں نہیں پھنسا کچھ دنوں کے بعد راج گدی چھوڑ کر پرمیشور کے تپ اور دھیان میں لین ہوا اور جب پہلے نارد مُن کے اُپدیش سے پریہ برت گیانی ہو کر مندراچل پہاڑ پر تپ کرنے کو چلا گیا تھا تب راجا سوایمبھومُن نے وہاں جاکر پریہ برت سے کہا کہ اے بیٹا تو راج اور بیاہ کر کے اولاد پیدا کر۔ اُس نے جواب دیا کہ اے پتا بیاہ کرنے اور

اولاد پیدا ہونے سے آدمی دھن اور پروار کے موہ میں پھنس کر نرک میں پڑتا ہے اس لیے میں راج گدی اور سنساری سکھ
نہیں چاہتا مجھ کو پرمیشور کا اسمرن اور دھیان اچھا معلوم ہوتا ہے جب پریہ برت نے سوایمبھومن کا کہنا نہیں مانا تب
وے اُداس ہو کر بیٹھے تھے کہ اُسی وقت برھما جی سنکادک رکھیشور اور دیوتاؤں کو ساتھ لیے ہوئے ہنس پر سوار ہو کر
وہاں آئے جب سوایمبھومن اور پریہ برت نے اُن کو ڈنڈوت کر کے آدر سمیت بٹھالا تب برھما جی نے کہا کہ اے
پریہ برت تم بواہ کرنا اور راج گدی پر بیٹھنا کیوں نہیں قبول کرتے نارائن جی کی آگیا اس طرح پر ہے کہ چھتری لوگ راج
کریں سو تم کو اُن کی آگیا مان کر سنساری جیوؤں کو بڑھانا چاہیے جس طرح ہم نارائن جی کی آگیا کے موافق سنسار کو
پیدا کرتے ہیں اسی طرح تم بھی اُن کی آگیا مان کر راج گدی پر بیٹھو اور بواہ کر کے چھتریوں کو پیدا کرو ہم دیکھتے ہیں کہ
کوئی جیو ان کی آگیا سے باہر نہیں رہتا ہے جو کچھ جس کے نصیب میں لکھا ہے وہی ہوتا ہے شیام سندر نے جسے
جو کام سونپا ہے اُس کے سوا دوسرا کام وہ نہیں کر سکتا ہے جس طرح بیل کی ناک میں رسی ناتھ کر جدھر چاہتے
ہیں اُدھر لے جاتے ہیں اُس کا کچھ بس نہیں چلتا اسی طرح جڑ اور چیتن سب جیوؤں کی گت سمجھنا چاہیے کسی کو
ایسی سامرتھ نہیں ہے کہ جو پرمیشور کی آگیا میں تل بھر گھٹا بڑھا سکے اِس لیے بید کی آگیا کے موافق سب کام کرنا
اُچت ہے اور اے پریہ برت گرہستھ آشرم کچھ بُرا نہیں ہوتا جو آدمی کام کرودھ لوبھ موہ اہنکار اور مَن اور اندریوں کو
اپنے ادھین رکھ کر اُن کے بس میں نہیں ہو جاتا اُس کو جنگل اور گرہستی دونوں جگہ کا رہنا برابر ہے اور جس نے اُن کو
اپنے بس نہیں کیا اُس کو گرہستھی چھوڑ کر جنگل میں جا بیٹھنے سے کیا لابھ ہوگا کیونکہ دشمن زبردست تو اپنے ساتھ ہی لگتا
ہے جب تک آدمی کام کرودھ آدِک کو اپنے بس نہیں کرتا تب تک پرمیشور اُس کو نہیں ملتے اور آدمی کے اوپر تین رن
یعنی رکھ رن دیو رن اور پتر رن رہتے ہیں جب تک ان تینوں رن سے اُرن نہ ہو تب تک اُس کو برکت نہ ہونا چاہیے
اور جب آدمی سنساری سکھ بھوگ کر اُس کا سواد دیکھ لیتا ہے تب پھر وہ اُس سکھ کی چاہنا نہیں رکھتا سو تم پہلے راج
کر کے پھر بیراگ دھارن کرنا جب اس طرح سمجھانے سے پریہ برت نے بواہ کرنا اور راج گدی پر بیٹھنا قبول کیا تب
برھما جی اور سوایمبھومن نے بڑی خوشی سے پریہ برت کو ماہکھمتی میں لا کر راج گدی دی شکدیو جی نے کہا کہ اے پریچھت
اس طرح پریہ برت راج سنگھاسن پر بیٹھ کر ہر چرنوں میں دھیان لگا کر راج کرنے لگا جب اُس نے اپنا بواہ بشوکرما کی
بیٹی برہکھمتی سے کیا تب اِس استری سے اگنی دھر آدک بیٹے اور جس وتی نام بیٹی ہوئی اُن میں تین لڑکے بال جتی
ہو گئے بید پڑھ کر پرم ہنسوں کا ست سنگ رکھا اور دوسری استری شانتنی शान्तनी نام جو دیوتاؤں نے لا کر
راجا پریہ برت کو دی تھی اُس سے اُتم اور تامس اور ریوت نام تین لڑکے پیدا ہو کر چودھو منونتروں میں اُن کی گنتی
ہوئی راجا پریہ برت نے ہزاروں برس تک دھرم اور پرجا پالن کے ساتھ راج بھوگ کر پرجا کو پتر کی طرح سکھ دیا
اور ہر اِچھا سے اُن کی اندریوں کا پراکرم کم نہیں ہوا کچھ دن بیتے راجا نے بچار کیا کہ سورج کا رتھ آٹھوں پہر پھرنے
سے دن اور رات ہوتی ہے سُمیر پربت کی اوٹ میں جانے سے رات ہو جاتی ہے اور رات کو سندھیا پوجا ترپن تپ
دان آدک اچھے کرم کرنے میں بگھن ہوتا ہے اور اندھیارے میں بُرا کرم کرنے سے پاپ ہوتا ہے اس لیے

ہمارے راج میں آٹھوں پہر دن کے برابر پرکاش بنا رہ کر رات نہ ہوتی تو اچھا تھا یہ بات بچار کر راجا پریہ برت نے
ایسا رتھ ایک پہیئے کا سورج کی طرح پرکاش والا بنوایا جس رتھ کے پرکاش سے آٹھوں پہر اُن کے راج میں اُجالا
رہ کر رات ہونا بند ہو گیا اور راجا پریہ برت ایسے پرتاپی ہونے پر بھی آٹھوں پہر نارائن جی کے چرنوں میں چیت لگائے
رہتا تھا جب راجا نے اُس رتھ پر بیٹھ کر پرتھوی کے چاروں طرف سات بار پرکرما کر کے ایک چھتر راج کیا تب
اُس رتھ کے گھومنے سے جو ایک پہیئے کا تھا پرتھوی پر ساتوں سمدر ساتوں دیپ پرگٹ ہو گئے پہلے جمبو دیپ ایک لاکھ
جوجن کے گھیر میں ہوا اور ایک جوجن چار کوس کا سمجھنا چاہیئے اور بھرت کھنڈ آدک اسی دیپ میں ہیں اس دیپ کے
چاروں طرف کھاری پانی کا سمدر ہے دوسرا پاکر دیپ دو لاکھ جوجن کے گھیر میں ہے اُس کے چاروں طرف اوکھ
کے رس کا سمدر ہے تیسرے شالمل शाल्मल دیپ چار لاکھ جوجن کے گھیر میں ہے اس کے چاروں طرف
مدرا کا سمدر بھرا ہوا ہے چوتھا کُش دیپ آٹھ لاکھ جوجن کے گھیر میں ہے اُس کے چاروں طرف گھی کا سمدر بھرا ہوا
ہے پانچواں کرونچ دیپ سولہ لاکھ جوجن کے گھیر میں ہے اُس کے چاروں طرف دودھ کا سمدر ہے چھٹواں شاک دیپ
بتیس لاکھ جوجن کے گھیر میں ہے اُس کے چاروں طرف مٹھے کا سمدر ہے ساتواں پُشکر دیپ چونسٹھ لاکھ جوجن
کے گھیر میں ہے اُس کے چاروں طرف میٹھے پانی کا سمدر بھرا ہوا ہے دیکھو پرمیشور کی مہا سے اتنی بڑی لمبائی اور
چوڑائی اس پرتھوی کی ہے اگیان آدمی کیسا سامرتھ رکھتا ہے جو اُن کی استت کر سکے سو راجا پریہ برت نے ایک
دیپ کا راج اپنے بیٹوں کو بانٹ کر جسوتی نام اپنی لڑکی کا بیاہ شکرا چارج سے کر دیا جس کے پیٹ سے دیویانی نام
لڑکی پیدا ہوئی جب کہ رات ہونا اُس کے راج میں بند ہو گیا تب سوایمبھومن اور برہما جی نے راجا پریہ برت کو سمجھایا
کہ جو بات پرمیشور کی مرجادا سے بنائی گئی ہے اُس کو مٹانا نہ چاہیے تب راجا پریہ برت نے رتھ کا پھرانا بند کر دیا اتنی
کتھا کہہ کر شکدیو جی بولے کہ اے پریچھت ان ساتوں دیپ کا راجا اور مالک پریہ برت تھا اُس نے اتنے بڑے راج کو
جھوٹا سمجھ کر ایک دن برہشمتی نام اپنی استری کو رتھ پر بٹھال کر کہا کہ ایک اتہاس ہم تم سے کہتے ہیں سنو کہ ایک
لڑکا اگیان درذری اپنے گھر سے نکل کر کسی رکھیشور کے استھان پر گیا اُس رکھیشور نے دیا کی راہ سے اُس لڑکے کو
ایسی بدیا پڑھائی کہ اس کو دبیہ درشٹ ہو کر پرتھوی کا گڑا ہوا دھن اور سو کوس کے جیو دکھلائی دینے لگے کچھ دن
کے بعد اُس لڑکے کے ماں باپ اُس کو ڈھونڈھتے ہوئے وہاں پہونچ کر جب اُس کو پکڑ کر گھر لانے لگے تب وہ سمجھا
کہ گھر جانے سے یہ گُن میرا جاتا رہے گا ایسا بچار کر وہ اپنے گھر نہیں جاتا تھا لیکن اُس کے ماں باپ نے ہٹھ کر کے
گھر پر لا کر اُس کا بیاہ کر دیا تب وہ لڑکا سب گُن اپنا بھول کر سنساری جال میں پھنسنے سے ایسا خراب ہوا کہ بوجھا
ڈھو کر پیٹ اپنا پالنے لگا اتنی کتھا سُن کر برہشمتی بولی کہ وہ اپنا ایسا گُن چھوڑ کر گرہستی کے جال میں کیوں پھنسا تب
پریہ برت نے کہا کہ یہی حال میرا بھی ہے کہ نارد مُن کا گیان چھوڑ کر سنساری جال میں پھنسا ہوں یہ بات سُن کر برہشمتی بولی
کہ مہاراج اب برکت ہونا چاہیئے پریہ برت نے جیسے یہ بات اپنی استری سے سُنی ویسے ہی راج اپنا سب بیٹوں کو
دے کر سنساری مایا چھوڑ دی اور استری سمیت بن میں جا کر ہر بھجن کر کے مکت ہوا جو لوگ اپنے کو نارائن جی کی شرن میں

لے جاتے ہیں اُن کو سُکھ ہی ہوتا ہے -

دوسرا ادھیاے

پریہ برت کے بیٹے اگنی دھر کا راجا ہونا اور بواہ اپنا پورب جتی اپسرا سے کرنا

شکدیوجی نے کہا کہ اے پریچھت جب راجا پریہ برت تپ کرنے کے واسطے جنگل میں چلا گیا تب اگنی دھر اُسکے بڑے بیٹے نے راج گدی پر بیٹھ کر بچارا کہ پہلے پرمیشور کا تپ اور اسمرن کر کے پیچھے سے بواہ کروں جس میں سنتان دھرما تما پیدا ہو اور بید اور شاستر میں بھی ایسا لکھا ہے کہ چوبیس برس کی عمر تک استری سے بھوگ کرنا نہ چاہیئے ایسا بچار کر وہ گھر سے باہر نکل کھڑا ہوا اور مندراچل پہاڑ پر جا کر ایک اچھی جگہ پر بیٹھ کر پرمیشور کا تپ کرنے لگا جب بہت دن اس کو تپ کرتے گزرے تب راجا اندر نے اپنا راج سنگھاسن چھن جانے کے ڈر سے پورب جتی نام اپسرا کو جو بہت سندر تھی اُس کا تپ بھنگ کرنے کو بھیجا جب وہ اپسرا اپنا ساج سماج لیے ہوئے جس جگہ پر اگنی دھر بیٹھا ہوا تپ کرتا تھا جا کر ناچنے اور گانے لگی اور اُس کے گانے اور ناچنے کی آواز سنتے ہی اگنی دھر کا دھیان چھوٹ کر آنکھ کھل گئی تب اُس کے روپ پر موہت ہو کر دیوانہ کی طرح اُس سے پوچھنے لگا کہ اے مُن تم کس جنگل میں تپ کرتے ہو اور وہاں پر کیسے پھول اور پھل ہوتے ہیں تمھارے سر کے بال بہت سُندر ہیں اور تمھاری چھاتیوں پر دُو انار ایسے اونچے یہ کیا دکھلائی دیتے ہیں پورب جتی جو اپنے بالوں میں پھول گہے تھی اُس سُگندھ پر بھونرے گونجتے ہوئے دیکھ کر راجا بولا کہ یہ سب تمھارے چیلے بید پڑھنے کے واسطے آئے ہیں اور ناچتے وقت گھونگروں کی جھنکار سُن کر کہنے لگا کہ تم بیدوں کا سُور स्वर بہت اچھا اُچارن کرتے ہو اور اُس اپسرا کے بدن میں اگر اور چندن آدک سگندھ لگی دیکھ کر بولا کہ تمھارے تپو بن میں ندی کی مٹی اسی طرح ہوتی ہے جو تم اپنے بدن میں لگائے ہو جس کی مہک سے میرا سب استھان بھر گیا اور اُس جنگل میں اُسی روپ کے سب رکھ اور مُن رہتے ہیں مجھ کو تمھارے استھان دیکھنے کی ابھلاکھا ہے سو کرپا کر کے مجھ کو دکھلا دو اور میری جان میں تم کبھی یا نارائن جی کی مایا ہو جو یہاں آ کر اپنی آنکھوں کا بان چلا کر مجھ ایسے ہرن کو مارا چاہتی ہو پرمیشور نے بڑی کرپا کر کے تمھارا درشن دیا تمھارا موہنی روپ مجھ کو بہت پیارا معلوم ہوتا ہے میں تمھارا پیچھا نہیں چھوڑوں گا جب یہ بات راجا کی سُن کر پورب جتی نے جانا کہ راجا میرے اوپر بہت موہت ہوا ہے تب وہ مسکرا کر بولی کہ اے راجا ہمارے تپو بن میں اسی روپ کے سب رکھ اور مُن رہتے ہیں اور وہاں ایسے کند مول ہوتے ہیں کہ جن کے کھانے سے آدمی ہمیشہ جوان اور روپ وان اور کومل بنا رہتا ہے جب تم اپنی راج گدی پر چل کر کچھ دن میرے ساتھ رہو گے تب میں اپنا استھان تم کو دکھاؤں گی یہاں پہاڑ پر تمھارے ساتھ میں نہیں رہ سکتی یہ بات سنتے ہی راجا پرمیشور کا تپ اور دھیان چھوڑ کر اُس اپسرا سمیت اپنے راج مندر پر چلا آیا اور اُس کے ساتھ بواہ کر کے دس ہزار برس تک بھوگ اور بلاس اور دھرم کے ساتھ راج کاج

کرتا رہا جب راجا کو اُس پوربچتی اپسرا سے نابھ اور الابرت وغیرہ نو بیٹے پیدا ہوتے ہی اپنی ماتا کے آشیرباد سے جوان اور تیج وان اور بلوان ہو گئے تب پوربچتی ان کا پالن کرکے اندر لوک کو چلی گئی اور راجہ نے اُس جمبودیپ کے نو حصے کرکے ایک ایک حصہ جس کو نو کھنڈ کہتے ہیں اپنے نو بیٹوں کو بانٹ دیا اور آپ جنگل میں جاکر پرمیشور کا تپ اور دھیان کرنے لگا بھرت کھنڈ جس میں بہت سے دیش اور نگر ہیں نابھ بڑے بیٹے نے پایا اور راجا کو پوربچتی کے بچھڑنے کا ایسا سوچ ہوا کہ اُسی میں اپنا تن تیاگ کر دیا اور گندھرب کا تن پاکر اُس سے جا ملا۔

تیسرا ادھیائے

اوتار لینا رکھبھ دیو جی کا راجا نابھ کے یہاں

شکدیو جی بولے کہ اے راجا پریکھیت جب راجا اگنی دھر تپ کرنے کو جنگل میں چلا گیا تب نابھ آدک اُس کے بیٹے اپنے اپنے کھنڈ میں ساتھ دھرم اور پرجا پالن کے راج کرنے لگے کچھ دن کے بعد راجا نابھ بڑے بیٹے نے میرو دیبی मेरुदेवी اپنی استری سمیت سنتان کی اِچھا سے جنگل میں جاکر بہت دن تک پرمیشور کا تپ کیا پھر رانی سمیت اپنے گھر آکر براہمن اور رکھیشوروں کو بلاکر جگیہ کرنے لگا جب جگیہ اچھی طرح سمپورن ہوئی تب نارائن جی سانولی صورت موہنی مورت نے سنکھ چکر گدا پدم دھارن کیے کریٹ مکٹ کنڈل بیجنتی مالا پہنے ہوئے تاپ ہارنی چتون مند مند مسکراتے ہوئے اگن کنڈ سے نکل کر درشن دیا انھیں دیکھتے ہی راجا نابھ اور رکھیشور آدک جتنے آدمی جگیہ شالا میں بیٹھے تھے ڈنڈوت کرکے کھڑے ہوکر ان کی استت کرنے لگے اور دیوتاؤں نے آکاش سے اُن پر پھول برسائے اور راجا نے ہاتھ جوڑ کر بنے کیا کہ اے ترلوکی ناتھ آپ نے مجھ غریب کی اِچھا پوری کرنے کے واسطے دیال ہوکر درشن دیا کس کی ایسی سامرتھ ہے جو تمھاری مہابرنن کر سکے ہر جونوں میں بھکت کرنے والوں کو چاروں پدارتھ ملتے ہیں سو مجھ کو ایسا بردان دیجئے کہ جس میں تم سا بیٹا میرے یہاں پیدا ہو یہ بات سنتے ہی جگیہ بھگوان خوش ہوکر بولے کہ اے راجا تم نے مجھ ایسا بیٹا پیدا ہونے کے واسطے چاہنا رکھ کر تپ اور جگیہ کی ہے سو ہم تمھارے گھر اوتار لیں گے یہ کہہ کر بھگوان بیکنٹھ کو پدھارے اور راجا نے براہمن اور رکھیشوروں کو دکھشنا دے کر بدا کیا اور جیسے چرو चरु پرساد جگیہ میرو دیبی اپنی رانی کو کھلایا ویسے ہی اُس کے گربھ رہا تب برہما جی نے دیوتاؤں سمیت گربھ استت کرنے کے لیے راج مندر پر آکر کہا کہ اے راجا تیرا بھاگ اُدے ہوا جو آدپرش بھگوان تیرے یہاں پُتر ہوکر اوتار لیں گے جب برہما جی وغیرہ سب دیوتا گربھ استت کرکے اپنے اپنے لوک کو چلے گئے تب دسویں مہینے پربرہم پرمیشور نے رانی کے گربھ سے اوتار لیکر جیسے ہی اپنی سانولی صورت چترجھی مورت کریٹ کنڈل مکٹ ساجے نورتن بھج بند اور بن مالا براجے کوستبھ من بیجنتی مالا گلے میں پہنے راجا نابھ اور میرو دیبی کو درشن دیا تب وہ بڑے آنند میں ہوکر ڈنڈوت کرکے اُن کی استت کرنے لگے اور دیوتاؤں نے اپنے بمانوں پر بیٹھ کر آکاش سے اُن پر

پھول برسائے اور اپسراؤں نے ناچ دکھلا کر گندھربوں نے گانا سنایا اور برھماجی نے آکر رکھبھ دیو جی اُن کا نام رکھا
جب برھماجی وغیرہ سب دیوتا ڈنڈوت اور استت کرکے وہاں سے چلے گئے تب پریم پرمیشور بالک روپ ہوکر رونے لگے۔

چوتھا ادھیاے

راجا نابھ کا اپنی استری سمیت بن میں جاکر تپ کرنا اور رکھبھ دیو جی کا راجگدی پر بیٹھنا

شکدیو جی بولے کہ اے راجا پریچھت رکھبھ دیو جی چھتیس گُن ندھان آدپرش بھگوان نے راجا نابھ کے یہاں جنم لیا
تب راجا نے اُن کو پرمیشور کا اوتار سمجھ کر بڑی خوشی سے براہمنوں اور جاچکوں کو اتنا دان اور دچھنا دیا کہ اُس کے
راج میں کوئی آدمی کنگال نہ رہ کر سب دھن وان ہوگئے اور راجا اور رانی رکھبھ دیو جی کی بال لیلا کا سُکھ دیکھنے سے
اپنا جنم سپھل جان کر مارے خوشی کے جامہ میں نہیں سماتے تھے جب رکھبھ دیو جی سیانے ہوکر راج گدی پر بیٹھنے
کے قابل ہوئے تب راجا نے منتری اور پرجا کو اُن سے خوش دیکھ کر بچار کیا کہ اب ان کو راج گدی پر بٹھال کر
مجھ کو پرمیشور کا بھجن کرنا چاہیئے ایسا بچارتے ہی راجا نے جوتشیوں سے اچھی ساعت پوچھ کر رکھبھ دیو جی کو
راج گدی پر بیٹھال دیا اور آپ استری سمیت بدری کیدار میں جاکر پرمیشور کا تپ اور دھیان کرنے لگا کچھ دن بعد
جوگ ابھیاس کے ساتھ تن اپنا تیاگ کر بھوساگر پار اتر گیا اور رکھبھ دیو جی نے دھرم اور پرجا پالن کے ساتھ ایسا
راج کیا کہ جن کے راج میں باگھ اور بکری ایک گھاٹ پانی پیتے تھے اور کوئی رعیت کنگال اور دُکھی نہ تھی اُن کی
استت دیولوک میں دیوتا کیا کرتے تھے جب اندر نے سب چھوٹوں اور بڑوں کے منہ سے اُن کا جس اور پرتاپ
سُنا تب ڈاہ سے اُن کے راج یعنی بھرت کھنڈ میں پانی نہیں برسایا جب رکھبھ دیو جی کو یہ حال معلوم ہوا تب
اُنھوں نے اندر کے اگیان پر ہنس کر اپنے جوگ بل سے ایسا کر دیا کہ اُن کے راج میں پرجا لوگ جس وقت
پانی چاہتے تھے اُسی وقت نارائن جی کی کرپا سے پانی برستا تھا جب اندر نے یہ مہما اور پرتاپ رکھبھ دیو جی کا
دیکھا تب اُن کو پرمیشور کا اوتار جان کر اپنا اپرادھ چھما کرانے کے واسطے جینتی نام اپنی بیٹی اُن کو بیاہ دی تب
رکھبھ دیو جی کے اسی استری سے سو لڑکے پیدا ہوکر ان میں سے نو بیٹے برکت ہوگئے اور جنگل میں جاکر پرمیشور کا
تپ اور دھیان کرنے لگے اُنھیں کو نو جوگیشور کہتے ہیں جنھوں نے راجا جنک کو گیان اُپدیش کیا تھا اُس کی
کتھا گیارھویں اسکندھ میں آوے گی اور نو بیٹے نو کھنڈ کے راجا ہوئے بھرت نام اُن کا بڑا بیٹا اپنے باپ کی
خاص راج گدی پر بیٹھا اور اکیاسی بیٹے براہمنوں کے سمان بید پڑھنے لگے اور تپ کرنے لگے ایک سمے
رکھبھ دیو جی نے سب پرجا کو جگیہ میں بیٹھال کر اپنے بیٹوں کو یہ گیان اُپدیش کیا کہ اے بیٹے دنیا میں جتنے
جیو جڑ اور چیتن دیکھتے ہو ایک دن سب کا ناش ہوکر کیول نارائن جی ابناشی پرش استھر رہیں گے اور اُنھیں کی
شکت شریر میں رہنے سے سب جیو چلتے پھرتے ہیں سو تم لوگ اسی پرمیشور کا دھیان ہردے میں رکھ کر

سنگ رکھو جس میں تمہاری مکت ہو بُری سنگت کرنے سے آدمی جلدی خراب ہو جاتا ہے اس سے بُری سنگت مت کرو آدمی جب تک سنساری سُکھ سپنے کی طرح جھوٹا نہیں سمجھتا تب تک اُس کو سُکھ ملنا کٹھن ہے دنیا میں دربیہ اور استری دو رسّی مایا روپی ایسی پھیلی ہیں جس میں سب دنیا بندھ کر خراب ہوئی ہے جو آدمی ان دونوں سے الگ رہے وہ اس مایا جال سے چھوٹ سکتا ہے لیکن ان دونوں سے بچنا اور سنساری مایا چھوڑ کر پرمیشور میں چت لگانا سہج نہیں ہوتا لیکن اس کی ایک تدبیر ہم تم سے کہتے ہیں سُنو کہ سنت اور مہاتما کی سنگت کرنا یہی اس کی جڑھ ہے بغیر ست سنگ کے گیان ملنا اور سنسار کو جھوٹا جاننا اور پرمیشور کے چرنوں میں پریت ہونا بہت کٹھن ہے سادھو اور مہاتماؤں کی سنگت کرنے سے دھیرے دھیرے آدمی کا من برکت ہو کر پرمیشور کی طرف لگ جاتا ہے سوائے اس کے ایک بات مکھیہ کہتا ہوں اس کو تم بشواس کر کے جانو کہ دنیا میں نرک اور موکش کے دو دروازے ہیں سنت اور مہاتما کی سنگت اور سیوا کرنا موکش کا دروازہ ہے اور بیگانی استری سے بھوگ کرنا اور چور اور جواری اور نشئی اور شراب پینے والے کا سنگ کرنا نرک کا دروازہ ہے۔

پانچواں ادھیائے

رکھبھ دیوجی کا اپنے بیٹوں کو گیان سکھلانا اور سنت اور مہاتماؤں کے لچھن کہنا

رکھبھ دیوجی نے کہا کہ اے بیٹا جن سنت اور مہاتماؤں کی سنگت اور سیوا کرنے سے موکش کا دروازہ کھل جاتا ہے اُس کے لچھن سُنو کہ من اُن کا سدا ایک رس رہ کر کسی کے دُربچن کہنے سے اُن کو کرودھ نہیں ہوتا بھیتر اور باہر اُن کا ہمیشہ برابر رہ کر ہردے میں کپٹ نہیں رہتا اور ہر بھگتوں سے بہت پریت رکھتے ہیں رات دن ہر کتھا اور چرچا کہنے اور سُننے میں اُن کو سنتوکھ نہ ہو کر آلس نہیں آتا ہے اپنے گھر اور پریوار میں اتتھ کی طرح رہ کر کیول اپنا پیٹ بھرنے اور ارتھ نکال لینے سے کام رکھتے ہیں اور وہاں ہونے سے کچھ خوشی اور فکر نہیں کرتے اتتھ کا ایک لچھن یہ ہے کہ جس طرح کوئی کنگال پردیسی دوسرے شہر یا گاؤں میں پہونچے اور ایک دن کسی کے گھر بھوجن کر کے دوسرے دن وہاں سے چلا جائے تو بھوجن دینے والے سے اُس کو کچھ موہ پیدا نہیں ہوتا دوسرا لچھن اتتھ کا یہ ہے کہ جیسے کوئی پنچھی کسی مکان میں گھونسلا بنا کر دانہ پانی کھا کر وہاں رہتا ہے لیکن اُس گھر کے گرنے اور بننے اور جل جانے کا سوچ اُس کو نہیں ہوتا ہے تیسرا لچھن اتتھ کا یہ ہے کہ جس طرح کھیرے کا پھل اوپر سے ایک ہو کر اُس کے بھیتر تین چار پھانک الگ الگ ہوتی ہیں اسی طرح اتتھ گیان والا گرہستھ بھی دیکھنے میں استری اور پتر کا سنبندھ رکھ کر انتہ کرن سے اُن کو دشمن اپنا جانتا ہے ایسے برکت گرہستھ کو بھی جو کسی جیو کو دُکھ نہیں دیتا سادھو اور مہاتما سمجھنا چاہیئے سو تم براہمن کو بہت بڑا اور اُتم جان کر دیا پور بک پرجا کو پالن کرو اس طرح کا گیان رکھنے والا جم دوتوں کی پھانسی میں نہیں باندھا جاتا رکھبھ دیوجی نے یہ گیان اپنے بیٹوں کو سکھلا کر کچھ دن کے بعد بچار کیا

کہ انت سمے یہ راج اور پروار میرے ساتھ نہ جاکر سب میرا ساتھ چھوڑ دیں گے اِس لیے پہلے ہی سے انکا ساتھ چھوڑ دینا چاہیئے ایسا بچار کر بھرت نام اپنے بڑے بیٹے کو راج گدّی پر بٹھال دیا اور برکت ہوکر جڑ بھرت کا روپ بنالیا اور پہاڑ پر جاکر پرمیشور کا تپ اور بھجن کرنے لگے لچھن جڑ بھرت کا یہ ہے کہ مل اور موتر کرنے پر بھی نیم اور آچار اسنان آدک کا کچھ نہ رکھتے اور بھوجن اور بستر کا اُپائے چھوڑ دیوے کبھی جو کوئی کچھ کھلا دے تو کھالیوے نہیں تو بفکر بیٹھے رہ کر اپنے کپڑے کی بھی خبر نہ رکھے سو رکھبھ دیو جی نے یہی لچھن رکھ کر اسنان اور پوجا آدک سب چھوڑ دی تس پر بھی اُن کا روپ دیکھ کر دیو کنیا موہت ہو جاتی تھیں اور چالیس کوس تک اُن کے مل اور موتر کی سُگندھ پہونچتی تھی اُسی سمے اشٹ سدھیوں نے اُن کے پاس آکر اپنے اپنے گُنوں کو برنن کیا لیکن رکھبھ دیو جی نے اُن کی طرف آنکھ اُٹھا کر بھی نہیں دیکھا۔

چھٹواں ادھیائے

پرگٹ کرنا آدمیوں کا سراوگی دھرم رکھبھ دیو جی کا چلن دیکھ کر

راجا پریچھت اتنی کتھا سُن کر بولے کہ اے مُن ناتھ رکھبھ دیو جی جو نارائن کا اوتار تھے اُنھوں نے آٹھوں سدھیوں کا من اپنی طرف کھینچ کر اُن کو برکت کیوں نہیں کر دیا جو آدمی کرودھ لوبھ موہ من اور اندریوں کو اپنے بس میں رکھتا ہو اس کو اشٹ سدھ کی طرف دیکھنے سے ڈر اور کھٹکا ہے سو رکھبھ دیو جی تو اُن سب کو اپنے بس میں کیے تھے اُنھوں نے کس واسطے اشٹ سدھ کی طرف نہیں دیکھا یہ بات سُن کر شکدیو جی بولے کہ اے راجا یہ من چنچل ہے اور کام کرودھ آدک بہت بلوان ہیں بُری سنگت پانے سے بس میں نہیں رہتا اُن میں ایک کامدیو ایسا زبردست ہے کہ جس کے نشے میں آدمی اندھا ہوکر اپنا بھلا اور بُرا نہیں سمجھتا اور یہی کامدیو بڑے بڑے جوگی اور رکھیشوروں کے تپ اور دھیان میں وگھن ڈال کر ہزاروں برس کا تپ ایک ساعت میں بگاڑ دیتا ہے یہ من چنچل بجلی اور پارے کی طرح کبھی ایک ٹھکانے پر نہیں رہتا ہے اس لیے اس من کا بشواس نہ رکھنا چاہیئے جس طرح بدکار عورت اپنے خاوند کو بھلاوا دے کر دوسرے مرد کے پاس جاتی ہے اسی طرح من اور اندریاں آٹھ سدھیوں کا سنگ پانے سے چیتن ہوکر بُرا کرم کرنے کی اچھا کرتی ہیں یہ بچار کر اُن کی طرف رکھبھ دیو جی نے نہیں دیکھا جس میں کامدیو کو روکنا نہ پڑے جڑ بھرت روپ رہنے میں شاستر کے موافق دھرم رکھنے اور کھٹ کرم کرنے کا کچھ کام نہیں رہتا اِس لیے بہت آدمیوں نے رکھبھ دیو جی کے چلن دیکھ کر اسنان کرنا اور بید پڑھنا چھوڑ دیا اُسوقت سے اُدسوال آسवाल اور سراوگی کا مت جو لوگ بید اور شاستر کو نہیں مانتے دنیا میں پھیل گیا وہی لوگ جین دھرمی کہلا کر مرنے کے پیچھے ضرور نرک بھوگتے ہیں سو رکھبھ دیو جی آگ لگنے سے جل کر اُسی اوستھا میں پرم دھام کو گئے۔

ساتواں ادھیاے

رکھبھ دیوجی کے بیٹے بھرت جی کا راجا ہونا اور پھر جنگل میں تپ کرنیکے کے واسطے جانا

شکدیوجی نے کہا کہ اے راجا پریکھیت رکھبھ دیوجی کے بڑے بیٹے بھرت اُن کی جگہ پر راجا ہوئے اور انھوں نے دھرم کے ساتھ راج کرکے پرجا کو بیٹے کی طرح جانا اور بواہ اپنا پنچ جنی पंचजनी نام بشوروپ کی بیٹی سے کیا اور راجا بھرت کے اُسی استری سے دُھومرکیت (धूम्रकेतु) وغیرہ پانچ بیٹے بہت سندر اور تپاپی پیدا ہوئے راجا نے بہت سی جگیہ کرکے پھل اُس کا پرمیشور کو ارپن کردیا تب اُن کو پرمیشور کی چتربھجی مورت کا درشن دھیان میں ہونے لگا اسی طرح دس ہزار برس تک راج اور سُکھ بھوگ کر سنساری بیوہار جھوٹا سمجھا اور برکت ہوکر راج گدی بیٹوں کو سونپ دی اور جنگل میں جاکر پُلہاشرم पुलह आश्रम نام ندی کے کنارے جہاں پرنارائن جی شالگرام سروپ سے رہتے ہیں بیٹھ کر بھگوت بھجن کرنے لگے وہ پتوں کی کُٹی میں کند مول کھاکر جیسے آنند میں رہتے تھے ویسا سکھ اُن کو راج گدی میں نہیں ملتا تھا بید کی آگیا کے موافق براہمن چھتری کو شالگرام جی کی پوجا ہر روز کرنا واجب ہے ایک دن راجا بھرت دوپہر کے وقت ندی کے کنارے بیٹھے ہوئے سورج دیوتا کا دھیان کر رہے تھے اس وقت ایک ہرنی گربھ وتی اپنے غول سے پھوٹ کر جیسے وہاں پانی پینے لگی ویسے ہی ایک شیر گرجا ہرنی اُس کی آواز سنتے ہی بھاگی تو ندی کا سوتا پھاندتے وقت بچہ اُس کا پیٹ سے گر پڑا سو وہ بچہ اپنا جیتا ہوا چھوڑ کر اُسی جگہ مرگئی راجا بھرت نے یہ حال دیکھ کر بچار کیا کہ یہ بچہ وہاں پڑا رہنے سے کوئی جانور اُس کو کھالے یا مارے بھوکھ پیاس کے مرجائے تو مجھ کو پاپ ہوگا اُس کا بوجھ میرے اوپر ڈال دیا اِس لیے مجھ کو اس کی رچھا کرنا چاہیئے ایسا بچار کر راجا دھرم اور دیا کی راہ سے اُس بچے کو اُٹھا لایا اور پانی سے دھوکر اپنی کٹی میں رکھا اور گئو کا دودھ پلاکر اُس کو پالنے لگا۔

آٹھواں ادھیاے

کھوجانا اُس بچے کا اور تن تیاگ کرنا راجا بھرت کا اسی کے سوچ میں

شکدیوجی نے کہا کہ اے راجا پریکھیت جب اُس بچے کو پالنے سے بھرت جی کو بہت موہ پیدا ہوا تب وہ اپنے ہاتھ سے ہری ہری گھاس چھیل کر اُس کو کھلانے اور اپنے پاس سُلانے لگے جب دسا پھرنے اور اسنان کرنے کے واسطے کہیں باہر جاتے تھے تب اُس کو اپنے ساتھ رکھتے تھے اور پوجا اور تپ کرتے وقت بھی اُس کو اپنے پاس بیٹھائے رہتے تھے ہر روز بھرت جی نے اتنی پریت اُس بچے سے بڑھائی کہ اُن کے جپ اور دھیان میں بادھا ہونے لگی جب وہ بچہ کہیں چلا جاتا تھا تب وہ اُس کے سوچ میں بہت اُداس

ہوتے تھے ایک دن وہ بچہ چھوٹ کر جنگل میں چلا گیا اور اپنے غول میں مل جانے سے پھر کٹی پر نہ آیا جب راجا بھرت نے
بہت ڈھونڈھنے پر بھی نہ پایا تب وہ سوچ کرکے کہنے لگے کہ دیکھو مجھ سے بڑی چوک ہوئی جو میں نے اُس کو اکیلا
چھوڑ دیا اسی سے وہ بھاگ گیا جو میں ایسا جانتا کہ وہ بچہ میرا چلا جائے گا تو کس واسطے اُس کو اکیلا چھوڑ دیتا پرمیشور
مجھ پر دیال ہوکر میرا بھاگ اُدے کریں جس میں میرا وہ بچہ میرے پاس چلا آوے وہ بچہ ڈانٹنے سے منیشوروں کے
بالک کے سمان ڈرتا تھا اور اے پرتھوی تو اُس کو اکیلا دیکھ کر اُٹھا لے گئی ہے سو تو میرے بچے کو تبلادے جب
سوچ اور بلاپ کرتے رات ہوگئی تب کہا کہ اے چندرما تم اُس بچے کو ضرور دیکھتے ہوگے جہاں میرا بچہ ہو تم کرپا
کرکے بتلا دو جس میں وہ مل جائے نہیں تو میرا پران نکلا جاہتا ہے جیسا سوچ کوئی اپنے بیٹے کے مرنے کا کرتا
ہے ویسا ہی سوچ بھرت جی نے اُس بچے کے واسطے کرکے اُس دن اسنان اور پوجا اور بھوجن کچھ نہیں کیا اور
اُسی سوچ میں اپنا تن تیاگ کر دیا سو مرتے وقت دھیان اور پران اُن کا اُس بچے میں لگا تھا اس سبب سے
وہ تن چھوڑ کر ہرن کا تن پایا -

نواں ۹ ادھیائے

تیاگ کرنا بھرت جی کا ہرن کے تن کو اور پیدا ہونا ایک براہمن کے گھر

شکدیو جی بولے کہ اے راجا پریکھیت بھرت جی ہرن کا جنم پاکر جنگل میں رہنے لگے لیکن ہری بھجن کے پرتاپ سے
وہ اپنی پورب جنم کا حال جانتے تھے اس لیے اپنی اگیانتا سمجھ کر من میں کہا کہ دیکھو میں نے ہری چرنوں کا دھیان
چھوڑ کر جیسی پریت اُس بچے سے کی ویسی اپنی استری اور پتر کی کبھی نہیں کی تھی اور اُس کے موہ میں پھنس کر
ایسا خراب ہوا کہ آدمی سے ہرن کا تن پایا بھرت جی پچھلی بات سوچ کر کسی ہرنی وغیرہ سے کچھ پریت نہ رکھ کر
کہتے تھے کہ نہ معلوم ان کی سنگت کرنے سے پھر میری کیا گت ہوگی یہ بات سمجھ کر بھرت جی نے کسی جیو کو دُکھ دینا اور
ہری گھاس کھانا چھوڑ دیا جو پھل اور پتا سوکھ کر گر پڑتا تھا اُسی کو کھا کر ہرن کے تن میں بھی پرمیشور کا دھیان اور
اسمرن کرتے تھے اتنی کتھا سنا کر شکدیو جی بولے کہ راجا موت سے ہر ساعت آدمی کو ڈرنا چاہیے نہ جانے کس وقت
موت آجاوے اور ایک ہرن کے بچے سے موہ کرنے سے ایسے مہاتما کی یہ گت ہوئی تو دوسرا کون گنتی میں ہے
جو پرمیشور کا دھیان چھوڑ کر مایا روپی جال میں پھنسے گا اُس کی یہی گت ہوگی سو بھرت جی اُسی تن میں دن رات اس
بات کا سوچ کرتے تھے کہ جلدی یہ شریر میرا چھوٹے تو آدمی کا شریر پاکر پرمیشور کا بھجن کروں اسی طرح کچھ دن
بسر کرکے ایک دن ندی کے کنارے پر جاکر پار جانا چاہا تو سوکھے پتے کھانے سے بدن میں کچھ طاقت نہ رہی تھی
اس سے سوتا پھاندتے وقت پُلہا شرم ندی میں ڈوب کر مر گئے تو وہ تن چھوڑ کر ہری بھجن کے کرنے کے پرتاپ سے
کُرچھیتر میں آکر اتھربن بید پڑھنے والے براہمن کے بیٹے ہوئے اور نام اُن کا بھرت ہوا جب سیانے ہوئے

تب پہلے جنم کا حال یاد کرکے سنساری موہ میں نہیں پھنسے اور دن رات پرمیشور میں دھیان لگائے رہے اپنے باپ کے ڈانٹنے پر بھی پڑھنے میں جی نہیں لگاتے تھے تب اُس براہمن نے انت سمئے دوسرے بیٹوں سے جو پڑھے تھے کہا کہ اے بیٹا میں نے بہت چاہا کہ بھرت تمھارا بھائی کچھ پڑھے لیکن اُس نے پڑھنے میں چت نہیں لگایا اس کارن مورکھ بنا رہا سو تم لوگ میرے انت سمے کی بات مان کر ایسی تدبیر کرنا جس میں وہ پڑھ کر ہوشیار ہو جائے جب وہ براہمن یہ کہہ کر مر گیا تب اس کے بیٹوں نے بھرت جی کے پڑھنے کے واسطے بہت اُپاے کیے لیکن بھرت جی کچھ نہ پڑھے اور جڑ بھرت روپ بن کر ایسا چلن پکڑا کہ جب کوئی کھلا دے تو کھا لیویں اور پلا دے تو پی لیویں نہیں تو کچھ سوچ نہ رکھ کر دن رات پرمیشور کے دھیان میں مگن رہیں اِس سمئے میں بھی ایسا چلن رکھنے سے جڑ بھرت کہلاتے ہیں بھرت جی کے بھائیوں نے یہ حال دیکھ کر اُن سے من اپنا ہٹا لیا لیکن کبھی کبھی بھوجن اُن کو دے دیا کرتے تھے جب اُنھوں نے دیکھا کہ یہ کوئی کام گھر گرہستھی کا نہیں کرتا ہے مفت میں کھاتا ہے تب اُنھوں نے اپنا کھیت رکھانے کے واسطے بٹھال کر کہا کہ تم دیکھا کرو جس میں کوئی اس کھیت کا اناج نہ لے جانے پاوے اور پشو پنچھی بھی نہ کھانے پاویں بھرت نے کچھ رکھواری اُس کی نہ کی وہاں آنند سے بیٹھ کر پرمیشور کا اسمرن اور دھیان کرنے لگے بھیلوں کا ایک راجا جو اُس دیش میں رہتا تھا اُس نے یہ منّت مانی کہ اے بھدر کالی جو میرے بیٹا ہو تو میں تم کو آدمی کا بلدان چڑھاؤں جب بھدر کالی کی کرپا سے اُس کے بیٹا پیدا ہوا تب اُس نے ایک بالک بلدان دینے کے واسطے مول لے کر پالا جب وہ لڑکا اپنے بلدان دیے جانے کا حال سُن کر بھاگ گیا تب راجا اپنے نوکروں سے بولا کہ کچھ نہ پیسہ دے کر ایک آدمی بلدان دینے کے واسطے ڈھونڈھ لے آؤ جب وہ لوگ ڈھونڈھتے ہوئے رات کے وقت اُس کھیت پر پہونچے تب اُنھوں نے وہاں جڑ بھرت کو موٹا تازہ دیکھ کر بلدان دینے کے واسطے پکڑ لیا اور رسّی گلے میں باندھ کر راجا کے مندر پر لے گئے وہ راجا جڑ بھرت کو موٹا تازہ دیکھ کر خوشی سے بولا کہ تم ایسا اچھا آدمی بلدان دینے کے واسطے لائے ہو کہ جو اپنے مرنے کا کچھ ڈر نہ رکھ آنند مورت دکھلائی دیتا ہے بھدر کالی اس کا بلدان پا کر بہت خوش ہوگی اور راجا کے پروہت اور براہمن مہا مورکھ بید اور شاستر کا حال کچھ نہ جانتے تھے کہ براہمن کا بلدان دیا جاتا ہے یا نہیں سو راجا نے اس بات کا بچار نہ کرکے جڑ بھرت کی حجامت بنوائی اور اُبٹن اور پھلیل لگا کر اسنان کرایا اور بلدان دینے کے واسطے اُس کو نیا کپڑا اور گہنا پہنایا اور عطر اور چندن بدن میں مل کر بہت اچھا بھوجن اُس کو کھلایا اُس وقت جڑ بھرت نے خوش ہو کر اپنے من میں کہا کہ جب سے میری ماتا اور پتا مرے ہیں تب سے مجھے کسی نے ایسا بھوجن نہیں کھلایا تھا آج مجھ کو بہت اچھا کھانا یہ لوگ بڑے پیار سے کھلاتے ہیں جب بھوجن کرانے کے پیچھے جڑ بھرت کے گلے میں اچھا پھولوں کا ہار پہنا کر اُسکو بھدر کالی کے سامنے لاکر کھڑا کیا تب براہمنوں نے راجا کے ہاتھ میں ننگی تلوار دے کر کہا کہ اس کو مارو جیسے راجا نے تلوار مارنے کو ہاتھ اُٹھایا ویسے ہی جڑ بھرت نے یہ بچار کر سر اپنا اُس کے سامنے جھکا دیا کہ پوری اور مٹھائی کھانے کے وقت میں نے اپنا منہ پھیلایا تھا اب تلوار کھانے کے وقت گردن سامنے سے ہٹانا اُچت نہیں ہے بھدر کالی نے اُس کو

سر جھکاتے دیکھ کر بچار کیا کہ یہ سب براہمن ایسا گیان نہیں رکھتے جو راجا کو بلدان کرنے سے منع کریں اور اس براہمن
ہر بھکت کے دُکھ دینے میں ایسا نہ ہو کہ نارائن جی مجھ کو ڈنڈ دیویں جو میں اس کی رچھّا نہیں کروں گی تو مجھ کو پاپ ہوگا
کس واسطے کہ جو کوئی آدمی اپنے سامنے کسی کو بنا اپرادھ دُکھ دیوے تو اُس کی رچھّا کرنی چاہیئے نہیں تو دیکھنے والے کو
پاپ لگتا ہے ایسا بچار کر بھدر کالی نے بڑا کرودھ کیا اور تلوار اور کھپّر ہاتھ میں لیے ہوئے چلّا کر ایسا ڈپٹا کہ راجا وہ
آواز سنتے ہی اپنے پُروہت سمیت بہرا ہو کر ایسا بیہوش ہو گیا کہ تلوار ہاتھ سے گر پڑی تب بھدر کالی نے اُسی تلوار
سے راجا اور پروہت کا سر کاٹ لیا اور دونوں کا سر گیند کی طرح اُچھال کر اس اِچھا سے ناچنے لگی کہ جس میں
جڑ بھرت خوش ہو کر مجھ کو کرپا اور دَیا کی درشٹ سے دیکھے تو میرا بھلا ہو اور اُس کے دُکھی رہنے سے میرا بھلا نہ ہو گا
جب بھدر کالی کے ناچنے پر بھی وہ اسی طرح سر جُھکائے کھڑے رہے تب بھدر کالی نے استُت کر کے اُن سے
کہا کہ اے برھم دیو آپ کرپا کر کے میرا اپرادھ چھما کریں کس واسطے کہ جب کسی کا بھکت یا سیوک دوسرے کا اپرادھ
کرتا ہے تب اُس کے مالک کا نام دَھرا جاتا ہے سو آپ ایسا نہ سمجھیں کہ یہ راجا بھدر کالی کا بھکت تھا یہ میرا
بڑا دشمن تھا جس نے آپ ایسے مہاتما کو دُکھ دینا چاہا اور راج اور دھن کے نشے میں اندھا ہو کر تم کو نہیں پہچانا
جڑ بھرت نے یہ بات سنتے ہی مُسکرا کر کہا کہ آتما کا ناش کبھی نہیں ہوتا اس لیے میں اپنا سر کٹنے سے نہیں ڈرتا
لیکن تیرا بھکت اس پاپ کے بدلے نرک بھوگے گا یہ سُوچ مجھ کو ہے جڑ بھرت یہ کہہ کر وہاں سے چلا آیا اتنی کتھا
سُنا کر شکدیو جی بولے کہ اے راجا تم سچ کر کے جانو کہ جو آدمی من اپنا پرمیشور میں لگائے رہتا ہے اُس کو کوئی دُکھ
نہیں دے سکتا -

دسواں ادھیائے

راجا رگھوگن کا جڑ بھرت کو پکڑ کر اپنے سکھپال میں لگانا

شکدیو جی نے کہا کہ اے راجا دوسرا حال جڑ بھرت کا سنو کہ راجا رگھوگن سندھ سبیر सिंधुसुवीर रघुगण
اپنے نگر سے پالکی پر چڑھ کر کپل دیومن کے پاس گیان سیکھنے جاتا تھا راہ میں ایک کہار اُس کی سواری کا بیمار ہو گیا
اُسی طرف کہیں جڑ بھرت بھی پرمیشور کے دھیان میں آنند سے بیٹھے تھے دوسرے کہاروں نے جڑ بھرت کو موٹا تازہ
دیکھ کر پکڑ لیا اور پالکی میں لگا دیا جڑ بھرت خوشی سے راجا کی پالکی اُٹھائے چلے جاتے تھے اور اپنے اس اپمان کا
کچھ سُوچ اُن کو نہ تھا لیکن زمین کو دیکھتے ہوئے چیونٹی وغیرہ جیوؤں کو دبنے سے بچاتے ہوئے پاؤں رکھتے تھے
اس سبب سے جب کئی مرتبہ پالکی ہلی تب راجا نے کرودھ کر کے کہاروں کی طرف دیکھ کر کہا کہ تم لوگ پالکی کیوں
ہلاتے ہو کہار بولے کہ اے مہاراج ہمارا کچھ قصور نہیں یہ نیا کہار پالکی ہلاتا ہے یہ بات سُن کر راجا نے جڑ بھرت سے
کہا کہ اے کہار تو اتنا موٹا تازہ دیکھ پڑتا ہے ابھی اتنا راستہ نہیں چلا جو تھک گیا اپنے پران کا ڈر نہ رکھ کر

مرنے کی اچھا رکھتا ہے جو پالکی ہلاتا ہے اچھی طرح نہیں لے چلتا جڑ بھرت یہ بات سن کر چپ ہو رہے اور
کچھ جواب راجا کو نہ دے کر اپنے من میں کہا کہ دیکھو اس شریر کو کرم کے موافق سکھ دکھ ملتا ہے اور پرماتما ان دونوں سے
الگ رہ کر ہمیشہ ایک طرح پر رہتا ہے جب جڑ بھرت چپ ہوئے تب راجا پھر کرودھ کر کے بولا کہ اے کہار تو
ہماری بات کا جواب کیوں نہیں دیتا یہ سن کر جڑ بھرت نے بچار کیا کہ یہ اپنے کو بڑا گیانی سمجھتا ہے اس لیے اسکا
ابھمان توڑنا چاہیے ایسا بچار کر جڑ بھرت ہنس کر بولے کہ اے راجا تم نے کہا کہ تو بہت راہ نہیں چلا اور تھک گیا
جو آدمی بیفائدہ پھرتا ہے وہ تکلیف پانے سے ضرور ماندہ ہوگا کیوں ایسا کرم نہیں کرتا جس میں جنم اور مرن سے
چھوٹ جائے اور تم نے کہا کہ تو دبل نہ ہو کر موٹا تازہ دکھلائی دیتا ہے سوائے راجا پرماتما جس کو جیو کہتے ہیں وہ
ہر ساعت چیتن رہ کر نہ موٹا ہی ہوتا ہے نہ دبلا ہی ہوتا ہے ہمیشہ برابر رہتا ہے جو اس کو دبلا کہو تو وہ ایسا باریک
ہے کہ کسی کو دکھلائی نہیں دیتا اور جو اسے موٹا سمجھو تو اس کے براٹ روپ میں سارا سنسار اور چودھوں لوک موجود ہیں
اور یہ شریر ناش ہونے والا کبھی موٹا اور کبھی دبلا رہتا ہے جس نے اس انتیہ شریر میں پریت لگائی اس کو ان باتوں کا
بچار کرنا چاہیے اور جو تم نے کہا کہ تو مرنے کی اچھا رکھتا ہے سو میرے نزدیک جینا اور مرنا دونوں برابر ہیں بے موت
آئے کوئی نہیں مرتا اور اے راجا پرمیشور کا پرکاش میرے اور تمھارے اور سب جیووں کے تن میں برابر ہے اس سے
میں سوامی اور سیوک کو برابر جانتا ہوں اور تم اسی شریر تک راجا ہو مر جانے کے بعد ہم اور تم دونوں برابر ہو جائیں گے
اس لیے تم کو یہ سامرتھ نہیں ہے کہ جو آتما ابناشی پرش کو دکھ دے سکو اس جھوٹی کایا کو جو چاہو سو ڈنڈ دو دکھ اور
سکھ خوشی اور رنج شریر کو ہوتا ہے اور پرماتما شریر میں الگ رہ کر دکھ اور سکھ سے کچھ کام نہیں رکھتا یہ بات سن کر
جب راجا کو گیان پراپت ہوا تب وہ پالکی سے اتر پڑا اور جڑ بھرت کو ڈنڈوت کر کے بولا کہ اے مہاراج میں نے
سنساری جال میں پھنسے رہنے سے تم کو نہیں پہچانا سچ بتاؤ تم کوئی رکھیشور یا مہاپرش کا اوتار ہو کر اودھوتوں کی طرح
اپنا بھیس بدلے پھرتے ہو کرپا کر کے اپنا بھید بتلاؤ اور مجھ کو گیان سکھلا کر بھوساگر پار اتار دو میں شری مہادیو جی کے
ترشول اور جمراج اور چندرما اور سورج اور اگن وغیرہ کسی دیوتا سے اتنا نہیں ڈرتا جتنا براہمن کے شاپ سے
ڈرتا ہوں سو اپرادھ میرا چھما کرو یہ بات سن کر جڑ بھرت نے کہا کہ اے راجا یہ جیو اپنی کرنی سے کبھی دیوتا ہوتا ہے
کبھی آدمی اور آدمی کے تن میں کبھی راجا کبھی بھکاری ہوتا ہے یہ گت اس شریر کی سمجھ کر پرماتما کو جسے جیو کہتے ہیں ان سب سے
الگ جاننا چاہیے اتنا گیان کہنے کے پیچھے جڑ بھرت نے سب حال اپنے پورب جنم کا راجا رگھوگن سے برنن کیا -

گیارھواں ادھیاے

گیان اپدیش کرنا جڑ بھرت کا راجا رگھوگن کو

جڑ بھرت نے کہا کہ اے راجا تم آدمی کی اگیانتا کو دیکھو کہ وہ اپنے کانوں سے جن استری اور پتر آدک کا

دُربچن سُن کر دُکھ پاتا ہے اُن کی طرف سے اُس کا چت تپسیر بھی نہیں ہٹتا اور جھوٹ اور سچ بول کر کسی طرح دُش روپیہ
کما کر اُنھیں لوگوں کو پالتا ہے اور چھ چور اور ٹھگ آٹھوں پہر آدمی کے ساتھ رہ کر اس طرح اُس کے اچھے کرموں کو
چُرا لیتے ہیں جس طرح راہ میں چور اور ٹھگ دولتمند کے ساتھ لگ کر اوسر پا کر اُس کو لوٹ لیتے ہیں اور چوہا گھر میں
رہنے سے کھانے پینے پر بھی کپڑا وغیرہ کاٹ ڈالتا ہے اور جس کے گھر میں چوہا نہو اُس کی چیز خراب نہیں ہوتی ہے
اُن چھوؤں میں سے ایک چور مَن کو سمجھو جس کے چلا تمان ہونے سے آدمی بُرا کرم کر کے خراب ہوتا ہے اور دوسرے
پانچ چور اور ٹھگ کام کرودھ لوبھ موہ اور اندریاں ہیں جن کے بس ہو کر بُرا کام کرنے سے آدمی کا دھرم جاتا رہتا ہے
اس لیے آدمی کو چاہیئے کہ ان چھوؤں چور اور ٹھگ کو اپنے بس رکھ کر آپ اُن کے بس نہو جائے جب جڑبھرت نے
یہ بات راجا رگھوگن سے کہی تب راجا نے پھر اُن کو ڈنڈوت کی۔

بارھواں ادھیاے

تعریف کرنا راجا رگھوگن کا مَنکھ تن کی

راجا رگھوگن نے جڑبھرت سے اتنا گیان سُن کر بنیے کیا کہ اے مہاراج منکھ تن سے بڑھ کر دوسرا چولا اُتم
نہیں ہوتا جس سے تم ایسے گیانی اور مہاتما کا درشن مجھ کو ملا اور منکھ کا جنم دیوتاؤں سے بھی اچھا سمجھنا چاہیئے جو
دیوتا پرمیشور کا تپ کرے تو سوائے مُکت کے دوسرا منورتھ اس کو نہیں مل سکتا اور بھرت کھنڈ کا آدمی جس مطلب
کے واسطے ہر بھجن کرے وہی پھل اُس کو پراپت ہوتا ہے اس لیے میں منکھ تن کو دیوتاؤں سے اُتم جان کر ڈنڈوت
کرتا ہوں جڑبھرت یہ بات سُن کر بولے کہ اے راجا یہ سب بات میں نے تجھ سے کہی اِس کا ارتھ تو نے سمجھا یا نہیں
راجا بولا کہ اے مہاراج میں سنساری جیو بہت مورکھ اور اگیان ہوں اس سے یہ گیان اچھی طرح نہیں سمجھا آپ
دیال ہو کر بستار پوربک کہیئے تب میں سمجھ سکتا ہوں یہ بات سُن کر جڑبھرت ہنس کر بولے کہ اے راجا یہ بات مشکل ہے
ایسا گیان جگیہ اور پوجا اور تپ کرنے اور برکت ہونے اور بن باس کرنے اور پنچ اگن تاپنے اور جل میں بیٹھنے اور
دان دینے سے بھی نہیں ملتا ہے بلکہ ان سب کرموں کے کرنے سے آدمی کو اس بات کا اہنکار ہوتا ہے کہ میں نے
ایسے اچھے کام کیے ہیں میرے برابر دوسرا کون ہوگا شُبھ کرم کرنے سے بھی وہ اہنکار کرنے سے خراب ہو جاتا ہے
اور جب تک اہنکار چھوڑ کر سنت اور مہاتما کے چرنوں کی دھور اپنے ماتھے پر نہیں لگاتا تب تک یہ گیان اُس کو
نہیں ملتا اور مہاتما کا درشن دُرلبھ ہے اور اے رگھوگن تم سمجھے ہو کہ میں راجا ہوں سو میں بھی پچھلے جنم میں بھرت نام
ساتوں دیپ کا راجا تھا لیکن وہاں رہنے میں اپنا بھلا نہ سمجھ کر راج گدّی چھوڑ دی اور بن میں جا کر نارائن جی کی شرن
میں ہو کر ہر بھجن کرنے لگا سو تم کو ابھی تک اپنی راج گدّی کا ابھمان بنا ہے اس سے دوسرے جیوؤں پر دیا
نہیں رکھتے جس طرح پرکاش پرمیشور کا تمھارے تن میں ہے اسی طرح پرمیشور کا پرکاش ان کہاروں میں بھی

سمجھنا چاہیئے اور گیان کی درشٹ سے یہ لوگ اور سب جیو پرمیشور کے تمھارے برابر ہیں سو تم اپنے شریر کے سکھ کے واسطے اُن کو دُکھ دیتے ہو سو بہت نامناسب ہے یہ گیان سُنتے ہی راجا رگھوگن مارے ڈر کے کانپنے لگا اور جڑبھرت سے ہاتھ جوڑ کر بولا کہ اے مہاراج میں براہمن کے شاپ سے بہت ڈرتا ہوں ایسا نہ ہو کہ آپ کرودھ کرکے مجھ کو کچھ شاپ دیں۔

تیرھواں ادھیاے

کہنا جڑبھرت کا ایک دھنی بنیئے کا حال راجا رگھوگن سے

راجا رگھوگن کی بات سُن کر جڑبھرت نے کہا کہ اے راجا تو مت ڈر میں تجھ کو شاپ نہیں دونگا سُن گیانی اور مہاتما لوگ سنساری سکھ سپنے کی طرح جھوٹا سمجھ کر اس شریر سے پریت نہیں رکھتے اور پرماتما شریر سے اس طرح الگ ہے جس طرح پنچھی برچھ پر بیٹھا ہو اور اُس برچھ کے کاٹنے سے پنچھی کو دُکھ نہیں ہوتا جو پنچھی بیفائدہ اُس درخت کے اپنا جان کر رو دے تو سوچ کرنا بیکار ہے جو کوئی اس شریر کو اپنا سمجھ کر سنساری سکھ میں مَن لگاتا ہے اُس کو سوائے دُکھ کے سکھ نہیں ہوتا جب وہ برکت ہو کر پرمیشور میں دھیان لگاتا ہے تب اُس کو سکھ ملتا ہے اور پرمیشور کی بھکت کرنے سے ہردے میں گیان کا دیپک روشن ہو کر کام اور کرودھ کا اندھیارا اُس کے بھیتر سے ہٹ جاتا ہے یہ گیان سُن کر راجا رگھوگن نے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ اے مہاراج میں نے آپ کو پہچانا کہ آپ براہمن ہیں جس طرح روگی کا دُکھ امرت پینے سے چھوٹ جاتا ہے اُسی طرح آپ سنساری سُکھوں کو جو مایا اور موہ میں پھنس کر خراب ہو رہے ہیں اپنا درشن دے کر کرتارتھ کرتے ہیں سو مجھ کو بھی اپنا داس سمجھ کر درشن دیا یہ بات سُن کر جڑبھرت بولے کہ اے راجا میں ایک اتہاس کہتا ہوں تو اُس کے سُننے سے بھوساگر پار اُتر جائیگا سُن ایک بنیا بہت دھن والا بہت سی چیزیں بیاپار کی اپنے ساتھ لے کر کسی دساور کو چلا اور اُس نے مارے کنجوسی کے مال کی نگہبانی کے واسطے کوئی نوکر اپنے ساتھ نہ رکھا اس لیے چھ چور اُس کے ساتھ ہو گئے اور اُن چوروں کے مددگار اور بھی اُس کے پیچھے پیچھے چلے جاتے تھے تھوڑی دُور شہر سے باہر جا کر وہ بنیا راہ بھول کر ایسے جنگل میں پہونچا جہاں کوسوں تک بستی نہ تھی جب جنگل میں شیر اور ریچھ اور کٹیلے درخت اور ندی نالے بہت ہونے سے اُس کو راہ چلنا مشکل ہو گیا تب وہ بنیا مارے ڈر کے اُس جنگل سے پار ہونے کے لیے شام تک برابر چلا گیا لیکن بستی نہ ملی اور اُسی جنگل میں رات ہو گئی جب بنیا رات کو ایک نالے میں اپنے مال سمیت پہونچا تب وہی چھ چور اور اُن کے حمایتی مددگار سب مال اُس کا لوٹنے لگے اُس وقت اُس بنیئے نے رو کر اپنے من میں کہا کہ اگر کچھ بھی مال بچ جاتا تو اُسکو بیچ کر پھر بیاپار کرتے وہ بنیا ایسا بچار کر جس چیز کا بچاؤ کرتا تھا اُسی کو وہ سب چور لوٹتے تھے جب سب مال اُسکا چور لوٹ لے گئے تب وہ بنیا گھبرا کر اس جنگل میں اپنے ٹکنے کی جگہ ڈھونڈھنے لگا لیکن کوئی جگہ اُسکو رہنے کیواسطے

نہ ملی اور وہ شیر اور ہاتھی وغیرہ کی بولی سُن کر ڈر سے کانپتا ہوا راہ چلا جاتا تھا جب کہیں زمین پر سانپ اور بچھو
دیکھتا تھا تب ٹھوکر کھا کر گر پڑتا تھا اور کہیں پیر میں کانٹے چبھنے سے دُکھ پاتا تھا اگر کسی درخت کے نیچے سُستانے
لگتا تھا تو درخت پر اُلّو کی آواز سُن کر وہاں سے بھی بھاگ جاتا تھا کبھی جنگل میں آگ لگی دیکھ کر اُس کے ڈر سے
دوسری طرف دوڑتا پھرتا تھا اُسی بپت میں بھاگتا ہوا ایک سوکھے کنوئیں میں گر پڑا اُس کنوئیں پر ایک برگد کا درخت
تھا ایک ڈالی اُس کی اس کنوئیں میں لٹکتی تھی جب وہ بنیا آدھے کنوئیں میں پہونچا تب وہ ڈالی اُس کے ہاتھ لگی
اُس کو پکڑ کر لٹک گیا اور اس کنوئیں میں ایک سانپ نیچے بیٹھا تھا اور اندھیاری رات میں بجلی چمکنے سے اُس نے
دیکھا کہ کنوئیں میں ایک سانپ پھن نکالے بیٹھا ہے اور جس ڈالی کو وہ پکڑے تھا اُس ڈالی کو اوپر سے دو چوہے سیاہ
اور سفید رنگ کے کاٹ رہے تھے تب بنئیے نے بچارا اگر جو میں کنوئیں میں کود پڑوں تو سانپ کے کاٹنے سے
مر جاؤں گا اور جو نہیں کودتا تو ڈالی کے کٹ جانے سے گر کر سانپ کے منہ میں جا پڑوں گا یہی سوچ اور بچار
بنیا کر رہا تھا اور اُسی برگد کے درخت میں ایک شہد کا چھتا لگا تھا ڈالی ہلنے سے ایک ایک بوند شہد کی ٹپک کر
جو اُس بنئیے کے منہ میں گرتی تھی تو وہ بنیا ایسی بپت میں وہ شہد چاٹ کر بہت خوش ہوتا تھا اسی طرح اُس بنئیے
کی عمر اُس کنوئیں میں لٹکتے ہوئے بیت گئی اور کوئی اُس کو نکالنے والا وہاں نہیں پہونچا جب ایک دن اُن دونوں
چوہوں نے اوپر سے ڈالی کاٹ دی تب وہ بنیا اُسی کنوئیں میں گر کر سانپ کے کاٹنے سے مر گیا اتنی کتھا سُنکر
راجا نے جڑبھرت سے کہا کہ اے مہاراج مجھ کو بڑا اچرج معلوم ہوتا ہے کہ وہ بنیا ایک بوند شہد کھا کر خوش رہا اور
ڈالی پکڑ کر اوپر کنوئیں کے کیوں نہیں چڑھ آیا یہ بات سُن کر جڑبھرت بولے کہ اے راجا ایسا ہی حال تمھارا اور
سب سنساری لوگوں کا ہے کہ سب لوگ بہت طرح کا اُدم کر کے اپنے کٹمب کو پالتے ہیں لیکن گھر والوں کو کسی طرح کا
سنتوکھ نہ ہو کر ہر روز اور لالچ بڑھتا جاتا ہے اور اپنے اُدم سے اُن کو ایک ساعت بھی چھُٹی نہیں ملتی جو دو گھڑی
اپنے پیدا اور پالن کرنے والے پرمیشور کا اسمرن اور دھیان کریں جب کوئی اُن سے ہر بھجن کرنے کا ذکر کرتا ہے
تب وہ کہتے ہیں کہ ہم کو اپنے اُدم سے چھُٹی نہیں ملتی کس وقت پرمیشور کا بھجن اور اسمرن کریں سُو اے راجا اس جیو کو
بنیا سمجھو اور کام کرودھ لوبھ موہ من اور اندریاں یہی چھ چور آٹھوں پہر آدمی کے ساتھ رہتے ہیں اور پروار والوں کو
ان چوہوں کا حمایتی سمجھو اور جیو کو انھیں لیے بنیا کہا کہ اُس نے دھرم اور گیان بڑھانے کے لیے اس بھرت کھنڈ میں
آدمی کا تن پایا ہے جس طرح یہ جیو پیدا ہو کر سادھو مہاتما کا ست سنگ اور ہر بھجن نہ کر کے سنساری مایا جال میں
پھنس گیا اس کارن اُس کے پورب جنم کا دھرم جو کچھ تھا وہ بھی پروار والوں نے چُرا لیا اسی طرح بنئیے نے اپنے
مال کی رچھا کرنے کے واسطے نوکر نہیں رکھا اس لیے چوروں نے اُس کو لوٹ لیا جو وہ جیو بھرت کھنڈ میں جنم
لیکر سادھو اور مہاتما کا ست سنگ کر کے گیان سیکھتا تو کس واسطے بنئیے کی طرح مایا جال میں پھنس کر خراب ہوتا
جیسے وہ بنیا اپنے ٹکنے کے واسطے جگہ ڈھونڈھتے وقت شیر وغیرہ کے ڈر سے بھاگا تھا ویسے ہی سنساری شخص
چلنے والے دُکھ بھوگتے ہیں اور آدمی اپنے کٹمب کی بیماری اور مرنا دیکھنے اور اپنے شریر کے روگ سے اور

کبھی دھن ملنے کے واسطے دُکھ پاکر آٹھوں پہر چنتا میں پھنسا رہتا ہے جس طرح اُلّو اور باگھ وغیرہ بنیئے کو ڈراتے تھے اُسی طرح جب پروار والے جھگڑا کرکے گھُرکتے ہیں تب آدمی بڑا دُکھ پاتا ہے اور استری کی سنگت اندھکار سمجھنا چاہیئے جہاں گیان اور بید پُران کا بچن سب بھول جاتا ہے اور جب آدمی بوڑھا ہوکر کچھ کمائی نہیں کرسکتا تب پروار والے اُس کو دُربچن کہہ کر کھانے اور کپڑے کا دُکھ دیتے ہیں اور کچھ اُس کا آدر نہیں کرتے جس طرح آدمی بہت دُکھ پانے میں بھی مرنے کا کچھ ڈر نہ رکھ کر دن رات کمانے کا سوچ کیا کرتا ہے اسی طرح وہ بنیا کنوئیں میں سانپ اور چوہے دیکھنے پر بھی مرنے کا ڈر نہیں رکھتا تھا سو آدمی کے واسطے سنسار اور پروار میں رہنا اندھیار اکنوئیں سمجھو اور جیسے کرم پچھلے جنم میں کیے ہیں اُسی کو برگد کی جڑ سمجھو جس کو پکڑ کر جیتا ہے اور دو چوہے کالے اور سفید جو جڑ کاٹتے تھے وہی دن اور رات ہیں جن کے بیتنے سے عمر گھٹتی ہے اور بنیئے نے جو سانپ کنوئیں میں دیکھا تھا اُس کو کال سمجھو اور جس طرح ایک بوند شہد چاٹ کر بنیا خوش ہوتا تھا اُسی طرح اگیان آدمی بڑھاپا اور سب طرح کا دُکھ ہونے پر بھی اپنے کُٹمب میں بیٹھ کر خوش ہوتا ہے وہی شہد کی بوند سمجھو اے راجا دنیا کو وہی بن دُکھ دینے والا جانو سنساری مایا جال میں پھنسنے والا اُسی بنیئے کے برابر دُکھ پاکر خراب ہوگا جس طرح تو جگت کی مایا میں لپٹا ہے اُسی طرح وہ بنیا استری اور پُتر کے موہ میں پھنس کر خراب ہوا تھا جو کوئی بید اور شاستر کے موافق چلے وہ اپنا منورتھ پاسکتا ہے نہیں تو سب چھوٹے بڑے اسی مایا روپی جنگل میں بھولے ہوئے خراب ہو رہے ہیں بغیر ست سنگ کیے اِس موہ روپی جنگل سے باہر نکلنا بہت مشکل ہے ۔

چودھواں ادھیاے [۱۴]

خوش ہونا راجا رگھوگن کا یہ گیان سُن کر اور چلے جانا تپ کرنیکے واسطے جنگل میں

جڑبھرت نے جب اس طرح کا گیان راجا رگھوگن کو بتلایا تب راجا خوش ہوکر جڑبھرت کے چرنوں پر سر رکھ کر بنتی کرکے بولا کہ آپ نے بڑی دیا کرکے مجھ کو جو مایا میں بھول رہا تھا یہ گیان روپی راہ دکھلائی یہ بات سُن کر جڑبھرت بولے کہ تم اس گیان کے پرکاش سے سنساری جال میں نہ پھنسوگے یہ بات سنتے ہی راجا نے برکت ہوکر اُسی جگہ پالکی چھوڑ دی اور جنگل میں جاکر ہر بھجن کرکے مُکت ہوا اور جڑبھرت اپنا شریر جوگ ابھیاس کے ساتھ تیاگ کر پرم دھام کو چلے گئے اور جڑبھرت کے بیٹے سُمت نے راج گدی پر بیٹھ کر جین دھرم کا مت سنسار میں پھیلایا اُن کے بنش میں پرت ہار آدک پیدا ہوکر شبھ کرم کرکے پرم پد کو پہونچے ۔

پندرھواں ادھیاے [۱۵]

کہنا شکدیوجی کا راجا پریچھت سے بستار پرتھوی آدک کا

راجا پریچھت نے اتنی کتھا سُن کر کہا کہ اے سوامی آپ دیال ہوکر پرتھوی اور سورج وغیرہ لوکوں کا حال

بستار پوربک برنن کیجئے شکدیوجی بولے کہ اے راجا پہلے حال ساتوں دیپ کا سنچھیپ سے کہا ہے اب پھر بستار کر کے کہتے ہیں سُنو کہ اس پرتھوی کے سات دیپ ہیں اور ساتوں دیپوں کی پرتھوی الگ الگ بٹی ہے اس میں جمبودیپ لاکھ جوجن کا ہے اور سب پرتھوی ساتوں دیپ کی پچاس کروڑ جوجن ہے اِس سے چوتھائی پرتھوی لوکالوک پربت کے نیچے دبی ہے تین حصّوں میں ساتوں دیپ اور سمدر ہیں راجا پریہ برت ان ساتوں دیپ کے مالک نے ایک ایک دیپ اپنے ساتوں بیٹوں کو بانٹ دیا اور آپ بن میں جا کر پرمیشور کے تپ اور دھیان میں لین ہوا اور پریہ برت کے اگنی دھر بیٹے نے جمبودیپ کے نو کھنڈ کر کے ایک ایک کھنڈ اپنے نو بیٹوں کو بانٹ دیا اور جو جو نام اُن کے بیٹوں کے تھے وہی نام اُن کھنڈوں کے رکھے گئے پہلا اِلاورت کھنڈ دوسرا ہرن کھنڈ تیسرا بھدراشو کھنڈ چوتھا کیتُ مال کھنڈ پانچواں اِلاورت کھنڈ ہے اس کھنڈ کے بیچ میں ایک سونے کا پہاڑ سُمیر نام لاکھ جوجن اونچا اور سولہ ہزار جوجن لمبا اور آٹھ ہزار جوجن چوڑا اور بتیس ہزار جوجن کے گھیر میں ہے چھٹواں نابھ کھنڈ ساتواں کم پرش کھنڈ آٹھواں بھرت کھنڈ نواں نرہر کھنڈ ہے اور برھمانڈ کمل کے پھول کی طرح گول ہے ایک ایک پہاڑ نوؤں کھنڈوں کے سوا اے پربتمان ہے اور سُمیر پربت کے چاروں طرف چار پہاڑ دودھ اور شہد اور پانی اور رس کا کُنڈ بھرا ہوا ہے اور کبیر اور مہادیوجی اور اندر اور برن دیوتاؤں کے چار باغ بہت اچھے پھل اور پھول لگے ہوئے وہاں ایسے بنے ہوئے ہیں کہ جہاں جانے اور اسنان کرنے سے دیوتاؤں کی استریاں جوان ہو جاتی ہیں اور سُمیر پربت کی چوٹی پر برھم پُری دس ہزار جوجن لمبی اور چوڑی جڑاؤ بنی ہے وہاں پر طرح طرح کے پنچھی میٹھی میٹھی بولیاں بولتے ہیں اے راجا وہاں کی شوبھا ہم تم سے کہاں تک کہیں دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے۔

سولھواں ادھیائے

کہنا شکدیوجی کا راجا پریچھت سے کتھا لوکالوک کی

شکدیوجی نے کہا کہ اے راجا اس طرح جمبودیپ میں نو کھنڈ ہو کر ہر ایک کے رہنے والے سب اوتاروں کی پوجا الگ الگ کرتے ہیں اور ان ساتوں دیپ کے باہر لوکالوک پربت ہے اُسکے اُس طرف اندھیارا رہتا ہے سورج اور چندرما کا پرکاش وہاں نہیں پہونچتا ہے وہاں پر جوگی لوگ جا سکتے ہیں اور سنساری لوگ وہاں جانے کی سامرتھ نہیں رکھتے اور آٹھ ہاتھی بڑے بلوان جن کو دگپال کہتے ہیں سب پرتھوی کے آٹھوں طرف رہ کر پرتھوی کو اپنے نیچے ایسا دبائے ہیں کہ ہلنے نہیں دیتے اور سُمیر پربت پر چار پُری کبیر پُری برن پُری اندر پُری جم پُری ہیں اور سورج کا رتھ دو دو پہر پیچھے ان چاروں پُری میں صبح اور دوپہر اور شام اور آدھی رات کے وقت ایک ایک جگہ پہونچتا ہے اور برھما جی کی پُری سے گنگا جی نکل کر سُمیر پربت کے نیچے ہو کر گنگوتری میں آئی ہیں۔

سترھواں ادھیاے

کہنا شکدیوجی کا مہما شری گنگا جی کی

شکدیوجی نے کہا کہ اے راجا پریچھت اب میں شری گنگا جی کی اُتپت لبستار کرکے کہتا ہوں سُنو کہ جب نارائن جی نے
باون اوتار لیکر تین پگ پرتھوی راجا بل سے دان لی تب براٹ روپ دھرکے ایک پگ میں ساتوں لوک نیچے کے
اور دوسرے پگ میں ساتوں لوک اوپر کے ناپ لیے تب برھما جی داہنا چرن پرمیشور کا اپنی پُری میں پہونچتے ہی تریکرم
اوتار ہوا جان کر اُٹھ کھڑے ہوئے اور برھما جی کے کمنڈل میں سے پانی برجاندی کا جو پربرھم پرمیشور کے آنسو گرنے سے
بیکنٹھ میں پرگٹ ہوئی تھی لیکر اُن چرنوں کو دھویا اور چرنامرت لیکر وہ جل اپنے سر اور آنکھوں میں لگایا اور وہ چرن دھوتے وقت
جو پانی سُمیر پربت پر گرا تھا وہ نیچے آکر مندراچل پہاڑ کے سوالے پر تھم رہا پھر وہاں سے وہ جل چار دھارا ہوکر بہا تو
ایک دھارا سُمیر کے پچھم اور دوسری سُمیر کے دکھن اور تیسری سُمیر کے اُتر دشا بہہ کر سمدر میں مل گئی چوتھی دھارا جو
پورب کو بہی تھی وہ بھاگی رتھ کے تپوبل سے الاورت کھنڈ کو بائیں طرف چھوڑتی ہوئی نرنارائن پربت سے اُتر کر
گنگوتری سے ہوکر بھرت کھنڈ میں آئی اسی دھارا کا نام سنسار میں گنگا جی پرگٹ ہوا اور مہاتم گنگا جی کا اس طرح پر
ہے کہ جو کوئی گنگا اسنان یا جل پان یا درشن کرنے کے واسطے اپنے گھر سے جانے کی اچھا کرتا ہے اُس کے
کروڑوں جنم کے پاپ چھوٹ جاتے ہیں اور وہ آدمی اُس اچھا سے جتنے قدم چل کر گنگا جی تک پہونچتا ہے ایک
ایک قدم رکھنے کے بدلے اُسے کو بنتو تو راجسوے جگیہ اور اشومیدھ جگیہ کے پھل ملتے ہیں یہ بات سنکر راجا پریچھت
نے سندیہہ مان کر شکدیوجی سے پوچھا کہ اے مہاراج جب آدمی کو گنگا اسنان کرنے کے لیے صرف جانے سے جگیوں کے
پھل ملتے ہیں تو جدھشٹھر ہمارے مہاراجے نے کس واسطے اتنا روپیہ خرچ کرکے جگیہ کیا تھا اور دوسرے راجا لوگ
کیوں جگیہ کرتے ہیں یہ بات سُن کر شکدیوجی بولے کہ اے راجا ہم ایک اتہاس کہتے ہیں سُنو کہ ایک سمے شری مہادیوجی
سوامی شری پاربتی جی کو ساتھ لیکر مکر مہینے میں گنگا اسنان کرنے کے واسطے پریاگ راج کو جاتے تھے جب راہ میں
شری پاربتی جی نے بہت لوگوں کو جاتے ہوئے دیکھ کر شری مہادیو سوامی سے گنگا اسنان کا ماہاتم پوچھا تب
شری مہادیوجی نے کہا کہ اے پاربتی جی جو کوئی گنگا اسنان کرنے کو اپنے گھر سے چلتا ہے اُس کو ایک ایک قدم
چلنے میں ہزار اشومیدھ جگیہ کا پھل ملکر کروڑوں جنم کے پاپ چھوٹ جانے سے وہ منکھ دیوتاؤں کے برابر ہوجاتا ہے
یہ بات سُن کر اور جاتریوں کو دیکھ کر پاربتی جی نے یہ سندیہہ کیا کہ دیکھو لاکھوں آدمی نیچ ذات گنگا جی سے نہا نہا کر
چلے جاتے ہیں مگر اُن لوگوں کی بدصورتی تک گنگا نہانے سے نہیں مٹی تو پھر دیوتا کیسے ہوجائیں گے اور مہادیوجی
ایسا کہتے ہیں اتنے جاتریوں کو ایسا پھل کس طرح ملے گا ایسی شنکا مان کر پاربتی جی پھر نے پوربک بولیں کہ اے
مہاراج آپ نے گنگا اسنان کا ماہاتم اس طرح برنن کیا پرنتُ اِن اسنان کرنے والوں کا روپ دیکھنے سے مجھے

اس بات کی پرتیت نہیں ہوتی ہے مہادیوجی بولے کہ اس کا بھید ہم تم سے کیا کہیں چلو آنکھ سے دکھلا دیویں ایسا
کہکر جب مہادیوجی گنگاجی کے نکٹ جس راہ پر جاتری لوگ چلے جاتے تھے پہونچے تب وہاں کوڑھی کا روپ بن کر
بیٹھ گئے اور پاربتی جی سے کہا تم دبیہ روپ بہت سندر ہوکر میرے بدن کی مکھیاں اُڑاؤ اور جو کوئی اسنان کرنے والا
تم سے پوچھے تو اُس سے یہ بات کہنا کہ یہ ہمارا پت کوڑھی ہوگیا ہے اور ایک پنڈت نے کرم بپاک کی پوتھی دیکھ کر
بتلایا ہے کہ جس کسی نے سَو اشومیدھ جگیہ کی ہوں وہ اُن کو اپنے ہاتھ سے چھووے تو ان کا کوڑھ چھوٹ جائے یہاں
لاکھوں آدمی نہانے کے لیے آتے ہیں اس واسطے ان کو یہاں لاکر بیٹھی ہوں کہ جس نے سَو جگیہ کی ہوں وہ ان کو
چھووے تو یہ تن ان کا اچھا ہوجاوے جب پاربتی جی دیوکنیاں کے برابر بنکر مکھی اُڑانے اور یہ بات کہنے لگیں تب
بہت سے جاتری اُن کا روپ دیکھ کر موہت ہوکر اُن کے چاروں طرف ہوگئے اُن میں کوئی پاربتی جی کو اپنے ساتھ
چلنے کے واسطے کہتا تھا کوئی اُن سے ہنسی ٹھٹھا کرتا تھا کوئی بہت طرح کا ڈر اور لالچ اُن کو دکھلاتا تھا اور گیانی لوگ
کہتے تھے کہ یہ استری دھنی ہے جو ایسی دشا میں بھی اپنے پت کی سیوا نہیں چھوڑتی ہے جو استری اپنے پت کو کانا
کبڑا لنگڑا اندھا کوڑھی دردری بدصورت کیسا ہی ہو پرمیشور کے برابر جان کر آنند پوربک اس کی سیوا کرے اور پرائے
پرش کو کبھاؤ سے نہ دیکھے اُسے پت برتا کہنا چاہیئے۔ اُسی سمے ایک کنگال براہمن دُربل اُن کو دیکھتے ہی پاس آکر
ڈنڈوت کرکے پاربتی سے بولا کہ اے ماتا تم کس واسطے بھیڑ میں یہاں بیٹھی ہو کہیں ایکانت میں لے جاکر اپنے
پت کی سیوا کرو جس میں مکھی وغیرہ بیٹھنے سے یہ دُکھ نہ پاویں یہ سُن کر پاربتی جی بولیں کہ میرے پت کے کرم بپاک میں
ایسا نکلا ہے کہ جس نے سَو اشومیدھ جگیہ کی ہوں اُن کو چھودیوے تو ان کا بدن اچھا ہوجائے اِسی اِچھا سے میں
ان کو یہاں لاکر بیٹھی ہوں کہ اس پرب میں لاکھوں آدمی آویں گے کسی نے تو سَو اشومیدھ جگیہ کی ہوں گی جس کے
چھونے سے ہمارے سوامی کے بدن کا روگ چھوٹ جائے یہ بات سُن کر وہ براہمن بولا کہ یہ کون بڑی بات ہے
تم صرف سَو اشومیدھ جگیہ کرنے والے کو ڈھونڈھتی ہو اور میں نے لاکھوں اشومیدھ جگیہ کی ہیں جن کی گنتی تم بھی
نہیں کرسکتی ہو یہ بات سنتے ہی پاربتی جی نے پوربک بولیں کہ اے مہاراج آپ دیا کرکے ان کو چھوڑ دیجئے جیسے
اُس براہمن نے شری شیوجی کے بدن سے اپنا ہاتھ لگا دیا ویسے ہی مہادیوجی دبیہ روپ اشونی کمار کے برابر
ہوگئے یہ حال دیکھ کر پاربتی جی اور سب جاتریوں کو اس بات کا سندیہ ہوا کہ یہ براہمن تینتیس برس کا اور کنگال ہے
اور سَو اشومیدھ جگیہ کرنے میں سَو برس اور بہت سا روپیہ اور سونا دوسرے راجوں کو جیتنے کے واسطے چاہیئے اس نے
سَو جگیہ کس طرح کی ہوں گی شیوجی انترجامی نے اُن کا سندیہ مٹانے کے واسطے جاتریوں کے سامنے اُس
براہمن سے پوچھا کہ اے مہاراج تم نے اتنی عمر میں لاکھوں جگیہ کس طرح کی ہوں گی تب وہ براہمن بولا کہ سُنیئے
مہاراج جگیہ کی بدھ اور اس کا پھل شاستر کے موافق ہوتا ہے اور اسی شاستر میں گنگا اسنان کا پھل ایسا لکھا ہے
کہ جو کوئی گنگا اسنان کرنے کو اپنے گھر سے چلتا ہے اُس کو ایک ایک قدم چلنے میں سَو سَو اشومیدھ جگیہ کا پھل
ملتا ہے سو میں اپنے گھر سے ہر روز گنگا اسنان کرنے کو کوس بھر ہزاروں قدم چل کر آتا ہوں لاکھوں کی کون گنتی

گئی کروڑا اشومیدھ جگیہ میں کر چکا ہوگا اس لیے آشچرج کیا ہے یہ بات سُن کر شری شیوجی نے پاربتی جی اور جاتریوں سے کہا کہ یہ براہمن سچ کہتا ہے ایسا کہہ کر شری شیوجی اپنے استھان کو چلے اور راہ میں پاربتی جی سے بولے کہ دیکھو تم کو جو سندیہہ تھا سو وہ ہمارے کیے پرمان اِس براہمن کو گنگا اسنان کے پھل ملتے ہیں اور سب جاتری لوگ بید کے بچن پر بشواس نہیں رکھتے اس سے وہ پھل انکو نہیں مل سکتا اسی واسطے بید اور شاستر سُن کر اُس پر بشواس کرنا چاہیئے جس کے سننے اور پڑھنے سے آدمی کو شبھ اور اشبھ کرم کا گیان ہوتا ہے۔ اے پریچھت راجا جد بھشٹر تمہارے دادا کو بید اور شاستر سُن کر اس پر بشواس تھا لیکن ان کو بہت روپیہ ہونے سے یہ اچھا ہوئی کہ اسی بہانے سے شیام سندر کو اپنے یہاں رکھ کر رکھیشوروں اور منیشوروں کا ست سنگ کروں اور روپیہ اچھے کرم میں خرچ ہو کر جس ملے اس کارن جگیہ کی تھی۔

اٹھارھواں ادھیائے

کہنا شکدیوجی کا یہ بات کہ کون کون کھنڈ میں کس کس اوتار کی پوجا ہوتی ہے

شکدیوجی بولے کہ اے راجا پریچھت ہم نے نو کھنڈ کی کتھا تم سے برنن کی اب پرمیشور کے اوتاروں کا حال جس جس کھنڈ میں جو جو اوتار نارائن سوامی نے لیے تھے اور وہاں کے سب لوگ اوتار پر بہت پریت رکھ کر اُنکی پوجا کرتے ہیں سُنو کہ بھدراشو کھنڈ میں بدرشروا نام راجا تھا وہاں پرمیشور نے ہرگریو اوتار دھارن کیا تھا سو اُس کھنڈ میں راجا اور پرجا سب اُسی روپ کی پوجا اور اُسی کا منتر پڑھ کر استت کرتے ہیں اور نرہر کھنڈ میں نرسنگھ اوتار نارائن جی نے لیا تھا وہاں نرہر پرکھ نام راجا اپنی پرجا سمیت اُس روپ کی پوجا کرتا ہے اور پرہلاد بھگت اُن کے پوجاری نے منتر سہت استت کر کے نرسنگھ جی سے یہ بردان مانگا کہ اے مہاراج آپ اپنے جیوؤں کو جا ہے جس جون میں جنم دیں پر اُن پر ایسی کرپا رکھیں کہ اُن کو اُسی جون میں آپ کے چرنوں کا دھیان بنا رہے یہ بات سنکر نرسنگھ جی بولے کہ اے پرہلاد تم اپنے واسطے جو چاہو سو مانگ لو لیکن سنسلوی جیوؤں کے واسطے جو مایا موہ میں پھنسے ہیں ایسا بردان مت مانگو تب پرہلاد جی ہاتھ جوڑ کر پھر بولے کہ اے مہاراج جو لوگ دنیا میں بُرے کرم کرتے ہیں اُنکے ادھرم اپنی دیا سے مٹا دیجئے اور اپنے چرنوں کی بھگت دے کر اُن کو بیکنٹھ میں بلا لیجئے یہ بات سُن کر نرسنگھ جی نے کہا کہ اے پرہلاد سب جیوؤں کو بیکنٹھ کی چاہ نہیں ہوتی جس کو ست سنگ پیارا ہوتا ہے اُسی کو گیان ملتا ہے اور کلجگ باسیوں کو ست سنگ اچھا نہیں لگتا وہ سنساری مایا میں پھنسے رہتے ہیں اور جو پرمیشور کی بھگت رکھتا ہے اُس کے پاس سب گُن آپ سے آپ اس طرح آجاتے ہیں جس طرح نیچی زمین پر پانی بہہ کر اکٹھا ہو جاتا ہے یہ بات سُن کر پرہلاد جی نے کہا کہ اے مہاراج دنیا میں کوئی آدمی ایسا بھی مُورکھ ہوگا جس کو بیکنٹھ جانے کی چاہ نہو گی آپ بیکنٹھ اپنا کسی کو دینا نہیں چاہتے ہیں لالچ کرتے ہیں مجھے اس بات میں شرم آتی ہے کہ سنساری لوگ ایسا کہیں گے کہ پرہلاد کے سوامی لالچی ہیں یہ بات سُن کر نرسنگھ جی ہنسکر بولے کہ اے پرہلاد تم شہر میں جا کر جس کو بہت دُکھی پاؤ اُسے بیکنٹھ چلنے کے واسطے کہو دیکھو وہ کیا کہتا ہے جب نرسنگھ جی کے کہنے سے پرہلاد جی شہر میں گئے

کسی دُکھی جیو کو ڈھونڈھنے لگے تب اُن کو ایک شوکر بہت روگی کیچڑ میں پھنسا ہوا دیکھ پڑا اُس کو بہت دُکھی دیکھکر
پرہلاد جی نے کہا کہ تو یہاں رہ کر اتنا دُکھ کیوں اُٹھاتا ہے بکینٹھ کو چل وہاں تجھ کو بڑا سُکھ ملے گا میں نرسنگھ جی کی آگیا سے
تجھ کو بلانے آیا ہوں یہ بات سُن کر شوکر نے پوچھا کہ بکینٹھ مین کیا سُکھ ہے جب پرہلاد جی نے بکینٹھ کا سُکھ بتلایا تب وہ
شوکر بولا کہ میں اکیلا نہیں جا سکتا کٹمب سمیت کہو تو چلوں تم نرسنگھ جی سے پوچھ آؤ یہ بات پرہلاد جی نے جاکر نرسنگھ جی
سے پوچھی تو نرسنگھ جی بولے کہ بہت اچھا سب کو لے آؤ جب پرہلاد جی نے آکر اُس شوکر سے پروار سمیت چلنے کیواسطے
کہا تب اُس شوکر کی استری نے پوچھا کہ بکینٹھ میں بشٹھا ہمارے کھانے کے واسطے ہے یا نہیں پرہلاد جی نے کہا کہ
وہاں نرک نہیں ہے اور سب اچھے پدارتھ بھوجن کرنے کے واسطے موجود ہیں تب شوکر اور شوکری آپس میں صلاح
کرکے بولے کہ ہم کو یہاں بڑا سُکھ ہے ہم لوگ بکینٹھ میں نہ جاویں گے یہ بات سُن کر پرہلاد جی نے کہا کہ تم بڑے
مورکھ ہو جو بکینٹھ میں نہیں چلتے جب یہ بات سُن کر وہ شوکر پرہلاد جی کی طرف گھورنے لگا تب پرہلاد جی دوسرا جیو
بکینٹھ میں جانے کے واسطے تلاش کرنے لگے ایک بوڑھے آدمی کے پاس جاکر کہنے لگے کہ اب تم بوڑھے ہوئے
بکینٹھ میں چل کر وہاں کا سُکھ بھوگو یہ بات سُن کر وہ بولا کہ ابھی مجھ کو دنیا میں جی کر اپنے بیٹوں کا مونڈن اور بواہ کرکے
ناتی اور پوتے دیکھنے ہیں تمھارے کہنے سے ابھی مر جاؤں تم یہاں سے چلے جاؤ ہمارے بیٹوں کے سامنے جو
ایسی بات کہتے تو وہ تم کو ڈنڈ دیتے جب پرہلاد جی نے اُس بوڑھے کی بات سُن کر ہار مانی تب نرسنگھ جی کے
پاس جاکر بنے کیا کہ اے مہاراج دنیا میں سب چھوٹے اور بڑے اپنے اگیان سے مایا موہ کے جال میں پھنس رہے ہیں
اسلیے کوئی آدمی بکینٹھ میں جانے کی چاہ نہیں کرتا یہ بات سُن کر نرسنگھ جی بولے کہ اے پرہلاد جگت میں جس جیو نے جو تن پایا ہے وہ اُس
تن میں خوش رہتا ہے اور اچھا اُس کی کسی طرح پوری نہیں ہوتی آنکھ کان وغیرہ سب اندریاں شتھل ہو جاتی ہیں لیکن من اُسکا سنسار
چھوڑنے کے واسطے نہیں چاہتا یہ بات سُن کر پرہلاد جی نے نرسنگھ جی کو ڈنڈوت کرکے بنے کیا کہ اے مہاراج یہ سب آپ کی مایا ہے
جس کو آپ دیا کرکے گیان دیتے ہیں وہ آدمی بکینٹھ جانے کی چاہ رکھتا ہے نہیں تو سب کسی کو گیان ملنا بہت کٹھن ہے اور کیت مال کھنڈ
میں کامدیو بھگوان نے اوتار لیا تھا وہاں پرلچھمی جی پرجا سمیت منتر پڑھ کر اُنکی استت اور پوجا کرتی ہیں اور رمنک کھنڈ میں پرمیشور نے منس اوتار
دھارن کیا تھا وہاں منک نام راجا اپنی پرجا سمیت منس روپ کی پوجا کرتا ہے اور ہرنیہ سے کھنڈ میں کچھپ اوتار نارائن جی نے کیا تھا
وہاں ہرنیہ مے نام راجا اپنی پرجا سمیت اُسی روپ کی پوجا اور استت منتر پڑھ کر کرتا ہے اور کُرکھنڈ میں بھگوان نے
باراہ اوتار دھارن کیا تھا وہاں کرنام راجا اپنی پرجا سمیت اُسی روپ کی پوجا منتر پڑھ کر کرتا ہے اور پرتھوی وہاں
پوجا ری ہو کر کہتی ہے کہ آپ ہرنیاکش دیت کو مار کر مجھے پاتال لوک سے لے آئے ہیں -

انیسواں ادھیاے

کہنا شکدیو جی کا حال باقی کھنڈوں کا راجا پریچھت سے

سکدیو جی بولے کہ اے راجا کم پُرش کھنڈ میں شری رام چندر جی براجتے ہیں اور ہنومان جی وہاں ہر

پوجاری ہوکر رگھناتھ جی کے منتر سے اُن کی پوجا اور استت کرکے کہتے ہیں کہ آپنے کیول سنساری جیوؤں کو شبھ مارگ دکھلانے اور کرتارتھ کرنے کے واسطے نرتن دھارن کیا ہے کچھ راون آدک کے مارنے کو اوتار نہیں لیا ہے آپ چاہتے تو اپنی اِچھا سے راچھسوں کو مار ڈالتے اور آپ نے جنگل میں شری جانکی جی مہارانی کے بجوگ میں بلاپ کیا تھا سو وہ سنساری جیوؤں کو یہ دکھلایا ہے کہ جب مجھ ایسے پر برہم پرمیشور کو گرہستی کرنے میں دُکھ ہوا تو دنیا میں جتنے جیو ہیں سب کو استری اور پُتر آدک سے دُکھ ملے گا اور آپ نے نرتن اس واسطے دھارن کیا کہ جس میں آپ کی شرن آنیوالا ایسا اُنندر روپ چھوڑکر دوسرے کو کس واسطے بھجے گا اور پرمیشور نے بھرت کھنڈ میں یہ بات بچار کر نر نارائن کا اوتار لیا کہ اس کھنڈ کے پرجا لوگ کلجگ میں تپ اور جپ نہیں کرسکیں گے اس واسطے میں تپسی روپ ہوکر بدری کیدار میں بیٹھا رہوں جو کوئی میرا درشن کرے گا اُس کو اپنے درشن سے تپ کا پھل دے کر اور پوتر کرکے مُکت پدوی دوں گا اس لیے آج تک بدرکاشرم میں بیٹھے ہوئے تپ کرتے ہیں اور وہاں نارد جی پوجاری سانکھیہ جوگ سے منتر پڑھ کر پوجا اور استت کرکے کہتے ہیں کہ اے دینا ناتھ سب جگت کی اُتپت اور پالن اور ناش کرنے والے آپ ہی ہیں اور ساتوں دیپ میں بھرت کھنڈ مدھ دیش سب پرتھوی کی جڑ اور بہت پوتر ہے اس کھنڈ میں جو جیو جیسا کرم کرتا ہے ویسا پھل دوسرے لوک میں جاکر بھوگتا ہے اس لیے بھرت کھنڈ کرم بھوم کا کیا ہوا پاپ اور پُن کھیت کی طرح بڑھتا ہے اور سوائے بھرت کھنڈ کے دوسرے جو آٹھ کھنڈ ہیں وہاں ہمیشہ تریتا جگ کے برابر رہ کر کلجگ اپنا پرویش نہیں کرسکتا وہاں کے رہنے والے دیوتاؤں کی طرح اپنی استریوں کو ساتھ لیکر بھوگ اور بلاس کیا کرتے ہیں وہاں سدا بسنت رُت اور اندر لوک کے برابر سُکھ بنا رہ کر کسی بات کا دُکھ نہیں ہوتا ہے اور چاروں برن کا بچار کیول بھرت کھنڈ ہی میں ہے پر دوسرے کھنڈ کے لوگ اتنا سُکھ ہونے پر بھی بھرت کھنڈ کے لوگوں کو اپنے سے اچھا اور بھاگمان جانتے ہیں بھرت کھنڈ کے جیو تھوڑا اسمرن اور بھجن نارائن جی کا کرنے سے بھوساگر پار اُتر جاتے ہیں اور دوسرے کھنڈ اور دیپوں میں یہ بات پراپت نہیں ہوتی آپ نے بڑی کرپا کرکے کلجگ باسیوں کو اپنا درشن دینے کے واسطے اِس کھنڈ میں اوتار لیا ہے تسپر بھی کلجگ کے آدمی ایسے کپٹ اور آلس ورابھمان میں بھرے رہیں گے کہ اُن کو سنساری مایا میں پھنسے رہنے سے آپ کے درشن کرنے کی چھٹی نہیں ملے گی جس پر آپ کرپا کریں گے وہی آپ کے چرنوں کو آکر دیکھے گا اے پربھو جب دیوتا لوگ سُرگ سے اپنے اپنے بمانوں میں بیٹھ کر مندراچل پربت پر بہار کرنے کے واسطے آتے ہیں تب بھرت کھنڈ کے آدمیوں کو دیکھ کر اپنے کو تچھ سمجھ کر کہتے ہیں کہ ہم لوگوں کو یہ سامرتھ نہیں ہے جو اِس سے اُتم پدوی کو پہونچ سکیں اور بھرت کھنڈ کے جیو شبھ کرم کرنے سے جتنی بڑی پدوی کو چاہیں پہونچ سکتے ہیں سوائے راجا جس نے بھرت کھنڈ میں آدمی کا تن پاکر جنم اپنا سنساری مایا موہ میں کھودیا اور ہر بھجن نہیں کیا اُس کا جنم لینا اکارتھ ہوا اُس آدمی کی وہ گت سمجھنا چاہیے جیسے کوئی دولت ملنے کے واسطے بڑی بڑی محنتوں سے بڑے اونچے پہاڑ پر چڑھ کر دولت کے پاس پہونچ جاوے اور پھر بغیر ملنے دولت کے پہاڑ سے نیچے اپنے کو گرادے تو سب محنت اُس کی اکارتھ ہوکر ہاتھ پاؤں بھی اُس کے

ٹوٹ جاویں تب سوائے پچھتانے کے پھر اُس بوندسے بھینٹ نہیں ہوتی ہے اس لیے اُچت ہے کہ جو بھرت کھنڈ
میں آدمی کا تن پاوے وہ ہر بھجن کرکے بھوساگر پار اُتر جاوے اور جو کوئی اپنے اگیان سے ایسا نہیں کرتا ہے وہ
پیچھے سے بہت دُکھ پاتا ہے اس بھرت کھنڈ میں چترکوٹ اور گوبردھن آدک بہت سے پربت اور کوشکی اور ستی وغیرہ
ندیاں بھی بہت ایسی ہیں کہ جن کا نام لینے اور درشن کرنے اور نہانے سے سب پاپ آدمی کا چھوٹ کر کایا اُسکی شدھ
ہوجاتی ہے اسی کارن دیوتا لوگ کہتے ہیں کہ بھرت کھنڈ کے جیوؤں نے پچھلے جنم کے پُن سے یہاں جنم پایا
جس کھنڈ میں جنم لینے اور پرمیشور کا بھجن کرنے سے آدمی جلد مکت ہوجاتا ہے اور الابرت کھنڈ کی کتھا ویں اسکند
میں آوے گی اُس کھنڈ میں شری مہادیو جی شری پاربتی جی کو ساتھ لیکر سولہ ہزار سہیلیوں سمیت ہمیشہ نہار کرکے
شیش بھگوان کی پوجا اور استت منتر پڑھ کر کرتے ہیں اور نابھ کھنڈ بھرت کھنڈ میں ملا ہے ۔

بیسوؔاں ادھیائے

کہنا شکدیوجی کا بستار پورنک کتھا ساتوں دیپ کی راجا پریچھت سے

شکدیوجی بولے کہ اے راجا نوؤ کھنڈوں کی کتھا ہم نے تم سے برنن کی اب ساتوں دیپ کا حال سنو
کہ جمبودیپ میں نو کھنڈ ہیں اور اس دیپ میں ایک درخت جامن کا بڑا لاکھ جوجن اونچا ہے اس سے اسکا نام
جمبودیپ ہوا اور اس درخت کا سایہ لاکھ جوجن کے گھیر میں پڑتا ہے اور اُس کے پھل کالے کالے ہاتھی کے برابر
بڑے ہوتے ہیں اور اُس کا پھل زمین پر گرنے سے سورج کا تیج پاکر سونا ہوجاتا ہے اور اس دیپ کے چاروں طرف
کھاری پانی کا سمدر ہے اور نو کھنڈ کے جو راجا تھے اُنھوں نے ایک ایک کھنڈ کے چھ چھ حصے کرکے اپنے اپنے
بیٹوں کو بانٹ دیا اور نوؤ کھنڈوں کی حد پر ایک ایک پہاڑ بیچ میں ہوکر سمیر پربت کے نیچے رس اور شہد اور گھی کی
تین ندیاں بہتی ہیں دیوتا اور گندھرب آدک کی استریاں اُن ندیوں میں جاکر اسنان کرکے وہ رس پیتی ہیں تو اُن کو
کم طاقتی اور بُڑھاپا نہیں ہوتا اور جمبودیپ میں راجا سگر کے ساٹھ ہزار بیٹوں نے شیام کرن گھوڑا جگیہ کا ڈھونڈھنے
کے واسطے جو زمین کھودی تھی اُس کھودنے سے سنگھل دیپ وغیرہ سات ٹاپو اور پرگٹ ہوئے ۔ دوسرا پاکردیپ ہے
اس میں ایک درخت پاکر کا دو لاکھ جوجن اونچا اُس کے پھل بہت بڑے ہوکر اُس کی چھایا دو لاکھ جوجن کے گھیر میں
پڑتی ہے اسی سے اس کا نام پاکردیپ ہوا اس کے چاروں طرف رس کا سمدر بھرا ہے جو کوئی اس درخت کے نیچے
جاکر گہنا اور کپڑا اور کھانا وغیرہ جس چیز کی اچھا کرتا ہے وہ چیز اُس کو اُس درخت سے اُسی وقت ملتی ہے
اور اُس دیپ میں امرت نام وغیرہ سات کھنڈ ہیں تیسرا سالمل دیپ ہے وہاں سیمل کا درخت چار لاکھ جوجن
اونچا ہوکر اتنے ہی گھیر میں اُس کی چھایا پڑتی ہے اس کارن اُس کا نام سالمل دیپ ہوا ہے اس دیپ کے
چاروں طرف کنارے آٹھ پہاڑ ہیں اُن پہاڑوں پر جچھ اور گندھرب وغیرہ جاکر گاتے اور بجاتے ہیں اور

وہاں پر تالاب اور باغ اور مکان بہت اچھے اچھے بہار کرنے کے واسطے بنے ہیں اور سورج نام وغیرہ سات کھنڈ اس
دیپ میں ہیں اُس کے چاروں طرف شراب کا سمدر بھرا ہے چوتھا کُش دیپ ہے وہاں کُش کا برچھ آٹھ لاکھ جوجن
اونچا ہے اور اتنے ہی گھیر میں اُس کی چھایا پڑتی ہے اس لیے اس کا نام کُش دیپ ہوا اُس کے چاروں طرف
گھی کا سمدر بھرا ہے اُس درخت کے نیچے کُنڈ اور تالاب ایسے بنے ہیں کہ جن میں اسنان کرنے اور پانی پینے
سے بھوک اور پیاس سب مٹ جاتی ہے اور جو بوڑھا اور روگی اُس میں اسنان کرتا ہے تو روگ اُسکا چھوٹ جاتا ہے
اور موٹا تازہ ہو جاتا ہے اور سکت نام وغیرہ سات کھنڈ اس دیپ میں ہیں پانچواں کرونچ دیپ ہے جس میں
کرونچ نام پربت سولہ جوجن اونچا ہے اس لیے اس کا نام کرونچ دیپ ہوا اس پہاڑ پر گرڑ جی بیٹھ کر وہاں سے
سب دیپوں کو دیکھ کر خوش ہوتے ہیں اور اس کے چاروں طرف دودھ کا سمدر بھرا ہے اور بیاس نام وغیرہ
سات کھنڈ اس دیپ میں ہیں۔ چھٹواں شاک دیپ ہے وہاں شاک کا برچھ بتیس لاکھ جوجن اونچا ہے اور اتنے ہی
گھیر میں اُس کی چھایا پڑتی ہے اس دیپ کے چاروں طرف مٹھے کا سمدر ہے دیو دُج نام وغیرہ سات کھنڈ اس
دیپ میں ہیں سدھ اور تپسی لوگ اس درخت کے نیچے بیٹھ کر ہر بھجن کرتے ہیں اور اس درخت کا گرا ہوا پتا کھانے
سے اُن کا پیٹ بھرا رہ کر بھوک اور پیاس نہیں لگتی ہر ساتواں پشکر دیپ ہے وہاں ایک درخت کمل کا چونسٹھ لاکھ جوجن
اونچا اور اتنے ہی گھیر میں اُس کی چھایا ہے اور زعفران کی خوشبو آتی ہے اس کے چاروں طرف میٹھے پانی کا سمدر
ہے اس درخت کے نیچے مان سرودر تالاب ہے وہاں ہنس پچھی رہ کر موتی چگتے ہیں اور کرم رات وغیرہ سات کھنڈ
اس دیپ میں ہیں اے پرکھیت راجا پریہ برت نے ان ساتوں دیپوں کا راج جھوٹا سمجھ کر چھوڑ دیا اور ہر بھجن
کر کے مکت پائی۔

اکیسواں ادھیاے [۲۱]

کہنا شکدیوجی کا بستار آکاش اور سورج آدک کا راجا پرکھیت سے

شکدیوجی بولے کہ اے راجا جتنا بستار ساتوں دیپوں کا ہم نے تم سے کہا اتنا آکاش بھی لمبا اور چوڑا ہے
جس طرح چنے کی دُو دال اوپر اور نیچے ہوتی ہیں اسی طرح آکاش اور پرتھوی کو سمجھنا چاہیئے اور سورج نکلنے سے
تینوں لوک میں پرکاش ہو کر چھ مہینے سورج اُترائن اور چھ مہینے دچھنائن رہتے ہیں اور سمیر پربت سے ہو کر تین راستے
سورج کے رتھ جانے کے واسطے بنے ہیں اُترائن میں اونچے راستے سے ہو کر رتھ اُن کا جانے سے پرکاش جگت
میں زیادہ ہوتا ہے اور دچھنائن میں نیچے کی راہ سے ہو کر جانے اور تاراگنوں کی اوٹ پڑنے سے تیج اُن کا کم
ہو جاتا ہے اور مکر سے لیکر متھن تک سورج اترائن اور کرک سے لیکر دھن کی سنکرات تک دچھنائن رہتے ہیں
اُترائن سورج میں دن بڑھ کر رات گھٹتی ہے اور دچھنائن میں دن چھوٹا ہو کر رات بڑھتی ہے اور سورج ایک راس پر

مہینے صرف رہتے ہیں اور ایک دن اور رات میں نو کروڑ لاکھ جوجن سورج کا رتھ سمیر پربت کے چاروں طرف پھرتا ہے اور سمیر پربت کے پورب طرف اندر پری اور دکھن طرف جم پری اور پچھم طرف برن پری اور اُتر طرف کبیر پری ہے اور سورج اپنے نکلنے کے استھان سے اُسی کے سامنے ڈوبتے ہیں اور ایک پہیہ اُن کے رتھ کا چل کر دوسرے پہیے کی دُھری سمیر پربت پر دُھرو لوک سے دبی ہے اور سورج کا رتھ چھتیس لاکھ جوجن کے بستار میں ہے اور سات گھوڑے ایک طرف اور ایک گھوڑا ایک طرف جوتا رہتا ہے اور کچھ لوگ اُس رتھ کو پیچھے سے ڈھکیلتے ہیں اور رسی کی جگہ پر سانپوں سے دُھری وغیرہ اُس رتھ کی بندھی ہیں اُرن سارتھی ہانکتا ہے اور بال کھلیا وغیرہ ساٹھ ہزار رکھیشورجن کا بدن انگوٹھے کے برابر ہے اُس رتھ کے آگے سورج کی طرف منھ کیے ہوئے استت کرتے ہوئے پچھلے پاؤں دوڑتے چلے جاتے ہیں۔

بائیسواں ادھیائے

کہنا شکدیوجی کا حال چندرما اور منگل وغیرہ گرہوں کا راجا پرکچھت سے

راجا پرکچھت نے اتنی کتھا سُنکر پوچھا کہ اے مُن ناتھ آپ نے کہا کہ سورج کا رتھ سمیر پربت اور دھرو لوک کے چاروں طرف پھرتا ہے اور چندرما اور دوسرے گرہوں کا حال نہیں کہا سو اُس کو بھی دیا کرکے کہئے شکدیوجی بولے کہ اے راجا چندرما کا رتھ گیارہ لاکھ جوجن لمبا اور چوڑا سورج کے رتھ سے لاکھ جوجن اونچا ہے جتنا رتھ سورج کا ایک مہینے میں پھرتا ہے اتنا رتھ چندرما کا اڑھائی دن میں پھرتا ہے اور چندرما کے رتھ سے لاکھ جوجن اونچا منگل کا رتھ اور اُس سے لاکھ جوجن اوپر برہسپت کا رتھ اور اُس سے لاکھ جوجن اونچا شکر کا رتھ اور اُس سے لاکھ جوجن اوپر سنیچر کا رتھ اور اُس سے لاکھ جوجن اونچا راہُ کا رتھ سترہ لاکھ جوجن کے گھیر میں ہے سب رتھوں کی دھری دُھرو لوک میں لگی رہتی ہے اور راہُ کا رتھ چندرما اور سورج کے برابر آجانے سے گرہن لگتا ہے اور سورج کا رتھ سمیر پربت پر کہیں کہیں رُک جانے سے تیسرے برس ایک مہینہ ملماس کا زیادہ ہوکر سنکرات بیار رہتی ہے پانچ طرح کے برس ہوتے ہیں ایک سنکرات کی گنتی سے سورج کا برس دوسرا شکل پچھ کی دوج سے چندرما کا برس تیسرا چیت شکل پڑوا سے سمبت کا برس چوتھا نچھتروں کی گنتی سے پانچواں برہسپت کی گت سے جو دوسری راس پر بدل جاتے ہیں سمجھنا چاہیے اور سورج چھتری اور برہسپت اور چندرما براہمن اور منگل بیش اور بدھ شودر برن اور راہ ملیچھ کے واسطے شبھ کاری اور اچھے ہوتے ہیں اور شکر جیسے استھان پر پڑتے ہیں ویسا پھل چاروں برن کو دیگر کسی سے دوستی یا دشمنی نہیں رکھتا اور سنیچر اور راہُ اور کیتُ چاروں برن کو دُکھ دیتے ہیں

تئیسواں ادھیائے

کہنا شکدیوجی کا حال دُھرو لوک کا راجا پرکچھت سے

شکدیوجی نے کہا کہ اے راجا سمیر پربت سے تیرہ لاکھ جوجن اونچا دھرو لوک ہے وہاں پر ہمیشہ دھرو جی

سپت رکھیون سمیت سُکھ اور آنند سے رہتے ہیں اور اُتر اور پلہپی رکھیشور اور بششٹھ بھرگ کشیپ انگرا اگست تارے روپ سے دن رات دھروجی کی پرکرما کرکے اس طرح نہیں ہلتے جس طرح تیل نکالتے وقت بیل چاروں طرف گھومتا ہے اور کولھو نہیں ہلتا اور دھرولوک کے نیچے کا چکر پھرا کر اشونی وغیرہ ستائیس نچھتر دھرولوک کے آس پاس بنا آسرے صرف ہوا کے سہارے پر اس طرح چلتے جس طرح میگھ بادل آکاش میں ہوا کے موافق چلتے ہیں اس واسطے دھرولوک کو سُوئیں کے سمان ہونے سے ششمار چکر بھی کہتے ہیں جس طرح ملتھتے سمے سُوئیں کمھار کے چاک برابر ہو جاتا ہے وہی روپ دھرولوک کا سمجھنا چاہیئے کس واسطے کہ چودہ نچھتر اُس کے داہنے اور چودہ نچھتر اُس کے بائیں طرف ہو کر اس چاک کے گھومتے وقت وہ سب اُسی کے آسرے سے گھومتے ہیں اُس کی پوچھ میں پرجاپت اگنی اندر اور دھرم اور پوچھ کی جڑ میں دھاتا بدھاتا اور کمر میں سپت رکھیشور اور اوپر کے ہونٹھ میں اگست جی اور نیچے کے ہونٹھ میں جمراج جی اور منھ میں منگل اور موتر استھان میں سنیچر اور کاندھے پر برہسپت اور آنکھوں میں سُورج اور ہردے میں پرمیشور اور من میں چندرما اور نابھ میں شکر اور دونوں چھاتیوں میں اشونی کمار اور سَواس میں بدھ اور گلے میں راہُ اور کیتُ اور سب تارا گن بدن کے روئیں میں ہو کر وہ ششمار چکر نارائن جی کا سروپ ہے اِس لیے سب دیوتا اور برھمانڈ کو اسی روپ میں سمجھنا چاہیئے جو کوئی صبح اور شام کے وقت یہ کتھا پڑھ کر دھیان اس روپ کا کرے گا اُس کے سب پاپ چھوٹ کر اشُبھ گرہ کے پھل اُس کو نہ ہوں گے ۔

۲۴ چوبیسواں ادھیاے

کہنا شُکدیوجی کا حال چودھوں لوک کا

شُکدیوجی بولے کہ اے راجا پریچھت کسی پُران میں ایسا بھی لکھا ہے کہ سُورج سے دس ہزار جوجن نیچے راہُ کا رتھ ہوتا ہے جب اُس کے سامنے سُورج اور چندرما کا رتھ آجاتا ہے تب گرہن لگ کر سُورج اور چندرما کو بہت دُکھ ملتا ہے جس کی کتھا بستار کے ساتھ آٹھویں اسکندھ میں آوے گی لیکن سُدرشن چکر کی رَچھا سے راہُ اُنکا کچھ نہیں کر سکتا اس کے بارہ جوجن نیچے سِدھ اور چارن اور بدّیا دھر وغیرہ دیوتاؤں کے رہنے کا استھان ہے اسکے بارہ لاکھ جوجن نیچے جچھ اور راچھس اور پشاچ لوگ رہتے ہیں اِس کے نَو جوجن نیچے مرت لوک کی پرتھوی ہے اور ہنس اور باز اور گِدھ وغیرہ بڑے بڑے اُڑنے والے پنچھی بارہ جوجن سے زیادہ اوپر جانے کی طاقت نہیں رکھتے اور ساتوں لوک اوپر کے ایسے ہیں جیسے سات کھنڈ کا گھر ہوتا ہے اور نیچے کے ساتوں لوک اسی کے برابر ہیں جن کا نام اَتل بِتل سُتل تلاتل مہاتل رساتل پاتال ہے ہر ایک دس دس ہزار جوجن کے بستار میں ہیں اور ساتوں لوک اوپر کے نام بھورلوک بھوولوک سورلوک مہرلوک جن لوک تپ لوک ست لوک ہے جتنا سُکھ کھانے اور کپڑے اور بھوگ آدک کا وہاں رہتا ہے اِس سے زیادہ نیچے کے لوکوں میں سمجھنا چاہیئے اَتل لوک میں

مے نام دیت رہ کر مایا اور اندرجال کی بدیا بہت جانتا ہے دیت لوگ اُس سے وہ بدیا پڑھ کر کسی کو کچھ مال نہیں سمجھتے اور اُس لوک کے رہنے والے سب دیت اور دانو اپنی اپنی استریوں سمیت امرت پی کر آنند سے بھوگ اور بلاس کرتے ہیں امرت پینے سے اُن کو مرنے اور بوڑھا ہونے کا ڈر نہیں رہتا ہے اور اچھی اچھی اوکھدھ کھانے سے اُن کو کوئی روگ نہیں ہوتا اور اُن کی عمر کی کچھ گنتی نہیں ہے جب بہت دیت پیدا ہونے سے وہاں جگہ نہیں رہتی ہے تب ہر اِچھا سے سُدرشن چکر وہاں جا کر کچھ دیتوں کو مار ڈالتا ہے تب وہ سمانے جوگ رہ کر آنند سے وہاں رہتے ہیں اُس کے نیچے بِتل لوک میں مے دانو کا بیٹا اُسر بلوان جس نے چھیانوے مایا اندرجال کی بنائی ہیں رہتا ہے اور بھان متی وغیرہ اُسی منتر کے سیکھنے سے ایک ساعت میں درخت پھل سمیت لگا کر دکھلا دیتی ہیں یہ سب اندرجال کی بدیا سمجھنا چاہیئے اور جمہائی لینے کے وقت اُس بلوان کے منھ سے تین چلی یعنے زناکار عورتیں بہت خوبصورت نکل کر تینوں لوک میں پھرتی ہیں اور اپنے من کے موافق ایک پُرش کو اُٹھا لیجا کر اُسی اوکھدھ کے کنڈ میں ڈال دیتی ہیں جب وہ کُنڈ میں اسنان کرنے سے خوبصورت ہو جاتا ہے اور دس ہزار ہاتھی کا بل اور کامدیو میں بڑا طاقتور ہو جاتا ہے تب وہ اپنی پچھلی حالت کو بھول کر اپنے کو بڑا بلوان اور بھوگی ایشور کے برابر سمجھ کر اُن تینوں تین چلیوں سے بھوگ اور بلاس کرتا ہے اور اُسی بِتل لوک میں ہاٹکیشور مہادیو رہتے ہیں جن کا بیج اگن نے منھ سے کھا کر گنگا کی راہ سے باہر نکال دیا تھا اُسی سے بہت اچھا سونا پیدا ہوا جس سونے کا گہنا دیوتاؤں کی استریاں پہنتی ہیں اور مرت لوک کا سونا اُس کی برابری نہیں کر سکتا ہے اِس کے نیچے تیسرے سُتل لوک میں راجا بل بیت بروچن کا بیٹا راج کرتا ہے جس بل کو باون بھگوان نے اندر وغیرہ دیوتاؤں کے بھلے کے واسطے وہاں بھیج دیا تھا سو وہ اپنے گرو اور کُل پروار سمیت وہاں رہ کر آٹھوں پہر پرمیشور کا درشن پانے سے اپنا جنم سُپھل جانتا ہے دیکھو راجا بل نے شکراچارج گرو کے منع کرنے پر بھی تین پگ پرتھوی باون بھگوان کو دان دیدی اسی کارن نارائن جی ترلوکی ناتھ آٹھوں پہر اُس کے دروازے پر گدا لیے ہوئے بنے رہتے ہیں اور اِس سُتل لوک میں بیکنٹھ کے برابر سُکھ رہتا ہے اور اسی تین پگ پرتھوی دان دینے کے پرتاپ سے راجا بل اگلے منونتر میں اندرپُری کا راج پاویگا دان دینا ایسا اچھا ہوتا ہے اِسکے نیچے چوتھے تلاتل لوک میں ترپُر بلی دانو شری مہادیو جی کا پرم بھگت رہ کر وہاں راج کرتا ہے اور شری مہادیو جی کی کرپا سے اُس کو کچھ مرنے کا ڈر نہیں رہتا ہے اِس کے نیچے پانچویں مہاتل لوک میں کدرو اور تچھک اور کالی وغیرہ بڑے بڑے سانپ اپنے کُٹمب سمیت جن کے بہت سر اور پھن ہیں رہ کر وہاں کا راج کرتے ہیں اور وے لوگ موت کا ڈر نہ رکھ کر گرڑ جی سے ڈرا کرتے ہیں اس کے نیچے چھٹے رساتل لوک میں برٹ کچھ دانو اپنے کُل پروار سمیت رہ کر آنند سے وہاں کا راج کرتا ہے اِس کے نیچے ساتویں پاتال لوک میں باسُک وغیرہ بہت بڑے ناگ رہتے ہیں اور شیش جی ہزار سر والے بہت تیجوان وہاں رہتے ہیں جن کے ایک سر پر پرتھوی ایک سرسوں کے برابر رکھی ہے اور ہزاروں ناگ کنیا بہت سندری دن رات اُن کی سیوا کیا کرتی ہیں اور شیش جی آٹھوں پہر پرمیشور کے گُن ہزار مُنھ اور دو ہزار زبان سے گایا کرتے ہیں تسپر بھی اُن کے بھید اور آد انت کو نہیں پہونچتے ہیں اور

شیش جی کے بدن پر ایک شیا بہت سندر بچھی ہوئی ہے اُس پر چتر بھجی روپ بھگوان جگت کو سُکھ دینے والے تیس ہزار جوجن کے بدن سے لچھمی جی سمیت شین کرتے ہیں اور نیچے کے ساتوں لوک میں سورج اور چندرما کا پرکاش نہیں جاتا ہے وہاں پرمن اور رتن وغیرہ ایسے ہیں کہ جن کے تیج سے دن رات اجیالا بنا رہتا ہے اور وہاں سُدرشن چکر کی تڑپ سے استریوں کا گربھ گرجاتا ہے اس لیے وہاں کے لوگ بہت نہیں ہوتے ہیں اور دیوتاؤں کی طرح سُکھ بھوگتے ہیں اور بوڑھے اور دُبلے نہیں ہوتے ہیں -

پچیسواں[۲۵] ادھیاے

کہنا شکدیو جی کا مہما شیش ناگ جی کی

شکدیو مُنی نے کہا کہ شیش ناگ جی بھی گیارھواں رُدر ہیں سنکرکھن نام ایک رُدر ہیں مہاپرلے میں اُن کے منھ سے آگ نکل کر تینوں لوک کو جلا دیتی ہے اور چودھوں بھون اُن کے ایک پھن پر رکھے ہیں مگر ان کو کچھ بوجھ نہیں معلوم ہوتا ہے اور ہر روز ہزاروں دیوتا اور ناگوں کی کنیا اُن کی پوجا اور سیوا میں بنی رہتی ہیں تس پر بھی شیش جی کو کچھ کامدیو نہیں ستا سکتا ہے وہ کیول سنسار کے بھلے کے واسطے کام کرودھ لوبھ موہ مَن اور اندری کو اپنے بس میں رکھ کر آپ ان کے بس نہیں ہوتے ہیں اور بڑے بڑے جوگی اور مُن اُن کے چرنوں کا دھیان اور اسمرن آٹھوں پہر کیا کرتے ہیں اور شیش جی دن رات بیکنٹھ ناتھ کی کتھا او کیرتن کہنے کے سواے اور دوسرا کام نہیں کرتے ہیں جو کوئی مُکت کی چاہنا رکھتا ہو وہ شیش بھگوان کا دھیان اور اسمرن کر کے ان کی شرن پکڑے تو دنیا میں من مانا پھل پاکر بھوساگر پار اتر جاے شیوجی سے زیادہ کسی دوسرے دیوتا کی پوجا پرمیشور کے ملنے کے واسطے اتم نہیں ہے کہاں تک ان کی استت تم سے کہیں اُن کا کچھ انت نہیں ہے اے راجا جہاں تک اس جیو کے رہنے اور جانے کی گت ہے وہ تم سے کہی سواے اسکے اور کہیں یہ جیو جانے اور جنم لینے نہیں سکتا -

چھبیسواں[۲۶] ادھیاے

کہنا شکدیو جی کا حال اور نام نرکوں کا

راجا پریچھت اتنی کتھا سُن کر بولے کہ اے شکدیو سوامی آپ نے کئی جگہ کہا ہے کہ پاپ کرنے والے نرک میں جاکر بڑا دُکھ پاتے ہیں اور شُبھ کرم کرنے والے سُرگ لوک آدک کا سُکھ بھوگتے ہیں اور چودھوں لوک کی کتھا کہنے پر بھی آپ نے کسی جگہ نرک کا حال نہیں برنن کیا اس سے مجھ کو نرک کا نام کیوں ڈر دکھانے کیواسطے معلوم ہوتا ہے مجھ سے اپنی تمام عمر میں ایک یہی اپرادھ ہوا جو براہمن کے گلے میں مرا ہوا سانپ ڈال دیا اس پاپ کے بدلے مجھ کو نرک میں جانے کا ڈر لگا ہوا ہے سو نرک کا کوئی الگ لوک پرتھوی پر ہے یا پاتال پر ہے

اُس کے نام میں کچھ بھید تو نہیں ہے اس کا حال برنن کیجئے یہ بات سُن کر شکدیوجی ہنس کر بولے کہ اے راجا تو نرک
میں جانے کے لائق نہیں ہے اس لیے وہاں کا حال تجھ سے نہیں کہا اب پوچھنے پر کہتے ہیں سُن ۔ نرک تمیر برتے
نناوے جو جن دکھن طرف زمین کے نیچے اور پانی کے اوپر ہے شوُدھرتی پرسٹھ وغیرہ چاروں برن کے دیسہ پہار سے
نرک کا دُکھ دیکھ کر اپنے کُل اور پروار والوں کو منع کرنے کے واسطے اُس کے دروازے پر بنے رہتے ہیں جس میں
کوئی ہمارے پروار کا ایسا کرم نہ کرے کہ اس کو نرک میں آنا پڑے اور سورج کے بیٹے جمراج جی جم پوری کے راجا ہیں
اور تامشر اور رورو نام آدک اٹھائیس نرک ہیں اُس کے دکھن طرف سنجمنی نام ایک پُری بھی نرک کے برابر ہے
سو جمراج جی جن کو دھرم راج بھی کہتے ہیں مرنے کے بعد پاپی کو نرک اور دھرماتما کو سُرگ بھیج دیتے ہیں اور وہ جیو
اپنے کرم کے موافق دُکھ اور سُکھ بھوگ کر پھر سنسار میں جنم پاتا ہے اور بہت دُکھ پانے پر بھی نرک میں پران نہیں نکلتا اب
جس پاپ کرنے سے جس نرک میں وہ لوگ جاتے ہیں اُس کا حال سُنو کہ جو آدمی دوسرے کا دھن اور استری چھل
اور بل سے لے لیتا ہے جم دوت باندھ کر مگدروں سے مارتے ہوئے تامشر نام نرک جہاں اندھکار ہے میں ڈال دیتے
ہیں وہاں اُس کو کچھ کھانا اور پانی نہیں ملتا ہے جو کوئی کسی استری کے پت یا رچھک کو کسی بہانہ سے باہر بھیجکر
اُس کے ساتھ بھوگ کرتا ہے اُس کی آنکھیں پھوٹ جاتی ہیں اور مرنے کے بعد اُس کو جم دوت مگدروں سے
مارتے ہوئے لے جا کر اُس کے عضو عضو کاٹ کر اندھ تامشر نام نرک میں ڈال دیتے ہیں - جو آدمی ادھرم کی کمائی
سے اپنا پروار پالن کر کے ابھمان سے کہتا ہے کہ میں ان کو بھوجن دیتا ہوں اُس کو جم دوت رَورَو نام نرک میں ڈالکر
سانپوں سے کٹواتے ہیں جو کسی آدمی یا پشو یا پنچھی کو اپنے کھانے کے واسطے یا دشمنی سے مارتا ہے اُس کو
جم دوت مہارَورو نرک میں ڈال دیتے ہیں تب وہ بڑے بڑے سانپوں کے کاٹنے سے بہت دُکھ پاتا ہے
جو آدمی کیول اپنے تن سے پریت رکھ کر اُس کو سُکھ دینے کے واسطے اپنا دھرم اور کرم چھوڑ کر براہمن اور بید شاستر کو
نہیں مانتا اُس کو جم دوت کال سوتر نام نرک میں جس میں سڑا ہوا مانس بھرا ہے ڈال کر اُس کا مانس بڑے بڑے
گدھوں کو کھلاتے ہیں جو کوئی ہرن یا پنچھی وغیرہ کو باندھ کر یا پنجرے میں بند رکھتا ہے اُس کو جم دوت لوگ
کُمبھی پاک نرک میں جو پیپ سے بھرا ہے ڈال کر گرم گرم تیل اُس کے بدن پر چھڑکتے ہیں جو کوئی آدمی اپنے
ماتا اور پتا کو دُربچن کہہ کر کھانے اور کپڑے کا دُکھ دیتا ہے اُس کو جم دوت لے جا کر ایک پٹ پر جہاں دس ہزار
جوجن لمبی زمین تانبے کے برابر تپتی ہوئی آگ کی طرح جلتی ہے ننگے پانوں دَوڑاتے ہیں جب وہ پانوں جلنے
اور بھوک اور پیاس سے وہاں دُکھ پا کر کچھ دانہ اور پانی نہیں پاتا ہے تب اچیت ہو کر گر پڑتا ہے اور جتنے
روئیں پشو کے انگ پر ہوتے ہیں اتنے ہزار برس تک اُسی جلتی ہوئی زمین پر وہ تڑپتا ہے جو کوئی شاستر کی
راہ کو چھوڑ کر اپنے مَن سے کسی کو دیکھ کر بُری راہ چلتا ہے اُس کو جم دوت اس پتر نام نرک میں جہاں درختوں
میں تلوار کی طرح پتے لگے ہیں لے جا کر جب درختوں پر چڑھا کر نیچے گرا دیتے ہیں تب بدن کٹ جانے سے اُسکو
بڑا دُکھ ہوتا ہے جو راجا کسی کو بغیر کسی قصور کے سزا دے کر براہمن کو پھانسی دیتا ہے اُس کو جم دوت شوکر مکھ نرک میں

لیجا کر تیلی کی طرح پیرتے ہیں تب وہ جیو کولھو میں پیرنے اور سُور ایسے جانوروں کے کاٹنے سے بڑا دُکھ پاتا ہے
جو کوئی اپنی کمائی میں دیوتا اور پتر کا بھاگ نہ دیکر کیول اپنا پیٹ اور پریوار کو پالتا ہے اُس کو جم دوت اندھ کوپ
نام نرک میں ڈال دیتے ہیں وہاں وہ سانپ اور بچھو اور جونک وغیرہ کے کاٹنے سے بہت دُکھی ہوتا ہے
جو کوئی آدمی اچھی چیز اکیلے ہی کھا کر اپنے ساتھی اور دیکھنے والوں کو نہیں دیتا ہے اُس کو جم دُوت کرم بھوجن نام
نرک ہزار جوجن کے کنڈ میں جو کیڑوں سے بھرا ہوا ہے ڈال کر وہی کیڑے اُس کو کھلاتے ہیں جو کوئی کسی براہمن کا
دھن اور کھیت چُرا کر یا زبردستی سے لے لیتا ہے اُس کو جم دُوت سندش نام نرک میں جہاں بچھو بھرے ہیں ڈال کر
لوہے کا گز لال کر کے اُس کا بدن داغتے ہیں جو کوئی پرائی استری سے بھوگ کرتا ہے یا جو استری اپنا پتی
چھوڑ کر دوسرے مرد کے پاس جاتی ہے جم دوت اُن کے بدن میں لوہے کی مورت جلتی ہوئی لپٹا کر بہت طرح
دُکھ دیتے ہیں جو کوئی نیچ اونچ کا بچار نہ کر کے پر استری گمن کرتا ہے اُس کو جم دوت بجر کنٹک ورشالمل نام نرک میں
ڈال کر بڑا بڑا کانٹا لوہے کا اُس کے بدن میں چُبھوتے ہیں۔ جو آدمی راجا یا مال دار ہو کر کسی کا دھرم زبردستی بگاڑ دیتا
ہے اُس کو جم دوت بیترنی ندی میں جہاں لوہو اور پیپ اور مل اور موتر آدک بھرا ہے ڈال کر بھوجن کی جگہ وہی کھلاتے
ہیں تب پاپی جیو اپنے کرموں کو سمجھ کر وہاں بہت پچھتاتا ہے - جو کوئی لونڈی پال کر اُس سے بھوگ کرتا ہے اُسکو
لالابھچھ نام نرک میں ڈال کر جم دوت منھ کی لار اور پیپ پلاتے ہیں۔ جو کوئی راجا یا بڑا آدمی شکار کھیل کر پشو یا پنچھی کو
مارتا ہے اُس کو جم دوت دس ہزار جوجن اونچے پر لیجا کر وہاں سے پتھر کی چٹان پر گرا دیتے ہیں۔ جو کوئی آدمی دیبی
دیوتا وغیرہ کا نام لے کر اپنے کھانے کے واسطے کسی جیو کو مار ڈالتا ہے اُس کو جم دوت بشواسن نام نرک میں ڈالکر
مگدروں سے اس طرح کوٹتے ہیں جس طرح اوکھلی میں دھان کوٹا جاتا ہے - آگ لگانے والے کو جم دوت
سارمے یادن نام نرک میں ڈال کر ہزاروں کُتّوں سے کٹواتے ہیں جو کوئی کسی سے درب لے کر جھوٹا نیاؤ کرتا ہے
یا جھوٹی گواہی دیتا ہے اُس کو جم دوت دس ہزار جوجن اونچا لیجا کر سر نیچے اور پاؤں اوپر کر کے بشواسن نام نرک میں
جو لوہے سے بھرا ہوا ہے گرا دیتے ہیں اور اُس کو سوکھی زمین پر پانی بھرا ہوا دکھلائی دیتا ہے اور پانی بھرا ہوا سوکھا
دکھلائی دیتا ہے۔ جو براہمن اور چھتری اور بیش بید کا ادھکاری ہو کر دیوتاؤں کے بہانہ اپنے سُکھ کے واسطے شراب
پیتا ہے اُس کو جم دوت چھار کردم نام نرک میں جو لونا مٹی سے بھرا ہوا ہے ڈال کر گلایا ہوا سیسا پلاتے ہیں - جو
براہمن اور چھتری اور بیش بنا پرشاد جگیہ کے پشو کا مانس کھاتا ہے تو وہی جیو گدھ روپ ہو کر اُس کا مانس کھاتے
ہیں اور اُس کو سوائے خون کے پانی پینے کے واسطے نہیں ملتا ہے۔ جو کوئی کسی سادھو یا سنت یا کنگال یا اپنے
سیوک کو بنا اپرادھ دُربچن کہہ کر ستاتا ہے اور اندھے آدمی کو پوچھنے پر بھی راہ نہیں بتلاتا ہے اُس کو جم دوت
رچھوگن بھوجن نام نرک میں جہاں راچھس کاٹتے ہیں ڈال کر پانچ پانچ سات سات منھ کے سانپوں سے کٹاتے
ہیں۔ جو کوئی آدمی بھکھاری یا بیراگی کو بھیکھ مانگنے کے وقت ٹیڑھی آنکھ دکھلا کر جھڑک دیتا ہے اُس کو جم دوت
شول پرُوت نام نرک میں ڈال کر بڑے بڑے گدھ اور سانپوں سے کٹاتے ہیں اور کچھ کھانا اور پانی نہیں دیتے۔

اتنی کتھا سُن کر شکدیوجی نے کہا کہ اے راجا جو کوئی آدمی بید اور شاستر سے بمُکھ رہ کر تھوڑا یا بہت بُرا کرم کرتا ہے اور پرمیشور کی کتھا اور اسمرن میں پریت نہیں رکھتا ہے وہ آدمی ضرور نرک میں جا کر اپنے کرم کے موافق دُکھ پاتا ہے آدمی کا تن بید اور شاستر سے برخلاف چلنے کے واسطے نہیں ہوتا ہے اپنے تن کو دوسرے جُون والے بھی پال سکتے ہیں اس لیے آدمی کو سنت اور مہاتما کی سیوا اور سنگت کر کے گیان سیکھنا چاہیئے اور گیانی ہونے پر بھی سب جیوؤں میں پرمیشور کا چمتکار برابر سمجھ کر دوسرے جیوؤں کی رچھا اور پراُپکار کرنا اُچت ہے جس میں پرلوک بنے اور اگیان جب تک کتھا اور پُران نہ سُنے اور انجان میں اُس سے نرک بھوگنے جوگ کوئی پاپ بھی ہو جائے اور گیان پراپت ہونے پر پھر وہ بُرا کرم کرنا چھوڑ کر پرمیشور کا بھجن اور اسمرن کرے تو تارائن جی دین دیال سب اپرادھ اُس کا چھما کر کے اُس کو دیولوک اور بیکنٹھ کا سُکھ دیتے ہیں اور پہلے پاپ کرنے کے کارن سے وہ نرک میں نہیں جاتا ہے اے راجا تم مت ڈرو اس بھاگوت سُننے کے پرتاپ سے تمھارا اپرادھ براہمن کے گلے میں سانپ ڈالنے کا چھوٹ گیا اب تم کو مُکت پراپت ہو کر بیکنٹھ کا سُکھ ملے گا اور جو کوئی اس اسکندھ کی کتھا سچے من سے سُنے گا اور پڑھے گا وہ سب پاپوں سے چھوٹ کر بھوساگر پار اُتر جائے گا -

اسکندھ چھٹھواں

مُکت ہونا اجامل براہمن ادھرمی کا اور کتھا دیوتاؤں اور دیتوں کی

دوہا	لکھوں بڑائی نام کی جا کو وار نہ پار	جہہ سمرے سے ہوت ہیں کوٹن جیو نستار

پہلا ادھیاے

کتھا اجامل براہمن کی

اتنی کتھا سُن کر راجا پریچھت نے شکدیوجی سے کہا کہ اے مہاراج آپ نے دوسرے اسکندھ میں آدمی کے بیکنٹھ جانے کے واسطے پربرت مارگ اور نربرت مارگ دو راہ بتلا کر یہ کہا تھا کہ پرم ہنس اور گیانی لوگ نربرت مارگ سے سورج منڈل ہو کر پہلے برہم پُری میں جاتے ہیں کچھ دن وہاں رہ کر برہما جی کے ساتھ اُن کی مُکت ہوتی ہے اور جو جیو مایا کے گُنوں سے بار بار جیتے اور مرتے ہیں وہ جیو پربرت مارگ سے پہلے چندرمنڈل میں جا کر اپنے کرم کے موافق سُرگ آدک کا سُکھ بھوگ کر پھر دنیا میں پیدا ہوتے ہیں اور آپ نے کتھا چودھوں لوک اور سُرگ اور نرک اور دھرم اور ادھرم کرنے والوں کی گت جو پاپ کے بدلے نرک کا دُکھ اور پُن کے بدلے سُرگ کا سُکھ پاتے ہیں سُنائی اور سب حال راجا سوایمبھومُن اور پریہ برت اور اُتان پاد اور دیوہوتی اور دُھرو آدک اُن کے بیٹے

اور ساتوں دیپ اور نوکھنڈ اور ساتوں سمدر اور پرتھوی کا بستار اور بھومنڈل آدک کا برنن کیا اب میں ایسی تدبیر سُننا چاہتا ہوں کہ جس دھرم کرنے سے پاپی اور اَدھرمی لوگ بھی پوتر ہوکر سُرگ کا سُکھ پاویں آپ دیا کرکے بتلا دیجیے جس میں کوئی نرک میں نہ جاوے یہ بات سُن کر شُکدیو جی نے کہا کہ اے راجا جو لوگ مَنسا باچا کرمنا سے جان بوجھ کر پاپ کریں گے اُن کو اُس ادھرم کے بدلے اُن نرکوں کا دُکھ جو میں نے کہا ہے ضرور بھوگنا پڑے گا اس واسطے آدمی کو چاہیئے کہ یہ تن پاکر ہر ساعت اپنی مُکت ہونے کی تدبیر کرتا رہے جو کوئی اِس تن میں اِس کا سوچ نہیں کرتا ہے وہ اپنا جنم اکارتھ کھوکر پیچھے بہت پچھتاتا ہے آدمی سے کوئی پاپ چھوٹا یا بڑا کسی طرح کا ہوجائے تو اس کا پرائشچت کفارہ۱۲ تھوڑا یا بہت شاستر کے موافق کرڈالے جس طرح روگ بنا اوکھدھ کھائے نہیں جاتا اُسی طرح پاپ بھی بنا پرائشچت کیئے نہیں چھوٹتا یہ بات سُن کر راجا پریکھشت نے بنے کیا کہ اے مہاراج جان بوجھ کر پاپ کرنے والا جو ایک مرتبہ پرائشچت کرنے سے شُدھ ہوکر پھر پاپ کرے گا تو اُس کا اُدھار پرائشچت کرنے سے کس طرح ہوسکتا ہے یہ بات سُن کر شُکدیو جی نے کہا کہ اے راجا پاپ اور پُن دونوں ایک ایک کرم ہیں اچھا کرم کرنے سے پاپ چھوٹتا ہے لیکن پھر پاپ نہ کرے جس طرح روگ چھوٹنے کے واسطے دوا کھاکر پرہیز نہیں کرتا یا تھوڑے دن پرہیز کرکے پھر کھٹا میٹھا کھانے لگتا ہے تو دوا کا کھانا اور نہ کھانا دونوں برابر ہوکر روگ اُسکا نہیں چھوٹتا ہے بلکہ اور زیادہ ہوتا ہے جس طرح ہاتھی نہاکر پھر مٹی اُٹھاکر اپنے سر پر ڈال لیوے تو اُس کو نہلانے سے کیا فائدہ ہوگا اور جیسا اُدھار گیان ملنے سے ہوتا ہے ویسا اچھا کرم کرنے سے جلدی پاپ نہیں چھوٹتا لیکن پرہیز کرنے والے کا روگ نہیں بڑھتا اس لیے اچھا کرم کرنا اچھا ہے کچھ دن کے بعد اُسکا بھلا ہوجاتا ہے سوائے اس کے پاپوں کو ناش کرنے کے واسطے برھم چرج اور برت رہ کر دھرم اور تپ کرنا اور اندریوں کو اپنے قابو میں رکھنا اور من کو سنساری مایا موہ سے برکت رکھ کر سچ بولنا اور مَنسا باچا کرمنا سے کسی کا بُرا نہ چاہ کر جہاں تک ہوسکے پر اُپکار کرنا اور کسی جیو کو دُکھ نہ دینا اُچت ہے یہ سب تدبیر کرنے سے بھی پاپ کٹ جاتے ہیں لیکن جیسا پرمیشور کے چرنوں میں بھکت اور پریت رکھنے اور اُن کا نام جپنے اور کتھا اور کیرتن سننے سے بہت جنم کے پاپ چھوٹ کر آدمی جلد مُکت پاتا ہے ویسا تپ وغیرہ کے کرنے سے شُدھ نہیں ہوتا جس طرح صبح کے وقت اندھیرے کا اندھیرا سُورج دیوتا کے پرکاش سے دُور ہوجاتا ہے اسی طرح باسدیو اور شری کرشن جی کا نام لینے سے بہت جنموں کے بڑے بڑے پاپ نہ معلوم کہاں بھاگ جاتے ہیں جیسے زمین پر درخت اور پھل وغیرہ اُگتے ہیں ویسے ہی آدمی پرمیشور کا بھجن اور بھکت کرنے سے من باچھت خاطرخواہ۱۲ پھل پاتا ہے اِس لیے آدمی کو دنیا میں پرمیشور کی پریت پیدا ہونے کے واسطے سوائے ست سنگ اور سیوا کرنے سادھو اور مہاتما کے دوسری راہ اچھی نہیں ہوتی اور اُن کے ست سنگ اور سیوا کرنے سے بہت جلد من آدمی کا سنسار سے برکت ہوکر مُکت پاتا ہے اور جو لوگ پرمیشور سے بمکھ ہیں وہ پرائشچت کرنے سے بھی کسی طرح شُدھ نہیں ہوتے جس طرح شراب کا گھڑا گنگا جل کے دھونے سے پوتر نہیں ہوسکتا ہے جس نے ایک مرتبہ بھی اپنا چت شری کرشن جی کے چرنوں میں لگایا وہ

بھگوت پارشدون کے ذریعہ سے اجامل کا نجات پانا
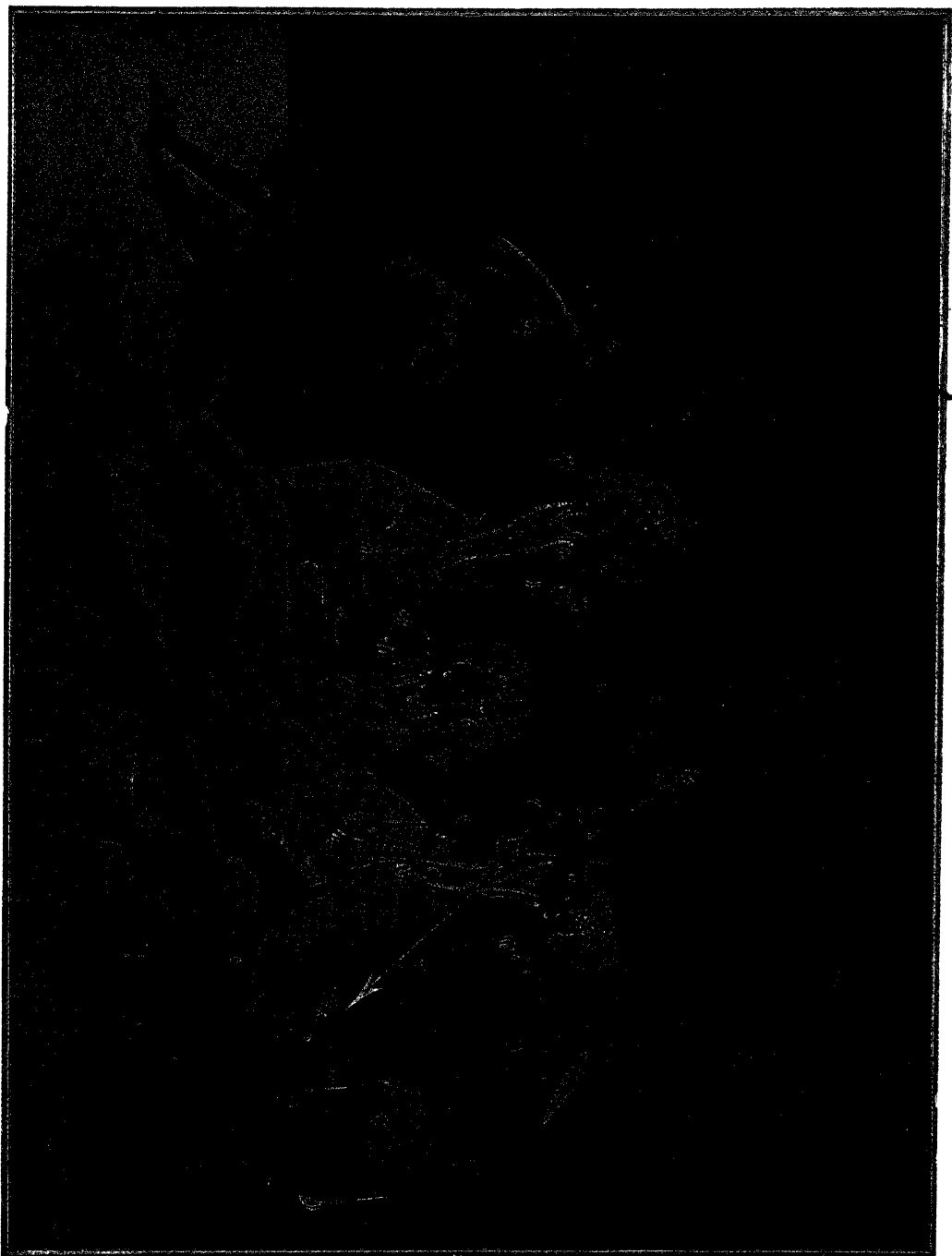
سپنے میں بھی جمراج اور جم دوتوں کو نہیں دیکھتا تم جانو کہ وہ سب پراشچت کر چکا ہم ایک کتھا نامائن نام کے ماہاتم کی
جس میں بشن بھگوان اور جم دوتوں کا سمباد ہے کہتے ہیں سنو کہ پچھلے جگ میں اجامل نام ایک براہمن رہنے والا قنوج کا
ایک لونڈی سے محبت رکھ کر چوری اور ٹھگی اور جوا اور پھانسی کا کام کرتا تھا اُس لونڈی سے دس لڑکے پیدا ہوئے
اُس کو اپنے چھوٹے بیٹے نارائن نام سے بڑی پریت تھی اس لیے کھاتے پیتے اُٹھتے بیٹھتے پھرتے اُس کی یاد مَن میں
رکھتا تھا جب اسی چلن اور بیوہار سے اجامل کی عمر اٹھاشی برس کی ہوئی اور اُس کے مرنے کا وقت آپہونچا تب
تین جم دوت بھیانک روپ گدا اور پھانسی لیے ہوئے اُس کی جان نکالنے کے واسطے آئے اور گلے میں پھانسی
ڈال کھینچنے لگے تب اجامل نے اُن کا بھیانک روپ دیکھتے ہی گھبرا کر جیسے نارائن نام اپنے بیٹے کو چلا کر پکارا
ویسے ہی انت سمے نام لینے کے پرتاپ سے بشن بھگوان کی اگیا سے چار دوت شیام رنگ چتربھج روپ شنکھ
چکر گدا پدم لیے ہوئے تیجوان سونے کی چھڑی لیے ہوئے اُس کے پاس پہونچ کر جم دوتوں سے کہنے لگے کہ تم
ہمارے سامنے اُس کو دُکھ دیکر جمراج کے پاس نہیں لیجا سکتے یہ بات سُن کر جم دوتوں نے کہا کہ سنو مترا اس براہمن نے
دنیا میں بہت پاپ کیئے ہیں اور پاپی کو ڈنڈ جمراج جی دیا کرتے ہیں اس لیے ہم اُن کے حکم کے موافق اس کو نرک میں
لے جائیں گے تمھیں نارائن جی کے دُوت ہو کر ایسے ادھرمی کے پاس آنا اور ہم کو لے جانے سے منع کرنا نہ چاہیے
یہ بات سُن کر بشن بھگوان کے دوتوں نے کہا کہ تم دھرم راج کے دوت ہونے پر بھی یہ نہیں جانتے کہ کس آدمی کو سکھ
دینا چاہیئے اس لیے تم ہم کو دھرم اور ادھرم کا حال بتلاؤ کہ کس پاپ کرنے والے کو ڈنڈ دینا چاہیئے اور کون کرم
کرنے والے کو سکھ دینا چاہیئے جم دوتوں نے کہا کہ جو بات بید اور شاستر میں اچھی لکھی ہے اس کو دھرم اور جو کرم
بُرا لکھا ہے اُس کو ادھرم سمجھنا چاہیئے کس واسطے کہ بید اور شاستر کی بات نارائن جی کی اگیا سے ہوتی ہے اور
پاپ اور پُن کرنے کے گواہ سُورج اور چندرما اور اگن اور دن اور رات اور دشا اور بایو آدک دیوتا ہیں انھیں لوگوں سے
دھرم اور ادھرم کا حال پوچھ کر لوگوں کو دُکھ دیا جاتا ہے ایسا کوئی جیو دنیا میں نہوگا کہ جس سے چلتے پھرتے اُٹھتے بیٹھتے
پاپ اور پُن نہو یہ اجامل براہمن کے گھر پیدا ہو کر بدیا پڑھ کر شاستر کے موافق گرو اور ماں باپ اور اگن اور سورج اور
بشن بھگوان کی بھکت رکھ کر اپنے دھرم اور کرم سے رہتا تھا ایک دن اپنے باپ کی آگیا کے موافق جنگل سے
لکڑی اور پتا اور پھول وغیرہ توڑ کر لیے چلا آتا تھا راہ میں کیا دیکھا کہ ایک بھل اپنی ہستنی بیشیا کو ساتھ لیے ہوئے
دونوں متوالے ہو کر آپس میں ہنستے اور کلول کرتے ہیں اس براہمن کو دیکھتے ہی وہ بیشیا متوالی کامدیو کے بس ہو کر
اُس کے گلے میں لپٹ گئی تب یہ براہمن بھی کامدیو کے بس ہو کر اُس سے بھوگ کر کے اُس کو اپنے گھر لے آیا اور
اپنی ماں اور باپ اور جوان استری اور گرو اور دھرم اور کرم سب کو چھوڑ دیا اور اُس کے ساتھ رہ کر مانسا و
مدرا کھانے پینے لگا تھوڑے دنوں میں سب ماں باپ کا پھونک دیا پھر چوری ٹھگی جوا پھانسی کا پیشہ کر کے
اپنا کُٹمب پالنے لگا اس واسطے ایسے مہا پاپی کو ہم جمراج کے یہاں سے لینے آئے ہیں کہ جس میں یہ اپنے کرموں کا
ڈنڈ وہاں پاکر شدھ ہو جائے -

دوسرا ادھیائے

کہنا بشن بھگوان کے دوتوں کا مہاپرمیشور کے نام کی

شکدیوجی نے کہا کہ اے راجا جم دوتوں سے اجامل کے ادھرم کرنے کا حال سُن کر بشن بھگوان کے دوت بولے کہ دھرم راج کے یہاں بڑا اندھیر ہے کچھ انصاف نہیں ہوتا کس واسطے کہ اُن کے دوت بنا پرادھ ساد ھ لوگوں کو بھی دُکھ دیتے ہیں جب دھرم راج سب پاپ اور پُن جاننے پر بھی ایسی ناانصافی کریں گے تو سنسار کا کام جس میں کوئی اپنے دھرم اور ادھرم کا حال نہیں جانتا ہے کس طرح چلے گا جو کوئی کسی کے اعتبار پر گود میں سر رکھ کر سووے اور وہی اُس کا سر کاٹ لیوے یا ماں باپ اپنے بیٹے کو زہر دیویں تو اُس کی رچھا کون کر سکتا ہے تم لوگوں نے نارائن نام کی مہما نہیں سُنی - جو آدمی جان کر یا دھوکے سے یا ڈر سے یا ہنسی سے بھی پرمیشور کا نام لیتا ہے اُسکے سب بڑے بڑے پاپ بھی مثلاً سُونا چُرانے اور گئو اور براہمن اور تپسی اور ماں کے مار ڈالنے اور گرو کی استری سے بھوگ کرنے اور گرو کو بُری بات کہنے اور شراب پینے وغیرہ کے انت سمئے پرمیشور کا نام لینے سے چھوٹ جاتے ہیں اس براہمن نے مرتے وقت نارائن کا نام اپنے منھ سے نکالا اگرچہ اُس کے بیٹے کا نام تھا تو کیا سندیہہ ہے اُسی نام لینے کے پرتاپ سے بہت جنموں کے پاپ چھوٹ کر یہ براہمن بکنٹھ میں جانے کے لائق ہوگیا اس نام لینے اور پاپ چھوٹنے کے پیچھے پھر اُس نے کوئی پاپ نہیں کیا جو ڈنڈ دینے کے لائق ہو اور نارائن نام لینے سے زیادہ اور کوئی پرائشچت پاپوں کا چھُڑانے والا دنیا میں نہیں ہے جو کسی جگیہ یا تپ وغیرہ میں کچھ بھول ہووے تو رام اور کرشن کا نام لینے سے وہ شُدھ ہو جاتا ہے کوئی تیرتھ برت نیم تپ جپ جگیہ ہوم دان دھرم رام نام لینے کے برابر نہیں ہو سکتا جو آدمی نارائن نام چار اچھر کا نام اپنے منھ سے نکالتا ہے اُس کو پرمیشور ارتھ دھرم کام موکش چاروں پدارتھ دیتے ہیں بڑے بڑے جوگی اور منیشوروں نے پرمیشور کے نام کا ماہاتم سب سے بڑا لکھا ہے اُن کا نام لیتے اور اُن کی کتھا سُننے اور اُن کی بھگت کرنے سے بہت جنموں کے پاپ چھوٹ جاتے ہیں جس طرح دنیا میں دس بیس آدمی ایک جگہ بیٹھے ہوں اور اُن میں سے کسی کا نام لیکر کوئی پکارے تو وہ آدمی آنکھ اُٹھا کر اُس کی طرف ضرور دیکھتا ہے اسی طرح پرمیشور ترلوکی ناتھ نے اجامل کے نارائن نام لینے سے آنکھ اُٹھا کر دیکھا تھا جس طرح آدمی کا روگ دوا جان کر اور انجان میں دونوں طرح کھانے سے چھوٹ جاتا ہے اور ایک چنگاری آگ کی روئی اور لکڑی کے بڑے ڈھیر کو ساعت بھر میں جلا دیتی ہے اسی طرح ایک مرتبہ نارائن نام لینے سے بہت پاپ روئی اور لکڑی کی طرح جل کر مٹ جاتے ہیں اور پرمیشور نے بید میں ایسا کہا ہے کہ جو کوئی میرا نام لیوے اُس کو میں کرتارتھ کر دیتا ہوں جس طرح جنگل میں شیر کی آواز سُن کر ہرن بھاگ جاتے ہیں اسی طرح رام نام منھ سے نکلتے ہی پاپ بدن سے نکل کر مارے ڈر کے بھاگ جاتے ہیں جب بشن بھگوان کے دوتوں نے

ایسی ایسی باتیں کہہ کر جم دوتوں کو وہاں سے نکال دیا اور چار بھُجا والے دوتوں کا درشن کرنے سے اجامل کو گیان اور
بیراگ ہوا تب وہ پرمیشور کے نام کی مہاتم سُن کر اور سمجھ کر بہت پچھتا کر کہنے لگا کہ دیکھو میں نے براہمن کے گھر جنم پا کر
اپنا کرم اور دھرم چھوڑ دیا اور لونڈی کے ساتھ رہ کر اپنی عمر بڑے کرم میں کھودی ان سادھوؤں کے آنے سے میری
جان بچی نہیں تو جم دوت نہ معلوم کیا کیا دُکھ مجھ کو دیتے جس نارائن نام لینے کے پرتاپ سے میرا بھلا ہوا اب عمر بھر
پرمیشور کا نام جپ کر اپنا جنم سُدھاروں گا جب اجامل اس طرح پچھتانے لگا اور بشن بھگوان کے پارکھد وہاں سے
انتردھیان ہو گئے تب اجامل نے اُسی وقت اپنا چت سنساری مایا موہ سے برکت کر لیا اور پارکھدوں کا درشن
کرنے کے پرتاپ سے ایک برس اور عمر اُس کو ملی تب وہ ہردوار میں جا کر اپنے سچے من سے پرمیشور کا دھیان اور
اسمرن کرنے لگا جب اُس کو وہاں ایک برس دھیان اور بھکتی کرتے ہوئے گزرا تب بیکنٹھ سے بہت اچھا بمان
اُس کے پاس آکر اُترا تب وہ اُس بمان پر چڑھ کر گاتا بجاتا ہوا بیکنٹھ کو چلا گیا اور چتربھجی روپ ہو کر وہاں رہنے لگا
یہ حال دیوتا اور رکھیشوروں نے دیکھ کر اُس کی بڑائی کی - اتنی کتھا سُنا کر شکدیوجی نے کہا کہ اے راجا دیکھو ایسے
مہا پاپی نے اپنے بیٹے کے دھوکے سے نارائن جی کا نام اپنے منھ سے لیا تھا وہ ایسی پدوی کو پہونچا تو پھر جو کوئی
سنسار سے برکت ہو کر ہر بھجن کرتا ہے اُس کی گت کیا کہنا چاہیئے اُن کا بھگت نرک میں نہیں جاتا ہے -

تیسرا ادھیائے

کہنا جم دوتوں کا حال اجامل کا جمراج جی سے

راجا پریکھت نے اتنی کتھا سُن کر شکدیوجی سے پوچھا کہ اے مہاراج جم دوتوں نے اجامل کے پاس سے
جا کر جمراج جی سے کیا کہا اور جمراج جی نے کیا جواب دیا سو بھی دیا کر کے کہیئے شکدیوجی بولے کہ لے راجا جم دوتوں نے
جمراج جی سے جا کر کہا کہ دنیا میں بہت سے انصاف کرنے والے ہم کو دکھلائی دیتے ہیں جب بہت لوگ
انصاف کریں گے تب آپس کے جھگڑے سے کوئی پاپی کو بیکنٹھ میں اور کوئی دھرماتما کو نرک میں بھیجے گا
ہم لوگ آج تک کیول آپ ہی کو انصاف کرنیوالا جان کر آپ کے حکم سے سب جیوؤں کو لاتے تھے اور
کرم کے موافق اُن کو پھل ملتا تھا آج ہم لوگ آپ کے حکم سے اجامل پاپی کو لینے گئے تھے جیسے اُس نے
ہم کو دیکھ کر نارائن اپنے بیٹے کو پکارا ویسے ہی چار پارکھد شیام چتربھج روپ نے آکر اس پاپی کو ہم سے چھین لیا
اس لیے ہم کہے دیتے ہیں کہ اس کی تدبیر کرو جس میں ہمارا اپمان نہ ہو یہ بات سُن کر جمراج جی نے برھم روپ
بھگوان کا دھیان کر کے دوتوں سے کہا کہ تم لوگ نارائن نام کی مہما نہیں جانتے ہو اس نام کا مہاتم پُرن اور اندر
آدک اٹھارہ دیوتا اور بھرگو آدک رکھیشور بھی اچھی طرح نہیں جانتے اور ہم برھما جی اور راجا جنک و منو اور بھیشم پتا
اور پرہلاد اور راجا بل اور شکدیوجی اور ناردجی اور شری مہادیوجی اور کپل دیوجی اور سنکادک چاروں بھائی

خاص خاص بھگت اُن کے اچھی طرح جانتے ہیں دیکھو اس نام کا پرتاپ ایسا ہے کہ اجامل ایسا مہاپاپی
اپنے بیٹے کے دھوکھے سے نارائن نام لے کر تمھاری پھانسی سے چھوٹ گیا ہم اور برہما جی اور شری مہادیو جی
اور اندر وغیرہ سب دیوتا پرمیشور کی سیوا میں رہ کر اُن کے حکم کے موافق سب کام کرتے ہیں اور بھگوان کی اِچھا سے
سب اُتپت اور پالن اور ناش تینوں لوک کا ایک ساعت میں ہو کر اُن کی مایا میں سب جگت بندھا رہتا ہے اور
اُن کے دوت سب جگہ رہ کر بھگتوں کی رچھا کرتے ہیں لیکن کسی دیوتا اور منکھ کو دکھلائی نہیں دیتے جنھوں نے
اجامل کو تم سے چھڑا دیا تم اس بات میں کچھ دُکھ نہ مان کر اپنا بڑا بھاگ سمجھو جو تم کو اُن کا درشن ملا اُن کا درشن دیوتا
اور رکھیشوروں کو بھی جلدی نہیں ملتا جم دوتوں نے یہ مہاتم نارائن نام کا سُن کر جمراج جی سے کہا کہ جب پرمیشور کے
نام ہی لینے سے ایسا پھل ہوتا ہے تو پھر بید اور شاستر میں پاپ چھڑانے کے واسطے تپ آدک کٹھن کٹھن
پرائشچت کیوں کہا ہے جمراج نے کہا کہ جو آدمی نام کی مہما نہیں جانتے اُن کے واسطے تپ اور جگیہ آدک سب
کہا ہے جس میں آدمی کا من پرمیشور کی بھگت اور پوجا میں لگے نہیں تو نارائن نام لینے سے بڑھ کر کوئی دوسرا شبھ کرم
نہیں ہے جگیہ اور تپ وغیرہ کے کرنے سے ایک ہی پاپ چھوٹتا ہے اور پرمیشور کا نام لینے سے بہت سے
پاپ چھوٹ جاتے ہیں بھگوان نے کلجگ باسیوں کو کیول ڈر دکھانے کے واسطے جگیہ اور تپ آدک کٹھن کٹھن
پرائشچت بنا دیے ہیں جس میں دنیا کے لوگ اس ڈر سے پاپ نہ کریں نہیں تو آدمی بے ڈر ہو کر ایسا بچارتا کہ پہلے
دنیا کے سُکھ کرنے کے واسطے پاپ کر لیویں پیچھے سے پرمیشور کا نام لے کر شُدھ ہو جاویں گے یہ بات سُنکر
جم دوتوں نے کہا کہ اے مہاراج جو ایسا ہی ہے تو آپ ہم لوگوں کو کس واسطے بھیجتے ہیں تب جمراج جی نے
کہا کہ ہم تم کو اُسی آدمی کے لانے کے واسطے کہتے ہیں جس نے اپنی تمام عمر میں کبھی پرمیشور کا نام نہ لیا ہو یا کبھی
پرمیشور کی لیلا اور کتھا نہ سُنی ہو ایسے آدمی کو بڑا پاپی سمجھنا چاہیے اور جو نارائن جی کی شرن میں جاتا ہے اُس سے
پاپ نہیں ہوتا پرمیشور اُس کو بُرے کاموں سے بچائے رکھتے ہیں تم لوگ آج سے ایسے پاپی کو بچار کر لایا کرو
جو پرمیشور سے بمکھ ہوا اور جو لوگ ہر بھجن میں رہ کر شالگرام کا چرنامرت ہر روز لیتے ہیں اُن کے پاس کبھی مت جانا وہ لوگ
کندن کی طرح شُدھ ہو کر مکت پاتے ہیں ایسا کہہ کر دھرم راج جی نے پرمیشور کا دھیان کر کے اپنے دوتوں کا اپرادھ
اُن سے چھما کرایا اور جم دوتوں نے یہ بات سُن کر ڈر مان کر آپس میں یہ صلاح کی کہ آج سے کبھی اُس آدمی کے پاس
جو ہر چرچا رکھتا ہو نہ جانا چاہیے اتنی کتھا سُن کر راجا پریچھت نے کہا کہ اے مہاراج اجامل بڑے پاپی کے منھ سے
مرتے وقت نارائن کا نام کس طرح نکلا شکدیو جی نے کہا کہ اے راجا ایک دن چار سادھو تیرتھ جاترا کرتے ہوئے
اجامل کے گاؤں میں شام کے وقت پہونچے اُنھوں نے اپنے ٹکنے کے واسطے کسی ہر بھگت کا گھر لوگوں سے
پوچھا تب گاؤں کے لوگوں نے ہنسی سے اجامل ادھرمی کا گھر بتلا دیا جب سادھو لوگ وہاں گئے تب اجامل کی
پتریا نے اُن سادھوؤں کو اچھا گھر ٹکنے کے واسطے دے کر دھوتی اور پانی سے اُن کی خدمت کی صبح کو چلتے وقت
سادھوؤں نے اُس پتریا سے جو حاملہ تھی کہا کہ تیرے بیٹا ہو تو اُس کا نارائن نام رکھیو اُن کے حکم کے موافق اجامل نے

اُس بیٹے کا نام نارائن رکھا اُن سادھوؤں کی کرپا سے مرتے وقت اجامل کے منھ سے نارائن نام نکلا تھا دیکھو سنت مہاتماؤں کی خدمت بیکار نہیں جاتی جو لوگ سادھو اور بیشنوؤں کی سنگت اور ٹہل کرتے ہیں اُن کو کوئی دُکھ نہیں ہوسکتا یہ سُن کر راجا پریچھت بہت خوش ہوئے اور شکدیوجی نے کہا کہ اے راجا یہ کتھا ہم نے اگست مُن سے سُنی تھی سو وہ تم کو سُنائی راجا پریچھت نے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ آپ نے بڑی دیا اور کرپا کر کے نارائن نام کا مہاتم مجھ کو سُنایا ۔

چوتھا ادھیاے

پیدا ہونا دچھ کا پرچیتوں کے یہاں

راجا پریچھت نے اتنی کتھا سُن کر کہا کہ اے مہاراج آپ نے دیوتا اور دیت وغیرہ کی پیدائش تھوڑی سی کہی اب میں اُس کو بستار پوربک سُننا چاہتا ہوں یہ سُن کر شکدیوجی نے کہا کہ اے راجا پراچین برکھ کے دس بیٹے پرچیتا نام سُمدر کے کنارے جا کر شری مہادیوجی کے گیان سکھلانے سے پرمیشور کا تپ اور دھیان کرنے لگے اور اُن کے چلے جانے کے پیچھے نارد مُن کے کہنے سے پراچین برکھ راج گدی کو خالی چھوڑ کر جنگل میں ہر بھجن کرنے کو چلے گئے تب ان کا بہت سا راج راجا لوگوں نے دبا لیا اور بہت شہر اور گانؤں اُجڑ کر جنگل ہو گئے جب پرچیتوں کو ہر بھجن کے پرتاپ سے پرمیشور کا درشن مل چکا تب نارد مُن نے ایک دن گھومتے ہوئے جا کر حال اُجڑنے شہر اور ہو جانے جنگل اور دبا لینے دوسرے راجوں کا اُن سے کہہ دیا یہ بات سنتے ہی مارے غصّے کے آگ کی طرح سانس اُن کی ناک سے نکلی کہ جس کی لو (شعلہ) سے جنگل جلنے لگا یہ حال دیکھتے ہی چندرما نے نم لوچا نام لڑکی جو بشوامتر اور مینکا اپسرا کے سنجوگ سے پیدا ہوئی تھی لاکر پرچیتوں سے اُس کا بیاہ کر دیا جیسے پرچیتوں نے آنکھ اُٹھا کر لڑکی کو دیکھا ویسے ہی اُن کا غصّہ کم ہو گیا دسویں مہینے دچھ نام بیٹا پیدا ہوا تب پرچیتوں نے اپنے باپ کا دیش بسانے اور سرشٹ بڑھانے کی اس کو آگیا دی تب دچھ نے مانسی سرشٹ سے بہت آدمی پیدا کیے یہ لوگ استری اور پُرش کے بھوگ نہ کرنے سے زیادہ نہیں ہوتے تھے اس لیے دچھ نے مانسی سرشٹ بڑھانے کے لیے مندراچل پہاڑ پر جا کر کچھ دن تپ اور دھیان پرمیشور کا کر کے اس طرح ہنس گُہج نام استوتر سے اُن کی استُت کی کہ میں اُس پُرش کو نمسکار کرتا ہوں جس کا تیج کبھی نہیں گھٹتا اور مایا کے گنوں میں وہ تیج پڑ کر جڑ کو چیتن کرتا ہے اور اس جیو آتما سے اسنیہہ رکھ کر سب اندریوں کا حال جانتا ہے اور اندریاں اُس کا بھید نہیں جان سکتی ہیں اُس پربرھم پرمیشور کو ڈنڈوت کرتا ہوں جس کی کرپا سے شریر اور پران اور من اور بدھ یہ سب اپنا اپنا کرم کرتی ہیں اور گیانی لوگ جن کے چرنوں کا دھیان آٹھوں پہر ہردے میں رکھ کر اُن کو پرنام کرتے ہیں اور اُس اپناشی پُرش کا چرن پکڑتا ہوں کہ جس سے یہ سب جگت پیدا ہوا ہے اور اُسی کا روپ ہو کر اُسکے آشرے پر ٹھہرا ہے اور وہ اس جگت سے الگ رہ کر اپنی مایا کا دخل اُس میں رکھتا ہے ایسے ایشور کو میں ڈنڈوت کرتا ہوں جب

دچھ نے ایسی استت کرکے نارائن جی کو خوش کیا تب وہ سانولی صورت اشٹ بھجی مورت سنکھ چکر گدا پدم پیتامبر دھارن کیے کریٹ مکٹ کنڈل ساجے بیجنتی مالا اور بن مالا براجے کوستبھ من پہنے گرڑ پر سوار
نارد جی وغیرہ بھگت سولہ پارکھد سنگ لیے مند مند مسکراتے ہوئے دچھ کے سامنے آئے ایسا روپ دیکھتے جب
دچھ نے بڑی خوشی سے ساشٹانگ ڈنڈوت کی تب بھگوان جی اُس کو اپنا بھگت جان کر بولے کہ اے پرچیتا کے
لڑکے تو اپنی تپسیا سے سدھ ہوا اور ہم تیری استت کرنے سے بہت خوش ہوئے اور برہما جی اور مہا دیو جی آدک
جو میرے بھگت ہیں اُن کو میں مترا پنا جانتا ہوں اور تپ میرا ہردے اور جگیہ میرا بدن اور دھرم میری آتما اور
دیوتا میرے پران ہیں اس جگت کا پیدا کرنے والا میں ہی ہوں اور برہما نے بھی تپ ہی کے پرتاپ سے اس
جگت کی رچنا کی ہے تم بھی اس کی نام لڑکی پنچ جنیا پرجاپت سے بواہ کر کے میتھن کرنے سے دنیا پیدا کرو مانسی سرشٹ
پرگٹ ہو کر تپ کرنے کے واسطے چلی جاتی ہے اُس کو کسی سے پریت نہیں ہوتی ہے استری پُرش کے بھوگ
کرنے سے موہنی سرشٹ بہت پیدا ہو کر سنساری مایا میں اس طرح لپٹے رہیں کہ جس طرح گڑ میں چینٹا لپٹا رہتا ہے
اور آج سے سب میتھن کر کے دنیا میں پیدا ہو کر اپنے اپنے کرموں کا پھل پاویں گے یہ کہہ کر نارائن جی وہاں سے
انتردھیان ہو گئے اور دچھ اُس لڑکی سے بواہ کر کے گھر آ کر راج کرنے لگا۔

پانچواں ادھیائے

پیدا ہونا دس ہزار لڑکوں کا اُسی استری سے

شکدیو جی نے کہا کہ اے راجا جب دچھ کو اُسی استری سے میتھن کر کے دس ہزار لڑکے پیدا ہوئے تب دچھ نے
سب کا نام ہر جشور رکھ کر اُن سے کہا کہ پہلے تم لوگ پرمیشور کا تپ کر کے پیچھے سے سنتان پیدا کرو یہ بات سنتے ہی
وہ دس ہزار لڑکے پچھم طرف نارائن سر نام تیرتھ پر جا کر جب پرمیشور کا تپ اور دھیان کرنے لگے تب نارد مُن نے دیا کی
راہ سے اُن لوگوں کو بھوساگر پار اُتارنا بچار کر اُن سے کہا کہ تم لوگ جانتے ہو کہ سب سنسار کا پیدا کرنے والا ایک
پُرش ہے اُس کے برابر دوسرا نہیں ہو سکتا اور سب جیوؤں میں اُسی کے تیج کا پرکاش رہتا ہے اس کی شکت سے
سب جیوؤں کو چلنے پھرنے کی سامرتھ ہوتی ہے اور مہا پرلے ہونے پر بھی کیول وہی ابناشی پُرش بنا رہتا ہے تم لوگ
جگت کو کس طرح پیدا کرو گے ابھی تم لڑکے ہو پرتھوی کا انت اور ایک پُرش اور اُس استھان کو جہاں کا گیا ہوا کوئی
نہیں پھرتا تم نے نہیں دیکھا اور بھورنتی استری کو جو نت نئے پُرش کی چاہنا کرتی ہے تم نے نہ جان کر بھچارنی استری
کے پت کو بھی نہیں پہچانا اور ایک ندی میں دونوں طرف دھارا چلتی ہے اُس کو بھی تم نہیں جانتے اور پچیس[۲۵]
چیزوں سے بنا ہوا گھر اور ایک ہنس جو ہے اُس کو بھی تم نے نہیں دیکھا اور چوکھی دھار کے چکر کو بھی تم نہیں جانتے ہو
اس لیے ان سب باتوں کو بچار کر دنیا کو پیدا کرنا اور اپنے باپ کے حکم کو بھی رکھنا[۱۲ تیرہ دم] نارد جی جب یہ گیان پہیلی
کی طرح بتلا کر چلے گئے تب اُن لڑکوں نے آپس میں بیٹھ کر اپنے گیان سے ان سب باتوں کا مطلب یہ بچارا

کہ پرتھوی جیو ہے اور اُس کا انت موکش ہے جب تک ہم اُس کو نہ جان لیں گے تب تک سرشٹ کیا بڑھا دینگے
اور وہ پرش نارائن جی کو سمجھنا چاہیئے اُن کی کرپا اور اُن کے درشن ہوئے بغیر ہم کیا کر سکتے ہیں اور وہ استھان
بیکنٹھ ہے جہاں کا گیا ہوا پھر دُنیا میں پیدا نہیں ہوتا بغیر اُس کے دیکھے ہم سے کیا ہو سکتا ہے اور بھوَ ردنتی
استری بُدھ کو سمجھو بغیر ایک چیت کیے ہم سنساری جیوؤں کو کس طرح پیدا کریں گے اور بھچارنی استری کا پُرش
جیو ہے وہ سنساری مایا میں پھنس گیا ہے اُس کو بدون علحدہ کیے دنیا ہم سے پیدا نہیں ہوگی اور دونوں طرف
بہنے والی ندی مایا کو سمجھنا چاہیئے دیکھو دنیا میں ایک گھر میں ڈھول بجا کر خوشی سے گانا ہوتا ہے اور دوسرے
گھر میں شوک اور بلاپ ہوتا ہے جب تک ہم کو اس مایا کا بھید نہ معلوم ہوگا تب تک ہم سے دنیا پیدا
نہو سکے گی اور پچیس تتوں سے بنا ہوا یہ بدن ہے اِس میں پرمیشور کا پرکاش ہے بغیر دیکھے اور جانے اس پرمیشور
کے ہمارا کیا کچھ نہوگا اور ہنس بید اور شاستر کو سمجھو جس کا بچن بندھ اور موکش کا بتانے والا ہے بغیر اُسکے جانے
ہم دُنیا کو پیدا نہیں کر سکتے اور چوکھی دھار کا چکر موت کو جاننا چاہیئے جو سب جگت کا ناش کرتی ہے بغیر اُسکے
جانے ہم کو دنیا کے بڑھانے کی سامرتھ نہو گی ان سب باتوں کو بچار کر اُنھوں نے دنیا کا پیدا کرنا اچھا نہیں جانا
جب گیان مل جانے سے انتہکرن اُنکا شُدھ ہو گیا تب وہ لوگ پھر کر اپنے گھر نہیں آئے پرم ہنس ہو کر جیون مکت
ہو گئے جب بہت دن گزر جانے پر بھی وہ پھر کر نہیں آئے تب دچھ نے جانا کہ نارد مُن نے گیان سکھلا کر اُن کو
برکت کر دیا ہے ایسا بچار کر دچھ نے ہزار بیٹے اور اُسی استری سے پیدا کرکے سَبل نام رکھ کر اُن سے کہا کہ
تم لوگ پہلے پرمیشور کا تپ کرکے پیچھے سے سنتان پیدا کرو جب وہ لوگ بھی اُسی جگہ جہاں اُن کے بھائی گئے
تھے جا کر پہونچے تب نارد مُن نے وہاں آکر اُن کو ایسا گیان بتلایا کہ وہ بھی سنساری مایا چھوڑ کر پرم ہنس ہو گئے
یہ حال سُن کر دچھ غصّہ میں آکر کہنے لگا کہ دیکھو ہمارے گیارہ ہزار لڑکوں کو نارد مُن نے گیان سکھلا کر برکت کر دیا
دنیا میں آدمی کس طرح بڑھیں گے دچھ اسی غصّہ میں بیٹھا تھا کہ نارد جی اُسی وقت بین بجاتے ہرگُن گاتے
ہوئے وہاں آئے اُن کو دیکھتے ہی دچھ نے بنا ڈنڈوت کیے ہوئے کہا اے نارد مُن تم نے ہمارے اگیان
بالکوں کو بہکا کر برکت کر دیا مجھ کو بہکاؤ تو میں جانوں کہ تم بڑے گیانی ہو پرمیشور کے پارکھدوں میں ہو کر تم کو ہمارے
ساتھ دشمنی کرنا نہ چاہیئے تم کیول جتی اور ست بادی ہو دھرم اور بید شاستر کو نہیں جانتے آدمی کو دیورن اور
رکھ رن اور پتر رن سے اُرن ہونا ضرور چاہیئے میرے لڑکے ابھی تک اُن تینوں رن سے نہیں چھوٹے تم نے
اُن کو کس واسطے گیان سکھلا کر برکت کر دیا کیا تم استری اور پتر وغیرہ گرہستھ آشرم میں رہنا اچھا نہیں جانتے ہو
جو گرہستھ آدمی شاستر کے موافق اپنا کرم دھرم رکھے وہ ضرور جوگی اور پرم ہنس کی گت کو پہونچتا ہے تم نے بید
اور شاستر کا دھرم بُرا جانا اس لیے میں پرمیشور سے چاہتا ہوں کہ تم دو گھڑی سے زیادہ ایک جگہ نہ رہو اور جو رہو
تو تمھارا سر دُکھے دچھ نے ایسا شاپ نارد جی کو دیا اور نارد جی کو بھی شاپ دینے کی سامرتھ تھی پر اُنھوں نے
دچھ کو ہر بھگت جان کر کچھ شاپ اُس کو نہیں دیا اور خوشی سے وہاں سے چلے گئے تب دچھ نے برہما جی سے

جاکر کہا کہ نارد مُن تمھارا بیٹا ہمارے بیٹوں کو گیان سکھلا کر برکت کر دیتا ہے دنیا کی پیدائش کس طرح بڑھےگی برھماجی نے یہ سُن کر کہا کہ تم لڑکیاں پیدا کرو اُن کو گھر میں رہنے سے نارد گیان اُپدیش نہ کر سکیں گے اور استری کو جلدی گیان نہیں ہوتا ہے وہ اپنے مطلب کو اچھا جانتی ہیں اُن سے دنیا کے جیو بہت پیدا ہوں گے۔

چھٹھواں ادھیاے

پیدا کرنا دچھ کا ساٹھ لڑکیاں اُسی استری سے

شکدیوجی نے کہا کہ اے راجا دچھ نے برھماجی کی آگیا سے اسی اسکی نام استری سے ساٹھ لڑکیاں پیدا کیں اُن میں دس لڑکیاں دُھرم کو اور ستائیس چندرما کو اور سترہ کشپ کو اور دو بھُوت کو اور دو انگرا رکھیشور کو اور دو کرشاشو پرجاپت کو بواہ دیں اُنھیں سب لڑکیوں سے بہت جیو دیوتا اور آدمی اور دیت اور دانو اور رِکش اور پنچھی پیدا ہوئے اب ہم اُن سب لڑکیوں اور سنتان کے تھوڑے سے نام کہتے ہیں سُنو کہ دھرم کی دسوں استریوں کے نام بھان لمبا ککوب جامی بشوا ساد ھیا مرت دتی بسو مُھورتا اور سنکلپا تھا بھان کا بیٹا رکھبھ اُن سے اندرسین۔ لمبا کا بیٹا مدیت اُن سے میگھ ککوب کا بیٹا سنکٹ اُن سے کیٹ ہو کیکیست سے کلک دیو پیدا ہوئے جامی کا بیٹا سُورگ اُن سے نندرپ جنما۔ بشوا کا بیٹا بشودیوا۔ سادھیا کا بیٹا سادھ گن اُن سے ارتھ سدھ ہوا۔ مُرتوتی کے بیٹے اندر اور اُپیندر ہوئے بسُ کے آٹھ بسُ دیوتا ہوئے۔ مُھورتا کے دیوتا۔ سنکلپ کا بیٹا سنکلپ اُس سے کام نام بیٹا پیدا ہوا۔ سُورُوپا نام بھُوت کی ایک استری سے گرُڑے سے اور رُدر پیدا ہوئے اُن میں گیارہ رُدر لکھا ہیں ریوت اُج بھیم بام آدگر برکھا کپ اَجے پاد اہر بدھنیہ بہہ روپ مہان۔ انگرا کی سُدھا نام استری سے پترلوگ پیدا ہوئے۔ کرشاشو پرجاپت کی اُرچ نام استری سے دھومرکیت نام لڑکا ہوا۔ چندرما کی استریوں کے نام اشونی بھرنی کرتکا۔ روہنی مرگسرا آردرا پنربس پکھ اشلیکھا مگھا پوربا پھالگنی اُترا پھالگنی ہست چترا سواتی بشاکھا انرادھا جیشٹھا مول پورباکھاڑھ اُتراکھاڑھ سرون دھنشٹھا شت بھکھ پوربا بھادرپد اُترا بھادرپد ریوتی یہ ستائیس نچھتر ہیں۔ دچھ کے شاپ دینے سے چندرما کے چھئی روگ ہو گیا تھا اس لیے اُن سے سنتان نہیں ہوئی راجہ پرچھیت نے اتنی کتھا سُن کر پوچھا کہ دچھ نے چندرما اپنے داماد کو کس واسطے شاپ دے کر لڑکیوں کے بنش کی ہان کی سو کہیے شکدیوجی نے کہا کہ ایک سمے کرتکا نے اپنے باپ سے جاکر کہا کہ چندرما ہم کو نہیں چاہتا ہے اور ہماری بہن روہنی کو بہت پیار کرتا ہے یہ بات سنتے ہی دچھ نے چندرما کو شاپ دیا کہ چندرما کو چھئی کا روگ ہو جائے اُسی سبب سے چندرما ہزار برس تک سمدر میں پڑا رہا جب چندرما نے دچھ کی بہت استُت کی تب دچھ نے خوش ہو کر آشیرباد دیا کہ یہ روگ تیرا چھوٹ کر پندرہ دن تک کلا تیری بڑھا کرے اور پندرہ دن تک گھٹا کرے اسی سبب سے چندرما کی کلا گھٹتی بڑھتی ہے۔ اور کشپ کی بنتا نام استری سے گرُڑ اور اُرن اور کدرُو سے سانپ وغیرہ اور تنگی سے پنچھی وغیرہ

اور رجا منی سے ٹیٹری وغیرہ اور نیمی سے جل کے جیو اور سرما سے سگتے وغیرہ پانچ ناخن والے جیو اور تامر سے گدھ اور باز وغیرہ اور کرودھ بتا سے بچھو وغیرہ اور منی سے اپسرا اور الا سے درخت وغیرہ اور سُرسا سے راچھس وغیرہ اور ارشٹا سے گندھرب وغیرہ اور کاشٹا سے گھوڑے وغیرہ سب کھر والے پشُو اور دُن سے دانو وغیرہ اور دِت سے ہرنیہ کشیپ اور ہرنیاکش دیت اور ادِت سے سورج اور توشٹا آدک دیوتا پیدا ہوئے اور سوائے ان استریوں کے دو استری اُن کی اور پلوما اور کالکا نام تھیں پُلوما سے پلُوما دک راچھس اور کالکا سے کالے کانے دیتوں نے جنم پایا اور بیپر چِتّی دانو کے سنگھکا نام استری سے راہ نام دیت پیدا ہوا جس راہُ کا سر نارائن جی نے سُدرشن چکر سے کاٹ ڈالا تھا اور سورج سے شرادھ دیو اور دھرم راج دو لڑکے اور جمنا نام لڑکی سبرنا استری سے جو بشوکرما کی بیٹی تھی پیدا ہوئی اور جب وہی سبرنا نام استری اپنی چھایا مایا روپی چھوڑ کر چلی گئی اور آپ گھوڑی کی صورت بن گئی تب سورج کے اُس چھایا کے پیٹ سے سنیچر اور سابرن مَنُ دو لڑکے اور پیدا ہوئے اور جب سورج نے اپنی سبرنا استری گھوڑی کی صورت سے جاکر بھوگ کیا تب اُس سے اشونی کمار پیدا ہوئے اور توشٹا دیو کا بیاہ جیا نام کنیا دیت کی بیٹی سے ہوا تھا سو اُس سے ایک بیٹی اور بشو نام بیٹا پیدا ہوا جس بشو کو اندر وغیرہ دیوتاؤں نے برہسپت کے روٹھ جانے سے اپنا پُروہت بنایا تھا اتنی کتھا سُن کر راجا پریچھت نے پوچھا کہ اے مہاراج سبرنا اپنی چھایا چھوڑ کر کس طرح چلی گئی تھی اس کا حال کہیے شکدیو جی نے کہا کہ اے راجا سبرنا اپنے پت سورج دیوتا کا تیج نہیں سہہ سکتی تھی اسلیے اُس نے اپنی چھایا کو منتر کے پرتاپ سے استری بنا کر اُس سے کہا کہ میں اپنے باپ کے گھر جاتی ہوں تو میرے بدلے یہاں رہا کر لیکن یہ بھید میرے پت سے نہ کہنا اُس نے جواب دیا کہ جب تک میرے سر کے بال پکڑ کر سورج دیوتا مجھ کو نہ ماریں گے تب تک میں نہیں کہوں گی جب سبرنا یہ بات مایا روپی استری سے سمجھا کر آپ اپنے باپ کے گھر آئی تب بشوکرما نے کرودھ کر کے کہا کہ تو بنا آگیا اپنے پت کے چلی آئی ہے اس لیے میں تجھ کو نہیں رکھوں گا جب سبرنا نے یہ بات اپنے باپ کی سُنی تب نراش ہو کر کُر چھیتر میں چلی گئی اور گھوڑی کی صورت ہو کر وہاں رہنے لگی اور مایا روپی سبرنا کے سنیچر اور سابرن نام دو لڑکے پیدا ہوئے وہ اپنے بیٹوں سے زیادہ محبت رکھ کر دھرم راج اور شرادھ دیوتا سبرنا کے بیٹوں کو کم چاہتی تھی ایک دن چھایا نے دھرم راج کو لات ماری جب سورج دیوتا نے یہ بات سُن کر چھایا کے سر کے بال پکڑ کر اُس کو مارا تب اُس نے سبرنا کے چلے جانے کا حال کہہ دیا یہ حال سُن کر جب سورج دیوتا سبرنا کو ڈھونڈھتے ہوئے کُرچھیتر میں پہونچے اور گھوڑا بن کر اُس سے بھوگ کرنا چاہا تب سبرنا گھوڑی روپ نے مُنھ اپنا پھیر لیا اس لیے اُنکا بیج گھوڑی کی گردن اور ناک پر گرا گردن کے بال سے اشونی اور ناک سے کمار پیدا ہوئے راجا سبرنا اس طرح اپنی چھایا چھوڑ گئی تھی یہ کتھا سُنکر راجا پریچھت بہت پرسن ہوئے۔

ساتواں ادھیاے

روٹھنا برہسپت پروہت کا اندر آدک دیوتاؤں سے

راجا پریچھت نے اتنی کتھا سُن کر کہا کہ اے مُن ناتھ اندر نے برہسپت کو کس واسطے ناراض کر کے بشوروپ کو اپنا پروہت بنایا تھا اس کا سب حال کہیئے شکدیوجی نے کہا کہ اے راجا ایک دن اندر بڑے غرور سے راج گدی پر بیٹھے تھے اور بہت سے دیوتا رکھیشور گن دھرب کنّر وغیرہ اس سبھا میں موجود تھے اُسوقت برہسپت جی ہاں آئے راجا اندر ہمیشہ آدر کر کے اُن کو اپنی گدی پر بیٹھالتے تھے مگر اُس دن غرور سے اُن کا آدر نہیں کیا اس سے برہسپت جی روٹھ کر اپنے گھر چلے گئے تب اندر نے بڑا سوچ کر کے کہا کہ دیکھو مجھ سے بڑی چوک ہوئی کہ میں نے راج اور دولت کے غرور سے ان کا آدر نہیں کیا جن کے آشیرباد اور کرپا سے مجھ کو یہ سب سُکھ ملا ان کے کرودھ کرنے سے یہ سب جاتا رہے گا اِس لیے ان کے پاس چل کر بنتی کر کے اپنا قصور معاف کرانا چاہیئے جس میں میرا بھلا ہو ایسا بچار کر اندر اُسی وقت اُن کے گھر گئے جب برہسپت جی نے اپنے جوگ بل سے جانا کہ اندر یہاں آتا ہے تب غصہ کے سبب سے ملاقات کرنا اچھا نہ جان کر انتردھیان ہو گئے جب اندر نے برہسپت کو گھر پر نہیں پایا تب وہاں سے اُداس ہو کر پھر آئے جب دیتوں نے یہ حال سُنا تب برکھ پربا دیتوں کے راجا نے شکرجی کے حکم سے اپنی فوج لیکر اندر پُری کو گھیر لیا جب لڑتے وقت دیوتاؤں کو برہسپت جی کے روٹھ جانے کے سبب سے ہار معلوم ہوئی تب اُنھوں نے برھما جی کے پاس جا کر سب حال کہا برھما جی نے کہا کہ تم نے بڑا قصور کیا جو برہسپت اپنے پُروہت کا اپمان کیا اب تمھارا اسی میں بھلا ہے کہ توشٹا براہمن کا بیٹا بشوروپ نام بڑا تپسی اور گیانی ہے اُس کو اپنا پروہت بناؤ تب تمھارے واسطے اچھا ہو گا یہ بات سنتے ہی اندر نے توشٹا کے پاس جا کر ہاتھ جوڑ کر کہا کہ میں آپ کے پاس بھیکھ مانگنے آیا ہوں آپ دیال ہو کر میرے پروہت ہو جیئے اور ایسی تدبیر کیجیے کہ جس میں میرا راج بنا رہے توشٹا نے جواب دیا کہ پروہت ہونے سے تپوبل گھٹ جاتا ہے پر تم بہت بنتی کرتے ہو اس لیے بشوروپ ہمارا بیٹا پروہت ہو کر تمھاری مدد کرے گا تب بشوروپ نے اپنے باپ کے حکم کے موافق پروہت بن کر ایسی تدبیر کی کہ ہر اچھا سے اندر برکھ پربا کو لڑائی میں جیت کر اپنے اندراسن پر بیٹھے

آٹھواں ادھیاے

کہنا شکدیوجی کا ماہاتم اُس کوچ کا جس کے پرتاپ سے اندر نے دیتوں کو جیتا تھا

راجا پریچھت نے اتنی کتھا سُن کر پوچھا کہ اے شکدیو سوامی بشوروپ کی تھوڑی کرپا کرنے سے اندر نے

کس طرح دیتوں کو جیت کر اپنا راج استھر رکھا شکدیوجی نے کہا کہ اے راجا بشوروپ نے ایسا نارائن کوچ اندر
کو سکھلا دیا کہ جس کوچ کا منتر پڑھ کر بدن پر پھونک دینے اور وہ کوچ لکھ کر بازو پر باندھنے سے کسی دشمن کا گھاؤ نہیں
لگتا ہے جس طرح شوربیر اپنے بدن کی حفاظت کے واسطے زرہ اور بکتر پہن لیتے ہیں اُسی طرح کوچ کو سمجھنا چاہیئے
اے پریچھت اندر وہی منتر پڑھ کر اپنے بدن پر پھونک لڑنے کے واسطے چڑھے تھے اُسی کے پرتاپ سے دیتوں کو
جیتا یہ سُن کر راجا پریچھت نے کہا کہ اے مہاراج جس کوچ میں ایسا گُن اور پرتاپ ہے اُس کا حال برنن کیجیئے
شکدیوجی نے کہا کہ اے راجا جب کسی آدمی کو کچھ ڈر ہو تب وہ ہاتھ پانوں دھوکر آچمن کر کے اُتر منھ بیٹھے اور آٹھ اچھر
کے منتر سے انگ نیاس کر کے بارہ اچھر کا منتر پڑھ کر یوں کہے کہ جل میں متس اوتار سے رچھا کر کے پاتال میں باون
اوتار سے رچھک ہو اور جہاں پر قلعہ اور جنگل ہے وہاں پر نرسنگھ اوتار سے رچھا کر کے راہ میں جگیہ بھگوان رچھا کریں
سفر اور پہاڑ میں شری رام چندر جی رچھک ہو کر جوگ مارگ سے دتّاترے جی رچھا کریں دیوتا کے اپرادھ سے سنت کمار جی
رچھک ہو کر پوجا کے گھن میں نارد جی سہایک ہوں بُری راہ سے دھنونتر بید رچھا کر کے اگیان سے بیدبیاس جی
اور ادھرم سے کلنکی بھگوان سہایتا کریں اور بشن گوبند نارائن بلبھدر مدھوسودن ہرکھی کیش پدم ناتھ گوپی ناتھ داموَدر
ایشور پرمیشور جو بھگوان کے نام ہیں وہ آٹھوں پہر سب انگ اور اندریوں کی رچھا کریں اور بیکنٹھ ناتھ کا شنکھ چکر گدا
پدم اور گرُڑ جی انیک بھے سے رچھا کریں یہی کوچ بشوروپ نے اندر کو بتلا کر کہا کہ اے اندر اس نارائن کوچ کو
دھارن کرنے والے آدمی کا سب ڈر چھوٹ جاتا ہے یہی کوچ پڑھ کر گرُڑ جی بیکنٹھ ناتھ کو اپنے اوپر بٹھا کر اُڑتے ہیں
جس کے پرتاپ سے کوئی اُن کو نہیں جیت سکتا ہے ایک سمے کوشک نام براہمن اس کوچ کا ہر روز پڑھنے والا
مرُ نام دیش میں مر گیا ہڈی اُس کی وہاں پڑی تھی ایک دن چتررتھ نام گندھرب کا بمان اُڑتا ہوا چلا جاتا تھا جیسے
بمان کی چھایا اُس ہڈی پر پڑی ویسے ہی وہ بمان اُلٹ گیا جب بال کھلیا رکھیشور کے بتلانے سے اُس گندھرب نے
اُن ہڈیوں کو سرسوتی ندی میں بہا دیا تب اُس کا بمان پھر اُڑنے لگا اے راجا ایسا نارائن کوچ ہم نے تم کو سنایا جو
کوئی اس کوچ کو پڑھا کرے اُس کے سامنے لڑائی میں کوئی نہیں ٹھہر سکتا ۔

نواں ٩ ادھیاے

مارنا اندر کا بشوروپ اپنے پروہت کو

شکدیوجی نے کہا کہ اے راجا بشوروپ کے تین سر تھے اس لیے وہ ایک مُنھ سے سوم بلی لتا کا رس جگیہ
میں نکال کر پیتا تھا اور دوسرے منھ سے شراب پی کر تیسرے منھ سے اناج وغیرہ بھوجن کرتا تھا اندر نے راج پر بیٹھ کر
کچھ دن جانے کے پیچھے بشوروپ سے کہا کہ میں آپ کی دیا سے جگیہ کرنا چاہتا ہوں جب بشوروپ کی آگیا سے
جگیہ شروع ہوئی تب ایک دن کسی دیت نے بشوروپ کے پاس جا کر کہا کہ تمھاری ماتا بھی دیت کی لڑکی ہے

اس سبب سے ہماری بہتری کے واسطے ایک آہت دیتوں کے نام پر بھی جگیہ میں دیا کرتے تو اچھا ہوتا جب بشوروپ کہنا اُس دیت کا مان کر آہُت دیتے وقت دیتوں کا نام بھی دھیرے سے لینے لگا اور اسی سبب سے دیوتاؤں کا تیج جگیہ کرنے سے نہیں بڑھا تب اندر نے یہ حال جانتے ہی غصہ میں ہو کر تینوں سر بشوروپ کے کاٹ ڈالے شراب کے پینے والا سر بھونرا اور سوم بلی پینے والا سر کبوتر اور اناج کھانے والا سر تیتر نام پنچھی دُنیا میں پیدا ہوا اور بشوروپ کے مرتے ہی اندر کی صورت برہم ہتیا کے گھیر لینے سے بدل گئی جب دیوتاؤں کے برس دن تک پرشچرن کرنے پر بھی وہ بڑا پاپ برہم ہتیا کا نہیں چھوٹا تب اندر وغیرہ دیوتاؤں کے بنتی کرنے سے برھما جی نے اُس برہم ہتیا کے چار ٹکڑے کر کے ایک ٹکڑا زمین کو دیا اسی سبب سے زمین کہیں کہیں اُوسر ہوتی ہے وہاں پوجا اور پاٹھ نہ کرنا چاہیئے اور یہ بردان زمین کو دیا کہ جہاں گڑھا ہو کچھ دن میں وہ آپ سے بھر جائے دوسرا ٹکڑا درختوں کو دیا جس سے کوئی درخت گوند اور لاہی لگ کر سُوکھ جاتے ہیں سوائے گوگل کے اور سب گوند اشدھ ہیں اور یہ آشیرباد دیا کہ درخت کاٹ ڈالنے پر بھی جڑ بنی رہنے سے پھر تیار ہو جائے اور تیسرا ٹکڑا استریوں کو دیا اسی سبب سے استری مہینے مہینے رجسولا ہو کر پہلے دن چانڈالی دوسرے دن برہم گھاتنی تیسرے دن دُھوبن کے برابر ہو کر چوتھے دن شُدّھ ہوتی ہے اور یہ بردان استریوں کو دیا کہ ہمیشہ اُن کا کامدیو بنا رہے اس لیے گربھ وتی استری کا بھی من بھوگ کرنے کے واسطے چاہتا ہے اور چوتھا حصہ پانی کو دیا کہ جس سے پانی پر کائی اور بھینا اور بُلّا وغیرہ ہوتا ہے اور پانی کو یہ بردان دیا کہ جس میں پانی کو ڈال دیویں وہ چیز زیادہ ہو جائے اندر چاروں جگہ ہتیا بٹ جانے سے شُدّھ ہو کر اپنا راج کرنے لگے جب توشٹا کو بشوروپ کے مارے جانے کا حال معلوم ہوا تب اُس نے بڑا کرودھ کر کے ایسا منتر پڑھ کر ہوم کیا کہ جس سے ایک پُرش اندر کا مارنے والا پیدا ہوا پر ایشور کی اِچھا سے سرسوتی نے اُس منتر کا مطلب اس طرح پر اُلٹ دیا کہ اندر اُس کا مارنے والا ہو ہوم پُورا ہو چکنے کے بعد اگن کُنڈ سے ایک دیت بڑا بلوان پہاڑ کی طرح کالا رنگ گدا اور کھڑگ ہاتھ میں لیے ہوئے نکلا جتنی دُور ایک تیر جاتا ہے اُتنا بدن اُس دیت کا ہر روز بڑھتا تھا اسی واسطے توشٹا نے اُس کا نام برتراسُر رکھا اور اُس سے کہا کہ اندر نے تیرے بھائی کو مارا ہے تو جا کر اپنے بھائی کا بدلا لے جیسے یہ بات توشٹا کے منھ سے نکلی ویسے ہی برتراسُر نے ایک ساعت میں اندر کے پاس پہونچ کر للکارا اُس کا بھیانک روپ دیکھنے اور للکار سُننے سے سب دیوتا گھبرا گئے جب برتراسُر نے چاہا کہ اندر کو اپنے منھ میں ڈال کر نگل جاؤں تب اندر وغیرہ سب دیوتاؤں نے اُس کے سامنے آ کر اپنے اپنے ہتھیار اُس پر چلائے جب برتراسُر اُن سب کے ہتھیار نگل گیا تب اندر دیوتاؤں سمیت وہاں سے بھاگے اور نارائن جی کی شرن میں جا کر بنے کیا کہ اے دینا ناتھ میں آپ کی شرن آیا ہوں میرا پران اس دیت کے ہاتھ سے بچایئے ہم لوگوں کا کیا کچھ نہیں ہو سکتا جس طرح ساون میں کُتّے کی پوچھ پکڑ کر آدمی گنگا پار نہیں جا سکتا اسی طرح ہمارا بھجن اور اسمرن کرنے سے کوئی بھوساگر پار نہیں اُترتا یہ استُت سنتے ہی پرمیشور دین دیال نے اندر آدک دیوتاؤں کو اپنا بھگت جان کر سولہ ۱۶ بار کھد ساتھ لیے ہوئے چترُبھجی روپ سے اُن کو درشن دیا اندر آدک دیوتاؤں نے بیکنٹھ ناتھ کو

دیکھتے ہی ڈنڈوت کرکے کہا کہ اے مہاراج یہ جو روپ آپ کا ہے اُس کو ہم نمسکار کرتے ہیں بید اور شاستر آپکی
شواس سے پیدا ہوکر آپ کے آد اور انت کو نہیں جان سکتے ہم لوگ نارائن باسدیو روپ کو ڈنڈوت کرتے ہیں
اور جو چرن کمل آپ کا بڑے بڑے جوگی اور پرم ہنسوں کے ہردے میں آٹھوں پہر رہتا ہے اُس چرن کو ہماری
ڈنڈوت قبول ہو اے بھگوان دینا ناتھ سب دیوتا اور آدمی آپ کے بنائے ہوئے ہیں برتراسُر کے مارے جانے کی
کوئی تدبیر کیجئے نہیں تو وہ دیوتا اور رشیوں آدک سب جیوؤں کو مار ڈالے گا ہم لوگ آپ کے داس ہوکر ایسے دُکھی ہیں کہ
برتراسُر کے ڈر کے مارے اچھی طرح نیند نہیں آتی ہے اور اپنے وقت پر سب آپ کی کرپا سے بڑھتے ہیں سو اسطے
دیوتاؤں کو بڑھانا چاہیئے سو برخلاف اُس کے برتراسر بڑھا ہے اس لیے ہم کو دُکھی اور دین جانکر دیال ہوجیئے یہ بات
سُن کر نارائن جی نے کہا کہ اے اندر تم نے اگیانتا سے براہمن کو جو مارا تھا اُسی کا یہ سب پھل ہے برتراسُر کے بدن پر
کوئی ہتھیار نہیں لگ سکتا ہے اس لیے تم ددھیچ رکھیشور کی ہڈی جس نے بہت تپ کیا ہے مانگ کر اس ہڈی کا
بجر بناؤ تب اسکے تپ کے پرتاپ سے وہ بجر برتراسُر کے بدن کو کاٹے گا ایسا کہہ کر بیکنٹھ ناتھ انتردھیان ہوگئے۔

دسواں ادھیاے

جانا اندر ادک دیوتاؤں کا ددھیچ رکھیشور کے پاس ہڈی مانگنے کے واسطے

شکدیو جی نے کہا کہ اے راجا پریکھیت نارائن جی کی یہ بات سنتے ہی راجا اندر سب دیوتاؤں سمیت ددھیچ رکھیشور
کے وہاں گئے اور ڈنڈوت کرکے کہا کہ ہم لوگ آپ کے پاس بھیکھ مانگنے کے واسطے آکر اپنی بھلائی کے واسطے
آپ کے بدن کی ہڈی چاہتے ہیں یہ بات سُنتے ہی رکھیشور نے کہا کہ اے اندر تم اپنے من میں بچار کرو کہ تھوڑا
دُکھ بدن پر پہونچنے سے کیسا دُکھ ہوتا ہے اس لیے تم کو اپنے بدن کے برابر دوسرے کا بدن بھی سمجھنا چاہیئے
جس طرح سب لوگ اپنا بدن پیارا جان کر اُس کو سُکھ دینے اور موٹا کرنے کے واسطے تدبیریں کرتے ہیں اسی طرح
مجھ کو بھی اپنا بدن پیارا ہے تم مجھ کو کس واسطے ایسا دُکھ دینے آئے ہو اندر نے جواب دیا کہ آپ یہ بات سچ
کہتے ہیں لیکن میں نارائن جی کی آگیا سے ہڈی مانگنے کے واسطے آیا ہوں جس طرح ہرا درخت اپنی چھایا اور پھل اور
پھول سے پشو پنچھی وغیرہ سب جیوؤں کو سُکھ دیتا ہے اور کسی کے ڈالی کاٹنے پر بھی دُکھ نہیں مانتا اسی طرح
منیشور اور رکھیشور بھی بدن اپنا پرُاپکار کے واسطے سمجھتے ہیں اُن کا بدن اگر دوسرے کے کام آوے تو
دینے سے انکار نہیں کرتے جب اندر نے ایسا گیان کہہ کر بہت بنتی کی تب رکھیشور نے کہا کہ اے اندر یہ
بدن نارائن جی نے دیا ہے جو وہ آپ آکر ایسا کہتے تو بھی میں اپنی خوشی سے نہ مانتا پر ایسا سمجھ کر تمھارا کہنا
مانتا ہوں کہ یہ بدن ہمیشہ نہیں بنا رہے گا ایک دن ضرور نشٹ ہوجائے گا اس سے کیا بہتر ہے جو تمھارے کام
آوے میں جوگ ابھیاس کرکے پرمیشور کے دھیان میں بیٹھتا ہوں تم ایک گئو کو بُلا کر میرا بدن چٹاؤ جب سب ماس

بدن کا چاٹ کر ہڈی رہ جائے تب اُس ہڈی کو لے کر اپنا کام کرنا لیکن مجھ کو تیرتھ اسنان کرنے کی چاہ ہے تم کہو تو
تیرتھ اسنان کر آؤں تب ہڈی میرے بدن کی لینا دیوتاؤں نے کہا کہ ہم اسی جگہ سب تیرتھوں کا جل لائے دیتے
ہیں آپ اسنان کر لیجئے رکھیشور نے کہا کہ بہت اچھا تب دیوتاؤں نے ساعت بھر میں سب تیرتھوں کا جل وہاں
لا دیا جب رکھیشور اسنان کر کے جوگ ابھیاس سے پران اپنا برھمانڈ میں چڑھا کر پرمیشور کے دھیان میں لگے تب
اندر نے ایک گئو منگا کر نمک لگا کر اُن کا بدن چٹوایا جب اُس گئو نے سب مانس چاٹ لیا اور ہڈی باقی رہ گئی تب
اندر نے وہ ہڈی لے کر بشوکرما کو ہتھیار بنانے کے واسطے دی اتنی کتھا سُنا کر شکدیوجی نے کہا کہ اے راجا دیکھو
ددیچ رکھیشور کو داتا سمجھ کر راجا اندر بھکھاری ہو گیا اسلیے داتا کا نام سب لوگ لیتے ہیں اور سوم اور لالچی کا نام
کوئی نہیں لیتا دینا بہت اچھا ہوتا ہے بشوکرما نے اُس ہڈی کا بجر نام ہتھیار بہت اچھا بنا دیا تب اندر وہ بجر
لیکر برترا سُر سے لڑنے کے واسطے آئے تو وہ دیت اندر کو دیکھ کر بولا کہ یہ تو میرے سامنے سے بھاگ گیا تھا
آج نہ معلوم کس سبب سے پھر لڑنے آیا ہے ایسا بچار کر برترا سُر نے نموچی اور دومُوردھا اور بتر چتی وغیرہ دیتوں کو
اپنے ساتھ لیکر دیوتاؤں سے بڑی بھاری لڑائی کی جب گدا اور تیر اور تلوار اور ترشول اور بھشنڈی وغیرہ سب ہتھیار
دیتوں کے ٹوٹ گئے تب وہ لوگ پہاڑ اور درخت اُکھاڑ کر لڑنے لگے لیکن ایشور کی دیا سے دیوتاؤں نے دیتوں کو
مار کر ہٹا دیا جب برترا سُر کے ساتھی ہار مان کر بھاگے اور دیوتاؤں نے اُن کا پیچھا کیا برترا سُر نے دیتوں کو بھاگتے
دیکھ کر کہا کہ تم لوگ لڑائی سے نہ بھاگو ایک دن ضرور مرنا ہے مَوت کے ہاتھ سے کوئی نہیں بچے گا گھر میں مرنا
اچھا نہیں دو طرح کی مَوت اچھی سمجھنا چاہیئے ایک جوگ ابھیاس کر کے بدن چھوڑنا دوسرے لڑائی میں سنمکھ
مارا جانا اس لیے تم لوگ پھر کر لڑائی کرو بھاگنا اچھا نہیں ہے -

گیارھواں ادھیائے

جُدھ ہونا اندر اور برترا سُر سے

شکدیوجی نے کہا کہ اے راجا برترا سُر کے سمجھانے پر بھی کوئی دیت نہیں پھرا سب بھاگ گئے تب
برترا سُر نے بڑے غصہ سے للکار کر کہا کہ اے اندر بھاگے ہوئے کو مارنا کچھ بہادری نہیں ہوتی پہلے میں نے
سب دیوتاؤں کو جیت کر بھگا دیا تب اب کیا ہوا جو میرے ساتھی بھاگے جاتے ہیں تم سب کھڑے رہو میں اکیلا سب کو
ماروں گا جب سب دیوتا للکار سُن کر ڈر سے زمین پر گر پڑے تب برترا سُر نے سب کو لاتوں سے اس طرح رَوند ڈالا
جس طرح کمل ہاتھی روند ڈالتا ہے اندر نے یہ حال دیوتاؤں کا دیکھ کر جیسے اپنی گدا اُس پر چلائی ویسے ہی
برترا سُر نے وہ گدا چھین کر ایراوت ہاتھی کے سر پر ایسی ماری کہ ہاتھی ساٹھ قدم پیچھے کو ہٹ گیا تب اندر نے
امرت لگا کر زخم اُس کا اچھا کر دیا جب اندر پھر اپنے کو سنبھال کر برترا سُر کے سامنے آئے تب برترا سُر نے کہا

کہ آج بہت اچھا دن ہے جو تو اپنے بھائی اور گرو اور براہمن کا مارنے والا ہتیارا میرے سامنے ہوا اب سے
بدلے آج تجھ کو دیوتاؤں سمیت اپنے ترشول سے مار کر بھوت ناتھ کے نام کی جگیہ کروں گا اب تو میرے سامنے
سے جیتا پھر کر نہیں جا سکتا جو تجھ کو اپنی رانی اور راج پیارا ہو تو میرے سامنے سے بھاگ جائیں اپنے بھائی کا بدلہ
لینے آیا ہوں تیرے مارنے سے مجھ کو دنیا میں کیا نام ہوگا اور جو تو نے مجھ کو مار لیا تو میں تُرنت پرمیشور کے چرنوں کے
پاس پہونچ کر یہاں کے راج سے بڑھ کر وہاں کا سُکھ پاؤں گا جس طرح چڑیا کا بچہ بغیر پر کے اُڑ نہیں سکتا اپنے ماں
باپ کے سہارے پر دانہ پانی پاتا ہے اور دُودھ پینے والا لڑکا اور بچھڑا اپنی ماں کے بھروسے پر رہتا ہے اور پت برتا
استری اپنے سوامی کی چاہ رکھتی ہے اسی طرح شیام سُندر کے چرنوں کا دھیان میں رکھتا ہوں اس لیے مجھ کو اندراسن
لینے اور راج کرنے سے مارے جانے میں بہت خوشی ہے جو لوگ اپنے کو بلوان اور گیانی جانتے ہیں اُن کو مُورکھ
سمجھنا چاہیئے پرمیشور سب باتوں کے مالک ہیں یہ بات کہہ کر برترا سُر ایشور کے چرنوں کا دھیان کرنے لگا اور اندر
اپنی گدا چھن جانے سے بہت شرمندہ ہوئے -

بارھواں ادھیاے

مارا جانا برترا سُر کا بجر سے جو ددھیچ رکھیشور کی ہڈی سے بنا تھا

شکدیو جی نے کہا کہ اے راجا یہ سب گیان کہہ کر برترا سُر نے غصہ سے ترشول اپنا اندر پر چلایا اندر نے اُس کا وار
بچا کر وہی بجر جو ہڈی سے بنا تھا ایسا مارا کہ برترا سُر کی داہنی باہ کٹ کر گر پڑی تب اُس نے بائیں ہاتھ سے پرگھ نام
ہتھیار مار کر وہ بجر اندر کے ہاتھ سے گرا دیا جب اندر ڈر کے مارے وہ بجر زمین پر سے نہیں اُٹھا سکے اور کھڑے رہ گئے
تب برترا سُر نے کہا کہ اے اندر مت ڈر مجھ سے شور بیروں کی طرح لڑائی کر جو میں نے تجھ کو مار لیا تو اندر پُری کا
راج کروں گا اور جو میں تیرے ہاتھ سے مارا گیا تو بیکنٹھ میں جا کر سُکھ پاؤں گا اس لیے میں مرنے سے نہیں ڈر کر دونوں
بات میں خوش ہوں مارنا اور مرنا میرے اور تیرے بس نہیں ہان اور لابھ سنساری جیوؤں کا پرمیشور کی آگیا کے موافق
نٹ کے کھیل کی طرح ہوتا ہے نٹ جس طرح چاہے اُسی طرح کلا بازی کرے تو خوشی سے بجر اُٹھا کر مجھ کو مار جس میں
تُرنت پرمیشور کے چرنوں کے پاس پہونچ جاؤں اندر نے یہ بات سن کر بہت خوشی سے کہا کہ اے برترا سُر تیری بُدھ دھن
دھن ہے جب اندر نے ایسا کہہ کر اُسی بجر سے اُس کا بایاں ہاتھ بھی کاٹ ڈالا تب برترا سُر دو دم کر اندر کو ہاتھی سمیت
نگل گیا لیکن نارائن کوچ کے پرتاپ سے اندر نہیں مرے اور بجر سے کوکھ اُس کی چیر کر باہر نکل آئے اور پرمیشور
کی کرپا سے کچھ دُکھ اندر کو اور ہاتھی کو نہیں پہونچا جب پھر اندر نے اُسی بجر سے سو برس میں گلا کاٹ کر برترا سُر کو
مار ڈالا تب اُس کے بدن سے ایک تیج سا نکل کر بیکنٹھ میں چلا گیا سب دیوتا اُس کے مارے جانے سے خوش ہوئے
لیکن اندر خوش نہیں ہوئے -

تیرھواں ادھیائے

بھاگنا اندر کا برھم ہتیا کے ڈر سے

راجہ پریکھیت نے اتنی کتھا سن کر کہا کہ اے مُن ناتھ اندر ایسے زبردست دشمن کو مار کر کیوں نہیں خوش ہوئے شکدیوجی نے کہا کہ اے راجہ برتراسُر دیت کو توشٹا براہمن نے پیدا کیا تھا اس لیے برتراسُر کے مرتے ہی بڑھا روپ برھم ہتیا نے جس کے منھ سے خون بہتا ہوا اور بدن سے سڑی مچھلی کی طرح بدبو آتی تھی لوہے کا گہنا پہنے ہوئے اندر کے پاس آکر اندر کو نگلنا چاہا تب اندر اُس کے ڈر سے بھاگے اور بڑھا روپ ہتیا نے اندر کا پیچھا کیا جب اندر نے اُس کے ہاتھ سے اپنا بچاؤ نہیں دیکھا تب وہ پورب اور اُتر کے کونے پر مان سرور تالاب میں جاکر کمل تال میں چھپ رہے اور وہ ہتیا بھونرا کی صورت ہو کر اُس پھول کے چاروں طرف گونجنے لگی اِس سبب سے اندر اُس کے ڈر سے باہر نہیں نکل سکتے تھے جب اندر بھوکھ اور پیاس سے بہت دُکھ پانے لگے تب شری لچھمی جی نے اُن کا پالن کیا جب اندر کے چھپ جانے سے اندراسن خالی ہوگیا تب رکھیشوروں نے وہاں کا راج نہکھ کو جو بڑا دھرماتما پرتاپی تھا دینا بچار کر اُس سے کہا کہ ہم لوگ تم کو اندراسن پر بیٹھالنا چاہتے ہیں راجا نے کہا کہ مجھ کو دیولوک میں راج کرنے کی سامرتھ نہیں ہے یہ بات سُن کر رکھیشوروں نے کہا کہ ہم لوگ اپنے تپ اور جپ کا بل تم کو دیں گے تب تم وہاں کا راج کرنے کے لائق ہوجاؤ گے جب رکھیشوروں نے تھوڑا تھوڑا اپنے اپنے تپ کا پھل راجا نہکھ کو دیکر اس کو اندراسن پر بیٹھال دیا تب اُس نے اندرانی پر موہت ہو کر کہلا بھیجا کہ اب میں اندر کی جگہ پر راجا ہوں تو میرے پاس کیوں نہیں آتی یہ بات سنتے ہی اندرانی پت برتا نے جو سوائے اپنے پت کے دوسرے کو نہیں چاہتی تھی نہکھ کے ڈر سے برہسپت گرو کے پاس جاکر کہا کہ اے مہاراج راجا نہکھ آدمی ہو کر مجھ کو بھوگ کرنے کے واسطے بلاتا ہے جس میں میرا پت برتا دھرم بچے وہ تدبیر کیجئے برہسپت جی نے کہا کہ تو راجا نہکھ سے کچھ دن کا وعدہ کر میں اندر کو پھر گدی پر بیٹھالنے کی تدبیر کرتا ہوں اندرانی نے برہسپت کی آگیا سے کچھ دن کا وعدہ کرکے اُس کو خوش کیا اور برہسپت نے اگن کو اندر کا پتہ لگانے کے واسطے بھیجا اگن دیوتا نے برہسپت سے آکر کہا کہ اندر برھم ہتیا کے ڈر سے مان سرور تالاب میں چھپے ہیں جب اندر کا حال معلوم ہونے تک میعاد کے دن پورے ہوگئے اور نہکھ کا آدمی اندرانی کو بلانے گیا تب اُس نے برہسپت جی کی آگیا سے راجا سے کہلا بھیجا کہ آدمی سو جگیہ راجسو سے اور اشومیدھ کرنے سے اندر ہوتا ہے تم بغیر جگیہ کیئے ہوئے دیولوک کا راج کرتے ہو اس لیے تم سکھپال میں بیٹھ کر براہمنوں کے کندھے پر میرے یہاں آؤ تب میں تمہارے پاس رہوں گی راجا نے کام کے بس ہو کر کچھ پاپ اور پُن کا بچار نہیں کیا اور بہت سے رکھیشور اور براہمنوں کو زبردستی سے اپنے سکھپال میں لگا کر اندرانی کے مکان پر چلا۔ براہمنوں نے کبھی بوجھا اُٹھایا نہ تھا اس لیے جلدی نہیں چل سکتے تھے جب راجا نے کام کے نشے میں اندھے ہو کر رکھیشوروں کو پاؤں سے ٹھوکر مار کر کہا کہ جلدی جلدی چلو تب رکھیشوروں نے

اُس کا ادھرم دیکھ کر راجا کو شاپ دیا کہ تو سانپ ہو جا یہ بات اُن کے منہ سے نکلتے ہی وہ سانپ ہو کر زمین پر گر پڑا اور
اندرانی کا پت برتا دھرم پرمیشور نے بچا لیا تب برہسپت جی نے مان سرو ور تالاب پر جا کر کہا کہ اے اندر تم کمل تال سے
باہر آؤ اندر نے ڈنڈوت کر کے کہا کہ اے مہاراج میں برھم ہتیا کے ڈر سے باہر نہیں آسکتا یہ بات سن کر برہسپت نے
کہا کہ تو مت ڈر اشومیدھ جگیہ کرنے سے جگیہ پُرش سب طرح کے پاپ چھڑا دیتے ہیں میں ابھی جگیہ کرا کے تیرا پاپ
چھڑا دوں گا جب اندر نے برہسپت جی کی آگیا سے تالاب سے نکل کر اشومیدھ جگیہ کیا تب وہ برھم ہتیا چھوٹنے سے
پھر دیبیہ روپ ہو کر دیولوک کا راج کرنے لگے ۔

چودھواں ادھیاے

کہنا شکدیوجی کا برترا سُر کے پورب جنم کی کتھا

راجا پرکھیت نے اتنی کتھا سُن کر پوچھا کہ اے شکدیو سوامی سادھ اور بیشنو البتہ پرمیشور کے بھگت ہوتے ہیں
اور برترا سُر تو دیت تھا اور توشٹا براہمن کے غصے سے پیدا ہوا تھا لڑائی میں مرتے وقت اُس کو کس طرح ایسا گیان ہوا
تھا کہ سب سُکھ اور دُکھ نارائن جی کی اِچھا سے ہوتا ہے شکدیوجی نے کہا کہ اے راجا جس سبب سے برترا سُر کو اتنے
گیان پیدا ہوا وہ حال سُنو کہ اگلے جنم میں برترا سُر چترکیتُ نام ساتوں دیپ کا راجا تھا دھرم اور پرجا پالن کے ساتھ
راج کرتا تھا اور سب چھوٹے بڑے اُس کے راج میں اپنے دھرم اور کرم سے رہ کر خوش تھے لیکن راجا کے کروڑ استری
ہونے پر بھی کوئی لڑکا نہ تھا اس سے وہ آٹھوں پہر سوچ میں رہتا تھا ایک دن انگرا رکھیشور اپنی خوشی سے راج مندر پر
آئے اور راجا نے بڑے آدرسنمان سے بٹھا کر اُن کی پوجا کی جب رکھیشور نے راجا کو اُداس دیکھ کر پوچھا کہ تم اتنے
بڑے دھرماتما اور پرتاپی ہو کر ملین روپ کیوں دکھلائی دیتے ہو تب راجا نے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ اے مہاراج آپ کے
آشیرباد سے سب سُکھ مجھ کو ہے لیکن اولاد نہ ہونے سے دُکھی رہتا ہوں جس طرح بھوکھے اور پیاسے آدمی کے بدن میں
چندن وغیرہ لگاؤ تو خوشبو سونگھنے سے اُس کی بھوکھ اور پیاس نہیں جاتی اس طرح بغیر اولاد کے یہ ساتوں دیپ کا
راج اور سُکھ مجھ اچھا نہیں لگتا جیسے آپ دیال ہو کر یہاں آئے ہیں ویسے ہی یہ سوچ میرا دُور کیجئے یہ بات سُن کر
رکھیشور نے کہا کہ اے راجا تمھاری قسمت میں اولاد نہیں لکھی ہے تم کس واسطے اتنا سُوچ کرتے ہو ہم تمھارے
بھوساگر پار اُترنے کی تدبیر بتلائے دیتے ہیں تم پرمیشور کا بھجن کرو جس میں تمھاری مُکت ہو راجا نے کہا کہ اے مہاراج
مجھ کو بغیر اولاد کے گیان اور دھیان کچھ اچھا نہیں لگتا انگرا رکھیشور نے راجا کو بہت ہوس لڑکے کی دیکھ کر کہا کہ
اے راجا جو تم ایسی ہٹھ کرتے ہو تو تمھارے ایک لڑکا ہوگا اُس کے ہونے سے تم کو پہلے بڑی خوشی اور پیچھے سے
رنج ہوگا راجا نے کہا کہ اے مہاراج پہلے ایک مرتبہ بیٹے کا سُکھ دکھلا دیجئے پھر جو جا ہے وہ ہو یہ بات سنکر انگرا رکھیشور
نے لڑکا ہونے کے واسطے راجا سے جگیہ کرائی اور پُورن آہُت اگن کنڈ میں ڈال کر جو کچھ ساکلیہ بچی وہ پرساد راجا کو

دے کر کہا کہ اس کو تو اپنی ایک رانی کو کھلا دے جیسے راجا نے وہ ساکلیہ اپنی بڑی رانی کرت وتی نام کو کھلا دیا ویسے ہر اچھا سے رانی کے گربھ رہ کر دسویں مہینے بیٹا پیدا ہوا راجا نے بڑی خوشی سے چھا رب گئو بدھ کے ساتھ براہمنوں کو دان دیں اور سب منگلا مکھی چھوٹے بڑے کو منھ مانگی دولت دے کر اس طرح خوش کیا کہ جس طرح ساون بھادوں میں پانی برس کر خلقت کو خوش کر دیتا ہے اور راجا چترکیتُ کو اُس لڑکے سے اتنی محبت ہوئی کہ جس کے پیار میں راجا بڑی رانی کے محل میں دن رات لڑکے کے پاس رہنے لگا جب دوسری رانیوں نے دیکھا کہ راجا لڑکے کی محبت سے آٹھوں پہر ہماری سوت کے پاس رہتا ہے اور ہم لوگوں کو آنکھ اُٹھا کر بھی نہیں دیکھتا اور اُس کے قابو میں رہ کر ہم کو اپنی لونڈی کے برابر بھی نہیں سمجھتا تب سوتیا ڈاہ سے سب رانیوں نے آپس میں یہ صلاح کی کہ اس لڑکے کو مار ڈالو تو راجا ہم لوگوں کو بھی پیار کرنے لگے ایسا بچار کر راجا کی کسی رانی نے اُس لڑکے کو ایک دن اکیلا پا کر زہر کھلا دیا جس سے وہ لڑکا مر گیا جب کرت وتی رانی اُس کو سوتا ہوا جان کر جگانے کو آئی تب اُس کو مرا دیکھ کر بہت بلاپ کرنے لگی جب راجا نے یہ حال سُنا تب روتا پیٹتا ہوا وہاں جا کر زمین پر گر پڑا اور بارہ پہر تک ایسا بیہوش رہا کہ جس کو اپنے بدن کی خبر نہ رہی جب راجکمار کا مرنا اور راجا کے بیہوش ہونے کا حال سُن کر شہر میں ہا ہا کار مچ گیا تب سب چھوٹے اور بڑے روتے ہوئے راج مندر پر آئے اُس لڑکے کے مرنے کا سوچ جیسا راجا اور بڑی رانی اور داس اور داسی اور نگر باسیوں کو ہوا ویسا برنن نہیں ہو سکتا اتنی کتھا سُنا کر شکدیو جی نے کہا کہ اے راجا استری اپنے کُل اور پت کا بھلا نہ چاہ کر اپنے ہی شریر کا سکھ چاہتی ہے اس لیے گیانی آدمی کو استری کی بات پر بشواس اور بھروسا کرنا اور اُس کے قابو میں ہو جانا اچھا نہیں ہے -

پندرھواں[۱۵] ادھیاے

آنا نارد جی اور انگرا آدرکھیشوروں کا راجا کے مکان پر

شکدیو جی نے کہا کہ اے راجا جب چترکیتُ کے بیہوش ہونے کا حال چاروں طرف پھیلا تب نارد مُن اور انگرا وغیرہ رکھیشور یہ سُن کر راجا کو سمجھانے آئے اُنھوں نے چترکیتُ کو اُٹھا کر کہا کہ اے راجا تو کس واسطے اتنا دُکھ کرتا ہے وہ لڑکا تجھ سے کیا کام رکھتا تھا یہ سب سنساری جیو اپنے پہلے جنم کا بدلا لینے کے واسطے دنیا میں آ کر جمع ہوتے ہیں جب اُس پھل کا بدلا مل کر انت سمے آن پہونچا تب پھر وہ لوگ علیحدہ ہو جاتے ہیں - اس لیے مرنے کا سوچ نہ رکھ کر سب باتوں کو پچھلے جنم کے سنسار سے جاننا چاہیے اور سنسار سپنے کے برابر ہے جس طرح آدمی کو سپنے میں بہت طرح کی چیزیں دکھلائی دے کر جاگنے پر کچھ نہیں ملتی ہیں تب وہ جانتا ہے کہ یہ سب سپنے کی بات جھوٹی تھی اسی طرح جب تک دنیا میں آدمی کو گیان نہیں ہوتا تب تک وہ اگیان روپی نیند میں بیہوش رہتا ہے تم اس بات کو سمجھ کر سوچ اپنا چھوڑ دو اُس وقت راجا لڑکے کے غم میں ایسا ڈوبا ہوا تھا کہ رکھیشور کو نہیں پہچان کر اُن لوگوں سے پوچھا

کہ تم لوگ کون ہو تب انگرا رکھیشور نے نارد مُن وغیرہ رکھیشوروں کا نام بتلا کر راجا سے کہا کہ میں وہی انگرا رکھیشور ہوں جس نے تیرے یہاں لڑکا پیدا ہونے کی تدبیر کر کے پہلے تجھ سے کہدیا تھا کہ بیٹا پیدا ہونے میں تجھ کو خوشی اور رنج دونوں ہوں گے اب تو اپنے من کو دھیرج دے کر میری بات کو سچ مان کہ سب ہان اور لابھ پرمیشور کی اچھا سے ہوتی ہے اُس میں کوئی تِل بھر بھی گھٹا بڑھا نہیں سکتا اِس لیے تو ہر چرنوں میں دھیان لگا کر اپنی مکت کی تدبیر کر اور اس جگت کی جھوٹی مایا کو چھوڑ دے جس میں تیرا بھلا ہو اور نارد جی نے بھی اسی طرح بہت گیان سمجھا کر کہا کہ اے راجا ہم تجھ کو ایک منتر بتلائے دیتے ہیں اُس کو تو سات دن تک جپنے سے شیش بھگوان کا درشن پاوے گا -

سولھواں ادھیاے

گیان پانا راجا چترکیت کا نارد مُن کے اُپدیش سے

شکدیو جی نے کہا کہ اے پرکھیت راجا چترکیت اپنی بڑی رانی سمیت اُس لڑکے کے سوچ میں ایسا بیاکل تھا کہ رکھیشوروں کے سمجھانے پر بھی اُس کا سوچ نہیں مٹا جب اُس نے آنکھ کھول کر انگرا اور نارد مُن کو پہچانا تب اُن کا چرن اپنے آنسوؤں سے دھو کر کہا کہ اے مہاراج ایک مرتبہ کسی طرح اُس لڑکے کو جلا دیجئے تو مجھ کو دھیرج ہو یہ بات سُنتے ہی نارد مُن نے اپنے جوگ بل سے اُس لڑکے کے جیو آتما کو بُلا کر آکاش میں کھڑا کر دیا اور راجا اور رانی کے سامنے اُس سے کہا کہ تم بدن میں آ کر ماں باپ کا سوچ دور کر کے اُن کو سُکھ دیو اور ساتوں دیپ کا راج کرو تب وہ جیو آتما چترکیت کو گالی دے کر بولا کہ یہ میرے کس جنم کے ماں باپ ہیں اور میں کون جنم کا بیٹا ہوں جگت کا بیوہار ہمیشہ سے یوں ہی چلا آتا ہے جس طرح آدمی روپیہ اور اشرفی کو ہاتھ میں رہنے سے اپنا جانتا ہے لیکن وہ کسی کا نہیں ہو جاتا اِس طرح جیو آتما بھی چوراسی لاکھ جون میں پھرتا ہے اور کسی کا نہیں ہوتا اِس لیے میرا اور اُن کا کچھ ناتا نہ سمجھنا چاہیئے پہلے جنم میں ہم اور چترکیت دونوں آدمی راجا ہو کر آپس میں لڑتے تھے جب میں اپنی فوج کٹ جانے سے بھاگ کر پھر بھنڈ نام جنگل میں جا کر چھپا تب اُس نے وہاں جا کر میرا سر کاٹ لیا تھا اُسی سبب سے میں نے اس جنم میں بیٹا ہو کر اُس کو دُکھ دیا اور چترکیت کی یہ سب رانیاں پچھلے جنم میں کروڑ چینٹیاں ہو کر ایک ماند میں رہتی تھیں میں نے داتون کرتے وقت اُس بل میں پانی ڈال دیا تو وہ سب مر گئیں اس سبب سے اُنھوں نے آپس میں صلاح کر کے اِس جنم میں مجھ کو زہر دے کر اپنا بدلا لیا اسی طرح سب جیو دنیا میں پیدا ہو کر ایک دوسرے سے بدلا لیتے ہیں ایسا کہہ کر وہ جیو آتما چلا گیا اور یہ بات اُس سے سُنتے ہی جب راجا اور رانی کا سب سوچ مٹ گیا تب اُنھوں نے کہا کہ آدمی کا جنم پا کر اچھا کرم کرنا چاہیئے یہ لڑکا میرا دشمن تھا اب مجھ کو اُس کے مرنے کا کچھ سوچ نہیں ہے اور راجا کی دوسری رانی جس نے اُس کو زہر دیا تھا یہ حال دیکھ بہت پچھتائی اور نارد جی اور انگرا رکھیشور سے پوچھ کر شاستر کے موافق پراسچت کیا اور راجا چترکیت اُسی وقت راج گھر چھوڑ کر جنگل میں چلا گیا جس طرح ہاتھی چہلے کا پھنسا ہوا نکل جاتا ہے

جب راجا جمنا کنارے جاکر نارد جی کا بتلایا ہوا منتر جپنے لگا اور اس منتر کے پرتاپ سے ساتویں دن شیش جی نے اُس کو درشن دیا اور راجا نے شیش جی کو ڈنڈوت کرکے بدھ سے اُن کی پوجا اور استُت کی تب شیش بھگوان نے خوش ہوکر چترکیت کو اُسی بدن سے بدیادھروں کا راجا بنا کر یہ بردان دیا کہ تجھ کو ہمیشہ ہر چرنوں کی بھکت بنی رہے اور ایک دبیہ بمان ساعت بھر میں سب جگہ پہونچنے والا اس کو دے کر شیش جی انتردھیان ہوگئے اور چترکیتُ بدیادھروں کا راجا ہوکر اپنی استریوں سمیت بمان پر بیٹھ کر سیر کیا کرتا تھا -

سترھواں ادھیاے

شاپ دینا پاربتی جی کا راجا چترکیتُ کو

شکدیو جی نے کہا کہ اے پرکھیت ایک دن راجا چترکیت اپنی استریوں سمیت بمان پر بیٹھ کر سیر کرنے کو نکلا تو کیلاس پر جہاں شری مہادیو جی شری پاربتی جی کو جانگھ پر بیٹھالے ہوے بھرگ آدک رکھیشوروں کو گیان سکھلاتے تھے جا پہونچا اور اُن دونوں کو نمسکار کرکے ہنس کر کہنے لگا کہ دیکھو انھوں نے تپسی اور برہم گیانی اور جگت گرو ہونے پر بھی ایسی شرم چھوڑدی کہ بشی آدمیوں کی طرح استری کو سبھا میں جانگھ پر بیٹھالے ہیں سنساری جیو بھی اپنی استری کو اکیلے میں لے کر بیٹھتے ہیں ایسی بات سننے پر بھی مہادیو جی ہنس کر چپ ہو رہے لیکن پاربتی جی اُس کو ہنستے دیکھ کر اور یہ بات سُن کر کرودھ کرکے بولیں کہ ہم ایسے بے شرموں کا سمجھانے والا یہ بدیادھر پیدا ہوا ہے جن کو برہما جی اور سنت کمار جی اور شکدیو جی بھی اُپدیش نہیں کر سکتے اُن کو یہ نارد کا منتر سُن کر غرور سے گیان بتلاتا ہے ایسے مورکھ کو نارائن جی کی سیوا میں نہ رہنا چاہیئے یہ کہہ کر پاربتی جی نے چترکیت سے کہا کہ اے بیٹا اب تم کچھ دن دیت جون میں جنم لے کر اس ہنسنے کا پھل بھوگو یہ بات سُنتے ہی چترکیت نے اس شاپ کو اپنے سر پر چڑھالیا اور بمان پر سے اُتر کر پاربتی جی کو ڈنڈوت کرکے کہا کہ اے ماتا تمھارا شاپ میں نے خوشی سے قبول کیا پرمیشور کی اِچھا اسی طرح یہ تھی دنیا میں آدمی سُکھ اور دُکھ دونوں پاتا ہے اس لیے میں شاپ اور بردان اور سُورگ اور نرک دونوں دکھ برابر جانتا ہوں مجھ کو ایسی سامرتھ نہیں ہے کہ شری مہادیو جی سوامی کو گیان سکھلاؤں میں نے اس واسطے اتنا کہا کہ جس میں دنیا کے لوگ یہ حال سُن کر ایسے بے شرم نہو جائیں چترکیت یہ کہہ کر ہونا اس شاپ کا ہر اِچھا سے جانکر خوشی سے چلا گیا تب مہادیو جی سوامی نے کہا کہ اے پاربتی جی تم نے پرمیشور کے بھکتوں کا ماہا تم اور سو بھاؤ دیکھا کہ اتنا بڑا شاپ سُن کر بھی دُکھی نہ ہوے مجھ کو ہر بھکتوں کے برابر کوئی دوسرا پیارا نہیں لگتا اتنی کتھا سُنا کر شکدیو جی نے کہا کہ اے راجا وہی چترکیتُ پاربتی جی کے شاپ سے برترا سُر دیت ہوا اس واسطے پرمیشور نے اس کو اپنا بھکت جان کر مرتے وقت گیان دیا تھا وہ راجہ جس کا بدن چھوڑ کر بکینٹھ میں جاکر پرمیشور کی سیوا کرنے لگا اے راجا یہ کتھا چترکیت کی جو کوئی کہے یا سُنے وہ بھوساگر پار اُتر جاتا ہے -

اٹھارھواں ادھیائے

کہنا شکدیوجی کا کتھا سوِتا دیوتا وغیرہ کی

شکدیوجی نے کہا کہ اے پرکھیت اب میں سوتا دیوتا آدک کے سنتان کی کتھا کہتا ہوں سُنو کہ سوِتا دیوتا کے برشنی نام استری سے اگن ہوتر وغیرہ تین بیٹے اور ساوتری آدک تین لڑکیاں اور بھگ دیوتا کے سدھی نام استری سے دو لڑکے اور ایک لڑکی اور دھاتا دیوتا کے یہاں ارگادک چار بیٹی اور پورناس آدک چار بیٹے اور اگن دیوتا کے کرتکا نام استری سے برہکھر آدک بیٹے اور برنُ دیوتا کے چرسنی نام استری سے بالمیک آدک رکھیشور دو لڑکے پیدا ہوئے اور میترابرن دیوتا کا بیج اُربشی اپسرا کو دیکھ کر گر پڑا سُو وہ بیج گھڑے میں رکھنے سے اگست اور بششٹھ جی پیدا ہوئے اور اندر کی پُلوکا نام استری سے جینت آدک تین لڑکے اور باون بھگوان کی کیرت نام استری سے بھگ نام لڑکا اور کشپ کی دت نام استری سے ہرنیاکشپ اور ہرنیاکش دو لڑکے اور ہرنیکشپ کی مادھوی نام استری سے سنکھا نام لڑکی اور سنگھلاد اور پرہلاد اور اہلاد چار سنتان پیدا ہوئے وہ لڑکی بپرچتی دیت کو بیاہی گئی جس سے راہُ پیدا ہوا سنگھلاد کا بیٹا پنچ جن ہوا اور پرہلاد کا بیٹا باتاپی دانو ہوا جس کو اگست جی نے مارا اور اہلاد کے تھکھا سُر اور باشکل دو بیٹے ہوکر پرہلاد سے بروچن پیدا ہوا بروچن کی دیوی نام استری سے راجا بل ہوکر اُس سے بانا سُر آدک سو بیٹے ہوے اور کشپ کی دِت استری سے مرت گن نام اُنچاس لڑکے پیدا ہوئے جو اندر کے برابر دیوتا ہوگئے اتنی کتھا سُن کر راجا پرکھیت نے پوچھا کہ اے مہاراج دت کے بیٹے دیت لوگ کس طرح دیوتا ہوگئے یہ ہمن کہیئے شکدیوجی نے کہا کہ اے راجا جب پرمیشور نے باراہ اور نرسنگھ اوتار لیکر ہرنیکشپ اور ہرنیاکش دت کے دونوں لڑکوں کو مارڈالا تب دت نے بہت اُداس ہوکر کہا کہ دیکھو میرے دونوں لڑکے اندر نے مرواڈالے اب میں ایسی تدبیر کروں جس میں اندر کا مارنے والا بیٹا میرے پیدا ہو اسی چاہ سے دِت اپنے مالک کی سیوا پریم سے کرنے لگی ایک دن کشپ جی نے خوش ہوکر اُس سے پوچھا کہ اے دت میں تجھ سے بہت خوش ہوں تجھ کو جو چاہنا ہو وہ بردان مانگ لے تب دت ہاتھ جوڑکر بولی کہ اے مہاراج جو تم خوش ہوکر مجھے بردان دینے کے واسطے کہتے ہو تو مجھ کو ایک بیٹا ایسا دیجئے جو اندر کو مار کر ہمیشہ زندہ رہے یہ بات سُنتے ہی کشپ جی نے اُداس ہوکر من میں بچارا کہ دیکھو میں بردان دے چکا ہوں اب کیا کروں اندر پرمیشور کا بھکت ہے اُس کا پران لینا نہ چاہیئے اور میری بات بھی جھوٹی نہیں ہوسکتی اس طرح بہت سوچ کرکے کشپ جی نے کہا اے دِت تو اگھن مہینے کا برت کر تو تیرے ایسا بیٹا پیدا ہو یہ سُن کر دِت نے کہا کہ اے مہاراج مجھ کو اس کی بدھ بتلادیجئے میں یہ برت کروں گی تب کشپ جی نے کہا کہ اے دِت اگھن مہینے میں شکل پچھ سے اس برت کو شروع کرے اور ہر روز برہم چرج رہے اور اس برت میں دن کو سونا اور ننگے سر اسنان کرنا اور نیچ ذات سے بولنا اور سر کے بال کھلے رکھنا جھوٹ بولنا منع ہے

اور آٹھوں پہر شدھ رہے اور کبھی نارائن اور ساوتری استریوں کی پوجا نت بدھ پوربک برس دن تک کرنا اور برت رکھنا اُچت ہے تو بھی ایسا برت کرے تو تیرے ایسا بیٹا پیدا ہو جو اندر کو مار کر امر رہے لیکن جو نارائن جی نہ چاہیں گے تو تیرے برت میں بگھن ہو جائے گا یہ بات سُنتے ہی دِت بہت خوش ہو کر اُسی طرح برت رکھنے لگی اندر نے یہ حال سُنتے ہی بہت ڈر مان کر من میں کہا کہ اب میرے مرنے کا سنجوگ ہوا کسی طرح نہیں بچ سکتا ایسا بچار کر اندر براہمن کا روپ بن کر جس جگہ دِت یہ برت کرتی تھی وہاں پر چلا گیا اور دن رات اُس کی سیوا کرنے لگا تب دِت اُس کی سیوا سے خوش رہنے لگی لیکن جیوں جیوں برت پورے ہونے کے دن نزدیک آتے جاتے تھے تیوں تیوں اندر بہت سوچ کرتا تھا جب اُس برت پورے ہونے میں چار پانچ دن باقی رہ گئے تب پرمیشور کی اِچھا سے ایک دن سر کے بال کھلے چھوڑ کر جوٹھے منہ سو گئی یہ دونوں بات برت میں اشدھ جان کر اندر اپنا چھوٹا روپ بنا کر بجر لیے ہوئے دِت کے پیٹ میں گھس گیا اور وہاں جا کر گربھ میں جو لڑکا تھا اُس کو سات ٹکڑے کر ڈالا تب وہ ساتوں ٹکڑے رونے لگے پھر اندر نے ایک ایک کے سات ٹکڑے کیے لیکن نارائن جی کی اِچھا سے کوئی بھی نہیں مرا اور اُن ساتوں کے اُنچاس لڑکے ہو کر بولے کہ اے اندر تم ہم کو مت مارو ہم تمھاری مدد کریں گے یہ حال دیکھ کر اندر اُن لڑکوں سے بولا کہ اے بھائی مت ڈرو تم مُرت ہوا نام ہو کر میرے ساتھ رہو گے پھر اندر اُنچاس لڑکوں سمیت گربھ کی راہ سے باہر نکل کر اندر روپ ہو گیا جب دِت نے جاگ کر اندر کو اُنچاس لڑکوں سمیت کھڑے ہوئے دیکھا تب اُس سے پوچھا کہ اے اندر میں نے ایک لڑکا پیدا ہونے کے واسطے سنکلپ کیا تھا اُنچاس لڑکے کس طرح پیدا ہوئے یہ بات سُن کر اندر ڈرتا اور کانپتا ہوا بولا کہ اے ماتا جب میں نے تم کو جوٹھے منہ اور کھلے بال سو جانے سے برت میں اشدھ دیکھا تب اپنا پران بچانے کے واسطے تمھارے بالک کو مارنا بچار کر کے پیٹ میں گھس گیا اور میں نے اپنے بجر سے اُس بالک کے اُنچاس ٹکڑے کیے لیکن تمھارے برت اور پوجا کے پرتاپ سے وہ اُنچاسوں امر ہو کر جیتے رہے سو میں اب اِن لڑکوں کے ساتھ تمھارے گربھ سے نکلا اس سبب سے یہ سب میرے بھائی ہو کر اندر پُری میں میرے ساتھ رہیں گے یہ بات سُن کر دِت بہت خوش ہو کر بولی کہ اے اندر تو نے براہمن روپ رکھ کر میری بڑی سیوا کی اس لیے اب مجھ کو تیرے مرنے کی اِچھا نہیں ہے اور یہ لوگ بھائی کی طرح تیرے ساتھ رہ کر وقت پر کام آویں گے جب یہ بات سُن کر اندر کو اپنے مرنے کا ڈر چھوٹ گیا تب وہ بڑی خوشی سے دِت کو شاشٹانگ ڈنڈوت کر کے اُنچاسوں لڑکوں سمیت اندر لوک میں جا کر راج کرنے لگا اے راجا اس طرح دِت کے بیٹے دیوتا ہو گئے تھے یہ کتھا سُن کر راجا پرکھشت بہت خوش ہوا۔

انیسواں [19] ادھیائے

کہنا شکدیو جی کا بدھ اُس برت کی

راجا پرکھشت نے اتنی کتھا سُن کر پوچھا کہ اے مہاراج جس برت میں ایسا پرتاپ ہے اُسکی بدھ بتلائیے

شکدیوجی بولے کہ اے راجا جو استری اس برت کو رکھا چاہے وہ اپنے سوامی سے آگیا لیکر اگھن بدی اماوس کو
نہاکر پہلے مُرت دیوتا کی کتھا سُنے پھر شوکر کی کھودی ہوئی مٹی بدن میں مَل کر اسنان کرے اور اگھن سُدی پروا سے برت
رکھنا شروع کرکے برہم چرج رہے اور شاستر کے موافق ہر روز لچھمی نارائن جی کی پوجا کرنے کے پیچھے ہاتھ جوڑ کر منتر سے
اُن کی پھر ساوتری استری کو پوج کر کھیر کی آہُت اگن میں دیوے اور پہلے براہمن کو کھیر کھلا کر پیچھے آپ وہی کھیر جو
آہُت دینے سے بچ جاوے کھالیوے اس طرح برس دن تک ہر روز برابر برت اور پوجا کرکے کاتک شکل
پورنماسی کو بدھ پُوربک اُدیاپن اُس کا کرے اور براہمن اور کنگالوں کو ایسا بھوجن کراوے کہ کوئی خالی نہ پھر جائے
اور اُدیاپن کرنے والے اچارج کو سجیا دان اور روپیہ وغیرہ دے کر خوش کرے برت کرنے والی استری دیوتا کے برابر
بیٹا پاکر ساوتری رہتی ہے اور سنسار میں اپنا منورتھ پاکر مرنے کے بعد مُکت پاتی ہے اتنی کتھا سُنا کر شکدیوجی بولے کہ
اے راجا ہم نے پنسون पुंसवन نام برت اور مرتوں کے جنم کی کتھا سُنائی یہ ماہاتم برت کا سُن کر راجا پریچھت
بہت خوش ہوئے ۔

اسکندھ ساتواں

مارنا نرسنگھ بھگوان کا ہرنیہ کشپ کو

دوہا	لکھوں کتھا پرہلاد کی جاکی بھگت اپار	داکی رچھا کے لیے بھئے نرہر اوتار

پہلا ادھیاے

کہنا شکدیوجی کا کتھا جے اور بجے کی

راجا پریچھت اتنی کتھا سُن کر بولے کہ اے شکدیو سوامی پرمیشور کے نزدیک تو دیت اور دیوتا دونوں برابر ہیں
پھر کس واسطے نارائن جی دیوتاؤں کی سہایتا کرکے دیتوں کو مارتے ہیں اس بات کا مجھ کو نرگن کے گنوں میں سندیہ ہے
سو آپ چھڑا دیجئے جس طرح کسی کے دو بیٹے ہوں تو وہ دونوں پر برابر پریت رکھتا ہے اسی طرح دیوتا اور دیت پرمیشور
کی اچھا سے پیدا ہوکر دونوں برابر ہیں کس سبب سے نارائن جی دیوتاؤں پر دیا رکھ کر دیتوں کا آدر نہیں کرتے یہ بات
سُن کر شکدیوجی بولے کہ اے راجا تم نے یہ اچھی بات بھگوان کی بھگت بڑھانے والی پوچھی ہے جو کتھا میں نے
نارد مُن آدک رکھیشوروں سے سُنی تھی وہ تم سے کہتا ہوں سُنو کہ پرمیشور نرگن روپ کو سب سے نیارا سمجھنا چاہیئے اُنکی
مایا سے ستوگن رجوگن تموگن یہ تین گن پرگٹ ہوئے اس لیے ستوگن کی باری میں دیوتاؤں کو بڑھاتے ہیں اور رجوگن
کی باری میں دیتوں کا پرتاپ بڑھاتے ہیں اور تموگن کی باری میں آدمیوں کا بھاگ اُدے ہوتا ہے ایک سمے راجا یدھشٹھر
نے ششپال کی مُکت راجسو جگیہ میں دیکھ کر نارد جی سے پوچھا کہ اے مہاراج جس ششپال نے شری کرشن جی ترلوکی ناتھ کو

ورہجن کہا اُس کی زبان کے سو ٹکڑے ہونا چاہیئے تھا سو اُس نے مکت پائی یہ بات بڑے آشچرج کی ہے تب
نارد مُن بولے کہ اے راجا پرمیشور سب کو برابر جانتے ہیں جو آدمی من اپنا کام کرودھ لوبھ موہ کسی طرح سے اُن میں
لگاوے وہ انھیں کا روپ اس طرح ہو جاتا ہے جس طرح بھرنگی نام کیڑے کو دیکھ کر دوسرا کیڑا بھی اُسی کا روپ ہو جاتا
ہے دیکھو گوپیوں نے نارائن جی کو اپنا پت جان کر پریت کی اور ششپال اور راون آدک نے دشمن جانا اور جدُبنسیوں
نے بھائی بندھ اور جدھشٹھر آدک پانڈوؤں نے ناتے دار اور ہم لوگوں نے ایشور جان کر اُن میں چت لگایا اور اُن کی
کرپا سے سب کرتارتھ ہو گئے ایک ششپال کی مکت ہونے میں کیا آشچرج ہے اور یہ دونوں ششپال اور دنت بکر تمہاری
مَوسی کے بیٹے جے اور بجے نام دوارپال ک ہیں براہمن کے شاپ سے اُنھوں نے بیکنٹھ سے گر کر دیت جون میں جنم
پایا اور تینوں جنموں میں پرمیشور سے دشمنی رکھنے میں نارائن جی کے ہاتھ سے مارے جا کر اب تیسرے جنم میں مکت ہوئے
یہ سُن کر راجا جدھشٹھر بولے کہ اے مُن ناتھ بیکنٹھ میں رہنے والوں کا بدن اور پران سنساری آدمیوں کی طرح نہو کر اُن کا
چیتن روپ ہوتا ہے اور بیکنٹھ باشی پاپ نہیں کرتے پھر اُنھوں نے بنا اپرادھ کیے کس واسطے دیت کا تن پایا اور
ہرنیہ کشپ دیت کے گھر پرہلاد ایسا پرم بھگت کس طرح پیدا ہوا اس کا حال کہیئے نارد مُن بولے کہ اے راجا ایک دن
سنکادک پرمیشور کا درشن کرنے کے واسطے بیکنٹھ میں جاتے تھے تو جے اور بجے نے پرمیشور کی آگیا کے موافق اُن کو
بھیتر جانے نہیں دیا اور پانچ پانچ برس کے لڑکے جان کر اپمان کیا تب اُنھوں نے کرودھ کر کے جے بجے کو شاپ دیکر
کہا کہ ہم لوگ نارائن جی کا درشن کرنے آئے تھے سو تمہارے روک دینے سے تین چھن درشن ملنے میں ہرج ہوا اسلیے
تم دونوں یہاں کے رہنے کے قابل نہیں ہو بیکنٹھ سے گر کر دیت کی جون میں جنم لیو تیسرے جنم میں اُدھار ہو کر پھر
بیکنٹھ میں آؤ گے سوائے جدھشٹھر وہی دونوں بھائی شاپ کے مارے ہرنیاکش اور ہرنیہ کشپ نام دیت دِتے سے
پیدا ہوئے ہرنیاکش نے جوان ہو کر ایسا بچار کیا کہ دیوتا لوگ پرتھوی پر جگیہ اور ہوم ہونے سے اپنا بھاگ پاکر بلوان
ہوتے ہیں سو میں پرتھوی اُٹھا کر پاتال میں لے جاؤں تب کس طرح کوئی جگیہ کرے گا جگیہ کا بھاگ نہ پانے سے
سب دیوتا بھوجن بنا دُبلے ہو کر مر جائیں گے جب ہرنیاکش یہ بچار کر پرتھوی کو پاتال میں لے گیا تب نارائن جی
برہما جی کے بنے کرنے سے باراہ اوتار لے کر پاتال میں چلے گئے اور ہرنیاکش کو مار کر پرتھوی کو لاکر پھر جیوں کی تیوں
استھر کر دیا اور نرسنگھ اوتار لیکر پرہلاد بھگت کا پران بچانے کے واسطے ہرنیہ کشپ کو مارا جب اُن دونوں نے وہ
تن چھوڑ کر بشوشروا विश्रवा مُن کے گھر کیکسی نام استری سے جنم پایا اور راون اور کمبھ کرن کہلائے تب نارائن جی
نے شری رامچندر جی اور لچھمن جی کا اوتار لے کر اُن کو مارا اب اُنھوں نے چھتری برن ہو کر تیسرا جنم تمہاری مَوسی کے
گھر لیا ہے اُسی بیر ودھ سے ششپال کرودھ روپ ہو کر پرمیشور کا بھجن کرتا تھا اب شری کرشن جی نے سُدرشن چکر سے
مار کر اُس کو مکت کر دیا سو وہ دونوں بھائی ششپال اور دنت بکر شری شیام سُندر کے ہاتھ سے مارے جا کر بیکنٹھ میں
اپنی جگہ پر پہونچے اتنی کتھا سُن کر راجا جدھشٹھر نے نارد مُن سے پوچھا کہ اے مہاراج پرہلاد ایسے پرم بھگت اور گُن وان سے
ہرنیہ کشپ نے کس واسطے دشمنی کر کے اُنکو دُکھ دیا کہ جس سبب سے وہ مارا گیا اور پرہلاد ایسے پرم بھگت دیت کُل میں کس طرح پیدا ہوئے یہ بتلائیے۔

دوسرا ادھیاے

کہنا نارد جی کا کتھا ہرنیہ کشپ کی

نارد جی یدھشٹھر کی بات سُن کر بولے کہ اے راجا جب ہرنیاکش دیت باراہ جی کے ہاتھ سے مارا گیا تب ہرنیہ کشپ کرودھ کر کے اپنے ساتھ کے دیتوں سے بولا کہ اے بپرچتی اور شت باہو آدک میرا بچن سُنو کہ دیوتاؤں نے جو ہم سے چھوٹے ہیں بشن بھگوان کو پھسلا کر میرے بھائی ہرنیاکش کو مروا ڈالا نارائن جی لڑکوں کی طرح بڑے اگیانی ہیں جو کوئی اُن کی بنتی کرتا ہے اُسی کی سہایتا کرتے ہیں اس لیے میں ابھی ہرنیاکش کے نام پر پانی نہ دے کر بشن بھگوان کو اپنے ترشول سے ماروں گا اور اُنھیں کے خون سے اپنے بھائی کو تلانجلی دوں گا دُربل دیوتاؤں کو کیا ماروں جب بینا اُن جی اتنے بڑے بھاری دشمن کو جو سب دیوتاؤں کی جڑ ہیں ماروں گا تب سب دیوتا بغیر مارے آپ مرجائیں گے اس سے تم لوگ اس جڑ اُکھاڑنے کی یہ تدبیر کرو کہ جس جگہ براہمن اور کھیشوروں کو جگیہ اور ہوم کرتے دیکھو تو جگیہ اُنکی بگاڑ ڈالو اور جہاں گئو اور براہمن کو پاؤ مار ڈالو اور دنیا میں کسی کو جگیہ اور تپ اور جپ اور ہر بھجن کرنے مت دو یہ بات سنتے ہی دیت لوگ سب جگہ ڈھونڈھ ڈھونڈھ کر گئو اور براہمن اور کھیشوروں کو مارنے لگے جب ہرنیاکش کی ماتا اور استری اور بیٹوں نے اُس کے مرنے کا بہت سوچ کیا تب ہرنیہ کشپ نے اس طرح اُن کو سمجھایا کہ میرا بھائی دشمن کے سامنے لڑائی میں مارا گیا اس لیے تم کو اُس کا سوچ نہ کرنا چاہیے جیو کبھی نہیں مرتا اور شریر کسی کا سدا بنا نہیں رہتا اس لیے مرنے کا سوچ اگیان آدمی کرتے ہیں اس کا ایک اتہاس کہتا ہوں سُنو کہ اُتر دیش میں سُجگ نام ایک راجا رہتا تھا جب وہ بھی اسی طرح لڑائی میں مارا گیا تب اُس کی رانیوں نے مارے موہ کے لوتھ کے پاس بیٹھ کر ایسا بلاپ کیا کہ سورج ڈوبنے پر بھی لوتھ اُس کی نہیں جلائی تب جمراج جی پانچ برس کے بالک بن کر وہاں آئے اور راجا کے ذات بھائیوں اور رانیوں کو سمجھا کر کہا کہ بڑا اچنبھا ہے جو تم لوگ گیانی ہو کر اتنا دکھ کرتے ہو سنسار کی گت دیکھو جہاں سے جیو آیا تھا وہاں چلا گیا اور تم لوگ بھی ضرور اُسی جگہ جاؤ گے پھر رونا تمھارا بیکار ہے جس کے واسطے تم روتے ہو وہ بدن جیوں کا تیوں یہاں پڑا ہے اور جو اس کایا میں بولنے اور کھانے پینے والا سامرتھی پرش تھا اُسکو تم نے کبھی آنکھ سے نہیں دیکھا پھر کیوں سوچ کرتے ہو سب جیوؤں کی رچھا پراربدھ کے آدھین سمجھنا چاہیے دیکھو میں پانچ برس کا لڑکا اکیلا جنگل میں پھرتا ہوں بے موت آئے نہیں مرتا اور میرے ماں اور باپ نے مجھے چھوڑ دیا اس لیے مجھ کو کسی کی پریت نہیں ہے جس نے گربھ میں میرا پالن کیا تھا وہی اب بھی رچھا کرے گا جس طرح درخت لگانے والا اپنے درخت کو سینچ کر اس کی رچھا کرتا ہے اور درخت اپنی رچھا آپ نہیں کر سکتا اسی طرح جی سب جیوؤں کا پالن اور رچھا کرتے ہیں جو تم لوگ ایسا کہو کہ راجا جو لڑائی میں نہ جاتا تو کیوں مرتا سو یہ بات یقین کر کے جانو کہ جب موت آتی ہے تب آدمی لوہے کے قلعہ میں بند رکھنے سے بھی نہیں بچتا جس طرح گھر کچھ دن پیچھے پھر گر پڑتا ہے

اسی طرح شریر کا دھرم بنتا اور بگڑتا ہو کر سدا استھر نہیں رہتا اور جیو سدا امر رہ کر آکاش کے برابر رہتا ہے جس طرح دس۱۰ برتن پانی سے بھر کر دھوپ میں رکھ دیو تب سورج کی چھایا پڑنے سے دوسرے سورج دکھلائی دیتے ہیں اور جب وہ برتن توڑ ڈالو تب پھر وہ پرکاش سورج میں مل جانے سے اُس برتن میں دیکھ نہیں پڑتا جس طرح اُس برتن کے ٹوٹ جانے سے سورج کا ناش نہیں ہوتا اسی طرح اس جیو کو بھی سمجھو جیسے آگ لکڑی میں دکھلائی نہیں دیتی اسی طرح یہ جیو بولتا پُرش بدن میں رہ کر دکھلائی نہیں دیتا جب تک وہ جیو آتما بدن میں تھا تب تک را جا جیتا رہا اب تم جتنا چاہو اُتنا رو کر اپنا پران بھی دے ڈالو لیکن اُس سے بھینٹ نہیں ہو سکتی کرموں کے پھل سے وہ جیو نہ معلوم کہاں چلا گیا جو تم روتے روتے مرجاؤ تو اَکال مرت ہو کر نرک میں دُکھ بھوگنا پڑے گا جیسے کُرنگ कुरंग پنچھی بچوں کے موہ سے جال میں پھنس کر خراب ہوا تھا وہی گت تمھاری بھی ہوگی جب ایسا گیان سُن کر رانیوں کا سوچ مِٹا تب اُنھوں نے لوتھ کو جلایا اور جمراج جی بالک روپ وہاں سے انتردھیان ہوگئے سو تم لوگ بھی یہی گیان سمجھ کر ہرنیاکش کے مرنے کا سوچ مت کرو یہ بات ہرنیہ کشپ سے سُن کر دت ہرنیاکش کی ماتا اور رُودھابھان रुधाभान استری اور شکُن शकुन وغیرہ اُس کے بیٹوں نے دھیرج دھرا -

تیسرا ادھیاے

تپ کرنا ہرنیہ کشپ کا مندراچل پربت پر جاکر

نارد جی بولے کہ اے یُدھشٹھر جب ہرنیہ کشپ کے سمجھانے سے اُس کا شوک کم ہوا تب دت نے کہا کہ اے بیٹا نارائن جی نے دیوتاؤں کی مدد کے لیے تیرے بھائی کو مارا ہے سو تو بھی دیوتاؤں کو مار کر اپنے بھائی کا بدلا لے ہرنیہ کشپ بولا کہ اے ماتا ہرنیاکش کو پرمیشور نے مارا تھا اس لیے میں اُن کو مار کر اپنے بھائی کا بدلا لوں گا لیکن میں نے یہ اُپاے سوچا ہے کہ پہلے برھما جی کا تپ کر کے اُن سے ایسا بردان لوں کہ جس سے میں کبھی نہ مروں تب نارائن جی کا سامنا کر کے اُن کو ماروں یہ کہہ کر ہرنیہ کشپ اپنی ماتا سے بدا ہوا اور مندراچل پربت پر جا کر تپ کرنے لگا۔

جب اُس نے سو برس تک ہاتھ اُٹھائے اور ایک پانوں کے انگوٹھے سے کھڑا رہ کر برھما جی کا تپ کیا اور تپ کرتے وقت بدن اپنا نہیں ہلا کر سورج بھگوان کو دیکھتا رہا تب اُس کے سب بدن پر مٹی جمع ہو جانے اور گھاس اُگنے سے سانپ اور بچھو نے اپنا بِل بنا لیا اور تپ کے پرتاپ سے اُس کا تیج ایسا بڑھا کہ ندی اور پہاڑ اور سمندر جلنے لگے جب دیوتاؤں کو اُس کی جوالا پہونچی تب اُنھوں نے برھما جی کے پاس جا کر کہا کہ اے مہاراج ہرنیہ کشپ کے تپوبل سے ہم کو بہت دُکھ ہوتا ہے سو آپ جا کر اُس کو بردان دے کر تپ کرنا اُس کا چھُڑا دیجئے نہیں تو ہرنیہ کشپ آپ کے پیدا کیے ہوئے جیوؤں کو اپنے تیج سے جلا کر دوسری سرشٹ بنایا چاہتا ہے یہ بات دیوتاؤں کی سنتے ہی برھما جی بھرگ آدک رکھیشوروں کو اپنے ساتھ لے کر ہرنیہ کشپ کے پاس گئے اور اُس کا تپ دیکھ کر برھما جی نے کہا کہ

اے کشیپ نندن تو نے بڑا بھاری تپ کر کے مجھ کو بہت خوش کیا ایسا دوسرے سے نہیں ہو سکتا جو سو برس تک
بنا ان جل کیے جیتا رہے اب تجھ کو جس بردان کی اچھا ہو وہ مانگ یہ کہہ کر جیسے برہما جی نے اپنے کمنڈل کا جل
اس پر چھڑک دیا ویسے اس کے بدن کا مانس جو دیمک لگنے سے کیول ہڈی رہ گئی تھی جیوں کا تیوں بلوان اور موٹا ہو گیا
اور سونے کی طرح چمکنے لگا تب ہرنیہ کشیپ نے ڈنڈوت اور استت کر کے برہما جی سے ہاتھ جوڑ کر بنے کیا کہ اے مہاراج
تم جگت گرو ہو کر سب جڑ اور چیتن کی اتپت کرتے ہو تم جگیوں کا بدھان اور دھرموں کی رچھا کرنے والے نرگن روپ ہو
یہ سوروپ اپنا کیول جگت کی رچنا کرنے کے واسطے دھارن کرتے ہو جو آپ دیال ہو کر مجھ کو بردان دینے کے واسطے کہتے ہیں
تو مجھ کو ایسا بردان دیجیے جس میں آپ کا کیا ہوا کوئی جیو جڑ چیتن دیوتا دیت منکھ آدک مجھے نہ مار سکے اور میں
نہ دن کو مروں نہ رات کو اور نہ پرتھوی پر مروں اور نہ آکاش میں مروں اور کوئی ہتھیار مجھے نہ کاٹ سکے اور لڑائی میں
کوئی میرا سامنا نہ کر سکے اور جوگ اور تپ کرنے سے جو سدھ ہوتے ہیں وہ سدھتا مجھ کو ہو جائے اور میں دیوتا اور
دیت اور منکھ آدک سب جیووں کا راجا ہو کر میرے جوگ اور تپ کی سامرتھ کبھی نہ گھٹے ۔

چوتھا ادھیاے

بردان دینا برہما جی کا ہرنیہ کشپ کو

نارد جی بولے کہ اے یدھشٹھر برہما جی نے ہرنیہ کشپ کی بات سن کر بچارا کہ اس ادھرمی کو ایسا بردان دینا
نہ چاہیئے اور جو میں نہیں دیتا ہوں تو وہ تپ کرنا نہ چھوڑے گا اس لیے بردان دیتا ہوں پھر نارائن جی کی دیا سے
یہ مارا جائے گا ایسا بچار کر برہما جی نے کہا کہ اے ہرنیہ کشپ تو نے بہت کٹھن بردان مانگا لیکن میں نے تیرے
تپ کے پرتاپ سے یہ بردان تجھ کو دیا اب تو ساتوں دیپ کا راجا ہوگا یہ کہہ کر برہما جی اپنے لوک چلے گئے اور
ہرنیہ کشپ بہت خوش ہو کر اپنی ماتا کے پاس آیا اور بردان پانے کا حال اس سے کہہ کر بولا کہ اب میں سب دیوتاؤں کو
مار کر تینوں لوک کا راج کروں گا دت یہ بردان پانے کا حال سن کر بہت خوش ہوئی اور ہرنیہ کشپ اپنی بھجا کے بل
سے سب دیوتا دیت گندھرب سدھ چارن کنر رکھیشور تپسی بھوت پریت پشاچ پرجاپت منی اور ساتوں دیپ کے
راجوں کو جیت کر تینوں لوک کا راج کرنے لگا جب اس کو یہ اچھا ہوئی کہ کوئی شور بیر ملے تو اس سے لڑوں تب
سب دیوتا اس کے ڈر سے بھاگے اور برہما جی کے پاس جا کر کہا کہ اے مہاراج ہرنیہ کشپ نے سب راج دیولوک کا
چھین لیا تس پر بھی ہمارے پران کا گاہک ہے اب ہم لوگ کیا کریں برہما جی نے جواب دیا کہ ان دنوں دیتوں کی
دشا اچھی ہے اور تمھارے دن کھوٹے آئے ہیں اس لیے تم لوگ کسی پہاڑ کی کھوہ میں چھپ کر ہر چرنوں کا دھیان
اور اسمرن کرو جب تمھارے دن اچھے آویں گے تب وہ اپنی کرنی کو پہونچ کر پھر تمھارا راج ہوگا یہ بات سن کر دیوتا لوگ
کسی پہاڑ کی کھوہ میں جا کر چھپ رہے اور اپنے دن کاٹ کر پرمیشور کا دھیان کرنے لگے جب وہاں رہنے سے دیوتا لوگ

بہت دُکھی ہوئے تب چھیر سمدر کے کنارے جاکر بہت عاجزی سے نارائن جی کی استت کی اُس سمے یہ آکاش بانی ہوئی
کہ ہرنیہ کشپ دھرم اور بید اور تم سے برودھ کر چکا جب پرہلاد میرے بھگت کو دُکھ بہت دے گا تب میں اُس کو ماروں گا
یہ بات سُن کر دیوتا لوگ پھر اُسی کھوہ میں آکر ہر بھجن کرنے لگے اور ہرنیہ کشپ آپ اندراسن پر بیٹھ کر اندر پُری اور سُرگ وغیرہ کا
سُکھ بھوگتا تھا اور اندر کی اپسرا اپنا ناچ اُس کو دکھلا کر گندھرب لوگ گانا سُناتے تھے اور رکھیشور اور تپسی لوگ اُسکے
بس میں ہوکر زمین اور سمدر اور پہاڑ اور درخت وغیرہ سے بہت طرح کے رتن اور پھل اور پھول ہرنیہ کشپ کو بھینٹ دیتے
تھے اُس کے پرتاپ اور ڈر سے بارھوں مہینے درخت وغیرہ میں پھل اور پھول لگے رہتے تھے اور گھی اور دودھ کی ندیاں
بہتی تھیں اور ہرنیہ کشپ اپنی مایا سے برُن اور کبیر وغیرہ دسوں دگپال کا روپ رکھ کر شراب پی کر اپسراؤں سے بھوگ
اور بلاس کرتا تھا اور رکھیشور اور مُن اور گئو اور براہمن اس کے ہاتھ سے بہت دُکھ پاتے تھے جب اسی طرح ہرنیہ کشپ
کچھ دن گزرے تب چار بیٹے اُس کے پیدا ہوئے اُن میں تین لڑکے دیتوں کا کام کرتے تھے اور چوتھا لڑکا پرہلاد نام سب سے
چھوٹا اپنا سوبھاؤ اور چلن دیوتاؤں کی طرح رکھ کر آٹھوں پہر سنت اور مہاتماؤں کی سیوا اور ہر بھجن میں رہتا تھا اور سب
جیوؤں میں پرمیشور کا چمتکار برابر جان کر کسی جیو کو دُکھ نہیں دیتا تھا اور اندری جیت اور ست بادی ہو کر چھوٹوں کو بیٹوں کے
برابر اور بڑوں کو باپ اور ایشور کے برابر جانتا تھا اور لڑکوں کے ساتھ نہیں کھیلتا تھا ست سنگ میں بہت پریت
رکھتا تھا اس لیے مہاتما لوگ اُس کی بڑائی کرتے تھے ایسے لڑکے سے ہرنیہ کشپ کو برودھ ہوگیا اتنی کتھا سُنکر
جُدھشٹر نے پوچھا کہ اے مُن ناتھ پوت کپوت ہوتے ہیں تو بھی ماں باپ اپنے بیٹے کا بُرا نہیں چاہتے
اس بپریت کا کارن بتلائیے ۔

برخلاف ۱۲

پانچواں ادھیائے

بیٹھالنا ہرنیہ کشپ کا پرہلاد جی کو پڑھنے کے واسطے

نارد جی نے کہا کہ اے راجا جُدھشٹر شکراچارج کے بیٹے سنڈا सण्ड اور مرک मर्क نام براہمن ہرنیہ کشپ
وغیرہ دیتوں کے لڑکوں کو پڑھایا کرتے تھے جب پرہلاد جی پانچ برس کے ہوئے تب ہرنیہ کشپ نے اُن کو سنڈا اور
مرک کو سونپ کر کہا کہ ہم نے تمھارے باپ سے پڑھا تھا پرہلاد کو تم ہمارا دھرم سکھاؤ جب پرہلاد جی وہاں اور لڑکوں کے
ساتھ پڑھنے بیٹھے تب سنڈا اور مرک نے ہرنیہ کشپ کی آگیا کے موافق پرہلاد جی سے کہا کہ تو ہرنیہ کشپ کا نام جپا کر
جب پرہلاد جی نے گرو کے سمجھانے اور ڈانٹنے پر سوائے لینے نام رام اور نارائن اور بشن بھگوان کے ہرنیہ کشپ کا
نام منھ سے نہیں لیا تب گرو نے اُس کے باپ کے پاس جاکر سب حال کہہ دیا اس لیے ہرنیہ کشپ نے ایک دن
پرہلاد جی کو اپنی گود میں بٹھا کر پوچھا کہ اے بیٹا جو تم نے اپنے گرو سے آج تک پڑھا وہ ہم کو سناؤ پرہلاد جی بولے
کہ اے پتا میں نے سوائے رام نام کے جپ کا بھجن اور چرچا آٹھوں پہر کرنا چاہیے اور کچھ نہیں پڑھا ہے میری جان میں

سادھوا ور مہاتماؤں کا ست سنگ اچھا ہے اور میں پرمیشور کی نودھا بھگت اچھی طرح جانتا ہوں اور نودھا بھگت اس کو کہتے ہیں کہ شرون یعنی پرمیشور کی کتھا سننا کیرتن یعنی پرمیشور کے گن اور جس گانا۔ اسمرن یعنی بھگوان کا نام جپنا۔ پاد سیون یعنی پرمیشور کے چرنوں کی سیوا اور پوجا کرنا۔ ارچن یعنی ٹھاکر جی کی مورت کو بدھ پوربک پوج کر بھوگ لگانا۔ بندن یعنی پرمیشور کو بار بار ڈنڈوت کرنا۔ داسیہ दास्य یعنی اپنے کو داس سمجھ کر پرمیشور کی بھگت اور سیوا کرنا۔ سکھیہ सख्य یعنی پرمیشور سے سکھا بھاؤ یعنی دوستی رکھنا۔ آتم نویدن یعنی اپنا تن من دھن سب بھگوان کو ارپن کرکے سادھ سنت مہاتماؤں کی سنگت اور سیوا کرنا۔ سب بید اور شاستر کا نچوڑ یہی ہے جو میں نے تم سے کہا اور گرہستی میں رہنے سے سوائے دکھ کے سکھ نہیں ہوتا جنگل میں جاکر ہر بھجن کرنا سب باتوں سے اچھا ہے پرہلاد جی کی یہ بات سنتے ہی ہرنیہ کشپ کرودھ کرکے بولا کہ اے مہا مورکھ تو نہیں جانتا ہے کہ نارائن نے باراہ اوتار دھر کے ہرنیا کش میرے بھائی کو مار ڈالا تھا سو تو میرے دشمن کا نام لے کر اس کی استت کرتا ہے ابھی تو اگیان بالک ہو کر میرا کہنا نہیں مانتا سیانا ہونے پر تیری کیا دشا ہوگی اے بیٹا اپنا دھرم چھوڑ کر دوسرے کا دھرم کرنا اور بالکوں کو سادھو سنت کی سنگت کرنا اچھا نہیں ہوتا اس لیے تم سادھو بیراگی کا کہنا نہ مان کر اپنے گرو کے کہنے کے موافق پڑھا کرو یہ سن کر پرہلاد جی نے کہا کہ میں اس پرمیشور کو نمسکار کرتا ہوں جس کی مایا سے تم اپنے اور دوسروں میں بھید جانتے ہو بنا کرپا اس دیا پرمیشور کے کسی کو گیان نہیں ملتا جو کوئی شاستر پڑھ کر پرمیشور کی بھگت نہ رکھتا ہو اس کا پڑھنا بے فائدہ ہے یہ بات گیان بھری سنتے ہی ہرنیہ کشپ نے کرودھ کرکے کئی دیتوں کو بلا کر کہا کہ بشن بھگوان دیت کل کے واسطے کلہاڑا ہیں اور پرہلاد میرا بیٹا اس کلہاڑے کا بینٹ پیدا ہو کر میرا کہنا نہیں مانتا اور میرے دشمن کا نام جپ کر اس کی بڑائی کرتا ہے اور بڑے لوگ پہلے سے کہہ گئے ہیں کہ جس انگ میں روگ ہونے سے دوسرے انگوں کا کھٹکا ہو تو اس انگ کو کاٹ ڈالنا چاہیے اس واسطے ایسے کپوت کو مارنا اُتم جان کر تم لوگ اس کو مار ڈالو یہ بات سنتے ہی دیت لوگ پرہلاد جی کو وہاں سے کھینچتے ہوئے باہر لے جاکر تلوار اور ترشول اور گدا سے مارنے لگے اور پرہلاد جی آنکھ اپنی بند کیے ہر چرنوں میں من لگائے چپ چاپ بیٹھے رہے جب پرمیشور کی کرپا سے کسی ہتھیار کا گھاؤ پرہلاد جی کے بدن پر نہیں لگا تب دیتوں نے پرہلاد جی کو پہاڑ کے اوپر لے جاکر وہاں سے نیچے کو دھکیل دیا تب بھی انکے بدن میں کچھ چوٹ نہیں لگی پھر دیتوں نے پرہلاد جی کو بہت سی لکڑیوں میں بٹھال کر آگ لگا دی جب سب لکڑیاں جل کر راکھ ہو گئیں اور شیام سندر کی کرپا سے پرہلاد جی جیوں کے تیوں نارائن جی کے دھیان میں مگن بیٹھے رہے تب ہرنیہ کشپ نے یہ مہما دیکھ کر اپنے من میں کہا کہ دیکھو بڑا آشچرج ہے کہ پرہلاد ایسے اپائے کرنے سے بھی نہیں مرا اس لیے اب میں نے بھی پرہلاد سے پکی دشمنی ٹھہرائی اس لیے نارائن جی اس کی رچھیا کرنے کے واسطے ضرور آوینگے تب میں ان کو مار کر ہرنیا کش کا بدلا لوں گا ایسا بچار کر ہرنیہ کشپ نے سنڈا مرک سے کہا کہ ہم نے پرہلاد کو بہت ڈنڈ دیا اب تمہاری آگیا کے موافق پڑھے گا یہ بات سنتے ہی پرہلاد جی نے من میں خوش ہو کر کہا کہ اب میں پاٹھ شالا کے لڑکوں کو گیان سکھلاؤں گا جب گرو ہرنیہ کشپ کی آگیا سے پرہلاد جی کو پاٹھ شالا میں لے آیا تب اس نے پوچھا

کہ اے پرہلاد تجھ کو بن میں جاکر ہر بھجن کرنا کسی نے بتایا ہے یا تو نے اپنے من سے یہ بات کہی تھی پرہلاد جی بولے کہ اے گرو جی جو لوگ مایا روپی گرہستھی کے اندھیارے کنویں میں پڑے رہ کر پرمیشور سے بمکھ ہیں اُن کو گیان پراپت نہ ہو کر ہر چرنوں کی بھگت نہیں ملتی اُن کو گدھا اور کُتا وغیرہ جانور کے برابر سمجھنا چاہیئے جب تک سنساری آدمی سنت اور مہاتما کے چرنوں پر اپنا سر رکھ کر اُن کی سیوا منسا باچا کرمنا سے نہیں کرتا اور پرمیشور کی کتھا اور کیرتن نہیں سنتا تب تک اُس کو گیان نہیں ملتا ہے بغیر کرپا اور دَیا پرمیشور کے گیان ملنا بہت کٹھن ہے سو میں نے شیام سُندر کی دیا سے گیان پاکر یہ بات کہی تھی اتنی کتھا سُنا کر نارد جی بولے کہ جُدھشٹھر دیکھو سنڈا اور مرک شکراچارج مہاتما کے بیٹے گیانی اور پنڈت ہو کر دیتوں کی سنگت کرنے اور اُن کا اناج کھانے سے نارائن جی کی مہما کو بھول گئے تھے پرمیشور کی مایا بڑی بلوان ہے جب تک گرو پاٹھ شالا میں بیٹھے تھے تب تک پرہلاد جی من میں بچار کرتے تھے کہ جب گرو یہاں سے اُٹھ کر کہیں باہر جاویں تب میں پاٹھ شالا کے سب لڑکوں کو گیان سکھلاؤں جب گرو وہاں سے اُٹھ کر کہیں باہر گئے تب پرہلاد جی نے لڑکوں کی طرف دیکھ کر یہ بچار کیا کہ ابھی لڑکپن ہونے سے ان لڑکوں کو کام کرودھ لوبھ موہ نہیں بیاپا ہے اس وقت اُن کو سمجھانا گیان کا جلدی ہی اثر کرے گا اتنی کتھا سُنا کر نارد جی نے راجا جُدھشٹھر سے کہا کہ جو کوئی پوچھے کہ پرہلاد جی کو اُنھیں گیان سکھلانے سے کیا کام تھا تو جواب اُس کا یہ ہے کہ پرہلاد جی اپنے ہردے میں دَیا اور دھرم رکھ کر پرُاُپکار کے کارن یہ چاہتے تھے کہ جس میں یہ لوگ بھی گیانی ہو کر میری سنگت سے بھوساگر پار اُتر جاویں یہ بچار کر جب پرہلاد جی نے لڑکوں کو اپنے پاس بُلایا تب سب لڑکے اُن کو راجا کا بیٹا جان کر اُن کے پاس چلے آئے۔

چھٹواں ادھیائے

گیان سکھلانا پرہلاد جی کا پاٹھ شالا کے لڑکوں کو

پرہلاد جی نے سب لڑکوں کو اپنے پاس بٹھا کر کہا کہ سُنو متر ابھی تک لڑکپن ہونے سے تم کو کرودھ لوبھ موہ نہیں بیاپا ہے اور من تمھارا سنساری مایا جال میں نہیں پھنسا اس لیے تم جس بات میں چت اپنا لگاؤ وہ تم کو جلدی مل سکتی ہے سو میں تمھارے بھلے کے واسطے ایک اُپائے بتلاتا ہوں سُنو کہ ابھی سے من اپنا پرمیشور کے دھیان میں لگاؤ اور اس بات کا بشواس مانو کہ آدمی دنیا کی ہوس رکھنے اور استری اور پُتر اور دھن کا موہ کرنے سے سدا دُکھی رہ کر جنم اور مرن سے نہیں چھوٹتا اور اسی کارن سے ہر چرنوں میں پریم نہیں ہوتا اور پرمیشور سے بمکھ رہنے والا اور جنم اپنا برتھا کھونے والا آدمی ضرور نرک بھوگتا ہے اس لیے تم کو ہر بھجن اور اسمرن کرنا اُچت ہو کر سنساری جال میں پھنسنا نہ چاہیئے پرمیشور کو پہچاننے اور ہر بھجن کرنے اور نارائن نام لینے اور بھوساگر پار اُترنے کے واسطے یہی جیتن چولا سمجھو اور کُتے اور بلی وغیرہ پشو جون میں یہ پراپت نہ ہو کر کیول پیٹ بھرنے اور بھوگ کرنے ہی کا گیان رہتا ہے اس لیے آدمی کا تن پاکر ایک ساعت بھی پرمیشور کو بھولنا نہ چاہیئے اور تم لوگ یہ بات اچھی طرح

جانتے رہو کہ کسی دیوتا کا جپ اور پوجن پرمیشور کے تپ اور اسمرن کے برابر نہیں ہوتا دیوتا لوگ جپ اور پوجن سے خوش ہو کر چھوڑ دینے سے دُکھ دیتے ہیں اور نارائن جی اپنے بھکتوں پر چُوک ہونے سے بھی کرودھ نہیں کرتے اُن کو سب جگہ موجود جان کر کہیں ڈھونڈھنے کے واسطے جانا نہ چاہیئے جس سمے اُن کا دھیان کرو اُسی سمے پرگٹ ہو کر رچھا کرتے ہیں سو تم لوگ اپنی اندری اور من کے بس نہو اور کرودھ اور ترشنا چھوڑ کر ستوگن سے جیوؤں پر دیا رکھو اور منسا باچا کرمنا سے ہر چرنوں میں دھیان لگا کر پرمیشور کا نام جپا کرو تب تم کو بڑا سُکھ ملے گا جو تم لوگ میرے کہنے کا بشواس نہ مان کر ایسا کہو کہ یہ ہمارے ساتھ کا لڑکا ہو کر گیان سکھلاتا ہے اس نے کہاں سے پایا سو میں اپنے من سے یہ گیان تم کو نہیں بتلاتا ہوں نارد مُن کے اُپدیش سے کہتا ہوں یہ بات سُن کر لڑکوں نے کہا کہ اے پرہلاد جی ابھی ہم لوگ بالک ہیں بُڑھاپے میں پرمیشور کا بھجن اور اسمرن کر لیں گے تب پرہلاد جی بولے کہ سُنو اندریوں کو سب جُوبن میں سُکھ ملتا ہے اور پرمیشور کا بھجن دوسرے تن میں نہیں ہو سکتا جو تم یہ سمجھتے ہو کہ اس جنم میں سنساری سُکھ بھوگ کر لیں پھر آدمی کا تن پا کر بھجن کریں گے سو آدمی کا چولا بار بار ملنا کٹھن ہے دُکھ اور سُکھ پورب جنم کے سنسکار سے ملتا ہے اور سنساری سُکھ تھوڑے دن رہ کر ہر بھجن کرنے سے مہاپرلے تک بہت طرح کے آنند پراپت ہوتے ہیں جس طرح آندھی درخت اور پتوں کو اُڑا لیجاتی ہے اُسی طرح تمھارے دادا اور پردادا وغیرہ بُزرگوں کو کال روپی آندھی مار کر اُڑا لے گئی اور ایک دن تمھاری بھی وہی دشا ہو گی جب مایا روپی جال میں پھنس گیا تب اُس سے نکل نہیں سکتا سو تم لوگ بھی جب استری اور پُتر کے موہ میں پھنس کر خراب ہو جاؤ گے تب پرمیشور کا بھجن تم سے نہو گا جس طرح گائے اور بھینس وغیرہ جنگل میں گھاس چرنے کے لالچ سے کنوئیں وغیرہ میں گر کر چوٹ کھاتی ہیں اُسی طرح آدمی مایا روپی اندھے کنوئیں میں گر کر دُکھ پاتا ہے جو کوئی سنساری موہ چھوڑ کر ہر چرنوں میں پریم لگاتا ہے وہ مایا روپی کنوئیں سے باہر نکل سکتا ہے سنساری سُکھ کانچ کے برابر جان کر ہر بھجن اور بھگت کرنے سے پارس پتھر کی طرح آنند ہوتا ہے یہ سُن کر لڑکوں نے پرہلاد جی سے پوچھا کہ تم کو نارد جی کہاں ملے تھے سو بتلاؤ ۔

ساتواں ادھیاے

پرہلاد جی کا اپدیش لڑکوں کا مان لینا

نارد جی بولے کہ اے جدھشٹھر اُن لڑکوں کی بات سُن کر پرہلاد جی نے کہا کہ جب ہرنیاکش ہمارے چاچا کو باراہ جی نے مار ڈالا تھا اور ہرنیکشپ ہمارا باپ تپ کرنے کے واسطے مندراچل پربت پر چلا گیا تب اندر نے اوسر پا کر ملیچھ وغیرہ دیتوں کو لڑائی میں اپنے بل سے مار کر بھگا دیا اور دیتوں کی استریوں کو پکڑ کر دیولوک میں لے چلا جب نارد جی سے راستے میں بھینٹ ہوئی تب اُنھوں نے اندر سے کہا کہ تم ان سب استریوں کو کیوں لیے جاتے ہو اندر بولے کہ اے مُن ناتھ دیتوں نے ہمارا راج چھین کر ہم کو بہت دُکھ دیا ہے اس سے ہم بھی اپنا بدلا اُن سے

لیتے ہیں یہ بات سُن کر نارد مُن بولے کہ اے اندر ان استریوں میں ہرنیہ کشپ کی استری کو جس کے گربھ میں پرہلاد ہے تو
چھوڑ دے پرہلاد ہر بھگت ہو کر دیوتاؤں کی سہایتا کرے گا تب اندر نے اُسے نارد مُن کو سونپ دیا اور مجھ کو ہر بھگت گربھ
میں جان کر اُس کی پرکرما کر کے اندرلوک کو چلا گیا اور نارد جی نے میری ماتا کو براہمن اور رکھیشوروں کے استھان پر جہاں
وہ لوگ تپ اور اسمرن کرتے تھے لا کر رکھا سو وہی رکھیشور کھانا اور کپڑا دے کر اُس کی رچھا کرتے تھے جب کبھی میری
ماتا اپنے سوامی اور پریوار کو یاد کر کے روتی تھی تب نارد مُن آدک رکھیشور اُس کو بہت طرح کا گیان سمجھا کر کہتے تھے کہ اے
کایادھو कायाधु تو چنتا مت کر دنیا میں کبھی دُکھ ہوتا ہے کبھی سُکھ اس سے تو سنتوکھ رکھ کچھ دنوں میں تم کو ہرنیہ کشپ
تیراپت مندراچل پربت سے آ کر تینوں لوک کا راج کرے گا اور تو رانی ہو گی میں نے اپنی ماتا کے گربھ میں وہ گیان
سُن کر یاد رکھا تھا جو تم کو سُنایا تم لوگ میری بات سچ مان کر اُسی کے موافق کرو اور نارد جی نے گیان سمجھانے کے سمے
یہ بھی کہا کہ اس استری کو یہ گیان پراپت نہ ہو گا جو گربھ میں ہے وہ یاد رکھے گا سو میں وہی گیان کہتا ہوں سُنو کہ آدمی پر
لڑکپن جوانی بڑھاپا تین حالتیں گذرتی ہیں اور پرمیشور پرماتما پرش جن کا تیج سب کے بدن میں رہ کر جیوآتما کہلاتا ہے
وہ سدا ایک روپ رہ کر گھٹنے اور بڑھنے سے رہت ہیں اور دُکھ اور سُکھ اُن کو نہیں ہوتا جو کوئی پرمیشور کو اس طرح جانتا
ہے وہ سدا سُکھی رہتا ہے جس طرح نیاریا مٹی کو چھان کر سونے کی چوُر نکال لیتا ہے اور مٹی سے کچھ کام نہیں رکھتا
اسی طرح آدمی کے بدن میں پرمیشور کا بھجن اور اسمرن کر کے مُکت پدارتھ جو سونے کے برابر ہے پراپت کر لے اور شریر کو
مٹی سمجھ کر چھوڑ دے جو لوگ دھن اور کٹمب آدک کا سُکھ چاہتے ہیں سو وہ سُکھ سدا بنا نہیں رہتا اور ہر بھجن کرنے کا
سُکھ ہر روز بڑھ کر کبھی گھٹتا نہیں ہے تمہارے تک بنا رہتا ہے اس لیے تم لوگ کام کرودھ لوبھ موہ کو جیت کر
بھگوان کی بھگت کرو اسی سے تمہارا بیڑا پار ہو گا اور استری پتر راج فوج قلعہ ہاتھی گھوڑا وغیرہ کچھ کام نہ آ کر تے وقت
کوئی بھی بچا نہیں سکتا بلکہ ایک ساعت بھر روک بھی نہیں سکتا سب مایا موہ چھوڑ کر سنسار ہی میں رہ جاتے ہیں
کوئی کسی کا ساتھ نہیں دیتا اور قلعہ وغیرہ گرانے سے بھی جلدی گرتے اور یہ بدن ایک ساعت میں ناش ہو کر
مرنے کے پیچھے کچھ کام نہیں آتا اور آدمی آٹھوں پہر اپنے سُکھ کا سامان چاہتا ہے لیکن بغیر کرپا اور دیا پرمیشور کے
وہ سُکھ اُس کو نہیں ملتا ہے جبکہ اپنا بدن ہی ساتھ نہیں جاتا ہے تو دھن اور کٹمب وغیرہ اُس کا ساتھ کیا کر سکتے
ہیں اور پرمیشور جیسا بھگت اور اسمرن کرنے سے خوش ہوتے ہیں ویسا جگیہ اور تپ اور دان اور برت وغیرہ کے
کرنے سے خوش نہیں ہوتے اور میں نے جو نارد مُن سے سُنا تھا اُس پر بشواس کیا سو تم لوگ دیکھو کہ اُسی گیان کے
پرتاپ سے کچھ بل ہرنیہ کشپ تینوں لوک کے راجا کا جس نے میرا پران لینے کے واسطے بہت اُپائے کیے
نہیں چل سکا جو تم یہ کہو کہ ہم لوگ دیت کے لڑکے مانس کھانے والے مدرا پینے والے ہیں ہمارا تپ اور بھجن
نارائن جی کیونکر قبول کریں گے تو ایسا بچار نہ کر کے میری بات کا بشواس مانو کہ دیوتا یا دیت یا آدمی جو پرمیشور کا تپ
اور اسمرن کرے وہی اُن کو پیارا ہے دیکھو میں بھی دیت کا بیٹا ہو کر نارائن جی کی شرن گیا تو میرا پران بچا نہیں تو
میرے باپ نے میرا پران لینے میں کچھ اُٹھا نہیں رکھا تھا جو تمہاری ماتا اور پتا بھی ہر بھجن کرنے سے منع کریں

تم کو دُکھ دیں گے تو پرمیشور کی سہایتا سے اُسی طرح کا اُن کا بل بھی تمھارے اوپر نہیں چلے گا یہ گیان سُن کر سب لڑکے
بولے کہ اے پرہلاد جی ہم لوگوں نے تمھارا اُپدیش مانا آج سے گرو کی بات جھوٹی مان کر تمھارے کہنے کے موافق
سب کام کریں گے ۔

آٹھواں ادھیاے

نرسنگھ اوتار لینا نارائن جی کا اور مارنا ہرنیہ کشپ کو

نارد جی بولے کہ اے جدھشٹھر جب پرہلاد جی کے گیان سکھلانے سے سب لڑکے گرو سے پڑھنا چھوڑ کر رام اور
نارائن اور بشن بھگوان کا نام لینے لگے اور سنڈا مرک نے گھر سے آکر اُن کی دشا دیکھی تب اُنھوں نے ہرنیہ کشپ کا
ڈر مان کر لڑکوں سے کہا کہ تم لوگ کیا بکتے ہو لڑکوں نے کہا کہ اس شریر میں جو بات ہم کو کرنا چاہیئے وہ ہم کرتے ہیں
تمھاری جھوٹی باتیں پڑھ کر کس واسطے اپنا جنم اکارتھ کھودیں جب گرو کے دھمکانے اور ہرنیہ کشپ کا ڈر سُنانے پر
بھی لڑکوں نے رام نام لینا نہیں چھوڑا تب گرو نے جانا کہ ان سب لڑکوں کو پرہلاد نے گیان سکھلا کر اپنا سا بنا لیا
یہ بات بچار کر جب گرو نے پرہلاد جی پر بہت کرودھ کر کے دھمکایا اور پرہلاد جی ہنس کر چپ ہو رہے تب سنڈا مرک پرہلاد
وغیرہ سب لڑکوں کو ہرنیہ کشپ کے پاس لے جا کر بولے کہ اے مہاراج تمھارے لڑکے نے سب لڑکوں کو ایسا بہکا دیا
کہ وہ لوگ سوائے نارائن نام لینے کے دوسری بات منھ سے نہیں کہتے ہرنیہ کشپ یہ بات سُنتے ہی کرودھ کر کے بولا
کہ اے پرہلاد میں نے تجھ کو بہت ڈنڈ دے کر سمجھایا کہ نارائن کا نام مت لے لیکن تو میرا کہنا نہیں مانتا اس سے
میں نے جانا کہ تیری موت آپہونچی ہے جس طرح رکھیشور اور جوگیوں کو اندریاں دُکھ دیتی ہیں اُسی طرح تو میرا دشمن
پیدا ہوا اس لیے تجھ کو اپنے ہاتھ سے ماروں گا دیکھوں کون رام اور نارائن تیرا پران بچاتے ہیں یہ سُن کر پرہلاد بھگت
بولے کہ اے پتا تم بشواس کر کے مانو کہ جن کی شکت سے سب جیو تینوں لوک میں رہتے ہیں اور تم راج کرتے ہو وہی
ابناشی پرش سب سے بلوان سب جگہ موجود ہیں اُن سے زیادہ بہتر اور مالک تمام دنیا میں نہیں ہے اُنھیں کو سب
جیووں کا پیدا اور پالن اور ناش کرنے والا سمجھنا چاہیئے جو کچھ وہ چاہتے ہیں وہی ہوتا ہے اُن کی اچھا میں کسی کو دم
لینے کی جگہ نہیں ہے وہی آد نرنکار میری بھی رچھا کریں گے اور اے پتا تم اپنے کو تینوں لوک کا راجا جان کر
سب جیووں کو اپنے ادھین جانتے ہو جب تم نے ابھی تک من اور اندری اور کرودھ وغیرہ کو اپنے بس
نہیں کیا اور اُن کے ادھین رہ کر خراب ہوتے ہو تب دوسرے کو اپنے بس کیا کرو گے تم کو اُچت ہے کہ راچھسی بھاؤ
اور ادھرم کرنا چھوڑ کر من اور اندریوں کو اپنے بس میں رکھو اور ہر چرنوں کا دھیان اور اسمرن کیا کرو تب سنسار روپی
مہا جال سے چھوٹ کر بھوساگر پار اُتر جاؤ گے سُنو جس کی موت نزدیک آپہونچتی ہے اُس کی بدھ ٹھکانے نہیں رہتی
سو میں جانتا ہوں کہ تمھاری موت آپہونچی ہے اسی سے تم پربرہم پرمیشور کو بھول گئے ہو یہ گیان سُنتے ہی ہرنیہ کشپ

بڑا کرودھ کرکے بولا کہ اے پرہلاد مجھ سے زبردست تیرا نارائن کہاں ہے اُس کو بلاؤ جو آکر تیری رچھا کرے پرہلاد جی نے
کہا کہ وہ پرمیشور سب جگہ اپنے بھگتوں کی رچھا کرنے کے واسطے موجود رہتا ہے تب ہرنیہ کشپ پرہلاد جی کے مارنے
کے واسطے تلوار نکال کر کھمبھے کی طرف آنکھ دکھلا کر پرہلاد جی سے بولا کہ اس میں بھی تیرا نارائن ہے پرہلاد جی نے کہا کہ
پرمیشور کھمبھے میں بھی دکھلائی دیتے ہیں ہرنیہ کشپ بھی من میں پرمیشور کا ڈر رکھتا تھا اس لیے ڈرتا ہوا کھمبھے کی طرف
دیکھ کر بولا کہ اے پرہلاد مجھ کو اس میں تیرا پرمیشور دکھلائی نہیں دیتا تو نے جھوٹ کیوں کہا اب میں تجھ کو مارتا ہوں تیرا
سہایک کھمبھے میں یا جہاں کہیں ہو اُس کو جلد بلاؤ کہ وہ آکر میرے ہاتھ سے تجھ کو چھڑا وے ۔ یہ بات سُن کر پرہلاد جی
نے پرمیشور کا دھیان اور اسمرن کرکے کھمبھے کی طرف دیکھا ویسے ہی پرمیشور نرسنگھ اوتار جن کا تمام بدن آدمی کا اور سر
شیر کا ایسا تھا دھر کر اُس کھمبھ میں دکھلائی دیے ہرنیہ کشپ نے وہ روپ دیکھتے ہی بائیں ہاتھ سے ایک گھونسا ایسا
مارا کہ کھمبھا پھٹ گیا اور اُس کے بھیتر سے نرسنگھ بھگوان دس جوجن کا شریر دھارن کیے اپنے بھگت کی بات سچ
کرنے کے لیے پرگٹ ہوئے اور بڑے کرودھ سے ایسا للکارا کہ تینوں لوک میں وہ آواز سنتے ہی برھما جی اور اندر
وغیرہ دیوتا اور دیت اور منکھ آدک سب جیو مارے ڈر کے کانپنے لگے اور ہرنیہ کشپ نے اُن کا تیج دیکھتے ہی گھبرا کر
من میں کہا کہ یہ آشچرج کا روپ میں نے آج تک کبھی نہیں دیکھا اور برھما جی نے مجھ کو یہ بردان دیا ہے کہ تو آدمی
اور دیوتا اور دیت اور پشو اور پنچھی وغیرہ کسی کے ہاتھ سے نہیں مرے گا سو یہ روپ ایسا پرگٹ ہوا کہ جس کو نہ آدمی
کہنا چاہیئے نہ جانور اور برھما جی نے کہا تھا کہ تو نہ دن کو مرے گا نہ رات کو سو یہ شام کا وقت ہے اس کو نہ دن
کہنا چاہیئے نہ رات اور میں نے برھما جی سے یہ بردان مانگا تھا کہ کوئی جیو تمہارا پیدا کیا ہوا مجھ کو نہ مار سکے سو
یہ روپ برھما جی کا بنایا ہوا نہیں ہے اس سے میں جانتا ہوں کہ برھما جی کا بردان جھوٹا نہ ہو کر یہ مجھ کو ضرور مارے گا
ہرنیہ کشپ اسی سوچ اور بچار میں کھڑا تھا کہ اُس کے ساتھی دیت نرسنگھ جی کے ڈر سے بھاگ گئے جب ہرنیہ کشپ
اُن کے سامنے آکر اپنی گدا اُن پر چلانے لگا تب نرسنگھ اُس کی گدا پکڑ کر اس طرح لڑنے لگے جس طرح پہلوان لوگ
اپنے چیلوں کو کشتی کھلاتے ہیں اور بلی چوہے کو پکڑ کر کھیل کھلاتی ہے جب اندر وغیرہ دیوتاؤں نے جو نرسنگھ بھگوان کا
درشن کرنے وہاں آئے تھے یہ دشا دیکھ کر سندیہہ مان کر اپنے من میں کہا کہ جو ہرنیہ کشپ اُن سے نہیں مارا گیا تو ہم لوگوں کا
دُکھ کس طرح چھوٹے گا تب نرسنگھ بھگوان انترجامی نے دیوتاؤں کے من کی بات جان کر ہرنیہ کشپ کو پکڑ لیا اور اُسکی
سبھا کا جو مکان تھا اس کی ڈیوڑھی میں اُس کو لے آئے اور لڑکوں کی طرح اپنی جانگھ پر لٹا کر پیٹ اسکا اپنے ناخن سے پھاڑ ڈالا اُسوقت
ہرنیہ کشپ ہنسنے لگا تب نرسنگھ جی نے پوچھا کہ تو کیا ہنستا ہے ہرنیہ کشپ بولا کہ لڑتے سمے جب اندر نے مجھ کو اپنی
گدا ماری تھی تب وہ گدا میرے بدن سے چوٹ کھا کر ٹوٹ گئی تھی اور مجھ کو کچھ دُکھ نہیں پہونچا تھا سو اب ناخن سے
میرا پیٹ پھاڑا جاتا ہے یہی بات سمجھ کر مجھ کو ہنسی آئی اب میں نے جانا کہ یہ سب میرے دنوں کا پھیر ہے جو اس طرح
مرتا ہوں ایسا کہہ کر جب ہرنیہ کشپ مرگیا نرسنگھ جی اُس کی آنتیں مالا کی طرح اپنے گلے میں پہن کر راج سنگھاسن پر بیٹھے
اُس وقت اُن کو بڑا کرودھ تھا جب نرسنگھ جی کا کرودھ دیکھ کر تینوں لوک کے جیو مارے ڈر کے کانپنے لگے تب دیوتاؤں نے

نرسنگھہ روپ کرکے ھرنیہ کشپ کو مارنا

برھماجی سے کہا کہ تم جاکر استت کرو تو کرودھ اُن کا شانت ہو تب برھماجی نے نرسنگھ جی کے پاس جاکر ڈنڈوت اور پرکرما کر کے بنے کیا کہ اے ترلوکی ناتھ آپ آدپرش سب جیوؤں کے پیدا اور پالن اور ناش کرنے والے ہیں کوئی ایسی سامرتھ نہیں رکھتا جو آپ کی استت جن کا آد اور انت نہیں ہے برنن کر سکے اب ہرنیہ کشپ مارا گیا کرودھ اپنا چھما کیجئے جب استت کرنے پر بھی نرسنگھ جی نے کرودھ کی درشٹ سے برھماجی کو دیکھا اور وہ مارے ڈر کے پھر آئے تب شری مہادیو جی نے دیوتاؤں کے کہنے سے نرسنگھ جی کے پاس جاکر اس طرح استت کی کہ اے دیناناتھ آپنے اپنے بھگت کی رچھا کے لیے اوتار لیا ہے سو ہرنیہ کشپ مارا گیا اب کرودھ اپنا شانت کیجئے ایک چھوٹے دیت کو مار کر اتنا غصہ کرنا نہ چاہیئے مہاپرلے میں آپ کے کرودھ سے تینوں لوک کا ناش ہوجاتا ہے سو ابھی وہ سمے نہیں آیا اس لیے چھما کرنا اُچت ہے نہیں تو اس کرودھ کی آگ سے سب جیو بھسم ہوا چاہتے ہیں جب شری شیوجی کی استت کرنے پر بھی کرودھ اُن کا شانت نہیں ہوا تب اندر نے ہاتھ جوڑ کر بنے کیا کہ اے دین دیال ہرنیہ کشپ کے مارے جانے سے سب دیوتا خوش ہوئے جگیہ اور ہوم میں دیوتاؤں کا بھاگ وہ آپ لیتا تھا اب آپ کی دیا سے ہم لوگ اپنا انش پاویں گے سو چھما کیجئے جب اندر کے استت کرنے پر بھی کرودھ اُن کا نہیں مٹا تب لچھمی جی نے سنگار کر کے کمل کا پھول ہاتھ میں لے کر وہاں جاکر ہاتھ جوڑ کہا کہ اے مہاراج میں نے آج تک ایسا تیج وان روپ آپ کا کبھی نہیں دیکھا تھا اس لیے یہ روپ دیکھ کر مجھے ڈر لگتا ہے سو یہ روپ اپنا انتردھیان کر لیجئے جب لچھمی جی کے استت کرنے پر بھی نرسنگھ جی نے کرودھ اپنا شانت نہیں کیا تب ہرن اور کبیر اور گندھرب اور بدیادھر آدک دیوتاؤں نے آپس میں بچار کر کے کہا کہ یہ اوتار نارائن جی نے کیول پرہلاد بھگت کے پران بچانے کے واسطے لیا ہے پرہلاد ہی کے بنتی کرنے سے کرودھ اُن کا چھما ہوگا یہ بچار کر برھمادک دیوتاؤں نے پرہلاد جی سے کہا کہ تم جاکر نرسنگھ جی کا کرودھ چھما کراؤ نہیں تو تینوں لوک کا ناش ہوا چاہتا ہے یہ بات سُن کر پرہلاد جی بولے کہ بہت اچھا جوگی کا بیٹا جوگی سے نہیں ڈرتا اُن کی آگیا سے پرہلاد جی ساشٹانگ ڈنڈوت کرتے ہوئے نرسنگھ جی کے پاس گئے اور پرکرما کر کے اُن کے چرنوں پر اپنا سر رکھ دیا اُس وقت پرہلاد جی کا ہردے مارے خوشی کے ایسا گدگد ہو گیا کہ جس کا برنن نہیں ہو سکتا اور پرہلاد جی اُس روپ کا کچھ ڈر نہ مان کر بڑی پریت سے ہاتھ جوڑ کر استت کرنے لگے ۔

نواںؑ ادھیاے

کرودھ شانت ہونا نرسنگھ بھگوان کا

نارد جی بولے کہ اے یُدھشٹھر جیسے پرہلاد جی نے نرسنگھ جی کے چرنوں پر سر رکھ کر اُن کی استت کی ویسے ہی بھنوں نے کرودھ اپنا چھما کر کے پرہلاد جی کا سر پریم سے اُٹھا کر اُن کو اپنی گود میں بیٹھا لا اور اُن کے ماتھے پر ہاتھ پھیر کر بولے کہ اے بیٹا تو مت ڈر کیا چاہتا ہے جب یہ بات کہتے ہوئے نرسنگھ جی کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے

تب پرہلاد بھگت اُن کے پریم سے روتے ہوئے ہاتھ جوڑ کر بولے کہ اے دینا ناتھ میرا جنم دیت کُل میں جو مانس کھانے والے اور مدرا پینے والے ہیں ہوا ہے سو میں لڑکا اگیان آپ کی استت جن کا آد اور انت کوئی نہیں جانتا ہے بغیر آگیا آپ کے نہیں کر سکتا اور اے دیندیال مجھ ادھرمی کُل کے بالک پر آپ نے دیال ہو کر رچھا کی اس لیے اپنے برابر دوسرے کا بھاگ نہیں سمجھتا ہوں اور آپ تینوں لوک کے پیدا اور پالن اور ناش کرنے والے ہیں اور براہمن چاروں برن سے اپنے کو اُتم اور شودر کو سب سے چھوٹا جانتا ہے لیکن میری سمجھ میں براہمن اُسی کو جاننا چاہیئے جو آپ کا تپ اور اسمرن کرے اور جو براہمن تم سے بکھ رہ کر تمھارے چرنوں کی بھگت نہیں رکھتا وہ نام کے واسطے براہمن ہے اور جو شودر ہر چرنوں میں بھگت اور پریم رکھ کر تمھارے نام کا اسمرن اور بھجن کرتا ہے اُس شودر کو براہمن سے اچھا جانتا ہوں اور آپ سنسار میں کیول ہر بھگتوں کو سُکھ دینے اور ادھرمیوں کو بھوساگر پار اُتارنے کے واسطے سگن رُوپ دھرتے ہیں جس سے سنساری لوگ تمھارے سگُن روپ کا دھیان کر کے اور اُن اوتاروں کی کتھا اور لیلا آپس میں کہہ سُن کر اُس کے پرتاپ سے مُکت پاویں اور آدمی تمھارے بھلے کے واسطے تمھارا تپ اور بھجن کرتے ہیں نہیں تو آپ کو کسی سے اپنی استت اور تپ کرانے سے کیا کام ہے کس واسطے کہ آپ سب گُن ندھان ہو کر کسی بات کا اوگن نہیں رکھتے اور سنساری چیز کی آپ کو اِچھا نہیں ہے آپ کی بھگت لوگ ایسی سامرتھ رکھتے ہیں کہ جو بات بھلی بُری کسی کو کہیں وہ اُسی وقت ہو جاتی ہے آپ کی مہما کون برنن کر سکتا ہے آپ چاہتے تو ہرنیہ کشپ کا ناش اپنی اِچھا سے کر دیتے سوائے دینا ناتھ آپ جتنا بھگت کرنے سے خوش ہوتے ہیں اُتنا تپ اور جگیہ اور دان وغیرہ کے کرنے سے خوش نہیں ہوتے جو براہمن سب بید اور شاستر کا جاننے والا آپ کی بھگت نہ رکھتا ہو اُس براہمن سے ڈوم ہر بھگت اچھا ہوتا ہے اور تپ آدک کرنے سے کیول اپنا ہی بھلا ہوتا ہے اور بھگت کرنے والے کے سات پُرکھا بیکنٹھ کو جاتے ہیں برھما اور مہادیوجی وغیرہ دیوتا اور لچھمی جی کے استت کرنے سے خوش نہو کر مجھ اگیان بالک کے نیے کرنے سے آپ نے کرودھ اپنا چھما کیا اس لیے میں نے اپنے کو بڑا بھاگوان جانا اور اے ترلوکی ناتھ جس طرح سانپ کے مارے جانے سے آدمی خوش ہوتے ہیں اُسی طرح ہرنیہ کشپ کے مارے جانے سے سنت مہاتما لوگ خوش ہوئے اور میں آپ کے اس تیجوان روپ اور دانت اور ناخن سے کچھ ڈر نہ مان کر سنسار روپی مایا سے بہت ڈرتا ہوں سو دیا کر کے مجھے اس مایا روپی اندھیرے کنوئیں سے باہر نکال کر اپنی شرن میں رکھیے اور اے ترلوکی ناتھ آپ نے میرے سر پہ اپنا ہاتھ رکھ کر مجھ کو کرتارتھ کیا ایسا دیندیال سنسار میں کوئی دوسرا نہیں ہے اور آپ کا یہ روپ دیکھ کر سب دیوتا ڈرتے ہیں اور میں اس روپ کا ڈر نہ مان کر بہت خوش ہوں کیونکہ آپ نے یہ اوتار دھر کر میرا پران بچایا ہے پھر میں کیوں ڈروں جس طرح جنگل میں سب جیو شیر سے ڈرتے ہیں اور بچہ شیر کا کچھ نہ ڈر کر اُس کو اپنا باپ اور رچھا کرنے والا جانتا ہے اسی طرح میں بھی آپ کو اپنا باپ سمجھ کر اس بھیانک روپ سے کچھ نہیں ڈرتا لیکن دیوتاؤں کا ڈر چھڑانے کے واسطے دیا کر کے آپ اس روپ کو انتر دھیان کریجئے ۔

دسواں ادھیائے

دیا کرنا نرسنگھ جی کا پرہلاد جی پر

نارد جی نے کہا کہ اے راجا جدھشٹھر پرہلاد جی کی استت سُن کر نرسنگھ جی بولے کہ اے پرہلاد میں تم سے بہت خوش ہوں کچھ بردان مانگو تب پرہلاد جی ہاتھ جوڑ کر بولے کہ اے ترلوکی ناتھ میں نے سنساری سُکھ اس بھولوک اور دیولوک دونوں جگہ کا دیکھا لیکن وہ سُکھ ہمیشہ بنا نہیں رہتا ایک دن اُس کا ناش ہو جاتا ہے جو آپ یہ کہیں کہ تو لڑکا اگیان کیا جانتا ہے اور تو نے کہاں دیکھا ہے سو اے پربھو ہرنیہ کشپ میرا باپ تینوں لوک کا راجا ایسا پرتاپی تھا کہ جو اندر اور برن اور کبیر آدک دیوتاؤں سے ہنس کر یہ بات کہتا تھا کہ ایسا کام تم نے کیوں کیا تو وہ ڈر کر بھاگ جاتے تھے اب اُسی ہرنیہ کشپ کو دیکھتا ہوں کہ مرا ہوا پڑا ہے گویا کبھی نہ تھا جب اپنا بدن ہمیشہ بنا نہیں رہتا تو سنساری لبست کا کیا بشواس ہے کہ اس کو مانگوں جس طرح اگیان بالک کو چراغ دکھلا کر اُس کے ماں باپ پھسلاتے ہیں اُسی طرح مجھ کو آپ بردان دینے کے واسطے کہہ کر للچاتے ہیں سنسار میں تینوں لوک کے راج سے بڑھ کر اور کوئی اچھی چیز نہیں ہوتی سو میں اُس کی بھی چاہنا نہیں رکھتا کس واسطے کہ یہ دن میرا ہمیشہ بنا نہیں رہے گا پھر کس آسرے پر آپ سے کوئی چیز مانگوں مجھ کو یہی ایک اچھا ہے کہ جنم جنمانتر دن رات سنت مہاتماؤں کی سنگت میں رہ کر آپ کے نام اسمرن اور چرنوں کی بھکت کرتا رہوں اور ایک ساعت بھی آپ کی یاد مجھ کو نہ بھولے سوائے اسکے اور کچھ چاہنا میری نہیں ہے اور دوسری اچھا یہ ہے کہ جو لوگ اپنے اگیانت سے استری پتر دھن وغیرہ سنساری سُکھ کے مایا موہ روپی اندھے کنوئیں میں پڑے ہیں ان کو گیان روپی رسی پکڑا کر اُس کنوئیں سے باہر نکال کر بھوساگر پار اُتار دیجئے جس میں اُن کا بھلا ہو اور جو آپ یہ کہیں کہ جنھوں نے جیسا جیسا کرم بھلا یا بُرا کیا ہے ویسا ویسا پھل بھوگ کریں گے سب کی مکت نہیں ہو سکتی سو میرے تپ اور بھجن وغیرہ شبھ کرموں کا جو پھل ہو وہ اُن کو دے کر کرتارتھ کیجئے اور اُن کے ادھرم اور پاپ کرنے کے بدلے جو کچھ اُچت ہو وہ دنڈ مجھ کو دیجئے میں اُس کو بھوگ کروں گا لیکن وہ لوگ بیکنٹھ پاویں اور اے مہا پربھو آدمی اپنے ابھاگ اور اگیانتا سے آپ کی کرپا اور دیا اور پالن کرنے پر بشواس نہ کر کے کسی اچھی چیز کے ملنے سے جانتا ہے کہ یہ چیز میں نے اپنی محنت سے پائی اور یہ نہیں جانتا کہ سب چیز نارائن جی دے کر میرا پالن اور رچھا کرتے ہیں جو آدمی کی محنت سے کوئی چیز ملتی تو دنیا کی دولت اور سُندر استری اور سب سامان سُکھ کے اپنے گھر لے آتا اے دینڈیال سنساری آدمی دن رات دُکھ کے سمدر میں پڑا وہ کر پہلے اپنے پیٹ بھرنے کی چنتا میں کہ بنا بھوجن رہا نہیں جاتا بیاکل رہتا ہے دوسرے سیکڑوں استری کی چاہنا رکھتا ہے ایسے مورکھ آدمی کو گیان دے کر بھوساگر پار اُتار دیجئے جب تک آپ کی دیا اور کرپا نہو تب تک اس مایا جال سے چھوٹنا کٹھن ہے

جو آپ یہ کہیں کہ تم کو اِن لوگوں کی مُکت ہونے سے کیا لابھ ہوگا سو میرے بنے کرنے کا یہ کارن ہے کہ آپ کی
ایک بار کرپا درشٹ کرنے سے اُن بیچاروں کا جو دُکھ ساگر میں پڑے ہیں بھلا ہو جائے گا یہ بات آپ کی پربھتا سے
کچھ دُرلبھ نہیں ہے بڑے لوگ چھوٹوں پر ہمیشہ سے کرپا کرتے آئے ہیں جس طرح سمدر میں سے کوئی آدمی ایک کٹورا
پانی کا لے کر اپنی پیاس مٹالے تو سمدر سوکھ نہیں جاتا ہے اسی طرح آپ کی تھوڑی کرپا کرنے میں ان کا بھلا ہو کے
آپ کا کچھ گھٹ نہ جائے گا ۔ **دوہا**

تلسی پنچھن کے پیے گھٹے نہ سرتا نیر	دھرم کیے دھن نا گھٹے جو سہائے رگھبیر

یہ بات سُن کر نرسنگھ جی بولے کہ اے بیٹا میں نے کرودھ اپنا شانت کیا تم کو اپنے واسطے جو کچھ درکار ہو
مانگ لو لیکن تم جو دوسروں کی مُکت چاہتے ہو سو سب جیوؤں کو بیکنٹھ جانے کی اِچھا نہیں ہوتی ۔ **دوہا**

مایا روپی جال میں سب کو ہے یہ حال	اپنی اپنی کھال میں سبھی جیو خوش حال

اتنی بات سُن کر پرہلاد جی بولے کہ اے جگت پالک میں نرگُن بھگت ہو کر کسی چیز کی اِچھا نہیں رکھتا دنیا
میں جب کوئی آدمی کسی کے پاس جا کر کچھ مانگتا ہے تب اُس کے منہ کا تیج جاتا رہتا ہے اور بنا اِچھا کسی کے
پاس جانے اور بھینٹ کرنے میں اُس کا تیج بنا رہتا ہے جو آپ کی اِچھا خاص دینے ہی کی ہے تو مجھ کو ایسا بردان
دیجیے کہ جس میں مجھے کسی بات کی چاہنا نہ رہے ترشنا رکھنے سے دھرم نہیں رہتا ہے اور لاج چھوٹ جاتی ہے
اور جن کو لالچ اور چاہنا نہیں رہتی وہ راجا اندر اور بھکاری دونوں کو برابر جانتے ہیں اور جو کوئی پرمیشور کا تپ
اور بھجن کر کے پرمیشور سے کچھ مانگتا ہے اُس کو مزدور کے برابر سمجھنا چاہیئے اس لیے میں کچھ نہیں مانگتا آپ کی
اِچھا میں خوش ہوں یہ بات سُن کر نرسنگھ جی بولے کہ اے بیٹا تم ہمارے بڑے بتر اور بھگت ہو اس لیے ہم چاہتے
ہیں کہ تم اپنے باپ کے سنگھاسن پر اکھشر چوکڑی جُگ تک راج کرو جو تمہارا دوسرا بھائی راج کرے گا تو سنساری
لوگ کہیں گے کہ پرہلاد نے ہر بھگت ہونے پر بھی راج نہیں پایا اور تم کو ہماری بات ماننا چاہیئے اور تم دھیرج
رکھو ہماری کرپا سے تم کو کام کرودھ لوبھ موہ وغیرہ کوئی بکار راج گدی کے نہیں بیاپیں گے اور ہمارے چرنوں کی
پریت بنی رہے گی جس طرح پرم بھگت لوک اور پرلوک کسی سُکھ کی چاہنا نہیں رکھتے اسی طرح تم کو بھی کچھ ترشنا نہ رہ کر
مہاپرلے تک تمہارا جس دنیا میں بنا رہے گا یہ کہہ کر جب نرسنگھ جی گئو کی طرح پرہلاد جی کا بدن چاٹنے لگے تب
پرہلاد جی نے اُن کی آگیا مان کر بنے کیا کہ اے مہاپربھو میرا پتا اپنے اگیان سے آپ کے ساتھ بیر رکھ کر بھگت سے
رہت تھا اس لیے آپ کو اپنے بھائی کا مارنے والا سمجھ کر اُس نے دُربچن کہا ہے سو آپ اُس کا بیٹا سمجھ کر مجھ سے
کچھ بُرا نہ مانیئے گا جو کوئی پرمیشور اور بید اور شاستر اور سنت اور مہاتما کی نندا کرتا ہے وہ اس مہاپاپ کرنے سے
بہت دُکھ پا کر جلدی کرتارتھ نہیں ہوتا اس واسطے میرا باپ نرک بھوگ کرے گا سو آپ میرے اوپر دیال ہو کر اُس کا
اُدھار کیجیے یہ بات سُن کر نرسنگھ جی نے کہا کہ اے پرہلاد تم اپنے باپ کا سوچ مت کرو ادھرم کرنے کے بدلے وہ
نرک میں نہیں جائے گا جس کُل میں تم ایسا ہر بھگت پیدا ہو اُس کُل والے سپنے میں بھی جم دوتوں کو نہیں دیکھتے

ہم نے تمھارے اکیس پرکھا نرک سے نکال کر سورگ میں بھیج دیے تمھارا باپ کس طرح نرک بھوگ کریگا ہمارے
بھگت کے سات پرکھا نرک سے نکل کر سورگ میں باس کرتے ہیں بید اور شاستر میں مگہہ دیش کو مرنے کے واسطے
اندھ لکھا ہے لیکن وہاں بھی ہمارے بھگتوں کے جانے اور رہنے سے وہ پرتھوی پوتر ہوکر اُس کا دوش سٹ جاتا
ہے ادھرمی اور پاپی ہونے پر بھی تم کو اپنے باپ کا داہ کرم اور شرادھ کرنا چاہیئے جب پرہلاد جی نرسنگھ بھگوان کی
آگیا کے موافق ہرنیہ کشپ کا داہ کرم اور شرادھ کر چکے تب نرسنگھ جی نے پرہلاد جی کو راج سنگھاسن پر بیٹھال کر تلک
لگایا اُس سمے سب دیت اور دیوتاؤں نے وہاں جاکر پرہلاد جی کو جتھا جوگ ڈنڈوت کی اور آشیرباد دیا اور برھما جی
آدک دیوتاؤں نے نرسنگھ جی کو ڈنڈوت اور استت کرکے بنے کیا کہ اے کرپا ندھان آپ نے بہت اچھا کیا کہ
ہرنیہ کشپ ادھرمی کو مارا اور دیا کی راہ سے مجھ برھما کا بردان بھی استھر رکھا یہ بات سُن کر نرسنگھ بھگوان بولے کہ اے برھما
اب تم کسی دیت کو ایسا بردان مت دینا سانپ کو امرت پلانا نہ چاہیئے یہ کہہ کر نرسنگھ وہاں سے انتردھیان ہوگئے
اور پرہلاد جی نے برھما وغیرہ دیوتا اور شکراچارج پروہت کی بدھ کے موافق پوجا کرکے سب دیوتاؤں کو بدا کیا اور
آپ آٹھوں پہر ہرچرنوں کا دھیان رکھ کر دھرم اور پرجا پالن کے ساتھ راج کرنے لگے اُن کے راج میں دیوتاؤ
رکھیشور اور رگئو اور براہمن اور سنت اور مہاتما آنند سے رہ کر پرمیشور کا بھجن اور اسمرن کرتے تھے کوئی جیو دُکھی نہیں تھا
اتنی کتھا سُنا کر نارد جی بولے کہ اے جدھشٹھر تم نے ہرنیہ کشپ اور پرہلاد کے بروددھ ہونے کا حال جو ہم سے پوچھا
سو ہم نے کہا یہی ہرنیہ کشپ اور ہرنیاکش دوسرے جنم میں راون اور کمبھ کرن ہوئے اور تیسرے جنم میں ششپال
اور دنت بکر ہوکر جب شری کرشن مہاراج کے ہاتھ سے مارے گئے تب بیکنٹھ میں جاکر پرمیشور کے دوار پالک
جے بجے ہوئے جو کوئی پرمیشور کی کتھا اور لیلا سُنتا ہے وہ کرموں کی پھانسی سے چھوٹ کر سپنے میں بھی جم دوتوں کو
نہیں دیکھتا اے جدھشٹھر تم بڑے بھاگوان اور پورب جنم کے تپسی اور دھرماتما ہو دیکھو جس پربرھم پرمیشور کے چرنوں کا
دھیان برھما اور مہادیو جی آدی دیوتا آٹھوں پہر اپنے ہردے میں رکھ کر اُن کی آگیا پالن کرتے ہیں اور بڑے بڑے
جوگی اور رکھیشور جن کا درشن دھیان میں بھی جلدی نہیں پاتے وہی شری کرشن جی مہاراج ترلوکی ناتھ تم کو اپنا
بھگت جان کر تمھاری آگیا میں بنے رہتے ہیں اسی سبب سے بھگت بتسل نام اُن کا دنیا میں مشہور ہوا ہے
ایک بار شری مہادیو جی نے بھی اُنھیں شیام سُندر کی سہایتا سے پُرنام دیت کو مارا تھا اُسی دن سے شیو جی
ترپُرار کہلاتے ہیں اتنی کتھا سُن کر جدھشٹھر راجا نے پوچھا کہ اے مُن ناتھ اس کی کتھا بھی برنن کیجئے نارد جی
بولے کہ ایک سمے دیوتاؤں نے دیتوں کو لڑائی میں جیت لیا تب سب دیت برھما جی کی آگیا سے کہ اُن کا تپ
دیتوں نے کیا تھا مے نام دانو کی شرن میں گئے سو اُس نے دیتوں کو اپنی مایا اور اندرجال کے منتر سے تین قلعہ
چاندی اور سونے اور لوہے کے بمان کی طرح ایسے بنادیے کہ وہ تینوں قلعہ آکاش مارگ میں کبھی دکھ پڑتے
تھے کبھی غائب ہوجاتے تھے جب پُرنام دیتوں کا راجا بہت دیتوں کو اُسی بمان میں ساتھ لے کر دیوتوں سے
لڑنے کے واسطے چڑھا تب اندر آدک دیوتوں نے اُس کے سامنے جاکر اپنے اپنے ہتھیار اُس پر چلائے

جب دیوتوں کے ہتھیار اُس قلعہ کی دیوار میں لگ کر ٹوٹ گئے تب دیتوں نے اپنے ہتھیار مار کر اُن کو ہٹا دیا جب بہت لوگ تینوں لوک جیتنے پر بھی اُس قلعہ میں دن رات رہ کر آدمیوں اور دیوتوں کو دُکھ دیتے اور ڈھونڈھ ڈھونڈھ کر مارنے لگے تب سب دیوتوں نے شری مہادیوجی کی شرن میں جاکر اُن سے سہایتا اپنی چاہی جب شری مہادیوجی اُن کے سہایک ہوکر دیتوں کو لڑائی میں مارنے لگے تب مے دانو نے اپنی مایا سے اُس قلعہ میں ایک کُنڈ امرت کا بنا دیا سو جتنے دیتوں کو شری مہا دیوجی مارکر گرا دیتے تھے اُن کو وہ دانو اُٹھا کر اُس امرت کُنڈ میں ڈال دیتا تھا تب وہ لوگ پھر جی کر شری مہادیوجی سے لڑنے لگتے تھے جب اسی طرح کئی دن تک شری مہادیوجی نے دیتوں سے لڑ کر اُن کو مارا اور وہ لوگ امرت کُنڈ کے پرتاپ سے کم نہ ہوئے تب شری مہادیوجی نے یہ دشا دیتوں کی دیکھ کر اپنا دھنکھ بان زمین پر پٹک دیا اور نارائن جی کا دھیان کرنے لگے تب شیام سندر دیندیال نے شری مہادیوجی کو اُداس دیکھ کر برھما جی کو بچھڑا بنایا اور آپ گئو روپ بن کر اُس کُنڈ پر جاکر امرت پینے کے واسطے جیسے مُنھ لگایا ویسے کسی دیت رکھواری کرنے والے نے کہا کہ یہ گئو امرت پیتی ہے اُس کو مارنا چاہیئے دوسرے نے کہا کہ گئو اور بچھڑا بہت سُندر ہے پینے دو کتنا پیویں گے جب نارائن جی نے اپنے گئو روپ کی سُندرتائی دکھلا کر رکھواری کرنے والے سب دیتوں کو موہ لیا اور ساعت بھر میں تب امرت کُنڈ کا پی کر وہاں سے انتردھیان ہوگئے تب دیت لوگ امرت کُنڈ سوکھا دیکھتے ہی مئے نام دانو کے پاس جاکر رونے لگے مے دانو نے جب کُنڈ سوکھ جانے کا حال سُنا تب اُس نے دیتوں سے کہا کہ اے بھائی کوئی جیو آپ پرمیشور نہیں بن سکتا جو پرمیشور کی اِچھا کو ٹال سکے یہ بات کہہ کر مے نام دانو نارائن جی کو دیتوں سے ناراض دیکھ کر اُس بان سے باہر چلا گیا اور شیام سُندر نے شری مہادیوجی کے پاس جاکر اُن کو دھیرج دیا اور ایک رتھ اور دھنکھ بان دے کر اُن سے کہا کہ اب امرت کُنڈ دیتوں کا سُوکھ گیا تم اِس رتھ پر بیٹھ کر اسی دھنکھ بان سے لڑائی کرو تمھاری جیت ہوگی یہ بات سنتے ہی شری شیوجی نے بہت خوش ہوکر نارائن جی کو ڈنڈوت کر کے ستتے کیا کہ اے دیندیال بغیر آپ کی کرپا کے مجھ سے کیا ہوسکتا ہے جس طرح آپ دیوتوں کی رچّھا ہمیشہ کرتے آتے ہیں اُسی طرح آج بھی کرپا کر کے میری سہایتا کیجئے جب دھنکھ بان دے کر شری بیکنٹھ ناتھ چلے گئے تب شری مہادیوجی نے اُسی دھنکھ پر ایک بان رکھ کر چلایا تو اُس بان کے لگتے ہی مایا روپی تینوں قلعے پُرنام وغیرہ دیتوں سمیت جل کر خاک ہوگئے اور شیام سُندر کی دیا سے شری مہادیوجی نے فتح پائی اور اندر وغیرہ دیوتا اپنا راج پاکر خوش ہوئے اے جُدھشٹھر دیکھو ایسا پرتاپ شری کرشن مہاراج کا ہے یہ مہا شری شیام سُندر کی سُن کر جُدھشٹھر نے اپنے کو دھن جانا اتنی کتھا سنا کر شکدیوجی بولے کہ اے پریچھت نارائن جی اپنے بھگتوں کی رچّھا ضرور کرتے ہیں -

گیارھواں ادھیاے

کہنا نارد جی کا دھرم چاروں برن اور آشرم کا راجا جدھشٹھر سے

شکدیو جی نے کہا کہ اے راجا پریچھت اتنی کتھا سن کر راجا جدھشٹھر نارد جی کی بہت استت کر کے بولے
کہ اے منی ناتھ آپ دیال ہو کر وہ دھرم چاروں برن اور چاروں آشرم کا برنن کیجیے جس دھرم کے کرنے سے
نارائن جی پرسن ہوتے ہیں تب نارد منی نے کہا کہ اے راجا جس کسی میں یہ سب گن ہوں اُس کو تم جاننا کہ اس دھرماتما
سے پرمیشور خوش ہیں اُس آدمی کے پہچاننے کے واسطے یہ سب لچھن اُس میں دیکھنا چاہیے پہلے وہ سچ بولنے والا
ہو کر کبھی جھوٹ نہ بولتا ہو دوسرے وہ ہردے میں دیا رکھ کر جس کو دکھی دیکھے اپنی سامرتھ بھر اُس کا دکھ چھڑانے
کے واسطے اُپاے کرے تیسرے اپنے مقدور کے موافق دان دے کر اکیلے بھوجن نہ کرے اور جو چیز اچھی ملے
اُس میں سے پہلے براہمن وغیرہ چاروں برن کو دے کر پیچھے سے آپ کھالے چوتھے چت اپنا پرمیشور کے بھجن اور
اسمرن میں لگائے رکھ کر نودھا بھگت اُن کی کرتا رہے پانچویں بہت لالچ چھوڑ کر سنتوکھ رکھے اور سنساری مایا سے
بیرکت رہ کر سادھ مہاتما کی بھگت اور سیوا کرے چھٹھویں پرمیشور کی کتھا اور لیلا پریم کے ساتھ کہے اور سن کر جیو ہنسیا
چھوڑ دے ان سب باتوں میں جتنا بن پڑے اُتنا دھیان رکھے جو آدمی ان شبھ کرموں میں سے کوئی بات نہیں کرتا
وہ جانور کے برابر ہے اور اے راجا جدھشٹھر پرمیشور کی بھگت چاروں برن اور چاروں آشرم کو کرنا چاہیے جو براہمن
اپنے کرم اور دھرم اور بید پڑھے اور سندھیا کرنے میں سادھان رہتا ہو لیکن پرمیشور کی بھگت نہ رکھتا ہو تو اُس کا
بید پڑھنا اور سندھیا کرنا برتھا سمجھو اسی طرح چھتری اور بیش اور شودر تینوں اور گرہستھ اور برہم چاری اور بان پرستھ
اور سنیاسی چاروں آشرم کو دھیان اور اسمرن اور بھگت نارائن جی کی سچے من سے کرنا چاہیے اسی سے بیڑا اُن کا
پار لگے گا اور چاروں برن کا دھرم الگ الگ ہے اُس کا حال سنو براہمن اُس کو کہنا چاہیے جس کا سب سنسکار
بدھی پوربک جنم لینے اور مونڈن اور جنیو اور بیاہ کرنے کے سمے ہوا ہو اور وہ کھیت میں گرے ہوئے اناج کے
چھنتے اور بھچھا مانگنے سے اپنی اوقات بسر کیا کرے اور بھچھا مانگنے کا دستور یہ ہے کہ جو بھچھا بنا مانگے ملے وہ امرت
کے برابر ہے اور جو مانگنے سے ملے وہ دودھ سمان بھچھا ہے یہ دونوں طرح کی بھیکھ اچھی ہے اور جو بھچھا کسی کو
دکھی کر کے لیتے ہیں وہ بھچھا مانس کے برابر ہوتی ہے اس لیے براہمن کو ہر روز بید اور شاستر پڑھنا اور اُس کی
چرچا آپس میں رکھ کر دوسروں کو بدیا پڑھانا اُچت ہے اور آپ جگیہ اور ہوم کرنا اور دوسروں سے جگیہ اور ہوم کرانا
اور دان لینا اور دوسروں کو دان دینا براہمن کا دھرم ہے اور چھتری برن کا دھرم یہ ہے کہ جگیہ اور ہوم آپ کرے
یا براہمن کے ہاتھ سے کراوے اور بید اور شاستر آپ پڑھ کر دوسروں کو بھی پڑھاوے اور آپ دان دے مگر دوسرے
سے دان نہ لیوے اور نوکری کا پیشہ کر کے سادھ اور براہمن کا بھگت ہووے اور شور بیر اور دھرماتما ہو کر اپنے من

اور اندریوں کو بس میں رکھے اور بیش برن کو چاہیئے کہ بیاپار کیا کرے اور بیج بدیا میں پرُن رہے اور دیوتا اور براہمن میں ادھینتائی سے بھکت رکھ کر چھتری اور براہمن کی برابری نہ کرے اور شودر سیوا اور ٹہل براہمن وغیرہ تینوں برن کی جو اُس سے اُتم ہیں کر کے اپنا کٹمب پالے اور شودر کو بید کے منتر سے جگیہ اور ہوم کرنا نہ چاہیئے اور براہمن دیوتا کے برابر ہوتے ہیں اس لیے اُن کو نوکری اور سیوا آدمی کی بہت منع ہے جو کوئی کہے کہ درونا چارج द्रोणाचार्य ایسے مہاتما نے کس واسطے درجودھن کی نوکری کی تھی سو اُن کا حال یہ ہے کہ ایک دن اشوتھاما अश्वत्थामा بیٹے درونا چارج نے لڑکپن میں کسی کے لڑکے کو دودھ پیتے ہوئے دیکھ کر اپنے باپ سے کہنے لگے کہ میں بھی دودھ پیوں گا درونا چارج کو دردر کے مارے اتنا مقدور نہ تھا کہ جو دودھ مول لے کر اُس کو دیتے اُنھوں نے سفید مٹی جس سے لڑکے لکھتے ہیں پانی میں پیس کر دودھ کی جگہ اپنے بیٹے کو دی جب اشوتھاما نے اُس کو دودھ سمجھ کر پی لیا تب درونا چارج نے من میں کہا کہ دیکھو میرے جینے پر دھکار ہے کہ پاؤ بھر دودھ بیٹے کے پینے کے واسطے میرے کیے نہیں ہو سکتا اسی دُکھ سے درونا چارج راجا درجودھن کے پاس جا کر رہنے لگے لیکن اُنھوں نے کچھ ماہواری تنخواہ باندھ کر اس سے نہیں لیا - اے جدہشٹھر ہم نے چاروں برنوں کا دھرم تم سے کہا - اب استریوں کا دھرم کہتے ہیں سُنو کہ استری اپنے پت کو دیوتا اور پرمیشور کے برابر جان کر اُس کی آگیا میں رہا کرے اور میٹھا بچن بول کر کسی کو کٹھور بچن نہ کہے اور بہت لوبھ رکھ کر اپنے سوامی اور بڑوں کی ٹہل شُدھ من سے کیا کرے اور اپنے رہنے کا گھر شُدھ رکھے تھوڑا یا بہت جو کچھ گہنا یا کپڑا پرمیشور دے اُسی کو پہن کر خوش رہے اور سوائے سچ کے جھوٹ بات اپنے سوامی سے نہ کہے اور سنتوکھ رکھے اور جو استری اپنے کرموں کے پھل سے بدھوا ہو جائے اُس کو کسی چیز سے پیٹ بھر لینا اور کپڑے سے تن ڈھانپ کر پرمیشور کا بھجن اور دھیان کرنا اُچت ہے بدھوا استری کو بھوجن آدک میں سواد کی اچّھا رکھنا اور اچھا گہنا اور کپڑا پہن کر سنگار کرنا نہ چاہیئے جو استری اپنے دھرم اور کرم سے رہ کر ایسا کرتی ہے وہ مرنے کے بعد بیکنٹھ میں جا کر لچھمی جی کی طرح اپنے پت کے ساتھ سُکھ اور بلاس کرتی ہے - چاروں برن کے استری پُرش کو چوری وغیرہ سے بُرے کرموں سے الگ رہنا چاہیئے اور ہر روز استری اور پُرش کے بھوگ کرنے میں جلدی سنتان پیدا نہیں ہوتی اس واسطے گیانی آدمی کو چاہیئے کہ جب استری رجسولا ہو کر چوتھے دن اسنان کرے تبھی اُس سے بھوگ کرے تو سنتان دھرماتما پیدا ہو - دن میں بھوگ کرنے سے پرکاش کا تیج اور بل اور دھرم ناش ہو جاتا ہے اور عمر کم ہو جاتی ہے اور جو کوئی رجسولا ہونے پر چوتھے دن اپنی استری کے پاس نہ جا کر پرائی استری سے بھوگ کرتا ہے اُس کو بڑا پاپی اور ادھرمی سمجھنا چاہیئے سوائے ان چاروں برن کے اور جو برن سنکر وغیرہ ہیں اُن کو یہ اُچت ہے کہ اُن کے کُل میں جس طرح کا دھرم اور کرم چلا آتا ہو اُسی طرح پر وہ لوگ بھی اپنا دھرم اور کرم رکھیں -

بارھواں ادھیاے

کہنا نارد جی کا دھرم چاروں آشرم کا

نارد جی بولے کہ اے راجا جُدھشٹھر چاروں برنوں کا دھرم ہم نے تم سے کہا اب چاروں آشرموں کا دھرم جو اُنھیں کرنا چاہیئے سنو کہ برھم چاری کا دھرم یہ ہے کہ جب کسی کو برھم چرج لینے کی اِچھا ہو اور اُس کے ماتا پتا آگیا دیویں تب وہ بیس برس کی عمر میں اُس کی اِچھا سے گرو کے گھر جا رہے اور ایک چت ہو کر اُن کی سیوا کرے اور گرو کی آگیا سے پڑھ کر اُن کی ٹہل اور سیوا کو پڑھنے سے اُتم سمجھے اور پراتہ کال اور سندھیا کے سمے گرو نارائن اور سورج اور اگن آدک دیوتوں کی پوجا بدھ کے ساتھ کیا کرے اور سر پر جٹا رکھ کر سر اور ڈاڑھی وغیرہ کسی انگ کا بال کبھی نہ مُنڈاوے اور جو بھچھا مانگ کر لاوے وہ گرو کے سامنے سب رکھ دے جب گرو آگیا دیویں تب بھوجن کرے اور کرودھ کرنا اور دُربچن کہنا چھوڑ کر گرو کی نندا نہ کرے اور عطر اور پھلیل اور چندن آدک سُگندھ نہ لگاوے اور سُرمہ اور مسّی لگانا اور مانس کھانا اور مدرا پینا چھوڑ کر پانچ برس تک برھم چرج سے گرو کے گھر رہے لیکن گرو کی استری سے ہنس کر نہ بولے دُور سے ڈنڈوت کر لے اور کبھی استری پر سنگ نہ کرے بلکہ استری سے بات کرنا اور استری کا گانا سُننا چھوڑ کر اُس کے پاس اکیلے میں کبھی نہ بیٹھے جس میں اُس کا من اور اندریاں چلایمان نہ ہوں استری کو آگ اور پُرش کو گھی کے برابر سمجھنا چاہیئے سُو گھی آگ کا ساتھ پا کر کبھی بے پگھلے نہیں رہتا چوبیس برس کی عمر میں چت اُس کا گرہستھی کرنے کے واسطے چاہے تو اچھے کُل میں بیاہ کر کے گرہستھ دھرم سے رہے اور جو بیاہ کرنے کی اِچھا نہ ہو تو جنم بھر گرو کے گھر رہ کر کسی استری کو بُری نگاہ سے نہ دیکھے اور بان پرستھ کا دھرم یہ ہے کہ جب گرہستھی میں پچاس برس کی عمر ہو تب اپنی استری سمیت جنگل میں پرمیشور کا تپ اور اسمرن کرے اور سوائے کند مول آدک کے کھیت کا بویا اناج نہ کھائے اور جو کند مول آدک نہ ملے تو درخت کا پتہ کھا کر رہے لیکن پھل اور پتہ درخت میں سے نہ توڑے زمین پر گرا ہوا کھائے اور جنگل میں استری سمیت اکیلی جگہ رہ کر چھال کا کپڑا پہنے اور جو اتتھ اور بھکھاری آجاوے اُس کو بھی وہی پھل اور کند مول کھلا کر اُسی پھل آدک سے ہوم کیا کرے اور مکان وغیرہ چھوڑ کر برسات میں بیچ میدان کے بیٹھے اور جاڑے میں جل باس کرے گرمی میں پنچ اگن تاپے اس طرح کا تپ ایک برس یا دو برس یا چار برس یا آٹھ برس یا بارہ برس جہاں تک ہو سکے وہاں تک تپ کر کے برھم کا بچار کرتا رہے تو وہ برھم روپ ہو جاتا ہے -

تیرھواں ادھیاے

کہنا نارد جی کا کتھا سنیاس دھرم کی راجا جدھشٹھر سے

نارد جی بولے کہ اے راجا جُدھشٹھر بان پرستھ پچھتر برس کی عمر میں سنیاس لیکر ڈنڈ کمنڈل دھارن کرے

اور دھرم سنیاسی کا یہ ہے کہ پہلے جس طرح براہمنوں نے بید منتر سے اُس کے گلے میں جنیو پہنایا تھا اُسی طرح
منتر پڑھکر جنیو گلے سے اُتار ڈالے اور پہلے آشرم کا دھرم چھوڑ دے اور کسی نگر اور گانوں میں ایک رات سے زیادہ
نہ ٹھہرے لیکن بھچھا مانگنے کے واسطے بستی میں جاکر جو کچھ سادھارن سے دودھ بھچھا ملے اُس کو لے کر شاستر کے
موافق کرم اپنا کرتا رہے اور کچھ بستر آدک اپنے پاس نہ بٹورے اکیلا رہ کر ڈنڈ اور کمنڈل ایک ساعت نہ چھوڑے
اور سب جیووں میں دیا رکھ کر ہر چرنوں کا دھیان کرتا رہے اور برہم کا پرکاش جڑ اور چیتن سب تن میں برابر سمجھے
اور کسی کو اپنا چیلا نہ بنا دے اور مٹھ آدک اپنے رہنے کے واسطے نہ بنوا کر بستی کے باہر رہے اور کھانے اور کپڑے کا
سوچ نہ رکھ کر بید اور شاستر پڑھنے اور سننے کا بہت ابھیاس رکھے اور سنسار کو سپنے کے برابر سمجھ کر مرنے کا سوچ اور
جینے کی خوشی نہ کرے اتنی کتھا سنا کر نارد جی بولے کہ اے راجا جدھشٹر ہم نے برہم چاری اور بان پرستھ اور سنیاسی کا
دھرم تم سے کہا اب ایک سنیاسی کا اتہاس کہتے ہیں سنو کہ پرہلاد جی راج پر بیٹھ کر ایک سمے اپنے دیش میں سیر
کرنے کو نکلے جہاں کہیں کسی گیانی کا حال ملتا تھا وہاں جاکر اُس کے ساتھ بڑے پریم سے ہر چرچا کرتے تھے سو
ایک دن ریوا ندی रेवानदी کے کنارے پہونچ کر کیا دیکھا کہ اودھوت دتاترے दत्तात्रेय نام بہت پشٹ اور
نوجوان ننگے سر ندی کے کنارے پڑا ہوا پرمیشور کے دھیان میں لین ہے پرہلاد جی اُس اجگر مُن کو دیکھتے ہی پالکی پر
سے اُتر پڑے اور اُس کے پاس جاکر ہاتھ جوڑ کر بولے کہ اے پرم ہنس مورت تم ہم کو بڑے مہاتما اور گُن وان
دکھلائی پڑتے ہو تم کچھ کھانا اور کپڑا آدک اپنے پاس نہیں رکھتے ہو اور سنساری بیوہار سے رہت ہو کر کچھ اُدّم بھی نہیں
کرتے اور نہ کسی سے کچھ مانگتے ہو تس پر بھی تم بہت موٹے تازے دکھلائی دیتے ہو اور ہم دنیا میں دیکھتے ہیں کہ
بنا اُدّم کیے کسی کو روپیہ نہیں ملتا اور بغیر روپیہ کے دنیا کا سکھ نہیں ملتا اور دنیا کے لوگ بہت اُدّم کرتے پر
بھی دُبلے رہتے ہیں اس کا کارن کیا ہے سوائے اس کے اور جو کچھ گیان تم کو پرمیشور نے دیا ہو وہ بھی تھوڑا سا
کہو یہ بات سنتے ہی اجگر مُن اُٹھ بیٹھے اور پرہلاد جی کو ہر بھگت جان کر بولے کہ اے پرہلاد جی تم نے جو پوچھا کہ تو
کچھ اُدّم نہیں کرتا اور موٹا تازہ دکھلائی دیتا ہے سو اس کا حال سنو کہ میں نے دنیا میں اُدّم کر کے بہت روپیہ کمایا لیکن
میری ترشنا یعنی ہوس نہیں مٹی جب میں نے دیکھا کر توبھ روپی کمنڈل میرا کسی طرح نہیں بھرتا اور جتنا روپیہ زیادہ
جمع کرتا ہوں اُتنا ہی لالچ زیادہ ہر روز بڑھتا ہے تب میں نے بچار کیا کہ آدمی کا تن پا کر کس واسطے اپنا جنم اکارتھ
کھوؤں جو اسی طرح سنساری مایا میں پھنسا رہ کر ایک دن مر گیا تو نرک میں جا کر ضرور دُکھ پاؤں گا اسلیے سنساری
ترشنا چھوڑ کر اُنھوں پرمیشور کے دھیان میں مگن رہتا ہوں جن کے ہردے میں ہر چرنوں کا باس رہتا ہے وہ
لوگ بےفکر رہ کر موٹے رہتے ہیں اور دنیاوی فکر رہنے سے آدمی دُبلا ہو جاتا ہے اور باہر کا اندھکار سورج کے
پرکاش سے ہٹتا ہے اور ہردے کا اندھکار پرمیشور کی بھگت کرنے سے مٹتا ہے اور تم نے جو یہ کہا کہ تو کوئی چیز اپنے
پاس نہ رکھ کر کسی سے کچھ نہیں مانگتا سو میں نے بہت سے دولتمندوں کو دیکھا ہے کہ وہ لوگ روپیہ جمع کرتے سے
ہمیشہ فکر میں رہ کر بہت راجا کا ڈر رکھتے ہیں کہ ایسا نہ ہو کہ کچھ الزام لگا کر ہمارا روپیہ چھین لے اور دوسرے چور اور

ڈاکو کا ڈر اور کھٹکا رہنے سے رات کو اچھی طرح نیند نہیں آتی تیسرا ڈر اپنے ناتے داروں کا لگا رہتا ہے کہ وہ
اسی فکر میں دن رات رہتے ہیں کہ کس طرح ان کا روپیہ ہم کو ملے اسی سبب سے روپیہ جمع کرنے والوں کو سکھ نہیں
ملتا جس طرح مکھیاں بہت محنت کر کے چھتے میں شہد جمع کر کے مارے کنجوسی کے اس کو آپ نہیں کھا سکتی ہیں اور
جب بہت سا شہد اس میں اکٹھا ہوتا ہے تب کول اور مسہر آدک چھتے میں آگ لگا کر شہد نکال کر اپنے گھر لیجاتے
ہیں اور ان مکھیوں کو شہد اکٹھا کرنے میں سوائے دکھ کے سکھ نہیں ملتا ہے اسی طرح روپیہ جمع کرنے والوں کو
بھی بہت دکھ ہو کر وہ روپیہ ان کے کام نہیں آتا اسی واسطے میں سنساری موہ چھوڑ کر برکت ہو گیا جس طرح اجگر
سانپ چلنے کی طاقت نہ رکھ کر ایک جگہ پڑا رہتا ہے اور پرمیشور اسی جگہ اس کو اہار پہونچاتے ہیں اسی طرح
میں بھی پڑا رہ کر دن رات پرمیشور کے دھیان میں مگن رہتا ہوں جو کوئی کچھ پراربدھ انسار دے جاتا ہے
اسی کو کھا کر سنتوکھ رکھتا ہوں ۔ دوہا

اجگر کریں نہ چاکری پنچھی کریں نہ کام	داس ملوکا یوں کہیں سب کے داتا رام

اے پرہلاد جو کوئی دیا کر کے مجھ کو کھیر پوری دے گیا تو میں اس کو کھا کر کچھ بکھان اس کا نہیں کرتا
اور جو کوئی درجن کہہ کر ساگ روٹی الونی کھلا جاتا ہے تو اس سے کچھ دکھ نہ مان کر یہ سمجھتا ہوں کہ یہ سب میرے
کرموں کے انسار ہوتا ہے اور کسی دن بھوجن نہ ملنے اور اپاس کرنے پر بھی خوش رہ کر یہ جانتا ہوں کہ آج میرے
بھاگ میں بھوجن نہیں لکھا تھا اور جو کوئی کبھی میرے بدن میں چندن وغیرہ خوشبو لگا کر اچھا کپڑا اور گہنا پہنا کر
ہاتھی یا گھوڑے یا سکھپال میں بٹھا دیتا ہے اور کبھی زمین پر دھور میں پڑا رہتا ہوں تو مجھ کو اس کے ملنے کا سکھ
اور چھوٹنے کا دکھ نہیں ہوتا اس طرح میں خوشی سے اپنا جنم کاٹتا ہوں سوائے پرہلاد جی یہ جیو چوراسی لاکھ جون
بھگت کر آدمی کا چولا پاتا ہے جو کوئی بھرت کھنڈ میں چیتن چولا آدمی کا پاکر پرمیشور کا بھجن اور اسمرن نہیں کرتا ہے
اس کو بڑا ابھاگی اور مورکھ سمجھنا چاہیئے پرہلاد جی یہ سن کر بہت خوش ہوئے اور اجگر مُن سے بدا ہو کر اپنے گھر آئے ۔

چودھواں[۱۴] ادھیائے

کہنا نارد جی کا دھرم گرہستھ آشرم کا راجا جدھشٹھر سے

نارد جی نے کہا کہ اے راجا جدھشٹھر اب ہم گرہستھ آشرم کا دھرم کہتے ہیں سنو کہ جب برہم چاری بید آدک
پڑھ کر گرہستھی کرنا چاہے تو اپنے دیش کے راجا سے جا کر کہے کہ ہم بدیا پڑھ چکے اب تمہارے نگر میں گرہستھ آشرم
ہو کر رہیں گے تب راجا کو اُچت ہے کہ اس کی بدیا کی پریچھا لیوے اور اپنے خزانے سے روپیہ دے کر اس کا
بواہ اچھے کل میں کرا دیوے اور گرہستھ ہونے کے بعد وہ براہمن اپنے دھرم کے موافق اُدم کر کے اپنے کٹمب کو
پالے اور چاروں برن کے گرہستھ کو چاہیئے کہ ہر روز جتھا شکت دان اور پُن کرے اور جس کے گھر کوئی چیز

دان دینے کو نہ ہو اُس کو جس سمے کچھ بھوجن کرنے کو ملے اُس میں سے کچھ بھوجن گرہستھ کو برہم چاری اور بانپرستھ اور سنیاسی کے کھانے اور کپڑے کی خبر ضرور لینا چاہیئے کس واسطے کہ ان تینوں آشرم والوں کو دھن جمع کرنا منع ہے اور گرہستھ آشرم کو ہر روز پتروں کا شرادھ اور ترپن کرکے اماوس اور پورنماسی اور سنکرات اور دوادشی اور بتی پات اور اپنی برس گانٹھ کے دن کچھ دان دینا ضرور ہے اور جو براہمن کرُکھیتر اور گیا اور کاشی اور پریاگ اور متھرا اور اجودھیا اور ہردوار اور بیجناتھ اور جگن ناتھ جی وغیرہ تیرتھوں پر رہتے ہیں اُن کو درب وغیرہ دان دینے سے سوگُنا پھل ملتا ہے لیکن براہمن کو نارائن روپ سمجھ کر دان دیوے اور گرہستھ ہر روز کتھا اور لیلا پرمیشور کی سُن کر ہر چرنوں کا دھیان اور اسمرن رکھ کر ایسا جانتا رہے کہ آتما سب جیوؤں میں برابر ہے جس طرح سونے اور مٹی کا برتن پانی بھر کر رکھ دو تو چندرما اور سورج کی چھایا دونوں برتن میں برابر پڑتی ہے اسی طرح جیو آتما جو پرمیشور کا پرکاش ہے اُس کو براہمن اور چھتری اور چانڈال اور پشو اور پنچھی وغیرہ سب کے تن میں برابر سمجھ کر کسی جیو کو دُکھ نہ دینا چاہیئے آتما میں کچھ براہمن اور چھتری اور شودر برن کا بھید نہیں ہوتا اور گرہستھ کو دھرم کی کمائی سے دیوتوں کے نام پر جگیہ اور ہوم کرنا اور بھکھاری اور کنگالوں کو کھانا اور کپڑا دینا اور اپنے کٹمب وریوار والوں کو پالنا اُچت ہے لیکن من سے گھر والوں کو ایسا سمجھے کہ جس طرح رات کو چاروں طرف کے مسافر ایک جگہ ٹھہر کر صبح ہوتے وقت الگ الگ ہو جاتے ہیں پھر اُن کا ساتھ نہیں رہتا اسی طرح سنساری جیو اپنے اپنے کرموں کے پھل سے اونچے اور نیچے کُل میں جنم لے کر اکٹھا ہوتے ہیں اور پورب جنم کے سنسکار سے اپنا اپنا بدلا لیکر مرنے کے پیچھے نہ معلوم کس جون میں چلے جاتے ہیں اس لیے ان سے بہت محبت نہ رکھے اور کام کرودھ لوبھ موہ اپنے دشمنوں کو جیت کر پت برتا استری کے برابر ہر چرنوں میں دھیان لگا کر مُکت ہووے نہیں تو پھر یہ تن ملنا بہت کٹھن ہے اور ادھرم اور پاپ کرنے سے نرکوں کا دُکھ ضرور بھوگ کر سدا آواگون میں پھنسا رہیگا اور مرتے وقت ہاتھی اور گھوڑا اور روپیہ وغیرہ کچھ ساتھ نہیں جاتا اس لیے روپیہ پا کر دان اور دھرم کرنا چاہیئے جو سوم لوگ روپیہ چھوڑ کر مر جاتے ہیں اُن کو جم پُری میں چوروں کی طرح ڈنڈ ملتا ہے اور جن پروار والوں کو جھوٹ سچ بول کر جنم بھر پالتا ہے وہ لوگ اُس دُکھ میں کچھ سہایتا نہیں کرتے اور اپنا بدن سڑ گل کر کچھ کام نہیں آتا ہے اس لیے آدمی کو اپنا پرلوک بنانے کے واسطے براہمن کو دیوتا کے برابر سمجھ کر اچھا بھوجن کھلانا اور اس کی سیوا کرنا اُچت ہے اس میں پرمیشور بہت پرسن رہتے ہیں گرہستھ کو اپنے پروار والوں کا جو کوئی مر جاوے کریا کرم کرنا ضرور ہے تیرتھ پر رہنے سے آدمی کا من ادھرم کی طرف نہیں جاتا ہے اور کسی جگہ رہنے میں چت پاپ کی طرف دوڑتا ہے اور کلجگ باسی جیو پرمیشور کا بھجن اور اسمرن کرنے اور کتھا اور لیلا سننے سے کرتارتھ ہوتے ہیں ۔

پندرھواں ادھیاے

کتھا گرہستھ آشرم کی

نارد جی بولے کہ اے راجا جدھشٹھر گرہستھ آشرم کو دیوتا اور پتروں کے نام پر جگیہ اور شرادھ وغیرہ میں اچھے کلین اور کریاوان اور بید اور شاستر جاننے والے اور ہر بھگت براہمن کو بھوجن کرانا چاہیئے ایسے براہمن کے بھوجن کرانے سے بہت پُن ہوتا ہے جس طرح اچھی زمین میں تھوڑا اناج بونے سے بھی بہت پیدا ہوتا ہے اور اوسر زمین میں بونے سے کچھ پیدا نہیں ہوتا دیوکرم اور پترکرم میں تین براہمن سے کم نہ کھلاوے اور جگیہ اور شرادھ میں کسی جیو کو نہ مارے دیوتا پتر لوگ جیو ہنسا کرنے سے خوش نہیں ہوتے ہیں اور سب جگیوں سے گیان جگیہ یعنی پرمیشور کی کتھا اور کیرتن کہنا اور سننا بہت اُتم اور پوتر ہے اور سب دھرموں سے بڑا دھرم یہ جانو کہ منسا باچا کرمنا سے کسی کا بُرا نہ چاہے اور سنتوکھ رکھے جس کو سنتوکھ نہیں ہوتا وہ بڑا پنڈت اور گیانی ہونے پر بھی نرک میں جاتا ہے اور گرہستھ کو پرتگیا بات کی کرنا نہ چاہیئے جو اپنے دھرم کے برخلاف چلتا ہے اور جو برہمچاری اپنے برت اور دھرم کو چھوڑ کر اُس پر نہیں چلتا ہے اور جو بان پرستھ اپنے تپ اور دھرم کو نہیں کرتا ہے اور جو سنیاسی لالچ رکھ کر اپنی اندریوں کا سکھ چاہتا ہے ایسے لوگ نام کے واسطے آشرم کا روپ بنالئے ہیں اُس دھرم کا پھل اُن کو نہیں ملتا اور اے راجا چاروں برن اور چاروں آشرم کو اُچت ہے کہ چیتن چولا پا کر دو طرح کا کرم کریں ایک پربرت دوسرا نربرت شاستر کی آگیا کے موافق پربرت کرم کرنے والا جیو چندر منڈل کی راہ سے دیولوک وغیرہ میں جا کر اپنے کرموں کا سکھ بھوگتا ہے اور مدت پوری ہو جانے پر پھر سنسار میں جنم لے کر آواگون سے نہیں چھٹی پاتا ہے اور نربرت کرم کرنے والا سورج منڈل کی راہ سے بیکنٹھ میں پہونچ کر جنم اور مرن سے چھوٹ جاتا ہے سو ہم نے تم کو دونوں راہیں بتلا دی ہیں جو گرہستھ ہمارے کہنے یعنی شاستر کے موافق اپنے کرم اور دھرم سے رہے وہ پرم ہنس کی پدوی کو گرہستھ آشرم میں بھی پا سکتا ہے اور جو کوئی سنیاس اور بیراگ لیکر پھر گرہستی کی چاہنا کرتا ہے اُس کو کُتّے کے برابر جو اُبانت کر کے پھر کھا لیتا ہے سمجھنا چاہیئے پرمیشور کی مایا میں سنساری لوگ لپٹ کر خراب ہو رہے ہیں جس طرح رتھ میں جُتا ہوا گھوڑا رتھ کو جدھر چاہتا ہے اُدھر کھینچ کر لے جاتا ہے رتھ کا کچھ بس نہیں چلتا اسی طرح رتھ روپی بدن کا گھوڑا چنچل من اپنے کرموں سے جس لوک میں چاہتا ہے لیجاتا ہے اس لیے منکھ کا تن پا کر شبھ کرم کر کے سورگ اور بیکنٹھ کا سکھ بھوگنا چاہیئے اور گیان بھگت کی بڑی پدوی سے جس بھگت اور بھجن کے پرتاپ سے میں برہما جی کا بیٹا ہوا وہ کتھا سُنو کہ پچھلے مہا کلپ میں میں اُپ برہن نام گندھرب بہت سندر پیدا ہو کر گانا اچھا جانتا تھا اور بہت سندر ہونے سے استریاں مجھ کو چاہتی تھیں سو میں بھی اُن پر موہت ہو کر اُن کے ساتھ بھوگ اور بلاس کرتا تھا ایک دن میں بشو بیرج دیوتا کی سبھا میں جا کر گانے لگا

اُس وقت چت میرا ایک استری سے اُن دنوں بہت پھنسا تھا اُس سے گانا میرا نہیں بن پڑا اور انگرا رکھ پرمیشور کی بدصورتی دیکھ کر میں نے ہنس دیا اسی اپرادھ سے اُس دیوتا نے مجھ کو شاپ دیا کہ تو شودر ہو جا تب میں دوسرے جنم میں اُسی شاپ کے کارن ایک براہمن کی داسی کا بیٹا ہوا وہاں پرست سنگ اور ہر بھجن کرنے کے پرتاپ سے مجھ کو یہ نارد پدوی ملی سو اے جدھشٹھر تم بڑے بھاگوان ہو کہ جن پربرہم پرمیشور کا نام لینے اور بھجن کرنے سے آدمی کرتارتھ ہو کر ایسی پدوی کو پہونچتا ہے وہی پربرہم پرمیشور شری کرشن جی دن رات تمھارے سامنے رہ کر تم کو اپنا بڑا جانتے ہیں ایسا بھاگ دوسرے کا ہونا دُرلبھ ہے اور ہم لوگ رکھیشور اور دیوتا لوگ بھی اُنھیں کا درشن کرنے کے واسطے تمھارے پاس آیا کرتے ہیں سو شیام سُندر کے درشن اور پوجن کرنے سے تمھاری مُکت ہونے میں کچھ سندیہ نہیں ہے یہ بات سنتے ہی راجا جدھشٹھر اور ارجن نے شری کرشن مہاراج کے پریم میں ڈوب کر بڑا سوچ کر کے من میں کہا کہ دیکھو پرمیشور ترلوکی ناتھ کو ہم نے اپنا بھائی جان کر اُن سے ناتے داروں کی طرح کام لیا جب ایسا سمجھا کر دونوں بھائی شیام سندر کے چرنوں پر سر رکھ کر رونے لگے تب شیام سُندر نے اشارے سے نارد مُن سے کہا کہ تم نے کس واسطے میرا بھید کھول دیا اب یہ لوگ ناتے داری کی محبت چھوڑ کر مجھ کو پرمیشور بھاؤ سمجھیں گے نارد جی بولے کہ اے دینا ناتھ آج تک یہ آپ کی مایا میں لپٹے تھے اب اُن کا موہ چھڑا کر کرتارتھ کر دیجئے اتنی کتھا سنا کر شکدیو جی بولے کہ اے راجا پریچھت یہ سب کہا اور بڑائی شیام سندر کی سنتے ہی راجا جدھشٹھر نے بہت خوش ہو کر بڑے پریم سے شری کرشن جی اور نارد مُن کی بدھ سے پوجا کی اور اُسی دن سے جدھشٹھر شیام سُندر کو پورن برہم جان کر اُن کا دھیان اور اسمرن کرنے لگے اور نارد مُن وہاں سے برہم لوک کو چلے گئے ۔

اسکندھ آٹھواں

پرمیشور کا ہر اوتار لے کر گج کو گراہ سے بچانا اور باون اوتار دھر کر تین پگ پرتھوی راجا بل سے دان لینا

پہلا ادھیائے

کہنا شکدیو جی کا کتھا منونتروں کی

راجا پریچھت اتنی کتھا سُن کر بولے کہ اے شکدیو سوامی راجا سوایمبھومنُ स्वायम्भुवमनु کے بنش کا حال میں نے اب منونتروں کے نام اور جس جس منونتر میں جو جو اوتار پرمیشور نے لیے تھے اُس کی کتھا سُننا چاہتا ہوں سو کہیے شکدیو جی بولے اے راجا پریچھت سوایمبھومُن سے لیکر آج تک چھ منونتر گزرے ہیں سو پہلے منونتر کی

کتھا جس میں وہی سوایمبھومن راجا ہوکر دو بیٹے اور تین بیٹی رکھتے تھے تیسرے اور چوتھے اور پانچویں اسکندھ میں تم سے کہہ چکا ہوں اُنھیں کی تیسری کنیا اکوتی نام سے جو رچ پرجاپت کو بیاہی گئی تھی اُسی منونتر میں جگیہ بھگوان نے اوتار لیا ایک سمے راجا سوایمبھومن سُنندا ندی کے کنارے ایک پیر سے کھڑے ہوکر تپ کرتے تھے اُس سمے راچھسوں نے آکر اُن کا تپ کھنڈن کرنے کے واسطے چاہا تب اُنھیں جگیہ بھگوان نے راچھسوں کے ہاتھ سے سوایمبھومن کو بچاکر تینوں لوک کی لچھمی سمیت راج بھوگا یہ سب کتھا پہلے منونتر کی ہے دوسرا سوارو چکھ स्वारोचिष نام منو اگن کا بیٹا ہوا اُس میں دیوتا آدک منو کے بیٹے اور رُوچن نام اندر اور تکھتا तुषिता آدک دیوتا اور اُورجستمبھ ऊर्जस्तम्भ آدک سپت رکھ ہوئے اور شرس शिरस نام رکھیشور کے یہاں بھو बिभव نام پرمیشور نے اوتار لیکر اٹھاسی ہزار رکھیشوروں کو گیان اُپدیش کیا تیسرا اُتم نام منو راجا پریہ برت کا بیٹا ہوا اس میں پون آدک منو کے بیٹے ہوئے اور ستیہ جت نام اندر اور ستیہ آدک دیوتا اور پرمیشور آدک سپت رکھ ہوئے اور دھرم کی سُنیتا نام استری سے ست سین نام پرمیشور نے اوتار لے کر اپنی اور دُشٹوں کو ناش کرکے ست کو استھر کیا ۔ چوتھا تامس نام منو اُتم کا بھائی ہوا اُس میں پرتھو وغیرہ منو کے بیٹے اور وشکھ विशिख نام اندر اور ستیک سत्यक آدک دیوتا اور جوت دھرم وغیرہ سپت رکھ ہوئے اور ہرمیدھا رکھیشور کے یہاں پرمیشور نے ہر نام اوتار لیکر گراہ سے گجیندر کو چھوڑایا اتنی کتھا سُن کر راجا پریچھت نے بنتی کیا کہ اے مہاراج جس طرح پرمیشور نے گج کو گراہ سے چھوڑایا تھا اُس کی کتھا کہیئے ۔

دوسرا ادھیاے

کہنا شکدیوجی کا کتھا گجیندر اور گراہ کی

شکدیوجی بولے کہ اے راجا پریچھت پرمیشور ابناشی پُرش جنم لینے اور مرنے سے رہت ہیں برھماجی وغیرہ دیوتا بھی اُن کے آد اور انت کو نہ جان کر نرنکار روپ اُن کا پرکٹ نہیں دیکھ سکتے جب کبھی ہر بھگتوں پر دُکھ پڑتا ہے تب وہ اپنے بھگت کی رچھا کرنے کے واسطے سگُن اوتار لیکر سنسار میں ایک نام اپنا پرکٹ کر دیتے ہیں اسی طرح ہاتھی کا پران بچانے کے واسطے بھی ہر نے اوتار دھارن کیا تھا اور کتھا اُس کی اس طرح پر ہے کہ ایک پہاڑ ترکوٹ त्रिकूट نام دس ہزار جوجن لمبا اور چوڑا اور اونچا چھیر سمدر میں تھا جس کے تین شکھر سونے اور چاندی اور لوہے کے تھے اور اُس شکھر میں بہت طرح کے اچھے اچھے رتن ایسے جڑے تھے کہ جن کا پرکاش سورج سے بھی ادھک تھا اُس پہاڑ پر دیوتا اور گندھرب آدک اپنی اپنی استریوں سمیت رہ کر بہار کرتے تھے اور وہاں سنگ مرمر کے کُنڈ بنے تھے اور بہت طرح کے پنچھی میٹھی میٹھی بولی بولتے تھے ایسا عمدہ باغیچہ بہت طرح کے پھل اور پھولوں سے پھلا ہوا وہاں پر بنا تھا جس کے دیکھنے سے من سب کا موہ جاتا تھا اور چار کوس تک اُن پھولوں کی سُگندھ جاتی تھی

اُس پہاڑ پر ایک بہت بڑا تالاب تھا جس میں کمل پھولے ہوئے تھے اور بہت سے کچھ مچھ گراہ آدک اُس میں رہتے تھے ایک دن گجیندر سب ہاتھیوں کا راجا جو اُس پہاڑ پر رہتا تھا جیٹھ مہینے میں دوپہر کے وقت پیاسا ہو کر ہزار ہتھنی اور کئی ہزار بچوں کو ساتھ لیے ہوئے اُس تالاب پر پانی پینے کے واسطے چلا تو مد بہنے سے اُس کے چاروں طرف بھونرے گونجتے تھے جب وہ اپنی اُمنگ سے کہ دس ہزار ہاتھی کا بل رکھتا تھا راستے میں جھومتا اور درختوں کو گراتا اور پتے کھاتا ہوا تپن کا مارا ہوا جا کر تالاب میں گھسا اور پانی پی کر اپنی ہتھنی اور بچوں کو سونڈ سے پانی پلا کر اُن کے ساتھ کلول کرنے لگا تب اُس کے اُدھار کا وقت نزدیک پہونچنے سے ایک گراہ نے جو اُس سے بھی ادھک بلوان تھا آ کر ہاتھی کا پچھلا پیر پانی کے بھیتر پکڑ لیا تب گراہ اور گج سے لڑائی ہونے لگی کبھی گجیندر اپنے بل سے گراہ کو کھینچ کر سوکھے میں لے آتا تھا اور کبھی گراہ اُس کو پانی میں لے جاتا تھا جب اس طرح اُن دونوں کو لڑتے ہوئے ہزار برس بیت گئے اور کوئی ہتھنی اور بچہ اپنا اپنا بل کرنے پر بھی گجیندر کو گراہ سے چھڑا نہ سکا تب انھوں نے ہار مان کر سمجھ لیا کہ اب ہاتھی کا پران نہیں بچ سکتا ہم لوگ اس کے ساتھ اپنا پران کیوں دیں جب سب ایسا بچار کر ہاتھی کو وہاں اکیلا چھوڑ کر جنگل میں چلے گئے تب گجیندر نے جس کا پران گلے میں آ رہا تھا اُن سب کے چلے جانے سے گھبرا کر بچار کیا کہ دیکھو ایسے بڑے دُکھ میں بھی کوئی میرا ساتھ نہ دے کر ہتھنی اور بچوں نے بھی مجھ کو اکیلا چھوڑ دیا اور اُن کی مدد سے بھی کچھ فائدہ نہ ہوا اس سے میں نے جانا کہ میرے پورب جنم کے پاپ سے گراہ ہو کر میرا پیر پکڑا ہے جیسا کرم میں نے کیا تھا ویسا پھل بھوگتا ہوں اور یہ سب دیوتا اور گندھرب وغیرہ اپنے اپنے بمانوں پر بیٹھے ہوئے میری لڑائی کا تماشا دیکھتے ہیں اُن میں سے بھی کوئی میرا پران نہیں بچاتا اس لیے اب میں اُس پربرہم پرمیشور کو جو کال وغیرہ سب کے مالک ہیں دھیان کروں اور اُن کی شرن میں جاؤں تو میرا پران بچے نہیں تو اب بچنے کی کوئی صورت نہیں ہے ایسا بچار کر وہ ہاتھی نارائن جی کے چرنوں کا دھیان سچے من سے کرنے لگا ۔

تیسرا ادھیاے

گجیندر کا پربرہم کی استُت کرنا

شکدیو جی بولے کہ اے راجا پریچھت اُس وقت گجیندر نے اپنے پورب جنم کے پُن سے پرمیشور کو دھیان میں نمسکار کر کے کہا کہ میں اُن بھگوان کی شرن میں آیا ہوں جن کی کرپا سے سنسار کے سب جیو چیتن ہوتے ہیں اور سب جیووں کی جڑ وہی ہیں اور سارا سنسار انھیں سے پیدا ہو کر اُن کے آشرے پر رہتا ہے اور وہ پرمیشور مہاپرلے میں بھی ناش نہ ہو کر ہمیشہ بنے رہتے ہیں جس طرح لڑکا نٹ اور بھان متی کے کھیل کو نہیں پہچانتا اسی طرح برہما جی وغیرہ دیوتا بھی اُن کے آد اور انت کو نہیں جانتے جیسے آگ کی چنگاری اُڑتی ہے اور

سوورج کا پرکاش چھید میں سے ذرہ کے برابر دکھلائی دیتا ہے ویسے ہی جن پربرہم کے سامنے دیوتا لوگ چنگاری اور ذرہ کے برابر ہوتے ہیں انھیں پرمیشور کو ڈنڈوت کرتا ہوں اور جن کے نہت سے نام اور روپ ہوکر پرکٹ ہیں کوئی روپ اُن کا دکھائی نہیں دیتا اور وہ آپ گُپت روپ ہوکر سب کام کرتے ہیں اُن کو میں نمسکار کرتا ہوں جن پرمیشور کی شرن میں ایسا پشو آیا ہوں اور جو ابناشی پرش مجھ کو اس پھندے سے چھڑانے والے اور ارتھ دھرم کام موکش چاروں پدارتھ کے دینے والے ہیں اُن کو نہ استری کہہ سکتے ہیں نہ پُرش نہ نپُنسک کہہ سکتے ہیں اور سب جیووں میں انھیں کا تیج رہتا ہے ایسے سب جگت بیاپک رام کے میں شرن آیا ہوں جو پرمیشور سب گنوں سے بھرے رہ کر جوگیشوروں کو جوگ اور تپ کرنے کا پھل دیتے ہیں وہی دینا ناتھ اس سمے میری رچھا کریں سوائے ان کے اب میں کسی کا بھروسا نہیں رکھتا اے دین دیال مہا پربھو میں اس گراہ کے مُنھ سے چھوٹنے کو یہ استت نہیں کرتا ہوں بلکہ مایا روپی جال سے چھوٹنے کے لیے میں کہتا ہوں اس لیے مجھ دین پر دیال ہوکر میرا دُکھ دُور کیجیے اور اے پربرہم پرمیشور تینوں لوک کے پیدا اور پالن اور ناش کرنے والے سوائے تمھارے دوسرا کوئی ایسی سامرتھ نہیں رکھتا جو دینوں کا دُکھ چھڑا سکے اور اے جگت گرو جب تک آدمی اپنی سامرتھ اور پرواروالوں کا آسرا رکھتا ہے تب تک کچھ اچھا اُس کی پوری نہیں ہوتی سو میں بھی تمھاری مایا میں لپٹ کر اپنی ہتھنی اور بچوں کا بھروسا رکھنے سے اس دُردشا کو پہونچا اب اُن کا آسرا چھوڑ کر تمھاری شرن آیا ہوں سوائے دیندیال مجھ کو اب اپنے مرنے کا کچھ ڈر نہ ہوکر کیول اس بات کا بڑا سوچ ہے کہ سنساری لوگ ایسا کہیں گے کہ گجیندر کا دُکھ نارائن جی کی شرن جانے سے نہیں چھوٹا اس بات کی لاج رکھ کر میرا یہ دُکھ دُور کیجیے نہیں تو آپ کی شرن میں کوئی نہ آویگا آپ انترجامی ہیں بہت کیا کہوں۔ اے راجا پریچھت یہ استت سُنتے ہی پرمیشور انترجامی ہر اوتار نے گجیندر کو مہا دُکھی جان کر اسی سمے سُدرشن چکر اپنا اُٹھا لیا اور گرڑ پر بیٹھ کر بیکنٹھ سے چلے جب گجیندر نے جس کا پران کنٹھ میں آ لگا تھا دیکھا کہ بیکنٹھ ناتھ سُدرشن چکر ہاتھ میں لیے گرڑ پر چڑھے آکاش مارگ سے میری رچھا کرنے کو چلے آتے ہیں تب اُس نے ایک پھول کمل کا اپنی سونڈ سے توڑ لیا اور اُس کو اونچا کر کے پکارا کہ اے نارائن اے جگت گرو اے دینا ناتھ اے بھگونت اے دُکھ بھنجن اے شیام سندر اے جوت سروپ میں آپ کی شرن ہوکر ڈنڈوت کرتا ہوں جلد میری خبر لیجیے جیسے ترلوکی ناتھ نے یہ دین بچن اُس دُکھیارے کا سُنا ویسے ہی سُدرشن چکر سمیت گرڑ پر سے کود کر پیدل دوڑے اور وہاں پہونچتے ہی سُدرشن چکر سے گراہ کا منھ چیر کر مار ڈالا اور ہاتھی کو تالاب میں سے کھینچ کر باہر نکال لیا۔

چوتھا ادھیائے

گندھرب تن پانا گراہ کا

شکدیوجی نے کہا کہ اے راجا پریچھت جس سمے گراہ مارا گیا اُس سمے دیوتوں نے خوشی سے نقارہ بجا کر

پھولوں کی برکھا ہر بھگتوں کے اوپر کی اور سب رکھیشور آدک استت کرنے لگے اور وہ گراہ پرمیشور کے چھونے سے
مرتے ہی ایک پرش بہت سُندر اجسی پوشاک اور زیور پہنے ہوئے بن کر نارائن جی کے چرنوں پر گر پڑا اور
اُس نے استت اور پرکرما کرنے کے ہاتھ جوڑ کر بنیے کیا کہ اے مہاراج میں پچھلے جنم میں ہُو ہُو نام گندھرب تھا ایک دن
اپنی استریوں کو بمان پر بیٹھا کر سیر کرنے کو چلا تو جنگل میں ایک بہت اچھا تالاب دیکھ کر استریوں سمیت اُس میں
جل بہار کرنے لگا اُسی جگہ دیول رکھ بھی نہاتے تھے سو میں نے اپنی اگیانتا اور استریوں کے کہنے سے اُن کے
ہنسی کرنے کے لیے نہاتے ہوئے غوطہ مار کر اُن رکھیشور کی ٹانگ پکڑ کر پانی کے بھیتر کھینچ لی جب وہ گر پڑے
تب میں پانوں اُن کا چھوڑ کر تالاب سے باہر نکل آیا اور اپنی استریوں سمیت ہنسنے لگا تب دیول رکھ نے کرودھ
کر کے مجھ کو یہ شاپ دیا کہ اے گندھرب تو نے ہنسی سے ہمارا پیر گراہ کی طرح پکڑ کر کھینچا ہے اس لیے میں پرمیشور
سے چاہتا ہوں کہ تو گراہ تن میں جنم لے کر پشو اور آدمی کا پیر پانی کے بھیتر پکڑا کرے گا یہ شاپ سنتے ہی میں نے
بہت شرمندہ ہو کر اُن سے کہا کہ میں نے اپنے کیے کا پھل پایا لیکن اب آپ یہ بتلائیے کہ اس شاپ سے
اُدھار کب ہوگا تب رکھیشور بولے کہ تو کئی ہزار برس تک گراہ جون میں رہ کر ایک دن گجیندر کا پیر پکڑے گا اور جب
بیکنٹھ ناتھ ہاتھی کے چھڑانے کے واسطے آکر تجھ کو اپنے سُدرشن چکر سے ماریں گے تب تو پھر گندھرب کا تن
پاوے گا سو اُن رکھیشور کی کرپا سے آج آپ کا درشن جو برہما جی اور شری مہادیو جی آدک کو بھی جلدی نہیں ملتا
میں پا کر کرتارتھ ہوا اب آپ مجھ کو آگیا دیجئے تو اپنے لوک کو جاؤں جب وہ گندھرب پرمیشور سے بدا ہو کر ڈنڈوت
کر کے بمان پر بیٹھ کر اپنے لوک کو چلا گیا تب ہر بھگوان کی آگیا سے اُس ہاتھی نے بھی وہ تن چھوڑ کر مکت پائی اور وہ
اندرومن [illegible] راجا یعنی (وہی ہاتھی) چتربھج روپ ہو گیا اور ڈنڈوت اور استت اور پرکرما کرنے کے پیچھے
ہاتھ جوڑ کر بولا کہ اے دینا ناتھ میں پورب جنم میں اندرومن نام راجا تھا اور دن رات ہر چرنوں کا دھیان لگا کے
راج کاج کرتا تھا ایک دن اگست جی میرے پاس آئے اور میں جپ اور دھیان کر رہا تھا اُس سمے میں اپنے
اگیان سے اُن کا آدر نہ کر کے چپ چاپ اُسی طرح بیٹھا رہا تب اگست جی میرے اوپر کرودھ کر کے بولے کہ
اے راجا کس شاستر میں لکھا ہے کہ جب براہمن اور رکھیشور یا بیشنو کسی کے مکان پر آوے اور مکان کا مالک
اُس کا آدر نہ کر کے متوالے ہاتھی کی طرح بیٹھا رہے اس لیے میں پرمیشور سے چاہتا ہوں کہ تو ہاتھی کا تن پاوے
یہ شاپ سنتے ہی میں نے لجت ہو کر اُن سے کہا کہ اے منی ناتھ میں نے اپنی کرنی کا پھل پایا لیکن اب آپ
یہ بتلائیے کہ اس تن سے میرا اُدھار کب ہوگا یہ سن کر منی ناتھ نے کہا کہ جب گراہ تیرا پانوں تالاب میں پکڑے گا
تب بیکنٹھ ناتھ تجھ کو چھڑانے کے لیے آویں گے اور گراہ کو مار کر تجھے مکت دیں گے سو میں اگست منی کی دیا سے
آپ کا درشن پا کر کرتارتھ ہوا جب اس طرح بہت سی استت اندرومن نے ہاتھ جوڑ کر کی تب نارائن جی پرسن ہو کر
بولے کہ اے اندرومن جو کوئی مجھ کو اور تجھ کو اور اس پہاڑ اور چھیر سمدر اور کوستبھ منی اور شنکھ چکر گدا پدم میرے
ہتھیاروں کو اور مچھ کچھ آدک میرے اوتاروں کو اور گنگا جی آدک تیرتھ اور دھرو اور پرہلاد آدک جو میرے بھگت ہیں اُن کو

یہ پچھلی رات اُٹھ کر دھیان کرے گا اُس کو بُرے سپنے کا پھل نہ ہوگا اور جو سنساری جیو اس گجیندر موکش کی استت کو میرے واسطے پڑھیں گے اُن کو میں انت سمے اسی طرح مکت دوں گا جس طرح تیرا اُدھار کیا یہ کہہ کر سری بھگوان نے اندر دمُن کو اپنے گرڑ پر بٹھالیا اور شنکھ بجاکر بیکنٹھ کو چلے گئے اتنی کتھا سُنا کر شکدیو جی بولے کہ اے راجا پریچھت جس طرح ہاتھی کو گراہ پکڑے تھا اسی طرح سب سنساری جیو کال کے مُنہ میں پڑے ہیں جب گجیندر نے دین دُکھی ہو کر نارائن جی کو پکارا تب پرمیشور نے اس کو گراہ کے مُنہ سے چھُڑایا اسی طرح جب آدمی پرمیشور کا دھیان اور اسمرن کرتا ہے تب جنم اور مرن سے چھوٹ کر بھوساگر پار اُتر جاتا ہے اور جو کوئی مصیبت میں اس گجیندر موکش کی کتھا کا دھیان کرے گا نارائن جی ضرور اُس کی مصیبت کو دُور کر دیں گے۔

پانچواں ادھیاے

کہنا شکدیو جی کا کتھا چھپ اوتار کی

شکدیو جی بولے کہ اے راجا پریچھت ہر ایک منونتر میں جو اکہتر چوکڑی جُگ کا ہوتا ہے نارائن جی ایک اوتار لیکر دھرم کی رچھا کرتے ہیں چوتھے منونتر میں ہری اوتار ہوا تھا اُس کی کتھا تم کو سُنائی اور پانچواں مَنُ رَیوت रैवत نام تامس तामस کا بھائی ہوا اس میں بِل بندھیہ बलिबिन्ध्य آدک مَنُ کے بیٹے اور بِبھو विभव نام اندر اُوردھ باہُو ऊर्ध्वबाहु آدک دیوتا اور ہرنیہ سوم हिरण्यरोम آدک سپت رکھ ہوئے اور شبھر शुभ्र رکھیشور کی بیکنٹھا نام استری سے بیکنٹھ بھگوان کا اوتار ہوا اور سُمیر پُربت پر ست لوک کے سامنے دوسرا بیکنٹھ لچھمی جی کے رہنے کے واسطے بنایا اس اوتار کے گنُوں کو کوئی برنن نہیں کر سکتا۔ چھٹواں چاک چھکھ चाक्षुष نام من ہوا اس کے پُر پُرُو पुरु آدک بیٹے ہوے اور اس منونتر میں متر روپ मित्ररूप نام اندر اور اَبھُو آدک دیوتا اور ہر بسو हर्यश्व آدک سپت رکھ ہوئے اور براج बिराज کی دیو بھوتا نام استری سے اَجت نام اوتار پرمیشور کا ہوا جنھوں نے چودہ رتن نکالنے کے واسطے دیوتا اور دیتوں سے سمُدر کو متھن کرایا اور آپ کچھوے کا اوتار لے کر مندراچل پربت کو جو متھانی بنانے سے ڈوبا جاتا تھا اپنی پیٹھ پر اُٹھا لیا اتنی کتھا سُن کر راجا پریچھت نے پوچھا کہ اے شکدیو سوامی بھگوان نے کس طرح پہاڑ کو اپنی پیٹھ پر لیکر سمُدر کو متھن کرایا اور اُس میں سے چودہ رتن نکالکر دیوتوں کو امرت پلایا سو کتھا دیا کر کے سُنائیے میرا مَن ہر جیت سننے سے نہیں اگھاتا یہ سُن کر شکدیو جی نے بہت خوش ہو کر کہا کہ اے راجا دیوتا اور دیت دونوں بھائی کشپ جی کے بیٹے ہو کر آپس میں دشمنی رکھتے ہیں کبھی اندر دیتوں کو جیت کر دیوتوں سمیت راج کرتے ہیں اور کبھی دیت لوگ دیوتوں کو جیت کر تینوں لوک کا راج کرتے ہیں جسطرح یہاں سنساری جیو پرتھوی پر چلتے پھرتے ہیں اُسی طرح دیو لوک وغیرہ میں یہی پرتھوی ہو کر رکھیشور اور دھرماتما لوگ آکاش مارگ سے وہاں چلتے پھرتے ہیں سو ایک سمے اندر جب راج سنگھاسن پر تھے تب ایراوت ہاتھی پر

چڑھ کر کہیں کو جاتے تھے راہ میں درباسا رکھیشور کو جو اپنے چیلوں سمیت چلے آتے تھے دیکھ کر اندر نے ڈنڈوت کیا
تب رکھیشور نے بڑی خوشی سے ایک مالا پھولوں کا جو اپنے گلے میں پہنے تھے اُتار کر اندر کے پاس بھیج دیا جب اُنکا
چیلا مالا لیکر اندر کے پاس گیا تب اندر نے وہ مالا اُس سے لے کر ہاتھی کے مستک پر دَھر دیا اور ابھمان سے یہ بولا
کہ اُس سے بڑھ کر سُگندھ والے اچھے اچھے پھول دیولوک میں ہوتے ہیں اور ہاتھی نے وہ مالا سونڈ سے گرا کر
پَیر کے نیچے روندڈالا جب اس چیلے نے جاکر یہ سب حال رکھیشور سے کہدیا تب دُرباسا رکھیشور کرودھ کرکے
بولے کہ اے اندر تو نے راج اور دھن کے غرور سے میرے مالا کا نرادر کیا اِس لیے تیرا راج جاتا رہے جب
دیتوں نے درباسا رکھیشور کے شاپ دینے کا حال سُنا اور لڑائی کرکے اُن کا راج چھین لیا تب اندر نے دیوتوں
سمیت بھاگ کر برھما جی سے بنے کیا کہ اے مہاپربھو درباسا کے شاپ دینے سے میرا راج اور دھن جاتا رہا آپ
کچھ سہایتا کیجئے برھما جی بولے کہ میں ایسی سامرتھ نہیں رکھتا چلو نارائن جی سے بنتی کریں اُن کی دیا سے تمھارا
دُکھ چھوٹ جائے گا یہ بات کہہ کر برھما جی نے اندر آدک دیوتاؤں کو اپنے ساتھ لے لیا اور چھیر سمُدر کے کنارے پر جاکر
یہ استت پرمیشور کی کی اے دینا ناتھ میں آپ کی کرپا سے سب جیوؤں کو اُن کے کرم کے موافق چوراسی لاکھ جون میں
جنم دیتا ہوں لیکن آپ اپنی اِچھا سے دیوتا اور براہمن اور بھگتوں کا دُکھ چھُڑانے کے واسطے اوتار لیتے ہیں میرے
کرنے سے کچھ نہیں ہوسکتا اِن دنوں دُرباسا رکھ کے شاپ سے دیوتوں کا راج دیتوں نے چھین لیا ہے اس سے
دیوتا لوگ بہت دُکھی ہوکر آپ کی شرن میں آئے ہیں آپ دیال ہوکر اُن کا دُکھ دُور کیجئے سوائے آپ کے اور
کوئی دوسرا مالک اور بڑا نہیں ہے جس سے جاکر اپنا دُکھ کہیں سنسار میں آپ کا نام دین دیال پرگٹ ہے سو
اُن کو دین جان کر دیال ہوجیئے اور شرن آئے کی لاج رکھ کر سہایتا کیجئے ۔

چھٹواں ادھیاے

درشن دینا پرمیشور کا برھمادک دیوتوں کو

شکدیو جی بولے کہ اے راجا پریکھپت جب برھما جی وغیرہ دیوتوں کے استت کرنے سے بکینٹھ ناتھ پرسن
ہوئے تب اُنھوں نے ہزار سُورج کے برابر تیجمان روپ سے گرٹر پر آکر دیوتوں کو درشن دیا وہ پرکاش دیکھتے ہی
سوائے برھما جی کے اور سب دیوتوں کی آنکھیں جھپک گئیں اور سُدرشن چکر آدک آٹھوں شستر اُن کے اپنا اپنا
روپ دھارن کیے چاروں طرف کھڑے تھے سُو برھما جی نے ڈنڈوت اور پرکرما کرکے ہاتھ جوڑ کر بنے کیا کہ اے
دینا ناتھ جل پرتھوی اگن بایو آکاش سب آپ ہی ہیں ہم مہا دیو جی اور دچھ پرجاپت آدک دیوتا آپ کے سامنے
چنگاری کے برابر ہوکر کچھ سامرتھ نہیں رکھتے اور آپ سدا آنند مُورت رہتے ہیں کون ایسا ہے جو آپ کے آد
اور انت اور مہما کو برنن کرسکے جس میں دیوتوں کا بھلا ہو وہ کیجئے تب پرمیشور نے جل بہار کرنا بچار کر کہا کہ اے برھما

دیتوں کی دشا بلی ہے اور دیوتوں کی دشا درباسا کے شاپ دینے سے نربل ہو گئی ہے اب میری سمجھ سے یہ اُچت ہے
کہ سب دیوتا لوگ دیتوں کے پاس جاکر اُن سے پریت کر کے چھیر سمدر کو متھیں اور مندراچل پہاڑ کی متھانی بنا کر
اُس میں باسُک نام سانپ کی رسّی لگا دیں اُس سمدر سے امرت اور چودہ رتن بہت اچھے نکلیں گے تب ہیں وہ
امرت دیوتوں کو پلاؤں گا اُس کے پینے سے دیوتا لوگ امر ہو کر دیتوں کو جیت کر اپنا راج پا دیں گے یہ بات سُنکر
دیوتوں نے بنے کیا کہ اے مہاراج دیت لوگ ہم سے بلوان بہت ہیں جب وہ امرت چھین کر پی لیں گے تب
ہمارا بس کیا چلے گا پرمیشور بولے کہ تم لوگ دھیرج رکھو ہم کسی تدبیر سے تم کو امرت پلا دیں گے دیتوں کو سوائے محنت
کرنے کے کچھ فائدہ نہ ہوگا تم اُن سے پریت کر کے اپنا مطلب نکال لو جس طرح سانپ نے جال میں پھنس کر
چوہے سے پریت کر کے اپنا مطلب نکال لیا تھا اُس کا اتہاس مہا بھارت میں بستار پوربک لکھا ہے جو لوگ پرمیشور
کی شرن میں رہتے ہیں اُن کا سب کام پورا ہوتا ہے جو بات دیت لوگ کہیں اُس کو مان لینا بہت لالچ نہ کرنا جسمیں
تمھاری اور اُن کی پریت بنی رہے یہ آگیا دے کر نارائن جی انتردھیان ہو گئے تب دیوتا لوگ اُن کی آگیا سے
راجا بل کے پاس جو اُن دنوں دیتوں کے راجا تھے پہونچے راجا بل نے دیکھتے ہی مَن میں کہا کہ اندر اور برن اور
کبیر وغیرہ دیوتا لوگ جو میرے ساتھ ہمیشہ دشمنی رکھتے تھے آج بغیر ہتھیار لیے میری شرن میں آتے ہیں اسلیے
جو بات یہ کہیں وہ ماننا چاہیئے ایسا بچار کر راجا بل نے دیوتوں سے پوچھا کہ تم لوگ کس اچھا سے یہاں آئے ہو
اپنا حال کہو تب اندر بولے کہ ہم تم دونوں دیوتا اور دیت کشپ جی کے بیٹے آپس میں بھائی بھائی ہیں سو میں نے
بچار کیا کہ کوئی تدبیر ایسی کریں جس میں ہم کو اور تم کو بڑھاپا اور موت نہ آوے اور بہت اولاد پیدا ہو اس اچھا سے
ہم برھما جی کے پاس گئے تھے تب برھما جی ہم لوگوں کو نارائن جی کے پاس لے گئے تب اُنھوں نے ہماری بنتی
سُن کر کہا کہ تم لوگ راجا بل آدک اپنے بھائیوں کو ساتھ لے کر چھیر سمدر کو متھو اور مندراچل پہاڑ کی متھانی بنا کر
باسُک ناگ کی اُس میں رسّی لگاؤ جس طرح دہی متھنے سے گھی نکلتا ہے اُسی طرح چھیر سمدر متھنے سے امرت اور
چودہ[۱۴] رتن نکلیں گے تب تم لوگوں کو امرت پینے سے بڑھاپا اور موت کا کھٹکا چھوٹ کر ہمیشہ جوانی بنی رہے گی
اسی واسطے ہم لوگ آئے ہیں کہ اس کام میں آپ لوگ بھی ہمارے ساتھ پریت رکھ کر سہایتا کیجئے جس میں دیوتا
اور دیت دونوں بھائی امرت پی کر امر ہو جاویں اور اے راجا بل تم سب دیوتوں کے بھی مالک ہو کر رہنا ہم لوگ
تمھارے ادھین رہیں گے یہ سُن کر راجا بل اور دوسرے دیتوں نے کہا کہ اس کام میں ہم تمھارا ساتھ دیں گے
لیکن امرت وغیرہ جو کچھ چھیر سمدر سے نکلے اُس کو بانٹ لیں گے دیوتا لوگ بولے کہ بہت اچھا تمھارا کہنا ہم کو منظور
ہے تب تو سب دیوتا اور دیتوں نے جاکر بڑی محنت سے مندراچل پہاڑ کو اکھاڑ کر جب اُس کو سمدر کے کنارے
لے چلے تب کئی دیوتا اور دیت گھائل ہو کر مر گئے تب اُنھوں نے ہار مان کر پہاڑ کو راہ میں رکھ دیا اور دیوتا اور دیتوں نے
اپنا ابھمان ٹوٹنے سے پرمیشور کا دھیان کر کے بنے کیا کہ اے بیکنٹھ ناتھ ہنا دیا کرنے اور آنے آپ کے یہ پہاڑ
ہم لوگوں سے سمدر تک نہیں پہونچ سکتا جیسے بھگوان انترجامی نے اُن کا دین بچن سُنا ویسے ہی گرڑ پر سوار ہو کر

وہاں آئے تب دیوتا اور دیتوں نے ڈنڈوت اور استت کر کے بنے کیا کہ اے مہاراج ہم لوگوں سے یہ پہاڑ
چھیر سمدر تک نہیں پہونچ سکتا تھوڑی دُور سے لے آنے میں بہت سے دیوتا اور دیت گھائل ہوئے اور مر گئے
یہ بچن سنتے ہی پرمیشور دین دیال نے امرت دُرشٹ سے دیکھ کر گھائل اور مرے ہوؤں کو اچھا کر کے جلا دیا اور بائیں
ہاتھ سے مندراچل پہاڑ کو اُٹھا کر گرڑجی کی پیٹھ پر رکھ لیا اور سب دیوتا دیتوں کو بھی اُسی گرڑ پر بیٹھا کر ایک ساعت میں
سمُدر کے کنارے جا پہونچے جب مندراچل پہاڑ کو اُتار کر گرڑجی کو وہاں سے بدا کیا تب سب دیوتا اور دیت اُن کی
استُت کرنے لگے ۔

ساتواں ادھیائے

متھا جانا چھیر سمُدر کا

شکدیوجی بولے کہ اے راجا پریچھت جب پرمیشور نے سمُدر کنارے پہونچ کر دیوتا اور دیتوں کو باسُک ناگ کے
لانے کے واسطے آگیا دی تب اُنھوں نے پاتال میں جا کر اُس سے کہا کہ نارائن جی کی آگیا سے تم کو مندراچل پہاڑ
میں لپیٹ کر چھیر سمُدر متھا جائے گا اس واسطے تم کو بلانے آئے ہیں چلو یہ سُن کر باسُک ناگ بولا کہ پہاڑ میں لپیٹنے
سے میرے ملائم بدن کو دُکھ ہوگا اس لیے میں نہیں چل سکتا تب دیوتا اور دیتوں نے کہا کہ پرمیشور نے بُلایا ہے
اُن کی آگیا مان کر ضرور چلنا چاہیئے یہ بات سُن کر جب باسُک ناگ لاچاری سے نارائن جی کے پاس گیا
تب بیکنٹھ ناتھ بولے کہ اے باسُک تم کچھ سوچ مت کرو تم کو کچھ دُکھ نہ ہوگا اور امرت نکلنے میں تم بھی حصہ پاؤگے جب
دیوتا اور دیتوں نے باسُک ناگ سے وہ پہاڑ لپیٹ کر سمُدر میں ڈال دیا اور پہاڑ پانی پر نہیں ٹھہر کر ڈوبنے لگا تب
دیوتا اور دیتوں نے پرمیشور سے بنے کیا کہ اے مہا پربھو پہاڑ پانی میں ڈوبا جاتا ہے ہمارا بل کچھ کام نہیں آتا سمُدر
کس طرح متھیں یہ بچن سُنتے ہی نارائن جی نے ایک روپ اپنا کچھپ اوتار لاکھ جوجن لمبا اور چوڑا سمدر میں دھارن کر کے
وہ پہاڑ اپنی پیٹھ پر اُٹھا لیا جب وہ پہاڑ پانی پر ٹھہر گیا تب بھگوان نے دیوتوں اور دیتوں سے کہا کہ پہلے تم لوگ
گنیش جی کی پوجا کرو جس میں تمھارا منورتھ سدھ ہو اور پیدایش گنیش جی کی اس طرح پر ہے کہ ایک دن شری پاربتی
بیٹھی ہوئی شری مہادیوجی کے پنکھا ہانک رہی تھیں اُس سمے اُن کے ایک لڑکا پیدا ہوا تب شری پاربتی جی اُس کو
پریم سے دیکھنے لگیں اس سے ہاتھ کا پنکھا گر پڑا تب شری مہادیوجی نے کرودھ کر کے ایک ترشول ایسا اُس بالک کو
مارا کہ سر اُس کا کٹ کر نہ معلوم کتنی دُور پر جا گرا یہ دشا دیکھ کر شری پاربتی جی نے کہا کہ یہ میرا بیٹا تھا اس کو تم نے کیوں مارا
اب پھر اس کو جلا دو نہیں تو میں بھی اپنا تن چھوڑ دوں گی یہ بات سُن کر شری شیوجی بولے کہ اِس لڑکے کا سر بہت دُور
چلا گیا اب نہیں آسکتا ہے اُتر طرف سر کیے جو جیو مرا پڑا ہو اُس کا سر لے آؤ تو میں اُس کو جلا دوں ڈھونڈھنے سے
ایک ہاتھی اُتر طرف سر کیے مرا ہوا ملا اُس کا سر مہادیوجی کے گن لے آئے جیسے اُس بالک کے دھڑ سے سر جوڑ کر

مہادیو جی بولے کہ اُٹھ بیٹھو ویسے وہ لڑکا جی کر اُٹھ کھڑا ہوا تب شیو جی نے اُس کا نام گنیش جی رکھ کر یہ بردان دیا کہ آج سے تینوں لوک میں جس کے یہاں کوئی شُبھ کارج ہو وہ پہلے گنیش جی کو پوج کر پیچھے سے دوسرا کام کرے تو کام اُس کا اچھی طرح پورا ہوگا اُسی دن سے سب لوگ گنیش جی کو پوجتے ہیں سو شیام سُندر کی آگیا پاکر دیوتا اور دیتوں نے بھی پہلے گنیش جی کی پوجا کی پھر نارائن جی کی آگیا سے دیوتوں نے باسُک ناگ کا سر آپ پکڑ کر دیتوں سے پونچھ پکڑنے کے واسطے کہا تب دیت لوگ ابھمان سے بولے کہ ہم کس بات میں تم سے کم ہیں جو اَشُدھ انگ پونچھ کو پکڑیں یہ سُن کر پرمیشور نے دیوتوں سے کہا کہ تمھیں پونچھ پکڑو تب دیت لوگ سر اور دیوتا اور نارائن جی پونچھ باسُک ناگ کی پکڑ کر سمدر کو دہی کی طرح متھنے لگے اُس سمے گھما ناسند راچل پہاڑ کا کچھپ روپ بھگوان کو ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے کوئی بیٹھ میں سُہراتا ہے جب دیت لوگ سُمدر متھنے کے سمے باسُک ناگ کا سر کھینچنے لگے تب اُس کی پھپکار سے ایسی جوالا نکلی کہ دیتوں کا بدن جلنے لگا تب دیتوں نے پھر چاہا کہ ہم لوگ پونچھ پکڑیں اُس وقت نارائن جی نے کہا کہ جو بات تم نے اپنی اِچھا سے اختیار کی ہے اُس کو چھوڑنا نہ چاہیئے جب دیوتا اور دیت سمدر متھتے متھتے تھک گئے تب سب نے نارائن جی سے بنے کیا کہ اے ترلوکی ناتھ اب ہم کو سامرتھ نہیں رہی کہ سُمدر کو متھیں یہ بات سُن کر جب پرمیشور نے کچھ بل اپنا اُن کو دے کر دھیرج دیا تب وہ لوگ نیا بل پاکر پھر سُمدر متھنے لگے تب پہلے ایسا بکھ ہلاہل سُمدر سے نکلا کہ جس کی گرمی سے سُمدر کے سب جلچر جیو جلنے لگے اور دیوتا اور دیتوں نے بھی گھبرا کر کہا کہ اے بیکنٹھ ناتھ اس بکھ کے رکھنے کا کہیں ٹھکانا کیجئے نہیں تو ہم لوگ اس کی گرمی سے مرا چاہتے ہیں تب بھگوان بولے کہ اس زہر کو سوائے مہادیو جی کے دوسرا کوئی قبول نہیں کر سکتا تم لوگ اُن کی بنتی کرو یہ بات سنتے ہی دیت اور دیوتوں نے شری مہادیو جی سے ہاتھ جوڑ کر بنے کیا کہ اے مہا پربھو اس زہر سے تینوں لوک کے جیو جل کر مرا چاہتے ہیں اس کو آپ ہی قبول کیجئے سوائے آپ کے دوسرے میں ایسی سامرتھ نہیں ہے جو اس زہر کی گرمی سہ سکے یہ بات سُنکر شری مہادیو جی نے بچار کیا کہ میں بیشنو ہوں جو کوئی دوسرے کا دُکھ دیکھ کر اُس دُکھ کو دُور نہ کرے اُس کو بیشنو کہنا نہ چاہیئے اس لیے اُن کا دُکھ دُور کر دینا ضرور ہے یہ سُوچ کر شیو جی نے پاربتی جی کی طرف دیکھا تب پاربتی جی بولیں کہ اے سوامی دیوتا لوگ آپ کی شرن میں آئے ہیں جس میں ان کا بھلا ہو وہ کیجئے اور نارائن جی نے بھی شیو جی سے کہا کہ سب کوئی دیو ہیں اور آپ مہادیو ہیں اس لیے جو چیز سمدر سے پہلے نکلی ہے وہ آپ کو بھینٹ چاہیے اِس سے تم اس کو قبول کرو سب جیوؤں کا دُکھ ہرنا تمھیں کو اُچت ہے تب شری مہادیو جی خوش ہو کر بولے کہ سچ ہے اس زہر کو سوائے میرے دوسرا کوئی نہیں پی سکتا اس کو میں اگر پیٹ کے اندر اُتار جاؤں تو شری رام چندر جی کو جو میرے ہردے میں رہتے ہیں دُکھ پہونچے گا اس لیے کنٹھ ہی میں اِس بکھ کو رکھنا اُچت ہے یہ کہہ کر شیو جی نے وہ بکھ جو پھینے کی طرح سُمدر سے نکلا تھا ایک ہی بار سب اپنے منھ میں ڈال دیا سُوڈالتے وقت تھوڑا بکھ زمین پر گر پڑا تھا اُسی سے سنکھیا اور بچھو ناگ وغیرہ پیدا ہو کر سنسار میں آج تک موجود ہیں جو کہ مہادیو جی وہ زہر اپنے کنٹھ میں رکھے رہے اُسی کارن گلا اُن کا باہر سے نیلا رہ کر نیل کنٹھ نام پرسدھ ہوا اور نارائن جی نے

امرت درشٹ سے دیوتا اور دیتوں کو دیکھا تو سب گرمی زہر کی اُن کے بدن سے دُور ہوگئی اور دیوتوں نے شری مہادیوجی کی بہت استت کی -

آٹھواں ادھیاے

نکلنا کامدھین گئو اور امرت آوک کا سمدر سے

شکدیوجی بولے کہ اے راجا پھر دیوتا اور دیت پرمیشور کی اگیا سے سمدر کو متھنے لگے تب دوسری مرتبہ کامدھین گئو بہت سُندر سمدر سے نکلی تب نارائن جی نے کہا کہ اس گئو سے سنساری بستُ جو مانگو سو مِل سکتی ہے یہ بات سُن کر دیوتا اور دیتوں نے اُس کو لینا چاہا تب بیکنٹھ ناتھ بولے کہ یہ گئو براہمن اور رکھیشوروں کو دینا چاہیئے کیونکہ وہ لوگ بن باس کرکے کند مول آدک کھا کر دن رات ہر بھجن کرتے ہیں اور بواہ جگیہ آدک میں اُن کو راجا لوگوں سے بھیکھ مانگنی پڑتی ہے اس سے یہ گئو اُن کے پاس رہے گی جس میں وہ لوگ بیفکر ہوکر پرمیشور کا دھیان کیا کریں اور بید اور شاستر میں بھی ایسا لکھا ہے کہ جب آدمی کوئی کام اپنے مطلب کے واسطے کرے تو اُس کے فائدے میں سے پہلے براہمن کو کچھ دیدے جس میں اس کا کام سِدھ ہو یہ بات کہہ کر شری بھگوان وہ گئو بششٹھ اور دُرباسا آدک رکھیشوروں کو دے کر بولے کہ تم اس گئو کو دیولوک میں رکھو جب براہمن اور رکھیشوروں کو کسی چیز کی چاہنا ہو تب گئو اپنے استھان پر لے آکر اُس سے وہ پدارتھ لیویں اور پھر گئو کو وہاں پہونچا دیویں گئو دیکر جب پھر سمدر کو متھنے لگے تب نارائن جی نے کہا کہ اب جو سمدر میں سے نکلے اُس میں ایک چیز دیت اور ایک دیوتا لیویں تیسری مرتبہ اُچیہ شروا نام گھوڑا سفید رنگ بہت خوبصورت نکلا تب دیتوں نے کہا کہ یہ گھوڑا راجا بل کے چڑھنے کے لائق ہے نارائن جی نے گھوڑا دیتوں کو دے دیا چوتھی مرتبہ ایراوت ہاتھی سفید رنگ چار دانت کا نکلا وہ دیوتوں کو دیا تب دیتوں نے کہا کہ ہاتھی ہم کو دیجئے گھوڑا ہم سے پھیر لیجئے شیام سُندر بولے کہ جو بات ٹھہر گئی اُس سے پھرنا نہ چاہیئے پانچویں مرتبہ کوستبھ من بہت تیجوان اور مہاسندر نکلی اُس کو دیکھ کر نارائن جی بولے کہ یہ چیز ہم لیں گے جب دیت اور دیوتوں نے خوش ہوکر کہا کہ بہت اچھا تب ترلوکی ناتھ نے وہ من پروکر گلے میں پہن لی چھٹویں مرتبہ پارجات نام ایک درخت نکلا تب نارائن جی بولے کہ اس کلپ برچھ سے جو مانگو سو دے گا اس کو دیتوں نے لیا جو کوئی کہے کہ وہ کلپ برچھ اندرلوک میں کس طرح گیا سو جاننا چاہیئے کہ جب چودہ رتن سمدر سے نکلنے کے بعد دیوتا اور دیتوں میں لڑائی ہوئی تب دیوتا دیتوں کو جیت کر وہ کلپ برچھ دیولوک میں لے گئے ساتویں مرتبہ رمبھا نام اَپسرا مہاسندری چھیر ساگر سے نکلی وہ کسی کو نہیں ملی بیشیا ہوکر رہی آٹھویں مرتبہ لکھشمی جی مہاسندری اور تیجوان اچھا گہنا اور کپڑا پہنے داہنے ہاتھ میں کمل کا پھول اور بائیں ہاتھ میں مالا لیے سمدر سے نکلیں اُنکا روپ دیکھتے ہی سوائے نارائن جی کے سب دیوتا اور دیتوں نے اُن پر موہت ہوکر سمدر کا متھنا چھوڑ دیا اور اُن کے چاروں طرف جمع ہوکر کہا کہ ان کو

ہم لیں گے تب لچھمی جی بولیں کہ مجھے کوئی زبردستی سے نہیں لے سکتا ہے جس میں سب گُن ہوں گے اُسی کے
پاس میں اپنی اِچھا سے رہوں گی میرے نکٹ دیوتا اور دیت دونوں برابر ہیں تم سب دیوتا اور دیت اور تپسی اور
رکھیشور اور براہمن اور گندھرب آدک اپنی اپنی پنگت باندھ کر بیٹھو ان میں سے جس پر میرا مَن چاہے گا اُس کے
گلے میں جے مال ڈال کر اُس کو اپنا پت بناؤں گی جب سب لچھمی جی کی آگیا کے موافق اپنی اپنی پنگت باندھ کر
بیٹھے تب لچھمی جی پہلے دیتوں کو دیکھ کر بولیں کہ ان لوگوں کا راج سدا بنا نہیں رہتا اور یہ لوگ ابھمان میں بھرے رہ کر
پاپ کیا کرتے ہیں اِس لیے ان کی سنگت کرنا نہ چاہیئے پھر تپسی اور رکھیشوروں کی طرف دیکھ کر کہا کہ یہ لوگ مہا کرودھی
ہو کر تھوڑا اپرادھ کرنے پر بھی بڑا شاپ دیتے ہیں پھر گیانیوں کو دیکھ کر بولیں کہ یہ لوگ نیم اور آچار سے نہ رہ کر اپنے
من مانا کرم کرتے ہیں پھر دیوتوں کو دیکھ کر کہا کہ یہ لوگ نربل ہیں جب ان پر کچھ بپت پڑتی ہے تب نارائن جی کی
شرن میں جا کر اُن سے سہایتا لیتے ہیں اس لیے ان کو بھی قبول نہیں کرتی ہوں تب پرتھوی نے بہت سُندر رتن
جٹت سنگھاسن لا کر اُس پر لچھمی جی کو بیٹھالا اور گنگا اور جمنا اور نربدا آدک تیرتھ استری روپ ہو کر سونے کے
کلسوں میں اپنا اپنا جل لائیں اور کامدھین گؤ نے دودھ اور دہی اور گوبر اور گؤ موتر اور گھی ملا کر پنچ گبیہ بنایا
اور تیرتھوں کے جل سے لچھمی جی کو اسنان کرایا اور بہت اُتم گہنا اور کپڑا پہنا کر جتھا جوگ اُن کا سنگار کیا تب
لچھمی جی برہما جی کو دیکھ کر بولیں کہ یہ بوڑھے ہیں پھر اِندر اور برُن اور کبیر دیوتا کو دیکھ کر کہا کہ ان سب کو آٹھوں پہر
اپنی پدوی بڑھنے کی اِچھا بنی رہتی ہے پھر لومس آدک رکھیشوروں کو دیکھ کر بولیں کہ ان لڑکوں کی اتنی بڑی عمر ہی
کہ کتنے ہی برہما ان کے سامنے ہو کر مر جاتے ہیں سو بڑی عمر ہونے میں نربل ہو کر اشبھ کرم کرنے سے نہیں ڈرتے
اور موت کا ڈر نہیں رکھتے جو آدمی مرنے سے ڈرتا ہے اُس سے بُرا کرم نہیں ہوتا ہے پھر لچھمی جی نے نارائن جی
کے سامنے جا کر اُن کے روپ اور تیج اور بل اور گُنوں کو دیکھ کر کہا کہ یہ ترلوکی ناتھ سب گُنوں سے جیسا میرا مَن
چاہتا ہے بھرے ہوئے ہیں لیکن ایک دوش ان میں بھی ہے کہ سنساری بستُ کی اِچھا اور کسی کا موہ نہیں
رکھتے اور کرپا دیا ان کی کچھ جپ اور اسمرن کے اَدھین نہیں ہے دیکھو اُودھو بھگت جو جنم بھر ان کی سیوا میں
رہے ان کو انھوں نے آگیا دی کہ تم بدرکاشرم میں جا کر تپ کرو تب تمھاری مُکت ہوگی اور وہ بدھک جس نے
ان کے پاؤں میں بان مارا تھا اُس کو بمان پر بیٹھا کر اُسی تن سے بیکنٹھ کو بھیج دیا یہ سب دوش ہونے پر بھی ان سے
بڑا تینوں لوک میں کوئی نہیں ہے اِس واسطے میں ان کا چرن کمل داب کر اپنا جنم سوارتھ کروں گی یہ بات کہہ کر
لچھمی جی نے وہی مالا جو ہاتھ میں لیے تھیں بیکنٹھ ناتھ کے گلے میں ڈال دیا تب بھگوان بولے کہ تم آٹھوں پہر
ہمارے ہردے میں بسی رہو گی یہ دیکھ کر دیوتا اور دیتوں نے بہت خوشی سے کہا کہ اے لچھمی جی تم نے بہت
اچھا کیا کہ نارائن جی کے گلے میں مالا ڈال دیا اُسی سمے سمُدر نے آدمی کا روپ بن کر بید اور شاستر کے موافق
لچھمی جی کا بواہ نارائن جی سے کر دیا اور بشوکرما نے گہنا اور پرتھوی نے موتی اور رتنوں کا مالا اور ناگوں نے
کنڈل لا کر لچھمی جی کو پہنایا اور شری مہادیو جی آدی دیوتوں نے آنند پُوربک لچھمی نارائن پر پھولوں کی برکھا کی

اور دیت اور دیوتوں نے دُندبھی آدک بڑی خوشی سے بجائی اور اندر کی اپسراؤں نے آکاش میں آکر اپنا ناچ دکھلایا اور گندھربوں نے گانا سُنایا اُس وقت تینوں لوک میں منگلاچار ہوا اور لچھمی جی کے درشن سے دیوتا اور دیتوں کے بدن میں بل آگیا پھر نارائن جی کی آگیا سے دیوتا اور دیت سمدر متھنے لگے تب نویں مرتبہ کنیا روپ ہو کر بارُنی سمدر سے نکلی اُس کو دیتوں نے لے لیا دسویں مرتبہ ایک پُرش بہت سُندر اور تیجوان دھنونتر نام بید پرمیشور کا اوتار جگیہ بھاگ کا لینے والا ایک ہاتھ میں امرت کا کلسا اور دوسرے ہاتھ میں ایک ہرا لیے سمدر سے نکلا اُس کو دیکھتے ہی دیوتا اور دیتوں نے خوش ہو کر کہا کہ اسی امرت کے واسطے ہم لوگوں نے اتنا پرشرم کیا تھا سو نکلا یہ کہتے ہی ایک دیت نے دوڑ کر وہ کلسا دھنونتر بید سے چھین لیا تب دیوتا بولے کہ اس میں آدھا حصہ ہمارا بھی ہے دیتوں نے ادھرم سے جواب دیا کہ ہمارے پینے سے جو بچے گا سو تم کو بھی دیں گے جب دیوتوں نے ہار مان کر یہ حال نارائن جی سے کہا تب بکینٹھ ناتھ بولے کہ تمھارے کہنے سے وہ لوگ امرت نہ دیں گے لیکن ہم اپنی مایا سے کوئی اُپائے کر کے امرت تم کو پلا دیں گے تم سوچ مت کرو نارائن جی کے کہنے سے دیوتوں کو دھیرج ہوا اور دیت امرت کا کلسا جو دھنونتر بید سے چھین لے گئے تھے سو اُس کلسے کو اور اور دیت جو زیادہ بلوان تھے ایک دوسرے سے چھین لیتے تھے لیکن کسی دیت کو اتنا وقت نہیں ملتا تھا جو اُس امرت کو پی سکے اُس سمے نارائن جی استری روپ موہنی مورت مہا سُندر اور اُتم گہنے اور کپڑے اور رتن پہنے پرگٹ ہو کر جہاں دیوتا اور دیت تھے اُس طرف چلے اتنی کتھا سُنا کر شکدیوجی بولے کہ اے راجا موہنی روپ اُس کو کہتے ہیں جس کا روپ دیکھنے سے دیوتا اور دیت اور آدمی اور جوگیشور اور مُن اور جتی سب موہت ہو کر بے سُدھ ہو جاتے ہیں وہی روپ پرمیشور نے دھارن کیا تھا۔

نواں ادھیائے

لینا کلسا امرت کا موہنی روپ بھگوان کا دیتوں سے

شکدیوجی بولے کہ اے راجا پریچھت جب دیوتا اور دیتوں نے اُس موہنی روپ استری کو اپنی طرف آتے دیکھا تب وہ لوگ اُس کے روپ پر موہت ہو کر امرت پینا بھول گئے یہ دشا دیکھ کر جب وہ روپ وتی استری اُن دیتوں کی طرف کٹاکش (ناز و ادا) کرتی ہوئی چلی اُنھوں نے بہت خوش ہو کر آپس میں کہا کہ دیکھو ہمارا بھاگ اُدے ہوا جو ایسی مہا سُندر استری جس کے برابر تینوں لوک میں دوسری استری نہ ہو گی ہماری طرف چلی آتی ہے ہم لوگ امرت پینے کا جھگڑا جو آپس میں رکھتے ہیں اُس کے فیصلہ کرنے کے واسطے اس استری کو پنچ قرار دے کر امرت کا کلسا اس کے سامنے رکھ دیویں جو یہ اپنے دھرم سے سب کو بانٹ کر پلا دیوے اُس کو پی لیویں آپس میں جھگڑا کرنا اچھا نہیں ہوتا یہ صلاح کر کے دیتوں نے امرت کا کلسا موہنی روپ بھگوان کے پاس لے جا کر کہا کہ

اے مہاسُندری اس امرت کے پینے کے واسطے ہم لوگوں میں جھگڑا ہے اس لیے ہم اپنی خوشی سے تم کو پنچ ٹھہرا کر
چاہتے ہیں کہ یہ امرت تم اپنے ہاتھ سے بانٹ کر سب کو پلا دو جب موہنی روپ بھگوان اُن کی باتوں پر کچھ دھیان
نہ کر کے آگے چلے اور دیتوں نے اُن کے چرنوں پر گر کر امرت بانٹنے کے واسطے بہت بنتی کی تب موہنی روپ
بھگوان نے دیتوں کی طرف دیکھ کر مُسکرا دیا جب وہ مُسکرانا دیکھ کر دیت لوگ سب اچیت ہو گئے تب موہنی روپ
بھگوان نے دیتوں کو اپنے روپ پر موہت دیکھ کر کہا کہ تم لوگ مجھ بیشیا استری سے کہاں کی جان پہچان رکھ کر امرت
بانٹنے کے واسطے پنچ ٹھہراتے ہو گیانی کو کبھی بیشیا کا بشواش کرنا نہ چاہیئے اور جو تم امرت بانٹنے کے واسطے ایسی ہی
ہٹھ کرتے ہو تو میرے نکٹ امرت نکالنے میں تمھارا اور دیوتوں کا پرشرم برابر ہے تمھاری خوشی ہو تو میں آدھا آدھا
امرت دونوں کو پلا دوں اور تم لوگ جو اَدھرم سے سب امرت لینا چاہتے ہو تو میں ایسی جھوٹی پنچایت نہیں کرتی
یہ بات سُن کر دیتوں نے کہا کہ اے پران پیاری تم سچ کہتی ہو ہم لوگ اَدھرم سے سب امرت اکیلے پینا چاہتے
تھے اب ہم نے تم کو اپنا پنچ مانا ہے اس کارن ہم لوگ تمھاری اگیا مانیں گے جو چاہو سو تم کرو جب موہنی روپ
بھگوان نے جانا کہ دیت لوگ اچھی طرح ہمارے بس ہو چکے تب دیت اور دیوتوں سے کہا کہ تم لوگ اسنان کر کے
پوتر ہو کر اگن میں آہُت دیو اور دونوں الگ الگ پنگت باندھ کر کشا کے آسن پر بیٹھو تو میں امرت بانٹ کر پلا دوں
جب موہنی روپ بھگوان کے کہنے سے دیوتا اور دَیت اچھا اچھا گہنا اور کپڑا پہن کر الگ الگ بیٹھے تب موہنی روپ
بھگوان دیتوں سے بولے کہ میں پہلے دیوتوں کو امرت دے کر پیچھے تم کو پلاؤں گی دیتوں نے کہا کہ ہم کو تمھارا کہنا
منظور ہے یہ سنتے ہی موہنی روپ بھگوان نے کلسا امرت کا اُٹھا لیا اور دیوتوں کی پنگت میں جا کر اُن کو امرت پلایا
اور دیتوں کی طرف ترچھی چتون سے دیکھنا شروع کیا تو دیت لوگ اُسی چتون کے مَد سے متوالے ہو کر پینا امرت کا
بھول گئے جب موہنی روپ بھگوان سب دیوتوں کو امرت پلاتے ہوئے پنگت کے بیچ میں جہاں سورج اور چندرما
بیٹھے تھے پہونچے تب راہُ نام دیت نے کلسا امرت کا دیکھ کر بچار کیا کہ اس استری نے ہم لوگوں کو اپنے روپ پر
موہت کر کے اَمرت دیوتوں کو پلا دیا اور دیتوں کو اَمرت پینے سے نراس رکھا جب ایسا بچار کر اُس دَیت نے
اپنا روپ دیوتوں کے برابر بنا لیا اور سورج اور چندرما کے بیچ میں بیٹھ کر اَمرت پیا تب سُورج اور چندرما نے چلّا کر
موہنی روپ بھگوان سے کہا کہ یہ دیت ہے جیسے یہ بچن موہنی روپ بھگوان نے سُنا ویسے ہی بچا ہوا اَمرت
چندرما پر گرا کر سُدرشن چکر سے راہُ کا سر کاٹ لیا لیکن وہ دیت امرت پینے کے پرتاپ سے نہیں مرا سر اور دھڑ
اُس کا دو روپ ہو کر الگ الگ اُٹھ کھڑا ہوا سورج اور چندرما نے موہنی روپ بھگوان سے کہا کہ اے مہاراج
اب اس کو نہ ماریئے چھوڑ دیجیے کیونکہ جتنے ٹکڑے اس کے ہوں گے امرت پینے کے پرتاپ سے اُتنے ہی
روپ ہو کر جیتے رہیں گے یہ سُن کر موہنی روپ بھگوان نے راہُ سے کہا کہ تو نے دیوتوں میں بیٹھ کر اَمرت پیا ہے
اِس سے تو دیتوں کا لچھن اور سُوبھاؤ چھوڑ دے سُورج آدک سات گرہوں کے ساتھ رہ کر اپنی پوجا لیا کر
اُسی دن سے نو گرہ ہوئے اس کے سر کو راہُ اور دھڑ کو کیت کہتے ہیں سُورج اور چندرما کے بتلانے سے

موہنی روپ بھگوان نے راہُ دیت کا سر کاٹ لیا تھا اسی سبب سے اُن سے دشمنی رکھ کر جب اماوس کے دن اور
پورناسی کی رات کو بہت پرکاش سورج اور چندرما میں ہوتا ہے تب وہی راہُ اور کیتُ آکر ان کو نگلنا چاہتے
ہیں جس کو چندر گرہن اور سورج گرہن کہتے ہیں اُس وقت بھگوان کی اگیا سے سُدرشن چکر اُن کی رچھا کرتے
ہیں اتنی کتھا سُنا کر شُکدیوجی بولے کہ اے راجا موہنی روپ بھگوان نے امرت پلا کر سُدرشن چکر کو واسطے رچھا کرنے
سورج اور چندرما کے وہاں چھوڑا اور آپ انتردھیان ہو کر بیکنٹھ کو پدھارے بھگوان نے یہ بچار کر دیتوں کو
امرت نہیں پلایا کہ وہ لوگ امرت پینے سے امر ہو کر سنساری جیوؤں کو دُکھ دیں گے ان کو امرت پلانا ایسا ہے
جیسے کوئی سانپ کو دودھ پلا دے -

دسواں ادھیائے

لڑائی ہونا دیوتا اور دیتوں سے

شُکدیوجی نے کہا کہ اے راجا امرت نکالنے میں محنت دیوتا اور دیتوں کی برابر تھی لیکن جس کو نارائن جی
دیتے ہیں وہی پاتا ہے جس طرح آدمی اپنے فائدے کے واسطے بہت تدبیر کرتے ہیں اُن میں جس پر بھگوان کی کرپا
ہوتی ہے وہی اپنا مطلب پاتا ہے نہیں تو بغیر مرضی پرمیشور کے سب محنت اُس کی بیکار جاتی ہے اسی طرح
دیتوں کی دشا ہوئی اے راجا جب موہنی روپ بھگوان وہاں سے انتردھیان ہو گئے تب سب دیت لوگ ہوش
میں آکر کہنے لگے کہ وہ سُندری سب امرت دیوتوں کو پلا کر کہیں چلی گئی اُن دیتوں میں جو بُدھمان تھے اُنھوں نے
کہا کہ کلسا امرت کا تمھارے ہاتھ لگا تھا تم لوگوں نے اپنی اگیانتا سے ایک استری پر موہت ہو کر امرت اُسکو
دے دیا وہ موہنی روپ نارائن جی تھے جنھوں نے دیوتوں کی سہایتا کرنے کے واسطے ہم کو دھوکھا دے کر امرت
لے لیا یہ سمجھتے ہی دیت لوگ کرودھ کر کے دیوتوں سے لڑائی کرنے کے واسطے تیار ہوئے تب دیوتوں نے
لڑائی کی تیاری کی دیوتوں کی طرف راجا اندر ایراوت ہاتھی پر چڑھے اور چندرما اور سورج اور برُن اور کُبیر آدک
سینا پتیوں کو اپنے ساتھ لیا وہ لوگ اچھے اچھے گہنے اور کپڑے پہنے اور بہت طرح کے ہتھیار لیے رتھ اور گھوڑا
اور ہاتھی اور بمان آدک پر بیٹھ کر رن بھوم میں آئے اور دیتوں کی طرف راجا بل بہت اچھے گہنے اور کپڑے پہنکر
پربھاس نام بمان آکاش گامی پر جو مے نام دانو نے اُس کو بنا دیا تھا سوار ہوا اور ہیگریو हयग्रीव اور دو
موردھا [illegible] بپرچتی विप्रचित्ती اور کال نیم آدک اس کے سینا پتیوں نے اچھا اچھا گہنا اور کپڑا پہن کر
بہت طرح کے ہتھیار باندھ لیے اور شیر اور پنچھی اور مچھلی آدک اُس بمان پر چڑھ کر لڑائی میں آئے اُس وقت
دونوں فوج میں مارد باجا بجنے اور بہت طرح کے جھنڈے پھرانے سے کیسی شوبھا معلوم دیتی تھی جیسے دوسرا
چھیر سمندر وہاں پرگٹ ہوا اور اتنی فوج دونوں طرف تھی کہ جس کی گنتی کوئی نہیں کر سکتا تھا پھر دیوتا اور دیت

اپنی برابر والی جوڑی کو دیکھ کر سوار سے سوار اور پیدل سے پیدل لڑنے لگے اس طرح دونوں طرف سے تلوار اور بھسنڈی اور تیر اور سانگ ور ترشول اور بجر آدک بہت طرح کے ہتھیار چلنے لگے جیسے ساون بھادوں میں بہت برکھا ہوتی ہے راجا بل سے سانگ اور بجر اور ترشول آدک بہت طرح کے ہتھیار چل کر ایسا دیا سُر سنگرام ہوا جس میں خون ندی کی طرح بہہ نکلا اور ہتھیاروں کی گھٹا چھا کر تلوار بجلی کی طرح چمکتی تھی جب اُس لڑائی میں پرمیشور کی کرپا سے دیوتوں نے بہت دیتوں کو مار ڈالا اور راندر نے مارے بانوں کے راجا بل کو گھبرا دیا تب اُس نے سامنے لڑنے کی سامرتھ نہ رہنے سے مایا جدھ کرنا شروع کیا اور اپنا بمان آکاش میں لے جا کر دیوتوں کی فوج پر ہتھیار اور پہاڑ اور آگ اور خون اور پیپ وغیرہ برسانے لگا اور ننگی ننگی راچھسیاں کھڑگ اور کھپر لیے دیوتوں کی فوج میں آ پہونچیں اور چاروں طرف سے سمدر کا پانی چڑھا آتا دکھائی دینے لگا یہ دشا دیکھتے ہی دیوتوں نے گھبرا کر نارائن جی کا اسمرن کر کے اُن سے سہایتا چاہی تب دین دیال انترجامی اپنے بھگتوں کا دُکھ دیکھ کر اُسی سمے گڑر پر چڑھے اشٹ بھجی مورت سے ہتھیار دھارن کیے ہوئے دیوتوں کی فوج میں آئے اور اُن کو دھیرج دے کر کہا کہ تم لوگوں نے امرت پیا ہے مرنے سے بے ڈر ہو کر دیتوں سے لڑو وہ تم کو نہیں جیت سکیں گے تب بھگوان کا درشن پانے اور اُن کے دھیرج دینے سے سب دیوتا بہت بل پا کر پھر دیتوں سے لڑنے لگے جب نارائن جی کو دیکھتے کال نیم دیت شیر پر چڑھا ہوا اُن کی طرف دوڑا اور ایک ترشول اُن پر چلایا تب بکینٹھ ناتھ نے وہ ترشول پکڑ کر سُدرشن چکر سے اُس کا سر باہن سمیت کاٹ ڈالا جب کال نیم کا مرنا دیکھ کر مالی اور سُمالی دیت بھگوان کے سامنے لڑنے آئے تب شیام سُندر نے اُن کا سر بھی سُدرشن چکر سے گرا دیا پھر مالوان دیت نے آکر ایک گدا نارائن جی پر اور دوسری گدا گڑر پر ماری سُوبھا پربھو نے اُس کا بھی سر سُدرشن چکر سے کاٹ لیا -

گیارھواں ادھیاے

بچے ہونا دیوتوں کی

شکدیوجی بولے کہ اے راجا پریچھت بکینٹھ ناتھ کے آتے ہی دیتوں کی سب مایا اس طرح جاتی رہی جس طرح سپنے کا دُکھ جاگنے سے جاتا رہتا ہے اور دیوتوں کو بڑا بھروسہ ہو کر راجا اندر اور راجا بل سے پھر سنگھ جدھ ہونے لگا تب راجا اندر نے کہا کہ اے راجا بل تم نٹوں کی طرح چھل کر کے ہمارا راج لینا چاہتے ہو شور بیروں کی طرح سامنے ہو کر جدھ کرو آج دیتوں کو مار کر سب دنوں کا بیر تم سے لوں گا یہ بچن سُنتے ہی راجا بل بولے کہ اے اندر ابھی چار دن ہوئے کہ تم ہمارے سامنے سے بھاگ گئے تھے آج تم کو ایسا ابھمان کرنا نہ چاہیے ہمیشہ دن کسی کے برابر نہیں رہتے اگیان آدمی تھوڑا دُکھ اور سُکھ ہونے سے ابھمان کرتے ہیں اور جیت ہار پرمیشور کے ادھین ہے اس سے ہمارا اور تمھارا کیا کچھ نہیں ہو سکتا ایسا کہہ کر راجا بل نے راجا اندر کو باتوں سے بیاکل کر دیا تب

راجا اندر نے بجر سے راجا بل کو مارا تب راجا بل اس طرح آکاش سے پرتھوی پر بان سمیت گرے جس طرح پنکھ کٹا ہوا پہاڑ گرتا ہے یہ دشا راجا بل کی دیکھتے ہی جمبھ نام دیت نے اپنی سواری کے شیر کو دوڑا کر ایک گدا راجا اندر پر اور دوسری ایراوت ہاتھی کے مستک پر ایسی ماری کہ وہ ہاتھی بیاکل ہو کر گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا تب اندر ہاتھی پر سے اُتر کر رتھ پر چڑھے جب ماتل سارتھی کی پھرتی دیکھ کر جمبھ دیت نے ایک ترشول ماتل سارتھی کے مارا تب اندر نے بجر سے سر اس کا کاٹ لیا اس کے مارے جانے کا حال نارد جی سے سن کر نموچی اور بل اور پاک نام تین دیت مہا بلوان اندر سے لڑنے کو آئے اور انھوں نے اندر کو دُربچن کہہ کر اتنے بان مارے کہ اندر رتھ سمیت اس طرح چھپ گئے جس طرح سورج بدلی میں چھپ جاتے ہیں جب یہ دشا دیکھ کر سب دیوتا گھبرائے تب اندر نے اپنے بجر سے بل اور پاک دونوں دیتوں کو مار کر پھر وہی بجر نموچی پر چلایا لیکن اُس بجر سے نموچی کا سر نہ کٹا جب اندر نے من میں بہت گھبرا کر کہا کہ دیکھو جس بجر سے میں نے برترا سُر کو مار کر پہاڑوں کی بھُجا کاٹی تھی اس بجر سے نموچی کا سر نہ کٹا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ میرے بجر کی سامرتھ جاتی رہی یہی سوچ اور بچار اندر کر رہے تھے کہ اُسی سمے یہ آکاش بانی ہوئی کہ اے اندر نموچی کو بردان ہے کہ کسی گیلی یا سوکھی چیز سے نہیں مرے گا کوئی دوسرا اُپاے اس کے مارنے کا کرو یہ آکاش بانی سنتے ہی اندر نے سمُدر کا پھینا بجر میں لپیٹ کر اُس پر چلایا تو سر اُس کا کٹ گیا جب اسی طرح دوسرے دیوتوں نے بھی بہت دیتوں کو مارا تب برھما جی نے بچار کیا کہ دیوتا اور دیت دونوں میری اولاد ہیں اور دیوتا سب دیتوں کو مارا چاہتے ہیں ایسا سمجھ کر برھما جی نے نارد مُن سے کہا کہ تم جا کر سب دیوتوں کو سمجھا دو کہ اب نہ لڑیں اُسی سمے نارد جی نے جا کر دیوتوں سے کہا کہ تم نے سینا پتیوں کو مار ڈالا اب سب دیتوں کو کس واسطے مارتے ہو اور دیتوں کو سمجھایا کہ ابھی تمھارے دن کھوٹے ہیں مت لڑو جب نارد مُن کے سمجھانے سے دیوتا اور دیتوں نے لڑنا چھوڑ دیا تب اندر آدک دیوتوں نے پرمیشور کی دیا سے جیت کر نقارہ بجایا اور اپسراؤں نے ناچ دکھلا کر گندھربوں نے گانا سُنایا جب نارائن جی بیکنٹھ کو گئے تب سب دیوتا پرمیشور کا جس گاتے ہوئے اپنے اپنے لوک میں جا کر سکھ اور آنند کرنے لگے اور راجا اندر اپنے سنگھاسن پر بیٹھے اور جب نارد مُن کی آگیا سے دیت لوگ اور راجا بل اُن دیتوں کا سر دھڑ کٹا ہوا پڑا تھا اور گھائل دیتوں کو اُٹھا کر استاچل پربت پر شکراچارج کے پاس لے گئے اور شکراچارج نے سنجیونی بدیا سے سب دیتوں کو جلا کر راجا بل کو بہت دھیرج دیا تب راجا بل نے بنستے ہوئے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ اے مہاراج میں آپ کی دیا سے کچھ سوچ نہیں کرتا کبھی میری جیت ہوتی ہے کبھی دیوتوں کی اب دیوتوں کے دن اچھے ہیں اس سے ان کی جیت ہوئی جب ہمارے دن اچھے آویں گے تب ہم لوگ بھی آپ کے آشیرباد سے دیولوک کا راج پاویں گے یہ سُن کر شکراچارج نے راجا بل کے دھیرج اور گیان کی بڑائی کی اتنی کتھا سُنا کر شکدیو جی بولے کہ اے راجا تم نے امرت نکالنے کی کتھا جو پوچھی سو ہم نے کہی۔

بارھواں ادھیائے

کہنا شکدیو جی کا سُندرتائی موہنی روپ بھگوان کی راجا پرکھیت سے

اتنی کتھا سن کر راجا پرکھیت نے پوچھا کہ اے شکدیو سوامی موہنی روپ کیسا سُندر تھا جس کو دیکھ کر سب دیوتا اور دیت ایسے موہت ہوگئے کہ دیتوں کو امرت پینا بھول گیا شکدیو جی بولے کہ اے راجا ہم اُس روپ کا برنن تم سے کہاں تک کریں وہ موہنی روپ ایسا سُندر تھا کہ جس کو دیکھ کر شری مہادیو جی بھی جنھوں نے کامدیو کو بھسم کر ڈالا تھا موہت ہوگئے تھے تو پھر دیوتا اور دیت اور آدمی وغیرہ کون گنتی میں ہیں جو اپنے کو سنبھال سکیں اسکی کتھا اس طرح پر ہے کہ ایک دن شری پاربتی جی نے شری مہادیو سوامی سے کہا کہ بشن بھگوان نے جب استری روپ سے دیتوں کو موہ لیا تھا اُس روپ کو میں دیکھا چاہتی ہوں یہ سُن کر شری مہادیو جی شری پاربتی جی سمیت نندی گن پر سوار ہوکر بکینٹھ میں بشن کے پاس گئے بشن بھگوان نے اُن کو آدر پُوربک بٹھا کر پوچھا کہ آج آپ کدھر چلے تب شری مہادیو جی نے استت کرکے نبے پوربک کہا کہ اے دینا ناتھ جس روپ سے آپ نے دیتوں کو موہ لیا تھا اُسی موہنی روپ کو میں بھی دیکھا چاہتا ہوں بکینٹھ ناتھ بولے کہ اے مہادیو جی موہنی روپ کے دیکھنے سے تم کام بس ہو کر بے قرار ہو جاؤ گے شری شیو جی نے جواب دیا کہ دیت لوگ اپنے من اور اندریوں کے اَدھین رہ کر کامدیو کے بس ہو رہے ہیں اس سے اُن کی یہ دشا ہوئی تھی اور میں اپنی اندریوں کو بس میں رکھتا ہوں اس لیے موہنی روپ دیکھ کر اُس پر موہت نہ ہوں گا اور پاربتی بھی اُس روپ کو دیکھنا چاہتی ہے جس طرح آپ میری بنتی سدا مانتے رہے ہیں اسی طرح یہ اچھا بھی میری پوری کیجئے یہ سُن کر بشن بھگوان بولے کہ اے بھولا ناتھ تم ہمارے نرگُن روپ کے چاہنے والے ہو جو گھٹنے اور بڑھنے اور کھانے اور پہننے سے رہت ہو کر کسی کو دکھلائی نہیں دیتا اِس سے تم اُسی روپ کو دیکھا کرو اور سگُن روپ میرا اُس کو دیکھنا چاہئے جس کو نرگُن دیکھنے کا گیان نہ ہو جس میں سگُن روپ دیکھ کر نرگُن روپ سے پریت پیدا کرے اور جو کوئی اگیانی میرے نرگُن روپ کو نہیں دیکھ سکتے اُن کو میں اپنے سگُن روپ کا درشن دے کر گیانی بناتا ہوں کہ وہ تھوڑا سا پریم کر کے اپنا مطلب پا جاویں جب یہ سب باتیں سننے پر بھی شری مہادیو جی نے موہنی روپ دیکھنے کے واسطے بہت ہٹھ کی تب بکینٹھ ناتھ ہنس کر بولے کہ تم اور پاربتی جی دونوں اوٹ میں جا کر بیٹھو ہم تم کو اپنا موہنی روپ دکھلاویں گے پرنتُ چیتن رہنا یہ کہہ کر نارائن جی وہاں سے انتردھیان ہوگئے جب شری مہادیو جی اور شری پاربتی جی دونوں آڑ میں ہو بیٹھے تب شیام سندر کی اِچھا سے اُسی جگہ ایک باغ بہت اچھا کنڈ اور باؤلی اور بہت طرح کے پنچھیوں سمیت پیدا ہوگیا اُس وقت شری شیو جی اور شری پاربتی جی بڑی ابھلاکھا سے چاروں طرف دیکھ کر آپس میں کہتے تھے کہ دیکھا چاہیئے کہ وہ روپ کدھر سے پرگٹ ہوتا ہے اور شری پاربتی جی اپنی سُندرتائی کے سامنے

دوسری استری کو کچھ مال نہیں سمجھتی تھیں اس لیے وہ موہنی روپ دیکھنے کی بڑی چاہ رکھ کر یہ بچارتی تھیں کہ وہ روپ مجھ سے سوائے سُندر ہے یا نہیں اسی اِچھا سے شری پاربتی جی بار بار اُٹھ کر اُس باغ میں چاروں طرف دیکھتی تھیں جس سمے شری مہادیوجی اور شری پاربتی جی موہنی روپ دیکھنے کے واسطے بہت آشا رکھتے تھے اُسی سمے یکایک ایک طرف سے موہنی روپ استری بہت سُندر اچھا گہنا اور کپڑا پہنے پرگٹ ہوئی اور نکھار بند اُس کا بجلی کی طرح چمکتا تھا اور جڑاؤ کردھنی گھونگھرو دار کمر میں پہنے ایک گیند کپڑے کا بہت اچھا اور گول ریشم سے سیا ہوا جیسا لڑکے لوگ کھیلا کرتے ہیں اپنے ہاتھ میں لیے آکاش میں اُچھال کر پھر روک لیتی تھی سو گیند اُچھالنے اور آکاش اور پرتھوی یعنی نیچے اور اوپر دیکھنے کے وقت انار اسیی چھاتی اُس کی دکھلائی دیتی تھی تب دیکھنے والوں کا مَن ڈگ جاتا تھا اس طرح وہ موہنی روپ باغ میں چاروں طرف گیند کھیلتی پھرتی تھی جیسے شری مہادیوجی کی اور اُس کی آنکھیں چار ہوئیں اور اُس موہنی روپ نے آنکھ مٹکا کر مسکرا دیا ویسے ہی شری مہادیوجی اُس کا روپ اور چتون دیکھتے ہی کاماتر ہو کر اُس پر موہت ہو گئے اور مرگ چھالا جو پہنے تھے اُس کو اُتار کر پھینک دیا اور شری پاربتی جی کو وہاں اکیلی چھوڑ کر آپ اُس موہنی روپ کے سامنے چلے گئے اور وہ سُندری شری مہادیوجی سے کچھ اسنیہ نہ کر کے آگے کو چلی تب شری مہادیوجی اُس موہنی روپ پر اس طرح موہت ہو کر اُس کے پیچھے دوڑے جس طرح سانڈ گئو کے پیچھے دوڑتا ہے اور کامدیو نے اپنا موقع پا کر شیوجی سے اپنا بدلا لیا جب شری مہادیوجی اُس موہنی روپ کے پاس پہونچے اور اُس نے گھونگھٹ ڈال کر اپنا منھ چھپا لیا تب بھولاناتھ اُس کے منھ چھپا لینے سے بہت بیاکل ہو کر مَن میں کہنے لگے کہ دیکھو مجھ سے بڑی بھول ہوئی جو اس کے پاس آیا کہ منھ دیکھنے سے بھی بکھر رہا اور شری پاربتی جی نے بھی وہاں جا کر اُس استری کی سُندرتا دیکھی تو اپنے روپ کو اُس کے سامنے ہزار حصہ میں ایک حصے کے بھی برابر نہیں پایا اور پانوں موہنی کا موتی کی طرح چمکتا دیکھ کر بہت شرمندہ ہو کر اپنے مَن میں کہا کہ ایسی سندر استری میں نے کبھی نہیں دیکھی تھی اس کے سامنے میری کچھ گنتی نہیں ہے جب شری مہادیوجی بہت کاماتر ہو کر بے چین ہو گئے اور گیان کی باگ ہاتھ سے چھوٹ گئی تب شیوجی نے دوڑ کر اُس موہنی کو اپنے گلے سے لگا لیا سو وہ جھٹک کر آگے کو چلی جب گود میں لینے سے شری مہادیوجی بہت بے صبر ہو گئے تب اُس کو پکڑنے کے واسطے اُسکے پیچھے دوڑے لیکن وہ موہنی اس طرح چمک کر نکل جاتی تھی کہ دوڑنے پر بھی شیوجی کا ہاتھ اُس کے بدن تک نہیں پہونچتا تھا اُسی سمے وہ سندری شری مہادیوجی کی درشٹ سے انتردھیان ہو کر ایک ساعت میں پھر پرگٹ ہوئی تب شری شنکر جی نے اُس کو جھپٹ کر پکڑ لیا پھر وہ شری مہادیوجی کو جھٹک کر الگ ہو گئی جب اس کھینچا کھینچ میں کپڑا موہنی روپ بھگوان کا ڈھیلا ہو کر گر پڑا اور شیوجی نے اس کو ننگے دیکھا تب کامدیو کے بس ہو کر اُس کو گود میں اٹھا لیا اور موہنی روپ بھگوان کی اِچھا سے اُسے گود میں لیے ہوئے اُسی طرح رکھیشوروں اور منیشوروں کے استھانوں پر بھٹکا کئے جب بھولاناتھ بہت دوڑنے سے تھک کر رکھیشوروں اور منیشوروں کے آگے بہت شرمندہ ہوئے اور موہنی روپ کو گود میں لینے سے گیان اور دھیرج اُن کا چھوٹ کر بیج گر پڑا تب موہنی روپ بھگوان یہ دشا اُنکی

دیکھ کر وہاں سے انتردھیان ہو گئے سو جہاں جہاں شری مہادیوجی کا بیج گرا تھا وہاں سُونا اور چاندی اور پارے کی
کھان پیدا ہو گئی اور بیج گرنے اور موہنی روپ کے انتردھیان ہونے سے شری مہادیوجی بہت اُداس اور لجت
ہو ایک درخت کے نیچے بیٹھ گئے اور یہ اِچھا کرنے لگے کہ پھر وہ موہنی پرگٹ ہو اُسی سمے شری پاربتی جی وہاں
پہونچ گئیں اُن کو دیکھتے ہی شری مہادیوجی نے بہت لجت ہو کر من میں کہا کہ دیکھو میں کام اور کرودھ اور لوبھ اور
موہ کو اپنے بس جان کر ہزاروں برس سمادھ میں بیٹھا تھا سو اس موہنی روپ کے دیکھنے سے سب گیان بسرا بھول کر
میں بہبل ہو گیا اور اُس کے پیچھے بوڑھوں کی طرح دَوڑتا ہوا پھرا اور اپنا دھیرج اور بڑائی چھوڑ کر مُن اور رکھیشوروں کے
نکٹ اپنی ہنسی کرائی اس سے مجھ کو معلوم ہوتا ہے کہ میں نے کامدیو کو اپنے بس میں رکھنا کہہ کر نارائن جی سے موہنی
روپ دیکھنے کی ہٹھ کی تھی اسی سے کرپٹ پرہاری بھگوان نے گیان بسرا ہر کر میری یہ دشا کی سنسار میں جو لوگ اپنے
گیان کا گھمنڈ رکھتے ہیں اُن کو مورکھ سمجھنا چاہیئے پرمیشور کی مایا ایسی پربل ہے کہ جس سے کوئی چھوٹ نہیں سکتا
ایسا بچار کر شری مہادیوجی بہت چنتا کرنے لگے جب پرمیشور نے دیکھا کہ بھولا ناتھ میرے بھگت بہت لجت ہو کر
اسی سوچ میں اپنا تن تیاگ کرنا چاہتے ہیں تب بشن بھگوان چترُبھجی روپ سے شیوجی کے پاس آ کر پرگٹ
ہوئے اور شری مہادیوجی کا ہاتھ پکڑ کر آدر پُوربک بولے کہ اے سدا شیو بھولے ناتھ تم کچھ چنتا مت کرو یہ موہنی روپ
دیکھنے سے جوگی اور مُن آدک کسی کا گیان ٹھکانے نہیں رہتا اور مایا روپی استری کی چاہنا میں بڑے بڑے رکھیشور
اور مہاتما اور سنساری جیو اپنا دھرم اور کرم چھوڑ دیتے ہیں تم سنساری جیوؤں سے الگ ہو نہیں تو اس مایا روپی
سمُدر میں کون چیتن ایسا ہے جو نہیں ڈوبا اس مہا ساگر سے کوئی باہر نہیں نکل سکتا دیکھو شُنبھ اور نشُنبھ دیت دونوں
بھائی کیسے بلوان تھے جب میری مایا بھوانی روپ ہو کر اُن کے پاس گئی اور اُن دونوں بھائیوں نے چاہا کہ
یہ سُندری میرے پاس رہے تب مایا روپی بھوانی نے اُن دونوں سے کہا کہ تم دونوں میں جو بہت بلوان ہوگا
اُس کے پاس میں رہوں گی سو دونوں بھائی مایا روپی بھوانی کے واسطے آپس میں لڑ کر مر گئے سوائے اُنکے
اور بہت سے دیوتا اور دیت اور آدمی اور گیانی لوگوں نے کامدیو کے نشے میں خراب ہو کر کام روپی دشمن
سے ہار مانی ہے اِس لیے اِستری روپی مایا کو بہت زبردست سمجھنا چاہیئے اور تم کو میری مایا نہیں بیاپے گی
کس واسطے کہ تم سدا میری چرچا اور دھیان میں رہتے ہو جو تم کہو اس سمے موہنی روپ مایا کیوں میرے اوپر
بیاپی تو اس کا کارن یہ ہے کہ تم نے ہمارے نرگُن روپ کا دھیان چھوڑ کر اپنے کو ہم سے الگ سمجھا اور ہماری
مایا کا تماشا دیکھنا چاہا اس سے یہ گت تمھاری ہوئی اب تم دھیرج رکھو اب ہماری مایا تم کو نہیں بیاپے گی جب
نارائن جی نے اس طرح شیوجی کا بودھ کیا تب وہ دھیرج دھر کر اور بیکنٹھ ناتھ کو ڈنڈوت کر کے بدا ہوئے اور کیلاش پر آ
پر شری پاربتی جی سے کہا کہ تم نے نارائن جی کی مایا کا چرتر دیکھا میں اُنھیں جوت روپ کا دھیان جو میرے اِشٹ دیو
ہیں آٹھوں پہر کرتا ہوں اتنی کتھا سُنا کر شکدیوجی بولے کہ اے راجا جو آدمی سمُدر متھنے کی کتھا کو سُن کر کوئی اودم شروع
کرتا ہے تو اُس اُودم میں اُس کا منورتھ پورا ہوتا ہے -

تیرھواں ادھیاے

کہنا شکدیوجی کا کتھا آٹھ منونتروں کی راجا پرکھیت سے

شکدیوجی بولے کہ اے راجا پرکھیت ایک منونتر یعنی اکھتر چوکڑی جگت تک اندر راج کرتے ہیں اور ہر منونتر میں پرمیشور ایک اوتار دھارن کرتے ہیں اور دُکھدائی اور ادھرمیوں کو مار کر دھرم کی رچھا کرتے ہیں اور چودہ رکھیشور کی عمر ایک منونتر کی ہوکر برھماجی کے ایک دن میں چودہ اندر راج کرکے گزرجاتے ہیں سو چھ منونتروں کی کتھا ہم تم سے کہہ چکے اب ساتواں منونتر سُنو کہ بوسوان کا بیٹا شرادھ دیونام جو برتمان ہے اس منونتر میں اچھواک آدک مُن کے دس بیٹے اور ادیتہ آدک دیوتا اور اگست اور اندر اور بششٹھ اور بشوامتر اور گوتم اور جمدگن اور بھردواج سپت رکھ اور پُرندر نام اندر ہوکر کشپ جی کی ادت نام استری سے باون اوتار پرمیشور کا ہوا تھا اس کی کتھا بستارپوربک آگے کہیں گے آٹھواں سابرن نام مُن اور نرملیک آدک اس کے پتر اور سُت پال آدک دیوتا اور بل نام اندر اور دیپست آدک سپت رکھیشور ہوں گے اور نارائن جی سار بھوم نام اوتار لیکر دیولوک کا راج اندر سے چھین کر راجا بل کو دیں گے نواں دچھ سابرن نام مُن اور بھوت کیت وغیرہ اس کے بیٹے اور ماریچ آدک دیوتا اور بھوت نام اندر اور دت آدک سپت رکھ ہوں گے اور رکھبھ دیو بھگوان کا اوتار ہوگا دسواں برھم سابرن نام مُن اور بھوکھن آدک اس کے بیٹے اور ہبش منت آدک سپت رکھیشور اور ستیا آدک دیوتا اور سوامبھو نام اندر ہوکر پرمیشور امُورت نام اوتار لیں گے گیارھواں دھرم سابرن نام مُن اور دانا گت آدک اس کے بیٹے اور بہنگم آدک دیوتا اور بیدھرت نام اندر اور ارُن آدک سپت رکھیشور ہوکر نارائن جی دھرم سیت نام اوتار دھارن کریں گے بارھواں رودر سابرن نام مُن اور دیوبا مَن آدک اس کے بیٹے اور راج دھاما اندر اور ہرت آدک دیوتا اور تپ مُورت آدک رکھیشور ہوکر سُدھاما نام اوتار بھگوان کا ہوگا تیرھواں دیوسابرن نام مُن اور چتر سین آدک اس کے بیٹے اور سکرم آدک دیوتا اور دوس پت نام اندر اور نرسیک آدک سپت رکھ ہوکر پرمیشور جوگیشور نام اوتار لیں گے چودھواں اندر سابرن نام مُن اور گمبھر آدک اس کے بیٹے اور پوتر آدک دیوتا اور شچ نام اندر اور اگن باہ آدک سپت رکھیشور ہوکر برہدبھان نام اوتار ہوگا اے راجا چودہ منونتر برھماجی کے ایک دن میں گزرتے ہیں ان کی کتھا ہم نے تم سے برنن کی اور سب کلپوں میں یہی مُن اول بدل کر راج بھوگتے ہیں۔

چودھواں ادھیاے

کتھا اندر آدک دیوتوں کی

راجا پرکھیت نے اتنی کتھا سُن کر شکدیوجی سے پوچھا کہ اے مہاراج آپ نے بہت اچھی کتھا پرمیشور کی

سنائی آپ دیال ہو کر کہیے کہ من آدک اپنے راج میں کیا کام کرتے ہیں شکدیوجی بولے کہ اے راجا منونتر میں منُ کے بیٹے پرمیشور کی اگیا کے موافق اس پرتھوی پر دگ بجے کرکے دھرم کا رواج کرتے ہیں اور دیوتا لوگ جگیوں کا بھاگ اور آہُت اور پوجا پاتے ہیں اور راجا اندر دیتوں کو مار کر تینوں لوک کے جیوؤں کی رچھا کرتے ہیں اور سپت رکھ لوگ جوگ سادھ کر جو بید گُپت ہو جاتے ہیں اُن کو سنسار میں پرگٹ کرتے ہیں اور بھگوان آپ اوتار دھارن کرکے دُشٹ اور ادھرمیوں کو مار کر گؤ براہمن اور ہر بھگتوں کی رچّھا کرتے ہیں اسی طرح چودھوں منونتر میں یہی باتیں ہوا کرتی ہیں اور جگ پر لئے میں وہی پرمیشور کال روپ ہو کر سب جیوؤں کو مار ڈالتے ہیں اور دنیا کے لوگ اپنے بڑے اور چھوٹوں کا مرنا دیکھنے پر بھی پرمیشور کی مایا میں لپٹ کر اپنی مَوت کا خیال نہیں کرتے جس طرح تالاب کا پانی روز روز سوکھتا جاتا ہے اور معلوم نہیں ہوتا اسی طرح آدمی کی عمر گزرتی ہے لیکن وہ اپنے مرنے سے بے ڈر رہ کر کچھ سوچ پرلوک کا نہیں کرتا اس لیے آدمی کو چاہیئے کہ دن رات اپنا مرنا بچار کر برا کرم نہ کرے اور پرمیشور کا دھیان اور اسمرن کرتا رہے جس میں اُس کا پرلوک بنے اتنی کتھا سُنا کر شکدیوجی بولے اے راجا جو لوگ ان چودھوں منونتر کی کتھا سُن کر پرانۃ کال اِن کو دھیان کرتے ہیں اُن کو دھرم اور گیان پراپت ہوتا ہے اور دیوتا آدک میں بھی پرمیشور کی شکت ہے اُن کا دھیان کرنے سے بھی پاپ چھوٹ جاتا ہے ۔

پندرھواں ادھیاے

راجا بَل کا اندر لوک کا راج چھین لینا شکر گرو کی کرپا سے

راجا پرچھت اتنی کتھا سُن کر بولے اے سوامی پہلے آپ نے کہا ہے کہ نارائن جی نے باون اوتار دھر کر راجا بَل سے بھیکھ مانگی اور اُن کا راج چھل سے لے کر دیوتوں کو دیا اس بات کا مجھ کو بڑا سندیہ ہے کہ راجا بَل کو ایسی کیا سامرتھ تھی جو پر برہم پرمیشور نے اُن سے بھیکھ مانگ کر راج لیا اور دان لینے کے پیچھے پھر کس واسطے جگیہ کرنے سے راجا بَل کو باندھا اُس کو بستار سے کہئے شکدیوجی بولے کہ اے راجا پرچھت سب نارائن جی کی کرپا سے دیوتوں نے امرت پا پی پر دیتوں کو لڑائی میں جیت لیا اور اپنی راج گدی پائی اور راجا بَل نے دیتوں سمیت استاچل پہاڑ میں رہ کر بہت دنوں تک سیوا اور ٹہل اپنے گرو کی پریم کے ساتھ کی تب شکراچارج گرو بہت پرسن ہوئے اور راجا بَل کو پریاگ چھیتر میں لاکر اُن سے بشوجت نام جگیہ کرائی جگیہ سمپورن ہوتے ہی اگن کنڈ سے ایک رتھ سُنہرا اور چار گھوڑے اور ایک شنکھ کی دھوجا اور ایک دھنکھ اور ترکش جس کے تیر بھی نہیں گھٹتے تھے اور ایک تلوار اور ایک سُندر کوچ نکلا اور ایک مالا پھولوں کی پرہلاد بھگت نے راجا بَل اپنے پوتے کو دی اور شکراچارج گرو نے ایک شنکھ راجا بَل کو دے کر کہا کہ ہم تم کو اپنے جوگ بَل سے بردان دیتے ہیں کہ تم انھیں گھوڑوں کو اس رتھ میں جوت کر اور یہی دھوجا لگا کر چڑھو اور یہ سُندر کوچ اپنی بھُجا پر باندھ کر یہی دھنکھ بان اُٹھالو

اور یہ مالا پہن کر میرا دیا ہوا شنکھ بجا کر دیوتوں پر چڑھائی کرو نارائن جی کی دیا سے تمہاری جیت ہوگی راجا بل یہ بردان پا کر بہت خوش ہوئے اور شکراچارج کی اگیا کے موافق اچھی ساعت میں اپنے گرو اور دادا کو ڈنڈوت کر کے اُسی رتھ پر چڑھے اور بہت سے شور بیروں کو ساتھ لے کر بڑی دھوم دھام سے اندر پُری کو گھیر لیا اے راجا پریچھت راجا اندر کی امراوتی پُری میں بہت اچھے اچھے مکان اور باغ اور تالاب وغیرہ سُنہلے رتنوں سے جڑے ہوئے ہیں اور وہاں کے استری اور پُرش سب سولہ [16] برس کی کشور اوستھا کے بنے رہتے ہیں اور کسی کو کوئی روگ نہ ہو کر سب اچھے اچھے گہنے اور کپڑے پہنے رہتے ہیں اور سب استری پُرش آپس میں خوشی سے رہ کر بھوگ اور بلاس کر کے جڑاؤ بمانوں پر چڑھ کر چاروں طرف سیر اور بہار کیا کرتے ہیں اے راجا میں اُن استھانوں کی بڑائی کہاں تک کروں وہاں کا سُکھ دیکھنے ہی سے معلوم ہوتا ہے لیکن لالچی اور کرودھی اور گگرمی اور اہنکاری اور اپنا شریر پالن کرنے اور مانس کھانے والے آدمی وہاں نہیں جا سکتے جب راجا بل نے وہاں پہونچ کر وہی شنکھ بجایا تب اندر آدک دیوتا اُس کی آواز سُن کر مارے ڈر کے کانپ اُٹھے لیکن لاچاری سے جب راجا بل کے سامنے آئے تب اُن کے تیج سے دیوتوں کا بدن جلنے لگا دیوتا لوگ امرت پینے پر بھی دیتوں سے ہار مان کر بھاگ گئے اور راجا بل تینوں لوک کا راج دیوتوں سے چھین کر اندراسن پر بیٹھے اور دیوتوں نے جا کر برہسپت اپنے گرو سے پوچھا کہ اے مہاراج ہم لوگوں کی ہار کس واسطے ہوئی برہسپت بولے کہ شکراچارج کے آشیرباد اور بردان دینے سے دیتوں نے جیت پائی ہے جو تم ایسے سو اندر اکٹھا ہو کر راجا بل کا سامنا کریں تو اُس شنکھ کے پرتاپ سے ہار جاویں گے سوائے پربرہم پرمیشور کے دوسرا کوئی راجا بل کا سامنا نہیں کر سکتا جو کوئی گرو اور براہمن کی سیوا بدھ پوربک کرتا ہے اُسکے سب کام پورے ہوتے ہیں یہ بات سنتے ہی دیوتا لوگ بے دھیرج ہو کر مور اور ہرن وغیرہ کا روپ رکھ کر وہاں سے بھاگے اور کسی جگہ چھپ کر اپنے دن کاٹنے لگے جب راجا بل تینوں لوک کا راج پا کر خوش ہوئے تب انھوں نے اپنا تیج اور بل بڑھانے کے واسطے بھرت کھنڈ میں جا کر جگیہ کرنا بچار کر شکراچارج سے بنتی کر کے کہا کہ اے مہاراج آپ کوئی ایسی تدبیر کریں جس سے ہمیشہ ہمارا راج بنا رہے شکر جی بولے کہ اے راجا تم سو برس تک برابر جگیہ کرو اور بیچ میں کوئی بگھن نہ ہو کر سب جگیہ اچھی طرح پورن ہوں تب تمہارا راج ہمیشہ کے واسطے بنا رہ سکتا ہے بغیر سو [100] جگیہ کیے اندر بھی دیو لوک کا راج نہیں پاتے یہ بات سنتے ہی راجا بل نے گرو کی اگیا کے موافق ہر سال جگیہ کرنا شروع کیا جب ننانوے [99] جگیہ اچھی طرح پوری ہو کر سوئیں جگیہ پوری ہونے کو پہونچی تب راجا بل بہت خوش ہوئے اور ہر جگیہ میں راجا بل نے اتنا دان اور دچھنا براہمنوں اور کنگالوں کو دیا کہ کسی کو کچھ اچھا باقی نہ رہی اور کوئی مانگنے والا اُن کے دروازے سے خالی نہیں گیا اور سنسار میں اُن کا بڑا جس پھیل گیا -

سولھواں ادھیائے

سیوا کرنا اُدت کا کشپ اپنے پت کی اِندر کو اپنا راج پھر ملنے کے واسطے

شکدیو جی نے کہا کہ اے راجا پریچھت جب راجا اندر نے یہ سماچار پایا کہ راجا بل اپنا راج سدا استھر رہنے کے واسطے سو جگیہ کرتا ہے تب اندر کو بڑا سوچ ہوا اور ادت دیوتوں کی ماتا اپنے بیٹوں کا راج چھوٹ جانے سے ہمیشہ سوچ میں رہتی تھی جب اُس نے دیوتوں سے راجا بل کے سو جگیہ کرنے کا حال سنا تب اُس کو بڑی چنتا پیدا ہوئی ایک دن اسی چنتا میں ڈوبی ہوئی کشپ جی اپنے پت کے پاس چپ چاپ بیٹھی تھی تو اُس کو اُداس دیکھ کر کشپ جی نے پوچھا کہ اے اُدت آج ہم تم کو بڑی اُداس دیکھتے ہیں اس کا کیا کارن ہے کوئی بھوکھا اتتھ تمھارے دروازے سے پھر کر چلا تو نہیں گیا یا تم نے کسی براہمن کو دان دینے کو کہا تھا سو نہیں دیا اس سبب سے تمھارا منھ اُداس ہے یہ بات سُن کر اُدت ہاتھ جوڑ کر بولی کہ اے سوامی میرے دروازے سے اتتھ بھوکھا پھر کر نہیں گیا لیکن میں اپنے بیٹوں کا سوچ جن کا راج دیتوں نے چھین لیا اور اُن کی استریاں بھاگ کر پہاڑ کی کندرا میں چھپی ہیں دن رات کیا کرتی ہوں اِسی سے میرا تیج جاتا رہا آپ دیال ہو کر کوئی تدبیر ایسی کیجئے کہ جس میں دیوتا لوگ اپنا راج پھر پاویں کشپ جی بولے کہ دیوتا اور دیت دونوں میرے بیٹے ہیں دیوتا اپنے اگیان سے یہ نہیں سمجھتے کہ جو نارائن جی چاہتے ہیں وہی ہوتا ہے میرا کیا کچھ نہیں ہو سکتا نہ کوئی کسی کا باپ ہے نہ کوئی کسی کا بیٹا ہے یہ سب پرمیشور کی مایا ہے دیوتوں کے راج ہوتے سمئے تیری سُوت دت روتی ہے اور جب دیت لوگ راجا ہوتے ہیں تب تو اُداس ہوتی ہے مجھ کو کسی طرح چھٹی نہیں ملتی ہے اس سے تم پرمیشور کی شرن میں جا کر اُنکا برت کرو تو تمھارا کام پورا ہوگا یہ بات سُن کر اُدت نے بنے کیا کہ اے مہاراج مجھ کو بتلا دو کہ پرمیشور کا برت کس طرح کروں تب کشپ جی بولے کہ تم پھاگن سُدی پریوا سے ہر روز شیو برت جو برھما جی نے مجھ کو بتلا دیا تھا رکھ کر برھم چرج رہو اور سوائے دودھ کے اور کچھ بھوجن نہ کر کے پرتھوی پر سویا کرو اور سور کی کھودی ہوئی مٹی ہر روز بدن میں لگا کر اسنان کیا کرو اور اُسی مٹی کی مورت ہر روز بنا کر باسدیو منتر سے پوجا کیا کرو اور ایک سو آہُت کھیر سے آگ میں ہوم کر کے اُسی کھیر کا بھوگ لگاؤ بارہ[۱۲] دن تک یہ برت رکھ کر دن رات نارائن جی کے چرنوں کا دھیان کیا کرو پھاگن سُدی دوادشی کو اُدیاپن اُس کا کر کے براہمنوں کو اچھا اچھا بھوجن کھلاؤ اور بہت دان اور دکچھنا پوجا اور ہوم کرانے والے آچارج براہمن کو دو اور خوشی سے اُن کو بدا کر کے رات کو جاگرن کرو تب تمھارا کام پورا ہوگا یہ برت سب جگیہ وغیرہ سے اُتم ہے -

---

سترھواں ادھیائے

اُدت کا برت شروع کرنا کشیپ جی کی اگیا کے موافق

شکدیو جی بولے کہ اے راجا پریچھت اُدت نے اُسی طرح برت کر کے شدھ انتہ کرن سے پرمیشور کے
چرنوں کا دھیان کیا تب برت سمپورن ہونے کے پیچھے آدپُرش بھگوان نے خوش ہو کر اپنے چترَبھجی روپ سے
جڑاؤ مکٹ سرپر اور بیجنتی مالا گلے میں پہنے مَند مَند مسکراتے ہوئے اُس کو درشن دیا جب ادت نے اس موہنی
روپ کو دیکھتے ہی بہت خوشی سے ڈنڈوت اور پوجا پرکرما کر کے استت کی تب نارائن جی نے کہا کہ تو کیا چاہتی
ہے جو کچھ اچھا ہو سو بردان مانگ تب اُدت ہاتھ جوڑ کر بولی کہ اے مہا پربھو انتر جامی میری یہی ابھلاکھا ہے
کہ دیتوں سے راج چھوٹ کر اندر آدک دیوتا میرے بیٹوں کو اندراسن ملے ایسا کچھ اُپائے کیجئے یہ سُنکر
نارائن جی نے کہا کہ اے اُدت تو چاہتی ہے کہ جس طرح اندرانی آدک تیری پتوہ دُکھ پاتی ہیں اُسی طرح دیتوں
کی استریاں بھی دُکھ پاویں اور راجا بل نے سو جگیہ کر کے ہم کو خوش کیا ہے اور وہ گرو اور براہمن کی بھگت رکھتا
ہے اس سبب سے ہم اُس کا راج زبردستی نہیں لے سکتے دُھرماتما اور ہر بھگتوں پر ہمارا کچھ بس نہیں چل سکتا لیکن
تو نے بھی ہمارا برت رکھ کر ہم کو بہت خوش کیا ہے اس واسطے تیرے لیے چھل کر کے راج گدّی دیتوں سے
لیکر دیوتوں کو دیں گے یہ سُن کر اُدت نے بنے کیا کہ اے مہاراج میں چاہتی ہوں کہ تم میرے گربھ سے اوتار لیکر
دیوتوں کی سہایتا کرو جس میں وہ لوگ اپنا راج پاویں آد پرش بھگوان بولے کہ بہت اچھا تیرا منورتھ پورا ہوگا ایسا
بردان دے کر انتردھیان ہو گئے اور اُسی دن اُدت کے کشیپ جی سے گربھ رہ کر منھ اُس کا سورج کے برابر
چمکنے لگا جب دسویں مہینے لڑکا پیدا ہونے کا سمے آپہونچا تب شری برہما جی اور شری مہا دیو جی آدِ دیوتوں نے
اُدت کے مکان پر آکر گربھ استت کر کے بنے کیا کہ اے بیکنٹھ ناتھ آپ دیوتوں کا دُکھ چھڑانے کے لیے اوتار
لیتے ہیں سوائے آپ کے اور کون اُن کی سُدھ لے سکتا ہے یہ استت سنتے ہی آدپُرش بھگوان نے بھادوں سُدی
دوادشی کو دوپہر کے وقت چترَبھجی روپ سے پرگٹ ہو کر اپنے ماتا اور پتا اور دیوتا آدک جو لوگ وہاں تھے سب کو
درشن دیا ان کو دیکھتے ہی سب چھوٹے اور بڑے خوشی ہو کر ڈنڈوت کرنے لگے پھر اُسی سمے پرمیشور نے باون روپ
اپنا بہت سُندر چھوٹا انگ جس طرح کوئی بالک برہم چرج ہو کر اپنے گھر سے بدیا پڑھنے کے واسطے باہر جاتا ہے
اُسی طرح کا بنا لیا جب کشیپ جی اور برہما جی آدک دیوتوں نے اُن کا باون روپ دیکھا تب اُنھوں نے
کوپین اور کردھنی اور انگوچھا اور ڈنڈا اور کمنڈل اور چھتر آدک سب سامان برہم چرج کا وہاں لا دیا اور برہما جی نے
بید کے موافق ان کا جنیو کیا اور دیوتوں سمیت استت اور پرکرما کر کے اُن پر پھول برساتے ہوئے اپنے استھان کو
چلے گئے اور اپسراؤں نے اپنے بمانوں پر آکاش میں ناچ دکھلایا اور گندھرب لوگوں نے گانا سُنایا اور

کشیپ جی نے اُن کی بہت استت کی اُس سمے تینوں لوک میں آنند اور منگلاچار ہو گیا ۔

اٹھارھواں ادھیائے

جانا باوَن جی کا راجا بَل کی جگیہ شالا میں اور مانگنا تین پگ پرتھوی کا دان اُن سے

شکدیو جی بولے کہ اے راجا پرکھیت باون بھگوان نے جنیو ہو جانے کے پیچھے اپنا سواروپ برہم چاری کی طرح بنایا اور ڈنڈ و کمنڈل ہاتھ میں لے کر کشیپ آدک کے استھان سے باہر نکل کر پرتھوی دان لینے کی اچھا رکھ کر نربدا ندی کے کنارے جہاں راجا بل جگیہ کرتا تھا چلے اُس سمے پرتھوی یہ بچار کر کانپنے لگی کہ دیکھو پرمیشور ترلوکی ناتھ چودھوں بھون کے مالک ہو کر آپ پرتھوی مانگنے کے واسطے جاتے ہیں جب باون بھگوان بڑے تیجمان روپ سے جگیہ شالا میں پہونچے تب بڑے بڑے رکھیشور اور منیشور اور براہمن اور راجا بل اور شکراچارج آدک جو وہاں بیٹھے تھے اُن کا پرکاش دیکھ کر اُٹھ کھڑے ہوئے اور اس صورت کا ناٹا [illegible] آدمی اُنھوں نے کبھی نہیں دیکھا تھا اس لیے باوَن روپ کو دیکھ آشچرج کرنے لگے اور راجا بل نے باوَن جی کو بڑا اُو سنگھاسن پر بیٹھا کر ہاتھ جوڑ کر بنے کیا کہ اے برہم چاری مہاراج میں نے گرو اور براہمن کے آشیرباد سے ننا نوے ۹۹ جگیہ پوری کیں اور یہ سوئیں جگیہ کرتا ہوں بہت اچھا ہوا جو اس جگیہ میں آپ ایسے مہاپرش کے چرن آئے اور آپ کا درشن پانے سے میرے بھاگ اُدے ہوئے اور پتر لوگ کرتارتھ ہوئے اے بالک روپ برہم چاری جس طرح آپ دیال ہو بنا بُلائے اس جگیہ میں پدھارے ہیں اُسی طرح آپ کو گئو اور مکان اور باغ اور ہاتھی اور گھوڑا اور رتھ اور پالکی اور گانوں اور نگر اور روپیہ اور زمین وغیرہ جس چیز کی ضرورت ہو وہ کہیے کہ میں آپ کی بھینٹ کروں اور جو آپ کو بواہ کی ابھلاکھا ہو تو اچھے کل میں بواہ کرادوں اور اے برہم روپ آپ کا بدن چھوٹا دکھلائی دیتا ہے لیکن منھ کے پرکاش سے آپ بڑے مہاپُرش معلوم ہوتے ہیں جو کچھ آپ مانگیے وہ میں دے سکتا ہوں اپنے پران تک دینے میں بھی لوبھ نہیں کروں گا یہ بات سُن کر باوَن جی بولے کہ اے راجا تمھاری بُدھ اور بڑائی کے آگے یہ سب بات کون کٹھن ہے تم پرہلاد بھگت کے بنش میں جو کشیپ جی کا پوتا تھا پیدا ہو کر شکراچارج ایسا مہاتما گرو رکھتے ہو کیونکر دھرماتما نہ ہو سو میں بہت لوبھ نہ رکھ کر کیول تین پگ پرتھوی تم سے دان لینا چاہتا ہوں جہاں کُشا کا آسن بچھا کر ہر بھجن کیا کروں یہ سُنتے ہی راجا بل ہنس کر بولے کہ اے برہم چاری جی آپ نے مجھ سے تھوڑی چیز کیوں مانگی کس واسطے اتنی زمین نہیں مانگتے جس میں آپ کا مکان بن جاوے اور کھیتی کر کے خوشی سے اپنا گزارہ کیجئے اور پھر آپ کو دنیا میں کسی چیز کی ضرورت نہ رہ کر پھر دوسرے کسی سے کچھ مانگنا نہ پڑے تب باون بھگوان بولے کہ اے راجا اپنی ضرورت بھر مانگنا اچھا ہوتا ہے بہت لالچ کر کے لینا پُرسعیہ گرہ دان سمجھا جاتا ہے سو ہم سنتوکھی براہمن ہو کر سوائے تین پگ پرتھوی کے اور کسی چیز کی اچھا نہیں رکھتے اور تمھاری گنتی بڑے بڑے دانیوں میں ہے جو تم نے مجھ کو اِچھا کے موافق

دان مانگنے کے واسطے کہا نہیں تو دوسرے سنساری لوگ اپنے مقدور ہی کے موافق دان دیتے ہیں اسے بیروچن کے پتر تمہارے پرکھا ایسے دانی اور شور بیر ہوئے جنھوں نے کبھی دان دینے سے ہاتھ اور رن بھوم میں منھ اپنا نہیں پھیرا اُس کل میں کوئی ادھرمی اور لالچی نہ ہوکر ہرنیہ کشپ اور ہرنیاکش تمہارے دادا ایسے پرتاپی ہوئے جنھوں نے دیوتوں کو جیت کر تینوں لوک کا راج کیا تھا یہ بات سُن کر راجا بل بولے کہ اے مہاراج آپ براہمن کے بالک ہوکر اپنا مطلب نکالنا نہیں جانتے آپ کے مُنھ کا پرکاش دیکھنے اور آپ کی باتوں سے میں آپ کو بڑا مہاتما سمجھتا ہوں لیکن تین پگ پرتھوی مانگنے سے آپ مجھ کو دردری معلوم ہوتے ہیں میرے دروازے پر جو براہمن اور مانگنے والا آتا ہے اُس کو پھر تمام عمر بھر دوسری جگہ جانے اور کچھ مانگنے کی حاجت نہیں رہتی ہے اس لیے مجھ کو آپ ایسے مہاتما پُرش کو تین پگ پرتھوی دان دیتے ہوئے شرم معلوم ہوتی ہے باون جی نے کہا کہ اے راجا بل لالچ بہت بُرا ہوتا ہے بہت ترشنا رکھنے سے براہمن کا تیج اور دھرم نہیں رہتا اور سنتوکھ رکھنے سے براہمن کا تیج اور بل اور گُن بہت ہوتا ہے اور لالچی آدمی دیش بدیش پھر کر کروڑوں روپیہ کما دے اور تین لوک کا راج پاوے اور بہت سے پوتے اور ناتی اُس کے پیدا ہو دیں تسپر بھی اُس کی اچھا پوری نہیں ہوتی جس طرح آگ میں گھی ڈالنے سے آگ کی جوالا (لپیٹ) بڑھتی ہے اسی طرح آدمی بہت ملنے پر بھی ترشنا (ہوس) بڑھاتے جاتے ہیں سنتوکھ رکھنے سے تین پگ پرتھوی ہم کو بہت ہے اور جو سنتوکھ ہم کو نہ ہوگا تو ساتوں دیپ کا راج ملنے سے بھی ہماری ترشنا نہ مٹے گی اس لیے سوائے تین پگ پرتھوی کے اور کچھ ہم کو نہ چاہیئے اور بنا سنتوکھ کیے دنیا میں سُکھ نہیں ہوتا بہت ترشنا رکھنا دُکھ کی جڑ ہے - دوہا

اَرب کھرب لو دَرب ہے اُدے است لو راج		تُلسی جو نج مرن ہے تو آوے کونے کاج

انیسواں[19] ادھیاے

تیار ہونا راجا بل کا تین پگ پرتھوی دان دینے کے واسطے باون جی کو

شکدیو جی بولے کہ اے راجا پرکھیت یہ بات باون جی سے سُن کر راجا بل نے کہا کہ بہت اچھا چرن اپنا آگے لائیے میں اس کو دھوکر تین پگ پرتھوی سنکلپ دوں جیسے باون جی نے اپنا پانوں آگے بڑھا دیا ویسے راجا بل نے چرن اُن کا دھوکر وہ پانی اپنے سر اور آنکھوں میں لگا لیا اور بید کے موافق اُس چرن کو دھوپ دیپ آدک سے پوج کر اپنی استری سے سنکلپ کرنے کے واسطے پانی مانگا جب رانی بندھیاولی گنگا جل کی جھاری اُٹھا لائی اور راجا بل تین پگ پرتھوی دان دینے کے واسطے تیار ہوا تب شکراچارج اپنے گیان سے باون جی کو پہچان کر اُٹھے اور راجا بل کے پاس جاکر کان میں کہا کہ اے راجا تو نے ان کو نہیں پہچانا انھیں چھوٹا برہم چاری مت سمجھو یہ آد پُرش بھگوان دیوتوں کی سہایتا کرنے کے واسطے آپ باون اوتار دھر کر تیرا راج لینے

آئے ہیں تین پگ پرتھوی دان لینے کے بہانے سے تینوں لوک لے کر دیوتوں کو دیں گے تو اِن کے چھل میں مت آ جو تو یہ کہے کہ تین پگ پرتھوی دینے کے واسطے میں ان کو کہہ چکا ہوں تو جواب اُس کا یہ ہے کہ راجا جو کچھ دیش اور دھن رکھتا ہو اُس میں پانچ بھاگ ہوتے ہیں ایک دھرم کے واسطے دوسرا جش کے واسطے تیسرا اپنے مطلب کے واسطے چوتھا استری اور پُتر کے واسطے پانچواں سیوکوں کے واسطے ہوتا ہے اس لیے پانچواں بھاگ اپنے دیش اور دھن کا جو ہوتا ہے اُسی میں دان کرنا چاہیئے ایسا نہیں چاہیئے کہ سب راج اور دھن دے کر پیچھے سے دُکھ اُٹھاوے یہی بات باون جی سے کہدے نہیں تو اپنے دُو پگ میں چودھوں بھون تیرا راج ناپ لیں گے اور تو تیسرا پگ پرتھوی نہیں دے سکے گا دھن جانے اور گئو اور براہمن کا بھلا ہونے کی جگہ پر جھوٹ بولنا ادھرم نہیں ہوتا اس لیے تو اپنے بچن سے پھر جا تجھ کو پاپ نہ ہوگا یہ سُن کر راجا بل نے چار گھڑی تک سوچ کر کے اپنے مَن میں بچار کیا کہ شکر گرو کا کہنا نہ ماننے سے میرے واسطے اچھا نہیں معلوم ہوتا ہے اور براہمن سے بات ہار کر اپنی بات چھوڑ دینا اس سے بھی بہت بُرا ہے انھیں نارائن جی نے ہرنیہ کشپ میرے پردادا کو جس نے منہ مانگے بردان برہما جی سے پائے تھے مار کر راج اُس کا چھین لیا وہی ترلوکی ناتھ میرے گھر آکر بھکھاری کی طرح تین پگ پرتھوی مانگتے ہیں اس لیے مجھ کو اپنا راج اور دھن اور پران اُن پر نچھاور کر دینا اُچت ہے جو میں شکر گرو کی اگیا سے دان دینے میں بچن چھوڑ دوں گا تو ان میں یہ بھی سامرتھ ہے کہ مجھ کو مار کر سب راج اور دیش میرا چھین لیں گے تب کیا گُن نکلے گا اور جو نارائن جی کی اِچھا ہو گی وہی ہوگا اُس میں تل بھر گھٹ بڑھ نہیں سکتا اس لیے جو میں نے تین پگ پرتھوی دان دینے کا اقرار کیا ہے اُس سے پھرنا نہ چاہیئے -

بیسواں ادھیاے

سنکلپ کر دینا تین پگ پرتھوی راجا بل کا باون بھگوان کو

شکدیو جی نے کہا کہ اے راجا پرکھیت راجا بل یہی بات بچار کر شکراچارج سے بولے کہ اے مہاراج آپ کہتے ہیں تو اس براہمن کو پرتھوی دان مت دے سو براہمن سے جھوٹ بولنا بڑا پاپ ہوتا ہے میں راج اور دھن سنساری سکھ کے واسطے جو ہمیشہ بنا نہیں رہتا کس طرح جھوٹ بولوں کہ راج اور درب اکیلے میرا نہ ہو کر اس میں لڑکے بالے سیوکوں کا بھاگ ہے مرتے سمے ان لوگوں میں سے کوئی میرا ساتھ نہ دے گا اور اس جھوٹ بولنے کے بدلے مجھ کو نرک بھوگنا پڑے گا اس لیے راج گدّی کے واسطے کہ وہ میرے ساتھ نہ جائے گی جو کچھ میں نے بات ہاری ہے اُس سے پھر نہیں سکتا چاہے میرا راج جائے یا رہے دیکھو ہرنیہ کشپ میرے پر دادا اور پرہلاد بھگت میرے دادا تینوں لوک کے راجا تھے اور دیوتا لوگ جن کا حکم مانتے تھے وہ لوگ بھی ہمیشہ نہیں جیتے رہے اور راج ان کا جاتا رہا جس طرح بیروچن میرا باپ راج اور دھن چھوڑ کر مر گیا اُسی طرح میں بھی

ایک دن راج اور دھن چھوڑ کر مر جاؤں گا پھر کس واسطے جھوٹ بولوں آپ مجھ کو اس براہمن کو پرتھوی دان دینے سے منع نہ کیجیے کس واسطے کہ جو لوگ اچھے کرم کرتے ہیں اُن کا نام مہاپرلے تک بنا رہتا ہے اور کوئی جیو ہمیشہ زندہ نہیں رہتا دیکھو راجا ددھیچ نے اندر آدک دیوتوں کی بھلائی کے واسطے اپنے بدن کی ہڈی اُن کو دے دی اور راجا شیو نے کبوتر کا پران بچا کر اُس کے بدلے اپنے بدن کا مانس کاٹ دیا تھا سو آج تک اُن لوگوں کا جس دُنیا میں چھا رہا ہے اس لیے میں راج گدی جانے اور نرک بھوگنے سے نہیں ڈر کر کیول اپجس سے بہت ڈرتا ہوں سنساری لوگ کہیں گے کہ راجا بل نے باون جی کو دان دینے کو کہا تھا سو لالچ کی راہ سے اپنی بات چھوڑ دی سوائے اس کے گرہستھی کا دھرم یہی ہے کہ برہم چاری یا سنیاسی یا بان پرستھ جو اُس کے دروازے پر آوے اُس کو کچھ نہ پھیرے کچھ دے کر خوش کرے سو آپ ایسا کیجیے کہ جس میں گرہستھ دھرم بنا رہے اور تم آپ کہتے ہو کہ یہ باون جی ہیں سو جن پرمیشور کے کیول پرسن ہونے کے واسطے سب سنسار اتنا تپ دان اور جگیہ اور ہوم کرتا ہے وہی ترلوکی ناتھ آپ میرے گھر آ کر بھکھاری کی طرح تین پگ پرتھوی دان مانگتے ہیں تو میں کیونکر نہ دوں اس واسطے میرے نکٹ ان کو دان دے کر آشیرباد لینا اور اپنے پران تک ان پر نچھاور کر دینا اُچت ہے اور جو یہ میرا راج لے کر دیوتوں کو دے ڈالیں گے تو اس میں بھی میرا جس مہاپرلے تک بنا رہے گا اور یہ کبھی پت میرے بدن اور تینوں لوک کے مالک ہو کر مجھ سے دان مانگتے ہیں اِس لیے اُن کو بڑی خوشی سے دان دے کر انکا ہاتھ نیچا کرنا چاہیے اور لالچی لوگ نرک میں پڑتے ہیں اس کارن تمھاری اگیا نہ مان کر ضرور دان دوں گا جب شُکر جی نے دیکھا کہ راجا بل میرا کہنا نہیں مانتا ہے تب کرودھ کر کے شاپ دیا کہ تیرا راج اور دھن دونوں جاتا رہے جب راجا بل نے اُس شاپ کا کچھ ڈر نہ مانا اور بڑی خوشی سے باون بھگوان کو سنکلپ دے کر کہا کہ اے ترلوکی ناتھ تین پگ پرتھوی آپ ناپ لیجیے تب باون جی نے اچھا کہہ کر براٹ روپ اپنا اتنا لمبا اور چوڑا دھارن کیا کہ سات لوک کمر سے نیچے اور سات لوک کمر کے اوپر ہو گئے اُس روپ میں سارا برھمانڈ اور دیوتا اور ریت اور آدمی اور پہاڑ اور سمدر اور ندی اور جنگل اور آکاش اور پاتال آدک تینوں لوک کی چیزیں دکھلائی دینے لگیں اور شنکھ چکر گدا پدم اُن کے ہتھیار اور گرڑ جی اور نند سنند آدک سولہ پارکھد اپنا اپنا روپ دھارن کیے کریٹ کُنڈل اور مُکٹ جڑاؤ پہنے وہاں آ کر پرگٹ ہوئے اور جاموَنت ریچھ نے اکیس بار پرکرما براٹ روپ کی کر کے باون جی کی دُہائی پھیر دی اتنی کتھا سُنا کر شُکدیو جی بولے کہ اے راجا پریچھت جب راجا بل شُکر پروہت کا کہنا نہ مان کر باون جی کو پرتھوی کا سنکلپ دینے لگے تب شُکر جی اپنا ایک روپ بہت چھوٹا بنا کر اُس جھاری کی ٹونٹی میں جو راجا بل سنکلپ دینے کے واسطے ہاتھ میں لیے تھے گھُس گئے اور اُنھوں نے پانی گرنے کی راہ اس ارادے سے بند کر دی کہ جو پانی نہ گرے گا تو راجا بل سنکلپ کس طرح کرے گا اور باون بھگوان انترجامی یہ حال جان کر جو کُشا لیے تھے وہی اُس ٹونٹی میں ڈال کر اس کا بھید کھولنے لگے جب اُس کُشا کی نوک سے ایک آنکھ شُکر جی کی پھوٹ گئی تب شُکر جی کانے ہو کر ٹونٹی سے باہر نکل بھاگے اے راجا جو لوگ کسی کو دان دینے وغیرہ اچھے کرم کرنے سے روکتے ہیں اُن کی یہی گت ہوتی ہے

اور دوسرا کارن آنکھ پھوڑنے کا یہ سمجھنا چاہیئے کہ پرمیشور نے دو آنکھیں آدمی کو اس واسطے دی ہیں جس میں ایک آنکھ سے سنساری سُکھ دیکھ کر دوسری آنکھ سے پرلوک کا بھلا بُرا دیکھے سو شکر جی سنساری سُکھ اچھا جان کر انت سمے کا سُوچ بھول گئے تھے اسلیے پرمیشور نے ایک آنکھ پھوڑ کر آگے کو چیتن کر دیا یہ بات سُن کر سب کو سوچ کرنا چاہیئے ۔

اکیسواں ادھیاے

ناپ لینا باون بھگوان کا اپنے براٹ روپ سے ایک پگ میں ساتوں لوک اوپر کے اور دوسرے پگ سے ساتوں لوک نیچے کے

شکدیو جی نے کہا کہ اے راجا پریچھت باون بھگوان نے اپنا براٹ روپ بہت لمبا اور چوڑا بڑھا کر ایک پگ میں ساتوں لوک اوپر کے اور دوسرے پگ سے ساتوں لوک نیچے کے ناپ لیے جب داہنا چرن ناراین جی کا اوپر کے ساتوں لوک ناپتے ہوئے برہم پُری میں پہونچا تب برہما جی وغیرہ دیوتا وہ چرن دیکھتے ہی اُٹھ کھڑے ہوئے اور برجا ندی کے پانی سے دھوکر چرنامرت لیا اور وہ جل اپنے سر اور آنکھوں میں لگا کر چرنودک ایک کمنڈل میں رکھ چھوڑا کہ اُسی پانی سے گنگا جی پرگٹ ہوئی ہیں اور رکھیشور لوگ جو وہاں بیٹھے تھے اُنھوں نے چرنودک اپنی آنکھوں سے لگا کر بہت استت کی اور سب دیوتوں نے اپنا منورتھ پاکر بڑی خوشی منائی اور بہت طرح کے باجے بجا کر جے جے کار کیا اور اُس چرنودک کی بدھ پوربک پوجا کر کے آنند منایا اور اپسراؤں نے بڑی خوشی سے ناچ اور گندھرپوں نے گانا شروع کیا اور بپرچتی وغیرہ دیتوں نے باون جی کا براٹ روپ دیکھتے ہی گھبرا کر راجا بل سے کہا کہ دیکھو اس برہم چاری ناٹے آدمی نے کیسا چھل کیا تم کہو تو ہم اس کو پکڑ لیں راجا بل نے دیتوں کو جواب دیا کہ یہ پرمیشور لوگ جو کچھ کریں گے وہ سب اچھا ہوگا اُن سے برودھ کرنا نہ چاہیئے یہ بات راجا بل کی سُن کر اپنے اگیان سے سب دیتوں نے آپس میں کہا کہ دیکھو ہمارا راجا دھرماتما بیٹھا ہوا جگیہ کرتا تھا سو اس براہمن نے آکر چھل سے سب راج اُس کا لے لیا اب ہمارا راجا اور ہم لوگ کہاں رہیں گے راجا بل نے جنم بھر ہمارا پالن کیا آج اس چھلی براہمن کو مار کر پرتھوی چھین لیں تو راجا بل کے دانہ پانی سے اُرن ہوجاویں راجا دان دے چکے ہیں وہ لڑنے کے واسطے نہیں کہیں گے سب دیت یہ صلاح کر کے اپنے اپنے ہتھیار سمیت باون جی کے بدن میں لپٹ گئے تب نارائن جی کی آگیا سے سُدرشن چکر اور پارکھدوں نے دیتوں کو مار کر ہٹا دیا جب دیت لوگ بھاگ کر راجا بل کے پاس آئے تب راجا بل نے ہر اِچھا ایسی سمجھ کر اور شکرا چارج گرو کا شاپ بچار کر دیتوں سے کہا کہ تم لوگ لڑائی مت کرو دُکھ اور سُکھ نصیب سے ہوتا ہے جب ہمارے دن اچھے آویں گے تب پھر راج پاویں گے اس سمے دیوتوں کے بھاگ اُدے ہیں اس لیے تمھارا لڑنا بیکار ہوگا یہ بچن سُنتے ہی جب دیت لوگ لڑنا چھوڑ کر بھاگ گئے تب باون بھگوان بولے کہ اے راجا تم نے تین پگ پرتھوی دان دی ہے اور ناپنے میں تمھارا سب راج

ہمارے دُو پگ سے زیادہ نہیں ٹھہرا سو تیسرے پگ کی پرتھوی اور دے -

بائیسواں ادھیاے

دینا باون جی کا سُتل لوک کا راج راجا بَل کو

شکدیو جی نے کہا کہ اے راجا پریچھت جب باون جی نے تیسرا پگ پرتھوی مانگی اور راجا بَل جو باون بھگوان کے سامنے سر نیچے کیے کھڑا تھا مارے ڈر کے کچھ نہیں بولا تب پھر باون جی نے ڈانٹ کر کہا کہ اے بَل جو تیسرا پگ پرتھوی نہیں دے سکتا تو یہی بات کہہ کہ ہم نہیں دیویں گے یہ بات سنتے ہی راجا بَل نے ہاتھ جوڑ کر بنے کیا کہ اے ترلوکی ناتھ میں اُدھرمی نہیں ہوں جو اپنی بات چھوڑ دوں تب باون جی بولے کہ پہلے تو نے غرور سے یہ بات کہی تھی کہ جو کچھ مجھ سے مانگو سُو دوں کنگال براہمن کی طرح تینؔ پگ پرتھوی کیا مانگتے ہو سُو تو اب تینؔ پگ پرتھوی نہیں دے سکا راجا بَل باون جی کے تیج اور ڈر سے یہ نہ کہہ سکے کہ دان مانگنے کے سمے آپ کا سوروپ چھوٹا تھا اور اب آپ نے چرن اپنا اتنا بڑھایا تو میں کس طرح دے سکوں جب تھوڑی دیر تک راجا بَل نے کچھ جواب نہیں دیا تب بھگوان نے کرودھ کر کے گرُڑ سے کہا کہ راجا بَل کو باندھ لو تب تیسرا پگ پرتھوی دیگا جب گرُڑ نے راجا بَل کو باندھ کر پرتھوی پر گرا دیا تب جو لوگ وہاں تھے انھوں نے آشچرج مان کر کہا کہ دیکھو راجا بَل نے سب راج اور دھن اپنا باون جی کو دے دیا تسپر انھوں نے اُس کو باندھا ہے یہ بات اچھی نہیں کی یہ سُن کر نارد جی اور سنت کُمار جی بولے کہ باون بھگوان دُیا کی راہ سے راجا بَل کی پریچھا لیتے ہیں کہ یہ اپنے دھرم میں پکّا ہے یا نہیں تب پھر باون جی نے ایک پگ پرتھوی تینؔ بار مانگ کر کہا کہ اے راجا بَل تو اندر لوک میں اوپر رہنے کے واسطے چاہنا رکھتا تھا سُو شکراچارج گرو کے شاپ سے تجھے نیچے نرک میں جانا پڑے گا تب راجا بَل ہاتھ جوڑ کر بولا کہ اے بیکنٹھ ناتھ میں اپنے بچن سے نہیں پھر کر آپ کو ڈنڈوت کرتا ہوں کہ آپ چرن اپنا میرے سر پر رکھ کر بدن میرا تیسرے پگ پرتھوی کے بدلے ناپ لیجئے اور جو آپ یہ کہیں کہ چودہ لوک تیرا راج دُو پگ ناپ میں ٹھہرا کیول تیرا بدن ایک پگ کے برابر نہیں ہو سکتا تو آپ دیکھیئے کہ جس طرح آدمی کا سب بدن برابر نہ ہو کر ناک چھوٹی ہونے پر بھی بڑی پدوی رکھتی ہے اسی طرح یہ بدن میرا جو سب دھن اور راج اور تینوں لوک کا مالک تھا سو وہ ایک پگ پرتھوی سے بڑی پدوی رکھتا ہے اور اے جگت پالک آپ کا نام لینے سے آدمی نرک میں نہیں جاتا ہے سُو جب آپ ساکشات साक्षात परमेश्वर پرمیشور میرے سامنے کھڑے ہیں تب میں کس طرح نرک میں جاؤں گا اور آپ کا درشن کرنے سے سنسار میں میرا بڑا نام ہوگا جس طرح آپ ہر بھکتوں پر دُیال ہو کر اُن کو بُرے کرموں سے بچائے رکھتے ہیں اُسی طرح آپ نے مجھ کو جو راج اور دھن اور سنتان کے غرور میں اندھا ہو رہا تھا پرہلاد اپنے بھگت کے کُل میں جان کر اہنکار میرا توڑ دیا اور کرپا اور دُیا کر کے اپنا چرن یہاں لاکر اور گرُو کی طرح مجھ کو اُپدیش دے کر کرتارتھ کیا

جو میں آج لوبھ میں آکر اپنا راج آپ کو دان نہ دیتا تو مرتے سمے یہ راج اور دھن میرے ساتھ نہ جاکر سنسار میں کیول
مجھ کو اپجس ہوتا اور یہ بھی میرا گیان ہے جو اپنے کو دان دینے والا سمجھتا ہوں کیونکہ یہ سب لچھمی اور پرتھوی آپ ہی کی
ہے آپ کی کرپا بنا کوئی آدمی راج اور دولت نہیں پا سکتا ہے اے راجا پرکھیت جس سمے راجا بل یہ سب باتیں
باون بھگوان سے کر رہے تھے اُس سمے پرہلاد بھگت آکاش سے اُترے اور باون جی کو ڈنڈوت کرکے ہاتھ جوڑ کر کہا
کہ اے ترلوکی ناتھ آپ نے بڑی کرپا کی جو بل سے تین پگ پرتھوی دان مانگی نہیں تو آپ کو جو تینوں لوک اور
سب سنساری بستُ کے مالک ہیں کسی سے کچھ مانگنے کا کیا کام ہے اور راجا بل نے جو کچھ آپ کا دیا ہوا اپنے
پاس رکھتا تھا وہ سب آپ کو ارپن کیا اب سوائے اپنے بدن کے اُس کے پاس اور کوئی چیز نہیں ہے سو آپ
دیا کرکے اس کو اپنا سیوک اور بھگت جان کر چھوڑ دیجئے پھر راجا بل کی استری بندھیا ولی ہاتھ جوڑ کر بولی کہ اے
دینا ناتھ آپ نے اچھا انصاف کیا جو اس کو باندھ کر ڈنڈ دیا کس واسطے کہ سب چیز دنیا میں آپ ہی کی ہے
آپ تینوں لوک کی رچنا کیول اپنے کھیل کے واسطے کیا کرتے ہیں اس واسطے راجا بل کو اہنکار سے یہ بات
کہنا اُچِت نہیں تھا کہ جو کچھ تم مانگو سو میں دوں اُسی سمے برہما جی نے بھی وہاں آکر باون بھگوان کو ڈنڈوت کرکے
بنے کیا کہ اے پربرہم پرمیشور راجا بل نے اچھے کرم کرنے سے جو مال اور راج پایا تھا سو سب آپ کو دان دیکر
جگیوں کا پُن بھی آپ کو دے دیا اور اپنے دھرم سے نہیں پھر کر باندھنے پر بھی کچھ دُکھ نہیں مانا اور اپنا بدن بھی
آپ کو بھینٹ دیتا ہے پھر اس کو باندھ کر رکھنا کون نیاؤ کی بات ہے جب آپ دینا ناتھ ہو کر ایسا کریں گے
تب پھر آپ کی شرن میں کون آوے گا جو آدمی آپ کو ایک پتی تُلسی اور پھول اور پھل اور جل چڑھا کر گوگل آدک
سگندھ سے آپ کے نام پر آگ میں دُھوپ دیتا ہے آپ اُس کو اپنا بھگت جان کر سنساری مہا جال سے نکال کے
بھوساگر پار اُتار دیتے ہیں سو راجا بل نے سب مال اور بدن اپنا آپ کو ارپن کر دیا پھر اُس کو چھٹی کیوں نہیں دیتے
جب پرہلاد بھگت اور بندھیا ولی رانی اور برہما جی نے اس طرح باون جی سے بنے کیا تب بیکنٹھ ناتھ بولے کہ
ہم نے اپنی کرپا اور دیا سے راجا بل کی پرچھا لے کر اُس کا اہنکار توڑ دیا اور تم لوگ یہ بات یقین کر کے جانو کہ
جس کسی پر میری کرپا ہوتی ہے اُس سے اتنی چیزیں چھین لیتا ہوں ایک ذات کا غرور دوسرے دھن کا غرور
تیسرے بدیا کا غرور چوتھے اس بات کا غرور کہ تمام عمر میں جو کچھ اُس نے دان آدک اچھا کرم کیا ہے اُس کو ہر وقت
یاد رکھ کر اپنے برابر کسی دوسرے کو نہ سمجھ کر لوگوں کے سامنے کہتا ہے کہ یہ اچھا کام میں نے کیا تھا سُنو راجا بل کا راج
اور دھن سدا بنا نہ رہتا اور جب اُس کا مہا پرلے تک بنا رہے گا اور اس کے پیچھے جو آٹھواں منونتر آویگا اُس میں
ہم اندر لوک کا راج راجا بل کو دیں گے اور ہمارے بھگت کسی بات کا اہنکار نہیں رکھتے یہ کہہ کر باون بھگوان نے
اپنا چرن راجا بل کے سر پر رکھ کر کہا کہ اب تیسری پگ پرتھوی میری پوری ہوئی تب راجا بل نے ہاتھ جوڑ کر
بنے کیا کہ اے مہا پربھو آپ کا نام بھگت بتسل ہے اس لیے آپ نے مجھ کو اپنا داس سمجھ کر میری پرتگیا پوری
کی یہ بات سُن کر باون بھگوان بہت خوش ہو کر بولے کہ اے راجا تو اُداس مت ہو میں نے سُتل لوک کا راج

جو پاتال میں ہے تجھ کو دیا اُسی جگہ تو اپنے پروار سمیت جاکر آنند سے رہا کر اور میں بھی باون روپ سے ہمیشہ تیرے دروازے پر رہ کر رچھا کروں گا اور آج سے تیری بُدھ دیتوں کی ایسی نہ ہوگی۔

تیئیسواں ادھیائے

جانا راجا بل کا سُتل لوک میں

شکدیو جی بولے کہ اے راجا پریکھت یہ بات باون جی کی سُنتے ہی راجا بل بندھن سے چھوٹ کر بہت خوش ہوا اور باون بھگوان سے ہاتھ جوڑ کر بولا کہ اے مہاراج آپ جو کچھ حکم دیویں میں اُسی میں خوش ہوں اور جن چرنوں کا درشن شری مہادیو جی اور شری برہما جی آدک دیوتا اور رکھیشوروں کو دھیان میں بھی نہیں ملتا وہ چرن آپ نے میرے سر پر رکھا میں اُسے ڈنڈوت کرتا ہوں اور میں اپنے برابر اندر اور کُبیر اور برُن آدک کسی دیوتا کا بھاگ نہیں سمجھتا یہ بات باون بھگوان سے کہہ کر راجا بل نے پرہلاد بھگت کو پرنام کیا تب پرہلاد بھگت نے آنکھوں میں آنسو بھر کر راجا بل اپنے پوتے کو گلے سے لگا لیا اور اُس کے گیان کی بڑائی کی اور ہاتھ جوڑ کر باون بھگوان سے کہا کہ اے بیکنٹھ ناتھ راجا بل کا بڑا بھاگ ہے کیونکہ جیسے آپ راجا بل پر دیال ہوئے ویسی کرپا برہما جی اور مہادیو جی پر بھی نہیں کی کس واسطے کہ اُن سے کبھی کوئی چیز نہیں مانگی اور آپ کے چرن کمل کو جس کا دھیان برہما جی وغیرہ دیوتا اور بڑے بڑے رکھیشور آٹھوں پہر ہردے میں رکھتے ہیں راجا بل نے اپنے ہاتھ سے دُھو کر چرنامرت لیا نہیں تو ہم دیتوں کا جو مانس کھانے والے اور مدرا پینے والے ادھرمی ہیں ایسا بھاگ کہاں اُدے ہو سکتا ہے اس سے میں نے جانا کہ آپ نیچ ذات کا بچار نہ کر کے کیول اپنے بھگتوں کی کامنا پوری کرتے ہیں اور جس طرح کلپ برچھ سب کو اچھا پورک پھل دیتا ہے اُسی طرح آپ نے ترلوکی ناتھ ہو کر ادِت اپنے بھگت کی چاہنا سے بھیکھ مانگنا قبول کیا دوسرا کون ایسا دینِدیال ہوگا یہ استُت سُن کر باون بھگوان بولے کہ اے پرہلاد جی ہم نے سُتل لوک کا راج راجا بل کو دیا سو تم بھی وہاں جا کر اُس کے پاس رہو اور ہم بھی راجا بل کے دروازے پر گدا لیے آٹھوں پہر بنے رہیں گے ہمارا مُکھارہ بند دیکھنے اور تمھارے ست سنگ سے اُس کو کچھ نہیں معلوم ہوگا کہ اتنے دن کہاں بیت گئے اب تک تم ہمارا درشن دھیان میں پایا کرتے تھے آج سے ہماری تمھاری بھینٹ سامنے ہوا کرے گی جب یہ بات سُن کر راجا بل اور پرہلاد بھگت باون بھگوان کو ڈنڈوت کر کے اپنے پروار سمیت سُتل لوک میں چلے گئے تب شکر جی نے آکر باون بھگوان کو ڈنڈوت کر کے بنے کیا کہ اے پربھو مجھ کو براہمن اور پنڈت ہونے پر بھی سنساری مایا بیاپنے سے کیسی کبُدھ آئی کہ میں نے راجا بل کو پرتھوی دان دینے سے منع کیا لیکن نصیب اُس کا ایسا زبردست تھا کہ اُس نے میرا کہنا نہ مان کر اپنی بات سے نہیں پھرا اب تو آپ میرا اپرادھ چھما کر کے مجھ کو آگیا دیجئے تو میں بھی سُتل لوک میں راجا بل کے پاس رہوں اور ایسا بردان دیجئے کہ جس میں مجھ کو پھر ایسی کبُدھ نہ آوے یہ سُن کر باون بھگوان بولے کہ بہت اچھا تم بھی

سُتل لوک میں جا کر راجا بَل کے پاس رہو لیکن پھر کبھی اُس کو ایسی بُری صلاح مت دینا اور اپنے چیلے کی سوئیں جگیہ پوری کرا دو تب شکر جی بولے کہ اے جوت سروپ جہاں آپ کا نام لینے سے جگیہ پوری ہوتی ہے وہاں جب آپ کا چرن آیا تب اُس کے پورے ہونے میں کیا سندیہہ ہے لیکن آپ کی آگیا سے جگیہ میں پورن آہُت ڈالے دیتا ہوں جب شکر جی پورن آہُت دے کر آپ بھی سُتل لوک چلے گئے تب برھما جی وغیرہ دیوتا باون بھگوان کا نام اُپیندر رکھ کر اور اُن کو بمان پر بٹھا کر سُرگ لوک کو چلے گئے جب باون جی نے وہاں پہونچ کر اندر پُری کا راج دیوتوں کو دیا تب دیوتا لوگ باون بھگوان اور ادت کا جس گاتے ہوئے آنند سے اپنے اپنے لوک کو چلے گئے اور اندر اپنا راج پا کر اندرانی کے ساتھ بھوگ اور بلاس کرنے لگے اور باون بھگوان بیکنٹھ کو پدھارے اتنی کتھا سُنا کر شکدیو جی بولے کہ اے راجا تم نے ہم سے باون اوتار کی کتھا پوچھی تھی سو ہم نے کہی جو کوئی اپنے سچّے من سے اس کتھا کو کہے گا یا سُنے گا اُس کو مُکت پدوی ملے گی -

چوبیسواں[۲۴] ادھیاے

کتھا متس اوتار کی

راجا پریچھت اتنی کتھا سُن کر بولے کہ اے شکدیو جی میرا من نارائن جی کے اوتاروں کی کتھا سُننے سے نہیں بھرا اس لیے اب میں متس اوتار کی کتھا سُنا چاہتا ہوں کہ اتنے بڑے پرمیشور نے چھوٹا اوتار مچھلی کا کیوں لیا شکدیو جی بولے کہ اے راجا آدپُرش بھگوان جنم اور مرن سے علیحدہ ہو کر فقط اس واسطے اوتار لیتے ہیں کہ جس میں ہر بھکت لوگ اُن اوتاروں کی لیلا کہہ اور سُن کر بھوساگر پار اُتر جاویں اور جب گئو اور براہمن اور دیوتا اور پرتھوی اور دھرم اور ہر بھکتوں پر دُکھ پڑتے ہیں تب وہ چھوٹے اور بڑے جیو کا بچار نہ کر کے اوتار لیتے ہیں اور کتھا متس اوتار کی اس طرح پر ہے کہ ایک مرتبہ جگت پرلے ہونے پر شری برھما جی رات کو سُو رہے تھے جب اُن کو دن میں جمہائی آئی تب ہیگریو हयग्रीव دَیت وُسی سمے آ کر بید اُن کے منھ سے نکال کر پاتال میں لے گیا تب برھما جی نے جاگ کر نارائن جی سے بنتی کیا کہ اے مہاراج ہیگریو دَیت بید کو چُرا لے گیا اور بغیر بید کے دنیا کا کام نہیں ہو سکتا اور وہ دَیت بہت بلوان ہے اس سے ہم اور دیوتا لوگ اُس کو جیت نہیں سکیں گے آپ بید لانے کے واسطے کوئی تدبیر کیجیے اور راجا ستیہ برت شرادھ دیو کے بیٹے نے راج گدّی چھوڑ کر دس ہزار برس تپ کر کے مہا پرلے دیکھنے کی اِچھا کی تھی تب نارائن جی نے برھما جی کے بنتی کرنے سے لانا بید کا اور اِچھا پوری کرنا راجا ستیہ برت اپنے بھکت کی ضرور جان کر متس اوتار لیا تھا ایک دن راجا ستیہ برت کیرت مالا कीर्तिमाला نام ندی میں نہانے گیا جب نہا کر راجا نے ترپن کرنے کے واسطے پانی دونوں ہاتھ میں اُٹھایا تب اس کو ایک مچھلی بہت چھوٹی انجلی میں دکھلائی دے کر بولی کہ اے راجا میں بہت دُکھی اور لاچار ہو کر تیرے شرن میں آئی ہوں جو تو مجھ کو پھر پانی میں ڈال دے گا تو مجھے بڑی بڑی مچھلیاں

کھا جاویں گی اس لیے میں تجھ سے یہ چاہتی ہوں کہ تو مجھ کو پھر ندی میں نہ ڈال کر مجھ کو اور جگہ رکھ کر پال راجا یہ بات
سُن کر آشچرج مان کر من میں کہنے لگا کہ دیکھو یہ مچھلی آدمی کی طرح بولتی ہے اس لیے ضرور اس کی رچھا کرنی چاہیے
ایسا بچار کر راجا نے اس مچھلی کو کمنڈل میں رکھ کر کہا کہ تو دھیرج رکھ میں تجھ کو پالوں گا جب راجا ست برت اُس
مچھلی کو اپنے مکان پر لے آیا تب وہ مچھلی ایک ساعت میں بڑھ کر کمنڈل میں پھنس گئی تب اُس نے راجا سے کہا
کہ مجھ کو کمنڈل میں دُکھ معلوم ہوتا ہے کہیں چوڑی جگہ میں رکھ جب راجا نے کمنڈل توڑ کر مچھلی کو گھڑے میں رکھا اور
ایک پہر کے بعد بھوجن کر کے پھر جا کر دیکھا تو مچھلی وہاں بھی بڑھ کر پھنسی ہوئی بولی کہ اے راجا میرا بدن اس گھڑے میں
نہیں سماتا جب راجا نے اس کو ایک بڑے مٹکے میں رکھا وہاں پر وہ مچھلی اور بھی زیادہ بڑھی تب ایک گڈھا کھدوا کر
اور پانی سے بھروا کر اس کو اس میں رکھ دیا گڈھا بھی مچھلی کے بدن بڑھنے سے بھر گیا تب راجا نے اُس کو تالاب میں
رکھا تھوڑی دیر میں وہ مچھلی ایسی بڑھی کہ تالاب میں بھی اُس کا بدن نہ سمایا تب راجا نے تالاب کو ندی تک کھدوا کر
اس مچھلی کو وہاں تک پہونچا دیا جب دوسرے دن پھر راجا نہانے کے واسطے گیا تو دیکھا کہ اُس مچھلی سے سب ندی
بھری ہے تب راجا نے اُس مچھلی کو بڑی محنت سے سمدر میں لے جا کر کہا کہ اے مچھلی سمدر سے بڑا کوئی استھان
تیرے رہنے کے واسطے نہیں ہے اب تو یہاں رہو اور مجھ کو بدا کر جب اُس کا بدن سُمدر سے بھی بڑھ کر دس ہزار جوجن لمبا
اور چوڑا ہو گیا تب اُس مچھلی نے راجا ست برت سے کہا کہ اے راجا تو اپنے کو گیانی اور بڑا دھرماتما سمجھ کر مجھے
سُمدر میں چھوڑ کر اپنے گھر چلا جاتا ہے مجھ سے بھی بڑی بڑی مچھلیاں ہیں وہ مجھ کو کھا جاویں گی یہ سنتے ہی راجا نے
گیان کی راہ سے جانا کہ متس پرمیشور کا اوتار معلوم ہوتا ہے کس واسطے کہ مچھلی اتنا جلد نہیں بڑھ سکتی اس سے اسکی
پوجا کرنا چاہیے ایسا بچارتے ہی راجا نے بہت استُت کر کے اُس متس سے ہاتھ جوڑ کر بنے کیا کہ اے متس روپ
بھگوان میں نے آپ کو نہیں پہچانا کہ آپ نارائن کا اوتار ہیں میرا بڑا بھاگ تھا جو آپ کا درشن پایا یہ بات گیان کی
بھری ہوئی سُن کر متس روپ بھگوان بولے کہ اے راجا تو نے کیا سمجھ کر کہا تھا کہ ہم تیرا پالن اور رچھا کریں گے اسی واسطے
ہم نے اپنا بدن بڑھا کر تھوڑی سی مہما اپنی تجھ کو دکھلائی جس میں تو میرا پالن اور رچھا کرنے سے ہار مان لے اور
اہنکار تیرا ٹوٹ جائے آدمی کو ایسا اُچت ہے کہ کسی کام کو ایسا نہ کہے کہ میں کروں گا سب بات میں ایسا کہنا چاہیے
کہ پرمیشور چاہیں گے تو یہ کام ہو جاوے گا میرے بھگت اہنکار کا بچن نہیں بولتے اور اے راجا تو یقین کر کے
جان کہ جس بات کو پرمیشور چاہتے ہیں وہی بات ہوتی ہے بغیر اچھا پرمیشور کے آدمی کا کیا کچھ نہیں ہو سکتا یہ سُنکر
راجا نے کہا کہ اے بیکنٹھ ناتھ آپ نے مچھلی کا بدن جو چھوٹی جون ہے کس واسطے دھارن کیا متس بھگوان بولے
کہ اے راجا میں تن دھرنے اور مرنے دونوں سے الگ رہ کر اپنے بھگت اور سیوکوں کی اچھا پوری کرنیکے واسطے
کبھی کبھی سگن اوتار لیکر اپنا نام پرکٹ کرتا ہوں ان دنوں برہما کے نیے کرنے سے بید لانے اور تیری اچھا پوری
کرنے کو جو تو مہاپرلے کا تماشہ دیکھنا چاہتا تھا ہم نے متس اوتار لیا ہے اور ہم نے باراہ اور کچھپ اور نرسنگھ اوتار
جو لیا تھا اُس سے کچھ چھوٹے نہیں ہو گئے اور شری رامچندر جی اور شری کرشن جی کا اوتار لینے میں کچھ ہماری بڑائی

نہیں بڑھ گئی ہم ہمیشہ برابر رہ کر گھٹنے اور بڑھنے سے الگ ہیں جو تجھ کو مہا پرلے دیکھنے کی اچھا ہے تو آج کے ساتویں دن دنیا میں چاروں طرف پانی تجھ کو دکھلائی دے گا اور اُس پانی میں ایک ناؤ کے اوپر سپت رکھ بیٹھے ہوئے ظاہر ہو کر تیرا ہاتھ پکڑ کر اُس ناؤ میں بٹھال لیویں گے اور اُس ناؤ کے پاس پانی پر ایک سانپ دکھلائی دے گا تب تم لوگ ایک سرا ناؤ کی رسّی کا میرے سونے کے سینگ میں جو دس ہزار جوجن کا لمبا نکلے گا اور دوسرا سرا رسّی کا اُس سانپ کی پونچھ سے باندھو گے جب وہ ناؤ پانی پر گھومے گی تب تو مہا پرلے کا چرتر دیکھ سپت رکھیوں سمیت ہم سے گیان پوچھے گا اور جو گیان ہم تم لوگوں سے کہیں گے اُس گیان کے سننے کے پرتاپ سے تیری مکت ہو گی اِس سات دن میں تو سب اوکھدھیوں کا بیج اکٹھا کر کے اُس سمے اپنے پاس رکھنا متس روپ بھگوان یہ کہہ کر وہاں سے انتردھیان ہو گئے اور راجا سب اوکھدھیوں کا بیج اپنے پاس رکھ کر ہر روز کیرت مالا ندی کے کنارے پر مہا پرلے دیکھنے کے واسطے آ بیٹھتا تھا جب ساتویں دن راجا نیم کر کے وہاں بیٹھا تب اُس نے کیا دیکھا کہ چاروں طرف ندی کا پانی اُمڈ آیا ہے اور آکاش سے بھی اتنا پانی برسا کہ سب پرتھوی اُس پانی میں ڈوب گئی اور راجا بھی اُس پانی میں غوطے کھانے لگا تب اُس نے گھبرا کر من میں کہا کہ متس بھگوان نے ایک ناؤ پرکٹ ہونے کے واسطے کہا تھا سو وہ ابھی تک دکھلائی نہیں دیتی جبکہ میں ڈوب کر مر جاؤں گا تب وہ ناؤ پرکٹ ہو کر کیا کرے گی اِسی چنتا میں تھا کہ دُور سے ایک ناؤ پر سپت رکھ کو بیٹھے ہوئے دیکھ کر راجا بہت خوش ہوا جب وہ ناؤ پاس پہونچی تب سب رکھیشوروں نے راجا کو پکڑ کر اُس ناؤ پر بٹھالیا اور دھیرج دے کر بولے کہ اے راجا تو نہیں ڈوبے گا راجا نے ڈنڈوت کر کے اُن سے پوچھا کہ متس روپ بھگوان کیوں نہیں آئے سپت رکھ بولے کہ تم پرمیشور کا اسمرن کرو متس روپ بھگوان بھی تُرنت آتے ہیں جیسے راجا نے پریم کے ساتھ ناراین جی کا دھیان کیا ویسے ہی متس روپ بھگوان نے آ کر راجا کو درشن دیا جب باسک نام کا سانپ وہاں پانی میں پرگٹ ہوا اور سپت رکھیشور اور راجا نے ناؤ کی ایک رسّی کا سرا کہ وہ رسّی بھی سانپ کی تھی اُس مچھلی کے سینگ میں اور دوسرا باسک ناگ کی پونچھ سے باندھا تب وہ مچھلی اُس ناؤ کو پانی میں پھرانے لگی اور راجا نے اچھا پوربک مہا پرلے کا تماشا دیکھ کر متس روپ بھگوان سے بنے کیا کہ اے مہاراج آپ نے دیال ہو کر مہا پرلے کا تماشہ مجھ کو اچھی طرح دکھلایا اب میں یہ چاہتا ہوں کہ آپ مجھ کو گیان سکھلا کر بھو ساگر پار اُتار دیجئے کہ جس میں جنم اور مرن سے چھوٹ جاؤں کیونکہ واسطے کہ سنساری آدمی وہ کرم کرتا ہے جن سے ہمیشہ مہا جال میں پھنسا رہتا ہے اور جو کوئی آدمی کا تن پا کر اپنا پرلوک نہیں بناتا وہ کُتّا اور سُوَر وغیرہ چوراسی لاکھ جُون میں جنم لیکر دُکھ پاتا ہے اور سنساری آدمی دن رات استری اور پتر اور دھن کے موہ میں پھنسا رہتا ہے اور کسی سمے نارائن جی کو جو اُس کا بیڑا پار لگاویں گے اسمرن نہیں کرتا اور پرمیشور اپنی دیا اور کرپا سے جس کا کام پورا کرتے ہیں وہ اپنے اگیان سے اُس کام کو کہتا ہے کہ میں نے اپنی محنت سے کیا اور گھر اور دولت اور استری اور لڑکوں کو اپنا جان کر اُن کی محبت میں اپنا جنم اکارتھ کھو دیتا ہے اور یہ نہیں سمجھتا کہ پورب جنم کے سنسکار سے سب جیو اپنا بدلا لینے کے واسطے دُنیا میں آ کر اکٹھا ہوتے ہیں اے دینا ناتھ اس کے دُکھ کا

چھوٹنا اور گیان کا پراپت ہونا سوائے آپ کی کرپا اور دیا کے اور طرح نہیں ہو سکتا جب تک آدمی سنساری مایا سے الگ نہیں ہوتا تب تک آواگون سے نہیں چھوٹتا اور جس پر آپ دیال ہوکر گیان دیتے ہیں وہ بھوساگر پار اُتر جاتا ہے نہیں تو بار بار جنم لے کر دُکھ پاتا ہے سو آپ مجھ کو اپنا داس جان کر ایسا گیان دیجیے کہ جس سے میں بھوساگر پار اُتر جاؤں یہ سُن کر متس روپ بھگوان نے جو گیان راجا کو اُپدیش کیا وہ سب گیان اور جوگ سادھنے اور پیدا ہونے دیت اور سوال جواب رکھیشوروں کا بستار پوربک متس پُران میں لکھا ہے وہی گیان سننے سے راجا ستت برت پرم گیانی ہو گیا پھر متس روپ بھگوان بولے کہ اے راجا تو آنکھ اپنی بند کر لے جیسے راجا نے آنکھ اپنی بند کر کے پھر کھولی تو اپنے کو اسی ندی کے کنارے آسن پر بیٹھا پایا اور پانی وغیرہ مہاپرلے کا تماشہ پھر نہ دکھلائی دیا اور یہ چرتر اور نارائن جی کی مہما دیکھ کر آشچرج مانا اور من میں سمجھا کہ متس روپ بھگوان نے اپنی مایا سے میری اِچھا کے موافق یہ تماشا دکھلایا پھر راجا ستت برت گیان پراپت ہونے سے ہر چرنوں میں دھیان لگا کر مُکت ہوا اور متس بھگوان پاتال میں جا کر رہے اور اپنی گدا سے ہیگریو دیت کو مار کر چاروں بید لے آئے اور برھما جی کو دے کر بیکنٹھ کو پدھارے اتنی کتھا سُنا کر شکدیوجی بولے کہ اے راجا چودھوں منونتر میں جو جو اوتار پرمیشور لیتے ہیں اُن کی کتھا لم سے برتن کی اور چودھوں منونتر برھما جی کے ایک دن میں بیت جاتے ہیں اور اتنی ہی بڑی ان کی رات بھی ہوتی ہے اسی دن اور رات کے حساب سے سو برس تک برھما جی جیتے ہیں اور چھ مہینے سورج اُترائن رہتے ہیں تب تک دیوتوں کا ایک دن ہوتا ہے اور چھ مہینے سورج دچھنائن رہتے ہیں تب تک دیوتوں کی ایک رات ہوتی ہے اور شکل پچھ کے پندرہ دن تک پتروں کا ایک دن ہوتا ہے اور کرشن پچھ کے پندرہ دن تک پتروں کی ایک رات ہوتی ہے اور شکل پچھ کو شبھ اور کرشن پچھ کو اشبھ کہتے ہیں اسی دن اور رات کے حساب سے دیوتا اور پتروں کی عمر سو برس کی ہوتی ہے اتنی کتھا سُن کر راجا پریچھت نے بنے کیا کہ اے مہاراج چودھوں منونتر اور پرمیشور کے اوتاروں کی کتھا جس کے سُننے سے سنساری جیو بھوساگر پار اُتر جاتے ہیں آپ کے منہ سے میں نے سُنی اور آپ بھوت اور بھوشیہ اور برتمان (یعنے ماضی و مستقبل و حال) تینوں کال کے جاننے والے ہیں اس لیے میں چاہتا ہوں کہ آپ کے منہ سے سورج بنشی اور چندر بنشی راجوں کی کتھا جو پہلے ہو گئے ہیں سُنوں شکدیوجی یہ بات سُن کر بولے کہ اے راجا تم نے بہت اچھی بات پوچھی ہم کہتے ہیں سُنو ۔ جو کوئی ایسا کہے کہ شکدیوجی نے بیشنو ہو کر سنساری راجوں کا حال کس واسطے کہا سو انھوں نے دوگن سمجھ کر یہ کتھا کہی تھی ایک یہ کہ جو پہلے راجا دھرماتما اور گیانی سنساری مایا سے برکت ہو کر مُکت ہوئے ہیں ان کی کتھا سُننے سے راجا پریچھت کو راج اور بدن چھوڑ دینے کا سوچ نہ ہوگا دوسرے یہ کہ پربرھم پرمیشور نے شری رامچندر اوتار سورج بنش میں اور شری کرشن چندر اوتار چندر بنش میں ہر بھگتوں کے سُکھ دینے کے واسطے دھارن کر کے بہت لیلا کی ہیں وہ لیلا اور کتھا سُن کر سنساری لوگ سب پاپوں سے چھوٹ کر مُکت پاویں ۔

اسکندھ نواں

کتھا سورج بنشی اور چندر بنشی راجوں کی

پہلا ادھیاے

کتھا شرادھ دیومن کی

راجا پریچھت اتنی کتھا سُن کر بولے کہ اے شکدیو سوامی میں نے سب منونتروں کی کتھا آپ کے منھ سے سُنی اور راجا ستیہ برت کا حال جس کو متس روپ بھگوان نے گیان بتلایا تھا سُن کر بہت خوش ہوا اب میں یہ سُنا چاہتا ہوں کہ کس کس راجا نے کون کون منونتر میں راج کیا اب شرادھ دیومن سورج کے بیٹے جو راج پر ہیں اُن کے سنتان کی کتھا بستار سے کہیے یہ بات سُن کر شکدیوجی بولے کہ اے راجا بستار کے ساتھ اس کا حال کوئی سیکڑوں برس میں بھی نہیں کہہ سکتا اس لیے سنچھیپ سے میں اُن کی کتھا کہتا ہوں سُنو کہ جب مہاپرلے ہو کر دنیا کے چاروں طرف پانی بھر گیا اور کیول نارائن جی استت رہ گئے یہ اِچھا اُن کو ہوئی کہ جگت پیدا کر کے اپنا روپ آپ دیکھیں تب ایک پھول کمل کا نارائن جی کی نابھ سے پرگٹ ہوا اور اُس پھول سے شری برہما جی پیدا ہوئے نارائن جی کی اگیا سے انھوں نے مَنُ نام بیٹا پیدا کیا اور مَنُ کے ہردے میں مریچ نام پُتر پیدا ہوا اور اُس سے کشپ نام لڑکا پیدا ہوا اور کشپ سے سُورج نے جنم پا کر شرادھ دیومَن نام بیٹا پیدا کیا شرادھ دیو کے کوئی سنتان پیدا نہ ہوئی تب اُس نے بششٹھ رکھیشور سے بنے کیا کہ آپ کوئی ایسی تدبیر کریں کہ جس میں میرے لڑکا پیدا ہو بششٹھ جی نے کہا جگیہ کرنے سے تیرے لڑکا پیدا ہو گا جب اُس نے بششٹھ جی کی اگیا کے موافق جگیہ کرنا شروع کی تب مَن کی استری نے بششٹھ جی کے ساتھی براہمن سے جو اگن کنڈ میں گھی کی آہُت ڈالتا تھا کہا کہ میں چاہتی ہوں کہ میرے لڑکی بہت سُندر پیدا ہو تب اُس براہمن نے لڑکی پیدا ہونے کے واسطے منتر پڑھ کر آہُت اگن میں ڈالی اس لیے لڑکی پیدا ہوئی جب رکھیشور نے اُس کا نام اِلا इला رکھا تب شرادھ دیو بولا کہ اے مہاراج میں نے لڑکا ہونے کے واسطے جگیہ کیا تھا سو بڑا تعجب ہے کہ منتر کا پھل اُلٹا ہو کر لڑکی پیدا ہوئی بششٹھ جی بولے کہ اے راجا تیری استری نے لڑکی پیدا ہونے کے واسطے اِچھا رکھ کر آہُت دینے والے براہمن سے کہہ دیا تھا کہ میرے لڑکی پیدا ہو اس سے لڑکی پیدا ہوئی جب راجا یہ بات سُن کر مَن میں چنتا کرنے لگا تب بششٹھ جی بولے کہ اے راجا تو اُداس مت ہو میں پرمیشور سے بنتی کر کے اس لڑکی کو لڑکا کرا دوں گا یہ بات سنتے ہی راجا خوش ہو گیا اور بششٹھ جی نے پرمیشور کا دھیان کر کے جب اپنے برہم تیج سے اُن کی استُت کی تب بیکنٹھ ناتھ درشن دے کر بولے کہ تم کیا چاہتے ہو بششٹھ جی نے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ اے مہاراج میں چاہتا ہوں کہ یہ لڑکی لڑکا ہو جائے پرمیشور بولے کہ

بہت اچھا ایسا ہی ہوگا یہ بات نارائن جی کے منہ سے نکلتے ہی جب وہ لڑکی بہت سندر روپ لڑکا ہوکر کھیلنے لگی تب
راجا نے اُس کا نام سُدیمن सुद्युम्न رکھ کر بڑی خوشی منائی اور براہمنوں اور منگتوں کو منہ مانگا دان اور دچھنا دے کر
اُس کو راج گدی پر بیٹھا دیا جب وہ دھرم اور پرجا پالن کے ساتھ راج کرنے لگا تب ایک دن پرمیشور کی اچھا کے
موافق اتردشا इलावृत الاورت کھنڈ میں شکار کھیلنے گیا تو ایک ہرن کے پیچھے گھوڑا دوڑاتا ہوا ایکا بن میں جا پہونچا وہاں پہونچتے
ہی راجا استری ہوگیا اور اُس کی سواری کا گھوڑا بھی گھوڑی ہوگیا اور جتنے سیوک لوگ اُس راجا کے ساتھ اُس جنگل میں
پہونچے تھے سب استری ہوگئے یہ حال اپنا دیکھتے ہی وہ لوگ شرمندہ ہوکر ایک دوسرے سے اپنا حال نہیں کہہ سکتے
تھے جب کسی کا کچھ بس نہیں چلا تب اِچھا پرمیشور کی اسی طرح جان کر سبھوں نے دھیرج رکھا اتنی کتھا سُن کر راجا پریچھت
نے پوچھا کہ اے مُن ناتھ وہ لوگ اُس جنگل میں جا کر کس سبب سے استری ہوگئے تھے اِس کا حال کہیے شکدیو جی نے
کہا کہ اے راجا اُس جنگل میں شری مہادیو جی اور شری پاربتی جی ننگے ہوکر آپس میں بہار اور کھیل کر رہے تھے اُسی سمے
سنکادک چاروں بھائی اُن کا درشن کرنے اور کتھا سُننے کے واسطے وہاں گئے جیسے دونوں کو ڈنڈوت کی ویسے ہی
پاربتی جی نے اُن لوگوں کو دیکھتے ہی بہت لجت ہوکر آنکھیں اپنی نیچی کرلیں تب رکھیشور لوگ اُداس ہوکر وہاں سے
نرنارائن کا درشن کرنے کے واسطے بدری کیدار کو چلے گئے تب پاربتی جی نے مہادیو جی سے کہا کہ آپ کوئی جگہ بہار
کرنے کے واسطے نہ بنوا کر مجھے جنگل میں لاکر شرمندہ کرتے ہیں آج مارے شرم کے مجھ سے کسی کو اپنا منہ دکھلایا نہیں
جاتا یہ سُن کر شری مہادیو جی بولے اے پران پیاری تم اُداس مت ہو ہم اس جنگل کو ایسا شاپ دیتے ہیں کہ آج سے
جو کوئی دیوتا اور دیت یا آدمی یا جانور وغیرہ مرد اس جنگل میں آوے گا وہ عورت ہوجائے گا اسی سبب سے راجا سُدیمن
استری ہوگیا شیو بھولا ناتھ ہمیشہ شری پاربتی جی کے ساتھ وہاں بہار کرتے ہیں اور سولہ ہزار سہیلیاں گرجا دیبی کی سیوا میں
آٹھوں پہر بنی رہتی ہیں وہاں سوائے مہادیو جی کے دوسرا پُرش نہیں جاسکتا جبکہ راجا سُدیمن استری ہوجانے سے
مارے شرم کے اپنے گھر نہ جاسکا تب اپنے ساتھیوں سمیت بیاکل ہوکر اُسی جنگل میں چاروں طرف پھرنے لگا اُس
جنگل کے دکھن طرف کی حد پر چندرما کا بیٹا بُدھ بیٹھا ہوا تپ کرتا تھا ایکا راجا سُدیمن استری روپ پھرتا ہوا
اُسی جگہ جا نکلا اور بُدھ تپسی ہونے پر بھی اُس کے روپ پر موہت ہوگیا اور سُدیمن استری روپ کا بھی مُن اس پر
چلایمان ہوا تب دونوں نے آپس میں گندھرب بیاہ کرلیا اور وہاں رہ کر بھوگ اور بلاس کرنے لگے جب بُدھ کی
اگیا کے موافق سُدیمن کے ساتھ والے جو وہ بھی استری ہوگئے تھے پہاڑ پر چلے گئے تب اُن کو گندھرب لوگ
استری سمجھ کر اپنے لوک کو لوالے گئے جب سُدیمن استری روپ کے پُرورا نام بیٹا بُدھ سے پیدا ہوا تب ایک دن
سُدیمن نے بششٹھ گرو کا دھیان کرکے اُن کو یاد کیا جب بششٹھ رکھیشور انترجامی اُس کے پاس آکر پرگٹ ہوئے
تب سُدیمن اپنا حال اُن سے کہہ کر ہاتھ جوڑ کر بولا کہ اے مُن ناتھ ایسی کرپا کیجیے کہ جس میں مجھ کو پھر پرش کا تن ملے
یہ بات سُن کر بششٹھ جی بولے کہ تو دھیرج دھر میں تیرے واسطے تدبیر کرتا ہوں جب بششٹھ رکھیشور نے سُدیمن پر
دیال ہوکر شری گوری شنکر کا دھیان کرکے اُن کی استُت کی تب شری شیو شنکر اور گرجا دیبی درشن دے کر بڑی خوشی سے

بولے کہ تم کیا چاہتے ہو تب بششٹھ جی نے ڈنڈوت کرکے بنتی کیا کہ اے مہاپربھو آپ کرپا کرکے سُدیمن کو پھر پُرش
بنا دیجیے یہ سُن کر شری پاربتی جی بولیں کہ سُدیمن امبکا بن میں جانے سے استری ہو گیا ہے اور امبکا بن کو مہادیو
سوامی نے شاپ دیا ہے وہ مِٹ نہیں سکتا پاربتی جی کے یہ کہنے پر بھی شری مہادیو جی دیال ہو کر بولے کہ اے بششٹھ
سُدیمن ایک مہینہ پُرش اور ایک مہینہ استری رہے گا یہ کہہ کر شری مہادیو جی شری پاربتی سمیت وہاں سے انتردھیان
ہو گئے اور راجا سُدیمن اُسی سمے پُرش ہو کر پُرروا اپنے بیٹے کو ساتھ لیے ہوئے اپنی راج گدّی پر چلا آیا سو وہ
ایک مہینہ پُرش ہو کر راج کاج کرتا تھا اور دوسرے مہینے استری رہنے سے روگ کے بہانے سے راج مندر میں رہتا
تھا جب پُرش ہونے پر سُدیمن کو اپنی استری سے تین بیٹے اور پیدا ہوئے تب اُس نے کچھ دن راج گدّی کا سُکھ
بھوگ کر من اپنا سنساری مایا سے الگ کر لیا اور دکھن دیش کا راج اپنے تینوں بیٹوں کو جو استری سے پیدا ہوئے
تھے دے دیا اور اپنی نج راج گدّی پُرروا بیٹے کو جو بُدھ سے پیدا ہوا تھا بٹھا کر آپ بن کو چلا گیا اور کچھ دن ہر بھجن
کر کے مُکت ہوا راجا پُرروا سے چندر بنشی اور سُدیمن کے دوسرے بیٹوں سے سورج بنشی کُل دنیا میں پرگٹ ہوا ہے۔

دوسرا ادھیائے

کتھا شرادّھ دیو کے اور سنتانوں کی

شکدیو جی بولے کہ اے راجا پریچھت جب راجا سُدیمن بن میں اپنا تن تیاگ کر مُکت ہوا تب شرادھ دیو
اُس کے باپ نے اور سنتان پیدا ہونے کے لیے پرمیشور کا تپ کیا جب پرمیشور کی کرپا سے اُس کی شردھا نام
استری سے دس بیٹے اور پیدا ہوئے تب اُس نے بڑے بیٹے کا نام اِچھواکُ इक्ष्वाकु رکھا اور دوسرا بیٹا پرکہدھر
نام ہوا یہ بششٹھ گرو کی گئوویں دن کو چرا کر رات کو اُن کی رکھواری کرتا تھا ایک دن برسات میں رات کو شیر نے
ایک گائے کو پکڑا گائے کا چلانا سُن کر پرکہدھر اُٹھا اور اُس نے بجلی کی چمک میں شیر کو دیکھ کر تلوار اُس پر
چلائی سو وہ تلوار ایک کان کاٹ کر گائے کے لگی اُس سے وہ گائے مر گئی پرات سمے بششٹھ جی نے اُس گائے کو
دیکھ کر پرکہدھر سے کہا کہ تو نے گائے تلوار سے مار ڈالی ہے اس لیے تو شودر گوال ہو جا۔ گرو کے شاپ سے پرکہدھر
نے وہ تن اپنا چھوڑ کر اہیر کے گھر جنم پایا سو وہ اُس تن میں برہم چرج رہ کر ہر بھجن کرنے لگا اور جنگل میں آگ لگنے سے
اپنی اچھا کے موافق جل کر مُکت ہو گیا اور کب نام تیسرا بیٹا راجا کا پرم ہنس ہو گیا اور کرُش نام چوتھے بیٹے سے
کارُش ذات چھتریوں کی پیدا ہو کر اُتر دشا کا راج کیا اور درشٹ دھرک نام پانچویں بیٹے کے بنش میں دھارشٹ ذات
چھتری پیدا ہوئے یہ لوگ اپنی کریا اور کرم سے براہمن ہو گئے اور نرگ نام چھٹویں بیٹے کے بنش میں سمنت آدک
سے اگن نام تک چھتری رہ کر اگن کے بنش میں براہمن پیدا ہوئے اور نبھگ نام ساتویں بیٹے کی اولاد میں نابھ آدک
سے لیکر کئی پیڑھی کے پیچھے مرت نام ایسا پرتاپی اور چکرورتی راجا ہوا کہ جس کے برابر کسی راجا نے جگیہ نہیں کیا

اُس کی جگیہ میں سب برتن بھوجن کرنے اور پانی پینے اور چیز رکھنے کے واسطے سونے کے بنے تھے اور اُس نے سب دیوتا اور رکھیشوروں کو اپنی جگیہ میں استاد ان اور دچھنا دیا کہ کسی کو کچھ اچھا نہ رہی اور اس کے بنش میں ترن بند نام راجا لمبکا نام اپسرا کا پت ہوا اور اُسی اپسرا سے اڑبڑا نام لڑکی پیدا ہو کر بشروا رکھیشور کو بیاہی گئی جس سے کُبیر دیوتا پیدا ہوئے اور ترن بند نام راجا کے شال نام ایک بیٹے نے بیشالی پُری بسائی اس کے بنش میں ہیم چندر اور سُوم دت آدک بہت سے دھرماتما راجا ہوئے تھے ۔

تیسرا ادھیائے

کتھا شرادھ دیومن کے سنتان پیدا ہونے کی

شکدیوجی نے کہا کہ اے راجا پرکھیت اُسی شرادھ دیومن کا بیٹا سرجات نام راجا ہوا اُسکے یہاں سکنیا نام ایک لڑکی بہت سُندر پیدا ہوئی اس لیے راجا اُس سے بہت پریت رکھ کر آٹھوں پہر اُس کو اپنے ساتھ رکھتا تھا ایک دن راجا نے اپنی رانی اور کنیا سمیت شکار کھیلنے کے واسطے جنگل میں جا کر جہاں پر چیون رکھیشور کا استھان تھا ڈیرا کیا جب وہ کنیا اپنی سہیلیوں کو ساتھ لے کر اُس ڈیرے کے پاس پھرنے لگی تب اُس نے ایک ڈھیر مٹی کا جسمیں دو چھید چمکتے تھے دیکھ کر لڑکوں کی طرح اُن دونوں چھیدوں میں کانٹا چبھو دیا جب اُن سے کہ وہ دونوں آنکھیں چیون رکھیشور کی تھیں خون بہنے لگا تب راجا کی لڑکی مارے ڈر کے گھبرا کر وہاں سے سہیلیوں سمیت اپنے ڈیرے میں چلی آئی رکھیشور مہاراج کے دُکھ پانے سے اُسی ساعت راجا کی فوج میں سب چھوٹے بڑے آدمی اور اونٹ اور گھوڑے اور ہاتھی آدک کا مَل اور موتر بند ہو گیا اور پیٹ میں درد ہونے لگا تب راجا نے یہ دشا سب کی دیکھتے ہی بیاکل ہو کر ان باسیوں سے پوچھا کہ یہ کیسا استھان ہے کہ ہماری فوج کے لوگ دُکھی ہو رہے ہیں وہاں کے لوگوں نے کہا کہ یہ استھان چیون رکھیشور کے رہنے کا ہے یہ بات سُنتے ہی راجا اُس رکھیشور کا استھان ڈھونڈھتا ہوا اُسی جگہ پر جہاں خون بہتا تھا جا پہونچا تب اُس نے خون دیکھ کر اپنے گیان سے جانا کہ اسی ٹیلے میں چیون رکھیشور کا بدن مٹی میں چھپ گیا ہے اور وہ پرمیشور کے دھیان میں ایسے لین ہو رہے ہیں کہ جن کو اپنے بدن تک کی خبر نہیں ہے اور یہ خون رکھیشور کی دونوں آنکھوں میں کانٹا چبھونے سے بہتا ہے یہ حال دیکھ کر راجا اپنی فوج والوں سے کانٹا چبھونے کا حال پوچھنے لگا تب راجا کی لڑکی بولی کہ اے باپ یہ قصور مجھ سے انجان میں ہوا ہے راجا یہ بات سُن کر پہلے بہت اُداس ہوا پھر اُس ٹیلے کے پاس کھڑا ہو کر بہت بلند آواز سے اُن رکھیشور کی استُت کی اور اپنے ہاتھ سے وہ مٹی جس سے رکھیشور مہاراج کا بدن چھپ گیا تھا ہٹائی جب چیون رکھیشور وہ آواز سُن کر سمادھ سے جاگے اور ساودھان ہوئے تب راجا نے اُن کو ڈنڈوت کر کے ہاتھ جوڑ کر بنے کیا کہ اے مُن ناتھ یہ اپرادھ انجان میں میری لڑکی سے ہوا ہے اُس نے آپ کی آنکھ میں کانٹا چبھو دیا اس سے میں آپ کو اپنی لڑکی دیتا ہوں آپ

ایسا آشیرباد دیجیے کہ جس سے میری فوج کا دُکھ مٹ جائے چیون رکھیشور نے راجا کے استت کرنے سے خوش ہوکر ایسا بردان دیا کہ سب کے پیٹ کا درد جاتا رہا تب راجا اپنی لڑکی چیون رکھیشور کے پاس چھوڑ کر وہاں سے فوج سمیت راج مندر پر چلا آیا اور چیون رکھیشور پھر پرمیشور کے دھیان میں سمادھ لگا کر چودہ[۱۴] برس تک آنکھ بند کیے ہوئے بیٹھے رہے اور راجا کی لڑکی بھی اُتنے دن تک بغیر اناج اور پانی کے اُن کے سامنے ہاتھ جوڑے کھڑی رہی اور وہ ایسی سُندر تھی کہ اندر نے اُس کے پاس آکر کہا کہ تو یہاں اِتنا دُکھ کس واسطے سہتی ہے میرے ساتھ چل میں تجھ کو اندرانی بنا کر سُکھ دوں گا اسی طرح کُبیر دیوتا آدک کئی دیوتوں نے آکر اُس کو بہت طرح اپنے ساتھ چلنے کو کہا لیکن اُس پت برتا لڑکی نے کسی طرف آنکھ اُٹھا کر کبھی نہیں دیکھا چیون رکھیشور کو اپنا پت اور پرمیشور سمجھ کر اُن کے چرنوں میں دھیان لگائے کھڑی رہی جب اُس کو کھڑے کھڑے چودہ[۱۴] برس بیت گئے تب چیون رکھیشور نے سمادھ سے جاگ کر کیا دیکھا کہ راجا کی لڑکی اُسی طرح ہاتھ جوڑے سامنے کھڑی ہے اور اُس کے بدن میں صرف ہڈی اور چمڑا رہ گیا ہے ایسا پت برتا دھرم اُس کا دیکھ کر چیون رکھیشور بہت خوش ہوئے اور انھیں دنوں پرمیشور کی اچھا سے اشونی کمار بید وہاں آئے اور رکھیشور کو ڈنڈوت کر کے بنے کیا کہ اے مہاراج جو آگیا ہو وہ ہم آپ کی سیوا کریں چیون رکھیشور بولے کہ ہماری آنکھ اچھی کر کے ہم کو جوان کر دو تو ہم تم کو منھ مانگی چیز دیویں جب اشونی کمار نے دواؤں کا کُنڈ بنا کر رکھیشور کو اُس میں نہلایا تو اُسی ساعت چیون رکھیشور کی آنکھیں اچھی ہو کر وہ بہت سُندر سولہ[۱۶] برس کی عمر کے ہو گئے تب راجا کی لڑکی اُن کو دیکھ کر بہت خوش ہوئی اور چیون رکھیشور نے آدر پوربک اشونی کمار سے کہا کہ جو کچھ تم مانگو وہ میں تم کو دوں یہ بات سُن کر اشونی کمار अश्विनीकुमार نے کہا کہ اے مہاراج ہم دوا علاج کرتے ہیں اس لیے دیوتا لوگ ہم کو بھوجن کرنے کے واسطے اپنی پنگت میں نہیں بٹھاتے اور سُوم جگیہ सोमयज्ञ میں ہمارا بھاگ نہیں دیتے سو آپ دیال ہو کر ایسا کر دیجیے کہ جس میں ہم بھی اپنا بھاگ پاویں رکھیشور بولے کہ تم دھیرج رکھو تمھارا منورتھ پورا ہوگا جب اشونی کمار یہ بردان پا کر آنند پوربک وہاں سے بدا ہوئے تب رکھیشور نے راجا کی بیٹی سے کہا کہ میں تپسی ہوں سنساری سُکھ کی اِچھا نہ رکھ کر ہمیشہ برکت رہتا ہوں لیکن تیرے پت برتا دھرم سے بہت خوش ہوں اس لیے سنساری سُکھ کے سب سامان سمیت تیرے ساتھ بھوگ اور بلاس کروں گا ایسا کہہ کر رکھیشور مہاراج نے اپنے جوگ کے بل سے اُسی جگہ ایک مکان سونے کا رتنوں سے جڑا ہوا باغ اور تالاب وغیرہ سمیت ایسا پیدا کر دیا کہ جس میں ہر اِچھا سے سب سامان سنساری سُکھ کا رکھا تھا تب رکھیشور نے راجا کی بیٹی سے کہا کہ تو اس تالاب میں اسنان کر جیسے اُس نے تالاب میں غوطہ مارا ویسے سولہ[۱۶] برس کی دیو کنیا کے برابر سُندر ہو گئی اور ہزار داسی روپ وتی سُندر گہنا اور کپڑا پہنے اُس کے ساتھ تالاب میں سے پرگٹ ہوئیں جب اُنھوں نے راجا کی بیٹی کو اچھا اچھا گہنا اور کپڑا پہنا کر سولھوں سنگار اُس کا کیا تب چیون رکھیشور اُس راج کنیا سے اپنا بیاہ کر کے اُس کے ساتھ بھوگ اور بلاس کرنے لگے کچھ دن بیتے ایک دن راجا سرجات نے اپنی استری سے کہا کہ جس دن سے ہم اپنی پران پیاری بیٹی کو جنگل میں رکھیشور کو سونپ آئے ہیں تب سے کچھ حال اُس کا نہیں پایا اور بنا کام اُس کو اپنے گھر بُلا نہیں سکتے سو ہم چاہتے ہیں کہ اپنے یہاں جگیہ کر کے چیون رکھیشور کو

لڑکی سمیت اپنے گھر بُلادیں تو لڑکی کا حال بخوبی معلوم ہوا اور اُس کو دیکھ کر اپنی آتما ٹھنڈی کریں جب رانی نے بھی
یہ بات پسند کی تب راجا جگیہ کی تیاری کر کے آپ چیون رکھیشور کو بُلانے گیا اور اُن کے مکان پر پہونچ کر کیا دیکھا
کہ وہاں کچھ ٹیلا اور جھونپڑی نہ ہو کر ایک جڑاؤ مکان باغ اور تالاب سمیت بنا ہے اُس کو دیکھتے ہی راجا نے
آشچرج مان کر اپنے من میں کہا کہ دیکھو اس جنگل میں ایسا مکان کس نے بنوایا جس سمے راجا وہاں کھڑا ہوا یہی بچار
کر رہا تھا اُسی سمے راجا کی لڑکی داسیوں سمیت تالاب پر اسنان کرنے کے واسطے محل سے باہر نکلی تو اُس نے
راجا کو دیکھتے ہی بڑی خوشی سے گلے ملنا چاہا لیکن راجا نے اُس کو گلے نہ لگا کر من میں بچارا کہ شاید وہ رکھیشور مر گیا
اور اس نے دوسرا پت بنا کر یہ سب سامان پیدا کیا ہے جب راجا نے اِس سندیہ سے اُس کو اپنے گلے نہیں
لگایا تب راجا کی بیٹی بولی کہ اے پتا تم نے مجھ کو نہیں پہچانا جو گلے نہیں لگایا راجا بولا کہ تیرے ماں باپ کا اُتم
کُل ہے اور تو نے دوسرا پت کر کے کُل میں داغ لگایا یہ بات سُن کر وہ بولی کہ آپ ایسا سندیہ نہ کریں میں نے
دوسرا پت نہیں کیا یہ سب دولت اور حشمت جو آپ دیکھتے ہیں رکھیشور مہاراج نے جن کو آپ مجھے سونپ گئے تھے
اپنے جوگ بل سے پرگٹ کی ہے یہ بات سنتے ہی راجا نے بڑی خوشی سے اپنی لڑکی کو پیار کیا اور جب مندر میں جا کر
چیون رکھیشور کو اشونی کمار کے برابر بہت خوبصورت اور جوان دیکھا تب آنند پُوربک اُن کو ڈنڈوت کر کے بنے کیا
کہ اے مہاراج میں سوم جگیہ کی اچھا رکھ کر چاہتا ہوں کہ آپ بھی دیا کر کے اُس جگیہ میں چلئے چیون رکھیشور یہ بات
مان کر استری سمیت راجا کے مکان پر گئے تو رانی اپنی بیٹی اور داماد کو دیکھ کر بہت خوش ہوئی جب چیون رکھیشور نے
راجا کے یہاں جگیہ کرانا شروع کیا اور سب دیوتا اور رکھیشور لوگ وہاں آئے تب چیون رکھیشور نے دیوتوں سے کہا
کہ جگیہ میں اشونی کمار کا بھی بھاگ دو یہ بات سُن کر اندر بولے کہ اشونی کمار بید زدگیوں کو چھوتے ہیں اس لیے
ان کو جگیہ کا بھاگ دینا نہ چاہیئے چیون رکھیشور بولے کہ اے اندر میں اشونی کمار کو جگیہ کا بھاگ دینے کے واسطے
بات ہار چکا ہوں اس لیے ضرور ان کو بھاگ دوں گا یہ بات سُن کر اندر کرودھ کر کے بولے کہ اے رکھیشور جو تم ہمارا
کہنا نہ مان کر اشونی کمار کو جگیہ میں بھاگ دوگے تو ہم تم کو مار ڈالیں گے ایسا کہہ کر جیسے چیون رکھیشور کو مارنے
کے واسطے اندر نے گدا اُٹھائی ویسے ہی رکھیشور کی آگیا اور پرمیشور کی اِچھا سے اندر کا ہاتھ اُسی طرح سے اُٹھا رہ گیا اور اندر نے
گدا مارنے کے واسطے چاہا لیکن اُس کا ہاتھ نیچے کو نہیں جھکا جب اندر اپنی کرنی سے شرمندہ ہو کر ہاتھ اُٹھے رہنے سے دُکھ
پانے لگے تب دیوتا اور رکھیشور جو وہاں پر بیٹھے تھے اندر سے کہنے لگے کہ تم نے چیون رکھیشور مہاتما سے جیسا اُچت کیا ویسا ڈنڈ پایا
اب تم اپنا اپرادھ اُنھیں سے چھما کراؤ تب تمھارا ہاتھ نیچے کو جھکے گا جب اندر نے ہار مان کر اس طرح بنے کیا کہ آپ مہاتما پُرش ہیں
میں آپ کی مہما کو نہ جان کر اپنے پھل کو پہونچا آپ دیال ہو کر میرا اپرادھ چھما کیجیے اور اشونی کمار کا بھاگ جگیہ میں دیجیے ہم سب دیوتوں کو
آپ کا کہنا منظور ہے جب چیون رکھیشور نے اندر کو دین دیکھ کر اپنے ہاتھ سے ان کا ہاتھ جھکا دیا تب اندر کا ہاتھ نیچے جھک کر جیوں کا
تیوں ہو گیا جب چیون رکھیشور اور دیوتوں نے اشونی کمار کا بھاگ جگیہ میں دے کر اُن کو اپنی پنگت میں بٹھا کر کھلایا
اور جگیہ راجا کا اچھی طرح پورا ہو کر اشونی کمار بھی خوش ہو گئے تب سب دیوتا اور مُن اور چیون رکھیشور اپنے مکان پر

چلے گئے اتنی کتھا سُنا کر شکدیوجی بولے کہ اے راجا جو کوئی پرمیشور کے شرن میں جا کر اُن کا تپ اور اسمرن کرتا ہے اُس کو لوک اور پرلوک دونوں جگہ سُکھ ہوتا ہے اور کوئی اُس کو دُکھ نہیں دے سکتا وہ آدمی جو کچھ منھ سے کہتا ہے یا جس چیز کی چاہنا کرتا ہے نارائن جی سب بات اور منورتھ اُس کا پورن کرتے ہیں اے راجا پریچھت اسی شرادھ دیو کے بنش میں ریوت نام راجا بڑا پرتاپی ہوکر اُس کے یہاں ایک لڑکی بہت خوبصورت اور بدھمان ریوتی نام پیدا ہوئی جب راجا نے اُس لڑکی کو بیاہنے کے لائق دیکھا تب اپنے من میں بچار کیا کہ سب جگت پیدا کرنے والے برھما جی ہیں میں اُن سے جا کر پوچھوں کہ کون شخص بہت خوبصورت ہے جس راجا کے بیٹے کو وہ خوبصورت بتلا دیں اُسی کو میں اپنی لڑکی بیاہ دوں ایسا بچار کر راجا اپنی لڑکی سمیت برھم لوک میں گیا تب برھما جی نے اُن کو بڑا راجا سمجھ کر آدر سے بیٹھالا اُس سمے برھما جی کی سبھا میں گندھرب لوگ گاتے تھے اس لیے راجا نے کچھ کہنا اُچت نہ جان کر بچار کیا کہ جب گانا بند ہو جائے تب میں اپنا منورتھ کہوں اسی اِچھا سے راجا وہاں تھوڑی دیر تک بیٹھا رہا جب گندھرب لوگ گا چکے تب راجا نے برھما جی سے بنے کیا کہ جو راجکمار آپ کے نزدیک بہت سندر ہو اُس کو بتا دیجیے تو میں اس لڑکی کا بواہ اُس سے کر دوں برھما جی بولے کہ جیسے تم میرے پاس آئے ہو تب سے دنیا میں ستائیس جگ بیت گئے جو راجا تمھاری دنیا میں تھے وہ سب مر گئے اب اُن کے بنش میں کوئی دوسرا راجا دھرما تما دنیا میں نہیں رہا اسواسطے تم اپنی بیٹی بسدیوجی کے بیٹے بلبھدرجی کو جو شیش ناگ کا اوتار ہیں بیاہ دو تب راجا ریوت نے برھما جی کی اگیا سے ریوتی اپنی لڑکی بلبھدرجی کو بیاہ دی اور راجا آپ بن میں جا کر ہر بھجن کر کے مُکت ہوا اور ریوتی ست جگ کی بیٹی اکیس ہاتھ کی لمبی تھی اس لیے بلدیوجی نے ہل سے داب کر اُس کا بدن اپنے برابر چھوٹا کر لیا -

چوتھا ادھیاے

کتھا راجا انبریکھ کی

شکدیوجی بولے کہ اے راجا پریچھت راجا سرجات کے بنش میں راجا انبریکھ ایسا بیشنو اور پرم بھکت ہوا کہ جس پر براہمن کا شاپ نہیں لگا اِتنا سُن کر راجا پریچھت نے پوچھا کہ اے مہاراج یہ بڑے آشچرج کی بات ہے کہ براہمن کا شاپ جھوٹا ہو جائے اور ایسے پرم بیشنو راجا کو براہمن نے کس واسطے شاپ دیا اس کا حال کہیے شکدیوجی بولے کہ اے راجا اس کی کتھا اس طرح پر ہے کہ راجا انبریکھ اندریوں کا سُکھ چھوڑ کر تپ اور پوجا نارائن جی کی سچے من سے کر کے ہر چرنوں میں دھیان لگائے ہوئے راج کرتا تھا اور اُس کی جگیہ میں دیوتا لوگ رکھیشوروں اور براہمنوں کا روپ دھر کر اپنا اپنا بھاگ لینے آئے تھے اور وہ راجا دن رات سُکھ سے پرمیشور کا اسمرن اور ہاتھوں سے ٹھاکرجی کی پوجا اور سیوا اور آنکھوں سے ہر چرنوں کا درشن دھیان میں کر کے کانوں سے کتھا اور لیلا اوتاروں کی سُن کر سنساری بیوہار سپنے کے برابر جانتا تھا اس لیے نارائن جی دینِدیال اس کو اپنا پرم بھکت جان کر اُس کے راج

اور دیش کی رچھا اپنے سُدرشن چکر سے کرتے تھے اور راجا کی استری بھی پرم بیشنو اور پت برتا تھی سُو راجا اور رانی
دونوں آدمی پرمیشور کی بھگت اپنے ہردے میں رکھ کر دشمی کو سنجم اور سب ایکادشی نرجل برت کرتے تھے اور دوادشی
کے دن ساٹھ کروڑ گئو بدھ پوربک براہمنوں کو دان دے کر اور اُن کو بھوجن کھلا کر آپ دوادشی میں برت کا پارن کرتے تھے
ایک دن ایکادشی کے دوسرے دن دو گھڑی دوادشی تھی اُسی دن پرات سمے دُرباسا رکھیشور نے اٹھاسی ہزار رکھیشوروں
سمیت واسطے پرچھا لینے دھرم دوادشی کے راجا امبرکھ کے مکان پر آکر بھوجن مانگا راجا نے رکھیشور کا آدر کر کے بنیے کیا
کہ مہاراج بھوجن سب تیار ہے کھا لیجیے دُرباسا بولے کہ ہم اسنان کر آویں تب بھوجن کریں ایسا کہہ کر جمنا جی کے
کنارے اسنان کرنے چلے گئے اور وہاں جان بوجھ کر پوجا اور اسنان میں دیر لگائی جس میں دوادشی بیت جائے
جب درباسا آئے اور دوادشی بیتنے لگی تب راجا نے گھبرا کر براہمنوں سے پوچھا کہ دُرباسا رکھیشور اسنان کر کے
نہیں پھرے اور دوادشی بیتا چاہتی ہے اور تریودشی میں برت کا پارن کرنا نہ چاہیئے اس سے اب کیا کرنا چاہیے
براہمنوں نے اگیا دی کہ دوادشی میں ٹھاکر جی کے چرنامرت سے برت کا پارن کر لو چلو بھر پانی پینا بھوجن کی گنتی میں
نہیں ہے راجا براہمنوں کی اگیا سے دوادشی میں چرنامرت سے پارن کر لیا ایک ساعت پر دوادشی بیت گئی
تب درباسا رکھیشور اشنان کر کے آئے جب راجا نے بڑی خوشی سے اُن کو بھوجن کرنے کے واسطے کہا تب رکھیشور
بولے کہ اے راجا تو ہمیشہ اپنے برت کا پارن دوادشی میں کرتا تھا آج اس ساعت دوادشی بیت گئی تو نے پارن کیا
یا نہیں راجا نے کہا کہ اے مہاراج میں نے کچھ بھوجن نہ کر کے براہمنوں کی اگیا کے موافق چرنامرت سے پارن کر لیا
یہ بات سنتے ہی دُرباسا کرودھ کر کے بولے کہ تو نے ہم کو دوادشی میں بھوجن کرانا کہہ کر بنا آئے ہمارے برت کا پارن کر لیا
ایسا تجھ کو نہیں چاہیے تھا یہ کہہ کر کرودھ کر کے دُرباسا نے ایک لٹ کو اپنی جٹا سے نوچ کر پرتھوی پر پٹکا تو اُسی سمے
کرتیا [illegible] نام استری ہتھیار لیے پرگٹ ہو کر راجا کو مارنے دوڑی اسے پرچھت دُرباسا نے بنا اپرادھ راجا کو
مارنا چاہا تھا اس لیے نارائن جی نے دُرباسا رکھیشور کا ادھرم سمجھ کر سُدرشن چکر کو اگیا دی کہ تو جا کر راجا کی سہایتا اور
رچھا کر جس میں اُس کو دُکھ نہ پہونچے سُو اُسی سمے سُدرشن چکر وہاں آکر پرگٹ ہوا جب سُدرشن چکر کے پرکاش سے کرتیا کا
بدن جلنے لگا اور وہ بیاکل ہو کر بھاگی تب سُدرشن چکر دُرباسا رکھیشور کو جلانے کے واسطے چلا جب دُرباسا وہاں سے
اپنا پران لے کر بھاگے اور سُدرشن چکر نے اُن کا پیچھا کیا تب وہ بھاگ کر برن اور کبیر اور اندر وغیرہ کے لوک میں اس
اِچھا سے گئے کہ کوئی دیوتا ہماری رچھا کرے لیکن کسی دیوتا کو ایسی سامرتھ نہیں ہوئی جو رکھیشور کو بچا سکے جب دُرباسا
نے کہیں اپنا بچاؤ نہیں دیکھا تب برہم لوک میں دوڑے گئے برہما جی اُن کو دیکھتے ہی بولے کہ اے دُرباسا تم نے
ان آدپرش بھگوان کے بھگت کا اپرادھ کیا ہے جو ایشور ہم سب کے مالک ہو کر پلک مارنے میں تینوں لوک کا ناش
کر سکتے ہیں ہم تمہاری رچھا نہیں کر سکتے جب دُرباسا وہاں سے بھی نراس ہو کر شری مہادیو جی کی شرن میں گئے تب
شری مہادیو جی بولے کہ اے دُرباسا پرمیشور کی مایا سے ہم سب لوگ پیدا ہوئے ہیں لیکن اُن کی مایا کا بھید ہم اور نارد
اور سنکادک اور برہما جی اور کپل دیو آدک کوئی نہیں جان سکتے تم اُنھیں پربرہم کی شرن میں جاؤ تو بچو گے مجھ کو ایسی سامرتھ

نہیں ہے جو تمھاری رچّھا کرسکوں جب دُرباسا نے دیکھا کہ سوائے پرمیشور کے کوئی دوسرا تینوں لوک میں میری رچّھا
کرنے والا نہیں ہے تب بیکنٹھ ناتھ کی شرن میں گئے اور استت کرکے بنے پُوربک کہا کہ میں نے تمھارے بھگت کا
اپمان کیا اس لیے سدرشن چکر مجھ کو مارا چاہتا ہے سو میں آپ کی شرن میں آیا ہوں شرن آئے کی لاج رکھ کر میری رچّھا
کیجیے یہ بات سُن کر بیکنٹھ ناتھ بولے کہ اے دُرباسا ہم تینوں لوک کے مالک ہیں لیکن اپنے بھگت پر ہمارا کچھ بس نہیں
چل سکتا ہم بھگت کے آدھین رہتے ہیں ہم کو اپنے بھگت جیسے پیارے ہیں ایسا ہم اپنی لکھمی جی اور اپنے بدن کو
بھی پیارا نہیں جانتے جس طرح پت برتا استری اپنی سیوا سے پت کو بس میں کر لیتی ہے اسی طرح ہم اپنے بھگت کے
بس میں رہتے ہیں اور نرگن بھگت سب سنساری سکھ چھوڑ کر سوائے دھیان ہر چرنوں کے دوسری کچھ اچھا نہیں رکھتے
اسلیے ہم کو اپنا اشٹ دیو جان کر منسا باچا کرمنا سے چاہتے ہیں اسلیے ہم اُن کا بچن مٹا نہیں سکتے اور ہم کو اپنے
بچن ٹل جانے کا کچھ سوچ نہیں ہوتا لیکن ہمارے بھگت کا کہنا کوئی مٹا نہیں سکتا سوائے دُرباسا ہمارے
بھگت بڑے دیال ہوتے ہیں اور کرودھ کو اپنے بس میں رکھتے ہیں اور کسی کا اَن بھلا نہیں چاہتے ہیں جو راجا امبرکھ
اپنے انتہ کرن سے کرودھ کرتے تو تم اُسی جگہ جل کر بھسم ہو جاتے یہاں تک نہ پہونچتے تم راجہ امبرکھ ہمارے
بھگت کی شرن میں جاؤ وہی تمھاری رچّھا کریں گے نہیں تو سُدرشن چکر سے نہ بچوگے ہم تمھاری رچّھا نہیں کرسکتے -

ادّھیائے پانچواں - آنا دُرباسا رکھیشور کا راجہ امبرکھ کے پاس

شکدیوجی بولے کہ اے راجہ پرچھت جب دُرباسا رکھیشور بھگوان سے بھی نراس ہوئے تب وہ لجّت ہو کر
راجہ امبرکھ کے پاس آئے اور ڈنڈوت کرکے کھڑے رہے راجہ یہ دشا اُن کی دیکھتے ہی اپنے دھرم اور دیا سے کہ
دشمن کا بھی دُکھ نہیں دیکھ سکتے تھے بہت استت کرنے کے پیچھے رو کر بولے کہ اے سُدرشن چکر دُرباسا رکھیشور کو
براہمن جان کر اُن کی رچّھا کرو کس واسطے کہ تمھارے مالک برہمنیہ دیو ہیں اور میں بھی براہمن کی بھگتی رکھتا ہوں
اسلیے مجھ سے براہمن کا دُکھ دیکھا نہیں جاتا اور میں نے آج تک جو دھرم کیا ہو اُس کے پھل سے دُرباسا کچھ دُکھ
نہ پاویں یہ بچن راجہ امبرکھ کا سُنتے ہی سُدرشن چکر نے تیج اپنا ٹھنڈا کر لیا تب راجہ نے دُرباسا سے جو آنکھ نیچی
کیے کھڑے تھے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ مہاراج سب پدارتھ بنے ہیں چل کر بھوجن کیجیے دُرباسا نے چھتیس[36] پرکار کے
بینجن بڑے آنند سے بھوجن کیے اے راجہ پرچھت دُرباسا سُدرشن چکر کے ڈر سے آکاش اور پاتال میں ایک برس
تک بھاگا کیے اور راجا امبرکھ برس دن تک برابر ویسے ہی اُسی جگہ کھڑے رہ کر اس بات کا سوچ کرتے رہے
کہ دیکھو میرے سبب سے رکھیشور اتنا دُکھ پاتے ہیں برس دن تک وہی بھوجن جو دُرباسا رکھ کے واسطے بنا تھا
ہر اچھا سے ٹھنڈا نہیں ہوا جب براہمنوں کو بھوجن کرا کے راجہ نے بھی پرساد پایا تب دُرباسا رکھیشور بہت
ادھینتائی سے بولے کہ اے راجہ امبرکھ میں آج تک ہر بھگتوں کی مہما نہیں جانتا تھا کہ پرمیشور کے بھگت سب سے
زبردست ہیں اور تم دھنی ہو جو مجھ اپرادھی کے واسطے برس دن تک کھڑے رہ کر چنتا کرتے رہے اور سُدرشن چکر کی

استت کرکے تم نے میرا پران بچایا مجھ کو سامرتھ نہیں ہے کہ بھگتوں کا مہاتم برنن کرسکوں جب درباسا رکھیشور
راجا سے بدا ہو کر چلے گئے تب اور سب براہمن اور رکھیشور جو وہاں بیٹھے راجا کی استت کرنے لگے اُن کا بچن سُنکر
راجا بولا کہ میں کون گنتی میں ہوں یہ سب پرمیشور کے سُدرشن چکر کا پرتاپ تھا جس نے مجھ کو کرتیا کے ہاتھ سے بچایا
دیکھو پرمیشور کی اتنی کرپا ہونے پر بھی راجا امبرکھ کچھ غرور نہ رکھتا تھا اور بھگت کے برابر اندرلوک کا سُکھ کچھ مال نہ سمجھتا
تھا اتنی کتھا سنا کر شکدیو جی بولے کہ اے راجا پریچھت یہ تھوڑی سی مہما راجا امبرکھ کی میں نے تم کو سنائی اُس کے
اور سب گنوں کا حال کوئی برنن نہیں کر سکتا کچھ دن بیتے راجا امبرکھ نے برکت ہو کر راج گدی اپنے چھوٹے بیٹے کو
دے دی اور بن میں جا کر ہر بھجن کر کے مُکت ہوا -

ادھیائے چھٹواں - کرودھ کرنا راجا اچھواکُ کا اپنے بیٹے پر

شکدیو جی بولے کہ اے راجا پریچھت راجا امبرکھ کے بنش میں اچھواکُ इक्ष्वाकु نام راجا بڑا پرتاپی ہوا
ایک دن وہ ششاد शशाद نام اپنے بڑے بیٹے سے بولا کہ تو جنگل میں جا کر شکار مار لا تو میں پتروں کا شرادھ
کروں راجا کے بیٹے نے جنگل میں جا کر خرگوش مار کر بھوک لگنے سے تھوڑا مانس آپ کھا لیا اور مانس اپنے
باپ کے پاس لے آیا جب راجا شرادھ کرنے کے واسطے بیٹھا تب بششٹھ جی اپنے جوگ بل سے جان کر بولے
کہ اے راجا اس میں سے تھوڑا مانس تیرے بیٹے نے کھا لیا ہے اس لیے یہ مانس شرادھ کرنے کے لائق نہیں ہا
یہ بات سنتے ہی راجا نے ششاد کو شہر سے باہر نکال دیا تب وہ جنگل میں جا جولیہ जाज्वल्य رکھیشور کی کٹی میں
جا کر ہر بھجن کرنے لگا جب کچھ دن بعد راجا اچھواک مر گیا تب بششٹھ رکھیشور نے ششاد کو جنگل سے لا کر
راج گدی پر بیٹھا دیا اور اس کے بنش میں پُرنجے पुरंजय نام راجا بڑا پرتاپی اور بلوان ہوا ایک بار دیتوں نے
دیوتوں کو لڑائی میں جیت لیا جب اندر نے برھما جی کے پاس جا کر اپنے جیتنے کی تدبیر پوچھی تب برھما جی بولے
کہ اے اندر تم مرت لوک سے راجا پُرنجے کو اپنی مدد کے واسطے لے آؤ تو تمھاری جیت ہوگی یہ بچن سُنتے ہی
اندر نے پُرنجے کے پاس جا کر بنے کیا کہ آپ کو ہماری مدد کر کے دیتوں سے لڑنا چاہیے پُرنجے بولا کہ اے اندر مجھ کو
تمھاری مدد کرنے میں کچھ انکار نہیں ہے لیکن دیتوں سے لڑتے وقت مجھ کو اتنا بل پیدا ہوگا کہ ہاتھی اور گھوڑے
میرا بوجھ نہ اُٹھا سکیں گے اسلیے تم بیل روپ ہو کر مجھ کو اپنی پیٹھ پر بٹھاؤ تب میں دیتوں سے لڑوں گا جب اندر نے
اپنا کام نکالنے کے واسطے بیل روپ دھرا تب راجا نے اُس پر چڑھ کر دیتوں کو لڑائی میں جیت لیا جب راجا کی
مدد سے اندر وغیرہ دیوتوں نے اپنا راج پایا تب پُرنجے پھر مرت لوک میں آ کر اپنا راج کرنے لگا اُس کے بنش میں
ساوست सावस्त नाम راجا مہا پرتاپی ہوا جس نے ساوتی پُری بسائی اِس کا پوتا راجا کُبلیاشو
कुवलयाश्व ایسا بلوان ہوا جس نے اُتنک उत्तंक رکھیشور کی سہایتا کر کے دُھندھ धुन्धु نام دیت کو مار ڈالا اور اُس
دیت کے مُنہ سے ایسی جوالا نکلی کہ جس کی آگ سے اکیس ہزار بیٹے راجا کبلیاشو کے جل گئے درڈھاشو
दृढाश्व

آدک تین بیٹے اُس کے بچے اور دوردھ ہاشو کا بیٹا کمبھ ہوا اُس کے بنش میں جُوناشو युवनाश्व نام راجا ایسا پرتاپی
اور بلوان ہوا کہ جس کے آدھین ساتوں دیپ کے راجا رہتے تھے لیکن وہ سنتان نہ ہونے سے ہمیشہ اُداس رہتا تھا
ایک دن راجا نے رکھیشوروں سے بنے کیا کہ اے مہاراج آپ لوگ کوئی تدبیر ایسی کریں کہ جس سے میرے یہاں
بیٹا پیدا ہو رکھیشوروں نے بیٹا پیدا ہونے کے واسطے راجا سے جگیہ کرا کے ایک کاسا پانی کا منتر پڑھ کر جگیہ شالا
میں اس اِچھا سے رکھا کہ پراتہ کال یہ پانی رانی کو پلا دیں گے تو اس کے بیٹا پیدا ہوگا جب رات کو راجا اور
رکھیشور لوگ اُس جگیہ شالا میں سوئے اور پرمیشور کی اِچھا سے راجا کو پیاس لگی تب راجا نے دھوکھے سے
وہ پانی پی لیا تب پراتہ کال رکھیشور لوگ یہ حال جان کر بولے کہ اے راجا تمھارے نصیب اور ہر اِچھا میں
کسی کا بس نہیں تمھارے پیٹ سے ایک لڑکا پیدا ہوگا راجا یہ بات سُن کر پہلے اُداس ہوا پھر پرمیشور کی اِچھا
اسی طرح جان کر سنتوکھ کیا جب پیٹ راجا کا گربھ وتی استری کی طرح ہر روز بڑھنے لگا اور دس مہینے گزرے تب
رکھیشوروں نے راجا کی دہنی کوکھ چیر کر پیٹ میں سے لڑکا نکال لیا اور گھاؤ سی کر ہر اِچھا سے راجا کو چنگا کر دیا
جب اُس لڑکے نے رو کر دودھ مانگا تب اندر نے اپنا انگوٹھا اِمرت بھرا اُس کے مُنہ میں ڈال کر چُسایا تو پیٹ
اُسکا بھر گیا اور اندر نے انگوٹھا چُساتے سمے اُس کو ماندھاتا پکار کر کہا تھا کہ اسکا پالن میں کروں گا اسلیے رکھیشوروں نے
اُس کا نام ماندھاتا رکھا سو وہ ایسا پرتاپی اور بلوان اور ساتوں دیپ کا راجا ہوا جس سے راون آدک سب دیت
اور راچھس ڈرتے تھے اور اُس نے جگیہ کر کے بہت دان اور دچھنا براہمنوں کو دی اس سے تیج اور بل اُسکا بہت ہوا
اور ماندھاتا کے یہاں مُچکُند मुचकुन्द آدک تین بیٹے اور پچاس لڑکیاں ہوئیں سو اُس سے پچاسوں لڑکیاں اپنی
سو بھر सौभरि نام رکھیشور کو بیاہ دیں اتنی کتھا سُن کر راجا پریچھت نے پوچھا کہ اے مہاراج ماندھاتا نے پچاس لڑکیاں
ایک رکھیشور کو کیوں بیاہ دیں شکدیوجی بولے کہ اے راجا سوبھر رکھیشور جمنا کے کنارے پانی میں بیٹھے تپ کرتے تھے
ساٹھ ہزار برس تک تپ کرنے کے پیچھے ایک دن رکھیشور نے ایک مچھلی کو اپنے بچوں کے ساتھ جل میں بہار کرتے دیکھا
تب بوڑھے ہونے پر بھی من میں بچارا کہ گرہستھ آشرم بہت اچھا ہوتا ہے جب رکھیشور کو گرہستی کرنے کی اِچھا ہوئی
تب انھوں نے راجا ماندھاتا کے پاس جا کر کہا کہ ہم کو ایک لڑکی اپنی دو راجا نے شاپ کے ڈر سے یہ جواب دیا
کہ مہاراج میرے پچاس لڑکیاں ہیں آپ راج مندر میں جاویں جو لڑکی آپ کو پسند کرے اُسی کے ساتھ آپ کا
بیاہ کر دوں یہ بات سُن کر سوبھر رکھیشور نے بچار کیا کہ مجھ بوڑھے آدمی کو راجا کی یہ سب لڑکیاں کیوں قبول کریں گی
جوان استریاں بوڑھے آدمی کو نہیں چاہتی ہیں ایسا بچار کر رکھیشور نے اپنے تپ کے بل سے اپنی صورت بہت
سُندر اور جوان بنالی کہ جس کو دیکھ کر اپسرا موہت ہو جاویں جب وہ رکھیشور اپنا روپ اشونی کمار کے برابر سُندر
بنا کر راج مندر میں گئے تب اُن کی سُندرتائی دیکھ کر راجا کی پچاسوں لڑکیاں راج چھوڑ کر اُن پر موہت ہو گئیں
تب راجا ماندھاتا نے پچاسوں لڑکیاں رکھیشور کو بمعہ پوریک بیاہ دیں اور رکھیشور مہاراج سب کو اپنے مکان پر
لے آئے اور اپنے جوگ کے بل سے پچاس بمان رتنوں سے جڑے ہوئے باغ اور تالاب وغیرہ سب چیزوں سمیت

بنا دیے اور سوبھر رکھیشور پچاس روپ دھر کر ایک ایک استری سے علیحدہ علیحدہ بھانوں میں بھوگ اور بلاس کرنے لگے
وہ سب بھان رکھیشور کی اِچھا کے موافق اُڑ کر اندر لوک آدک میں چلے جاتے تھے اور اُن بھانوں کی شوبھا دیکھ کر
دیوتا اور دیوکنیا اور ماندھاتا آدک ایرکھا یعنی حسد کے ساتھ اُن کی بڑائی کرتے تھے جب اسی طرح سُکھ اور بلاس
کرتے ہوئے رکھیشور کے پچاس ہزار بیٹے پیدا ہوئے اور اُن کا بنش اتنا بڑھا کہ جس کی کچھ گنتی نہیں ہو سکتی تھی
تب اُنھوں نے بہت دن سنساری سُکھ بھوگ کر کے ایک دن یہ بچار کیا کہ دیکھو اتنے دن ہم نے سُکھ کیا تب پر بھی
من نہیں بھرا اور ہم نے اپنے اگیان سے ہر بھجن اور اِسمرن کرنا چھوڑ دیا اور سنساری مایا میں پھنس کر خراب ہوئے جو
اسی طرح مایا جال میں پھنسے ہوئے مر گئے تو ہمارا پرلوک بگڑ جائے گا اسلیے پرمیشور کا تپ اور بھجن کرنا چاہیے
ایسا بچار کر سوبھر رکھیشور نے من اپنا سنساری مایا سے الگ کر لیا اور پچاسوں استریوں سمیت بن میں جا کر
جوگ ابھیاس کے ساتھ اپنا بدن چھوڑ دیا تب پچاسوں استریاں اُنکے ساتھ ستی ہو کر پت سمیت ست لوک میں چلی گئیں۔

ادھیائے ساتواں۔ کتھا راجا ترشنک त्रिशंकु کی

شکدیوجی بولے کہ اے راجا پریچھت ماندھاتا کے مرنے کے پیچھے امبرکھ نام بڑا بیٹا اُس کی گدی پر بیٹھا
اس کے بنش میں ہاریت نام ایسا پرتاپی راجا ہوا کہ جس نے ناگوں کی سہایتا کر کے گندھربوں کو مارا تب ناگوں نے
بڑی خوشی سے اپنی بہن اس کو بیاہ کر یہ بردان دیا کہ جو لوگ تمھارے نام کا اسمرن کریں گے اُن کو کوئی سانپ
دُکھ نہ دیگا اِسی سے ہاریت کے بنش میں ترشنک نام راجا پیدا ہوا اور بششٹھ گرو کے بیٹوں نے ایسا شاپ دیا
کہ وہ چانڈال ہو گیا اور پھر بشوامتر کے بردان سے اُس کو سُورگ ملا اتنی کتھا سُن کر پریچھت نے پوچھا کہ اے سوامی
اس کی کتھا کیونکر ہے بستار کر کے کہیے شکدیوجی بولے کہ اے راجا پریچھت راجا ترشنک ایک دن بششٹھ جی سے
بولا کہ آپ مجھ کو کوئی ایسی جگیہ کرا دیں کہ جس سے میں اسی بدن سے سُورگ کو چلا جاؤں یہ سُن کر بششٹھ جی نے کہا
کہ ہم کو ایسی جگیہ کرانا نہیں آتی جب ترشنک نے جا کر بششٹھ جی کے بیٹوں سے یہی بات کہی تب اُنھوں نے
اُس کو شاپ دیا کہ تو گرو کا بچن جھوٹھ سمجھ کر پھر ہمارے پاس پوچھنے آیا اس لیے تو چانڈال ہو جا ترشنک جب رات کو
سو کر پربھات سمے اُٹھا تو بدن اُسکا کالا ہو گیا اور کپڑے بھی نیلے ہو گئے اسلیے لوگوں نے چھونا اُس کا بند کر دیا تب
وہ گھبرا کر بشوامتر رکھیشور کی شرن میں جو بششٹھ جی سے دشمنی رکھتے تھے جا کر بولا کہ مہاراج گرو کے بیٹوں نے مجھ کو
شاپ دے کر چانڈال بنا دیا اور میری اِچھا سُورگ میں جانے کی تھی سو وہ پوری نہ ہوئی اس واسطے تمھاری شرن میں
آیا ہوں جس میں میری کامنا پوری ہو وہ کیجیے یہ بات سُنتے ہی بشوامتر ہنس کر بولے کہ اے راجا شاپ دینے سے
جو تیری صورت چانڈال کی طرح ہو گئی ہے وہ کسی طرح بدل نہیں سکتی لیکن میں تجھ کو اسی صورت سے سُرگ میں
پہونچا دوں گا ایسا کہہ کر بشوامتر نے سب پرتھوی کے رکھیشوروں کو اپنے یہاں بُلایا اُس میں سَو بیٹے بششٹھ گرو کے نہیں
آئے اسلیے بشوامتر نے ان لوگوں کو شاپ دے کر ڈوم بنا دیا اور راجا ترشنک سے جگیہ کرائی جب اُس جگیہ میں

کسی دیوتا نے آہُت نہیں لیا تب بشوامتر نے کرودھ کرکے اپنے کمنڈل کے پانی سے ترشنک کو نہلا کر کہا کہ تو
میری تپسیا کے بل سے سُورگ میں چلا جا سو وہ چانڈال ہونے پر بھی بشوامتر کے جوگ بل سے سُورگ کو چڑھ گیا
اور اندراسن پر جا کر تھوڑی دیر بیٹھا جب اندر نے دیکھا کہ چانڈال آدمی اندراسن پر آکر بیٹھا ہے تب اندر نے
اُس کو لات مار کر گرا دیا اور دیوتوں نے ترشنک سے کہا کہ تو چانڈال ہے اسلیے سر نیچے اور پیر اوپر کرکے گر چانڈال کا
ٹھکانا سُورگ میں نہیں ہے گرتے وقت ترشنکُ نے چلّا کر پکارا کہ اے بشوامتر مجھ کو اندر نے لات مار کر اندراسن سے
گرا دیا ہے میری مدد کیجیے یہ بات سنتے ہی بشوامتر نے ترشنک سے کہا کہ تو اُسی جگہ رہ جب بشوامتر جی کی آگیا سے
وہ اُسی جگہ ٹھہر گیا اور بشوامتر اپنے جوگ بل سے اُس کے رہنے کے واسطے دوسرا سُورگ بنا کر دوسرے دیوتا بھی
بنانے لگے تب دیوتوں نے گھبرا کر بشوامتر کی شرن میں جا کر بنے کیا کہ اے مہاراج دوسرے دیوتا بنانے سے ہم لوگوں کا
اپمان ہوگا بنا آگیا نارائن جی کے نئی بات کرنا اُچِت نہیں ہے یہ بات سُن کر بشوامتر بولے کہ میں ترشنک کو سُورگ
دینے کے واسطے بات ہار چکا ہوں اسلیے یہ نیا سُورگ میرا بنایا ہوا اس کے رہنے کے واسطے بنا رہے گا لیکن دوسرے
دیوتوں کو نہ بناؤں گا جب دیوتا ہار مان کر بولے کہ بہت اچھا تب بشوامتر نے دوسرے دیوتا نہیں بنا کر اپنا بنایا ہوا
سُورگ رہنے دیا سو آج تک راجا ترشنکُ اُسی سُورگ میں اُلٹے لٹکے ہیں اور اُس کے مُنہ سے جو لار بہتی ہے اُسی سے
کرم ناسا ندی پیدا ہوئی ہے جس ندی میں پیر ڈالنے سے سب پُن آدمی کا جاتا رہتا ہے اور ترشنکُ کی چھایا مگدھ دیش پر
پڑتی ہے اس لیے مگدھ دیش میں مرنے کو بُرا کہتے ہیں ترشنک کا بیٹا ہریشچندر हरिश्चन्द्र نام راجہ بڑا پرتاپی ہوا
اور اُس نے بیٹا ہونے کے واسطے برن دیوتا کی مانتا مانی تھی کہ جو میرے بیٹا ہو تو میں اُسی لڑکے کو تمھیں بلدان
چڑھاؤں جب برُن دیو کی کرپا سے روہت रोहित نام بیٹا اُس کے ہوا تب راجا نے مارے پریم کے اُسکو
بارہ برس تک بلدان نہیں دیا جب برُن دیو نے بلدان دینے کے واسطے بہت ہٹھ کی اور اُس لڑکے نے سمجھا کہ گھر رہنے سے
ضرور ایک دن بلدان دیا جاؤں گا تب وہ اپنا پران بچا کر تیرتھ جاترا کرنے چلا گیا اور برُن نے بلدان نہ پانے سے
کرودھ کرکے ہریشچندر کے جلندھر کا روگ پیدا کیا جب راجا اُس روگ کے سبب سے مرنے کے برابر ہو گیا
اور روہت نے یہ حال سُنا کہ میرا باپ برُن دیوتا کے کرودھ سے مرا چاہتا ہے تب اُس نے کہا کہ میرے ایسے
جینے پر دھکا ہے جو میرا باپ میرے واسطے مارا جائے ایسا بچار کر جب وہ بلدان ہونے کے واسطے اپنے گھر آنے لگا
اور راہ میں اُس نے سُنہ سیپھ सुनःसेफ नام بشوامتر کے بھانجے کو دیکھا تب روہت نے سنہ سیپھ کی ماتا اور پتا
اسے جو بہت کنگال ہو کر تین بیٹے رکھتے تھے کہا کہ سو گئو ہم سے لیکر ایک بیٹا اپنا ہم کو دو یہ بات سُن کر اجے کیرت
اجय कीर्ति باپ سُنہ سیپھ کا بولا کہ بڑا بیٹا مجھ کو بہت پیارا ہے اُس کو میں نہ دوں گا اور اُس کی استری بولی کہ
چھوٹا بیٹا مجھ کو بہت پیارا ہے اُسے میں نہ بیچوں گی یہ بات اپنی ماں اور باپ کی سُن کر سُنہ سیپھ کے منجھلے بیٹے نے
کہا کہ میرا پیار میرے ماں باپ نہیں کرتے ہیں اس لیے میں روہت کے ہاتھ بک جاؤں گا یہ بات سُن کر
اجے کیرت اور اُس کی استری چُپ ہو رہی تب روہت نے سو گئو بدھ پور بک اُن کو دیکر سُنہ سیپھ کو مول لے لیا

اور اُس کو اپنے بدلے برُن دیوتا کا بلدان دینے کے واسطے ساتھ لے کر گھر کو چلا تب راہ میں بشوامتر رکھیشور ملے جب اُنھوں نے اپنے بھانجے کو دیکھ کر اپنے جوگ بل سے جانا کہ یہ بلدان ہونے کے واسطے جاتا ہے تب اُس کو بید کی رچا بتلا کر کہا کہ تو اس کو ہر روز پڑھا کر تیری موت نہ ہوگی اُس نے رکھیشور کی اگیا کے موافق وہ رچا پڑھنا شروع کی جب راجا کا بیٹا سُنہ سیپھ کو ساتھ لیے ہوئے راج مندر پر پہونچا تب ہریشچندر اپنے بیٹے کو دیکھ کر بہت خوش ہوا اور اُس نے بشوامتر آدک رکھیشوروں کو بُلا کر برُن دیوتا کا بلدان دینے کے واسطے جگیہ کرنا شروع کیا اور من میں بچار کیا کہ راجکمار کے بدلے سُنہ سیپھ کو بلدان دے کر روہت کو بچالوں گا اور برُن دیوتا اپنا بلدان لیکر مجھ کو بھی آرام دیں گے جب جگیہ کرتے وقت سنہ سیپھ کے بلدان دینے کا سمے آیا تب بشوامتر نے بہت استُت کرکے برُن دیوتا کو خوش کیا اور اپنے بھانجے کو بلدان ہونے سے بچالیا اور برُن دیوتا نے ہریشچندر کو بردان دے کر اُس کا روگ چھڑا دیا جب روہت اور سُنہ سیپھ دونوں کا پران بچا اور برُن دیوتا خوش ہو گئے تب بشوامتر نے راجہ ہریشچندر کو ایسا گیان اُپدیش کیا کہ جس کے پرتاپ سے وہ مُکت ہوگیا اور روہت اُس کی راج گدی پر بیٹھ کر دھرم کے ساتھ راج کرنے لگا۔

ادھیائے آٹھواں - کتھا راجہ سگر کی

شکدیو جی نے کہا کہ اے پرِیچھت راجا روہت کے بنش میں راجا چھپک ہوا جس نے چمپا پُری بسائی اور چھپک کے بنش میں آہُک نام راجا بڑا پرتاپی ہو کر اُس نے بیٹا پیدا ہونے کے واسطے ہزار بواہ اپنے کیے لیکن ہر اچھا سے کسی رانی کے اولاد نہ ہوئی اس لیے راجا آہُک اُداس رہتا تھا ایک دن نارد مُن نے راج مندر پر آکر پوچھا کہ اے راجا تم اُداس کیوں دیکھ پڑتے ہو ایک نے ہاتھ جوڑ کر بنے کیا کہ اے مہاراج میں آپ کو پرم بھگت جان کر اپنا دُکھ کہتا ہوں کہ ہزار بواہ کرنے پر بھی میرے کوئی بیٹا نہیں ہوا یہی چنتا مجھ کو دن رات رہتی ہے یہ بچن سُنتے ہی نارد جی نے دیال ہو کر ایک پھل آم کا جو ہاتھ میں لیے تھے راجا کو دے کہا کہ جس رانی کو چاہو یہ آم کھلا دو پرمیشور کی دیا سے بیٹا پیدا ہوگا راجا نے وہ پھل لے کر اپنی بڑی استری کو جسکی اُس دن باری تھی کھلا دیا رانی کے اُسی دن گربھ رہ گیا لیکن لڑکا پیدا نہیں ہوا تھا کہ اُنھیں دنوں میں دوسرے راجاؤں نے جو زبردست تھے راجا آہُک کو لڑائی میں جیت کر سب نگر اُس کا اپنے آدھین کر لیا تب وہ اپنی رانیوں سمیت بھاگ کر جنگل میں چلا گیا اور رکھیشوروں کی جھونپڑی کے پاس مکان بنا کر رہنے لگا راجا بڑی رانی کے گربھ رہنے سے اُس کو بہت چاہ کر آٹھوں پہر اُسی کے پاس رہتا تھا اس لیے راجا کی دوسری رانیاں سُوتیا ڈاہ سے آپس میں کہنے لگیں کہ دیکھو ابھی بڑی رانی کے بیٹا پیدا نہیں ہوا تس پر تو راجا رات دن اُسی کے پاس رہتے ہیں ہماری طرف آنکھ اُٹھا کر بھی نہیں دیکھتے لڑکا ہونے پر نہ معلوم ہم لوگوں کی کیا دشا ہوگی اس لیے رانی کو زہر دینا چاہیے جس میں وہ پیٹ کے لڑکے سمیت مر جائے جب اُنھوں نے یہ صلاح کر کے کسی چیز میں زہر ملا کر

گربھ والی رانی کو کھلا دیا اور وہ زہر کی گرمی سے بیاکل ہوئی تب اُس نے اَورو और्व نام رکھیشور کی کُٹی میں
جو اسی جگہ رہتے تھے جا کر بنے کیا کہ اے مہاراج میں تمھاری شرن میں آئی ہوں میرا پران بچائیے یہ دین بچن
سُن کر رکھیشور بولے کہ اے رانی تو مت ڈر پرمیشور کی کرپا سے تو نہیں مرے گی اور جو لڑکا تیرے پیٹ میں ہے
وہ بھی جیتا بچ کر زہر سمیت پیدا ہوگا یہ آشیرباد سُن کر رانی بہت خوش ہوئی اور رکھیشور کی دیا اور مہراچھا سے
زہر نے اپنا اثر نہیں کیا اور گربھ بھی جیوں کا تیوں بنا رہا جب کچھ دن بعد راجا آہُک اپنی موت سے مرگیا اور
سب اُس کی استریاں سَتی ہونے لگیں تب اَورو نام رکھیشور نے گربھ وتی رانی سے کہا کہ تو مت سَتی ہو تجھ سے ایک
لڑکا بڑا بلوان اور تیجوان پیدا ہو کر چکروتی راجا ہوگا یہ سُن کر وہ رانی سَتی نہیں ہوئی اور سب رانیاں راجا کے ساتھ چلکر
سَت لوک کو چلی گئیں اور گربھ والی رانی اسی جگہ کُٹی بنا کر رہی جب دسویں مہینے اُس سے ایک لڑکا بہت سُندر
اور تیجوان پیدا ہوا تب اس لڑکے کے ساتھ وہ زہر بھی پیٹ سے نکلا سنسکرت میں زہر کو گرل کہتے ہیں اس لیے
اَوَرو نام رکھیشور نے اُس لڑکے کا نام سَگر رکھا جب وہ لڑکا بڑا ہوا تب اُس نے فوج اکٹھا کی اور مہراچھا اور
رکھیشور اور منیشر دوسرے راجوں کو جیت کر اپنے باپ کی راج گدی چھین لی اور راج سنگھاسن پر بیٹھ کر دھرم
اور پرجا پالن کے ساتھ راج کرنے لگا اور راجا سگر ایسا پرتاپی ہوا کہ جس نے تال جنگھ तालजंघ اور بُوبو
نام وغیرہ ملیچھ راجاؤں کو لڑائی میں اپنی بھجا کے بل سے جیت کر مار ڈالا اَورو نام رکھیشور جو اُس کے گرو تھے
ان کی آگیا سے بہت ملیچھوں کا سر اور داڑھی اور مونچھ مُنڈوا کر یہ جس اپنا سنسار میں پرگٹ کیا اور ساتوں دیپ کے
راجوں کو اپنے بس میں کر کے دو بیاہ اپنے کیے راجا سگر کے کیشری نام رانی سے اسمنجس نام ایک لڑکا پیدا ہوا
اور سُدھرتی نام دوسری رانی سے ساٹھ ہزار بیٹے پیدا ہوئے اور اسمنجس کے ایک لڑکا انشُمان نام بڑا
پرتاپی اور بہت سُندر پیدا ہوا اسمنجس پورب جنم کا جوگی تھا اس سبب سے پرجا کو دُکھ دینے لگا جب راجا سگر نے
پرجا کے کہنے سے اسمنجس کو بن باس دے دیا اور انشُمان اپنے پوتے کو جو دھرماتما تھا اپنے پاس رکھا کچھ دن بعد
راجا سگر نے سو اشومیدھ جگیہ کرنا بچار کر ننانوے جگیہ اچھی طرح پوری کیں جب سَوِیں جگیہ شروع کر کے شاستر
کے موافق شیام کرن گھوڑا چھوڑا اور ساٹھ ہزار بیٹوں کو اُس کی رچھا کرنے کے واسطے ساتھ کر دیا تب اندر نے
اپنے مَن میں بچار کیا کہ آدمی سو جگیہ کرنے سے اندر ہوتا ہے راجا سگر سَوِیں جگیہ پوری کر کے میرا اندراسن چھین لیگا
اور مجھ کو ایسی سامرتھ نہیں ہے کہ راجا سگر کے سنمکھ جُدھ کر کے گھوڑا چھین لاؤں اور اُس کی جگیہ کو بگاڑوں اسلیے
چھل کر کے شیام کرن گھوڑا لینا چاہیے ایسا بچار کر اندر وہ گھوڑا کسی چھل سے چُرا لے گیا اور جہاں کپل مُنی
بیٹھے ہوئے تپ کر رہے تھے وہاں لے جا کر اُس گھوڑے کو اُن کے پیچھے باندھ دیا اور آپ اندر لوک چلا گیا
جب راجکماروں نے گھوڑا اپنا نہ دیکھا تب اُنھوں نے چودھوں لوک میں جا کر وہ گھوڑا بہت ڈھونڈھا لیکن
کہیں اسکا پتہ نہ پایا جب ڈھونڈھنے سے نراس ہوئے تب راجا سگر کے پاس جا کر سب حال کہہ کر بنے کیا کہ
اے مہاراج جو آپ آگیا دیویں تو ہم زمین کھود کر گھوڑا ڈھونڈھیں راجا بولا کہ بہت اچھا تلاش کرنا چاہیے تب

انھوں نے اپنے باپ کی آگیا کے موافق گھوڑا ڈھونڈھنے کے واسطے اتنی زمین کھودی کہ چھوٹے چھوٹے سات سُمدر اور بھرت کھنڈ میں پرگٹ ہوئے جب وہ لوگ گھوڑا ڈھونڈھتے ہوئے کپل دیومُن کے استھان پر گئے تو کیا دیکھا کہ کپل دیومن بیٹھے ہوئے تپ کر رہے ہیں اور گھوڑا ان کے پیچھے بندھا ہے تب ساٹھوں ہزار بیٹے راجا سگر کے چلّاکر بولے کہ ہم نے اپنا چور پکڑا جب اُن کے چلّانے سے کپل دیومُن کا دھیان کھُل گیا تب اُنھوں نے آنکھ اُٹھا کر غصہ سے اُن لوگوں کی طرف دیکھا تب اُسی جگہ ساٹھوں ہزار بیٹے راجا سگر کے جل کر راکھ ہوگئے جب راجا سگر نے بہت دن تک کچھ حال اپنے بیٹوں کا نہیں پایا تب اپنے پوتے یعنی انسُ مان کو بلاکر کہا کہ تو جاکر اپنے چاچوں اور گھوڑے کی خبر لے آ انسُ مان یہ بات سُن کر گھر سے نکلا اور اُن کا پتہ لگاتا ہوا جہاں پر وہ جل گئے تھے وہاں جا پہونچا جب اُس نے وہاں پہونچ کر کپل دیومُن کو پرمیشور کے دھیان میں بیٹھا دیکھا اور ڈنڈوت اور پرکرما کر کے اُن کی استُت کی تب کپل دیومُن خوش ہو کر بولے کہ اے راجکمار تو اپنا گھوڑا لے جا لیکن تیرے چاچا لوگ جو میرے کرودھ سے جل کر مر گئے ہیں وہ ابھی مُکت نہیں ہو سکتے جب گنگا جی آکر اپنے جل سے اُن کی ہڈیاں اور راکھ بہادیں گی تب اُن کا اُدّھار ہوگا یہ بات کپل دیومُن کی سُنتے ہی انسُ مان ڈنڈوت کر کے شیام کرن گھوڑا اپنا وہاں سے لیکر راجا سگر کے پاس آیا اور سب حال جو کپل دیومُن سے سُنا تھا کہہ دیا راجا سگر نے اپنے بیٹوں کا مرنا پرمیشور کی اِچھا سے سمجھ کر سنتوکھ کیا اور سَوِیں جگیہ اپنی پوری کی اور اَوِد رکھیشور سے گیان سُن کر سنساری مایا چھوڑ دی اور انسُ مان اپنے پوتے کو راج گدی پر بیٹھا کر جنگل میں چلا گیا اور ہر چرنوں میں دھیان لگا کر مُکت ہوا -

ادھیاے نواں - کتھا آنے گنگا جی کی مرت لوک میں

شُکدیو جی بولے کہ اے راجا پریچھت راجا انسُمان راجا سگر کے پوتے نے کچھ دن دھرم اور پرجا پالن کے ساتھ راج کاج کر کے دلیپ اپنے بیٹے کو راج گدی دے اور آپ جنگل میں جاکر اپنے چاچاؤں کی مُکت کے واسطے گنگا جی کا تپ کرتے کرتے مر گیا لیکن گنگا جی خوش نہ ہوئیں کچھ دن بعد راجا دلیپ بھی گنگا جی کے آنے کے واسطے تپ کرنے لگا اور اسی ابھلاکھا میں اُس نے بھی اپنا تن تیاگ کر دیا لیکن گنگا جی نے درشن نہیں دیا راجہ دلیپ کا ایک بیٹا بھگیرتھ نام تھا جب اُس نے کھیلتے میں اپنے ساتھ والے لڑکوں سے سُنا کہ میرے باپ اور دادا گنگا جی کے لانے کے واسطے تپ کرتے کرتے مر گئے تِسپر بھی وہ نہیں آئیں تب بھگیرتھ نے کہا کہ پہلے میں گنگا جی کو لاکر پیچھے راج گدی پر بیٹھوں گا یہ بات من میں ٹھان کر وہ بھی بن میں چلا گیا اور پریم کے ساتھ ہر چرنوں کا دھیان کرنے لگا تب شری گنگا جی نے خوش ہو کر استری روپ سے بھگیرتھ کو درشن دیا اور کہا کہ تو کیا چاہتا ہے بھگیرتھ نے گنگا جی کو دیکھتے ہی ڈنڈوت اور پرکرما اور استُت کر کے ہاتھ جوڑ کر بنتی کیا کہ اے ماتا میرے پُرکھا لوگ کپل دیو کے کرودھ سے جل کر راکھ ہوگئے ہیں اس واسطے میں چاہتا ہوں کہ آپ مرت لوک میں آکر اس راکھ کو اپنی لہروں سے بہا دیجیے تب وہ لوگ تر جائیں گے یہ بات سُن کر شری گنگا جی بولیں کہ اے راجکمار مجھ کو مرت لوک میں آنے میں دو بات کا سندیہ ہے ایک تو یہ کہ آکاش سے گرتے وقت زمین میرا بوجھ نہ سہہ سکے گی کوئی ایسا پرتاپی اور بلوان ہو جو میرے

پانی کا زور اپنے بدن پر لے سکے دوسرے پاپی اور ادھرمی لوگ مجھ میں اسنان کرنے سے مُکت پاکر بیکنٹھ کو جاوینگے
اور اُن کے پاپ کا بوجھ مجھ میں رہے گا جو تم ان دونوں باتوں کا اُپاے کرو تو میں آسکتی ہوں یہ سُن کر بھگیرتھ بولے
کہ اے جگت تارنی میں شری مہادیو جی سے بنے کرتا ہوں وہ تم کو اپنے سر پر لیں گے اور ہر بھگت اور تپسی اور مُنی اور
مہاتما اور رکھیشوروں کے اسنان کرنے سے پاپی اور ادھرمی لوگوں کے نہانے کا پاپ تم کو نہیں لگے گا یہ بات
مان کر گنگا جی وہاں سے انتردھیان ہوگئیں اور بھگیرتھ شری مہادیو جی کا تپ اور دھیان کرنے لگا جب شری مہادیو جی
خوش ہوئے اور بھگیرتھ کو درشن دے کر بولے کہ تو کیا چاہتا ہے تب بھگیرتھ نے ڈنڈوت اور پرکرما کر کے بنے کیا
کہ اے مہاپربھو میں نے اپنے پُرکھوں کے ترجانے کے واسطے شری گنگا جی سے مرت لوک میں آنے کو بنے
کیا تھا تب شری گنگا جی نے کہا کہ کوئی مجھ کو اپنے اوپر لے کر میرے پانی کا زور سنبھالے تو میں آؤں اس لیے
میں چاہتا ہوں کہ آپ پہلے شری گنگا جی کو اپنے سر پر لیویں تب اُن کا زور پرتھوی سہہ سکے گی جب شری مہادیو جی نے
بھگیرتھ کی بنتی مان لی تب شری گنگا جی کا پانی آکاش سے گرا اور شری مہادیو جی نے اُس کو اپنے سر پر لیا
کچھ دنوں تک شری گنگا جی شری مہادیو جی کی جٹاؤں میں گھومتی رہیں پرتھوی پر نہیں گریں جب بھگیرتھ نے شری گنگا جی
کے پرگٹ ہونے کے واسطے پھر شری مہادیو جی کی استت کی تب شری مہادیو جی نے ایک رتھ بھگیرتھ کو دے کر کہا
کہ تم اس رتھ پر بیٹھ کر شری گنگا جی کے آگے جا کر اپنے پُرکھوں کی راکھ دکھلا دو یہ کہکر شری شیوشنکر جی نے اپنی جٹا نچوڑ کر
شری گنگا جی کو باہر نکالا تب اُسی رتھ پر چڑھے اور جہاں اُن کے پُرکھوں کی راکھ پڑی تھی وہاں شری گنگا جی کو
لے آئے جب گنگا جل اُس راکھ پر ہو کر بہا تب بھگیرتھ کے سب پرکھا دیوتا روپ ہو کر بمان پر بیٹھ کر سورگ کو چلے گئے
اور بھگیرتھ بڑی خوشی سے بلج مندر پر آئے اور براہمن اور کنگالوں کو بہت دان اور دچھنا دے کر راج گدی پر بیٹھے
اور بہت دنوں تک دھرم پوربک راج کیا بھگیرتھ کے بنش میں راجہ رتُ پرن ऋतुपर्ण بڑا پرتاپی راجہ نل کا
متر ہوا جس نے گھوڑے پر چڑھنا راجہ نل سے سیکھ کر اُس کو جُوا کھیلنا بتایا تھا رتُ پرن کا بیٹا سُداس सुदास نام
بڑا پرتاپی راجا ایک دن شکار کھیلنے کے واسطے جنگل میں گیا اور وہاں اُس نے ہرن روپ راچھس کو مار ڈالا اُس
راچھس کے بھائی نے راجا سے بدلا لینے کی اچھا کی لیکن وہ راجا کے سنمکھ ہو کر لڑنے کی سامرتھ نہیں رکھتا تھا اسلیے
وہ براہمن روپ رکھ کر راجا کے پاس جا کر بولا کہ میں رسوئیں بہت اچھی بناتا ہوں یہ بات سُن کر جب راجا نے اُس کو
رسوئیں بنانے کے واسطے نوکر رکھ لیا اور وہ راچھس براہمن روپ وہاں رہنے لگا تب ایک دن راجا سُداس نے
بششٹھ رکھ کو نیوتا دے کر بہت طرح کا بنجن اور مانس بنوایا تو اُس راچھس نے آدمی کا مانس بھی بنا کر سب پدارتھوں کے سمیت
بششٹھ جی کے سامنے لاکر رکھ دیا بششٹھ جی نے اپنے جوگ بل سے وہ مانس پہچانتے ہی راجا پر کرودھ کر کے
کہا کہ اے راجا تو مجھ کو راچھس سمجھ کر آدمی کا مانس میرے کھانے کے واسطے لایا ہے اسلیے میں نارائن جی سے چاہتا ہوں
کہ تو بارہ برس تک راچھس ہو جا اور آدمی کا مانس کھایا کر یہ شاپ دے کر بششٹھ جی اُٹھ کھڑے ہوئے اُس وقت
راجا نے کہ وہ بھی اپنے تپو بل سے شاپ دینے کی سامرتھ رکھتا تھا کہا کہ میری جان میں کسی نے آدمی کا مانس

بشسٹھ جی کے کھانے کے واسطے نہیں رکھا تھا مجھ کو برتھا رکھیشور نے شاپ دیا اسلیے میں بھی ان کو شاپ دوں گا جب ایسا کہہ کر راجا نے شاپ دینے کے واسطے پانی ہاتھ میں لیا تب رانی راجا کا ہاتھ پکڑ کر بولی کہ آپ کو براہمن اور گرو سے برابری کرنا نہ چاہیے بشسٹھ جی نے کرودھ کرکے شاپ دیا تو اچھا کیا پھر دیال ہو کر بردان دینگے تم ان کو شاپ مت دو راجا نے رانی کے سمجھانے سے بشسٹھ جی کو شاپ دینا اُچت نہ جان کر وہ پانی ہاتھ کا اپنے پیر پر ڈال دیا سو دونوں پیر راجا کے کالے ہو گئے اُس دن سے راجا سُداس کا نام کلماکھ پادُ سب کہنے لگے اور سب بدن راجا کا جیوں کا تیوں بنا رہا لیکن گیان اُس کا شاپ دینے سے راچھسوں کی طرح ہو گیا اس لیے وہ آدمی کو پکڑ کر مانس اُس کا کھانے لگا لیکن استری کو نہیں کھاتا تھا ایک دن راجا نے جنگل میں کسی رکھیشور کو ہرشت پُشٹ دیکھ کر اُس کے کھانے کی اچھا کی تب اُس کی استری بنتی کرکے بولی کہ اے راجا ابھی تک میں نے اپنے سوامی سے اچھا کے موافق سنساری سُکھ نہیں پایا مجھ کو اولاد ہونے کی اچھا بنی ہے اسلیے تو میرے پتی کو مت کھا جو تو نہ مانے تو مجھے بھی کھا لے جب راجا نے اپنی راچھسی سوبھاؤ سے اُس کی بنتی نہ مان کر رکھیشور کو کھا لیا تب وہ براہمنی اپنے سوامی کی ہڈیاں بٹور کر ستی ہو گئی اور چلتے وقت اُس نے راجا کو یہ شاپ دیا کہ جب تو استری سے بھوگ کرے گا تب مر جائے گا جب بارہ برس شاپ کے دن بیت گئے اور راجا کا گیان شدھ ہو گیا تب وہ بنا بچ کرنے لگا تب ان راجا نے رانی سے بھوگ کرنے کی اچھا کی لیکن رانی شاپ کا حال سُن چکی تھی اس لیے راجا کو بہت سمجھا کر وہ دُکھ کرنے نہیں دیا پھر ایک دن بشسٹھ گرو نے اپنی اچھا سے راج مندر پر آ کر راجا اور رانی کو یہ بردان دیا کہ بنا بھوگ کیے تمھارے بیٹا ہوئے یہ آشیرباد دے کر بشسٹھ جی اپنے استھان کو چلے گئے اور انکی کرپا سے بنا پرسنگ کیے اُسی دن رانی کے گربھ رہ گیا ساتویں برس اسمک अश्मक نام بیٹا پیدا ہوا اُس سے مولک मूलक نام لڑکا پیدا ہوا پرشرام جی کے کرودھ سے بچا سب چھتریوں کی جڑ یہی ہے اُس کا بیٹا راجا کھٹوانگ खट्वाङ्ग ایسا پرتاپی اور دھرماتما ہوا جس نے دیوتاؤں کی سہائتا کی اور دیتوں کو لڑائی میں جیت کر مکت ہوا اسکی کتھا بستار پوربک دوسرے اسکندھ میں ہے۔

ادھیائے دسواں ۔ کتھا شری رام اوتار کی

شکدیو جی نے کہا کہ اے راجا پریچھت کھٹوانگ کے بنس میں راجا دسرتھ بڑے پرتاپی اور تیجمان ہوئے جنھوں نے اجودھیا پُری میں دھرم پوربک راج کیا اور اُن کے یہاں شری رامچندر جی پربرہم کا اوتار کوشلیا رانی سے اور لچھمن جی شیش ناگ کا اوتار اور شترہن جی سُمترا رانی سے اور بھرت جی کیکئی رانی سے پیدا ہوئے انھیں شری رگھناتھ جی کے چرترا ور لیلا تم نے رکھیشوروں کے مُنہ سے سُنی ہو گی پھر اُن کی کتھا سنچھپت سے ہم کہتے ہیں سنو کہ انھوں نے لڑکپن میں ماریچ اور سُباہو راچھس کو مار کر بشوامتر رکھیشور کے جگیہ کی رچھا کی اور انھیں ترلوکی ناتھ نے لچھمن جی اپنے بھائی سمیت بشوامتر گرو کے ساتھ جنک پور میں جا کر مہادیو سوامی کا دھنکھ جو کسی راجا سے نہیں اُٹھا تھا اُس کو اوکھ کی طرح

توڑ کر پرشرام جی کا گرب مٹایا اور شری سیتا جی کو بیاہ کر اجودھیا جی میں لائے اور اپنے باپ کی آگیا انسار شری لچھمن جی اور شری مہارانی جگت ماتا جانکی جی سمیت چودہ برس بن باس کیا جب پنچ بٹی میں سوروپ نکھا راون کی بہن کی ناک اور کان کاٹ لیے تب کھر اور دوشن اور ترشرا تینوں بھائی سوروپ نکھا کے چودہ ہزار راچھسوں سمیت شری رام چندر جی سے لڑنے آئے سو اُن کو فوج سمیت مار ڈالا جب راون نے سوروپ نکھا کی ناک اور کان کاٹنے اور کھر اور دوشن وغیرہ اپنے بھائیوں کے مارے جانے کا حال سُنا تب وہ جوگی کا بھیس دھر کے شری سیتا جی کو ہر لے گیا جب راہ میں جٹایو گدھ ہر بھکت نے راون کو روکا تب راون نے جٹایو گدھ سے بڑا یُدھ کر کے اگن بان مار کر اُسے گرا دیا اور سیتا مہارانی کو سمندر پار لے جا کر اشوک باٹکا میں چھپا رکھا جب شری رامچندر جی ماریچ راچھس کو جو مایا روپی ہرن بنا تھا مار کر اپنے استھان پر آئے اور شری جانکی جی کو نہیں دیکھا تب نردیہ دھارن کرنے سے بہت بلاپ کرتے ہوئے دونوں بھائی شری سیتا جی کو ڈھونڈھنے چلے تب راہ میں جٹایو سے سُنا کہ لنکا پت راون شری جانکی جی کو ہر لے گیا تب رگھناتھ جی جٹایو گدھ کو اپنا پرم بھکت جان کر اُس کا سنسکار کریا کرم اپنے ہاتھ سے کیا پھر آگے جا کر کبندھ راچھس کو مارا اور کبندھ کے مُنہ سے سگریو بندر کا حال سُن کر شری جانکی جی کے ڈھونڈھنے کے واسطے اُس کے ساتھ مترتا کی اور بال نام بندر کو مار کر کشکندھا کا راج سگریو کو دیا اور سگریو کی آگیا سے شری ہنومان جی آدک کروڑوں بندر اور ریچھ شری سیتا جی کو ڈھونڈھنے کے واسطے چاروں طرف گئے اور شری ہنومان جی نے لنکا میں جا کر پُری کو جلا دیا اور وہاں سے آ کر شری جانکی جی کی کُشل اور آنند کے سماچار شری مہاراج رگھناتھ جی کو سُنائے تب شری رامچندر جی نے بڑی بھاری فوج بندر اور ریچھ کی ساتھ لے کر لنکا پر چڑھائی کی اور سمندر کے کنارے پہونچ کر نل اور نیل نام بندروں سے اُس میں پُل بندھوایا جب ببھیکھن راون کے بھائی نے وہاں آ کر شری رگھناتھ جی کا درشن کیا تب شری رام چندر جی نے اُسی جگہ لنکا کے راج کا تلک ببھیکھن کے لگایا اور جب اُسی پُل کی راہ فوج سمیت پار اُتر کر لنکا کو گھیر لیا تب شری لچھمن جی نے سگریو اور شری ہنومان اور انگد اور نل اور نیل اور جامونت ریچھ آدک سیناپتیوں کو ساتھ لے کر راچھسوں سے یُدھ کر کے اُن کو مار ڈالا جب کُمبھکرن بھائی اور اندرجیت بیٹا راون کا مارا گیا اور اُس نے آپ چڑھائی کر کے شری رام چندر جی سے بڑا یُدھ کیا تب شری رگھناتھ جی نے اگن بان راون کے ہردے میں مار کر اُس کو مکت پدوی دی جب ببھیکھن شری رام چندر جی کی آگیا سے راون کا داہ کرم آدک کر چکے تب اُن کو شری رگھناتھ جی نے لنکا کا راج دیا جب ببھیکھن راج سنگھاسن پر بیٹھے تب وہ شری سیتا مہارانی کو جڑاؤ سکھپال پر بٹھا کر شری رام چندر جی کے پاس لے چلے اُس وقت سب ریچھ اور بندروں کو یہ اچھا ہوئی کہ ہم لوگ شری جانکی جی کا درشن کر کے آنکھوں کو سپھل کرتے تو اچھا ہوتا شری رگھناتھ جی انترجامی نے ببھیکھن کو آگیا دی کہ شری جانکی جی سے کہدو کہ پیدل ہمارے پاس آویں یہ بات سنتے ہی شری سیتا جی سکھپال سے اُتر کر شری رگھناتھ جی کے پاس آئیں تب سب ریچھ اور بندروں نے اُن کا درشن پا کر اپنی آنکھوں کو سُکھ دیا جب لچھمن جی شری سیتا جی کے چرنوں پر گرے تب شری سیتا جی نے اُن کو آشیرباد دیا

پھر شری رام چندر جی ببھیکشن اور ہنومان جی آدک سیناپت اور شری سیتا کو اپنے ساتھ پشپک بمان پر بیٹھا کر
لنکا سے چلے جب تیسرے دن پریاگ راج میں پہونچے تب وہاں سے ہنومان جی کو یہ کہہ کر اجودھیا پری میں
بھیجا کہ تم پہلے سے جا کر بھرت جی کو ہمارے آنے کا حال سُناؤ اور ایک دن اودھ (یعنی میعاد) کا رہ گیا ہے جو
میں اودھ پر نہیں پہونچوں گا تو بھرت جی اپنا تن تیاگ کر دیں گے یہ بات سنتے ہی ہنومان جی نے اجودھیا جی میں
جا کر شری رگھناتھ جی کے آنے کی خبر بھرت جی سے کہہ دی یہ خبر سُن کر بھرت جی کو بڑی خوشی ہوئی اور شری ہنومان جی کو
آشیرباد دے کر بشسٹھ گرو اور نگر باسی اور فوج کو ساتھ لے کر شری رام چندر جی کو آگے سے لینے گئے اور شری
رگھناتھ جی پہلے بشسٹھ گرو کے چرنوں پر گرے پھر اُٹھ کر بھرت جی اور شترہن جی کو اپنے گلے سے لگایا اور وہاں کے
اجودھیا باسی اور ساتھیوں کو بہت طرح کی سواریوں پر بیٹھا کر اجودھیا پری میں پہونچے اور شری رام چندر جی اور
شری لچھمن جی نے سیتا مہارانی سمیت راج مندر میں جا کر اپنی ماتا کو ڈنڈوت کی اور بشسٹھ جی کی آگیا سے
اچھی ساعت میں راج سنگھاسن پر بیٹھے اور دھرم پوربک راج کرنے لگے اُس وقت تریتا جگ تھا لیکن
شری رام چندر جی کے دھرم اور پرتاپ سے ان کا راج ست جگ کے برابر ہو گیا۔

ادھیائے گیارھواں - پہونچنا شری سیتا جی کا بالمیک جی کے استھان پر

شکدیو جی بولے کہ اے راجا پریچھت شری رام چندر جی نے راج گدی پر بیٹھ کر سنساری جیووں کو دھرم کی راہ
دکھلانے کے واسطے بہت جگیہ کیے اور سب راج اور دھن اپنا براہمن اور رکھیشوروں کو سنکلپ کر کے فقط ایک
دھوتی اور ایک انگوچھا اپنے پاس اور ایک ساری اور ایک منگلا نام جنتر شری سیتا جی کے بدن پر رکھ لیا تب
نارد جی آدک رکھیشوروں اور براہمنوں نے آشیرباد دے کر کہا کہ اے مہاراج آپ تینے ترلوکی ناتھ ہو کر اپنے سروپ کا
دھیان جو ہم لوگوں کو دیا ہے اُسی میں ہم لوگ مگن رہتے ہیں یہ راج لے کر کیا کریں گے ہم لوگوں کو اس کے بدلے
گئودان دیجیے کہ اگنی ہوتر آدک کیا کریں جس میں ہمارا دھرم بنا رہے سو رگھناتھ جی نے دیا اور کرپا کر کے براہمنوں کو
گئو آدک دان دے کر پھر دیش اپنا براہمنوں سے لے لیا اور راج کرنے لگے ساتوں دیپ کے راجا اور سب دیوتا
اور دیت آدک اُن کی آگیا پالتے تھے اور پرجا لوگ بیٹے کی طرح اُن سے پالن ہو کر آنند سے ہر بھجن میں رہتے
تھے ایک دن رات کو شری رگھناتھ جی بھیس بدل کر اپنی کیرت کی پرچھا لینے کے واسطے اجودھیا پری میں نکلے
سو ایک دھوبی نے اپنی استری سے لڑتے ہوئے یہ کہا کہ تو بنا میرے کہے ایک رات باہر کہیں رہ آئی اس سے
اب تو میرے گھر رہنے کے لائق نہیں رہی اس لیے میں تجھ کو اپنے گھر نہ رکھوں گا جہاں تیری اچھا ہو وہاں چلی جا
میں راجہ رام چندر نہیں ہوں جو سیتا اُن کی استری برس دن تک راون کے یہاں رہی اور پھر اُس کو اپنے گھر
لا کر رکھ لیا جب شری رام چندر جی نے یہ لوک نندا اپنے کانوں سے سُنی اور راج مندر پر آ کر اسی چنتا میں اُن کو
رات بھر نیند نہیں آئی تب پرات کال شترہن جی سے کہا کہ سیتا گربھوتی کو جنگل میں لے جا کر چھوڑ آؤ جب شترہن جی

یہ بات سُن کر اُچیت ہوگئے اور اُن کی آگیا نہ مانی تب یہی بات شری رامچندر جی نے بھرت سے کہی جب اُنھوں نے
بھی یہ بچن ترلوکی ناتھ کا نہ مانا تب شری رامچندر جی نے لچھمن کو بُلا کر کہا میں نے بھرت اور شترہن سے سیتا جی کو
جنگل میں چھوڑ آنے کی آگیا دی تھی سو اُنھوں نے نہیں کیا اس سے تم سیتا جی سے جا کر یہ بات کہو کہ تم نے
رکھیشوروں کی استریوں اور گنگا جی کی پوجا کرنے کے واسطے مانتا مانی تھی سو چل کر پوجا اُن کی کرنا چاہیے جب
وہ تمھارے ساتھ جاویں تب تم اُن کو جنگل میں بالمیک رکھیشور کے استھان کے پاس اس بہانے سے چھوڑ کر
چلے آؤ سیتا جی کو گھر میں رکھنے سے پرجا لوگ میری نندا کرتے ہیں جو تم ہمارا کہنا نہ مانوگے تو ہم مر جائیں گے
جب لچھمن جی نے یہ بچن سُنا اور جواب دینا اُچت نہ جانا تب سیتا جی سے جا کر کہا کہ تم ہمارے ساتھ چل کر
پوجا گنگا جی اور رکھ پتنیوں کی جو مانتا مانی تھی کر آؤ یہ بات سُنتے ہی سیتا جی بہت خوش ہوئیں اور بہت طرح کا
گہنا اور کپڑا رکھ پتنیوں کے واسطے لے کر لچھمن جی کے ساتھ رتھ پر چڑھ کر چلیں اُس وقت بہت اسگن ہوئے لیکن
جگت ماتا نے کچھ بچار نہیں کیا جب شری لچھمن جی شری گنگا جی کے پار اُترے اور بالمیک رکھیشور کے
استھان کے پاس پہونچے اور رونے لگے تب شری جانکی جی نے پوچھا کہ اے لچھمن تمھارے بھائی تو اچھی طرح
ہیں تم کیوں روتے ہو یہ بچن سُن کر لچھمن جی نے بہت بیاکُل ہو کر سب حال کہہ دیا اور ہاتھ جوڑ کر بنتی کیا کہ اے ماتا
میں تم کو یہاں جنگل میں چھوڑنے آیا ہوں یہ بات سنتے ہی جگت ماتا اُچیت ہو کر گر پڑیں اور بہت بلاپ کر کے
لچھمن جی سے کہنے لگیں کہ بہت اچھا جو آگیا رگھناتھ جی کی ہو وہ تم کرو میری طرف سے رگھناتھ جی سے ہاتھ
جوڑ کر کہہ دینا کہ مجھ سے جو اپرادھ ہوا ہو سو چھما کریں کس واسطے کہ میں بہت جنم سے اُن کی داسی ہوں پھر لچھمن جی گربھوتی
شری جانکی ماتا کو روتے ہوئے بالمیک رکھیشور کے استھان پر چھوڑ کر چلے آئے اور رکھیشور نے اُن کو
لڑکی کے برابر رکھا کچھ دن بیتے اُسی جگہ شری سیتا جی سے لو اور کش نام دو بالک بہت سُندر اور تیجوان اور
پرتاپی اور بلوان پیدا ہوئے جب شری رگھناتھ جی نے اشومیدھ جگیہ کرتے وقت پھر لچھمن جی کو شری سیتا جی کے
بلانے کے واسطے بھیجا تب شری جانکی جی نے لو اور کش دونوں بیٹے اپنے لچھمن جی کو سونپ دیے اور اجودھیا جی
میں جا کر اُسی جگہ پرتھوی میں سما گئیں یہ سُن کر رگھناتھ جی نے بڑا سوچ اور بلاپ کیا اور سیتا جی کو تیاگ دینے
کے بعد شری رامچندر جی برھم چرج رہ کر جگیہ آدک کیا کرتے تھے اور گیارہ ہزار برس تک اُنھوں نے اجودھیا جی کا
راج بھوگ کر پرجا کو بڑا سکھ دیا اور لچھمن جی اور شترہن جی کے چترکیت اور سُباہ نام وغیرہ دو بیٹے پیدا ہوئے اور
رگھناتھ جی نے جو اپنے بھائیوں کو بہت چاہتے تھے اُتر کا دیش بھرت جی کو اور پچھم کا دیش شترہن کو اور پورب کا
دیش لچھمن جی کو بانٹ دیا تھا اور سب استری پُرش اجودھیا باسی شری رگھناتھ جی کا درشن پا کر خوش رہتے تھے
ایسا سُکھ اندرپُری میں بھی کسی کو کبھی نہیں ملتا تھا اُن کے راج میں پشُو اور پنچھی آدک کوئی جیو دُکھی نہیں تھا اسی طرح
راج اجودھیا پُری کا دھرم کے ساتھ کیا اور انت سمے اجودھیا پُری کا راج اپنے بیٹے کو دے کر بیکنٹھ کو پدھارے اور
اجودھیا جی کے رہنے والے سب جیووں کو اُسی بدن سے بمان پر بٹھا کر اپنے ساتھ لے گئے اُنھیں رامچندر جی کا نام

لینے سے کروڑوں جیو بھوساگر پار اُتر جاتے ہیں اور کتھا ان کی بستار پُوربک راماین میں لکھی ہے اور شری رامچندر جی
کے نزدیک سمندر میں پُل باندھنا اور راون وغیرہ راچھسوں کا مار ڈالنا کچھ مشکل نہیں تھا وہ اپنی بھونہ ہلانے سے
ایک ساعت میں چودھوں لوک کی رچنا او ناش کر سکتے تھے لیکن یہ سب لیلا اوتار اُنھوں نے سنساری جیووں کو
کیوں گرہستھ آشرم مارگ دکھلانے کے واسطے کیا تھا دیکھو جب ایسے ایشور کو گرہستھی کرنے میں استری کے
کارن دُکھ ہوا تو سنسار میں استری اور گرہستی کرنے سے سب کو دُکھ ملے گا -

ادھیائے بارھواں۱۲ - کتھا کُش کے بنش کی

شُکدیو جی بولے کہ اے راجا پریچھت راجہ کُش کے بنش میں انتھ اور پُنڈریک पुण्डरीक اور سُدا سن
आदि　آدک کئی پیڑھی پیچھے مُرُ मरु نام راجا بڑا پرتاپی ہوا اور وہ آج تک اُتر طرف کلاپ گرام میں بیٹھا ہوا
تپ کرتا ہے کلجگ کے انت میں پھر سورج بنسی راجا دھرما تما اُس سے پیدا ہو کر اپنا بنش چلاویں گے اور
...کے بنش میں برہدبل बृहद्बल نام راجا بڑا پرتاپی ہوا جس کو بھیم سین تمھارے دادا نے مہابھارت میں
مارا تھا ... راجا اچھواک کے کُل میں بڑے پرتاپی راجا ہو چکے ہیں اب جو لوگ اُن کے بنش میں ہوں گے
اُن کا نام ... برہدبل کے بنش میں سہدیو اور سُمنت آدک کئی راجا پرتاپی ہو کر بہت پیڑھی تک اُن کا راج ...
... راجا کلجگ میں یہاں تک سورج بنشیوں کا راج ہو کر کُل اُن کا اُتم رہے گا -

ادھیائے تیرھواں۱۳ - شاپ دینا بششٹھ جی کا راجا نِمی کو

شُکدیو جی بولے کہ اے پریچھت راجا نِمی اچھواک کے بیٹے نے ایک سمے بششٹھ رکھیشور اپنے گرو سے جگیہ
کرانے کے واسطے کہا تب بششٹھ جی بولے کہ راجا اندر کے یہاں مجھے گیان جگیہ کرانے کا نیوتا آیا ہے پہلے وہاں
جگیہ کرا آؤں پیچھے سے تم کو جگیہ کرا دوں گا جب ایسا کہہ کر بششٹھ جی اندر پُری میں جگیہ کرانے کے واسطے چلے گئے
تب راجا نے بچار کیا کہ دیکھو زندگی کا ایک ساعت بھی بھروسا نہیں ہے جو بششٹھ جی کے پھر آنے تک یہ شریر
چھوٹ جائے تو ... جی رہ جائے گی ایسا بچار کر راجا نے گوتم رکھیشور کو پروہت بنا کر جگیہ کرنا شروع کیا
... بششٹھ گرو اندر کو جگیہ کرا کے ... آئے جب بششٹھ گرو نے دوسرے پروہت کو جگیہ کراتے
دیکھا تب بڑے کرودھ سے راجا نِمی کو شاپ دے کر کہا کہ تو بنا آئے ہمارے جگیہ کرنے لگا اس لیے تیرا بدن
چھوٹ جائے یہ سُن کر راجا بولا کہ اے بششٹھ جی تم ججمان کو جگیہ کرانا چھوڑ کر لوبھ کے مارے اندر کے یہاں
چلے گئے تھے اسلیے تمھارا بدن بھی استھر نہ رہے گا تب بششٹھ رکھیشور اور راجا نِمی دونوں نے آپس کے شاپ سے
اپنا اپنا تن تیاگ کر دیا کچھ دن گئے متر اور برن دیوتا کا بیج اُربسی اپسرا کا روپ دیکھ کر گر پڑا سو وہ بیج گھڑے میں
رکھنے سے بششٹھ جی سے اگست مُن پیدا ہوئے اور راجا نِمی کے جینے کے واسطے گوتم آدک رکھیشوروں نے

پھر جگیہ کیا جب دیوتوں نے خوش ہو کر پوچھا کہ تم کیا چاہتے ہو تب رکھیشوروں نے کہا کہ آپ لوگ ایسی دیا کریں جس میں ججمان ہمارا جی اُٹھے تب دیوتوں نے ایسا آشیرباد دیا کہ راجا کے بدن میں جان آگئی تب راجا دیوتوں اور رکھیشوروں سے ہاتھ جوڑ کر بولا کہ اے مہاراج مجھ کو اب یہ تن جو ایک دن مٹ جاویگا نہیں چاہیئے آپ لوگ ایسی کرپا کریں کہ جس میں میں ہمیشہ بنا رہوں یہ سُن کر دیوتا اور براہمنوں نے راجا کو آشیرباد دیا کہ تم بنا بدن ہو کر سب جیوؤں کے پلک میں رہا کرو یہ بردان دے کر دیوتا انتردھیان ہو گئے اُسی دن سے جو راجا نمِ کا سب کے پلک میں رہتا ہے پھر اُن رکھیشوروں نے راجا کا بدن دہی کی طرح متھ کر اُس میں سے ایک لڑکا بہت سُندر اور تیجوان جنک نام پیدا کیا جس نے متھلا پوری بسائی اس کے بنش میں دیوراٹ آدک راجا ہو کر کئی پیڑھی پیچھے شیردھوج शीरध्वज نام راجا بڑا پرتاپی ہوا جس کو جگیہ شالا جوتتے سمے ہل لگانے سے شری سیتا جی نام کنیا ملی جن کی شادی سری رام چندر جی کے ساتھ ہوئی تھی شیردھوج کے بنش میں دھرم دھوج धर्मध्वज آدک بہت سے پرتاپی راجا ہوئے نام اُن راجوں کا دوسرا ہو کر سب جنک بدیہی کہلاتے تھے اُن کے بنش میں سب راجا جوگیشور اور گیانی پیدا ہو کر دھرم پوربک راج کر کے انت سمے مکت ہوئے یہ سب سورج بنشی راجاؤں کی کتھا تم کو سُنائی ۔

ادھیائے چودھواں - کتھا چندر بنشی راجوں کی

شکدیو جی نے کہا کہ اے راجا اب ہم چندر بنشی کُل کی پیدائش کہتے ہیں سُنو کہ نارائن جی کے نابھ کمل سے پہلے برھما جی پیدا ہوئے اور برھما جی کی آنکھ سے اترمُن نے جنم لیا اترمُن سے چندرما پیدا ہو کر براہمنوں اور سب ستاروں اور اوکھدھ اور برچھ آدک کے راجا ہوئے چندرما نے برہسپت جی کو گرو بنا کر راجسوی جگیہ کرنا شروع کی اور اُس جگیہ میں برہسپت جی کی استری تارا نام جو بہت سندر تھی چھل کر کے لے لی جب تارا کے واسطے دیتوں نے چندرما کی طرف اور دیوتوں نے برہسپت کی طرف سہایتا کر کے آپس میں مہا جُدھ کیا تب برھما جی کی آگیا سے چندرما نے برہسپت کی استری دے ڈالی تارا کے چندرما کے بیج سے گربھ رہ گیا تھا جب برہسپت جی کے کرودھ کرنے سے تارا نے اپنا لڑکا گربھ سے گرا دیا تب اُس بالک کا روپ دیکھ کر برہسپت جی نے چاہا کہ یہ لڑکا ہم لے لیں اور چندرما نے چاہا کہ ہم لیں جب اُس لڑکے کے لینے کے واسطے برہسپت اور چندرما سے جھگڑا ہونے لگا تب برھما جی نے تارا سے پوچھا کہ یہ لڑکا کس کے بیج سے ہے تارا نے چندرما کا بیج بتلایا اس لیے برھما جی کی آگیا سے وہ لڑکا چندرما نے پاکر اسکا نام بُدھ رکھا اور بُدھ کی استری اِلا نام سے پُرُوروا نام بیٹا بڑا پرتاپی اور تیجوان اور سُندر پیدا ہوا راجا پُرُوروا کے جس اور بل اور دھرم کی بڑائی اُربسی اپسرا نے اندر کی سبھا میں سُنی تھی جب ایک دن اُربسی اپسرا مترا برُن کے تپ کرنے کے استھان پر جا نکلی اور اُس کا روپ دیکھ کر مترا برُن کا بیج گر پڑا تب مترا برُن نے اسکو شاپ دیا کہ تو نے ہمارے استھان میں آ کر ہمارا تپ بھنگ کر دیا اسلیے تو مرت لوک میں جا کر رہ جب وہ اپسرا

اس شاپ سے مرت لوک میں آئی تب وہ راجا پُرورا کے گھر رہنا بچار کر اُس کے باغ میں گئی اور ایک جوڑا
بنڈولا ایک درخت میں لٹکا کر جھولنے لگی اور دو گندھربوں کو بھیڑا بنا کر اپنے ساتھ رکھا جب راجا اپنے مالی سے
اُس کی خبر سُن کر باغ میں آیا تب اُربسی اپسرا کا روپ دیکھ کر اُس پر موہت ہوگیا جب راجا نے ہٹھ کر کے اُربسی اپسرا کو
اپنے پاس رہنے کے واسطے کہا تب وہ مہاسندری بولی کہ اے راجا تم تینوں بات کا اقرار کرو تو میں تمھارے پاس
رہوں راجا بولا کہ جو کچھ تم کہو وہی میں کروں اُربسی بولی کہ ایک تو یہ کہ میرے دونوں بھیڑے دُکھ نہ پاویں دوسرے یہ کہ
ہر روز تازہ گھی مجھ کو کھانے کو دینا تیسرے یہ کہ کبھی اندری اپنی ننگے ہوکر مت دکھلانا جب یہ تینوں باتیں برخلاف
ہوں گی تب میں یہاں سے چلی جاؤں گی راجا نے تینوں باتیں مان کر اُس کو اپنے پاس رکھا اور آٹھوں پہر اُسکے
پاس رہ کر بھوگ اور بلاس کرنے لگا راجا کے چھ بیٹے اُربسی اپسرا سے پیدا ہوئے اور اُربسی اپسرا اُبرن کے
شاپ سے مرت لوک میں راجا کے پاس رہنے لگی جب دیوتاؤں کا مَن اُربسی اپسرا کا ناچ دیکھنے کو چاہا تب
اندر نے گندھربوں کو آگیا دی کہ کسی طرح اُربسی اپسرا کو یہاں لے آؤ جب گندھربوں نے جا کر اُربسی سے کہا
کہ تجھ کو راجا اندر نے یاد کیا ہے تیرے بنا اندر کی سبھا میں شوبھا نہیں ہوتی یہ بات سُنتے ہی اُربسی بڑی خوشی
سے چلنے کے واسطے تیار ہوئی تب گندھربوں نے اُربسی کی آگیا انسار اپنی مایا سے نیا گھی بدل کر پُرانا گھی اُربسی کو
کھلا دیا اور رات کو گندھرب لوگ دونوں بھیڑے اُربسی کے چرا کر آکاش میں لے اُڑے اُربسی نے راجا پُرورا کو
جو اُس کے پاس سوتا تھا جگا کر کہا کہ میرے دونوں بھیڑے چرا کر کوئی لیے جاتا ہے تم جلدی چھین کر لے آؤ
اور تم بھی اپنے کو سُور بیر جانتے ہو تم سے استری بلوان ہوتی ہے یہ بات سنتے ہی راجا گھبرا کر بھیڑوں کے پیچھے
ننگا اُٹھ دوڑا تب اُربسی نے اس کو ننگے دیکھ کر کہا کہ اے راجا میرے اور تیرے یہی اقرار تھا کہ جب میں تجھ کو
ننگا دیکھوں گی یا میرے دونوں بھیڑے دُکھ پاویں گے یا جس دن مجھ کو نیا گھی کھانے کو نہیں ملے گا تب میں تیرے
پاس نہیں رہوں گی سو آج تینوں باتیں اُلٹی ہوئیں اس لیے اب میں تیرے پاس نہیں رہ سکتی ایسا کہہ کر بجلی کی طرح
چمک کر وہاں سے اُڑ گئی سو گندھربوں نے اُس کو اندر لوک میں پہونچا دیا اور راجا پُرورا اُسکے چلے جانے سے
بہت بیاکل ہوکر جنگل اور پہاڑ میں اُس کو ڈھونڈھنے نکلا سو وہ پیدل چلنے اور کانٹے چبھنے سے ایسا دکھی ہوا
کہ اُس کو اپنے بدن کی سُدھ نہ رہی اسی طرح راجا اُسکے برہ میں بیاکل ہو کر چاروں طرف پھرتا تھا ایک دن
پھرتا ہوا کُرچھیتر میں جا کر سیمل کے درخت کے نیچے کھڑا ہوا اور اُسی جگہ اُربسی اپسرا بھی بہت سکھی اپنے ساتھ
لیے ہوئے سرسوتی کنڈ میں اسنان کرتی تھی اور اُن کو کوئی دیکھ نہیں سکتا تھا لیکن اپسرا لوگ دیو درشٹ سے سب کو
دیکھتی تھیں اُس کے تلوتما نام سکھی نے اُربسی سے پوچھا کہ تو مرت لوک میں آ کر کون پُرش کے پاس رہی تھی اُسکو
میں بھی دیکھنا چاہتی ہوں اُربسی نے راجا پُرورا کو دکھلا کر کہا کہ میں اسی کے پاس رہی تھی تلوتما راجا کا دُکھ دیکھ کر
بولی کہ یہ تمھارے برہ میں بہت دکھی اور بیاکل دکھلائی دیتا ہے ایک مرتبہ تم اپنا روپ اس کو دکھلا دو تو گیان
اور چت اسکا ٹھکانے ہو جائے یہ بات تلوتما سے سُن کر اُربسی نے اپنا روپ راجا کے سامنے پرگٹ کیا اُس کو

دیکھتے ہی راجا پُرُوردا کا چت ٹھکانے ہو کر روپ اُس کا اس طرح بدل گیا کہ جس طرح مُردے کے بدن میں جان
آجاوے تب راجا نے اُربسی کے سامنے بہت رو کر کہا کہ اے پران پیاری تو مجھے کس واسطے چھوڑ کر چلی گئی تیرے
برہ سے میری یہ دشا ہو کر کھانا پینا راج پاٹ سب چھوٹ گیا یہ بات سُن کر اُربسی بولی کہ اے راجا تم پُرش ہو کر
اپنی اندریوں کے بس ایسے ہو گئے جو تم میری بنتی کرتے ہو تم اپنی اندریوں کو بس کرو جو آدمی اندریوں کو اپنے
آدھین نہیں رکھتا وہ مایا روپی استری کے موہ میں پھنس کر خراب ہوتا ہے وہی دشا تمھاری ہوئی اور میں استری
کسی پر موہت نہ ہو کر سوائے اپنے سُکھ کے دوسرے کا پریم نہیں رکھتی جب تک پُرش میرے پاس رہتا ہے
تب تک اُس کی پریت رکھتی ہوں اگرچہ میں ہزار برس تک ایک پُرش کے پاس رہ کر دوسرے پُرش کے پاس
جاؤں تو مجھ کو پہلے پُرش کے ساتھ کچھ پریت نہ رہے گی ساعت بھر میں اُس کو بھول کر اُس کی جان لے لینے میں
بھی کچھ سوچ نہ ہوگا اور میں کسی کے گیان اُپدیش کو کچھ نہ مان کر اپنے مَن مانتا کام کرتی ہوں اسی طرح سب استریوں کا
سبھاؤ سمجھنا چاہیے اور راجا اُربسی پر اتنا موہت تھا کہ اتنا سمجھانے پر بھی اُس کو کچھ گیان پراپت نہ ہوا جب
راجا نے اُربسی سے بھوگ کرنے کی اِچھا کی تب وہ دیا کر کے بولی کہ اے راجا جب برس دن پیچھے دوسرے برس کا
پہلا دن لگے گا تب میں تیرے پاس آکر ایک رات رہوں گی یہ کہہ کر اُربسی وہاں سے چلی گئی جب اُربسی کے ملنے
اور ایک برس کا وعدہ کرنے سے راجا پُرُوردا کا چت سادھان ہو گیا تب وہ راج مندر پر آیا اور شیش محل اپنا
سجوا کر وعدے کے دن گننے لگا جبکہ برس دن بعد وہ اپسرا اپنے وعدے پر آئی اور ایک رات راجا کے پاس
رہ کر صبح کے وقت اندر لوک کو چلی تب راجا پُرُوردا اُس کا پاؤں پکڑ کر رونے لگا اُس وقت اُربسی بولی کہ اے راجا
میں یہاں رہ نہیں سکتی تجھ کو میری چاہنا انت کرن سے ہے تو میں ایک منتر تجھ کو بتائے دیتی ہوں تو وہ منتر
جپ کر گندھربوں کی تپسیا کر جب وہ خوش ہو کر تجھ کو جگیہ کرنے کی آگیا دیں گے اور تو اُس جگیہ کے کرنے سے
گندھرب لوک میں پھر مجھ کو پاوے گا تب میں تیرے ساتھ آنند پوربک رہوں گی اُربسی یہ کہہ کر اور راجا کو
بتلا کر اندرپُری کو چلی گئی اور راجا وہی منتر جپ کر گندھربوں کا تپ کرنے لگا جب اُس راجا کے جپنے سے گندھربوں
نے خوش ہو کر راجا کو درشن دیا اور تھالی ہوا اگن کی طرح اُس کو دے کر جگیہ کرنے کی تدبیر بتلا کر وہاں سے انتردھیان
ہو گئے تب راجا نے اُن کی آگیا کے موافق وہ تھالی جنگل میں لے جا کر گاڑ دی جب اُس تھالی میں سے ایک
درخت پیپل اور شمی शमी کا نکل کر اُگا اور راجا نے اُن دونوں کی لکڑیوں کو رگڑ کر اُس میں سے آگ نکال کر جگیہ
کیا تب راجا کو اتنا پُھل ہوا کہ وہ گندھرب لوک میں جا بسا اور گندھربوں کے دینے سے اُربسی کے ساتھ آنند پوربک رہنے لگا۔

ادھیائے پندرھواں ۱۵ - کتھا راجا پُرُوردا کے بنش کی

شکدیو جی بولے کہ اے راجا پریچھت راجا پُرُوردا کو اُربسی کے پیٹ سے چھ بیٹے جو راج کرتے تھے پیدا
ہوئے تھے اُن میں بڑے بیٹے کا نام آیو आयु تھا آیو کے بنش میں جہنو जह्नु نام ایسے مہاتما ہوئے

جنھوں نے گنگا جی کو اپنی انجلی میں اُٹھا کر پی لیا جب دیوتوں نے بہت بنتی کی تب جانگھ چیر کر باہر نکال دیا اُسی دن
سے گنگا جی کا نام جاہنوی پرگٹ ہوا اور راجا جہنو کے بنش میں گادھ نام راجا بڑا پرتاپی اور مہاتما ہوا اس کے یہاں
ست وتی نام کنیا مہاسُندری اور بُدھمان پیدا ہوئی گادھ गाधि رکھیشور سے رچیک نام رکھیشور نے جا کر کہا کہ
تم اپنی بیٹی ہم کو بیاہ دو گادھ بولے کہ جو کوئی ہزار گھوڑے شیام کرن مجھ کو لا دے اُس کو میں اپنی بیٹی بیاہ دوں گا یہ بات
سنتے ہی رچیک بڑی محنت کر کے ہزار گھوڑے شیام کرن بُرن دیوتا کے یہاں سے لے آئے اور وہ سب گھوڑے
گادھ کو دے کر ست وتی سے اپنا بواہ کیا گادھ کی استری نے رچیک اپنے داماد سے کہا کہ کوئی ایسی تدبیر کرو
جس سے میرے لڑکا ہو اور ست وتی نے بھی اپنے پت سے سنتان ہونے کی اچھا کی تب رچیک رکھیشور نے
اپنی ساس اور استری دونوں کو سنتان ہونے کے واسطے جگیہ کر کے جو ساکلیہ साकल्य جگیہ کرنے سے بچی
اُس میں ایک پنڈی اپنی استری اور دوسری پنڈی اپنی ساس کو سنتان ہونے کی اچھا سے بنا کر دونوں کو
کھانے کے واسطے دیا اور آپ رکھیشور مہاراج اسنان اور سندھیا کرنے کو گنگا جی کے کنارے چلے گئے تب
اُن کی ساس نے اپنی پنڈی جس کو سنسکرت میں چرُ चरु کہتے ہیں بدل کر بیٹی کو کھلا دی اور اُس کا چرُ لے کر
آپ کھا لیا جب رکھیشور نے اپنے گھر آ کر اپنے تپوبل سے یہ حال جانا تب اپنی استری ست وتی سے کہا کہ
تجھ سے بڑی چوک ہوئی جو اپنا چرُ ماتا کو دے کر اُس کا چرُ آپ کھا لیا اس کارن تیرا بیٹا بڑا بلی اور کرودھی پیدا ہوگا
اور تیرا بھائی بڑا دھرماتما اور برھم گیانی پیدا ہوگا یہ بات سنتے ہی وہ بنتی کر کے بولی کہ اے مہاراج آپ ایسا کیجیے
کہ جس میں میرا بیٹا کرودھی نہ ہو تب رکھیشور نے دوسرا منتر پڑھ کر اپنی استری سے کہا کہ تو دھیرج رکھ تجھ سے گیانی
اور دھرماتما بیٹا پیدا ہو کر پوتا تیرا مہابلی اور بڑا کرودھی ہوگا سو ست وتی سے جمدگن رکھیشور بڑے مہاتما پیدا ہو کر
اُن سے رینکا रेणुका نام استری سے چار بیٹے پیدا ہوئے اور اُن چاروں میں سے سب سے چھوٹے پرشرام جی
پرمیشور کا اوتار تھے جنھوں نے پاپی اور ادھرمی چھتریوں کو اکیس مرتبہ مار کر اُن کے کُل کا ناش کر دیا اتنی کتھا سُن کر
راجا پریچھت نے پوچھا کہ اے مہاراج چھتریوں نے ایسا کون اپرادھ کیا تھا جس کے سبب سے پرشرام جی نے
اُن کو مار ڈالا شکدیو جی بولے کہ اے راجا جمدگن رکھیشور پرشرام کے پتا سے رینکا بیاہی گئی تھی اور ستیا सत्या نام
رینکا کی بہن سے سہسر ارجن کا بواہ ہوا تھا اور سہسر ارجن ساتوں دیپ کا راجا ایسا پرتاپی تھا کہ جس کے یہاں
آٹھوں سدھیاں بنی رہتی تھیں اور وہ کرم اور دھرم اپنا رکھیشوروں کی طرح رکھ کر ہوا کی طرح ساعت بھر میں
سب جگہ جانے کی سامرتھ رکھتا تھا سو وہ اپنی ہزاروں استری ساتھ لے کر نربدا ندی میں جل بہار کرنے گیا اور
اُس نے اپنی ہزار بھجا سے جو تپ کر کے پائی تھیں نربدا ندی کا پانی بہنے سے روک دیا سو وہ پانی اُلٹا بہہ کر
جہاں پر راون بیٹھا تھا وہاں پر اکٹھا ہوا جب راون وہ پانی دیکھ کر ابھمان کر کے سہسر ارجن سے لڑنے آیا تب
سہسر ارجن نے اپنے بل سے راون کو پکڑ لیا اور اُس کو اپنے مکان پر لا کر کبھی کبھی اُس کے دسوں سر پر چراغ
جلا کر سب استری اور لڑکوں کو دکھلایا کرتا تھا جب راون نے بہت بنتی کر کے اُس کو اپنا مالک جانا تب

سہسترارجن نے اُس کو چھوڑ دیا اس طرح سامرتھ اُس میں تھی ایک دن رینکا ستیا اپنی بہن کے گھر بواہ آدک میں
نیوتا کھانے گئی جب رینکا نے اپنی بہن سے کہا کہ ایک مرتبہ تم بھی ہمارے یہاں آؤ تب ستیا ابھمان سے بولی
کہ تم کنگال رکھیشور کی استری ہو ہماری فوج کو کہاں سے کھلاؤگی یہ بات سُن کر رینکا شرمندہ ہو کر کچھ نہیں بولی
جب گھر پہ آئی تب اُس نے جمدگن اپنے سوامی سے کہا کہ آپ ایک مرتبہ میری بہن کو بلا کر فوج سمیت
مہمانی کریں تو میری شرمندگی مٹے ستیا نے مجھ کو ایسا طعنہ مارا تھا جمدگن بولے کہ پرمیشور کی دیا سے مہمانی کرنا
کچھ مشکل نہیں ہے نارائن جی تیری اِچھا پوری کریں گے سو ایک دن سہسترارجن شکار کھیلتا ہوا اُسی جنگل میں
جہاں پر جمدگن رکھیشور کی کُٹی تھی فوج سمیت آ پہونچا اُن دنوں کامدھین گؤ رکھیشور کے مکان پر تھی جب جمدگن نے
اپنی استری کے کہنے سے سہسترارجن اور سترہ اچھوہنی فوج کو جو اُس کے ساتھ میں تھی سب کو نیوتا دیکر کامدھین کے
پرتاپ سے لاکھوں آدمی کو اچھا پورپک بھوجن کھلایا تب سہسترارجن نے اپنے من میں بچار کیا کہ جمدگن نے جس
کامدھین کے پرتاپ سے لاکھوں آدمی کو ایسا اچھا پدارتھ بھوجن کرایا ہے وہ گئو رکھیشور سے لینا چاہیے ایسا
بچار کر راجا نے جمدگن سے کہا کہ ایسی گئو رکھیشوروں کو نہ رکھنا چاہیے یہ گئو راجاؤں کے گھر رہنا چاہیے اسلیے
تم کامدھین گئو ہم کو دے دو جمدگن نے جواب دیا کہ اے راجا یہ گئو میری نہیں ہے میں اُس کو دیولوک سے
مانگ لایا ہوں پھر وہاں پہونچا دوں گا اس کارن تم کو نہیں دے سکتا یہ بات سُنتے ہی سہسترارجن نے کرودھ
کر کے جب ادھرم سے وہ گئو چھین لی اور اپنے دیش کو لے چلا تب کامدھین بھاگ کر جمدگن کے پاس چلی آئی
اور وہ رو کر بولی کہ اے رکھیشور میں نے کیا اپرادھ ہے جو تم نے مجھے راجا کو دے دیا جمدگن نے آنسو بھر کر کہا کہ
اے کامدھین تجھ کو راجا زبردستی لیے جاتا ہے میں کیا کروں یہ بات سُن کر کامدھین نے دس ہزار شوربیر اپنے
بدن سے پیدا کیے جب اُن شوربیروں نے راجا کا سامنا کیا تب سہسترارجن اپنے بل سے اُن کو لڑائی میں
جیت کر کامدھین کو چھین لے گیا یہ دشا دیکھتے ہی جمدگن نے پرسرام اپنے بیٹے مہابلی کو جو اُس سمے کُٹی پر
نہ تھے بُلا کر کہا کہ اے بیٹا سہسراباہ نام راجا کامدھین ہماری کُٹی میں سے زبردستی چھین لے گیا ہے سو اُس کو لانا چاہیے
یہ بات سنتے ہی پرسرام جی بڑا کرودھ کر کے اکیلے ہی ماہشمتی माहिष्मती پُری میں چلے گئے اور اپنی بھُجا کی
سامرتھ اور پھرسا سے راجا سہسراباہ کو اُس کے نو سو بیٹے اور سترہ اچھوہنی فوج سمیت مار کر کامدھین گئو اپنے
باپ کے پاس لے آئے تب جمدگن رکھیشور نے اُداس ہو کر پرسرام جی سے کہا کہ اے بیٹا تم نے چکروتی راجا کو
مارا ہے اسلیے شاستر کے انسار تم کو دوش لگا سو تم ایک برس تک پرتھوی کی پرکرما اور تیرتھ جاترا کر آؤ تب تمھارا
اپرادھ چھوٹے گا ہم براہمنوں کو چھما کرنا چاہیے چھما کرنے سے بھگوان پرسن ہوتے ہیں پرسرام جی یہ بات سنتے ہی
پرتھوی کی پرکرما اور تیرتھ جاترا کرنے چلے گئے -

ادھیائے سولھواں - مارنا پرسرام جی کا اپنی ماتا اور بھائیوں کو

شکدیو جی نے کہا کہ اے راجا پریچھت پرسرام جی نے اپنے باپ کی آگیا کے موافق برس دن تک

پرتھوی کی پرکرما اور تیرتھ جاترا سے آکر جمدگن کو ڈنڈوت کی پھر ایک دن ایسا سنجوگ ہوا کہ پرشرام جی کی ماتا رینکا گنگا کنارے جل بھرنے گئی وہاں پر چیترکھ نام گندھرب کو جو اپنی استری سمیت جل بہار کرتا تھا دیکھ کر من میں کہا کہ یہ بہت سُندر ہے جب رینکا کو اُس کا جل بہار دیکھنے میں دیر لگی تب وہ سمجھی کہ میرے پت اگنہوتر پر بیٹھے ہیں جل پہونچنے کی راہ دیکھتے ہوں گے جلد جانا چاہیے جب وہ ایسا بچار کر جل لے کر کُٹی میں پہونچی اور رکھنے دیر ہونے کا سبب اپنے جوگ بل سے جان لیا کہ اس کو پرائے پُرش کی سُندرتائی دیکھنے سے پانی لانے میں دیر ہوئی تب جمدگن نے کرودھ کرکے اپنے تینوں بڑے بیٹوں سے کہا کہ تم لوگ اس کو مار ڈالو جب اُنھوں نے ماتا کا مارنا ادھرم بچار کر رینکا کو نہیں مارا تب رکھیشور نے اپنے چھوٹے بیٹے پرشرام جی سے کہا کہ تو اپنی ماتا کو بھائیوں سمیت مار ڈال یہ سُن کر پرشرام جی نے بچار کیا کہ ماننا ماتا کا اور بھائیوں کا بڑا پاپ ہے اور جو میں نہیں مارتا تو پتا جی کرودھ کرکے مجھ کو شاپ دیں گے اور مار ڈالنے میں میرے پتا اپنے جوگ بل سے پھر ان کو جلا سکتے ہیں جب ایسا بچار کر پرشرام جی نے رینکا اپنی ماتا کو تینوں بھائیوں سمیت مار ڈالا تب رکھیشور خوش ہو کر بولے کہ اے پرشرام تم نے ہماری آگیا مان کر اپنی ماتا اور بھائیوں کو مار ڈالا اس سے ہم بہت خوش ہوئے جو بردان تم مانگو وہ ہم تم کو دیں یہ بات سُنتے ہی پرشرام جی اپنے پتا سے ہاتھ جوڑ کر بولے کہ اے مہاراج میں یہی بردان مانگتا ہوں کہ میری ماتا اور میرے بھائی جی اُٹھیں اور اُن کو یہ بات نہ معلوم ہو کہ پرشرام نے ہم کو مارا تھا جمدگن بولے کہ بہت اچھا پرمیشور کی دیا سے ایسا ہی ہو یہ بات رکھیشور کے مُنہ سے نکلتے ہی وہ سب اس طرح جی کر اُٹھ کھڑے ہوئے کہ جس طرح کوئی سویا ہوا جاگ اُٹھے اور نارائن جی کی مایا سے اُن کو یہ نہ معلوم ہوا کہ ہم کو پرشرام نے مارا تھا اتنی کتھا سُنا کر شکدیو جی بولے کہ اے راجا پرمیشور کے تپ اور جپ میں ایسی سامرتھ ہے کہ ہر بھگت لوگ مُردے کو جلا سکتے ہیں پھر پرشرام جی نے یہ بچار کیا کہ میں نے اپنی ماتا اور بھائیوں کو مارا ہے اس لیے پرتھوی کی پرکرما کرکے یہ پاپ چھڑانا چاہیے یہ سمجھ کر تینوں بھائیوں سمیت تیرتھ جاترا کرنے چلے گئے کچھ دن پیچھے راجا سہسرباہ کے سو بیٹوں نے جو پرشرام جی سے بھاگ کر بچ گئے تھے بچار کیا کہ ان دنوں پرشرام جی بھائیوں سمیت کُٹی پر نہیں ہیں کسی طرح اپنے باپ کا بدلا اُن سے لینا چاہیے سو ایک دن راج کماروں نے ہر اچھا سے جمدگن کو اگنہوتر کرتے سمے مار ڈالا اور سر رکھیشور کا کاٹ لے گئے تب رینکا بہت بلاپ کرنے لگی جب اُس نے اکیس[۲۱] مرتبہ اپنی چھاتی پیٹ کر پرشرام کو پکارا تب انھوں نے ماتا کا چلانا سُنتے ہی کُٹی پر آکر پتا کو مرا ہوا دیکھا اور جب رینکا سے جمدگن کے مارے جانے کا حال سُنا تب پرشرام جی نے بڑا کرودھ کرکے سوگند کھا کر یہ پرن کیا کہ میں اس اپرادھ کے بدلے پرتھوی پر کسی چھتری کو جیتا نہ چھوڑوں گا یہ کہہ کر پرشرام جی ماہشمتی پُری میں چلے گئے اور سہسرباہ کے بیٹوں کو جنھوں نے جمدگن کو مار ڈالا تھا اُن کو مار کر اپنے باپ کا سر وہاں سے اُٹھا لائے اور باپ کے دھڑ سے ملا کر اُن کا کریا کرم کیا اور اُسی پرتگیا کرنے سے پرشرام جی نے اکیس[۲۱] مرتبہ چاروں طرف گھوم کر چھتریوں کو مار ڈالا اور کرُچھیتر میں اسنان کرکے

سب پرتھوی اکیس مرتبہ براہمنوں کو دان کردی جب اگلے منونتر میں راجا بل اندر ہوں گے تب پرشرام جی سپت رکھیشوروں میں رہیں گے ان دنوں مندراچل پربت پر بیٹھے ہوئے پرمیشور کا تپ کرتے ہیں جن کا گُن اور جس گندھرب اور دیوتا ہمیشہ سورگ میں گایا کرتے ہیں اور اُن کے انت کو نہیں پہونچتے اے راجا پریچھت گادھ رکھ کے بیٹے بشوامتر رکھیشور ایسے مہاتما ہوئے جنھوں نے اپنے کو راج رکھ سے برہم رکھیشور کہلایا اور اُن کے سو بیٹے ہوئے اِن میں چھوٹے پچاس بیٹوں کا نام مدھ چھندا تھا جب بشوامتر نے سنہ میھ اپنے بھانجے کو جو راجا ہریشچندر کے بلدان سے بچا تھا اپنا بیٹا بنایا اور اُس کا نام دیوراٹ رکھ کر اپنے بڑے پچاسوں بیٹوں سے کہا کہ تم لوگ اس کو اپنا بڑا بھائی کر کے مانو جب انھوں نے یہ بات نہ مانی تب بشوامتر نے اِن کو یہ شاپ دیا کہ تم لوگ ملیچھ ہو جاؤ تب ہی سنسار میں ملیچھ ہوئے ہیں اور پھر بشوامتر نے مدھ چھندا آدک اپنے چھوٹے پچاسوں بیٹوں سے وہی بات کہی جب اُنھوں نے اپنے پتا کی آگیا انسار دیوراٹ کو بڑا بھائی کر کے جانا تب بشوامتر نے خوش ہو کر اُن کو یہ بردان دیا کہ تمھارا بنش بڑھے اِس لیے بشوامتر کے بنش میں بہت سنتان ہو کر کوشک گوتری کہلاتے ہیں -

ادھیائے سترھواں - کتھا راجا پُردرا کے بنش کی

شکدیو جی نے کہا کہ اے راجا پریچھت راجا پُردرا کے بنش میں راجا نہکھ नहुष ایسا پرتاپی ہوا جس نے دیولوک کا راج کیا اُس کی کتھا پہلے ہو چکی ہے اب ہم اُس کے سنتان کا حال کہتے ہیں سنو کہ راجا نجات اُس کے بڑے بیٹے نے بہت تیجوان اور پرتاپی ہو کر ایک مرتبہ اندرپری کا راج کیا تھا اِس کی کتھا اس طرح پر ہے کہ ایک دن راجا اندر گوتم رکھیشور کی اہلیا نام استری کو جو بہت سندری اور پنچ کنیاؤں میں تھی دیکھ کر موہت ہو گیا اور اُس سے بھوگ کرنے کی اچھا کی پر گوتم رکھیشور مہاتما کے ڈر سے وہاں نہیں جا سکتا تھا جب اندر سے بنا بھوگ کیے رہا نہیں گیا تب ایک دن رات کے وقت کوے کا روپ بن کر گوتم رکھیشور کے آنگن میں درخت پر جا بیٹھا اور بہت رات رہے بولنے لگا جب رکھیشور نے اُس کی بولی سُن کر جانا کہ اب تھوڑی رات ہے تب وہ اسنان اور پوجا کرنے کے واسطے اُٹھ کر مکان سے باہر نکلے اُس وقت اندر نے سُونا گھر پا کر اپنا روپ رکھ کا ایسا بنا لیا اور اہلیا کے پاس جا کر اُس سے بھوگ کیا جب بھوگ کرنے کے پیچھے اہلیا نے جانا کہ میرے پت نہیں ہیں کسی دوسرے نے کپٹ روپ بنا کر میرا پت برتا دھرم بگاڑ دیا تب اُس نے کہا کہ اے ادھرمی چانڈال تو کون ہے یہاں سے چلا جا جب یہ بات سُن کر اندر وہاں سے باہر نکلنے لگا تب گوتم رکھیشور سے جو بہت رات رہنا سمجھ کر پھرے آتے تھے ڈیوڑھی میں بھینٹ ہوئی تب رکھیشور اندر کو دیکھتے ہی اپنے جوگ بل سے اُس کے کُکرم کرنے کا حال جان کر بولے کہ اے اندر بڑی شرم کی بات ہے کہ تو نے بہت سی اپسرا اور اندرانی جیسی سُندری رہنے پر بھی ایسا ادھرم کیا اِس لیے ہم تجھ کو یہ شاپ دیتے ہیں کہ

تو ایک بھاگ کے واسطے کوّے کا روپ ہوا تھا سو تیرے بدن میں ہزار بھاگ ہو جاویں یہ بچن رکھیشور کے مُنھ سے
نکلتے ہی اندر کے بدن میں ہزار بھاگ ہو گئیں جب اندر مارے شرم کے راج سنگھاسن پر نہ جا کر کمل کی ڈار میں
چھپ رہا تب رکھیشوروں نے اندراسن سونا دیکھ کر راجا نہکھ کے بیٹے راجا ججات کو اندراسن پر بیٹھالا جب
اندرانی کا روپ دیکھ کر راجا ججات کا من چلا تمان ہوا تب اندرانی پت برتا نے برہسپت جی کی آگیا سے
راجا ججات سے کہا کہ تم نے آج تک جو جو اچھا کرم کیا ہو اُس کو بتلا دو جب راجا نے اپنے مُنہ سے وہ بیرتن کیا
تب پُن اُس کا جاتا رہا جس سے وہ اندرلوک سے گر پڑا اور برہسپت جی نے جا کر اندر کو کمل تال سے باہر نکالا
اور اُس سے جگیہ کرا کے یہ آشیرباد دیا کہ وہ ہزار بھاگ ہزار آنکھ کے برابر ہو گئیں تب اندر اپنی گدی پر بیٹھ کر
راج کرنے لگا اتنی کتھا سُنا کر شکدیو جی بولے کہ اے راجا نہکھ کے دوسرے بنش کی کتھا کہتے ہیں سنو کہ اُس کے
بنش میں دھنونتر धनवन्तरि نام بید جگیہ کا بھاگ لینے والا ایسا ہوا تھا کہ جس کا نام لینے سے آدمی کا
روگ اور دُکھ چھوٹ جاتا ہے اُس کے بنش میں راجا کُبلیاشو بڑا پرتاپی ہوا اُس کی مندالسا मन्दालसा نام
استری سے الرک آدک अलर्क بیٹے پیدا ہوئے وہ راجا الرک چھیاسٹھ ہزار برس راج کر کے جوان بنا رہا
اور رانی مندالسا اپنے بیٹوں کو لڑکپن میں گیان سکھلایا کرتی تھی اُس نے مرتے وقت دو اشلوک راجا الرک کو
دے کر کہا کہ تو اس کو جنتر بنا کر اپنے پاس رکھ جب تیرے اوپر کچھ بپت پڑے تب اسی اشلوک کو پڑھ کر اسی کے
موافق کام کرنا سو راجا الرک نے اُن دونوں اشلوک کا جنتر بنا کر اُسی وقت اپنے باذو پر باندھ لیا اور سنساری سکھ
میں لپٹ کر راج کرنے لگا جب دوسرے راجاؤں نے اُس کو سُکھ اور بلاس میں لپٹے دیکھا تب اپنی فوج لیجا کر
اُس کا نگر گھیر لیا جب راجا الرک نے دیکھا کہ اب میرا پران اور راج بچنا مشکل ہے تب اپنے اوپر بپت جانکر
وہ دونوں اشلوک نکال کر پڑھے اُس میں لکھا تھا کہ سوائے ست سنگ کے اور کسی کے ساتھ پریت نہ کرنا
سنساری لوگوں سے پریم اور سنگت کرنے میں پیچھے سے دُکھ ہوتا ہے جگت کا بیوہار سپنے کے برابر سمجھ کر اُس میں
من نہ لگانا چاہیے سنسار کی چاہنا رکھنا یہی دُکھ کی پھانسی ہے جب وہ اشلوک پڑھنے سے راجا الرک کو گیان
پیدا ہوا تب وہ برکت ہو کر جنگل کی طرف ہر بھجن کرنے چلا اُس وقت دوسرے راجاؤں نے جو اُس کا شہر گھیرے
تھے یہ حال سنتے ہی راجا الرک سے جا کر پوچھا کہ تم بنا جُدھ کیے ہار مان کر جنگل میں کیوں جاتے ہو الرک نے
جواب دیا کہ راج کرکے نرک بھوگنا پڑتا ہے اِس لیے میں راج نہ کروں گا تم میری راجدھانی لیکر خوشی سے
راج کرو مجھ کو لڑنے کی اِچھا نہیں ہے جب یہ بات سُن کر دوسرے راجوں کو بھی نرک بھوگنے کے ڈر سے گیان
پیدا ہوا تب انھوں نے راجا الرک کا دیش لینا اُچت نہ جانا اور اپنی راج گدّی پر چلے گئے اور راجا الرک بھی
دھرم کے ساتھ راج کرنے لگا اتنی کتھا سُنا کر شکدیو جی بولے کہ اے راجا دیکھو ہر بھجن کا ایسا پرتاپ ہے جیسے
راجا الرک نے ہر بھجن کرنے کی اِچھا کی ویسے ہی نارائن جی کی دَیا سے اُس کا دُکھ چھوٹ گیا اور جو لوگ پرمیشور کا
تپ اور اسمرن کرتے ہیں اُن کو نہ معلوم کیسا سُکھ ملے گا اِسی الرک کے بنش میں راجا رمبھس रम्भस ایسا ہوا تھا

اور گیانی ہوا جس کے بنش میں سب براہمن ہوگئے اور اُس کے کل میں راجا رج بڑا پرتاپی اور دھرماتما ہو کر اُس کے یہاں پانچ سو بیٹے بہت بلوان پیدا ہوئے ایک مرتبہ اندر آدک دیوتوں کا راج دیتوں نے چھین لیا تھا جب اندر نے برہسپت جی کی آگیا کے موافق راجا رج سے سہایتا چاہی تب راجا رج نے اپنے پانچ سو بیٹے ساتھ لیکر اندر کی سہایتا کی جب دیتوں کو جیت کر اندراسن دیوتوں کو دینے لگے تب اندر نے کہا کہ دیولوک کا راج آپ کیجیے جب راجا رج اندر آدک دیوتوں کے کہنے سے بہت دن تک دیولوک کا راج کر کے مرگیا تب اُس کے بیٹے راج اندرلوک کا زبردستی کر کے بھاگ اندر کا جگیہ میں آپ لینے لگے اور اندر آدک کے مانگنے پر بھی دیولوک کا راج نہیں چھوڑا تب دیوتوں کی بنتی کرنے سے برہسپت جی نے اپنے تپ کے بل سے راجا رج کے بیٹوں کو مارڈالا جب اُن میں کوئی جیتا نہیں بچا تب اندر آدک دیوتا برہسپت گرو کی کرپا سے اندرپری کا راج پاکر اپنا بھاگ خوشی سے لینے لگے -

ادھیائے اٹھارھواں - کتھا راجا نہکھ کے بنش کی

شکدیو جی بولے کہ اے راجا پریکھت راجا نہکھ کے ججات آدک چھ بیٹے بڑے پرتاپی ہوئے جب راجا نہکھ رکھیشوروں کے شاپ دینے سے اجگر سانپ ہو کر کُھیتر میں گر پڑا تب اُس کے راج سنگھاسن پر جو مرت آدک میں ججات نام بیٹا اُس کا بیٹھ کر بڑا دھرماتما اور چکرورتی راجا ہوا اور اُس نے دوسرے دیش کا راج برابر حصہ کر کے اپنے سب بھائیوں کو بانٹ دیا اور بیاہ اپنا دیوجانی شکراچارج کی لڑکی سے کر کے برکھ پربا वृषपर्वा نام دیت کی سرمشٹھا शर्मिष्ठा نام لڑکی سے بھوگ کیا اتنی کتھا سُن کر راجا پریکھت نے پوچھا کہ اے مناتھ راجا ججات نے چھتری ہو کر شکراچارج کی بیٹی کس طرح بیاہی تھی یہ سندیہہ میرا چھوڑا دیجیے یہ بات سُن کر شکدیو جی بولے کہ اے راجا ایک دن برکھ پربا وا نو جو دیتوں کا راجا تھا اُس کی بیٹی شرمشٹھا شکراچارج کی بیٹی دیوجانی کو ساتھ لے کر ہزار داسیوں سمیت اپنے باغ میں تالاب پر اسنان کرنے گئی جب شرمشٹھا اور دیوجانی اور داسی آدک اپنا اپنا کپڑا تالاب کے کنارے اُتار کر جل بہار اور اسنان کرنے لگیں اُسی سمے شری مہادیو جی اور نارد جی گھومتے ہوئے وہاں آگئے ان کو دیکھتے ہی سب لڑکیوں نے لجت ہو کر اپنے اپنے کپڑے پہن لیے اور شرمشٹھا نے جلدی میں بھول کر جب دیوجانی کا کپڑا پہن لیا تب دیوجانی نے کرودھ کر کے کہا کہ اے شرمشٹھا تو میرا کپڑا پہرنے کے لائق نہیں ہے کس واسطے کہ تیرا باپ میرے باپ کا چیلہ ہے اور میں براہمن کی لڑکی ہوں میرا کپڑا تو نے کیسے پہنا جیسے جگیہ کی آہت کُتا اُٹھا لیوے یا شودر ہو کر بید پڑھے جب دیوجانی نے شرمشٹھا کو ایسا دُربچن کہا تب اُس نے کرودھ کر کے جواب دیا کہ تو بھکھاری کی لڑکی ہو کر مجھ کو ایسی بات کہتی ہے تیرے باپ نے جنم بھر میرے باپ سے بھیکھ مانگ کر تجھ کو پالن کیا سو تو میری برابری کرتی ہے ایسا بچن کہہ کر شرمشٹھا نے کرودھ کر کے دیوجانی کو جو ننگی کھڑی تھی کنوئیں میں ڈھکیل دیا اور آپ داسیوں سمیت گھر چلی گئی اُسی سمے

ہر اچھا سے راجا ججات شکار کھیلتے ہوئے وہاں آپہونچے اور اپنے ایک سیوک کو پانی لے آنے کے واسطے
اُسی کنوئیں پر بھیجا جب اُس نے ایک استری بہت سُندری کنوئیں میں گری دیکھ کر راجا سے یہ حال کہا تب راجا ججات
نے آپ جا کر دیکھا تو اُس کو ایک کنیا روپ وتی دیکھ پڑی جب اُس نے اپنا حال کہہ کر راجا سے نکالنے کے واسطے
کہا تب راجا ججات نے اپنا دوپٹہ اُسکے پکڑنے کے واسطے پھینک دیا اور اُس کا ہاتھ پکڑ کر کنوئیں میں سے
باہر نکال لیا اُس وقت دیوجانی بولی کہ اے راجا ہر اچھا سے ایسا سنجوگ ہوا جو تم نے میرا ہاتھ پکڑا اس لیے
میرا بواہ تمھارے ساتھ ہوگا برہسپت جی کے بیٹے کچ कच نام نے مجھ کو یہ شاپ دیا تھا کہ تیرا بواہ براہمن سے
نہ ہوگا اس لیے میرا بواہ براہمن سے نہیں ہو سکتا جب راجا نے یہ بات سُن کر اپنے کو بھی اُس پر موہت دیکھا تب
پرمیشور کی اچھا اسی طرح جان کر دیوجانی سے اپنا بواہ کرنا منظور کر کے راج مندر پر چلا گیا اور دیوجانی وہاں سے
روتی ہوئی اپنے گھر آکر شکراچارج سے کہنے لگی کہ اے پتا شرمشٹھا نے تم کو اپنے باپ کا بھیکھ مانگنے والا کہہ کر
میری جان مارنے کے واسطے کنوئیں میں ڈھکیل دیا تھا سو راجا ججات نے آکر مجھ کو کنوئیں سے باہر نکالا تب میری
جان بچی یہ بات سُنتے ہی شکر جی نے کرودھ میں آکر بچار کیا کہ پُروہتائی کرنے سے کھیت میں گرا ہوا ناج چُن کر
کھانا اچھا ہوتا ہے جس میں کوئی اپمان نہ کرے سو شرمشٹھا نے راج اور روپیہ کے نشے میں میری بیٹی کو کنوئیں میں
گرا دیا اس لیے اب برکھ پربا کے راج میں رہنا نہ چاہیے شکر جی ایسا بچار کر دیوجانی لڑکی کو ساتھ لیکر اُسکا راج
چھوڑ کر نکل چلے جب برکھ پربا نے یہ سُنا تب گھبرا کر کہا کہ دیکھو انھیں کے آشیرباد سے یہ سب راج اور سُکھ مجھ کو
ملا ہے نہیں تو دیوتا لوگ اب تک مجھ کو مار کر نکال دیتے ان کے چلے جانے سے میرا راج اور دھن سب جاتا رہیگا
یہ بات سمجھتے ہی برکھ پربا دوڑا ہوا شکر گرو کے شرن میں گیا اور ہاتھ جوڑ کر بنتے کیا کہ اے مہاراج میرا اپرادھ چھما کیجیے
پھر اپنے مکان پر چلیے یہ دین بچن راجا کا سُن کر شکراچارج بولے کہ اے راجا تم نے کچھ میرا اپرادھ نہیں کیا لیکن
تمھاری بیٹی نے دیوجانی کا اَنادر کیا ہے جس بات میں دیوجانی خوش ہو وہی کام کرو تو میں تمھارے دیش میں
چل کر رہوں جب برکھ پربا نے دیوجانی سے بہت بنتی کر کے خوش ہونے کے واسطے کہا تب وہ شرمشٹھا کا سب
حال کہہ کر بولی کہ اے راجا جس کے ساتھ میری شادی شکراچارج کریں وہاں شرمشٹھا تیری بیٹی ہزار داسی ساتھ
لے کر میری سیوا میں رہے تو میں خوش ہوں یہ سُن کر راجا نے بچار کیا کہ شکر گرو ہمارے کُل کی رچھا ہمیشہ کرتے
آئے ہیں بغیر اُن کے خوش ہوئے میرا بھلا نہ ہوگا ایسا سمجھ کر راجا نے شرمشٹھا سے سب حال کہہ کر پوچھا کہ اے
بیٹی تیرا موہ کرنے میں شکراچارج کے کرودھ سے ہمارے بنش اور راج دونوں کا ناش ہو جائیگا اور تیرے
داسی ہونے سے ہمارا بھلا ہے اس میں کیا کرنا چاہیے یہ بات سُن کر شرمشٹھا بولی کہ اے پتا میرا یہ بدن تم سے
پیدا اور پالن ہوا ہے تم جس کو چاہو اُسے مجھ کو دے ڈالو یہ بات سُن کر برکھ پربا بولا کہ اے دیوجانی تیرا کہنا مجھ کو
منظور ہے یہ بات سُن کر دیوجانی جب خوش ہوئی تب شکراچارج اپنی لڑکی سمیت پھر اپنے استھان پر آکر رہنے لگے
اتنی کتھا سُن کر راجا پرکچھت نے پوچھا کہ اے مُن ناتھ برہسپت جی کے بیٹے کچ نے دیوجانی کو کیوں شاپ دیا تھا

اِس کی کتھا سُنائیے شکدیوجی بولے کہ اے راجا ایک مرتبہ لڑائی میں بہت دَیت دیوتوں کے ہاتھ سے مارے گئے
تب اُن کو شکراچارج نے سنجیونی بدیا سے جلادیا جب لڑائی ہونے کے پیچھے دیوتوں نے یہ حال برہسپت جی
سُنا تب اندرآدک دیوتوں نے برہسپت جی سے کہا کہ اے مہاراج آپ بھی کچ اپنے بیٹے کو شکرجی کے پاس
بھیج دیجیے کہ وہ اُن کا چیلہ ہوکر سنجیونی بدیا پڑھ آوے جب برہسپت جی نے دیوتوں کے کہنے سے کچ کو سنجیونی بدیا
پڑھنے کو بھیج دیا تب کچ نے شکراچارج کی شرن میں جاکر دنڈوت کرکے بنیے کیا کہ مہاراج میں سنجیونی بدیا پڑھنے
آیا ہوں جب شکراچارج اُس کو اپنے گھر رکھ کر سنجیونی بدیا سکھلانے لگے تب دیوجانی اور کچ کے آپس میں
بہت پریت ہوگئی جب دیتوں نے یہ حال سُنا کہ برہسپت کا بیٹا ہمارے گرو سے سنجیونی بدیا پڑھتا ہے تب انھوں نے
آپس میں یہ صلاح کی کہ وہ یہاں سے سنجیونی بدیا سیکھ کر دیوتا ہمارے دشمنوں کو جلادیا کرے گا تو اچھا نہ ہوگا اس لئے
اس کو مار ڈالنا چاہیئے ایک دن کچ شکر گرو کی گئو چرانے کے واسطے جنگل میں گیا تب دیتوں نے اُسکے بدن کے
ٹکڑے کرکے ایک گڑھے میں پھینک دیا جب شام کو وہ گئو چرا کر نہیں پھرا تب دیوجانی بولی کہ اے پتا کچ اب تک گئو
چرا کر نہیں آیا شکراچارج نے اپنے جوگ بل سے بچار کر کہا کہ اے بیٹی اُس کو دیتوں نے مار ڈالا وہ کس طرح آئے
جب یہ سُن کر دیوجانی سوچ کرنے لگی تب شکراچارج نے اپنے جوگ بل سے جلا دیا یہ حال سُن کر دیتوں نے آپسمیں
کہا کہ جو شکر گرو اُس کو اسی طرح جلادیا کریں گے تو ہمارے مارنے سے کیا فائدہ ہوگا ایسی تدبیر کرنا چاہیے کہ جس میں
وہ جلا نہ سکیں یہ بچار کر دیتوں نے گئو چراتے وقت پھر کچ کو مار ڈالا اور اُس کے بدن کی مدرا چوا کر شکر گرو کو پلادی جب
شام کے وقت کچ پھر نہیں آیا تب دیوجانی کے بنیے کرنے سے شکراچارج نے دھیان دھر کر تینوں لوک میں دیکھا
لیکن اُسکا پتا نہ پایا جب اپنی آتما میں دھیان لگایا تب اُس کو اپنے پیٹ میں دیکھ کر جانا کہ دیتوں نے اُس کی
مدرا چوا کر مجھ کو پلادی ہے یہ دشا دیکھ کر شکراچارج نے کہا کہ اے بیٹی میں کچ کے جلانے سے آپ ہی مرجاؤں گا
دیوجانی ہاتھ جوڑ کر بولی کہ اے مہاراج ایسی تدبیر کیجئے کہ جس میں آپ اور وہ دونوں جیتے رہیں شکرجی نے منتر
پڑھ کر اپنے پیٹ میں کچ کو جلادیا اور اُسی جگہ اِس کو سنجیونی بدیا پڑھا کر کہا کہ اے کچ جب میں تجھ کو اپنے پیٹ سے
نکال کر مر جاؤں تب تو اِسی بدیا سے مجھ کو جلا دینا کچ بولا کہ بہت اچھا جب شکرجی نے اپنا پیٹ چیر کر کچ کو جیتا باہر
نکالا اور آپ مرگئے تب کچ نے سنجیونی بدیا سے شکرجی کو جلادیا جب کچھ دن بیتے کچ شکر گرو سے بدا ہوکر اپنے گھر
آنے لگا تب دیوجانی کچ سے کہنے لگی کہ تم اپنا بواہ میرے ساتھ کرو کچ نے جواب دیا کہ گرو کی بیٹی بہن کے برابر
ہوتی ہے اسلئے تجھ سے بواہ نہیں کروں گا اِس بات پر دیوجانی نے کرودھ کرکے شاپ دیا کہ جو سنجیونی بدیا تو نے
میرے باپ سے پڑھی ہے وہ تجھ کو بھول جائے یہ بات سُن کر کچ بولا کہ اے دیوجانی دھرم کرتے ہوئے تو نے
مجھ کو شاپ دیا اس لیے تیرا بھی بواہ براہمن کے ساتھ نہ ہو ایسا شاپ دے کر کچ اپنے باپ کے پاس چلا گیا
اے پریچھت دیوجانی کو شاپ ہونے کا یہی سبب تھا سو میں نے تم کو سُنایا اب دیوجانی کے بواہ ہونے کی کتھا
کہتا ہوں سُنو کہ جب شکراچارج راجا برگھ پربا کے دیش میں آکر بسے تب انھوں نے کچھ دن پیچھے پرشٹو کی اچھا سے

راجا ججات کو بلا کر اپنی لڑکی اُس کو بیاہ دی اور شرمشٹھا کو ہزار داسیوں سمیت جہیز میں دے کر راجا ججات سے کہا کہ
تم شرمشٹھا کو اپنی سیج پر مت بٹھالنا اور دیوجانی نے بھی اس بات کا اقرار راجا ججات سے لے لیا جب راجا ججات نے
کہا کہ میں شرمشٹھا سے بھوگ نہیں کروں گا تب شکر جی نے دیوجانی کو شرمشٹھا اور ہزار داسیوں سمیت بہت گہنا اور
کپڑا آدک جہیز میں دے کر بیاہ کیا اور راجا ججات دیوجانی سمیت راج مندر پر آکر اُس کے ساتھ بھوگ اور بلاس
کرنے لگا اور شرمشٹھا کو ایک مکان بہت اچھا رہنے کے واسطے بنوا دیا کچھ دن پیچھے راجا ججات کے یہاں دیوجانی سے
دُو بیٹے جدو यदु اور تربس तुर्वसु نام پیدا ہوئے ایک دن شرمشٹھا ماسک دھرم سے شُدھ ہوئی تھی اور اُسی دن
راجا ججات بھی باغ میں سیر کے واسطے جا نکلا تب شرمشٹھا نے ہاتھ جوڑ کر بنے کیا کہ اے مہاراج میں بھی آپ کی داسی
ہو کر آپ سے بھوگ اور سنتان ہونے کی اچھا رکھتی ہوں اور راجا کی بیٹی ہو کر دوسرے سے بھوگ نہیں کر سکتی یہ بات
سنتے ہی راجا نے شکراچارج کی بات یاد کر کے بچار کیا کہ شرمشٹھا سے بھوگ کرنے میں میرے واسطے اچھا نہ ہوگا اور
یہ راجا کی بیٹی ہو کر اپنے مُنہ سے رِتُ دان مانگتی ہے اُسکا کہنا نہ ماننے میں بھی میرا دھرم نہیں رہتا ہے اس واسطے
اب اس کی اِچھا پوری کرنا چاہیئے آگے جو کچھ میرے نصیب میں لکھا ہے وہ مٹ نہیں سکتا یہ بچار کر راجا نے شرمشٹھا سے
بھوگ کیا اسی طرح دیوجانی سے چھپا کر کبھی کبھی راجا اُس کے ساتھ بھوگ اور بلاس کرنے لگا کچھ دن یہ بات چھپی رہی
جب دُرہج द्रुह्यु اور آن अनु نام دُو بیٹے شرمشٹھا کے راجا ججات سے پیدا ہو کر تیسرا گربھ رہا تب ایک دن
شرمشٹھا دیوجانی کے پنکھا ہانکتی تھی اُس وقت دُو بیٹے شرمشٹھا کے وہاں آکر کھڑے ہوئے دیوجانی نے پوچھا کہ
اے شرمشٹھا تیرے یہ دونوں بیٹے کس طرح ہوئے اور تیسرا گربھ کس سے رہا شرمشٹھا بولی کہ رات کو کسی رکھیشور نے
آکر مجھ سے سپنے میں بھوگ کیا تھا اُسی سے دُو لڑکے ہو کر تیسرا گربھ رہا ہے یہ بات سُن کر دیوجانی چُپ ہو رہی لیکن
اسکے مَن میں سندیہ ہو گیا اسلیے کئی دن پیچھے دیوجانی نے شرمشٹھا کے مکان پر جا کر اُن لڑکوں سے پوچھا کہ تمہارے
باپ کا کیا نام ہے تب بڑے بیٹے نے بتلایا کہ میں راجا ججات کا بیٹا ہوں یہ بات سنتے ہی دیوجانی بہت غصہ سے
راجا کے پاس آکر بولی کہ تم نے میرے باپ کے منع کرنے پر بھی شرمشٹھا سے بھوگ کیا اسلیے اب میں تمھارے یہاں
نہیں رہوں گی جب ایسا کہہ کر دیوجانی کرودھ کر کے اپنے باپ کے گھر چلی تب راجا ججات اسکے پیچھے بنتی کرتا ہوا پیدل
دَوڑا گیا لیکن اُس نے نہیں مانا سب حال اپنے باپ سے جا کر کہدیا اور راجا ججات بھی وہاں پہونچکر کھڑا ہوا جب شکراچارج
نے جانا کہ میرے منع کرنے پر بھی راجا نے شرمشٹھا سے بھوگ کر کے سنتان پیدا کی تب کرودھ کر کے کہا کہ اے راجا تو نے
بل کے غرور سے میرا کہنا نہیں مانا اسلیے میں تجھ کو یہ شاپ دیتا ہوں کہ تو بوڑھا اور نربل ہو کر استری پرسنگ کرنے کے
لائق نہ رہے اور سروپ تیرا بگڑ جائے یہ بات شُکر کے مُنہ سے نکلتے ہی اُسی سمے راجا بوڑھا ہو کر دانت بھی اُسکے ٹوٹ گئے
اور بال سفید ہو کر آنکھ سے کم دیکھنے لگا تب ہاتھ جوڑ کر بولا کہ اے مہاراج ابھی تک مَن میرا اسنساری سُکھ سے نہیں بھرا
ایک مرتبہ اپرادھ چھما کیجئے یہ دین بچن سُن کر شکراچارج نے اپنی بیٹی کا سُکھ بچار کر کہا کہ اے راجا میرا شاپ پھر نہیں سکتا
لیکن تیرے پانچ بیٹوں میں سے جو بیٹا خوشی سے تیرا بڑھاپا لیکر اپنی جوانی تجھ کو دیوے گا تب تو پھر جوان ہو جاوے گا

یہ آشیرباد سُنتے ہی راجا خوش ہو کر دیوجانی سمیت راج مندر پر چلا آیا اُنھیں دنوں سرمشٹھا سے پُرو نام تیسرا بیٹا پیدا ہوا جب راجا نے اپنے بڑے بیٹے سے کہا کہ تمھارے نانا نے ہم کو شاپ دے کر بوڑھا بنا دیا تم اپنی جوانی ہم کو دو تو تھوڑے دن اور سنساری سُکھ کر لیں تب جُدو نے سمجھا کہ ہماری ماتا سے بھوگ کرے گا تو ہم کو بڑا ادھرم ہو گا ایسا بچار کر کے اُس نے جواب دیا کہ میں نے ابھی تک سنساری سُکھ نہیں اُٹھایا اِسلیے اپنی جوانی نہیں دے سکتا - دوہا

اُجرے اُجرے سب بھلے اُجرے بھلے نہ کیش
کامن[استری] رمے بیر رپُ[دشمن] ڈرے نہ آدر کرے نریش[راجہ]

یہ بات بڑے بیٹے کی سُنتے ہی راجا نے ترلس آدک تین بیٹے جو جُدو سے چھوٹے تھے اُن کو بُلا کر یہی بات کہی اور جب اُنھوں نے بھی اسی طرح جواب دیا تب ججات نے پُرو چھوٹے بیٹے سے جو سرمشٹھا سے ہوا تھا کہا کہ اے بیٹا تم اپنی جوانی ہم کو دو تمھارے چاروں بڑے بھائیوں نے نہیں دیا اب سوائے تمھارے مجھ کو دوسرے کا بھروسہ نہیں ہے یہ دین بچن سُنتے ہی پُرو ہاتھ جوڑ کر بولا کہ اے پتا میرا یہ تن آپ نے پیدا اور پالن کیا ہے اسلیے جوانی کیا چیز ہے اپنا پران تمھارے اوپر نچھاور کر سکتا ہوں جو میں سو جنم تک آپ کی سیوا کروں تو بھی آپ سے اُرن نہیں ہو سکتا جو بیٹا بنا کہے ماتا اور پتا کی سیوا کرے وہ بیٹا اُتم ہے اور جو کہنے سے کرے وہ مدھم ہے اور جو کہنے سے چڑچڑا کر کام کرے وہ ادھم ہے اور جو بیٹا ماتا پتا کی آگیا کسی طرح نہ مانے وہ پُوت نہیں موت ہے - دوہا

جیا ہی پیتر پوت ہے دا ہی پیتر موت
رام بھجے تو پوت ہے نہیں موت کا موت

یہ بات پُرو کی سُن کر راجا ججات بہت خوش ہوا اور اپنا بڑھاپا اُس کو دے کر اُس کی جوانی آپ لے لی اور اپنے چاروں بیٹوں کو یہ شاپ دیا کہ تم لوگ راج سنگھاسن نہ پاؤگے اور جوانی لینے پر راجا نے ہزار برس تک سنساری سُکھ دیوجانی کے ساتھ اُٹھایا اور بہت جگیہ ودان پر میشور کے خوش ہونے کے واسطے کیا لیکن من اُسکا سنساری سُکھ سے نہیں بھرا -

ادھیائے انیسواں - کہنا راجا ججات کا ایک اتہاس بکری اور بکرے کا

شُکدیو جی نے کہا کہ اے راجا پریچھت بہت دن تک راجا ججات سنساری سُکھ میں پھنسا رہا جب جگیہ آدک کرنے سے اُس کو گیان ہوا تب ایک دن یہ بچار کیا کہ دیکھو میں نے لڑکے کی جوانی لے کر اتنا سُکھ اُٹھایا تسپر بھی ابھی تک میری اچھا پوری نہ ہوئی دیکھو مٹی کا گھڑا پانی ڈالنے سے بھر جاتا ہے اور اندریاں بہت سُکھ پانے پر بھی آسودہ نہیں ہوتی ہیں وہی دشا میری ہوئی اسی طرح سنساری جال میں پھنسے ہوئے مرنے سے جنم میرا اکارتھ ہوگا اس لیے پرلوک بنانے کے واسطے اب ہر بھجن کرنا چاہیئے ایسا بچار کر راجا نے دیوجانی سے کہا کہ اے پران پیاری ہم نے شکار کھیلتے وقت جنگل میں ایک تماشہ دیکھا تھا وہ حال کہتے ہوئے ہنسی آتی ہے جب دیوجانی ہاتھ جوڑ کر بولی کہ اے مہاراج مجھ کو بھی وہ حال سُناؤ تب راجا نے کہا کہ ایک بکری براہمن کی کنوئیں میں گر پڑی تھی اُس کو ایک بکرے نے باہر نکالا سو بکری نے اُس بکرے کو اپنا سوامی بنا کر بہت دن تک اُس کے ساتھ سنساری سُکھ اُٹھایا جب اُسکے

دو بچے پیدا ہوئے تب وہ بکرا دوسری بکری سے پھنس گیا اس لیے پہلی بکری اناد رہونے سے اپنے براہمن کے گھر چلی گئی اُس براہمن نے اپنی بکری کی سہایتا کر کے بکرے کو بدھیا کر دیا جب بکرے نے براہمن سے بہت بنتی کی اور براہمن نے دیال ہوکر پھر اُس کو جیوں کا تیوں بنا دیا تب پھر وہ بکرا سنساری سُکھ میں پھنس گیا یہ بات سُن کر دیو جانی بولی کہ اے مہاراج وہ بکرا بڑا مورکھ تھا جو پھر بکری کے ساتھ خراب ہوا تب راجا بولا کہ یہی دشا ہماری اور تمھاری بھی ہے اے دیو جانی جو آدمی کو دنیا کی سب دولت اور استری اور ساتوں دیپ کا راج ملے اور ہزاروں بیٹے ہو کر سب طرح کے مطلب حاصل ہوں تسپر بھی من اُس کا سنساری سُکھ سے نہیں بھرتا جس طرح آگ میں گھی ڈالنے سے اُس کی آنچ اور بڑھتی ہے اسی طرح ہر روز ہوس بڑھتی جاتی ہے اسلیے اب برکت ہوکر ہر بھجن کرنا چاہیئے جبکہ یہ بات دیو جانی نے پسند کی تب راجا ججات نے پُرو چھوٹے بیٹے کو جوانی پھیر کر اپنا بڑھاپا اُس سے پھیر لیا اور راج سنگھاسن پر اُس کو بٹھا کر دوسرے چاروں بیٹوں کو جو بڑے تھے چاروں طرف کا راج بانٹ دیا اور آپ دیو جانی سمیت بدری کیدار میں چلا گیا اور پرمیشور کا تپ اور دھیان کر کے مُکت ہوا ۔

ادھیائے بیسواں ۔ کتھا راجا پُرو کے بنش کی

شُکدیو جی بولے کہ اے راجا پریکھیت اب میں راجا پُرو کے بنش کی کتھا کہتا ہوں جس کُل میں تم نے جنم لیا ہے سُنو ۔ پُرو کے بنش میں کئی پیڑھی کے پیچھے دُکھنیت दुष्यन्त نام راجا بڑا پرتاپی ہوا ایکدن شکار کھیلنے گیا تو اُس نے کنور کھیشور کی کُٹی میں ایک لڑکی بہت سُندر دیکھی اور اُس پر موہت ہو کر پوچھا کہ اے پران پیاری تو دیو کنیا کے برابر کس کی بیٹی ہے کسی راجا کی بیٹی تیرے برابر سُندر نہ ہوگی اسلیے تیرا سروپ میرے ہردے میں بس گیا یہ بات سُنتے ہی شکنتلا کنیا بولی کہ اے راجا میں بشوامتر رکھیشور اور مینکا اپسرا سے پیدا ہوئی ہوں اس بات کو कण्व کنو رکھیشور جانتے ہیں آپ میرے مکان پر تنک کہ جو آگیا دیجیے تو سُوکروں کند مول آدک اور لوٹا بھر پانی سے آپکا آدر کروں یہ بات سُنتے ہی راجا خوش ہو کر بولا کہ لڑکی کا بھی سویمبر کرنا دھرم ہے جب ایسا کہہ کر راجا بڑے پریم سے رات کو اُس کے مکان پر ٹکا تب دونوں نے خوشی سے آپس میں گندھرب بواہ کر کے بھوگ کیا ہر اچھا سے اُس کے اُسی دن گربھ رہ گیا جب پرات کال راجا اُس شکنتلا کنیا کو اُسی جگہ چھوڑ کر مندر پر چلا گیا تب کنو رکھیشور نے جانا کہ اس کو راجا سے گربھ رہ گیا ہے دسویں مہینے ایک لڑکا بہت سُندر اور ایسا بلوان اُس سے پیدا ہوا جو لڑکپن ہی میں سینگ کے دھنکھ بان سے شیر کو مارنے لگا تب کنو رکھیشور بولے کہ اے شکنتلا تو اپنے لڑکے کو راجا کے پاس لے جا جب رکھیشور کی آگیا سے شکنتلا نے اپنے لڑکے کو لیکر راج سبھا میں جا کر کہا کہ اے پرتھوی ناتھ میں تمھاری استری راجکمار سمیت آئی ہوں تب راجا بولا کہ میں تجھ کو نہیں پہچانتا ہوں کہ تو کون ہے اور یہ لڑکا کس کا ہے جب راجا دُکھنیت نے جان بوجھ کر یہ بات کہی تب راج سبھا میں یہ آکاش بانی ہوئی کہ اے راجا شکنتلا سچ کہتی ہے لڑکا تمھارے بیج سے پیدا ہوا تھا تم ان دونوں کو اپنے گھر رکھو دھرماتما بیٹا اپنے باپ کو نرک جانے سے بچا لیتا ہے

جب یہ آکاش بانی سب سبھا والوں نے سُنی تب راجا نے دیوتوں کی اگیا کے موافق شکنتلا کو قبول کیا اور اپنے بیٹے سمیت
راج مندر پر بھیج دیا اور اُس بالک کا نام بھرت رکھا راجا کے مرنے کے پیچھے وہی لڑکا جو پرمیشور کا انش تھا راج گدی پر
بیٹھ کر ایسا پرتاپی اور چکرورتی راجا ہوا جس نے ایک سو پچپن اشومیدھ جگیہ پرتھوی پر کیں اور بہت سے رتن آدک براہمنوں کو
دان دیے اس کی جگیہ میں کئی مرتبہ اندر شیام کرن گھوڑا چُرا لے گیا مگر راجا بھرت اپنے پرتاپ اور بل سے گھوڑا چھین لایا
اور اُس کے راج میں کوئی دوسرا راجا اشومیدھ جگیہ کرنے نہیں پایا اور جتنے ملیچھ اور دُکھدائی راجا پرتھوی پر تھے اُن
سب کو اُس نے ناش کر دیا اور ساتوں دیپ کے راجوں کو اپنی سیوکائی میں رکھا اور اپنے بل سے دیتوں کو جیت کر
اندر آدک دیوتوں کو دیولوک کا راج دلا دیا اس کے راج میں پربت اور سمدر آدک بہت طرح کے رتن اور سونا اور
چاندی آدک ہمیشہ اس واسطے موجود رکھتے تھے جس میں جس کو جو درکار ہو وہ لے جاوے اسی طرح ستائیس ہزار برس تک
راجا بھرت نے راجا اندر کے برابر چکرورتی راج کیا اور تپ کرنے سے پراکرم اُس کا بنا رہا اور راجا بھرت نے تین بیاہ
اپنے بدربھ बिदर्भ دیش میں راجا کی بیٹی سے کیے جب اُس کے یہاں ہر ایک سے کئی بیٹے بدصورت پیدا ہوئے
اس ڈر سے کہ راجا بھرت کہیں گے کہ یہ لڑکے ہمارے بیج سے نہیں ہوئے اُن لڑکوں کو گنگا جی میں پھکوا دیا اسلیے
راجا بھرت سنتان نہ ہونے سے چنتا میں رہتا تھا کچھ دن پیچھے راجا نے کنو رکھیشور سے منتر لیا تب رکھیشور نے بیٹا
پیدا ہونے کے واسطے راجا سے جگیہ کرائی اُسی وقت دیوتوں نے خوش ہو کر بھاردواج نام لڑکا جو ممتا سے ہوا تھا
لا کر بھرت جی کو دیا راجا نے اُس کا نام بتتھ वितथ्य رکھ کر بیٹے کے برابر اُس کو پالا اور بھرت کے مرنے کے پیچھے
وہ راجا ہوا اتنی کتھا سُن کر راجا پرکھیت نے پوچھا کہ اے مہاراج بھاردواج کس طرح پیدا ہوا تھا اس کی کتھا
کہیے شکدیو جی بولے کہ اے راجا ایک مرتبہ برہسپت نے اُتتھ उतथ्य اپنے بڑے بھائی کی استری ممتا نام سے
زبردستی بھوگ کیا تھا اس سے اُسکے گربھ رہ گیا تھا تب اُس نے اپنے سوامی کے ڈر سے جو لڑکا پیٹ میں تھا اس کو
گرا دیا وہی لڑکا بھاردواج نام ہوا جب برہسپت کے سمجھانے اور آکاش بانی ہونے پر بھی ممتا نے اس کا پالن
نہیں کیا تب مُرت دیوتا نے جس کے نام کی جگیہ بھرت نے کی تھی وہ لڑکا راجا کو دے دیا اسی طرح بھاردواج کا جنم ہوا تھا

ادھیاے اکیسواں - کتھا راجا بتتھ کے بنش کی

شکدیو جی بولے کہ اے راجا پرکھیت راجا بتتھ वितथ्य کے بنش میں کئی پیڑھی پیچھے راجا رنت دیو रन्तिदेव
ایسا مہاتما ہوا جس نے راج سنگھاسن کے اوپر نہ بیٹھ کر من اپنا برکت کر لیا اور اپنی ایک استری اور ایک لڑکے کے سمیت
جنگل میں جا کر پرمیشور کا تپ اور دھیان کرنے لگا اور اُس نے بھوجن کرنا بھی پرمیشور کے آسرے پر چھوڑ دیا جب کوئی
آدمی اپنی خوشی سے بے مانگے بھوجن دیتا تھا تب اُس کو اپنی استری اور پتر سمیت کھا کر جنگل میں خوشی سے رہتا تھا
نہیں تو بھوکھے رہ کر کچھ آپ کند مول آدک لانے میں اُپاے نہیں کرتا تھا ایک مرتبہ ایسا اتفاق ہوا کہ بھوجن
نہ ملنے سے اڑتالیس اُپاس اُس کو ہو گئے اُنچاسویں دن تھوڑا اناج اُس کو کوئی دے گیا راجا نے اُس کو پکا کر

اُس کے تین حصے کرکے جیسے چاہا کہ بھوجن کرے ویسے نارائن جی بوڑھے براہمن کا روپ دھرکر راجا کے دھرم کی
پرچھا لینے کے واسطے وہاں آکر بولے کہ اے راجا میں بہت بھوکھا ہوں مجھ کو بھوجن کھلاؤ یہ بات سنتے ہی رنت دیو نے
بڑی شردھا سے اپنا حصہ اُس کو کھلا دیا جب وہ حصہ کھا کر نارائن جی براہمن روپ بولے کہ ابھی میرا پیٹ نہیں بھرا
تب رانی اور راجکمار نے بھی اپنا اپنا حصہ اُس براہمن کو کھلا کر آپ تینوں آدمی جیوں کے تیوں بھوکھے رہ گئے اور
براہمن روپی پرمیشور آشیرباد دے کر وہاں سے انتردھیان ہوگئے کئی دن اور اُن کو بنا ناج کے بیت گئے تب پھر
تھوڑا اناج کسی نے لاکر اُن کو دیا جیسے ان تینوں نے آپس میں بانٹ کر بھوجن کرنا چاہا ویسے ایک شودر نے آکر کہا
کہ میں بہت بھوکھا ہوں مجھکو بھوجن کھلاؤ راجا نے اُس کو اپنا اتتھ (مہمان) سمجھ کر سب بھوجن کھلا دیا اور آپ تینوں آدمی
اسی طرح رہ گئے رانی اور راجکمار بہت دن تک اناج نہ پانے سے کمزور ہوگئے تھے اس لیے راجا اُن سے بولا کہ
جس برتن میں اتتھ نے بھوجن کیا ہے اُس میں کچھ حصہ اناج کا لگا ہوگا اُس کو دھوکر پی لو جب رانی اور راجکمار نے
وہ برتن دھوکر پینا چاہا تب ایک ڈوم کتے کو ساتھ لیے ہوئے آپہونچا اور بھوکھ سے بیاکل ہوکر راجا کے سامنے گر پڑا
اور روکر کہنے لگا کہ میری جان نکلی جاتی ہے یہ برتن کا دھوون آپ کے پینے کے لائق نہیں ہے یہ جوٹھن میرا حصہ
سمجھ کر مجھ کو دے دو جس میں اُس کو پی کر اپنا پران بچاؤں راجا نے اُس چانڈال میں بھی پرمیشور کا پرکاش سمجھ کر اُس کو
ڈنڈوت کی اور رانی اور راجکمار ڈوم سے بولے کہ ہم لوگوں نے بہت دن پیچھے یہ دھوون پینے کو پایا ہے تم دیا کرکے
اُس کو چھوڑ دو تو ہم اُس کو پی لیں جب اُس چانڈال نے نہیں مانا تب وہ دونوں آدمی دھوون کا پانی بھی اُس کو
پلا کر آپ بھوکھے رہ گئے جبکہ پرمیشور نے اس طرح کا دھرم اور دھیرج اُن تینوں کا دیکھا تب اُسی ڈوم سے شیام برت
چتربھج روپ شنکھ چکر گدا پدم لیے پرگٹ ہوکر راجا اور رانی اور راجکمار سے بولے کہ تم کو بڑا دھیرج ہے جب اُن تینوں نے
پرمیشور کا درشن پاکر نیہ پوربک اُن کی استت کی تب نارائن جی رنت دیو کو اپنے گلے لگا کر بولے کہ اے راجا ہم تم سے
بہت خوش ہیں جو بردان مانگو وہ ہم تم کو دیویں رنت دیو ہاتھ جوڑ کر بولا کہ اے مہاراج میں یہی چاہتا ہوں کہ میری سب
رعیت سکھ پاوے اور کوئی دردری نہ ہو اور میرا من آپ کے چرنوں میں لگا رہے تب پرمیشور نے اچھا پوربک بردان دیکر
راجا اور رانی اور راجکمار کو اُسی تن سے بمان پر بیٹھا کر بیکنٹھ میں بھیج دیا اور رنت دیو کا گرگ गर्ग نام دوسرا بیٹا
جو راج سنگھاسن پر تھا اُس کے بنش میں سب لوگ اپنی کرپا سے براہمن ہوگئے اور پرو کے بنش میں برہت چھتر
बृहत्क्षत्र نام راجا ہوکر اُسکے بنش میں ہستی हस्ती نام راجا ایسا پرتاپی پیدا ہوا کہ جس نے ہستنا پور شہر بسایا
اسکے یہاں تین بیٹے آج میڈھ अजमीढ़ اور پرمیڈھ पुरमीढ़ اور درمیڈھ दुरमीढ़ نام بڑے دھرماتما تھے
آج میڈھ کی سنتان براہمن ہوگئی مدگل मुद्गल اسکے بنش میں ایسا گیانی ہوا کہ جس کے نام کا گوتر آج تک
دنیا میں پرگٹ ہے اور مدگل کے بنش میں اہلیا نام کنیا مہاسندری ہوکر گوتم رکھیشور کو بیاہی گئی جس کے گربھ سے
شتانند نام بیٹا پیدا ہوکر اُسکے ستوتی نام بالک پیدا ہوا جس کا بیج ایک دن اُربسی اپسرا کو دیکھ کر سرکنڈے کے
جنگل میں گر پڑا اور اُس بیج سے کرپاچارج कृपाचार्य نام لڑکا اور کرپی कृपी نام لڑکی پیدا ہوئی جن کو

راجا شنتن शन्तनु جو بھاردواج کے بنش میں تھا شکار کھیلتے ہوئے جنگل میں اُن کو پڑے دیکھ کر اپنے گھر اُٹھا لایا اور لڑکوں کی طرح اُن دونوں کو پالا اور راجا شنتن کے ہاتھ میں یہ گُن تھا کہ جس کے ماتھے پر اپنا ہاتھ رکھدے اُس کا روگ چھوٹ جائے اِسلیے جو روگی اُن کے پاس جاتے تھے اچھے ہوکر چلے آتے تھے اس کا دن دنیا میں اُنکا بڑا جس پرگٹ ہوا کہ راجا شنتن سب کسی کا سُکھ دینے والا ہے ایک مرتبہ اُس کے راج میں پانی نہیں برسا اور پرجا لوگ بنا اناج کے دُکھ پانے لگے تب راجا نے رکھیشوروں سے پوچھا کہ ہم نے کون ادھرم کیا جو ہمارے راج میں پانی نہیں برستا رکھیشوروں نے بچار کرکے کہا تم نے دیواپی اپنے بھائی کا حصہ چھین لیا تھا اسواسطے پانی نہیں برستا تم اس کا حصہ دے ڈالو نہیں تو پانی نہ برسنے سے تمھاری رعیت دُکھ پاوگی جب یہ بات سنتے ہی راجا شنتن نے دیواپی देवापी سے جو جنگل میں بیٹھا تپ کرتا تھا اس طرح بھلاوادے کر بات چیت کی کہ جس میں اُسکے مُنہ سے کئی باتیں بید کے خلاف نکل آئیں جس سے دیواپی کا تپوبل گھٹ گیا تب شنتن کے راج میں پانی برسنے سے رعیت نے سُکھ پایا اے راجا پریکھیت راجا شنتن ایسا پرتاپی ہوا کہ جس کا جس سنسار میں چھا رہا ہے۔

ادھیاے بائیسواں [۲۲] - کتھا دِوُوداس کے بنش کی

شکدیو جی بولے کہ اے راجا پریکھیت مُدگل کا بیٹا دِوُوداس بڑا پرتاپی ہوکر اُسکے بنش میں راجا دُروپد द्रुपद بہت تیجوان پیدا ہوا جس کی بیٹی دروپدی نام کو ارجن تمھارے دادا مچھلی بیدھ کر لائے تھے اور وہ ارجن آدک پانچوں بھائی پانڈووں کی استری ہوئی تھی اور راجا دُروپد کے دُھرشٹ دمن آدک کئی بیٹے پیدا ہوئے اِسی دھرشٹ دمن نے مہابھارت میں درونا چارج द्रोणाचार्य کا سر کاٹا تھا اور اجمیڈھ کے بنش میں برہدرتھ نام بڑا پرتاپی راجا ہوکر اُسکے دو استریاں تھیں ایک رانی سے ست جت نام بیٹا پیدا ہوا اور دوسری رانی سے کوئی بیٹا نہیں پیدا ہوا اسلیے راجا مہاپُرشوں کی سیوا کرتا تھا ایک دن کسی رکھیشور نے خوش ہوکر ایک آم راجا برہدرتھ کو دے کر کہا کہ تو یہ پھل اپنی استری کو کھلادے اسکے لڑکا پیدا ہوگا راجا نے وہ آم لے کر اپنی بڑی رانی کو دیا سو دونوں رانیاں آپس میں پریت رکھنے سے آدھا آم بانٹ کر کھا گئیں راجا سے دونوں استریوں کے گربھ رہا اور دسویں مہینے اُنکے پیٹ سے آدھا آدھا لڑکا جس طرح کوئی آدمی کھڑے آدمی کو چیر ڈالے پیدا ہوئے اُن کو دیکھتے ہی راجا نے کرودھ کر کے جنگل میں پھکوادیا اور آم بانٹ کر کھانے کا حال سُن کر راجا دونوں رانیوں پر بہت خفا ہوا جہاں پر وہ دونوں ٹکڑے راجا نے پھکوادیے تھے وہاں پر ہر اتفاق سے جرا نام راکھسی جا پہونچی اور اُس نے اپنی مایا سے دونوں ٹکڑوں کو ملادیا تو وہ لڑکا پرمیشور کی اچھا سے جی اُٹھا تب وہ راکھسی اُس کو راجا کے پاس لے گئی راجا نے اُس کو دیکھ کر بہت خوش ہوکر اُس کا نام جراسندھ जरासंध رکھا اور جراسندھ بڑا بلوان اور تیجوان راجا ہوا جس کو بھیم سین نے شری کرشن بھگوان کی کرپا سے دونوں ٹانگیں چیر کر مار ڈالا اور جراسندھ کا بیٹا سہدیو ہوکر اُسکے بنش میں دیواپی نام راجا بڑا پرتاپی اور دھرماتما ہوا جس نے راج سنگھاسن چھوڑ کر من اپنا برکت کرلیا اور اُترا کھنڈ میں جاکر تپ کر رہا ہے کلجگ کے انت میں

چندر بنسی کل کو پھر پیدا کرے گا اب راجا شنتن کے بنس کی کتھا جس کے کل میں تم ہوئے ہو برنن کرتا ہوں سُنو کہ
راجا شنتن کی استری سے سل پیدا ہو کر اُسکے بنس میں راجا دُود داس کورو ایسا پرتاپی ہوا کہ جس کے نام کا کُرچھیتر कुरुक्षेत्र
تیرتھ پرگٹ ہوا اور راجا دُود داس کو پورب جنم کے سنسکار سے کوڑھ ہو گیا تھا ایک دن وہ شکار کھیلتے وقت جنگل میں جا کر گرمی سے
بیاکل ہوا تو وہ کُرچھیتر میں جا کر ایک درخت کے نیچے بیٹھا وہاں ایک کنڈ پانی کا دیکھ کر جیسے راجا نے اُسمیں اسنان کیا
ویسے اسکا کوڑھ چھوٹ گیا تب وہ بہت خوش ہوا اور اُس کُنڈ کو اور دوسرے جو کنڈ اور تالاب وہاں تھے سب کو
اچھی طرح بنوا دیا اُسی کارن وہاں کا نام کُرچھیتر ہوا اور اسکے بنس میں راجا دلیپ ایسا پرتاپی ہوا کہ جس نے دلّی ایسا
شہر بسایا اور راجا شنتن کی دوسری استری گنگا جی سے بھیکھم پتامہ ایسے بلوان اور دھرماتما ہوئے جنھوں نے
پرشرام جی سے جُدھ کیا دھنکھ بدیا میں انکے برابر کوئی نہ تھا راجا شنتن کی تیسری استری سیولتی سے چترانگد चित्राङ्गद
اور بچتر بیرج دو لڑکے پیدا ہوئے اے راجا پریچھت یہ وہ ستوتی تھی جس کے ساتھ ہمارے دادا پراشر مُنی نے विचित्र
لڑکپن میں ناؤ پر بھوگ کیا تھا اُسی سے بید بیاس ہمارے باپ پیدا ہوئے ایک دن ستوتی کا بیٹا چترانگد شکار
کھیلنے کے واسطے جنگل میں گیا تب چترانگد نام گندھرب نے اس دشمنی سے کہ میرے برابر اس نے اپنا نام کیوں رکھا
مار ڈالا اور بھیشم پتامہ اپنے بھُجا کے بل سے اُمبا اور امبکا اور امبالکا نام تین لڑکیاں کاشی نریش کی سوئمبر سے
چھین لائے تھے ان تینوں کا بیاہ بچتر بیرج سے ہوا اُس میں اُمبا نام لڑکی اپنے من میں چاہنا راجا شالو शाल्व
کی رکھتی تھی اس لیے راجا بچتر بیرج نے اُس کو تیاگ دیا اور امبکا اور امبالکا سے اتنی پریت ہوئی کہ دن رات
راج مندر میں رہ کر اُن کے ساتھ بھوگ اور بلاس کرتا تھا اِسلیے راجا چھیئی کے روگ ہونے سے بنا سنتان مر گیا
تب ستوتی نے اپنا بنس بڑھانے کے واسطے بید بیاس اپنے بیٹے کو جو پراشر مُنی سے پیدا ہوا تھا بُلا کر کہا کہ
بچتر بیرج کی دونوں استریوں سے ایک ایک لڑکا پیدا کرو تب بید بیاس جی جو پرمیشور کا اوتار تھے بولے کہ اے ماتا
دونوں استریاں بچتر بیرج کی میرے سامنے ننگی ہو کر چلی جاویں تو میرے دیکھنے سے اُن کے گربھ رہ کر ایک ایک
لڑکا پیدا ہوگا جب امبکا اپنی ساس کی آگیا سے ننگی ہو کر بید بیاس کے سامنے چلی تب اپنے بالوں سے اپنا مُنہ
چھپا کر آنکھ بند کر لی تھی اس سے دھرتراشٹر نام اندھا بیٹا پیدا ہوا اور امبالکا شرم سے اپنے بدن میں مٹی لگا کر
اُن کے سامنے گئی تھی اس کارن اس سے راجا پانڈ پنڈ روگی پیدا ہوا اور بدرا نام داسی بچتر بیرج کی ننگی ہو کر
ہنستی ہوئی بیاس جی کے سامنے چلی گئی سو اُسکے پیٹ سے بدُر جی پرم بھگت جو دھرم راج کا اوتار تھے پیدا ہوئے
اور دھرتراشٹر کے دُرجودھن آدک سو بیٹے گاندھاری نام استری سے پیدا ہوئے اور راجا پانڈ تمھارے پردادا کو ایک
رکھیشور ہرن روپ نے جو راجا کے ڈرا دینے سے بھوگ کرنے نہیں پاتا تھا یہ شاپ دیا تھا کہ تم استری سے بھوگ
کرتے وقت مر جاؤ گے اور سوائے اسکے راجا کے پنڈ روگ تھا اِسلیے اسکے سنتان نہ تھی جب کُنتی ان کی استری نے
اپنے پت کی آگیا لیکر منتر کے پرتاپ سے دھرم اور اندر اور پون دیوتاؤں کو بُلا کر اُن سے بھوگ کیا تب دھرم سے
راجا جدھشٹر اور اندر سے ارجن اور پون سے بھیم سین یہ تین بیٹے پیدا ہوئے پھر کُنتی نے اُسی منتر سے

اشونی کمار دیوتاؤں کو مُلا کر نکل اور سہدیو نام دو بیٹے اپنی سوت مادری माद्री نام سے پیدا کیے یہ پانچوں بھائی
دروپدی سے بواہ کر کے اپنے اپنے پاس باری باندھ کر اُس کو رکھتے تھے پانچوں بھائیوں کے ایک ایک بیٹا
دروپدی سے پیدا ہوا جن کو اشوتھاما अश्वत्थामा نے مارڈالا راجہ جُدھشٹھر کے پوربی نام دوسری استری سے
دیوک اور بھیم سین کے ہڈمبا हिडम्बा راچھسی سے گھٹوتکچ घटोत्कच اور سہدیو کے سوترا सहोत्रा استری سے
بجے اور نکل کے کرن متی करेणुमती استری سے نرمتر اور ارجن کے سُبھدرا نام استری شری کرشن جی کی بہن
سے ابھمن अभिमन्यु نام پُتر بڑا پرتاپی پیدا ہوا جو تمہارا باپ تھا اور ارجن کے الوپی نام استری سے جو ناگ کی
بیٹی تھی ببھرباہن बभ्रुवाहन اور ایرادت نام دو بیٹے بڑے تیجوان پیدا ہوئے اس میں ایرادت کو منی پور پتی
मणिपुरपती نام اس کے نانا نے اپنے راس بٹھالا اور ببھرباہن نے ارجن سے بڑا بھاری جدھ کیا تھا اسکی
کتھا اشومیدھ پرب مہابھارت میں لکھی ہے اور جب اشوتھاما نے تمہارے مارنے کے واسطے برہم استر چلایا
تب شری کرشن جی بیکنٹھ ناتھ نے اُترا تمہاری ماتا کے پیٹ میں تمہاری رچھا کی اور اے راجہ پریچھت جو نیچے
جنمیجے जनमेजय آدک چار بیٹے تمہارے ہیں ان میں جنمیجے بڑا پرتاپی او ساتوں دیپ کا چکرورتی راجہ ہوگا اور
تمہارا بدلا لینے کے واسطے ایسی جگیہ کرے گا جس میں بہت سے سانپ جل کر مرجائیں گے اور شبھ کرم کرنے سے
دُنیا میں اُس کا بڑا نام ہوگا اور تمہارے مرنے کے پیچھے پچیس ۲۵ پیڑھی تک ہستنا پور کا راج تمہارے بنش میں رہکر
پھر ہستنا پور جمنا جی میں ڈوب جائے گا تب نمی निमि نام راجہ تمہارے بنش میں ہو کر وہاں پر سوبستی پری स्ववस्ती
पुरी بسادے گا اس کے پیچھے تمہارے بنش سے راج گدی چھوٹ جائے گی دوسرے راجہ ہوں گے اور
بید بیاس वेदव्यास جی ہمارے باپ نے چاروں بید اور سب پُران اپنے چیلوں کو پڑھائے تھے لیکن شری
بھاگوت جو سب بیدوں کا سار انش ہے کسی کو نہ پڑھائی کیول ہم کو پڑھائی تھی وہی امرت روپی کتھا ہم تم کو
سناتے ہیں اور سہدیو सहदेव راجہ جراسندھ जरासन्ध کا بیٹا اور راجہ ججات کے بنش میں بہت سے
راجہ ہوئے اُن کا نام سنسکرت بھاگوت میں لکھا ہے۔

ادھیائے تیئیسواں - کتھا جُدبنشیوں کی

شکدیو جی بولے کہ اے راجہ پریچھت اب ہم جُدبنشیوں کی کتھا جس کُل میں شری کرشن جی کا اوتار ہوا
تھا کہتے ہیں اس کے سننے سے آدمی کو سب منورتھ ملتے ہیں سو تم چت لگا کر سُنو کہ راجہ ججات کا جُدھ यदु نام
بڑا بیٹا جو دیوجانی سے ہوا تھا اُس کے بنش میں کئی پیڑھی کے بعد راجہ سہسرارجن सहस्त्रार्जुन ایسا تیجوان پیدا
ہوا جس نے پچاسی ۸۵ ہزار برس چکرورتی راج کیا اُس کا نام اسمرن کرنے سے گیا ہوا دھن ملتا ہے اُس کے ہزاروں
بیٹوں میں نوسو پچانوے ۹۹۵ راجکماروں کو پرشرام جی نے مارڈالا پانچ بیٹے جو بچے تھے اُن میں جے دھوج जयध्वज
نام بیٹے سے تال جنگھ तालजंघ نام چھتری پیدا ہو کر اُس کے بنش میں مدھ मधु نام بڑا پرتاپی ہوا اسی

واسطے شری کرشن جی کا نام مادھو کہا جاتا ہے اور مدھ کا بیٹا برشنی वृष्णि تھا اسی سے جدبنشی اور برشن بنشی اور
مدھو بنشی کہلاتے ہیں برشنی کا بیٹا ششی بند शशिबिन्दु ایسا دھرماتما ہوا جس کے پاس چودہ رتن تھے اور اُس
نے دس لاکھ استریوں سے اپنا بواہ کیا تھا ہر اچھا سے دس کروڑ بیٹے اُس کے پیدا ہوئے اُن میں سب سے بڑا بیٹا
پروجت पुरोजित اور چھوٹا بیٹا جا مگھ जामघ نام تھا راجہ جامگھ کی سیبیا सैब्या نام استری بانجھ تھی بہت
تدبیر کرنے پر بھی اس کے اولاد نہ ہوئی اس سبب سے وہ اُداس رہا کرتی تھی ایک مرتبہ راجہ جامگھ بدربھ विदर्भ
دیش کے راجہ سے لڑنے کو گیا وہاں سے ایک خوبصورت لڑکی کسی بھوج بنشی کی چھین لایا جب اُس بانجھ استری
نے دیکھا کہ میرا سوامی ایک استری اپنے ساتھ رتھ پر بٹھائے لیے آتا ہے تب وہ کرودھ کرکے بولی کہ تم یہ لڑکی
کس واسطے لائے ہو راجہ ڈرتا ہوا اپنی استری سے بولا کہ میں تیرے واسطے یہ پتوہ لایا ہوں یہ بات سُن کر رانی نے
ہنس کر کہا کہ میرے بیٹا نہیں ہے یہ پتوہ کس طرح ہوگی تب راجہ نے جواب دیا کہ بیٹا پیدا ہونے پر اس کا بواہ
اُس کے ساتھ کروں گا پرمیشور کی اچھا سے اُسی سمے یہ آکاش بانی ہوئی کہ دھیرج دھر تیرے بیٹا پیدا ہوگا
یہ آکاش بانی سنتے ہی راجہ اور رانی نے بڑی خوشی سے بشوے دیو کا پوجن کیا جب اُن کے آشیرباد اور
ہر اچھا سے اُس بانجھ استری کے ایک لڑکا بہت سُندر اور تیجوان پیدا ہوا جب راجا نے اُس کا نام بدربھ رکھ کر وہی لڑکی
اُس کو بواہ دی اور اپنے بیٹے کو راج گدی دے کر استری سمیت جنگل میں چلا گیا اور پرمیشور کا دھیان کرکے
مکت ہوا اور راجہ بدربھ دھرم پوربک راج کرنے لگا۔

ادھیائے چوبیسواں پیدا ہونا راجہ اُگرسین उग्रसेन آدک کا

شکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ پریکھشت راجہ بدربھ سے تین بیٹے کش कुश اور کرتھ कुथ اور
روم پاد रोमपाद ہوئے روم پاد کے بنش میں جیدرتھ जयद्रथ نام بڑا پرتاپی چندیری चंदेरी کا راجہ ہوا جس کے
یہاں ششوپال शिशुपाल نے جنم پایا اور اسی کل میں دیوابردھ देवावृध اور بھو विभु دونوں بڑے ایسے دھرماتما
اور گیانی ہوئے جن کے ست سنگ سے چھ ہزار پینسٹھ آدمیوں نے مکت پائی اور بھو کے بنش میں ستراجیت सत्राजित
اور پرسین प्रसेन نے جنم لیا اور بدربھ کے بنش میں جیدھان اور ساتکی सात्यकी یُیُدھان युयुधान
بلوان ہو کر جھوٹوں جیدھان سے سپھلک नाम پیدا ہوا اور سپھلک की گاندنی गान्दिनी
نام استری سے اکرور अक्रूर آدک بارہ لڑکے پیدا ہو کر یہ سب برشنی بنشی کہلائے اور راجہ جیدھان کے کل میں
اندھک अन्धक بڑا پرتاپی پیدا ہو کر اُس سے دندبھی दुन्दुभी نام بیٹا پیدا ہوا اور دُندبھی کے آہک
आहुक نام لڑکا اور آہکی आहुकी نام لڑکی پیدا ہو کر آہک سے دیوک देवक اور اُگرسین उग्रसेन
دو بیٹے پیدا ہوئے اور دیوک کے یہاں دیوبان देववान آدک چار بیٹے اور دیوکی देवकी آدک
سات لڑکیاں پیدا ہوئیں اور اُگرسین سے کنس آدک آٹھ بیٹے اور آٹھ لڑکیاں پیدا ہو کر وہ سب لڑکیاں

بسدیو बसुदेव جی کے چھوٹے بھائی کو بیاہی گئیں اور دیوک نے دیوکی آدک اپنی سب لڑکیوں کا بیاہ بسدیو جی
سے کر دیا اور پانچال دیش کا راجہ کنت بھوج कुन्तिभोज راجہ سورسین शूरसेन سے بڑی پریت رکھتا تھا لیکن
اُس کے اولاد نہ تھی اس لئے سورسین نے اپنی پرتھا पृथा نام لڑکی اُس کے راس پچھال دیا اسی سے پرتھا کا نام
کُنتی ہوا اور راجہ کُنت بھوج نے کُنتی कुन्ती کا بیاہ جو پنچ کنیا میں تھی راجہ پانڈے سے کر دیا اور جدھشٹر آدک اُس سے
پیدا ہوئے اور جب کُنتی نے دُرباسا رکھیشور کو لڑکپن میں اپنی سیوا سے خوش کیا تب رکھیشور نے ایک دیواہت
देवाहुत منتر کُنتی کو ایسا سکھا دیا کہ جس منتر کے پڑھنے سے دیوتا چلے آتے تھے کنتی نے لڑکپن میں ایک دن سرسوتی
کنارے پریچھا لینے کے واسطے وہ منتر پڑھ کر جیسے سورج دیوتا کا آواہن (بلانا ۱۲) کیا ویسے سورج دیوتا رتھ پر سوار وہاں آکر
بولے کہ مجھکو تو نے کس واسطے بلایا ہے اُن کا تیج دیکھتے ہی کُنتی ڈر سے کانپتی ہوئی ہاتھ جوڑ کر بولی کہ اے مہاراج میں
نے منتر کی پریچھا لینے کے واسطے آپ کو بلایا تھا اب آپ دیال ہو کر چلے جائیے یہ بات سُن کر سورج دیوتا بولے کہ اے
کُنتی میرا آنا برتھا نہیں ہو سکتا اب میں تیرے ساتھ بھوگ کر کے لڑکا تجھکو دوں گا یہ بات سُن کر کُنتی نے بنے کیا کہ اے
مہاراج ابھی میرا بیاہ نہیں ہوا لڑکا ہونے سے میری نندا ہوگی یہ سُن کر سورج دیوتا بولے کہ اے کُنتی تو دھیرج رکھ
تیرا لڑکپن جوں کا توں بنا رہے گا یہ کہکر سورج دیوتا کنتی سے بھوگ کر کے اپنے استھان پر چلے گئے اُس سمے پرمیشور
کی اچھا سے کُنتی کے ایک لڑکا بہت سندر اور تیجوان کُنڈل آدک پہنے کان کی راہ سے پیدا ہوا اُس کو دیکھکر کُنتی نے
آشچرج مانا اور صندوق میں رکھکر گنگا جی میں بہا دیا اور وہی لڑکا کرن نام بڑا بلوان ہو کر مہا بھارت میں راجہ دُرجودھن
کی طرف سے لڑتا تھا جس کو ارجن تمھارے دادا نے مارا اور بسدیو جی کی ایک بہن پرتھا نام کی تھا ہم نے تم کو سُنائی
اب اُن کی اور چار بہنوں کا حال سُنو کہ دوسری بہن ست دیبی کا بیاہ برہد دھرم बृहद्धर्म کارکھ कारुष دیش کے
راجہ سے ہوا اُس سے دنت بکر آدک بالک پیدا ہوئے تیسری بہن شرت کیرت श्रुतिकीर्ति نام کا بیاہ دھرشت کیت
धृष्टकेतु سے ہو کر ستروَن शत्रुवन آدک نے اُس کے یہاں جنم لیا چوتھی بہن راج دیبی کا بیاہ اونتی پوری अवंती पुरी
میں راجہ جے سین जयसेन سے ہوا پانچویں بہن شرت سروا श्रुतश्रवा نام دم گوکھ दम घोष راجہ چندیری کو بیاہی
گئی جس کے پیٹ سے ششپال پیدا ہوا اور اس سے سات لڑکی دیوک کے بسدیو جی کے اور گیارہ استری ہو کر سب ست
سنتان ہوئی اُن کا نام سنسکرت بھاگوت میں لکھا ہے اور دیوکی کے گربھ سے شری کرشن ترلوکی ناتھ اور سات بیٹے
اور سبھدرا نام لڑکی نے جنم لیا تھا ہم دسویں اسکندھ میں شیام سندر کے اوتار لینے کی کتھا کہیں گے اب دروپدی کے بیاہ
کا حال سنچھیپ سے کہتے ہیں سُنو کہ ارجن مچھلی کو بیدھ کر دروپدی کو سویمبر میں سے لے آئے اور ارجن آدک پانچوں بھائیوں
نے اُس کو اپنے استھان پر لیجا کر کنتی ماتا سے کہا کہ ہم ایک چیز لائے ہیں وہ اُس کو کھانے کی چیز سمجھ کر بولی کہ تم پانچوں بھائی
آپس میں بانٹ لو اس لئے ماتا کی آگیا انسار پانچوں بھائیوں نے دروپدی کو استری بنا کر رکھا جب راجہ دروپد کو یہ بات
اچھی نہ معلوم ہوئی تب جدھشٹر نے ان سے کہا کہ ہم ماتا کی آگیا ٹال نہیں سکتے یہ آشچرج دیکھکر راجہ دُرپد نے بیاس جی
سے پوچھا کہ اے مہاراج میرا پرن دروپدی کے بیاہ کا ارجن نے پورا کیا اور دروپدی میری لڑکی کو جدھشٹر آدک

پانچوں بھائی اپنی استری بناکر رکھا چاہتے ہیں سو آپ کے نکٹ اس لڑکی کو کس کی استری ہونا چاہئے بیاس جی نے
دُرپد کو اکیلے میں لیجاکر کہا کہ اے راجہ ہم دروپدی کے پُورب جنم کی کتھا کہتے ہیں سنو کہ ایک مرتبہ دیوتوں نے کیا
دیکھا کہ ایک پھول کمل کا بہت اچھا گنگا جی میں بہا جاتا ہے تب اندر بولے کہ میں جاکر دیکھتا ہوں کہ یہ پھول کہاں
سے آیا ہے جب اندر اس پھول کا حال معلوم کرتے ہوئے جہاں سے گنگا جی کا پانی نکلا ہے وہاں جا پہونچے تب کیا
دیکھا کہ ایک استری بہت سُندر کھڑی ہوئی روتی ہے اور اُس کے آنسو گنگا جی میں گرنے سے پھول ہوکر بہتے ہیں یہ
حال دیکھتے ہی اندر نے آشچرج مان کر اُس استری سے پوچھا کہ تو کون ہے یہ سنکر وہ بولی کہ میں ایک جگہ چلتی ہوں
تو بھی میرے ساتھ آ تب میرا حال تجھکو معلوم ہوگا یہ بات کہکر وہ استری آگے کو چلی تب اندر بھی اُس کے ساتھ ایک
پہاڑ پر چڑھ گئے تو وہاں کیا دیکھا کہ ایک پُرش اور استری بہت سندر اور تیجوان رتن جڑاؤ سنگھاسن پر بیٹھے ہوئے
آپس میں کچھ کھیل رہے ہیں جب اس پُرش نے اندر کو دیکھکر کچھ آدر انکا نہیں کیا تب اندر نے ابھمان سے من میں کہا کہ دیکھو
میں سب دیوتوں کا راجہ ہوکر یہاں آیا ہوں سو اُنھوں نے کچھ میرا آدر نہیں کیا اور اس پُرش نے جو شری مہادیو جی
انترجامی تھے جیسے اندر کی طرف دیکھکر ہنس دیا ویسے اندر مارے ڈر کے سُوکھ گئے یہ دشا اُن کی دیکھ کر شری شیو جی
انترجامی نے کہا کہ تم ایسی پرتگیا کرو کہ پھر ابھمان نہ کریں گے تو تمھاری جان بچے گی جب اندر نے اُن کے ڈر سے
وہی پرتگیا کی تب شری شیو جی سنگھاسن سے اُٹھکر اندر کو پہاڑ کی اندرایں لے گئے وہاں جاکر اندر نے کیا دیکھا کہ چار
پُرش اور اندر ہی کی صورت وہاں بیٹھے ہیں اندر ان کو دیکھتے ہی گھبرا کر جہاں تک اونچے تھے اُسی جگہ مارے ڈر کے چپ چاپ
کھڑے ہو رہے تب شری شیو جی نے اندر سے کہا کہ جس طرح تو نے غرور کیا تھا اُسی طرح ان چاروں نے بھی غرور
کیا تھا اسی کارن یہ لوگ کندرایں بند ہیں اب میں نارائن جی سے چاہتا ہوں کہ تم ان چاروں سمیت سنسار میں
جاکر جنم لو یہ شاپ سنتے ہی پانچوں اندر شری شیو جی کے چرنوں پر گر کر بلاپ کرنے لگے تب شری بھولا ناتھ نے کہا
کہ تم لوگ سنسار میں جنم لیکر اچھے کرم کروگے اور بڑے بلوان ہوگے تمھارے ہاتھ سے بہت شور بیر لڑائی میں مارے
جائیں گے یہ سُن کر اُنھوں نے بنتی کیا کہ اے مہا پربھو آپ کی آگیا کے موافق سنسار میں جنم ہمارا ضرور ہوگا لیکن
ایسی دیا کیجئے کہ جس میں دیوتوں کے بیج سے آدمی کا تن پاویں شری شیو جی نے کہا کہ بہت اچھا ایسا ہی ہوگا اس
لئے وہ پانچوں دھرم راج اور پون اور اندر اور اشونی کمار دیوتوں کے بیج سے جدھشٹھر اور بھیم سین اور ارجن
اور نکل اور سہدیو نام پیدا ہوئے اور جس استری کے ساتھ اندر پہاڑ پر گئے تھے اُس مایا روپی استری سے شری شیو جی
نے کہا تو بھی آدمی کے تن میں پیدا ہوکر ان پانچوں کی استری ہوگی سوائے راجا وہی استری آکر تیرے یہاں دروپدی
نام لڑکی ہوئی اور اُنھیں پانچوں اندر نے راجہ پانڈو کے گھر جنم لیا ہے اس سے تم کچھ سوچ اس بات کا اپنے من میں
مت کرو یہ حال سن کر راجہ دروپد کا سوچ چھوٹ گیا اور کوئی رکھیشور ایسا لکھتے ہیں کہ دروپدی نے شری شیو جی کا
تپ کیا تھا تب شری شیو جی نے پرسن ہوکر اُس سے کہا کہ تو کیا چاہتی ہے تب دروپدی نے پانچ مرتبہ اپنے منھ سے
کہا کہ پتی پتی اس سے شری شیو جی نے اُن کو یہ بردان دیا کہ تو پانچ آدمیوں کی استری ہوگی یہ سُن کر دروپدی بولی

اے مہاراج میں نے پانچ پت ہونے کے واسطے تھا راتپ نہیں کیا تھا تب شری شیوجی نے کہا کہ تو نے پانچ مرتبہ اپنے منھ سے پت پت مانگا اس لئے میں نے تجھکو پانچ پت دیئے جو تو ایک بار کہتی تو ہم تجھکو ایک ہی پت دیتے اب جو ہمارے منھ سے نکلی وہ بات پھر نہیں سکتی تو دھیرج رکھ تیرے پانچوں پت آپس میں جھگڑا نہیں کریں گے اور تیرے نصیب میں اسی طرح لکھا تھا اور کوئی مہاپرش ایسا بھی کہتے ہیں کہ ایک گئو راستے میں چلی جاتی تھی اُس کو دیکھکر پانچ سانڈ کامدیو کے بس ہوکے اُس گئو کے پیچھے دوڑے دروپدی یہ دشا دیکھکر ہنسنے لگی تب اُس گئو نے دروپدی کو یہ شراپ دیا کہ تو مجھکو دیکھکر ہنستی ہے اس لئے تو بھی پانچ پرشوں کی استری ہوگی اسی کارن دروپدی کے پانچ پرش ہوئے

دسواں اسکندھ

لیلا اور کتھا شری کرشن اوتار کی

جنم مرن سے رہت ہیں نارائن کرتار
جب پرتھوی پر ہوت ہے ادھک پاپ بستار
دواپر جگ کے انت میں کنس کیو جب راج
جگیہ ہوم کی ہان کر پرجا کو دُکھ دین

ہر بھکتن کے ہیت سوں لیت منُج اوتار
تب ہی سرگن دھرت ہیں ایک روپ کرتار
سادھ رکھن کو دُکھ بھیو دین پرمی سماج
ایسا پاپ بچار کے بھوم بھئی آدھین

جب سب دیوتا جاے کے کینھی بہت پکار
تب دھر سرگن روپ کو دور کیو مہہ بھار

ادھیائے پہلا۔ پوچھنا راجہ پریچھت کا کتھا شری کرشن اوتار کی شکدیوجی سے

جب راجہ پریچھت کو نو اسکندھ کتھا شری مدبھاگوت کی پانچ دن میں سُننے سے گیان پیدا ہوکر اپنے مکت ہونے کی راہ دکھلائی دی تب راجہ نے ہاتھ جوڑ کر بنتی کیا کہ اے شکدیو سوامی آپ نے کتھا سورج بنشی اور چندربنشی پچھلے راجہ اور رکھیشوروں کی جنھوں نے تپ اور دھیان میں جنم اپنا کاٹ کر بیکنٹھ کو گئے ہیں کہی وہ کتھا اور شری نارائن جی کی مہاتم کر میرے من کو بودھ ہوا اب جدبنشیوں کی کتھا جس کل میں شری کرشن مہاراج ترلوکی ناتھ نے اوتار لیکر بہت لیلا سنسار میں آدمیوں کے مکت ہونے اور ہر بھگتوں کو سُکھ دینے کے واسطے کی تھی سُننا چاہتا ہوں اور آپ نے کہا تھا کہ پربرہم پرمیشور سدا ایک روپ رہ کر جنم اور مرن سے رہت ہیں سو اُنھوں نے دیوکی جی کے پیٹ سے کس طرح جنم لیا اس بات کا سندیہ میرے من میں اُپجا ہے سو آپ مٹا دیجئے اور آپنے یہ بھی کہا ہے کہ بلدیوجی نے دیوکی جی کے گربھ میں باس کیا ہے تو پھر روہنی جی کو اُن کی ماتا کیوں کہتے ہیں اس کا

حال بھی بستار کرکے کہئے مجھکو اس کتھا کے سننے میں آلس نہ ہوکر ہر روز حوصلہ بڑھتا جاتا ہے آپ جیوں جیوں یہ کتھا
مجھکو سناتے ہیں تیوں تیوں زیادہ پیاس ہیں امرت سا پلاتے ہیں جس پرمیشور کی استت کرنے میں برھماوک دیوتا ہار
مان گئے تو پھر دوسرے کی کیا سامرتھ ہے جو اُن کے گنوں کو برن کرسکے میرے پرکھوں نے شری کرشن مہاراج کی دیا سے
درجودھن اور کرن آدک بڑے بڑے شورویروں کو مارکر راج گدی پائی اور جس سمے اشوتھاما درونا چارج کے بیٹے
نے کرودھ کرکے چاہا کہ نام اور بنش پانڈووں کا دنیا میں باقی نہ رکھوں اور میرا پران مارنے کے واسطے برھم شستر
میری ماتا کے پیٹ میں چلایا اُسی سمے شری شیام سندر نے میری رچھیا کی وہی شری کرشن جی انباشی پرکھ تینوں
لوک کی اُتپت اور پالن کرنے والے اور ہمارے کل پوجیہ اور سہایک ہیں سو آپ دیا کرکے اُن کی کتھا سنائیے۔ دوہا

	سُن کے شک بولے تبے راجا تو بڑا بھاگ		ماکھن پر پھوسون پاسئے بار ھیو ہے انراگ	

اے راجہ تو نے شیام سندر کی کتھا پوچھ کر مجھکو بڑا سکھ دیا اب میں نرمل جس شری کرشن جی کا تجھکو سناتا ہوں لیکن تو نے
کئی دن سے اناج پانی نہیں کھایا پیا اس لئے تیرا چت ٹھکانے نہ ہوگا اور تجھکو تپت ہوکر یہ کتھا سننا چاہیے یہ سُن کر
راجہ بولا کہ اے سوامی آپ نے جو نواسکندھ کی کتھا امرت روپی مجھکو سنائی ہے وہ امرت کانوں کی راہ پینے سے پیٹ
میرا بھر گیا ہے اس لئے مجھکو کچھ بھوکھ اور پیاس ذرا بھی نہیں ہے شکدیوجی یہ بات سُن کر بہت خوش ہوئے اور بیشنو
کے چرنوں میں دھیان لگا کر اُن کو ڈنڈوت کی اور چھٹویں دن سومبار سے دسویں اسکندھ کی کتھا شروع کرکے کہا کہ
اے راجہ دواپر جگ کے آخر میں بیچ بھان جدبنشی کے بنش میں سورسین نام راجہ بڑا پرتاپی ہوا جس نے نوکھنڈ پرتھوی
کے راجوں کو جیت کر جس پایا اور راجہ سورسین کے مرکھیا نام استری سے پانچ لڑکیاں اور بسدیوجی آدک دس لڑکے
پیدا ہوئے اور بسدیوجی بڑے بیٹے نے پہلا بیاہ اپنا روہنی نام بیٹی راجہ روہن سے کیا اور سترہ پٹ رانی بسدیوجی
کے تھیں جب بسدیوجی نے اٹھارھواں بیاہ اپنا دیوکی جی سے جو راجہ دیوک کی بیٹی اور راجہ کنس کی چچیری بہن تھیں
کیا تب یہ آکاش بانی ہوئی کہ دیوکی جی کے آٹھویں گربھ سے کنس کا مارنے والا پیدا ہوگا ایسی آکاش بانی سُن کر
کنس نے بسدیو اور دیوکی کو قید کیا تب پورن برھم پرمیشور نے شری کرشن نام سے وہاں جنم لیا اتنی کتھا سُن کر راجہ پریچھت
نے پوچھا کہ اے مہاراج کنس کس طرح پیدا ہوا اور کیونکر شری کرشن مہاراج متھراجی میں جنم لے کر گوکل میں گئے یہ
کتھا بستار کرکے کہئے شکدیوجی بولے کہ اے راجہ پریچھت اُن دنوں راجہ آہک جدبنشی متھراپری میں راج کرتا تھا جب
دیوک اور اگرسین نام دو بیٹے اُس کے پیدا ہوئے اور وہ مر گیا تب اگرسین بڑا بیٹا اُس کا مہاپرتاپی راجہ ہوا اور
پون ریکھا نام رانی اُس کی بہت سندر اور بہت پرتا آٹھوں پہر راجہ کی سیوا اور آگیا میں رہا کرتی تھی ایک دن رانی
پون ریکھا رجولا اسنان سے شدھ ہوکر اپنے پت کی آگیا لے کر سہیلیوں سمیت بن بہار کرنے گئی وہاں بہت اچھے اچھے
پھول اور پھل لگے تھے اور بہت طرح کے پنچھی سہاوتی بولیاں بولتے تھے اور ٹھنڈی اور خوشبودار اور دھیمی ہوا
بہتی تھی اور ایک طرف جمناجی پہاڑ کے نیچے لہریں لیتی تھیں ایسی شوبھا دیکھتے ہی پون ریکھا رتھ سے اُتر کر بن بہار
کرنے لگی جب وہ گھومتی پھرتی ہوئی سہیلیوں سے الگ ہوکر ایک گھنا روپ بن میں اکیلی جا پہونچی تب ہرا اچھا سے

اچانک اُس جگہ دُرملک نام راچھس بھی گھومتا ہوا آپہونچا اور پون ریکھا کا روپ دیکھتے ہی اُس پر موہت ہوگیا
جب اُس نے بھوگ کرنے کی اچھا سے اپنا روپ راجہ اُگرسین کا ایسا بنالیا اور سامنے آکر رانی سے بھوگ کرنا چاہا
تب پون ریکھا دن کو بھوگ کرنا ادھرم بچار کر بولی کہ مہاراج دن کو بھوگ کرنے سے دھرم چھوٹ کر پاپ ہوتا ہے
اس لیے دن کو بھوگ نہ کیجیے اسی طرح میں بہت سی باتیں کہکر پون ریکھا نے اپنے کو بچانا چاہا لیکن دُرملک راچھس
نے جو کامدیو کے بس ہو رہا تھا رانی کا ہاتھ زبردستی پکڑ لیا اور زمین پر گراکر اُس کے ساتھ بھوگ کیا اور پون ریکھا بھی
اُس کو اپنا پت سمجھ کر چپ ہو رہی دوہا

جیسی ہو ہونہار تب ویسی اُپجے بُدھ ۔ ہوں ہار ہر دے بسے بسر جائے سب سُدھ

اے راجہ پرکچھت جب دُرملک بھوگ کرکے اپنا راچھس روپ بناکر رانی کے سامنے کھڑا ہوگیا تب رانی
پون ریکھا اس کو دیکھتے ہی بہت شرمندہ اور سوچ میں ہوکر بڑے کرودھ سے بولی کہ اے راچھس ادھرمی چانڈال
تو نے یہ کیا چھل کرکے میرا ست دھرم کھو دیا تیرے ماتا اور پتا اور گرو کو دھکار ہے جس نے تجھے ایسا گیان سکھلایا
تیری ماتا ایسا کپوت پیدا کرنے سے بانجھ رہتی تو اچھا تھا جو لوگ آدمی کا تن پاکر کسی کا ست دھرم بگاڑ دیتے ہیں
اُن کو بہت جنموں تک نرک بھوگنا پڑتا ہے دُرملک یہ بات سُن کر بولا کہ اے پون ریکھا تو کرودھ کرکے مجھکو شاپ
مت دے تیری کوکھ بند دیکھکر مجھکو بڑا سوچ تھا سو وہ آج چھوٹ گیا میں نے اپنے دھرم کا پھل تجھکو دیا میرے
بھوگ کرنے سے تیرے گربھ رہکر بڑا پرتاپی لڑکا پیدا ہوگا اور وہ اپنی بھجا کے بل سے نو کھنڈ پرتھوی کے سب راجوں
کو جیت کر اکیلا چکرورتی راج کرے گا اور پربرہم پرمیشور شری کرشن نام سے پرتھوی پر اوتار لیکر اُس سے لڑیں گے
اور میرا نام پچھلے جنم کا کال نیم ہے لنکا کی لڑائی میں ہنومان جی کے ہاتھ سے مارا گیا اب دُرملک نام راچھس کا
جنم پاکر تجھکو بیٹا دیے جاتا ہوں تو کسی بات کی چنتا مت کر ایسا کہکر دُرملک اپنے گھر کو چلا گیا اور یہ بات سُن کر
رانی پون ریکھا نے سمجھا کہ پرمیشور کی اچھا اسی طرح پرتھی ہونے والی بات بنا ہوئے نہیں رہتی ایسا بچار کر اُس نے
اپنے من کو دھیرج دیا جب سہیلیاں پون ریکھا کو ملیں تب پون ریکھا کا رنگ اور سنگار بگڑا ہوا دیکھکر بولیں کہ اے
رانی تم کو اتنی دیر کہاں لگی اور تمھاری یہ کیا دشا بنی ہے یہ سُن کر رانی نے کہا کہ جب تم نے مجھکو اس جنگل میں اکیلی
چھوڑ دیا تب بندر نے آکر مجھکو ایسا ستایا کہ جس کے ڈر سے ابھی تک میرا کلیجہ دھڑکتا ہے اسی سے میری یہ دشا
ہوئی یہ بات سُن کر سب سہیلیاں گھبرا گئیں اور رانی کو رتھ پر بٹھا کر راج مندر پر لے آئیں دس مہینے پیچھے پاکر سُدی
تیرس ابر سپت کے دن جس وقت رانی کے بیٹا پیدا ہوا اُس وقت ایسی آندھی چلی کہ پرتھوی کانپنے لگی اور ہزاروں
درخت گر پڑے اور اندھکار ہونے اور بادل گرجنے اور بجلی چمکنے سے دن مانند رات کے ہوکر تارے ٹوٹنے لگے اور راجہ
اُگرسین نے بیٹا پیدا ہونے کی بڑی خوشی کی اور مانگنے والوں کو بہت روپیہ اور دچھنا دی جب راجہ نے جوتشیوں
سے لڑکے کی جنم کنڈلی کا پھل پوچھا تب پنڈتوں نے کہا کہ اپنے بیٹے کا نام کنس رکھو یہ بالک بہت بلوان ہوکر دیوتاؤں
کو اپنے ساتھ لے کر راج کرے گا اور دیوتا اور براہمن اور سادھو سنت ہر بھگت لوگ اس کے ہاتھ سے دکھ پاویں گے

اور تمھارا راج سنگھاسن چھین کر آپ راج کرے گا اور پرجا کو بہت دُکھ دے گا جب اس کے بہت پاپ کرنے سے
پرتھوی بہت دُکھ پاوے گی تب پربرہم پرمیشور اوتار لیکر اُس کو اپنے ہاتھ سے ماریں گے یہ بات سُن کر پہلے راجہ اُداس
ہوا پھر پرمیشور کی اچھا اسی طرح جانکر سنتوکھ کیا اور جوتشیوں کو آدر کے ساتھ بدا کر کے بیٹے کو پالنے لگا جب کنس پانچ
برس کا ہوا تب بہت طرح کا ظلم رعیت پر کرنے لگا کبھی متھرا باسی لڑکوں کو زبردستی پکڑ کر جنگل میں لیجاتا اور مارکر
اُن کی پہاڑ کی کھوہ میں چھپا آتا اور جو لڑکے اُس سے سیانے تھے اُن کی چھاتی پر چڑھ کر گلا دبا کر مار ڈالتا اور
کبھی لڑکوں کو نہانے کے واسطے اپنے ساتھ جمنا کنارے لے جا کر پانی میں اُن کو ڈبا دیتا جب اس طرح کا پاپ
کنس کرنے لگا تب سب متھرا باسی اپنے اپنے لڑکوں کو گھر میں چھپا رکھنے لگے اور سب رعیت اُس کے ہاتھ سے
دُکھی ہو کر آپس میں کہنے لگی کہ یہ کنس پاپی راجہ اُگرسین کے بیج سے پیدا نہیں ہے یہ کوئی پاپی جیو ایسے دھرماتما راجہ
کے گھر پیدا ہو کر رعیت کو دُکھ دیتا ہے جب راجہ نے رعیت کو دُکھ دینے کا حال سُنا تب کنس کو بہت ڈانٹ کر سمجھایا
کہ تو رعیت کو مت دُکھ دیا کر ولیکن وہ راجہ کا کہنا نہ مان کر اور زیادہ دُکھ رعیت کو ہر روز دینے لگا تب راجہ نے
اُس کی یہ دشا دیکھکر بڑے سوچ سے من میں کہا کہ ایسا ادھرمی بیٹا پیدا ہونے سے میں بے اولاد کے ہی اچھا تھا جس کے
کپوت لڑکا پیدا ہوتا ہے اُس کا جس اور دھرم دنیا میں نہیں رہتا اسی طرح بہت سوچ کر کے راجہ اُگرسین پچھتایا
کرتا تھا اور کنس پر اُس کا کچھ بس نہیں چلتا تھا جب کنس آٹھ برس کا ہوا تب اکیلا مگدھ دیش میں جا کر جراسندھ سے
جو بڑا پرتاپی راجہ تھا کشتی لڑا جب راجہ جراسندھ نے اُس کو اپنے سے زبردست جان کر سمجھا کہ میں اُس سے لڑائی
میں نہ جیتوں گا تب ہار مان کر دو بیٹیاں اپنی کنس کو بیاہ دیں جب کنس دونوں استریوں کو ساتھ لیکر متھرا پوری
میں آیا تب وہ راجہ اُگرسین اپنے باپ سے دشمنی کر کے کہنے لگا کہ تم رام نام چھوڑ کر شری مہادیو جی کا نام جپا کرو یہ سُن کر
راجہ بولا کہ میرے سب کام پورے کرنے والے شری رام جی ہیں اُن کا سمرن چھوڑ دوں تو کس طرح بھو ساگر پار اُتروں گا
جب کنس نے یہ بات راجہ کی سُنی تب کرودھ کر کے راجگدی پر سے راجہ اُگرسین کو گرا دیا اور آپ راج سنگھاسن پر
بیٹھ کر راج کاج کرنے لگا اور اپنے راج میں ایسا ڈھنڈھورا پٹوا دیا کہ کوئی آدمی پرمیشور کا نام نہ لیوے اور جگیا اور
ہوم اور دان اور دھرم اور تپ اور جپ پرمیشور کا نہ کرے جو کوئی ہمارا حکم نہ مانے گا اُس کو ہم مار ڈالیں گے جب
ایسا ڈھنڈھورا پٹنے سے اُس کے راج میں سب اچھے کرم بند ہوگئے اور راجہ کنس دیوتا اور براہمن اور ہر بھگتوں کو دُکھ دیکر
دیتوں کی صلاح سے راج کاج کرنے لگا اور اُس نے پرتھوی کے سب راجوں کو اپنے بل سے جیت لیا تب ایکدن
اپنی فوج لیکر سورگ میں راجہ اندر سے جدھ کرنے چلا اُس وقت ایک منتری یعنی وزیر نے جو راجہ اُگرسین کے وقت
کا نوکر تھا کنس سے کہا کہ اے پرتھوی ناتھ بغیر ننانوے اشومیدھ جگیہ کئے اندراسن نہیں ملتا ہے آپ اپنے بل کا گھمنڈ نہ کیجئے
دیکھئے راون اور کمبھ کرن کو گھمنڈ نے کیسا کھو دیا کہ جن کے کل میں کوئی پانی دینے والا بھی نہ رہا یہ بات سُن کر راجہ کنس
اندر سے لڑنے نہیں گیا اتنی کتھا سُنا کر شکدیو جی بولے کہ اے راجہ پریکشت جب پرتھوی پر راجہ کنس کے ڈر سے جگیہ
وغیرہ اچھے کرم سب نے کرنا چھوڑ دیا اور براہمن اور رکھیشور راچھسوں کے ہاتھ سے دکھ پانے لگے اور پرتھوی ایسے

پاپیوں کا بوجھ نہیں سہہ سکی تب اُس نے گئو روپ دھر کر روتی پکارتی ہوئی راجہ اندر کے سامنے جا کر بنے کیا کہ اے مہاراج دنیا میں کنس اور راچھس لوگ بڑا پاپ کرتے ہیں اُن کے ڈر سے ہر بھجن اور جگیہ آدک شبھ کرم کوئی نہیں کرتا ہے آپ مجھکو حکم دیں تو میں مرت لوک چھوڑ کر پاتال لوک چلی جاؤں پاپیوں کا بوجھ مجھ سے سہا نہیں جاتا ہے یہ بات سُن کر راجہ اندر نے دیوتوں سمیت برہما جی کے پاس جا کر سب حال کہا برہما جی اُن سب کو ساتھ لیکر کیلاش پہاڑ پر اس اِچھا سے گئے کہ شری مہادیو جی راچھسوں کو سزا دینے کے لائق ہیں وہ راچھسوں کو مار کر پرتھوی کا دُکھ چھڑا دیں گے جیسے برہما جی وہاں پہونچے ویسے شری مہادیو جی انترجامی بولے کہ اے برہما جی اس پرتھوی کا بوجھ اُتارنے کی سامرتھ ہم کو اور تم کو نہیں ہے اس کا دُکھ چھڑانے والے آدپُرش بھگوان ہی ہیں وہی پرتھوی کا بوجھ اُتاریں گے یہ بات کہکر شری مہادیو جی برہما جی وغیرہ کو ساتھ لیکر چھیر ساگر کے کنارے چلے گئے اور وہاں ہاتھ جوڑ کر سب کسی نے پر برہم پرمیشور کی یہ استت کی کہ اے کرپا ندھان کس کی سامرتھ ہے جو آپ کی مہابرنن کر سکے آپ نے منش روپ دھر کر شنکھا سُر دیت کو مار کر بید کو سمدر سے باہر نکالا اور کچھپ روپ ہو کر مندراچل پہاڑ اپنی پیٹھ پر لے کر چھیر ساگر متھ کر چودہ رتن نکالے اور باراہ روپ دھر کر پرتھوی کو پاتال سے باہر نکال لائے اور دیوتوں کی رچھا کرنے کے واسطے باون روپ ہو کر راجہ بل سے پرتھوی کا دان لیا اور پرشرام اوتار لیکر سب چھتریوں کو مار ڈالا اور ساتوں دیپ کی پرتھوی اُن سے چھین کر براہمنوں کو دان کر دی اور شری رام چندر اوتار لیکر راون آدک راچھسوں کو مار ڈالا اسی طرح جب جب پرتھوی پر دیت اور راچھس اور پاپی راجہ گئوں اور براہمنوں کو اور ہر بھکتوں کو دُکھ دیتے ہیں تب تب آپ اُن کی رچھا کرنے کے واسطے سگن اوتار لیکر ادھرمیوں کو مارتے ہیں سو اب دنوں کنس آدک کے پاپ کرنے سے پرتھوی بہت دُکھی ہو کر آپ کی شرن آئی ہے اِس پر دیال ہو کر رچھا کیجئے اور گئو اور براہمن اور ہر بھکتوں کو سُکھ دیجئے جب برہمادک دیوتوں نے اس طرح پر نارائن جی کی استت کی تب یہ آکاش بانی ہوئی کہ اے برہما ہم کو پرتھوی کا دُکھ معلوم ہوا ہم سگن اوتار لیکر اُس کا بوجھ اُتاریں گے ہم جنم اور مرن سے کچھ کام نہیں رکھتے لیکن بسدیو اور دیوکی نے پچھلے جنم میں ہمارا تپ اور دھیان کر کے ہم سے یہ بردان مانگ لیا ہے کہ ہم اُن کے پتر ہوں اور اسی طرح نند اور جسودا جی نے بھی ہمارا تپ کر کے یہ بردان مانگا تھا کہ ہم تمہارے بال لیلا کا سُکھ دیکھیں اس لئے ہم اُن کی اچھا پوری کرنے کے لئے متھرا میں بسدیو اور دیوکی کے گھر جنم لیں گے اور گوکل میں جا کر بال چرتر اپنا نند اور جسودا کو دکھلا دیں گے اور کنس آدک ادھرمی راجوں کو مار کر اپنے بھکتوں کو سُکھ دیں گے سو تم دیوی اور دیوتا لوگ بھی اور گوکل اور متھرا میں پہلے سے جا کر جدونبشی گُل اور گوال بنش میں ہماری لیلا کا سُکھ دیکھنے کو جنم لیو پیچھے سے ہم بھی چار سروپ دھر کر اوتار لیویں گے سب دیوتا یہ آکاش بانی سنتے ہی بڑی خوشی سے اپنے اپنے گھر آئے جب برہما جی نے آکاش بانی کا حال سب پرتھوی کو سمجھا دیا تب وہ بھی خوش ہو کر اپنے استھان پر چلی آئی اور نارائن کی آگیا اُنسار دیوتا اور رشی اور کنر اور گندھرب آدک اپنی اپنی استریوں سمیت متھرا اور گوکل میں جنم لیکر جدبنشی اور گوال بال کہلائے اور چاروں بید کی رچاؤں نے بھی برہما جی سے آگیا لے کر گوپیوں کا جنم لیا اتنی کتھا سنا کر شکدیو جی بولے کہ اے راجا اب ہم دیوکی جی کے بواہ کا حال کہتے ہیں سو کہ دیوک نام جو اُگرسین کا بڑا بھائی تھا اُس کے

چار بیٹے اور چھ بیٹیاں ہوئیں سو اُس نے چھوؤں بیٹیاں بسدیوجی کو بیاہ دیں جب دیوکی نام ساتویں بیٹی اس کے یہاں پیدا ہوئی تب دیوتا بہت خوش ہوئے اور راجا اُگرسین کے یہاں کنس آدک دس بیٹوں نے جنم لیا جب دیوکی بیاہنے کے لائق ہوئی تب دیوک نے راجا کنس سے اگیا لیکر اچھی ساعت میں اُس کے بواہ کا تلک بسدیوجی کے یہاں بھیج دیا جب سورسین بسدیوجی کے باپ تلک لیکر بڑی دھوم دھام سے متھرا میں بسدیوجی کو بیاہنے آئے تب راجا کنس اپنے باپ اور چاچا اور فوج کو ساتھ لیکر آگے سے گیا اور براتیوں کو بڑے آدر بھاؤ سے لیکر جنواسا دیا اور سب کا شسٹاچار جتھا جوگ کیا اور بسدیوجی کو منڈوے میں لیجاکر بدھ پوربک دیوکی جی کا بواہ اُن کے ساتھ کر دیا اور پندرہ ہزار گھوڑے اور چار ہزار ہاتھی اور اٹھارہ سو رتھ اور دو سو داسی اور گہنا اور کپڑا آدک بہت جہیز میں دیکر براتیوں کو بڑے آدر سے بدا کیا۔ دوہا

تب چڑھائے رتھ دیوکی آپ بھیو رتھوان	پہونچاون اَت پریت سُوں چلیو سہت ابھمان

جب کنس بسدیو اور دیوکی کا رتھ ہانکتا ہوا تھوڑی دور متھرا کے باہر گیا تب یہ آکاش بانی ہوئی کہ اے کنس تو جس کو بڑی خوشی سے پہونچانے جاتا ہے اُس کے پیٹ سے آٹھواں لڑکا تیرا مارنے والا پیدا ہوگا جب یہ آکاش بانی سُن کر کنس مارے ڈر کے کانپنے لگا اور گھوڑے کی باگ ہاتھ سے گر پڑی تب اُس نے بچار کیا کہ کوئی کیسا ہی ناتے دار ہو لیکن اپنی جان سے زیادہ پیارا نہیں ہوتا اس لیے دیوکی کو ابھی مار ڈالنا چاہئے نہ وہ رہے گی نہ اُس سے آٹھواں لڑکا میرا مارنے والا پیدا ہوگا یہ بچار کر کنس رتھ کے بھیتر گھُس گیا اور دیوکی کے سر کے بال پکڑ کر اُس کو نیچے کھینچ لایا اور ننگی تلوار نکال کر کرودھ سے دانت پیستا ہوا یوں کہنے لگا کہ جس درخت میں زہر کے برابر پھل لگے اُس کو پہلے ہی سے جڑ سے اُکھاڑ ڈالنا چاہئے جب وہ درخت ہی نہ رہے گا تب اُس میں پھول اور پھل کس طرح لگیں گے اس لئے ابھی دیوکی کو مار ڈالوں تو بے کھٹکے ہو کر راج کروں یہ سُن کر جتنے آدمی اُس وقت وہاں تھے وہ سب چنتا کر کے رونے لگے لیکن راجہ کنس کے مارے کسی کو یہ مجال نہ تھی کہ کچھ کہہ سکتے تب بسدیوجی نے بچار کیا کہ کنس اگیان کو پاپ اور پُن کا کچھ بچار نہیں ہے اس وقت میرے کرودھ کرنے سے دیوکی کا پران جائے گا اس لئے چھما کرنا اُچت ہے کس واسطے کہ جب زبردست دشمن غصہ کرے تب چھما کر کے وہ وقت بچا جانا چاہئے جس طرح ٹھنڈھا لوہا گرم لوہے کو کاٹ ڈالتا ہے اسی طرح چھما کرنے والے آدمی وقت پاکر اپنے دشمن کو جیت لیتے ہیں ایسا بچار کر بسدیوجی نے راجا کنس کے سامنے ہاتھ جوڑ کے کہا کہ اے پرتھوی ناتھ دُنیا میں تمھارے برابر کوئی دوسرا بلوان اور پرتاپی نہیں ہے جو تمھاری برابری کر سکے جہاں سب لوگ تمھاری چھایا میں رہتے ہیں وہاں تم کو یہ اُچت نہیں ہے کہ ایسے سورویر ہو کر اپنی بہن پر بنا اپرادھ تلوار چلاؤ استری مار ڈالنے کا بڑا پاپ ہے ایسا پاپ کرنے والے کے بہت پُرکھا نرک میں پڑتے ہیں جب آدمی یہ جانے کہ ہم کبھی نہیں مریں گے تب پاپ کرے تو اُچت بھی ہے مگر دنیا میں جو پیدا ہوا ہے وہ ایک دن ضرور مرے گا جو اپنا تن رہنے کے واسطے بہت تدبیریں کرے تو بھی یہ تن کسی طرح نہیں رہ سکتا اور جوانی اور دولت بھی کچھ کام نہ آکر کیول جس اور اجس دنیا میں رہجاتا ہے۔

کبت

داتا کو مہیپ ماندھاتا اور دلیپ ایسے جا کے جس اجھون لو دیپ دیپ چھائے ہیں
بل ایسو بلوان کو بھیو جہاں تیج راون سمان کو پرتاپی جگ جائے ہیں
بان کی کلان میں سجان درون پارتھ سے جا کے گن دین دیال بھارت میں گائے ہیں
کیسے کیسے شور رچے چاتری برنج جو پھر چکچور کر دھور میں ملائے ہیں

دوہا

اررب کھرب لون درب ہے اُدے است لون راج ۔ تلسی جو نج مرن ہے تو آوے کونے کاج

یہ بات سُن کر کنس بولا کہ اے بسدیو تم نے بھی تو آکاش بانی سُنی اس کی تدبیر پہلے سے کرنا چاہیے جس میں میں سُرمردوں جو میں آج دیوکی کو نہیں ماروں تو جیتا میری نہیں چھوٹے گی اور اس کے بدلے میں تمھارا بواہ دوسری کنیا سے کردوں گا اور اس کو مار کر بفکر ہو جاؤں گا یہ بات سُن کر براہمن اور رکھیشوروں نے جو اُس کے ساتھ تھے کنس سے کہا کہ بید اور شاستر میں بہن کا مارنا بڑا پاپ لکھا ہے ایسا ادھرم کرنا تم کو نچاہیے جب کنس نے براہمنوں کا سمجھانا بھی نہیں مانا تب بسدیو جی نے بچار کیا کہ یہ پاپی راجا اپنی ٹیک پر ہے ایسی تدبیر کرنا چاہیے جس میں دیوکی اُس کے ہاتھ سے بچ جائے پرمیشور جانے کہ دیوکی کے کب لڑکا پیدا ہو یا اسی بیچ میں کنس پاپی مرجائے اس وقت جو دیوکی ماری جاتی ہے اُس کا لڑکا دینا کہکر دیوکی کا پران بچانا چاہیے یہ وقت گذر جائے پیچھے جو جا دے گا ایسا بچار کر بسدیو جی نے کنس سے کہا کہ اے مہاراج میں ایک بنتی کرتا ہوں سُنیے کہ آکاش بانی ہونے کے موافق آپ دیوکی کے بیٹوں سے اپنے پران کا ڈر رکھتے ہیں کچھ دیوکی سے کھٹکا نہیں ہے اس لیے دیوکی کو بےقصور سمجھکر چھوڑ دیجیے اُس سے جو لڑکا پیدا ہوگا اس کو میں آپ کے پاس پہونچادوں گا اس بات کے ساکھی سورج اور چندرما ہیں کنس نے یہ بات سُن کر ہونہار کے بس ہو کر بسدیو جی سے اقرار لیکر دیوکی جی کو چھوڑ دیا اور بسدیو جی سے بولا کہ تم نے اس وقت مجھکو پاپ سے بچا لیا یہ کہکر اُسی جگہ سے بسدیو اور دیوکی کو بدا کر دیا اور آپ راج مندر پر چلا آیا اور بسدیو جی دیوکی سمیت اپنے استھان پر پہونچے جب کچھ دنوں میں دیوکی جی کے بیٹا پیدا ہوا اور بسدیو جی نے اسی وقت روتا ہوا لڑکا لاکر کنس کے آگے رکھ دیا تب کنس نے ہنس کر کہا کہ اے بسدیو جی تم بڑے سچے ہو تم نے ہم سے کچھ کپٹ نہیں رکھا ہمارے بھلے کے واسطے اپنے بیٹے کی محبت چھوڑ کر روتا ہوا لڑکا لاکر ہمارے سامنے رکھ دیا اس سے ہم کو کچھ ڈر نہیں ہے اس کو تم اپنے گھر لیجاؤ بسدیو جی خوش ہو کر اُس کو اپنے گھر لے آئے لیکن کنس کو ادھرمی سمجھکر پیچھے دیکھئے اور سے بچار کرتے جاتے تھے کہ پھر بلا کر نہ مار ڈالے جب بسدیو جی لڑکا لیکر چلے گئے تب کنس نے اپنی سبھا والوں سے کہا کہ آکاش بانی کے موافق مجھکو آٹھویں بالک سے مرنے کا ڈر ہے اُس کو بے ہتھا مار کر کیوں پاپ لوں اسی سمے نارد جی آکاش سے نارد مُن وہاں آپہونچے جب کنس نے اُن کو بڑے آدر بھاؤ سے بیٹھالا اور اُن کے چرن دھوکر بدھ پور بک پوجا کی تب نارد جی نے کہا کہ اے کنس تو نے بسدیو کے بیٹے کو کس واسطے پھیر دیا یہ بات تو نہیں جانتا کہ بسدیو جی کی سیوا کرنے کے واسطے

سب دیوتا اور رکھیشوروں نے گوکل اور متھرا میں آکر جنم لیا ہے اور دیوکی کے آٹھویں گربھ میں پرتھوی کا بوجھ اُتارنے کے واسطے شری کرشن جی اوتار لیکر تجھکو راچھسوں سمیت ماریں گے اور تیرا باپ آدک سب جدبنشی دیوتاؤں کے اوتار ہوکر تیرے دشمن ہیں اُن کو اپنا دوست مت جان ایسا کہکر نارد مُن نے آٹھ لکیریں پرتھوی پر کھینچکر کنس کو دکھلاکر گنایا تو دونوں طرف سے آٹھویں لکیر اخیر کی ٹھہری تب نارد جی نے کنس سے کہا کہ یہ نہیں معلوم کہ کون آٹھویں لکیر سے تیری موت ہے جب یہ سمجھا کر نارد مُن چلے گئے تب کنس نے اُسی ساعت بسدیو جی کو بالک سمیت بلا بھیجا اور لڑکے کو پرتھوی پر پٹک کر مار ڈالا اور بسدیو اور دیوکی کو قید کیا اور اپنے ماتا پتا کے سمجھانے پر بھی نہ مان کر کہا کہ میں اپنا پران بچانے کے واسطے دیوکی کے بیٹوں کو مار ڈالوں گا اور کنس نے اُگرسین اپنے باپ کو بھی بسدیو اور دیوکی کا سہایک اور اپنا دشمن سمجھکر اُن پر چوکی پہرا کر دیا اور پرلمب بکاسر کیسی اگھاسُر وغیرہ راچھسوں کو بلاکر حکم دیا کہ نارد جی ہم سے کہہ گئے ہیں کہ سب رکھیشور اور دیوتوں نے متھرا اور گوکل میں آکر جنم لیا ہے اُنھیں لوگوں میں شری کرشن جی اوتار لینگے سو تم جتنے جدبنشی متھرا اور گوکل میں پاؤ سب کو مار ڈالو

ادھیائے دوسرا۔ گربھ باس کرنا شری کرشن بھگوان کا دیوکی جی کے پیٹ میں

شکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ پرچھیت اسی طرح پانچ بیٹے اور دیوکی جی کے پیدا ہوئے اور بسدیو جی نے اپنے اقرار کے موافق اُن کو بھی کنس کے پاس لیجاکر دیدیا اور کنس نے اُن کو بھی مار ڈالا اور کنس کی اگیا کے موافق پرلمب اور بکاسُر وغیرہ راچھسوں نے متھرا میں جاکر جتنے جدبنشیوں کو کھاتے پیتے لیتے پھرتے جہاں پایا سب کو باندھ کر لے آئے اور کنس نے کسی کو پانی میں ڈبوا کر اور کسی کو آگ میں جلوا کر اور کسی کا گلا دبا کر مار ڈالا جو جدبنشی اُس کے مارنے سے بچے وہ سب اپنے لڑکے بالوں سمیت متھرا چھوڑ کر پانچال وغیرہ دیشوں میں جا چھپے اور بسدیو جی نے روہنی نام استری کو نند جی اپنے متر کے گھر گوکل میں بھیج دیا اور نند جی نے اُس کو بڑے آدر سے اپنے یہاں رکھا اتنی کتھا سُن کر راجہ پرچھیت نے پوچھا کہ اے مہاراج نارد مُن ایسے گیانی اور ہر بھگت نے جو کنس کے پاس آکر اپنی صلاح سے بسدیو جی کے لڑکے اور جدبنشیوں کو مروا ڈالا اس کا کیا کارن تھا شکدیو جی نے کہا کہ اے راجا نارد مُن نے اس واسطے یہ پاپ کنس کے ہاتھ سے کرایا جس میں پاپ کرنے سے اُس کے پچھلے جنم کا پن جاتا رہے اور شری کرشن بھگوان جلد اوتار لیکر اُس کو مار ڈالیں اے راجا پرچھیت جب راجا کنس دیوتا اور رکھیشوروں کو جنھوں نے جدبنشی کل میں جنم لیا تھا مار کر بہت طرح دُکھ دینے لگا اور اُس نے چھ بیٹے بسدیو جی کے بیادھ کی طرح مار ڈالے تب بسدیو اور دیوکی نے ہر چرنوں کا دھیان کرکے بڑی عاجزی سے بنتی کی کہ اے مہا پربھو کنس ہم کو زمین کیے ڈالتا ہے اب جلدی سُدھ لیکر اُس دُکھ سے چھڑاؤ دوہا

بہت بناسن دُکھ ہرن جن رنجن سُر راے		اب ہم کو کوئی نہیں تم بن اور سہاے

جب اس طرح بسدیو اور دیوکی نے بہت بلاپ کیا تب پرمیشور پربرہم انترجامی دینِدیال نے یہ بچار کیا کہ

دیوتا اور مُن آدک متھرا اور گوکل میں جنم لے چکے اب پہلے شری لچھمن جی بلدیو نام سے پھر ہم باسدیو نام سے اور بھرت جی پردمن اور شترہن جی انردھ اور شری سیتا جی رُکمنی نام سے اوتار لیویں ایسا بچار کر پرمیشور نے بلدیو جی کا گربھ دیوکی جی کے پیٹ میں استھر کر دیا اور اپنی آنکھ سے جوگ مایا دیبی روپ کو پرگٹ کیا جب وہ دیبی پرمیشور کے سامنے ہاتھ جوڑ کر کھڑی ہوئی تب اُس سے کہا کہ تو ابھی متھرا پُری میں جہاں راجہ کنس ہمارے بھگتوں کو دُکھ دیتا ہے اور ساتواں گربھ بلبھدر جی کا جو دیوکی جی کے پیٹ میں ہے نکال کر روہنی جی کے پیٹ میں دھر دے اور یہ بھید کوئی دُشٹ نہ جانے اس کام کے کرنے سے کلجگ میں تیرا نام دُرگا دیبی پرگٹ ہو کر بڑا مہاتم ہوگا اور سنسار کی جیو تیری پوجا کرنے سے اپنا منورتھ پاویں گے اور سنسار میں بلبھدر جی کا نام سنکرکھن اور بلرام آدک اور تیرے بھی بہت نام پرگٹ ہونگے یہ کام کر کے تو جسودا جی کے گربھ سے جنم لے اور ہم بھی بسدیو جی کے گھر جنم لیکر گوکل میں آتے ہیں یہ بات سُنتے ہی جوگ مایا پربرہم پرمیشور کی پرکرما کر کے موہنی روپ سے متھرا میں آئی اور دیوکی جی کے پیٹ سے بلبھدر جی کا گربھ نکال لیا اور گوکل میں لیجا کر روہنی جی کے پیٹ میں دھر دیا لیکن یہ حال روہنی جی کو نہیں معلوم ہوا اور جوگ مایا نے بسدیو اور دیوکی کو سپنا دیا کہ میں نے تمھارا لڑکا گربھ سے نکال کر روہنی کے پیٹ میں دھر دیا ہے تم کسی بات کا سوچ نہ کرنا ایسا سپنا دیکھتے ہی بسدیو اور دیوکی نیند سے جاگ کر آپس میں کہنے لگے کہ بھگوان یہ بات بہت اچھی کی لیکن گربھ گرجانے کا حال کنس سے کہلا بھیجنا چاہئے نہیں تو پیچھے سے نہ معلوم وہ کیا دُکھ دیوے جب بسدیو جی نے ایسا بچار کر ایک چوکیدار سے گربھ گرجانے کا حال کنس کو کہلا بھیجا تب اُس نے خوش ہو کر اپنے چوکیدار سے کہا کہ آٹھواں گربھ رہنے کا حال جلدی کہنا اتنی کتھا سُنا کر شکدیو جی بولے کہ اے راجا ساون سُدی چتُردشی بُدھ کے دن بلبھدر جی نے روہنی جی کے پیٹ سے گوکل میں جنم لیا اور جوگ مایا نے جسودا کے پیٹ میں جا کر گربھ باس کیا اور بیکنٹھ ناتھ جگت منگل کرنے والے دیوکی جی کے گربھ میں آئے تب اُن کا پرکاش آنے سے بسدیو اور دیوکی کا مُنھ سورج کے برابر چمکنے لگا۔ دوہا

ماکھن پربھو جی گربھ میں باس کیو جب آئے	شو برھادک آئے کے استت کری مناسے

اپنے قید ہونے سے پہلے ایک دن دیوکی جی برت رکھکر جمنا اشنان کرنے کے واسطے گئی تھیں وہاں جسودا جی سے بھینٹ ہوئی جب دونوں نے آپس میں کنس کے دُکھ دینے کی بات چیت کی تب جسودا جی نے دیوکی جی سے کہا کہ میں اپنا لڑکا تم کو دیکر تمھارا لڑکا میں پالن کر دوں گی یہ اقرار دونوں آپس میں کر کے چلی آئیں جب دیوکی جی کے آٹھواں گربھ رہا تب کنس نے یہ حال سنتے ہی قید خانہ میں آکر بڑے بڑے راچھسوں کی چوکی وہاں بٹھال دی اور بسدیو جی سے کہا کہ تم اپنے من میں کچھ کپٹ نہ رکھکر جب آٹھواں لڑکا پیدا ہو اُسی وقت ہمارے پاس پہونچا دینا تمھارے اقرار کے موافق ہم نے دیوکی جی کی جان چھوڑ دی تھی ایسا کہکر کنس نے بسدیو اور دیوکی کے ہتھکڑی اور بیڑی ڈال کر اُن کو کوٹھری میں بند کر دیا اور قفل دے کر بہت راچھسوں کی چوکی وہاں بٹھال کر راج مندر پر چلا آیا اور اُس دن بہت ڈر سے اُداس کر سو رہا اور دوسرے دن پھر قید خانے میں جا کر بسدیو اور دیوکی جی کا پرکاش دیکھکر کہنے لگا کہ جیسا تیج اس گربھ میں دکھلائی دیتا ہے ویسا پرکاش اور گربھ میں نہ تھا اس سے میں جانتا ہوں کہ میرا

کال اسی گربھ میں ہے جب کنس کو دیوکی ہرمندر کا درشن کرنے سے گیان پراپت ہوا تب اُس نے کہا کہ دیوکی کو ابھی مار ڈالتا لیکن دنیا کی بدنامی اور پاپ کرنے سے ڈرتا ہوں ایسا پرتاپی راجا ہوکر گربھ وتی استری کو کیا ماروں ایسا ادھرم کرنے سے جس اور پُن اور عمر کا نقصان ہوتا ہے جو لڑکا پیدا ہوگا اُس کو مار ڈالوں گا ایسا بچار کر وہ اپنے گھر چلا آیا اور رکھواری کرنے والوں سے کہدیا کہ جس گھڑی لڑکا پیدا ہو اُسی ساعت مجھکو خبر دینا اور چوکی پہرہ بہنے پر بھی اپنے پران کے ڈر سے ہر روز وہاں جاکر خبر لے آتا تھا اور گربھ کا تیج دیکھنے سے آٹھوں پہر اس کو کھاتے پیتے جاگتے چلتے پھرتے بال سورت شری کرشن جی کی دکھلائی دیتی تھی اُس روپ کے ڈر سے وہ دن رات بیاکل رہتا تھا اور بسدیو اور دیوکی اپنا دکھ دیکھکر ہر چرنوں کا دھیان کرتے تھے جب گربھ کے دن پورے ہوئے تب شری تریلم سندر نے یہ سپنا بسدیو اور دیوکی جی کو دکھلایا کہ تم سوچ چھوڑ کر دھیرج رکھو میں جلدی اوتار لیکر تمھارا دکھ چھڑاتا ہوں یہ سپنا دیکھکر وہ دونوں جاگ اُٹھے تب دیوکی جی نے بسدیو جی سے کہا کہ دھرم چھوٹ جائے تو کچھ ڈر نہیں لیکن اس لڑکے کو کنس سے چھپانا چاہئے بسدیو جی بولے کہ اے پران پیاری اس قیدخانے میں بند ہیں کس طرح چھپا دیں گے جب یہ سوچ کر وہ دونوں بہت بلاپ کرکے رونے لگے تب اُسی ساعت شری برہما جی اور شری مہادیو جی اور سب دیوتا ایسے روپ سے کہ جس میں کوئی اُن کو نہ دیکھے وہاں آئے اور ہاتھ جوڑ کر بید منتر سے اس طرح گربھ استت کرنے لگے کہ اے پربرہم پرمیشور ست روپ آپ تینوں کال میں سچے رہتے ہیں اس واسطے ہم لوگ آپ کی شرن آئے ہیں اور یہ سنساری روپی برچھ آپ کی مایا سے پیدا ہوکر آپ ہی کے آشرے پر رہتا ہے اس کی رچھا اور پالن کرنے کے واسطے آپ بہت روپ دھر کر سب جیووں کو سکھ دیتے ہیں اور جو بھگت آپ کے نام اسمرن اور سروپ کا دھیان کرتا ہے اُس کے بھوساگر پار اُترنے میں کچھ سندیہ نہیں رہتا اور جو لوگ اپنے گیان اور تپ اور جگیہ آدک اچھے کرم کرنے کا ابھمان رکھتے ہیں اور تمھاری بھگت نہیں کرتے ہیں وہ لوگ ضرور دکھ کھاتے ہیں اور جگیہ آدک کرنے سے مکت نہیں ہوتی اور آپ کا پرکاش سب کے بدن میں برابر رہکر پاپ اور پُن کا گواہ رہتا ہے اور آپ کسی دکھ اور سکھ سے کچھ کام نہیں رکھتے اے پرم برہم پرمیشور اگر آپ سگن اوتار دھارن نہ کریں تو سنساری جیو کس نام کا اسمرن کرکے اور کون لیلا گاکے بھوساگر پار اُتریں آپ جنم اور مرن سے رہت ہوکر کیوں اپنے بھگتوں کو اُدھار کرنے کے واسطے اوتار لیتے ہیں جس طرح آپ نے مچھ اور کچھ آدک اوتار لیا تھا اسی طرح اب بھی پرتھوی کا بھار اُتارنے اور بھگتوں کو سکھ دینے اور ادھرمی راچھسوں کو مارنے کے واسطے جدکل میں اوتار لیکر اپنی لیلا کیجئے دیوتا لوگ یہ استت کرکے بسدیو اور دیوکی جی سے آکاش بانی کی طرح بولے کہ جن کے درشن کے واسطے ہم لوگ تینوں لوک میں گھومتے ہیں اور اُن کا درشن نہیں پاتے وہی آدپرش بھگوان تمھارے گھر میں اوتار لیکر سب دشٹوں کو ماریں گے اور پرتھوی کا بوجھ اُتار کر تم کو سکھ دیں گے اور تمھاری کرپا سے اُن کا درشن ہم کو بھی ملے گا اب تم لوگ کنس سے مت ڈرو اُس کی موت آپہونچی ہے جب بسدیو اور دیوکی نے اس طرح استت سُن کر کسی کو آنکھ سے نہیں دیکھا تب اُن کو آشچریج معلوم ہوکر یہ بشواس ہوا کہ اب جلدی دین دیال نارائن جی آکر ہمارا دکھ دور کریں گے اتنی کتھا

سنا کر شکدیو جی بولے کہ اے راجا اس طرح استت کرکے برھما جی وغیرہ سب دیوتا اپنے اپنے استھان کو چلے گئے۔

ادھیائے تیسرا کتھا شری کرشن اوتار ہونے کی

شکدیو جی نے کہا کہ اے راجا پریچھت جب بیکنٹھ ناتھ گربھ میں آئے تب سب چھوٹے اور بڑوں کو پرم آنند ہو گیا اور سب درختوں میں فصل اور بے فصل کے سب پھل اور پھول لگ گئے اور ندی اور نالے پانی سے بھر گئے اور مور آدک پنچھی آپس میں کلول اور بہار کرنے لگے اور سب کے گھر میں منگلا چار ہو کر براہمنوں نے جگیہ کرنا شروع کیا اور اگن ہوتر کی آگ آپ سے آپ روشن ہو گئی اور سادھوؤں کا چت پرسن ہو گیا اور دسو دشاؤں کے دیوتا اور دگپال آنند میں ہو کر متھرا پری پر پھول برسانے لگے اور آکاش میں گھٹا چھا گئی اور کنرا ور گندھربوں نے باجا بجا کر پرمیشور کا بھجن گانا شروع کیا اور اپسرا اپنے اپنے بمانوں پر آ کر ناچنے لگیں جس وقت ایسی شوبھا چاروں طرف پھیل رہی تھی اسی وقت بھادوں بدی اشٹمی بدھ کا دن روہنی نچھتر میں آدھی رات کو شری کرشن بھگوان نے اس روپ سے اوتار لیا دوہا

	شنکھ چکر امبج گدا دھرے چترتھ روپ		ہیم برن پیتامبر اتھے مکٹ انوپ	

چوپائی

	ارکیبن کی مال براجے کوٹ بھان پر سکے من آئی		کانن میں کنڈل چھب چھاجے سکھ آبھا کچھ کہی نہ جائی	

اے راجا جب شیام سندر نسکھ برن کمل نین نے اس روپ سے بسدیو جی اور دیوکی جی کو اپنا درشن دیا تب دونوں نے گیان کی درشٹ سے اُن کو پرمیشور کا اوتار سمجھا اور ہاتھ جوڑ کر بنتے کیا کہ اے تربھون پت انترجامی ہم آپ کے چرنوں کو ڈنڈوت کرتے ہیں جب آپ کی استت کرنے میں برھما جی اور مہادیو جی اور شیش جی اور گنیش جی ہار مان کر آپ کے بھید اور انت کو نہیں پہونچ سکتے تو ہماری کیا سامرتھ ہے جو آپ کی استت کر سکیں دیوتاؤں اور رکھیشوروں نے آپ کی کرپا سے یہ بڑائی پائی ہے اور جب جب گؤ اور براہمن اور ہر بھگتوں کو دکھ ملنے سے پرتھوی پر پاپ کا بوجھ بہت ہوتا ہے تب تب آپ ایک روپ دھر کر پرتھوی کا بوجھ اُتارتے ہیں ہمارے بڑے بھاگ تھے جو آپ نے درشن دے کر ہم کو جنم اور مرن سے اُدھار کیا اب آپ کے چرنوں کے پرتاپ سے ہمارا سب دکھ چھوٹ جائے گا جب یہ استت کہکر بسدیو اور دیوکی نے اپنی سب دردشا اُن سے کہی اور اُن کا درشن پانے سے خوش ہو گئے تب شری کرشن بھگوان بولے کہ اب تم سوچ مت کرو تم نے پچھلے جنم میں ہمارا بڑا بھاری تپ کر کے ہمارے چرنوں کا دھیان کیا تھا جب ہم نے خوش ہو کر تم کو اپنا درشن دیا تب تم نے ہم سے یہ بردان مانگا تھا کہ تم سا بیٹا میرے یہاں پیدا ہو جو کہ ہمارے برابر کوئی دوسرا نہیں تھا اس لئے ہم نے تم دونوں کی اچھا پوری کرنے کے لئے اور پرتھوی کا بوجھ اُتارنے کے واسطے یہ اوتار لیا ہے سو تم کو اپنے پچھلے جنم کا حال بھول گیا اس لئے

پورب جنم کی سُدھ کرانے کے واسطے ہم نے اس روپ سے تم کو درشن دیا اب تم اسی وقت ہم کو جلدی گوکل میں لے چل کر جسوداجی کی گود میں سلادو اور ایک لڑکی جسوداجی کے ابھی پیدا ہوئی ہے اُس کو لاکر کنس کو دے دو اور نند اور جسودا نے بھی ہماری بال لیلا کا سُکھ دیکھنے کے واسطے پچھلے جنم میں تپ کیا ہے سو تھوڑے دن اپنے بال چرتران کو دکھا کر پھر کنس کو مار کر تم سے آملوں گا تم دھیرج رکھو یہ سُن کر دیوکی جی نے کہا کہ اے کرپاندھان یہ روپ اپنا انتردھیان کر لیجیے یہ سنتے ہی شری کرشن جی بالک روپ ہو کر رونے لگے اور اُنھوں نے اپنی مایا ایسی پھیلادی کہ بسدیو اور دیوکی جی نے وہ برہم گیان بھول کر اس بات کو سپنے کے برابر جانا تب بسدیوجی نے لڑکا پیدا ہونے سے بہت خوش ہو کر دس ہزار گئودان کا سنکلپ من میں کیا اور شری کرشن جی کو گود میں اُٹھا کر چھاتی سے لگایا اور بسدیو اور دیوکی ٹھنڈھی سانس لیکر سوچ اور چنتا کرنے لگے تب دیوکی جی نے بسدیوجی سے کہا کہ اس لڑکے کو کہیں چھپا دو تو کنس کے ہاتھ سے بچ جاوے تب بسدیوجی نے دیوکی جی کو اُداس دیکھکر کہا کہ اے پیاری میں کہاں چھپاؤں جو کچھ میرے کرم میں لکھا ہے وہی ہوگا یہ بات سُن کر دیوکی ہاتھ جوڑ کر بولی دوہا

ماکھن پربھو کو گود سے گوکل میں پہونچاؤ		تب دیوکی پت سون کہیو ناہیں اور اُپاؤ	

اے سوامی وہاں روہنی آپ کی استری اور جسودا میری بیوہارت ہتکارن اور نند جی آپ کے سکھا رہتے ہیں وہ میرے لڑکے کا پالن اور رچھا اچھی طرح کریں گے تب بسدیوجی بولے کہ اس قید خانہ سے باہر کس طرح لیجاؤں یہ کہتے ہی پرمیشور کی اچھا سے بیڑی اور ہتھکڑی بسدیوجی کی کھُل کر گر پڑیں اور سب دروازے اور قفل آپ سے کھُل گئے اور چوکی پہرے والے نیند میں بیہوش ہو کر سو گئے تب بسدیوجی یہ مہا شری کرشن جی کی دیکھکر شری کرشن جی کو سُوپ میں رکھکر اور اپنے سر پر دھر کر جلدی سے گوکل کو لے چلے اُس وقت اندھیاری رات ہونے اور پانی برسنے سے راہ میں کانٹے پڑے تھے اس لئے شیش ناگ جی نے اپنے بدن کی سڑک بنا کر پھن کی چھایا بیکنٹھ ناتھ پر کردی جس میں بسدیوجی کے پاؤں میں کانٹے نہ چبھیں اور شری کرشن جی پر بوند نہ پڑیں اس طرح بسدیوجی شری کرشن جی کو لیے ہوئے جمنا کنارے پہونچکر کہنے لگے کہ پیچھے سنگھ بولتا ہے اور آگے جمنا جی اُتھاہ ہیں کس طرح پار اُتروں یہاں سے دیوکی کے پاس لوٹ چلوں کیا کروں بسدیوجی پہلے یہ چنتا کر کے ہر چرنوں کا دھیان کر جمنا جل میں پیٹھے اور پانی جمنا جی کا شیام سُندر کے چرن چھونے کو اوپر کو بڑھنے لگا تب بسدیوجی نے یہ بھید نہ سمجھکر شیام سندر کو دونوں ہاتھ سے اوپر کو اُٹھا لیا جب جمنا جل بسدیوجی کی ناک تک پہونچا اور وہ بہت گھبرا کر سوچ کرنے لگے تب شری کرشن انترجامی نے بسدیوجی کو دُکھی دیکھتے ہی جیسے اپنا چرن کمل جمنا جی کو چھواکر ہنکار دیا ویسے ہی جمنا جل تھاہ ہو کر گھٹنوں کے برابر رہ گیا تب بسدیوجی یہ مہا شیام سُندر کی دیکھتے ہی خوش ہو کر پار اُتر گئے اور گوکل میں نند جی کے گھر جاکر دروازہ اُن کا کھُلا پایا اور سب کو سوتا ہوا پاکر بے دھڑک اُن کے گھر میں چلے گئے تو کیا دیکھا کہ ایک لڑکی اُسی وقت کی پیدا ہوئی جسودا جی کے پاس سوتی ہے اور جسوداجی نے جوگ مایا کے موہنی ڈالنے سے لڑکی ہونے کا حال نہیں جانا بسدیوجی نے جسوداجی کو سوتے ہوئے دیکھکر جلدی سے شری کرشن جی کو اُن کے پاس سُلادیا اور لڑکی کو لیکر اُسی طرح جمنا پار اُتر کر
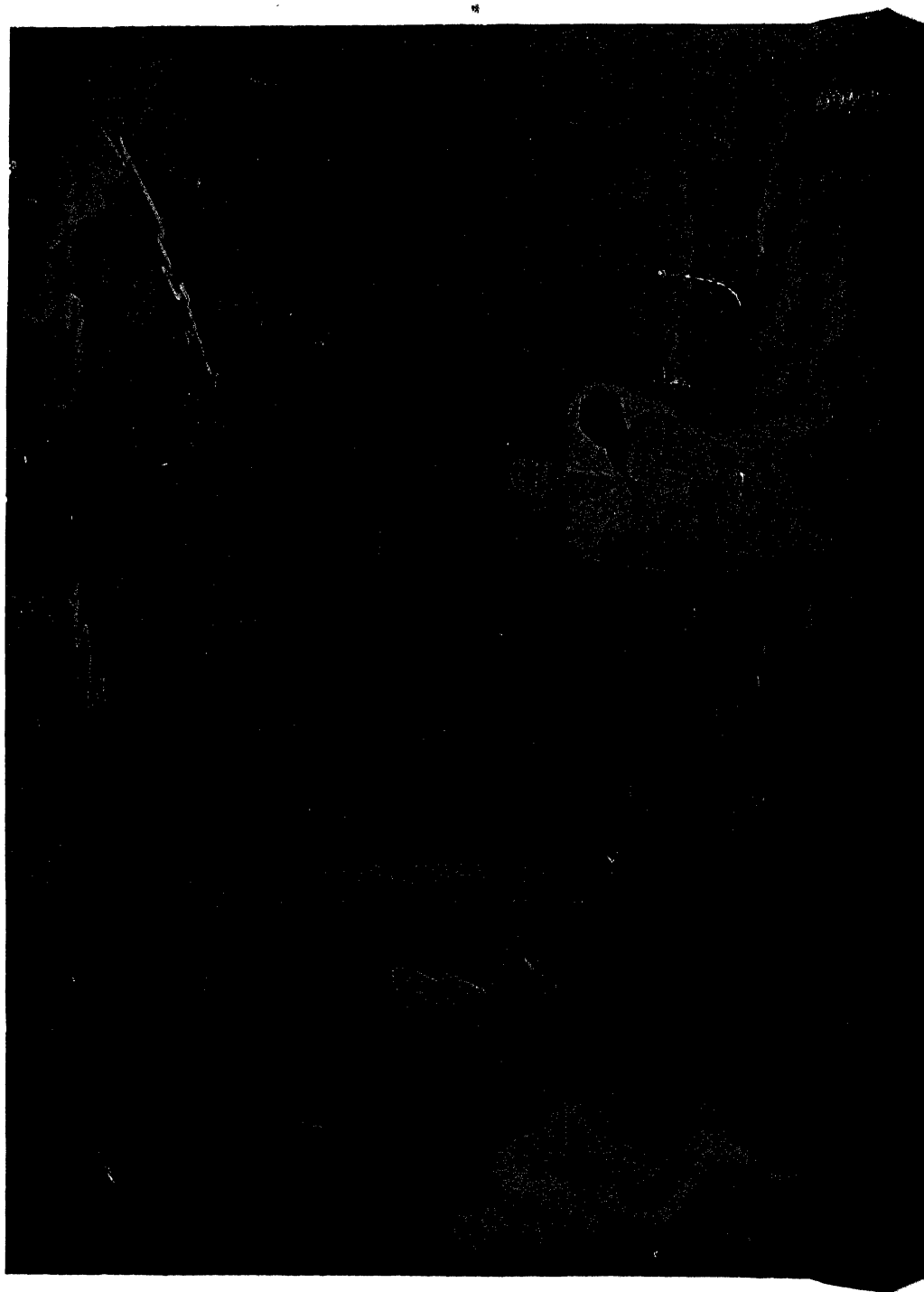
متھرا کو چلے اور جب دیوکی جی نے بسدیو جی اور شری کرشن جی کو اندھیاری رات پانی برستے میں گوکل بھیج دیا تب اس طرح رو کر پچھتانے لگیں کہ جو کوئی چوکیدار جاگ اٹھے اور کنواڑے کھلے دیکھکر کنس سے جاکر کہدے یا راہ مین کوئی بسدیو جی کو مل جائے اور انکا حال کنس سے جاکر کہدے تو نہ معلوم کنس کیسا دکھ ہمکو دیگا اور اتھاہ جمنا میں وہ کیسے پار اترے ہوں گے ان کو گئے ہوئے دیر ہوئی کس واسطے پھر کر نہیں آئے۔ ایسی ایسی چینتا کرکے جس وقت دیوکی بیٹھی رو رہی تھی اسی وقت بسدیو جی آپہونچے اور وہ لڑکی دیوکی جی کو دے کر سب حال وہان کا کہدیا تب دیوکی جی خوش ہو کر بولیں کہ اب کنس ہمکو چاہے مار بھی ڈالے تو بھی کچھ ڈر نہیں ہے ایسے پاپی کے ہاتھ سے میرا لڑکا تو بچ گیا۔

ادھیائے چوتھا

چھوٹ جانا اس لڑکی کا کنس کے ہاتھ سے پٹکتے وقت

شکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ جب بسدیو جی گوکل سے لڑکی کو لے آئے تب پھر وہ سب کنواڑے اور قفل جیسوں کے تیسوں بند ہو کر بیڑی اور ہتھکڑی ان کے پڑ گئیں اور وہ لڑکی رونے لگی اس کا رونا سنتے ہی سب چوکیدار جاگ کر بندوق چھڑانے لگے اور اسی ساعت اندھیاری رات پانی برستے میں ایک چوکیدار نے کنس کے پاس جاکر کہا کہ اے مہاراج آپ کا دشمن پیدا ہوا یہ بات سنتے ہی راجہ کنس گھبرا کر اٹھا اور گرتا پڑتا ننگے سر دوڑتا ہوا بسدیو اور دیوکی جی کے پاس جا پہونچا۔

دوہا	کنیا لے ٹھاڑھی بھئی دیوکی آنچل اوٹ	بھیا تیری شرن ہے چاہے مارکے چھوڑ

اے راجہ ایسا بچن کہنے پر بھی کنس مہاپاپی نے وہ لڑکی دیوکی جی کے ہاتھ سے چھین لی تب پھر دیوکی جی نے ہاتھ جوڑکر بنتے کیا کہ اے بھائی چھ بیٹے میرے ہوئے وہ سب تم نے مار ڈالے اب یہ لڑکی بیٹ پچھنی میری ہے تم اس کو چھوڑ دو دنیا مین جس استری کے لڑکا نہ ہو اس کا جینا اکارتھ ہے اور تمنے جو چھ بیٹے میرے مار ڈالے ہیں انکا سوچ ایک ساعت مجھ کو نہیں بھولتا ہے قصور اس لڑکی کو مار کر کیوں پاپ لیتے ہو یہ سن کر کنس نردئی نے دیوکی سے کہا کہ میں اس کو جیتا کبھی نہ چھوڑوں گا جس سے اس کا بوہ ہو گا وہی مجھکو مارے گا ایسا کہکر کنس اس لڑکی کا پانوں پکڑ کر باہر لے آیا اور جب اس کو گھما کر پتھر پر پٹکنے لگا تب وہ لڑکی کنس کے ہاتھ سے چھوٹ کر آکاش مین چلی گئی اور اس نے وہان جاکر کنس کو اپنا اشٹ بھجی روپ ترشول اور تلوار وغیرہ ہاتھ میں لئے اچھے اچھے گہنے اور کپڑے پہنے ہوئے پھولون کا مالا گلے میں ڈالے ہوئے دھوجا لگائے ہوئے سندر رتھ پر بیٹھکر دیبی جی کے برابر دکھلایا۔

جب کنس وہ روپ دیکھکر گھبرا گیا تب اشٹ بھجی ماتا نے کہا کہ اے کنس پاپی تو نے مجھکو پٹک کر برتھا پاپ لیا تیرا مارنے والا برج میں پیدا ہو چکا اب تو اسکے ہاتھ سے بچ نہیں سکتا وہ تجھکو مار کر جلدی پرتھوی کا

بوجھ اُتارے گا تیرا مارنے والا سانپ کے برابر ہے اور تو مینڈھک کے برابر ہے مینڈھک ایسی سامرتھ نہیں رکھتا ہے
جو سانپ کو کھا سکے اب تو ہوشیار ہو جا برتھا ہتیا کر کے کیون پاپ بٹورتا ہے ایسا کہکر دیبی جی انتردھیان ہو گئیں
اور کنس یہ بات جوگ مایا سے سنتے ہی بہت شرمندہ اور فکرمند ہو کر کہنے لگا کہ دیکھو ہم نے بسدیو اور دیوکی کو برتھا
دُکھ دیا اور اُنکے بالک مارنے کا پاپ لیا میرا مارنے والا بھی پیدا ہو گیا اور ہمین نے نہ جانا اب میں اپنا دُکھ کس سے
کہوں اسی طرح سوچ کرتا بسدیو اور دیوکی جی کے پاس آیا اور ہتھکڑی اور بیڑی کاٹ کر بنتی کر کے اُن سے کہا کہ
میرے برابر کوئی دوسرا پاپی دنیا مین نہین ہے کہ میں نے اپنے اس تن کی رچھا کے واسطے جسکا ناش ضرور ایک دن
ہو جائے گا تمھارے چھ بیٹے بنا اپرادھ مار کر پاپ بٹورا تسپر بھی میرا کام نہین ہوا یہ پاپ اور کلنک کیسے چھوٹ کر
میری مکت ہوگی تمھارے دیوتا لوگ بھی جھوٹے ہوئے جنھون نے کہا تھا کہ دیوکی کے آٹھوین گربھ سے لڑکا ہوگا سو
لڑکی ہوئی اور وہ بھی میرے ہاتھ سے چھوٹ کر سورگ کو چلی گئی سو تم لوگ میرا اپرادھ چھما کرو اور یہ سمجھکر دھیرج دھرو
کہ ان لڑکون کی عمر اتنی ہی تھی کرم کا لکھا ہوا کوئی مٹا نہین سکتا دنیا میں پیدا ہو کر کوئی موت کے ہاتھ سے نہیں بچتا جس
طرح ندی میں گھاس اور تنکے نہ معلوم کہاں سے آکر اکٹھا ہو جاتے ہین اور لہر اُٹھنے سے الگ الگ ہو کر پھر اُنکا پتا
نہین لگتا اسی طرح سنساری جیون کا حال بھی سمجھنا چاہیئے گیانی لوگ جینے اور مرنے کو برابر سمجھتے ہیں اور اہنکار
کرنے والے آدمی دشمن اور دوست مین فرق جانتے ہین اور سچ پوچھو تو یہ جیو امر ہو کر کبھی نہیں مرتا یہ بات صرف
کہنے ہی کو بنائی ہے کہ فلانے کے مارنے سے فلانا مر گیا جب اس طرح کہکر کنس نے اپنا سر دیوکی جی کے چرنون پر
دھر دیا اور رونے لگا تب دیوکی نے اپرادھ چھما کر کے اُس کے آنسو پونچھ دیئے اور بسدیو جی نے کہا کہ اے راجہ
تم سچ کہتے ہو اس بات میں تمھارا قصور نہیں برھما جی نے ہمارے کرم میں اسی طرح لکھ دیا تھا ہونے والی بات
بنا ہوئے نہین رہتی آدمی اپنے سُکھ کے واسطے بہت تدبیرین کرتا ہے لیکن بغیر کرپا پرمیشور کے وہ سُکھ اس کو
نہین ملتا راجہ کنس یہ بات سنتے ہی بہت خوش ہو کر بسدیو اور دیوکی کو اپنے گھر لایا اور بھوجن کرا کے اچھا اچھا
گہنا اور کپڑا پہنا کر اُنکے مکان پر پہونچا دیا اور دیوکی جی اور بسدیو نے اپنے گھر آکر گئو اور اناج اور روپیہ بہت سا
دان اور دچھنا براہمنوں اور محتاجوں کو دیا اور کنس نے اُس کے دوسرے دن اپنی راج سبھا مین بیٹھکر اپنے منتری
اور راچھسون کو بلا کر کہا کہ ہم سے دیبی جی کہہ گئی ہین کہ تیرا مارنے والا پیدا ہو چکا ہے سو دیوتون نے ہم سے
جھوٹھ کہا تھا کہ دیوکی سے آٹھوان لڑکا تیرا مارنے والا پیدا ہوگا اُس کے آٹھوین گربھ مین لڑکی ہوئی اس
سے تم دیوتون کو مار ڈالو یہ بات سن کر ترنا درت اور پرلمب وغیرہ راچھس بولے کہ اے کرپا ندھان دیوتا لوگ
جنم کے کنگال ہیں اُنکا مارنا کیا مشکل ہے آپ کے غصہ کرنے سے وہ بھاگ جائین گے اُن کی کیا سامرتھ ہے
جو آپ سے لڑائی کر سکین برھما جی آٹھون پہر پوجا پاٹ مین لگے رہتے ہین اور مہادیو جی دن رات الاورت کھنڈ
مین پاربتی جی کے ساتھ بھوگ اور بلاس کیا کرتے اور اندر ایسی سامرتھ نہین رکھتا جو آپ کے سامنے
لڑ سکے اور نارائن وہی ہین جنھون نے کچھوے کا روپ دھرا تھا سو وہ بھی ہمیشہ چھیر ساگر مین لچھمی جی کے

ساتھ سُکھ اور بہار مین پڑے رہتے ہیں اُنکو جُدھ کرنا نہین آتا ان لوگون کا جیتنا کون کٹھن ہے یہ سُن کر کنس بولا
کہ نارائن جی نے میرے مارنے کے واسطے کہین اوتار لیا ہے اُنکو کہان پاؤن جو لڑائی کر کے مار دون
یہ سُن کر راچھسون نے کہا کہ اے پرتھوی ناتھ یہ بات نہین جان پڑتی کہ وہ لڑکا کہان پیدا ہوا اس سیلیے
ہمارے نزدیک یہ تدبیر کرنا چاہیئے کہ ان دنون جہان جہان لڑکے پیدا ہوئے ہون سب کو مروا ڈالو ان مین
وہ بھی مر جائے گا اور جو اس تدبیر کرنے سے کہین چھپ کر وہ بچ گیا اور نہ مرا تو براہمن اور بیشنو وغیرہ
جتنے ہر بھگت ہین اُن کو جہان پاؤ مار ڈالو ایسا کرنے سے نارائن جی بھاگ گئے تو اچھا ہے نہین تو اُن
لوگون کو دُکھ دینے سے جب وہ اُن کی مدد کرنے کے لیے ظاہر ہون تب مار ڈالنا جب یہ تدبیر منتریون سے
سُن کر کنس کو اچھی معلوم ہوئی تب اُس نے براہمن اور رکھیشور اور چھوٹے چھوٹے لڑکون کے مار ڈالنے
کے واسطے حکم دیا تب راچھس لوگ بہت شور بیرون کو ساتھ لے کر ہر بھگتون اور لڑکون کو ڈھونڈھ ڈھونڈھ
چھل بھل سے مارنے لگے اور انھون نے جگیہ وغیرہ اچھے کرم اور ہر چرچا سنسار سے اُٹھا دی سادھو اور
مہاتما کو دُکھ دینے سے عمر اور طاقت اور مال کا ناش ہو جاتا ہے ایسا پاپ کرنے سے کنس کے پچھلے
جنم کا پُن جاتا رہا اور عمر اور طاقت اور دولت گھٹنے لگی ۔

ادھیاے پانچوان

نندجی کا کرشن کے جنم کا اتساہ[خوشی ۱۲] کرنا

شکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ پریچھت جب بسدیو جی شری کرشن جی کو جسوداجی کی گود مین سلا کر متھرا
کو چلے آئے تب جسوداجی جاگین اور بالک کا مُنھ چندرما کے برابر پرکاشمان دیکھ نندجی سے کہلا بھیجا کہ تمھارے
بیٹا پیدا ہوا ہے آکر دیکھو تب نندجی نے بڑی خوشی سے جا کر شیام سُندر کو دیکھا اور نند جسودا دونون نے
بہت خوش ہو کر اپنا جنم سپھل جانا تب نندجی نے بید کے موافق ناندی مُکھ شرادھ کیا اور شیام سُندر کے
پرکاش سے نندجی کا گھر روشن ہو گیا اور یہ آنند ردبی سماچار گوپی اور گوال نے سنتے ہی اپنے اپنے گھر
منگلاچار منایا اور براہمنون کو گئودان دیا۔

.	نندراے کے سُت بھیو دلو بدھائی آئے		برجباسی پُترت بھیرین کو ؤبن جن جائے	دوہا

جب پراتہ کال نندجی نے جوتشیون کو بُلا کر لڑکے کے پیدا ہونے کی ساعت اور لگن پوچھی تب
پنڈتون نے کہا کہ ہمارے بچار مین یہ لڑکا دوسرا پرمیشور معلوم ہوتا ہے اور یہ لڑکا راچھسون کو مار کر پرتھوی کا
بوجھ اُتار کر گوپی ناتھ کہلاوے گا اور سب جگت کے جیو اس کا جس گاوین گے یہ بات سُن کر نندجی بہت
خوش ہوئے اور دو لاکھ گئو بدھ پوربک اور رتن اور من ملا کر سات بھار تل اور چاندی اور سونے کے

گھڑے دہی اور دودھ سے بھرواکر براہمنون کو دان دیے سوائے اس کے بہت سی دولت جوتشی اور پنڈتوں کو دے کر سب مانگنے والون کو بے پرواہ کر دیا اور اُس وقت نندجی نے بڑی خوشی سے اپنے دروازے پر جڑاؤ چوکی پر بیٹھ کر سب منگلاکھیون کا ناچ اور گانا کرایا اور اُن لوگون کو مُنھ مانگی چیزین دے کر آدر پوربک بدا کیا۔

دوہا	کاہو ہیرا لال مَن کاہو مُوتن مال	کاہو بھوکھن بسن دے کینھے سبئے نہال

پھر سب گوپی اور گوال بہت اچھا اچھا گہنا اور کپڑا پہن پہن کر میوہ اور مٹھائی آدک تھال مین لے کر گاتے بجاتے دہی اور ہلدی ملا کر لٹاتے ہوئے نندجی کے یہان بدھاوا لائے۔

دوہا	چونی اودی کو چکی لہنگا کسمی رنگ	ساری گوٹے تار کی شوبھت سُندر انگ
”	کنچن تھار سنوار کے تامین دیپک بار	ماکھن پر بھُو کو آرتی لے آئین برج نار
”	دینہ بدھائی نند کو پڑہین جسودا پاؤن	کہین پیارے لال کو نیک ہمیں دکھلاؤ

جب ایسا بچن میٹھا سنتے ہی جسوداجی نے شیام سندر کا مُنھ کھول کر دکھایا تب سب برجبالہ سانولی صورت موہنی مورت کو دیکھتے ہی پر مانند ہوگئین اور اُنپر موتی اور رتن آدک نچھاور کر کے آشیرباد دینے لگین کہ اے نندجی تمھارا بیٹا لاکھو برس تک جیتا رہے۔ گوکل باسیون نے اُس دن بہت خوش ہو کر ایسا دودھ کا ندو کھیلا کہ سب گلی اور بازار مین دہی دہی ہوگیا اور گوپیان سوہر گاکے کرشن نندجی کو آنند کی گالیان دیتی تھیں اور نندراے سنکر بہت خوش ہوتے تھے اور روہنی جی مارے خوشی کے گوپیون کے ساتھ ناچنے لگین اُسی وقت برھماجی وغیرہ سب دیوتا اپنی اپنی استریون سمیت بمانون پر بیٹھکر آکاش مارگ سے برج منڈل پر آئے اور اپسراؤن نے اپنے اپنے بمانون پر ناچنا اور کنر اور گندھربون نے بہت طرح کا باجا بجاکر گانا شروع کیا اور دیوتون نے وہان پھول برساکر آپس مین کہا کہ گوکل باسیون کا بڑا بھاگ ہے دیکھو جن پربرھم پرمیشو کا درشن برھما دک دیوتون کو جلدی دھیان مین بھی نہین ملتا اُنھون نے یہان نرتن رکھا ہے۔

دوہا	پھرے پرم آنند سر اپجا دت اَنراگ	بار بار برنن کرین نندجسودا بھاگ
	گوکل کو آنند اُت کاسون برنون جائے	جہان پرم آنند ے جنم لیو ہر آئے
	برج کو سکھ کو کہ سکے اُپما بڑی اپار	سکھ ندھان بھگوان جہان لیو منج اوتار

اتنی کتھا سنا کر شکدیو جی بولے کہ اے راجہ اُس دن نندجی کے یہان جیسا آنند ہوا وہ حال مجھ سے برنن نہین ہوسکتا اور نندجی نے سب گوالون کو بھوجن کرا کے اچھے اچھے گہنے اور کپڑے پہنا کر اُن کی اچھا پوری کی اور یہ آنند دوپی سماچار سنکر دیش دیش کے سب منگلامکھی اور جاچک لوگ نندجی کے یہان آئے اُنھون نے سب کو مُنھ مانگی چیزین دیکر آنند سے بدا کیا۔

کبت

پُوت سپُوت جنیو جسُدا اتنی سُنکے بسُدھا سب دَوری	دیوَن کو آنند بھُیُوسن دھاوت گاوت منگل گوری

گھڑے دہی اور دودھ سے بھرواکر براہمنون کو دان دیے سوائے اس کے بہت سی دولت جوتشی اور پنڈتوں
کو دے کر سب مانگنے والون کو بے پرواہ کر دیا اور اُس وقت نندجی نے بڑی خوشی سے اپنے دروازے پر
جڑاؤ چوکی پر بیٹھ کر سب منگلامکھیون کا ناچ اور گانا کرایا اور اُن لوگون کو منھ مانگی چیزین دے کر آدر پوربک بدا کیا۔

دوہا — کاہو ہیرا لال مَن کاہو مُوتن مال ۔ کاہو بھوکھن بسن دے کینھے سبنے نہال

پھر سب گوپی اور گوال بہت اچھا اچھا گہنا اور کپڑا پہن پہن کر میوہ اور مٹھائی آدک تھال مین لے کر
گاتے بجاتے دہی اور ہلدی ملا کر لٹاتے ہوئے نندجی کے یہان بدھاوا لائے۔

دوہا — چولی اودی کوچکی لہنگا کسمی رنگ ۔ ساری گوٹے تار کی شوبھت سُندر انگ
〃 — کنچن تھار سنوار کے تامین دیپک بار ۔ ماکھن پہ کُھو آرتی لے آئین برج نار
〃 — دینہ بدھائی نند کو پڑین جسودا پاؤن ۔ کہین پیارے لال کو نیک ہمیں دکھلاؤ

جب ایسا بچن میٹھا سنتے ہی جسوداجی نے شیام سندر کا مُنھ کھول کر دکھایا تب سب برجبالہ سانولی صورت
موہنی مورت کو دیکھتے ہی پرمانند ہو گئین اور اُن پر موتی اور رتن آدک نچھاور کر کے آشیرباد دینے لگین کہ اے
نندجی تمھارا بیٹا لاکھون برس تک جیتا رہے۔ گوکل باسیون نے اُس دن بہت خوش ہو کر ایسا دودھ کا ندو کھیلا کہ سب
گلی و بازارین دہی دہی ہو گیا اور گوپیان سوہر گاکے نندجی کو آنند کی گالیان دیتی تھیں اور نندراے
سنکر بہت خوش ہوتے تھے اور روہنی جی مارے خوشی کے گوپیون کے ساتھ ناچنے لگین اُدھر اُس وقت برہما جی
وغیرہ سب دیوتا اپنی اپنی استریون سمیت بمانون پر بیٹھکر آکاش مارگ سے برج منڈل پر آئے اور اپسراؤن
نے اپنے اپنے بمانون پر ناچنا اور کنتر اور گندھربون نے بہت طرح کا باجا بجا کر گانا شروع کیا اور دیوتون نے
وہان پھول برسا کر آپس مین کہا کہ گوکل باسیون کا بڑا بھاگ ہے دیکھو جن پربرہم پرمیشو کا درشن برہمادک دیوتون
کو بھی دھیان مین بھی نہین ملتا اُنھون نے یہان جنم لیا ہے۔

دوہا — تیرے پرم آنند سرا اُپجاوت انراگ ۔ باربار برنن کرین نندجسودا بھاگ
گوکل کو آنند اُت کاسون برنون جائے ۔ جہان پرم آنند نے جنم لیو ہر آئے
برج کو سکھ کو کہہ سکے اُپما بڑی اَپار ۔ سکھ ندھان بھگوان جہان لیو منج اوتار

اتنی کتھا سُنا کر شکدیوجی بولے کہ اے راجہ اُس دن نندجی کے یہان جیسا آنند ہوا وہ حال مجھ سے
برنن نہین ہو سکتا اور نندجی نے سب گوالون کو بھوجن کرا کے اچھے اچھے گہنے اور کپڑے پہنا کر اُن کی اچھا
پوری کی اور یہ آنند وبدھاچار سُنکر دیش دیش کے سب منگلامکھی اور جاچک لوگ نندجی کے یہان آئے اُنھون نے
سب کو منھ مانگی چیزین دیکر آنند سے بدا کیا۔

کبت

تُرت سُنوت جنیو جسودا اتنی سُنکے نندھا سب دَوری ۔ دیون کو آنند بھیو سُن دھاوت گاوت منگل گوری

مُنھ دیکھت برجہ لٹائے دیونہ بچی کچھیا بچھیا بچھری		نند کچھو اتنو جو دیو گھنشیام کبیرہ کی مت بوری

اے راجہ اُنھین دونون شری مہادیو جی بھی جوگی روپ سے بیکنٹھ ناتھ کا درشن کرنے کے واسطے نند راے کے دروازے پر آئے اور اُنھون نے بھیکھ نہ لیکر پربرھم پرمیشور کا درشن بڑے پریم سے کیا اُس وقت برجباسیون نے نندجی سے کہا۔

کبت

ہے ہو برجراج کو ؤ بھیکھ دھاری آج برج پتر کو جنم سُن آیو تیرے بھون ہے
موتی مَن مانِک پٹ کنچن بنہ رتن لیت ہے گج بھوم گرام لیت نا نہیہ موسون سہے
تگرا ہوئے ٹنا نہہ بھوم برج لوٹے ایک آنکھ اُگھارے اور رہت نج مون ہے
بالک کے پاؤن لپٹان سون چھواسے ناچے جوگی تین آنکھ کو کہان سے آیو کون ہے

اے راجہ جب چھٹی کا دن آیا تب نندجی نے اپنا آنگن چندن اور کیسر سے لیپا کر موتیون سے چوک پُرایا اور پُروہت کو بُلا کر اپنے کُل کے موافق پوجا کی اور جسوداجی شیام سُندر کو پیلا کُرتا اور ٹوپی اور اچھا گہنا اور کپڑا پہنا کر پوجا کرنے کے واسطے گود مین لیکر بیٹھیں اُس دن برکھبھان آدک گوپ اور گوپیان کُرتا ٹوپی اور بہت طرح کے گہنے نندجی کے گھر دینے کے واسطے لے آئے اور سبھون نے بڑی خوشی سے ڈھولک بجا کر اچھے اچھے گیت گائے اور نندجی نے اُسی دن گوپ اور گوپیون کا جتھا جوگ آدر سنمان کیا اور ایک پالنا رتن جٹت بہت اچھا شیام سُندر کے جھولنے کے واسطے بنوایا اُس مین بیکنٹھ ناتھ کو سُلا کر جسوداجی بڑے پریم سے جھلایا کرتی تھین اور لچھمی پت کی کرپا سے گوکل باسیون کے گھر اتنا روپیہ ہوگیا کہ جس کی کوئی گنتی نہین کر سکتا وہ لوگ خوشی سے رہ کر شیام سُندر کا درشن کرکے اپنا اپنا جنم سپھل کرتے تھے جب نندجی نے یہ سُنا کہ راجہ کنس نے لڑکون کو مارنے کے واسطے حکم دیا ہے تب اُنھون نے گوالون سے سب حال کہا کہ لڑکا پیدا ہونے کی بھینٹ راجا کنس کو چل کر دے آوین جس میں کسی بات کا ڈر نہ رہے یہ صلاح آپس مین کرکے نندجی نے کھن اور دودھ اور گھی اور درب گاڑیون پر لدوا کر گوالون سمیت متھرا مین لے گئے اور راجہ کنس کو بھینٹ دیکر اپنے گھر بیٹا پیدا ہونے کا حال اس سے کہدیا اور راجہ کنس نے نندجی کو خلعت دیکر بدا کیا تب نندجی وہان سے بدا ہوکر اپنے گھر چلے تب بسدیو جی اُن کے آنے کا حال سُن کر ملنے کے واسطے جمنا کنارے آئے اور نندجی سے کشل آنند پوچھ کر کہا۔

	یا سُکھ کی اپما نہیں جو نکھ دیکھیں نین		سُدھ آوے جب متر کی تب من پاوے چین	دوہا

اے نندجی تمھارے برابر ہم کوئی اپنا متر نہیں دیکھتے جب راجہ کنس کے دُکھ دینے سے ہم نے اپنی استری گربھوتی تمھارے یہان بھیج دی اور وہان اُس کے بیٹا پیدا ہوا تب تم نے اُس کا پالن پوشن بڑھ کر کیا اور ہم راجہ کنس کے ڈر سے کچھ خبر اسکی نہین لے سکے یہ احسان تمھارا ہمارے اوپر پڑا ہے اسکے

بدلے جو ہم تمھاری سیوا کرین تب بھی اُرن نہیں ہوسکتے تمھارے یہان بیٹا پیدا ہونے کا حال سنکر ہم کو بڑا سکھ ہوا
کہو جسودا تمھاری استری اور شری کرشن جی بالک اور سب گئوین اچھی طرح ہین اور گوکل مین گھاس گئوون
کے چرنے کو اچھی پیدا ہے یہ بات پریت بھری سن کر نندجی بولے کہ تمھاری کرپا سے بلرام آدک سب کوئی
خوش ہین اُنکے پیدا ہونے کے پیچھے ہمارے یہان بھی لڑکا پیدا ہوا لیکن کنس نے تم کو دُکھ دے کر تمھارے
لڑکون کو مار ڈالا یہ حال سُن کر ہم کو بڑا دُکھ رہتا ہے کیا کرین اس مین ہمارا بس نہیں چلتا یہ سُنکر بسدیوجی بولے
کہ اے متر برھما جی نے جو ہمارے کرم مین لکھا ہے وہ کسی طرح مٹ نہیں سکتا سنسار مین جنم لینے سے کون دُکھ نہین
پاتا تم ہمارے بڑے متر ہو اس سے ہم اپنے اور تمھارے لڑکون مین کچھ بھید نہین جانتے لیکن راجہ کنس اندنون
بڑا اندھیر کر رہا ہے کہ حال کے پیدا ہوئے لڑکوں کو مروا ڈالتا ہے تم یہان آئے ہو اور راچھس لوگ چارون
طرف لڑکا ڈھونڈھتے پھرتے ہین ایسا نہ ہو جو کوئی راچھس گوکل مین جاکر کچھ اُپاد کرے ۔

سورٹھا | گئی پوتنا آج برج کے بالک گھاتنی | کرہے کچھو اکاج بیگ دھام سُدھ لیجیے

اے نندجی تم اپنے پراکرم بھر اپنے اور ہمارے لڑکے کی رچھا کرتے رہنا آگے پرمیشور مالک ہین اور جب
پھر اوکاش ملے تب پھر درشن دینا یہ بات سنتے ہی نندجی بسدیوجی سے بدا ہو کر گوالون سمیت گوکل کو چلے
اور چلتے سمے بولے ۔

دوہا | بنتی کینھی متر سون ڈار یوجن بسرائے | ماکھن پر بھ جب لائے ہین پھر ملینگے آئے

ادھیائے چھٹوان

جانا پوتنا راچھسی کا گوکل مین

شکدیوجی نے کہا کہ اے راجہ پرچھت بہت سے راچھس لوگ لڑکون کے مارنے مین لگے
رہتے تھے تسپر بھی کنس کو شیام سندر کے ڈر سے چین نہین پڑتا تھا اس لئے پوتنا راچھسی کو بُلا کر کہا کہ
ان دنون جتنے لڑکے متھرا اور گوکل مین جادو آدک کے کل مین پیدا ہوئے ہین سب کو مار ڈال یہ سنتے ہی
پوتنا کنس کی آگیا پالن کرنے کے واسطے چلی اور اُس نے بچار کیا کہ گوکل مین نندجی کے یہان لڑکا ہوا ہے
مین گوپی روپ بنکر جاؤن تو اس لڑکے کو کسی دغا سے مار کر چلی آؤن یہ بات ٹھان کر اُس نے اپنے کو موہنی
روپ گوپی بہت سُندر بنا لیا اور گہنا اور کپڑا آدک سولہون سنگار کرکے اپنی چھاتیون مین زہر لگا کر ہنستی
ہوئی بیدھڑک نندجی کے گھر چلی گئی اور اُس کا سُندر روپ دیکھکر کسی ڈیوڑھی بان نے بھیتر جانے سے
نہیں روکا جس طرح آگ راکھ مین چھپی رہتی ہے اور کوئی نہین جانتا اُسی طرح پوتنا نے شری کرشن جی کو
پرمیشر کا اوتار نہین سمجھا تھا اور جسودا آدک استریون نے بھی اس کا روپ سنگار دیکھکر اس کو دیو کنیا جانا اسلیئے

بڑے آدر بھاؤ سے اپنے پاس بٹھا کر اُس سے بات چیت کرنے لگین -

چوپائی

ایک کہے یہ ہے کوؤ رانی جسُدا کے آئی ہم جانی ایک کہے یہ کملا بائی شری کملاپت دیکھن آئی

اے راجہ اُسوقت شیام سُندر پالنے مین جھولتے تھے انھون نے پوتنا کو دیکھکر مسکرا دیا اور جانا کہ یہ کپٹ روپ دھر کر ہمارے مارنے کو آئی ہے تب شری کرشن جی نے آنکھ بند کرکے من مین کہا کہ بہت اچھا ہوا کہ یہ ہمارے یہان آئی اپنی سزا کو پہونچے گی جو یہ گوکل مین کسی اور کے گھر جاتی تو ہمارے مترا ور سکھاؤن کو مار ڈالتی اور کپٹ روپ پوتنا نے جسودا جی سے کہا کہ اے بہن تمھارے یہان لڑکا پیدا ہونے کا حال سُن کر راجہ کنس بہت خوش ہوا اور اُس کے حکم سے مین پران پیارے بالک کو دیکھنے آئی ہون تب جسودا جی بولین کہ یہ میرا اللنا پلنا مین جھولتا ہے یہ بات سُن کر وہ کپٹ روپ کہنے لگی کہ تمھارا لڑکا کروڑ برس تک جیتا رہے جب ایسی باتین پیار کی بھری ہوئی کہکر پوتنا پالنے کے پاس چلی گئی اور شیام سندر کو بڑے پریم سے گود مین اُٹھا لیا اور مُنہ چوم کر دودھ پلانے لگی تب کرشن بھگوان اپنے دونون ہاتھون سے اُس کی چھاتی پکڑ کر اس طرح دودھ کے ساتھ اُس کا پران کھینچنے لگے کہ وہ بیاکل ہو کر جسودا جی سے بولی کہ تیرا لڑکا آدمی نہ ہو کر جمراج کا دوت معلوم ہوتا ہے مین نے رسّی کے دھوکھے سانپ پکڑ لیا جو آج اس کے ہاتھ سے جیتی بچ جاؤن تو پھر کبھی گوکل مین نہین آؤن گی جب پوتنا اس طرح کہتی ہوئی بہت بیاکل ہو کر وہان سے آکاش کی راہ بھاگی تب کرشن بھگوان بھی اُس کی چھاتی مُنہ سے نہ چھوڑ کر لٹکے چلے گئے جب وہ گوکل گاؤن کی بستی سے باہر پہونچی تب نندلال جی نے پران اُس کا سر کی گدّی سمیت باہر کھینچ لیا مرنے پر وہ راچھسی بڑا بھیانک روپ ہو کر پہاڑ کے برابر زمین پر گر پڑی اُس کے گرنے کی ایسی آواز ہوئی کہ زمین اور آسمان سب کانپ اُٹھے اور وہ آواز سُن کر گوکل باسی مارے ڈر کے کانپنے لگے اور چھ کوس کے بیچ پوتنا کے گرنے سے سیکڑون درخت ٹوٹ گئے -

دوہا	آئی ادبھت روپ دھر آت بپریت کبھال		کپٹ ہیت نہین سہ سکیو تہہ ماریو کرتار

جب جسودا جی اور روہنی جی نے وہ آواز سُن کر اپنے لال کو وہان نہین دیکھا تب روتی پیٹتی ہوئی شیام سندر کو ڈھونڈھنے نکلین -

دوہا	ماکھن پربھ گوپال کو ڈھونڈھت گوپی گوال		تبے پوتنا اُور پر کھیلت پایو لال

جب جسودا جی نے دیکھا کہ موہن پیارے پوتنا کی چھاتی پر چڑھے ہوئے دودھ پی رہے ہین تب جسودا جی نے دوڑ کر اُن کو اُٹھا لیا اور گود مین لیکر مُنہ اور ہاتھ اُن کا چومنے لگین جس طرح کوئی سانپ اپنا من کھو جانے سے بیاکل ہو کر پھر اُس کے ملنے سے خوش ہوتا ہے اسی طرح جسودا خوش ہوئین -

سورٹھا	کہت جسودا مائے پھر پھر سب کے پاؤن پر		ابر لیو آج کنھائے تم سیجن کے پُن سے

جب شری کرشن جی نے تھوڑی دیر دودھ نہین پیا تب گوپیان گئو کی پونچھ چھوا کر شیام سندر کو جھاڑنے لگین اور جسوداجی جلدی سے شیام سندر کو گھر پر لے آئین جب گنی کو بلاکر جھاڑ پھونک کرا کے اپنا دیوا دریتیر منایا اور دودھ آدک اُسپر اُتار کر کنگالون کو کھلایا تب وہ دودھ پینے لگے اور سب برجبالا موہن پیارے کا پران بچنے سے خوش ہوکر بار بار پرمیشور کو ڈنڈوت کرنے لگین اور گوپی گوال پوتنا کی لوتھ کے پاس کھڑے ہوکر آپس مین کہتے تھے کہ دیکھو اس کے گرنے کی آواز سُنکر ابتک لوگون کا کلیجہ کانپتا ہے نہ معلوم اس لڑکے کی کیا گت ہوئی ہوگی اسی سمے نند جی سے جو متھرا سے لوٹے آتے تھے گوکل کے پاس پہونچکر کیا دیکھا کہ ایک راچھسی بہت بھاری مری ہوئی پڑی ہے اور گوکل اُسیکو کھڑے دیکھ رہے ہیں جب نند جی نے اسکے مرجانے کا حال لوگون سے پوچھا تب اُن لوگون نے سب حال کہہ سنایا نند جی یہ بات سنکر کہنے لگے کہ بڑی بات ہوئی جو اُس کے ہاتھ سے میرا پران پیارا جیتا بچا اور یہ بھی بہت اچھا ہوا کہ لوتھ اُس راچھسی کی گاؤن سے باہر گری جو بستی مین گرتی تو سب گوکل باسی اُسکے نیچے دبکر مرجاتے یہ بات سُن کر نند جی وہان سے گھر مین آئے اور اپنے لال کو گود مین لیکر بہت پیار کیا اور ... ہزار دودھاری گئوین شری کرشن جی کے ہاتھ سے براہمنون کو بدھ پُوربک دان کرائین اور بہت اناج اور سونا اور چاندی آدک اُن کے سر پر نچھاور کرکے کنگالون کو دیا اور نند جی کی آگیا کے موافق گوالون نے پھرسا اور کلہاڑون سے بدن پوتنا کا کاٹ ڈالا اور گڑھا کھود کر ہڈیان اُسکی گاڑ دین اور مانس اور چمڑا اُس کا آگ مین جلا دینے سے ایسی خوشبو اُڑی کہ سب برجباسی اُس کے سونگھنے سے خوش ہوگئے اتنی کتھا سُن کر راجہ پریچھت نے پوچھا کہ اے مہاراج اُس راچھسی مدرا پینے والی اور مانس کھانے والی کے بدن سے خوشبو اُڑنے کا کیا سبب تھا شکدیو جی بولے کہ اے راجہ پریچھت شری کرشن جی نے اُسکا دودھ پی کر اُسکی چھاتی پر اپنا چرن رکھا اور اُس کو اپنے ہاتھ سے مار کر پوتر کرکے مُکت کیا تھا اس لیے اُسکے جلنے سے خوشبو اُڑی تھی

دوہا	ماکھن پر نجھ کملا پتی سکل سُباس نواس		سنکلے انگ پرسنگ سون پرگٹی باس سُباس	

اے راجہ دیکھو جو پوتنا اپنی چھاتیون مین زہر لگا کر پرمیشور کو مارنے آئی تھی اُس نے ایسی اُتم گت پائی اور جو کوئی نارائن جی کو پریم سے اچھا اچھا بھوجن بھوگ لگاتے ہین اُن کو نہین معلوم کون پدوی ملتی ہے جو لوگ پوتنا ترن کی کتھا کہین سگے اور سنین سگے اُن کو پرمیشور کے چرنون مین بھگت ہوکر مُکت پدوی ملے گی اے راجہ شری کرشن کے درشن کے واسطے دیوتا لوگ اپنا روپ بدل کر گوکل مین آئے تھے اور دیوتون کی استریان شری کرشن جی کی سُندرتائی دیکھکر موہت ہوجاتی تھین۔

ادھیاے ساتوان

بھیجنا کنس کا تہرناورت آدک راچھسون کو شری کرشن جی کے مارنیکے واسطے

راجہ پریچھت نے اتنی کتھا سُن کر کہا کہ اے مہاراج جس طرح آپ نے پوتنا اور شری کرشن جی کی

لیلا ستائی اسی طرح کچھ اور بال چرتر انکا برنن کیجئے یہ بہت پیارا معلوم ہوتا ہے شکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ پریچھت راجہ کنس نے پوتنا کا حال سن کر یقین کر کے جانا کہ میرا مارنے والا گوکل میں پیدا ہوا اس چنتا سے وہ بیاکل ہو کر گر پڑا جب کچھ دیر میں ہوش آیا تب دربار میں بیٹھ کر منتریوں سے کہا کہ نند کے لڑکے نے پوتنا راچھسی کو مار ڈالا مجھکو معلوم ہوتا ہے کہ اس کے ہاتھ سے میری موت ہوگی دوست وہی جو اس مصیبت میں کام آوے اور اس لڑکے کو مار کر میرا بھلا کرے۔

دوہا	جودھا سبے بلاسے کے بیڑا دھر یو بناسے		جو یہ کارج کر سکے سو ئی لیمہ اُٹھاسے

اے راجہ پریچھت راجہ کنس نے کسی سے کہا کہ جو کوئی میرے دشمن کو مارے اُسکو میں بہت سا روپیہ دونگا اُس وقت شری دھر نام براہمن بیٹھا تھا سو بولا کہ اے راجہ تم سوچ مت کرو میں تمھارا دشمن مار کر تم کو بے فکر کیے دیتا ہون۔

دوہا	تب بولیو راجہ بچن دھن دھن دُج راج		تم بن آیسو کون ہے جو کر ہے یہ کاج

یہ سن کر شری دھر براہمن بیڑا اُٹھا کر راجہ سے بدا ہوا اور پنڈتون کی صورت بنا کر نند جی کے گھر گیا جسودا جی نے اُس کو دیکھتے ہی ڈنڈوت کی اور بڑے آدر سے بٹھا کر پوچھا کہ اے مہاراج آپ نے کدھر کرپا کی تب براہمن دیوتا اپنے کو پروہت بتلا کر بولے کہ تمھارے لڑکے کی بڑائی سب سے سن کر اُس کا درشن کرنے آیا ہون جسودا جی نے کہا۔

دوہا	کمل نین ہین مشین مین بیٹھو دُج یہ کال		نہاسے آسے دکھلا ہون ماکھن پرتھ گوپال

جب جسودا جی یہ کہکر جمنا کنارے اسنان کرنے کو چلی گئین تب براہمن نے بچار کیا کہ اس خالی وقت میں شری کرشن جی کو مار کر راجہ کنس کے پاس جاؤن تو بہت سا روپیہ پاؤن ایسا بچار کر وہ براہمن جہان بیکنٹھ ناتھ سوتے تھے وہان چلا گیا تب نندلال جی اُس کی کھوٹی چاہتا سمجھ کر پالنے پر سے اُتر پڑے اور شری دھر کو پکڑ کر اُس کی زبان مروڑ ڈالی اور براہمن سمجھکر اُس کی جان نہین ماری اور اُس کے منھ مین دہی لگا کر برتن دہی اور دودھ کا توڑ ڈالا اور پھر آپ پالنے پر لیٹ رہے جب جسودا جی اسنان کر کے آئین تب دہی اور دودھ کا برتن ٹوٹا اور دہی براہمن کے منھ مین لگا دیکھ کر جانا کہ اسی براہمن نے دہی اور دودھ کھا کر برتن توڑ ڈالا ہے یہ بات سمجھکر جسودا جی نے کہا کہ اے مہاراج تم نے دہی اور دودھ کھایا تو بہت اچھا کیا لیکن میرے برتن کیون توڑ ڈالے جب زبان مڑ جانے سے وہ کچھ نہ بول سکا تب نندلال جی کی طرف ہاتھ اُٹھا کر بتلایا کہ اسی نے برتن توڑا ہے جسودا جی نے اُس کے بتلانے کا یقین نہ کر کے اُس کو اپنے گھر سے نکلوا دیا جب وہ براہمن روتا ہوا راجہ کنس کے پاس آیا تب اُس نے اُداس ہو کر کاگاسر کو شری کرشن جی کے مارنے کے واسطے بھیجا جیسے وہ شیام سندر کے پالنے پر آکر اپنی گھات لگا کر بیٹھا ویسے شری کرشن جی نے اُس کا گلا مروڑ کر لیا پھینکا کہ متھرا میں کنس کے آگے جا گرا یہ حال گوکل میں کسی نے نہین جانا اور مرتے وقت کاگاسر نے کنس سے کہا کہ وہ لڑکا

آدمی نہیں ہے پرمیشور کا اوتار معلوم ہوتا ہے۔

دوہا	ایک ہاتھ سون پکڑ موہ پھینکت یو تم پاس		ہوسے ہے تھروکال وہ مین کیتھو بشواس	

یہ بات سنتے ہی کنس نے سوچ مین ہو کر اپنی سبھا والون سے کہا کہ ابھی وہ لڑکا ہے اور نہیں مارا جاتا جوانی آنے پر کس طرح مارا جائے گا جو کوئی اُس کو مارتا تو مین اُس کا بڑا احسان مانتا یہ بات سنتے ہی شکٹا سُر واسطے مارنے شیام سندر مہاراج کے بدا ہوا اور پون روپ گوکل کو چلا اتنی کتھا سُنا کر شکدیو جی بولے کہ اے راجہ جب شری کرشن جی ستائیس دن کے ہوئے اور جس نچھتر مین اُنکا جنم ہوا تھا وہی نچھتر پھر آیا تب نند جی نے براہمن اور گوکل باسیون کو نیوتا دے کر اپنے یہان بلایا اور اپنے کُل کی ریت اور رسم کر کے براہمنون کو دان اور دچھنا دے کر بدا کیا اور گوالون کو بھوجن کرنے کے واسطے بٹھا کر جسودا جی اور روہنی جی اچھا اچھا کھانا ان سب کو پرسنے لگین اور گوپیون نے بڑی خوشی سے گانا بجانا کیا اور وہ لوگ آنند سے کھانے لگے اے راجہ اُس وقت شری کرشن جی کو پالنے مین تیلا کر سب چھوٹے اور بڑے اپنے اپنے کام مین لگے تھے اور اُس پالنے کے پاس ایک چھکڑا لٹکا یا ہوا رکھا تھا شیام سندر نیند سے جاگے اور مارے بھوک کے ہاتھ اور پاؤن پٹک کر رونے لگے اُسی سمے وہ راچھس پون روپ اُڑتا ہوا وہان آپہونچا اور شیام سندر کو اکیلا دیکھ کر من مین کہنے لگا یہ لڑکا بہت بلوان ہے جس نے پوتنا کو مار ڈالا آج مین اسکو مار کر اُسکا بدلا لونگا یہ بات بچار کر وہ چھکڑے پر آبیٹھا اسی سے اس کا نام شکٹا سُر ہوا جب وہ چھکڑا جس کے نیچے دہی اور دودھ کے برتن رکھے تھے ہلنے لگا تب شری کرشن جی انترجامی نے اُس کے آنے کا حال جان کر روتے روتے ایک لات ایسی ماری کہ جس کے لگنے سے شکٹا سُر مر کر متھرا مین کنس کی سبھا مین جا گرا اُسکو دیکھ کر کنس سب راچھسون سمیت گھبرا گیا اے راجہ جب چھکڑا گرنے اور برتن ٹوٹنے سے بڑی آواز ہو کر دودھ اور دہی ندی کی طرح بہ نکلا تب نند جی آدک سب گوال اور گوپی وہان دوڑے آئے اور جسودا جی نے شیام سندر کو اُٹھا کر اپنی چھاتی سے لگا لیا اور مُنھ اور ہاتھ اُنکا چومنے لگین اور سب کسی نے آشچرج مان کر آپس مین کہا کہ آکاش سے بجلی تو نہین گری نہ معلوم کس طرح چھکڑا ٹوٹ کر گر پڑا۔

دوہا	پلنا ڈھک کھیات اپتے جھک گوپ کے بال		تنھن کہیو ڈار یو شکٹ پلنا سے گوپال	

اُن لڑکون کی بات کو کسی نے سچ نہ مان کر آپس مین کہا کہ شری کرشن جی کا چرن پھول سے زیادہ ملائم ہے اتنا بڑا چھکڑا اُنھون نے لات مار کر کس طرح گرا دیا ہوگا لڑکون کے کہنے کا کیا اعتبار ہے اور نند جسودا جی نے بہت دان دے کر کہا کہ بھگوان ہی بار بار اس کی رچھا کرتے ہین۔

دوہا	بہت بھانت کرنا کیو اور دیو بہہ دان		بار بار نند لال کو رچھپال بھگوان	

اے راجہ جب شری کرشن جی پانچ مہینے کے ہوئے تب کنس نے ترناورت راچھس کو اُنکے مارنے کے واسطے بھیجا اور وہ بونڈلا بن کر گوکل مین آیا اُس وقت جسودا جی من ہرن پیارے کو گود مین لیے ہوئے آنگن مین بیٹھی تھین شیام سندر انترجامی نے ترناورت کے آنے کا حال جان کر اپنے بدن کو اس واسطے

بھاری کردیا جس مین جسودا جی اپنی گود سے زمین پر اُتار دین نہیں تو ترناورت ان کو بھی میرے ساتھ اُڑا لیجائیگا جب جسودا جی سے کرشن جی کا بوجھا نہین اُٹھایا گیا تب وہ شیام سندر کو آنگن مین سلا کر آپ گھر کا کام کرنے لگین اُسی وقت ترناورت بونڈلا روپ کے پہونچنے سے گوکل مین ایسی آندھی آئی کہ دھول اُڑنے سے دن رات کے برابر ہوگیا اور درخت گرنے اور چھپر اُڑنے لگے تب جسودا جی بیاکل ہوکر شیام سندر کو آنگن سے اُٹھانے آئین لیکن بدن اُنکا ایسا بھاری ہوگیا کہ اُن سے نہین اُٹھ سکے جب جسودا نے اپنا ہاتھ شری کرشن جی کے سر سے الگ کیا تب ہی ترناورت شیام سندر کا پران لینے کے واسطے ان کو اُٹھا کر ایک جوجن اونچے آکاش مین لیگیا اور جسودا جی نے پھر جو شری کرشن جی کو اُٹھانے کے واسطے ہاتھ بڑھایا تو اُس جگہ اُن کو نہ پاکر رونے لگین اور نند جی کو پکار کر کہا کہ تمھارا بیٹا آندھی مین اُڑ گیا یہ سنتے ہی نند جی اور گوال اور گوپی وہان دوڑے آئے اور شیام سندر کا نام پکار کر چارون طرف ڈھونڈھنے لگے اور جسودا جی اور روہنی جی بھی گوپیون سمیت شری کرشن جی کو ڈھونڈھنے نکلین اور اندھیرے مین ٹھوکرین کھا کر مارے گھبراہٹ کے گر پڑتی تھین۔

دوہا	نند جسودا روہنی گوپ گوال برج بال		ماکھن پربھو گوپال بن سکل بکل تیہ کال

اے راجہ شری کرشن جی نے نند جی وغیرہ لوگون کو جب اپنے برہ مین بہت دکھی دیکھا تب ترناورت کا گلا دبا کر نند جی کے دروازے کے پتھر پر پٹکا اور اُس کو مار کر مکت دی جب کہ اُس کے مرنے سے آندھی اور اندھیارا سب جاتا رہا تب نند اور جسودا پٹکنے کی آواز سنکر اپنے مکان پر دوڑ کے آئے تب کیا دیکھا کہ ایک اچھل مرا پڑا ہے اور اسکی چھاتی پر نند لال جی کھیل رہے ہین گوپیون نے دوڑ کر شری کرشن جی کو اُٹھا لیا اور جسودا جی نے گود مین لپٹا لیا اور سبھون نے کہا کہ آج شری کرشن جی کا جنم نیا ہوا۔

دوہا	ناجانون کیہ پُن سے کوکر لیت سہاے	•	کیو کام وہ پوتنا ترناورت یہ آئے

اُس وقت نند رائے بولے کہ ہم سے بسدیو جی نے کہا تھا کہ ان دنون بہت زیادہ اُسکے کی سونی بات دیکھنے مین آتی ہے نند جی نے اُس دن بھی بہت سا روپیہ اور گھنا آدک شری کرشن پر نچھاور کرکے براہمن اور کنگالون کو دیا اور گوپیون نے جسودا جی سے کہا کہ تم نے اپنے گھر کا کام پران پیارے سے بھی اچھا جانا جو اُن کو آنگن مین اکیلا چھوڑ کر کام کرنے لگین تب جسودا جی شرمندہ ہوکر بولین کہ آج مین نے اپنی ناجانی کی سزا پائی اب مین اپنے پران پیارے بالک کو کبھی اکیلا نہ چھوڑون گی اُس دن سے جسودا جی آٹھون پہر شری کرشن جی کو اپنی چھاتی سے لگائے رہ کر اُن کی بال لیلا کا سکھ دیکھا کرتی تھین۔

	دوہا	
جو سکھ سُر مُن کو اگم سو سکھ لیت جسو کبھی سُلاوت پلنگ پر جسدا سہت بنود		ہکراوت گاوت مدھر ہرکے بال بنود کبھی جُھلاوت پالنے کبھی کھلاوت گود

اے راجا ایک دن جسودا جی شیام سندر کو گود مین لیکر بڑے پیار سے بار بار اُنکا مُنھ چومتی تھین اُسوقت

شیام سندر نے منھ کھول کر ہنس دیا تب جسودا جی کو اُنکے منھ مین پرتھوی اور آکاش اور سورج اور چندرما اور پہاڑ اور سمدر وغیرہ سب دُنیا بھر کی چیزین دکھلائی دین تب جسودا جی آشچرج مان کر کہنے لگین کہ میری عقل تو بدل نہین گئی جو یہ سب چرتر مجھکو آج دیکھ پڑتے ہین یا میرے لڑکے پر کسی دیو یا پری کا سایہ تو نہین ہو گیا جو ایسی ایسی چیزین اُس کے منھ مین دکھلائی دیتی ہین ایسا بچار کر جسودا جی نے کتنی لوگون کو بُلا کر اُن سے شری کرشن جی کی جھاڑ پھوک کرائی اور شیر کا ناخن اور ریچھ کے بال اور بہت سے جنتر یعنے تعویذ شری کرشن جی کے گلے مین پہنا دیے۔

ادھیاے آٹھوان

نام رکھنا گرگ آچارج کا شیام اور بلرام کا اور کتھا بال چرتر شری کرشن جی کی

شُکدیو جی بولے کہ اے راجہ پریچھت بسدیو جی نے بلبھدر نام اپنے بیٹے کے پیدا ہونے کا حال کنس وغیرہ سے نہین بتلایا تھا اس لیے ایک دن گرگ جی نام اپنے پروہت کو بُلا کر کہا کہ اے مہاراج گوکل مین روہنی کے بیٹا پیدا ہوا ہے سو ابھی تک راجہ کنس کے ڈر سے اُس کا نام کرن نہین کیا گیا آپ گوکل مین نند جی کے گھر جا کر اُسکا نام رکھ دیجئے یہ بات سنتے ہی گرگ جی خوش ہو کر گوکل مین گئے نند جی اُن کا آنا سنتے ہی گوالون سمیت آگے سے جا کر ادر کر کے اُن کو اپنے گھر لائے اور بدھ پوربک پوجا کر کے اُن کو آسن پر بیٹھا لا اور نند جسودا جی نے اُن کا چرن دھو کر چرنامرت لیا اور ہاتھ جوڑ کر بنتی کر کے کہا کہ میرا بڑا بھاگ تھا جو آپ نے اپنے چرن دھر کر مجھکو کرتارتھ کیا یہ بتلایئے کہ کس کارن سے یہان آنے کا سنجوگ ہوا یہ بات سُن کر گرگ جی بولے کہ بسدیو جی نے مجھکو اپنے بیٹے کا نام رکھنے کے واسطے بھیجا ہے تب نند جی نے خوش ہو کر کہا کہ اے مہاراج آپ ہمارے نصیب سے یہان آئے ہین ایک لڑکا میرے یہان بھی پیدا ہوا ہے اُس کا نام بھی دھر دیجئے گرگ جی نے کہا کہ مجھکو اس کا نام رکھنے سے یہ ڈر ہے کہ جو کوئی دشمن جا کر کنس سے کہدے کہ گرگ جی گوکل مین نام کرن کے واسطے گئے تھے تو اُس کو یہ شبہہ ہوگا کہ بسدیو نے کوئی لڑکا دیوکی کا نند جی کے یہان پہونچا دیا ہے اس واسطے گرگ پروہت اُس کا نام رکھنے کو گوکل مین گیا ہوگا یہ بات سُن کر نہ معلوم تم کو کیا دُکھ دے اس لئے تم نام کرن مین کچھ دھوم دھام نہ کرو سادھارن گھر مین نام دھر دو اور نند جی اُنکا کہنا اچھا جان کر اُن کو گھر کے بھیتر لے گئے تب گرگ جی نے ہاتھ اور جنم لگن روہنی جی کے بیٹے کی دیکھکر کہا۔

دوہا	رام نام ہے راس کو سکھ نواس ابھرام	بلی ہوئے گا لوک مین سب کہے ہین بلرام

سوائے اس کے اور نام بھی اس کے سنکرکھن اور ریوتی رمن اور بلداؤ اور کالندی بھیدن اور ہلدھر اور بلبھدر بھی سنسار مین کہے جاوینگے اور شری کرشن جی کی جنم کنڈلی بنا کر گرگ مُن بولے کہ اے نند جی تمہارا بیٹا جو شیام رنگ ہے اُس کا نام شری کرشن رکھو اور ان کے بہت نام ہین ایک مرتبہ اُنھون نے بسدیو جی کے

یہان جنم لیا تھا اس سے انکا نام باسدیو ہوگا اور ہمارے بچارین تمھارا لڑکا پر برہم پریشور کا اوتار معلوم ہوتا ہے ان کا بھید کوئی نہین جان سکتا ہے اور تینون لوک مین کسی کو ایسی سامرتھ نہیں ہے جو اُن کو مار سکے اور جیسے جیسے کام سنسار مین کرین گے ویسے ویسے نام ان کے کہے جائین گے اور انھون نے اپنی اچھا سے جنم لیا ہے کسی وقت تم نے ان کی بال لیلا کا سُکھ دیکھنے کے واسطے تپ کیا تھا اُسی کے پرتاپ سے ان کو تم اپنا پیدا کیا ہوا لڑکا مت جانو جو لوگ انکے نام کی ہمرن کرین گے وہ لوگ دنیا مین اپنی مراد کو پاکر انت سمے مُکت پدوی پاوین گے اور یہ دونون لڑکے چارون جُگ مین ایک ساتھ پیدا ہوتے ہین یہ بات سُن کر نند اور جسُودھ بہت خوش ہوئے اور سونا آدک گرگ آچارج کو دیکر بدا کیا اور گرگ جی نے متھرا مین آکر سب حال بسدیو جی سے کہدیا۔ اے راجہ پریکھت جب شیام اور بلرام بہت سُندر موہنی روپ گھونگھر والے بال سر پر بکھرے اور بہت طرح کا گہنا اور کپڑا پہنے اور کھلونا لیے لڑکون کے ساتھ ساتھ گھٹنون چل کر آنگن مین کھیلتے تھے تب جسُودا جی اور روہنی جی اور گوپیون کو وہ چھب دیکھ کر جیسا سُکھ ملتا تھا وہ مجھ سے کہا نہین جا سکتا۔

کبت

ڈگمگے پگن تے الکھ الیکھ جوت نند کے ہین جاہر کے جگ گن سے کے جپ سے کے
رُن جھُن پیجنیان کھیلت ہین رج بھرے گبھوارے گھنگھوارے سوہین بار جھپ کے
موہن بلیان لیون آؤ ڈھور جھاڑدارون سُن بات مات گلے لاگن کو لپکے
شاردا گنیش شیش بدھ سے گنے نہ جات بھکتن کے ہت کے اہیرن کے تپ کے

چوپائی

جبھی جسُودا ماے بُلاوے	بارو لال گھٹورُون دھاوے
تاکے دھاوت اَت چھب ہوئی	جو دیکھت سُکھ پاوت سوئی

دوہا

بال نبود بلوک کے مُدت جسُودا مات	ماکھن پربھ نہار کے بار بار بل جات

لڑکپن کے کھیل دیکھکر ا خوش ۱۲

سورٹھا

نت اُٹھ برج کی بام آدین جسُمت کے سدن	مُدت نرکھ گھنشیام سے لے گود کھلاوین

استریان ۱۲

دوہا

کرت بال لیلا للت پرم پنیت اُدار	سندر شیام سُجان ہر سنتن کے اُدھار

نہایت پاک ۱۲

سورٹھا

کا پے برنیو جاے بال چرت نندلال کو	کلپن سکے نہ گاے شیش کوٹ شارد نہیں

اے راجا دیکھو جن پر برہم پرمیشور کی مہما کو بید بھی نہیں جانتا وہ بیکنٹھ ناتھ بالک روپ سے نند جی

کے آنگن مین کھیل کر ہر روز نئے سئے سُکھ نند اور جسودا کو دکھلاتے تھے جو سُکھ تینون لوک مین نہین ملتا وہ سُکھ شری شیام سُندر کی کرپا سے برجباسیون کو گوکل مین ملتا تھا جب شیام سُندر کے دانت نکلے تب نند اور جسودا جی نے اچھی ساعت مین کھیر اور مصری سے اُنکا اُن پراسن کیا اور اُس دن اور برس گانٹھ کے دن براہمنون کو بہت دان اور دچھنا دے کر اپنے ذات بھائیوں کو بھوجن کرایا اور گاے بجاے کر بڑی خوشی منائی جب کھیلتے وقت شیام اور بلرام چھوٹے چھوٹے بچھڑون کی پونچھ پکڑ کر کھڑے ہوتے اور گر پڑتے اور پھر اُٹھتے اور تلا کر بولتے تھے تب جسودا اور روہنی بڑی خوشی سے اُنکو گود مین اُٹھا کر دودھ پلاتی تھین اور دونون بھائی بہت سُندر تھے اُس سمے اُن کے روپ پر سب برجبالا موہت ہو کر بڑے بہانے سے اُن کو دیکھنے آیا کرتی تھین انھین دنون ایک براہمن نند جی کے گھر آیا تب جسودا جی نے دودھ اور چاول اور میٹھا اُس کو دیا جب اُس براہمن نے کھیر بنا کر تھالی مین پرسی اور پرمیشور کا بھوگ لگا کر آنکھ بند کر کے دھیان کیا تب شری کرشن جی جا کر اُسکی تھالی مین بھوجن کرنے لگے اُس براہمن نے اُن کو کھاتے دیکھا وہ تھالی چھوڑ دی اور جسودا جی سے کہا کہ تمھارے بیٹے نے ہماری رسوئین چھولی جب اسی طرح تین مرتبہ جسودا جی نے اُس براہمن سے کھیر بنوائی اور بھوگ لگاتے وقت نندلال جی وہان جا کر اُس کی تھالی مین کھانے لگے تب جسودا جی نے کرودھ کر کے کہا کہ مین اپنے حوصلہ سے براہمن کو بھوجن کرانے کے واسطے کھیر بنواتی ہون اور تو جوٹھی کر ڈالتا ہے مین تجھکو مارون گی یہ سُنکر شری کرشن جی بولے کہ ماتا تو مجھکو دوش مت لگا جب یہ براہمن بہت بنتی کر کے بھوجن کرنے کے واسطے میرا نام لے لے کر بلاتا ہے تب مین اُس کے پریم کو دیکھکر کھانے لگتا ہون یہ بات شری کرشن جی کی سنتے ہی براہمن کو گیان ہو گیا تب وہ بولا کہ اے جسودا تیرا بھاگ دھن ہے اور یہ برج گوکل بھی دھن ہے کہ جس پرتھوی کے اوپر پربرہم پرمیشور نے تیرے گھر آکر اوتار لیا ہے اور شری کرشن جی سے بولا کہ اے مہاراج۔

سورٹھا	سپھل جنم پر بھاؤ آج پرکٹ بھلے سب سکرت پھل	وین بندھو برج راج دیؤ درس موہنہ کرپا کر

اسی پریم مین وہ براہمن نند جی کے آنگن مین لوٹنے لگا اور شری کرشن جی کے سامنے ہاتھ جوڑ کر کہنے لگا کہ اے دینا ناتھ یہ اپرادھ میرا چھما کیجئے جو مین نے کہا تھا کہ میری رسوئیں جوٹھی کر دی جو کوئی آپ کی شرن مین آتا ہے وہ کرتارتھ ہو جاتا ہے آپ انترجامی ہین مجھکو اپنی شرن مین آیا جان کر دیال ہوجئے شیام سُندر اُس براہمن کا یہ حال دیکھ کر جسودا جی کے پاس کھڑے ہو کر ہنسنے لگے اور براہمن کو اپنی بھگت دے کر بدا کیا اور جسودا آدک نے یہ حال دیکھکر آشچرج مانا اسی طرح شیام سُندر بہت سے بال چرتر کر کے نند اور جسودا کو سُکھ دیتے تھے ایک دن شیام سُندر اور بلرام لڑکون کے ساتھ اپنے آنگن مین کھیلتے تھے اُس وقت شری کرشن جی نے مٹی کھائی تب شری داما نام لڑکے نے جسودا جی سے جا کر کہا کہ کنہیا نے مٹی کھائی ہے جسودا یہ بات سنتے ہی غصہ سے چھڑی ہاتھ مین لیکر شیام سُندر کو مارنے دوڑی جب بیکنٹھ ناتھ نے اپنی ماتا کو کرودھ مین آتے ہوئے دیکھا تب مارے ڈر کے منھ اپنا پونچھکر چُپ چاپ کھڑے ہو گئے اور جسودا جی نے شری کرشن جی سے کہا کہ تو نے کسواسطے مٹی کھائی ہے کا لوگن نے میری نندا کرین گے کہ یہ اپنے بیٹے کو کچھ کھانے کے واسطے نہین دیتی ہے اس سے وہ مٹی کھاتا ہے

یہ بات سنتے موہن پیارے ڈرتے ہوئے بولے کہ اے میا یہ جھوٹھی بات تم سے کس نے کہی جو کوئی جھوٹھا
کلنک لگا دے تو میرا کیا قصور ہے تب جسوداجی نے کہا کہ شری داما تیرے ساتھی نے یہ بات مجھ سے
کہی ہے جب شیام سندر نے شری داما کو ڈانٹ کر پوچھا کہ ارے مین نے کب مٹی کھائی تھی تب وہ بولا کہ
اے بھائی مین نے تمھاری ماتا سے کچھ نہین کہا ہے جب جسوداجی نے کرشن جی کا ہاتھ پکڑ کر چھڑی دکھلا کر دھمکایا
تب وہ بولے کہ ارے میا کہین آدمی بھی مٹی کھاتا ہے ۔

دوہا
جھوٹھ کہت تو سے سبے ہائے مُنھ نہ سہاے
نہین مانے جو بات تو دکھلاؤن منھ باے

یہ بات سنکر جسوداجی بولین کہ مین تیری جھوٹھی باتون کا بشواس نہین کرتی جو تو سچا ہے تو اپنا منھ کھول کر دکھلا
یہ بات سنتے ہی شری کرشن جی نے اپنا منھ کھول کر دکھلایا تو جسوداجی کو اُنکے منھ مین تینون لوک کی چیزین جس طرح
پہلے دیکھ پڑے تھین اُسی طرح پھر دکھلائی دین تب جسوداجی نے گیان کی راہ سے اپنے من مین کہا کہ دیکھو میرے
برابر بھی کوئی مورکھ نہ ہوگا جو ترلوکی ناتھ کو اپنا بیٹا جانتی ہون یہ لڑکا آدمی نہ ہوکر نارائن جی کا اوتار معلوم ہوتا ہے
کس واسطے کہ مین نے دو مرتبہ اس کے منھ مین تمام دنیا کی چیزین دیکھی ہین جب ایسا بچار کر جسوداجی اُن کی
استت کرنے لگین تب شیام سندر نے سمجھا کہ ابھی مجھکو بہت لیلا کرنی ہین اپنے کو ظاہر کرنا نہ چاہئیے یہ بچار کر
کرشن جی سے اپنی مایا جسوداجی پر پھیلادی تب جسوداجی نے نند سے کہا کہ مین نے یہ سب چرتر موہن پیارے
کے منھ مین دیکھا ہے یہ حال سُنکر نندجی بولے کہ جو بات گرگ جی کہہ گئے ہین وہ سچ معلوم دیتی ہے ۔

	دوہا	
نند کہت سُن باوری ہرات کو مل گات		نے سانٹی دھاوت برتھا ین پاچھے پچھتات

	سورٹھا	
اچرج تیری بات کو جانے دیکھو کہا		کُشل ہین دؤو بھرات رام شیام کھیلت ہینست

یہ بات سنتے ہی جسوداجی نے نندلال جی کو اپنا بیٹا سمجھ کر گود مین اُٹھالیا اور پیار کرکے بولی کہ اے
پران پیارے جو ہاتھ مین نے تجھے سانٹی مارنے کو اُٹھایا تھا وہ ہاتھ میرا گل جائے اور جن آنکھون سے تجھ کو
گھورا تھا وہ آنکھین پھوٹ جائین اے بیٹا تم ماکھن اور مٹھائی چھوڑ کر مٹی کیون کھاتے ہو ایسا کہکر جسوداجی
شیام سندر کو گھر کے بھیتر لے گئین ۔

ایک دن شیام اور بلرام لڑکون کے ساتھ کھیلتے تھے آپس مین کچھ جھگڑا ہوا تب بلرام جی نے شری
کرشن جی سے کہا ۔

دوہا	بوُل اُٹھے بلرام تب ان کے ماے نہ باپ		ہار جیت جانین نہین لڑکن لاوت پاپ

یہ بات سنتے ہی شیام سُندر روتے ہوئے جسودا جی کے پاس جاکر بولے۔

چوپائی

میا موہنہ داؤ دُکھ دیتو	موسون کہت مول کو لینھو
پُن پُن کہت کون تیری ماتا	کو تیرو تات کون تیرو بھراتا
گورے نند جسودا گوری	تم تو کارے آئے چوری
موسون کہت دیو کی جائے	لے بس یو یہان بس آئے
مول لیھک بند یوہ دیتو	تاکے پیلٹے تمکو لینھو
کہا کرون یارس کے مارے	مین نہین کھیلن جات دوارے

اے ماتا بلداؤ بھیّا کے سکھلانے سے سب لڑکے بھی مجھے یہی بات کہکر چڑھاتے ہین تو سچ بتادے کہ مین کسکا بیٹا ہون یہ سنتے ہی جسودا گودھن کی قسم کھا کر بولین کہ اے موہن پیارے مین تیری ماتا اور تو میرا بیٹا ہے۔

دوہا

پاچھے ٹھاڑے سنت سب نند شیام کی بات	لینھو گود اُٹھائے ہنس سندر سانوں گات

کیشو مورت یہ بات اپنی ماتا سے سُنکر خوش ہوگئے اور پھر لڑکون مین جاکر کھیلنے لگے جب کبھی رات کو موہن پیارے باہر کھیلنے کی اِچھا کرتے تھے تب جسودا جی اُن سے کہتی تھیں کہ باہر مت جاؤ وہان ہوّا کاٹ کھاتا ہے۔

دوہا

روپ دیکھ جاکے نہیں بدھ ہرات نرپائے	باؤ سون ڈرواے تہہ جسمت رکھت سُولے

پھر نند جی نے موہن پیارے کا مونڈن اور کن چھیدن کرکے براہمن اور اپنے ذات بھائیون کو بھوجن کرایا جب شیام سندر کو پانچوان برس لگا تب گوال بالون کے ساتھ برج گوکل کی گلیون مین کھیلنے لگے۔

دوہا

جاکے گن اگرات نگم نہ پاوت اور	سو برج کھیلت گوال سنگ بندھے پریم کی ڈور

سورٹھا

کھیلت بھئی ابیر جننی ٹیرت شیام کو	آوہ دھام سبیر سانجھ سے نہین کھیلئے

اے راجہ سب برج بالا شیام اور بلرام کے روپ پر موہت ہوکر یہ اِچھا رکھتی تھین کہ وہ کسی طرح ہمارے گھر آوین تو ہم اُن کا درشن پاکر اپنی آنکھین ٹھنڈھی کیا کرین اس لئے شیام سُندر انترجامی سب کی اِچھا پوری کرنے والے گوال بالون سمیت اُن کے گھر جانے لگے اور گوپیان بڑی خوشی سے دہی اور ماکھن کھلا کر اُن کا

آدر سنمان کرنے لگین اور جو برجبالا گھر پر نہین رہتی تھی اُس کے خالی گھر مین بیدھڑک گھسکر دہی اور دودھ اور ماکھن اُس کا گوال بال اور بندرون کو کھلا کر آپ بھی کھاتے تھے جب سب کا پیٹ گورس کھاتے کھاتے بھر جاتا تھا تب دہی آدک پرتھوی پر گرا کر ہانڈی اور مٹکی توڑ کر کہتے تھے کہ یہ کیسا دہی اور دودھ پڑا ہے جس کو کوئی نہین کھاتا یہ اُپدرو دیکھکر گوپیان بہت منع کرتی تھین تسپر بھی شیام سُندر نہین مانتے تھے تب برجبالا ماکھن چور اُنکا نام دھر کر ہنسی سے پکارتی تھین۔

دوہا

ماکھن پربھُ کُن دیکھ کے گوپن کیو اُپاے	دودھ دہی ماکھن سبھی راکھیں دور دُراے

جب گوپیان دہی آدک چھینکے پر رکھنے لگین جس مین شری کرشن جی کا ہاتھ نہ پہونچے تب شری کرشن جی نے یہ تدبیر نکالی کہ پہلے اوکھلی پر پیڑھا رکھکر پھر اُس کے اوپر ایک لڑکے کو کھڑا کر دیتے تھے اور اُس کے کندھے پر آپ چڑھ کر چھینکے پر سے دودھ اور ماکھن اُتار کر کھا جاتے تھے جب یہ تدبیر کرنے پر بھی بہت اونچے رہنے سے سب برتن نہین اُترتے تھے تب مرلی منوہر مُرلی ہر اور لاٹھی سے اُس ہانڈی مین چھید کر کے دہی آدک انجلی مین روک کر کھاتے اور لٹاتے تھے۔

جب کوئی گوپی یہ حال اُنکا دیکھکر گالیان دیتی ہوئی پاس آتی تب موہنی روپ کو دیکھتے ہی ہنس دیتی تھی اور گوپیان ماکھن دینے کے لالچ سے تالی بجا کر شیام سندر کو نچاتی تھیں۔

کبت

سنکر سے سُر جاہ جپین جیترا نن دھیان دھرم بڑھا وین
نیک ہیئے مین جو آوت ہی رس کھان مہا جڑ موڑھ کہا وین
جا پر سُندر دیو بدھو نہین وارت پران ابار لگا وین
تاہ اہیر کی چھوہریان چھچھیان بھر چھاچھ کو ناچ نچا وین

دوہا

گورس کو چھلکو لگیو دن پرت آوے لال	جسُدہ دین اُراہنو آوین سب برجبال

کبھی کبھی گوپیان جسودا جی کے پاس جا کر کہتی تھیں کہ شری کرشن تمھارے بیٹے نے ہمارا دودھ اور دہی آدک چُرا کر کھا لیا اور دوسرے لڑکون اور بندرون کو کھلا کر ہماری مٹکی توڑ ڈالی ہم لوگ بہت چھپا چھپا کر اپنا دودھ اور ماکھن رکھتی ہین تسپر بھی اُس کے ہاتھ سے نہین بچتا کہان تک تمھارا لحاظ کرین جو آپ کھا جاوے تو ہم کو سنتوکھ ہو پر وہ تو دوسرے گوال بالون اور بندرون کو کھلا کر لٹا دیتا ہے اور ہماری رسوئیں اور پوجا کا مکان کل اور موتر کر کے خراب کر دیتا ہے تم اپنے کنھیا کو منع کر دو تب جسودا جی سے شری کرشن جی بڑی غریبی سے کہتے تھے کہ اے ماتا یہ سب گوپیان مجھکو جھوٹھا کلنک لگاتی ہیں نہین معلوم کون گوال بال الکا دہی

اور دودھ کھا گیا ہوگا سیدھا نام میرا ہی انھون نے سیکھ پایا ہے جو ہر روز آکر تم سے میری چغلی کھاتی ہین بھلا تم یہ بچارو کہ مین نے اپنے چھوٹے چھوٹے ہاتھون سے کس طرح چھینکے پر کی چیز اُتار لی ہو گی۔

دوہا

مین اپنو گھر چھانڑ کے کبھون کہون نہ جات ‖ آسے سبے یہ سندری برتھا کہت اُٹھ پات

اسے ماتا یہ سب برجبالا مجھکو جمنا کنارے اور گلی کوچون مین سے اپنے گھر زبردستی پکڑ لیجاتی ہین اور اُن مین کوئی میرا مُنھ چومتی ہے اور کوئی میرا کپڑا کھینچتی ہے کوئی میری ٹوپی اُتار لیتی ہے کوئی میرے گال مین مکا مار کر کہتی ہے کہ تو ناچ اسے ماتا یہ گوپیان مجھ کو بڑا دُکھ دیتی ہین تم گاؤن چھوڑ کر کہیں دوسری جگہ چل کر بسو ایسی میٹھی میٹھی باتین موہن پیارے کی سُنکر جسودا جی نے گوپیون کے کہنے کو سچ نہین مانا۔

دوہا

ماکھن پر جھُبہ اُٹھاسے کے مات لیو اُرلاے ‖ گوپن سون بنتی کری رہین سبے سرناے

اسی طرح سب برجبالا اُرھنا دیتے وقت نندلال جی کی انوکھی باتین سُنکر خوشی خوشی اپنے اپنے گھر چلی آتی تھیں اور موہن پیارے نے نند اور جسودا کے سمجھاتے پر بھی وہی اور ماکھن کی چوری کرنا نہین چھوڑا اور اندھیرے گھر مین بھی اپنے چندر مکھی پرکاش سے ماکھن آدک ڈھونڈھکر کھا جاتے تھے اور جسودا جی اُرھنا دیتے وقت گوپیون سے کہتی تھین کہ یہ کام شیام سندر کا نہین ہے بھلا تمھیں نیاؤ کرو کہ اس چھوٹے لڑکے کا ہاتھ اونچے چھینکے پر کس طرح پہونچا ہوگا کسی دوسرے گوال کا یہ کام ہے تم لوگ جھوٹھا کلنک میرے پران پیارے کو لگاتی ہو جتنا تمھارا گورس آدک گیا ہو میرے یہان سے لے جاؤ۔

دوہا

جھوٹھو دوش ہماسے کے نت اُٹھ آوت پرات ‖ سنکو بولت لاج تج پھیر بناوت بات

جو تم لوگ سچی ہو تو چراتے وقت اس کو پکڑ کر میرے پاس لے آؤ یہ بات سُن کر سب برج بالا اپنے اپنے گھر چلی گئیں۔

دوہا

گھر گھر پڑ گئی یہ بات یہ سکھا برند لیے ساتھ ‖ ماکھن چوری کھات ہین نند سون برج ناتھ

سورٹھا

سب کے من ابھلاکھ چوری پکڑن پا سئے ‖ اُدھر سے ماکھن راکھ ہی دھیان سبکے پیئے

اے راجہ جب کوئی برجبالا چوری کرتے وقت پہونچکر نندلال جی سے کہتی تھی کہ تم نے میرے سونے گھر مین آکر ماکھن اور دہی کی مٹکی مین کیون ہاتھ ڈالا تب موہن پیارے اُس کو جواب دیتے تھے کہ مین دھوکھے سے اپنا گھر جان کر یہان چلا آیا اور دہی مین چینٹی پڑ گئی تھی اُس کو نکالتا ہون اور جو کوئی برج بالا دہی وغیرہ کھاتے وقت آکر کہتی تھی کہ اے ماکھن چور تو ہمارا دہی کیون کھاتا ہے تب موہن پیارے اُس گوپی کو اپنی

آنکھ کے اشارے سے پاس بلاکر دہی اور دودھ منھ مین لئے رہتے تھے اُس کے منھ اور آنکھون پر گلا کر دیتے تھے جب تک وہ اپنی آنکھ اور منھ پونچھتی تھی تب تک آپ بھاگ کر اپنے گھر چلے آتے تھے اور جسودا جی اُن کو ہر روز سمجھایا کرتی تھین کہ اے بیٹا نولا کو گر میرے یہان دودھ دہی دینے والی ہین جتنا دودھ اور ماکھن تمھارا مَن چاہے کھایا اور لٹایا کرو کسی دوسرے کے گھر ماکھن اور دہی وغیرہ چرانے مت جاؤ سب گانؤن والے مجھکو کہتے ہین کہ تو اپنے بیٹے کو کھانا نہیں دیتی ہے اسی سے وہ سب کے گھر ماکھن اور دہی چراکر کھاتا ہے جب گوکل باسی تمکو ماکھن چور کہکر پکارتے ہین تب مارے شرم کے مجھ سے اپنا منھ کسی کو دکھلایا نہین جاتا جب یہ سب گوالن ہاٹ بازار کی دودھ دہی بیچنے والی ہر روز آکر تمھارا اُرھنا مجھے دیتی ہین تب میں مارے لاج کے ڈوب جاتی ہون نند جی یہ حال سنکر تمکو مارین گے

سورٹھ	
بڑے باپ کے پوت چور نام راکھیو جگت	اَبجیو پوت سپوت نام دھراوت باپ کو

یہ سنکر موہن پیارے بولے کہ اے ماتا اب مین گوالنون کے گھر نہ جاؤن گا ایسا کہنے پر بھی اُنھون نے کہین آدک چراکر کھانا نہین چھوڑا تب سب گوپیون نے آپس مین یہ صلاح کی کہ ایک دن ماکھن چور کو دہی سمیت پکڑ کر جسودا کے پاس لیجانا چاہیئے ایک دن موہن پیارے کسی برجبالا کے گھر مین جاکر ماکھن آدک چراکر کھاتے تھے جب کئی گوپیون نے ملکر اُن کو پکڑ لیا اور اُن کے ساتھی گوال بال وہان سے بھاگ گئے تب گوپیان شیام سندر کو پکڑ کر جسودا جی کے پاس لے چلین اُس وقت شری کرشن جی نے اپنی مایا سے ایسا چھل کیا کہ جو گوپی ہاتھ پکڑے جاتی تھی اُسی کے پُرش کا ہاتھ ماکھن منھ مین لگا کر اُس کو پکڑا دیا اور آپ وہان سے انتردھیان ہوکر گوال بالون مین کھیلنے لگے اور اُس گوپی نے کرشن بھگوان کی مایا سے یہ بھید نہین جانا مین اپنے پت کا ہاتھ پکڑے لئے جاتی ہون اور اس کی ساتھ والی گوپیون نے بھی اُس کو نہین پہچانا اور اُس برجبالا نے گوپیون سمیت نندرانی کے پاس جاکر کہا کہ نندلال جی سے برج گوکل کا گورس نہین بچتا ہمیشہ ہمارا دہی اور ماکھن چراکر کھا جاتے ہین جب دہی کھاتے وقت انکو کوئی پکڑ لیتا ہے تب وہ کہتے ہین کہ تم نے زبردستی میرے منھ مین دہی لگا دیا ہے اُن کے مارے کوئی بچھڑا ابندھا رہنے نہین پاتا کھول دیا کرتے ہین ان مین بڑے بڑے چرتر بھرے ہین سوائے ماکھن اور دہی چرانے کے ہماری انگیا بھی پھاڑ ڈالی ہے ان کو تم لڑکا مت سمجھو ہم لوگون کو اُنکا حال کہتے ہوے شرم لگتی ہے۔

دوہا	
کرت پھرت اُتپات ات سب برج گھر گھر جائے	نت اُٹھ کھیلت بھاگ سی گرہادت نہ نجائے

اور جب ہم لوگ اُرھنا دینے کے واسطے آتی ہین تب تم بھی ہمین جھوٹھی بناتی ہو دیکھو آج ہم ماکھن چور کو اُٹھ کر لائے اور کھاتے پکڑ کر تمھارے پاس لائی ہین جب گوپیان اسی طرح کا بہت سا اُرھنا دے چکین تب جسودا جی بولین

کہ میرا موہن پیارا کہان ہے اسے بہن تم کسے پکڑ لائی ہو نک اپنے چور کا منھ تو دیکھو سب جھوٹھا اور سچ تمھارا کھل جاے گا میرا کنھیا تو کل سے گھر کے باہر بھی نہین نکلا یہ بات سن کر جیسے اُس گوپی نے جو ہاتھ پکڑے تھی اپنے سوامی کا مُنھ دیکھا تب اپنا پت دکھلائی دیا یہ حال دیکھتے ہی اُس نے اُس کا ہاتھ چھوڑ دیا اور شرمندہ ہو کر ہنسنے لگی تب جسودا جی نے سچی ہو کر گوپیون سے کہا کہ میرے لڑکے کو تم لوگ جھوٹھ چوری لگاتی ہو میرا کنہیا پانچ برس کا چوری کرنے کے لائق نہین ہے تم میرے پران پیارے سے مت بولا کرو یہ بات گوپیون سے کہکر جسودا جی نے موہن پیارے سے کہا کہ اے بیٹا تو میرے منع کرنے سے بھی چوری کرنا نہین چھوڑتا۔

دوہا

سُن سُن لاجن مرت مین تو نہین مانت بات	اب تو ہے راکھون باندھ کے جانی تیری گھات

سورٹھ

موپے لیجئے شیام دودھ ماکھن میوہ مدھر	سب کچھ تیرے دھام گھر جائے بلائے تو

یہ بات سنکر موہن پیارے نے تتلا کر کہا کہ ای ماتا تم ان لوگون کے کہنے کا بشواس مت کرو یہ سب میرے پیچھے پیچھے پھرا کرتی ہین کبھی مجھکو دودھ اور دہی کے برتن اور کبھی بچھڑا پکڑا کر اپنے گھر کا کام مجھ سے کراتی ہین اور میری جھوٹھی چغلی آکر تم سے کھاتی ہین یہ میٹھی بات سُن کر سب برجبالا شیام سُندر کا مُنھ دیکھتی ہوئی اپنے گھر چلی گئین پھر ایک دن شیام سندر کسی برجبالا کے گھر ماکھن آدک چرانے گئے اُس وقت وہ گوپی چارپائی پر سوتی تھی نندلال جی نے اُس برجبالا کی چوٹی چارپائی سے باندھ دی اور اُس کا ماکھن اور دہی گوال بالون کے ساتھ آنند سے کھایا اور دودھ دہی کے برتن اور ایک مٹکا گھی کا جو بہت دنون کا اُس کے گھر مین رکھا تھا توڑ ڈالا جب وہ گوپی برتنون کا کھٹکا سُنکر چلّائی تب اڑوس پڑوس کی گوپیون نے دوڑ کر نندلال جی کو پکڑ لیا اور جسودا جی کے پاس لے جا کر کہا۔

دوہا

دہی اُرہنو مت کو رت کرن کے کاج	مین گہہ لائی شیام کو بانہہ پکڑ کے آج

اے راجہ اُس دن گوپیون نے سچی بن کر جسودا جی سے کہا کہ اپنے بیٹے کے گن دیکھو کہ میرے برتن توڑ ڈالے اور میری چوٹی چارپائی سے باندھ کر سب ماکھن اور دہی چرا کر کھا لیا اور ہم لوگوں کا کپڑا کھینچکر ننگی کر دیتا ہے اس کے مارے راستہ چلنے نہین پاتی ہین یہ بات سُنکر جسودا جی بولین۔

کبت

پیارے کی کو سن سُن لسکی کلیجے مانہہ جیون ہے میرو کا نھ کہا کرا یو ہے
موسون کہو کوٹک کچھ کہو نا نہہ بالک سون کیتو دُکھ دیکھ دیکھ کیسے کرایو ہے
ماکھن کو ماٹ لے دوارے پر بیٹھے تول تول لیو ری جا کو جیتو کھایو ہے

گورس کے کاج گوالی گو دھو پیار رت ہون کاری مت دیو موگر بنی کو جا یوسے

جب جسودا جی کو گوپیون کی بات سچ معلوم ہوئی تب شیام سندر پر کرودھ کرکے کہا کہ تو نے اچھا چلن چوری کرنے کا سیکھا ہے اے بیٹا مین نے تجھکو بار بار سمجھایا لیکن تو میرا کہنا نہین مانتا اب مین تجھکو باندھکر گھر مین بیٹھال رکھونگی یہ بات سن کر شیام سندر نے کہا کہ اے میا یہ گوپی مجھکو زبردستی پکڑکر اپنے گھر لے گئی اور اس نے مجھ سے اپنے گھر کا کام کرایا اب جھوٹھا کلنک لگا کر اُرہنا دینے آئی ہے یہ بات موہن پیارے کی سنکر جسودا جی ہنسنے لگین اور سب گوپیان اپنے اپنے گھر چلی گئین اے راجہ پریچھت اسی طرح شیام سندر نئی نئی لیلا کرکے اپنی ماتا اور پتا اور برجباریون کو سُکھ دیتے تھے جو کبھی پت آٹھون پہر دودھ کے سمدر مین رہتے ہین وہ پریم کے بس ہو کر گوپیون کا دہی چُرا کر کھاتے تھے ؛

دوہا

بشو بھرن پوکھن کرن کلپ ترور نام دھن برجباسی دھن برج دھن برج کی گاے	سو دُدھ چوری کرت ہین پریم بیس سُکھ دھام جنکو ماکھن چور ہرنت اُٹھ گھر گھر کھاے

دیکھو جن پربرھم پرمیشور کے چرنون کا دھیان برھماجی اور مہادیوجی آدک دیوتا آٹھون پہر اپنے ہردے مین کرتے ہین اور جلدی اُنکا درشن نہین پاتے اُنکو برج کی آہیریان بانہہ پکڑکر جسودا جی کے پاس لیجاتی تھین انکی لیلا اور بھید کو کوئی نہین جان سکتا اتنی کتھا سنکر راجہ پریچھت نے پوچھا کہ اے سوامی نند اور جسودا جی نے کون ایسا تپ کیا تھا جس کے پھل سے پربرھم پرمیشور اُن کے بیٹے کہلائے اور اُن کو بال لیلا کر ایسا سُکھ دیا اور یہ بات بسدیوا اور دیوکی جی کو نصیب نہین ہوئی شکدیوجی بولے کہ اے راجہ پریچھت پچھلے جنم مین نندجی درون نام بسدیوتا تھے اور جسودا جی دھرا نام اُن کی استری تھین دونون نے برھما کی اگیا سے پرمیشور کا تپ بہت دن تک کیا تب نارائن جی نے پرسن ہوکر برھماجی سے کہا کہ تم ان کو درشن دے کر جو بردان مانگین دو جب برھماجی اُن کو درشن دے کر کہا تم کو جو کچھ اچھا ہو وہ بردان مانگو تب اُنھون نے ڈنڈوت کرکے بنے کیا کہ ہم کو پرمیشور کی بھکت ملے برھماجی بولے کہ تم کو ایسی بھکت پرمیشور کی ہوگی جو دوسرے کو ملنا کٹھن ہے تم لوگ برج گوکل مین جاکر آدمی کا تن رکھو پربرھم پرمیشور سگن اوتار لیکر تم کو اپنی بال لیلا کا سُکھ دکھاوینگے اُسی بردان کے پرتاپ سے دُرُدُن نے نندجی کا اور دھرا نے جسودا جی کا جنم لیکر پرمیشور کی بال لیلا کا سُکھ دیکھا تھا ۔

آدھیاے نوان

باندھنا جسودا جی کا شیام سندر کو اوکھل سے

شکدیوجی نے کہا کہ اے راجہ پریچھت ایک دن پرات سمے جسودا جی گوپیون سمیت اپنے گھر مین ...

تھتی تھین متھانی کی آواز جو بادل کی طرح گرجتی تھی سُنکر موہن پیارے نیند سے جاگے اور میا میا کرکے رونے اور پکارنے لگے جب متھانی کی زیادہ آواز ہونے سے اُن کا رونا کسی نے نہیں سُنا تب وہ آپ اُٹھکر رونی صورت بنائے ہوئے جسُوداجی کے پاس جاکر تُتلاکر بولے کہ اے میا تو پکارنے پر بھی مجھکو کلیوا دینے نہین آئی تجھکو اب تک گھر کے کام سے چھٹی نہین ملی ایسا کہکر نند لال جی نے جسوداجی کی متھانی پکڑلی اور مٹکی مین سے ماکھن نکال نکال کر پھینکنے لگے نند رانی جھنجھلا کر بولی کہ اے بیٹا تو نے یہ کیا چلن نکالا ہے چل اُٹھ تجھے کلیوا دون یہ سُنکر نند لال جی نے کہا کہ پہلے تو نے کلیوا کیون نہین دیا اب میری بلائے کلیوا لے جب جسُوداجی نے شیام سُندر کو پھسلا کر گود مین اُٹھالیا اور مُنھ چوم کر ماکھن روٹی کھانے کو دیا تب موہن پیارے خوش ہو کر کھانے لگے اور جسُوداجی آنچل کی اوٹ کرکے کھلانے لگین اور شیام سندر اپنی ماتا کے جڑاؤ گہنے مین اپنا منھ دیکھکر خوش ہوتے تھے اور جسُوداجی بڑے پریم سے اُن کو لیے بیٹھی تھین اُس وقت شری کرشن جی نے اپنی مایا سے دودھ جو چولھے پر چڑھا تھا اُبلا دیا جب جسوداجی شری کرشن جی کو گود سے اُتار کر آپ دودھ بچانے چلی گئین تب مرلی منوہر نے کرودھ کرکے من میں کہا کہ دیکھو ماتا نے دودھ کو مجھ سے اچھا جانا جو مجھ کو زمین پر پٹک کر دودھ کو اُتارنے چلی گئی ایسا بچار کر نند لال جی نے برتن توڑ کر سب دہی اور مٹھا گرادیا اور ماکھن بھری مٹکی لیکر آپ گوال بالون مین چلے گئے اور ایک اوکھلی جو وہان اوندھی پڑی تھی اُس پر بیٹھ گئے تب اُن کے ساتھی لڑکون نے کہا کہ تم ہمیشہ ہمارے گھر کا ماکھن اور دہی کھایا کرتے تھے آج اپنے گھر کا ہمین بھی تو کھلاؤ یہ بات سُنکر شیام سُندر خوش ہوئے اور اپنے چارون طرف سب کو بیٹھال کر ماکھن بانٹ بانٹ کر کھانے لگے جب جسُوداجی نے آکر آنگن مین دہی اور مٹھے کی کیچڑ دیکھی تب چھڑی ہاتھ مین لیکر جہان شیام سندر ماکھن کھا رہے تھے وہان جا پہونچی جسوداجی کو کرودھ مین آتے دیکھکر شری کرشن جی گوال بالون سمیت بھاگ چلے اور جسوداجی اُنکے پیچھے دوڑین۔

دوہا

آگے سُندر شیام گھن پاچھے جسمت مائے		دامن جسُودن دوڑی پھرے ہر نہین پکڑو جائے

جب شیام سُندر پکڑائی نہین دیے تب جسُوداجی بہت سی گوپیون کو ساتھ لیکر شیام سندر کو پکڑنے کے واسطے دوڑین تسپر بھی وہ ہاتھ نہین آئے اے راجہ جس پربرہم پرمیشور نے اپنے دو پگ مین چودھون لوک ناپ لیے تھے کس کو سامرتھ ہے کہ اُن کو پکڑ سکے جب جسُودا آدک سب برجبالا دوڑتے دوڑتے تھک گئین اور شیام سندر کے بدن تک بھی کسی کا ہاتھ نہ پہونچا تب دینا ناتھ بھکت آدھین اپنی ماتا کو دُکھی دیکھکر اپنی اچھا سے آپ ماتا کے پاس آکر کھڑے ہوگئے تب جسُوداجی نے اُن کو پکڑ لیا اور کرودھ میں بھر کر شری کرشن جی کو باندھنے کے واسطے رسی منگا کر کہا کہ مین تجھکو سمجھاتے سمجھاتے ہار گئی لیکن تو نے ماکھن اور دہی چُرا کر کھانا نہین چھوڑا اب تجھکو اُسی اوکھل سے باندھون گی جب یہ کہکر جسُوداجی شیام سُندر کو رسی سے باندھنے لگین تب گوپیون نے نند رانی سے ہنسکر کہا کہ ہم لوگون کا کہنا تمکو جھوٹھ معلوم ہوتا تھا آج اپنا نقصان

دیکھکر تم کو بھی سچ معلوم ہوا یہ بہت اچھی بات ہے جو ماکھن چور کو باندھتی ہو جب جسودا جی شری کرشن جی کو باندھکر
رسّی مین گرہ دینے لگین تب کرشن بھگوان کی مایا سے دو انگل رسّی چھوٹی ہوگئی اُس وقت جسودا جی نے گوپیون سے
رسّی لانے کے واسطے کہا یہ بات سُنکر برجبالا ہنسکر کہنے لگین کہ اُنھون نے ماکھن اور دہی بہت چُرا چُرا کر کھایا ہے
اُنکے باندھنے کو رسّی ہم لاتی ہین جب گوپیان اپنے اپنے گھر سے رسّی لائین اور جسودا جی سب رسّیون مین
گانٹھ دے کر ماکھن چور کو باندھنے لگین تب بھی کرشن بھگوان کی اچھا سے گانٹھ دیتے وقت وہ رسّی بھی چھوٹی ہو گئی
یہ مہما شیام سندر کی دیکھکر سب کو آشچرج معلوم ہوا جب رسّی پوری نہ ہونے سے جسودا آدک سب گوپیان ہار
مان گئین تب شیام سندر اپنی اچھا سے ایک چھوٹی رسّی مین بندھ گئے تب جسودا جی نے مارے غصّہ کے اُس کی
میں گانٹھ دے کر اوکھل سے باندھ دیا اور سب برجناریون کو سوگند دھرا کر کہا کہ کوئی اس کو مت کھولنا اور اسی
طرح بیکنٹھ ناتھ کو بندھا ہوا چھوڑ کر جسودا جی اپنے گھر کا کام کاج کرنے لگین۔ اتنی کتھا سنا کر شکدیو جی بولے
کہ اے راجہ پریچھت جس پربرہم پرمیشور کا درشن برہما جی کو بھی جلدی دھیان مین نہین ملتا وہ ایسے بھکت
کے بس رہتے ہین کہ رسّی میں بندھ گئے اور ایسی مایا پرمیشور کی زبردست ہے کہ جسودا جی نے دو مرتبہ اُسکے
منھ مین تینون لوک کا بیوہار دیکھا تسپر بھی اُن کو نہ پہچان کر اوکھل سے باندھ دیا۔

دوہا

آپ بندھاوت پریم بس بھکتن چھوڑت پھند	کہت بید بانی بدت بھکت بچھل نند نند

اے راجہ پہلے جو گوپیان شیام سندر کو باندھتے وقت ہنستی تھین جسودا جی کے پیچھے اُن سب گوپیون نے
موہن پیارے کو جب بندھے ہوئے اور اُداس دیکھا تب سب برجبالا اُن کے پریم مین رو کر اس طرح
پچھتانے لگین کہ دیکھو ہم لوگون نے کس واسطے رسّی اپنے گھر سے لا دی جو ہمارا پران پیارا بندھ گیا پھر سب
گوپیون نے جسودا جی کے پاس جا کر کہا کہ تم نے ماکھن اور دہی کھانے اور لٹانے کے کارن شیام سندر کو
باندھا ہے ہم سے اپرادھ ہوا جو تم کو آکر اُرہنا دیا اب ہمارے اوپر دیا کر کے انکو کھول دو

دوہا

بار بار دیکھت بدن ہچکن روت شیام	بجر ہو سے تیرو ہیو کٹھن اہو نند بام

یہ بات سنکر جسودا جی نے جھنجھلا کر کہا کہ تم لوگ اپنے اپنے گھر جاؤ اب جھوٹھا پیار دکھلانے آئی ہو
ہر روز تمھین لوگ اُرہنا دینے کو آیا کرتی تھین جب جسودا جی نے گوپیون کا کہنا نہین مانا تب برجبالا اُداس ہو کر
روتی ہوئی اپنے اپنے گھر چلی گئین اُس وقت ایک لڑکے نے جا کر بلرام جی سے کہا کہ جسودا میا نے شیام سُندر
کو اوکھل سے باندھا ہے اور وہ بیٹھے رو رہے ہین بلبھدر جی یہ بات سُن کر دوڑے گئے اور اپنے بھائی
کو بندھے دیکھتے ہی رو کر کہا کہ اے بھائی مین تم کو ہر روز سمجھاتا تھا کہ گوپیون کے گھر ماکھن چرانے مت جایا
کرو نہین تو ماتا مارے گی تم نے ہمارا کہنا نہین مانا اب مین تمھارے چھڑانے کے واسطے جسودا میا کے پاس

جاتا ہون ایسا کہہ کر بلرام جی جسودا جی کے پاس گئے اور اُن سے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ اے ماتا میرے بھائی کو چھوڑ دے
اُس کے بدلے چاہے مجھے باندھ رکھو نہ معلوم تیرے کون جنم کے تپ کرنے سے یہ سنسار مین جنم لے کر تجھے
بال لیلا کا سکھ دکھلاتے ہین اور تو نے انکو نہین پہچان کر گورس کے نقصان کے بدلے باندھا ہے ۔

دوہا

چھو تو تنک جو اور کو آج دیکھتون سوے	تو جننی کچھ بس نہین جو کچھ کرے سو ہوے

یہ بات سنکر جسودا جی بولین کہ اے بلرام میری بات سنو آج مجھے کنہیا کو اچھی طرح سزا دینے دو مین نے اسکو
بہت سمجھایا تسپر بھی اُس نے گوپیون کے جا کر ماکھن اور دہی چرانا نہین چھوڑا یر جنا یون نے اس کا نام ماکھن چور
رکھا ہے بھلا تمھین بتلاؤ کہ میرے گھر اُس کو کون چیز کھانے کو نہین ملتی ہے جو وہ پرائے گھر دہی اور ماکھن چرا کر کھاتا
ہے اور میرا کچھ کہنا نہین مانتا جب گوپیان آ آ کر مجھے اُرہنا دیتی ہین تب مین مارے لاج کے ڈوب جاتی ہون اور
یہ سب جگہ جا کر دھوم مچاتا ہے گھر مین ایک ساعت نہین بیٹھتا ہے اس لیے مین نے آج اُس کو دھمکا کے لیے
باندھا ہے تسپر تم کہتے ہو کہ مجھکو دودھ اور ماکھن کنہیا سے بہت پیارا ہے یہ بات سنکر بلرام جی نے کہا کہ اے
ماتا تجھے چھوڑ کر کس سے کہون دوسرا میرے من کا رکھنے والا کون ہے اور اے میا گوپیان جھوٹھا اُرہنا موہن
پیارے کا تجھ کو دیتی ہین سب گوپیان شیام سے پریت رکھکر اُن کو دیکھنے کے واسطے اُرہنا دینے کے بہانے
سے تیرے پاس آتی ہین ۔

دوہا

دودھ ماکھن سب کاٹھ کو کاٹھے کی سب گاے	موہو کو بل کاٹھ کو تو نہین جانت ماے

یہ بات سن کر جسودا جی نے کہا کہ تم دونون بھائیون کی صلاح ہے جب بلرام جی کے کہنے پر بھی جسودا میا
نے موہن پیارے کو نہین چھوڑا تب بلدیو جی اچھا شیام سندر کی اسی طرح پر جان کو شری کرشن جی کے پاس آئے
اور ہنسکر اُنسے کہا کہ آپ کی لیلا سوائے آپ کے دوسرا کون جان سکتا ہے ۔

چوپائی

کو تم چھورن باندھن ہارا	تم چھورت باندھت سنسارا

اے بھائی تم جسودا میا کی بھگت سے اُن کے ہاتھ بک گئے ہو تم دیتون کے مارنے اور بھگتون کے
دکھ چھڑانے والے لچھمی پت ہو کر ہمیشہ بھگت کے بس رہتے ہو اس کارن تمھارا کچھ بس بھگتون پر نہین چلتا

چوپائی

بھگتن کے بس رہت سدائی	تا ہی تے کچھ ہو نہ بسائی

ایسا کہکر بلرام جی وہان سے چلے آئے تب شیام سندر نے بچار کیا کہ نل کوبر اور منی گریو نام دو بیٹے کبیر
دیوتا کے نارد من کے شاپ دینے سے نند جی کے دروازے پر ارجن کے ہو کر کھڑے ہین اور یہان اُنکا

جملاا ور ارجن مشہور ہے اُن کو شاپ سے چھڑاکر اپنا درشن دینا چاہیئے اُنھین کے اُدھار کرنے کے واسطے تو مین نے اپنی باندھ بندھوائی ہے ۔

دوہا

برجباسی پربھ بھکت ہت آپ بندھایو دام ۔ تاہی دن تے پرکٹ بھیو دامودر اس نام

اَدھیاے دسوان

اُدھار کرنا شیام سندر کا نل کوبر اور منِ گریو کو

راجہ پریچھت نے اتنی کتھا سُن کر شکدیو جی سے کہا کہ اے مہاراج آپ بدھ پورباک حال دونون درختون کا بیان کیجئے کہ کس واسطے نارد جی نے اُن کو شاپ دیا تھا شکدیو جی بولے کہ اے راجہ پچھلے جنم مین نل کوبر اور منِ گریو دونون بیٹے کُبیر دیوتا کے شری مہادیو جی کی بھکت کرنے سے دولتمند ہوکر کیلاس پہاڑ پر رہتے تھے ایک دن وہ دونون اپنی اپنی استریون کو ساتھ لیکر بن بہار کرنے گئے جب وہان مدرا پی کر متوالے ہوئے تب استریون سمیت ننگے ہو ہو کر گنگا جی مین جل بہار کرنے لگے اور اُس وقت اچانک نارد جی وہان آپہونچے تب اُنکی استریان نارد مُن کو دیکھتے ہی بہت شرمندہ ہوکر اپنا اپنا کپڑا پہننے لگین اور وہ دونون متوالے جوانی کے غرور سے اندھے بن کر اُسی طرح کھڑے رہے اور دولت کے غرور سے اُنھون نے نارد جی کو ڈنڈوت بھی نہین کی اور اُن کو نارد جی کا آنا بُرا معلوم ہوا یہ حال دیکھکر نارد مُن نے اپنے مَن مین کہا کہ دیکھو ان کو دولت کا گھمنڈ ہوا اس لیے کام اور کرودھ کے بس ہوکر اُس کو اچھا جانتے ہین اور کسی کو کچھ نہین سمجھتے اور آدمی دولت پانے سے پراستری مگن اور جیوہنسا کرکے جُوا کھیلتا ہے اور اپنے شریر کو ہمیشہ امر جان کر یہ نہین سمجھتا کہ ایک دن ضرور اس کا ناش ہو جائے گا اور مرنے کے پیچھے اُس بدن کو پڑے رہنے سے کیڑے کھا جائین گے اور جلانے سے راکھ ہو جاوے گا اس لیے دھن وان آدمی کو اچھے اور بُرے کا بچار رکھنا چاہیئے اور غرور سے آدمی کو غرور نہین ہوتا ہے اُس کو کیول پیٹ بھرنے سے کام رہتا ہے اور کنگال لوگ پرمیشور کے بھکت ہوتے ہین اور دھن دولت والے سے ہر بھجن نہیں ہوتا اور اگیانی لوگ اس سنساری جھوٹھی مایا موہ مین پھنس کر اپنا بدن اور دھن اور پروار کو دیکھکر خوش ہوتے ہین اور گیانی اور ہر بھکت لوگ دھن وان اور کنگال ہونے مین بھی دُکھ اور سُکھ کو برابر جانتے ہین ایسا بچار کر اُن دونون کا گھمنڈ توڑنے کے واسطے نارد جی نے یہ شاپ دیا کہ تم دونون بھائی آنولیکے درخت ہوکر سنسار مین رہو تب تمکو دولت کا غرور کرنے اور مدرا پینے کا سواد ملیگا جب کسی کو روگ پیدا ہوتا ہے تب وہ اُس کا دُکھ اُٹھا کر دوسرے کے دُکھ کو اُسی طرح جانتا ہے جس کے پانون مین کانٹا چبھتا ہے وہ دوسرے کے کانٹے چبھنے اور درد ہونے کا حال جانتا ہے ۔

چوپائی

جاکے پانون نہ جانے بوائی ۔ سو کا جانے پیر پرائی

جب تک آدمی دُکھ نہین پاتا تب تک اُس کو دوسرے کا دُکھ دیکھکر دیا نہیں آتی جوانی اور دھن کی شوبھا دھرم اور شیل اور لاج ہے وہ تم نے چھوڑ دی اس لئے تمکو تھوڑے دن ڈنڈ بھوگنا پڑے گا جب اُن دونوں نے یہ بات سنی تب اُن کو اپنی دیہہ اور دھن کا غرور ٹوٹ گیا اور دونوں بھائی دوڑکر نارد جی کے چرنوں پر گرے اور ہاتھ جوڑکر بنے کیا کہ اس شاپ سے ہمارا اُدّھار کب ہوگا نارد مُن نے کہا کہ جب شری کرشن پرتھوی کا بوجھ اُتارنے کے واسطے متھراپُری مین جنم لیکر نند اور جسودا جی کے گھر بال لیلا کرین گے تب تمھارا اُدھار ہوگا

دوہا

مُو درشن کو گن مُرس سمجھے کیون نہ بچار	کرشن درس تم پاے کے ہوہو تب اُدھار

اے راجہ پریچھت اُسی شاپ سے وہ دونون گوکل مین آکر جملا اُرجن نام اَنونے کے درخت ہوئے تھے اُسوقت شری کرشن جی اُن کا شاپ یاد کرکے اوکھل کو گھسیٹتے ہوئے اُن درختون کے پاس چلے آئے اور دونون درختون کے بیچ میں اوکھل اَڑا کر ایسا جھٹکا دیا کہ وہ دونون جڑ سے اُکھڑ گئے اور اُن درختون کے گرنے سے بڑی آواز آئی اور اُن کی جڑ سے دو پُرش بہت سُندر اور تیجوان پرگٹ ہوئے جب موہن پیارے نے اپنے چتربھجی روپ کا درشن دیا تب دونون بھائیون نے اُس موہنی روپ کو ڈنڈوت اور پرکرما کرکے ہاتھ جوڑکر بنے کیا کہ اے دینا ناتھ سواے آپکے اور کون ہے ایسے ادھرمیوں کی سُدھ لے آپ جنم اور مرن سے رہت ہوکر کیول ہر بھگتون کو سکھ دینے کے واسطے اپنی اِچھا سے اوتار لیتے ہیں اور سب سنسار آپکی مایا سے پیدا ہوتا ہے اور برھما آدک دیوتا آپکے چرنوں کا دھیان اپنے ہردے میں رکھتے ہیں نارد جی نے ہمارے اوپر بڑی کرپا کرکے شاپ دیا تھا جس کارن آپکے چرنونکا درشن ہوکر سب دُکھ ہمارا چھوٹ گیا جسطرح سورج اور چندرما کی روشنی سے سب چیز دکھائی دیتی ہے اور اندھیرے مین کچھ نہین سوجھ پڑتا اُسی طرح آپ کا بھجن اور اسمرن کرنے سے گیان کی آنکھین کھل جاتی ہیں اور جو آدمی آپ سے بیمکھ ہین اُن کو اندھا سمجھنا چاہیئے یہ سب اُستت سنکر کرشن بھگوان بولے کہ نارد مُن نے تم لوگونکو گوکل مین درخت بنادیا تھا اُنھین کی کرپا سے تم کو ہمارا درشن ملا اب جو کچھ تمکو اچھا ہو وہ بردان مانگو ایسی کرپا اپنے اوپر دیکھکر نل کوبر اور منی گریو نے بنتے کیا کہ اے مہا پربھو جب آپکا درشن ملا تب ہم لوگون کو کسی بات کی اچھا نہیں ہے لیکن اتنا بردان کرپا کرکے دیجئے کہ ہمارے ہردے مین نودھا بھکت آپ کی سدا بنی رہے یہ بات سنکر شیام سندر خوش ہوئے اور اچھا پوربک اُن کو بردان دے کر بدا کیا تب دونون بھائی بمان پر بیٹھکر کُبیر لوک کو چلے گئے۔

ادھیاے گیارھوان

نند جی کا گوکل چھوڑکر برندابن مین بسنا

شکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ پریچھت جب وہ دونون درخت گر پڑے تب درخت گرنے کی آواز سنکر

جسودا جی بہت گھبراہٹ سے دوڑی آئین اور جس جگہ شری کرشن جی کو باندھ گئی تھین وہان اُن کو نہین دیکھا تب بہت گھبرا کر شیام سندر کا نام لے لے کر پکارنے لگین اور نند جی بھی جسودا جی کا چلانا سُنکر وہان دوڑے آئے اور جہان دونون درخت گرے تھے وہان پر کیا دیکھا کہ ان درختون کے بیچ مین نندلال جی اوکھل سے بندھے سکڑے بیٹھے ہین تب نند جی نے موہن پیارے کو اوکھل سے کھول کر گود مین اُٹھا لیا اور چھاتی سے لگا کر رونے لگے اور جسودا جی پر کرودھ کر کے کہنے لگے کہ تو نے میرے پران پیارے کو اوکھل سے کیون باندھا تھا آج پرمیشور نے اسکا پران بچایا اُسوقت موہن پیارے جسودا جی کی طرف کنکھیون سے دیکھکر اپنی آنکھ ملتے جاتے تھے تب جسودا جی نے اُن کو نند جی کی گود سے لے کر اپنی گلے سے لگا لیا جیسے سانپ اپنا کھویا ہوا من پا دے ویسی خوشی جسودا جی کو ہوئی اور گوپیان موہن پیارے کا پران بچنے سے بہت خوش ہوئین اور نند اور اپنند آدک وہان اکٹھا ہو کر آپس مین کہنے لگے کہ ایسا پرانا درخت آندھی آئے بغیر جڑ سے کیونکر اُکھڑ گیا اس بات کا بڑا تعجب معلوم ہوتا ہے تب گوال بالون نے جو سب چرتر دیکھا تھا جیون کا تیون کہہ سنایا لیکن اُن لڑکون کی بات کوئی بشواس نہ کر کے آپس مین کہنے لگے کہ موہن پیارے سے اتنے بڑے درخت کیونکر گرے ہون گے دوسرے نے کہا کہ ایسا ہی ہوا ہوگا پرمیشور کی گت پرمیشور جانے دوسرا کون جان سکتا ہے اسی طرح سب کوئی تعجب کی باتین کرتے ہوئے موہن پیارے کو گھر مین لے آئے اور نند جی نے دان اور دچھنا براہمنون اور کنگالون کو دے کر شری کرشن جی سے پوچھا کہ اے بیٹا تمکو بھی کوئی آدمی درخت مین سے نکلتے ہوئے دکھلائی دیا تھا برجناتھ جی نے کہا کہ اے بابا مین نے کچھ نہین دیکھا یہ میٹھی بات سنتے ہی نند جی نے انکو اپنے گلے سے لگا لیا اور اُن کے بدن مین جو دھول لگی تھی اُسکو پوچھ ڈالا تب نندلال جی بولے۔

	سورٹھہ	
ماکھن لاری مات بھوکھ لگی مُوکو بہت	آج نہ کھایو پرات سُنت بچن جسمت ہنسی	

یہ بات سنتے ہی جسودا جی نے ماکھن روٹی اور میوا مٹھائی آدک لا دیا اور موہن پیارے نے گوال بالون سمیت بڑے آنند سے بھوجن کیا جب شری کرشن جی کی برس گانٹھ کا دن آیا تب نند جی نے اپنے ذات بھائیون اور برہمنون کو ادر پونڈ کھلا کر بڑی خوشی منائی اور اُپنند آدک گوالون سے کہا کہ گوکل مین ہمیشہ نت نیا اُتپات اُٹھتا ہے اس لئے دوسرے استھان پر جہان گھاس اور پانی کا سُکھ ہو چل کر بسنا چاہیئے یہ سُنکر اُپنند نے کہا کہ برندابن مین جہان گوبردھن پربت ہے وہان چل کر رہو تو بہت آرام پاوینگے جب یہ صلاح سب کو بھلی معلوم ہوئی تب دوسرے دن اچھی ساعت مین نند جی اپنے ذات بھائی گوکل باسی اور گھر کے اسباب سمیت برندابن کو گئے اور برندھیا سمے پہونچکر برنداد یبی کا پوجن کیا اور خوشی سے وہان رہنے لگے شیام سندر کی کرپا سے سب برندابن پھل اور پھول اور گھاس آدک سے ہرا بھرا ہو گیا اور سب طرح کے سُندرتا چھبی ہونے لگے اور سب لوگ وہان اپنے واسطے اچھے اچھے مکان بنا کر خوشی سے رہنے لگے اور گئو اور بچھڑے آدک نے وہان جو بہت سُکھ پایا اور سب کوئی نئی نئی لیلا بیکنٹھ ناتھ کی دیکھکر سکھ پاتے تھے

دوہا	سُکھ جسمت اور نند کو کر سکے بکھان	سکل سکھن کی کھان ہر جہان رہے سکھ بان

اے راجہ جب برج ناتھ جی پانچ برس کے ہوئے تب اُنھون نے نند رانی سے کہا کہ اے میّا مین بھی بچھڑا چرانے جاؤنگا تو بل داؤ بھیا سے کہدے کہ بن مین مجھکو اکیلا نہ چھوڑین تب جسودا جی بولین کہ اے بیٹا بچھڑا چرانے کے تمھارے یہان بہت لڑکے نوکر ہین میری آنکھون کے سامنے سے الگ نہ ہو یہ سُنکر نند لال جی نے کہا کہ جو تو مجھکو بچھڑا چرانے اور کھیلنے کے واسطے جنگل مین نہ جانے دےگی تو مین ماکھن روٹی نہین کھاؤنگا جب جسودا جی کنھیا جی کی ہٹھ کرنے سے ہار گئین تب اچھی ساعت مین براہمنون کو کچھ دان دے کر سب گوال بالون کو بلا کر شیام اور بلرام کو سونپ کر اُن سے کہا کہ تم لوگ بچھڑے چرانے بہت دُور مت جانا اور سانجھ ہونے سے پہلے دونون بھائیون کو گھر لے آنا اور اُن کو جنگل مین اکیلے نہ چھوڑ کر اپنے ساتھ لیے رہنا جب اس طرح سمجھا کر شری کرشن اور بلرام کو بچھڑے چرانے کے واسطے بدا کیا تب شیام اور بلرام گوال بالون سمیت جمنا کنارے بچھڑے چرا کر آپس مین کھیلنے لگے۔

دوہا

دیے بچھ بگرا سے سب چرین آپنے رنگ — کچھ چراوت نند سُت مِل گوالن کے سنگ

سورٹھا

اُڑ مکتن کی مال سیس مکٹ کٹ پیت پیٹ — ہاتھ لکٹیا لال ڈولت گوالن سنگ پرتھ

دوہا

ماکھن روٹی اور جل سیتل چھاک بنائے — دیکھو جلدی گوال سنگ جسمت بن ٹھائے

جب کنس نے سُنا کہ نند آدک گوپ گوکل چھوڑ کر برندابن بسے ہین تب اُس نے بتسا سر کو بُلا کر بہنے کر کے شیام سُندر کو مارنے کے واسطے بھیجا جب بتسا سُر بچھڑا روپ بن کر برندابن مین آیا اور جو بچھڑے شیام سُندر چرانے لگے اُن مین وہ بھی مل کر چرنے لگا اور اُس کو دیکھتے ہی سب بچھڑے اِدھر اُدھر بھاگ گئے تب شیام سُندر انترجامی نے اُسکو پہچان کر آنکھ کے اشارے سے بلرام جی سے کہا کہ اے بھائی یہ راچھس کنس کے بھیجنے سے بچھڑا روپ بن کر میرے مارنے کے واسطے آیا ہے جب بتسا سُر اپنی گھات لگائے ہوئے چرتے چرتے شری کرشن جی کے پاس آ پہونچا تب موہن پیارے نے اُس کا پچھلا پاؤن پکڑ کر گھمایا اور ایک درخت کی جڑ پر ایسا پٹکا کہ جان اُس کی نکل گئی اُس وقت دیوتون نے شیام سُندر پر پھول برسائے اور گوال بال بولے کہ اے نند لال جی تم نے بہت اچھا کیا جو اس کپٹ روپ راچھس کو مار ڈالا نہین تو یہ ہم سب کو کھا جاتا پھر آپس مین سب خوش ہو کر کھیلنے لگے جب راجہ کنس نے بتسا سُر کے مرنے کا حال سُنا تب سوچ کر کے بکا سُر اُس کے بھائی کو بھیجا وہ بگلا روپ ہو کر برندابن مین آیا اور جمنا کنارے پہاڑ کی صورت بن کر اس گھات مین بیٹھا کہ شری کرشن آوین تو مچھلی کی طرح اُن کو نگل جاؤن اور شیام سُندر نے اُس کو دیکھتے ہی جانا کہ یہ راچھس ہے اور کسی گوال نے نہیں پہچانا جب گوال بالون نے موہن پیارے سے کہا کہ اے بھائی

ہم نے تو کبھی اتنا بڑا بگلا نہین دیکھا تب شیام سُندر بولے کہ تم لوگ دھیرج رکھو ہم اسے مارین گے ایسا کہکر
نندلال جی گوال بالون سمیت منع کرنے پر بھی اُس بگلے کے پاس چلے گئے تب وہ شیام سُندر کو اُٹھاکر نگل گیا
اور مُنھ اپنا بند کرکے خوش ہوکر من مین کہنے لگا کہ آج مین نے بتسا سُر اپنے بھائی کا بدلا لیا اور یہ حال دیکھتے ہی
سب گوال بال بیاکل ہوکر آپس مین کہنے لگے کہ ہم لوگ جسُودا جی سے جنھون نے اپنا بیٹا ہمکو سونپ دیا تھا
کیا کہین گے اُس وقت بلبھدر جی بھی نہین معلوم کہان پیچھے رہ گئے ہین ایسا کہتے اور روتے ہوئے گوال بال مارے
ڈر کے وہان سے بھاگے جب تھوڑی دُور پر بلبھدر جی سے بھینٹ ہوئی تب اُن لڑکون نے بلبھدر جی سے کہا
کہ ہمارے منع کرنے پر موہن پیارے بگلے کے پاس چلے گئے اور وہ اُن کو نگل گیا بلبھدر جی بولے کہ تم مت ڈرو
نندلال جی اسکو مار کر پھر تم سے آملین گے جب شری کرشن جی نے گوال بالون کو دُکھی دیکھا تب اپنے بدن مین ایسی
جوالا یعنی گرمی پیدا کی کہ اُس بگلے کا پیٹ جلنے لگا جب اُس راچھس نے بیاکل ہوکر شیام سُندر کو اُگل دیا تب
شری کرشن جی نے ایک پلہ اُس کپٹی بگلے کی چونچ کا پاؤن کے نیچے دبا کر اور دوسرا پلہ چونچ کا ہاتھ سے پکڑ کر
چیر ڈالا تب وہ بگلا مر گیا اُس وقت دیوتون نے بڑی خوشی سے باجن بجائے۔

دوہا

بکا اُسر سُر پُر گیو ادہم اُسر سن تیاگ
سر ہر کھت برکھت سُمن گگن سہت اُنراگ

جب مرتے وقت اُس بگلے نے بڑی آواز کی تب بلرام جی نے گوال بالون سے کہا کہ دیکھو کنہیا نے راچھس کو
مار ڈالا چلو ہم لوگ بھی دیکھین جب سب لڑکے اور بلرام جی وہان پر گئے تب نندلال جی نے اپنے سکھا لوگون
سے کہا کہ ہم نے چونچ پھاڑ کر اسکو مارا ہے یہ بات سنتے ہی سب گوال بال پرمیشور کو منا کر کہنے لگے کہ آج
نندلال جی کا پران نارائن جی نے بچایا اور تینون لوک مین اُن کا مارنے والا کوئی نہین ہے جب سے یہ پیدا
ہوئے تب سے اُنھون نے کئی راچھسون کو مار ڈالا یہ ہمارا بڑا بھاگ سمجھنا چاہیئے جو ہم ان کے سکھا کہاتے
ہین جب موہن پیارے سانجھ سمے گوال بالون اور بچھڑون سمیت ہنستے اور کھیلتے ہوئے اپنے گھر آئے تب
مُرلی کی دُھن سنتے ہی سب برجبالہ خوش ہوکر اپنے اپنے گھر سے باہر نکل آئین اور بنواری لال کی چھب دیکھکر
اپنی اپنی آنکھین ٹھنڈھی کین اور گوال بالون نے اپنی اپنی ماتا اور جسُودا جی آدک سے بکاسُر اور بتساسُر
دونون راچھسون کے مارے جانے کا سب حال جیون کا تیون کہدیا۔

دوہا

موہن لیلا نند سُون گوالن کہی سنائے
سُن گوالن کے مکھن تے بتساسُر کو گھات

دیبی دیو منائے کے مات لیو اُر لائے
جسمت سب کے پاؤن پر بار بار بچھات

سورٹھا

بھلی بھئی مہرائے تراس بیچے آج ہر اسر سے
یہ جھگاڑیو کا ہ بھلے سہایک آئے پدھ

اے راجہ اُس دن بھی نندجی نے بہت دان موہن پیارے کے ہاتھ سے دلوا کر کہا کہ ہم لوگ گوکل چھوڑ کر برندابن آبسے تسپر بھی ہر روز نئے نئے اپات شری کرشن جی کے پیچھے اُٹھا کرتے ہین اب یہان سے بھاگ کر کہان جاوین پرمیشور کی کرپا سے ہمارے کل کے دیوتا سہایک ہوئے جو شیام سُندر کا پران راچھسون کے ہاتھ سے بچا اور جسوداجی بہت پچھتا کر نندلال جی کو سمجھانے لگین کہ اے بیٹا تم بن مین مت جایا کرو تمھارے پیچھے بہت سے رچھس لگے رہتے ہین تب موہن پیارے نے کہا کہ اے میّا مجھکو جنگل مین گوال بال اکیلے چھوڑ دیتے ہیں اور مین اُنکے ہاتھ سے بہت دُکھ پاتا ہون اب میری بلا سے بچھڑا چرانے جائے تو مجھ کو چلکئی بھونرا منگا دے مین گانون مین کھیلا کرون ۔

دوہا

موہ لیو من جننی کو مدھرے بچن سنائے
بتسا سُر کو سوچ ڈر چھن مین دیو مٹائے

اے راجہ جسوداجی نے خوش ہو کر اُسی وقت انکو چلکئی بھونرا منگا دیا تب وہ گوال بالون کے ساتھ اُس سے کھیلنے لگے اور گوپیان نندلال جی کے ساتھ بہت پریت رکھکر ایک ساعت بنا دیکھے اُن کے نہین رہتی تھین اس لئے جب چلکئی کھیلنے مین کوئی برجبالہ اُن کے پاس آکر کھڑی ہوتی تب نندلال جی ہنسی کی راہ سے چلکئی گھما کر اُس کے گھنٹے مین جو گلے مین پہنے رہتی تھین پھنسا کر اُس کو چھیڑتے تھے اور وہ گوپیان انتہ کرن سے خوش رہ کر ظاہر مین گالیان دیتی تھین اور جب شری کرشن جی کسی سے جامن اور بیر آدک پھل مول لیکر جو اناج اُس کو دیتے تھے وہ شری کرشن جی کی مہما سے موتی اور رتن ہو جاتا تھا اس لیے بہت برجبالہ بیچنے کے بہانے سے لالچ کے مارے اُن کے یہان آتی تھین اور موہن پیارے اسی طرح ہر روز نئی لیلا کر کے برندابن باسین کو سُکھ دیتے تھے ۔

دوہا

دھن دھن برج کی نار دھن جسودا دھن نند
بھرت جنکے سدن مین برھم سچد انند

سورٹھا

کہہ کہہ دیو سہاپن دھن دھن برنداپن
جہان چراوت گائے سکل سُرن سرمکٹ من

اتنی کتھا سنا کر شکدیوجی نے کہا کہ اے راجا گوال بالون نے پچھلے جنم مین بڑا پن کیا تھا اس سبب سے پربرھم پرمیشور کے ساتھ جن کا درشن برھماجی وغیرہ کو دھیان مین جلدی نہین ملتا ہے وہ سب کھیلتے تھے ۔

ادھیاے بارھوان ۔ مارنا شری کرشن جی کا اگھاسُر دیت کو

شکدیوجی نے کہا کہ اے راجہ ایک دن شری کرشن جی جمنا کنارے کھیلنے گئے وہان پر شیام سُندر

نٹور روپ بنائے پیتامبر کی کچھنی کاچھے کریٹ مکٹ کنڈل پہنے اُپرنا اوڑھے لکٹیا ہاتھ مین لیے ایک سکھا کے ساتھ کندھے پر ہاتھ دھرے ہوئے کھڑے تھے وہان شری رادھا برکھبھان دُلاری جو لچھمی جی کا اوتار بہت سُندر سات آٹھ برس کی تھین اسنان کرنے گئین جب شیام سُندر اور شری رادھا جی کی آنکھین سامنے ہوئین تب پچھلی پریت یاد کرکے شری کرشن جی اُنپر موہت ہوگئے اور شیاما کا پریم بھی اُنپر لگ گیا جب دونون کی پریت انتہ کرن سے بڑھی تب برندابن بہاری نے ہنسکر پوچھا کہ تمھارا کیا نام اور تم کس کی بیٹی بہت سُندر اور گوری ہو آجتک ہم نے تم کو کبھی نہین دیکھا تھا یہ بات پریت بھری ہوئی سنکر شیاما جی بولین کہ مین برکھبھان جی کی بیٹی ہون اور رادھکا میرا نام ہے مین اپنے گھر مین سکھیون کے ساتھ کھیلا کرتی ہون باہر نہین نکلتی اسلیئے تم نے مجھکو نہین دیکھا ہوگا پر مین نے سُنا تھا کہ نند کا بیٹا گوپیون کا ماکھن چُرا چُرا کر کھایا کرتا ہے آج مین نے تمکو دیکھا تمھین نندکمار ہو یہ سُنکر موہن پیارے نے کہا کہ مین نے تمھارا کیا چُرایا ہے میرا من تمھارے ساتھ کھیلنے کو چاہتا ہے تم دو گھڑی آکر میرے ساتھ کھیلا کرو شیام سندر کی پیاری پیاری باتین سُنکر شری رادھا جی بھی انتہ کرن سے اُنپر موہت ہوگئین لیکن سکھیون کے ڈر سے پریم اپنا ظاہر نہین کیا۔

	دوہا	
کپٹ پریت پرگٹ نہین دُوُہردے چھپائے		من موہن پیاری چلی گھر کو نین چلائے

اُس وقت تو شری رادھا جی یہ باتین کرکے اپنے گھر چلی گئین پر مَن اُنکا موہن پیارے مین لگا رہا شام کے وقت شری رادھا جی اپنی ماتا سے دودھ دُہانے کا بہانہ کرکے کھرک مین موہن پیارے سے بھینٹ کرنے کو چلین۔

	دوہا	
ئے ماتا سے دوہنی چلی دُہاون گاے		مَن انکیو نندلال سون گئی کھرک سمہاے
	سورٹھہ	
تک تک سُوچیت جاے کت دیکھون وہ سانورو		جن مَن لیو چرائے کھرک ملن موسون کہیو

اے راجہ پریچھت جب رادھا پیاری اور موہن پیارے سے کھرک مین بھینٹ ہوئی تب شیام سندر نے اپنی مایا سے گھٹا اور بدلی پرگٹ کرکے اُسی سمے پریم پوربک اُن سے باتین کین جب رادھا پیاری دیر ہونے سے ہڑبڑاکر اپنے گھر چلین تب موہن پیارے نے انکی ساری آپ اوڑھ لی اور اپنا پیتامبر اُنھین دیدیا جب موہن پیارے وہ ساری اوڑھے ہوئے اپنے گھر آئے تب جسودا جی نے اُن کو دیکھکر اپنے مَن مین بچار کیا کہ اُس نے کسی گوپی سے پریت کرکے اُس کی ساری لے لی ہے شری کرشن انتر جامی نے جسودا جی کے من کا حال جان کر کہا کہ اے میا آج مین جمنا کنارے گئیون کو پانی پلانے گیا تھا وہان ایک گوپی اپنی ساری رکھکر اسنان کرنے لگی ایک گئو وہان بھاگی جب مین گئو بہورنے گیا تب اُس گوپی نے ڈر کے مارے جلدی مین میرا پیتامبر جو جمنا جی کے کنارے رکھا تھا پہن لیا اور اپنی ساری چھوڑ کر چلی گئی وہ برجبالا میری پہچانی ہوئی ہے ابھی جاکر اپنا پیتامبر لیے آتا ہون یہ کہکر

وہان سے باہر چلے آئے اور اپنی مایا سے اُسی بہاری کو پیتامبر بنا لیا اور پھر جسودا جی کے پاس جاکر
کہا کہ مین اپنا پیتامبر بدل لایا جسودا جی اُن کی بات سچ مان کر چپ ہو رہین اور رادھا پیاری دودھ دہاکر شیام سُندر
کا پیتامبر پہنے ہوئے اپنے دروازے تک پہونچین اور گھبراکر اپنی ماتا کو پکارا اُن کی آواز سنتے ہی کیرت ماتا دوڑی
آئین اور اپنی بیٹی کو گھبرائی ہوئی دیکھکر پوچھا کہ اے بیٹی تو اپنے گھر سے ابھی بھلی چنگی گئی تھی تیرا حال کیا ہوگیا تب
رادھا پیاری نے کہا کہ ایک لڑکی جس کا نام مین نہین جانتی میرے ساتھ چلی آتی تھی اُس کو سانپ نے کاٹا وہ
بیہوش ہوکر گر پڑی تب مین ڈر گئی جب نند کمار کے جھاڑنے سے وہ اچھی ہوگئی تب مین اپنے گھر آئی یہ بات سنتے ہی
کیرت ماتا نے رادھا پیاری کو گلے سے لگاکر کہا کہ تجھکو پرمیشور نے موت سے بچایا مین تجھ کو بار بار منع کرتی ہون تو
میرا کہنا نہین مانتی ہے کبھی باہر دور کھیلنے اور کبھی جمنا نہانے اور کبھی کھرک مین دودھ دُہانے جایا کرتی ہے اور
کھیلتے وقت آسمان کی طرف دیکھکر زمین پر اپنا پانوُن نہین دھرتی آج سے کہین باہر کھیلنے مت جایا کر یہ بات اپنی
ماتا سے سُن کر رادھا پیاری اپنے من مین کہنے لگین کہ آج مین نے اپنی ماتا سے اچھا چھل کیا اور موہنی مورت
کا دھیان ہردے مین رکھکر اپنی ماتا سے کہا اب مین باہر نہ جاکر گانوُن اور گھر ہی مین کھیلا کرون گی اے راجہ پریچھت
رادھا پیاری کے مَن مین موہن پیارے ایسے بس گئے تھے کہ بنا اُن کے دیکھے رادھا پیاری کو چین نہین پڑتی تھی
اس کارن تیسرے دن پھر رادھا پیاری دودھ دہانے کے بہانے سے شیام سُندر کے گھر پہ آئین اور مارے شرم
کے بھیتر نہین گئین دروازے ہی پر سے شیام سُندر کو پکارا رادھا پیاری کی آواز سنتے ہی موہن پیارے نے
جسودا جی سے کہا کہ اے میا کل مین جمنا کنارے راہ بھول گیا تھا ایک گوپی میرا ہاتھ پکڑ کے گانوُن مین پہونچا گئی
تب مین گھر پہونچا نہین تو نہ معلوم بھول کر کہان چلا جاتا سو وہی برجبالا میرے ساتھ کھیلنے آئی ہے پر تیرے ڈر سے
یہان نہین آتی ہے تو آپ نے بھیتر بلا دے یہ کہکر شیام سُندر نے اپنی مایا جسودا جی پر ایسی ڈال دی کہ اُن کو بھی
رادھا پیاری کی مامتا ہو گئی تب جسودا جی نے شیام سُندر سے کہا کہ اُس کو بھیتر بلا لے یہ بات سنتے ہی موہن پیارے
جب رادھا پیاری کی باتہہ پکڑکر بھیتر لے آئے تب جسودا جی نے اُن کی سُندرتائی دیکھکر بڑے پریم سے اپنے پاس
بیٹھاکر پوچھا کہ اے بیٹی تو کون گانوُن مین رہتی ہے مین نے آج تک تجھکو کبھی نہین دیکھا تیرا اور تیرے ماتا پتا کا کیا نام
ہے کل میرا موہن پیارا راہ بھول گیا تھا تو نے بہت اچھا کیا کہ اس کو گانوُن مین پہونچا دیا شیاما نے کہا کہ میرا نام رادھکا

		دوہا		
	بہت بار ملتو بھیو جمنا کے تٹ آئے		مین بیٹی برکھبھان کی تم کو جانت مائے	

یہ سنکر جسودا جی نے کہا مین جانتی ہون کہ تیری ماتا بڑی کلونتی اور برکھبھان تیرا پتا بڑا ڈھیٹھ ہے تب رادھا
پیاری ہنسکر بولی کہ میرے باپ نے تمسے کیا ڈھٹھائی کی تھی یہ پریم بھری ہوئی باتین سنتے ہی جسودا جی نے رادھا
پیاری کو اپنے گلے سے لگاکر بہت پیار کیا اور من مین بچار کیا کہ اس کنھیا کا بیاہ موہن پیارے سے ہوتا تو بہت اچھا
تھا پھر جسودا جی نے رادھا پیاری کا سر گوندھ کر سنگار کیا اور بہت اچھا گہنا اور کپڑا پہنا کر میوہ اور مٹھائی اور تل چاولی

اُس کی گود مین ڈال کہا کہ تو کنھیا کے ساتھ جا کر کھیل یہ بات سنتے ہی رادھا پیاری خوش ہو کر نند لال جی کے ساتھ
کھیلنے لگی اے راجہ پرچھت شیاما اور شیام ایسے سُندر تھے کہ جن کے روپ کا برنن شیش جی اور گنیش جی بھی
نہیں کر سکتے دوسرے کی کیا سامرتھ ہے جو اُن کی تعریف کر سکے ۔

دوہا

کھیلت دوو جھگرن لگے بھرے پریم اہلاد	مانو گھن اور دامنی کرت پرسپر باد

جسودا جی اُن دونون کو کھیلتے ہوئے دیکھکر بہت خوش ہوئین اور رادھا پیاری سے کہا کہ ہر روز یہان آکر تیرے
موہن پیارے کے ساتھ کھیلا کرو اور شیام سُندر رادھا پیاری سے ہنسکر بولے کہ تم لاج چھوڑ کر ہمارے
یہان کھیلنے آیا کرو تمھارے ساتھ کھیلنے سے میرا مَن بہت پرسن ہوتا ہے رادھا پیاری یہ بات موہن پیارے
کی سُنکر مسکراتی ہوئی اپنے گھر چلی گئی ۔

دوہا

پرم ناگری رادھکا اَت ناگر برج چند	کرت آپنی گھات دوو بندھے پریم کے پھند

جب رادھا پیاری سنگار کیے ہوئے اپنے گھر پہوچی تب کیرت اُن کی ماتا نے پوچھا کہ تو کہان گئی تھی اور تیرا
سنگار کس نے کر دیا ہے تب رادھا پیاری بولین کہ مین جسودا کے گھر گئی تھی اُنھون نے تمھارا اور میرے
باپ کا نام پوچھکر بہت پیار کر کے میرا سنگار کر دیا ۔

دوہا

میرے سر بینی گہی بیندی لال بناے	پہنائی کچ ہاتھ سے ساری نئی منگاے

اے ماتا تل چاوری اور میوہ مٹھائی میری گود مین ڈال کر مجھے بدا کیا اور تم کو ہنسی کی راہ سے گاے
بجاے کر گالیان دین یہ بات سُن کر کیرت جی بہت خوش ہوئین اور یہ حال برسانے گانون کی گوپیون سے
سُنکر جسودا جی کو ہنسی کی راہ گاے بجاے کر گالیان دین اور کیرت نے جسودا جی کے من کا حال جان کر سب
گوپیون سے کہا کہ میری بیٹی بجلی اور موہن پیارا شیام گھٹا کے برابر بہت من بھاون دونون بر اپنے جوگ
ہین کیرت جی کو بھی اس بات کی چاہنا ہوئی کہ رادھکا کا بواہ نند لال جی سے ہو تو بہت اچھا ہو ایسا بچار کر
اُنھون نے یہی بات اپنے پت برکھبھان جی سے کہی

دوہا

جگل کشور سوروپ بر برندابن سکھ کھان	تو دولھہ دُلھن سدا رادھا شیام سجان

برکھبھان جی اپنی استری کی بات سُن کر خوش ہوے اُسی طرح رادھا پیاری ہر روز نند جی کے گھر
موہن پیارے سے کھیلا کرتی تھی اور شیام سندر بھی رادھا پیاری کے ساتھ بہت پریت رکھتے تھے اور
رادھا پیاری جب کبھی کبھی اپنی گؤون کا دودھ دُہانے کے واسطے من ہرن پیارے سے کہتی تھی تب وہ

بڑے پریم سے اُن کی گئو دُھ دیا کرتے تھے۔

دوہا

دھین دُہاوت لاڈلی دُہت نندکولال
سُو سُکھ کا سُون جائے کہ دیکھت برج کی بال

ایک دن رادھاپیاری شیام سُندر سے گئو دہاکر جب دودھ لیکر اپنے گھر چلی اُس وقت موہن پیارے نے اُن کی طرف دیکھکر مسکرا دیا تب رادھاپیاری وہ مسکان دیکھتے موہت ہوگئی جب راہ مین سکھیون نے اُن سے پوچھا کہ آج تیرے گائے دُہنے والے گوال کہان گئے جو تو نے نندلال جی سے گائے دُہائی ہے تب رادھاپیاری شیام سندر کا نام سنتے ہی ایسی بیہوش ہوکر گرپڑی کہ دودھ کا برتن اُس کے ہاتھ سے چھوٹ پڑا اور گرتے وقت سکھیون سے بولی کہ مجھکو کالے سانپ نے کاٹا ہے یہ بات سنتے ہی سب سہیلیان رادھاپیاری کو اُٹھاکر اُن کے گھر لے آئین اور کیرت رانی سے سانپ کے کاٹنے کا حال کہدیا تب کیرت رانی نے بہت گنی بلاکر جھاڑ پھونک کرائی لیکن اسکو تو پریم روپی سانپ نے کاٹا تھا اس سبب سے منتر جنتر سے کچھ فائدہ نہ ہوا جب وہ اسی طرح پڑی رہی تب سہیلیون نے جو اس کی پریت کا حال جانتی تھین کیرت جی سے کہا کہ نندمہر کا بیٹا بڑا گنی ہے اُس کو بلاکر دکھلاؤ تو اس کو آرام ہوجائے گی یہ سُن کر کیرت جی بولین کہ ایک دن رادھکا نے آگے بھی مجھ سے کہا تھا کہ کوئی لڑکی سانپ کاٹی ہوئی کو نندکشور نے اچھا کردیا تھا یہ بات یاد کرکے کیرت جی نے جسودا کے پاس جاکر کہا کہ میری بیٹی کو سانپ نے کاٹا ہے تم موہن پیارے کو میرے ساتھ کردو کہ وہ منتر پڑھکر اُسے اچھا کردے یہ سنکر جسودا جی بولین کہ اے بہن میرا نادان لڑکا منتر جنتر کیا جانے کسی گنی کو بلاکر دکھلاؤ آج تک مین نے اُس کے منتر جنتر جاننے کا حال نہین سنا ہے تب کیرت جی نے کہا کہ مین نے رادھکا سے ایک لڑکی کے سانپ کاٹنے اور کنھیا کے اچھا کردینے کا حال سُنا تھا تم دیا کی راہ سے جلدی اُس کو بلادو اتنی کتھا سنا کر شکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ پریچھت جب کیرت رانی موہن پیارے کو بلانے جاچکی تب للتا سکھی نے جو اُن کی پریت کا حال جانتی تھی ایک برج بالا کو موہن پیارے کے پاس جہان پر وہ کھیلتے تھے سمجھا کر بھیجا تب اُس گوپی نے نندلال جی سے جاکر کہا۔

دوہا

اہو مہر کے لاڈلے موہن شیام سجان
کت سیکھے یہ گئو دہن ہم سے کہو بکھان

اے نندکمار آج پرات سمے جس کی گئو تم نے دہی تھی وہ اس وقت بیہوش پڑی ہے کیول تمھارا نام لینے سے آنکھ کھول دیتی ہے اور اُس نے گرتے وقت یہ کہا تھا کہ مجھکو کالے سانپ نے کاٹا ہے کوئی منتر اور جنتر اُس کو اثر نہین کرتا اس لئے تم چل کر اپنی کرپادرشٹ سے اُس کا زہر اُتار دو اور تمھارا شیام رنگ دیکھکر مین جانتی ہون کہ یہ لہر تمھارے مسکان کی اُسے چڑھی ہے جلدی چل کر اُس کو اچھی کردو اور وہ تمھارے برہ کی آگ مین جل رہی ہے اپنے چندرمکھ کی شیتلتائی سے اُس برہنی کی آگ بجھادو جو تم اُس کو نہ جلاؤگے

تو ہم لوگ نند جی کے دروازے پر جا کر تمھارے اوپر اپنی جان دیدین گی کیرت جی اُس کے دُکھ سے بیاکل ہو کر جسودا جی کے پاس تم کو بلانے گئی ہین یہ بات سُنکر موہن پیارے نے مُسکرا کر اُس سے کہا کہ جو رادھا پیاری کو کالے سانپ نے بھی ڈسا ہو گا تو بھی مین اُس کو اچھی کر دون گا ایسا کہکر اُس سکھی کو بدا کیا اور آپ اپنے گھر چلے آئے تب جسودا جی نے اُن سے ہنسکر پوچھا کہ اے بیٹا تم کچھ سانپ کاٹنے کا منتر جانتے ہو یہ سنکر نند کمار جی بولے کہ اے میّا تیری سوگند ہے مین ایسا منتر جانتا ہون کہ جو مین سانپ کے کاٹے ہوئے کو دیکھنے پاؤن تو وہ مرنے نہ پاوے جسودا جی نے کہا کہ اے بیٹا رادھا کو سانپ نے کاٹا ہے تم کیرت جی کے ساتھ جا کر اُس کو آرام کر دو شیام سُندر یہ آگیا پاتے ہی خوش ہو کر کیرت جی کے ساتھ گئے جب کیرت جی نند لال سمیت اپنے گھر پہونچین تب رادھا پیاری کو بہت بیاکل دیکھکر موہن پیارے سے بنتی کر کے کہا کہ اے نند کمار مجھکو اپنے اوپر پچھا سمجھ کر رادھا کو اچھی کر دو جیسے رادھا پیاری نے موہن پیارے کے آنے کا حال سُنا ویسے اُنکا ہردے ٹھنڈا ہو کر پریم کے آنسو بہنے لگے جب شری کرشن جی نے کچھ پڑھکر اپنی مُرلی شری رادھا جی کے بدن سے چھوا دی تب شری رادھا جی نے ہوش مین آکر اپنا بدن کپڑے سے ڈھانپ لیا اور شیام سُندر کو دیکھکر اُسی وقت اچھّی ہو گئین اور اپنی ماتا سے پوچھا کہ آج کیا ہے جو اتنے آدمی یہان اکٹھے ہوئے ہین تب کیرت جی نے کہا کہ اے بیٹی تو سانپ کے کاٹنے سے مرنے کے برابر ہو گئی تھی تجھکو نند لال جی نے اپنے منتر سے جلایا ہے اِنسے تجھ کو کیا پردہ کرنا چاہیئے کیرت جی نے شری کرشن جی کو گود مین اُٹھا لیا۔

		دوہا		
	دھنّ کوکھ جسمت مہر جہان اوترو آے		اُر لگاے مُکھ چوم کے پُن پُن لیت بلاے	
		سورٹھا		
	براکیو دے پان کیرت شیام سُجان کو		کچھ میوہ پکوان گھیو کھان کھنڈ شیام سے	

اے راجہ شیام سُندر کے چلے جانے کے پیچھے برکھبھان جی نے آپس مین کہا کہ شری کرشن اور رادھکا دونون آپس مین بیاہنے کے لائق ہیں اور للتا سکھی جو سب بھید جانتی تھین شیام سُندر سے بولی کہ تم بڑے گُنی ہو گئے کہ رادھکا کا زہر تمنے جلدی اُتار دیا یہ منتر کبھی مت بھولنا مین تمھارا بھید اچھّی طرح جانتی ہون کہ تم نے رادھکا پر موہنی ڈال کر اُس کو اپنے بس کر لیا ہے یہ سن کر شیام سُندر ہنستے ہوئے اپنے گھر چلے آئے اور جسودا جی رادھا جی کے آرام ہونے کا حال سُنکر بہت خوش ہوئین اور موہن پیارے کو گود مین اُٹھا کر پیار کرنے لگین

		دوہا		
	اُن ہی کو یہ دُسٹ ہے جنکو اُجل چت		کار دُشت نند راے کو جا کی لیلا نت	
		سورٹھا		
	جنکے سنگ نند لال دُھت چراوت دھین نت		دُھن دھن برج کی بال دھن دھن برج گوال سب	

اتنی کتھا سنا کر شکدیوجی بولے کہ اے راجا پریچھت ایک دن شیام سندر پرت تھے گوال بالون کو ساتھ لیے ہوئے کلیوا باندھے بچھڑے چرانے بن مین گئے وہان بچھڑون کو چرنے کے واسطے چھوڑ دیا اور کھریا اور گیرو سے گوال بالون سمیت اپنے بدن پر چترکاری اور بہت طرح کا پھولون کا گہنا بناکر پہن لیا اور پشو پنچھی آدک کی بولیان بول کر آپس مین کھیلنے لگے۔

دوہا

کبہون گاوت سکھن سنگ کبہون بجاوت بین	دھوری دھومر نام لے کبھون بلاوت دھین

اسے راجہ اُسی وقت اگھاسر راچھس بھیجا ہوا کنس کا شری کرشن جی کے مارنے کے واسطے آیا اور اجگر سانپ کا روپ ایسا لمبا اور چوڑا بناکر راستے مین بیٹھا کہ نیچے کا اونٹھ زمین پر اور اوپر کا اونٹھ آسمان مین جا لگا جب اچانک مین شیام سندر گوال بالون سمیت جہان وہ اژدہا منھ پھیلائے اور گھات لگائے بیٹھا تھا جانکلے تب موہن پیارے نے گوال بالون سے کہا کہ جدھر یہ پہاڑ کی سی کندرا دکھلائی پڑتی ہے اُدھر مت جانا اے راجہ سب گوال بال شیام سندر کے منع کرنے پر بھی بچھڑون سمیت اسی طرف چلے گئے اور اُس اجگر کو جو چار کوس کا چوڑا تھا دیکھکر آپس مین کہنے لگے کہ یہ پہاڑ ایسا کیا معلوم ہوتا ہے جب اس طرح کی باتین کرتے ہوئے اور بچھڑے چراتے اُس کے پاس پہونچے تب ایک لڑکا بولا کہ اے بھائی یہ بڑی ڈراؤنی کھوہ دکھلائی دیتی ہے اس کے اندر مت جاؤ یہ سنکر توکھ نام لڑکے نے کہا کہ آؤ اس کھوہ کے بھیتر چلین دکھ بھنجن نندنندن ہمارے ساتھ ہین ہم کو کس کا ڈر ہے جو یہ راچھس بھی ہوگا تو بکاسُرا اور بتساسُر کی طرح مارا جائیگا جب سب گوال بال ایسا کہتے اور موہن پیارے کا منھ دیکھتے تالی بجا کر اُس اجگر کے منھ مین گئے تب اگھاسر نے ایسی سانس کھینچی کہ سب گوال بچھڑون سمیت اُس کے پیٹ مین چلے گئے اُس وقت اگھاسر نے بچارا کہ آج شیام اور بلرام کو مارون تو بکاسُر اپنے بھائی اور پوتنا اپنی بہن کا بدلا لیکر اُن کے نام پر ترپن کرون یہ حال اُس کا دیکھکر شری کرشن جی نے اپنے مَن مین کہا

دوہا

گوال بال بچھڑا سبے پڑے آسر منھ آئے	ان سبھن کی مات سون کہا کہون گو جاے

سوائے میرے اور کوئی دوسرا رچھّا کرنے والا انکا نہین ہے اِس لیے مجھے بھی راچھس کے منھ مین جاکر انکا پران بچانا چاہیئے جب ایسا بچار کر شیام سندر بھی اجگر کے منھ مین چلے گئے تب اُس اجگر نے بہت خوش ہوکر منھ اپنا بند کر لیا یہ حال دیکھکر سب دیوتا لوگ چنتا کرنے لگے اور راچھس اور دیت لوگ جو کنس کے متر تھے خوش ہوئے۔

دوہا

ماکھن پر بھ کینہو تے بال شریر بسال	سانس بیال کی روک کے تراس دیو تہہ کال

اہی راجہ جب شری کرشن کے بدن بڑھنے سے سانس چلنی اُس سانپ کی بند ہو گئی تب جان اُس کی برھاند یعنی سر توڑ کر نکل گئی اور شیام سندر سب گوال بال اور بچھڑون سمیت جیون کے تیون اُس اجگر کے پیٹ سے باہر نکل آئے۔

اُس وقت دیوتون نے بہت خوش ہو کر برندابن بہاری پر پھول برسائے اور راچھس اور دیت لوگ یہ مہما شیام سندر کی دیکھکر سوچ کرنے لگے اور چیتن آتما اس اجگر کا پہلے آکاش مین جا کر پھر وہان سے پلٹ کر کرشن بھگوان کے مُنھ مین سما گیا۔

دوہا

ماکھن پر بھُو پرتاپ سے تر بدھ تاپ مٹ جانہہ	اپ پاپ کیسے رہے آپ جا مکھ مانہہ

اے راجہ اس طرح راچھس کی مکت دیکھتے ہی دیوتون نے شری کرشن جی کو پورن برھم جان کر اُنکی استت کی اور سب گوال بال شیام سُندر سے کہنے لگے کہ تم نے اس راچھس کو مار کر ہم لوگون کا پرلن بچایا نہیں تو آج ہمارے مرنے مین کچھ باقی نہین رہا تھا یہ سنکر شری کرشن جی بولے کہ اے بھیّا مین نے تمھاری سہائیتا سے اس راچھس کو مارا جو تم لوگ نہ ہوتے تو یہ راچھس مجھ سے مارا نہ جاتا ایسا کہہ کر شیام سُند گوال بالون کے ساتھ کھیلنے لگے۔

دوہا

گاوت کھیلت ہنست سب سکھا برتھ لیے ساتھ	برندابن کے کنج مین برندابن کے ناتھ

اور بدن اُس اجگر سانپ کا سوکھ کر پہاڑ کے برابر اُس جگہ پڑا رہا کبھی گوال بال اُس کھال کے بھیتر گھُس کر اور کبھی اُس کے اوپر چڑھ کر کھیلا کرتے تھے اور اُس راچھس نے مرتے وقت دھیان مرلی منوہر کا کیا تھا اس سے پرم پد کو پہونچا اے راجہ پریکھت تم یہ بات بشواس کر کے جانو جو لوگ مرتے وقت دھیان نارائن جی کا کرتے ہین اُن کی مکت ہونے مین کچھ سندیہہ نہین اور شری کرشن جی نے پانچ برس کی عمر مین اگھاسُر کو مارا تھا برس دن کے پیچھے اُس کے مارے جانے کا حال گوال بالون نے اپنے اپنے گھر کہا اتنی کتھا سنکر راجہ پریکھت نے پوچھا کہ اے سوامی برس دن تک یہ حال نہ کہنے کا کیا سبب تھا۔

ادھیائے تیرھوان

چُرا لیجانا برھما جی کا گوال بال اور بچھڑون کو

شُکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ تو بڑا بھاگمان ہے کس واسطے کہ پرمیشور کی کتھا مین تجھکو ہر روز زیادہ پریت بڑھتی جاتی ہے اگھاسُر کے مرنے کے پیچھے موہن پیارے نے گوال بالون سے کہا کہ جمنا کنارے یہ اونچا

بدن اجگر کا بہت اچھا پڑا ہے اُسکے اوپر چڑھ کر ہم لوگون کو کھیلتے اور بچھڑون کو چرتے ہوئے دیکھنے کا سکھ بہت ہوا اتنی کتھا سنا کر شکدیوجی بولے کہ اے راجہ اُن گوال بالون کے بھاگ کی بڑائی کرنے کو کس کی سامرتھ ہے وہ لوگ دن رات کھانا اور پینا برندابن بہاری کے ساتھ رکھتے تھے اور سب کوئی درختون کے سایہ مین بیٹھکر اپنا اپنا بدن بیکنٹھ ناتھ کے بدن سے چھواتے تھے یہ سب پد وی برھما آدک دیوتون کو بھی ملنا کٹھن ہے اور گوال بالون کا سکھ دیکھکر دیوتا لوگ سہاتے تھے جب شری کرشن جی نے اگھاسر کو مارا تب گوال بالون نے بچھڑون سمیت آگے جاکر جمنا مین اسنان کیا اور کدم کے نیچے کھڑے ہو کر اور مُرلی بجا کر گوال بالون سے کہا کہ اے بھائیو یہ اچھا نرمل استھان ہے اسی جگہ بیٹھکر کلیوا کر لو یہ بات سنتے ہی گوال بال وہان ٹھہر گئے ۔

دوہا

تہان چھاک سب گھرن سے آئی بھر بھر بھار	جسمت پٹھیو کانھ کو بنجن بہت پُکار

سب گوال بالون نے ڈھاک کے پتے لا کر پتل اور دونے بنائے اور اپنا اپنا کلیوا نکال کر پتل آدک مین پرس لیا بیچ مین مُرلی منوہر اور اُن کے چارون طرف گوال بال کھانے کے واسطے بیٹھے اور بھوجن کرتے وقت شیام سندر نے بانسری کو کمر مین کھونس کر لکٹیا کو بغل مین دبا لیا جب بیکنٹھ ناتھ جی نے پہلے آپ کو اُٹھا کر منھ مین ڈالا تب پیچھے کو سب گوال بال بھوجن کرنے لگے اُس وقت مرلی منوہر مکٹ ساجے پیتامبر پہنے بنمالا گلے مین ڈالے لکٹیا دبائے بہت طرح کے بھوجن بائین ہاتھ مین رکھے ہنستے ہوئے اپنا جوٹھا داہنے ہاتھ سے سب گوال بالون کو کھلانے لگے اور گوال بالون کی پتل پر سے اُنکا جوٹھا اُٹھا کر آپ کھاتے تھے اور اُس کے کھٹے میٹھے کا سواد آپس مین کہکر ایسا آنند کر رہے تھے کہ جسکا حال کچھ نہین کہا جا سکتا ۔

دوہا

گوال بال مین بیٹھ کے ماکھن پربھو برجناتھ	ماکھن روٹی ہاتھ لے کھات جات اک ساتھ

اس منڈلی مین من ہرن پیارے چندرما کی طرح اور سب گوال بال تارا روپ شوبھایمان دکھلائی دیتے تھے اُس وقت دیوتا لوگ اپنے بمانون پر بیٹھے ہوئے یہ سکھ دیکھ کر آپس مین کہنے لگے کہ بڑا بھاگ اِن گوال بالون کا ہے جنکو سچدانند پربرہم اپنا جھوٹھا کھلا کر اُن کا جوٹھا آپ کھاتے ہین یہ سکھ ہم لوگون کو سپنے مین بھی نہین ملتا اور کسی مُن اور دیوتا نے برھماجی سے کہا کہ اے مہاراج ہم کو بڑا سندیہہ ہے کس واسطے کہ ہم لوگ جگیہ مین بڑی پوترتا سے سامان بنا کر پرمیشور کا بھوگ لگاتے ہین تسپر بھی بیکنٹھ ناتھ جلدی وہ بھوگ قبول نہین کرتے اور تم شری کرشن جی کو پربرہم پرمیشور کا اوتار کہتے ہو سو وہ گوال بالون کا جوٹھا اُٹھا اُٹھا کر کھاتے ہین اس لئے ہمکو تمھارے کہنے کا بشواس نہین آتا یہ سنکر پرمیشور کی مایا سے برھماجی کو بھی سندیہہ پیدا ہوا تب برھماجی نے کہا کہ مین ابھی گوال بال اور بچھڑے ہر کر اُن کی پرکھیا لیتا ہون اگر وہ پربرہم پرمیشور کا اوتار ہون گے تو اپنی مایا سے دوسرے بچھڑے اور گوال بال بنا لین گے یہ کہکر برھماجی برندابن مین آئے

اور چرتے ہوئے بچھڑون کو چرانے گئے جب سب گوال بالون نے چرتے ہوئے بچھڑون کو نہین دیکھا تب شری
کرشن جی سے کہا کہ ہم لوگ تو بیٹھے ہوئے کلیوا کرتے ہین اور بچھڑے دکھلائی نہین دیتے نہ معلوم چرتے ہوئے
کدھر چلے گئے یہ سنکر برلی منوہر نے کہا کہ اے بھائی تم لوگ سب بے کھٹکے ہو کر بھوجن کرو مین جاکر بچھڑون کو
گھیرے لاتا ہون ایسا کہکر موہن پیارے بچھڑے ڈھونڈھنے گئے جب بن مین جاکر بچھڑون کو نہین دیکھا تب
پربرہم پرمیشور انترجامی نے معلوم کیا کہ میری پریچھا لینے کے واسطے برھما سب بچھڑے ہرلے گیا ہے یہ سمجھکر
بیکنٹھ ناتھ برھما جی کا سندیہ مٹانے کے واسطے اپنی مایا سے اُسی رنگ اور روپ کے اُتنے ہی دوسرے
بچھڑے بناکر وہان سے آئے جب اُس کدم کے نیچے جہان گوال بالون کو چھوڑ گئے تھے پہونچے تب گوال بالون
کو بھی وہان نہ دیکھکر اپنی مہما سے جانا کہ برھمانے اُن کو بھی ہر لیجاکر پہاڑ کی کندرا مین چھپا دیا ہے ایسا سمجھکر
دیا سندھو کرشن چندر جی نے اپنے من مین کہا کہ جو سب گوال بال اپنے اپنے گھر نہ جاوینگے تو اُن کے ماتا
پتا بہت دُکھ پاوینگے ایسا بچار کر دیا ساگر شری کرشن چندر جی ترلوکی ناتھ نے اپنی پربل مایا سے اُتنے ہی
گوال بال اُسی رنگ روپ چال ڈھال اور بولی اور ویسے ہی گہنے اور کپڑے کے اور بنالیے جب شام کے
وقت موہن پیارے سب گوال بال اور بچھڑون کو جو اپنی مایا سے بنائے تھے ساتھ لیے ہنستے بولتے کھیلتے
ہوئے برندابن مین آئے تب سب گوال بال اور بچھڑے اپنے اپنے گھر چلے گئے اور بچھڑے اپنی اپنی ماتا
کا دودھ پینے لگے اور گوالنون نے اپنے اپنے لڑکون کو بڑے پریم سے اُبٹن اور تیل مل کر نہلایا اور شیام سندر
کی مایا سے کسی کو گوال بال اور بچھڑے ہرجانے کا بھید معلوم نہین ہوا اور سب گوال بالون کے ماتا اور پتا اور
گئوئین اپنا اپنا لڑکا اور بچھڑا جان کر بہت بہت پریت اُن سے کرنے لگین۔

دوہا	
ماکھن پربھو رچنا رچی تنک کچی نہین ریکھ	وہی بھیس سب دیکھے پرکچھ پریت بشیکھ

اتنی کتھا سُنا کر شکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ پریچھت برھما جی برہم لوک مین جاکر گوال بال اور بچھڑون
کے ہرلانے کا حال بھول گئے اور برندابن بہاری ہر روز مایا روپی گوال بال اور بچھڑون سمیت جنگل مین نئی
نئی لیلا کرتے تھے ایک دن شیام سندر اُنھین بچھڑون کو گوبردھن پہاڑ کے نیچے چرانے لیگئے اُن بچھڑون کی
ماتا گئوئین جو گوبردھن پہاڑ پر چرتی تھین اُن کو دیکھتے ہی ایسی دوڑین جیسے ساون بھادون کی ندی بڑے
زور سے بہتی ہے گوالون نے لاٹھی سے دھمکا کر گئوون کو بہت روکا لیکن وہ نہ مان کر اپنے اپنے بچون
کے پاس چلی آئین اور دوسرا بچہ پیدا ہونے پر بھی مایا روپی بچھڑون کو دودھ پلانے لگین اور گوال لوگ
بھی اپنے اپنے لڑکون کو گود مین اُٹھا کر پیار کرنے لگے یہ حال دیکھکر بلرام جی نے جو بچھڑے اور گوال بال ہرنے کے دن
شری کرشن جی کے ساتھ نہین تھے بچار کیا کہ ہم نے ایسی پریت گوال بالون اور گئوون مین کبھی نہین دیکھی
اس مین کچھ پرمیشور کی مایا معلوم ہوتی ہے ایسا بچار کر بلرام جی نے دھیان کر کے جو دیکھا تو سب گوال بال اور

بچھڑے اُن کو شری کرشن روپ دکھلائی دیئے تب اُنھون نے شری کرشن جی سے پوچھا کہ اے بھیا پہلے گوال بال
ور بچھڑے کیا ہوئے یہ سب گوال بال اور بچھڑے تو مجھکو شری کرشن روپ دکھلائی دیتے ہین یہ بات سنتے ہی شری
کرشن جی سب حال برھما جی کا کہکر بولے کہ اے بلداؤ بھیا برس دن سے میرا یہی حال ہے ۔ اے راجہ جب
اسی طرح برس دن مرت لوک کا بیت گیا تب برھما جی لڑکے اور بچھڑے ہرلانے کا حال یاد کرکے بولے کہ
دیکھو میری ابھی ایک ساعت نہین بیتی ہے اور آدمی کا برس دن بیت گیا اب چل کر دیکھنا چاہئیے کہ بالک
و بچھڑے بنا شری کرشن اور برندابن باسیوں کی کیا دشا ہوئی ہوگی ایسا بچار کر برھما جی پہلے اُس پہاڑ کی
کندرا مین گئے تو گوال بال او بچھڑون کو نیند مین بیہوش ہوتے دیکھا پھر وہان سے برندابن مین آئے تو اُسی روپ
کے گوال او بچھڑے شری کرشن جی کے ساتھ دکھلائی پڑے تب برھما جی نے آشچرج مان کر من مین کہا کہ
کندرا مین سے گوال بال اور بچھڑے یہان کس طرح آئے یا شری کرشن جی نے اپنی مایا سے نئے پیدا کئے
یہ سندیہہ چھڑانے کے واسطے برھما جی پھر کندرا مین گئے تو وہان گوال بال اور بچھڑون کو انھون نے اُسی طرح
سوتے ہوئے پایا جب پھر وہان سے برندابن مین آئے تو کرشن بھگوان کی مایا سے کیا دیکھا کہ جتنے گوال بان
شیام سُندر کے ساتھ مین تھے وہ سب چتربھجی روپ بیجنتی مالا اور کریٹ مکٹ اور پیتامبر آدک پہنے
بشن بھگوان کے برابر براجتے ہین اور ایک چتربھجی روپ کے سامنے برھما جی اور مہادیو بھی اور راندر آدک
دیوتا ہاتھ جوڑے استت کرتے ہوئے دکھلائی دیے اور آٹھون سدھا اور گنگا جی وغیرہ تیرتھ اپنا اپنا روپ
دھارن کیے اُن کے سامنے کھڑے ہین اور اُن مین کوئی برھما آٹھ سر کے اور کوئی برھما سولہ سر کے دکھلائی
دیے اور اندر کی اپسراؤن کو ناچتے اور گندھربون کو گانا سناتے اُن کے سامنے دیکھا اور وہان سب پشو
اور پنچھی اور برچھ برھما جی کو چتربھجی روپ دکھلائی دیے اور وہان شیر اور بکری وغیرہ جیون کو نربیر دیکھا
اے راجہ یہ کوتک یہ مہا مایا روپی گوال بالون کی دیکھتے ہی برھما جی نے گھبرا کر اپنی آنکھین بند کرلین اور تصویر
کی طرح چپ چاپ کھڑے ہو رہے اور سارا گیان اور دھیان اور ابھمان بھول گیا اور مارے ڈر کے
کانپنے لگے جب شیام سندر انترجامی نے جانا کہ برھما اپنی کرنی سے بہت لجت ہو کر آت بیاکل ہوا تب اُنھون
نے مایا روپی گوال بالون کو انتردھیان کر دیا اور آپ اکیلے کرشن روپ کھڑے رہے ۔

دوہا

موہ بکل ات دیکھ کے سُندر شیام سجان	پرکٹ کیو جن جان نج بدھ کے اُرین گیان

سورٹھہ

ہردے بھیو تب شُدھ لیے پورن اوتار ہین	دھرگ دھرگ میری بُدھ پیر پڑھایو کرشن سون

اے راجہ جب بیکنٹھ ناتھ کی کرپا سے برھما جی کے ہردے مین گیان ہوا تب وہ ہنس پر سے اُترے اور اپنے
چارون سر شری کرشن جی نے چرنون پر دھر دیے اور ساشٹانگ ڈنڈوت کرکے ہاتھ جوڑ کر بولے ۔

دوہا

مین اپرادھی ہین مت پرلیو موہ کے جال ۔ تم کرپا دوش نہ مانیے تم پربھو دین دیال

شورٹھ

کت جانون تو بھیو مین برہما تمہرو کیو ۔ تم دیون کے دیو آد سناتن اجت اج

دوہا

کرنا کر دیو مہا کہا سکے گن گاے ۔ درگ جل سے دھوئیے منو ماکھن پربھو کے پاے

اے راجہ پریچھت برہما جی نے رو کر شری کرشن جی سے کہا کہ اے دینا ناتھ آپ نے کرپا کر کے میرا ابھمان دور کیا ایسا گیان کسی کو نہین ہے جو آپ کے چرترا اور لیلا کو جان سکے سب جگت) آپ کی مایا نے موہ لیا ہے دوسرا کوئی ایسا نہین ہے جو آپ کو موہ سکے اور آپ کرتا پرش ہو کر بہواے برہمانڈ اپنے ایک ایک رومین اس طرح بندھے رکھتے ہین جس طرح گوکھ کے برچھون کو ریکے پھل لگے ہوتے ہین تو ہم مین کون گنتی مین ہون اے دین دیال میرا اپرادھ چھما کیجیے

دوہا

ہون اسادھ ات ہین مت تم گت اگم اگادھ ۔ ماکھن پربھ پرچھو لیو کیو جو سا اپرادھ

جب اسی طرح بہت سی استت برہما جی نے کی تب جناتھ جی نے ہنسکر کہا کہ اے برہما تم سب جگت کو پیدا کرتے ہو تسپر بھی تم کو میری مایا لگی ہے یہ سنکر برہما جی نے بنے کیا کہ اے مہا پربھو آپ کا بھید کوئی نہین جان سکتا ہے آپ کی مایا ایسی زبردست ہے جس نے کسی کو نہین چھوڑا یہ دین بچن سنتے ہی شیام سندر نے برہما جی کا سر اپنے چرنون پر سے اٹھا کر اپنی چھاتی سے لگا لیا اور کرپا کر کے اپنے ہاتھ سے برہما جی کے آنسو پونچھ دیے ۔

دوہا

جدپ لیو اٹھاے کے ماکھن پربھ اُر لاے ۔ تدپ رہیو لجاے کے درگ ارشیش نواے

جب برہما جی نے شری کرشن کی کرپا اپنے اوپر دیکھی تب گوال بال اور بچھڑون کو وہان لا دیا ۔

ادھیاے چودھوان

استت کرنا برہما جی کا شری کرشن جی کی

شکدیو جی بولے کہ اے راجہ پریچھت جب برہما جی نے شری کرشن کو اپنے اوپر پرسن دیکھا تب اپنا اپرادھ چھما کرانے کے واسطے ہاتھ جوڑکر یہ استت کی کہ مین آپ کے شیام گھٹا ایسے روپ کو جو بجلی کے برابر چمکتا ہوا پیتامبر پہنے اور مور مکٹ اور پھولون کی مالا دھارن کیے براجمان ہے ڈنڈوت کرتا ہون اور بانسری اور لکٹیا لیے ہوئے موہنی مورت پر نچھاور ہوتا ہون آپ سب جگت کے پیدا اور پالن اور ناش کرنے والے بسدیو جی کے

بیٹھے ہین اور یہ بدن آپ کا پانچ تتو سے نہین بنا ہے اپنی اچھا سے یہ روپ آپ نے دھارن کیا ہے مین برھما ہونے
پر بھی آپ کے اس روپ کی مہما کو نہین جانتا تو دوسرے کی کیا سامرتھ ہے جو آپ کے اننت روپ سگن کا بھید
جان سکے بغیر گیان کے ابھمان سے آپ کی مہما کو کوئی آدمی نہین جان سکتا جو کوئی منسا باچا کرمنا سے آپ کی شرن مین
ہوجاتا ہے وہی کچھ آپ کے بھید کو پہونچکر مکت پدوی کو پاتا ہے مین آگ کی چنگاری کے برابر ہون اپنی اگیانتا سے
آپ کے مہا موہ مین پڑکر مین نے بالک اور بچھڑے چرالیے تھے اور آپ اگن کے سموہ (ذخیرہ) ہین میرا اپرادھ
چھما کیجیے چنگاری کو ایسی سامرتھ نہین ہے جو آگ کے ڈھیر سے برابری کرسکے اور آپ سب سے الگ ہین اور سنساری
بست آپ کی مایا سے پیدا ہوتی ہے اور آدی اور مدھ اور انت مین آپ کی مایا کا پرکاش رہتا ہے سواے آپ کے
دنیا کی سب چیزین مٹ جاتی ہین مین نے اگیانتا سے آپ کی پرچھا لینی چاہی تھی سو بہت سے برھما اور مہادیو
آدک دیوتون کو گوال بالون کے سامنے ہاتھ جوڑے کھڑے دیکھکر اپنے ڈنڈ کو پہونچ گیا اب مین آپ کی شرن
مین آیا ہون میرا اپرادھ چھما کیجیے جس طرح لڑکا اپنے باپ کی گود مین بیٹھکر بہت اپنیت کرتا ہے لیکن باپ اُس کا
پریم کی راہ سے کچھ برا نہین مانتا اور پیٹ مین لات مارنے سے ماتا لڑکے سے کچھ ناراض نہین ہوتی اُسی طرح
مجھ اگیان اپنے بالک کا اپرادھ آپ چھما کیجیے کہ آپ کے براٹ روپ مین چودھون لوک کا بیوہار رہتا ہوا اور
آپ چھوٹے سے روپ سے جسودھا کے بدن مین بھی بیاپک رہتے ہین مین نے اپنے کو جگت کا پیدا کرنے والا
سمجھا تھا اسی کارن تکبر ہوا اور سنسار کے سب بیوہار اپنے سے برابر چھوٹے ہین کیول ایک آپ ابناشی پرش
آنند سورت سدا بنے رہتے ہین اور آپ کی مایا آپ کو نہین بیاپتی ہے اپنے چرنون کی بھکت مجھکو دیجیے اور اس
برج کی گاے اور گوالنون کا دھن بھاگ ہے جن کا دودھ آپ بالک اور بچھڑا روپ ہوکر پیتے ہین جگیہ اور
ہوم سے آپ کا پیٹ نہین بھرتا تھا سو برج کی گاے اور اہیرون نے اپنا دودھ پلا کر بھر دیا میری کیا سامرتھ ہے
جو برج باسیون کے بھاگ کی بڑائی کرسکون۔

سورٹھا

بھکتن کے سکھ دان بھکت بچھل بھگوان ہر
ہارے پرش سجان پریم بھاؤ کے بس سدا

اسے مہاپرکھ آپ ایسے دیندیال ہین کہ جیسے اپنی اگیانتا سے آپ کا اپرادھ بھی کیا اس پر بھی آپ نے
دیال ہو کر گیان روپی دیپک اُس کے ہردے مین روشن کر دیا سنساری جیوون کو آپ کی بھکت اور اسمرن کے
سواے اور کوئی دوسری راہ بھو ساگر پار اترنے کے واسطے اچھی نہین ہے اس لیے سب کو اچیت ہے کہ آپ
کے سگن روپ کا دھیان اور آپ کے نام کا اسمرن اور آپ کے اوتارون کی لیلا اور کتھا پریم سے سنا کرین اور
ایک ساعت بھی آپ کو نہ بھلا دین تب اُن کے ہردے مین گیان کا پرکاش ہوگا لیکن بغیر کرپا اور دیا کے آپ کے
کسی کا چت آپ کے چرنون مین نہین لگتا اس لیے ہمیشہ اپنے سچے من سے آپ کی دیا اور کرپا کا بھروسا
رکھنا چاہیے اسے پربرہم [illegible] جو اور جتنے ہین اُن کی بڑائی کوئی نہین کرسکتا آدمی اس لیے

تب اور جپ کرتا ہے کہ جس مین ہم دیوتا ہون اور دیوتون کی یہ اچھا آٹھون پہر رہتی ہے کہ آپ کے چرنون کی سیوا کرین اور دن رات آپ کا چندر مکھ دیکھ کر اپنی آنکھون کو سکھ دین لیکن یہ بات دیوتون کو نہین ملتی جو آپ کی کرپا سے برندابن باسیون کو سہج مین ملی ہے اور دیوتون کی یہ سامرتھ نہین ہے کہ برجباسیون کی برابری کر سکین آپکے آدی اور انت کو بید بھی نہین جانتا اور بڑے بڑے رکھیشورون اور منیشورون کو آپ کا درشن دھیان مین بھی جلدی نہین ملتا اور ہم اور شری مہادیوجی آدک دیوتا اور رکھیشورون رات آپ کے چرنون کا دھیان ہردے مین رکھ کر یہ ابھلاکھا رکھتے ہین کہ آپ کے چرنون کی دھور ملتی تو اُس کو اپنے ماتھے پر لگاتے لیکن ہم وہ جلدی نہین ملتی اور جسوداجی آپ کو دن رات گود مین کھلاتی ہین اور گوال بالون کے ساتھ آپ بچھڑے چرا کر سب لیلا ہر بھگتون اور سب جیوون کے بھوساگر پار اُترنے کے واسطے کرتے ہین جو مین جنم بھر برندابن باسیون کے بھاگ کی بڑائی کرون تو بھی اس کا برنن نہین ہو سکتا اور سب برجباسی اپنا تن من دھن آپ پر نچھاور سمجھتے ہین کیول مکت دے کر آپ اُن کی سیوا سے اُرن نہین ہو سکتے کس واسطے کہ آپ نے پوتنا اور اگھاسر آدک راچھسون کو جو آپ کا پران لینے کے واسطے آئے تھے اُن کو بھی مکت دی ہے جو مجھ کو آپ اپنے برج مین گھاس یا مٹی کا بھی جنم دیتے تو مین آپ کے چرن پڑنے سے کرتارتھ ہو جاتا۔

دوہا

شری برندابن سم نہین تھون لوک مین اور ۔ کر استت گدگد بچن درگ جل پلک شریر

ماکھن پر بند کھیلین سدا ات جپ سے تہہ ٹھور ۔ پڑے یہ چرن پنکج بہر بدھ استت پریم ادھیر

سورٹھا

تب ہنس بولے شیام گر بچ ہاری بھگت ہت ۔ جاؤ اپنے دھام بچن ہمارو مان اب

اے راجہ پریچھت جب برھماجی نے بہت بنتی کر کے یہ استت شیام سندر برندابن بہاری کی کی تب شری برجناتھ جی نے برھماجی کا سر اپنے چرنون پر سے اُٹھایا اور کہا کہ اے برھما تم برج بھوم کی پرکرما کرتے ہوئے اپنے لوک کو جاؤ تب برھماجی شیام سندر سے بدا ہو کر چوراسی کوس برج بھوم کو دھنا ورت پرکرما کر کے برہم لوک کو چلے گئے اور موہن پیارے پہلے بچھڑون کو ساتھ لیے ہوئے گوال بالون کی منڈلی مین جہان وہ کلیوا کر رہے تھے آپہونچے لیکن پورا ایک برس دن بیتنے پر بھی کسی گوال بال نے اپنے ہر جانے کا بھید نہین جانا اور وہ لوگ شیام سندر کو دیکھتے ہی کہنے لگے کہ اے بھائی تم سب بچھڑے ایسی جلدی ڈھونڈھ کر لے آئے کہ ہم نے ابھی اچھی طرح بھوجن بھی نہین کیا یہ سنکر شری کرشن جی بولے کہ اے بھائیون سب بچھڑے نزدیک چرتے ہوئے مل گئے ہین جلدی انکو اکٹھا کر کے لے آیا ایسا کہکر شیام سندر نے گوال بالون کے ساتھ بھوجن کیا جب شام ہوئی تب اُن سے کہا کہ اب گھر چلو یہ بات سنتے ہی سب کوئی گھر کو چلے اسوقت برندابن بہاری نے ایسی مرلی بجائی کہ سب جڑ اور چیتن اُس کی آواز سنکر موہت ہو گئے اور جب برندابن کے

پاس پہونچے تب سب برجبالا مُرلی کی دُھن سُن کر اپنے اپنے گھر سے دوڑی آئین اور من ہرن پیارے کا درشن کر کے اپنی اپنی آنکھون کو سکھ دیا اور دن بھر گوپیون کا یہ نیم تھا کہ جسوقت برندابن بہاری بچھڑے چرانے جاتے تھے تب اُنکے گُنون کی چرچا آپس مین کر کے دن کاٹتی تھین جب شام کے وقت برندابن بہاری بن سے آتے تھے تب اُن کے چندر مکھ کی چمک دیکھ کر اپنے ہردے کی تپن بجھاتی تھین -

دوہا

ماکھن پر بھو کو روپ رس پریم سہت گُھونٹ پائے	پیوین برجباسی سبے چتون ترکھا بُجھائے

اے راجہ اُس دن گوال بالون نے اگھاسر کے مارے جانے کا حال اپنی ماتا اور پتا اور نند اور جسودا جی سے کہا یہ حال سنتے ہی جسودا جی پچھتا کر کہنے لگین کہ میرے منع کرنے پر بھی کنھیا بن کا جانا نہین چھوڑتا کئی مرتبہ اسکا پران راچھسون کے ہاتھ سے بچا ہے تسپر بھی نہین ڈرتا ہے -

دوہا

جنم بھئے جسے شیام کو تب سے یہی اُپادھ	لہا ہووت ہے جتن بدھ گت اگم اگادھ

اُس دن بھی جسودا جی نے بہت سا دان اور دچھنا موہن پیارے کے ہاتھ سے دلا کر بڑی خوشی منائی اے راجہ جو کوئی شری کرشن جی کے بال چرتر کو جو پانچ برس کی عمر تک کیا ہے سچے من سے کہے یا سنے اُس کے پاس کبھی کوئی چنتا نہ آوے گی اور دنیا مین سُکھ کا بھوگ پاکر انت سمے مکت پاوے گا اتنی کتھا سُن کر راجہ پریچھت نے پوچھا کہ اے سوامی اتنی پریت گوپا اور گوپیون کو شیام سُندر کی جو اپنے بیٹون سے بھی اُن کو بہت پیارا جانتے تھے کس سبب سے تھی شکدیو جی بولے کہ اے راجہ دُنیا مین سب کو بیٹا اور دھن بہت پیارا ہوتا ہے لیکن اپنا پران اُن سب سے بھی زیادہ پیارا ہوتا ہے جس طرح گھر مین آگ لگتے وقت آدمی اپنے مقدور بھر بیٹے اور مال کو بچاتا ہے اور جب اُس کو بچا نہین سکتا تب اپنا پران لیکر بھاگ جاتا ہے اُسی طرح شیام سُندر سب جیوون کے پران تھے اُسی سے سب برجباسی شری کرشن جی کو اپنے پران سے زیادہ پیارا جانتے تھے اور اُنھون نے اپنی مایا سے سب کا چیت موہ لیا تھا -

دوہا

ماکھن پربھو بھگوان ہین گھٹ گھٹ بیاپک سوئے	سبکے جیون پران ہین کیون نہین پریتی ہوئے

ادھیائے پندرھوان

بلرام جی کا دھینک راچھس کو مارنا

شکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ پریچھت جب شیام سُندر کو آٹھوان برس لگا تب ایکدن اُنھون نے جسودا جی

سے کہا کہ اے میّا اب مین بن مین گئو چرانے جاؤن گا تو نند بابا سے کہدے کہ وہ مجھے جانے دین جسودا جی نے یہ
بات نندجی سے کہی تب اُنھون نے اچھی ساعت پوچھکر دس ہزار گئو وین شری کرشن جی کے ہاتھ سے دان کرائین
اور کاتک سُدی اشٹمی کو انھین گئو چرانے کے لیے بھیجتے وقت یہ بات کہی کہ اے بیٹا تم بن مین گوالون کے ساتھ
رہنا اور گوالون کو بلاکر سمجھادیا کہ اے بھائیو آج سے شیام اور بلرام کو بھی گئو چرانے کے واسطے اپنے ساتھ لیجایا کرو
پراُنکو بن مین اکیلا نہ چھوڑنا یہ کہکر نندجی نے دونون بھائیون کو دہی کا تلک لگاکر بدا کیا جب شیام سُندر گوال
اور گاے سمیت برندابن مین پہونچے تب وہان پر ایک پکا تالاب نرمل جل سے بھرا ہوا بہت شوبھایمان دیکھکر گئوون
کو چرنے کے واسطے چھوڑدیا اور آپ گوال بالون کے ساتھ آنند سے کھیلنے لگے کبھی گوال بالون سے کہتے تھے کہ مین
تمھاری ہتھیلی پر اپنا ہاتھ مارکر بھاگتا ہون تم پیچھے دوڑکر مجھے پکڑو اور کبھی کسی گوال کو ہاتھی اور کسی کو گھوڑا بناکر اسپر
چڑھکر کہتے تھے کہ تم ہاتھی اور گھوڑے کی بولی بولو اور کبھی آپ گئوون کے پاس جاکر شیر کی بولی بولکر اُنکو ڈراتے
تھے اسی طرح بہت سی لیلا کرکے سب کو سُکھ دیتے تھے اُس وقت برندابن بہاری نے شوبھا اُس بن کی دیکھکر
شری داما آدک گوالون سے کہا کہ تم لوگ چیتن چولا آدمی کا پاکر بلداؤ جی کی مہما نہین جانتے دیکھو اس سندر استھان
پر درخت جڑ روپ ہوکر بھی جھکے ہوئے بلرام جی کے چرنون کو ڈنڈوت کرتے ہین اُن کو یہ اچھا ہے کہ جو ہم جڑ روپ
سے چھوٹ کر آدمی کا چیتن چولا پاتے تو بلداؤ جی کی سیوا کرکے کرتارتھ ہوتے اور ہمیشہ سے دنیا مین یہ دستور
ہے کہ جس کے پاس جو چیز اچھی ہوتی ہے وہ اپنے مالک کو بھیج دیتا ہے اس لیے یہ سب درخت پراُپکاری
ہوکر اپنا اپنا پھل اور پھول بلداؤ جی کو بھینٹ دیتے ہین اور یہ بھونرے پھولون پر گونجتے ہوئے جو دیکھتے ہو
وہ بلداؤ جی کا جس گاتے ہین اور مور اپنا اپنا ناچ دکھلا کر کوکلا آدک پنچھی اپنی بولی اُن کو سناتے ہین اور
یہ سب درخت اپنے پھول اور پھل سے راہی مسافرون کی مہمانی کرتے ہیں اسواسطے اُنکو بڑا داتا
اور پراُپکاری سمجھنا چاہیے اور تم لوگ جتنے جڑ اور چیتن جیو برندابن مین دیکھتے ہو یہ سب بلرام جی کے چرنون
مین پریت رکھنے سے بیکنٹھ کو جاتے ہین اور یہ چوراسی کوس برج بھوم دھن ہے اس کی بڑائی کوئی
نہین کرسکتا اور تمھارے پرن اس دھرتی پر پڑنے سے یہان سدا بسنت رت بنی رہتی ہے اور برندابن
کے سب جیو جڑ اور چیتن جیون مکت ہین اسے راجہ ایسی بڑائی برندابن کی کرکے جب شیام سندر ایک اونچے ٹیلے
پر چڑھ کر بیٹھے اور اپنے چارون طرف اُپر نگاہ کرکے کالی پیلی دھوری نام لیکر گئون کو پکارنے لگے تب سب
گئووین دوڑتی اور ہانپتی ہوئی شیام سندر کے پاس آپہونچین اُس وقت اُن کی شوبھا ایسی معلوم ہوتی
تھی جیسے رنگ برنگی گھٹا چندرما کے گرد چارون طرف گھر آوین پھر من ہرنا پیارے نے گئوون کو بن
مین چرنے کے واسطے ہانک دیا اور آپ بلرام جی سمیت کلیوا کرکے کدم کی چھایا مین ایک سکھا کی جانگھ پر سر دھرکر
سو رہے جب نیند سے آنکھ کھلی تب بلرام جی سے کہا کہ اے بھائی ہم اور تم الگ الگ گوال اور گئوون
کی ٹولی باندھکر آپس مین پھولون سے لڑین بلدیو جی نے کہا کہ بہت اچھا تب آدھے آدھے گوال اور گئوون

دونون بھائیون نے بانٹ لین اور بہت رنگ کے پھول توڑ کر اپنی اپنی جھولی جھون نے بھر لی اور بہت طرح کا باجا اپنے اپنے منھ سے بجا کر ایک دوسرے کو پھل اور پھولون سے مار کر آپس مین کھیلنے لگے کچھ دیر تک اسی طرح کھیل کر اپنی اپنی گئوین الگ الگ چرانے لگے اتنی کتھا سنا کر شکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ جس پر برہم پرمیشور کا درشن برھما جی اور شری مہادیو جی آدک دیوتون کو جلدی دھیان مین نہین ملتا وہ بیکنٹھ ناتھ موہن کے ساتھ ناچ کر گوال بالون کے ساتھ کھیلتے تھے کسی کو سامرتھ ہے جو اُن کی لیلا اور مہما برنن کر سکے جب گئوین چراتے وقت بلرام جی سب گوال اور گئوون سمیت ایک طرف بن مین چلے گئے اور شیام سندر دوسرے بن مین جا نکلے اُسوقت ایک گوال نے بلرام جی سے کہا کہ اے بھائی یہان سے تھوڑی دور پر تاڑ کا ایسا بن ہے جس مین امرت کے برابر میٹھے میٹھے پھل لگے ہین وہان پر دھینک نام راچھس گدھا روپ سے اُن پھلون کی رکھواری کر کے نہ آپ کھاتا اور نہ کسی دوسرے کو کھانے دیتا ہے جس طرح سوم کا مال کسی کے کام نہین آتا ہے ہم لوگ تمھاری کرپا سے وہ پھل کھایا چاہتے ہین یہ سنکر بلرام جی نے کہا کہ ابھی چل کر وہ پھل خوشی سے کھاؤ راچھس تمھارا کیا کر سکتا ہے یہ بات سنتے ہی سب گوال بے ڈر ہو کر بلداؤ جی کے ساتھ اُس بن مین چلے گئے جب بلدیو جی نے ایک درخت کو پکڑ کر زور سے ہلایا اور سب پھل اُس کے ٹوٹ کر گر پڑے تب دھینک راچھس پھل گرنے کی آواز سُن کر چلاتا ہوا دوڑا اُس کو آتے دیکھکر سب گوال بال مارے ڈر کے بھاگ گئے اکیلے بلرام جی وہان کھڑے رہے جب گدھے نے آتے ہی ایک دولتی بلدیو جی کے ماری تب بلدیو جی نے بڑی پھرتی سے اُسکی ٹانگ پکڑ کر زمین پر پٹک دیا جب پھر وہ لوٹ پوٹ کر کھڑا ہو گیا اور زمین سونگھ کر کان دبائے ہوئے بلدیو جی کے پھر دولتیان مارنے لگا تب بلدھر جی نے دونون ٹانگین اُس کی پکڑ کر ایک اونچے درخت پر ایسا پٹکا کہ وہ اُسی وقت مر گیا اور وہ درخت ٹوٹ کر گر پڑا اُس کو مرا ہوا دیکھتے ہی بہت سے راچھس اس کے ساتھی سنگی بلرام جی کے مارنے کے واسطے آئے اُن کو بھی بلبھدر جی نے ساعت بھر مین مار ڈالا اُس وقت دیوتون نے بلرام جی پر پھول برسا کر خوشی کے باجے بجائے اے راجہ پریکھیت شری برھما جی اور شری شیو جی اور دیوتا دھیان اور پوجا چھوڑ کر شری کرشن جی کا درشن کرنے کے واسطے برندابن آیا کرتے تھے دھینک راچھس کے مرنے کے پیچھے گوال بالون نے من مانے پھل کھائے اور گھر لے آنے کے واسطے اپنی اپنی جھوری بھر لی اور اُس بن مین نڈر ہو کر گئو چرانے لگے ۔

دوہا

بل موہن گھر کو چلے جان سانجھ کی بیر ۔ لینھی گائن گھیر سب مُرلی کی دُھن ٹیر

اے راجہ جب شیام اور بلرام ہنستے کھیلتے ہوئے گوال اور گئون سمیت گھر آئے تب گوالون نے وہ پھل تاڑ کے برندابن باسیون کو بانٹ کر کہا کہ آج بلرام جی نے بن مین دھینک آدک بہت سے راچھسون کو مارا یہ بات سُن کر سب لوگ خوش ہوئے دوسرے دن پھر شیام سندر گوالون کے ساتھ گئو

چرانے نہ گئے اور بلرام جی اُس دن گھر رہے بن مین گئوین چرتے چرتے پھیل گئین جب گوال لوگ شری کرشن جی سے الگ ہوکر گئوؤن کو ڈھونڈھنے نکلے اور دھوپ مین بیاکل ہوکر بہت پیاسے ہوئے تب وہ گئوؤن سمیت جمنا کنارے پانی پینے لگے۔

دوہا

گوپ گاے اچوت بھئے کالی دہ کو نیر ۔ تُست سب اُکلاے کے بیٹھو گئے جل تیر

سورٹھا

پڑے سکل مرجھاے جہان تہان کچھ چھار کے ۔ گوال بچھو اور گاے بھئے ستو بن پران سب

اے راجہ جب سب گاے اور گوال کالی ناگ کے زہر سے جو جمنا مین رہتا تھا بیہوش ہوکر گر پڑے اور شیام سندر کے پاس دیر تک نہین آئے تب موہن پیارے نے انکو ڈھونڈھتے اور پکارتے ہوئے جمنا کنارے پہونچ کر کیا دیکھا کہ وہ سب کالی کنڈ کے کنارے مرے ہوے پڑے ہین یہ حال اُنکا دیکھکر شیام سندر انتر جامی نے بچار کیا کہ کالی دہ کا پانی پینے سے یہ حال ان سب کا ہوا ہے مین گھر پر جاکر ان کے ماتا اور پتا سے کیا کہونگا ان سب کو جلا دینا چاہیے ایسا بچار کر کرشن بھگوان نے جیسے امرت روپی درشٹ سے اُن کی طرف دیکھا ویسے ہی سب گوال بال گئوؤن سمیت جی اُٹھے جس طرح کوئی نیند سے جاگ اُٹھے اسی طرح وہ لوگ اُٹھ کر اپنی آنکھ ملنے لگے اور مرلی منوہر کو وہان دیکھتے ہی اُن کے گلے مین لپٹ گئے تب شری کرشن اُنکو بھینچ کے کہا کہ تم لوگون نے مجھ سے علیحدہ ہوکر کالی دہ کا پانی پیا اسی سے تم بے ہوش ہوگئے تھے پیشور نے تمھارا پران بچایا یہ سنکر گوال بالون نے کہا کہ جمنا جل پینے سے ہماری یہ گت ہوئی تھی تم نے آکر جلا دیا بر جباسیون کی رچھا کرنے والے تمھین ہو جب سانجھ سے من ہرن پیارے گوال اور گئوؤن کو ساتھ لیے مرلی بجاتے ہوے بندرابن کے پاس پہونچے تب سب برجبالا اپنے اپنے گھر کا کام چھوڑ کر اُن کے درشن کے واسطے دوڑی آئین اور اُن کی چھب دیکھ کر اپنی اپنی آنکھین ٹھنڈھی کین اور گوال بالون نے گھر پہونچکر نند جی اور جسودا جی سے کہا کہ آج ہم لوگ کالی دہ کا پانی پینے سے گئوؤن سمیت مر گئے تھے سو شری کرشن جی نے ہم کو جلا دیا۔

دوہا

اب ہم کا ہو ڈرت نہین ہر ہیت ہین سہاے ۔ بل موہن کے بل پھرت بن بن چارت گاے

سورٹھا

پیرت کا جو جب آئے تب تب ہوت سہاے ہیرا ۔ چرنجیو دؤو بھاے یہ تیر و کنور

جسودا جی اور روہنی اور گوپیان یہ حال سن کر بہت خوش ہوئین اور نند جی نے کہا کہ جو بات گرگ منی کہ گئے تھے وہ آنکھون سے دکھلائی دیتی ہے شری کرشن کو اوتاری پرش سمجھنا چاہیے میرے بھاگ سے میرے یہان

جنم لیا ہے جب جسودا جی نے شیام سندر کو سچتا پر سلایا تب اُنھون نے کالی ناگ کو جمنا جل سے باہر نکالنا بچار کر جسودا جی سے کہا کہ اے میا مین نے ایسا سپنا دیکھا ہے کہ جیسے کسی نے مجھکو جمنا جل مین گرا دیا ہے یہ سنتے ہی نند اور جسودا جی نے موہن پیارے کے ہاتھ سے کچھ دان کرایا اور سپنے کی بات جھوٹھ جانکر اپنے من کو دھیرج دیا

ادھیاے سولھوان

نکالنا شری کرشن جی کا کالی ناگ کو جمنا جل سے

شکدیو جی بولے کہ اے راجہ شری کرشن جی نے یہ بچار کیا کہ کالی ناگ کا یہان رہنا اچھا نہین ہے کسواسطے کہ آدمی اور پشو اور پنچھی جو کوئی اس دہ کا پانی پیوے گا وہ ضرور مر جائیگا یہان کالی ناگ کے رہنے سے جمنا کو دوش لگتا ہے اس لیے اُس کو یہان سے نکالنا چاہیئے اور اس ناگ کے زہر کی جوالا سے کالی دہ کا پانی چار کوس تک کھولتا تھا اس لیے کسی جیو پشو پنچھی آدک کو ایسی سامرتھ نہ تھی کہ جو وہان جاسکے جو کوئی دھوکے سے بھی جاتا تو جل کر اس دہ مین گر پڑتا تھا اور اُس جگہ کوئی درخت بھی نہین رہ سکتا تھا کیول ایک کدم کا درخت اناشی اُس جگہ پر تھا اتنی کتھا سن کر راجہ پریچھت نے پوچھا کہ اے سوامی اسکا کیا کارن ہو کہ اُس درخت کا ناش نہین ہوا شکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ کسی جگ مین گرڑ جی اس درخت پر اپنے مُنھ مین امرت لیے ہوئے آ بیٹھے تھے سو ان کی چونچ سے ایک بوند امرت کا اُس درخت پر گر پڑا تھا اُس سے وہ درخت ہرا رہکر کالی ناگ کا زہر اُس پر اثر نہین کرسکتا تھا جب شیام سندر نے کالی ناگ کے نکالنے کا بچار کیا تب اُن کی اِچھا کے موافق نارد مُنی کنس کے پاس گئے جب کنس نے نارد مُنی کو ڈنڈوت کرکے بڑے آدر بھاؤ سے بیٹھالا تب نارد مُنی نے پوچھا کہ اے راجہ تم اُداس کیون دیکھ پڑتے ہو یہ بات سُن کر کنس ہاتھ جوڑ کر بولا کہ اے مہاراج گوکل مین نند جی کے یہان دو لڑکے بڑے زبردست پیدا ہوئے ہین جنھون نے اگھاسر آدک راچھسون کو مار ڈالا اُن سے مجھکو اپنے پران کا کھٹکا دیکھ پڑتا ہے۔

چوپائی

یہ دو وبرج مین نند کمارا
کہت جنھین بلرام کنھائی
اب مُن تم کچھ کہو بچارا
مُن ہر کے گن تنکے جانے

جان پرت ہین کو دو اوتارا
تنکی گت من جان نہ جائی
جہ بدھ مارون نند کمارا
سُن نرپ بچن منہ مُسکانے

دوہا

تب بولے مُن نرپت سون ست کہی تم بات
دے دو و اوتار ہین اُن گت جان نہ جات

سورٹھ

ہین وسے ٹھہرے کال پرکٹ بھئے برج آنکے ۔ نندگوپ کے بال تم اُن کو راکھو نہین

یہ کہکر نارد مُن بولے کہ اے کنس میں ایک اُپاے تم سے کہتا ہون کہ تم نندجی کو کالی دہ کے کمل کے پھول بھیجنے کے واسطے کہلا بھیجو جب وہ لڑکے وہان پھول لینے جاوین گے تب اُن کو کالی ناگ ڈس لیگا جب یہ کہکر نارد مُن چلے گئے تب کنس نے نندجی سے اُسی ساعت کہلا بھیجا کہ کل کے دن کروڑ پھول کمل کے کالی دہ سے منگوا کر ہمارے پاس بھیج دو نہین تو ہم تمھارا گھربار لوٹ کر برج سے نکال دینگے اور تمھارے بیٹون کو قید کرینگے شیام سندر انترجامی یہ حال جان کر اُس دن گئوین چرانے نہین گئے گالون مین گوالبالون کے ساتھ کھیلتے رہے جبکہ ایسا سندیسا کنس کا نندراے کے پاس پہونچا اور اُنھون نے گھر آکر آپ نند آدک گوپون سے یہ حال کہا تب سب برندابن باسی سوچ مین ہوکر آپس مین کہنے لگے کہ ہم لوگون سے کالی دہ کے پھول آنا بہت مشکل ہین ہمکو اپنی جان کا کچھ ڈر نہین کنس مارے چاہے چھوڑے لیکن بڑا سوچ تو یہ ہے کہ شیام اور بلرام کو قید کریگا کوئی ایسا ٹھکانا دیکھ نہین پڑتا جہان اِن دونون کو چھپا رکھین ایک نے کہا کہ چلو کنس کی بنتی کرین اور جتنا ڈنڈ وہ مانگے اُتنا ڈنڈ دین آج تک کنس نے ایسا کرودھ کبھی نہین کیا تھا۔

دوہا

میرے سُت دو وبرت اُرجھت ہین دن رات ۔ آج کہو ایسو بچن بل موہن پر گھات

سورٹھ

چڑھ بیٹھے برج پر دھاے کال کنس ات کوپ کے ۔ بھیو مرن اب آے کو اُلگے کت جائیے

اے راجہ نند جسودا دونون اسی سوچ مین بیٹھے رو رہے تھے جب مرلی منوہر انترجامی سب کود یکھی دیکھکر گھر پر آئے اور نند رانی اُن کو گود مین اُٹھا کر بہت بلاپ کرنے لگین تب شیام سندر نے پوچھا کہ اے میّا تو اتنا سوچ کیون کرتی ہے جسوداجی نے کہا کہ تو میرے رونے کا حال اپنے باپ سے جا کر پوچھ لے یہ بات سُنکر موہن پیارے نندجی کے پاس آئے اور اُن کو اُداس اور روتے ہوئے دیکھکر پوچھا کہ اے بابا تم اتنے کیون بیاکُل ہو یہ بچن اپنے لال کا سُنکر نندجی بولے کہ اے بیٹا جب سے تمھارا جنم ہوا تب سے راجہ کنس نے تمھارے مارنے کے واسطے کیسے کیسے راچھسون کو بھیجا پر ہمارے کُل کے دیوتا سہایک ہوئے جو تمھارا پران بچا۔

دوہا

کالی دہ کے پھول اب پٹھئے بھوپ منگاے ۔ سب سے یہ گاڑھی پڑی اب کو کرے سہاے

سورٹھ

جو نہین آوین پھول لکھیو کنس مُونہہ ڈانٹ کے ۔ کرہون برج نرمول باندھ منگاؤن تو سُتن

اے بیٹا وہان کا پھول آنا بہت کٹھن ہے اسی سے مجھکو سوچ ہوا ہے یہ سنکر شیام سندر نے کہا کہ اے بابا جس دیوتا نے پہلے تمہاری سہایتا کی تھی اُسی کا دھیان کرو وہی پھر تمہاری سہایتا کریگا جب موہن پیارے کے سمجھانے سے برج باسیون کو دھیرج کچھ ہوا تب اپنے اپنے کل دیوتا کا دھیان ہاتھ جوڑ کر کرنے لگے اور شیام سندر جمنا کنارے جا کر گوال بالوں سے گیند کھیلنے لگے جب کھیلتے وقت شیام سندر نے جان بوجھ کر شری داما کا گیند کالی دہ مین پھینکدیا تب اُس نے شیام سندر کی کمر مین ہاتھ ڈالکر کہا کہ میرا گیند لا دو بنا گیند لیے تمکو نہین چھوڑون گا دوسرا گوال بال بجھکو مت سمجھو موہن پیارے نے شری داما سے کہا کہ میری کمر چھوڑ دے تھوڑی چیز کے واسطے جھگڑا مت کر تو نے چھوٹے بڑے کا بچار نہ کرکے میری کمر میں ہاتھ ڈال دیا تو میری برابری کرتا ہے میرے پرتاپ کو نہیں جانتا [illegible] نے تیرے سامنے پوتنا اور بکاسُر آدک راچھسوں کو مار ڈالا تھا تسپر بھی تو مجھ سے نہین ڈرتا یہ سُن کر شری داما بولا کہ تم بڑے آدمی کے بیٹے ہونے سے کچھ راجا نہین ہوگئے کھیل مین ہم اور تم دونون برابر ہین بنا گیند دیے میری اور تمھاری نہین بنے گی اور تم نے راچھسون کو مارا تو کیا ہوا اب راجہ کنس نے کالی دہ کے پھول مانگے ہین بہونچاؤگے تو مین جانونگا جب کنس تمکو پکڑ منگاوے گا تب سامرتھ کا حال معلوم ہوگا۔

	سورٹھا	
سکل لوک سرتاج پار نہ پاوت برھم شو		تاہ گیند کے کاج پھینٹ پکڑ جھگرت سکھا

اے راجہ ایسا کٹھور بچن سُنکر بیکنٹھ ناتھ نے کہا کہ تو زبان سنبھال کر بات نہیں کرتا کنس کا ڈر مجھکو کیا دکھلاتا ہے مین پھول ہی لینے کے واسطے یہاں آیا ہون آج کمل کے پھول کنس کو بھیجکر برج باسیون کا سوچ مٹاؤن گا اور تیرے سامنے کنس کے سر کے بال کھینچکر اُس کو مارون گا ایسا کہکر مرلی منوہر نے کرودھ سے شری داما کو جھٹکا دیا اور اپنی کمر اُس سے چھڑا کر کدم کے درخت پر چڑھ گئے تب گوال بالون نے ہنسی سے تالی بجا کر کہا کہ شیام سندر شری داما کے ڈر سے بھاگ کر درخت پر چڑھ گئے اور شری داما رو کر کہنے لگا کہ مین تمہارے ماتا پتا سے گیند پھینک دینے کا حال کہتا ہون تب برجناتھ للکار کر بولے کہ مین تیرے گیند لینے کے واسطے جاتا ہون یہ کہکر موہن پیارے کالی دہ مین کود پڑے۔

	دوہا	
ات کومل تن سانورے ساجے نٹور ساج		جل بھیتر پیٹھے تہان جہان سوت اہ راج

اے راجہ جب شیام سندر جمنا جی مین پیٹھ گئے تب سب گوال بال شری داما کو گالیان دیتے ہوے جمنا کنارے پر ہاتھ پھیلا کر رونے لگے اور گئو وین چارون طرف منہ باے باے کر چلاّنے لگین اور اُن مین سے دو لڑکے روتے ہوئے گھر کی طرف خبر دینے کے واسطے چلے اور اُس وقت برندابن مین بہت طرح کے اسگن ہونے سے نندا ور جسودا جی کو بڑا سوچ ہوا تب وہ کیشو مورت کو ڈھونڈھنے نکلے اور جسودا جی نے نند جی سے کہا کہ آج کنہیا کے ساتھ بلرام بھی نہین ہین پرمیشور کی کرپا سے میرا موہن پیارا اچھا رہے۔

دوہا

چلی رسوئین کرن مین چھینک بھئی موہ آج	آگے ہوئے بلا رین گئی دوسری بھاج

اے راجہ جس وقت نندا اور جسُودا جی سوچ کرتے اور موہن پیارے کو ڈھونڈھتے ہوئے چلے جاتے تھے اُسوقت اُن دونون گوال بالون نے روتے ہوئے آکر کہا کہ اے جسودا ماتا نندلال جی گمیند کھیلتے کھیلتے کدم کے برکش پر چڑھ گئے تھے وہان سے کود کر کالی دہ مین ڈوب گئے یہ بات سنکر نندا اور جسُودا بیاکل ہو کر گر پڑے اور جسُودا جی نے نند جی سے کہا کہ میرے پران پیارے نے جو سپنا رات کو دیکھا تھا وہ سچا ہوا جب برندابن مین یہ خبر پہونچی تب روہنی جی اور برکھبھان آدک سب گوپی اور گوال اپنا اپنا سر اور چھاتی پیٹتے ہوئے نندا اور جسودا جی سمیت دوڑے ہوئے جمنا کنارے پہونچے اور وہان موہنی مورت کو نہ دیکھکر لڑکون سے اُن کا حال پوچھا جب اُنھون نے اُس جگہ کو جہان پر کیشو مورت کودے تھے دکھلایا تب نندا اور جسُودا بیاکل ہو کر جمنا جل مین کودنے دوڑے گوپ اور گوپیون نے انکو تھام لیا۔

دوہا

سُکھدانی دیکھے بنا بلکھاتی اَت مائے	رانی ار رانی پرت پانی مین اکلائے
لوٹت اَت بیاکل دھرن جات گرن جل دھائے	کہت شیام تم دُکھ دیو موکو کیس بڑھائے

اے راجہ جسودا روتے روتے بیاکل ہو کر یو رہون کی طرح کہتی تھی کہ اے بیٹا تم نے کہان دیر لگائی تمھارے کھانے کے واسطے ماکھن روٹی رکھا ہو جلدی آکر بھوجن کرو۔

چوپائی

بیٹھو آے سنگ دوؤ بھیا	تم جیسوُ مین لیوُن بلیا

اے موہن پیارے مین تیرے بنا کیسے جیوُن گی اور کسے ماکھن روٹی کھلا کر اپنا کلیجہ ٹھنڈھا کرون گی اے لالن جب تو اپنی سانولی صورت موہنی مورت دکھلا کر مجھے اپنی میٹھی میٹھی توتلی باتیں سناتا تھا تب مین تینون لوک کا سُکھ اُس کے برابر نہیں سمجھتی تھی اب مین وہ روپ کس طرح دیکھون گی جب جب ہم لوگون کو دُکھ پڑتا تھا تب تب ہماری رچھّا کرتے تھے اب ہم لوگ تمھارے برہ ساگر مین ڈوب رہے ہین کیون نہیں آکر اس سے باہر نکالتے ایسی ایسی باتیں کہکر جسُودا جی بلاپ کرتی تھیں۔

چوپائی

شوک سندھ بوڑی نندرانی	تن کی سُدھ بدھ سبہے بھلائی

دوہا

برکھبھان سُن مہر کے بچن پرم ادھیر	آکلانی رووت بسے اُٹھی کٹھن اُر پیر

اے راجہ اُسی طرح سب استری اور پرش اور بالک اور بردھ برندابن باسی اپنا اپنا گھر اکیلا

چھوڑ کر کالی دہ کنارے کھڑے روتے تھے اور کسی کو اپنے بدن کی سدھ نہ تھی۔

چوپائی

برجباسی سب اُٹھے پکاری	جل بھیتر کا کرت مراری
مات پتا ات ہی دُکھ پاویں	روے روے سب کرشن بلاویں

اور سب برجبالا اپنا سر اور چھاتی پیٹ کر کہتی تھیں کہ اے من ہرن پیارے تم ہم لوگوں کو اس دکھ میں چھوڑ کر آپ جل بہار کرنے چلے گئے تمہارے بنا سب برج سونا ہو گیا اب ہمارا دہی اور ماکھن چرا کر کون کھانے لگا اور ہم سب گوپیاں کس کا آسرا رہنا دینے جسودا پاس جاویں گی تمہارے برہ میں ہم سب مرنا چاہتی ہیں جلدی باہر نکلکر ہمارے پران بچاؤ جل کے بھیتر بیٹھے کیا کرتے ہو اور نندجی بلاپ کر کے کہتے تھے کہ اے بیٹا تو مجھے چھوڑ کر کہاں چلا گیا تیرے بنا مجھکو سب جگت اندھیرا معلوم ہوتا ہے میں کس طرح جیونگا اسی دکھ کے مارے گوکل چھوڑ کر برندابن آبسے تھے یہاں بھی تمہارے پران کا گھات لگا اے پران پیارے جس طرح تم نے بڑے بڑے راچھسوں کو مار کر ہم کو سکھ دیا تھا اسی طرح آج بھی میرے بڑھاپے کی شرم رکھکر جلدی اپنی موہنی مورت دکھلاؤ نہیں تو اب میں مرا چاہتا ہوں۔

سورٹھ

لوگ اُٹھے سب روے دیں بچن سن نند کے	کہت بکل سب کوے ہر تم برج سونو کیو

جب جسوداجی روتے روتے بیہوش ہو گئیں تب بلرام جی نے اُن کے مُنھ پر پانی کا چھینٹا دیا جب انکو کچھ ہوش آیا تب بلرام جی کو دیکھتے ہی رو کر کہا کہ اے بیٹا تمہارے بنا کنھیا ایک ساعت اکیلا نہیں رہ سکتا تھا تو نے اُس کو کہاں چھوڑ دیا جلدی میرے پران پیارے کو بُلا دے وہ بہت بھوکھا ہے ابھی تک اُس نے کچھ نہیں کھایا جب یہ بات کہکر جسوداجی کنھیا کنھیا کہکر پکارنے لگیں تب بلرام جی نے انکو دھیرج دیکر اس طرح سمجھایا کہ اے ماتا تم کس واسطے اتنا سوچ کرتی ہو موہن پیارے تم لوگوں کو اُداس دیکھکر کمل کے پھول لانے کو کالی دہ میں گئے ہیں وہ اناشی پرش ترلوکی ناتھ ہیں اُن کو جمنا جل میں ڈوبنے یا کالی ناگ کے کاٹنے کا کچھ ڈر نہیں ہے آگے تم اپنی آنکھ سے دیکھ چکی ہو کہ پوتنا کو انھوں نے ساعت بھر میں مار ڈالا تھا میں تمہاری سوگند کھا کر کہتا ہوں کہ کوئی ایسا جیو لوک میں نہیں ہے جو اُنکو دکھ دے سکے یا مار سکے۔

دوہا

موہنہ دکھائی نند کی اب ہیں ادت شیام	ناگ ناتھ لے آؤ ہیں تب کہیو بلرام

جب بلبھدر جی کے سمجھانے سے سب کو کچھ دھیرج ہوا تب جسوداجی نے بلبھدر جی کا ہاتھ پکڑ لیا اور اُن کو اپنے پاس بیٹھا کر بلائیں لینے لگیں اور سب برجباسی جمناجی کی طرف ٹکٹکی لگائے تھے کہ دیکھیں موہن پیارے جمنا جل سے کب باہر نکلتے ہیں شکدیوجی نے کہا کہ اے راجا اس دن جیسا سوچ نند اور جسودا اور

سب جیو جنتو اور چیتن برندابن باسیوں کو ہوا اس کا حال برنن نہیں ہو سکتا اب نندلال جی کا حال سنو کہ جب وہ اپنا نٹور روپ ساجے ہوئے کالی دہ میں پہونچے تب ناگن اُن کے موہنی روپ کی سُندرتائی دیکھکر اُنپر موہت ہو کر کہنے لگی کہ اے بالک تو ایسا روپ وان اور کومل تن ہو کر کس واسطے یہاں آیا ہے جلدی بھاگ جا ابھی کالی ناگ سوتا ہے نہیں تو اسکے جاگتے ہی تیرا سب بدن زہر سے جل جائے گا شری کرشن جی یہ بات سن کر ناگ پتنی سے بولے کہ تو اپنے پت کو جلدی سے جگا دے ہم کو راجہ کنس نے بھیجکر کروڑ پھول کمل کے کالی کنڈ میں سے مانگے ہیں تب ناگن بولی کہ تو ناگ سے کیا باتیں کریگا اُس کی ایک پھنکار سے تیرا بدن جل کر راکھ ہو جائے گا مجھ کو تیرا سندر روپ دیکھکر دیا آتی ہے راجا کنس مرجائے جس نے تیری ایسی موہنی مورت کو یہاں بھیجا اور تو اپنی خوشی سے مرنے کے واسطے یہاں آیا ہے لڑکا جان کر تجھ سے کہتی ہوں تیرے ماتا پتا بڑا دُکھ پاویں گے تو بچارا لڑکا اپنا پران لیکر یہاں سے چلا جا یہ سنتے ہی مَن ہرن پیارے بولے۔

دوہا

اری باوری سرپ سوں کہا ڈراوت موہے ‏— جیسوئیں بالک پرکٹ دہی دکھاؤں توہے

سورٹھا

کیوں نہیں دیت جگائے دیکھوں ہیں یا کے بلہہ ‏— یا پر کمل لدائے جیہوں یہ ناتھ برج

اے ناگن سوتے ہوئے کو مارنا ادھرم ہے اس لیے تجھ سے جگانے کے واسطے کہتا ہوں یہ بات سن کر ناگن بولی کہ چھوٹے مُنھ بڑی بات کہنا تجھکو نہ چاہیئے یہ کالی ناگ گروڑ جی سے لڑا تھا جس کو تو ناتھنے کو کہتا ہے میں نے جانا کہ تیری موت تجھکو یہاں لے آئی ہے جو تو میرا کہنا نہیں مانتا جو تجھکو کالی ناگ سے لڑنے کی سامرتھ ہے تو اُسے آپ جگالے یہ بات سنتے ہی برندابن بہاری نے اُس کو جھڑک کر جیسے اپنے پاؤں سے کالی ناگ کی پونچھ دابی ویسے ہی وہ گروڑ جی کے ڈر سے چونک کر اُٹھ کھڑا ہوا جب اُس نے دیکھا کہ ایک لڑکا میرے سامنے کھڑا ہے تب آشچرج مان کر کہا کہ دیکھو میرے زہر کی گرمی اپچھے بٹ نہیں سہہ سکتا اور کوسوں تک کے پشو اور پنچھی آدک اس گرمی میں جل جاتے ہیں یہ کون ایسا لڑکا ہے جس نے یہاں تک جیتا پہونچکر مجھے سوتے سے جگا پایا ایسا بچار کر کالی ناگ کرودھ سے پونچھ پٹکتا ہوا شام سُندر کی طرف دوڑا اور اپنے ایکسو ایک پھن سے اُن کو کاٹنے لگا اے راجہ اُس ناگ کے زہر کی گرمی سے جمنا جل ادھن کی طرح کھولتا تھا لیکن بیکنٹھ ناتھ پر وہ زہر کچھ اثر نہیں کر سکتا تھا تب اُس ناگ نے مَن میں کہا کہ یہ لڑکا کوئی بڑا شور بیر ہو کر منتر جانتا ہے اس سے اس کو زہر اثر نہیں کرتا جب کالی ناگ نے دیکھا کہ میرے کاٹنے سے یہ لڑکا نہیں مرتا ہے تب اُسنے شری کرشن جی کو اپنے بدن سے لپیٹ کر کس لیا اُس وقت ناگن اپنے من میں بہت پچھتا کر کہنے لگی کہ دیکھو ایسا سندر لڑکا اپنی خوشی سے موت کے بس ہو کر یہاں آیا ہے اب اس کا بچنا بہت مشکل معلوم ہوتا ہے اور کالی ناگ نے بھی ابھمان کر کے شری کرشن جی سے کہا کہ تو مجھے نہیں جانتا میں سب سانپوں کا

راجہ ہوں اب یہاں سے جیتا بچکر جائے گا تو دیکھوں گا گرب پر ہاری بھگوان نے یہ بات سنتے ہی اپنا بدن ایسا بڑھایا کہ جوڑ جوڑ کالی ناگ کا ٹوٹنے لگا جب اُس نے بہت بیاکل ہو کر شری برجناتھ جی کو چھوڑ دیا اور الگ جاکر کھڑا ہو گیا تب شری کرشن جی نے جلدی سے پھن اُس کا اپنے پاؤں کے نیچے دبا کر ناک اُس کی چھید ڈالی اور اُس میں ڈوری ڈال کر اُس کے پھن پر چڑھ گئے۔

دوہا	
ماکھن پر جُڑ پھن گہہ لیؤ دیو بیال پھپکار	چرن کمل ماتھے دھرے نرتت ہری مُرار

جب برندابن بہاری تینوں لوک کا بوجھ اپنے بدن میں لیکر کالی ناگ کے سر پر بنسی بجاتے ہوئے کود کود کر ناچنے لگے اُس وقت دیوتا اور گندھرب اور اپسرا اور کنّر آدک اپنے بمانوں پر بیٹھکر یہ آنند روپی ناچ دیکھنے آئے اور گندھرب لوگ بہت طرح کا باجا بجا کر تال سُر کے ساتھ بیکنٹھ ناتھ کا گن گانے لگے اور اپسرا ناچنے لگیں اور دیوتوں نے شیام سندر پر پھول برسائے اے راجہ اُس وقت ناچنا اور گانا اور مرلی بجانے کی ایسی شوبھا اور آنند ہو رہا تھا جس کا برنن نہیں ہو سکتا جب کالی ناگ کے منھ سے ترلوکی ناتھ کے بوجھ کے مارے خون بہنے لگا تب وہ مرنے کے قریب ہو کر اپنے زہر کا سب گھمنڈ بھول گیا اور اپنا پھن پٹک پٹک کر زبان منھ سے باہر نکال دی اور اپنے جینے سے ناامید ہو کر سر جھکا لیا اُس وقت کالی ناگ کو بیکنٹھ ناتھ کا درشن ملنے اور اُن کا چرن ماتھے پر پڑنے سے گیان ہو کر یہ بات یاد آئی کہ میں نے برہما جی سے سُنا تھا کہ برج گوکل میں اوتار ہوگا۔

دوہا	
سیے گوکل میں اُترے ہیں جانیو نرادھار	یہ انباشی برہم ہیں برج کر پڑا اوتار

یہ لڑکا وہی اوتار ہے نہیں تو دوسرے کی کیا سامرتھ تھی جو میرے زہر سے جیتا بچتا ان ترلوکی ناتھ کی برابری کوئی نہیں کر سکتا میں نے بہت بُرا کام کیا جو پر برہم پرمیشور پر پھن چلایا یہ بات اپنے من میں سمجھتے ہی کالی ناگ شرن شرن پکار کر بولا کہ اے مہا پربھو میں نے آپ کا روپ نہیں پہچانا آپ مجھے جیو دان دیکر اپنی شرن میں لیجئے ایسے دین بچن کہکر کالی ناگ چپ ہو رہا اور اپنی کرنی سے شرمندہ ہو کر کچھ استت نہ کر سکا شری دینا ناتھ نے یہ دین بچن سن کر سمجھا کہ اب ابھمان کالی ناگ کا ٹوٹ گیا تب اُس کو اپنے چتر بھجی روپ کا درشن دیا اُن کا روپ دیکھتے ہی کالی ناگ کی استریاں بہت بلاپ سے روتی ہوئی وہاں آئیں اور ہاتھ جوڑ کر اس طرح بیکنٹھ ناتھ کی استت کی کہ اے پر برہم پرمیشور آپ تینوں لوک اور سب جیووں کے پیدا کرنے والے ہیں اور آپ نے ادھرمی لوگوں کے مارنے اور پرتھوی کا بوجھ اُتارنے کے واسطے اپنی اِچھا سے اوتار لیا ہے دنیا میں جو کوئی آپ کا دھیان اور آپ کی بھکت دشمنی سے بھی کرتا ہے وہ بھی بھوساگر پار اُتر کر مکت ہو جاتا ہے جس طرح امرت کو جان کر یا نہ جانکر دونوں طرح پینے سے آدمی امر ہو کر نہیں مرتا ہے اسی طرح آپکے دھیان

کا پرتاپ بھی ہے ہمارے پت نے اپنے اگیان اور اجان سے آپ کو نہیں پہچانا سو وہ اپنے ڈنڈ کو پہونچا لیکن آپ کا درشن پاکر کرتارتھ ہوا کسواسطے کہ جن چرنوں کا درشن دان اور جگیہ اور تپ اور جپ کرنے سے بھی جلدی نہیں ملتا وہ درشن اس ناگ نے سہج میں پایا اور اے دینا ناتھ آپ نے بہت اچھا کیا کہ اُس دُکھ دائی کا گھمنڈ توڑ ڈالا اور اس نے نہ معلوم پورب جنم میں کیسا بھاری تپ کیا تھا جس کے پھل سے آپ کے چرن اس کے سر پر براجتے ہیں نہیں تو ان چرنوں کی دھور ملنے کے واسطے لچھمی جی اور برھما جی آدک دیوتا اور بڑے بڑے جوگی اور من چاہنا رکھتے ہیں اور اُن کو بھی وہ دھور جلدی نہیں ملتی سو دُھور کالی ناگ کے ماتھے پر چڑھی اسکے برابر دوسرے کا بھاگ ہونا کٹھن ہے اور مین ایسی سامرتھ نہیں رکھتی جو اُس دھور کا پرتاپ برنن کرسکوں نارد جی اور سنکادک اُس دھور کی بھکت اپنے ہردے میں رکھنے سے اندراسن گدّی اور اشٹ سِدھ اور مُکت بیدوی اور تینوں لوک کا سُکھ اس کے سامنے کچھ مال نہیں سمجھتے جس نے پارس پتّھر پایا وہ سونے کی چاہنا نہیں رکھتا اب یہ ناگ مارے ڈر کے مرنے کے نکٹ ہو گیا ہے اور سو رلوگ ڈرے ہوئے کو نہیں مارتے اس سلیے دیا کرکے اس کا پران چھوڑ دیجئے نہیں تو اس کے ساتھ ہم کو بھی مارڈالیے کسواسطے کہ ہم پت برتا ہو کر اپنا پران اس کے ادھین جانتے ہیں اور بید اور شاستر میں بھی یہی لکھا ہے کہ پت برتا استری اُسی کو سمجھنا چاہیے کہ جو اپنے پت کو روگی اور کوڑھی اور دردری ہونے پر بھی ایشور کے برابر جانے اور آج سے اپنے پت پر ہم کو اور بھی ادھک بشواس ہوا کہ اُس کے پرتاپ سے ہم نے آپ کا درشن پایا جب اس طرح بہت استت ناگنوں نے کی تب مرلی منوہر کالی ناگ کا اپرادھ چھما کرکے اُس کے مستک پر سے کود پڑے تب اُس ناگ نے ڈنڈوت کرکے ہاتھ جوڑ کر بنے کیا کہ اے دینا ناتھ جو کچھ اگیان بین مجھ سے اپرادھ ہوا وہ دیا کرکے چھما کیجئے اور میں سانپ کی ذات زہر سے بھرا ہوا تامسی سوبھاؤ تھا اس لیے آپ کے اوپر پھن چلایا برھما جی آدک دیوتا بھی آپ کے بھید کو جلدی نہیں جان سکتے میں مورکھ آپ کو کس طرح پہچانتا آپ نے مجھے درشن دے کر کرتارتھ کیا سب بید اور پران آپ کا گن گاتے ہین جو آپ انصاف کرکے دیکھیں تو ہمیں کچھ اپرادھ میرا نہ سمجھنا چاہیئے کس واسطے کہ میری ذات کا یہی سوبھاؤ آپ نے بنا دیا ہے جو کوئی مجھ کو دودھ بھی پلاوے تو بھی میرے بدن سے زہر ہی پیدا ہوگا اور گئو کو گھاس بھوسا کھلانے سے دودھ ہی ہوتا ہے میں نے اپنے سوبھاؤ کے موافق آپ پر پھن چلایا اب آپ مجھکو اپنی شرن میں رکھیے اور میرا یہ ماتھا دھن ہے جس پر آپ کے چرن پڑنے سے میرے بہت جنموں کے پاپ چھوٹ گئے جن چرنوں کا دھوون گنگا جی ہو کر تینوں لوک کو تار دیتی ہیں وہ چرن آپ کا میرے سر پر براجا جس شیش ناگ کے ایک مستک پر آپ شین کرتے ہیں اُس نے اتنی بڑائی پائی اور میرے ایک سو ایک ماتھے پر آپ نے چرن رکھ کر نرت کیا ہے اس سے میں اپنے برابر کسی دوسرے کا بھاگ نہیں سمجھتا اب مجھکو کسی کا ڈر نہیں رہا۔

دوہا	جن پدپنکج پرس تے گت پائی رکھ نار	سُرنرمُن پوجت جنھیں سنتن پران اُدھار	

سورٹھا

پھرت چراوت گائے شری برندابن سے ترن ۔ بھگتن کے سکھدائے برجباسی جن دکھ ہرن

یہ استت سن کر شیام سندر نے کہا کہ اب تو یہاں کا رہنا چھوڑ کر اپنے کل پروار سمیت رمنک دیپ میں جا کر رہ میں یہاں جل بہار کروں گا اور جو کوئی کالی دہ میں اسنان کرکے پتروں کا ترپن کرے گا اس کے جنم جنمانتر کے پاپ چھوٹ جائیں گے اور ہم تیرا اپرادھ چھما کرکے تجھسے بہت خوش ہیں اور تیرا نام دنیا میں مہاپرلے تک بنا رہیگا اور دیوتا اور آدمی میری اور تیری کتھا کہیں اور سنیں گے اور اس ادھیائے کے کہنے اور سننے والوں کو کالی ناگ کے کاٹنے کا ڈر نہیں ہوگا اور راجہ کنس نے کروڑ پھول کمل کے کالی کنڈ سے مانگے ہیں سو تو جلدی اپنے اوپرادھ کو برج میں پہونچا دے یہ بچن بیکنٹھ ناتھ کا سنتے ہی کالی ناگ نے ڈرتے اور کانپتے ہوئے بنتی کیا کہ اے مہاپربھو میں کمل کے پھول ابھی پہونچائے دیتا ہوں لیکن رمنک دیپ میں جانے سے گرڑ جی مجھکو کھا جائینگے انھیں کے ڈر سے میں یہاں بھاگ آیا تھا یہ سنکر موہن پیارے بولے۔

دوہا

چرن کمل کی چھاپ ہے تیرے مستک ماہنہ ۔ اب اس چھاپ پرتاپ سے گرڑ بول ہے ناہنہ

ایسا کہکر بیکنٹھ ناتھ نے اسی ساعت گرڑ کو بلا کر کالی ناگ کا ڈر چھڑا دیا تب کالی ناگ نے بڑی خوشی سے اپنی استریوں سمیت شری کرشن جی کی بدھ پوربک پوجا کی اور بہت سے رتن اور من کے ہار انکو بھینٹ دیدیے اور تین کروڑ پھول کمل کے اپنے اوپرا دلیے تب پھر برجناتھ جی اس کے مستک پر چڑھ کر ناتھ پکڑے ہوئے وہاں سے چلے۔

سورٹھا

پھر جسمت ار ماتہ اٹھی لہر ست پریم کی ۔ کا ٹھر آیو ناتہ روے کہت بلرام سوں

یہ بچن سن کر بلرام جی بولے کہ اے میا تھوڑی دیر اور دھیرج دھر تیرا پران پیارا ابھی آتا ہے بلرام جی کے سمجھانے پر بھی برجباسی لوگ بیاکلتا سے رو کر کہنے لگے کہ اے موہن پیارے تم ہماری محبت چھوڑ کر کہاں چلے گئے تمہارے بنا ہماری یہ گت ہوئی ہے دو پہر سے جمنا جل میں بیٹھے کیا کرتے ہو جلدی کیوں نہیں نکل آتے جس طرح بنا من کا سانپ تڑپتا ہے وہی حال پھر نند اور جسودا کا ہو گیا تب جسودا رو کر کہنے لگی کہ میرے جینے کو دھرکار ہے کہ موہن پیارا جمنا میں ڈوب جائے اور میں جیتی رہوں۔

دوہا

کہت جسودا نند سوں دھرک بار انبار ۔ اور کیتک دن جیوگے مرت نہیں موہ مار

سورٹھا

کر دیکھو من دھیان ایسے دکھ میں مرن سکھ ۔ نند بھئے بن پران ہر چھ پرے ترنہ بچن سن

جب نند راے مُرچھت ہوکر گر پڑے تب بلرام جی نے اُن کو اُٹھا کر کہا کہ اے پتا تم کس واسطے اتنا سوچ کرکے اپنا پران دیتے ہو شیام سندر کا مارنے والا دنیا میں کوئی نہیں ہے وہ اناشی پُرش آٹھوں پہر لچھمی جی کو ساتھ لیے ہوئے چھیر سمدر میں رہتے ہیں اُن کے جمنا جل میں گرنے سے تم لوگ کیوں ڈرتے ہو اس طرح بلرام جی اُن کو سمجھا رہے تھے کہ اُسی ساعت جمنا جل سے لہر اُٹھنے لگی تب بلرام جی بولے کہ دیکھو اب بیکنٹھ ناتھ جل سے باہر آتے ہیں ایسا بچن سنتے ہی سب برجباسی جمنا کی طرف دیکھنے لگے اُسی وقت نندلال جی کالی ناگ کو ناتھے ہوئے پانی کے اوپر پرگٹ ہوئے۔

	دوہا	
دُکھ ہرن دانو دلن سنتن سدا سہاے		ناگن پربھو گوپال جی باہر پرگٹے آے

اے راجہ پریکھت موہن پیارے کو دیکھتے ہی نند اور جسودا آدک برجباسی ایسے خوش ہوئے جیسے مُردے کے بدن میں جان آجائے اور کالی ناگ نے مُرلی منوہر کو جمنا کنارے اُتار دیا۔

	سورٹھا	
اُرگ دیپ اب جاے باس کرو نربھے سدا		تٹ پر کمل دَھراے کالی کو آئیس دیو

کالی ناگ شری کرشن جی کی اگیا کے موافق ڈنڈوت کرکے اپنے کل پروار سمیت اُسی وقت رمنک دیپ کو چلا گیا اور شیام سُندر نے سب برجباسیوں کو جو برہ کے دُکھ ساگر میں ڈوب رہے تھے مل کر سُکھ دیا اُس دن سے وہاں کا جمنا جل جو زہر کے برابر تھا امرت کی طرح ہو گیا۔

	دوہا	
گئے دیو نج نج سدن ہردے پرم سکھ پاے		دھنّ دھنّ پربھو دھنّ کہہ مُدت سمن برساے خوشی سے پھول ۱۲

اُدھیاے سترھواں

کتھا کالی ناگ کے رمنک دیپ چھوڑنے کی

راجہ پریکھت نے اتنی کتھا سُنکر پوچھا کہ اے سوامی رمنک دیپ ایسا اُتّم استھان چھوڑ کر کالی ناگ جمنا جی میں آکر کیوں رہا اور گروڑ جی کا کون اپرادھ اس نے کیا تھا اُس کا حال بدھ پوربک برنن کیجئے شکدیو جی بولے۔

	دوہا	
سو لیلا بستار سوں کہوں سبے سمجھاے		گروڑ بلی کے تراس نے باس کیو برج آے

اے راجہ سوتشیپ جی برھما جی کے بیٹے ہیں ان کی دو استریاں تھیں اُن میں سے ایک کا نام کدرو

اور دوسری کا نام نبتا تھا۔ کدّرو کے کالی ناگ آدک بہت سے سانپ پیدا ہوئے اور نبتا کے دو لڑکے ایک گرڑجی پرمیشور کے باہن اور دوسرا ارن نام سورج دیوتا کا رتھوان ہوا گرڑجی اور کالی ناگ آدک سانپ رمنک دیپ میں رہتے تھے ایک دن کدّرو اور نبتا دونوں سوتیں بیٹھی تھیں کدّرو نے نبتا سے کہا کہ سورج کے رتھ میں کون رنگ کے گھوڑے جتے ہیں نبتا نے سفید رنگ کے اور کدّرو نے کالے رنگ کے بتلائے اسی بات پر دونوں نے آپس میں جھگڑا کر کے یہ قول و قرار کیا کہ جس کا کہنا جھوٹھا ہو وہ سچ کہنے والی کی داسی ہو کر رہے جب یہ حال سانپوں نے سنا تو کدّرو سے کہا کہ اے ماتا تم نے بنا پوچھے ہم لوگوں کے ایسی پرتگیا کر دی سورج کے رتھ میں تو سفید رنگ کے گھوڑے جتے ہیں تم نبتا سے ہار جاؤگی یہ بات سن کر کدّرو بولی کہ اے بیٹا اب تو میں بات ہار چکی ہوں کوئی تدبیر ایسی کرو کہ جس میں میرا کہنا سچ ہو نہیں تو مجھکو نبتا کی داسی ہونا پڑے گا تب سانپوں نے کہا کہ ہم لوگ جا کر اُن گھوڑوں کے بدن میں لپٹ جاتے ہیں اس سے وہ کالے دکھلائی پڑیں گے اُسی وقت کدّرو نبتا کو ساتھ لیکر گھوڑے دیکھنے گئی تو سانپوں کے لپٹ رہنے سے وہ کالے کالے دکھ پڑے اس لیے نبتا ہار گئی۔

دوہا

کدّرو باچہ جیت کے لیے گئی گھر اولوائے　جاکی ریت انیت ہے تاسوں کہا بسائے

جب گرڑجی نے یہ حال سنا تب کدّرو سے جا کر کہا کہ تم نے دغابازی کر کے میری ماتا کو داسی بنانے کی اچھا کی ہے ایسا ادھرم کرنا تم کو اچت نہیں ہے اب تم اس کے بدلے جو چیز مانگو وہ ہم تمکو لا دیں ہماری ماتا کو داسی مت بناؤ یہ بات سن کر سانپوں نے آپس میں صلاح کر کے گرڑجی سے کہا کہ تم ہم کو امرت کا کلسہ لا دو تو ہم تمھاری ماتا کو داسی نہ بناویں گے گرڑجی نے اُسی وقت امرت کا کلسہ اپنی سامرتھ سے لا کر سانپوں کو دے دیا اور اپنی ماتا کو ساتھ لیکر گھر چلے آئے یہ حال سنکر دیوتوں نے بچار کیا کہ سانپ لوگ امرت پینے سے امر ہو کر سب جیوؤں کو بہت دکھ دیں گے کوئی کسی طرح جیتا نہ بچے گا ایسا بچار کر سب دیوتوں نے آکر گرڑجی سے کہا کہ تم اپنے کہنے کے موافق امرت کا کلسہ کدّرو کو دے کر اپنی ماتا کو لوا لائے جیسا چھل کر کے اُنھوں نے تمھاری ماتا کو داسی بنایا تھا ویسا چھل تم بھی کرو جس میں امرت کا کلسہ اُنسے لے لو گرڑجی نے یہ بات دیوتوں کی مان لی اور جس وقت سانپ لوگ امرت کا کلسہ تالاب کے کنارے رکھکر اس اچھا سے اسنان کرنے لگے کہ پوتر ہو کر امرت پیویں گے اُس وقت گرڑجی وہاں پہونچکر کلسا امرت کا اُٹھا لائے اور دیوتوں کو سونپ دیا دیوتا امرت لیکر اپنے لوک کو چلے گئے جب سانپوں نے اس سبب سے گرڑجی سے دشمنی پیدا کی تب ایک دن گرڑجی بیکنٹھ ناتھ اپنے سوامی کی استت کر کے اُن سے یہ بردان مانگا کہ کوئی سانپ ہم کو لڑائی میں نہ جیت سکے اور ہم سانپوں کو کھا لیا کریں اُن کا زہر ہم کو اثر نہ کرے جب پرمیشور دینڈیال نے گرڑجی کو من مانا

بردان دیا تب وہ بہت خوش ہو کر سانپوں کو پکڑ کر کھانے لگے جب سانپوں نے گرڑ جی سے جیتنے کی سامرتھ اپنے
میں نہیں دیکھی تب برھما جی کے پاس جا کر بنتے کیا کہ اے جگت کے کرتا آپ نے ہم کو اور گرڑ جی دونوں کو پیدا
کیا گرڑ جی بردان پانے کے پرتاپ سے ہم لوگوں کو کھاتے جاتے ہیں ایسی زبردستی اُن کو کرنا نہ چاہیئے
یہ بات سانپوں کی سنکر برھما جی نے اس طرح دونوں کا میل کرا دیا کہ مہینے بھر بعد ایک سانپ پکڑ کر گرڑ جی اپنے
کھانے کے واسطے لیا کریں اور سب کو دُکھ نہ دیا کریں جب گرڑ جی اس بات پر خوش ہوئے تب سانپ لوگ
آپس میں باری باندھ کر ہر پورنماشی کو ایک سانپ پیپل کے درخت پر رکھ آنے لگے اور گرڑ نے برھما جی کی
آگیا کے موافق وہی سانپ کھا کر دوسرے سانپوں کو دُکھ دینا چھوڑ دیا جب کچھ دن اس طرح بیت گئے تو کدرو کے
بیٹے کالی ناگ کی باری آئی تب وہ اپنے زہر کے گھمنڈ سے کہنے لگا کہ ہم اور گرڑ دونوں کشیپ جی کے بیٹے
ہو کر دونوں کی ماتا آپس میں بہن بہن ہیں جو ہم اس سے ڈر کر اس کو سانپ کھانے کے واسطے دیں تو اس میں
ہماری بڑی ہنسی ہے اس لیے ہم گرڑ سے لڑیں گے یہ بچار کر کالی ناگ درخت پر کوئی سانپ نہیں رکھ آیا
تب گرڑ جی اُس کے دروازے پر آئے جب کالی ناگ نے گرڑ جی سے جدھ کیا تب گرڑ جی نے اُس کو
اپنے پنجے اور چونچ سے مار کر گرا دیا اور اُس وقت گرڑ جی کے پروں سے سام بید اور رگ بید اور اتھر
ون بید اور یجر بید کے سُر نکلتے تھے اس لیے وہ آواز سن کر سانپوں کا تیج گھٹ جاتا تھا جب کالی ناگ نے
گرڑ جی میں اپنے سے زیادہ زور دیکھا تب وہ ہار مان کر من میں کہنے لگا کہ اب بنا بھاگے گرڑ کے ہاتھ سے میرا
پران نہیں بچے گا اس لیے برندابن میں جمنا کنارے جا کر رہوں تو جیتا بچوں کس واسطے کہ سوبھر رکھیشور
کے شاپ دینے سے گرڑ وہاں نہیں جا سکتے ایسا بچار کر کالی ناگ اپنی استریوں اور بچوں سمیت رمنک
دیپ سے بھاگ کر جمنا جی میں آ بسا تھا اور دوسرے سانپ سوبھر رکھیشور کے شاپ دینے کا حال
نہیں جانتے تھے کالی ناگ نے ہی نارد منی سے سنا تھا۔ اتنی کتھا سن کر راجہ پرکھیت نے پوچھا کہ اے مہاراج
گرڑ جی برندابن میں جمنا کنارے کیوں نہیں جا سکتے تھے شکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ کسی سمے سوبھر رکھیشور
جمنا کنارے بیٹھے ہوئے تپ کرتے تھے وہاں گرڑ جی نے جا کر ایک بڑا مگرمچھ جمنا میں سے کھا لیا یہ حال دیکھ
سوبھر رکھیشور نے کرودھ کر کے کہا کہ اے گرڑ جس جگہ بیٹھ کر پرمیشور کا بھجن کریں وہاں پر کسی کی یہ سامرتھ نہیں ہے
کہ کسی جیو کو دُکھ دے سکے جو تجھ کو میرے کہنے کا بشواس نہ ہو تو اپنے سوامی سے جا کر پوچھ لے آج تیرا اپرادھ
میں نے چھما کیا لیکن آگے کے واسطے یہ شاپ دیتا ہوں کہ جو تو پھر کبھی یہاں آوے گا تو مر جاوے گا۔

دوہا

ماکھن پربھو کے نیہہ میں میرو سیج سہائے ۔ جو آوے میرے شرن تا کی کرت سہائے

اے راجہ اسی شاپ کے ڈر سے گرڑ جی وہاں نہیں جا سکتے تھے جب سے کالی ناگ وہاں آ کر رہا تھا
تب سے اُس جگہ کا نام کالی دہ ہوا اتنی کتھا سنا کر شکدیو جی بولے کہ اے راجہ جب شری کرشن جی نے

کالی ناگ کو بدا کیا اور آپ لڑکوں کی طرح ڈرتے اور کانپتے دوڑ کر جسودا کی گود میں گھس گئے تب نند رانی نے
شیام سندر کو بڑی پریت سے گلے لگایا اور منھ چومنے لگیں اور روہنی آدک سب برجبالا اُن کو دیکھ کر پریم
آنند ہوگئیں اور جو گئو اور بچھڑے شیام سندر کے دیکھے بنا رو رہے تھے وہ سب خوش ہو پاگر کرنے لگے اُس وقت
بلدیو جی یہ لیلا شیام سندر کی دیکھکر بہت ہنسے تب نندجی اُن کو ہنستے دیکھ کر کرودھ کرکے بولے کہ یہ بلدیو بسدیو جی
کا بیٹا ہمارا ذات بھائی نہیں ہے اس سے دُکھ کے سمے ٹھٹھا کرتا ہے یہ سن کر بلدیو جی نے کہا کہ اے پتا میرے
ہنسنے کا یہ کارن ہے کہ جب شیام سندر جمنا میں کود کر ایسے زبردست سانپ کو ناتھ لائے تب نہیں ڈرے
اب ماتا کی گود میں آکر ڈر سے کانپتے ہیں اے نند بابا شری کرشن کسی کا ڈر کچھ نہیں رکھ کر سب دُکھ دائیوں کو
ڈنڈ دینے والے ہیں یہ سن کر نندجی ہنسنے لگے اور اُنھوں نے موہن پیارے کو گلے لگا کر کہا کہ اے بیٹا
اب تم گائے چرانے نہ جاکر میری آنکھوں کے سامنے رہا کرو ایسا کہکر نندجی نے بہت گئوا ور سونا آدک
اُن سے دان کرایا اور اُس دن برجباسیوں نے شیام سندر کا نیا جنم ہوا بچار کر ایسی خوشی منائی جس کا حال
مجھ سے برنن نہیں ہو سکتا اور جسودا جی نے شری کرشن جی سے کہا کہ اے بیٹا میں تجھ کو ہمیشہ منع کرتی تھی
کہ تو جمنا کنارے مت جایا کر تو نے میرا کہنا نہیں مانا اور جمنا جل میں کود کر ہم لوگوں کو اتنا دُکھ دیا تب موہن پیارے
بولے کہ اے میا رات کا سپنا سچ ہوا۔

		دوہا		
	موہ ڈار کا ہو دیو کالی دہ کے نیر		کھیلت کھیلت گیند میں آیو جمنا تیر	

اے ماتا جب میں کالی دہ کے بھیتر چلا گیا تب میں سانپ کو دیکھ کر بہت ڈرا جب میں نے اس سے
کہا کہ راجہ کنس نے مجھ کو کمل کے پھول لانے کے واسطے بھیجا ہے تب وہ راجہ کے ڈر سے مجھے پھول
سمیت یہاں پہونچا گیا پھر شری دا ما آدگوال بالوں نے موہن پیارے سے گلے مل کر کہا اے بھائی
جو کچھ تم نے کہا تھا وہ کیا تم کنس کو ضرور مارو گے اب ہمارا اپرادھ چھما کرو یہ بات سنتے ہی شری کرشن جی
ہنس کر بولے کہ اے بھائی تم ہمارے سکھا ہو ہماری اور تمھاری گھڑی بھر کی لڑائی تھی اب ہم تم سے خوش
ہیں پھر شیام اور بلرام یہ لیلا سمجھکر آپس میں ہنسنے لگے اور اُس دن سب برندابن باسی شیام سندر کے
سوچ میں بھوکے رہے تھے اس لیے مُرلی منوہر نے کہا کہ آج کی رات سب کوئی یہاں ٹک رہو کل گھر
چلیں گے جب ان کی اگیا سے سب لوگ وہاں ٹکے تب نندجی نے برندابن سے پکوان اور مٹھائی منگوا کر
سب کو بھوجن کرایا اور اُسی دن نندجی نے کمل کے پھول گاڑی اور بیلوں پر لدوا کر گوالوں کے ساتھ
راجہ کنس کے پاس بھیجدیے۔

		دوہا		
	کہیو میری اُرتے نرپ سوں ایسی جانے		بہت بنے کر کنس کو دینی پتر لکھائے	

سورٹھا

تم پرتاپ سے راج آپ گیو پہونچائے ادا	گنو کمل کے کاج کالی دہ میرو سیوں

اے راجہ جب گوالوں نے کمل کے پھول چٹھی سمیت کنس کے پاس پہونچا دیے تب کنس کمل کے پھول دیکھنے اور چٹھی پڑھنے سے ڈرا اور اُس کو بشواس ہوا کہ شری کرشن جی پربرہم پرمیشور کا اوتار ہیں ان کے ہاتھ سے میرا پران نہیں بچے گا ایسے بچار کر من میں بہت اُداس ہوگیا لیکن نندجی کو خلعت دے کر گوالوں سے بدا کرتے وقت کہا کہ تم نند راے سے کہدینا کہ ہم اُس کے بیٹوں کو ایک دن بلا کر دیکھیں گے جب گوالوں نے آکر وہاں کا سندیسا کہا تب نند آدک سب برجباسی خوش ہوئے۔

دوہا

نرپ ہم تم دیکھن لیے کہیو بلاؤں تات	کہت شیام بلرام سوں ہنس ہنس کے یہ بات

سورٹھا

میٹو کنس کو تراس دوجے کمل پٹھائے نرپ	برج جن پرم ہلاس اک سُکھ برہ نے بچے

جب رات کو برندابن باسی جمنا کنارے سرہری کے بن میں سو رہے تب راجا کنس نے یہ حال سن کر دُھندھک نام راچھس کو بلا کر کہا کہ آج تم جمنا کنارے سب برجباسیوں کو شیام اور بلرام سمیت جلادو میں تمھارا بڑا احسان مانونگا یہ بات سنتے ہی دھندھک راچھس نے آدھی رات کے وقت وہاں جاکر چاروں طرف آگ لگادی۔

دوہا

اُٹھی انل جوالا پربل مانو اچل سُمیر	داد انل ات کرودھ کر لیو دسودس گھیر

جب سب پشُ اور پنچھی اُس آگ سے جلنے لگے تب نند اور جسودا آدک سب برجباسیوں نے نیند سے چونک کر دیکھا کہ چاروں طرف سے آگ دوڑی چلی آتی ہے اور کوئی راہ بھاگنے کی دکھلائی نہیں دیتی یہ حال دیکھتے ہی نند اور جسودا جی نے گھبرا کر شری کرشن جی سے کہا کہ اے دُکھ بھنجن جب جب ہم لوگوں پر دُکھ پڑتا ہے تب تب تم سہاتیا کرتے ہو اب جلدی اس آگ سے بچاؤ نہیں تو سب لوگ جلکر مرا چاہتے ہیں بھاگنے کی راہ نہیں ہے تمھاری شرن چھوڑ کر کہاں جائیں جب شیام سُندر نے آگ کی لپیٹ سے سب کو بیاکل دیکھا تب اُن کو دھیرج دے کر بولے کہ تم لوگ اپنی اپنی آنکھ بند کر لو آگ بجھ جائے گی جب سب لوگوں نے اپنی اپنی آنکھیں بند کرلیں تب دُکھ بھنجن شری نند نندن نے ہست روپ دھر کر سب آگ کو کھا گئے اور دھندھک راچھس کو مار ڈالا اُسی ساعت کرشن بھگوان کی اِچھا سے سب آگ بجھ گئی اور جتنے پشُ پنچھی آدک جیو جلتے تھے سب جیوں کے تیوں سُکھی ہوگئے جب برندابن بہاری کے کہنے سے برندابن باسیوں نے اپنی اپنی آنکھیں کھول دیں تب کسی کو ایک چنگاری بھی نہ دکھلائی دی یہ چرتر سب لوگ دیکھ کر آپس میں کہنے لگے کہ کسی نے پانی سے بھی نہیں بجھایا یہ سب آگ کیا ہوئی تب موہن پیارے نے کہا کہ پھوس کی آگ

بہت بلتی ہے پھر اُسے بجھتے ہوئے دیر نہیں لگتی۔

سورٹھا

شیام سہا یک جاہ تا کو ہے ڈر کون کو		یہ نہ بڑائی تاہ پانچ تت جتلے کیے	

جب سب برجباسی شیام سندر کی استت کرنے لگے تب کرشن بھگوان نے اپنی مایا اُن پر ایسی پھیلا دی کہ سب کسی نے یہ جانا کہ یہ آگ آپ سے بجھ گئی اور کالی ناگ ناتھنے کا حال بھی اُن کو سپنے کی طرح معلوم ہوا۔

دوہا

ماکھن پربھو کے نیہہ میں کچھاک کہوں ڈرنا تھ		پرات ہوت آنند سے سب آئے گھر ماتھہ	

اُس دن سب چھوٹے اور بڑوں نے اپنے اپنے گھر خوشی منائی اور شیام سندر کو اپنا لڑکا جان کر ہر روز ان سے پریت کرنے لگے۔

ادھیائے اٹھارھواں

مارنا بلرام جی کا پرلمب راچھس کو

شُکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ جس طرح شیام سُندر نے گوال بالوں کے ساتھ برندابن میں کھیل کھیلا تھا وہ کہتا ہوں سنو کہ جب گریکھم رُت یعنی جیٹھ اساڑھ آیا سورج کی دھوپ سے سب سنسار بیاکل ہو گیا لیکن شیام سندر کی کرپا سے سب برندابن میں کسی جیو کو کچھ گرمی نہ معلوم ہو کر بسنت رُت کا سکھ بنا رہا اس لیے برندابن میں پھولوں پر جھنڈ جھنڈ بھونرے گونجکر آم کی ڈالیوں پر کوکلا بولتی تھیں اور درختوں کے نیچے ٹھنڈے سایہ میں مور ناچ کر کوکتے تھے اور ٹھنڈی اور ملائم اور خوشبودار ہوا چل کر گھٹا ٹوپ بن کے پاس جمنا جی لہریں لے رہی تھیں وہاں پر برندابن بہاری بلرام جی اور گوال بالوں کے ساتھ گئویں چرا کر بہت طرح کے کھیل کھیلتے تھے جب کبھی چرخی کی طرح گھومتے تھے تب اُن کو زمین اور آسمان گھومتا ہوا دکھلائی دیتا تھا اور جب ایک گوال دوسرے لڑکے کے ہاتھ پر تالی مار کر بھاگتا تھا تب وہ اُس کو پکڑنے دوڑتا تھا اور کبھی آپس میں آنکھ مچولا کھیل کر بہت طرح کے راگ گاتے تھے اور اپنے منھ سے بہت طرح کے باجے بجا کر شیر اور گدھ اور لومڑی وغیرہ کی بولی بولتے تھے اور کبھی مرلی منوہر بنسی بجا کر اپنا گانا گوال بالوں کو سُنا کر خوش کرتے تھے۔

دوہا

کبھوں سارس کوکلا مور ہنس کی بات		گوال بال بولیں سبے ماکھن پربھو مسکات	

اے راجہ ایسے آنند میں پرلمب راچھس بھیجا ہوا راجہ کنس کا شیام سندر کے مارنے کے واسطے گوال روپ بن کر وہاں آیا اور سوائے شری کرشن جی کے اور کسی نے اُس کو نہیں پہچانا جب اُس نے بہت گوال بالوں کو اُٹھا لیجا کر پہاڑ کی کندرا میں چھپا دیا تب شری کرشن جی نے آنکھ کے اشارے سے بلرام جی کو دکھلا کر کہا کہ اے بھائی اس گوال کو اپنا ساتھی مت سمجھو یہ پرلمب نام راچھس کپٹ سے گوال بن کر میرے مارنے کے واسطے آیا ہے اس کے مارنے کی کوئی تدبیر کرنا چاہیے یہ جب تک گوال کی صورت میں رہے گا تب تک نہیں مارا جائے گا کسواسطے کہ گوال روپ میرے سکھا اور بھائی بند ہیں جب یہ راچھس روپ دھرے تب اس کو مار ڈالنا شری کرشن جی نے بلرام جی سے یہ کہکر اس کپٹ روپ گوال کو اپنے پاس بلایا اور اس کا ہاتھ پکڑ کر ہنستے ہوئے بولے کہ اے مِتر ہم کو تمھارا بھیس سب سے اچھا معلوم ہوتا ہے جو لوگ ہمارے سکھا ہیں وہ کپٹ نہیں رکھتے اور کپٹی آدمی کو میں اپنا سکھا نہیں جانتا۔

دوہا			
سکھا بلائے نکٹ سب تمہیں کہو نند لال		پھل بجھاے اب کھیلئے مدت بھئے سب گوال	

پھر شری کرشن جی نے پرلمبا سر کو آدھے گوال بالوں سمیت اپنی طرف لے لیا اور آدھے گوال بال بلرام جی کے ساتھ دے کر پھل بجھاون کھیلنے لگے اور یہ اقرار آپس میں ٹھہرا کہ جو لڑکا بوجھ نہ سکے اُس کی طرف کے سب گوال بال دوسری طرف کے لڑکوں کو اپنی پیٹھ پر چڑھا کر بھانڈیرین تک لیجاویں اور اسی طرح جہاں پر دونوں لڑکے پھل بجھانے والے بیٹھے ہوں وہاں پھر آویں ایک ایک گوال بال دونوں غول کا عمر میں برابر دیکھکر جوڑی ٹھہرائی اور شیام سندر نے اپنا جوڑ شری داما گوال سے اور بلدیوجی کا جوڑ پرلمباسر کپٹ روپی گوال سے باندھا جب کھیلتے وقت بلدیوجی نے جیتا اور شری کرشن جی ہار گئے تب بلدیوجی کپٹ روپی گوال کی پیٹھ پر چڑھے اور شری داما شری کرشن جی کی پیٹھ پر چڑھا جب اسی طرح سب لڑکے شیام سندر کے ساتھی بلدیوجی والے گوال بالوں کو اپنی اپنی جوڑی کے موافق پیٹھ پر چڑھا کر بھانڈیرین کو چلے تب وہ گوال روپ راچھس سب لڑکوں سے آگے بڑھ کر بلرام جی کو آکاش میں لے اُڑا اور ایک جوجن کا اپنا راچھس روپ بنا لیا اُس کے کالے بدن پر بلرام جی کا گورا بدن ایسا اچھا معلوم ہوتا تھا جیسے شیام گھٹا میں چندرما اُدے ہوا اور کانوں کا کنڈل بجلی کی طرح چمکتا تھا اور پسینہ بدن کا پانی کی طرح برستا تھا اُس کا راچھسی بدن دیکھتے بلداؤجی نے اپنا بدن ایسا بھاری کیا کہ پرلمباسر وہ بوجھ نہیں اُٹھا سکا بلدیوجی کو لیے ہوئے زمین پر گرا جب اُس نے بلدیوجی کو مارنا چاہا تب بلدیوجی نے ایک مُکا اُس کے سر پر مارا تو اس کا سر اس طرح پھوٹ گیا جس طرح اندر کے بجر سے پہاڑ ٹوٹ جاوے جب اُس کے سر سے خون کی دھارا بہنے لگی تب وہ راچھس چلا کر مر گیا اور اُس کی لاش گرنے سے تین کوس کے درخت دب کر ٹوٹ گئے۔

دوہا	گوال بال چکرت بھئے دوڑ گئے بل پاس		مرتک اسرتن دیکھ کے سب کو بھئو ہلاس	

سورٹھ

وھنّ دھنّ بلرام دھنّ تمہارے مات پت		بڑو کیو یہ کام کیٹ روپ مار یُو اسُر

اے راجہ گوال بالوں نے خوش ہو کر اُن کی بہت بڑائی کی اور دیوتوں نے خوش ہو کر آکاش سے بلرام جی پر پھول برسائے اور جن گوالوں کو وہ راچھس کندرا میں چھپا آیا تھا اُن کو شیام سندر نکال لائے۔

ادھیائے اُنیسواں ۱۹

بیاکل ہونا گوالوں کا مونج کے بن میں آگ لگنے سے

شکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ جب گوال بال اُس لوتھ کا تماشا دیکھنے لگے تب سب گائے چرتی ہوئی مونج کے بن میں چلی گئیں جب دور تک کسی نے اُن کا پتا نہیں پایا تب گوال بال الگ الگ ٹولی باندھ کر گئوؤں کو ڈھونڈھنے نکلے اور درختوں پر چڑھ چڑھ کر دوپٹہ گھما گھما کر گئوؤں کا نام لے لیکر پکارنے لگے اُسی وقت ایک گوال نے آکر مرلی منوہر سے کہا کہ اے بھائی سب گئوویں مونج کے گھنے جنگل میں چلی گئیں اور گوال لوگ اُن کے کھوج میں بھٹکتے پھرتے ہیں یہ بات سنتے ہی مرلی منوہر نے کدم کے درخت پر چڑھ کر ایسی مرلی بجائی کہ اُس کی آواز سنتے ہی سب گئوویں اور گوال اور بال مونج کے بن کو چیرتے پھاڑتے اس طرح شیام سندر کی طرف چلے جس طرح برسات میں ندی اور تالوں کا پانی زور سے بہتا ہے اُسی وقت ایک راچھس راجہ کنس کا بھیجا ہوا شری کرشن جی کے مارنے کے واسطے اس بن میں آیا اور اُس نے اپنی مایا سے ایسی آندھی چلائی کہ چاروں طرف دھول سے اندھیارا چھا گیا تب اُس نے بن میں آگ لگا دی جب اُس آگ کی لپٹ سے گوال اور گئوؤں کا بدن جلنے لگا تب اُنھوں نے بیاکل ہو کر شیام سندر اور بلرام جی کی شرن شرن پکار کر کہا کہ اے دینا ناتھ ہم لوگ جلا چاہتے ہیں ہماری جان بچائیے جب جب ہم پر دکھ پڑتا ہے تب تب آپ رچھا کرتے ہیں سوائے آپ کے دوسرا کوئی سہایک ہمارا نہیں ہے جس طرح نارائن سنسار روپی آگ سے اپنے بھکتوں کو بچا کر اُدھار کرتے ہیں اُسی طرح آپ بھی ہم لوگوں کو اُس آگ سے بچائیے یہ حال اپنے سکھا اور گوال بالوں کا دیکھ کر شری کرشن جی نے بلدیو جی سے کہا۔

دوہا

شرن گہی جن آئے کے تات مات اپسرا کے		ہم اور تم دو بھائے بن انکو کون سہائے

یہ کہکر شیام سندر نے گوال بالوں کو پکار کر کہا کہ تم لوگ اپنی اپنی آنکھیں بند کر لو تب اس آگ سے بچو گے جب شری کرشن جی کی اگیا سے سب گوال بالوں نے اپنی اپنی آنکھیں بند کر لیں تب شری کرشن جی نے اُس راچھس کو مار ڈالا اُس کے مرتے ہی سب آگ بجھکر آندھی جاتی رہی اور ویسے ہی آنکھیں بند کیے ہوئے

سب گوال بال گووں سمیت شیام سندر کی مہما سے بھانڈیربن کے پاس چلے آئے تب شری کرشن جی نے کہا کہ تم لوگ اپنی آنکھ کھول دو جو اُنھوں نے آنکھ کھولی تو کیا دیکھا کہ سب آگ اور آندھی جاتی رہی اور ہم لوگ بھانڈیربن کے پاس چلے آئے ہیں یہ چرتر دیکھ کر سب گوال بالوں کو اچھا معلوم ہوا پھر سب نے برندابن بہاری کے ساتھ جمنا کنارے جاکر پانی پیا اور شام ہوتے ہوئے گھر کو چلے بستی کے پاس پہونچکر من ہرن پیارے نے بنسی بجائی تب بنسی کی دھن سنتے ہی سب برجبالا اپنے اپنے گھر کا کام کاج چھوڑ کر راہ میں آکر کھڑی ہوئیں اور موہنی مورت کا درشن کرکے اپنی اپنی آنکھیں ٹھنڈی کیں سب گوپیوں کا یہ پرن تھا کہ بنا دیکھے شیام سندر کے دن بھر برت کرکے شام کے وقت مرلی منوہر کا درشن کرکے پارن کرتی تھیں جب من بھاوے اپنے گھر گئے تب جسودا جی نے انکو گود میں اُٹھا کر بہت پیار کیا اور گوالوں سے پوچھا کہ آج دیر کیوں ہوئی تب اُنھوں نے سب حال راکچھس کے مارے جانے و آگ لگنے کا کہدیا یہ سن کر جسودا جی اور روہنی جی بہت خوش ہوئیں اور یہ حال سن کر سب برندابن باسی شیام اور بلرام جی کو دیکھنے آئے اور ان کی بڑائی کرکے کہنے لگے کہ اے شیام سندر تمھاری کرپا سے ہمارے لڑکے بچے نہیں تو آج سب آگ میں جل کر مر چکے تھے پھر سبھوں نے اپنے اپنے لڑکوں سے دان اور دچھنا دلوایا اور بشنو کی مایا سے اس بات کا بشواس کسی کو نہیں آیا کہ یہ چرتر شیام سندر نے کیا ہے اتنی کتھا سُنا کر شکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ اسی طرح شری کرشن جی ہر روز نئی نئی لیلا کرکے سب کو سکھ دیتے تھے اور سب برجبالا موہن پیارے پر ایسی موہت تھیں کہ بغیر دیکھے سانولی صورت اُن کو چین نہیں پڑتا تھا پانی بھرنے اور دہی دودھ بیچنے کے بہانے جمنا کنارے اور بن میں جاکر شیام سندر کا درشن کرکے اپنے ہردے کی تپن بجھاتی تھیں اور اپنی ساس اور ماتا کا سمجھانا اُن کو اچھا نہیں معلوم ہوتا تھا اور من ہرن پیارے انترجامی بھی اپنی چتون اور مسکان سے اُن کو سکھ دیا کرتے تھے ایک دن شیام سندر اپنا نٹور روپ دھرے سب سکھوں کو ساتھ لیے جمنا کنارے کدم کے نیچے کھڑے ہوکر مرلی بجانے لگے اُسی وقت شری رادھا جی اپنی سکھیوں سمیت جل بھرنے کے بہانے سے موہن پیارے کو دیکھنے کے واسطے چلیں جب انھوں نے جمنا کے پاس گوالوں کی بھیڑ دیکھی تب کھڑی ہوکر سکھیوں سے بولیں کہ ماکھن چور راہ میں کھڑا ہے ہم لوگوں کو ضرور چھیڑے گا جب موہن پیارے رادھا پیاری کے دل کا حال جان کر اپنے سکھا سمیت راہ چھوڑ کر دوسری طرف چلے گئے تب رادھا پیاری نے سکھیوں سمیت جمنا کنارے جاکر پانی بھرا اور اپنا گھڑا سر پر لیکر گھر کو چلیں اُس وقت رادھا پیاری سکھیوں کے جھنڈ میں ہنس روپی چال سے چلی آتی تھیں اُسی وقت موہن پیارے نے گوپیوں کے غول میں آکر رادھا پیاری کی گگری میں ایک کنکری ماری اور اپنی مسکان مادھری سے رادھا آند کند سب سکھیوں کا من ہر لیا تب شیاما سکھیوں سے بولی۔

سورٹھا

کیوں در گن میں دھام سندر نٹ ناگر سکھد | جت دیکھوں تت سیام نیتھ مو نہ سوجھے نہیں

اُن میں جو برجبالا چتر تھیں اُنھوں نے کہا کہ اے موہن پیارے ہم نے تمھارا کیا بگاڑا ہے جو اپنی مسکان اور چتون سے ہمارا پران اور رگیان دونوں ہر لیتے ہو اور تمھارا موہنی روپ دیکھنے اور بنسی کی دھن سننے سے ہمارا چیت ٹھکانے نہیں رہتا تم نے یہ چال کا اُدم کب سے سیکھا ہے یہ بات پریت بھری ہوئی سُن کر شیام سندر بولے کہ جس طرح تم لوگوں نے ... کر میرا مَن چرا لیا ہے اُسی طرح مجھکو بھی کہتی ہو تب گوپیوں نے دُکھائی سے کہا کہ تم کسی کا پیچھا دھکا دے کر گرا دیتے ہو کیسی گگری کنکڑی مار کر پھوڑ ڈالتے ہو تمھارے مارے کوئی جمنا جل بھرنے نہیں پاتا ہم لوگ جسودا جی کے پاس جا کر تم کو پھر اوکھل سے بندھوا دینگے۔

دوہا

یہ سن ہر رس کر اُنکے اندری پے چھنائے — کہو جائے سب مات سوں لیجو موہنہ بندھائے

سورٹھا

موہنہ کہت ٹھگ چور آپ بھیں سامَن سیئے — ڈاری گگری پھور کہت جاؤ چُغلی کرن

جب شیام سندر نے اس طرح کہکر اندری جمنا میں بہا دی تب گوپیوں نے جسودا جی کے پاس جا کر کہا کہ ہم لوگ کنھیا کے مارے جمنا جل بھرنے نہیں پاتی ہیں وہ ہم لوگوں کی ایسی درد سا کرتا ہے کہ اُسکا حال شرم کے مارے کہا نہیں جاتا یہ سن کر جسودا جی بولیں کہ جیسا تم کہو ویسا میں کروں جب میں نے اُس کو اوکھل سے باندھا تھا تب تمھیں سب اُس کی سفارش کرتی تھیں اب جب کنھیا گھر آوے گا تب میں اُسے ماروں گی تم لوگ میری خاطر سے آج اُس کا اپرادھ چھما کرو اس طرح سمجھا کر جسودا جی نے گوپیوں کو بدا کیا جب شیام سندر چپ چاپ ڈرتے ہوئے گھر آئے تب اوٹ میں کھڑے ہو کر کیا سنا کہ جسودا جی گوپیوں کے اُرہنے کا حال سنا کر روہنی جی سے یہ کہتی تھیں کہ آج کنھیا گھر پر آوے گا تو میں اُسے ماروں گی یہ بات سُن کر شیام سندر بولے کہ اے ماتا تم مجھے مارنا چاہتی ہو گوپیوں کا چرتر تمکو نہیں معلوم ہے جو وہ کہتی ہیں وہی سچ مان لیتی ہو گوپیاں مجھ کو کدم کے نیچے زبردستی پکڑ لیجا کر میرے گال میں مکّا مارتی ہیں اور جب مٹک کر چلنے سے گگری اُن کی گر کر ٹوٹ جاتی ہے تب جھوٹھی نندا میری تم سے آ کر کہتی ہیں یہ میٹھی بات سن کر جیسے جسودا جی نے موہنی مورت کا چندر رکھ دیکھا ویسے غصہ بھول کر کہنے لگیں۔

دوہا

کہاں شیام میرو تنک دے سب جوبن جور — اب اُرہن لے آدہیں تب پھوڑوں منھ تور

سورٹھا

تو کیوں اُن ڈھنگ جات ہیں جیت مانت نہیں — لاوت جھوٹھی بات وہ سب ڈھیٹھ گوالنی

ایسا کہکر جسودا جی موہن پیارے کو گود میں اُٹھا کر پیار کرنے لگیں اس طرح شیام سندر ہر روز نئی نئی لیلا کر کے برجباسیوں کو سُکھ دیتے تھے۔

دوہا

یہ لیلا سب کرت ہر برجنا رن کے ہیت	کرشن کھیے جا بھاؤ جوتا کو تس پھل دیت

اے راجہ رادھا پیاری پورب جنم کے سنسکار سے شیام سندر سے بڑی پریت رکھتی تھیں اس لیے بنا دیکھے موہنی مورت کے بیاکل ہو کر سکھیوں سے بولیں کہ اے بہن جمنا کنارے جل بھرنے کے واسطے پھر چلو جس میں موہن پیارے کو دیکھ کر اپنی آنکھیں ٹھنڈی کروں جب میں وہاں جاتی ہوں تب وہ اپنی مسکان اور چتون سے میرا من موہ لیتے ہیں اور اُس موہنی مورت کے دیکھے بنا مجھے چین نہیں پڑتا اور دنیا کی لاج کے مارے میں کچھ بول نہیں سکتی ہوں باہر نکلتی ہوں تو ماتا پتا کا ڈر لگا رہتا ہے اور گھر میں بیٹھنے سے بدن یہاں رہ کر من میرا شیام سندر کے پیچھے پیچھے ڈولتا پھرتا ہے میں اپنے چت کو بہت سمجھاتی ہوں لیکن اُس چت چور کی طرف سے نہیں پھرتا ہے ۔ کیا اُپاے کروں کچھ بس نہیں ۔ اور اے سکھی ایک دن کا حال تم سے کہتی ہوں سنو۔

کبت

ایک سکھی منموہن کی مدھری مسکان دکھائے ڈئی رہی
سانولی صورت چین مئی سب ہی چتئی ہموں چتئی ری
پھیر سبی اپنے اپنے گھر کھیلت کو دت بات لئی یہی
میں بیری برکھبان للی گھر آوت پور پہاڑ بھئی یہی

اے آلی اب میں نے اپنے من میں یہ بات ٹھان لی ہے کہ شیام سندر سے پرگٹ میں پریت کرونگی اس میں چاہے کوئی میری نندا کرے یا استت کرے اُس سانولی صورت کے سامنے مجھے لوک لاج اور کل پروار کچھ اچھا نہیں لگتا جب میرا پران اُس پیارے کے برہ میں نکل جائے گا تب میں لاج کو لیکر کیا کروں گی اس لیے اب میں موہن پیارے کو اپنا پت بنایا چاہتی ہوں اس میں تمھاری کیا صلاح ہے یہ بات سن کر للتا آدک سکھیوں نے کہ وہ بھی شیام سندر پر موہت تھیں کہا ۔

دوہا

کہ پیاری کیسے چلیں وا جمنا کی اور	گیل نہ چھاڑت سانورو رسیا نند کشور

اے رادھا پیاری ہم لوگ اپنے من کا حال تم سے کیا کہیں جو حال تمھارا ہے وہی حال ہمارا بھی سمجھنا چاہیے موہن پیارے کی چھب دیکھنے سے ہمارا چت ٹھکانے نہیں رہتا ہے اور بنسی کی دھن ہم کو بہت اچیت کر دیتی ہے نہ معلوم من ہرن پیارے نے ہم لوگوں پر کیسی موہنی ڈال دی ہے تم نے بہت اچھا بچار کیا دنیا میں کون جیو چڑیا چیتن ایسا ہے جو اُس کی چھب دیکھنے اور مرلی سننے سے موہت نہ ہو جائے وہ ہمارے پت ہو کر ہم کو انگیکار کریں تو لاج بھاڑ میں پڑے ۔

سورٹھا

میسٹو لوک کی کان پت برت راکھوں شیام سوں	یہی بنی اب اُن بھگو برہ کو ڈ سکھے

اے راجہ پریچھت شری رادھاجی آدک سب برجاریوں کی یہ دشا تھی کہ دن اپنا اُن کے برہ اور ملنے کی تدبیر میں کاٹ کر شام کے وقت اُن کا درشن کرکے اپنے ہردے کی تپن بجھاتی تھیں اور کہنا سمجھانا اپنے گھروالوں کا اُن کو اچھا نہیں لگتا تھا۔

ادھیائے بیسواں

تعریف برنداابن کی

شکدیوجی نے کہا کہ اے راجہ پریچھت جب بہت گرمی ہونے سے سنساری جیو دکھی ہوئے تب برسات روپی راجہ کرپا اور دیا کی راہ سے اپنی فوج دل بادل کو لیکر سب جیوجنتو اور جیتن کے سکھ دینے اور گرمی کے راجہ سے لڑنے کے واسطے دھوم دھام کے ساتھ چڑھ آیا اُس کی فوج میں بادل کا گرجنا مانو مارو باجے بجتے تھے اور بہت طرح کی گھٹا شور بیر ایسی معلوم ہوتی تھی اور بجلی کا چمکنا ننگی تلوار کے برابر ہوکر کھا گانے والوں کی جگہ مور بولتے تھے اور بوندوں کا برسنا بان کے برابر ہوکر بھاٹوں کے کبت پڑھنے کی جگہ مینڈھک بولتے تھے اور سفید سفید بگلوں کا اُڑنا پھریرے کے برابر معلوم ہوتا تھا ایسی بھاری فوج دیکھتے ہی گرمی کا راجہ ہار مان کر بھاگ گیا اور پانی برسنے سے زمین اور درخت سب جیوجنتو اور جیتن نے سکھ پایا آٹھ مہینے تک جو پانی سورج نے سوکھا تھا وہ سب اس طرح برسادیا جس طرح راجہ لوگ گرمی اور جاڑے میں رعیت سے محصول لیکر برسات میں اُن کا پالن کرتے ہیں اور پرتھوی نے اپنے سکھ دینے والے جل روپی پت کے برہ میں آٹھ مہینے تک جو دکھ اُٹھایا تھا اُس کا سوچ پانی برسنے سے چھوٹ گیا اور بہت طرح کے پھل اور پھول درختوں میں لگ گئے

دوہا

بیل بیدھ لپٹیں للت پھول رہے بہو رنگ	تو بہت سہیں سنگار جم ناری پرش کے سنگ

زمین پر ہریالی پیدا ہوکر ندی اور نالوں میں پانی زور سے بہنے لگا اور اُس کے کنارے بہت طرح کے پنچھی میٹھی میٹھی بولیاں بولنے لگے اے راجہ برنداابن میں ایسی شوبھا معلوم ہوتی تھی جس کا برنن نہیں ہوسکتا۔

دوہا

شوبھا برنداابن کی برن سکے کب کون	شیش مہیش گنیش بدھ پار نہ پاوت تون

سورٹھا

مہما امت اپار شری برنداابن دھام کی	جہاں نت کرت بہار پربرہم بھگوان ہر

اے راجہ اُس سہاونے بن میں گوپی اور گوال لوگ بہت طرح کے گہنے کپڑے پہنے ہوئے جھولا جھولتے تھے اور گوپیاں ملار آدک برسات کے گیت گاتی تھیں اور اُن میں شیام اور بلرام اُتم اُتم گہنے اور کپڑے پہنے ہوئے بہت لیلا کرکے سب کو سکھ دیتے تھے جب اسی طرح آنند سے برسات بیت کر شرد رت آئی تب ایک دن شیام سندر نے بلرام جی اور شری داما آدک گوال بالوں سمیت برندابن میں جا کر گئوؤں کو چرنے کے واسطے چھوڑ دیا اور آپ درخت کے نیچے بیٹھ کر کہنے لگے کہ اے بلداؤ جی اب شرد رت کے اچھے دن آئے

دوہا

جل اکاش نرمل بھیو بر کھارت کے انت
جیسے اُجل چت سدا ماکھن پربھ کے سنت

ان دنوں کھانے کی چیزوں میں سواد ملتا ہے اور سب چھوٹوں بڑوں کو بہت طرح کا سکھ ہوتا ہے اور گرہستھ آشرم کو اپنے گھر رہنے میں سکھ ملکر راجہ لوگ انھیں دنوں میں دشمن پر چڑھائی کرتے ہیں اور بیاپاریوں کو مال لانے اور سادھو اور بیشنوؤں کو تیرتھ جاترا کرنے میں بہت سکھ ملتا ہے اے بھائی مجھ کو برندابن کا ایسا سکھ تینوں لوک میں نہیں ملتا اسواسطے آدمی کا تن دھارن کرکے برج میں رہ کر برندابن کو بیکنٹھ سے بھی آدھک پیارا جانتا ہوں تم یہاں کے درختوں کو کلپ برچھ سے کم مت سمجھو کس واسطے کہ برندابن باسی سب جیو جڑ اور چیتن میری بھکت اور پریت اپنے پران سے زیادہ رکھتے ہیں -

دوہا

جا کے بس میں رہت ہوں اپنی پربھتا تیاگ
پریم بھکت سولھت نر برندابن انراگ

یہ سُن کر بلداؤ جی نے کہا کہ اے دینا ناتھ میں اتنا بردان آپ سے مانگتا ہوں کہ جہاں جنم لینا وہاں مجھے بھی اپنی سیوا کے واسطے ساتھ رکھنا یہ سُن کر بیکنٹھ ناتھ نے کہا کہ اے بھائی میں کبھی تم کو اپنے ساتھ سے ایک ساعت بھی نہیں چھوڑوں گا تمھارے واسطے تو میں نر تن دھارن کرکے برج میں لیلا کرتا ہوں -

دوہا

مدھر بچن سن شیام کے سکھا برند سکھ پائے
پریم پلک تن مدت من رہے سبے گہر پائے

سورٹھا

دھن دھن دھن تم شیام دھن بنج دھن برندابن
تمھرے گن ابھرام ہم سب کچھ جانے نہیں

اسی طرح بہت استت کرکے گوال بالوں نے شیام سندر سے کہا کہ اے موہن پیارے اس وقت ہم لوگوں کا من مرلی سننے کے واسطے بہت چاہتا ہے یہ بات سُن کر مرلی منوہر نے لکٹیا ہاتھ سے دھری اور ایسے پریم سے مرلی بجائی کہ جس کی دھن سنتے ہی سب جیو جڑ اور چیتن موہت ہو کر ہرن وغیرہ اُن کے چاروں طرف آ کر کھڑے ہو گئے اور جمنا جل بہنے سے ٹھہر گیا پنچھیوں کو اُڑنا بھول گیا اور گئوؤں نے گھاس چرنا چھوڑ کر تصویر کی طرح کھڑی ہو گئیں بچھڑوں نے پانی کا پینا بند ہو گیا اور موہن پیارے نے بھی

ہیں چھ راگ اور چھتیس راگنی گا کر گوال بالوں کا نام اسمیں لینے لگے اور مرلی بجاتے وقت اپنی آنکھ اور بھووں سے ایسا بھاؤ بتلایا کہ دیکھنے والے موہت ہو گئے اسوقت دیوتا لوگ اپنی اپنی استریوں سمیت بمان پر بیٹھکر آکاش میں آئے اور اُنھوں نے مرلی سننے سے بہت خوش ہو کر شیام سندر پر پھول برسائے اور کہا کہ دھن بھاگ برجباسیوں کا ہے جو ایسا سکھ ہر روز دیکھتے ہیں پر میشور ہم لوگوں کو برندابن میں درخت ہی وغیرہ کا جنم دیتے تو بیکنٹھ ناتھ کی سیوا کر کے اپنا جنم سوارتھ کرتے۔

	دوہا	
کارن کرن اننت گن نگم بھید نہیں پاؤ		سو گوالن سنگ گاوہیں دیکھو بھگت پربھاؤ
	سورٹھا	
سندر شیام سجان دیت پرم سکھ سبن کو		وارت تن من پران دھن دھن کہ گوال سب
	دوہا	
سو دھن سنکے گوپکا لاج کا بسراے		ماکھن پربھو کے درش کو گھر سے نکلیں دھاے

اے راجہ سب برجبالا بنسی کی دھن سنتے ہی موہت ہو کر بن کی طرف چلیں اور راہ میں بیٹھکر آپس میں یہ کہنے لگیں کہ جب برجناتھ جی کا درشن ملے گا تب ہماری آنکھیں ٹھنڈی ہو کر من کی اِچھا پوری ہوگی ابھی تو ہمارا چت چور بن میں گوال اور گئوؤں کے ساتھ ناچتا گاتا ہوگا یہ سن کر دوسری گوپی نے کہا کہ سنو سکھی جب موہن پیارے سندھیا سمے بنسی بجاتے ہوئے آویں گے تب میں اُس موہنی مورت کی چھب دیکھکر اپنا ہردے ٹھنڈا کروں گی دوسری بولی کہ سنو پیاری اس بانس میں نہ معلوم ایسا کون گن بھرا ہے کہ جس کی بانسری کو موہن پیارے ہم سے اُتم اور سندر سمجھکر آٹھوں پہر اپنے منھ اور چھاتی سے لگائے رہتے ہیں اور وہ بنسی شیام سندر کے اونٹھوں کا امرت پی کر بادل کی طرح گرجتی ہے دوسری برجبالا نے کہا کہ میرے سامنے یہ بانس بویا گیا تھا جس کی یہ مرلی ہے اس کا نصیبا جگا کہ میری سوت ہو کر کیسو مورت کی چھاتی پر دن رات چڑھی رہتی ہے جس وقت گوپیاں آپس میں یہ چرچا کر رہی تھیں اُسی وقت برندابن بہاری گوال اور گئوؤں کو ساتھ لیے مرلی بجاتے وہاں آ پہونچے اُس موہنی مورت کی چھب دیکھتے ہی سب برجبالا آپس میں خوش ہو کر کہنے لگیں۔

کبت گھناچھری

مور کے مکٹ ماتھے ہاتھے میں لکٹ راجے ساجے گنج مال گلے للت لرن تے
سندر کپول شرت کنڈل جھلک راجے زلف امول بھرے گورج کے کن تے
گئوں کے اچھے پاچھے کاچھے کاچھنی سے کاچھ راگ گوری گاوت گواوت سکھن تے

آنند کے کند برج لوچن چکور چند مند آوت گوبند برنداابن ستے

ایضاً

ڈری دار چیرا ہیں چمنن کی چمک چار ہار مکتن لر پاؤں لون پرست
کنڈل کی چمک پیت پٹ لپٹانے کٹ دیپت وٹک دُت دامنی سی درست
ہیلن کو پھل سے لوچن سپھل کرو یہ چھب نہارے کو کیوں نہ جیو ترست
مند مند آوت بجاوت مدھر بین کنجن ستے آوت رسک روپ برست

دوسری سکھی نے کہا کہ دیکھو یہ مرلی شیام سندر کے اونٹھ پر کیسی سندر معلوم ہوتی ہے جس کی امرت روپی آواز کانوں کی راہ پینے سے مردے جی اُٹھتے ہیں اور اُس مرلی کا بانس جس بن میں پیدا ہوا تھا وہاں کے درخت اپنے کو بڑا بھاگوان جان کر کہتے ہیں کہ یہ بانسری ہماری ذات بھائی ہے اس بنسی کی دُھن دیوتوں کی استریاں اپنے بمانوں پر سے سن کر ایسی موہت ہو جاتی ہیں کہ اُن کی کمر کا گھونگھرو کھل کر گر پڑتا ہے اور اُن کو خبر نہیں ہوتی اور گئووں کو چرنا بھول جاتا ہے اور ہرن وغیرہ تصویر کی طرح کھڑے ہو کر اُس کی دُھن سنتے ہیں اور بچھڑے دودھ پینا بھول جاتے ہیں درختوں سے مدھ بہنے لگتا ہے دوسری سکھی بولی کہ اے پیاری پہلے اس بنسی نے بانس کے بن میں جنم لے کر دھوپ اور پانی اور سردی کا دکھ اپنے اوپر اُٹھایا اور ایک پاؤں سے کھڑی رہ کر پرمیشور کا تپ کیا پھر اُس نے پور پور اپنا کٹوا کر آگ کی گرمی اپنے اوپر اُٹھائی تب ٹیڑھی سے سیدھی ہوئی اس سے بڑھ کر اور تپ پرمیشور کا کیا کوئی کرے گا یہ سن کر دوسری برجبالا بولی کہ پرمیشور میرا جنم بھی بانس ہیں دیتے تو میں بھی آٹھوں پہر موہنی مورت کے منہ سے لگی رہتی اور اُن کے اونٹھوں کا امرت پی کر سکھ پاتی اے راجہ پریچھت جب تک مرلی منوہر بن سے گئوویں چرا کر نہیں آتے تھے تب تک ہر روز یہی حال گوپیوں کا رہتا تھا۔

دوہا

جا بن دھن چرا وہیں ماکھن پربھ جو چت چور
بنسی دھن سنکے سدا سکھ پاویں سب لوگ

تہاں آئے ٹھاڑھی رہیں ہر سنگھ کر جور
ماکھن پربھ مکھ سے لگی کیوں نہیں ہو سکھ جوگ

ادھیائے اکیسواں ۲۱

گوپیوں کی پریت کا برنن

شکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ انھیں دنوں پھر ایک دن برجناریوں نے جو شیام سندر سے

نیچی پریت رکھتی تھیں وہ بانسری سن کر ہاتھ اپنا گھر کے کام کاج سے کھینچ لیا اور اُس مرلی کی دھن
پر موہت ہوکر آپس میں کہنے لگیں کہ اس جنگل کے جیوؤں کا بڑا بھاگ ہے جو ہر روز شیام سندر کی
چھب دیکھکر خوش ہوتے ہیں اور دنیا میں آنکھ پانے کا پھل انھیں ملا ہے جو لوگ گئو ویں چراتے
اور بنسی بجاتے اور بن بہار کرتے وقت شیام سندر کا امرت روپی سوروپ آنکھوں کی راہ پی کر اُس
سانولی صورت کا دھیان اپنے ہردے میں رکھتے ہیں اور جو ہرنی اپنے ہرنوں سمیت مُرلی سنکر موہن
پیارے کی چھب ٹکٹکی لگا کر دیکھتی ہیں اُن کا بھاگ دیوکنیاؤں سے بھی بڑھ کر سمجھنا چاہیئے اور بڑا
بھاگ اُن گائے اور بچھڑوں کا ہے جن کو مرلی منوہر آپ پریم سے چراتے ہیں اور برندابن کے
پنچھیوں کا بڑا بھاگ سمجھنا چاہیئے جو درختوں پر بیٹھے ہوئے من ہرن پیارے کی چھب دیکھنے اور
مرلی سننے سے اپنا جنم سوارتھ کرکے ان کو اپنی سہاؤنی بولیاں سُناتے ہیں اور بڑا بھاگ یہاں کے جنگلی
آدمیوں کا ہے جو شری برجناتھ جی کے انگ کا چھوٹا ہوا چندن اور کیسر گھاس چھیلتے وقت اپنے مستک
چڑھاتے ہیں اور گوبردھن پہاڑ گئوویں چراتے وقت برندابن بہاری کا درشن پاکر کہتا ہے کہ میرے
برابر دوسرے کا بھاگ نہ ہوگا کسواسطے کہ بیکنٹھ ناتھ اپنا چرن میرے اوپر رکھتے ہیں اور وہ پربت
کندمول پھول آدک سے بیکنٹھ ناتھ اور گوال بالوں کا اور گھاس سے گئوونکا سنمان کرتا ہے اور دھن
بھاگ برندابن کے ندی اور ناگوں کا ہے جو بانسری کی دھن سنتے ہی بہنا اپنا بھول کر ٹھہر جاتے ہیں
اور جمنا جی اپنی لہرسے موہن پیارے کے چرن چھوکر کرتارتھ ہوتی ہیں اور اس میں ترلوکی ناتھ نت
جل بہار کرتے ہیں اور کیا اچھا بھاگ اُن درختوں کا ہے کہ جن کے سایہ میں نند لال جی بیٹھے ہیں اور
بڑا بھاگ پرتھوی اور گھاس کا سمجھنا چاہیئے کہ جس پر بیکنٹھ ناتھ اپنا چرن رکھکر چلتے پھرتے ہیں
اور ہم لوگوں کا بھی بڑا بھاگ سمجھنا چاہیئے جو موہنی مورت کی پریت ہمارے ہردے میں آٹھوں پہر
رہتی ہے ۔ اسے راجہ پریچھت گوپیاں اپنے گیان سے شری کرشن جی کو پرمیشور کا اوتار جانتی تھیں
لیکن جب پرمیشور کی مایا اُن کو بیاپتی تھی تب اُن کو جسودا جی کا بیٹا سمجھتی تھیں اسی طرح سب استری اور
پُرش برندابن باسی شیام سندر کی پریت رکھ کر دن رات انھیں کا جس گایا کرتے تھے اور آٹھوں پہر
اُن کی چرچا اور دھیان میں مگن رہتے تھے اتنی کتھا سنا کر شکدیو جی بولے کہ اسے راجہ کوئی جیو
ایسی سامرتھ نہیں رکھتا جو اُن کے بھید اور مہما کو جان سکے جس پر وہ دیا کرتے ہیں وہی کچھ اُن کی
مہما کو جان سکتا ہے ۔

ادھیاے بائیسواں ۔ چیر ہرن لیلا

اتنی کتھا سنکر راجہ پریچھت نے کہا کہ شکدیو جی سوامی شری کرشن جی نے کس طرح گوپیوں

برجبا ریوں کی اچھا پوری کی اس لیلا کے کہنے اس کا حال کہنے سے میرا چت بہت پرسن ہو کر سب سوچ چھوٹ جاتا ہے یہ بات سن کر شکدیو جی بولے کہ اے راجہ جب اگھن اور پوس کا مہینا آنے سے سردی زیادہ پڑنے لگی تب ایک گوپی نے سب گوپیوں سے کہا کہ میں نے بڑے بوڑھوں سے ایسا سنا تھا کہ اگھن کے مہینے میں پرات سمے جمنا میں اسنان کرنے سے بہت جنموں کے پاپ چھوٹ کر موکش ملتی ہے اس سے ہم سب نیم باندھکر جمنا اسنان کریں تو اس کے پرتاپ سے موہن پیارے ہمارے پت ہوں گے یہ بات سن کر رادھا آدک گوپیوں نے خوش ہو کر اگھن بدی پریوا سے جمنا نہانا شروع کیا نت پرات سمے رادھا آدک سب برجبالا اچھا اچھا گہنا آدپہن کر اسنان کرنے جاتی تھیں اور نہانے کے پیچھے سورج دیوتا کو آرگھ دے کر پاربتی جی کی مورت مٹی سے بنا کر دھوپ دیپ نیبید آدک سے بدھ پوربک پوجا اور ڈنڈوت اور دھیان کر کے ہاتھ جوڑ کر بردان مانگتی تھیں۔

کبت سویا

گوپ ستا کہیں گوری گسائیں پائوں پروں بنتی سن لیجے
دین دیا ندھ داسی کے اوپر نیک مون چت دیا رس بھیجے
دیئی جو بیاہ اچھا ہ سے موہن مات پتا کچھ ہو نہیں سیجے
سندر سانو رو نند کمار سے اُرجو بر سو بر دیجے

اسی طرح ہر روز پوجا کر کے دن بھر برت رہ کر شام کے وقت دہی چانول بھوجن کر کے زمین پر سو رہتی تھیں اور رہنا باجا کرنا سے اُن کو یہ اچھا رہتی تھی کہ جلد ہی ہمارا مطلب حاصل ہو اے راجہ جب رادھا پیاری نے سولہ ہزار برجبالا تھوڑی عمر والی کہ ان میں چار طرح کی تھیں ایک جنک پور کی استریاں دوسرے دنڈک بن کے رکھیوں کی استریاں جو شری رام اوتار میں رگھناتھ جی پر موہت ہوئی تھیں تیسرے بید کی رچا چوتھے گولوک کی استریاں جنھوں نے گوپیوں کے تن میں جنم لیا تھا اپنے ساتھ لے کر نیم سے جمنا اسنان اور پوجا اور برت کیا تب شری کرشن جی انترجامی ان پر دیال ہوئے۔

دوہا

دیکھ نیم یہ پریم سے گوپن کو گوپال	بھئے پرسن کرپال چت جن ہت دین دیال

اے راجہ پریچھت ایک دن جس وقت سولہ ہزار گوپیاں جمنا جل میں اسنان کر کے شری کرشن جی کی چرچا آپس میں کر رہی تھیں اسی وقت شری کرشن جی اپنے سولہ ہزار روپ دھر کر جمنا جل میں سب گوپیوں کے پیچھے کھڑے ہو کر پیٹھ ملنے لگے تب سب گوپیاں اُن کو دیکھتے ہی بہت خوش ہو کر اپنے

من میں کہنے لگیں کہ جن کے ملنے کے واسطے ہم دھیان اور پوجا کرتی تھیں اُنھوں نے دیال ہوکر درشن دیا پھر اپنا اپنا بدن پانی میں چھپا کر موہن پیارے سے کہنے لگیں کہ ہم کو ننگی دیکھ کر تم کو شرم نہیں آتی اور شری کرشن جی کی مایا سے کسی گوپی کو دوسری گوپی کا حال نہیں معلوم ہوتا تھا کہ اس کے پیچھے یہی شری کرشن جی ہیں اس سبب سے سب گوپیاں اپنے اپنے من میں خوش ہوکر دوسری سکھی سے اپنا حال نہیں کہتی تھیں ۔

	دوہا	
جو ماکھن پربھو کو ٹھجے پریم بھکت کے رنگ		دیا کریں پاچھے پھریں چھپایا شم تہہ سنگ

اس طرح موہن پیارے جل بہار کرکے باہر نکلے اور گوپیوں کا گہنا اور کپڑا جو جمنا کنارے رکھا تھا اُس کو پھاڑ توڑ کے پھینکدیا جب گوپیوں نے جاکر یہ حال جسودا جی سے کہا تب نندرانی بولیں ۔

	دوہا	
تم چاہت ہو گگن تے گہن تربیا بام		سو کیسے بر پاؤگی تم لایک نہیں شیام
	سورٹھا	
میں بوجھی سب بات تم ہمسوں کہہ ہو کہا		برتھا بھرت اتھلات شٹ کرو سن ہی جگت

تم کو ایسی بات کہتے ہوئے لاج نہیں آتی اور میرے اگیان بالک کو پاپ کی آنکھ سے دیکھتی ہو یہ بات سُن کر سب برجبالا خوشی سے اپنے اپنے گھر چلی آئیں جب دوسرے دن پھر سب گوپیاں جمنا نہانے آئیں ۔

	دوہا	
دھرے اُتار اُتار سب تٹ پر بھوکھن چیر		مگن ہوئے اسنان ہت پیٹھیں جمنا نیر

تب شری کرشن دینڈیال نے بچار کیا کہ میرے ملنے کے واسطے انھوں نے بڑا دکھ اُٹھایا اید ابچار شیام سندر نے اسدن بلرام جی سے کہا کہ اے بھائی آج تم گئو وں چرانے بن میں لیجاؤ میں کلیوا لیکر پیچھے سے وہاں آؤں گا جب بلرام جی سب سکھا سمیت گئووں لیکر بن میں جاچکے تب برندابن بہاری نے جمنا کنارے چپ چاپ جاکر کیا دیکھا کہ سب برجبالا اپنا اپنا گہنا اور کپڑا کنارے رکھکر جمنا جی میں نہاتے سمے ہماری چرچا کررہی ہیں تب موہن پیارے یہ پریت اُن کی چھپے چھپے دیکھ کر بہت خوش ہوئے اے راجہ جسوقت سب برجبالا سورج کو ارگھ دے کر آنکھ بند کرکے شری کرشن جی کا دھیان کرنے لگیں اُسوقت شیام سندر بھکت تبسل نے بچارا کہ ان لوگوں کو جمنا جی میں ننگی نہانے سے پاپ لگتا ہے اس لیے اُن کا پاپ چھڑانا اور آگے کے واسطے گیان سکھلانا ضرور ہے ۔

دوہا			
	پریم مگن گوپی سبے رہیں دھیان من لائے		ہرسب بھوکھن بسن لے چڑھے کدم پر جائے

اور سب کپڑوں کی گٹھری باندھکر اپنے سامنے رکھی اور اُسی جگہ خوش ہو کر بیٹھے رہے جب گوپیاں اشنان کرکے باہر نکلیں اور انھوں نے کپڑا اور گہنا جمنا کنارے نہیں دیکھا تب چاروں طرف ڈھونڈھ کر آپس میں کہنے لگیں کہ اے سکھی یہاں تو کوئی چڑیا بھی نہیں آئی نہ معلوم ہمارا گہنا اور کپڑا کون اٹھا لیگیا سواے مادھو جی کے اور کون ہماری چیز لیجا دے گا ایسا کہکر دین بچن سے پکارنے لگیں کہ کہیں شیام سندر ہوں تو اپنا درشن دیں یہ بات سنتے ہی موہن پیارے نے آہستہ سے بانسری ایک مرتبہ بجادی تب ایک سکھی نے آواز کی طرف آنکھ اٹھا کر کیا دیکھا کہ مرلی منوہر مکٹ پہنے لکٹیا لیے کیسر کا تلک دیے بنا لا گلے میں پہنے پیتامبر باندھے کدم کے درخت پر چھپے ہوئے بیٹھے ہیں یہ حال دیکھتے ہی اُس سکھی نے سب برجبالوں سے پکار کر کہا کہ ٹک ادھر تو دیکھو ماکھن چور دھوتیاں چرائے ہوئے گٹھری باندھے کدم پر بیٹھے ہیں یہ بات سن کر جیسے سب گوپیوں نے شیام سندر کو درخت پر بیٹھے دیکھا ویسے ہی شرمندہ ہو کر گلے بھر پانی میں چلی گئیں اور ہاتھ جوڑ بنتی کرنے لگیں کہ اے دین دیال دکھ بھنجن نند نندن دھوتیاں ہماری دے ڈالو۔

		دوہا	
	ہم داسی بن دام کی سمجھو تم من ماتھ		ماکھن پریہ گھنشام جو تمھیں اچت یہ ناتھ

یہ بات سنکر موہن پیارے بولے کہ تم لوگ اپنا اپنا گہنا اور کپڑا چھینک کر اسنان کرنے لگی تھیں میں نے اُن کی رکھواری کی ہے بغیر چوکیداری دیے کپڑا نہیں پاؤ گی گوپیوں نے کہا کہ ہم لوگوں کو پانی میں جاڑا معلوم دیتا ہے تم کو دیا نہیں آتی۔

		دوہا	
	اب امبر دیجئے ہمیں جان اپنی داس		تن من دھن ارپیو تمھیں جو ہو ہرے پاس
		سورٹھا	
	لیو بس یہاں تمرئے جو مانو میر کہیو		تب ہنس کہیو کنہائے جو تن من موکو دیو

تم ایک ایک سندری پانی میں سے نکل کر میرے پاس آؤ تب میں تمھارے کپڑے دوں گا نہیں تو بابا جی کی سوگند ہے کہ بنا ایسا کیے اپنے کپڑے نہ پاؤ گی یہ بچن موہن پیارے کا سن کر شری رادھا جی نے کہا کہ ہم جوان استریاں تمھارے پاس ننگی کس طرح آویں یہ نیا گیان تم کو کس نے سکھایا ہے ہم کو ننگی دیکھنا چاہتے ہو۔

		دوہا	
	شیت مرت ہم نیر میں چیر ہمارے دیو		چھانڑ دیو یہ ٹیک ہیر برگھوکھن تم لیو
		سورٹھا	
	تاتے نند کمار ننگی نار نہ دیکھئے		دوشن ہوت اپار جو تیہ انگ دیکھے پرش

جب اتنی بنتی کرنے پر بھی شیام سندر نے کپڑا اُن کا نہیں دیا تب سب برجبالا رکھائی سے بولیں کہ نند کہیں سکے راجہ نہیں ہیں جو اُن کی دہائی پھر گئی تم کپڑے ہمارے چُرا کر سب کو ننگی دیکھا چاہتے ہو یہ چلن تمھارا اچھا نہیں لگتا ابھی ہم لوگ اپنے اپنے باپ اور بھائی سے جاکر تمھارا حال کہیں تو وہ لوگ آکر تم کو چوری میں پکڑیں اور نند اور جسودا کے پاس لیجا کر تمھارا ڈنڈ کرا دیں یہ کٹھور بچن گوپیوں کا سنتے ہی شیام سندر نے کہا کہ اب تم لوگ بھی اپنی اپنی دھوتیاں پاؤ گی جب اپنے حمایتی کو لے آؤ گی شیام سندر کو ناراض دیکھتے ہی سب برجبالا ڈرتی اور کانپتی ہوئی بولیں کہ اے دینڈیال ہماری پت رکھنے والا سوائے تمھارے دوسرا کون ہے جس کو ہم اپنا سہایک جان کر بلاویں تمھارے چرن کی داسی ہونے کے واسطے ہم لوگ جمنا اسنان اور برت اور پوجا کرتے ہیں تم نردئی پن چھوڑ کر اپنی داسیوں پر دیا کرو اور بستر ہمارے دیڈالو تم ترلوکی ناتھ ہو تمھارے اوپر ہمارا کچھ بس نہیں چلتا نہیں معلوم تم نے کون سی موہنی ہم پر ڈال دی جو تمھاری سانولی صورت دیکھے بنا ہم لوگوں کو اپنا گھر دوار کل پریوار کچھ اچھا نہیں لگتا ہم کو ابلا اناتھ سمجھ کر دیا کر دیہ دین بچن سنکر شیام سندر نے کہا کہ جو تم لوگ سچے من سے میرے ملنے کے واسطے برت اور اسنان کرتی ہو تو لاج اور کپٹ کو جمنا جل میں ڈبو کے وہاں سے ننگی میرے پاس آکر دھوتیاں اپنی اپنی لیجاؤ بنا انگ دکھلائے کپڑے نہیں پاؤ گی ایسی بات سنتے ہی سب گوپیوں نے آپس میں کہا کہ ایک موہن پیارے ہم کو ننگی دیکھیں یہ اچھی بات ہے یا سب گانوں ننگی دیکھے یہ اچھی بات ہے اور یہ ہمارے انتہ کرن کا سب حال جانتے ہیں ان سے لاج نہ کرنا چاہیے ۔

دوہا

انہ مت یہ سب مل سبے ہر مُنہ دیا نرت ناتھ ۔ چیر بنا کیسے سبے کون بھانت گھر جاتھ

سورٹھا

چلو سبے چیر انھیں کی ہٹھ راکھ کے ۔ منموہن بل بیر جو کچھ کہیں سو کیجئے

ایسا کہکر سب گوپیاں ایک ہاتھ سے اپنی بھگ اور دوسرے ہاتھ سے اپنی چھاتی کو چھپا کر جمنا جل سے باہر نکلیں اور شیام سندر کے سامنے جاکر سر نیچے کر کے کھڑی ہورہیں تب مرلی منوہر نے کہا کہ ابھی تک تم کو ہم سے کپٹ بنا ہے کپٹی جیو ہمارے پاس نہیں پہونچتے تم لوگ ایک ایک کوپی سامنے کھڑی ہوکر سورج دیوتا کو ہاتھ جوڑو تب میں تمھارے چیر دونگا کس واسطے کہ تم نے برت میں ننگے اسنان کر کے برن دیوتا کا اپرادھ کیا ہے یہ بات سُن کر گوپیوں نے کہا کہ اے نندلال جی ہم لوگ سیدھی بھولی برجبالا سے کیا کپٹ کرتے ہو ۔

دوہا

ماکھن پر چھوسے سب کہیں ہم آئیں تم ہیت ۔ یہی تمھارو سانچ ہے اب ہوں لیستر ندیت

ہم لوگ تمھارے ادھین ہیں جو کہو وہ کریں جب ایسا کہہ کر سب برجبالا چھاتی پر کا ہاتھ اُٹھا کر ایک ہاتھ سے سورج دیوتا کو ڈنڈوت کرنے لگیں تب نند نندن بولے کہ ایک ہاتھ سے ڈنڈوت کرنا دوش ہوتا ہے دونوں ہاتھ سے پرنام کرو۔

دوہا

جو کہہ ہو کرہین سبی ہنس بولیں برجبام	لیھیں پلٹو ہم کبھوں سلونو شیام ابھرام

جب یہ کہکر سب گوپیاں موہن پیارے کے پریم میں مگن ہو گئیں اور لاج چھوڑ کر دونوں ہاتھ سے سورج دیوتا کو نمسکار کیا تب بیکنٹھ ناتھ نہ کپٹ بھگت اور پریت اُن کی دیکھ کر بہت خوش ہوئے اور درخت پر سے اُتر کر سب دھوتیاں اپنے کندھے پر دھر کر بولے کہ گوپیو اب میں نے تمھارا بوجھا اپنے اوپر اُٹھا لیا آدمی کے تن میں جنم لینے کا یہی پھل ہے کہ دوسرے کا اُپکار کرے۔

دوہا

سبھگ شریر نہار کے ماکھن پر بھر بل بیر	پریم پریت رس بس بھئے دیئے بسن کے چیر

اے راجہ سب برجبالا اپنا اپنا گہنا اور کپڑا پہن کر موہن پیارے کے پریم میں ایسی مگن ہوئیں کہ اُن کا من گھر جانے کے واسطے نہیں چاہتا تھا موہن پیارے نے کہا کہ تم لوگ اس بات میں کچھ دُکھ نہ مانو میں نے تم کو آگے کے واسطے گیان سکھا دیا جل میں بُرن دیوتا رہتے ہیں اس لیے ننگے ہو کر پانی میں اسنان کرنے سے سب دھرم اور پُن بہ جاتا ہے اب تم کو ننگی ہو کر نکلنے سے جمنا اسنان اور برت کرنے کا پھل ملے گا تم لوگ مجھے بہت پیاری ہو کنوار سُدی پورنماسی کو میں تمھارے ساتھ راس لیلا کر کے تم سب کا منورتھ پورا کروں گا اب اپنے اپنے گھر جاکر بہت برت رکھنا چھوڑ دو یہ بات سن کر سب برجبالا خوش ہو کر اپنے اپنے گھر چلی گئیں اور آٹھوں پہر شیام سندر کے دھیان میں لگی رہ کر کنوار سدی پورنماسی کے دن گننے لگیں۔

دوہا

دیکھ چرت نند نند کے شبے بال مت بھور	سُدھ بُدھ من کچھ تھر نہیں کہت اور کی اور

مرلی منوہر وہاں سے بنسی بٹ میں آکر گوال بالوں کے ساتھ گئو چرانے لگے اتنی کتھا سُن کر راجہ پریکھت نے پوچھا کہ اے سوامی شری کرشن جی نے پربرہم کا اوتار ہو کر جن کو سب جگت کا پردہ ڈھانپنا چاہیے اُنھوں نے شاستر کے برخلاف پرائی استری کو ننگے کیوں دیکھا یہ سندیہہ میرا مٹا دیجیے شکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ استری کو ننگی ہو کر نہانے سے بڑا پاپ ہوتا ہے جب تک کہ اسی طرح جل میں سے ننگی ہو کر دوسرے پرش کے سامنے نہ جائے تب تک وہ پاپ اُس کا نہیں چھوٹتا اس سے کرشن بھگوان نے دیا کر کے شاستر کے موافق اُن سب کو ننگی نکلوا کر نرک سے بچا لیا وہ اپنے بھگتوں کی چوک کو سنبھال لیتے ہیں

دوہا

پرگٹ شیت دُکھ پاسے کے سب مل ہیں لجائے	انترگت آت سُکھ بھیو آنند اُر نہ سمائے

اے راجہ جب شیام سندر بن میں پہونچے تب درختوں کا ٹھنڈھا سایہ دیکھکر شری داماد اک گوالوں سے کہا کہ دیکھو یہ سب درخت سردی اور گرمی اور برسات کا دُکھ اپنے اوپر اُٹھاکر ایک پاؤں سے کھڑے رہتے ہیں اور اپنی چھایا اور پھل اور پھول سے سب جیوؤں کو سکھ دیتے ہیں کوئی آدمی اُن سے سکھ نہیں جاتا اور آدمی سُکھ پانے پر بھی اُن کی ڈالی اور پتّا توڑ لیتے ہیں تب بھی یہ بُرا نہیں مانتے اور پھل پھول لگے ہونے پر راہی اور بٹوہی کا سنمان کرتے ہیں جب ان میں پھل اور پھول نہیں رہتے تب شرم سے سر جھکا کر کہتے ہیں کہ ہم سے تمھاری کچھ سیوا نہیں بن پڑی اس لیے ہم شرمندہ ہیں اور اپنی پریت امیر اور غریب دونوں سے برابر رکھکر جوگیشوروں کی طرح تپ کرتے ہیں سنسار میں اُسی کا جنم لینا سپھل ہے جو اپنے اوپر دُکھ اُٹھاکر دوسروں کا بھلا کرے۔

دوہا

مہا ایسے درمن کی کاپے برنی جائے	پر ان بڑے داتان کے ان میں بیٹھے آئے

اس طرح درختوں کی تعریف کرتے ہوئے موہن پیارے گوالوں سمیت اپنے گھر آئے۔

ادھیائے تیئسواں

بھوجن مانگنا گوالوں کا متھرا کے چوبوں سے

شکدیوجی نے کہا کہ اے راجہ ایک دن شیام اور بلرام گئو چرانے کے واسطے بن میں جاکر گوالوں کے ساتھ آنند پوربک کھیلتے تھے اُس وقت گوالوں نے برجناتھ جی سے کہا کہ اے مہاراج جو کلیوا ہم لوگ اپنے اپنے گھر سے لائے تھے وہ کھانے پر بھی بھوکھ ہماری نہیں گئی اس لیے کچھ کھلائیے یہ بات سنکر نند لال نے بچار کیا کہ متھرا باسی برہمنوں کی استریاں میرے درشن کرنے کی اِچھا رکھتی ہیں سو آج اُنکا منورتھ پورا کرنا چاہیئے ایسا بچار کر نند لال جی نے گوال بالوں سے کہا کہ دیکھو بن میں جہاں دھواں اُٹھتا ہے وہاں متھرا کے چوبے راجہ کنس کے ڈر سے چھپا کر جگیہ اور ہوم کرتے ہیں تم لوگوں میں سے چار پانچ لڑکے وہاں جاؤ اور ڈنڈوت کرکے میرا نام لیکر اُن سے بھوجن مانگ لاؤ یہ بات سنتے ہی گوالوں نے وہاں جاکر بنتی پوربک اُن سے کہا۔

دوہا

ہاتھ جوڑ ٹھاڑے بھئے گوال بال اک ساتھ	بھوجن مانگت ہیں کہیو مانگن پربھو برجناتھ

اے راجہ اُن براہمنوں نے جو اپنے اگیان اور کرم کے ابھمان سے شیام اور بلرام کی مایا نہیں جانتے تھے یہ بات سن کر گوال بالوں سے کہا کہ تم مورکھ لوگ نہیں جانتے کہ یہ بھوجن سب ہم نے دیوتوں کے نام پر جگیہ کرنے کے لیئے تیار کیا ہے جب تک پرمیشور کا جگیہ پورا نہ ہوگا تب تک بھوجن نہیں پاؤگے جگیہ ہونے کے پیچھے تمکو بھی پرساد ملیگا اور شیام اور بلرام اہیروں کے کل میں پیدا ہوئے ہیں اُن سے ہم براہمن لوگ کل میں اُتم ہیں یہ کٹھور بچن براہمنوں کے سُن کر سب گوال بال نراس ہو پچھتاتے ہوئے سری کرشن جی کے پاس جا کر بولے کہ اے برجناتھ ہم لوگ اپنا مان چھوڑ کر تمھارے کہنے سے بھیکھ مانگنے گئے۔ تسپر بھی بھوجن نہیں پایا اب کیا کریں بھوک بہت ستاتی ہے یہ بات سنتے ہی موہن پیارے نے ہنس کر بلرام جی سے کہا کہ وہ براہمن لوگ ہماری بھگت نہ رکھنے سے یہ بھید نہیں جانتے کہ جگیہ اور ہوم کا مالک کون ہے اپنے کرم کے ابھمان سے اندھے ہو رہے ہیں بہت اچھا ہے کہ وہ لوگ اسی طرح اپنے اگیان میں پڑے رہیں پھر شیام سندر نے گوال بالوں سے کہا کہ اب تم لوگ اُن کی استریوں کے پاس جو بڑی دھرماتما اور ہر بھگت ہیں جا کر کہو کہ شیام اور بلرام نے جو بن میں گئوویں چرانے آئے ہیں بھوکھے ہو کر تم سے بھوجن مانگا ہے وہ استریاں تم کو بڑے آدر بھاؤ سے بھوجن دیں گی یہ بات سنتے ہی گوال بالوں نے چوباتیوں سے جا کر کہا کہ اے ماتا شری کرشن جی اور بلرام جی نے تم سے بھوجن مانگا ہے تم کیا کہتی ہو

دوہا

گوالن کے سُن بچن سب ہرکھ اُٹھیں دوج بام
کہت ہمارے بھاگ دُھن بھوجن مانگیو شیام

سورٹھا

کرت رہین نت دھیان سُن سُن جنکے گن سروِن
سپھل جنم نج جان تنکو بھوجن لے چلین

دوہا

ات بڑبھاگی جیو ہیں جنکو برج میں باس
ماکھن پربھُو کے درش تے پاوت پرم ہلاس

ان استریوں کی ہمیشہ منسا باچا کرمنا سے یہ اچھا رہتی تھی کہ کوئی ایسا بھی دن ہوگا کہ ہمکو بیکنٹھ ناتھ کا درشن ملیگا اس لیے انھوں نے بڑے پریم سے میوہ اور مٹھائی اور پکوان اور پوری کچوری اور دودھ اور دہی اور ماکھن آدک اُتم اُتم بھوجن سونے اور چاندی کی تھالیوں میں رکھکر گوالوں کو دیا اور کچھ اپنے ہاتھ میں لے کر جس جگہ پر مرلی منوہر تھے گوال بالوں کے ساتھ وہاں چلیں اُسوقت اُن کے پت آدک نے بہت منع کیا کہ تم لوگ گوالوں کے پاس مت جاؤ لیکن اُنھوں نے جو پرم بھگت تھیں کہنا کسی کا نہیں مانا۔

سورٹھا

جن کے اُر نند لال بسیں لکٹ مرلی لیے
تھیں نہ بھٹے جم کال کون بھانت روکے رکیں

چوپائی

تب گوالن سوں پوچھت بالا | کیتک دورا ہیں نند لالہ
چلو آج ہم نینن دیکھیں | جیوں جنم سپھل کر لیکھیں

یہ بات سُن کر گوال بولے کہ اے ماتا تھوڑی دور ہیں جس وقت وہ استریاں شری کرشن جی کے پریم کے آنند میں مگن چلی جاتی تھیں اُسی وقت ایک متھریا چوبے اپنی استری کو زبردستی راہ سے پکڑ کر لے آیا تب اُس نے کہا کہ ہم کو شری کرشن جی کا درشن کرنے کے لئے جانے دو اپنے اوپر بدنامی مت لو جیسے اُن کے درشن کی بڑی لالسا ہے اور وہ پربرہم پرمیشور پرتھوی کا بوجھ اُتارنے کے واسطے اوتار لیکر سنساری آدمیوں کی طرح لیلا کرتے ہیں تم لوگ بید پڑھ کر جگ اور ہوم کرتے ہو لیکن اُن کو اپنے اگیان سے نہیں پہچانتے۔

دوہا

کو جن جانے بھید یہ جگت کرت کہہ کاج | بھوجن مانگت ہیں وہی ماکھن پربرج راج

اے سوامی میرا پران تو نند لال جی سے جا ملا اس جھوٹھے بدن کو روک کر کیا کروگے میرے مرنے کے پیچھے سوائے پچھتانے کے تم کو اور کچھ نہیں ملے گا جس آدمی کو پرمیشور کی بھگت نہ ہو وہ کسی کام کا نہیں ہوتا ہے یہ سب گیان کہنے پر بھی اُس متھریا چوبے نے نہ مان کر اپنی استری کو کوٹھری میں بند کر کے قفل لگا دیا تب اُسی وقت پران اُس کا شری کرشن جی کے دھیان میں نکل کر اس طرح سب استریوں سے پہلے وہاں جا پہونچا جس طرح پانی جلدی بہکر ندی اور سمدر میں مل جاتا ہے۔

سورٹھہ

کٹھن پریم کا پنتھ جہاں نیم کی گت نہیں | کہت بید سب گرنتھ پریم بھاؤ کے بس ہری

اے راجہ جب پیچھے سے وہ سب استریاں بڑے پریم سے بھوجن لیے ہوئے جہاں پر موہن پیارے ایک پرچھ کی چھایا میں ایک سکھا کے کندھے پر ہاتھ رکھے بانکی دھج بنائے کمل کا پھول ہاتھ میں لیے کھڑے تھے جا پہونچیں تب چرن اُن کا چوم کر تھالیاں بھوجن کی سامنے دھر دیں اور اُس موہنی مورت کو دیکھتے ہی خوش ہو کر آپس میں کہنے لگیں کہ اے سکھی یہی نند لال جی ہیں جن کی بڑائی ہم لوگ ہمیشہ سنکر دھیان کیا کرتی تھیں اب ہمارے بھاگ جاگے جو ان کا درشن پایا اب اس چندر مکھ کی ٹھنڈک سے اپنی اپنی آنکھیں ٹھنڈی کرو اور سنسار میں جنم لینے کا پھل لیو اے راجہ شری کرشن جی کی کرپا سے اُن کو اُس وقت دِبّہ درشٹ ہو گئی تب اُنھوں نے شری کرشن جی کو پورن برہم جان کر ہاتھ جوڑ کر بنتی کیا کہ اے دینا ناتھ بغیر کرپا تمھاری کے آپ کی اس سانولی صورت موہنی مورت کا درشن کسی کو نہیں ملتا نہیں معلوم کون جنم کے پُن ہمارے سہائے ہوئے جو آپکا درشن پایا اور بہت جنموں کے پاپ ہمارے چھوٹ گئے اور ہم لوگوں

کے پت آدک اپنے اگیان اور ابھمان سے سنساری مایا موہ میں ڈوب کر ایسے اندھے ہو گئے کہ جنھوں نے پرمیشور بیکنٹھ ناتھ کو جن کے نام پر سب لوگ جگیہ کرتے ہیں آدمی سمجھکر مانگنے پر بھی بھوجن نہیں دیا تن اور دھن وہی اتّم ہوتا ہے جو تمھارے کام آوے جو لوگ آدمی کا بدن پاکر تمھاری بھکت اور سیوا کرتے ہیں اُنھیں کا جنم لینا سوارتھ ہے اور جگیہ اور تپ اور دھیان وہی اچھا ہے جسمیں تمھارا نام آوے۔

	دوہا	
جو جن من بچ سے کرے ماکھن پریم سے ہیت		چار پدارتھ دیت ہیں پاپ دکھ ہر لیت

یہ بات بھکت اور پریم کی بھری ہوئی سنتے ہی شیام سندر اُن کی کشل پوچھکر بولے کہ میں نند مہر کا بیٹا ہوں تم لوگ براہمن ہو کر مجھکو ڈنڈوت مت کرو اس میں مجھ کو دوش ہوگا جو لوگ براہمن یا اُن کی استریوں سے اپنا کام اور ٹہل کراتے ہیں وہ سنسار میں کچھ بڑائی نہ پاکر پاپ کے بھاگی ہوتے ہیں تم نے ہم کو بھوکھا جانکر دیا کی راہ سے بن میں آکر بھوجن دیا ہم اس کے بدلے تمکو کیا دویں برندابن ہمارا گھر یہاں سے دور ہے جو ہم اپنے گھر ہوتے تو جتھا شکت تمھارا آدر بھاؤ کرتے یہاں ہم سے کچھ تمھارا شسٹاچار نہیں بن پڑا اس بات کا پچھتاؤ ہمارے من میں رہ گیا تم لوگوں کو یہاں آئے بہت دیر ہوئی اب تم اپنے اپنے گھر جاؤ تمھارے پت لوگ تمھاری راہ دیکھتے ہوں گے کس واسطے کہ استری اردھانگی ہوتی ہے بغیر تمھارے سنگ دیوتا لوگ جگیہ اور ہوم براہمنوں کا قبول نہ کریں گے۔

	سورٹھا	
سنت بچن نرنایان کرم دھرم بانی سکھد		دُج تیہ پرم سجان بولیں سب کر جور کے

اے بیکنٹھ ناتھ اب آپ کا درشن کرنے اور آپ کے چرن کمل کے بھکت اور پریت رکھنے سے سنساری مایا موہ ہمارا چھوٹ گیا اب ہم کو گھر بار اور کل پریوار کا کچھ موہ نہیں رہا سوائے اس کے ہم لوگ بنا اگیا اپنے پت آدک کے آپ کے چرن دیکھنے آئی ہیں جو وہ لوگ ہم کو اپنے گھر رہنے دیں تو ہم کہاں جاویں گے اس سے یہ بات اُتم ہے کہ سب آپکے چرنوں کے پاس بنی رہیں اور آپ کی سیوا اور ٹہل کرکے اپنا پرلوک بناویں اور اے مہا پربھو ایک استری تمھارے درشن کی اچھا سے ہمارے ساتھ آتی تھی اُس کا پت اُس کو زبردستی پکڑ کر راہ میں سے پھیر لے گیا نہ معلوم اس کی کیا گت ہوئی یہ بات سن کر شری کرشن جی نے ہنس دیا اور اس استری کی صورت دکھلا کر کہا کہ دیکھو یہ استری تم لوگوں سے پہلے میرے یہاں آپہونچی جو کوئی پرمیشور سے پریت رکھتا ہے اُس کا ناش کبھی نہیں ہوتا اے راجہ اُس استری کو شری کرشن جی کی سیوا میں دیکھ کر سب کو آشچرج معلوم ہوا پھر سب استریوں نے شری کرشن جی سے کہا کہ اے برجناتھ آپ ارتھ دھرم کام موکش چاروں پدارتھوں کے دینے والے ہیں ہم کو اپنے چرنوں سے الگ نہ کیجئے آپ کے چرن چھوڑ کر اب ہم نہیں جا سکتی ہیں یہ سن کر شری کرشن جی بولے کہ سنو تم لوگ

پرمیشور کے پریم میں مگن ہو لیکن گرہستھ کو سب کام بید کے موافق کرنا چاہیے بید اور شاستر میں ایسا لکھا ہے
کہ جو استری اپنے پت کو پرمیشور کے برابر جانکر اُس کا حکم مانتی ہے اور دوسرے پرش کو پاپ کی آنکھ سے
نہ دیکھے ایسی پت برتا استری کو جوگی اور سنیاسی سے اچھی جاننا چاہیے ایسی استری جو کچھ بھلا یا بُرا کسی کو
اپنے مُنھ سے کہہ دیتی ہے وہی بات سچ ہو جاتی ہے اور اُس کو چاروں پدارتھ اپنے پت سے ملتے ہیں

دوہا

یہ بدھ سے سیچے کرے جو ناری من مانہہ	چار پدارتھ سو لہے یا میں سنشے ناہہ

اس لیے تم لوگ اپنے اپنے پت کے پاس جاؤ وہ تم سے کچھ دُکھ نہ مان کر خوش ہوں گے یہ بات سنکر
سب جو بانیوں نے امرت روپی نٹور بھیس شری کرشن جی کا آنکھوں کی راہ سے اپنے ہردے میں رکھ لیا اور شری کرشن
جی سے بھگت بردان لیکر اُن کو ڈنڈوت کر کے اپنے استھان کو چلیں اور جس براہمن نے اپنی استری کو کوٹھری
میں بند کر دیا تھا اُس نے قفل کھول کر دیکھا تو اپنی استری کو مری ہوئی دیکھکر رونے پیٹنے لگا جس وقت وہ اُسکی
نعش جلانے کی تدبیر کر رہا تھا اُسی وقت وہ سب استریاں گھر پر پہونچیں۔

دوہا

باکھن پر بھُو کو درش سے آئیں سُکھ سجان	تنکے درش پرتاپ تے بپرن پایو گیان

اے راجہ جاتے وقت براہمن لوگ اپنی استریوں پر کرودھت ہوئے تھے جب وہ استریاں شری
کرشن جی کا درشن کرکے پھر آئیں تب اُن کا ماتھا چمکتا ہوا دیکھکر براہمن لوگ کہنے لگے کہ جن کا درشن برھما جی
آدک دیوتا اور رکھیشوروں کو جلدی دھیان میں بھی نہیں ملتا ہے اُن پر برہم پرمیشور کا درشن ان استریوں
نے کرکے اپنا جنم سپھل کیا اور ہم لوگوں نے اپنے اگیان سے نہیں پہچانا کہ جگیہ اور ہوم کا لینے والا مالک کون
ہے ہم نے بید اور پُرانوں میں ایسا سنا تھا کہ پر برہم پرمیشور جدکل میں اوتار لیکر نند اور جسودا کو اپنی بال لیلا
کا سکھ دکھاویں گے سو وہی بیکنٹھ ناتھ بال لیلا کرتے ہیں اُنھوں نے گوال بالوں کو بھوجن مانگنے کے واسطے
ہمارے پاس بھیجا تھا ہم سے بڑی چوک ہوئی جو سچدانند کو بھوجن نہیں دیا اور جن کے خوش ہونے کے
واسطے ہم لوگ جگیہ اور ہوم کرتے ہیں اُن کو آدمی سمجھکر اُن کے سامنے نہیں گئے اپنے اگیان اور ابھمان
سے ہمارے من میں دیا بھی نہیں آئی ہمارے جگیہ اور تپ کرنے پر دھرکار ہے کہ ہم نے پرمیشور کو نہیں پہچانا
ہم لوگوں سے ان استریوں کو اچھا سمجھنا چاہیے جنھوں نے بنا جپ اور تپ کیے اور کتھا پران آدسُنے اپنے
گیان سے پرمیشور کو پہچان کر بھوگ لگایا اور اُنکا درشن کرکے آنکھوں کو سکھ دیا اسی طرح براہمنوں نے بہت
پچھتا کر اپنی استریوں سے بنے پور بک کہا کہ تمھارے برابر دوسروں کا بھاگ نہ ہوگا کہ تمکو پر برھم پرمیشور کا
درشن ملا پھر اُن براہمنوں نے شری کرشن بھگوان کو دھیان میں ہاتھ جوڑ کر بنے کیا کہ اے دینا ناتھ ہم لوگوں کا
اپرادھ چھما کیجئے اور ہمارے ہردے میں جو اگیانتا کا پھل جما ہے اُس کو گیان روپی آگ سے جلا دیجئے

جب اس طرح بہت استت اور بنتی براہمنوں نے کی تب بیکنٹھ ناتھ نے اپرادھ اُن کا اپنے ہردے سے چھما کر دیا اور سب استریوں نے نعش اُس چوبائن کی دیکھکر اُس کے پت سے کہا کہ ہم نے تیری استری کو شری کرشن جی کی سیوا میں دیکھا تھا یہ بات سنتے ہی وہ متھریا چوبے روکر بولا کہ میں بھی اپنی استری کو تمھارے ساتھ جانے دیتا تو وہ کیوں مرتی ایسا کہکر وہ متھریا چوبے شری کرشن جی کے پاس دوڑا گیا اور اپنی استری کو وہاں چتربھج روپ سے دیکھکر جب شری کرشن جی کے سامنے بہت بلاپ کر کے رونے لگا تب کرشن بھگوان نے دیا کر کے اُس سے کہا کہ اپنی استری کی بھگت کے پرتاپ سے تو بھی چتربھج روپ ہو جا ویسا ہی ہو گیا تب کرشن بھگوان نے استری اور پرش دونوں کو بمان پر بٹھا کر بیکنٹھ میں بھیج دیا اور جو پدارتھ براہمنوں کی استریاں دے گئی تھیں اُس کو بانٹ کر گوال بالوں سمیت آنند پوربک بھوجن کیا اُس وقت شری داما نے کہا کہ اے نند لال جی گئوویں چرتی ہوئی دور نکل گئیں اُن کو اکٹھا کرنا چاہیے یہ بات سنتے ہی کیشو مورت نے ایسی مرلی بجائی کہ سب گئوویں آپسے آپ دوڑ کر وہاں چلی آئیں۔

دوہا

یا بدھ مرلی ٹیر کے گھیر لیئں سب گائے	سانجھ سمے گھر کو چلے ہلدھر جو کے بھائے

جب شیام سندر بنسی بجاتے ہوئے برندابن کے پاس پہونچے تب برجبالا اُن کی چھب دیکھنے سے خوش ہو کر بولیں۔

دوہا

پریم مگن آنند ات کہت سکل برج بام کہت مدت من جو پت جن دھن دھن سکھی وہ موہ	دیکھ سکھی جسمت سوں شوبھت ات بلدھام جنکے پنکھن کو مکٹ سیتھے نند کشور

اے راجہ جس وقت شیام سندر گئووں کی پیٹھ پر ہاتھ پھیر کر اپنے پیتامبر سے اُن کا بدن پونچھتے تھے اُس وقت سورگ میں کامدھین گئو پچھتا کر کہتی تھی کہ پرمیشور میرا بھی جنم برندابن میں دیتے تو بیکنٹھ ناتھ میرے اوپر بھی ہاتھ پھیر کر میرا بھی دودھ دوہتے۔

دوہا

دھن دھن برج کی دھین ہے چارت تربھون ناتھ	جھارت پرچھیت دہت نت ہت کر اپنے ہاتھ

ادھیائے چوبیسواں

شری کرشن جی کا گوبردھن پہاڑ کی پوجا کرنا

شکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ پرچھیت جس طرح شری کرشن جی نے گوبردھن پہاڑ اپنی بائیں

چھنگلیا پر اُٹھا لیا تھا وہ کتھا کہتے ہیں سنو کہ گوکل اور برندابن کے برجباسی لوگ برسویں دن کاتک بدی چترودشی کو چھتیس پرکار کے بیجن بناکر راجہ اندر کی بدھ پوربک پوجا کیا کرتے تھے جب وہ دن آیا تب برندابن باسیوں نے بہت طرح کے پکوان اور مٹھائی آدک اندر کی پوجا کے واسطے اپنے گھر بنایا اور جسودا جی بڑی پوتر تا سے سب پدارتھ بناکر رکھتی تھیں جس میں کوئی جوٹھا نہ کر ڈالے۔

دوہا

سنیت سنیت ات نیم سے دھرت چھوت جات	شیام کہوں پرسین نہیں یہ من مانہہ ڈرات

سورٹھہ

شنک کرت من مانہہ سرپت پوجان جیہ	جھمت جانت نانہہ سب دیون کے دیو ہر

اے راجہ شری کرشن جی نے گھر گھر یہ تیاری دیکھ کر من میں ایسا بچار کیا کہ اندر کی پوجا چھوڑوا کر گوبردھن پہاڑ پوجوانا چاہیئے ایسا بچار کر جسودا جی سے پوچھا کہ اے میا آج سب برجباسیوں کے گھر پکوان اور مٹھائی تیار ہونے کا کیا کارن ہے یہ سنکر جسودا جی بولیں کہ اے بیٹا اسوقت مجھے بات کرنے کی چھٹی نہیں ہر تو اپنے باپ سے جاکر پوچھ لے یہ بات سن کر موہن پیارے بلرام جی سمیت نند راے جی کے پاس گئے۔

دوہا

تب ہر بولے نند سوں مدھر مند مسکاے	کرت بچائی کون کی بابا موہے بتاے

اے بابا وہ کون دیوتا ہے جس کی پوجا کرنے سے بھکت اور مکت ملتی ہے اوس کا نام اور گن مجھے بتادو بڑوں کو اچت ہے کہ اپنے کُل کی ریت چھوٹوں کو بتلا دیا کریں لڑکپن کی سیکھی ہوئی بات یاد رہ کر کبھی نہیں بھولتی یہ سن کر نند جی بولے کہ اے بیٹا ابھی تک تمنے اس پوجا کا نام نہیں سنا یہ سب سامگری اندر کی پوجا کے واسطے جو سب میگھوں کے راجہ ہیں بنتی ہے اُن کے پوجنے سے برسات اچھی ہو کر گھاس اور اناج پیدا ہوتا ہے جس کے پیدا ہونے سے سب جیو سُکھ پاتے ہیں اور یہ پوجا ہمارے کُل میں بہت دنوں سے ہوتی آتی ہے۔

دوہا

ماکھن پرچھ بولے تبے تات بات سن لیہہ	جنہہ پوجا نہیں ہوت ہر تہنہ برست نہیں میگھ

اے بابا آج تک جو کچھ ہمارے بڑوں نے جان یا اجان میں اندر کی پوجا کی وہ اچھا ہوا لیکن تم لوگ جان بوجھ کر دھرم کی راہ چھوڑ کر کیوں چلتے ہو کس واسطے کہ سنسار میں تین طرح کا دھرم اور کرم ہوتا ہے ایک بید اور شاستر کے موافق دوسرا لوک ریت کے موافق تیسرا اپنے من سے بید کے موافق کرم کرنے سے پھل اُس کا ملتا ہے بھلا تمہیں بتلاؤ کہ اندر کی پوجا کرنے سے کیا ملے گا وہ کسی کو مکت اور بھکت اور ردّھ اور سدھ اور بردان نہیں دے سکتے اور اندر آپ سو جگیہ کرکے اندراسن پاتا ہے تب دیوتا اُس کو

راجہ کرکے مانتے ہیں اس سے وہ پرمیشور نہیں ہوسکتا جب وہ دیتوں کی لڑائی سے بھاگ کر کہیں چھپتا ہے تب
نارائن جی اُس کی سہایتا کرکے پھر اُس کو اندراسن پر بیٹھال دیتے ہیں ایسے نربل کی تم لوگ کیوں پوجا کرتے ہو اور
اپنا دھرم پہچان کر پرمیشور کی پوجا کیوں نہیں کرتے اندر کا کیا کچھ نہیں ہوسکتا اور جو لوگ اپنے اگیان سے
نارائن جی کو جو اندر آدک سب جگت کے مالک ہیں چھوڑ کر دوسرے دیوتا کی پوجا کرتے ہیں اُن کو اگیان
سمجھنا چاہیئے کس واسطے کہ دکھ اور سکھ نارائن جی کی اِچھا سے ہوتا ہے بغیر اِچھا نارائن جی کے درخت کا ایک
پتا بھی نہیں ہل سکتا اندر بھی انھیں کی کرپا سے اِس پدوی کو پہونچا ہے جو جو بات برھما جی نے سب کے
کرم میں لکھدی ہے وہی ہوتی ہے اُس میں تل بھر بھی گھٹ بڑھ نہیں سکتی سُکھ سمپت اور پروار آدک اچھا
سامان اپنے دھرم اور کرم سے ملتا ہے اور پانی برسنے کا حال اس طرح پر سمجھو کہ آٹھ مہینے تک
سورج دیوتا جو پانی زمین کا سوکھتے ہیں وہی پانی چار مہینے برسات میں برستے ہیں اُس سے اناج
اور گھاس وغیرہ سب پیدا ہوتا ہے اور برھما جی نے براہمن چھتری بیش شودر چار برن جو جگت میں بنائے
ہیں ان کے پیچھے ایک کرم اس طرح پر لگا دیا ہے کہ براہمن بید اور بدیا پڑھیں اور چھتری سب کی رچھیا
کریں اور بیش کھیتی اور بیاپار کریں اور شودر ان تینوں برن کی سیوا کریں اور پتا ہمارا برن بیش کا ہے
اور ہمارے یہاں بہت گئویں اکٹھی ہیں اور برج اور گوکل ہماری جنم بھوم ہے اس واسطے گوپ
اور گوال ہم لوگوں کا نام پڑا ہے ہمارا یہی کرم ہے کہ کھیتی اور بیاپار کرکے گئو اور براہمن کی سیوا کریں
اور بید اور شاستر کی بھی یہی آگیا ہے کہ اپنے برن کا دھرم نہ چھوڑے جو لوگ اپنے برن کا دھرم چھوڑ
کر دوسرے برن کا دھرم کرم کرتے ہیں اُن کو ایسا سمجھنا چاہیئے کہ جس طرح کُل ونتی استری اپنے پتی کو
چھوڑ کر دوسرے پُرش کے پاس رہے۔ اے بابا تم مجھ بالک کا کہنا سچ مانو تو اندر کی پوجا چھوڑ کر گوبردھن
پہاڑ اور گئو اور براہمن اور بن کی پوجا کرو کس واسطے کہ گوبردھن پہاڑ یہاں کا راجہ ہے اور اُس پہاڑ
اور اُس بن میں چرنے سے سب گئو اور بچھڑے ہمارے پالن ہوتے ہیں اور اُنھیں کا دودھ اور
گھی آدک بیچنے سے ہم لوگوں کی جیو کا ہوتی ہے جو کوئی پتا پالن کرے اُس کو اپنا راجہ سمجھکر پوجنا
چاہیئے اس واسطے سب پکوان اور مٹھائی آدک جو بنا ہے اُس کو گوبردھن پہاڑ پر لے چل کر اُسی کی پوجا
کرو اور سب پدارتھ اُسے بھوگ لگا کر گئو اور براہمن اور کنگالوں کو کھلا دو اور سال سے اِس سمبت میں
بہت برسات ہوگی یہ بات شری کرشن جی کی نند اور اُپنند اور برکھبھان آدک پرمیشور کی اِچھا سے
مان کر بولے۔

دوہا

تاتے سوئی کیجئے کرشن کہی جو بات	سب برجباسی پوجیے گوبردھن اُٹھ پرات

جب یہ صلاح آپس میں ٹھیک ہوگئی تب نند رائے نے گانوں میں ڈھنڈھورا پٹوا دیا کہ کاتک سدی

پریوا کو ہم لوگ چل کر گوبردھن پہاڑ کی پوجا کریں گے سب کوئی پکوان اور مٹھائی وغیرہ سامان لیکر گئوؤں سمیت چلنا۔ اسے راجہ یہ اگیا نند او راُپ نند کی سنکر سب لوگ خوش ہوگئے اور گوپ اور گوالوں نے اپنی اپنی گئووں اور بچھڑوں کے سنگار کرکے بہت طرح کے رنگ سے اُن کی پوچھ اور سینگ رنگ کر گلے میں گھنٹا باندھ دیا اور کاتک سدی پریوا کو سب برجباسیوں نے پرات سمے اسنان کرکے سب سامان گاڑی اور بیلوں پر لدوالیا اور سب استری اور پرش اور بالک اچھے اچھے گہنے اور کپڑے پہن کر نند جی اور برکبھان جی آدکے ساتھ گاتے بجاتے ہوئے گوبردھن پہاڑ کو پوجنے چلے۔

دوہا

ماکھن پربھات جاؤسوں بھوکھن بستر منگائے	کر گوبردھن کو چلے گوددھن سبے بنائے
نندمہر اُپ نند سب شیام رام دوؤ دھائے	پہونچے گوبردھن نکٹ نرکھ نرکھ سکھ پائے

سورٹھا

اُترے سہت سماج پھوں اور برج لوگ سب	مدھ شوبھت گرراج کوٹ کام شوبھاسدن

جب شری کرشن جی کی اگیا کے انسار سب کسی نے پوجا گوبردھن پہاڑ کی دُھوپ اور دیپ آدک سے بدھ پوربک کی اور پکوان اور مٹھائی آدک سب پدارتھ تھالیوں میں بھر کر گوبردھن کے سامنے بھوگ رکھا اور اتنی مٹھائی اور پکوان وہاں اکٹھا ہوا جس کا ڈھیر دوسرا پہاڑ معلوم ہوتا تھا اور بہت طرح کے پھول اور مالا اور کپڑے آد چڑھانے سے گوبردھن جی کی ایسی شوبھا دیکھ پڑتی تھی جس کا برنن نہیں ہوسکتا اس وقت شری کرشن جی نے برجباسیوں سے کہا کہ تم لوگ اپنی اپنی آنکھیں بند کرکے گوبردھن جی کا دھیان کرو تب گرراج پرتچھ اپنا درشن دے کر تمھارے سامنے بھوجن کریں گے جب شری کرشن جی کے کہنے سے نند جی آدک سب برجباسی ہاتھ جوڑ کر کھڑے ہوگئے اور اپنی اپنی آنکھیں بند کرکے گوبردھن پربت کا دھیان کیا تب شری کرشن جی بیکنٹھ ناتھ ایک چتربھجی بشال روپ بہت سندر اور تیجوان اچھے اچھے گہنے اور کپڑے پہنے ہوئے گوبردھن پہاڑ سے پرگٹ ہوئے اُس وقت اپنے شری کرشن روپ سے نند آدک برجباسیوں سے کہا کہ تمھاری بھکت اور سچی پریت دیکھ کر گوبردھن جی تم لوگوں کو درشن دینے کے واسطے پرگٹ ہوئے ہیں آج اچھی طرح درشن کرو یہ بات سنتے ہی برجباسیوں نے آنکھ کھول کر دیکھا تو اُس روپ کے درشن پانے سے بہت خوش ہوئے اور اُن کو ڈنڈوت کرکے آپس میں کہنے لگے کہ آج جس طرح گوبردھن جی نے درشن دیا اس طرح اندر کا درشن کبھی نہیں ہوا تھا نہ معلوم ہمارے پُرکھا لوگ ایسے پرتچھ دیوتا کی پوجا چھوڑ کر اندر کو کیوں پوجتے تھے۔

دوہا

کہیو کرشن تب نند سوں بھوجن لیو منگائے	کر آگے سب برا لکھ کے اَرپو نیے سُنائے

یہ بات سنتے ہی گوپ اور گوال جلدی سے پرات اور تھالیاں بھوگ کی اُٹھا کر اُن کے پاس لیگئے
تب گوبردھن ہاتھ پھیلا کر کھانے لگے ۔

دوہا

دیکھن کو دھائے سبے برج کے نار و بام | بھیو دیوتا گر بڑو تاہ پجاوت شیام

سورٹھا

برطرے مہر اُپنند نند آدھا ڈھے سبے | کہت جو کچھ نند نند کرت سکل سوئی تہاں

دوہا

اتے نند کو کر گہے گوپن سبوں بتلات | اُت اُپنوں دھر چاربھج لرچ سوں بھوجن کھات

سورٹھا

شری رادھا سکھ پائے مُدت بلوکت شیام چھب | بھگتن کے سکھدائے نت نوکرت بنود برج

دوہا

پریت ریت کے بھاؤ سوں بھوجن سب کو کھائے | ہوئے پرسن اب نند سوں تب بولے گرراے

سورٹھا

لیو نند بردان اب تم جو ہم سوں چہو | میں لینھی سکھ مان بہت کری تم بھگت مم

دوہا

نند اور اُپنند سب شری برکھبھان سمیت | بار بار گرراج کے چرن پرت ات ہیت

سورٹھا

گر سب کو سنمان دے پرساد نج ہاتھ سوں | سبن کہیو گھر جان ہوئے پرسن گرراج تب

دوہا

پرگٹ دیت ہیں درش گر سب کے آگے کہات | پرم مہر کھ نر نار سب سب کے ٹکھ یہ بات

سورٹھا

مہا امت اپار شری گوبردھن اچل کی | جہ یوجت کرتار شارو بدھ نہیں کہہ سکیں

اُس وقت للتا سکھی نے رادھا جی سے کہا کہ یہ سب لیلا موہن پیارے کی ہے جو دوسرا سروپ اپنا پہاڑ میں پرگٹ کرکے پکوان اور مٹھائی چکھتے ہیں اے راجہ جب گوبردھن ناتھ جی بھوجن کرکے انتردھیان ہوگئے تب نند جی نے وہاں ہوم کرکے اور پرکرما لیکر براہمنوں کو بہت سونا اور گئو آدک دان دیا اور پہلے براہمن اور گئو اور کنگالوں کو بھوجن کرا کے پیچھے آپ برجباسیوں سمیت بھوجن کیا اور شری کرشن جی نے ایک کور اپنے ہاتھ سے اُٹھا کر کھالیا تو برہما اور مہادیو جی اور بشن جی آدسب دیوتا اور تینوں

لوک کے سب جیون کا پیٹ بھر گیا۔

دوہا

ماکھن پربھو برجنا تھ ہیں سب دیون کے مول	موہلہ سینچے ہوت ہیں ہرے پات پھل پھول

اے راجہ پریچھت اُس دن سب برجباسی رات کو اُسی جگہ ٹک کر بڑی خوشی سے رات بھر گاتے بجاتے رہے دوسرے دن اسیطرح خوشی مناتے ہوئے گئوا ور بچھڑوں سمیت اپنے گھر آئے اُسی دن سے ان کوٹ کی پوجا سنسار میں پرگٹ ہوئی۔

سورٹھا

کھیلت نت نوکھیال بھگت پال نندلال برج	دُشٹن کے اُرسال سرنر منی موہت نرکھ

ادھیائے پچیسواں [۲۵]

شری کرشن جی کا گوبردھن پہاڑ کو اپنی انگلی پر اُٹھانا

شکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ پریچھت جب اس سال برجباسیوں نے اندر کی پوجا نہیں کی تب اندر نے جو شری کرشن جی کی مہما نہیں جانتا تھا اپنی سبھا والے دیوتوں سے پوچھا کہ کل برج میں کس نے کون دیوتا کی پوجا کی ہے یہ سن کر کوئی دیوتا بولا کہ برجباسی ہر سال تمہاری پوجا کرتے تھے اس سال نند کے بیٹے شری کرشن بالک کے کہنے سے برجباسیوں نے تمہاری پوجا چھوڑ کر گوبردھن پہاڑ کی پوجا کی ہے یہ بات سنتے ہی اندر نے کرودھ کر کے کہا کہ برجباسیوں کو دولت بہت ہونے سے غرور پیدا ہوا ہے جو انھوں نے ہماری پوجا کرنا چھوڑ دی اس لیے میں اُن کو کال کے منھ میں ڈال کر دلدّری کر دوں گا کرشن چھوکرا جو ہمارا دشمن ہے اُس کے کہنے سے برجباسیوں نے ہمارا اپمان کیا میں اُس چھوکرے کا گھمنڈ توڑے دیتا ہوں آج تک میں برجباسیوں کا مالک تھا اب انھوں نے کرشن کو اپنا مالک سمجھا ہے۔

دوہا

ایسے سربت کرودھ کر من میں گرب بڑھائے	پرے کال کے میگھ سب لینھے نرت بلائے

جب میگھوں کا راجہ ڈرتا اور کانپتا ہوا اندر کے پاس آکر ہاتھ جوڑ کر کھڑا ہوا تب اندر نے اُس کو حکم دیا کہ تم اسی وقت سب میگھوں کو ساتھ لیکر برج منڈل پر جاؤ اور اتنا پانی اور پتھر برساؤ کہ جس میں سب برجباسی گوبردھن پہاڑ سمیت بہہ جاویں۔

دوہا

اور بھٹو سب چھاند کے برج پر برسو جائے	برجباسی گووردھن سمیت جل سے دیو بہائے

سری کرشن جی کا برج کی حفاظت کے لئے گوبردھن اُٹھانا

اور اندر نے انچاسوں پون کو بھی میگھوں کے ساتھ کر دیا جس میں سردی اور پانی سے کوئی جیتا نہ بچے یہ حکم سنتے ہی میگھ راجا انچاسوں پون سمیت بڑے بڑے میگھوں کو ساتھ لیکر برج منڈل پر چڑھ آیا اور اس کے آتے ہی آندھی چلنے لگی اور بدلی چھا جانے سے برندابن میں اندھیارا ہو گیا اور کھرے کے برابر بوند برسنے لگی اور بجلی چمکنے لگی سوائے آندھی اور پانی اور بجلی کے اور کچھ وہاں دکھلائی نہیں دیتا تھا تب موہن پیارے نے ہنسکر بلرام جی سے کہا کہ دیکھو اندر اپنی پوجا نہ پانے سے کرودھ کرکے مہا پرلے کا پانی برساتا ہے یہ کرودھ اُس کا ہمارے ساتھ سمجھنا چاہیئے کس واسطے کہ ہمارے کہنے سے برجباسیوں نے اندر کی پوجا چھوڑ کر گوبردھن پہاڑ کو پوجا تھا اس سیلے غرور اُس کا توڑنا اُچت ہے اور یہ حال دیکھ کر نند اور جسودا اور سب برجباسی گھبرا گئے۔

دوہا

دیکھ دیکھ برج کی دشا نند مہر بچھتات ۔ گیونرا ور اندر کو من میں بہت ڈرات

سورٹھا

شیام رام دوؤ بھاے لیے نکٹ سوچت مہر ۔ جرٹے گوپ تہاں آے من ہی من مسکات ہر

اے راجہ جب سب برجباسی ایسے پرلے کے پانی برسنے سے مارے جاڑے کے دُکھی ہوئے تب بھیگتے اور کانپتے ہوئے شری کرشن جی کی شرن میں آکر پکار کر کہنے لگے کہ اے برجناتھ اس پرلے کے پانی سے ہمارا پران بچاؤ اور تم نے اندر کی پوجا چھڑا کر ہم لوگوں سے گوبردھن پہاڑ کو پجوایا اسی سبب سے اندر کرودھ کرکے یہ پرلے کا پانی برساتا ہے اب جلدی گوبردھن پہاڑ کو بلا جو آکر اس پانی برسنے سے ہماری رچھا کرے نہیں تو ایک ساعت میں سب آدمی گئوؤں سمیت ڈوب کر مرا چاہتے ہیں۔

دوہا

جب جب گاڑھ پڑی ہمیں تب تم لیو اُبار ۔ یہ اوسر اب راکھیے موہن نند کمار

سورٹھا

برج جنکے سکھ دان دیکھ بکل برج لوگ سب ۔ تب بولے ہنس کان دھرو دھیر اُر ڈر ومت

تم لوگ اپنا اپنا اسباب گئو اور بچھڑے سمیت گوبردھن پہاڑ کے پاس لے چلو وہ تمہاری رچھا کرکے اندر کا ابھمان توڑیں گے جب شیام سندر کی آگیا سے سب برجباسی اپنا اپنا اسباب گئو اور بچھڑے سمیت گوبردھن پہاڑ کے پاس لے گئے تب شری کرشن جی بھکت ہتکاری نے پیتامبر کی کچھنی باندھکر مرلی کمر میں کھونس لی اور گوبردھن پہاڑ کو اپنے بائیں ہاتھ کی کانی اُنگلی پر پھول کی طرح اُٹھا لیا اور سب برجباسی اور گئو آدک اُس کے سایہ میں کھڑے کرکے سُدرشن چکر کو حکم دیا کہ تم چاروں طرف اس پہاڑ کے پھرتے رہو جتنا پانی برسے وہ سب اپنے تیج سے سوکھتے رہو زمین پر ایک بوند پانی کا نہ گرنے

یا وے سدرشن چکر نے ویسا ہی کیا اُس وقت سب برجباسی شری کرشن جی کی پربھتا دیکھکر آپس میں کہنے لگے کہ شری کرشن جی پرمیشور کا اوتار معلوم دیتے ہیں نہیں تو آدمی کی یہ سامرتھ نہیں ہے کہ پہاڑ کو پھول کی طرح اُنگلی پر اُٹھا سکے اور شری کرشن دیا سندھ پہاڑ اُٹھائے ہوئے مدھر مدھر سر سے مرلی بجا کر سب کو خوش کرتے تھے جس میں کوئی گھبرائے نہیں اور جسودا جی اپنے پران پیارے کے پریم میں گھبرا کر نند جی سے کہتی تھیں کہ تم نے اپنے اگیان سے اندر کی پوجا چھوڑ کر گوبردھن پہاڑ کو پوجا تھا ابھی کہیں پہاڑ موہن پیارے پر گر پڑے تو میں کیا کروں گی ۔

چوپائی

دابت بھجا جسودا میّا	بار بار مُکھ لیت بلیّا
دیکھ بھار من ات دُکھ پاوے	پُن پُن گوبردھن مناوے
ناتھ آپنو بھار سنبھاری	کریو کانھا کی رکھواری
سپے پکوان مٹھائی میوا	پُہُر پوجہوں تمکو دیوا

پھر جسودا جی نے بلرام جی سے کہا کہ کنھیا تمہاری سہایتا کیا کرتا تھا اس وقت تم بھی کچھ اُس کی سہایتا کرو اسی طرح جسودا جی اپنے کل کے دیوتا اور پرمیشور کو بار بار ڈنڈوت کرکے یہ مناتی تھیں کہ موہن پیارے کو پہاڑ اُٹھانے میں کچھ دُکھ نہ پہونچے ۔

دوہا

ماکھن پر بجُ کے کارلے جائے داینے مانے	تاکے مَن کی کلپنا کہہ بدھ برنی جائے

جب شیام سندر نے اپنی ماتا اور پتا کو دُکھی دیکھا تب اُن کے دھیرج دینے کے واسطے یہ تدبیر کی ۔

چوپائی

کہیو نند سوں نکٹ بلائی	تمہوں سب مل کرو سہائی
لے لکٹ راکھو گر لیہو	مت راکھو اُر میں سندیہو
گوبردھن گرِ بھیو سہائی	آپ کہیو موہ لیو اُٹھائی

دوہا

یہ سُن تہاں گوپ سب رہے لکٹ کرلائے	کہت شیام تب نندسوں بھلے لیو اُچکائے

سورٹھا

ٹھاڑھے ڈھنگ بلرام دیکھ دیکھ لیلا ہنست	کوتک ندھ سکھ دھام کرت چرت سنتن سکھد

اُسوقت گوپیاں ہنسی کی راہ سے موہن پیارے سے کہتی تھیں کہ تم نے سانجھ سبیرے دودھ اور ماکھن دُک ہمارا چُرا کر کھایا تھا اُسی کے بل سے اتنا بھاری پہاڑ اُٹھایا ہے آج وہ دودھ اور ماکھن کھانا تمہارا سوارتھ ہوا ۔

چوپائی

شری برکھبان ستا تہاں آئی	کنور کاہنہ کے اتِ من بھائی
گورا رنگ سندر سُکھ کاری	شیام سنگ کھیلت نت پیاری
سنت بول ہنس اُٹھے مراری	تب ہیں ڈول گئو گر بھاری
نرناری کو اَت ہی بھائی	دھائے چھپائے رادھکا لائی

جب برجبالا پہاڑ گرنے کے ڈر سے رادھا پیاری کو پکڑ کر کیرت جی اُن کی ماتا کے پاس لے گئیں تب کیرت جی نے رادھا پیاری پر خفا ہو کر اُن کو اپنے پاس بیٹھال رکھا اور پھر موہن پیارے کے پاس نہیں جانے دیا۔ شکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ پرِیچھت ادھر تو شری کرشن جی پہاڑ کو اُٹھا کر برجباسیوں کی رچھا کرتے تھے اور اُدھر میگھ راجہ موسلا دھار پانی اور پتّھر برساتا تھا اور بجلی چمکنے سے سب کی آنکھ بند ہو جاتی تھی اور سدرشن چکر اس پھرتی سے چاروں طرف گوبردھن پہاڑ کے گھوم کر سب پانی اپنے تیج سے سوکھ لیتا تھا کہ ایک بوند زمین پر نہیں گرنے پاتا تھا راجہ اندر یہ حال سن کر آپ بھی میگھ راج کی سہایتا کرنے کو چڑھ آیا اور اسی طرح سات دن اور سات رات پانی برستا رہا لیکن کسی جیو کو کچھ دُکھ نہ ہو کر سب خوشی سے گوبردھن پہاڑ کے نیچے گھر کی طرح بیٹھے رہے اور شیام سندر ہر ساعت پریم پوربک گوپ اور گوپیوں سے پوچھتے تھے کہ ہمارے ماتا پتا اور سکھا لوگ کس طرح ہیں کچھ سوچ نہ کریں وہ لوگ جواب دیتے تھے کہ سب لوگ تمھاری کرپا اور دیا سے خوشی رہ کر پانی اور بدلی کا تماشا دیکھتے ہیں سات دن تک سب برجباسی شری کرشن جی موہنی روپ کا امرت روپی نکھار بند آنکھوں سے پیتے رہے اس سے کسی کو کچھ بھوک اور پیاس نہیں لگی جب میگھ راجہ کا سب پانی چک گیا تب اُس نے یہ حال اندر سے کہا اندر یہ بات سُن کر بہت شرمندہ ہو کر میگھوں سمیت اپنے لوک کو چلا گیا اور دیوتوں سے سب حال کہا تب دیوتا بولے۔

دوہا

تم جانت پرتھی بھوم جب دُکھت بکاری جائے	کہیو لین اوتار سب سوئی بھرت برج آئے

سورٹھا

کہیو اندر پچھتائے میں بھولیو جانیو نہیں	کینھی بہت ڈھٹھائے بھجے کرمن پائی بھو

اے راجہ دیوتوں کا بچن سننے اور ایسی ایسی مہما شری کرشن جی کی دیکھنے سے اندر کو بشواس ہوا کہ شری کرشن جی پرمیشور آدپرش کا اوتار ہیں نہیں تو دوسرے کی کیا سامرتھ تھی جو پہاڑ کو اپنی انگلی پر اُٹھا کر برج منڈل کی رچھا کرتا ایسا بچار کر اندر اپنی کرنی سے سوچ کر پچھتانے لگا اور جب میگھوں کے چلے جانے سے پانی برسنا بند ہو کر دھوپ نکل آئی تب برجباسی بولے کہ اے برجناتھ تمھارے ڈر سے سب میگھ بھاگ گئے اب اپنی اُنگلی پر سے پہاڑ اُتار کر رکھ دیجئے یہ بات سُن کر شری کرشن جی نے گوبردھن پہاڑ

کو اُس کی جگہ پر رکھدیا اُس وقت دیوتوں نے آکاش سے اُنپر پھول برسائے اور اپسراؤں نے اپنے اپنے بمانوں پر آکر ناچ دکھلایا اور گندھربوں نے گانا سنایا اور رکھیشوروں نے استت کی اور جسودا جی نے موہن پیارے کو بڑے پریم سے گود میں اُٹھا کر اُن کا مُنھ چوما اور اُنکا ہاتھ دابنے اور بار بار انگلی چٹکانے لگیں اور روکر اپنے پران پیارے سے پوچھا کہ اے بیٹا سات دن تک پہاڑ انگلی پر اُٹھانے سے تیرا ہاتھ دکھتا ہوگا تب نندلال جی بولے کہ اے میّا گوبردھن پہاڑ اپنی خوشی سے تم لوگوں کی رچھا کرنے کے لیے چھپایا کیے رہا میں تو اپنی اُنگلی کا تھوڑا سا سہارا دیے تھا اس کارن میرا ہاتھ نہیں دُکھتا اور شری داما آدک گوال بالوں نے موہن پیارے سے گلے مل کر پوچھا کہ اے بھائی ایسے ملائم ہاتھ پر تم نے کس طرح پہاڑ اُٹھایا ہم کو بڑا آشچرج معلوم ہوتا ہے شیام سندر بولے کہ جو تم لوگ اپنی اپنی لکٹیا سے پہاڑ کو اُچکائے تھے اس لیے مجھ کو اُسکا بوجھا نہیں معلوم ہوتا تھا اور سب برجبالا موہن پیارے کی یہ مہما دیکھ کر بہت خوش ہوئیں اور اُسی دن سے شری کرشن جی کا نام گردھاری پرگٹ ہوا اور اُس وقت گردھاری جی نے برجباسیوں سے کہا۔

دوہا

اب گر کو پوجہ ہر سب کو کہیو سنائے	پورٹ تے راکھیو برجہ کینہی بہت سہائے

سورٹھا

یہ سُن ہر کہ بڑھائے پھر پوجیو گر کو سبن	اَت ہر کھت نندرائے دیودان بپرن بہت

دوہا

دور بھئے دُکھ سوچ سب برگٹیو تپ آنند	نند سنگ گھر کو چلے ماکھن پربھ برج چند

نندجی شیام اور بلرام اور سب برجباسی اور گئووں کو ساتھ لے کر اپنے گھر آئے۔

دوہا		
	گھر گھر برج آنند سب گاوت منگل چار	آئے سرپت جیت ہر گردھر نند کمار

ادھیائے چھبیسواں ۲۶
استت کرنا برجباسیوں کا شیام سندر کی

شکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ جب نندلال جی نے گوبردھن پہاڑ اُٹھا کر ایسی مہما اپنی دکھلائی تب سب گوپ اور گوال تعجب مان کر آپس میں کہنے لگے کہ اُٹھانا پہاڑ کا جس طرح ہاتھی کمل کا پھول اُٹھالیوے آدمی کا کام نہیں ہے آٹھ برس کی عمر میں شری کرشن جی اتنا بھاری پہاڑ اپنی انگلی پر اُٹھا کر سات دن برابر کھڑے رہے یہ پرمیشور کا اوتار معلوم ہوتے ہیں جنھوں نے مہا پرلے کے پانی برسنے سے برجباسیوں کا پران بچایا اُن کو ہم لوگ کس طرح نندجی کا بیٹا کہیں لڑکا اپنے ماتا اور پتا کے سبھاؤ پر پیدا ہوتا ہے نند اور

جسودا میں ایسا پراکرم نہیں ہے جو شری کرشن ایسا پرتاپی لڑکا اُن سے پیدا ہوا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جسودا سے کسی دیوتا یا دیت نے بھوگ کیا ہوگا اس سبب سے ایسا بلوان اور پرتاپی لڑکا اُن سے پیدا ہوا ہے نند رائے کے بیج کا یہ لڑکا نہیں معلوم ہوتا ہے اس لیے نندا ور جسودا کو ذات باہر کر دینا چاہیئے ایسا بچار کر اُپنند آدک سب گوال اس بات کی پنچایت کرنے کے واسطے نند جی کے گھر پر گئے اور اُن میں جو لوگ بڑے تھے اُنھوں نے پہلے نند اور جسودا جی سے بہت تعریف شری کرشن جی کی کرکے کہا کہ اے نند رائے جی شری کرشن جی پرمیشور کی کرپا سے ہمیشہ بنے رہیں کہ جو دُکھ میں ہماری رچھا کرتے ہیں لیکن یہ تمھارے لڑکے ہم کو نہیں معلوم ہوتے ہیں کس واسطے کہ جب یہ بہت چھوٹے تھے تب انھوں نے پوتنا راچھسی کو دودھ پیتے وقت مار ڈالا تھا اور ایک برس کی عمر میں ترناورت کو مار ڈالا اور جب جسودا نے ان کو اوکھل سے باندھا تھا تب انھوں نے جملا اور ارجن نام دونوں درخت بڑے بڑے جڑ سے اُکھاڑ ڈالے اور بتسا سُر اور بکاسُر اور اگھا سُر آدکوں کو مار کر کالی ناگ کو جمنا جل سے باہر نکال دیا اور پرلمب راچھس کو مار کر برجباسیوں کو آگ میں جلنے سے بچایا اور اتنا بھاری گووردھن پہاڑ ککرونڈے کی طرح زمین سے اُکھاڑ کر اپنی انگلی پر اُٹھا لیا اور مینھ کے پانی سے برجباسیوں کی رچھا کرکے اندر کا ابھمان توڑا اور جتنی پریت ہم لوگوں کو موہن پیارے سے رہتی ہے اتنا ہمیں اپنا پران اور بیٹی بیٹا پیارا نہیں ہے یہ سب تعجب کی باتیں دیکھنے سے ہم لوگوں کو پیدا ہوتا شری کرشن جی کا تمھارے بیج سے نہیں معلوم ہوتا ہے تم سچ بتلاؤ جسودا جی نے کون دیوتا یا دیت کے بیج سے اُن کو پیدا کیا ہے کہ جو ایسے پرتاپی اور بلوان پرمیشور کے برابر ہو کر لیلا کرتے ہیں نہیں تو ہم لوگ تم کو ذات سے باہر کر دیں گے۔

دوہا

مالک تینوں لوک کو تمھرو پتر نہ ہوئے
جنم مرن جاکو نہیں ماکھن پر بھ ہیں موئے

یہ بات اپنے ذات بھائیوں کی سنتے ہی نند اور جسودا نے گھبرا کر کہا کہ سنو بھائیو شری کرشن میرا بیٹا ہے اس میں کچھ سندیہ مت کرو لیکن جو بات گرگ جی متھرا سے آکر کہہ گئے ہیں اُس میں ایک بات میں نے چھپائی تھی وہ آج کہتا ہوں کہ گرگ منی نے شری کرشن کے نام کرن کے وقت یہ کہا تھا کہ تم ان کو پیدا کیا ہوا مت سمجھو تمھارے پہلے جنم کے تپ کرنے سے پربرہم پرمیشور اوتار لیکر یہاں آئے ہیں ہر روز یہ اپنی لیلا تم کو دکھاویں گے سو سب باتیں اب مجھکو آنکھوں سے دکھلائی دیتی ہیں میں بھی بشواس کرکے جانتا ہوں کہ میرا بیٹا پرمیشور کا اوتار ہے کیونکہ جو جو کام شیام سندر نے کیا ہے وہ آدمی نہیں کر سکتا اور اُنھوں نے جنم مرن سے رہت ہو کر کیول پرتھوی کا بوجھ اُتارنے اور بھگتوں کو سکھ دینے کے واسطے اپنی اچھا سے اوتار لیا ہے اور تینوں لوک کے جیووُں کا جنم اور مرن انھیں کے حکم سے ہوتا ہے اور گرگ منی نے یہ بھی کہا تھا کہ ایک مرتبہ انھوں نے بسدیو جی کے یہاں اوتار لیا ہے اس سے انکا نام باسدیو بھی

پرگٹ ہوگا اور یہ سوچ اور دکھ گوپ اور گوالوں کا دور کریں گے جو کوئی انکا درشن کریگا یا انکے نام اور لیلا کا چرچا آپس میں رکھکر ان کے چرنوں کا دھیان لگاویگا اُس کو ضرور نکت ملے گی ۔

دوہا

پریم بھگت کے دھام میں نت کرہیں بشرام		ماکھن پربھ گھنشیام کو جو چیت دھرہیں نام	

پچھلے جگوں میں اُنکا رنگ سفید اور للت تھا اس مرتبہ شیام روپ سے اُنھوں نے اوتار لیا ہے جب یہ بات سن کر برجباسیوں کے من کا سندیہ مٹ گیا تب اُنھوں نے شری کرشن جی کو آدپرش بھگوان جان کر بڑی بھگت اور پریت سے اُن کی پوجا کی اور نند جسودا کے بھاگ کی بڑائی کرنے لگے اور آگے جو جو بات شیام سندر کی لڑکے لوگ کہتے تھے کسی کو بشواس نہ آتا تھا اُن باتوں کو سب نے سچ جانا ۔

دوہا

پریم نیم کو پد لہے رہے چھیم سے نت		جو ماکھن پربھُ کی کتھا کہے سنے دے چت	

ادھیاے ستائیسواں

اندر کا ہار مانکر شری کرشن جی کی شرن میں آنا

شکدیو جی بولے کہ اے راجہ پریچھت اندر نے شری کرشن جی کے ساتھ ڈھٹھائی کرنے سے بہت لجت ہو کر من میں کہا کہ دیکھو میں نے بہت بُرا کام کیا کہ پر برہم پرمیشور کو آدمی سمجھکر اُن سے بیر باندھا اب وہاں چل کر اُن سے اپنا اپرادھ چھما کراؤں جس میں میرا بھلا ہو ایسا بچارتے ہی راجہ اندر دیوتوں کو ساتھ لیکر ایراوت ہاتھی پر چڑھا اور اپنا اپرادھ چھما کرانے کے واسطے کامدھین گئو کو اپنے آگے لیے ہوئے برندابن کو چلا جب شری کرشن انترجامی نے جو بن میں گائے چراتے تھے جانا کہ اندر اپنا اپرادھ چھما کرانے کے واسطے دیوتوں سمیت میرے پاس آتا ہے تب گوال بالوں سے الگ ہو کر ایک اور بن میں جا بیٹھے جب راجہ اندر نے وہاں آکر شری کرشن جی کو دور سے بیٹھے دیکھا تب ہاتھی سے اُتر پڑا اور دیوتوں کو ساتھ لیے اور کامدھین گئو کو آگے کیے ننگے پیر گلے میں ڈوپٹہ باندھے دانتوں میں تنکا دابے ساشٹانگ ڈنڈوت کرتا اور کانپتا ہوا شری برندابن بہاری کے چرنوں پر جا کر گر پڑا اور بڑی آدھینتائی سے رو کر بنے کیا کہ اے دینا ناتھ نرنکار میری ہزاروں ڈنڈوت آپ کو پہونچیں میں نے اپنی اگیانتا سے آپ کو آدمی سمجھ کر آپ کی پرچھائی تھی اب میں اپنے کیے کو پہونچا جس طرح نادان لڑکا آئینہ میں اپنی پرچھائیں دیکھ کر اسکو پکڑنا چاہتا ہے اور پکڑ نہیں سکتا اسی طرح جو کوئی آپ کا بھید جاننا چاہتا ہے اُسکو نادان لڑکے کے برابر سمجھنا چاہیے وہی حال میرا ہوا جہاں برہما جی اور مہادیو جی اور دیوتا اور رکھیشور آپ کے بھید اور بڑائی کو نہیں

پہونچ سکتے وہاں میری کیا سامرتھ ہے جو آپ کی مہما کو جان سکوں میں نے راج اور دھن کے غرور سے اندھا ہو کر تمام برجباسیوں کا پران مارنے کے واسطے مہاپر لے کا پانی برج منڈل پر برسایا تھا آپ نے گوبردھن پہاڑ اُٹھا کر اُن لوگوں کی رچھا کی اور میرے غرور کو توڑ دیا اب میں اپنی کرنی سے بہت شرمندہ ہو کر اپنا اپرادھ چھما کرانے کے واسطے کامدھین گئو کے پیچھے پیچھے آپ کی شرن میں آیا ہوں اے برجناتھ مجھ اگیان کا اپرادھ دیا کر کے چھما کیجئے کس واسطے آپ سب کے ایشور اور گرو اور پرماتما ہیں سوائے آپ کے اور کوئی دوسرا مالک تینوں لوک کا نہیں اور برھما جی اور مہا دیو جی بھی تمہاری دی ہوئی بڑائی پاکر دن رات تمہارے چرنوں کا دھیان اپنے ہردے میں رکھتے ہیں آپ سب جگت کے پیدا اور پالن کرنے والے ہیں اور لچھمی جی آپ کے چرنوں کی داسی ہیں اور آپ نے پرتھوی کا بوجھ اُتارنے اور بھگتوں کی رچّھا کرنے اور پاپی ادھرمیوں کے مارنے کے واسطے اپنی اچھا سے اوتار لیا ہے اور جب جب پرتھوی ادھرمی لوگوں کے پاپ کرنے سے دکھی ہوتی ہے تب تب آپ سگن اوتار لے کر پرتھوی کا بوجھ اُتارتے ہیں اور میں بھی آپ کی دیا اور کرپا سے دیولوک کا راجہ ہوا ہوں لیکن آپ کے بھید کو نہیں جانتا دوسرے کی کیا سامرتھ ہے جو آپ کی مہما جان سکے اور یہ اپرادھ بڑا ڈنڈ دینے جوگ ہے لیکن آپ ایسے دین دیال ہیں کہ جو آدمی آپ کی شرن میں آتا ہے وہ کیسا ہی اپرادھ کیے ہو چھما کر دیتے ہو اور دوسرے رکھیشوروں کا اپرادھ کرنے والا اپنے ڈنڈ کو پہونچتا ہے مجھے اس اپرادھ نے بھی تپ اور جپ کا پھل دیا جس کے کارن آپ کے چرنوں کا درشن پایا دیا کر کے میرا اپرادھ چھما کیجئے۔

سورٹھا

کہت بار ہی بار تم گت اگم اگادھ پربھُو	ہیں بھولیوں سنسار جانیوں برج اوتار نہیں

دوہا

ماکھن پربھُو سنکھ بھئے سدا ایسے سُکھ ہوئے	جو یا سُکھ سے ہیں ہیے بہہ دُکھ پاوے سوئے

اور کامدھین گئو نے شری کرشن جی کے سامنے ہاتھ جوڑ کر بنے کیا کہ اے مہا پربھو میں برھما جی کی بھیجی ہوئی آپ کے پاس آئی ہوں چھوٹوں کا اپرادھ بڑے لوگ ہمیشہ چھما کرتے آئے ہیں آپ دین دیال کرپا سندھ ہیں اندر کا اپرادھ جو آپ کی شرن میں آیا ہے چھما کر دیجئے اور تینوں لوک میں کس کو ایسی سامرتھ ہے جو آپ کے بھید کو پہونچ سکے اور آپ سب گئوؤں اور جیوؤں کے مالک ہیں اس لیے میں اپنے دودھ سے آپ کو اسنان کرانے آئی ہوں اور ایراوت ہاتھی اپنی سونڑ میں آکاش گنگا کا پانی آپ کو اسنان کرانے کے واسطے بھر کر لایا ہے اگیا ہو تو اسنان کرا دیں جب راجہ اندر اور کامدھین نے بڑی آدھینتائی سے یہ استت گردھر مہاراج کی ادا کی تب کرشن کرپا ساگر نے دیال ہو کر کہا کہ اے اندر تو کامدھین گئو کو اپنے آگے لیکر ہماری شرن آیا ہے اس لیے ہم نے تیرا اپرادھ چھما کیا اے اندر سن ابھمان کرنے سے دھرم چھوٹ کر

اُسن میں اگیان آتا ہے اور موڑکھتائی کرنے کے پیچھے سوائے دُکھ کے سکھ نہیں ملتا اور سنساری لوگ تھوڑی بھی سکھ بہت اور دولت پانے سے اپنے کو بھول جاتے ہیں تو تو اب کھر سب سے زیادہ دولت اور اندر اسن کا راج رکھتا ہے تو نے ایسا کیا تو کون بڑی بات ہے اور میں نے دیا کی راہ سے راج اور دھن کا ابھمان توڑنے کے واسطے تیری جگیہ بند کرا کے گوبردھن پہاڑ کو پجوایا تھا جس پر میری کرپا ہوتی ہے اُس کا غرور میں توڑ ڈالتا ہوں۔

	دوہا	
ابھے کیو کر ماتھ دھر بھج گہہ لیو اُٹھائے		بیا کل دیکھو سریش ات دین بند جد رائے
	سورٹھ	
سر نہیں سکت اُٹھائے بار بار پرست چرن		لینھو ہردے لگائے دیکھ دنیتا اندر کی

جب شری برجناتھ جی نے اندر کا سر اپنے چرنوں سے اُٹھا کر اُس کو بہت دھیرج دیا تب اندر نے بہت خوش ہو کر بینتی کیا۔

	دوہا	
کمل ہاتھ پربھو ناتھ دھر لینھو موہ سناتھ		دھن بڑائی ناتھ کی ہوں اناتھ بھرم ساتھ

پھر کامدھین گئو نے اپنے دودھ سے اور ایراوت ہاتھی نے گنگا جل سے شری کرشن مہاراج کو اسنان کرایا اور راجہ اندر نے چرن اُنکا دھو کر چرنامرت لیا دھوپ دیپ نیبید آدک سے بدھ پور بک اُنکی پوجا کی اور کامدھین گئو نے شری کرشن جی کو گوبند نام پکار کر چودھوں بھون کا راجہ کہا اُس وقت دیوتوں نے شیام سندر پر پھول برسائے اور نارد من وغیرہ رکھیشوروں نے خوش ہو کر استت کی اور اپسراؤں نے اپنے بھاؤن پر ناچ دکھا کر گندھربوں نے گانا سنایا اور سب درختوں میں پھول لگ کر جمنا جل خوشی سے لہرانے لگا اُسوقت تینوں لوک میں اس طرح کا آنند ہو گیا جس طرح شیام سندر کے اوتار لیتے وقت چودھوں لوک میں خوشی ہوئی تھی اور پوجا کرنے کے پیچھے جب اندر بیکنٹھ ناتھ کے سامنے ہاتھ جوڑ کر کھڑا ہوا تب گردھاری جی مہاراج نے اندر سے کہا کہ تم کامدھین گئو سمیت اپنے استھان پر جاؤ پھر کبھی میری لیلا اور چرتر میں اپنا دخل مت کرنا اندر اور کامدھین اور ایراوت ہاتھی اور دیوتا اور رکھیشور آدک سب شری کرشن جی کو ڈنڈوت کر کے اپنے اپنے استھان کو گئے۔

	دوہا	
سہس نین دیکھت چلے کامدھین کے سنگ		ماکھن پربھو کے انگ پر وارت کوٹ انگ

جب برندابن بہاری اندر کو بدا کر کے شام کے وقت گوال بال اور گئوؤں سمیت مرلی بجاتے ہوئے اور مدھر مدھر گاتے ہوئے اپنے گھر آئے تب نند اور جسودا اور گوپیوں نے موہنی مورت کی چھب دیکھکر آنکھیں ٹھنڈی کیں اے راجہ یہ گوبند ابھکھیک کی کتھا سننے سے آرتھ دھرم کام موکش چاروں

پدارتھ ملتے ہیں اور گوال بالوں کو اندر کے آنے کا حال کچھ معلوم نہیں ہوا۔

ادھیائے اٹھائیسواں

جانا شری کرشن جی کا برن لوک میں

شکدیوجی نے کہا کہ اے راجہ کاتک سدی دشمی کو نندجی نے سنجم کرکے ایکادشی کا برت نرجل رکھا اور ہری پوجا اور بھجن میں بتاکر رات کو جاگرن کیا دوسرے دن کیول ایک گھڑی دوادشی تھی اس لیے پارن کرنا برت کا دوادشی ہی میں ضروری سمجھکر پہر رات رہے نندجی اُٹھے اور اُسی وقت اکیلے جمنا جل میں بیٹھکر اسنان کرنے لگے تب جل کی رکھواری کرنے والوں نے جاکر برن دیوتا سے جو جل کے راجہ ہیں کہا کہ اے مہاراج ایک آدمی اس وقت جمنا میں اسنان کر رہا ہے یہ بات سنتے ہی برن دیوتا نے حکم دیا کہ اسکو جاکر پکڑ لاؤ تب دوت لوگ نندجی کو جمنا جل میں جپ کرتے ہوئے پکڑ کر ناگ پھانس میں باندھ کر لے گئے اُس وقت نندجی نے شیام بلرام کا نام لیکر بہت پکارا لیکن دوتوں نے کچھ نہ مانا۔

دوہا

جل کے نیچے ٹھانوں ہے جہاں برن کو باس	ناگھن پربھو کے تات کو راکھیو تن پاس

جب نندجی برن دیوتا کے پاس پہونچے تب برن انکو بیکنٹھ ناتھ کا پتا پہچانتے ہی یہ سمجھکر بہت خوش ہوا کہ شری کرشن جی انترجامی اپنے باپ کو لینے کے واسطے ضرور یہاں آویں گے تو اسی بہانے سے اُنکا درشن مجھکو ملے گا ایسا بچار کر برن دیوتا نے نندجی کو اپنے محل میں لیجاکر بڑے آدربھاؤ سے بیٹھالا اور ایک سنگھاسن بہت اچھا شری کرشن جی کے لیے بچھاکر اُن کے آنے کی راہ دیکھنے لگا اور برن کی استریوں نے نندراے جی کی استت کرکے کہا کہ اے نندجی تمھارا بڑا بھاگ ہے جو سچدانند برہم تمھارے بیٹے کہلاتے ہیں یہاں تو نندراے جی کا آدربھاؤ دیوکنیا کرتی تھیں اور وہاں جب نندجی اسنان کرکے گھر نہیں آئے تب جسوداجی نے گھبراکر گوالوں کو اُن کی خبر لینے کے واسطے جمنا کنارے بھیجا جب گوالوں نے اُن کو وہاں نہ دیکھکر دھوتی اور رجھاڑی اُن کی اُٹھالائے تب جسوداجی روکر کہنے لگیں کہ بات کو نہاتے وقت کسی گھڑیال آدک نے انکو کھالیا ہوگا۔

دوہا

ات بیاکل جسمت بھئی اُٹھی روئے اکلائے	سن دھائے برج لوگ سب نندھ کھوجت جائے

سورٹھ

جمنا تٹ پُن نام نند شند ٹیرت سبے	ڈھونڈھت پھرے سب ٹھام بھئے بکل برج لوگ سب

اے راجہ جب گوالوں کے ڈھونڈھنے پر بھی نندجی کا کچھ پتا کہیں نہیں لگا تب جسوداجی اور روہنی آدک بلاپ سے رونے لگیں اُس وقت شیام سندر نے جسوداجی سے کہا کہ اے میّا تو مت رو میں ابھی جاکر نند بابا کو ڈھونڈھ لاتا ہوں جب کہ اُن کے کہنے سے جس آدک کو کچھ دھیرج ہوا اور بیکنٹھ ناتھ انترجامی نے جانا کہ نندجی کو برن دیوتا کے دوت پکڑلے گئے ہیں اور برُن میرے درشنوں کی اچھا سے نندجی کو بیٹھائے ہوئے ہیں تب شری کرشن جی برُن لوک میں چلے گئے اُس وقت مُنھ انکا ہزار سورج کے برابر چمکتا تھا جب برُن دیوتا نے کرشن بھگوان کو آتے دیکھا تب دیوتا اور رکھیشوروں سمیت ڈنڈوت کرتا ہوا آگے سے آ پہونچا اور راہ میں پیتامبر بچھاتا ہوا بڑے آدربھاؤ سے اپنے گھر لوالایا اور رتن جٹت سنگھاسن پر بیٹھا کر چرن اُنکا دھوکر چرنامرت لیا اور ببدھ سے کرشن بھگوان کی پوجا کی۔

دوہا

دھوپ دیپ نیبید کر پر بھُ پر پُشپ چڑھائے	کری آرتی پریم سوں گھنٹا شنکھ بجائے

سورٹھا

پربھُ پد نایو ماتھ کر پر دچھن ڈنڈوت	تم تربھون کے ناتھ ہاتھ جوڑ استت کرت

اے مہاپربھو آج جنم مرن میرا سپھل ہوا کہ آپ نے دیا کی راہ سے کرپا کرکے اپنے چرنوں کا درشن دیا اور اسی لالچ کے واسطے میں نندجی کو یہاں بٹھائے رہا نہیں تو اسی ساعت اُنکو استھان پر پہونچا دیتا ہم لوگ آپکو تینوں لوک کا پتا جانکر آپ کا باپ کسی کو نہیں سمجھتے میرے دوت نندجی کو نہاتے وقت انجان میں یہاں پکڑ لائے تھے اس سے انھوں نے سزا پانے کے لائق کام کیا تھا لیکن میں نے انکا بہت احسان مانا کہ جس سے مجھکو آپ کا درشن ملا میری ڈنڈوت آپکو اور نندجی کو بہت بہت ہے۔

سورٹھا

میں کینھوں اپرادھ سو پربھُ اُر نہیں لائیے	تم ہو سندھ اگادھ چھما کرو جن جان نج

اور برُن کی استریوں نے ڈنڈوت کرکے ہاتھ جوڑ کر مرلی منوہر سے کہا کہ نند اور جسودا اور برج باسیوں کا بڑا بھاگ ہے جن کے یہاں پر برہم پرمیشور لیلا کرتے ہیں برج گوکل کی بڑائی کوئی نہیں کرسکتا پھر برن دیوتا نند راے کو شیام سندر کے پاس لے آئے تب نندجی شری کرشن جی کو دیکھتے ہی خوش ہوگئے۔

سورٹھا

ہر کھ اُٹھے نند راے دیکھ شیام کو شتش ہن	لکھ اُنکی پربھتاے رہے مدت چکرت ہیئے

جب نندجی نے موہن پیارے کی مہا استر چیز دیکھی کہ دیوتا لوگ اپنا سراُن کے چرنوں پر رکھ کر استت کرتے ہیں تب وہ اپنے من میں کہنے لگے کہ میرا بڑا بھاگ ہے جو بیکنٹھ ناتھ نے میرے یہاں اوتار

لیا جب برن دیوتا نے بہت من اور رتن آدک شری کرشن جی اور نند راے جی کو بھینٹ کرکے اپنا اپرادھ چھما کرایا تب موہن پیارے نند جی سمیت اپنے گھر آئے اُس وقت جسوداجی اور سب برجباسیوں کو بڑی خوشی ہوئی اور جسوداجی نے نند راے جی سے کہا کہ تم میرے منع کرنے پر بھی رات کو نہانے چلے گئے تھے پرمیشور نے آج تمھارا پران بچایا نند راے بولے کہ اری باوری تو کیا پچھتاتی ہے میں ترلوکی ناتھ کا پتا ہوں مجھ کو کوئی دُکھ نہیں دے سکتا پھر نند جی نے بہت دان اور دچھنا آدک دیا اور جسوداجی نے اپنے ذات بھائیوں میں مٹھائی بانٹ کر خوشی منائی جب اُپنند آدک نے بھینٹ کرنے کیواسطے نند جی سے پوچھا کہ تم کو کون پکڑ لے گیا تھا تب نند جی بڑی خوشی سے بولے کہ مجھکو برن دیوتا کے دوت رات کو نہاتے وقت پکڑ لے گئے تھے موہن پیارے کے پہونچتے ہی سب دیوتوں نے اِنکا چرنامرت لیکر ان کی پوجا کی میرے بڑے بھاگ ہیں جو پربرھم پرمیشور نے میرے گھر اوتار لیا ہے جن کے پرتاپ سے دیوتوں کا درشن پاکر رتن آدک بھینٹ اُن سے میں نے لی جو بات گرگ مُن کہہ گئے تھے وہ سب آنکھوں سے دکھلائی دیتی ہے۔

		دوہا		
	جنم مرن جہاں بھئے نہیں رہت سدا بشرام		نند کہت، ہرنیمھ میں ہم بسیں وہ دھام	

یہ سُن کر برجباسیوں نے کہا کہ اے نند راے ہم لوگ اُسی دن شری کرشن جی کو پرمیشور کا اوتار سمجھتے تھے جس دن اُنھوں نے گوبردھن پہاڑ اٹھاکر برج منڈل کی رچھا کی تھی ہمارے تمھارے پچھلے جنم کے پُن سہائے ہوئے جو سچدانند پرمیشور نے تمھارے یہاں اوتار لیا ایسا کہکر برندابن باسی لوگ شری کرشن جی کے پاس چلے گئے اور ہاتھ جوڑ کر بنتے کیا کہ اے مہاپربھو آج تک ہم لوگ آپ کی مہما نہ جانکر اپنے اگیان سے آپ کو نند مہر کا بیٹا جانتے تھے اب ہمکو بشواس ہوا کہ آپ پربرھم پرمیشور سب جگت کے پیدا کرنے اور سُکھ دینے اور دُکھ ہرنے والے ترلوکی ناتھ ہیں اسی طرح بہت اُستت کرکے اُنھوں نے اپنے من میں یہ بچار کیا کہ جس طرح شری کرشن جی نے اپنے پتا کو برن لوک دکھلایا اُسی طرح ہم لوگوں کو بھی بیکنٹھ کا درشن کرا دیتے تو بہت اچھا ہوتا کرشن بھگوان انترجامی نے اُن کے من کی بات جان کر رات کو جب سب برجباسی سوگئے سب اُن لوگوں پر ایسی مایا اپنی پھیلا دی کہ اُن لوگوں کو دبیہ درشٹ ہوکر سپنے میں اس طرح یہ بیکنٹھ کا درشن ہوا کہ وہاں کی زمین سونے کی ہے اور سب مکان رتنوں سے جڑے ہوئے بنے ہیں اور بہت اچھے اچھے تالاب اور باغ وغیرہ بنے ہیں اور سب استری اور پرش بہت سندر گہنا اور کپڑے پہنے چتربھجی روپ دکھائی دیے اور ایک بہت بڑے اُتم استھان میں رتن جٹت سنگھاسن پر شری کرشن جی کو چتربھجی روپ سے لچھمی جی سمیت بیٹھے اور پارکھد ون کو چاروں طرف کھڑے اور اپسراؤں کو اُن کے سامنے ناچتے اور گندھربوں کو گاتے اور بیدوں کو

اپنا اپنا روپ دھارن کیے اور تینتیس کروڑ دیوتوں کو اُن کے سامنے ہاتھ جوڑے استت کرتے ہوئے دیکھا یہ شکھ بیکنٹھ کا دیکھکر برجباسیوں نے چاہا کہ ہم لوگ موہن پیارے کے سنگھاسن کے پاس جا کر اُن سے کچھ باتیں کریں لیکن کسی نے اُن کو وہاں تک جانے نہیں دیا تب برجباسیوں نے من میں کہا کہ دیکھو اس بیکنٹھ سے ہمارا برندابن بہت اچھا استھان ہے جہاں دن رات موہن پیارے کے پاس رہ کر اُن سے ہنستے اور بولتے ہیں یہاں تو کوئی ہم کو اُن کے سنگھاسن تک بھی جانے نہیں دیتا۔

	دوہا	
اکلانے ورگ سبن کے دیکھن کو تہہ کال		مور پنکھ ماتھے دھرے مرلی دھر گوپال
	سورٹھ	
برج باسن کو دھیان نٹور بھیکھ گوپال کو		امت روپ بھگوان تدپ اُپاسن ریت یہ

اے راجہ جب سے برجباسیوں نے دھیان نٹور روپ گوپال کا کیا ویسے ہی اُن کی آنکھ کھل گئی تب وہ لوگ اپنے اپنے گھر سے اُٹھ کر شری کرشن جی کے پاس چلے گئے اور اُنکے درشن کرنے سے اُن کے ہردے میں گیان پیدا ہوا تب برجباسی لوگ شری کرشن جی کے چرنوں پر گر پڑے اور ہاتھ جوڑ کر اس طرح اُن کی استت کرنے لگے کہ ہے بیکنٹھ ناتھ تمھاری مہما اپرم پار ہے ہم لوگ ایسی سامرتھ نہیں رکھتے جو اس کی بڑائی برنن کر سکیں لیکن آپ کی کرپا سے ہمکو آج اتنا معلوم ہوا کہ آپ پربرہم پرمیشور ہیں اور پرتھوی کا بھار اُتارنے کے واسطے آپ نے جنم لیا ہے یہ بات سنتے ہی شری کرشن بھگوان نے پھر اپنی مایا اُنپر پھیلا دی کہ وہ سب گیان اُن کا بھول گیا اور اس بات کو سپنے کی طرح سمجھ کر اور سب برجباسی خوش ہو کر اپنے اپنے گھر آئے۔

	دوہا	
شری بیکنٹھ دکھاے کے ماکھن پربھ برج راے		نج مایا بستار کے دیئے لوگ بھلائے

اور نندجی نے بھی برن لوک میں جانے کا حال سپنے کی طرح سمجھکر شری کرشن جی کو اپنا بیٹا جانا اور وہ سب برھم گیان اُن کو بھول گیا۔

	دوہا	
کرت چرتر بچتر پربھ برجباسن کے مانہہ		لکھ لکھ میشو برھما و سرمن جن منہہ سانہہ
	سورٹھ	
ات انند برج لوگ ہر کے نت نو چرت لکھ		سب کو سب شکھ جوگ برجباسی پربھ نند سُت

اے راجہ پریچھت شری کرشن انترجامی نے گوپیوں کا سچا پریم دیکھ کر شری داما آدک اپنے سکھاؤں سے کہا کہ سب برجبالا سولھوں سنگار کیے برندابن کی راہ ہو کر متھرا میں گورس بیچنے جاتی

ہیں بن میں روک اُن سے دودھ دہی کا دان لینا چاہیئے ۔

سورٹھا اب میں ان سنگ بہار کروں دان دودھ لاے کے ۔ یہ من کیو بچار ہر ہر برج موہن لاڈلے

جب یہ صلاح سب گوال بالوں نے پسند کی تب نند لال جی شری داما آدک پانچ ہزار سکھا سمیت پرات سمے بن میں جا کر درختوں کی اوٹ میں چھپ رہے اور اُسیوقت سب برجبالا سولھوں سنگار کیے متھرا کو گورس بیچنے چلیں ۔

دوہا

ہنست پرسپر آپ میں چلی جائیں سب بھور ۔ پائے گھات میں سکھن تب گھیر لئی چھوں اور

سورٹھا

دیکھ اچانک بھیر چکیت رہیں دس جیون جتے ۔ سہمی چھک شریرکت نے آئے گوال سب

اُس وقت نند لال جی نے برجناریوں سے کہا کہ تم لوگ نت گورس بیچنے جاتی ہو ہمارا دان دیدو تب جانے پاؤگی یہ بات سُن کر گوپیاں بولیں کہ ڈنڈ لینا راجوں کا دھرم ہے ہم اور تم دونوں راجا کنس کی رعیت ہیں تم کیوں ہم سے ڈنڈ مانگتے ہو نند جی تمھارے باپ نے آج تک کبھی ایسی بات نہیں کی کل کی بات ہے کہ تم ہمارا گورس چرا چرا کر کھاتے تھے اور جب کوئی پکڑ لیتا تھا تب رو کر بھاگ جاتے تھے آج بن میں استریوں کو گھیر کر راہ لوٹتے ہو یہ بات اچھی نہیں ۔

چوپائی

چوری کر نہیں پیٹ اگھایو ۔ اب بن میں دودھ دان لگایو

یہ سن کر موہن پیارے نے کہا کہ تم لوگوں نے لڑکپن میں ہم کو بہت چھکایا تھا اب ہم سیانے ہوئے ہیں بنا ڈنڈ لیے جانے نہیں دیں گے ۔

دوہا

تب تو ہم لرکا ہتے سہی بہت بات نجان ۔ سُود ھو کھواب سمجھ کے چھانڑ دیو ابھمان

سورٹھا

ہم مانگت دَدھ دان تم اُلٹی پلٹی کہت ۔ کرت نند کی آن بنا دیے نہیں جانے ہو

یہ سنکر گوپیوں نے کہا کہ جو تم دہی اور دودھ کے بھوکے ہو تو تھوڑا تھوڑا ہم سے لیکر کھالو لیکن ہم سے دان نہیں دیا جائے گا چھوٹے منھ بڑی بات کہنا اچھا نہیں ہوتا ابھی ہم لوگ راجہ کنس کے پاس جا کر یہ حال کہیں تو وہ تم کو پکڑ کر ڈنڈ دے ہم کون سالونگ الائچی لادے ہیں جو تم کو ڈنڈ دیں ۔

سورٹھا لیو دہی بلجاؤں ہمکو ہوت ابار اتے ۔ لیے دان کو ناؤں ایک بوند نہیں پائے ہو

یہ سنکر موہن پیارے بولے کہ تم لوگ مجھکو راجہ کنس سے کیا ڈراتی ہو میں اُس کو کچھ نہیں سمجھتا سیدھی طرح دان دوگی تو اچھا ہے نہیں تو سب دودھ دہی تمھارا چھین لوں گا تب روتی ہوئی جسودا ماتا کے پاس جاؤگی بہت دنوں تک تم نے چوری سے دان ہمارا بچایا ہے آج سب دن کی کسر لے کر تم کو جانے دوں گا۔

	دوہا	
دان لگت یہاں شیام کو سو سب لیست چکائے		تب میں دیہوں جان سب موکو نت ڈہاے
	سورٹھہ	
دودھ لیجات پربھات آدت ہونس بیچ کے		دان مارنت جات بھلی کرت یہ بات نہیں

یہ سُنکر گوپیوں نے کہا کہ جو تمھارے بڑوں نے کبھی نہیں کیا وہ کرنے لگے تو کس طرح یہاں ہم لوگوں کا رہنا ہو کر نباہ ہوگا۔

	دوہا	
ہمیں کہت ہو چوٹی آپ بھئے ہو ساہ		بڑے بھئے چوری کرت اب لوٹت ہو راہ

یہ بات سُن کر شیام سندر بولے کہ میں تمھارے دھمکانے سے کچھ نہیں ڈرتا تم برندابن چھوڑ کر چلی جاؤگی تو کیا ہوگا میں اپنا ڈنڈ چھوڑ دوں یہ نہیں ہوگا اور سنو۔

	دوہا	
لگانوں ہمارو چھانڑکے بسہو کا پر ماتھہ		ایسو کو تہوں لوک میں جو میرے بس ناتھہ

اے راجہ اسی طرح کچھ دیر تک وے سب برجبالا موہن پیارے سے ظاہر میں جھگڑا کرتی رہیں لیکن دل سے اُن کی چھب دیکھکر خوش ہوتی تھیں جب موہن پیارے نے سب گوپیوں کا گورس چھینکر گوال بالوں کو کھلاکر آپ کھایا اور بندروں کو کھلاکر باقی زمین پر گرادیا اور مٹکی توڑ کر کپڑے بھی اُنکا دھکا دھکی کرکے پھاڑ ڈالا تب سب گوپیوں نے جسوداجی کے پاس جاکر اپنے پھٹے ہوئے کپڑے دکھلاکر کہا کہ تم نے اپنے بیٹے کو اچھا اُدّم سکھایا ہے کہ وہ گوال بالوں کو ساتھ لیے ہوئے بن میں سب گوپیوں کو روک کر دہی اور دودھ کا دان مانگتا ہے ہم لوگوں نے نئی بات سمجھ کر ڈنڈ نہیں دیا اس واسطے سب گورس ہمارا چھین لیا اور آنچل پکڑ کر کپڑا ہمارا پھاڑ ڈالا آج تک تمھارے کل میں کوئی ایسا نہیں ہوا تھا کہ جس نے دہی دودھ کا ڈنڈ لیا ہو۔

	دوہا	
سنتے گوالن کے بچن بولی جسمت مات		ہیں جانی تم سبن کے اُر انتر کی بات

تم لوگ موہن پیارے کا پیچھا نہ چھوڑ کر اسکو باپ کی آنکھ سے دیکھتی ہو اور اپنے ہاتھ کپڑے پھاڑ کر

جھوٹھا اُرہنا ب مجھے دینے آئی ہو۔

دوہا

دھن دھن تم کہت ہو موکو آوت لاج	ماکھن مانگت روے ہر دوش دیت بن کاج

یہ بات سُن کر گوپیوں نے کہا کہ اے جسودا ماتا تم کو ایسا اچت نہیں ہے جو بنا کچھے بوجھے ہمکو دوش لگاتی ہو دس گئو دیں زیادہ رکھنے سے تم کچھ بڑی نہیں ہوگئیں ہم تم ذات میں برابر ہیں یہی چلن بیٹا تمھارا کریگا تو ہم یہ گاؤں چھوڑ کر نکل جائیں گی اور اپنے بیٹے کا حال تم نہیں جانتی ہو جب بن میں چل کر دیکھو تب معلوم ہو۔

سورٹھ

سنو مہر تم بات ہر سیکھے ٹونا کچھو	نہہ ترن ہوئے جات بالک ہوئے آوت گھرہ

جسودا جی نے اُن کو جواب دیا کہ تم لوگ گاؤں چھوڑنے کے لیے مجھے کیا دھمکاتی ہو جہاں تمھارا من چاہے وہاں جاکر بسو میں تمھارے واسطے اپنا بیٹا نہیں نکال دوں گی۔

دوہا

کہا کروں تم آئے سب کہت اٹپٹی بات	موکو یہ بھاوے نہیں ترن یہی سُہات

یہ بات سنتے ہی سب برجبالا لاجت ہوکر اپنے اپنے گھر چلی آئیں اور برندا بن میں گھر گھر یہ چرچا پھیل گئی کہ نند لال جی نے گورس کا ڈنڈ گوپیوں پر لگایا ہے یہ سنکر سب برجناریوں کو یہ اچھا ہوئی کہ ہم لوگ بھی دہی اور دودھ بیچنے کے واسطے جائیں تو بن میں نند لال جی کی چھب دیکھکر اپنی آنکھیں ٹھنڈی کریں جب دوسرے دن شری رادھا جی آدک سولہ ہزار گوپیاں گورس بیچنے متھرا کو چلیں تب موہن پیارے نے سکھاؤں سمیت جو درختوں پر چڑھے ہوئے چھپے بیٹھے تھے بن میں برجناریوں کو گھیر کر کہا کہ آج دان دے کر جانے پاؤ گی۔

دوہا

ہنس بولی رادھا کنور کہا نیچ ہم پاس	کہو شیام سو نام دھر دان دینہہ ہم تاس

یہ بات اپنی پیاری کی سن کر نند لال جی بولے کہ آج ہم تمھارے جوبن کا دان لیں گے اے راجہ جب اسی طرح کچھ دیر تک سب گوپیاں موہن پیارے سے جھگڑا کرنے لگیں تب شیام سندر نے اپنی مایا اُنپر ایسی پھیلادی کہ سب گوپیاں کام روپ مد میں متوالی ہوگئیں۔

دوہا

	بیاکل ہوئے سب مدن میں نین موند دھر دھیان	کہت کانہہ اب شرن ہم لیجے سرس دان
سورٹھ	ایسو کہہ من مانہہ دیہہ دشا بھولیں سبے	لیو شیام مل جانھ یہ دھن تم سب آپنو

یہ دشا گوپیوں کی دیکھکر بیکنٹھ ناتھ بھگت ہتکاری نے اُن سب کی اچھا پوری کرنے کے واسطے بہت روپ اپنے جو دوسرے کو دکھلائی نہ دیں دھارن کر لیے اور سب گوپیوں سے دھیان میں بھینٹ کرکے کام روپی روگ اُن کا چھڑا دیا تب اُنھوں نے ہنسکر کہا کہ اے پران پیارے تم نے ہمارے جوبن کا بھی دان لیا اب اگیا دیو تو اپنے گھر جائیں یہ بات سُن کر برجنا تھ جی بولے کہ تمھارے جوبن کا دان میں نے پایا دہی اور دودھ کا ڈنڈ چکا دو تب اپنے اپنے گھر جاؤ یہ بات سنتے ہی گوپیوں نے خوش ہو کر دہی اور دودھ اپنا شیام سندر کو گوال بالوں سمیت کھلا دیا لیکن موہن پیارے کی مایا سے برتن اُنکا جیوں کا تیوں بھرا رہا جس وقت گوپیاں شیام سندر کو گوال بالوں سمیت بٹھال کر دہی اور دودھ کھلاتی تھیں اُس وقت دیوتا لوگ اپنے اپنے بمانوں پر سے یہ آنند دیکھکر برجنا ریوں کی بڑائی کرکے کہتے تھے کہ دھن بھاگ برج کی استریوں کا ہے جن سے پربرھم پرمیشور ترلوکی ناتھ گورس مانگ کر کھاتے ہیں اور گوپیاں سیوا کرکے جنم اپنا سوارتھ کرتی ہیں دہی کھاتے وقت من ہرن پیارے بولے کہ میں نے سب کے گورس کا سواد پایا لیکن راھا پیاری کا دہی نہیں چکھا یہ بات سنتے ہی رادھا پیاری نے ہنسکر اپنا دہی اپنے ہاتھ سے نندکشور کے منھ میں کھلا دیا۔

سورٹھ

پیاری کو دودھ کھاسے بولے یہ موہن ہنس		مدھرے کیو سنائے میٹھو ہے یہ سین تے	

اے راجہ گورس کھا کر موہن پیارے نے اپنی چتون اور مسکان سے اُن کا من ہر لیا اور بولے کہ آج اپنا دان لیکر تم سے بہت خوش ہوئے اس لیے اب تم سے گھاٹ باٹ پر کوئی روک ٹوک نہیں کرے گا اب اپنے اپنے گھر جاؤ دیر ہونے سے تمھارے گھر والے چنتا کرتے ہوں گے یہ بات سنکر گوپیوں نے کہا کہ اے پران پیارے دان مانگتے وقت ہم نے تمکو کٹھور بچن کہا ہے اُسکا اپرادھ چھما کرو اور تمھاری موہنی مورت دیکھے بنا ہم کو چین نہیں پڑتا ہے گھر کس طرح جائیں تمھاری پریت بنا دھن اور پروار سب برتھا ہے یہ سنکر نندکشور بولے کہ میں تمھارا ایسا پریم دیکھکر ایک ساعت بھی تم سے الگ نہیں رہتا اور تمھارا کٹھور بچن مجھے بُرا نہیں معلوم ہوتا ہے تم لوگوں کو خوش کرنے کے واسطے چھیڑ کر تمھارا اُدر بچن اپنی اِچھا سے سنتا ہوں تم نے اپنا من دے کر مجھے پایا ہے جب چت اپنا مجھے پھیر لوگی تب میں تم سے الگ ہو جاؤں گا۔

دوہا

تم کارن بیکنٹھ تج پرگٹت ہون برج آئے		برندابن تھرو ملن یہ نہ بسار یو جاے	

یہ کہکر شیام سندر گوال بالوں کو ساتھ لیے ہوئے دوسری طرف بن میں چلے گئے اور سب برجبالا اپنے گھر میں جا کر بورہوں کی طرح پوچھنے لگیں کہ تم گورس مول لوگی اور کبھی کبھی دودھ اور دہی کے

بدلے موہن پیارے اور سری کرشن اور نند لال کا نام بیچنے کے واسطے پکار کرتی تھین

دوہا

لیجے گورس دان ہرتم کہان رہے چھپاے	ڈرن تمھارے جات نہین تم دوھ لیت چھنائے

سورٹھا

لیو آپنو دان تم رس کر اٹھو دھاے ہو	ہمین نہ دیہو جان بن مین ہم ٹھاڑھی سبے

دوہا

شیام بنایہ گو کرے لایو دودھ گودان	تن سدھ بھولی تیہ تبے بانکی مرد مسکان

سورٹھا

من ہر لینھو شیام تا بن نہہ کون بدھ	ایسے کہ سب بام گھر کو چلن بچار ہین

اے راجہ اسی طرح اُلٹی بات کہتی ہوئی گوپیان اپنے اپنے گھر پہونچین لیکن روپ شیام سندر کا آٹھون پہر اُنکے ہردے اور آنکھ مین بسا رہتا تھا یہ حال دیکھ کر گھر والے بہت سمجھاتے تھے لیکن کسی کا کہنا اُن کو اچھا نہین لگتا تھا۔

دوہا

پرگیئو پورن نیہہ ارجت دیکھین تت شام ایسا سکھوت مات پت سونہ کرت کچھ کان	سمجھاے سمجھین نہین سکھ وے تھاکیو گرام لاگت ہے تنکو بچن اُر مین بان سمان

سورٹھا

تنھین کہت من مانہہ دھرگ دھرگ اُنکی بدھ کو	جنھین شیام پریہ نانہہ تنھین نے تیاگے بھلے

اے راجہ پرگھہت موہن پیارے رادھا پیاری پرچھمی جی کا اوتار ہونے سے بہت پریت رکھتے تھے اس لیے رادھا پیاری بھی اُن پر بہت موہت ہو کر جب دوسرے دن گانون مین دہی بیچنے گئی تب مٹکی سر پر لیے نندجی کے گھر کے چارون طرف گھوم کر باورہون کی طرح لوگون سے پوچھنے لگی کہ میرا چیت چُرانے والا نند کا لالا کہان بستا ہے مین اُسکو بڑی دور سے ڈھونڈھنے آئی ہون اُس کا گھر اس گانون مین ہے یا نہین۔

دوہا

جنھین کہت موئلا نند گھر کہان سو دیو بتاے	جہان بست وہ سانورو موہن کنور کنھاے

جب رادھا پیاری لاج چھوڑ کر دہی کے بدلے نندکمار اور نند کشور اور شری کرشن اور شیام سندر کا نام لیکر پکارنے لگی تب یہ دشا اُن کی دیکھ کر گوپیون نے پوچھا کہ اے رادھا تو یہ کیا بیچتی ہے رادھا پیاری بولی۔

دوہا

موہنی مورت شیام کی موہن رہی سماے	جیون مہندی کے پات مین لالی لکھی نہ جاے

یہ سنکر ایک سکھی نے کہ وہ بھی موہن پیارے کی چاہنا رکھتی تھی کہا اے رادھا تو بدمان ہوکر دوسرون کو گیان سکھلاتی تھی آج کیا دشا ہوئی ایسی بے شرمی کرنا تجھکو نہ چاہیئے اس مین سب گانون والی استریان تجھے گنواری کہکر بدنام کرین گی اور تیرے ماتا پتا سنکر تجھے مارین گے تو شیام سندر ایسا روپ دان بہت پاکر اپنی پریت کیون پرگٹ کرتی ہے۔

دوہا

کرشن پریم دھن پاے کے پرگٹ نہ کیجیے بال ۔ راکھویون اُرگوے کے جیون من راکھت بیال

یہ بات سنکر رادھا پیاری بولی کہ تو مجھے کیا سمجھاتی ہے میرا من موہنی مورت نے ہر کر میرے ہردے مین اپنا باس کرلیا ہے اس سے وہ مادھری مورت دیکھے بنا مجھکو چین نہین پڑتا تھا میرا بس مین نہین ہے گھونگھٹ کون کاڑھے یہ بات سب برج مین پھیل چکی کہ مین شیام سندر کے ہاتھ بک کر اُن کی داسی ہوگئی۔

چوپائی

من مانیو موہن پر میرو ۔ جگ اپہاس کرے بہتیرو

دوہا

بار بار تو کہت کیا مین نہین سمجھت بات ۔ موہن مین بس گیو واسمت کو تات

سورٹھا

رہت نہ میری آن اپنی سی مین کر تھکی ۔ تو توڑی سجان کہا دیت سکھی دوش موہ

اے سکھی مین نے اپنا پریم نند کشور سے لگایا اس لیے مجھے کسی کی لاج نہین رہی اب میرے من مین یہ بات ٹھن گئی کہ جس طرح دودھ پانی مین مل جاتا ہے اُسی طرح نندلال سے مل کر شیام اور شیاما اپنا نام دھراؤن گی۔

دوہا

میرو من ہرسنگ لگیو لوک لاج کل تیاگ ۔ اور تاہ سوجھت نہین بھجیو جہاج کو کاک

اے سکھی تو میری بڑی پیاری ہے جو تجھسے ہوسکے تو تو دیا کرکے میرے چت چور کو مجھسے ملادے نہین تو میرا پران اُس کے برہ مین نکلا چاہتا ہے ایسا کہکر رادھا پیاری بہت بلاپ کرکے پکارنے لگی کہ اے جسودا جی کے لال اپنا درشن دکھلا کر وہی کادان لیجاؤ اب بجوگ کا دکھ مجھسے سہا نہین جاتا۔

سورٹھا

ایسے سکھن سنائے مون گہی پُن ناگری ۔ دیہہ دشا بسرائے مگن بھئی اس شیام کے

جب اُس سکھی نے دیکھا کہ رادھا پیاری کے روم روم مین شیام سوروپ بس گیا ہے میرا کہنا اور سمجھانا اُس کو کچھ فائدہ نہین کرتا بنا شیام سندر کے ملے اس کا دکھ نہ چھوٹے گا تب اُس سکھی نے دیا کی راہ سے

شیام سندر سے جاکر کہا کہ اے موہن پیارے ایک سندری چندر مکھی گوری نیلی ساری پہنے دہی کی مٹکی سر پر لیے تمھارا نام لیکر چاروں طرف پکارتی اور ڈھونڈھتی ہوئی ابھی بنسی بٹ کو چلی گئی ہے جلدی جاکر اُس برہنی کی آگ اپنی امرت روپی چتون سے ٹھنڈی کرو نہیں تو وہ تمھاری برہ میں باؤلی ہوکر مرجاوے تو کچھ آشچرج نہیں ہے موہن پیارے نے یہ حال اپنی پیاری کا سنتے ہی بیاکل ہوکر جلدی سے اُس سکھی کو بدا کردیا اور آپ اُسی وقت بنسی بٹ میں پہونچکر رادھا پیاری کی اچھا پوری کی۔

دوہا

پرم ہرکھ دوؤ ملے رادھا نند کمار — کنج سدن شوبھت منو تن دھر چھب سنگار

جب شیاما کا چت شیام سندر کے ملنے سے ٹھکانے ہوا تب رادھا پیاری نے کہا کہ اے پران پیارے جس دن تم نے میری گاے کھرک میں دوہ دی تھی اُسی گھڑی سے میرا من ایسا موہ لیا کہ تمھاری سانولی صورت دیکھے بنا مجھ کو ایک ساعت چین نہیں پڑتا اور گاؤں والے مجھے تمھارے ساتھ بدنام کرتے ہیں اس سے میرے من میں ایسا آتا ہے کہ ماتا پتا آدک اپنے کل اور پریوار کو چھوڑ کر تمھارے ساتھ پرگٹ پریت کروں۔

سورٹھا

میں ڈر لینھو نیم سنو شیام سندر سکھد — تم پد پنکج پریم یہی بات اب راکھہوں

یہ بات سن کر موہن پیارے نے ہنسکر کہا کہ ہماری تمھاری پچھلے جنم کی پریت ہے اُس کو پرگٹ کرنا نہ چاہیے جس میں تمھاری ماتا اور پتا کے نکٹ ہماری بدنامی نہ ہو اور سنساری لوگ تم کو نام نہ دھریں تمھارے ساتھ اکیلے میں بھینٹ کرکے تمھاری اچھا پوری کردیا کروں گا۔

سورٹھا

سنت شیام کے بچن ہرکھ اُٹھی من ناگری — بھیٹ ملیے اَت چین پریت پراتن جان جیہ

دوہا

کہت شیام اب جاؤ گھر تم کو بھئی اَبار — پریت پُراتن گپت اُر کریو جگت بیوہار

سورٹھا

پرم پریم اُر لائے گھر چلی ہر بھاؤتی — چلی مہا سکھ پائے پھر پھر چتوت شیام تن

دوہا

کرشن رادھکا کے چرت اَت پوتر سکھ کھان — کہت سنت بھو بھیکی ہرن رسک جنن کے پران

اے راجہ جب رادھا پیاری اپنا منورتھ پاکر گھر کو چلی جاتی تھی تب راہ میں وہی سکھی جس نے اُس کا حال موہن پیارے سے کہا تھا پھر اُس نے شیاما کا منھ خوش دیکھ کر اپنی بُدھ سے جان لیا کہ یہ اپنا منورتھ پاکے آئی ایسا بچار کر اُس سکھی نے رادھا پیاری سے پوچھا

دوہا

پھرت ہتی بیاکل ابھی جنکے درشن لاگ	کہاں ملے نند نند سوں دھن دھن تیرے بھاگ

سورٹھا

نہیں پاوت ہیں جاہ جوگی جن جپ تپ کیے	بس کریا پوتاہ تین کیسے کہ ناگری

یہ بات سنتے ہی رادھا پیاری ناک اور بھوں چڑھا کر بولی کہ تو سب مجھے برتھا بدنام کرتی ہے جو کوئی ذرا بھائی یہ بات سن پاوے تو میرا ٹھکانا نہ لگے۔

چوپائی

کو نند نند کہت تو جن کو	میں کبھوں دیکھیو نہیں تنکو

یہ بات رادھا پیاری کی سن کر اس سکھی نے جواب دیا کہ ہم اور تم دونوں اسی برج میں رہتی ہیں تمہاری چترائی ہم سے نہیں چھپے گی ابھی دو گھڑی ہوئیں کہ تو گلی گلی نندلال جی کا نام لے کر روتی پھرتی تھی اب کہتی ہے کہ میں جانتی نہیں ایسا سیان پن تو نے ابھی سے کہاں سے سیکھ لیا۔

دوہا

پنن بھئی اُن کو ملی وہ سُدھ گئی بھلائے	آوت ہے بن کنج تے باتیں کہت بناسے

سورٹھا

رہے تجھے شیام سُجان کھے دیت انگ کی ٹیک	موسوں کرت سیان سنگ پگ رہی سیتھ چل

جب رادھا پیاری نے بہت پوچھنے پر بھی اُس سکھی سے موہن پیارے کی بھینٹ ہونے کا حال نہیں کہا تب وہ برجبالا ہنس کر بولی کہ بہت اچھا تو میرے سامنے کی چھوکری ہو کر مجھ سے چھل کرتی ہے اب تو اپنے گھر جا میں تیرا جھوٹھ سچ دکھلا دوں گی یہ بات کہہ کر وہ سکھی اپنے گھر چلی گئی اور شیاما اپنے گھر آئی۔

چوپائی

سکھ سہت برکھبھان دُلاری	گئی سدن گرجن دُربھاری

رادھا پیاری کو کیرت جی نے دیکھتے ہی کہا کہ تو دن بھر دہی بیچنے کے بہانے کہاں رہتی ہے آج تیرا بھائی کہتا تھا کہ رادھا موہن پیارے کا پریم رکھ کر اُن کے پیچھے پھرا کرتی ہے تجھ کو کچھ لاج نہیں آتی سب گاؤں والے تجھے شیام سندر کے ساتھ بدنام کرتے ہیں ایسی بات مت کر جس میں تیری ماتا پتا کی ہنسی ہو یہ بات سن کر رادھا پیاری بولی۔

دوہا

کھیلن کو میں جاؤں نہیں کہا کہت ری مات		موسوں جات سہی نہیں یہ سب جھوٹھی بات
گھر گھر کھیلن جات گوپن کی سب لڑکنی	سورٹھا	تو موکو رسیات اُن کے مات بتاتیں

ایسی ایسی باتیں جھوٹھ اور سچ کہکر رادھانے اپنے ماتا اور پتا کو خوش کرلیا اور اپنے من کا بھید کسی سے نہیں بتایا اور اُس سکھی نے جاکر للتا آدک سب برجناریوں سے کہا کہ آج رادھکا نے شیام سندر سے بھینٹ کرکے اپنی اِچھا پوری کی جب وہ بنسی بٹ سے اپنا منورتھ پاکر آئی تھی تب میں نے اُس کا منھ خوش دیکھ کر بھینٹ ہونے کا حال پوچھا تب وہ مسکرا کر بولی۔

دوہا

تب موسے لاگی کہن کو ہر کا کو نانوں
سے گورکے سانورے بست کون سے گانوں

سورٹھا

میں تو جانت نا نہہ لیت نام تم کون کو
لکھیو نہ سپنے ناتہہ ساچ کہت کی ہنست تم

یہ بات سن کر للتا آدک نے کہا کہ ہمارے سامنے رادھکا کی سامرتھ نہیں ہے جو وہ انکار کرسکے تب وہ سکھی بولی کہ اب ویسی رادھا نہیں ہے جو پہلے تھی بھینٹ کرنے سے حال معلوم ہوگا۔

دوہا

بڑے گرو کی بُدھ پڑھ کا ہو نہیں بتیات
ایکو بات نہ مان ہے سو سوگن ریں کھات

جب للتا آدک سکھیاں اکٹھی ہو کر یہی بات پوچھنے کے واسطے رادھا پیاری کے گھر آئیں تب شیاما اُن کے من کا حال جان گئی کہ میرا بھید پوچھنے آئی ہیں۔

دوہا

کاہو کو کیھو نہیں آدر کر چیت رلے
مون گہی بولت نہیں بیٹھ رہی ٹھہرائے

رادھا پیاری کا یہ حال دیکھ کر للتا آدک اُنکے پاس بیٹھکر جب ادھر اُدھر کی باتیں آپس میں کرنے لگیں تب ایک سکھی نے رادھا پیاری سے کہا کہ تمنے مون برت کب سے رکھا ہے اس کا حال ہم کو بھی بتلاؤ کہ کون گرو سے یہ منتر سیکھا ہے ہم بھی یہ برت رکھنا چاہتے ہیں۔

دوہا

اب تم ہی کو ہم کریں گرو دیو اُپدیش
ہم ہوں راکھیں مون برت کریں تمھیں اپدیش

سورٹھا

ہم کو کیو اجان چیت ربھئیں تم لاڈلی
کہاں سیکھو یہ گیان ایسی بُدھ لاگی کرن

یہ بات سنکر رادھا پیاری نے کہا کہ سنو للتا ہمارے اور تمھارے بیچ میں کچھ بھید نہیں ہے جو میں تم سے کوئی بات چھپاتی لیکن جھوٹی بات مجھسے سہی نہیں جاتی کل راہ میں مجھ سے اس سکھی نے کہا کہ تیری بھینٹ شیام سندر سے ہوئی ہے میں نے آجتک کبھی شیام سندر کو سپنے میں بھی نہیں دیکھا اور یہ برتھا پاپ مجھکو لگاتی ہے مجھکو یہ ٹھٹھولی کی بات اچھی نہیں لگتی اس میں میرے واسطے بدنامی ہے بغیر

تو دیکھے کوئی بات کسی کو کہہ دینا نہ چاہیئے مجھے اس نے نندلال سے کب بھینٹ کرتے دیکھا تھا جو ایسی بات کہی ابھی کوئی ذات بھائی سنے تو میرا ٹھکانا نہ لگے ۔

دوہا

اور کہے تو منھ کچھو نہیں بیاپے من مانہہ — تم ہی کہو جو بات یہ تو دکھ ہوے کہ تانہہ

سورٹھا

تم پر رس مونہہ گات یاتے آدر نہیں کیو — سن پیاری کی بات رہیں سبے کھ تن چتے

تب للتا بولی کہ اے رادھا مجھ سے اس سکھی نے کچھ نہیں کہا جو یہ مجھ سے کچھ کہتی تو میں اس سے کچھ جھگڑا کرتی اور تیری آلونی دیہہ میں ہم لوگ کیوں نمک لگادیں تو بڑی بٹ بڑتا ہے تیرے شیام کو اسنے کہاں دیکھا ہوگا بنا بھاگ انکا درشن ملنا بہت دشوار ہے تیرے برابر ہم لوگوں کا بھاگ کہاں ہے جو موہن پیارے کا درشن ہم کو ملے یہ سن کر رادھا پیاری بولی ۔

دوہا

برتھا جھوڑ موسوں کرت کہہ کہہ جھوٹھی بات — بھلو نہیں اُپہاس یہ میں سکچت دن رات

یہ رکھائی شیاما کی دیکھ کر للتا نے کہا ۔

سورٹھا

جب آویں اب شیام تب ہم توہ بتا ہیں — توہ دیکھے ہیں بام تھوں ہے ابھلاکھوات

دوہا

ایسے کہہ سب ہنس اُٹھیں پیاری بدن نہار — آئی تھیں ات گرجھ کر چلیں سکھی سب ہار

سورٹھا

گھت پرسپر جات نڈر بھئی اب رادھکا — کبھوں تو ہم گھات پڑ ہیں دوؤ آسے کے

دوہا

سب برج گوپن کے بسی یہی بات من آن — ہر رادھا دوؤ ملیں تس باسر یہ دھیان

سورٹھا

سب سنکھو یہ بات اور کچھو چرچا نہیں — تند مہر کو تات شتا مہر برکھبھان کی

جب بہت پوچھنے پر بھی رادھا پیاری نے موہن پیارے کی بھینٹ ہونے کا حال سکھیوں سے نہیں بتلایا تب وہ وہاں سے اُٹھ کر اپنے اپنے گھر آکر اس کھوج میں لگیں کہ رادھا پیاری اور موہن پیارے کو بھینٹ کرتے وقت پکڑنا چاہیئے جس میں شیاما کا جھوٹھ بولنا ظاہر ہو جاوے اور شیاما اور شیام میں ایسی پریت بڑھی کہ ایک ساعت دونوں کو بنا دیکھے چین نہیں پڑتا تھا شیاملنے دوسرے دن شیام کو دیکھنے کی اِچھا

سے للتا آدک سکھیوں کے گھر جاکر کہا کہ چلو بہن جمنا اسنان کر آویں جب سکھیوں نے بڑے بڑے آدر بھاؤ سے شری برکھبھان دلاری کو بُلالا تب وہ بولی کہ کیا آج میں نئے سر سے تمہارے گھر آئی ہوں جو اتنا آدر کرتی ہو للتا بولی کہ جیسا تم نے اپنے گرو سے منتر پڑھ کر ہمارے جانے سے مَون سادھ لیا تھا ویسا ہم کو نہیں آتا جیسے سدا ہم سب تمہارا سنمان آدر بھاؤ کرتی تھیں ویسا آج بھی کیا ہے یہ بات سنتے ہی رادھا پیاری نے ہنسکر کہا کہ اُس دن کا بدلا آج تم لوگوں نے ہم سے لیا یہ سنکر سب سکھیاں ہنسنے لگیں۔

دوہا

یہ بدھ ہاس بلاس کر سکھن سنگ سُکمار ۔ چلی نہان جمنا ندی شری برکھبھان دُلار

سورٹھ

سکل روپ کی راس نونا گر مرگ لوچنی ۔ بھری انند ہلاس کرشن پریم میں ایک چت

جب شیاما سکھیوں سمیت جمنا جل سے باہر نکلی تب اُس نے کیا دیکھا کہ شیام سندر نٹور روپ سجے کدم کے نیچے کھڑے بنسی بجاتے ہیں اُس موہنی روپ کو دیکھتے ہی رادھا پیاری نے موہت ہو کر لاج چھوڑ دی اور سندر کمار کو ٹکٹکی باندھ کر دیکھنے لگی۔

دوہا

شیاما نٹور روپ کو دیکھت ہی سکھ پائے ۔ چتر پوتری سی رہی دیہہ دسا بسرائے

سورٹھ

اُت دے رہے لبھائے ناگر نول کشور بر ۔ پیاری مُکھ درگ لائے نین نہیں ہٹت کچھو

یہ حال دیکھکر للتا آدک سکھیوں نے رادھا پیاری سے کہا کہ کل تو موہن پیارے کی بھینٹ کرتے سے مکرتے کہتی تھی کہ میں نے اُنکو سپنے میں نہیں دیکھا آج یہ کیا دشا تیری ہوئی کہ جو سانولی صورت کو ٹکٹکی باندھ کر دیکھ رہی ہے اچھی طرح ان کو دیکھ لے جس میں یہ موہنی مورت تجھکو نہ بھولے تیرے دکھلانے کے لیے شیام سندر کو میں نے بلایا ہے۔

چوپائی

راکھو چینھ اکھیں اب نیکے ۔ لیے ہیں من بھاؤن سب ہی کے

دوہا

بھلے سگن آئی یہاں بھیو تمہارو کاج ۔ اب کچھ ہم کو دیوگی تمھیں ملیں برج راج

یہ بات سنتے ہی رادھا پیاری من میں پچھتا کر کہنے لگی کہ دیکھو کل میں سکھیوں سے مکر گئی تھی اور آج پران پیارے کی چھب دیکھکر میری یہ دشا ہو گئی ہے اب میری چوری سکھیوں نے پکڑ لی ان لوگوں سے میں بہت لجت ہوئی ایسا بچار کر رادھا پیاری کا منہ اُداس ہو گیا تب للتا سکھی بولی کہ پیاری تم مت پچھتاؤ

دوہا

کیئو درس تم شیام کو گھر چاہو کی نا نہہ	چینہہ لیو ملیہن بھسریہ کہہ سب مسکا نہہ

سورٹھہ

تب سکھین کے ساتھ چلی سدن کو ناگری	اُرمیں دھر برجناتھ پریم مگن بولی نہیں

جب رادھا پیاری نٹور روپ موہن پیارے کا اپنے ہردے میں رکھ کر گھر کو چلی تب سکھیوں نے اُس سے کہا کہ اسے پیاری تو اپنے من میں چوری کھلجانے کا کچھ سوچ مت کر یہ نٹور روپ اسی طرح کا ہے جس کے دیکھنے سے کسی برجبالا کا چیت ٹھکانے نہیں رہتا پچھلے جنم کے پُن سے تیرا بڑا بھاگ ہے جو ترلوکی ناتھ تجھ سے ایسا پیار کرتے ہیں اور تو نے اُن کو اپنے بس کر لیا ہے یہ سنکر رادھا پیاری اپنے من میں بہت خوش ہوئی لیکن شرم سے کچھ نہیں بولی۔

سورٹھہ

کہو سکھن مسکاے کیوں پیاری بولت نہیں	کی ہمسوں رسیاے لیو موہن برت آج پن

یہ بات سن کر رادھا پیاری نے ہنسکر کہا کہ شیام سندر کا سوروپ کیسا تھا میں نے تو اچھی طرح نہیں دیکھا اس کا کیا کارن ہے کہ جو تم کو دو آنکھ سے سب بدن اُنکا دیکھ پڑا میری نظر تو ان کی بھوںہہ پر گئی تو وہ چھب چھوڑ کر دوسرے انگ پر نہ جا سکی کہ جو میں اُس موہنی روپ کا سب بدن دیکھتی

دوہا

میں تب تے اپنے متہہ یہی رہتی پچھتائے	دیکھن کو چھب شیام کی لچت نین بنائے
بن پہچانے کون بدھ کروں شیام سے پریت	نہیں وہ روپ نہ پہچانوں دہ چھن چھن اور ریت

سورٹھہ

میں جانی یہ بات ہیں آنند کے کھان ہر	پہچانے نہیں جات کہا کروں دو نو نین

یہ سنکر گوپیاں بولیں کہ اسے رادھا تیرے بڑے بھاگ ہیں جو تو ایسی پریت بیکنٹھ ناتھ سے رکھتی ہے سنسار میں دوسرے کا بھاگ ایسا نہ ہوگا جیسا کہ بھاگ تیرا ہے۔

دوہا

دھن دھن تیرے مات پت دھن دھن بھلکت یہ چیت	نین پہچانیو شیام کو ہم سب بال اَچیت

سورٹھہ

دھن جوبن دھن روپ دھن دھن دھن بھاگ بہاگ تم	تم موہن انروپ چرنجیو جوڑی اچل

اسی طرح سب گوپیاں شیاما سے ہنستی اور بولتی ہوئیں اپنے اپنے گھر چلی آئیں لیکن اُن کو رادھا پیاری اور موہن پیارے کی پریت دیکھ کر سوتیا ڈاہ سے آٹھوں پہر اُن کا روپ آنکھوں میں بسا رہتا تھا

ایک دن رادھا پیاری موہن پیارے کے برہ میں بیاکل ہو کر اکیلی جل بھرنے کے واسطے جمنا کنارے چلی تو راہ میں موہن پیارے کو دیکھتے ہی اُنکا ہاتھ پکڑ کر بولی کہ تم نے میرا من کیوں چُرا لیا ہے سو پھیر دو تن میرا گھر میں رہتا ہے پر من چنچل تمھارے پیچھے پیچھے دن رات پھرا کرتا ہے پیاری کی یہ بات سنتے ہی موہن پیارے نے اُسے سے لگا کر کہا کہ میں بھی تیرے دیکھنے کے واسطے آٹھوں پہر بیاکل رہتا ہوں جس وقت شیاما اور شیام پریت بھری ہوئی باتیں آپس میں کر رہے تھے اُسی وقت للتا آدک سکھیاں وہاں پر آ پہونچیں اُنکو دیکھتے ہی شیام سندر اپنے گوالوں کو پکارتے ہوئے دوسری طرف چلے گئے اور للتا سکھی نے رادھا پیاری سے کہا کہ آج تو تیری چوری پکڑی گئی تو ہم لوگوں کو جھوٹھی بنا کر ایکانت میں سکھ اُٹھاتی ہے۔

دوہا

کہت رہی جب تب یہی ہر سنگ دیکھیو موہ — تب کہیو چو بھاوہی لیجو سب کھوہ

سورٹھا

اب ہم لئی چھڑائے بسیر دیہو کے نہیں — کی کر ہو چترائے اور کچھو ہم سوں اکھی

یہ بات سنتے ہی رادھا پیاری لجت ہو کر اپنے گھر چلی آئی لیکن من اُس کا موہن پیارے کی بھینٹ کے واسطے بیاکل رہا اس لیے اُس کو ساری رات تارے گنتے بیت گئی پرات سمے اُٹھ کر اُس نے موتیوں کا ہار اپنے گلے سے اُتار کر دھوتی کے ایک کونے میں باندھ لیا اور کیرت اپنی ماتا سے کہا کہ کل جمنا کنارے میرا ہار کہیں گر پڑا تھا نہ معلوم کون سکھی نے اُٹھا لیا۔

دوہا

نیک نیند نہیں نس پری تیری سوں سن مات — جہی [illegible]
سن رادھا تیرو نہیں اب پیارو موہنہ — جو گی ہار [illegible]

یہ سن کر شیاما بولی کہ تم کرودھت کیوں ہوتی ہو میں اُسے ڈھونڈھنے جاتی ہوں [illegible] مت ایسا کہکر رادھا پیاری اپنے گھر سے باہر نکلی اور نند جی کے مکان کے پچھواڑے جا کر [illegible] للتا سکھی کا نام پکار کر بولی کہ میں بنسی بٹ کو جاتی ہوں تو بھی جلدی آ اُس وقت نند لال جی نے بھوجن کرنے کے واسطے بیٹھکر پہلا کور اُٹھایا تھا جیسے شیاما کا بول سنا ویسے اُٹھ کھڑے ہوئے جسودا جی نے کہا کہ اے بیٹا تو گھبرا کر کہاں جاتا ہے تب آپ بولے کہ اے میا ایک گوال مجھ سے کہہ گیا تھا کہ بن میں ایک گئو کے بچھیا پیدا ہوئی ہے میں وہاں جاتا ہوں یہ کہکر موہن پیارے بنسی بٹ کو چلے گئے تب اُن کے سکھاؤں نے جو وہاں بیٹھکر کھاتے تھے جسودا جی سے کہا کہ بن میں کوئی بچھیا نہیں ہوئی وہاں رادھا پیاری گئی ہوگی اُسی کارن موہن پیارے بھی اُس سے بھینٹ کرنے کے واسطے بنا بھوجن کیے چلے گئے جسودا جی نے اُن کی بات کا کچھ بسواس نہیں کیا لیکن موہن پیارے کے بھوکھے چلے جانے سے پچھتا کر سوچ کرنے لگیں اور شیاما نے بنسی بٹ میں جا کر

آنند سے بھوگ اور بلاس کیا۔

دوہا

نول کنج نونا گری نونا گر نند نند	پریم سندھ مرجاد بچ ملے امنگ انند

سورٹھا

یہ اچرج کی بات کو مانے کو کہہ سکے	گوپ ستا کے ساتھ رمت برہم دُرم کنج تر

جب شام کے وقت موہن پیارے نے رادھا پیاری سے کہا کہ اب تم اپنے گھر جاؤ تب رادھا پیاری بولی کہ مجھ سے تم کو چھوڑ کر گھر جایا نہیں جاتا تمھارے واسطے اپنے ماتا اور پتا کی گالی اور مار ہر روز سہتی ہوں نندلال جی نے کہا کہ ہم تمھارے واسطے اپنے ہاتھ کا کور پھینک کر چلے آئے اسی طرح دونوں آپس میں پریت بھری باتیں کرتے ہوئے اپنے اپنے گھر پر گئے اور رادھا پیاری نے موتیوں کا ہار اپنی ماتا کو دیکر کہا کہ جس کے واسطے تو سوچ کرتی تھی وہ میں جمنا کنارے سے ڈھونڈھ لائی اپنا ہار لیکر کیرت جی نے من میں سمجھا کہ رادھا نے شیام سندر سے بھینٹ کرنے کے واسطے یہ جھوٹھا چرتر ہار کا رچا تھا شری کرشن پربرہم پرمیشور کے اوتار ہیں اس لیے رادھا آدک برجبالاؤں کو اُن کے دیکھے بنا چین نہیں پڑتا شکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ پریچھت موہن پیارے کو بھی رادھا پیاری سے اتنی پریت بڑھی کہ ہر روز کسی جگہ اُس سے مل کر اپنا من خوش کرتے تھے ایک دن شیام سندر اچھا اچھا گہنا کپڑا پہنے گھڑی بھر رات سے گئے رادھا پیاری کے استھان پر گئے اور رات بھر اُس کے ساتھ آنند بہار کر کے پرات سمے اپنے گھر چلے آئے۔

دوہا

بار بار جیہ لاڈلی یہی سوچ پچھتات	گئے شیام آلس بھرے تنک نہ سوئے رات

سورٹھا

دیکھیں سکھی نہ کوئے شیام گئے موسدن تے	میں راکھیو ہے گوئے اب لاگت ہیں سکھن نے

جب للتا آدک سکھیوں نے جو آٹھوں پہر رادھا کرشن کے پکڑنے کی گھات میں رہتی تھیں شیام سندر کو رادھا پیاری کے گھر سے نکلتے دیکھا تب اُن کو بڑا اڈاہ پیدا ہوا شیام سُندر کے چلے جانے کے پیچھے شیاما نے بھی اپنے دروازے پر آکر دیکھا تو چاروں طرف سکھیاں کھڑی ہوئیں دکھلائی دیں تب رادھا پیاری کو یقین ہوا کہ انھوں نے میرے گھر سے نکلتے ہوئے موہن پیارے کو ضرور دیکھا ہوگا ایسا بچار کر رادھا پیاری کو شرم معلوم ہوئی تب اپنے من میں کہا کہ ابھی تک موہن پیارے سے میری پریت چھپی تھی مگر آج کھل گئی ہر روز میں سکھیوں سے مکر جایا کرتی تھی آج اُن کو کیا جواب دوں گی۔

دوہا

ایسے سوچت لاڈلی کبھوں پربھ مناے	کبھوں پربھ کو سکھ سمجھ پریم مگن ہوے جاے

اُسی وقت للتا آدک سکھیاں رادھا پیاری کے گھر پر گئیں اُنکو دیکھتے ہی رادھا پیاری نے چترائی سے بنا پوچھے کہا کہ اے للتا آج پرات سمے برندابن بہاری میرے دروازے پر سے ہو کر نہ معلوم کدھر جاتے تھے اُن کو دیکھکر میں تبھی سے بیاکل ہو رہی ہوں سکھیوں نے یہ بات سنتے ہی آپس میں کہا کہ دیکھو یہ بڑی چتر ہے ہمارے پوچھنے سے پہلے ہی اُس نے ایسی بات بنا کر کہی کہ جس میں ہم کچھ نہ پوچھ سکیں ایسا کہکر سکھیاں بولیں کہ اے رادھا تو بڑی سیانی ہے اپنے من کا بھید ہم لوگوں سے کبھی نہیں کہتی رات بھر موہن پیارے کے ساتھ بہار کیا اسوقت ہم کو بہکاتی ہے۔

دوہا

کچھ دن تے تیری پر کرت اری پڑی یہ کون ۔ نٹھر بھئی موں رہت جب تب سادھت مون

سورٹھا

اپنے من کی بات کچھ ہم سوں بھاکت نہیں ۔ ایسے کہہ مسکات پیاری سوں سب ناگری

دوہا

سُن سُن بانی سکھن کی پیاری جیہ انراگ ۔ پلک روم گدگد بھیو سمجھ آپنو بھاگ

سورٹھا

بچن کہیو نہیں جائے پریت پرگٹ چاہت کیو ۔ ہر اُر رہے سمائے باہر لکھت پرکاش نہیں

جب سکھیوں کی بات سن کر رادھا پیاری نے ہنس دیا تب للتا سکھی سو تیا ڈاہ سے روٹھی ہو کر بولی

کبت

تم جانت ہو جو اجان بھیں کہ آگے سے اُتر دھاوتی ہو
بتلاتی کچھو اور کہتی کچھو اُن راگ کی آنکھیں دراوتی ہو
ہمیں گاہ پڑی جو منع کریں کب بودھا کے دکھ پاوتی ہو
بدنامی کے گیل بجائے چلو بڑے باپ کی بیٹی کہاوتی ہو

یہ سن کر رادھا پیاری نے اُس کو جواب دیا۔

کبت

ہم سوں من موہن سوں ہت ہے چغلی کر کو کہا کر ہے
اب تو بدنامی بھئی برج میں گر لوگن جانے کہا ڈر ہے
کہیں ٹھا کر لال کے دیکھنے کو برج بھولو ہے بسرو گھر ہے
تم آپ نے کام تے کام کرو کو آپ نے جان کنواں گر ہے

یہ بات رادھا پیاری کی سُن کر گوپیاں اپنے اپنے گھر چلی گئیں اور رادھا پیاری کو اپنے من میں یہ لبشکا

پیدا ہوا کہ شیام سندر مجھکو بہت پیار کرتے ہیں اب وہ کسی دوسری سکھی سے جو بولیں گے تو میں اُن سے جھگڑا کروں گی جسوقت رادھا پیاری اپنے گھر بیٹھی ہوئی یہ بچار کر رہی تھیں اُسی وقت موہن پیارے وہاں پہونچکر جھروکھے میں سے جھانکنے لگے تب رادھا پیاری نے کہا کہ تمکو گھر گھر جھانکنے کی کون ٹیو (عادت) پڑی ہے یہ کچال مجھکو اچھی نہیں لگتی یہ کہکر رادھا پیاری اپنے ابھمان سے بیٹھی رہی اور موہن پیارے کو اُس نے نہیں بلایا تب شری کرشن گرب پرہاری اُس کے من کی بات جان کر اپنے گھر چلے گئے جب رادھا پیاری نے دیکھا کہ موہن پیارے بھیتر نہیں آئے تب اپنے ابھمان کرنے سے لجت ہو کر دروازے تک دوڑی آئی جب موہن پیارے کو وہاں پر نہیں دیکھا تب اُن کے برہ ساگر میں پڑ کر بیہوش ہو گئی۔

دوہا

بھئی بکل ات ناگری برہ بتھا کی پیر	کھان پان بھاوے نہیں سدھ بدھ تجی شریر

سورٹھہ

گھر باہر نہ سُہاسے سب سُکھ دُکھد ایک بھیو	رہیو سوچ اُرچھاے برجباسی پربھُلن کو

جب رادھا پیاری نے دیکھا کہ بنا بھینٹ موہن پیارے کے چت میرا ٹھکانے نہیں ہوگا تب وہ للتا آدک سکھیوں کے گھر اس اِچھا سے دوڑی گئی کہ جس میں وہ لوگ سمجھا کر شیام سندر کو میرے پاس بلالاویں للتا سکھی نے رادھا پیاری کو اُداس دیکھ کر پوچھا کہ کہو پیاری تم آج کس چنتا میں ہو تب رادھا پیاری مسکرا کر بولی۔

دوہا

چھپت چھپائے کون بدھ سکھی تمسوں یہ بات نینن سے تیچھن پڑت نہیں نیکو لکھیو نہ جات	دیکھے بن نند نند کے دھیرج دھرت نہ گات کہا کہوں تمسوں سکھی یہ اچرج کی بات

سورٹھہ

ملے موہنہ جب شیام سنو سکھی تمسوں کہوں	کر کے اُریں دھام تب سے من میرو ہرو

دوہا

نہیں جانو ہر کہہ کہیو مند مند مسکاے	من سمجھت تر یجھت ہیں مکھ کچھ کہیو نہ جاے

سورٹھہ

تب سے کچھو نہ سہاے کاسوں کہئے بات یہ	مل پریو درگ آسے دیکھن کو سندر بدن

اسے بہن موہن پیارے مجھکو بہت پیار کرتے تھے آج وہ میرے جھروکھے سے مجھے جھانکنے لگے لیکن میں نے اپنے ابھمان اور اگیان سے اُن کو بھیتر نہیں بلایا اسی سے وہ بُرا مان کر چلے گئے تم لوگ کوئی ایسی تدبیر کرو جس میں مجھکو اُن کا درشن ملے نہیں تو میرا پران اُنکے برہ میں نکلا چاہتا ہے یہ بات سُنکر للتا آدک سکھیوں نے سوتیا ڈاہ سے رادھا جی سے کہا کہ جو موہن پیارے بنا بھینٹ کیے تجھ سے چلے گئے تو تو بھی مان کر کے

اپنے گھر بیٹھو رہو جو اُن کو تیری چاہ ہوگی تو بچہ تیرے گھر آویں گے یہ بات سن کر رادھا پیاری نے کہا کہ ایک مرتبہ ابھمان کرکے تو میں نے یہ پھل پایا کہ اُن کے برہ میں میری یہ دشا ہوئی اب مجھ کو مان کرنے کی سامرتھ ہی نہیں ہے مان کیونکر کروں۔

دوہا

پن پن سکھوت تم سکھی مان کرن کو موہ	من تو میرے ہاتھ نہیں مان کون بدھ ہوہ

سورٹھہ

امنگ بہی دن رات شیام کہوں اہلا کہہ کر	من نہیں مانت بات مان کروں کیسے سکھی

کبت

بن تجوں گھر تجوں ناگر تجوں نسی رام کا ہوپے نیک ہونڈر ہوں
دہیہ تجوں گیہہ تجوں نہہ کہو کیسے تجوں آج راج کاج بیچ ایسے ساج بھوں
باڈر بھیو ہے لوگ باوری کہت موکو باوری کے سے ہیں کاہو نہ برجہوں
کہیا او شنیا تجوں باپ اور بھیا تجوں دیا تجوں میا پے کنہیا نا نہہ تجوں

یہ کہکر جب رادھا پیاری بلاپ کرنے لگی تب سکھیوں نے اُسپر دیا کرکے آپس میں کہا دُکھ چھڑانا چاہیئے نہیں تو یہ شیام سندر کے برہ میں مرجائے گی۔

سورٹھہ

لیمہو سکھین جان ہر رنگ رانی لاڈلی	سندر شیام سجان روم روم پاکے رمے

ایسا سمجھکر للتا سکھی نے رادھا پیاری سے کہا کہ تو دھیرج دھر یہاں بیٹھی رہ میں تیرے چیت چور کو لاکر تجھ سے ملائے دیتی ہوں ایسا کہکر للتا سکھی ہنسی بٹ میں چلی گئی اور موہن پیارے کے پاس پہونچکر بولی کہ اے پران پیارے رادھا نے پریم بس ہو کر تم سے ابھمان کیا تھا سو اپرادھ اُس کا چھما کرو اس وقت وہ تمہارے برہ کی آگ میں جل رہی ہے تم جلدی چل کر اپنے چندر مُکھ کی شیتلتائی سے اُسکا ہردے ٹھنڈھا کرو۔

دوہا

چلو شیام سندر نول چھیل چھبیلے لال	تمھیں ملن کو وہ نول اتی بیاکل یہ کال
میں آئی تمسوں کہن چلو دکھاؤں نین	دیکھ پرم سکھ پاے ہو جو ما نو موہین

سورٹھہ

بھر بھر لوچن نیر شیام شیام مکھ کہہ اُٹھت	چلو ہر دیہہ پیر میں آئی لکو دھاے کے

یہ بات سنتے ہی موہن پیارے بیاکل ہو کر اُٹھے اور للتا سکھی کے گھر پہونچکر کیا دیکھا کہ رادھا پیاری اپنے کیے سے بہت شرمندہ ہوکر رو رہی ہے یہ دشا اُس کی دیکھتے ہی موہن پیارے نے جیسے گھونگھٹ اُٹھا کر اپنی موہنی مورت اُسکو دکھلائی ویسے ہی رادھا پیاری پریم کے مارے اُن سے لپٹ گئی۔

دوہا

وہ چتون وہ ہنس ملن وہ سبھا و سکھ سار
بھئی ببس للتا نرکھ اک ٹک رہی نہار

جب للتا سکھی نے اپنی ساتھی سکھیوں کو بلاکر ان دونوں کا پریم دکھلایا تب وہ لوگ ایسی پریت شیام اور شیاما کی دیکھکر رادھا پیاری کے بھاگ کی بڑائی کرنے لگیں اور موہن پیارے کی چھب دیکھکر سبھوں نے اپنا اپنا کلیجہ ٹھنڈا کیا۔ اُس وقت موہن پیارے رادھا پیاری پر ایسے موہت ہوگئے کہ اپنا گہنا کپڑا مرلی بار بار اُسپر نچھاور کرنے لگے اور اُسی پریم میں موہن پیارے نے سب گہنا رادھا پیاری کا اُتار کر آپ پہن لیا اور اُس کی آنکھوں میں سے انجن نکال کر آپ اپنی آنکھوں میں لگالیا اور اپنی پیتامبر کی ساری اوڑھکر استری کی طرح اپنا روپ بنالیا اور رادھا پیاری کریٹ اور مکٹ موہن پیارے کا پہنکر کنہیا جی کی طرح آپ بن گئی اور بولی کہ اے شیام سندر تم استری کی طرح مان کرکے بیٹھو ہم تم کو بنتی کرکے منادیں جب استری روپ موہن پیارے روٹھکر بیٹھے تب شری کرشن روپ رادھا بار بار اُنکے چرنوں پر گرکر منانے لگی لیکن شیام سندر نے نہ مان کر اُس وقت ایسی مایا اپنی رادھا پیاری پر پھیلادی کہ رادھا پیاری کو اس بات کا گیان نہیں رہا کہ میں استری ہوں تب وہ موہن پیارے کے چرنوں پہ سر دھر کر رونے لگی یہ حال رادھا پیاری کا دیکھ کر بیکنٹھ ناتھ نے اپنی مایا ہر کر رادھا پیاری سے کہا کہ میں تو تیرے کہنے سے روٹھ کر بیٹھا تھا تو کسواسطے گھبرا گئی جب رادھا پیاری کا چت ٹھکانے ہوا اور اُس نے اپنا منھ درپن میں دیکھا تب لجت ہوکر کریٹ اور مکٹ آدک اُتار ڈالا اور استری کا گہنا اور کپڑا پہن لیا جب تھوڑا دن رہا تب شیام اور شیاما دونوں استری روپ سے بنسی بٹ کو چلے گئے۔

دوہا

چلے ہرکھ بن کنج کو چنچل نار کے روپ
اک گوری اک سانوری شوبھا پرم انوپ

جب راہ میں چندراولی سکھی سے بھینٹ ہوئی تب اُس نے پہچانا کہ یہ شیام اور شیاما استری روپ بن کر بنسی بٹ میں بہار کرنے جاتے ہیں جب چندراولی نے ہنسکر شیاما سے پوچھا کہ کہو پیاری یہ نئی سکھی سانوری صورت موہنی مورت کہاں سے آئی جو تیرے استھان پر بہار کرنے جاتی ہے تب رادھا پیاری کہ یہ سکھی متھرا میں رہتی ہے میں للتا کے ساتھ وہاں دہی بیچنے گئی تھی میری اور اس کی جان پہچان ہوگئی اسی کارن مجھ سے بھینٹ کرنے کو یہاں آئی ہے اُس وقت موہن پیارے نے یہ سمجھ کر کہ چندراولی کے پہچان لینے سے سب سکھیاں میری ہنسی کریں گی گھونگھٹ سے اپنا منھ چھپا لیا تھا تب چندراولی سکھی بولی کہ اے رادھا تو اس سکھی کو بھی متھرا سے بلاکر اپنے گھر کے پاس ٹکاوے کہ جس میں تو اور یہ دونوں جو بہت سندری اور جوان ہیں شیام سندر سے پریت کرکے انکو سکھ دیا کریں اور یہ استری ایسی موہنی روپ ہے کہ جس کو دوسری استری دیکھ کر موہت ہوجائے ذرا مجھکو تو اسکا منھ اچھی طرح دکھلا کہ جس میں میری بھی آنکھیں ٹھنڈھی ہوں۔

دوہا

ایسے کہہ چندراولی گہیو شیام کر جائے
یہ اب لون کہون ناستی تریہ سوں تریہ سرمائے

پھر چندراولی موہنی مورت کا گھونگھٹ اُٹھا کر بولی کہ تم مجھ سے کیا لجا کرتی ہو میں تمکو آگے سے پہچانتی ہوں جب چندراولی استری روپ شیام سندر سے آنکھ لڑا کر اُنکا گال ملنے لگی تب سکھ بہاری نے لجت ہو کر آنکھ نیچی کر لی یہ حال انکا دیکھ کر چندراولی بولی کہ اسے رادھا پیاری جب سے تو نے اس سکھی سے پریم لگایا تب سے ہم لوگوں کی پریت چھوڑ دی تم دونوں برندابن کے کنج میں جاکر بہار کرو تم کو اپنے مطلب کے سوائے دوسرے کا سکھ اچھا نہیں لگتا جب موہن پیارے نے سمجھا کہ یہ مجھ کو پہچان گئی ہے اب اس سے پردہ رکھنا بیکار ہے تب ہنس کر چندراولی کو گلے سے لگایا اور داہنی طرف چندراولی اور بائیں طرف رادھا پیاری کا ہاتھ پکڑے ہوئے آنند سے بنسی بٹ کو چلے گئے اور رات بھر وہاں رادھا پیاری سے بھوگ اور بلاس کیا پرات سمے شیام سندر پرش روپ بنکر اپنے مکان پر آئے اور رادھا پیاری اور چندراولی اپنے اپنے گھر گئیں۔

	دوہا	
جو سُکھ درلبھ شیو سنک سولوشت برجبال		ات بچتر نندلال کی لیلا للت رسال

ایک دن رادھا پیاری سولھوں سنگار کر کے اپنا مُنھ درپن میں دیکھنے لگی تو شیام سندر کی مایا سے اُس میں اپنی پرچھائیں دیکھکر یہ سمجھی کہ کوئی دوسری چندر مُکھی یہاں آئی ہے جو یہ برج میں رہے گی تو موہن پیارے مجھے چھوڑ کر اس سے پریت کریں گے۔

	دوہا	
برج میں تو ایسی نہیں کوئی گوپ کمار		یہ آئی رکھ لوک تے مہا سندری نار

ایسا بچار کر رادھا پیاری نے اپنی پرچھائیں سے کہا کہ اری تو کون ہے کہاں سے آئی ہے ابھی جلدی اپنے گھر چلی جا اس گانؤں میں نند کشور بڑا ڈھیٹھ رہتا ہے وہ سب برجناریوں کو ننگی کر دیتا ہے یہاں رہ کر تو اُس کے ہاتھ سے بہت دُکھ پاوے گی۔

	دوہا	
برج بس کے دُکھ پائے ہے سُن تو سگھر سجان		تیرے ہت کی کہت ہوں مان چہے مت مان
	سورٹھ	
جیسو برج میں کان من بھاوے سب سوں کرت		ایسو ڈھیٹھ نہ آن تربھون میں کوؤ کہوں
	دوہا	
دیکھت ہی یہ ریجھ ہیں چھیل چھبیلے شیام		یہ تو بولت ہے نہیں اَتِ گربیلی بام
	سورٹھ	
مورھرت بھیو آئے اُبچایو اُر پرہ دُکھ		بھئی سووت یہ آئے ہر اب یاکے بس بھئے

جس سمے رادھا پیاری یہ باتیں بورہیوں کی طرح اپنی پرچھائیں سے کرتی تھی اُسی سمے موہن پیارے نے

وہاں آکر جھروکھے سے یہ حال اُسکا دیکھا اور رادھا پیاری کو اُنکا آنا معلوم نہیں ہوا۔

سورٹھا

دیکھ جھروکھے آے رہے شیام اک ٹکٹ تکہ ۔ ار آنند نہ سماے دیکھت پیاری کی چھب
کہت رسیلی بات جیُون جیُون تریہ پریتم سجل ۔ تیوُں تیوُں سُن ہرکھات پرچھاسی پرچھ سانورو

جب وہ پرچھائیں رادھا پیاری کی کچھ جواب نہ دے کر وہاں سے نہیں گئی تب رادھا پیاری اُس کو اپنی سوت سمجھکر چینتا کرنے لگی اور موہن پیارے یہ حال شیاما کا دیکھکر چپ چاپ اُس کے پیچھے چلے گئے اور اپنے دونوں ہاتھوں سے رادھا پیاری کی آنکھیں بند کرکے درپن کو اُلٹ دیا۔

سورٹھا

لیتھی سنکھ آن پان پکڑکے لاڈلی ۔ بھلی کری تم کانھ میں سکھیں دھوکھے رہی

جب درپن اُلٹ دینے سے وہ استری رادھا پیاری کو نہیں دکھلائی دی تب وہ اُس کو پرچھائیں سمجھکر خوش ہوگئی اور شیام سندر کے ساتھ بہار کرنے لگی جب کچھ دیر بعد موہن پیارے اپنے گھر چلے گئے تب للتا آدک سکھیاں رادھا پیاری کے گھر آئیں جب شیاما نے اُن کو بڑے آدر بھاؤ سے بیٹھالا تب للتا سکھی بولی کہ اے پیاری کیا تجھے آج شیام سندر ملے ہیں جو اتنا ہمارا آدر کرتی ہے یہ بات سنکر رادھا پیاری حال آنے شری کرشن جی اور درپن اُلٹ دینے کا کہکر بولی کہ اے للتا یہ سب سُکھ مجھکو تمھاری کرپا سے ملتا ہے یہ سنکر للتا سکھی شیاما کے بھاگ کی بڑائی کرنے لگی جس وقت یہ پریم بھری باتیں رادھا پیاری سکھیوں سے کر رہی تھی اُسی سمے پھر موہن پیارے اپنے سب سنگھار کیے نٹور روپ ساجے بنمالا براجے مرلی بجاتے ہوئے رادھا پیاری کو دیکھنے آئے لیکن سکھیوں کو موہت دیکھکر پیستر نہیں سکے برچھالوں سے آنکھیں لڑاتے نین مٹکاتے ہوئے دوسری طرف چلے گئے۔

دوہا

چھب ساگر کی اودھ گن مندر رس کھان ۔ موہ لیو من ترین کو رسک نرلیش سُجان

سورٹھا

مرلی مدھر بجاے پیاری پیاری نام کہہ ۔ سب کو چت چراے گئے سدن آنند گھن

جب سکھیوں کا من اُنھوں نے اپنی چتون سے موہ لیا تب وہ سب کاماتر ہوکر کہنے لگیں کہ یہ سب دوش ہماری آنکھوں کا ہے جو شیام سندر کی چھب دیکھتے ہی موہت ہوگئیں اور ہمارا کُل پروار اور لوک لاج چھڑا کر برج گوکل میں ہمکو بدنام کیا آپ تو ان کی چھب دیکھکر سُکھ پاتی ہیں اور ہمکو دن رات اُنکے برہ میں سواے دُکھ کے کچھ سکھ نہیں ملتا۔

دوہا

اب یہ لوچن شیام کے سکھی ہمارے نا نہہ ۔ بسے شیام اس روپ یہ شیام بسے ان ماںہہ

سورٹھا

کہا کریں سکھی شیام نینن ہی کو دوش یہ — ہٹھ کر بیٹھے غلام نیک مند مسکان پہ

دوہا

لالچ بس جیون میں مرگ آپ بندھاوت آئے — روپ لالچی نین تیو ت گئے شیام بس جائے
اب ہم لیکھت اُن بنا مرت ہی افسوس — پیسا کھوٹا آپنا پرکھیا کیا دوس

ایسی ایسی باتیں سب برجبالا آپس کہتی ہوئی شیام سندر کا نٹور روپ اپنے ہردے میں رکھکر اپنے اپنے گھر چلی گئیں لیکن آٹھوں پہر روپ موہنی مورت کا اُن کی آنکھوں میں بسا رہتا تھا۔

دوہا

پریم بھرت تب سون بھرے بھرے آنند بلاس — جگل مادھری رس بھرے برج میں کرت بلاس

سورٹھا

کرت اینک بہار روپ راس گن مند جگل — رادھا نند کمار برجباسی جن سکھ کرن

ادھیائے اُنتیسواں - مُرلی بجانا شری کرشن جی کا

شکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ پریچھت جس طرح رسک بہاری جی نے کام دیو کا ابھمان توڑنے کے واسطے گوپیوں کے ساتھ راس لیلا کی تھی وہ کتھا اپنی بدھ پرمان کہتے ہیں من لگا کر سنو کہ جب سے برندابن بہاری نے چیر ہرن لیلا کرکے گوپیوں سے سرد پورنماسی کو راس لیلا کرنے کے واسطے کہا تھا تب سے سب گوپیاں اُسی ابھلاکھا میں ایک دن برس کے برابر سمجھکر کہتی تھیں کہ کنوار کا مہینہ جلدی آوے تو ہم لوگ پران پیارے کے ساتھ راس لیلا کرکے اپنا جنم سوارتھ کریں جب بہکھارت بیت کر سرد رت آئی تب موہن پیارے نے بچار کیا کہ اپنے بچن پرمان گوپیوں سے راس لیلا کرنا چاہیے ایسا سمجھکر کنوار کی پورنماسی کو تین گھڑی رات بیتے مُرلی منوہر کریٹ مکٹ ساجے بنمالا براجے انگ پیرا گھنا پہنے پیتامبر کی کچھنی کاچھے نٹور روپ بنائے اپنے گھر سے نکل کر بن میں جا پہونچے تو کیا دیکھا کہ اُس سمے چندرما نے ایک کلا اپنی جو شری مہادیو جی کے پاس رہتی ہے وہ بھی لاکر سولھوں کلا سے پرکاش کیا ہے اور جمنا جل موتی کے برابر نرمل ہو کر بہ رہا ہے اور کمل پھول رہے ہیں ہریالی گھٹا ٹوپ درختوں کی چاندنی میں بہت شوبھا دے رہی ہے آکاش میں تارے کھل رہے ہیں اور سیتل مند سُگندھ ہوا بہاکر جمنا جی لہریں لے رہی ہیں۔

دوہا

سورٹھا

شری برندابن دھام کی شوبھا پرم پنیت — برن سکے کب کون بدھ من بدھ بچن پنیت
اور سکل سکھ دھام بیکنٹھا دک شیام کے — یہ بہار بشرام تاتے است سند سکھد

اے راجہ اُس سمے موہن پیارے ایسے سندر معلوم ہوتے تھے کہ جن کے انگ پر ہزاروں کامدیو کو نچھاور کرڈالے ایسی شوبھا دیکھکر نندکشور جی نے اونچے درخت پر بیٹھکر جوگ مایا سنجکت مرلی پریم سے بجائی اور اسکی دُھن میں شری رادھا اور گوپیوں کا نام لے لے کر اُنکو اپنے پاس بلانے لگے اُس وقت ایسی مایا بیکنٹھ ناتھ نے کردی کہ جن جن برجبالاؤں نے اُن کو اپنا پت بنانے کی اچھا سے پوجا اور برت کیا تھا اُنھیں کو وہ مرلی سن پڑی اور کسی کو نہیں سُن پڑی اور موہن پیارے نے بنسی میں من ہرنے والا اور کام بڑھانیوالا ایسا راگ گایا کہ جسکی آواز سنتے ہی شیاما آدک سولہ ہزار گوپیاں کاماتر ہو کر موہت ہو گئیں اور لاج کاج چھوڑ کر اُلٹا پلٹا سنگار کرکے اس طرح برندابن کو دوڑیں جس طرح ساون بھادوں میں ندی اور نالوں کا پانی سمدر کی طرف زور سے بہتا ہے

	دوہا	
ادھر مدھر مرلی دھرے مرلیدھر سُکھدین		دُھن سُن موہیں گوپکا تن من پڑ گٹ ہیں
	سورٹھا	
رہیو نہ من میں دھیر باجی باجی کہہ اُٹھیں		بیاکل مہا شریر سُن مرلی برج کی ترن

کبت

باجی بورائیں باجی دیکھیے کو دھائیں باجی اکلانین سُن بنسی بنسی دھرکی
باجی نہ سمھاریں چیر باجی نا دھریں دھیر باجی کے اُٹھی پیر برہا کی بھرکی
باجی نہیں بولیں باجی سنگ لاگ ڈولیں باجی کو بسر گئی سدھ بُدھ گھرکی
باجی کہیں باجی باجی کہیں کہاں باجی باجی کہیں باجی بنسیا نوبے سندر کی

اے راجہ تب جھٹ جو گوپی گائے دوہتی تھی اُس کے ہاتھ سے دودھ کا برتن گر پڑا اور جو بھوجن کرتی تھی اُسنے کو چھوڑ کر ہاتھ بھی نہیں دھویا اور جو رسوئیں بناتی تھی اور وہ دودھ آگ پر چڑھائے تھی اُسے اُسی طرح چولھے پر چھوڑ دیا اور جو سرمہ اور کاجل لگاتی تھی وہ دوسری آنکھ میں بنا لگائے اُٹھ دوڑی اور جو اپنے پت کے پاس ننگی اچیت سوتی تھی وہ اُسی طرح ننگی چلی گئی اور جو لڑکے کو دودھ پلاتی تھی وہ اُسے روتا چھوڑ کر چل نکلی اور جو اپنے پت کو بھوجن کراتی تھی وہ بنا کھلائے اُٹھ چلی اور جو برجبالا موہن پیارے کی چرچا کر رہی تھی وہ اُسے چھوڑ کر اُٹھ بھاگی اور گھبراہٹ سے ایک نے دوسرے کا حال نہیں پوچھا کہ تو کہاں جاتی ہے اور مارے گھبراہٹ کے ہاتھ کا گہنا پاؤں میں اور گلے کا گہنا بازو پر باندھ لیا اور لہنگے کی جگہ چادر پہن کر ساری اوڑھ لی اور جلدی کے مارے جوتی ہاتھ میں لیے ہوئے اُٹھ دوڑی اور اپنے گھر والوں کا کہنا کسی نے نہیں مانا۔

	دوہا	
پریت لگی برجناتھ سے تن من کی سدھ ناہہ		جتنے بھوکھن بانہہ کے پہرے جا گکھن ماہہ
پاید ہر جو جہاں رہتی سدھ بدھ سبے بسار		چلیں برج راج پے لاج کاج گھر دوار

جب ایک گوپی جو اپنے پت کے پاس سوتی تھی اٹھکر بھاگ چلی اور اُس کے پُرش نے اُس کو زبردستی پکڑ کر نہیں جانے دیا تب وہ برجبالا شری کرشن جی کے دھیان میں تن اپنا تیاگ کر دبیہ روپ سے سب گوپیوں سے پہلے شری کرشن جی کے پاس جا پہونچی شری کرشن بیکنٹھ ناتھ نے اُس کی پریت اور بھگت دیکھکر اُسے مُکت پدوی دی - اتنی کتھا سن کر راجہ پرکھیت نے پوچھا کہ اے مہاراج اُس گوپی نے تو شری کرشن جی کو پرمیشور جانکر پریت نہیں کی تھی بلکہ کامدیو کے بس ہو کر اپنی جان دی تھی پھر کس طرح مُکت پائی یہ بات سنتے ہی شکدیو جی کرودھت ہو کر بولے کہ اے راجہ میں نے کئی بار تجھکو سمجھایا لیکن تو سچ نہیں مانتا سُن پرمیشور نرگن روپ ہو کر سب جیون کے مالک ہیں وہ ہمیشہ ایک طرح پر رہتے ہیں جس طرح پارس پتھر سے لوہا جان میں یا اجان میں چھو کر سونا ہو جاتا ہے اور امرت پینے سے جو نہیں مرتا اسی طرح پرمیشور سے من لگانے والا جیون مُکت ہوتا ہے دیکھو جس سپال نے پرمیشور کو ایسا بُرا کہا اور جو پوتنا اور بتاسُر آدک اُنکا پران مارنے کے واسطے آئے تھے اُن کو پرمیشور نے کیسی گت دی نارائن جی دشمنی اور دوستی سے کام نہ رکھکر کیول اپنی طرف من لگانے والے سے خوش ہوتے ہیں کام کرودھ لوبھ موہ کسی طرح سے اُن کو یاد کرنا چاہیئے اور جو کوئی دھیان اور اسمرن مرتے وقت کرتا ہے اُسکی مُکت ہونے میں کچھ سندیہہ نہیں ہے -

دوہا

جو سسپال مہا ادھم ہر کو نندن ہار	تا ہو کو نج پُر دیو ایسے ادھم اُدھار

جو آدمی ظاہر میں چھاپا اور تلک لگا کر لوگوں کو دکھلانے کے واسطے جب تپ بھجن کرتا ہے اور بھیتر سے پریت نہیں رکھتا اُس کا مُکت ہونا کٹھن ہے سچے من سے بھگت اور پریت رکھنے والے مُکت پدوی پر پہونچتے ہیں اور جو لوگ شری کرشن جی کی کرپا سے بھو ساگر پار اُتر گئے اُنکا حال کچھ تھوڑا سا کہتے ہیں سنو کہ نندا اور جسودا نے اُن کو اپنا بیٹا جانا اور گوپیوں نے اُنکو مہا سندر دیکھکر اپنا پت جانا اور راجہ کنس نے اُن کو اپنا دشمن پران لینے سمجھا اور گوال بالوں نے اُن کو مترجانا اور پانڈوا اور جدبنسیوں نے اُن کو اپنا ناتے دار اور بھائی بند جانا اور جوگیوں اور منیشوروں نے پرمیشور مہا اوما تا تھا ان سب کو بیکنٹھ ناتھ نے کرتارتھ کر دیا جو ایک گوپی اُنسے پریت لگا کر مُکت ہوئی تو کون آشچرج کی بات ہے یہ بات سنتے ہی راجہ پرکھیت نے بنے کیا کہ اے مہاراج آپ میرا سندیہہ چھوٹ گیا کرپا کرکے آگے کتھا سنائیے شکدیو جی بولے کہ ای راجہ پرکھیت جب رادھا پیاری آدک سولہ ہزار برجبالا بڑی اُمنگ سے شری کرشن جی کے پاس جا پہونچیں اُسوقت شیام سندر کیسے شوبھایمان معلوم ہوتے تھے جیسے تاروں میں چندرما شوبھایمان ہوتا ہے اور موہنی روپ کی چھب دیکھتے ہی سب گوپیاں اُنپر موہت ہو کر جب آنکھوں کی راہ سے روپ رس پینے لگیں تب برندابن بہاری نے پہلے اُن کی کشل پوچھکر پھر رکھائی سے کہا کہ تمہارے آنے سے میں خوش ہوا جو کچھ تم کہو وہ میں کروں لیکن رات کے وقت جو بھوت پریت سے ڈر کھا جانے کا وقت ہے تم لوگ جوان جوان استریاں اپنے اپنے کل اور پرِوار کی پریت چھوڑ کر بلتا سنگار کیے بورہوں کی طرح گھبرائی ہوئی یہاں کیا کرنے آئی ہو -

	دوہا	
تم اپنا گھر چھانڑ کے کیوں آئیں بن ماہنہ		رین سمے کل کی بدھو گھر تج کہوں نہ جاہنہ

تمھارے گھر والے تم کو ڈھونڈھتے ہوں گے جو تم کو چاندنی رات میں بھوگ اور بلاس کی اچھا ہوئی تھی تو اپنے اپنے پت کے ساتھ کریں اور جو مجھے پریم کی راہ سے دیکھنے آئی ہو تو میں بھی اپنے ساتھ پریت کرنے والوں سے پریت کرتا ہوں لیکن استری کو اپنے پت کی اگیا ماننا اور لوک لاج کا ڈر رکھنا جپ اور تپ کے برابر ہوتا ہے بید اور شاستر میں ایسا لکھتے ہیں کہ جو استری اپنے پت کو اندھا ۔ کانا ۔ کیڑا ۔ لولا ۔ لنگڑا ۔ کروپ ۔ کنگال ۔ بلپٹ جواری ۔ روگی ۔ دردری ۔ کوڑھی کیسا ہی اوگنوں سے بھرا ہو پرمیشور کے برابر سمجھکر پریم پوربک اُس کی سیوا اور ٹہل کرتی ہے وہ سنسار میں منوکامنا پاکرانت سمے مکت پاتی ہے اور اُس کو سب کوئی کلونتی کہتا ہے اور جو استری اپنے پت کو پرمیشور نہ جان کر اُس کی نندا کرتی یا اُس کو بُرا کہکر اُس کی سیوا نہیں کرتی ہے یا دوسرے پرش سے پریت رکھتی ہے اُس کو لوک نندا کا ڈر لگا رہ کر من بانچھت پھل نہیں ملتا ہے اور مرنے کے پیچھے نرک میں جاکر دُکھ بھوگتی ہے اور جیسا ہم دور سے تمھاری بھگت اور پریت کرنے میں خوش تھے ویسا یہاں آنے سے خوش نہیں ہوئے کس واسطے کہ رات کو یہاں چلے آنے میں تمھارے گھر والے بُرا مانکر سب برجباسی ہم کو اور تم کو بدنام کرینگے بھلا جو کچھ تم نے کیا وہ اچھا کیا اب تم چاندنی اور بن اور جمنا کی شوبھا دیکھ چکیں اب گھر جا کر اپنے اپنے پت کی سیوا اور ٹہل پریم پوربک کرو جس میں تمھارا بھلا ہو۔

	دوہا	
تج پت تج پریت بھجے تریہ کلین نہیں ہوے		مرے نرک جیوت جگت بھلو کہے نہیں کوے
	سورٹھا	
جو تن کو پت دیو کہت بید میں بھی کہوں		کرو انھیں کی سیو جو تم چاہت سکھ لہن

اسے راجہ یہ بات گیان روپی سنتے ہی سب برجبالا سوچ میں ہوکر سر نیچے کرکے ٹھنڈھی ٹھنڈھی سانس لیکر زمین ناخن سے کھودنے لگیں اور چپ چاپ تصویر کی طرح ہوکر برہ ساگر میں ڈوب گئیں اور آنسو بہانے سے سرمہ اور کاجل آنکھوں کا بہہ کر گالوں پر چلا آیا اور کسی برجبالا کی بیسر ٹوٹ کر گر پڑی اور پہلے خوشی سے جو مُنھ اُن کا لال تھا وہ پیلا پڑ گیا۔

	دوہا	
اٹھو بچن سن شیام کے جوت اُٹھیں اکلاے		چکرت بھیں من گن رہیں کچھ بچن نہ آئے

اُن میں جو برجبالا بہت چتر تھیں وہ برہ کی آگ میں جل کر یوں بولیں کہ اے شیام سُندر تم بڑے ٹھگ ہو کہ پہلے تم نے مُرلی بجا کر سب کسی کا نام لے لیکر اپنے پاس بلایا اور اچانک میں گیان دھیان تن من ہمارا ٹھارا ری موہنی مورت اور بنسی کی آواز نے ہر لیا اب تم کٹھورتائی سے بید اور شاستر سمجھا کر ہمارا پران لیا چاہتے ہو سوائے

موہن پیارے جیسے تم نے رات کو ہمیں بلایا ہے ویسے ہی ہماری اچھا بھی پوری کرو ہم لوگوں نے بید اور شاستر کی مرجادا اور لوک کی لاج اور کل پروار کی پریت کو تیاگ کر تمھارے چرنوں سے جنکا دھیان بڑے بڑے دیوتا اور رکھیشو لوگ کرتے ہیں پریت لگائی ہے ہم آد پرش کو چھوڑ کر ایسا دھرم نہیں سیکھتیں کہ سنساری مایا جال میں پھنسکر خراب ہوئیں سنساری مایا میں پھنسے رہنے سے کسی کا بھلا نہیں ہوتا ہے اور من ہمارا تمھارے پریم میں پھنس رہا ہے اس لیے گرہستی کے کام میں نہیں لگتا تمھارے چرن چھوڑ کر ایک قدم ہمکو جانا مشکل ہے اتنی دور گھر کس طرح جاویں۔

دوہا

اب تمکو یہ اُچت نہیں سنو شیام سکھ راس　　من ہروا اپنا سے کے ہم کو کرت نراس

سورٹھا

پاپ پنیہ کہ ناتھ یہ تو ہم جانیں نہیں　　بکی تمھارے ہاتھ آدھر امرت کے لوبھ سے

اے مہا پربھو ہم لوگ ابلا ناتھ کچھ جھوٹھا اور کپٹ نہ جان کر تم کو اپنا پت منسا یاچاسے جانتی ہیں تمھاری مُرد مسکان نے سب برجبالاؤں کو موہ لیا دوسرے تمھاری سہا ایک مُرلی ایسی ملی ہے کہ جس کی آواز سنتے ہی چت ہمارا ٹھکانے نہیں رہتا اور تمھارے چرنوں کی پریت رکھنے والا آدمی اپنے کل اور پروار کا پریم چھوڑ کر لوک نندا کا کچھ ڈر نہیں رکھتا ہے اور اُس کے ساتھ تم بھی پریت رکھتے ہو پرنت اب یہ بات ہم کو جھوٹھ معلوم دیتی ہے کس واسطے کہ ہم لوگ تمھارے پریم میں اسوقت جنگل میں دوڑی آئیں اور تم اپنے پاس سے کھدیرتے ہو اور یہ بھی لوگ کہتے ہیں کہ ایک من کا حال دوسرا آدمی جس سے وہ پریت کرکے جانتا ہے یہ بھی تم نے کہنے کے واسطے بنایا ہے نہیں تو ہماری پریت کی درد کو تم خیال کرتے سوائے اس کے بید اور شاستر کے موافق جب تک تمھارا چاہنے والا سنساری مایا سے من اپنا برکت نہیں کرتا تب تک تمھارے پاس اُس کا پہونچنا کٹھن ہے اور اسی شاستر کے پرمان سے ہم لوگ بھی اپنے گھروالوں کی پریت چھوڑ کر تمھارے سرن میں آئی ہیں جو تم شاستر کو جھوٹا کر کے ہمارے چاہنے پر بھی ہم لوگوں سے پریت نہیں رکھتے تو ہمارا من جو تم نے ہر لیا ہے وہ پھیر دو نہیں تو ہمکو اپنی داسی بناؤ جو پرگٹ میں تم ہمکو چھوڑ دوگے تو اس میں ہمارا کچھ بس نہیں ہے لیکن ہردے میں جو تمھارا باس آٹھوں پہر رہتا ہے وہاں سے بھاگ کر کہاں جاؤگے۔

دوہا

کر چھٹکائے جات ہو نبل جان کے موہنہ　　ہردے سے جب جاؤگے مرد گنو نگی توہنہ

جس طرح تمھارے چرنوں کی سیوا لچھمی جی بیکنٹھ میں کرتی ہیں اسی طرح ہم کو بھی تمھارا چرن اربند پیارا ہے جن چرنوں کی دھور ملنے کے واسطے شری برھما جی اور شری مہادیو جی آد دیوتا چاہنا رکھتے ہیں وہ چرن کمل ہم کس طرح چھوڑ دیں اس موہنی مورت کی ہم لوگ داسی ہو کر اپنا تن من دھن اُسیر نچھاور سمجھتی ہیں تینوں

لوک میں کون ایسا جیو جڑ یا چیتن ہے جو تمھاری چھب دیکھنے اور بنسی کی دُھن سننے سے موہت نہ ہو جائے اے
برجناتھ تمھارا نام دین دیال ہے اور ہم سے زیادہ دُنیا میں کوئی دین نہوگا اس لیے دیال ہو کر ہماری اچھا پوری
کرو نہیں تو تمھاری برہ کی آگ میں اپنا بدن جلا کر مرتے وقت یہ اچھا کریں گی کہ سو جنم تک تمھاری داسی ہو کر
سیوا کیا کریں تب ہمارے مرنے کا تم کو دوش ہوگا۔

دوہا

برہ بکل لکھ گوپکن کرپا سندھ بھگوان	اُمنگ اُٹھے دو رگ بھر لیے دین بچن سُن کان

جب بیکنٹھ ناتھ نے سچی پریت گوپیوں کی دیکھی تب بڑے پریم سے سب گوپیوں کو اپنے پاس بٹھا کر کہا
کہ جو تمھاری ایسی ہی اچھا ہے تو میرے ساتھ راس منڈل کرو یہ بات سنتے ہی سب گوپیاں اس طرح خوش
ہو گئیں جس طرح مچھلی کو گرم بالو سے اُٹھا کر کوئی پانی میں ڈال دے پھر برندابن بہاری نے جوگ مایا کو بلا کر آگیا دی
کہ تم ہمارے راس لیلا کرنے کے واسطے ایک مکان بہت اچھا جمنا کنارے تیار کر کے یہاں بنی رہو اور ان
برجبالاؤں کو گہنا اور کپڑا آدک جس چیز کی ضرورت ہو وہ دو یہ بات سنتے ہی جوگ مایا نے اُسی وقت ایک چبوترہ
گول اور بہت بڑا رتن جٹت تیار کر دیا اور اُس کے چاروں طرف سیلے کے کھمبھ گاڑ کر موتیوں اور پھولوں کی جھالر
اُس میں لگائی تب موہن پیارے نے شری رادھا آدک گوپیوں سمیت وہاں جا کر دیکھا تو اُس چبوترے کی شوبھا
چاندنی سے بھی چوگنی دکھلائی دی اور چاروں طرف جمنا جی کی بالو سفید بچھونے کے برابر ہو کر ایک طرف درختوں
کی ہریالی بہت اچھی معلوم ہوتی تھی جب اُس چبوترے کے پاس ہر اچھا سے بہت طرح کے گہنے اور کپڑے
اور باجوں کے ڈھیر لگ گئے تب سب گوپیوں نے جوگ مایا کی آگیا سے وہاں جا کر اپنے اپنے من کے موافق گہنا
اور کپڑا پہن لیا اور سولھوں سنگار کر کے بہت طرح کے باجے لیکر شیام سندر کے پاس آئیں اور کام بس ہو کر
اُس چبوترے پر گانے بجانے لگیں۔

تب موہن پیارے نے رادھا پیاری کے ساتھ بیچ میں اپنے نج روپ سے رہ کر اور سب دو دو گوپیوں
میں ایک ایک روپ اپنا پرگٹ کر دیا اُس وقت موہن پیارے گوپیوں کے بیچ میں ایسے شوبھایمان ہو رہے
تھے جیسے سنہلی مالا کے دانوں میں نیل من شوبھا دیتی ہے جب شیام سندر نے گوپیوں کے گلے میں ہاتھ ڈال کر
مُنہ چومنے اور گال چھونے کے پیچھے اُن کو چھاتی سے لگا لیا اور بنسی بجا کر بہت راگ اور راگنی اُن کو سنائی تب

لے سنسکرت کی بھاگوت میں یہ بھی لکھا ہے کہ گوپیوں نے کہا کہ اے مہاراج جو تم ہم کو دھرم شاستر کے موافق پت کی سیوا کرنے کو کہتے ہو
سو سنو کہ ایک بنیا پردیش کو چلا تب اُس کی پت برتا استری نے کہا کہ میں کس کی سیوا کر کے اپنا پت برتا دھرم بناؤں گی تب بنیے نے
ایک مورت مٹی کی بنی بنا کر دی کہ تو اس کی سیوا کیا کرنا کچھ دن بعد وہ بنیا پردیش سے آ گیا تو اب اُس استری کو مٹی کے پت کی سیوا
کرنا چاہیے یا اپنے سانچے پت کی سیوا کرنا چاہیے یہ سن کر شری کرشن جی بولے کہ سانچے پت کی سیوا کرنا چاہیے تب گوپیوں نے کہا کہ مہاراج
جگت کے پت تو جھوٹے ہیں سانچے پت تو آپ ہی ہیں اس سے ہم کو اپنی سیوا میں قبول کیجیے۔

گوپیوں کا کلیجہ جو برہ کی آگ سے جل رہا تھا موہن پیارے کے چندر انگ کے چھو جانے سے ٹھنڈھا ہوگیا جب گھومتے وقت برندابن بہاری گوپیوں کے پیچھے پیچھے پرچھائیں کی طرح پھرتے تھے تب شیاما آدک گوپیاں اُن کی چھب دیکھکر اور سندرتائی پر موہت ہو جاتی تھیں اور کبھی بانکے بہاری اپنی آنکھ اور بھوںھ مٹکا کر اُن کو خوش کرتے تھے اور کبھی اُنکا گانا بجانا سن کر آپ خوش ہوتے تھے اور کوئی برجبالا اُن کی مُرلی چھین کر آپ بجاتی تھی اور کوئی سُر ملا کر گاتی تھی۔

دوہا

ہنسے جھیں سکھ پاے کے چندر مُکھن کی اور ۔ پریم پریت رس بس بھئے پریتم نول کشور

اے راجہ وہاں اُسوقت ایسا آنند ہو رہا تھا کہ جسکو دیکھکر شری برہماجی اور شری دیوجی آدو دیوتا یہ کہتے تھے کہ بڑا بھاگ برج کی استریوں کا ہے کہ جس پربرہم پرمیشور کا درشن ہم لوگوں کو جلدی دھیان میں بھی نہیں ملتا ہے وہ بیکنٹھ ناتھ برجبالاؤں کے ساتھ راس اور بلاس کرتے ہیں۔

دوہا

دھن دھن کہ برکھیں سُمن مُدت سکل سُر نار ۔ دھن موہن دھن رادھکا دھن ہیں گوپ کمار

اے راجہ پریچھت جب گوپیوں نے ایسی کرپا موہن پیارے کی اپنے اوپر دیکھی تب ابھمان سے کہنے لگیں کہ ہمارے برابر سندر کوئی دوسری استری نہ ہوگی اسی سے من ہرن پیارے ہم لوگوں کے بس میں ہو کر بہت بہت پیار کرتے ہیں ترلوکی ناتھ کو ہم نے تالی بجا کر نچا دیا اب بنا اگیا ہمارے یہ کچھ نہیں کر سکتے ہیں ایسا بچار کر کے ایک گوپی بولی کہ اے نندکشور میرے ناچتے ناچتے پیر دُکھنے لگے اور کوئی اُن کا ہاتھ پکڑ کر بیٹھ گئی اور کوئی کندھا تھام کر کھڑی ہو رہی۔

دوہا

یا ہی بدھ برج سُندرن دیت پرم سکھ شیام ۔ لکھ پیت گت آدھین ات بھئیں گربتا بام

سورٹھ

پرم پریم کی کھان روپ شیل گن آگری ۔ کیوں نہ کریں ابھمان جنکے بس تربھون پتی

اتنی کتھا سنا کر شکدیوجی بولے کہ اے پریچھت جب گوپیاں لاج اور دھرم چھوڑ کر بیکنٹھ ناتھ کو پاپ کی نگاہ سے دیکھنے لگیں تب شری کرشن گرب پرہاری نے بچار کیا کہ یہ سب برجبالا مجھے اگیان کی راہ سے اپنا پت جانکر بدن سے بدن لپٹاتی ہیں اور مجھے اپنے بھکتوں کی سب بات اچھی معلوم ہوتی ہے پر ابھمان اچھا نہیں لگتا اس لیے میں اُن کو اکیلا چھوڑ کر انتردھیان ہو جاؤں تو غرور انکا ٹوٹ جائے گا دیکھوں میرے جانے کے پیچھے یہ لوگ بن میں کیا کرتی ہیں۔

سورٹھ ۔ یہ بچار رجیہ جان سے برکھبھان کمار سنگ ۔ ہو گئے انتردھیان برجباسی پربھو سنگ سے

دوہا

اُن جانیو ہربس کیوں لائیں من ابھمان ۔ پربھو انترجامی بھئے چھن میں انتردھیان

ادھیائے تیسواں - ڈھونڈھنا گوپیوں کا شری کرشن جی کو

راجہ پریچھت اتنی کتھا سُن کر بولے کہ اے مہاراج شری کرشن جی کے انتردھیان ہونے کے پیچھے گوپیوں کا کیا حال ہوا شکدیو جی بولے کہ اے راجہ جب راس منڈل میں شری کرشن مہاراج شری رادھا مہارانی سمیت انتردھیان ہو گئے تب سب گوپیوں کا سُکھ اور بلاس سپنے کی دولت کی طرح جاتا رہا اور سب برجبالا اس طرح بیاکل ہو گئیں جس طرح ہرنی اپنے غول سے بچھڑ کر گھبراتی ہے جب چیت کچھ ٹھکانے ہوا تب آپس میں کہنے لگیں۔

کبت

ہنسی کی اوج سن آئیں تج لوک لاج سوہی برج راج ساج سب ہی بتئے گئے
مند مسکائے کے لُبھائے من ہائے ہائے روپ رس پیارے پریم پھندن پھنسے گئے
کہے بلدیو پیچ بان ایسے ماری تان لیکے تم پران لاج ہمری لے گئے
توہ نہ ملت کچھ جیا ہنا ہماری شیام موہن دکھائے روپ موہن کئے گئے

دوسری گوپی بولی کہ وہ چیت چور راسی بندرابن کے کنجوں میں کہیں چھپا ہوگا یہ بات سنتے ہی سب برجبالا شیام کا نام لے لے کر چاروں طرف جمنا کے کنارے اور بن میں پکار پکار کر کہنے لگیں کہ ہے پران ناتھ ہم کو چھوڑ تم کہاں چلے گئے جب کہ پیا اُن کو ڈھونڈتے ڈھونڈتے تھک گئیں اور روتے روتے آنکھوں میں اندھیرا چھا گیا تب اُن کی وہ دشا ہو گئی جیسے سانپ من کھو جانے سے بیاکل ہو جاتا ہے اور مچھلی بنا پانی کے تڑپنے لگتی ہے۔

دوہا

یہ بدھ سب کھوجت پھریں برہاتر برجبال ۔ بھئیں بکل پاوت نہیں کت کھو گئیں نندلال

ایسے مہا دُکھ میں ایک گوپی بولی کہ اے سکھی منہرن پیارے ہمیں چھوڑ کر کہاں چلے گئے ابھی تو میرے گلے میں ہاتھ ڈالے کھڑے تھے تم لوگوں میں سے کسی نے جاتے دیکھا ہے یہ سُن کر دوسری گوپی جو برہ کی آگ میں جل رہی تھی ہائے مار کر کہنے لگی کہ اری باوری جو میں اُن کو دیکھتی تو کس طرح جانے دیتی ہم لوگ تو اُن کی سیوا منسا واچا کرمنا سے کرتی تھیں نہ معلوم کون ایسا اپرادھ ہوا جو آدھی رات کو اس بن میں ہمیں اکیلے چھوڑ کر چلے گئے اسی طرح سب برجبالا اپنا اپنا دُکھ ایک دوسرے سے کہہ کر بہت بلاپ کر کے بولیں کہ اے برجناتھ ہم لوگ ... جانا تھا کہ تم اتنا دُکھ دیتے ہو ہم نے اپنا تن من دونوں تمہارے اوپر نچھاور کر دیا ہے اس لیے ہم لوگوں کو تم کو

واسی سمجھ کر جلدی اپنا درشن دیو جب بہت بلاپ کرنے اور ڈھونڈھنے پر بھی کہیں کچھ پتا موہن پیارے کا نہیں ملا
تب بڑی آواز سے بولیں کہ اے پرمیشور ہم ابلا اناتھ کہاں جاکر اُنھیں ڈھونڈھیں اور کس سے اپنا دکھ کہیں
اور کون ایسا اُپائے کریں کہ جس میں ہمارا چیت چور نند کشور مل جائے یہاں آدھی رات کو تو کوئی راہی بٹوہی بھی
نہیں دکھلائی دیتا جس سے اُنکا پتا پوچھیں جسوقت سب گوپیاں اسطرح بلاپ کرکے رو رہی تھیں اُس وقت ایک سکھی بولی
کہ سنو پیاریو اس بن میں جتنے درخت اور پشو اور پنچھی دیکھتی ہو یہ سب پچھلے جنم کی رکھا ورمن ہیں اُنھوں نے
کرشن لیلا کا سکھ دیکھنے کے واسطے برج میں جنم لیا ہے ان لوگوں نے شیام سندر کو ضرور دیکھا ہوگا اُن سے انکا حال
پوچھو تو معلوم ہو سکتا ہے یہ سن کر سب برجبالا باؤریوں کی طرح جانوروں اور درختوں سے پوچھنے لگیں کہ ابھی ہمیں
پیارا ہمارا من چرا کر مارے ڈر کے بھاگ گیا ہے تم نے دیکھا ہو تو بتاؤ دوسری سکھی بولی کہ ہے گولر پیپر برگد کٹھر بیر پاکر
نیم مولسری جامن آم املی کدم بیل فالسہ آدک کے برچھ تم لوگ پر اُپکار کرنے کے واسطے مرت لوک میں جنم لے کر
اپنی چھایا اور پھل اور پھول سب کو سکھ دیتے ہو ہم لوگوں کا من ہر کر نند لال جی انتردھیان ہو گئے ہیں تم نے دیکھا
ہو تو بتاؤ اور سکھی نے کہا کہ ہے کچنار چمپا کے برچھ تم نے کہیں نند کمار کو دیکھا ہے دوسری نے پوچھا کہ ہے تلسی
تم شیام سندر کو بہت پیاری ہو وہ تمھارے بنا بھوجن نہیں کرتے اُن کا حال تم کو ضرور معلوم ہوگا۔

دوہا

شری تلسی کو دیکھ کے جیئ کی کہت سنائے　　ناکھن پربھُ کی پران پریہ پریتم دیو بتائے

دوسری برجبالا نے کہا کہ اے انار تیرے دانت نکلے رہنے سے ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ تو نے نندلال جی
کو ضرور دیکھا ہوگا دوسری بولی کہ اے کیلا تیرے نرم نرم پتوں پر موہن پیارے ہمیشہ بھوجن کیا کرتے تھے دیا
کرکے ہم کو اُن کا پتہ بتادے اب اُن کے برہ کا دکھ ہم سے سہا نہیں جاتا دوسری کہنے لگی کہ اے اشوک کے
برچھ تیرا نام پرمیشور نے اسی واسطے اشوک رکھا ہے کہ جس میں تو دوسروں کا شوک مٹا دے ہم لوگ
شری کرشن جی کے برہ ساگر میں ڈوب رہی ہیں تو نے اُن کو دیکھا ہو تو بتلادے اور ہمارا شوک چھڑا دے
نہیں تو آج سے اپنا نام اشوک مت رکھ۔ دوسری نے کہا کہ اے چندن تجھکو نندکمار جی بہت پیارا جان کر
اپنے بدن میں لگاتے تھے تو اُن کو جانتا ہو تو بتلا کر جگت میں جس لے لے۔

دوہا

ناکھن پربھُجن دُرمن سون پرست شیام ترا　　تنکو بھینٹ کو بکا سیٹ اُر کی پیر

دوسری بولی کہ اے جوہی مالتی نواڑی چمیلی کے پھول تم نے اس طرف موہن پیارے ہمارے کو جاتے
دیکھا ہے تمھارا روپ دیکھنے سے ہم کو معلوم ہوتا ہے کہ وہ اپنا ہاتھ تم پر پھیرتے گئے ہیں اس لیے تم لوگ خوشی سے
پھولے ہوئے ہماری ہنسی کرتے ہو دوسری بولی کہ اے کیتکی کے پھول تیری سگندھ لینے کے واسطے دیش
دیش کے بھونرے آتے ہیں ہم دکھیوں پر دیال ہو کر اُن سے شیام سندر کا پتہ پوچھکر ہم سے بتلا دے دوسری

سنے کہا کہ ای پرتھی تیرے اوپر بیکنٹھ ناتھ ہمیشہ کریا کرتے آئے ہیں جب تجھکو ہرنیاکش دیت پاتال میں لیگیا تھا تب وہ باراہ روپ دھر کر اپنے دانتوں پر تجھے اُٹھا لائے تھے اور باون اوتار لیکر راجا بل سے تجھے دان میں لے لیا تھا اس لیے تیرے برابر دوسرے کا بھاگ نہیں ہو سکتا تجھکو انکا پتہ ضرور معلوم ہوگا کیونکہ تیرے اوپر اپنے چرن رکھکر گئے ہیں ہم کو اپنے اوپر کچھا اور سمجھکر جلدی انکا پتہ بتا دے۔

دوہا	چرن کمل جگدیس کو سدا رہے تم شیش		ماکھن الیش بتائے کے ہم سے لیو اشیس	

اے راجا جب بہت پوچھنے پر بھی کسی نے پتا شیام سندر کا نہیں بتلایا تب بہت بلاپ کرکے چاروں طرف انکو ڈھونڈھنے لگیں اُنکی یہ دشا دیکھکر سب پشو اور پنچھی اور برچھ اُس بن کے اتنا سوچ کرتے تھے کہ جس کا حال کہا نہیں جاتا اُسیوقت ایک گوپی نے شری کرشن جی کے پاؤں کا چنھ دیکھکر سب گوپیوں کو دکھلایا وہ نشان دیکھتے ہی سب گوپیوں نے وہاں کی دھور اُٹھاکر اپنی اپنی آنکھوں سے لگائی اور اُس پرتھوی کو چوم کر کہنے لگیں کہ بھلا اُس چیت چور کا پتا تو لگا کہ اسی طرف کو گیا ہے پھر تو سب گوپیاں اُس چرن کو دیکھتی ہوئی آگے کو چلیں جب تھوڑی دور اور بڑھیں تب ایک استری کے پاؤں کا بھی نشان دیکھ پڑا جب اُسکو دیکھکر گوپیوں کو بہت ڈاہ پیدا ہوا تب بڑے دکھ سے آپسمیں کہنے لگیں کہ دیکھو شیاما اُنکو بہت پیاری ہے جو اُسکو اپنے ساتھ لیگئے ہیں شیاما نے پچھلے جنم میں شری مہادیو اور پاربتی جی کا پُوجا تپ کیا تھا جو اکیلے میں شیام سندر کے ساتھ سکھ اُٹھاتی ہے اور ہم لوگ اُنکے برہ میں رات کو بھٹکتی پھرتی ہیں۔ دوسری سکھی بولی کہ شری کرشن جی کا دھیان اور اسمرن کرنیوالا مکت پدوی پاتا ہے لیکن شیاما کی برابری وہ بھی نہیں کر سکتا کہ وہ نندکمار کا مُنھ چوم کر اپنا جنم سوارتھ کرتی ہے۔

دوہا	وہ ایسی بڑبھاگ ہے سندر سکھ کھر سجان		ماکھن پربھو کے سنگ میں کرے ادھر مدھ پان	

اسی طرح سب نے سوچ کرتے ہوئے تھوڑی دور آگے جاکر کیا دیکھا کہ وہاں رادھا پیاری کے پاؤں کا چنھ نہیں ہے کیول موہن پیارے کے چرنوں کا چنھ دکھلائی دیتا ہے تب آپسمیں کہنے لگیں کہ معلوم ہوتا ہے کہ یہاں سے موہن پیارے اسنیہ کے بس ہوکر رادھا پیاری کو اپنے کندھے پر چڑھاکر لیگئے ہیں جب تھوڑی دور اور آگے جاکر گھاس جمی ہونے سے کچھ نشان پاؤں کا زمین پر نہیں دیکھ پڑا تب بہت بیاکل ہوکر وہاں سے پھرنے لگیں تب ایک جگہ نرم نرم پتوں کے بچھونے پر رادھا پیاری کا جڑاؤ درپن پڑا ہوا پہچان کر ایک سکھی نے کہا کہ اے سکھی یہاں من ہرن پیارے نے بیٹھکر رادھا پیاری کا سنگار کرکے اُسکی چوٹی پھولوں سے اپنے ہاتھ سے گوندھی ہے اُسوقت پیچھے بیٹھنے سے موہن پیارے کا مُنھ رادھا پیاری کو نہیں دکھلائی دیا اُسلیے اُسنے درپن لیکر دیکھا تھا جسمیں انکی موہنی مورت مجھے دکھلائی دیکر میرا چیند رکھا اُنکو دیکھ پڑے یہ بات سنتے ہی سب برج بالا سوتیا ڈاہ سے اور بھی زیادہ بیاکل ہوکر موہن پیارے کو ڈھونڈھتی ہوئی تھوڑی دور اور آگے گئیں تو کیا دیکھا کہ رادھا پیاری اکیلی بن میں کھڑی ہوئی ہاتھ پیارے ایسا رو رہی ہے جیسے سانپ من کھو جانے سے بیکل ہو جاتا ہے اور شیاما کا بلاپ دیکھکر سب پشو اور درخت اُس بن کے روتے تھے اور شیاما رو رو کر کہتی تھی کہ ہے پران پیارے رات کو مجھے اکیلے بن میں چھوڑکر کہاں چلے گئے اپنی داسی سمجھکر میری سدھ لیو رادھا پیاری کو دیکھتے ہی سب برج بالا ایسی خوش

ہوئیں جیسے کسی کا گیا ہوا مال آدھا ملجائے۔

دوہا	جت تت تے دھامیں ہے برج سندر کلائے	بیاکل لکھ آت لاڈلی لینھو کنٹھ لگائے
سورٹھ	کہاں سکئے گوپال باربار پوچھت سبے	مرچھہ پری تہہ کال لکھتے بچن نہ ادہی

جب للتا آدک گوپیوں سکے دیکھنے سے رادھا پیاری کا رونا کچھ کم ہوا تب ٹھنڈی سانس لیکر بولی۔

دوہا	کا پوچھو موسوں سکھی موہن کی نٹھراے	نہیں جانوں وہ کت سکئے موہو کو چھٹکائے

شکدیوجی نے کہا کہ ای راجہ پریکھت شری رادھا مہارانی کے چھوڑجانے کا کارن یہ ہے کہ جب شیام سندر نے شری رادھاجی سمیت انتردھیان ہوکر بہت گہنا پھولوں کا بنا کر شیاما کو پہنایا اور اس سے بھوگ اور بلاس کرکے بہت سُکھ دیا تب شیاما نے ابھمان کی راہ سے بچار کیا کہ میرے برابر کوئی دوسری استری سندر نہ ہوگی موہن پیارے کو میں نے بس کرلیا۔ انھوں نے کیول میری پرسنتا کے واسطے برجبالاؤں کو بلا کر راس منڈل کیا تھا کیونکہ سب کو چھوڑ کر مجھی کو اپنے ساتھ لائے ہیں ایسا سمجھکر رادھا پیاری بولی کہ ای منموہن پیارے میرے پاؤں ناچنے اور راہ چلنے دُکھنے لگے اسلیے مجھسے پیدل نہیں چلا جاتا مجھے اپنے کندھے پر چڑھا کر لیچلو یہ بات سنتے ہی گرب پرہاری بھگوان نے جانا کہ اِسنے میری مہانتہ جانکر ابھمان کیا اسلیئے کچھ ڈنڈ اسکا کرنا چاہیے ایسا بچار کر شیام سندر نے اپنی پیٹھ جھکادی اور مُسکرا کر رادھاجی سے کہا کہ آؤ میرے کندھے پر چڑھو جیسا شیاما نے ایک پیر اُٹھا کر کندھے پر بیٹھنا چاہا ویسے آپ انتردھیان ہوگئے تب شیاما اسی طرح کھڑی رہ گئی۔

دوہا	چکت بھئی تب ناگری کہاں سکئے برج شیام	مُن ہی مَن پچھتات اَت بھولی تن سدھ بام
سورٹھ	میں کینھو ابھمان نار مُدھ ہو اوچھی سُدا	وے پریہ پرم سُجان جان لئی موچِت کی
دوہا	ماکھن پریتم کو برہ دکھ کا سون برنو جاے	اپنو دوش بچار کے بار بار پچھتائے

اے راجہ جب گوپیوں نے دھیرج دیکر رادھا پیاری سے پوچھا تب اُسنے اپنے ابھمان کرنے اور شیام سندر کے انتردھیان ہونے کا حال جیوں کا تیوں کہکر سُنایا جب گوپیوں نے شیاما کو بھی اپنی طرح برہ کی آگ میں جلتے بھُنتے دیکھا تب بلاپ کرکے بولیں کہ ای برجناتھ تمھارے بجوگ میں ہمکو ایک ساعت کلپ کے برابر معلوم ہوکر پران نکلا چاہتا ہو جلدی دیال ہوکر درشن دیو جب بہت ڈھونڈھنے پر بھی کہیں پتا انکا نہ پایا تب نراس ہوکر بلاپ کرنے لگیں۔

کبت

بر ہا نل ڈاڑھی سب ٹھاڑھی سی گریں بھوم گاڑھی پیر باڑھی نج ہاتھ دھنیں ماتھ ہی
موہن سکے ہیت میں اچیت ہوسے پکار اُٹھیں اب سدھ لیت تاہاری پران ناتھ ہی
کیسی گت کینھ دین شکھد پربین کا نھ کے بلدیو میں جیسے بن پا تھ ہی
دُسہہ سموئیں دُو نینوں سے کھوئیں اَت برہ بھوئیں گوپی روئیں ایک ساتھ ہی

اُسوقت ایک گوپی جو بڑی چترتھی بولی کہ سنو پیارو اُس رُدنے اور ڈھونڈھنے سے کچھ کام نہیں نکلتا جب وہی کرپا نہ ہار دیا کرکے

اپنا درشن دینگے تبھی مل سکتے ہیں نہیں تو انکا پتہ لگنا کٹھن ہے اسلیے سب گوپی ایک جگہ بیٹھکر اُنکا دھیان اور اسمرن کرو تو
یقین ہی کہ وہ دُکھ بھنجن نند نندن دیال ہوکر اپنا درشن دینگے یہ بات سنتے ہی سب برجبالا جمنا کنارے جہاں شیام سندر سے
الگ ہوئیں تھیں جا کر انکی چرچا آپس میں کرنے لگیں اور اُس سُکھ کے استھان چبوترے کو دیکھکر بولیں کہ اے من ہرن پیارے جب سے
تم نے برج میں جنم لیا تب سے سدا ہماری رچھا کرکے ہمکو سُکھ دیا آج کیوں اتنے کٹھور اور نردئی ہوکر ہمکو دُکھ کے سمدر میں ڈبوتے
ہو جو تمکو ہمارا پران ہی لینا تھا تو پہلے ہی گوبردھن پہاڑ ہمارے اوپر کیوں نہ گرادیا ایسے جینے سے مرنا اچھا ہی پھر گوپیوں نے
جوگ مایا کہ جو بہت طرح کا روپ رکھ لیتی تھی اپنے ساتھ لیا اور آپس میں شری کرشن جی کی بال لیلا کرنے لگیں اُسمیں ایک
برجبالا نے آپ شری کرشن بنکر جوگ مایا کو پوتنا بنایا اور دودھ پیتے وقت چھاتی کی راہ سے پران اُسکا نکال لیا جب دوسری جسودا
بنکر دہی متھنے لگی اور کرشن روپ برجبالا نے دہی اور مٹھے کا برتن توڑ کر گوال روپ گوپیوں سمیت ماکھن کھانا شروع کیا تب جسودا
نے کرودھ کرکے اُنکو اوکھل سے باندھ دیا اُسوقت کرشن روپ گوپی نے جملا اور ارجن دونوں درخت جو جوگ مایا بنی تھی اُکھاڑ ڈالا
جب اس طرح جوگ مایا نے بتسا سُر اگھا سُر بکا سُر اور ترناورت راچھس بنکر کرشن روپی برجبالا کو مارنا چاہا تب کرشن روپ گوپی
نے اُس کو مار گرایا پھر جوگ مایا نے بہت گئو ویں وہاں پرگٹ کردیں تب کرشن روپ گوپی اُنکو چرانے لگی جب جوگ مایا نے
کالی ناگ بنکر پھنکار مارنا شروع کی تب کرشن روپ برجبالا نے اُسکو ناتھ ڈالا دوسری گوپی نے بہت کپڑا لپیٹ کر گوبردھن پہاڑ بنادیا
تب کرشن روپ برجبالا نے اُس کو انگلی پر اُٹھا لیا اور پانی کی جگہ اُس پہاڑ پر درختوں کا پتا برسایا جب درخت
کے ہلنے اور پتّوں کے گرنے سے آواز ہوتی تھی تب سب برجبالا اُس کو موہن پیارے کے پاؤں کا کھٹکا
سمجھ کر کہتی تھیں کہ اے شیام سندر دیکھو تمھاری یاد اور چرچا کرکے ہم لوگ اپنے من کو دھیرج دیتی ہیں اب
تم جلدی اپنی موہنی مورت ہم کو دکھلاؤ۔

دوہا

ماکھن پربھ کے روپ گن دھیان دھرے جو کوے | مگند ہوے دُکھ سوچ سب یہ سُکھ پاوے سوے

اے راجہ اسوقت گوپیوں نے بال چرتر شری کرشن جی کا کرکے ایسا من اُس میں لگایا کہ اپنے بدن اور
کپڑے کی سُدھ اُن کو بھول گئی۔

ادھیائے اکتیسواں

بلاپ کرنا گوپیوں کا شری کرشن جی کے برہ میں

شکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ پریچھت جب پھر گوپیوں کا چیت کچھ ٹھکانے ہوا تب جمنا کنارے بیٹھکر کہنے
لگیں کہ اے پریتم جب سے تم برج میں آئے تب سے ہم لوگوں کو ہر روز نئے نئے سُکھ دکھلائے جن ہاتھوں سے
تم نے کبھی کو دان لیکر اُن کو اپنے چرنوں میں باس دیا ہے وہی ہاتھ اپنی داسیوں کے ماتھے پر رکھیے۔

کبت

جاہی ہاتھ دھنکہ چڑھایو بن سیتا پت جاہی ہاتھ راون سنگھار لنک جاری ہے
جاہی ہاتھ تاریوا اُباریو ہاتھ ہاتھی کہہ جاہی ہاتھ سندھ متھ کچھبی نکاری ہے
جاہی ہاتھ گر کو اُٹھائے گردھاری بھیو جاہی ہاتھ نند کاج ناتھیو ناگ کاری ہے
ہوں تو اناتھ ہاتھ جوڑ کہوں دیناناتھ وہی ہاتھ میرو ہاتھ گہنے کی باری ہے

جس دن سے ہم لوگوں نے تمھاری موہنی مورت دیکھی ہے اُس دن سے ہمارا دھیان اور پران تمھارے چرنوں میں رہ کر دنیا کے کاموں میں نہیں لگتا ہم کو بہت دین اور دُکھی جان کر اپنا چندر مُکھ دکھلاؤ ہماری آنکھیں جو روتے روتے جل رہی ہیں اُن کو ٹھنڈی کرو جو تمھیں اپنے برہ میں ہم لوگوں کو مارنا ہی تھا تو راچھسوں کے ہاتھ اور داوانل آگ اور کالی ناگ کے زہر اور اندر کے کوپ سے کیوں بچایا جو تم نند اور جسودا کے بیٹے ہوتے تو ایسی کٹھورتائی نہ کرتے نہ معلوم کس کے جنے ہو تمھارے برہ میں ہمارا ہردے جل رہا ہے اس سے دُکھی ہو کر یہ کٹھور بچن تم کو کہتی ہیں ہمارے من کا حال تم کو اچھی طرح معلوم ہوگا۔

دوہا

دہی دودھ لیجات تھے ماکھن پربھ برج لاج	تیہوں تو برجیو نہیں بیر کرت کہہ کاج

یہ بات سن کر دوسری گوپی بولی کہ سنو پیاریو اُن کو طعنہ مارنے سے کبھی نہ پاؤگی وہ کیول بنتی کرنے سے پرسن ہوں گے کیونکہ انکا نام دین دیال ہے۔

دوہا

تب اُن سب گوپن کہیو ناہیں اور اُپاے	ناتھن پربھو بنتی کرو بیگے ملیں گے آئے

یہ بات بچار کر سب برجبالاؤں نے کہا کہ اے شیام سندر تم کیول نند اور جسودا جی کے بیٹے نہیں ہو تم کو شری برہما جی اور شری شیو جی آدی دیوتا پرتھوی کا بھار اُتارنے اور جگت کے جیووں کی رچھا کرنے کے واسطے چھیر ساگر سے بنتی کر کے بلا لائے ہیں اے پران ناتھ ہم لوگوں کو یہ بڑا آشچرج معلوم ہوتا ہے کہ جب تم ہم ایسی اَبلا اور دکھیاریوں کا پران لیتے ہو تو پھر رچھا کس کی کروگے ہم استریوں کا پران مارنے میں تم نے شو بیرتا کبھی ہے اے من ہرن پیارے تمھاری مند مند مسکان اور ترچھی چتون اور بھونہہ کی مٹک اور گردن کی لٹک باتوں کی چٹک اور مکھار بند کی چمک جب ہم لوگوں کو یاد آتی ہے تب جیت ہمارا ٹھکانے نہیں رہتا جب تم بن میں گئو چرانے جاتے تھے تب چار پہر دن تمھارے برہ میں ہم کو چار جگ کے برابر بیتتا تھا پھر شام کے وقت تمھارا چندر مکھ دیکھ کر اپنی آنکھیں ٹھنڈی کر کے کہتی تھیں کہ برہما بڑے مورکھ ہیں جنھوں نے آنکھوں کے اوپر پلک بنادی کہ پلک مارنے سے اتنی دیر تک تمھاری موہنی مورت نہیں دکھلائی پڑتی اے جگت پالک جن چرنوں کا دھیان شری برہما جی اور شری مہادیو جی آدک آٹھوں پہر اپنے ہردے میں رکھتے ہیں

انھیں چرنوں کا درشن دے کہ ہماری اِچھا پوری کرو وہ چرن کیسے ہیں کہ جن کے دیکھنے اور ڈنڈوت کرنے
سے بہت جنموں کے پاپ چھوٹ جاتے ہیں اور لچھمی جی اپنے ہاتھ سے اُن چرنوں کو دباتی ہیں اے شیام سندر
جب تمھارے برہ میں ہمارا پران نکل جائے گا تب پیچھے سے امرت پلا کر کیا کروگے اب تک کیول تمھارے
ملنے کی آشا سے اپنے پران رکھے ہیں اپنی چھب دکھلا کر ہمارا کام روپی دُکھ چھڑاؤ اور بنسی کی آواز سنا کر
چینتا ہماری مٹاؤ رات کے وقت استریوں کو کوئی اکیلے نہیں چھوڑ دیتا ہے جس طرح تم شری لچھمی جی کو دن رات
چھاتی سے لگائے رہتے ہو اُسی طرح ہم لوگوں کو بھی اپنے چرنوں سے الگ مت کرو نردئی پن چھوڑ کر جلدی
اپنا درشن دیو تمھارا نام جگت میں گوپی ناتھ پرگٹ ہے اپنے نام کی لجا کرو یا اپنا نام گوپی ناتھ مت رکھو تم اپنے
شیام رنگ کی طرح من بھی کالا کر کے ایسا نردئی پن کرتے ہو جو ہم کو برہ ساگر سے باہر نہیں نکالتے اور تمھیں ڈھونڈتے
وقت ہمارے پاؤں میں کانٹے چبھتے ہیں تس پر بھی تم کو دیا نہیں آتی ہم لوگوں کو اپنے دُکھ پانے کا اتنا سوچ تو
نہیں ہے لیکن تمھارے کمل ایسے چرنوں میں رات کو بھاگتے وقت جو کانٹے چبھتے ہوں گے وہ ہمارے کلیجے
میں سالتے ہیں کس واسطے کہ تمھارے چرنوں کا باس ہردے میں رہتا ہے اس لیے تم جلدی یہاں چلے آؤ تو
تمھارے نرم نرم پاؤں اپنی نرم نرم چھاتیوں سے لگا کر اپنا کلیجہ ٹھنڈا کریں یا تم کہیں بیٹھ کر راہ بتاؤ جس میں
تم کو دکھ نہ ہو تم کو دُکھ پہونچنے سے ہمارا پران نکل جائے گا اپنی جان میں ہم لوگوں نے کچھ اپرادھ تمھارا نہیں
کیا پھر کس واسطے دُکھ مان کر اتنی کٹھورتائی کرتے ہو جو اس واسطے ہمارے اوپر کرودھ کیے ہو کہ بنا حکم اپنے
پتیوں کے تم لوگ رات کو میرے پاس کیوں چلی آئیں اس بات میں بھی ہم لوگوں کا دوش نہیں کس واسطے
کہ تمھاری بنسی سُن کر بڑے بڑے دیوتا اور رکھیشوروں کا چت ٹھکانے نہیں رہتا اور اُس کی دُھن سننے سے
دیو کنیا موہت ہو کر اپنے کو سنبھال نہیں سکتیں ہم لوگوں کی کیا سامرتھ ہے جو مُرلی سنکر اچیت نہ ہو جائیں جو
تم یہ کہو کہ تمھاری کام روپی اگن اپنے اپنے پت سے بھوگ بلاس کرنے میں بجھ جائے گی تو ایسا سمجھنا نہ چاہیے کیونکہ
اگر ہماری اگن اُن سے بجھنے جوگ ہوتی تو ہم اپنے پت کو چھوڑ کر تمھارے پاس کیوں آتیں اسے دینا ناتھ
جو ہم لوگوں کی پریت منسا باچا کرمنا سے تمھارے چرنوں میں ہو تو اپنا درشن دے کر ہمارا دُکھ ہر دو۔

دوہا

انگ انگ سب درگ بھیو مورپنکھ کی بھانت		ناکھن پربھ آلو سندر نکھ مسکات	

اسے راجہ جب یہ سب بنتی اور بلاپ کرنے پر بھی شیام سندر کا درشن نہیں ملا تب
سب گوپیوں نے بیاکل ہو کر ملنے کا بھروسا چھوڑ دیا اور مرچھت ہو کر زمین پر گر پڑیں اور بہت بلاپ
سے رو کر کہنے لگیں کہ اسے مادھو اسے مکند اسے نندلال اسے موہن پیارے اب ہم لوگ تمھارے
برہ میں اپنا پران دیتے ہیں جیسا اُچت جانو ویسا کرو۔

ادھیائے بتیسواں

پرگٹ ہونا شری کرشن جی کا گوپیوں کے بیچ میں

شکدیو جی بولے کہ اے راجہ پرکچھت جب اسی طرح بہت بلاپ کرتے کرتے سب برجبالا مردے کے برابر ہوگئیں تب اُن کی سچّی پریت نے شیام سندر کے انتہ کرن میں اثر کیا جب شری کرشن جی نے دیکھا کہ یہ اب میرے برہ میں مرا چاہتی ہیں تب اچانک اُسی جگہ شیام سندر نے پیتامبر اور بیجنتی مالا پہنے ہوئے اُسطرح پرگٹ ہوکر درشن دیا کہ جس طرح نٹ لوگ اپنے کرتب سے انتردھیان ہوکر پرگٹ ہوجاتے ہیں۔

کبت

راکھیں گی نہ پران یہ جان کے گنور کان پر سگے سجان بیچ تان بان مارسے ہیں
لکھت ہی گوپکن کے برند میں آنند بڑھیو مند مسکات برج چندیوں نہارسے ہیں
بھنے بلدیو کہیں بانی سدھا سانی سنو سکل سیانی تم سبے دُکھ بھارسے ہیں
گلے مال ڈارسے لکھو پیت پٹ دھارسے بیا کہت پکارسے ہم رِنیا تھارسے ہیں

اے راجہ اپنے چت چور کو دیکھتے ہی سب برجبالا سچیت ہوکر اس طرح اُٹھ کھڑی ہوئیں کہ جس طرح مُردے کے بدن میں جان آجاوے اُس وقت جیسی خوشی سب گوپیوں کو موہن پیارے کا درشن پانے سے ہوئی اُس کا حال برنن نہیں ہوسکتا اس آنند کا سُکھ وہی آدمی جانتا ہے جس کا بچھڑا ہوا پیارا بہت دنوں بعد آملے گوپیاں کام روپ سانپ کے ڈس جانے سے کمھلا گئی تھیں جس طرح امرت برسنے سے سوکھے درخت ہرے ہوجاتے ہیں اُسی طرح موہنی مورت کی امرت روپی درشٹ پڑنے سے اُنکے بدن میں جان آگئی جیسے رات کو کمل کا پھول کمھلایا ہوا رہ کر پرات سمے سورج کے پرکاش سے پھولجاتا ہے ویسے ہی گوپیاں جو مرجھائی ہوئی تھیں برندابن بہاری کا سورج روپی کنڈل دیکھتے ہی خوشی سے پھول گئیں جس طرح ڈوبتا ہوا آدمی تھاہ پاکر خوش ہوجاتا ہے اُسی طرح گوپیوں نے جو شری کرشن جی کے برہ ساگر میں غوطہ کھا رہی تھیں اُن کو دیکھتے ہی کنارے لگ گئیں اور چاروں طرف سے موہنی روپ کو گھیر لیا۔

دوہا

کام تاپ سے بام اک لگی شیام اُرجاے | جیون چندن کے برچھ میں سرپ رہت لپٹاے

اے راجہ اسی طرح کسی برجبالا نے شیام سُندر کے بدن سے لپٹ کر اپنی چھاتی ٹھنڈی کی اور کسی نے اُن کا منھ چوم کر اپنے منورتھ کے پھلوں سے جھولی بھرلی اُسوقت شیاما بولی کہ اے پران ناتھ ہم لوگ تھارے پریم میں لوک لاج چھوڑ کر یہاں آئیں اور تم ہمکو اکیلی چھوڑ کر انتردھیان ہوگئے یہ کون نیاؤ کی

بات ہے برندابن بہاری نے کہا کہ تم کو رات کے سمے اپنے گھر سے بن میں چلے آنا اُچت نہ تھا تم لوگ وہاں بیٹھی
ہوئی میرا دھیان اور اسمرن کرتیں تو میں بہت خوش ہوتا یہ کہکر موہن پیارے نے رادھا پیاری کو گلے سے لگا لیا
اور میٹھی میٹھی باتیں کہکر سب گوپیوں کو خوش کر دیا تب ایک گوپی نے کمل کا پھول موہن پیارے کے ہاتھ سے چھین لیا
دوسری برجبالا اُن کا ہاتھ پکڑ کر بڑے پریم سے بولی کہ اے چت چور اتنی دیر تک تم کہاں رہے دوسری گوپی نے
اپنا مکھ چند رنکھ سے ملا کر اُنکا جوٹھا پان پریم کے مارے کھا لیا دوسری برجبالا تصویر کی طرح کھڑی ہو کر اُنکا روپ
رس آنکھوں کی راہ سے پینے لگی دوسری برجبالا نے شیام سندر کا مُنھ چومتے وقت اُن کا ہونٹھ اپنے ہونٹوں سے
دبا لیا دوسری سکھی بولی کہ تم بہت تیاگ کر چلے جاتے تھے اب میرے ہردے سے باہر جاؤ گے تو میں جانونگی
کہ تم بڑے زبردست ہو دوسری برجبالا اپنا ہاتھ اُن کے کندھے پر رکھکر اُن کی چھب دیکھنے لگی جب یہ دشا گوپیوں
کی دیکھکر گوپی ناتھ اُن کو جمنا کنارے لے گئے تب ایک گوپی نے بڑے پریم سے اپنی اوڑھنی بچھا کر شیام سندر کو اُسپر
بیٹھالا اور سب گوپیوں نے اُن کو اس طرح چاروں طرف سے گھیر لیا کہ جس طرح چندرما کے آس پاس تارے
رہتے ہیں اور گوپی بولی کہ تم کپٹ کر کے پرایا تن اور من ہر کسی کا گن نہیں مانتے آج ہماری اِچھا پوری کرو نہیں تو
تمھارے اوپر اپنا پران دیدیں گے جب ایسا کہکر سب برجبالاؤں نے اُس چاندنی کی شوبھا دیکھنے اور شیتل مند
سگندھ ہوا لگنے سے کاماتر ہو کر شیام سندر سے بھوگ کی اِچھا کی تب بیکنٹھ ناتھ انترجامی بھکت ہتکاری نے
اُن کا کام پورا کرنے کے واسطے جتنی گوپیاں تھیں اتنے روپ اپنے دھارن کر لیے اُسوقت گوپیوں نے اپنی اپنی اوڑھنی
اُتار کر بالو پر بچھا دی اور اُس کومل بچھونے پر موہن پیارے کو بٹھا کر کام ؟؟ کی باتیں اُن سے کرنے لگیں تب شیام سندر
نے پہلے بال لیلا کا سکھ اُنکو دکھلا کر پھر کشور اوستھا اپنی بنالی اور سب گوپیوں سے الگ الگ گندھرب بواہ کر کے
اُن کی منو کامنا پوری کی اُسوقت بڑے آنند میں ایک برجبالا جو ترچھی چتون سے دیکھ رہی تھی بولی کہ اے پران ناتھ
تم بڑے کپٹی اور نردئی ہو اور سب برجبالا سیدھی اور بھولی تمھارے چھل میں آکر دھوکھا کھاتی ہیں اور میرا من
تم سے بولنے کو نہیں چاہتا لیکن کیا کروں تمھاری موہنی مورت دیکھ کر بنا بولے رہا نہیں جاتا دیکھو جب تم انتردھیان
ہوگئے تھے تب ہم لوگوں نے تمھارے برہ میں کتنا دکھ اُٹھایا پھر اس طرح پرگٹ ہو گئے جانو کہیں نہیں گئے تھے
تمھیں من میں کپٹ رکھنا اور گن چھوڑ کر اوگن کی طرف اچت نہیں ہے یہ بات سُن کر دوسری گوپی بولی کہ اے سکھی
تم چپ رہو اپنے کہنے سے کچھ شوبھا نہیں ہوتی دیکھو میں شری کرشن جی کے منھ سے ہی اُن کی کٹھورتائی کا حال
کہلائے دیتی ہوں ایسا کہکر اُس گوپی مہا چنچل نے مسکرا کر پوچھا کہ اے موہن پیارے دنیا میں چار طرح کے
آدمی ہوتے ہیں ایک وہ کہ جیسے دو آدمی آپس میں پریت رکھکر ایک دوسرے کے ساتھ نیکی کے بدلے
نیکی کرے دوسرے وہ کہ ایک طرف سے پریم ہو اور دوسرا پریم نہ رکھتا ہو تیسرا وہ کہ بُرائی کرنے والے کے
ساتھ بھی بھلائی کرے چوتھا وہ کہ نیکی کرنے پر بھی جان بوجھ کر اُس کے ساتھ بُرائی کرے بتلاؤ ان چاروں میں سے
کس کو اچھا اور کس کو بُرا گننا چاہیئے یہ سُنکر شیام سندر بولے کہ تم نے بہت اچھی بات گیان بڑھانیوالی پوچھی ہے

میں آپ چاہتا تھا کہ سنساری لوگوں کا کچھ حال تم سے کہوں اب اپنے سوال کا جواب من لگا کر سنو کہ جو آدمی آپس میں نیکی کے بدلے نیکی کرتے ہیں اُن کو دنیا میں اچھا سمجھنا چاہیئے جیسے سنساری لوگ بیوہار آدک میں ایک دوسرے کے گھر بنیا اور بھاجی دیتے ہیں لیکن پریت ہمیشہ بنی نہیں رہتی دوسرے وہ کہ ایک طرف سے پریت ہو اور دوسرا آدمی اُس کے ساتھ پریت نہ رکھے جیسے ماتا پتا بیٹے کو بہت پیار کرتے ہیں لیکن بیٹا اُن سے اتنا پریم نہیں رکھتا تیسرے جو آدمی بغیر اپنے مطلب کے سب کے ساتھ بھلائی کرتا ہے اُس کو بادل کی طرح سمجھنا چاہیئے جس طرح وہ پانی برس کر سب چھوٹوں اور بڑوں کو سکھ دیتا ہے اور اُس کے بدلے کسی سے کچھ نہیں چاہتا یہی حال پرم ہنس اور رمہاتما لوگوں کا بھی سمجھو کہ وہ لوگ اپنی سامرتھ بھر دوسرے کا بھلا کر کے اُس سے کچھ چاہنا نہیں رکھتے چوتھے جو آدمی بھلائی کے بدلے جان بوجھکر اُس کے ساتھ بُرائی کرتا ہے اُس کو دشمن سمجھنا چاہیئے وہ آدمی کرتگھن (احسان فراموش) اور ادھرمی کہلاتا ہے یہ بات سُن کر سب برجبالا آپس میں ایک دوسرے کا منھ دیکھ کر ہنسنے لگیں اور ایک گوپی نے دوسری گوپی سے اشارہ سے بتلایا کہ شری کرشن جی چوتھے آدمی کی طرح ہیں تب موہن پیارے بولے کہ تم لوگ ہنسکر مجھے کیا کہتی ہو نرگن روپ آتمارام ان چاروں سے الگ رہ کر کسی کے ساتھ کچھ پریت نہیں رکھتا مجھ سے جو کوئی جس بات کی چاہنا کرتا ہے اُس کی اچھا پوری کر دیتا ہوں اور بشوبھر نام سے سب جیوں کا پالن کر کے ایک ساعت کسی جیو کو نہیں بھولتا اور کسی سے کچھ چاہنا نہ رکھکر کیول سچا پریم اُس کا چاہتا ہوں اور اے گوپیو تم لوگ مجھ سے پریت رکھنی ہو اس لیے یہ بات کہتا ہوں جس طرح سنساری آدمی گاڑے ہوئے مال کو آٹھوں پہر یاد رکھ کر اُس کا حال کسی سے نہیں کہتا اسی طرح جو آدمی مجھ سے گپت پریت رکھ کر میرے چرنوں میں اپنا من لگائے رہتے ہیں اُن کو میں بہت پیار کرتا ہوں ۔

دوہا

مَاکھن پریھ گوپال سوں یا بدھ راکھو ہیت	جیوں نردھن دھن پائیکے بھید نہ کاہو دیت

جو تم لوگ ایسا کہو کہ منسا باچا کرمنا سے ہم لوگ تمھارے چرنوں میں دھیان لگائے رہتی ہیں پھر تم ہم کو چھوڑ کر کیوں انتردھیان ہو گئے تھے تو اس کا یہ کارن ہے کہ ہم نے تمھاری پریت کی پریچھا لی تھی تم لوگ اس بات کا کچھ بُرا نہ مان کر میرا کہنا سچ جانو کہ میں پریم بڑھانے کے واسطے تم لوگوں سے انتردھیان ہو گیا تھا جس طرح جاڑے میں دھوپ اچھی معلوم ہوتی ہے اسی طرح اپنے متر سے الگ رہنے میں پریم بہت ہوتا ہے اے گوپیو تمھارے پریم اور دھیان کرنے سے میں بہت خوش رہتا ہوں لیکن تم لوگ اپنے کل اور پریوار کی لاج چھوڑ کر یہاں رات کے وقت جو چلی آئی ہو یہ بات اچھی نہیں کی ایسا کرنے میں نہ ہم خوش ہوئے نہ دوسرے کو یہ بات اچھی معلوم ہو گی جب تک آدمی جنم لے کر جیتا رہے تب تک کوئی کھوٹا کام دوسروں کے ہنسنے کا نہ کرے جو من اپنا بُرا کام کرنے کے واسطے چاہے تو بھی گیان کے آنکس سے من کو

رہے جس میں کوئی اُس کو بُرا نہ کہے اور یہ بھی میں جانتا اور سمجھتا ہوں کہ کام روپی پریم بڑھنے سے شرم کی بیڑی ٹوٹ جاتی ہے اور اُس کو کسی کا سمجھانا اثر نہیں کرتا تم لوگوں کی پریت اور بلاپ کرنے کا حال میں نے آنکھوں سے کھڑے ہوئے دیکھا تھا تم لوگوں نے مایا روپی بیڑی سنسار کی جو کبھی پرانی نہیں ہوتی توڑ کر میرے ساتھ ایسی سچی پریت کی ہے جیسے مہا دردری بہت دولت پاوے اس لیے میں تم سے اُرن نہیں ہو سکتا۔

چوپائی

جیسے آئیں میرے کاج	چھوڑ لوک اور بید کی لاج
جیوں بیراگی چھوڑے گیہہ	من دے ہر سوں کرے سینہہ
میں کا تھری کروں بڑائی	موسے پلٹو دیو نہ جائی

اے پران پیاریو جو میں برھما جی کی عمر تک یہاں رہکر ایک ایک گوپی کی سیوا جنم بھر کروں تو بھی تم سے اُرن نہیں ہو سکتا اس لیے میں تمھارا رنیا ہوں۔

دوہا

اب تم رہو اُداس مت من میں کرو ہلاس	مہاراس اب ساج کے پورن کریوں آس

ادھیائے تینتیسواں

مہاراس کرنا شری کرشن جی کا گوپیوں کے ساتھ

شکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ پریکھت جب شیام سندر نے یہ بچن پریم بھرا ہوا کہکر گوپیوں دھیرج دیا تب سب برجبالا بڑی خوشی سے شیام سندر کا ہاتھ پکڑ کر ناچنے لگیں اتنی کتھا سن کر راجہ پریکھت نے پوچھا کہ اے مہاراج راس لیلا میں جس گوپی کا ہاتھ مرلی منوہر پکڑے تھے اُس کا بدن موہن پیارے کے بدن سے اسپرش ہوتا تھا اور سب گوپیوں کی کامنا کس طرح پوری ہوئی شکدیو جی بولے کہ اے راجہ پربرھم پرمیشور کی لیلا کو کوئی نہیں جان سکتا مرلی منوہر نے دو دو گوپی کے بیچ میں ایک ایک روپ اپنا پرکٹ کر کے داہنے اور بائیں ہاتھ میں دونوں گوپیوں کا ہاتھ پکڑے منڈل باندھ کر راس لیلا کی تھی لیکن اُن کی مایا سے سب گوپیاں بہت روپ دھارن کرنے کا حال نہ جان کر یہ جانتی تھیں کہ راس بہاری ہمارے ہی ساتھ ناچتے ہیں اور اُس آنند روپی ناچ میں ہاتھ اور پاؤں کی ٹھوکر دے کر بدن سے بدن رگڑنا اور بھونہہ مٹکا کر کٹا کچھ کرنا اور گردن ٹیڑھی کر کے کنڈل ہلانا جو باتیں راس اور بلاس میں چاہییں وہ سب مرلی منوہر گوپیوں کے ساتھ اور گوپیاں مرلی منوہر کے ساتھ کرتی تھیں اُس وقت سوبھا شیام سُندر کی کیسی معلوم ہوتی تھی کہ جیسے سُنہلی دانوں کی مالا میں نیل من رہتا ہے اور ناچنے سے شیام سندر کے کانوں کا کنڈل کیسا اچھا لگتا تھا کہ جیسے شیام گھٹا میں

سری کرشن مہاراج کا طرح طرح روپ بناکر گوپیوں کے ساتھہ راس لیلا کرنا
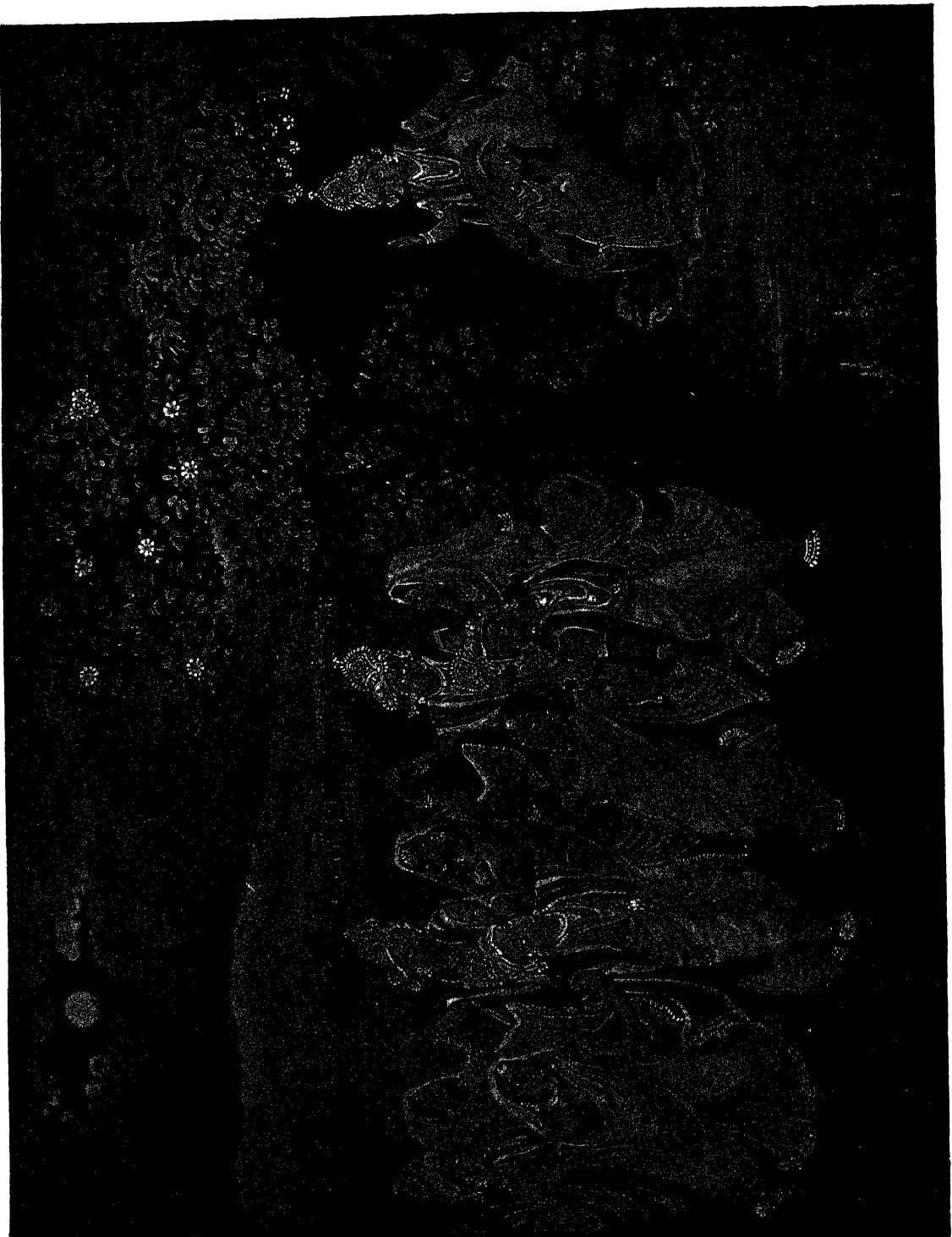
بجلی چمکتی ہے اُس وقت برھماجی اور مہادیوجی آدک دیوتا اور رکھیشوروں نے پرمیشور کا دھیان چھوڑ دیا اور اُس لیلا کا سکھ دیکھنے کے واسطے اپنی اپنی استریوں سمیت بمانوں پر بیٹھکر برندابن میں آئے اور آکاش سے شیام سندر اور گوپیوں پر پھول برساکر برجبالاؤں کے بھاگ کی بڑائی کرنے لگے اور گندھریوں نے بہت طرح کا باجا بجا کر گانا شروع کیا اور دیوکنیا اور اپسرا راس لیلا کی شوبھا دیکھتے ہی کام روپی مد میں ایسی اچیت اور موہت ہوگئیں کہ اُن کی کمر کا گھونگھرو کھل کر گر پڑا اور تن من کی سُدھ جاتی رہی۔

دوہا

دیو راج شوبھت سرس اندرانی کے سنگ	ماکھن پر پھُو کے درس کو رہنست نین سبا انگ

چندرما اور تارا گن وہ آنند دیکھتے ہی تصویر کی طرح کھڑے ہوگئے اور اُن میں آگے چلنے کی سامرتھ نہیں رہی اور چندرما نے خوش ہو کر اپنی کرن سے راس منڈل پر امرت برسایا چندرما کے کھڑے رہنے سے وہ رات چھ مہینے کے برابر ہوگئی لیکن کرشن بھگوان کی مہما سے رات بڑھنے کا حال کسی نے نہیں جانا اس رات کا تمام سنسار میں پریم رات پرکٹ ہوا اے راجہ ناچنے کی محنت سے گوپیوں کے منھ پر پسینہ نکل کر بکھرے ہوئے بالوں میں کیسا اچھا لگتا تھا جیسے کالے سانپ اُوس کی بوند چاٹنے آئے ہیں اُس وقت شیام سندر اپنے پیتامبر سے ان کا پسینا پوچھ دیتے تھے اور گوپیاں ناچتے ناچتے تھک کر سکھاری کا ہاتھ پکڑے ہوئے زمین پر بیٹھ جاتی تھیں لیکن ناچنا تال اور سُر کا نہیں بگڑتا تھا کوئی گوپی اپنا ہاتھ موہن پیارے کے سر اور کندھے پر رکھکر کہتی تھی کہ ناچتے ناچتے میرا پاؤں دُکھنے لگا ذرا سستا کر پھر ناچوں گی کوئی برجبالا موہن پیارے کی مالا چوم کر کہتی تھی کہ اے پران ناتھ تمھارے گلے میں یہ ہار بہت سُندر معلوم ہوتا ہے اور کوئی برجبالا گھومتے گھومتے تھک کر شیام سندر کے گلے سے لپٹ کر کہتی تھی کہ میں تمھارے سرن آئی ہوں مجھے کبھی اپنے چرنوں سے الگ مت کرنا اور کوئی سکھی موہن پیارے کے ہاتھ سے کمل کا پھول چھین کر اُن سے کہتی تھی کہ میرے کلیجے پر ہاتھ دھر کر دیکھو کہ کیسا دھڑکتا ہے آٹھوں پہر تم میرے ہردے میں بستے ہو اس لیے ڈرتی ہوں کہ کلیجا دھڑکنے سے تم کو کچھ دُکھ نہ پہونچے۔

دوہا

نکھ سکھ سے بھوکھن سجے برج بھوکھن کے ساہت	گان کرت اُت چاہ سے نرتت ات چھب دیت

اتنی کتھا سنا کر شکدیوجی بولے کہ اے راجہ اسی طرح بانکے بہاری گوپیوں کے ساتھ بہت طرح کا باجا بجا کر چھ راگ اور چھتیس راگنی الاپ کر راس اور بلاس کرتے تھے اور کبھی بنسی میں بہت طرح کی آنچ بجا کر من گوپیوں کا اپنی طرف موہ لیتے تھے اُس آنند روپی ناچ میں گوپیاں کام دیو کے مد میں ایسا موہت ہوگئیں کہ اُن کو اپنے تن اور من کی کچھ سُدھ نہیں رہی کبھی گھومتے وقت آنچل گوپیوں کا اُڑجاتا تھا تو چھاتیوں کی سندرتائی دیکھکر دیوتا لوگ موہت ہو جاتے تھے اور کبھی ناچتے وقت شیام سندر کا مکٹ کھُل کر گرنے لگتا تھا تب گوپیاں

اپنے ہاتھ سے اُس کو باندھ دیتی تھیں اور کبھی موتیوں کا ہار گوپیوں کے گلے سے ٹوٹ کر گر پڑتا تھا اور بنمالا شیام سندر کی کھل کر گر پڑتی تھی اُس کے اُٹھانے کی خبر کوئی نہیں رکھتا تھا کبھی کوئی سکھی مُرلی منوہر کے ساتھ گا کر ایسا سُر ملاتی تھی کہ راس بہاری اُس کے گانے سے مُرلی بجانا بھول جاتے تھے۔

دوہا

ماکھن پریہ بھگھن شیام سنگ سندر برج کی بام
دامن جیوں شوبھت مہا نرتت گت ابھرام

نرتت تہاں ہلاس سوں ماکھن پریہ سکھ راس
آس پاس بنتا سبے سُبھک سُباس نواس

اسے راجہ جس طرح لڑکا اپنا منھ درپن میں دیکھکر بھول جاتا ہے اسی طرح سب برجبالا راگ اور رنگ کے نشے میں موہت ہوکر اپنا گہنا اور کپڑا ایک دوسرے پر نچھاور کرتی تھیں اُس وقت راگ اور راگنی کا ایسا سماں بندھا تھا کہ جس کو سُن کر جمنا جی کا جل بہنے سے تھم رہا اور ہوا چلنے سے ٹھہر گئی اور سب پشو اور پنچھی اُدک اُس بن کے وہ لیلا دیکھکر ایسا موہت ہوئے کہ چرنا اور اُڑنا بھول کر تصویر کی طرح کھڑے ہوگئے موہن پیارے اور رادھا پیاری جو بیچ میں ناچتے تھے اُن کی سندرتائی پر سب برجبالا بلائیں لیکر آپس میں خوش ہوتی تھیں اُس وقت ایک گوپی نے آپ نندجی بن کر دوسری گوپی کو برکھبھان بنایا اور شری کرشن جی کا بیواہ شری رادھا جی سے کرکے سمدھیوں کی طرح آپس میں شستاچار کیا اور شیاما کے ہاتھ میں کنگن باندھ کر شیام سندر سے کہا کہ اس کو کھولو جب کہ وہ کنگن شیام سندر سے نہیں کھلا تب سب برجبالا ہنسنے لگیں اور شری رادھا کرشن کی بدھ پوربک پوجا کرکے بولیں۔

دوہا

تہاں نند نندن لاڈلو شری برکھبھان کُمار
دولہا دلھن راج ہیں شوبھا امت اپار

سورٹھا

دولہا نند کمار دلھن شری رادھا کنور
سنتن پران ادھار اچل رہے جوڑی سدا

اسے راجہ یہ چرتر دیکھکر شری شیاما شیام بہت خوش ہوتے تھے اور ناچتے وقت گوپیوں کے بدن سے جو پھول ٹوٹ ٹوٹ کر گرتے تھے اُنپر رکھیشور اور منیشور لوگ بھونرے کا روپ رکھکر راس لیلا کا سُکھ دیکھنے کے واسطے گونجتے تھے اور گوپیوں کے گھونگھرو اور کردھنی اور پازیب کی آواز سُن کر وہ بھونرے اُڑنا بھول گئے اتنی کتھا سنا کر شکدیوجی بولے کہ اے راجہ کس کی سامرتھ ہے جو گوپیوں کے بھاگ کی بڑائی کرسکے اُنت سمے اُن سب گوپیوں نے آپ مُکت پا کر تین تین پیڑھی اپنے ماتا اور پتا کی مُکت کردیں اور پرماتما پرش نے اپنے بھکتوں کا منورتھ پورا کرنے کے واسطے برجبالا روپ جیو آتما سے سچی راس لیلا کرکے جیسا سُکھ اُنکو دیا اُس سُکھ کا حال کہا نہیں جا سکتا جس طرح لڑکا نادان آئینہ میں اپنا مُنھ دیکھکر اپنی پرچھائیں سے کھیلتا ہے وہی حال شیام سندر نے کیا جب بدن کے اسپرش سے گوپیوں کے بدن کا چندن اور کیسر موہن پیارے کے بدن اور بیجنتی مالا میں لگ جاتا تھا تب موہن پیارے گوپیوں سے کہتے تھے کہ میں نے کیسر اور چندن

نہیں لگایا ہے یہ سب تمھارے بدن کا میرے بدن میں لگ کر خوشبو دیتا ہے جب گوپیاں ناچتی اور کودتی ہوئی گر پڑتی تھیں تب برندابن بہاری بہت روپ سے انکا ہاتھ پکڑ کر اپنے پاس کھینچ لیتے تھے دیوتا لوگ وہ سکھ دیکھ کر ڈاہ کی راہ سے کہتے تھے کہ اے کرشن بھگوان ہمارا بھی جنم برندابن میں دیتے تو تمھارے ساتھ راس لیلا کرکے اپنا جنم سپھل کرتے۔

دوہا

دھن برندابن دھن سکھ دھن شیام دھن راس	دھن دھن موہن گوپکانت نوکرت بلاس

اے راجہ پریچھت راس لیلا کرتے کرتے موہن پیارے کے من میں کچھ ایسی ترنگ آئی کہ سب گوپیوں کو ساتھ لیکر جاگنے کی گرمی مٹانے کے واسطے جمنا جل میں بیٹھ گئے جس طرح متوالا ہاتھی ہتھنیوں کو ساتھ لیکر جل بہار کرتا ہے اُسی طرح الگ الگ روپ رکھکر شری رادھا آدک گوپیوں سے جل بہار کیا۔

جب ناچنے اور جاگنے کی گرمی اسنان کرنے سے مٹا کر جمنا جل سے باہر نکلے تب جوگ مایا نے سب برجبالا اور انیک روپ شیام سندر کے پہرنے کے واسطے اچھا اچھا گہنا اور کپڑا وہاں لا کر ڈھیر کر دیا اور سب پہنکر اور عطر آدک سگندھ سب کے بدن میں لگا کر ایک ایک گجرا سب کے گلے میں ایسا پہنا دیا کہ جسکے پھول کبھی نہ کمھلاویں جب برندابن بہاری شیاما آدک گوپیوں کو سنگ لیکر بن بہار کرنے لگے تب دیوتوں نے اُن پر پھول برسائے اور اُن کی اُتاری ہوئی گیلی دھوتیاں آپس میں پرساد کی طرح ٹکڑا ٹکڑا بانٹ لیا جب بن بہار کر چکے تب شیام سندر نے گوپیوں سے کہا کہ اسنان کرنے سے تمھاری تھکن مٹ گئی اب چار گھڑی رات باقی ہے اپنے اپنے گھر جاؤ یہ بات سنتے ہی سب برجبالا اُداس ہو کر بولیں کہ اے برجناتھ تمھارے چرن چھوڑ کر اپنے گھر کیسے جاویں بیکنٹھ ناتھ نے کہا کہ جس طرح جوگی اور رکھیشور لوگ میرا دھیان کرتے ہیں اسی طرح تم لوگ بھی اشنہ کرن میں میری یاد رکھو تو آٹھوں پہر تمھارے پاس میں بنا رہوں گا یہ بات سن کر سب برجبالا من کو دھیرج دے کر شیام سندر سے بدا ہوئیں اور اپنے اپنے گھر آئیں اور گھر والوں کو سویا ہوا دیکھنے اور اپنی منوکامنا پانے سے بہت خوش ہوئیں اور پرمیشور کی مایا سے یہ بات اُن کے گھر والوں نے نہیں جانی کہ ہماری استریاں رات کے وقت کہاں باہر گئی تھیں اس لیے موہن پیارے سے کسی گوال نے کچھ برا نہیں مانا اس طرح شری نندلال جی گوپیوں کے ساتھ کبھی راس لیلا اور بن بہار کرتے تھے اتنی کتھا سن کر راجہ پریچھت نے پوچھا کہ اے مُن ناتھ ایک سندیہہ مجھ کو ہوا ہے وہ مٹا دیجئے کہ شری کرشن جی نے پرتھوی کا بھار اُتارنے اور دھرم بڑھانے کے واسطے اوتار لیا تھا اُنھوں نے بید اور شاستر کے خلاف پرائی استریوں کے ساتھ کیوں بہار کیا یہ بات سن کر شکدیو جی بولے کہ اے راجہ میں تم سے پہلے گوپیوں کے جنم لینے کا حال کہہ چکا ہوں کہ وہ سب بید کی رچا تھیں اور شری لچھمی جی نے شری رادھا مہارانی کا اوتار لیکر شری کرشن مہاراج کے ساتھ سنسار میں لیلا کی تھی اس لیے اُن کو شری کرشن مہاراج سے الگ نہ سمجھنا چاہیئے اور جو بہت سے

روپ شری کرشن جی کے گوپیوں کے پاس تھے اس بات کی مہما کوئی نہیں جان سکتا اور جس کام میں عقل کا دخل نہو اس بات میں عیب لگانا نہ چاہیے زہر کھانا شری مہادیو جی ہی کا کام ہے دوسرے کو ایسی سامرتھ نہ تھی جو اس زہر کی گرمی کو سہ سکتا پرمیشور نرگن روپ سنساری باتوں سے کچھ کام نہیں رکھتے اس لیے اُن کو دوش لگانا ادھرم ہوتا ہے اور بید شاستر کا بچن سچ مان کر اُسی کے مطابق کرنا چاہیے۔ اور بیکنٹھ ناتھ کی لیلا میں سندیہ کرنا اُچت نہیں ہے اور جو پرمیشور کے نام لینے اور دھیان کرنے سے بڑے بڑے جوگی اور مُن لوگ کرتارتھ ہو جاتے ہیں اُن آدپرش پرمیشور کو آدمی سمجھکر عیب لگانا بڑا پاپ ہے جس طرح آگ میں ناپاک چیز بھی جلنے سے پاک ہو جاتی ہے اُسی طرح سمرتھ لوگ کیا نہیں کرتے اور یہ سب لیلا پرمیشور نے سنساری جیوں کو بھوساگر پار اُتارنے کے واسطے سنسار میں کی تھی جس کے پڑھنے اور سننے سے کلجگ باسی لوگ مکت پاویں اور وہ پربرہم پرمیشور اپنے سُکھ کے واسطے کچھ نہیں کرتے کوئی اُنکا بھجن اور اسمرن کرکے جس چیز کی چاہنا رکھتا ہے اُس کا منورتھ پورا کر دیتے ہیں یہ سوبھاؤ اُنکا ہمیشہ سے چلا آتا ہے اور سنساری بیوہار سے رہت ہوکر سب چیزوں میں موجود رہتے ہیں گیان سلے بنا کسی کو دکھلائی نہیں دیتے اور گوپی ناتھ کا جس گانے والے آدمی پرم پد کو پہونچتے ہیں اور شری کرشن جی کی کتھا سننے کا پھل سب تیرتھوں کے اسنان کرنے کے برابر ہوتا ہے اور برج باسیوں کے جو بت تھے اُن کے بدن میں بھی شری کرشن جی ہی کا پرکاش تھا اس لیے سب گوپیوں کا پت شری کرشن جی ہی کو سمجھنا چاہیے اور یہ پنچ دھیائی کی کتھا کہنے اور سننے والے جو سب پاپوں سے چھوٹ کر مکت پدارتھ پاتے ہیں پرمیشور کی کتھا میں کسی بات کا سندیہ نہ رکھکر بید اور پُران کا بچن ماننا چاہیے ۔

دوہا

موہن میں اچرج بڑو تم سا گیانی ہووے	ماکھن پربھو کی کتھا میں بھرم مان ہے سوے

اے پریکچھت آج سے ایسا سندیہ چت میں کبھی مت لانا اگیان آدمی کو کیا سامرتھ ہے جو پرمیشور کے کاموں میں اپنی بدھ ملا سکے۔

دوہا

ماکھن پربھو گوپال کی لیلا پرم پنیت	بھاگ آدمے جگ میں دی جو شن ہر کر پریت

ادھیائے چونتیسواں

اجگر سانپ کا نند جی کی آدھی ٹانگ نگل جانا

شُکدیو جی بولے کہ اے راجہ جس طرح شری کرشن نے سدرشن نام بدیادھر کو سانپ کی جون سے اُدھار کیا اور شنکھ چوڑ نام دیت کو مارا اُس کی کتھا کہتے ہیں سُنو - نند جی نے ایک دن سب گوال اور گوپیوں سے کہا کہ ہم نے شری کرشن جی کے پیدا ہونے پر یہ مانتا مانی تھی کہ جب موہن پیارا بارہ برس کا ہوگا

تب میں اپنے سب ذات بھائیوں اور باجے گاجے سمیت جا کر امبکا دیبی کی پوجا کروں گا سو اب مہارانی کی کرپا سے یہ دن مجھے دیکھنے کو ملا اس لیے سب کو چل کر اُن کی پوجا کرنا چاہیے یہ بات سنتے ہی سب خوش ہو گئے تب ایک دن نند اور جسودا اور کرشن اور بلرام اور گوپی اور سب چھوٹے بڑے ساتھ ملکر بڑی خوشی سے گانے بجاتے چلے اور دودھ دہی میوا مٹھائی پکوان آدک پوجا کا سامان گاڑی اور بیلوں پر لدوائے ہوئے سرستی کنارے پہونچکر اسنان کیا اور پروہت کو بلا کر بدھ پوربک دیبی جی کی پوجا کی اور ہاتھ جوڑ کر بولے کہ اے امبکا ماتا تمھاری کرپا سے میری منو کامنا پوری ہوئی پھر نند جی نے بہت گوئیں بدھ پوربک اور سونا آدک دان دیکر ہزاروں برہمنوں کو اچھی طرح بھوجن کرایا اُس دن شری مہادیو جی بھی دیوتوں سمیت وہاں درشن کرنے کے واسطے آئے تھے جب پوجا اور پرکرما کرنے اور براہمن کھلانے میں سب دن بیت کر شام ہو گئی تب نند جی آدک سب لوگ برت رکھکر رات کو وہاں سو رہے ۔

دوہا

ایسی بدھ سوئے سبے سُدھ نہ رہی تن ناہنہ	بار مبار پکارتے تب ہوں جاگت ناہنہ

اسے راجہ اُسی نیند میں جب آدھی رات کو ایک بڑا اجگر سانپ آکر نند جی کی آدھی ٹانگ نگل گیا اور انھوں نے جاگ کر اپنے کو موت کے مُنھ میں پھنسے دیکھا تب شری کرشن جی کو رچھا کے واسطے پکارا نند جی کی آواز سنتے ہی سب گوال بال اور گوپیوں نے اُٹھ کر چراغ لا کر دیکھا تب معلوم ہوا کہ ایک اجگر نند جی کی آدھی ٹانگ نگلے ہوئے پڑا ہے یہ حال دیکھتے ہی وہ لوگ جلتی ہوئی لکڑیوں سے اُس سانپ کو مارنے لگے لیکن اُس نے نند جی کا پاؤں نہیں چھوڑا تب سب نے ہار مانکر شری کرشن جی کو جگایا جب کرشن بھگوان نے لڑکوں کی طرح آنکھ ملتے ہوئے اُٹھ کر جیسے اپنے بائیں پاؤں کا انگوٹھا اُس سانپ کو چھوا دیا ویسے اُس اجگر نے نند جی کا پاؤں چھوڑ دیا اور رچھائی لیکر آدمی کی صورت بہت سندر گہنا اور کپڑا پہنے ہوئے راجوں کی طرح ہو گیا اور شری کرشن جی کو ڈنڈوت کر کے اُن کے سامنے ہاتھ جوڑ کر کھڑے ہو کر استت کرنے لگا یہ حال دیکھکر نند جی آدک سب گوپ اور گوپیوں نے بڑا تعجب مانا تب شیام سندر نے اُس آدمی سے پوچھا۔

دوہا

تم سو روپ سندر رہا اپنا کہی نہ جائے	سرپ روپ کاہے دھرو ہمسے کہو بجھائے

یہ بات سنتے ہی وہ ہاتھ جوڑ کر بولا کہ اے بیکنٹھ ناتھ آپ انترجامی ہیں آپ سے کوئی بات چھپی نہیں لیکن آپ کی اگیا سے اپنا حال کہتا ہوں سُنیے کہ میں سدرشن نام بدیادھر ہنس پور کا رہنے والا اپنی دولت اور سندرتائی اور بُدھ کے ابھمان سے اپنے سامنے کسی کو کچھ مال نہیں سمجھتا تھا اور دیوتا لوگ بھی میرا آدر بہت کرتے تھے ایک دن میں بمان پر بیٹھ کر سیر کرنے کو نکلا جب راہ میں انگرا رکھیشور کا کروپ جو کبڑے تھے دیکھ کر مجھ کو ہنسی آئی اور میں ہنسی کی راہ سے کئی مرتبہ اپنا بمان اُڑتا ہوا اُن پر لے گیا تب رکھیشور بمان کی

پرچھائیں اپنے اوپر پڑنے سے کرودھت ہوا اور مجھکو یہ شاپ دیا کہ تو اجگر سانپ ہو جا۔ جب یہ شاپ سُن کر
میں نے اپنا اپرادھ چھما کرانے کے واسطے بہت بنتی کی تب اُنھوں نے کہا کہ میری بات پھر نہیں سکتی ہے کچھ دنوں
میں شری کرشن بھگوان کے چرن چھو جانے سے تجھکو پھر ودیادھر کا بدن ملے گا سو ہے مہاپربھو میں تبھی سے آپکے
چرنوں کی اِچھا رکھتا تھا اسی واسطے میں نے آج نندجی کا پاؤں پکڑا جس میں مجھکو آپ کا درشن ملے آپنے
دیا کی راہ سے مجھکو درشن اپنا دے کر کرتارتھ کیا جن چرن کمل کا درشن شری برہماجی اور شری مہادیوجی اور
اندر آدک دیوتاؤں کو دھیان میں بھی جلدی نہیں ملتا اُن چرنوں کو انگرا رکھیشور کے پرتاپ سے چھو کر میں کرتارتھ ہوا

دوہا

تاہ شاپ کیسے کہوں وہ تو بھئی اسیس	جہہ پرتاپ جگدیش کے پگ لاگے تم سیس

اس لیے اُن رکھیشور کے اُپکار سے میں جنم بھر اُرن نہیں ہو سکتا کس واسطے کہ اُنھوں نے بُرائی کے بدلے
میرے ساتھ بھلائی کی تھی جو اچھے لوگ ہیں وہ کسی کی بُرائی نہیں چاہتے یہ استت اور ڈنڈوت کر کے وہ ودیادھر
بمان پر بیٹھکر اپنے لوک کو چلا گیا تب برجباسی لوگوں نے تعجب مان کر یہ یقین کر کے جانا کہ شری کرشن جی پرم
پرمیشور کے اوتار ہیں پرات سمے نند آدک گوپ اور گوپیاں امبکا دیبی کا درشن کر کے اپنے اپنے گھر آئے
اے راجہ ایک دن شیام اور بلرام چاندنی رات میں برجبالاؤں کے ساتھ راس اور بلاس کر کے بانسری بجانے لگے
شیام سندر نے مرلی کی دھن سے برجبالاؤں کا من ایسا موہ لیا کہ سب گوپیاں بانسری کی آواز پر موہت ہو کر
شیام سندر کے پیچھے پیچھے اس طرح گاتی پھرتی تھیں کہ جس طرح پرچھائیں ساتھ نہیں چھوڑتی اُس وقت گوپیوں کا
چت ایسا اچیت ہو گیا کہ اپنے بدن اور کپڑے کی سُدھ اُنکو کچھ نہیں رہی تھی اُسی وقت یکایک شنکھ چور نام
یچھ کبیر دیوتا کا سیوک بڑا زبردست اور رتنا درت آدک دیتوں کا متر جس کے سر میں بہت قیمتی مَن تھا گھومتا
ہوا وہاں آیا اُس نے کیا دیکھا کہ شیام و بلرام بانسری بجا رہے ہیں اور بنسی کی دھن پر سب برجبالا موہت
ہو رہی ہیں یہ خوشی اس سے دیکھی نہیں گئی اس لیے کچھ گوپیوں کو اپنے کمند میں پھنسا کر اُتر طرف لے چلا
جب تک بانسری کی دھن گوپیوں کے کان میں پہونچتی رہی تب تک وہ ایسی اچیت تھیں کہ اُن کو اپنے
پھنسنے کی کچھ خبر معلوم نہیں ہوئی جب دور تک کھینچ لے جانے سے اُن کو بنسی کی آواز نہیں سن پڑی تب
وہ سب چیتن ہو کر آپ کو کمند میں پھنسی دیکھتے ہی چلّانے لگیں۔

چوپائی

پورن برہم پریت رس پاگیں ہے بھگونت سنت ہتکاری	کرشن کرشن کر ٹیرن لاگیں بیگ آئے سُدھ لیو ہماری

یہ بین بچن سنتے ہی شیام اور بلرام نے دو درخت اُکھاڑ لیے اور جس طرح سنگھ ہاتھی کے مارنے کے
واسطے جھپٹتا ہے اُسی طرح دونوں بھائی دوڑ کر گوپیوں کے پاس جا پہونچے اور پکار کر کہا کہ اب تم لوگ

کچھ چنتا مت کرو۔

دوہا

تمھرے کرنا بچن سُن میں آیو ہوں دھائے	شنکھ چوڑ سہر چوٹ کر تم کو لیست چھڑائے

جب اُن کی للکار سنتے ہی جچھ گوپیوں کو چھوڑ کر بھاگا تب شیام سندر نے گوپیوں کی رچھا کے واسطے بلرام جی کو وہاں چھوڑ دیا اور آپ ہوا اور بجلی کی طرح دوڑ کر شنکھ چوڑ کو ایسا مُکا مارا کہ وہ مرگیا تب مرلی منوہر نے اُس کے سر کا من نکال کر بلرام جی کو دیدیا اور گوپیوں کو ساتھ لیکر آنند سے اپنے گھر آئے اسی طرح شری کرشن جی ہر روز نئی نئی لیلا کر کے برندابن باسیوں کو سُکھ دیتے تھے۔

ادھیائے پینتیسواں

کتھا گوپیوں کے برہ کی

شُکدیو جی بولے کہ اے راجہ پریکھیت ایک دن شری کرشن جی نے گوالوں کے سنگ گئو چراتے وقت برندابن میں بنسی بجا کر ایسا راگ اور راگنی گایا کہ جس کی دُھن سنتے ہی برہما آدک دیوتا اپنی اپنی استریوں سمیت موہت ہوگئے جیسا راگ اور راگنی بنسی میں شیام سندر گاتے تھے ویسا گانا شری برہما جی اور شری مہادیو جی اور نارد جی وغیرہ کسی سے نہیں بن پڑتا تھا اور شری رادھا جی آدک برجبالا اپنے پرواروں کے ڈر سے موہن پیارے کے پاس بن میں نہ جا کر ہر روز اُن کے برہ میں بیاکل رہتی تھیں اور گھر میں ایک ساعت من اُنکا نہیں لگتا تھا اس لیے اپنا اپنا غول باندھ کر کچھ برجبالا راہ میں اور کوئی جھنڈ جسودا جی کے بعض غول گانوں میں بیٹھکر موہن پیارے کی یاد اور چرچا میں دن اپنا کاٹتی تھیں اُن میں کوئی برجبالا سورج کے سامنے ہاتھ جوڑ کر بنتی کرکے کہتی تھیں کہ مہاراج تم جلدی ڈوب جاؤ تو شام کے وقت موہن پیارے گھر پر آویں تو میں اُن کا روپ رس آنکھوں کی راہ سے پی کر اپنے کلیجے کی تپن بجھاؤں۔ اور بعض گوپی شیام سندر کی سندرتائی برنن کرکے اُن کے دھیان میں اچیت ہوجاتی تھیں اور کوئی برجبالا نندلال جی کا جس گا کر من اپنا خوش کرتی تھیں اور بعضی گوپی موہن پیارے کے برہ میں گھبرا کر رونے لگتی تھیں تب گیان دان گوپیاں اُس کو سمجھا کر کہتی تھیں کہ سنو پیاری اس گھبرانے اور رونے سے کیا ملے گا اچھی بات یہی ہے کہ ہم لوگ من ہرن پیارے کے اسمرن اور چرچا میں دن اپنے کاٹیں جب سب برجبالا یہ بات مان کر شری کرشن جی کے بال چرتر کی چرچا کرنے لگیں تب ایک گوپی بولی کہ اے سکھیو بنسی کا بڑا بھاگ سمجھنا چاہیے جو شیام سندر کے اونٹھوں سے لگی رہتی ہے اور موہن پیارے اپنا ہاتھ اُس میں لگا کر ایسی اُونچ نکالتے ہیں کہ جس کی آواز سننے سے کسی جیو کا چیت ٹھکانے نہیں رہتا چاہے وہ جیو چیتن ہو یا جڑ ہو سب موہت ہوجاتے ہیں۔

دوہا

	جا رس کو ہم تپ کیو گھٹ ریت سب برجبام		سو رس مرلی لیت اب سبھے بس کر شیام	

سورٹھا

	گاوت میٹھی تان مرلی سنگ اَدھرن دھرے		اب جاکے بس کان آورن بس وہ کر رہی	

دوسری سکھی نے کہاکہ کس واسطے بنسی کی ایسی بڑائی نہ ہو جس کا ہاتھ بیکنٹھ ناتھ پکڑیں وہ تینوں لوک کا مالک ہو سکتا ہے آدمی کی کیا ساتھ ہے جو بنسی کی دُھن سن کر اچیت نہ ہو جائے اُس کی آواز پر برھما جی آدک دیوتا اور رکھیشور لوگ موہت ہو کر یہ اچھا رکھتے ہیں کہ جو ہم لوگوں کو بھی پرمیشور بِرندابن میں منکھ کا جنم دیتے تو آنکھوں بھر شیام سندر کا درشن کرتے اور مرلی سننے سے خوش ہو کر کرشن بھگوان کے چرنوں کی دھور اپنے سر اور آنکھوں میں لگاتے اور اسی طرح دیوتوں کی استریاں اپنے پت کے ساتھ رہنے پر بھی اُس بنسی کی دھن پر موہت ہو جاتی تھیں۔

دوہا

	تاکھن پربھہ کی بانسری سروتن سدا سہاے		جاکی دُھن سنکے سبے سُر مُن رہت لبھاے	

دوسری سکھی بولی کہ جو آدمی اور دیوتا گیان وان ہیں وہ بانسری کی دھن پر موہت ہو سکتے تو کون بڑی بات ہے اُس مُرلی کی آواز سنتے ہی پشُ اور پنچھی چرنا اور رباگر کرنا اور اُڑنا بھول کر اس طرح تصویر کی طرح کھڑے رہ جاتے ہیں کہ کسی سے بھڑکتے بھی نہیں۔

دوہا

	ایک سکھی یا بدھ کہے سُر نر کی مت شدھ		پشُ پنچھی بس ہوت ہیں جنکے سدھ نہ بدھ	

دوسری سکھی نے کہاکہ اے پیاری اُس مرلی کی آواز میں ایسا گُن ہے کہ کوئی کیسے ہی سوچ میں بیٹھا ہو اُس کا بول سنتے ہی خوش ہو جاتا ہے۔

دوہا

	پھر یے یاکے سنگ لگ لوک لاج گھر تیاگ		جب جب یہ جہان باجی موہن کے کر لاگ	

سورٹھا

	کر ہے نانا رنگ یہ جانت لوٹنا کچھو		یا مرلی کے سنگ دیکھو پھر کیسے بھئے	

دوسری برجبالا نے کہاکہ یہ بانسری بڑی چیز کتنی ہے جس وقت شری کرشن جی کو کسی کی چاہنا ہوتی ہے اُس وقت وہ بانسری بجاکر اُسے اپنے پاس بُلا لیتے ہیں اور جمنا جل مرلی کی آواز سن کر بورا جاتا ہے اسی واسطے لہر کی بیڑیاں اُس کے پانوں میں پڑی ہیں اور درختوں کی ڈالیاں جو نیچے اوپر لپٹی رہتی ہیں

وہ بھی بنسی کی دھن سنکر جیت ہوگئی ہیں نہیں تو جیتن آدمی کسی سے نہیں لپٹتا اور کمل کا پھول بھی اُسی کی آواز پر موہت ہوکر متوالوں کی طرح آٹھوں پہر اپنا سر ہلایا کرتا ہے اور بادل بھی اُسی کی دُھن پر موہت ہوکر یہی لوگوں کی طرح روکر آنکھوں سے پانی برساتا ہے

سورٹھا

ہرکو کربس مانہہ مُرلی لوٹت اُدھر رس		اَردر مانت نا ہنہ ہم سب تے بولت نٹھر	

دوسری گوپی بولی کہ میں جانتی تھی کہ شیام سندر کیول لڑکپن کے کھیل میں بڑے ہوشیار ہیں لیکن اب مجھکو معلوم ہوا کہ گانے اور بجانے میں بھی کوئی اُن کی برابری نہیں کر سکتا دوسری برجبالا نے کہا کہ شری برماجی اور شری مہادیوجی آدک دیوتا اور بڑے بڑے رکھیشوروں اور گیانیوں کا بھی دھیان بنسی سنکر اس طرح چھوٹ جاتا ہے جس طرح کوئی نیند سے چونک اُٹھے دوسری گوپی بولی کہ یہ مُرلی ہماری سوت شیام سندر کو ایسی پیاری ہے کہ دن رات اُس کو اپنی چھاتی سے لگائے رہتے ہیں پچھلے جنم میں مُرلی نے بڑا بھاری تپ کیا تھا جس کے پرتاپ سے موہن پیارے کو اپنے بس کر لیا ہے ۔

دوہا

جیسے ہینگے ہیر نٹھر بنسی بھئی سہائے		اب مُرلی اور شیام کی جوڑی ملی بنائے	

سورٹھا

میٹت پچھلے داگ جو بس کریا یو پیا		دھن دھن مُرلی بھاگ اب گرجت ادھرن چڑھی	

دوسری سکھی نے کہا کہ اے پیاریو مُرلی کا کیا اپرادھ ہے یہ سب کٹھورتائی نندکشور کی سمجھنا چاہیے کہ انھوں نے پریت ہماری چھوڑ دی اور نیچ ذات بنسی کو اپنی رانی بنا کر رکھا ہے دوسری برجبالا بولی کہ مُرلی بانس کے بدن میں جنم پاکر ایک پانوں سے کھڑی رہی برسات اور گرمی اور جاڑے کا دُکھ اپنے اوپر اُٹھاکر پرمیشور کا تپ کرتی رہی پھر اپنا پور پور کٹوایا اور آگ کی گرمی سہکر اپنے بدن میں چھید کرایا اتنا دُکھ اُٹھاکر ترلوکی ناتھ کو اپنے بس کر پایا ہے اسی سے تینوں لوک کے جیو اُس کی آواز سُن کر موہت ہوجاتے ہیں ہم لوگوں کو کیا سامرتھ ہے جو اُس کی بڑائی یا برابری کرسکیں جب اس کے برابر تم لوگ بھی تپ کروگی تب موہن پیارے تمھارے ساتھ بھی ویسی ہی پریت کریں گے اُن کا ملنا سہج مت سمجھو دیکھو جب گوپیوں نے بھی شیام سندر کے ملنے کے واسطے برت کیا تب اُنھوں نے ہمارے واسطے چیر چھپاکر ہم کو دیا تھا یہ اپنے اپنے بھاگ کا پھل ہے

دوہا

مرلی کی سرمت کرو کہو ہمارو مان		دھن دھن واہ لکھائیے سن واکو جس کان	

سورٹھا

رہی بشو بھر جیت موہن مکھ لگ بانسری		میٹ سکل سرت نیت ریت چلاوت آپنی	

دوسری گوپی نے کہا کہ مُرلی سے پریت رکھنے میں ہمارے واسطے بھی اچھا ہے اور اس کے ساتھ بیر کرنے میں کچھ پھل نہیں ملے گا اس لیے بنسی کی ڈاہ کرنا نہ چاہیئے ہم لوگ موہن پیارے کے ساتھ لڑکپن سے پریت رکھتی ہیں اُن کے سمرن اور دھیان کرنے سے تمھارا کام بھی پورا ہوگا۔

	سورٹھا	
ہم کو ہے یہ آس وہ ہیں انترجامی ہر		کرہیں نہیں نراس اُر انتر کی جان کے

دوسری برجبالا بولی کہ بنسی شیام سندر کے اونٹھوں کا امرت پی کر امر ہوگئی ہے اسی واسطے اپنا بول سنا کر ہم لوگوں کو گیان سکھاتی ہے یہ بات سنتے ہی رادھا پیاری شری کرشن جی کے برہ ساگر میں ڈوب کر رونے لگی تب دوسری گوپی نے کہا کہ اے پیاری تم اُداس مت ہو موہن پیارے تمھارے اوپر موہت ہوکر تمھارا نام بانسری میں بجاتے ہیں اور تم رانی ہو مرلی تمھاری داسی ہے ہم لوگ برتھا بانسری کو سوت جان کر اُس سے بیر رکھتی ہیں مُرلی دھرنے مرلی کو سب گن ندھان جان کر اُس سے پریت کی ہے۔

	دوہا	
اب مُرلی چھوٹے نہیں یا کے بس بھئے شیام		پرگٹ کیو سب جگت میں مُرلی دھر نج نام

دوسری گوپی نے کہا کہ اے سکھی نند کشور جیت چور برندابن میں گوالوں کے کندھے پر ہاتھ رکھے گئو چراتے پھرتے ہوں گے اور بنسی کی دھن سنکر سب گئویں اکٹھا ہوگئی ہوں گی دوسری سکھی بولی کہ موہن پیارے ایسے سندر ہیں جن کے منہ سے ہنستے وقت پھول جھڑتے ہیں اُن کا موہنی روپ دیکھتے اور بنسی کی دھن سننے سے ہمارا کامدیو بس میں نہیں رہتا اور بنسی کی دھن سب جیوں کے پانوں میں ایسی بیڑی ڈال دیتی ہے کہ کسی کو چلنے کی سامرتھ نہیں رہتی۔

	دوہا	
دھن دھن بنسی بانس کی دھن یا کے مُردیوں		دھن لائے گن جا نچ کے بن تے شیام امول

اے راجہ پریچھت اسی طرح سب گوپیاں شیام سندر کی چرچا میں اپنا دن کاٹ کر شام کے وقت راہ میں آکر بیٹھتی تھیں اور شری کرشن انترجامی گوپیوں کی پریت جان کر شام کے وقت بلرام جی اور گئو اور گوالوں کو ساتھ لیے ہوئے مور پنکھ کی ٹوپی سر پر دیے جڑاؤ کنڈل کانوں میں پہنے بانسری بجاتے ہوئے اس سندرتائی سے گھر آتے تھے کہ اُنکا درشن کرنے سے سب چھوٹے اور بڑوں کا من پرسن ہوجاتا تھا اور گوپیاں بڑے پریم سے آگے دوڑ کر شری کرشن جی کے چند رمکھ کی شیتلتائی سے اپنے ہردے کی آگ ٹھنڈی کرتی تھیں اور شیام سندر کے چرنوں کی دھور اپنے اپنے آنچل سے جھاڑ کر اور پرکرما کر کے اپنے گھر آتی تھیں

	دوہا	
ہر سوروپ کے سندھ میں گوپی کو دین دھاے		نینن پیو یں درس رس من کی ترکھا بجھائے

جب شیام اور بلرام اپنے گھر پہونچتے تھے اُس وقت جسوداجی اور روہنی جی بڑے پریم سے دونوں کے بدن میں اُبٹن اور پھلیل لگا کر اسنان کرانے کے پیچھے چھتیس طرح کے بھوجن کھانے کے واسطے دیتی تھیں تب وہ گوال بالوں کے ساتھ خوشی سے کھاتے تھے ہر روز اُنکا یہی نیم رہتا تھا ایکدن برندابن بہاری نے ایسا بچار کیا کہ ہم نے راس لیلا میں انتردھیان ہو کر شیاما آدک گوپیوں کو اپنے برہ کا دُکھ بہت دیا تھا اُس کے بدلے اب ہم کو اُچت یہ ہے کہ رادھا پیاری کو جو لکھمی جی کا اوتار ہیں مان کراُن اور میں اُنکے پاؤں پڑکراُن کو خوش کروں اور سب گوپیوں کا دُربچن سن کراُن کو دُکھ دینے کے بدلے سے اُرن ہو جاؤں ایک دن رادھا پیاری سولھوں سنگار کیے اپنے گھر بیٹھی تھی جب موہن پیارے نے اپنی اچھا سے رادھا پیاری کے گھر جا کر شیاما کو اپنے گلے سے لگا لیا اور اُن کی سندرتائی کی بلیاں لینے لگے تب شری کرشن جی کی مایا سے شری رادھا جی نے اپنے مُنھ کی پرچھائیں شیام سندر کے جڑاؤ گہنے میں جو وہ اپنے گلے میں پہنے تھے دیکھکر کیا سمجھا کہ اس دوسری استری سے نندلال جی پریت کر کے اُس کو اپنی چھاتی سے لگائے رہتے ہیں اور مجھکو دکھلانے کے واسطے آئے ہیں جبکہ ایسا بچار کر شری رادھا جی کو سوتیا ڈاہ پیدا ہوا تب اُنھوں نے رونی صورت بنا کر کہا کہ اے موہن پیارے میں نے جانا کہ تم پرکٹ میں میرے ساتھ پریت کر کے انتہ کرن سے اس مہا سندری کو ایسا چاہتے ہو کہ آٹھوں پہر اُس کو اپنی چھاتی سے لگائے رہ کر ایک ساعت الگ نہیں کرتے اس سکھی کا بڑا بھاگ ہے جو رات دن تمھارے ہردے سے لپٹی رہتی ہے اب تم اُس کے ساتھ پریت کرو میں تمھارے لائق نہیں رہی یہ بات سنتے ہی موہن پیارے رادھا پیاری کے سامنے ہاتھ جوڑ کر بولے کہ اے پران پیاری تمھارے سوائے اور کون ہے جس کو میں چاہتا ہوں تم میری بات کا بشواس مان کر ایسا مت بچارو اسی طرح بہت سی بنتی کر کے شیام بہاری نے شیاما کا ہاتھ پکڑ کر اپنے پاس بٹھالنا چاہا لیکن شیاما سوتیا ڈاہ سے نہیں بیٹھکر بولی کہ اے شیام بہاری تم اپنی پیاری سے جس کو ہردے میں رکھتے ہو بولو اب مجھ کو تم سے کچھ کام نہیں ہے یہ کہکر رادھا پیاری اپنی اُس پرچھائیں کو گالیاں دینے لگی تب موہن پیارے نے کئی مرتبہ سمجھا کر کہا کہ یہ دوسری استری نہیں ہے میرے جڑاؤ گہنے میں تمھاری پرچھائیں دکھلائی دیتی ہے لیکن رادھا پیاری کو مارے سوتیا ڈاہ کے موہن پیارے کی بات کا یقین نہیں ہوا اُس وقت ایک سکھی وہاں آئی اور دونوں کو اُداس دیکھکر بولی۔

دوہا

وہ ہردے پوچھت بھئی کہو نہ موہنہ بتاے	آج دشا کیسی لگت بیٹھی کہا گنواے

سورٹھا

کیوں تن رہیو بھلاے اَت بیاکل دیکھت بھئیں	رہیو بدن کمھلاے ایسو سوچ کہا پریو

یہ سن کر موہن پیارے بولے کہ اے سکھی میں نے تو کچھ اپرادھ رادھا پیاری کا نہیں کیا اُس نے

اپنی پرچھائیں میرے جڑاؤ گہنے میں دیکھکر اُس کو دوسری استری سمجھا ہے اسی کارن مجھ سے روٹھ کر نہیں بولتی
ہے تو کسی طرح اُس کا سندیہہ مٹا کر خوش کردے جب یہ بات کہکر موہن پیارے نے آنکھوں میں آنسو بھر لیے
تب اُس سکھی نے مرلی منوہر سے کہا کہ تم برندابن میں چلو میں پیاری جی کو وہاں لیے آتی ہوں جب یہ سُن کر
موہن پیارے برندابن کے کنج میں چلے گئے تب اُس سکھی نے پیاری جی کے پاس جاکر کہا کہ تمکو
گوپی ناتھ نے بلایا ہے یہ سُن کر شیاما بولی کہ تو نہیں جانتی کہ نندکمار نے دوسری سندری سے پریت کرکے اُس کو
اپنے ہردے میں بسایا ہے اب وہ میری چاہنا نہیں رکھتے میں اُن کے پاس جاکر کیا کروں تب وہ سکھی پھر
بولی کہ اے پیاری جی تم جن کی چیزیں لے آئی ہو وہ تمھارے بدلے موہن پیارے کو بن میں گھیرے کھڑے ہیں
ورتم مچلکر یہاں آکر بیٹھ رہی ہو ایسا تم کو نہ چاہیے شیاما نے کہا کہ میں کسی کی چیز نہیں لائی ہوں جو جو گھیرے کھڑے
ہیں اُن کا نام بتادے تب وہ سکھی بولی کہ ہرنی کی آنکھ اور چیتے کی کمر اور ہاتھی کی چال اور انار کے دانت
تو لے آئی ہے وہی لوگ نندلال جی سے تقاضہ کرتے ہیں جب یہ بات پریت بھری ہوئی سن کر شیاما نے ہنس دیا
تب وہ سکھی بولی کہ اے پیاری تو بڑی نادان ہو کر موہن پیارے سے برتھا دُکھ مانتی ہے جس طرح آگے
تو نے ایکدن درپن دیکھکر اپنی پرچھائیں کو سوت سمجھا تھا اُسی طرح آج بھی موہن پیارے کے جڑاؤ گہنے میں اپنی
پرچھائیں کو دوسری استری جان کر موہن پیارے سے دُکھ مانا ہے اس لیے وہ تیرے برہ میں بیاکل ہو کر رادھا
رادھا پکارتے ہیں تو جلدی چل کر اُنکا سوچ مٹادے جب یہ بات سُنکر شیاما کا چت ٹھکانے ہو گیا تب وہ پچھتا کر
کہنے لگی کہ اے سکھی تو موہن پیارے سے جاکر کہدے کہ میں سنگار کرکے ابھی آتی ہوں جب وہ سکھی شیام سندر
کے پاس یہ سندیسا کہنے گئی تب کیا دیکھا کہ موہن پیارے رادھا پیاری کے برہ میں بیاکل ہو کر درخت کے
نیچے لوٹ رہے ہیں۔

سورٹھا

بیٹھت اُٹھت ادھیر کو سُدھ بادت نہیں	بڑھت برہ کی پیر شری رادھا رادھا رٹت

یہ حال اُن کا دیکھکر وہ سکھی بولی کہ اے پران پیارے تم کس واسطے اتنا سوچ کرتے ہو ابھی ایک
ساعت میں شیاما یہاں آپہونچتی ہے یہ بات سنتے ہی شیام سندر اُٹھ بیٹھے اور پھولوں کی سجیا بچھائی اور چاروں
طرف چونک کر دیکھنے لگے جب رادھا پیاری کے پہونچنے میں کچھ دیر ہوئی تب پھر وہ سکھی پیاری جی
کے پاس پہونچکر بولی کہ اے شیاما موہن پیارے تیرے برہ میں رو رہے ہیں تو کیوں نہیں چلتی۔

سورٹھا

لکھ نہیں بولت بین ات بیاکل تیرے برہ	بھر بھر ڈھارت نین کہا کہوں اُنکی دشا

رادھا پیاری یہ بات سنتے ہی بہت خوش ہو کر اُس سکھی کے ساتھ بن میں جاپہونچی شیام سندر نے
رادھا پیاری کو دیکھتے ہی خوش ہو کر اُس سکھی کی بڑائی کی اور شیاما کو اپنے ہردے سے لگا کر کام دیو کی آگ بجھائی۔

دوہا

پرم پریم دؤو ملے شری رادھا نند نند | گن آگر ناگر جگل چھب ساگر سکھ کند
گئے شیام شیاما سدن سکھی سہت سکھ پائے | من چیتر رس کھیل کر برجبا سن سکھ دائے

اتنی کتھا سنا کر شکدیوجی بولے کہ اے راجہ پریچھت دیکھو جن پربرھم پرمیشور کا درشن شری برھماجی اور شری مہادیوجی آد دیوتا اور رکھیشور دھیان میں بھی جلدی نہیں پاتے وہ پربرھم پرمیشور برج کی استریوں کے واسطے ایسا سوچ کرتے تھے اُن کی لیلا کون جان سکتا ہے۔

سورٹھا

جو پربھو اگم اپار بھید بھید پاوت نہیں | سو برج کرت بہار مرم نہ واکو پاؤ ہیں

ایک دن شیام سندر نے برندابن کی گلیوں میں للتا سکھی کو آتے ہوئے دیکھ روکا تب للتا سکھی بولی کہ تم جھوٹھی پریت میرے ساتھ رکھتے ہو کبھی مجھ غریبنی کے گھر نہیں آتے یہ سن کر سکھ بہاری نے کہا۔

دوہا

تم کیسے بسرت پریا ہنس بولے گھنشیام | آج آئے سکھ لیں گے رین تمھارے دھام

سورٹھا

سن ہرکھی برجبام چلی بھون مسکائے کے | سکھ سکھ پایو شیام مدت گئے اپنے سدن

اے راجہ للتا سکھی نے بڑی خوشی سے اپنے گھر آکر سولھوں سنگار کیے اور مکان اور سیجا کو سجا کر موہن پیارے کے آنے کی راہ دیکھنے لگی جبکہ آدھی رات بیتنے پر بھی موہن پیارے وہاں نہ آکر اور سکھی کے گھر چلے گئے تب للتا سکھی نے اُداس ہو کر کہا۔

دوہا

کہت شیام آئے نہیں ہون لگی آدھ رات | گئے آنں دے مونہہ رین کہا دھری جیہ بات

سورٹھا

دے بہہ نایک شیام جانے لبھانے انت کہوں | من من سوچت بام کارن کیوں آئے نہیں

جبکہ للتا سکھی کو اسی طرح سوچ اور بچار میں ساری رات جاگتے جاگتے بیت گئی تب صبح ہوتے ہوتے نندلال جی اپنی بات یاد کرکے للتا سکھی کے گھر پہونچے۔

دوہا

تب بولی مسکائے پر یہ کہا کام مم دھام | تا ہی کے گھر جائیے جہاں بسے نس شیام

سورٹھا

پرات دکھاؤں موہ آئے رنگ بنائے کے | میں سکھ پایو جو ہے بھلے بنے ہیں لال اب

جب کہ یہ بات سُن کر شیام سندر نے مسکرا دیا تب للتا نے اُن کو اسنان کرایا۔

دوہا

رُچ بھوجن دے سیج پر پوڑھائے گھنشیام	رس بس کر نو ناگری سپھل کیے من کام

تھوڑی دیر شیام سندر وہاں رہکر اور اچھا پوری کرکے اپنے گھر چلے آئے اسی طرح رسک بہاری کبھی رادھا پیاری اور کبھی چندراولی اور کبھی سکھا آدک گوپیوں کے مکان پر رہ کر اُن کی اچھا پوری کرتے تھے جب ایک سکھی سے بات ہار کر دوسری سکھی کے گھر چلے جاتے تھے اور وہ سکھی روٹھ کر مان کرتی تھی تب آپ بہت بنتی کرکے اُس کو مناتے تھے اسی طرح شری کرشن مہاراج ایک روپ اپنا نند اور جسودا کے پاس رکھتے تھے اور بہت روپ رکھ کر کبھی کبھی گوپیوں کی منوکامنا پوری کرتے تھے۔

دوہا

کبھوں کہت ہراسے ہیں اُر میں ہرکھ بڑھائے	کبھوں برہ بیاکل جرت ات اتراکلائے

سورٹھا

کبھوں کہت سکھ پائے بہت نار راکھیں پیا	بسے انت کہوں جائے موسے جھوٹھی لودھ کر

ایک رات موہن پیارے کسی سکھی کے گھر رہ کر جب صبح ہوتے ہوئے رادھا پیاری کے گھر گئے تب وہ دُکھ مان کر روٹھ بیٹھی اس لیے موہن پیارے نے بہت بنتی کرکے سوگند کھائی کہ اے پران پیاری اب میں دوسری سکھی کے گھر کبھی نہ جاؤں گا تب رادھا پیاری خوش ہوئی لیکن ترلوکی ناتھ نے جو سب کی اچھا پوری کرنے والے ہیں قسم کھانے پر بھی گوپیوں کے گھر جانا نہیں چھوڑا ایک دن شیام سندر، مندا سکھی کے گھر رات بھر رہے اور پرات سمے وہاں سے آنے لگے اُس وقت اچانک میں رادھا پیاری کو مندا سکھی کو اسنان کرنے کے واسطے بلانے گئی جیسے شیاما نے شیام سندر کو اُس کے گھر سے نکلتے دیکھا ویسے کرودھ میں ہوکر بغیر نہائے ہوئے اپنے گھر چلی آئی اور شری کرشن جی رادھا پیاری کو دیکھتے ہی ڈر مان کر من میں کہنے لگے کہ آج میری چوری رادھا پیاری نے پکڑ لی جب کہ منوہر سے بنا بھینٹ کیے رادھا پیاری کے نہیں رہا گیا تب کئی سکھیوں کو ساتھ لیکر اُن کو منانے گئے اُن کو دیکھتے ہی شیاما کرودھ کرکے بولی

دوہا

گھر گھر ڈولت نس بھرت بولت لگت نہ لاج	آئے دکھاوت پرات مکھ نس باسر کے ساج

سورٹھا

میں آئی اب باج جت چاہو تت ہی پھرو	پھرو یہاں نہ کاج راج کریں برج میں سدا

جب شیام سندر کی بنتی کرنے اور سکھیوں کے سمجھانے پر رادھا پیاری نے کرودھ اپنا چھما نہیں کیا تب کئی سکھیاں بولیں کہ اے شیاما چار دن کی زندگی پر ابھمان مت کر برندابن بہاری تیرے دُکھی ہونے سے آپ

دُکھی ہوکر اپنا اپرادھ چھپا کرانے کے واسطے تیرے پاس آتے ہیں اب تو ہنس بول کر اُنکا سوچ مٹادے۔

دوہا

آدر کر بٹھائے کے پیہ کو کنٹھ لگائے	گھر آئے نہیں کیجئے ایسی بدھ نٹھرائے

سورٹھا

تو ہے ناگر بام من میں کیا ایسی دھری	یہ ٹھاڑے ہیں شیام تو مکھ سے بولت نہیں

یہ سُن کر شیا بابولی کہ جس کے گھر رات بھر شیام سندر رہے ہیں وہاں ہی جاویں میرے گھر اُن کا کیا کام ہے ابھی چار دن ہوئے کہ اُنھوں نے مجھ سے سوگند کھائی تھی کہ اب کسی سکھی کے گھر نہ جاؤں گا آج میں نے اپنی آنکھ سے اُن کو مندا سکھی کے گھر سے نکلتے دیکھا ہے اس سے اب میں اُن کے لائق نہیں ہوں کپٹی آدمی سے پریت کر کے کون خراب ہووے۔

دوہا

ایسے گن ہر کے سکھی نپٹ کپٹ کی کھان	اب ان سوں موسوں کبھی نہیں بننے کی جان

سورٹھا

ہیں ہر کپٹ ندھان بہ نارن سنگ رم رہے	تنکو کرت بکھان باؤن ہوئے بل کو چھلیو

دوہا

ایسے کہہ چُپ ہو رہی مُڑ بیٹھی رس گات	اُدھر سے بچن سون کہت نکٹ سکھن سوں بات

سورٹھا

آئے ہیں کرگون چپر نار سنگ نس جگے سکھی کیہو مسکائے نہیں مانت میرو کہو	انسے مل ہے کون برہ اگن میں جلن کو شیام مناؤ آئے میں جانوں تب مان ہی

جب سکھیوں کے سمجھانے سے رادھا پیاری نے نہیں مانا تب سکھیوں نے شیام سُندر سے کہا کہ ہم لوگ سمجھاتے سمجھاتے ہار گئیں شیاما نہیں مانتی اب تم آپ سمجھا کر منالو۔

دوہا

مان تجے نہیں لاڈلی تھاکین سبے منانے چلے سبنے ہیں لال اب اور جتن نہیں کوے	نیک جتن کچھ کیجئے رچئے آپ اُپائے کا چھ کاپ چھیئے جوُن بدھ ناچ ناچئے سوئے

سورٹھا

آپ کاج مہا کاج بڑن کہی ہے بات یہ	تجو شیام اُر لاج کر بنتی پر یہ سون ملو

ایسا کہکر سب سکھیاں اپنے اپنے گھر چلی گئیں تب نند کمار بھی وہاں سے باہر چلے آئے لیکن من اُنکا نہیں مانا تب استری کا روپ بن گئے اور شری رادھا جی کے پاس جا کر شری کرشن جی کی طرف سے یہ

سندیسا کہا کہ میں اسوقت تمھارے دیکھنے کے واسطے بندابن کے کنج میں گئی تھی تم کو اُس جگہ نہیں پایا لیکن شیام سندر تمھارے روٹھ رہنے سے بہت دُکھی ہو کر وہاں بلاپ کر رہے ہیں میرے پیروں پر گر کر بہت بنتی کر کے تم کو بلایا ہے تم مان کو چھوڑ کر موہن پیارے کے پاس چلو یہ بات کہکر استری روپ موہن پیارے شیاما کے پیرنوں پر گر کر بنتی کرنے لگے ۔

	دوہا	
کہت پریا اب مان تج پُن پُن پا پا کھاے		چھن چھن پرست چرن کر چھن چھن لیت بلاے

جبکہ رادھا پیاری اُس استری کی بنتی کرنے سے خوش ہو کر چلنے کے واسطے تیار ہوئی تب شیام سندر نے اپنا سچ روپ دھر کر شیاما کو گلے سے لگالیا تب دونوں نے بڑی خوشی سے ایک تھالی میں بھوجن کیا اور اپنے اپنے کا مدیو کی اگن بھینٹ روپی پانی سے بجھائی - اسی طرح موہن پیارے رادھا پیاری آدک گوپیوں کا منورتھ ہمیشہ پورا کیا کرتے تھے ۔

	دوہا	
بھکتن ہت ہر کرت ہیں گاے ترت سنسار		یہ لیلا آنند کی سُکل رسن کو سار
	سورٹھ	
گاوت ہین شرتِ چار برجباسی پربھو کی کتھا		گھر گھر کرت بہار برج گوپن سے سنگ ہر

ادھیاے چھتیسواں

مارنا شری کرشن جی کا برکھا سُر اچھس کو

شکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ پریچھت جب برکھا رت آئی تب رادھا پیاری نے موہن پیارے سے کہا کہ تم ہنڈولا جھولنے کی لیلا کرو تو ہم سب سکھیاں تمھارے ساتھ جھولا جھول کر برکھا رت کے گیت گاویں یہ بات سنتے ہی شیام سندر نے جڑاؤ جھولا کنجوں میں ڈلوادیا تب رادھا پیاری آدک برجبالا اچھے اچھے گہنے اور طرح طرح کے کپڑے پہنکر شیام سندر کے ساتھ جھولنے اور گانے لگیں اُس وقت بندابن بہاری نے مرلی بجا کر اور بہت راگ اور راگنی گا کر اُن سب کو بہت خوش کر دیا یہ آنند دیکھنے کے واسطے برھما جی آدک دیوتا اور گندھرب اپنی اپنی استریوں سمیت بمان پر چڑھ کر بندابن میں آئے اور بڑی خوشی سے شری رادھا کرشن پر پھول برسائے اور برج کی استریوں کے بھاگ کی بڑائی کرنے لگے اسی طرح برسات بھر شری رادھا آدک گوپیوں کے ساتھ بہار کر کے اُن کو سکھ دیا۔

جبکہ پھاگن کا مہینہ آیا تب رادھا پیاری آدک برج گوپیوں نے موہن پیارے سے ہاتھ جوڑ کر بنتی کیا

کہ اے مہاراج ہم لوگوں کے ساتھ ہولی کھیلو یہ بات سنکر نند لال جی بولے کہ تم لوگ جاکر اپنے اپنے گھر تیاری کرو میں بھی اپنے سکھاؤں کو ساتھ لیکر وہاں ہولی کھیلنے آؤں گا جبکہ سب گوپیوں نے اپنے اپنے گھر جاکر ہولی کھیلنے کی تیاری کی تب شیام سندر نے گوال بالوں کو بلاکر سب کو کیسریا کپڑا پہنایا اور رنگ عبیر عطر آدک اپنے اپنے بدن پر ڈال کر خوشبودار پھولوں کے گجرے پہن لیے اور ڈف اور بانسری اور خنجری بجاتے پھگوا گاتے اور برجناریوں کو گالیاں دیتے عبیر اُڑاتے اور بہت طرح کے سوانگ بنائے اور لڑکوں کو نچاتے ہوئے برج میں ہولی کھیلنے نکلے جو گوپی راہ میں دکھلائی دیتی تھی اُس پر رنگ کی پچکاریاں مار کر ہنستے تھے اور سب برجبالا اپنی اپنی کھڑکیوں اور کوٹھوں پر سے موہن پیارے اور گوال بالوں پر رنگ اور عبیر اور قمقمہ آدک ڈالکر گالیاں سننے سے خوش ہوتی تھیں جب اس طرح برندابن بہاری ہولی کھیلتے ہوئے برسانے گانوں میں رادھا پیاری کے گھر پہونچے تب شیاما اپنی سکھیوں سمیت سولھوں سنگار کیے رنگ کی پچکاریاں لیے گلی میں جاکر موہنی مورت کے سامنے کھڑی ہوئی جب کہ دونوں طرف سے پچکاریاں چل کر عبیر اُڑنے لگا تب شیاما سکھیوں سے بولی کہ آج اس چیت چور کو پکڑ کر چیر ہرن کا بدلہ لینا چاہیئے۔

دوہا

للتا دِک برج ناگری سب سندر کو ساج		رتن میں شری رادھا کنور سب گوپن سرتاج

سورٹھا

پرم روپ کی راس گُن آگر نونا گری		راجت بھری ہلاس منموہن من بھاونی

دوہا

گوال بال کے جھنڈ میں سوبھت یوں برجناتھ		جیوں چند آکاش ہیں تاراگن لیے ساتھ

جبکہ رنگ اور عبیر اُڑنے سے اندھیارا چھا گیا تب شیاما نے سکھیوں سے کہا کہ آج من ہرن پیارے کو کسی طرح سے پکڑو یہ بات سنتے ہی ایک سکھی نے بلرام جی کی صورت بنا کر دھوکھے میں شیام سندر کو پکڑ لیا اور رادھا پیاری آدک برجبالوں نے اُن کو گھیر کر کہا کہ تم نے جمنا کنارے ہمارے چیر چھپا کر بہت دکھ دیا تھا آج اُس دن کا بدلہ لیے بنا نہ چھوڑوں گی یہ کہکر ایک گوپی نے شیام سندر کا پیتامبر چھین لیا اور دوسری نے اُن کی آنکھوں میں کاجل دے کر ماتھے پر سیندور اور بندی لگادی اور کسی نے گہنا اور کپڑا پہنا کر اُن کو استری روپ بنا دیا۔

دوہا

گئے بھاگ موہن سبے سکھین کو چھٹکائے		آئے ملے نج سکھن میں رہیں نار پچھتائے

سورٹھا

کریں جست پچھتات کہت پرسپرت بات سب		بھلی ملی تھی گھات داؤں لیں پائی نہیں

دوہا

بھاجے بھاجے کہت سب تاڑی دے برجبال | جو تم جائے نند کے ٹھاڑھے رہو گوپال

جب شیام سندر کو استری روپ دیکھکر سب گوال بال ہنسنے لگے تب مرلی منوہر نے ایک گوال کو سکھی روپ بناکر رادھا پیاری کے غول میں بھیجا اور اپنا پیتامبر کسی تدبیر سے منگا لیا اُسوقت شیاما بولی کہ اے پران ناتھ آج تم جبرائی کرکے بچ گئے پھر پکڑوں گی تب حال معلوم ہوگا۔

چوپائی

پکڑ نچاؤ ین تمہیں مُراری | تب کہیو ہم کو برجناری

یہ بات سن کر برجناتھ جی نے سکھیوں سے کہا کہ میں تھوڑا اسکو چ رادھا پیاری کا کرتا ہوں نہیں تو اپنے گوالوں کو لگا کر ابھی تمھاری دشا دکھلاؤں یہ سُن کر گوپیاں مسکرا کر بولیں کہ تم کو نند بابا کی قسم ہے جو ایسا نہ کرو تب موہن پیارے نے اپنے سکھاؤں سمیت رنگ کی پچکاریاں گوپیوں پر مار کر عبیر اُڑا کر بھگوا کر اُن کو گالیاں دینے لگے اور شیاما نے بھی سکھیوں سمیت موہن پیارے آدک سے اچھی طرح ہولی کھیلی وہ آنند دیکھنے کے واسطے دیوتا اور گندھرب لوگ اپنی اپنی استریوں سمیت بمانوں پر بیٹھ کر وہاں آئے اور شری رادھا کرشن جی پر پھول برسا کر آپس میں کہنے لگے کہ دیکھو جن بیکنٹھ ناتھ کے چرنوں کا درشن برہمادک دیوتاؤں کو دھیان میں بھی جلدی نہیں ملتا وہی پربرہم پرمیشور گوال بال اور گوپیوں کے ساتھ ہولی کھیل کر اُن کو سکھ دیتے ہیں جب کہ شام تک شری رادھا کرشن جی ہولی کھیل چکے تب للتا سکھی نے آکر شری کرشن جی سے کہا کہ کل ہم لوگ بھی تمھارے گانوں میں ہولی کھیلنے آویں گے۔

سورٹھا

گھر آئے گھنشیام سکھن سنگ گاوت ہنست | گئی پر یا نج دھام سکھن سہت آنند بھری

اُس وقت شری رادھا جی سکھیوں سے بولیں۔

کبت

دھائے نند لال اور گوال دو وایک سنگ جھمت گیو چو درگ آنن مڑھے نہیں
دھوئے دھوئے ہاری پڈ ماکر تہاری سو رنہہ اب آپائے کو چت چڑھے نہیں
کہا کروں کہاں جاؤں کاسوں کہوں کون سنے کیجیے اُپائے جاسیں درد بڑھے نہیں
اے ری میری بیر جیسے تیسے ان آنکھن تے کڑھ گیو عبیر پے اہیر کو کڑھے نہیں

دوسرے دن پرات سمے شری رادھا جی نے سکھیوں سمیت سولھوں سنگار کیا اور سونے اور چاندی کے برتنوں میں رنگ اور عبیر اور گلال اور عطر بھروا کر بڑی تیاری سے ہولی کھیلنے چلیں جب شیاما نے گاتی بجاتی رنگ عبیر اُڑاتی ہوئی نند گانوں میں پہونچکر جسودا جی کا گھر گھیر لیا تب شیام اور بلرام بھی اپنے سکھاؤں سمیت

پھگوا گاتے ہوئے باہر نکلے اور رنگ اور عبیر آدک سے رادھا پیاری کے ساتھ ہولی کھیلنے لگے۔
جبکہ رنگ اور عبیر اُڑنے سے چاروں طرف لال ہوگیا تب للتا آدک کئی سکھیاں موہن پیارے کو پکڑنے کے واسطے دوڑیں لیکن نند کمار پھرتی کرکے بھاگ گئے اسلیے وہ بلرام جی کو پکڑ لے آئیں تب شیاما آدک نے اُن کو رنگ اور عبیر سے نہلا کر اُن کی آنکھوں میں کاجل اور ماتھے پر بیندی لگادی اور اُن سے بنتی کراکے چھوڑا تب بلرام جی کا روپ دیکھکر شیام سندر اور سکھا لوگ ہنسنے لگے اُس وقت گوپیوں نے گھات لگا کر موہن پیارے کو بھی پکڑ لیا اور جب کہ اُن کو اپنے غول میں لے گئیں تب چندراولی بولی کہ اے چت چور آج چیر ہرن کے بدلے تم کو ننگا کرکے چھوڑوں گی۔

دوہا

لے آئیں پیاری نکٹ ہنست کہت چبال	کہو لال کیسے پھنسے بہت کرت رہے گال

اُس وقت للتا سکھی اُن کی مرلی چھین کر آپ بجانے لگی اور ایک سکھی نے موہن پیارے کو رنگ اور عبیر سے نہلا کر آنکھوں میں کاجل اور ماتھے پر بیندی لگادی اور دوسری نے انکا پیتامبر چھین کر لہنگا اور ساری اور انگیا پہنائی اور ایک سکھی نے موتیوں سے مانگ گوندھکر اور استری روپ بنا کر شری رادھا جی کے پاس لاکر بٹھال دیا تب رادھا پیاری نے بڑی خوشی سے اپنے ہاتھ سے اُنکے گالوں میں عطر اور عبیر مل کر اُن کا منھ چوم لیا۔

دوہا

مرکھ بدن پیاری ہنسی شیام رہے سکچائے	کہہ پیاری نج ہاتھ سے دینھو پان کھلائے

سورٹھا

سکھیاں کرت کلول گانٹھ جوڑ آنچل دیے	برج میں رہے امول یہ جوڑی جگ جگ سدا

جبکہ گوپیوں نے شری رادھا کرشن جی کو گٹھ بندھن کرکے بیچ میں بیٹھا کر رنگ اور عبیر سے نہلا دیا اور اُنکی چھب دیکھکر پریم سے گانے لگیں تب جسودا جی نے للتا سکھی کو گھر میں بلا کر کہا کہ اب بھوجن کرنیکا سمے آپہونچا ہے اسلیے تم سب کو بھیتر بلا لاؤ جب للتا سکھی شری رادھا جی آدک سکھیوں کو بھوجن کرنے کے واسطے بھیتر بلا لے گئی اور شیام سندر گوپیوں کے غول سے چھوٹ کر اپنے غول میں چلے آئے تب گوال بالوں نے بلرام جی کو بلا کر اُن کا روپ دکھلایا اور موہن پیارے کو سوگند دھرا کر جب اسی طرح اُن کا ہاتھ پکڑے ہوئے نند اور جسودا جی کے پاس لے گئے تب وہ اپنے لال کو استری روپ دیکھتے ہی بڑی خوشی سے گلے لگا کر بولی کہ اے بیٹا تمھارا یہ روپ کس نے بنایا تب لال جی نے کہا کہ اے مایا للتا آدک سکھیوں نے یہ گہنا اور کپڑا مجھکو پہنایا ہے پھر جسودا جی نے شری رادھا جی آدک سب برجبالاؤں کو چھپن پرکار کے بنجن کھلائے اور پان اور الایچی دے کر اپنے یہاں سے اچھا اچھا گہنا اور کپڑا رادھا پیاری کو پہنایا

سورٹھ

رہیو نند گھر چھاے ہوری کو آنندات	کہت جسومت ماے بھگوا کہا سو دیجئے

یہ سنکر برجبالاؤں نے کہا کہ اے نند رانی جی ہم لوگ بھگوا کے بدلے موہن پیارے کو لیویں گی تب نند مہر سب برجباسیوں سمیت ہنسنے لگے اور شیام سندر نے لہنگا آدک اُتار کر اپنا مکٹ اور پیتامبر پہن لیا اور سب گوال بال اور برجبالاؤں کو ساتھ لے کر جمنا اسنان کرنے گئے جبکہ شیام سندر نے نہا کر پھول ڈول لیلا کی تب دیوتوں نے آکاس سے اُنپر پھول برسائے اسی طرح آنند کند برج چند ہر روز نئی نئی لیلا کرکے برجباسیوں کو سکھ دیتے تھے۔ ایک دن راجہ کنس نے برکھا سُر دیت کو بلا کر بنتی کر کے کہا کہ ہم تمکو سب دیتوں سے ادھک بلوان سمجھ کر اپنا پرم متر جانتے ہیں تم نند کے بیٹے کرشن اور بلرام کو مار ڈالو تو ہم تمھارا بڑا احسان مانیں گے یہ بات سنتے ہی برکھا سُر بیل روپ بہت بڑا پہاڑ کے برابر ہو گیا اور دونوں سینگ اپنے بڑے بڑے کنگوروں کی طرح بنا کر بادل کی طرح گونجتا ہوا اور لال لال آنکھیں نکالے پونچھ پھٹکارے ہوئے شام کے وقت بندابن میں آ پہونچا اور مارے غصہ کے منھ سے پھینا نکال کر ایک مرتبہ ایسا چلّایا کہ اُس کی آواز سن کر استریوں کا گربھ گر پڑا اور اپنے کھُروں سے زمین کھود کر سینگوں پر پہاڑ اُٹھا کر اُلٹنے لگا اور درختوں کو سینگ سے اُکھاڑ کر شری کرشن جی کو ڈھونڈھتا پھرتا تھا یہ حال دیکھکر دکپال اور دیوتا لوگ ڈر گئے اور زمین کانپنے لگی اور گوال لوگ اُس کو اپنا کال سمجھ کر شری کرشن جی کی شرن پکارنے لگے اور سب نے اپنے اپنے کواڑے بند کر لیے اُسوقت شیام اور بلرام بھی گوالوں سمیت گئو چرا کر جیسے گانوں کے پاس پہونچے ویسے سب گائے اور بچھڑے مارے ڈر کے بھاگ کر اِدھر اُدھر چلے گئے اور گوال بال برکھا سُر کو دیکھکر گھبرا کر رونے لگے جب موہن پیارے نے یہ حال گوال بال اور برجباسیوں کا دیکھا تب اُن کو دھیرج دے کر بولے کہ تم لوگ ڈرومت میں ابھی اس دکھدائی کو مارے ڈالتا ہوں یہ کہکر برکھا سُر کے سامنے چلے گئے اور للکار کر بولے کہ اے کپٹ روپی دیت تو گوال بالوں کو کسواسطے ڈرا کر دھمکاتا ہے ہمارے سامنے آ تجھ ایسے بہت سے راچھس ہم نے مار ڈالے ہیں شری کرشن جی کو دیکھتے ہی برکھا سُر نے خوش ہو کر من میں کہا کہ جس کے مارنے کے لیے میں یہاں آیا بہت اچھا ہوا کہ وہ لڑکا آپ سے آپ میرے پاس چلا آیا ابھی اس کو مار کر راجہ کنس کے پاس جاتا ہوں ایسا بچار کر برکھا سُر بجلی کی طرح شری کرشن جی پر دوڑا اور اُس نے اپنا سینگ زمین میں گڑا کر ایسا چاہا کہ بیکنٹھ ناتھ کو تینوں لوک سمیت اُٹھالوں تب شری کرشن جی نے اس کا سینگ پکڑ کر اُس کو اٹھارہ قدم پیچھے ہٹا دیا پھر وہ بھی زور کر کے شری کرشن جی کو ہٹانے لگا۔

دوہا

وہ آوے ہر اور کو پر بھو پاپچھے لے جاہنہ	یہ بدھ جو آیو گیو شکت رہی کچھ ناہنہ

جب اسی طرح وہ دیت زور کرتے کرتے تھک گیا تب مرلی منوہر نے اسکو ایک مرتبہ زمین پر پٹک دیا

جب پھر اُس نے بڑے غصّہ سے اُٹھکر موہن پیارے کو اپنے دونون سینگ پر اُٹھا لیا تب مرلی منوہر نے پھرتی سے نکل کر دونوں سینگوں کو اُس کے پکڑ لیا اور ایسا ڈھکیلا کہ وہ بیہوش ہوکر زمین پر گر پڑا اُس وقت شری کرشن جی نے اُس کے سینگ اور پیر پکڑ کر اِس طرح بدن اُس کا اینٹھا کہ جس طرح کوئی گیلا کپڑا نچوڑتا ہے تب اُس کے مُنھ اور ناک اور بِل اور موتر کی راہ سے خون بہکر وہ دیت مرگیا یہ حال دیکھکر دیوتون نے آکاش سے شری کرشن جی پر پھول برسائے اور سب برندابن باسی بڑی خوشی سے اُنکی استت کر کے بولے کہ اے موہن پیارے ہملوگوں نے اس دیت کو بیل سمجھا تھا بہت اچھا ہوا جو مارا گیا۔

سورٹھہ

وشٹ دلن گوپال مُدت کہت نرنار سب	بھکلتن کے رچھپال برجباسی نند لاڈے	

اُس وقت رادھا پیاری بولی کہ اے پران ناتھ بیل روپ دیت کے مارنے سے تم کو پاپ لگا اسلیے تم جاکر سب تیرتھوں میں اسنان کرو تب کسی کو چھونا یہ بات سنتے ہی شری کرشن جی نے دو کنڈ گووردھن پہاڑ کے پاس کھدواکر کہا کہ اے رادھا پیاری مین اسی جگہ سب تیرتھون کو بلائے دیتا ہون تب تو شری کرشن جی کی اِچھا سے اُسی وقت گنگا اور جمنا اور سرسوتی آدک سب تیرتھ اپنے اپنے روپ سے وہاں آئے اور اپنا اپنا نام بتلا کر جب دونون کنڈ مین پانی ڈال کر چلے گئے تب شیام سندر نے اُس میں اسنان کیا اور بہت گئو اور سونا دیکر وہاں پر براہمنوں کو بھوجن کھلایا اور نندجی اور برکھبھان آدک نے بہت دب آدک نند کمار پر نچھاور کر کے غریبوں کو دیا اور آنند مچاتے ہوئے اپنے اپنے گھر آئے اسی دن سے وہ تیرتھ رادھا کنڈ اور کرشن کنڈ نام سے پرکٹ ہوکر آج تک برندابن مین موجود ہے اتنی کتھا سنا کر شکدیو جی بولے کہ اے راجہ جب برکھاسُر کے مارے جانے کا حال کنس کو پہونچا تب اُس نے بہت اُداس ہوکر بشواس کر کے جانا کہ میں اس لڑکے کے ہاتھ سے ضرور مارا جاؤں گا شری کرشن جی کی اِچھا سے ایک دن نارد مُن کنس کے پاس آئے جب اُس نے بڑے آدر بھاؤ سے نارد مُن کو بیٹھالا تب نارد مُن بولے کہ اے مورکھ تو نے کچھ جانا کہ برکھاسُر آدک بڑے بڑے دیتوں کو کس نے مارا ہے تو میری بات یقین کر کے مان کہ تو نے جو لڑکی بسدیو جی کی پتھر کی شلا پر پٹک کر ماری تھی وہ لڑکی نہ تھی جوگ مایا تھی وہی جسودا جی کے یہاں پیدا ہوئی اور شری کرشن جی نے تیری بہن دیوکی کے یہاں قیدخانہ میں جنم لیا تھا جنکو بسدیو جی نے اپنا بیٹا جان کر آدھی رات کو نندجی کے گھر پہونچا دیا تھا اور اُس کے بدلے وہی لڑکی اُٹھا لائے تھے اور بلرام جی بھی بسدیو جی ہی کے بیٹے ہیں اُن کو جوگ مایا نے دیوکی جی کے پیٹ سے نکال کر روہنی کے گربھ میں دھر دیا تھا اور بسدیو جی نے تجھ سے یہ کہدیا تھا کہ گربھ گر گیا ہے اور بسدیو جی نے تیرے ڈر سے روہنی اپنی استری کو نندجی کے گھر گوکل میں بھیج دیا تھا وہاں ہی بلرام جی پیدا ہوئے تھے اور جب دیوکی کے پہلا لڑکا پیدا ہوا تھا تب ہی مین نے تجھ سے کہدیا تھا کہ تو بسدیو جی کی اولاد سے ہوشیار رہنا لیکن اس میں تیرا کیا بس ہے قسمت کا لکھا ہوا مٹ نہیں سکتا تین کوس پر تیرا دشمن ہے جو کچھ تجھ سے بن پڑے وہ

آگے کے واسطے تدبیر کریہ بات سنتے ہی پہلے کنس مارے ڈر کے کانپنے لگا پھر اُس نے کرودھ کرکے اپنے سامنے بسدیو اور دیوکی کو بلاکر کہا۔

دوہا

پرتھم دیوست لاے کے من پرتیت بڑھاے
جیون ٹھگ کچھ دکھلاے کے کرسے بھاگ جاے

چوپائی

ملا رہا کپٹی تو مجھے
کرشن نند گھر تو پہونچایا
من میں کچھو کہے کچھ اور
مترسگا سیوک ہتکاری

بھلا سادھ میں جانا تجھے
دیبی ہمیں دکھلانے لایا
آج توہ ماروں یہ ٹھور
کرے کپٹ سو پاپی بھاری

دوہا

اُکھ میٹھا من کچھ بھرا رہے کپٹ کے ہیت
آپ کاج پر درو ہیا تس سے بھلا ہی ریت

جب یہ کہکر کنس بسدیو اور دیوکی کو مارنے کے واسطے ننگی تلوار لیکر دوڑا تب ناردمن نے ہاتھ اُس کا پکڑ لیا اور کہا کہ اے راجہ ان کو مارنے سے تیرا کام نہیں نکلے گا جن سے تجھکو اپنے پران کا ڈر ہے اُن کے مارنے کی تدبیر کر یہ سن کر کنس نے اُن کو جان سے نہیں مارا لیکن بیڑی اور ہتکڑی ڈال کر پھر اُن کو قید کیا جبکہ ناردمن وہاں سے چلے آئے تب کنس نے کیشی نام دیت کو جو بڑا بلوان تھا بلاکر بنتی کرکے اُس سے کہا کہ اے کیشی یہ وقت مدد کرنے کا ہے۔

چوپائی

مہابلی تو ساتھی میرا
ایک بار تو برج میں جاوے

بڑا بھروسا مجھکو تیرا
رام کرشن ہت مجھے دکھاوے

جب کیشی دیت یہ بات مانکر برندابن کو چلا تب کنس نے چانور اور مشٹک اور شل اور توشل نام بڑے بڑے پہلوانوں کو بلاکر کہا کہ ہم شیام اور بلرام بسدیو کے بیٹوں کو کسی بہانے سے یہاں بلاتے ہیں تم لوگ کشتی لڑکر اُن کو مار ڈالنا تب ہم تم کو بہت سا روپیہ دیں گے یہ کہکر کنس اپنے منتریوں سے بولا کہ تم لوگ کوئی تدبیر ایسی کرو جس میں بلرام اور کرشن دونوں مرجائیں تب اُنھوں نے کہا کہ اے مہاراج آپ ایسے پرتاپی اور بلوان راجا ہوکر کیا ڈرتے ہیں ہماری صلاح یہ ہے کہ آپ ایک رنگ بھوم بہت اچھا بنائیے اور دھنک جگیہ کے بہانے سے نند آدک گوپ بلرام اور کرشن سمیت یہاں بلائیے تو کوئی نہ کوئی پہلوان یا کبلیا پیڑ ہاتھی ان دونوں بھائیوں کو مار ڈالیگا یہ بات کنس نے مانکر ناتک سدی چتردشی کو شری مہادیوجی کے دھنک جگیہ کی ساعت ٹھہرائی اور اپنے نوکروں کو حکم دیا کہ تم لوگ بہت جلد ایک استھان اچھا رنگ بھوم کا

پہلوانوں کے لڑنے کے واسطے بناؤ اور اس میں ایک مچان بہت اونچا اور چوڑا میرے بیٹھنے کے واسطے ایسا بناؤ جس میں کسی کا ہاتھ نہ پہونچ سکے اور اسی طرح کا دوسرا مچان میرے متروں اور منتریوں کے بیٹھنے کے واسطے بناؤ کہ وہ لوگ بھی میرے پاس بیٹھیں گے اور پہلی ڈیوڑھی پر شری مہادیو جی کا دھنکھ رکھوا اور بدّھ کے ساتھ اُس کی پوجا کرکے نگر میں ڈھنڈھورا پٹوا دو کہ راج مندر پر دھنکھ جگیہ کی پوجا ہے اور جب رام اور کرشن دھنکھ جگیہ کے پاس پہونچیں تب شور بیران دونوں لڑکوں سے کہیں کہ بغیر دھنکھ چڑھائے بھیتر نہ جانے پاؤ گے جب وہ غرور سے دھنکھ چڑھانے کے واسطے اُٹھاویں تب میرے شور بیر لوگ اُن کو مار ڈالیں جو کوئی اُن کو مارے گا اُس کو میں مُنھ مانگا روپیہ دونگا اور اُن کے مارے جانے سے مجھکو اپنی موت کا کھٹکا مٹ جائے گا اور دوسری ڈیوڑھی پر کبلیا پیڑ ہاتھی کو جو دس ہزار ہاتھی کا زور رکھتا ہے اُن لڑکوں کے مارنے کے واسطے کھڑا کر رکھو جو وہ پہلی ڈیوڑھی سے بیتے بچکر بھیتر آنے لگیں تو وہ ہاتھی ایک جھپیٹ میں اُن کو پاؤں کے نیچے دبا کر مار ڈالے اور تیسری ڈیوڑھی رنگ بھوم کے مکان پر میرے منتری اور شور بیر لوگ بہت سے ہتھیار لیے ہوئے ہوشیار بیٹھے رہیں جس میں دونوں لڑکے بھیتر میرے پاس نہ آنے پاویں راجہ کنس یہ حکم دیکر سبھا میں آبیٹھا اور سب کی طرف دیکھکر بچار کرنے لگا کہ رام کرشن کے بلانے کے واسطے کس کو بھیجوں جب اُس کو اکرور سے زیادہ بدھمان دوسرا کوئی دکھلائی نہیں دیا تب اُس نے اکرور کو اکیلے میں لیجا کر بہت بڑائی کرکے کہا کہ اے اکرور میں تمکو بڑا بدھمان اور اپنا پرم متر جانکر اپنے من کی بات تم سے کہتا ہوں کہ مجھکو شیام اور بلرام بسدیو کے بیٹوں سے دن رات اپنے پران کا ڈر لگا رہتا ہے یہ حال تمکو بھی معلوم ہوگا جس طرح بشن بھگوان نے دیوتوں کے واسطے چھل کرکے تین پگ پرتھوی راجہ بل سے دان لی اور اُسکو پاتال میں بھیجکر اندر کی رچھا کی اسی طرح تم کو بھی ہماری سہایتا کرنا چاہیے اچھے لوگ آپ دُکھ اُٹھا کر دوسرے کا بھلا کرتے ہیں اس لیے تم میرے بھلے کے واسطے بندرابن میں جاؤ اور آکاش بانی ہونے اور نارد منی کے کہنے سے میں جانتا ہوں کہ دیوکی کا آٹھواں لڑکا مجھکو ضرور مارے گا لیکن آدمی کو اپنے سامرتھ بھر روگ چھوٹنے کے واسطے علاج ضرور کرنا چاہیے۔

دوہا

کہت کنس اکرور سوں میں جانت من ماہہ	تم سماں یا لوک میں اور دوسرو ناہہ

اسواسطے تم شیام اور بلرام کو نند اور اُپنند سمیت دھنکھ جگیہ کے بہانے سے اپنے ساتھ متھرا میں لوا لاؤ میں تمہارا بڑا احسان مانوں گا اور تم میرے چڑھنے کے رتھ پر بیٹھکر جاؤ دھنکھ جگیہ کے اُتسو کا حال سنکر وہ لوگ ضرور آویں گے اور میں نے اُن دونوں لڑکوں کے مارنے کے واسطے جو تدبیر سوچی ہے اُسکو بھی سن لو کہ میرے پاس آتے وقت پہلی ڈیوڑھی میں دھنکھ چڑھاتے سمے میرے شور بیر لوگوں کے ہاتھ سے مارے جاویں گے جو وہاں سے بچ گئے تو دوسری ڈیوڑھی پر کبلیا پیڑ ہاتھی اُن کو اپنے پیروں سے روند کر مار

ڈالیگا وہاں سے بھی بچکر اگر وہ نگ بھوم میں پہونچے تو چانور اور مشٹک کہ دگپال ہاتھی بھی اُن کی برابری نہیں کر سکتے اُن کو ضرور مار ڈالیں گے اور جو اُن سے بھی بچ گئے تو میں آپ اپنے ہاتھ سے شیام اور بلرام کو مار کر اپنا کام بناؤں گا اور اُن دونوں کو مار کر پھر بسدیو اور دیوکی کہ وہی زہر کی جڑ ہیں اُن کو بھی مار ڈالوں گا اور اگرسین اپنے باپ کو اور سب جدبنشیوں کو بھی مار ڈالوں گا اور پھر بھگتوں کی جڑ دنیا سے اُکھاڑ کر جراسندھ اپنے سسر اور بانا سر اور دنت بکر آدک راجوں سمیت جو میرے مترہیں خوشی سے راج کرونگا تم نندجی سے کہدینا کہ بکرا اور بھینسا آدک جگیہ کرنے کے واسطے بھینٹ لیکر جلد یہاں چلے آویں اور میں بھی اپنے اشٹ متروں کو اسی بہانے سے یہاں بلاتا ہوں یہ باتیں غرور بھری سن کر اکرور نے کنس سے کہا کہ اے مہاراج آپ غصہ کرکے بُرا نہ مانیں تو میں ایک بات کہوں کنس بولا کہ اچھا کہو ہم بُرا نہ مانیں گے تب اکرور نے کہا کہ اے راجہ آپ نے جو حکم دیا وہ میں کروں گا لیکن آپ دیکھوں کہ راون اتنا بڑا پرتاپی کہ جس نے موت کو قید کر رکھا تھا اور اندر بجر نام ہتھیار جو پہاڑوں کو چور چور کر ڈالے رکھتا تھا وہ بھی موت سے نہیں بچا جو کوئی پیدا ہوا ہے وہ ضرور ایک دن مرے گا اور آدمی اپنی بھلائی کے واسطے بہت سی تدبیریں کرکے کچھ بچارتا ہے اور پرمیشور کی اچھا کے موافق کرموں کے پھل سے اُس کے برخلاف ہوجاتا ہے تِل بھر گھٹ بڑھ نہیں سکتا جس طرح نادان آدمی یہ سب دیکھنے پر بھی نہیں سمجھتا کہ ہونہار زبردست ہے میرا کیا کچھ نہ ہوگا اسی طرح تم نے آگم باندھ کر جو تدبیر بچاری ہے اُس میں نہ معلوم پرمیشور کی اچھا تمھارے واسطے کیا ہوجائے جسطرح سب جیو مرتے وقت ہاتھ اور پاؤں اپنے پٹکتے ہیں وہی حال تمھارا ابھی مجھ کو معلوم ہوتا ہے میں تمھارے حکم سے رام کرشن کو بلا لاؤں گا لیکن اُن دونوں سے دشمنی کرنے میں تمھارا پران نہیں بچیگا۔

دوہا

میں برندابن جات ہوں تیرو بھل کچھ نا نہہ	یہ کہہ آیو دھام کو کنس گیو گھر ما نہہ

ادھیاے سینتیسواں

مارنا شری کرشن جی کا کیشی اور بیوماسُر دیت کو

شکدیوجی نے کہا کہ اے راجہ پریچھت جس طرح شیام سندر نے کیشی دیت کو مارا اور نارد جی نے آکر شری کرشن جی کی استت کی اور بیوماسُر دیت نندلال جی کے ہاتھ سے مارا گیا وہ کتھا کہتے ہیں سنو کہ جب کیشی دیت کو کنس نے شیام اور بلرام کے مارنے کے واسطے بھیجا تب وہ اپنا روپ گھوڑے کے برابر بہت لمبا اور چوڑا بنا کر بات سمیت برندابن کو چلا اور اپنے مالک کی آگیا پالن کرنے کے واسطے بڑی خوشی سے پونچھ پھٹکارے اور آنکھیں لال لال بنائے ٹاپوں سے زمین کھودتا برندابن میں آپہونچا اُسکی صورت دیکھتے ہی سب گوپی اور گوال بال

سے نہایت ڈرمان کے جاناکہ ہم لوگوں کے واسطے یہ مہاپر لے آئی ہے اس گھوڑے کے ہاتھ سے ہماری جان نہیں بچے گی جب یہ حال اپنا برجباسیوں نے دیکھا تب شری کرشن جی کے پاس جاکر سب حال کہا۔

	دوہا	
سنکھ واے ہر کھ سوں چلئے کنس کے کال		برج آیو کیشی اُسر جان لیو نند لال

شیام سندر نے چلتے وقت سب برجباسیوں سے کہا کہ تم لوگ کچھ مت ڈرو میں ابھی اس کو مار کر تمھارا سوچ مٹائے دیتا ہوں یہ کہکر بانکے بہاری نے کاچھا اپنا باندھ لیا اور کیشی کے سامنے جاکر اُس کو للکارا کہ اے کپٹ روپ راچھس جو تو میرے مارنے کیواسطے آیا تو اوروں کو کیوں ڈرا کر دھمکاتا ہے مجھ سے آکر لڑ تو میں تیرا زور اور کرتب دیکھوں جس طرح چراغ کے اوپر پتنگے آپ سے آکر جل مرتے ہیں اسی طرح تو بھی یہاں مرنے کے واسطے آیا ہے اب میرے ہاتھ سے جیتا بچکر نہ جائیگا یہ بات سنتے ہی کیشی دیت کرودھ میں ہوکر شیام کی طرف دوڑا اور جب اس نے اپنے اگلے دونوں پیر اُٹھا کر ان کو ٹاپ نارنا چاہا تب مرلی منوہر نے دونوں پیر اُس کے پکڑ لیے اور اس طرح گھما کر پھینکا کہ جس طرح گروڑ جی سانپ کو اُٹھا کر پھینک دیتے ہیں جب وہ گھوڑا دوسو قدم پر جاگرا اور تھوڑی دیر بیہوش رہ کر پھر ہوش میں آیا تب وہ اپنا منہ پھیلا کر اس ارادے سے شری کرشن جی پر دوڑا کہ اُن کو نگل جاوے اُسوقت شری کرشن جی نے اپنا ہاتھ لوہے کے برابر کڑا بناکر اس طرح اسکے منہ میں ڈال دیا جس طرح سانپ بل میں گھس جاتا ہے جب بہت کاٹتے پر بھی شری کرشن جی کے ہاتھ میں کچھ گھاؤ نہ لگ کر سب دانت اُس گھوڑے کے ٹوٹ گئے تب شری کرشن جی نے اپنا ہاتھ اُس کے منہ میں ایسا موٹا کیا کہ اُسے سانس لینے کی جگہ نہ رہ کر جان اُس کی نکلنے لگی اُس وقت کیشی نے من میں کہا کہ دیکھو جیسے مچھلی بنسی نگل کر جان اپنی کھوتی ہے اُسی طرح میں نے نند لال جی کا ہاتھ پکڑ کر اپنی جان کھوئی ایسا بچار کر کیشی نے شری کرشن جی کا ہاتھ اپنے منہ سے باہر نکالنے کے واسطے بہت چاہا لیکن ہاتھ انکا نہیں نکلا آخر کو وہ گھوڑا چلا کر زمین پر گر پڑا جب پیٹ اُس کا پھوٹ کی طرح پھٹ کر جان اُس کی نکل گئی اور خون ندی کی طرح بہنے لگا تب دیوتوں نے اُس کے مارے جانے سے خوش ہوکر شری کرشن جی مہاراج پر پھول برسائے اور برندابن باسی یہ آنند دیکھ کر بولے کہ اے نند لال جی تم نے بڑے دُشٹ سے ہم لوگوں کا پران بچایا اور نند اور جسودا جی نے موہن پیارے کو گود میں اُٹھا کر اُن کا منہ چوم لیا اور بہت دان اور دچھنا موہن پیارے کے ہاتھ سے دلوایا۔

	سورٹھا	
دیکھا اسیس مناسے برجباسی پربھو کو سبے	۶	بل موہن دو بھائے چربجیو جوڑی جگل

جب راجہ کنس نے کیشی کے مارے جانے کا حال سنا تب وہ مارے سوچ اور ڈر کے اچیت ہوگیا اور شری کرشن جی اُس کپٹ روپ گھوڑے کو مار کر تھوڑی دور آگے جاکر ایک کدم کے نیچے کھڑے

ہو گئے اُسوقت ناردجی نے وہاں آکر اِس طرح پر اُن کی استت کی کہ اے ترلوکی ناتھ بہت اچھا ہوا جو آپنے کیشی دیت کو کہ سب دیتوں سے زیادہ زبردست تھا مار ڈالا اے جگت آتما پربرہم پریشور اے جوت روپ بھگوان ہے آدپرش نرنجن نراکار چانور اور مشٹک اور شل اور توشل پہلوان اور راجہ کنس اپنے بھائیوں سمیت اور دنت بکر آدک اُس کے متر مجھے مردے کے برابر دکھلائی دیتے ہیں آپ کو میری ڈنڈوت قبول ہو اے دینِدیال بھکت تپسل اے دُشٹ دَلن سنتن ہتکاری آپ اپنے گروساندیپن کے مرے ہوئے لڑکے جم پری سے پھیر لاویں گے آپ کو میرا نمسکار ہے - اے جگنا تھ جگ جیون اے مادھو مکند انباشی اے بیکنٹھ ناتھ چھپی رس جرا سندھ اور ششپال آدک ادھرمی راجہ اور راچھسوں کو آپ مار کر اٹھارہ اچھوہنی دل کا مہابھارت میں ناش کرادیں گے میری ڈنڈوت قبول کیجئے اے کلیان مورت گردھاری بہاری اے دینِدیال گوپی ناتھ آپ سمدر میں دوارکا پری بسا کر پانڈووں کو لوک اور پرلوک کا سکھ دیں گے میرا نمسکار لیجئے اے دینِدیال دیت سنگھارن کال جمن اور بھوماسُر آدک کو آپ ماریں گے اور سولہ ہزار ایک سو کنیا جو اُس نے اپنے ساتھ بواہ کرنے کے واسطے اکٹھا کی ہیں اُن کو آپ بواہیں گے اور رکمنی جی کی اچھا پوری کرنے کے واسطے ششپال آدک راجوں کو جیت کر اُس سے بواہ کریں گے اور آج کے تیسرے دن راجہ کنس کو میں آپ کے ہاتھ سے مرا ہوا دیکھوں گا اور اندرپری سے آپ پارجات کا درخت لا کر ستبھاما اپنی استری کے گھر لاویں گے اور راجہ نرگ کو گرگٹ کی جون سے چھڑا کر آپ مکت دیں گے اور سینمنتک من اور جاموتی کنیا جاموَنت ریچھ کے یہاں سے لا کر آپ اُس کے ساتھ اپنا بواہ کرینگے اے مہاپربھو کنس کے ادھرم کرنے سے سب جدبنشی اور گئوا اور براہمن کو پرتھوی کے اوپر بڑا دکھ ملتا ہے کرپا کرکے پرتھوی کا بوجھ اُتار دیجے - اے سیتا پت میں آپ کی دیا سے آپ کو پہچان کر آپ کی شرن آیا ہوں نہیں تو آپ کی لیلا اپرم پار کا چرتر کوئی نہیں جان سکتا ہے لیکن میں آپ کی دیا سے اتنا جانتا ہوں کہ آپ ہر بھگتوں کو سکھ دینے اور گئو اور براہمن کی رچھا کرنے اور دیت اور ادھرمی راجوں کو مارنے کے واسطے بار بار دنیا میں سگن اوتار لیکر پرتھوی کا بوجھ اُتارتے ہیں۔

چوپائی

یا بدھ سوں تم کو پہچانوں ۔ نسدن شرن تمھاری جانوں
سدا بھرم بھرے رنگ راتا ۔ ہت سے گن گاؤں ان آتا
کرپا کرو میرو بھرم ٹارو ۔ بھو ساگر سے پار اُتارو
بار بار یہ بنتی کینھو ۔ نمسکار کر آسیس لینھو

دوہا

کال روپ ششپال کے مارن پربھو گوپال ۔ نت نولیلا کرت ہیں برج میں موہن لال

جبکہ اس طرح نارد منی تینوں کال کا حال جاننے والے نے بہت استت شری کرشن مہاراج کی کی اور اُن سے بدا ہوکر برہم لوک کو چلے گئے تب برندابن بہاری گوال بالوں کو ساتھ لیے بھانڈیر بٹ کے نیچے بیٹھ کر آپ راجا بنے اور بعض گوال بالوں کو منتری اور کسیکو دیوان اور کسیکو سیناپت اور کسی کو سپاہی بنا کر کھیل بھانت بھانت کے کھیلنے لگے اور راجہ کنس جب ہوش میں آیا تب بیوماسر کو بلا کر کہا کہ سنو متر مجھکو شیام اور بلرام سے اپنے پران کا کھٹکا دن رات رہتا ہے میں نے جتنے دیت اُن کے مارنے کے واسطے بھیجے اُن سب کو اُنھوں نے مار ڈالا اب تمھارے برابر کوئی دوسرا شور بیر مجھکو دکھلائی نہیں دیتا اس لیے تم برندابن میں میرے واسطے جاکر شیام اور بلرام کو مار آؤ تو میں تمھارا بڑا احسان مانوں گا یہ سن کر بیوماسر بولا کہ سنو مہاراج میں اپنا بدن تمھارے اوپر نچھاور سمجھ کر اپنی سامرتھ بھر تمھارا حکم مانوں گا جو سیوک اپنے مالک کا حکم مانتا ہے اُس کا لوک اور پرلوک دونوں بنتا ہے یہ کہکر بیوماسر کنس سے بدا ہوا اور گوال روپ دھر کر جہاں شری کرشن جی کھیل رہے تھے وہاں آیا اور اُسنے ہاتھ جوڑ کر شری کرشن جی سے کہا کہ مہاراج میں بھی تمھارے ساتھ کھیلنا چاہتا ہوں یہ بات سن کر شری کرشن انترجامی نے اُس کپٹ روپی گوال کو پہچان کر کہا کہ تم اپنا سندیہ چھوڑ کر جس کھیل کے واسطے کہو وہی کھیل ہم تم سے کھیلیں کپٹ روپی گوال بولا کہ جس طرح بھیڑیا اپنی پیٹھ پر بھیڑی اُٹھا کر بھاگ جاتا ہے اسی طرح ایک لڑکا دوسرے لڑکے کو اپنی پیٹھ پر چڑھا کر دوڑے یہی کھیل کھیلو مرلی منوہر نے کہا کہ بہت اچھا جب کہ شیام سندر بیوماسر کو ساتھ لیکر کھیل کھاول اور آنکھ مندول کھیلنے لگے تب وہ کپٹ روپی گوال بہت لڑکوں کو جو اُس کو نہیں پہچانتے تھے چھپتے وقت ایک کو اُٹھا کر پہاڑ کی کندرا میں رکھ آیا اور اُس کندرا کے دروازے پر پتھر کی سلا دھر دی جب سب گوالوں کو وہ کندرا میں چھپا آیا اور شری کرشن جی اکیلے رہ گئے تب کپٹ روپی گوال للکار کر بولا کہ اے نند کمار آج تم کو سب جدبنشیوں اور برجباسیوں سمیت مار کر راجہ کنس کا کام بناؤں گا جب بیوماسر گوال تن چھوڑ کر اپنی اصلی صورت سے شری کرشن جی کو مارنے کے واسطے جھپٹا تب شری کرشن جی نے اُس کا گلا دبا کر جانور کی طرح لات اور گھونسوں سے اُس کو مار ڈالا اور گوال بالوں کو کندرا میں سے نکال لائے۔

اُس وقت دیوتا اور بدیادھروں نے شیام سندر پر پھول برسائے اور بڑی خوشی منائی شام کے وقت مرلی منوہر مرلی بجاتے خوشی مناتے ہوئے اپنے گھر آئے اُسی دن رات کے وقت جسودا جی نے یہ سپنا دیکھا کہ آج شیام اور بلرام برندابن میں نہیں ہیں کہیں چلے گئے یہ سپنا دیکھتے ہی پہلے نند اور جسودا جی نے بڑا سوچ کیا پھر سپنے کی بات جھوٹی سمجھ کر اپنے من کو دھیرج دیا۔

ادھیاے اڑتیسواں

پہونچنا اکرور جی کا برندابن میں واسطے لیجانے شیام اور بلرام کے

شکدیوجی نے کہا کہ اے راجہ پرتچھت کاتک بدی دوادشی کو کیشی اور بیوماسُر دیت مارے گئے اور اُسی دن پربھات سمے جب اکرورجی کنس کے رتھ پر چڑھ کر برندابن کو چلے تب وہ راہ میں بچار کرنے لگے کہ دیکھو اس جنم میں مجھ سے کوئی اچھا کام نہیں ہوا آج تک سب کنس ادھرمی کی سنگت میں بیتے پچھلے جنم میں میں نے نہ معلوم کون ایسا جگیہ اور تپ کیا تھا جس کے پھل سے اُن چرنوں کا درشن جنکا دھوون گنگاجی ہو کر تینوں لوک کو تارتی ہیں پاؤں گا جن چرنوں کا دھیان برہما دک دیوتا اور سنکادک رکھیشور آٹھوں پہر اپنے ہردے میں رکھکر اُس کی دھور ملنے کے واسطے دن رات چاہنا رکھتے ہیں وہی دھور آج میں اپنے ماتھے پر چڑھا کر بھوساگر پار اُتر جاؤں گا۔

دوہا

سلا سراپ موچن کرن ہرن بھگت اُر پیر	آج دیکھ ہوں وہ چرن سکل سکھن کے ہیر

جس طرح پاپی لوگ ست سنگ کرنے سے کرتارتھ ہو جاتے ہیں اُسی طرح میرا بھاگ بھی جگا جو کنس نے مجھ کو شری کرشن چندر آنند کند کے لینے کے واسطے بھیجا اسی بہانہ سے میں بھی موہنی مورت کی چھب دیکھتے ہی بہت جنموں کے پاپوں سے چھوٹ کر آنکھوں کا پھل پاؤں گا نہیں تو مجھ ایسے پاپی لوبھی سنساری مایا جال میں پھنسے ہوئے کو اُن پربرہم پرمیشور کا درشن کہاں ملتا یہ سب سنجوگ اُنھیں بیکنٹھ ناتھ کی کرپا سے ہوا ہے راجہ کنس نے میرے اوپر بڑی دیا کی جو مجھ کو اس کام کے واسطے بھیجا جس آدپرش بھگوان نے کالی ناگ کو ناتھ کر اُس کے ماتھے پر نرت کیا اور نندجی کی گئوویں چرا کر گوپیوں کے ساتھ راس منڈل رچا اور دیوتوں کے واسطے تین قدم پرتھوی راجہ بل سے دان لی اور دیولوک کا راج اندرآدک دیوتوں کو دے ڈالا وہی بیکنٹھ ناتھ اپنا بال چرتر برجباسیوں کو دکھلا کر بہت طرح کا سکھ اُن کو دیتے ہیں جن چرنوں کے درشن کے واسطے لچھمی جی اور نارد من اور مارکنڈے اور امبرکھ آدک بڑے بڑے رکھیشور اور مہاتما چاہنا رکھتے ہیں اُن چرنوں کا درشن اور اسپرش سہج ہی میں گوال بالوں اور گوپیوں کو ملتا ہے اس لیے برندابن باسیوں کا بڑا بھاگ سمجھنا چاہیے۔

دوہا

نراکار نرلیپ کو بھید نہ جانے کوئے	جو کرتا سب جگت کے آکھن پرچھ ہیں سوئے

آج مجھکو اچھے اچھے سگن دکھلائی دیتے ہیں ہرن میرے داہنے طرف سے بائیں کو چلے آتے ہیں اس لیے ضرور مجھ کو بیکنٹھ ناتھ کا درشن ملے گا اسے من وہ آدپرش اِنِناشی سب سے پہلے تھے اور مہاپرلے ہونے پر بھی وہی بنے رہیں گے جو تجھ کو اس بات کا سندیہ ہو کہ آدجوت بھگوان نے کس واسطے سنسار میں جنم لیا تو کبھی ایسا مت سمجھنا اُنھوں نے کیول واسطے سُکھ دینے اپنے بھگتوں اور بھوساگر پار اُتارنے سنساری جیووں اور مارنے دیتوں اور ادھرمیوں اور بھار اُتارنے پرتھوی کے اپنی اچھا

سے جنم لیا ہے اُن کے بھید اور مہما کو کوئی بھی نہیں جان سکتا ہے وہ انترجامی سب بھلے اور بُرے کے پیدا کرنے والے ہو کر سنساری مایا سے الگ ہیں ان کو ستوگن اور رجوگن اور تموگن نہیں بیاپتا اور بِرِندابن کی مہما بیکنٹھ سے زیادہ جانکر گوال بالوں کو برہما اور شیوجی سے کم نہ سمجھنا چاہیے۔

کبت

ایک رج رُینگا پر چنتامن وارڈاروں لوگن کو وارڈاروں سیوا کنج کے بہار پین
لتن کے پات پے کلپ برچھ وارڈاروں رما ہو کو وارڈاروں گوپن کے دوار پین
برج کی پنہارن پے سچی رچی وارڈاروں بیکنٹھ کو وارڈاروں کالندی کے گھاٹ پین
کہت آبھے رام ایک رادھا جو کو جانت ہوں دیون کو وارڈاروں نند کے کمار پین

اور دیت لوگوں کو بھی بڑا بھاگمان سمجھ کر پرمیشور کی دیا اُنپر بھی جاننا چاہیے کسواسطے کہ جب بیکنٹھ ناتھ اُن کو اپنے ہاتھ سے مارتے ہیں تب اُن کو بیکنٹھ دھام رہنے کے واسطے دیتے ہیں جہاں ہزاروں برس تک تپسیا کرنے سے بھی آدمی نہیں پہونچتا ہے اور راون اور ہرنیاکش کی کتھا جو اُن کے ہاتھ سے مارے گئے تھے اس بات کی گواہ ہے کسواسطے کہ شیام سندر کے ڈر سے اُن کے ساتھ دشمنی رکھنے والوں کو (یعنی راون وغیرہ کو) دن رات اپنے پران کا ڈر رہ کر کسی ساعت شیام سندر سوروپ اُن کے چت سے نہیں اُترتا تھا اسی سے وہ لوگ مکت ہو گئے دیکھو میرا بڑا بھاگ اُدے ہوا کہ جس روپ کے دیکھنے کے واسطے بڑے بڑے جوگی اور مہاتما تینوں لوک کے چاہنا رکھتے ہیں اسی موہنی روپ کو دیکھکر میں اپنا جنم سوارتھ کروں گا اور پہلے گوال بالوں کو جو دن رات بیکنٹھ ناتھ کا درشن کرتے ہیں ڈنڈوت کروں گا پھر اپنا سر ہر چرنوں پر رکھکر وہ دھول اپنے ماتھے پر چڑھاؤں گا جو دھور برہمادک دیوتوں کو بھی جلدی نہیں ملتی جب وہ دیناناتھ جگت کے مکت دینے والے دیا سے اپنا ہاتھ میرے اوپر رکھکر مجھ کو اُٹھاویں گے تب میں اپنے برابر کسی تپسی اور گیانی کا بھی بھاگ نہیں سمجھوں گا لیکن میں ایک بات سے بہت ڈرتا ہوں کہ جو مجھ کو کنس کا بھیجا ہوا سمجھکر ایسا نہ کریں سو یہ سندیہ کرنا نہ چاہیے جس طرح میں پھنسا یا جا کر مناسے اُن کی بھکت رکھکر اُن کو اپنا ایشور جانتا ہوں اسیطرح وہ انترجامی بھی مجھے اپنا داس جان کر دیا ہی کریں گے۔

دوہا

ہر داسن کو داس ہوں من میں کر بشواس
کنس دوت نہیں جانہیں ماکھن پربھو سکھ راس

جب وہ دیناناتھ میرا ہاتھ پکڑ کر گھر میں لیجاویں گے تب میں اپنے برابر کسی کو نہیں سمجھکر سب حال کنس کا سچا سچا اُنسے کہدوں گا سنساری جیووں کو مایا روپی رسی میں بندھے رہنے سے مکت ہونا کٹھن ہے لیکن وہ دیندیال مجھ کو اپنا ذات بھائی سمجھکر ضرور بھوساگر پار اُتار دیں گے جس وقت وہ اپنی کرپا سے مجھکو چاچا کہکر پکاریں گے اُسوقت بڑے بڑے مہاتما میرے اوپر ڈاہ کریں گے۔

دوہا

اے من تو مت سوچ کر اُن ہی کو ہے لاج ۔ آپ ہی کاج سنوارہیں ماکھن پربھو برج راج

جب اکرور جی اس طرح بچار کرتے ہوئے تین کوس راہ دن بھر میں کاٹ کر شام کے وقت برندابن کے نزدیک پہونچے اور وہاں زمین پر شری کرشن جی کے چرنوں کا نشان جس میں سنکھ۔ چکر۔ گدا۔ پدم دھوجا کے نشان بنے تھے دیکھا تب اکرور جی نے رتھ پر سے اُتر کر اُن چرنوں کی دھور اپنے سر اور آنکھوں میں لگائی اور اُس جگہ کو ڈنڈوت کرکے کہا کہ جہاں پر تمہارے چرنوں کا آکار رہتا ہے وہاں پر بڑے بڑے رکھیشور اور گیانی لوگ ہمیشہ ڈنڈوت کیا کرتے ہیں جب اکرور جی کو اسی بچار میں پریم پیدا ہو کر آنکھوں سے بہت آنسو بہنے لگے تب سب گوپ اور گوال سچی پریت اُن کی دیکھکر اپنے پریم کا گھمنڈ بھول گئے لیکن اپنا بڑا بھاگ سمجھکر آپس میں کہنے لگے کہ دیکھو جن چرنوں کی دھور اکرور جی اپنے ماتھے پر چڑھاتے ہیں اُن چرنوں کی سیوا ہم لوگ دن رات کرتے ہیں اتنی کتھا سنا کر شکدیو جی بولے کہ اے راجہ اُسی وقت مرلی منوہر پیتامبر پہنے پھولوں کا گجرا گلے میں ڈالے بلرام جی اور گوالوں سمیت بن سے گئو چرا کر ہنستے ہوئے برندابن کے پاس پہونچے۔

دوہا

ماکھن پربھو مکھ دیکھ کے روم روم سکھ پائے ۔ پریم بھاؤ سے مگن ہوئے پرے چرن پر دھائے

اے راجہ پریچھت اکرور جی نے کبھی شری کرشن جی کے اور کبھی بلرام جی کے چرنوں پر سر رکھکر اس طرح اپنے آنسوؤں سے اُن کے چرن دھوئے جس طرح دنیا کے لوگ رکھیشور اور مہاتما کے آنے سے اُن کے چرن جل سے دھوتے ہیں جب تھوڑی دیر بعد رونا اکرور جی کا کم ہوا تب اُنھوں نے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ اے مہاراج میں اکرور جدبنشی تمہارا داس ہوں یہ بات سنتے ہی شری کرشن جی اُن کو اپنا بڑا سمجھکر سر اُنکا اپنے پیروں پر سے اُٹھانے لگے لیکن اکرور جی ایسے پریم میں ڈوبے ہوئے تھے کہ اُن کو کچھ اپنے تن بدن کی سدھ نہ تھی سر کون اُٹھاوے اسلیئے شیام اور بلرام نے پریت پوربک اپنے ہاتھوں سے سر اُنکا پکڑ کر اُٹھا لیا اور چاچا کہکر بڑے آدر سے بھیتر لے گئے تب نند جی اکرور جی کے گلے ملے جب کہ موہن پیارے بڑے پریم سے آسن پر بیٹھا کر اپنے ہاتھ سے اُنکا چرن دھونے لگے تب اکرور جی شرمندہ ہو کر اپنا پاؤں مرلی منوہر کی طرف سے کھینچنے لگے لیکن شیام سندر پانوں اُنکا نہ چھوڑ کر بولے کہ اے چاچا تم ہمارے باپ کی جگہ ہو اس لیے تمہاری سیوا کرنا ہم کو اُچت ہے یہ کہہ کر شری کرشن جی نے اکرور جی کا چرن دھویا اور اُن کے بدن میں عطر اور چندن لگا کر بڑے پریم سے چھتیس طرح کے کھانے کھلائے اور ہاتھ دھلا کر پان اور الائچی دی جبکہ اکرور جی کھا پی کر پلنگ پر لیٹے تب شیام اور بلرام اُن کے پانوں دابنے لگے اور نند اور اپنند آدک نے اکرور جی کے پاس آکر پوچھا کہ کہو بسدیو جی اور دیوکی کیسے ہیں اور راجہ کنس کس طرح پرجا کا پالن کرتا ہے ہماری جان میں جبتک کنس ادھرمی جیتا رہے گا تب تک گئو اور براہمن اور پرجا کو اُس کے ہاتھ سے سکھ نہیں ملے گا جہاں کا راجہ ادھرمی اور نردئی ہوتا ہے

وہاں کی پرجا سکھ سے نہیں رہتی جب کنس نے چھ بیٹے اپنی بہن کے بنا اپرادھ مار ڈالے اس کو بدھک سے زیادہ سمجھنا چاہیے یہ سنکر اکرور نے کہا کہ جب سے کنس پیدا ہوا ہے تب سے جدبنشی اور پرجا لوگ دکھ پاتے ہیں جس طرح بکری کے غول میں ایک بھیڑیا رہنے سے اُن کو اپنی جان کا ڈر لگا رہتا ہے اسی طرح متھرا باسیوں کو کنس کے جینے تک سکھ نہیں ملے گا اس کا حال سب تم جانتے ہو ہم کیا کہیں۔

ادھیائے اُنتالیسواں

جانا شیام اور بلرام کا اکرور کے ساتھ متھرا میں

شکدیوجی نے کہا کہ اے راجہ پرکھیت جب نند اور اپنند اکرورجی سے متھرا کا حال پوچھ کر اپنے اپنے استھان پر گئے تب شیام اور بلرام نے جیسا بچار راہ میں اکرورجی کرتے آتے تھے ویسا سنمان اُن کا کر کے پوچھا کہ اے چاچا آپ دیا اور پریت کی راہ سے ہم کو دیکھنے کے واسطے آئے بہت اچھا کیا لیکن تم نے ہمارے چرنوں پر جو ہم تمھارے لڑکوں کے برابر ہیں کس واسطے گر کر ہم کو دوش لگایا ہم کو تمھاری سیوا کرنا چاہیے بھلا یہ تو بتلاؤ کہ متھرا باسیوں کا دن کیونکر کٹتا ہے اور بسدیو اور دیوکی ہمارے ماتا پتا اچھی طرح سے ہیں اور راجا کنس ہمارا ماما بڑا پاپی پیدا ہوا ہے جو گؤ اور براہمن اور جدبنشیوں کو دکھ دے کر ناش کیے دیتا ہے اور ہم کو بسدیو اور دیوکی اپنے ماتا پتا کے قید ہونے کا حال سن کر بڑا سوچ ہوا ہے سچ پوچھو تو وہ لوگ ہمارے واسطے اتنا دکھ پاتے ہیں جو وہ ہم کو گوکل میں لاکر نہ چھپاتے تو کیوں اتنا دکھ پاتے جب وہ ہماری یاد کرتے ہوں گے تو اُن کو بہت رنج ہوتا ہوگا بڑا آشچرج ہے کہ دیوکی جی کے چھ لڑکے مارے اور اتنا پاپ بیتو رنے پر بھی کنس کا من ادھرم کرنے سے نہیں بھرا اور یہ بتلائیے کہ آپ کا آنا یہاں کیونکر ہوا اور آپ سے کنس نے چلتے وقت کیا کہا یہ بات سنکر اکرورجی نے کھڑے ہو کر اور ہاتھ جوڑ کر بنے کیا کہ اے بیکنٹھ ناتھ جی شری کنس کے انیت کرنے کا حال آپ کو سب معلوم ہے میں کیا کہوں کنس بسدیو اور اگرسین کا پران لینے کے واسطے ہر روز ارادہ کرتا ہے لیکن وہ لوگ آپ کی کرپا سے آج تک بچے جاتے ہیں اور کنس کا حال جو کچھ آپ نے سنا ہو اُسی طرح پر ہے جبکہ پرکھاسر جیت آپ کے ہاتھ سے مارا گیا تب نارد من نے آکر کنس سے کہا کہ تیری موت شری کرشن جی کے ہاتھ سے ہے اور وہ نند اور جسودا جی کے بیٹے نہیں ہیں بسدیو اور دیوکی کے بیٹے ہیں یہ حال سن کر کنس نے پھر بسدیو اور دیوکی کو قید کیا اور اُسی دن سے تمھارے پران مارنے کی تدبیر میں رہ کر دھنکھ جگیہ کے بہانے سے تم دونوں بھائیوں کو اور نند جی آدکو بلانے کے واسطے مجھکو یہاں بھیجا یہ بات سنکر شری کرشن جی نے بلرام جی کی طرف دیکھا اور ہنس دیا اور نند جی سے کہا کہ اے بابا اکرورجی جدکل میں بڑے مہاتما ہو کر کنس کی آگیا انوسار دھنکھ جگیہ کا اتساہ دیکھنے کے واسطے ہم لوگوں کو بلانے کو آئے

یہاں آئے ہیں اُن کے ساتھ جانے میں بہت اچھا ہوگا تم بھی گوپ اور گوالوں سمیت دہی اور ماکھن آدک بھینٹ لے کر چلو۔

دوہا

ماکھن پربھو کی بات یہ سُن کے گوپی گوال	گئے سکل مرجھائے تن بھئے بکل تہ کال

اے راجہ پریچھت نندجی شری کرشن جی کی بات کی تیر سے پرچھائے جکے تھے اس لیے اُن کی بات کو ڈ لکھنا اچت نہیں جانا اور نند اور جسودا سپنے کی بات یاد کرکے سوچ کرنے لگیں لیکن شیام سندر کی اچھا انسار نندجی نے برندابن میں ڈھنڈورا پٹوا کر سب گوالوں کو کہلا بھیجا کہ راجا کنس نے دھنک جگیہ کا اتساہ دیکھنے کے واسطے ہم لوگوں کو بلایا ہے کل پرات سمے سب گوال بال دودھ دہی گھی اور ماکھن آدک لیکر متھرا کو چلیں جب یہ حال گوپیوں نے سنا کہ شیام سندر متھرا کو جاتے ہیں تب سب گوپیاں شیام سندر کا بجوگ سمجھکر مُردے کے برابر ہوگئیں اور اُن کے گھروں میں ایسا رونا پیٹنا ہونے لگا کہ جیسے کسی کا کوئی آدمی مرجائے۔

دوہا

ٹھور ٹھور ایسی دشا کہت نہ آوے بین	بڑھی شیام بچھڑن بتھا ڈھرت اُمنگ جل نین

سورٹھا

پھرت بکل سب گوال پوچھت ایک ایک تے	چلن چہت نندلال من ملیں بیاکل سبے

پھر سب گوپیاں ٹھور ٹھور بیٹھکر آپس میں کہنے لگیں کہ دیکھو یہ کیا پرلے ہمارے اوپر آئی ہے ایک ساعت بھر موہن پیارے کا برہ ہم سے سہا نہیں جاتا تھا اُن کے دیکھے بنا چین نہیں پڑتا تھا اب وہ متھرا جاتے ہیں اُن کے بجوگ میں ہمارا پران کیسے بچے گا اس اکرور مورکھ کا کیا کام تھا جو ہم لوگوں کا پران لینے کے واسطے آیا ہے سچ پوچھو تو شری کرشن جی نے ہماری پریت سے من اپنا کھینچ لیا نہیں تو انکو متھرا جانے کا کیا کام ہے جو نندلال جی نہ جاویں تو راجہ کنس اُن کا کیا کرے گا تب دوسری گوپی بولی کہ پرمیشور کی دیا سے آج کوئی بڑا آدمی برندابن میں مرجاتا یا کوئی دوسرا کارن ہوکر ہمارا من ہرن پیارا کل متھرا کو نہ جاتا تو بہت اچھا ہوتا دوسری گوپی اپنی چھاتی پیٹ کر کہنے لگی کہ بڑا سوچ ہے کہ میرا پران پہلے ہی مجھ سے چھوٹتا ہے۔

چوپائی

اب ہر جب متھرا کو جہیں	تن بن پران کون بدھ رہیں

دوسری گوپی بولی کہ مجھے موہن پیارے کے دیکھنے سے تینوں لوک کا سکھ ملتا تھا اب اُن کے دیکھے بنا کس طرح چین پڑے گا دوسری بولی کہ جب وہ ایک مرتبہ میری طرف آنکھ اُٹھا کر دیکھتے تھے تب میں اپنے برابر کسی کو نہیں سمجھتی تھی اُن کے جانے کے پیچھے میرا کیا حال ہوگا دوسری نے کہا کہ اسے

برھما جی تم بڑے کٹھور ہو جو پہلے موہن پیارے سے پریت لگا کر اب اُن کے برہ ساگر میں مجھکو ڈبونا بچار کیا ہے جس طرح کوئی پیاسا دور سے پانی دیکھکر پانی پینے کے واسطے جاوے اور وہاں پہونچکر اُس کو بالو دکھلائی دے وہی گت ہماری ہوئی رام اور کرشن دونوں آنکھیں ہماری چلی جائیں گی تب ہم لوگ بنا آنکھ جی کر کیا کرینگے شیام اور بلرام بنا ایک ساعت جینا ہمارا کٹھن ہے۔

دوہا

جو راجن کے راج ہیں ماکھن پربھو برج راج	اب جیویں کیسے سکھی سو بچھرت ہیں آج

اے راجہ پریچھت اسی طرح سب برجبالا برہ کی ماتی ہو کر اپنے اپنے من کا حال ایک دوسرے سے کہکر بلاپ کرتی تھیں جب رات بھر اُن کو مچھلی کی طرح تڑپتے بیت گئی تب پرات سمے سب گوپ اور گوال برندابن باسیوں نے گورس آدک گاڑی اور بیلوں پر لدوالیا اور بھینسا بھیڑ بکرا آدک بھینٹ دینے کیواسطے لیکر نندجی کے دروازے پر آئے اور جس جگہ اکرورجی شیام اور بلرام کو جو اپنے آگے بٹھا کر چلنے کی تیاری کر رہے تھے وہاں پر سب استری اور پرش اور لڑکے اور بوڑھے آکر موہن پیارے کے بجوگ میں اپنی اپنی آنکھوں سے جل کی دھارا بہانے لگے اور اتنا روئے کہ اُن کے آنسو بہنے سے زمین وہاں کی کیچڑ کے برابر ہو گئی اور اُن لوگوں نے آپس میں کہا کہ دیکھو کنس ادھرمی کے راج میں سکھ اور آنند سپنا ہو گیا اور سب برجبالا شری کرشن جی کے چاروں طرف کھڑی ہو کر بڑے دُکھ سے کہنے لگیں کہ اے پران پیارے تم کسو اسطے ہم لوگ ابلا ناریوں کو اپنے برہ ساگر میں ڈبو کر پران لیا چاہتے ہو سب برندابن باسیوں کا جینا تمھارے آدھین ہے جس طرح ہاتھ کی لکیر کبھی نہیں مٹتی اُسی طرح بھلے آدمی کی پریت کبھی نہیں گھٹتی جیسے بالو کی دیوار نہیں ٹھہرتی اُسی طرح مورکھ کی پریت نہیں نبھتی ہے اے گوپی ناتھ ہم لوگوں نے تمھارا کیا اپرادھ کیا ہے جو ہم کو چھوڑ کر چلے جاتے ہو۔

دوہا

ایک سکھی ایسے کہے ہیں سو چیت من مانہہ	جو نت جسدا نند کے ہمیں چھانڑ ہیں نانہہ

گوپیاں اس طرح شری کرشن جی کو کہکر پھر اکرور جی سے بولیں کہ اے اکرور تم ہم لوگوں کا دُکھ نہ جانکر جنکے آدھین ہمارے پران ہیں اُسی کو اپنے ساتھ لیے جاتے ہو اب ہمارا جینا کیسے ہو گا کیوں ایسا کرتے ہو ایسے جینے تم ہم کو مار ڈالتے تو اچھا تھا اور اکرور دیاونت کو کہتے ہیں تم اپنے نام کے برخلاف نردئی پن کرتے ہو جیسا دُکھ ہم لوگوں کو راجہ کنس نے دیا اُس کا ڈنڈ موہن پیارے سے پاویگا دوسری سکھی بولی کہ دیکھو برھما جی ہم کو استری کا تن دے کر ہمارے اوپر کچھ دیا نہیں کرتے ہم لوگوں کی بھونر دی آنکھ کمل روپی مکھار بند موہن پیارے کو دیکھنے کے واسطے دن رات چاہنا رکھتی ہیں کہو اب کس طرح ان آنکھوں کو بنا دیکھے سانولی صورت موہنی مورت کے چین ملے گا۔

دوہا

اب کھاری جل کوپ کو کہہ بدھ آوے چیت	ماکھن پربھ کو روپ رس پیت لیے جو نت

اور سکھی بولی کہ سچ پوچھو تو برہما اور اکرور کا کیا دوش ہے یہ سب کھوٹائی موہن پیارے کی سمجھنا چاہیئے کہ اُن کا چیت بھی اُن کے بدن کی طرح کالا ہے ہم لوگوں نے اپنے کل پروار کی پریت چھوڑ کر اپنا پریم اُن سے لگایا تھا اب یہ ہم کو اس دُکھ ساگر میں چھوڑ کر چلے جاتے ہیں متھرا پوری کی استریاں دن رات موہن پیارے کی بھینٹ ہونے کی اِچھا من میں رکھکر پرمیشور سے بردان مانگتی تھیں اب پرمیشور نے اُن کی بنتی سُنی اور سکھی بولی کہ متھرا کی استریاں روپ اور گُن سے بھری ہیں شیام سندر اُن کی پریت میں پھنس کر وہاں ہی رہ جائیں گے اور ہم لوگوں کو بھول کر یہاں کیوں آویں گے ان استریوں کا بڑا بھاگ ہے جو من ہرن پیارے کے ساتھ سُکھ اُٹھاویں گی نہیں معلوم ہمارے تپ میں کیا بھول پڑی کہ ہم سے ہمارا پیارا بچھڑتا ہے اور گوپی بولی کہ آج متھرا کی استریوں کو اچھے اچھے سگن ہوتے ہوں گے کہ وہ لوگ شیام سندر کا درشن پاکر اپنی آنکھوں کا پھل پاویں گی اور سکھی بولی کہ شری کرشن کو متھرا میں کسی نے نہیں بلایا اُنکا من متھرا کی استریوں کے دیکھنے کے واسطے چاہتا ہے اسی واسطے یہ بہانہ کرکے جاتے ہیں دوسری نے کہا کہ اس چیت چور نے ہم لوگوں کے ساتھ کون بھلائی کی ہے جو وہاں کی استریوں کے ساتھ کریں گے خوبصورت آدمی اپنی خوبصورتی کے گھمنڈ سے کسی کو کچھ مال نہیں سمجھتے دوسری برجبالا بولی کہ برندابن باسیوں کے دن اب بُرے آئے ہیں اور متھرا باسیوں کا نصیب جاگا اسی سے موہن پیارے وہاں جاتے ہیں دوسری نے کہا کہ یہ اکرور ہمارے واسطے جم دوت بن کر آیا ہے جس طرح کسی بھوکے کے آگے سے کوئی کور اُٹھاتے وقت تھالی بھوجن کی کھینچ لے اسی طرح یہ ہم کو شیام سندر سے الگ کرتا ہے یہ کون دُنیا ؤ کی بات ہے کہ مچھلی کو پانی سے نکال کر گرم بالو میں ڈال دے شاید ہم کو دُکھ دینے سے اُس کو کچھ ملتا ہوگا اس لیے ایسا کرتا ہے۔

دوہا

بووی بیج ببول کا تو آم کہاں سے کھاے	جو دُکھ دیوے جیو کو مہا کشٹ سو پاے

اور سکھی بولی کہ اے پران پیاری اس میں کسی کو دوش لگانا نہ چاہیئے ہمارے کھوٹے دن آنے سے ہمارے پران پیارے جاتے ہیں ہمارا بھاگ جو اچھا ہوتا تو اکرور کیوں آتا جس وقت گوپیاں اپنے اپنے برہ کا دُکھ ایک دوسرے سے کہہ رہی تھیں اُسی وقت شیام اور بلرام چلنے کے واسطے رتھ پر چڑھے تب گوپیوں نے کہا کہ دیکھتی ہو شری کرشن جی ہمارے رونے اور بلاپ کرنے پر کچھ دھیان نہ کرکے متھرا جانیکو تیار ہو گئے۔

دوہا

بہت بھلو ہی سارتھی اب ہوں ہانکت نا نہہ	ماکھن پربھ آنند سوں چڑھ بیٹھے رتھ ماںہہ

اور گوپی بولی کہ ہم سب اپنے کُل پروار کی لاج چھوڑ چکی ہیں جب رتھ یہاں سے چلنے لگے تب شیام سندر کی کمر پکڑ کر روک رکھو جس میں جانے نہ پاویں یہ سُنکر دوسری گوپی بولی کہ اے پیاری سچ کہتی ہو جبکہ میرا پران ہی موہنی مورت نے ہر لیا تب اُن کو کس طرح جانے دوں گی جس لاج کے مارے پرمیشور سے بجوگ ہو اُس لاج کو چولھے بھاڑ میں ڈال دیو اس وقت لاج کرنے میں پیچھے سے بہت دُکھ اُٹھانا پڑے گا دوسری بولی کہ ہم لوگ باؤلی ہو کر پڑی رہیں اور وہ متھرا کی استریوں کے ساتھ جا کر چین اُڑاویں یہ بات کیسے ہونے پاوے گی ہم کو لاج سے کچھ کاج نہ رکھکر اپنا کام نکالنا چاہیے دوسری گوپی بولی کہ ہم لوگوں کو اُس موہنی مورت کے دیکھنے سے سُکھ ملتا تھا سو اب جاتے ہیں بھلا دن بھر تو ہم یہ سمجھیں گی کہ گئو چرانے بن کو گئے ہیں لیکن شام کو بنا دیکھے ہمارا پران کیسے بچے گا اور گوپی بولی کہ اے سکھی اُس دن چاندنی رات کی بات تجھ کو یاد ہے یا نہیں جب شیام سندر نے ہم لوگوں کے ساتھ راس کر کے سُکھ دیا تھا دوسری گوپی بولی کہ اے سکھی جو کوئی اُن کی لیلا کو بھلا دے اُس کو جانور سمجھنا چاہیے دوسری گوپی بولی کہ جب شام کے وقت برندا بن بہاری بن سے گئو چرا کر آئے تھے تب اُن کے گھونگھر والے بالوں پر دھور پڑی ہوئی کیسی شوبھا دیتی تھی کہ ہم لوگ راستے پر بیٹھ کر اُنکا درشن کرتی تھیں تب اُن کی چھب دیکھنے اور بنسی سننے سے کیسا آنند ملتا تھا بتاؤ اب وہ سُکھ کیسے ملے گا اے راجہ پریچھت اسی طرح سب گوپیاں باؤلیوں کی طرح اپنے اپنے برہ کا حال شیام اور بلرام اور اکرور کو سنا کر بلاپ کرتی تھیں اور لاج چھوڑ کر بار بار اے مادھو اے مکند اے گوبند اے دینا ناتھ اے بیکنٹھ ناتھ اے گوپی ناتھ اے شیام سندر اے مرلی منوہر اے من ہرن پیارے اے برجنا تھ اے دُکھ بھنجن نند نندن پرمیشور کے نام پکار کر اُن کو اپنا دُکھ سناتی تھیں اُسوقت اُنکا رونا اور بلاپ کرنا دیکھکر کون ایسا جیو وہاں تھا جس نے آنسو کی دھار اپنی آنکھوں سے نہ بہائی ہو جبکہ جڑ روپ درختوں سے بھی اُن کا دُکھ نہیں دیکھا گیا تب جڑ سے ڈالی تک مارے سوچ کے ہلنے لگے اور اکرور اُن سب کا حال دیکھکر راجہ کنس کی ایک اگیا اور اپنے تن کی سُدھ بھول گئے جب گوپیوں کا بلاپ اکرور سے دیکھا نہیں گیا تب رتھ پر چڑھ کر ہانکنا چاہا اُس وقت گوپیوں نے دوڑ کر رتھ کو پکڑ لیا اور بڑی عاجزی سے بنے کیا کہ اے گوپی ناتھ تم کس واسطے ہم لوگ ابلا ناتھ کو اپنے برہ ساگر میں ڈبو کر پران لیا چاہتے ہو ہم کو بھی اپنے ساتھ لیچلو تو دھنکھ جگیہ کا اُتسو اور راجہ کنس کو دیکھ آویں ہم لوگوں نے اپنا کُل پروار اور لوک لاج چھوڑ کر تم سے پریت لگائی تس پر تم کیوں ایسے نردئی ہو کر ہمارا پران لیتے ہو تم اکرور کے ساتھ جو رتھ ساج کر آیا ہے نہ جاؤ تو کنس تمہارا کیا کریگا یہ اپنا منھ کالا کر کے پھر جائے گا اے راجہ اُس وقت ایک طرف تو گوپیوں کی یہ دسا تھی اور دوسری طرف سے جسودا جی روتی ہوئی آکر بولیں کہ اے اکرور تم کیوں میرے پران پیارے کو لیے جاتے ہو ان کے بنا میں کس طرح جیوں گی۔

دوہا

کہا دھنکھ سے دیکھ ہیں بالک ات اگیان	کیو کنس کچھ کپٹ یہ پرت موکھ اس جان	

سورٹھ

میں نہیں دیہوں جان موتر دھن کے سیام دھن | لیہہ کنس بر و پران کو جیوے نند نند بن

کبت

پران کے ادھار سے میرے بار سے پدھار سے چاہیں بھوپ کے اکھار سے جہاں بھالے سجے شور میں
پیر بڑھی ہی شریر یوں رت ہی بجوگ نیر کیسے کیسے دھروں دھیر پریم کے ادھور میں
ڈار سے بر کنس کا راگار میں زنجیر بھرا سے ری بیر جرجا سے دھن دھام چور میں
جو پے کنھیا بلد یو دو و لال میرے (قید خانہ ۱۲) کھیلیں کہہ میتا بین بین کے حضور میں

جسودا اور روہنی ماتا رو کر کہنے لگی کہ شیام اور بلرام برج گوکل کے پران ادھار ہیں انکے چلے جانے سے ہم لوگ کیسے جیوینگے پھر جسودا ماتا بہت بلاپ کرکے بولی کہ اے موہن پیارے تم میری ممتا چھوڑ کر کیوں جاتے ہو میں تمہارے اوپر نچھاور ہو کر کہتی ہوں کہ اپنی ماتا کو چھوڑ کر کیوں جاتے ہو تمہارے دیکھے بنا مجھسے ایک ساعت نہیں رہا جائیگا جب جسوداجی کے یہ سب کہنے پر بھی موہن پیارے رتھ پر سے نہیں اُترے تب جسودا بیاکل ہو کر زمین پر گر پڑی اور بہت بلاپ کرکے کہنے لگی کہ اے پران پیارے تم کٹھور ہو کر میرا پران ہی لیا چاہتے ہو مجھے اکرور مارنے کے واسطے برندابن میں آ کر میری بڑھوتی سمے کی لکٹیا چھینے لیا جاتا ہے اے بیٹا تم کو کچھ دیا نہیں آتی جو مجھے اس طرح چھوڑ کر چلے جاتے ہو اے راجہ پرکھیت جب اس طرح جسودا اور روہنی اور گوپیاں رتھ پکڑ کر رونے لگیں تب موہن پیارے ہنستے ہوئے رتھ پر سے اُتر کر بولے کہ تم چنتا مت کرو میں ایک آدمی تمہارے پاس بھیجونگا اسوقت جسوداجی موہن پیارے کو گلے لگا کر بڑی بنتی کرکے بولیں کہ اے بیٹا تم دھنکھ جگیہ دیکھ کر جلد چلے آنا وہاں کسی سے پریت لگا کر اپنی ماتا کو مت بھول جانا یہ سن کر مرلی منوہر نے جسودا ماتا کو بہت دھیرج دیا اور شری داما گوال سے بولے کہ تم گوپیوں سے کہدو کہ سوچ مت کریں میں پھر ملوں گا جب شیام سندر اس طرح سب کو دھیرج دیکر اور ماتا کو ڈنڈوت کرکے رتھ پر چڑھے تب نندجی نے جسودا اور گوپیوں سے کہا کہ تم اُداس مت ہو میں شیام اور بلرام کو دھنکھ جگیہ دکھا کر جلدی اپنے ساتھ لے آؤں گا لیکن اس بات کا ڈر ہے کہ راجہ کنس شیام اور بلرام سے کچھ دغا نہ کرے یہ بات سنکر ایک بوڑھے آدمی گیان دان نے کہا کہ اے نندجی شیام سندر پربرہم پرمیشور کا اوتار ہیں انھوں نے پرتھوی کا بھار اُتارنے کے واسطے جنم لیا ہے یہ راجہ کنس کو کیا سمجھتے ہیں موت کی بھی موت اُن کے ہاتھ ہے یہ سن کر نند آدک کو دھیرج ہوا اتنی کتھا سن کر راجہ پرکھیت نے پوچھا کہ اے مُن ناتھ بڑا آشچرج ہے کہ اکرورجی نے یہ دسا جسودا اور گوپیوں کی دیکھ کر کچھ دھیرج اُن کو نہیں دیا شکدیوجی بولے کہ اے راجہ اُس وقت اکرورجی نے اتنا گوپیوں سے کہا تھا کہ شیام سندر پھر تم سے ملکر سُکھ دیں گے جب اکرور نے سب کو روتا چھوڑ کر شیام اور بلرام کا رتھ متھرا کی طرف ہانکا اور نندجی گوال بالوں سمیت گاڑی آدک پر بیٹھ کر اُن کے ساتھ چلے تب جسودا بڑے بلاپ سے بولی۔

چوپائی

موہن ادھر دیکھ تو لیجے — بچھڑت لال ہمیں کچھ دیجے
لیو نہار جنم کو گھیرو — بھرو برج میں ہوت اندھیرو
یہ کہہ گوال سکھن کو پھیرو — اپنی گائے جائے کے گھیرو
ایسے کہہ جبمت بلکھائی — کیے جتن بہہ پران نہ جائی
تلپھت بکل رام مہتاری — ات بیاکل سب برج کی ناری

دوہا

دیکھو دکھت برج لوگ سب اور جسودا مائے — تب ہر یہ کہہ سکھ دیو بہر ملیں گے آئے

جب تک رتھ کی دھوجا اور دھور اڑتی ہوئی جسودا اور گوپیوں کو دیکھ پڑتی رہی تب تک اُن سب کو آسا بنی رہی کہ اب ہمارے پران پیارے لوٹ آویں گے اس لیے وہ سب رتھ کی طرف ٹکٹکی باندھ کر دیکھتی رہیں جب رتھ دور نکل جانے سے اُس کی دھور بھی نہیں دکھائی دی اور گوپیوں کا تن برج میں رہ کر من دھور کی طرح اُڑتا ہوا شری کرشن جی کے پیچھے چلا گیا تب سب گوپیاں اور جسودا جی بیہوش ہو کر زمین پر گر پڑیں جب کچھ ہوش آیا تب روتی پیٹتی ہوئی گھر کو چلیں لیکن اُن کو شیام سندر کے برہ سے راہ نہیں سوجھتی تھی تب ایک سکھی جسودا جی سے بولی۔

سورٹھا

کہا کریں برج جائے من ہر لے گئے سانورو — پڑت نہ آگے پائے پاچھے ہی لوچن لکھت

دوہا

یوں برج تیہہ چھپائے سب دیکھ جسودا دیں — سب آئیں اپنے گھرن کلیشت بدن ملیں

سورٹھا

سب برج پریم اُداس برہن دکھ ہمپت ہیں — رہے پران یہ آس شیام کبھو ملہیں بہر

کبت

کُل اکرور بیری کا ہو جنم کو چیٹک سے ڈار سر پے کے برج مور گیؤ
بیاکل بحال ننشی دھر شیام بن میں سی تلپھ مانو پریم رس جھور گیؤ
چرن اُٹھائے چکرت چوت او سپنے دھام چڑھ چنتا من چین سب چور گیؤ
بار بار کہت یسور جل نین یو رد دھور نا اُڑات آئی اب رتھ دور گیؤ

اے راجہ اسی طرح سب گوپیاں اور جسودا جی شیام سندر کے برہ میں بیاکل رہ کر اُن کی چرچا میں دن اپنا کاٹنے لگیں اور اکرور جی سنے چلتے وقت اپنے من میں اُداس ہو کر کہا کہ دیکھو میں نے

راجہ کنس ادھرمی کے کہنے سے بہت بڑا کام کیا کہ شیام اور بلرام کے مارے جانے کی تدبیر سننے اور دیکھنے پر بھی اُن کو اپنے ساتھ لیے جاتا ہوں میرے برابر دوسرا کوئی پاپی سنسار میں نہ ہوگا جب کنس شیام اور بلرام کو مار ڈالے گا تب سب برج بالا جن کو میں روتے اور بلاپ کرتے چھوڑ آیا ہوں وہ بہت دُکھ پاوینگی اس ادھرم کرنے کے بدلے مجھکو نہ معلوم کون نرک بھوگنا پڑے گا شری کرشن انترجامی نے اُن کے من کا حال جان کر بچار کیا کہ دیکھو اکرور ایسا گیانی مجھکو لڑکا سمجھکر میرے مارے جانے کا سوچ کرتا ہے اس لیے اُس کو اپنی مہما دکھا کر یہ سوچ اُس کا چھڑا دینا چاہیئے جب اکرور جمنا کنارے پہونچے اور رتھ اپنا درخت کے نیچے اور شیام اور بلرام سمیت کھڑا کر کے نہانے گئے تب موہن پیارے نے نند راے سے کہا کہ تم گوال بالوں کو ساتھ لیکر آگے چلو اکرور جی اسنان اور پوجا کر لیں تو میں بھی آپہونچتا ہوں یہ بات سُن کر نند جی گوال بالوں سمیت آگے بڑھے اور اکرور جی نے جیسے پانی میں غوطہ مارا ویسے شری کرشن جی کو پانی کے بھیتر دیکھا جب آشچرج مانکر سر اپنا باہر نکالا تب باہر رتھ پر بیٹھے دیکھا دوسری مرتبہ پھر غوطہ مارا وہی حال پھر دیکھا جب تیسری مرتبہ غوطہ لگایا تو کیا دیکھا کہ شری کرشن جی سانولی صورت موہنی مورت لچھمی سمیت جڑاؤ گہنا سب انگ انگ پہنے کیسر اور چندن کا تلک لگائے کوستبھ من اور بیجنتی مالا اور بنمالا گلے میں ڈالے پیتامبر اور جنیو کا جوڑا پہنے اُپرنا ریشمی اوڑھے چتربھجی روپ سے شنکھ چکر گدا پدم دھارن کیے شیش ناگ پر براجتے ہیں اور شیش جی سفید رنگ ہو کر اپنے ہزار سر پر جڑاؤ کریٹ مکٹ باندھے پیتامبر پہنے بہت سوبھائمان دکھلائی دیے اور شیام سندر گھونگھر والے بالوں پر جڑاؤ مکٹ ساجے مکراکرت کنڈل پہنے سندر ناسکا منوہر کپول ترچھی چتون بجلی سے دانت چمکتے مند مند مسکراتے ات سندر بھجا چوڑی چھاتی گہری نابھ پتلی کمر موٹی جانگھ پاؤں کے ناخن چمکتے ہوئے ایسے مہا سندر دکھلائی دیے کہ جن کا برنن نہیں ہو سکتا اور جو اور انکس اور بجر آدک کی ریکھا پانوں کے تلوے میں دکھلائی دے کر اور کیا دیکھ پڑا کہ شری برھما جی اور شری مہادیو جی اور اندر اور برن اور کبیر آدک دیوتا اور نو جوگیشور اور نارد مُن اور مارکنڈے اور بھرگ آدک رکھیشور اور سنکادک اور گرڑ جی اور آٹھ بسو دیوتا اور رموت اور چوبیس تتو اور دُھرو اور پرھلاد آدک بھکت اور بید بیاس اور انچاس پون اور آٹھ دگپال اور ساتوں دیپ اور ساتوں سمندر اور بارھوں سورج اور چندرما اور ربل کھلیا رکھیشور اور اگن اور دھرم راج اور رکامدھین اور کام دیو اور ساتوں چرنجی اور بدیادھر اور سدھ اور گندھرب اور دبیہ پتر اور گنگا اور سرستی آدک ندیاں اور اُندھتی اور بشسٹھ ورچھ اور راچھس اور کنس اور دیوکنیاں اور سب برت اور سب تیرتھ اور کلپ برچھ آدک اپنا اپنا روپ رکھے ہوئے شری کرشن جی کے سامنے ہاتھ جوڑے کھڑے استت کر رہے ہیں اور اپسرا ناچ دکھلا کر گندھرب لوگ گانا سنا رہے ہیں اور برھما جی آدک دیوتا استت کر کے شری کرشن کے بیچ کے آگے کچھ بولنے کی سامرتھ نہ رکھکر تصویر کی طرح چُپ چاپ کھڑے اُنکا منھ دیکھ رہے ہیں جس کی طرف شری کرشن نے آنکھ اُٹھا کر دیا کی راہ سے دیکھ دیا وہ خوش ہو کر اُنکا گُن اناد گانے لگا اُن میں سے بعضے شری کرشن جی کے اوپر چنور ہلاتے تھے بعضے اُن کو

دھوپ دیپ کرکے خوشبودار پھولوں کا گجرا پہناتے تھے اور بعضے اُن کو بہت طرح کی بھینٹ دے کر بار بار ڈنڈوت کرتے تھے۔

دوہا

ناتھن پربھ پر جناتھ کے سبھی دیوتا ساتھ ۔ ہاتھ جوڑ استت کریں دھریں چرن پر ماتھ

جب اکرور کو یہ سب مہما شیام سندر کی جمنا جل میں دیکھکر بشواس ہوا کہ شری کرشن جی پر برہم پرمیشور کے اوتار ہیں تب وہ اپنا سوچ اور سندیہ چھوڑ کر چتربھجی روپ کے پاس چلے گئے اور چرنوں پر گرکے ہاتھ جوڑ کر بولے۔

دوہا

تن من رہیو بھلائے کے دیکھ روپ ابھرام ۔ ناتھن پربھ گھنشیام کو لاگیو کرن پرنام

اتنی کتھا سُنا کر شکدیو جی بولے کہ اے راجہ جو کوئی اس ادھیائے کو پریت سے کہے اور سنے تو تم جانو کہ اس کو شیام سندر کے درشن ملے۔

ادھیائے چالیسواں

استت کرنا اکرورجی کا شری کرشن جی کے چتربھجی روپ کی جمنا جل میں

شکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ پریچھت جب اکرورجی نے شری کرشن جی کی مہاتما اس طرح دیکھکر اُن کو پورن برہم جانا تب اُسی جگہ اس طرح پر کرشن بھگوان کی استت کی کہ اے ناتھ نرنجن آپ تینوں لوک کے مالک ہوکر جنم اور مرن سے رہت ہیں اور کوئی ایسی سامرتھ نہیں رکھتا کہ آپ کی لیلا اور آدنت کا بھید جان سکے میری ڈنڈوت آپ کو پہونچے یہ بات سُنکر راجہ پریچھت نے پوچھا کہ اے مُن ناتھ جب پر برہم پرمیشور کے بھید کو کوئی نہیں پہونچ سکتا تو پھر اُن کی مہما جاننے والا کس کو کہنا چاہیئے شکدیو جی بولے کہ اے راجہ اُن کی مہما جاننا بہت کٹھن ہے لیکن تم جتنے جیو جڑ اور چیتن دیکھتے ہو سب میں اُنھیں کے تیج کا پرکاش ہے جو کچھ سنسار میں درشٹ آتا ہے وہ سب پرمیشور کی اچھا اور مہما سے پیدا ہو کر اُنھیں کا روپ ہے سنسار میں کوئی کوئی گیانی اور تپسی پرمیشور کے دھیان اور اسمرن کے پرتاپ سے کچھ کچھ بھید اُنکا جان سکتے ہیں۔

دوہا

ناتھن پربھ کرتار کو جانیں یا بدھ لوگ ۔ گھٹ گھٹ میں بیاپک سدا ابھی سب کرنے جوگ

اے راجہ پریچھت اکرورجی نے شری کرشن جی سے جمنا جل کے بھیتر یہ بنتی کیا کہ اے مہاراج آپ برہما اور مہادیو جی آدک دیوتا اور تینوں لوک کے مالک ہیں جس طرح ندی اور نالوں کا پانی بہکر

سمدر میں ملجاتا ہے اسی طرح سنساری آدمی جو پوجا اور دھیان اور دان اور دوسرے دیو کے نام پر کرتے ہیں وہ سب آپ کو پہونچتا ہے اور مرنے کے پیچھے سب جیو آپ کے روپ میں ملجاتے ہیں آپ الکھ اگوچر ہیں برھما دک دیوتا آپ کی مہما ورگن کو نہیں پہونچ سکتے دوسرے کی کیا سامرتھ ہے جو آپ کی مہما کو جان سکے میری ڈنڈوت لیجئے اسے آدپرش نراکار چاروں بید آپ کے شوانسا ہو کر آپ کے آد اور انت کو نہیں جانتے اور آپ گھٹنے اور بڑھنے سے رہت ہو کر اپنی تعریف کرانے کی بھی کچھ پرواہ نہیں رکھتے جیسے گولر کے بھنگے اور جل کے جیو اپنا حال نہیں جانتے ویسے سب برھمانڈ کے جیو ستوگن اور تموگن اور رجوگن سے پیدا ہو کر مایا کے بس ہو کر تمکو نہیں پہچانتے اور تمھارے براٹ روپ کے ایک ایک روئیں میں بہت سے برھمانڈ اس طرح چھید ھے ہیں کہ جس طرح گولر کے درخت میں پھل لگے ہوتے ہیں میں آپ کے اس براٹ روپ کو نمسکار کرتا ہوں کہ اسے پورن برھم نرمل روپ آپ چودھوں بھون کے کرتا اور دھرتا ہو کر کیول گئو اور براہمن اور ہر بھگتوں کے اُدھار کرنے اور سکھ دینے اور ادھرمیوں کے مارنے کیواسطے سنسار میں اوتار دھارن کرتے ہیں۔

چوپائی

ہنس روپ دھر کے اوتارا	نیر کھیر تم کرت نیارا

اسے جوت روپ دینا ناتھ آپ نے متس روپ دھر کر بید کو پاتال سے نکالا اور ہیگریو اوتار لیکر مدھ کیٹبھ دیت کو مارا اور سمدر متھنے اور چودہ رتن نکالنے کے واسطے کچھپ اوتار دھر کر مندراچل پہاڑ کو اپنی پیٹھ پر اٹھا لیا اور باراہ اوتار دھر کے ہرنیاکش دیت کو مار کر پرتھوی کو پاتال سے نکال لائے اور نرسنگھ روپ دھر کر ہرنیہ کشپ کو مار کر پرہلاد اپنے بھگت کی رچھیا کی اور دیوتوں کے بھلے کے واسطے باون اوتار لیکر تین پگ پرتھی راجہ بل سے دان لی اور پرسرام اوتار دھر کر چھتریوں کو مارا اور شری رام چند راوتار سے ادھرمی راون کو مار کر لنکا کا راج بھبھیکھن کو دیا اور شری گنگا جی آپ کے چرنوں کا دھوون ہو کر تینوں لوک کے جیووں کو تارتی ہیں اور بلبھدر اور پردومن اور انرودھ تمھارے ہی روپ ہیں اس لیے میں سب تمھارے اوتاروں کو ڈنڈوت کرتا ہوں اتنی کتھا سن کر راجہ پریکھیت نے پوچھا کہ اسے مہاراج اس وقت تک توانرودھ اور پردومن جی پیدا نہیں ہوئے تھے اکرور جی نے انکا نام کس طرح جانا شکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ پریکھیت اودھو جی اور اکرور جی شری کرشن جی کے بھگتوں میں ہو کر تینوں کال کا حال جانتے تھے جس طرح نارد منی کو تینوں کال یعنی ماضی و حال و استقبال کا حال معلوم رہتا ہے اسی طرح ہر بھگت لوگ بھی تینوں کا حال جانتے ہیں پھر اکرور جی نے کہا کہ آپ بودھ اوتار لیکر دیتوں کو جگیہ کرنے سے منع کریں گے اور کلجگ کے انت میں کلنکی اوتار دھر کر نئے سر سے سب جگت کا دھرم جاری کرینگے اور کوئی آدمی آپ کا تپ اور دھیان کرنے سے بھوساگر پار اُتر جاتے ہیں اور کسی کو آپ سنساری مایا جال میں پھنسا کر اُنکا تماشا اس طرح دیکھتے ہیں کہ جس طرح کوئی آدمی اپنا منھ

درپن میں دیکھے بغیر تمہاری کرپا کے اس سنساری مایا جال سے چھوٹنا بہت کٹھن ہے تمہاری پوجا کئی طرح پر ہوتی ہے بعضے آدمی تمہاری مورت بنا کر پوجتے ہیں بعضے تمہارے روپ اور چرنوں کا دھیان اپنے ہردے میں رکھتے ہیں بعضے تمہارے نام پر جگیہ اور ہوم کرتے ہیں اور گیانی آدمی تم کو سب جیووں میں ایک روپ دیکھتے ہیں اور بعضے آدمی برکت ہو کر جنگل میں تمہارا تپ اور دھیان کرتے ہیں اور بعضے گرہستی میں رہنے پر بھی من سے تمہارا اسمرن اور دھیان رکھکر بھو ساگر پار اُتر جاتے ہیں اور بعضے لوگ سوائے تمہارے دوسرے دیوتا سے پریت نہ رکھکر بار بار تم کو ڈنڈوت کر کے سنساری بیوہار کو سپنے کی طرح سمجھتے ہیں تمہاری پوجا اور اسمرن اور گنوں کا برنن بڑے بڑے جوگیشور اور گیانی اور شیش جی اور گنیش جی اور مہیش جی آدبرنن نہیں کر سکتے مجھ اگیان کی کیا سامرتھ ہے جو تمہاری مہما کو برنن کر سکوں تمہارا نام دین دیال ہے اس لیے مجھکو دین اور اپنا داس سمجھکر اگیان اور ابھمان کی گانٹھ جو میرے ہردے میں پڑی ہے اُس کو گیان روپی آگ سے جلا دیجئے اور مجھکو آٹھوں پہر اپنے چرنوں کے پاس رکھکر ایسا گیان اُپدیش کیجیے جس میں آپ کو اپنا پیدا کرنے والا جان کر آپ کی سیوا اور چرچا میں دن رات لگا رہا ہوں۔

دوہا

میں اجان تم سرن ہوں ماکھن پربھ بھگوان	ایسی بُدھ موہنہ دیجئے تمھیں سکوں پہچان

ادھیائے اکتالیسواں

پہونچنا اکرورجی کا شیام اور بلرام سمیت متھرا میں و دیگر حالات

شکدیوجی نے کہا کہ اے راجہ پریچھت جب شری کرشن جی نے جمنا جل کے بھیتر یہ سب استت اکرورجی سے سُن کر چتربھجی روپ اپنا دیوتوں سمیت انتر دھیان کر لیا تب اکرورجی اس بات کا اچنبھا جان کر پانی سے باہر آئے اور شیام اور بلرام جی کو رتھ پر بیٹھے دیکھ کر ڈرتے اور کانپتے ہوئے اُن کے پاس گئے یہ حال اُنکا دیکھکر شری کرشن جی نے پوچھا کہ اے چاچا تم اس وقت گھبرائے ہوئے کیوں ہو اور نہاتے وقت سر پانی سے باہر بار بار نکال کر ہماری طرف کیوں دیکھتے تھے اور چلنے کا سوچ بھول کر اتنی دیر کیا کرتے رہے تم نے جمنا جل میں کچھ آشچرج تو نہیں دیکھا یہ بات سنتے ہی اکرورجی نے ہاتھ جوڑ کر بنتی کیا کہ اے لچھمی ناتھ انترجامی جو کچھ پانی کے بھیتر میں نے تمہاری مہما دیکھی وہ برنن نہیں ہو سکتی۔

چوپائی

بھلو درش دیکھو جل ماہیں موہنہ بھرو سو بھیو تھارو	کرشن چرت کو اچرج ناہیں بیگ ناتھ متھرا اگ دھارو

دوہا

اپ موسے پوچھت کہا تم تربھون کے ناتھ ۔ کرتا ہرتا جگت کے سکل تمھارے ہاتھ
مائکن پربھو کرتار کی لیلا کہی نہ جائے ۔ سرب جیو سنسار کے جامے رہے بھلائے

یہ سنتے ہی شری کرشن جی نے ہنس کر کہا کہ آؤ رتھ پر چڑھو راہ چلنا ہے تب اکرور جی نے پہلے سر اپنا اُن کے چرنوں پر رکھ دیا پھر رتھ پر بیٹھ کر رتھ کو ہانکا اور نند جی آدک گوال جو آگے گئے تھے متھرا کے نزدیک ایک باغ میں ڈیرا کر کے شیام اور بلرام کی راہ دیکھنے لگے جب شری کرشن جی بھی وہاں پہونچکر رتھ سے اُترے تب اکرور جی نے ان سے ہاتھ جوڑ کر بنے کیا کہ اے دینا ناتھ میں چاہتا ہوں کہ آج کی رات میری کٹی اپنے چرنوں سے پوتر کیجے جس کے گھر آپ کے چرن جاتے ہیں اُس کے پرکھا سرگ لوک کو پہونچتے ہیں جن چرنوں نے گوتم کی استری اہلیا کو شراپ سے چھڑایا اور راجہ بل کو ستل لوک کا راج دیا اور جن چرنوں کا دھو دن گنگا جی کو راجہ بھگیرتھ بڑے تپ سے اپنے پرکھوں کے تارنے کے واسطے مرت لوک میں لائے اور شیو جی نے اُس کو اپنے سر پر رکھا وہی چرن دھو کر چرنودک پینے اور اپنے سر پر چڑھانے سے اپنے کُل پروار سمیت میں کرتارتھ ہوا چاہتا ہوں۔

چوپائی

ایسو چرن سروج تمھارو ۔ تنکو سدا پر نام ہمارو

دوہا

ماکھن پربھو کے نام کن کہے سُنے جہ ٹھور ۔ سر رج تہہ ٹھور کی سیس دھر ریجھیاں موہ

اے مہاپربھو میں تمھارا داس یہ چرن چھوڑ کر کہیں نہ جاؤں گا یہ بات سنتے ہی شیام سندر نے اکرور جی کا ہاتھ بڑے پریم سے پکڑ لیا اور الگ لیجا کر اُن سے کہا کہ اے چاچا آج رات کو ہم یہاں رہیں گے کل راجہ کنس کو مار کر پیچھے سے بلداؤ بھیا سمیت تمھارے گھر آویں گے آج سب کو یہاں چھوڑ جانا اُچت نہیں جب اکرور جی نے یہ سنا تب شری کرشن جی سے بدا ہو کر راجہ کنس کی سبھا میں جا پہونچے راجہ کنس نے بڑے آدر بھاؤ سے اکرور جی کو بیٹھا کر اُن سے پوچھا کہ جہاں گئے تھے وہاں کا حال کیا ہے کہو۔

چوپائی

سُن اکرور کہے سمجھائی ۔ برج کی مہما کہی نہ جائی
کہا نند کی کروں بڑائی ۔ بات تمھاری سیس چڑھائی
رام کرشن دوؤ ہیں آئے ۔ بھینٹ سے برجباسی لائے

آج وہ بہت گوال بال سنگ رہنے سے شہر کے باہر ٹکے ہیں کل راج سبھا میں آویں گے یہ سن کر راجہ کنس بہت خوش ہوا اور بولا کہ اے اکرور جی آج تم نے ہمارا بڑا کام کیا کہ رام اور کرشن کو لے آئے اب اپنے

گھر جا کر آرام کرو اکرور جی یہ حکم پاتے ہی اپنے گھر آئے اور کنس شیام اور بلرام کے مارنے کی تدبیر بچار نے لگا اتنی کتھا سنا کر شکدیو جی بولے کہ اے راجہ پرکھیت جب نند آدک ڈیرا لیکر سجت ہوئے تب شیام اور بلرام نے پوچھا کہ اے بابا تمھاری آگیا ہو تو ہم متھرا پری دیکھ آویں یہ سن کر نند جی نے کچھ مٹھائی اور پکوان دونوں بھائیوں کو کھلا کر کہا کہ بہت اچھا تم جا کر دیکھ آؤ لیکن دیر نہ لگانا یہ سنتے ہی اُسی دن چار گھڑی دن باقی رہے شیام اور بلرام گوال بالوں کو ساتھ لیکر چلے متھرا پری میں قلعہ اور مکان بلور کے بنے ہوئے بہت اچھے دکھائی دیے اور سنہلے رتن جٹت دروازوں پر موتیوں کی جھالر بندھی تھی اور جھروکے اور کھڑکیوں میں بہت من جڑے ہو کر قلعہ کے چاروں طرف ایسی گہری کھائیں کھدی تھی جس میں بارہوں مہینے پانی بھرا رہتا تھا اور قلعہ کی دیوار کے طاق اور جھروکھوں میں کبوترا اور تیترا اور کوکلا آدک بہت طرح کے پنچھی رہ کر میٹھی میٹھی بولی بولتے تھے اور سب گلی اور کوچے اُس شہر کے کوڑے اور دھور وغیرہ سے صاف رہ کر گلاب جل اور رگڑے ہوئے چندن کا چھڑکاؤ وہاں ہو رہا تھا اور محلوں کی دیواریں ایسی چمکتی تھیں کہ جن میں منھ دکھائی دیتا تھا اور سب مکانوں میں چھوٹے چھوٹے باغیچے اور شہر کے چاروں طرف بڑے بڑے باغ اور اُن میں اچھے اچھے پھل اور پھول لگے ہو کر اچھے اچھے مکان بیٹھنے کے واسطے وہاں بنے تھے اور درختوں پر بہت طرح کے پنچھی بولتے تھے اور اچھے اچھے تالاب اور باولی اور کنڈوں میں موتی کی طرح صاف پانی بھرا رہ کر کمل پھول رہے تھے اور اُن پھولوں پر بھونرے گونجا کرتے تھے اور تالاب کے کنارے بہت رنگ کے جانور اور پنچھی آپس میں کلول کر رہے تھے اور پھولوں کی کیاریاں کوسوں تک پھول کر مند سگندھ ہوا بہتی تھی اور پان کی پنواریاں لگی ہو کر کنوؤں اور باؤلیوں پر رہٹ اور پروہٹ چلتے تھے اور مالی لوگ میٹھے میٹھے سروں سے گا کر درختوں کو سینچ رہے تھے اور شہر کی رچھا کے واسطے چاروں طرف اشٹ دھات کی دیوار بنی تھی اُس میں اور سب استھانوں پر سنہلے جڑاؤ کلسے ایسے بنے تھے کہ جن کی چمک پر آنکھ سامنے نہیں ٹھہرتی تھی اور سب متھرا باسیوں کے دروازوں پر کیلا اور بندنوار بندھے تھے اور گانا اور بجانا اور منگلاچار ہو رہا تھا۔

دوہا

شوبھا متھرانگر کی کاپے برنی جائے	جہاں شیام تربھون پتی جنم لیو ہے آئے

جبکہ شیام اور بلرام ایسی شوبھا دیکھتے ہوئے متھرا پری میں پہونچے تب اُن کا درشن پا کر متھرا باسی اپنی اپنی آنکھوں کا پھل پانے لگے۔

چوپائی

جو جو چھب دیکھیں گھومائیں	سو سو گرنا کر پچھتائیں
اُسر کنس ہے بڑا قصائی	اب اُنکو ہوہے دُکھدائی

دوہا	پڑی دھو متھرا نگر آدت نند کمار / سُن دھائے پُرلوگ سب گرہ کوکاج بسار

جب متھرا کی استریوں نے شیام اور بلرام کے آنے کا حال سنا تب اُن میں بہت سی استریاں شیام سندر کے دیکھنے کے واسطے گھر سے باہر نکل آئیں اور بہت سی استریاں اپنے کوٹھوں اور کھڑکیوں اور جھروکھوں پر آبیٹھیں۔

دوہا

ماکھن پربھو آدت سنے من میں بھیو ہلاس	مارگ میں ٹھاڑھی بھئیں بہر درشن کی آس

اور بہت سی استریاں آپس میں غول باندھ کر سڑک اور گلیوں میں ایک دوسرے سے یہ کہتی تھیں کہ یہی شیام اور بلرام ہیں جن کو اکرور لینے گئے تھے اس مورت کو اچھی طرح دیکھکر اپنی اپنی آنکھیں ٹھنڈھی کرو۔

چوپائی

یہ بدھ جہاں تہاں کھڑی ناری	پربھو بتاویں ہاتھ پساری
نیل بسن گورے بلراما	پیتامبر اوڑھے گھنشیاما
سنت ہتی پرشارتھ جن کو	دیکھو روپ نین بھر تنکو

یہی دونوں لڑکے راجہ کنس کے بھانجے ہیں جنھوں نے کیشی آدک سب دیتوں کو مارکر بہت لیلا گوکل اور برندابن میں کی تھی پچھلے جنم میں بہت اچھے کرم ہم لوگوں نے کیے تھے جس کے پرتاپ سے بیکنٹھ ناتھ کا درشن پایا جو جو استری شری کرشن جی کے آنے کی خبر پاتی تھی وہ اُلٹا پلٹا سنگار کر کے اپنی گود کا لڑکا روتا چھوڑ کر اس جلدی سے باہر چلی آتی تھی کہ اُس کو اپنے بدن اور کپڑے کی کچھ سُدھ نہیں رہتی تھی۔

دوہا

ماکھن پربھو کے درش کو یہ بدھ دوڑیں نار	جیوں سرتا ساگر ملن چلت بیگ سوں پار

جبکہ متھرا کی استریاں شری کرشن جی کی موہنی مورت کا روپ رس آنکھوں کی راہ سے پینے لگیں تب موہن پیارے نے اپنی مرد مُسکان اور ترچھی چتون سے اُنکا من ہر لیا اور وہ استریاں شیام سندر کو دیکھتے ہی اُنپر موہت ہو گئیں۔

دوہا

کہت سکل بڑ بھاگ ہیں برندابن کی نار	جو سکھ پاوت ہیں سدا ماکھن پربھو نہار

شکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ اسی طرح سب استری اور پُرش متھرا باسی موہن پیارے کے درشن سے خوش ہو کر بہت طرح کا بال چرتر نند لال جی کا آپس میں کہتے تھے اور برہمن لوگ شیام اور بلرام کے ماتھے پر تلک لگا کر اُن کو آشیرباد دیتے تھے جس گلی کوچے چوراہے میں شیام اور بلرام جاتے تھے وہاں یہ سب استری اور پرش اُن کے درشن سے اپنا جنم سوارتھ کرتے تھے اور موتی اور رتن آدک نچھاور کر کے اچھت اور لاوا اور پھول اُنپر برساتے تھے اُس نگر کی شوبھا اور بہت بھیڑ دیکھکر شیام سندر نے اپنے ساتھ

کے گوال بالوں سے کہا کہ کوئی راہ مت بھول جانا اور جو بھول جانا تو جہاں ڈیرا ہے وہاں چلے آنا اُس وقت موہن پیارے نے راہ میں کیا دیکھا کہ راجہ کنس کا دھوبی جو کپڑوں کو بھی رنگتا تھا مدرا پیے ہوئے اور کئی لادی کپڑوں کی لیے ہوئے راجہ کنس کا جس گاتا ہوا اسی طرف چلا آتا ہے اُس کو دیکھکر شری کرشن جی نے بلرام جی سے کہا کہ کہو تو اس کے کپڑے چھین کر ہم اور تم دونوں بھائی اور گوال بال لوگ پہن لیویں اور جو کچھ بچے اُس کو لٹا دیویں بلرام جی نے کہا کہ جو تمہاری اچھا ہو وہ کرو یہ بات سنتے ہی شری کرشن جی اس دھوبی سے جو سب دھوبیوں کا مالک تھا بولے کہ تم کچھ کپڑے ہم کو پہننے کے واسطے دو تو ہم راجہ کنس سے بھینٹ کر کے پھر سب کپڑے تمکو پھیر دیں گے اور جو کچھ ہم کو راجہ کنس کے یہاں سے ملے گا اُس میں تم کو بھی دیں گے۔

دوہا

ہنسیو بچن سن شیام کے کیہو گرب کر بین	بل کو بکرا جوے رہیو آپ نے پٹ لین

سورٹھا

راکھی گھری بنائے ہوئے آدھرپ دوار کون	تب لیجو پٹ آئے جو بہاوے سو دیجیو

یہ کہکر وہ دھوبی موہن پیارے سے بولا کہ تم لوگ گنوار آدمی جنگل کے رہنے والے ہمیشہ اسی طرح کے کپڑے تو پہنتے رہے تھے جو آج مانگتے ہو تم نہیں جانتے کہ یہ سب کپڑے راجہ کنس کے ہیں ایسی بات پھر کہو گے تو راجہ تمکو ڈنڈ دے گا۔

چوپائی

بن بن پھرت چراوت گیا	اہر جات کامری اُڑھیا
نٹ کو بھیس بناکر آئے	نرپ امبر پہرن من لائے
جُر کے چلے نرپت کے پاسا	پھر اون لیبے کی آسا
نیک آس جیون کی جو ٔ	کھوؤں جیت ابھی تم سوء

یہ سنکر شری کرشن جی نے کہا کہ ہم تو سیدھی طرح کپڑے مانگتے ہیں تم ٹیڑھی ٹیڑھی باتیں کہتے ہو مانگے کے کپڑے دینے ہیں کچھ تمہارا نقصان نہ ہوگا سدا تمہارا جس سنسار میں بنا رہے گا یہ سنتے ہی وہ دھوبی کرودھ کر کے بولا کہ اے لڑکے اب تک تو نے راجہ کنس کو نہیں دیکھا اور اُس کے پرتاپ کا حال بھی نہیں سنا گنوار لوگ راجسی بیوہار نہیں جانتے تیرا منہ یہ کپڑے پہننے جوگ ہے اس بات کی ہوس چھوڑ کر میرے سامنے سے چلا جا نہیں تو ابھی تجھکو مار ڈالوں گا جب کہ شیام سندر نے یہ کٹھور بچن دھوبی کا سنا تب غصہ میں ہو کر دو انگلی اپنے ہاتھ کی ترچھی کر کے اُس کے گلے پر ماریں کہ سر اُس کا بھٹے کی طرح کٹ کر گر پڑا یہ حال دھوبیوں کے مالک کا دیکھتے ہی اُس کے ساتھی لادی کپڑوں کی چھوڑ کر

بھاگ گئے اور راجہ کنس کے پاس جا کر سب حال کہدیا اور شیام سندر نے اپنے اور بلرام جی اور گوال بالوں کے پہرنے کے واسطے کپڑے نکال کر باقی سب کپڑے لٹا دیے گوال بال لوگ وہ کپڑے پہننا نہیں جانتے تھے اس سے پائجامے میں ہاتھ اور انگرکھے میں پاؤں ڈالنے لگے اور شیام سندر نے بھی الٹا پلٹا کپڑا پہن لیا۔ اتنی کتھا سنا کر شکدیو جی بولے کہ اے راجہ تجھے اس بات کا سندیہہ ہو کہ سب کو سب چیزوں کا گیان شری کرشن جی کی کرپا سے پیدا ہوتا ہے وہ آپ کپڑے پہننا کیوں نہیں جانتے تھے سو اُن کے بھید اور اُنکی لیلا کو کوئی نہیں جان سکتا وہ پربرہم پرمیشور سنساری سکھ کی اِچھا نہیں رکھتے لیکن اُن کی بھکت اور سیوک لوگ پریت سے جو کچھ اُن کو بھوگ لگا کر گہنا اور کپڑا آدک پہنا دیتے ہیں وہ اُس کو دیا کی راہ سے قبول کر لیتے ہیں اس لیے وہ اپنے کو کپڑے پہرنے سے نادان بنا کر چاہتے تھے کہ کوئی بھکت میرا آکر آپ مجھے کپڑے پہنا دے اُن کی اِچھا سے اسی وقت بائک نام درزی ہربھکت آپہونچا اور شری کرشن جی سے ہاتھ جوڑ کر بولا کہ اے مہاراج مجھ کو سب کنس کا سیوک کہتے ہیں لیکن میں اپنے من سے آٹھوں پہر تمھارے چرنوں کا دھیان رکھتا ہوں مجھ کو اگیا دیجئے تو میں سب کسی کو اچھی طرح کپڑے پہنا دوں شری کرشن جی نے اس کو اپنا بھکت جان کر کہا کہ بہت اچھا یہ بات سنتے ہی اُس درزی نے بڑے پریم سے چھوٹے بڑے کپڑوں کو کاٹ چھانٹ کر شیام اور بلرام اور سب گوال بالوں کو پہنا دیے اور ہاتھ جوڑ کر شری کرشن جی کے سامنے کھڑا ہوا تب بیکنٹھ ناتھ بولے کہ اے بائک ہم تجھ سے بہت خوش ہیں تو ہمیشہ بھکت اور دھن دان رہ کر مرنے کے پیچھے مکت پاوے گا اور تیرے بنس میں سب ہربھکت ہوں گے ایسا بڑا بردان دے کر پھر شری کرشن جی نے اس درزی سے کہا کہ اے بائک درزی جیسی سیوا تو نے ہماری کی ویسا پھل ہم نے تجھکو نہیں دیا اس لیے ہم تجھ سے شرمندہ ہیں اتنی کتھا سن کر راجہ پریچھت نے پوچھا کہ اے سوامی تھوڑی سیوا کرنے کے بدلے شری کرشن مہاراج نے اُسکو ایسا بردان دیا کہ لوک اور پرلوک دونوں بنا دیا پھر شرمندہ ہونے کا کیا سبب تھا شکدیو جی بولے کہ اے راجہ بیکنٹھ ناتھ نے یہ سمجھا کہ کپڑے پہناتے وقت اُسنے سب طرف سے اپنا من کھینچ کر میرے کام میں لگایا اور بغیر کسی اِچھا کے میری سیوا کی اس لیے میں نے جو کچھ اُس کو دیا ہے وہ اُس سیوا کی برابری نہیں رکھتا ہے اے راجہ پریچھت دیکھو ایک مرتبہ کپڑا پہنانے کے بدلے وہ درزی اس پدوی کو پہونچا جو لوگ ہمیشہ شری کرشن جی کو گہنا اور کپڑا پہنا کر اُن کی پوجا اور سیوا کرتے ہیں وہ نہ معلوم کیسے پھل پاویں گے جبکہ شیام اور بلرام وہاں سے آگے چلے تب سداما نام مالی ہربھکت آکر شری کرشن جی کے چرنوں پر گر پڑا اور بڑے پریم سے شیام اور بلرام کو گوال بالوں سمیت اپنے گھر لیجا کر بہت اچھے آسن پر بٹھالا اور چرن اُن کے دھو کر چرنامرت لیا اور بدھ کے ساتھ اُن کی پوجا کی اور خوشبودار پھولوں کا گجرا پہنا کر اُن کی استت کی۔

	چوپائی	
کرپا دنت سب کے پرتپالا		دیا سندھ ہم دین دیالا

ایسے چرن سروج تمھارے	ستر شر جن سب اُدّھارے
موپر کرپا کری ہردیو	آس دیو کروں کچھ سیوا

جبکہ شری کرشن مہاراج جی نے یہ استت مالی سے سُنی تب اُس کی سچی بھکت اور پریت دیکھکر کہا کہ اے سُدامالی ہم تیرے اوپر بہت پرسن ہیں جو اچھا ہو وہ بردان مانگ یہ سنکر مالی نے بنے کیا کہ اے بیکنٹھ ناتھ میں یہی چاہتا ہوں کہ تمھارے چرنوں کی بھکت ہمیشہ میرے ہردے میں بنی رہ کر مجھکو گیانی اور رکھیشوروں کا ست سنگ بنا رہے شری کرشن جی مہاراج نے اُس کو مُنھ مانگا بردان دے کر کہا کہ تو ہمیشہ سُکھی اور دھن دان رہیگا اور تیرے بنش میں سب دھن دان ہوکر میری بھکت کریں گے یہ کہکر شری کرشن مہاراج وہاں سے اُٹھے ۔

دوہا

یہ بدھ دیا جتائے کے مالی کیو سناتھ	آنند سے آگے چلے ماکھن پربھو برجناتھ

ادھیائے بیالیسواں

شری کرشن جی کا شری مہادیو جی کا دھنکھ توڑنا

شکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ پریچھیت جب کرشن بھگوان سُدامالی کو بردان دے کر متھرا کی بازار میں اگئے تب کیا دیکھا کہ کبجا مالن کٹوریوں میں چندن رگڑا ہوا بھر کر تھالی میں رکھے ہوئے چلی جاتی ہے شری کرشن جی نے اُس کو دیکھ کر ہنسی کی راہ سے پوچھا کہ تم کس کی استری بہت سندری ہوکر یہ چندن کہاں لیے جاتی ہو ہم کو دوگی یا نہیں یہ بات سنکر کبری نے بنے کیا کہ اے موہنی مورت میں کبجا نام راجہ کنس کی داسی ہو کر چندن اُس کے لگانے کے واسطے لیے جاتی ہوں اور وہ اس سیوا سے خوش ہوکر میرا پالن اچھی طرح کرتا ہے لیکن میں تمھارے چرنوں کا دھیان ہمیشہ اپنے ہردے میں رکھ کر آپ کے گن گایا کرتی تھی آج تمھارا درشن پانے سے میرا جنم سپھل ہوکر آنکھوں کا پھل ملا راجہ کنس کے چندن لگانے سے میرا پرلوک نہیں بنتا اس لیے اب مجھکو یہ اچھا ہے کہ اگر تمھاری اگیا پاؤں تو اپنے ہاتھ سے تمھارے چندن لگا کر کرتارتھ ہو جاؤں ۔

دوہا

ماکھن پربھو سے کوبری یہ بدھ کہت بنائے	موہن مورت شیام کی من میں ہی لبھائے

شری کرشن جی نے کبجا کی بھکت اور سچی پریت دیکھکر اُس سے کہا کہ بہت اچھا یہ بات سنتے ہی کبری نے بڑے پریم سے شیام اور بلرام کے ماتھے اور بدن پر بدھ پوربک چندن لگایا تب شیام سندر نے خوش ہوکر بلرام جی سے کہا کہ اس سیوا کے بدلے اس کبری کا بدن سیدھا کردینا چاہیے یہ کہکر شری کرشن جی نے اپنا پاؤں کبری کے پاؤں پر رکھکر دو انگلی اپنے ہاتھ کی اُس کی ٹھوڑی میں لگا کر اُس کو اُچکا دیا تب کوبر اُس کا مٹ کر

وہ سیدھی اور بہت سندری ہوگئی۔

سورٹھا

کوکر سکے بکھان جاہ بنائی آپ ہر | اُبھی روپ گن کھان کُبجا من آنندات

اے راجہ پرکھشت جب کُبری نے اپنے کو بہت سندر دیکھا تب وہ آنچل سے منھ اپنا ڈھانپ کر مسکراتی ہوئی بہت بنتی کرکے بولی کہ اے پران پت جس طرح دیال ہوکر مجھے روپ اور جوانی دی ہے اسیطرح مجھ داسی کے گھر چل کر میری اچھا پوری کیجیے یہ بات سن کر شیام سندر نے اُس کا ہاتھ پکڑ کر پریم کے ساتھ اُس سے کہا کہ تو دھیرج رکھ جس طرح تو نے چندن لگا کر ہماری چھاتی ٹھنڈی کی ہے اُسی طرح ہم آکر تیری اچھا پوری کریں گے۔

دوہا

کنس نرپت کو دیکھ کے ہم ایہیں تو دھام | یہ کہکر آگے چلے ماکھن پربھو گھنشام

کُبری نے یہ بردان پاتے ہی خوشی سے اپنے گھر جاکر کیسر اور چندن کے چوک پُرائے اور اپنا مکان اچھی طرح سے سنوار سنگار کے موہن پیارے کے آنے کی راہ دیکھنے لگی جب متھرا باسی استریاں یہ حال سنکر اُس کے گھر گئیں تب اُس کا روپ اور جوانی دیکھکر بولیں۔

چوپائی

دھن دھن کُبجا تیرو بھاگ | جاکو بدھنا دیو سہاگ
ایسو کہا کٹھن تپ کینھو | گوپی ناتھ بھینٹ کچھ لینھو

اے کُبجا رانی جبکہ شیام سندر تیرے گھر آویں تب ہم کو بھی اُن کا درشن کرانا اسی طرح متھرا باسی استریاں کُبجا کے بھاگ کی بڑائی کرتی تھیں اور شیام اور بلرام گوال بالوں سمیت ہنستے ہوئے چلے جاتے تھے بازار میں جو آدمی جس چیز کا روزگار کرتے تھے وہ لوگ رتن اور کپڑا اور پان اور مٹھائی آدک سونے اور چاندی کی تھالیوں میں رکھکر اُن کو بھینٹ دیتے تھے اور شری کرشن جی اُن کی خیر صلاح پوچھکر اپنی میٹھی میٹھی باتوں سے اُن کو خوش کرتے تھے۔

چوپائی

مارگ میں جو درشن پاویں | رام کرشن کی کشل مناویں
کام سروپ شیام تن سوہے | متھرا کی کا من سب موہے

اور متھرا کی استریاں اپنا اپنا گہنا اور کپڑا شیام سندر پر نچھاور کرکے کہتی تھیں کہ ان کے بجوگ میں نہ معلوم گوپیوں کا کیا حال ہوا ہوگا جب اس طرح گھومتے ہوئے شری کرشن جی اور بلدیو جی رنگ بھوم کے پہلے دروازے پر جہاں شری مہادیو جی کا دھنکھ رکھا تھا پہونچے تب راجہ کنس کے دس ہزار شور بیروں نے

جو دھنکھ کی رکھواری کرتے تھے شیام سندر کو دیکھتے ہی دور سے للکار کر کہا کہ یہاں مت آؤ دور کھڑے رہو
شری کرشن اُن کے منع کرنے پر بھی نہ مانکر بے دھڑک وہاں چلے گئے اور مہادیو جی کا دھنکھ جو تین تاڑ لمبا
اور بہت موٹا اور بھاری اونچے چبوترے پر رکھا تھا اُس کو بائیں ہاتھ سے اُٹھا کر اس طرح سہج میں دو ٹکڑے
کر ڈالا جس طرح ہاتھی اوکھ کو توڑ ڈالتا ہے جب دھنکھ ٹوٹنے کی آواز تینوں لوک میں پہونچکر راجہ کنس نے
بھی سُنا تب وہ شری کرشن جی کو بہت زبردست سمجھ کر اُن کے ڈر سے کانپنے لگا اور جب وہ سب شور بیر شری
کرشن جی اور بلداؤ جی سے لڑنے آئے تب دونوں بھائیوں نے اُسی دھنکھ کے ٹکڑے سے مار کر اُنکو گرا دیا
اُس وقت دیوتوں نے خوش ہو کر شری کرشن جی اور شری بلدیو جی پر آکاش سے پھول برسائے جب کوئی اُنسے
لڑنے والا نہیں رہا تب شری کرشن جی نے بلدیو جی سے کہا کہ ہم کو ڈیرا چھوڑے ہوئے بڑی دیر ہوئی نند بابا
چنتا کرتے ہوں گے اب چلنا چاہیے یہ کہکر شری کرشن جی گوال بالوں سمیت اپنے ڈیرے پر آئے اور متھرا کے
لوگ دھنکھ توڑنے اور شور بیروں کے مارے جانے کا حال سن کر آپس میں کہنے لگے کہ یہ دونوں لڑکے آدمی
نہیں ہیں کوئی دیوتا معلوم ہوتے ہیں جو ایسے کام اُنھوں نے کیے دیکھو ہونہار زبردست ہوکر راجہ کنس نے
اپنی موت آپ گھر بیٹھے بلائی ہے ان کے ہاتھ سے وہ جیتا نہیں بچے گا اور نند جی نے شیام اور بلرام آدک کو
اچھے اچھے کپڑے پہنے دیکھ کر جانا کہ کنھیا نے یہ سب کپڑے کسی سے چھین لیے ہیں ایسا سمجھ کر بولے کہ اے بیٹا
تم یہاں بھی اُتپات کرتے ہو یہ برندابن ہمارا گاؤں نہیں ہے کہ گوال لوگوں کا دہی چھین کر اور چرا کر کھا جاتے تھے
جو متھراپُری میں ایسی اُپادھ کروگے تو اچھا نہ ہوگا یہ سُن کر شیام سندر بولے کہ اے بابا ہم نے نگر میں بہت
اچھا آنند دیکھا اب بھوکھ لگی ہے بھوجن دو یہ بات سنتے ہی نند جی نے دودھ دہی ماکھن پکوان مٹھائی آدک
کھانے کو نکال دیا۔

دوہا

بید بھانت بھوجن کیو سب گوالن کے ساتھ ۔ رین گنوائی چین سے ماکھن پیہو برجناتھ

اتنی کتھا سنا کر شکدیو جی بولے کہ راجہ پریچھت جب کنس نے اپنے شور بیروں کے مارے جانے کا
حال سنا تب اُداس ہو کر اپنے من میں کہنے لگا کہ مجھ کو بڑے زبردست دشمن سے کام پڑا ہے اب میرا
پران نہیں بچے گا اسی سوچ میں کنس بھیتر ہی بھیتر جلکر ایسا نربل ہو گیا جیسے کاٹھ گھن لگ جانے سے بھیتر
کھوکھلا ہو کر اوپر جیوں کا تیوں بنا رہتا ہے اور مارے شرم کے اپنے من کا حال کسی سے نہ کہکر اسی سوچ میں
پلنگ پر لیٹ رہا جب کروٹ لیتے لیتے پہر رات رہے اُس کو نیند آ گئی تب اُس نے سپنے میں بدن اپنا
بغیر سر کے دیکھا اور چندرما دو ٹکڑے دکھلائی دیا اور اپنی پرچھائیں میں چھید معلوم ہوئے اور سورج کی
روشنی جھروکھوں میں دیکھ پڑی اور رسولی کی طرح درخت دکھائی دیے اور سرخ پھولوں کا ہار اپنے گلے
میں دیکھا اور اپنے کو ننگے بدن بالو میں نہاتے اور بدن میں تیل لگائے گدھے پر چڑھے ہوئے مرگھٹ میں

بھوت پریتوں کے ساتھ مردوں سے گلے ملتے دیکھا اور درختوں میں آگ لگی دکھلائی دی یہ بُرا سپنا دیکھتے ہی
کنس گھبرا کر اُٹھ بیٹھا تب پھر اُسکو شری کرشن جی کے ڈر سے نیند نہیں آئی تسپر بھی وہ پرات سمے سبھا میں بیٹھکر
اپنے سیوکوں سے بولا کہ رنگ بھوم میں بچھونا آدک بچھوا کر سب راجوں کو جو دھنکھ جگیہ دیکھنے آئے ہیں ملاؤ
اور نند آدک برجباسی اور جدبنسیوں کو جتھا جوگ سب کو بیٹھاؤ اور کشتی کا اکھاڑہ تیار کراؤ میں بھی وہاں آتا ہوں

دوہا

جو دھا سبے بلاسے کے تن سے کہیو سنائے	اب ہیں رچو بنائے کے رنگ بھوم تم جائے

یہ آگیا پاتے ہی اُن لوگوں نے رنگ بھوم کی رچنا کر کے سب کسی کو بلا بھیجا اور جتھا جوگ استھان پر
سبکو بٹھال دیا اور چانور اور مشٹک و شل اور توشل اور کوٹ آدک پہلوان اپنے اپنے چیلوں سمیت آکر اکھاڑے میں جمع ہوئے اور
غرور سے ڈھول بجا کر تال ٹھوکنے لگے اور راجہ کنس بھی غرور کے ساتھ وہاں آکر بہت اونچے مچان پر جہاں چتر اور سنگھاسن بچھا
تھا بیٹھ گیا اور نند اور اپنند آدک راجہ کنس کو بھینٹ دیکر گوال بالوں سمیت ایک مچان پر بیٹھے اُسوقت راجہ کنس چانور اور مشٹک
آدک پہلوانوں کو بلا کر کہا کہ آج تم لوگ شیام اور بلرام کو کشتی لڑکر مار ڈالو ہم تم بہت روپیہ دیں گے پہلوانوں نے بنے کیا کہ اے
مہاراج ہم لوک اپنی سامرتھ بھر کوتاہی [illegible]یں گے اتنی کتھا سنا کر شکدیو سوامی بولے کہ اے راجہ پرکھیت اُسوقت
شری برھما جی اور شری مہادیو جی اور سب دیوتا شری کرشن جی کا درشن کرنے اور جیت دیکھنے کے واسطے
اپنے اپنے بمانوں پر چڑھ کر آکاش میں آکر جمع ہوئے اور متھرا باسی استری اور پُرش اتنے وہاں جمع ہوئے
جن کی گنتی نہیں ہوسکتی ۔

دوہا

ماکھن پربھ کے درس کی سب کے من میں چاہ	سب پربھلت ٹھاڑھے بھئے رنگ بھوم میں آئے

ادھیائے تینتالیسواں

کُبلیاپیڑ نام ہاتھی کو شیام اور بلرام کا مارنا

شکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ پرکھیت جب پرات سمے راجہ کنس رنگ بھوم میں جا کر بیٹھا اور سب لوگ
وہاں آکر جمع ہوئے تب شری کرشن جی اور بلدیو جی بھی گوال بالوں سمیت رنگ بھوم کے دروازے پر
جہاں کُبلیا پیڑ نام ہاتھی جھوم رہا تھا پہونچے ۔

چوپائی

دیکھ متنگ دوار متوارو	کہیا کہہ بلرام پکارو
سنو مہاوت بات ہماری	لیہہ دوار تے تم گج ٹاری

یہ بات ہم تم سے پہلے سے کہے دیتے ہیں کہ اپنا ہاتھی دروازے سے ہٹا کر ہم کو راجہ کنس کے پاس جانے دو نہیں تو ابھی ہاتھی سمیت تم کو مار ڈالیں گے تم شری کرشن جی کو لڑکا نہ جان کر تینوں لوک کا مالک سمجھو دشٹوں کو مارنے اور پرتھوی کا بوجھ اُتارنے کے واسطے اُنھوں نے جنم لیا ہے یہ بات سنتے ہی مہاوت ہنسکر بولا کہ تم گئو ویں چرانے سے تینوں لوک کے مالک بن کر شور بیروں کی طرح باتیں کرتے ہو میں جانتا ہوں کہ تمکو دیتوں کے مارنے اور دھنکھ توڑنے سے غرور ہو گیا ہے جب تک اس ہاتھی سے جو دس ہزار ہاتھی کا زور رکھتا ہے نہ لڑو گے تب تک راج سبھا میں نہ جانے پاؤ گے تم ایسے سندر ہو کر کیوں اپنا پران دینے کو یہاں آئے ہو کسی شور بیر کو ایسی سامرتھ نہیں ہے جو اس ہاتھی سے لڑ سکے انھیں دنوں کے واسطے راجہ کنس نے یہ ہاتھی پال رکھا ہے آج اس کے ہاتھ سے تمہارا پران بچنا کٹھن ہے یہ بات سنتے ہی شری کرشن جی نے بالوں کا جوڑا باندھ کر اُپرنا ریشمی کمر سے باندھ لیا۔

دوہا

تبھی کوپ ہلدھر کہیو سن رے موڑھ کجات	گج سمیت پٹکوں ابھی منھ سنبھار کہہ بات	

یہ بات سنتے ہی جیسے مہاوت نے ہاتھی کو آنکس دے کر بلرام جی کی طرف چلایا ویسے کُبلیا پیڑ ہاتھی بادل کی طرح گرجتا ہوا بلرام جی پر دوڑا اُسوقت بلرام جی نے ایک گھونسا ایسا اُس ہاتھی کے مارا کہ وہ سونڑ سکوڑ کر چلاتا ہوا پیچھے کو ہٹ گیا بلرام جی کا ایسا زور دیکھتے ہی بڑے بڑے شور بیر لوگ جو وہاں کھڑے تھے اپنے من میں ہار مان کر کہنے لگے کہ ان دونوں لڑکوں کو کون جیت سکتا ہے اور مہاوت نے بھی ڈر کر بچار کیا کہ جو یہ لڑکے آج ہاتھی سے نہیں مارے جائیں گے تو راجہ کنس مجھ کو جیتا نہ چھوڑیگا ایسا سمجھ کر مہاوت نے ہاتھی کو بڑے زور سے آنکس مار کر شیام اور بلرام پر جھپٹایا جب ہاتھی نے جھپٹ کر شیام سندر کو سونڑ میں لپیٹ لیا اور زمین پر پٹک کر دونوں دانتوں سے اُن کو دبا لیا اُسوقت دیوتا اور گوال بال اور متھرا باسی یہ حال دیکھ کر شیام سندر کی کشل منانے لگے تب شری کرشن جی نے چھوٹا روپ بنکر دونوں دانت کے بیچ سے نکل کر اپنے کو بچا لیا اور وہاں سے کود کر سامنے کھڑے ہو گئے اور تال ٹھونک کر ہاتھی کو للکارا یہ پھُرتی شری کرشن جی کی دیکھکر سب چھوٹے اور بڑے بے ڈر ہو کر ہنسنے لگے جب ہاتھی چنگھاڑ کر پھر اُن کی طرف دوڑا تب شری کرشن جی اُس کے پیٹ کے نیچے سے نکل کر پیچھے چلے گئے اور اُس کی پونچھ پکڑ کر سو قدم تک پیچھے اس طرح ہاتھی کو گھسیٹا جس طرح گروڑ جی سانپ کو گھسیٹ لیجاتے ہیں جب وہ ہاتھی شری کرشن کی طرف پھرا تب بلرام جی نے اس کی پونچھ پکڑ کر کھینچ لیا اسی طرح دونوں بھائی اُس ہاتھی کو کبھی پونچھ اور کبھی سونڑ کھینچکر اور مکّا مار کر ایسا کھلانے لگے کہ جیسے بلی چوہے کو کھلا کر مارتی ہے جب کہ وہ ہاتھی ایک بھائی پر جھپٹتا تھا تب دوسرا بھائی اُسکو مکّا مار کر چٹک جاتا تھا شیام سندر کبھی اُسکے پیچھے اور کبھی دونوں دانت کے بیچ میں اور کبھی سامنے جاکر مکّا اور طمانچہ مار کر الگ ہو جاتے تھے اور کبھی اُسکے دونوں دانت پکڑ کر پیچھے ہٹا دیتے تھے اور کبھی پونچھ پکڑ کر کھینچ لیجاتے تھے

دوہا

جدپ دھاوے کوپ کر سونڑ ہلاوت جائے | ماکھن پرتھ گوپال سے تدپ کچھو نہ بسائے

جب وہ ہاتھی دوڑتے دوڑتے اور مکّا اور طمانچہ کھاتے کھاتے کمزور ہو گیا تب شری کرشن جی نے سونڑ اُس کی پکڑ کر ایسا جھٹکا مارا کہ وہ ہاتھی مورچھا کھا کر زمین پر گر پڑا اُس وقت شری کرشن نے اُس کی چھاتی پر پانْوں رکھکر دونوں دانت اُس کے اُکھاڑ لیے اور وہی دانت ایسے اُس ہاتھی کے سر پر مارے کہ وہ مر گیا تب ایک دانت آپ نے لے لیا اور دوسرا دانت بلرام جی کو دیدیا یہ حال دیکھکر جب فیلبان اور راجہ کنس کے شور بیر لوگ لڑنے کے واسطے سامنے اُن کے آئے تب شیام اور بلرام نے اُنھیں دونوں دانتوں سے اُن کو بھی مار ڈالا اُس وقت دیوتوں نے آکاش سے دونوں بھائیوں پر پھول برسائے اور متھرا باسیوں نے خوش ہوکر کہا کہ کنس ادھرمی نے بنا اپرادھ ان دونوں لڑکوں کے مارنے کے واسطے ہاتھی کو کھڑا کیا تھا بہت اچّھا ہوا کہ ہاتھی مارا گیا۔

دوہا

جو بھوپت ہنسا کری سو کچھ ہوے ہے ناتھ | پرکٹ کنس کے کال ہیں آئے متھرا ماتھ

اُس وقت ہاتھی کے خون کی چھینٹیں شیام اور بلرام جی کے کپڑوں پر پڑی ہوئی کیسی اچھی معلوم ہوتی تھیں کہ جیسے برسات میں بیر بہوٹی زمین پر اچھی معلوم ہوتی ہیں اور پسینہ اُن کے منھ پر ایسا دکھلائی دیتا تھا کہ جس طرح کمل کے پھول پر اوس کے بوند رہتے ہیں جب شیام اور بلرام ہاتھی مارنے کے پیچھے گوال بالوں سمیت ہنستے ہوئے آہستہ آہستہ رنگ بھوم میں جا کر کھڑے ہوئے تب اُس سبھا کے لوگوں نے جو لاکھوں جمع تھے شری کرشن جی کو اپنی اپنی اچھا کے موافق دیکھا۔

چوپائی

جاکی ہتی بھاونا جیسی | پربھو مورت دیکھی تن تیسی

اے راجہ پریچھت شری کرشن جی نے گیتا میں ارجن سے کہا ہے کہ جو کوئی میرے جس روپ کا دھیان کرتا ہے میں اُس کو اُسی روپ سے درشن دیتا ہوں جانو رآدک پہلوانوں کو شیام اور بلرام بڑے شور بیر دکھلائی دیے اور متھرا کی استریوں کو کام روپ بہت سندر دیکھ پڑے اور گوال بال اُنکے ساتھیوں نے اپنا متر اور بھائی بند جانا اور نند آدک گوالوں نے اُن کو اپنا لڑکا سمجھا اور جو راجہ کنس کے متر لوگ وہاں پر بیٹھے وہ لوگ شیام اور بلرام کو دشمن روپ دیکھکر ڈر گئے اور راجہ کنس اُن کو اپنا کال جان کر مارے ڈر کے کانپنے لگا اور جدبنسیوں نے اُن کو اپنی رچھا کرنے والا سمجھا اور جوگیوں اور گیانیوں کو پربرھم پرمیشور دکھلائی دیے اور دوسرے لوگوں نے شری کرشن جی کو دیکھکر جانا کہ یہ وہی لڑکے ہیں جنھوں نے چھوٹی عمر میں پوتنا راچھسی کو مار کر دو درخت جملا اور ارجن جڑ سے اُکھاڑ ڈالے اور گوبردھن پہاڑ اپنی انگلی پر اُٹھا کر اندر کا ابھمان توڑا

اور اگھاسُر اور دھینک اور پرلمب اور کیشی آدد یتون کو مار کر کالی ناگ کو جمنا جل سے نکال دیا اور گوکل اور بندابن میں ایسے ایسے مشکل کام کیے جن کا حال سنکر تعجب معلوم ہوتا ہے آج کو بلیا پیڑ ہاتھی کو لڑکوں کے کھیل کی طرح مار ڈالا اور بعضے اُن کو لڑکا سمجھکر سوچ کر کے کہنے لگے کہ کنس بڑا ادھرمی اور بڑا نردئی ہے جو چھوٹے چھوٹے لڑکوں کو جن کا بدن بہت ملائم ہے بڑے بڑے پہلوانوں سے زبردستی کشتی لڑا کر انکا پران لینا چاہتا ہے یہاں سے اُٹھ چلو ایسا ادھرم دیکھنا نہ چاہیئے۔

دوہا

ریت نیت نہار کے کہیں پرسپر لوگ
اب یہ ٹھور ادھرم کی نہیں بیٹھنے جوگ

جب ایسا بچار کر بعضے اُن میں سے اُٹھ گئے اور بعضے اپنا اپنا آنچل پھیلا کر پرمیشور سے یہ بردان مانگنے لگے کہ جس طرح موہن پیارے نے شری مہادیوجی کا دھنکھ توڑ کر ہاتھی کو مارا ہے اُسی طرح یہ پہلوان بھی اُنکے ہاتھ سے مارے جاویں اتنی کتھا سنا کر شکدیوجی نے کہا کہ اے راجہ جسوقت شری کرشن جی اُس اکھاڑے میں جا کر کھڑے ہوئے اسوقت چانور اور مشٹک آدک پہلوانوں نے بہت طرح کے حال کھیلا پھر بھنکر چاروں طرف سے آ کر اُن کو گھیر لیا اور چانور پہلوان نے شری کرشن کے پاس آ کر کہا کہ آج ہمارے راجہ کا چیت اُداس ہے من بہلانے کے واسطے ہم کو تمہارے ساتھ کشتی لڑا کر دیکھا چاہتے ہیں اسی واسطے تم کو یہاں بلایا ہے اور نوکروں کو اپنے مالک کا حکم ماننا چاہیئے اس سے آؤ ہم اور تم دونوں کشتی لڑ کر راجہ کو خوش کریں

دوہا

ریت دھرم اور نیت کی سب جانت من مانہہ
سوامی کاج تے جگت میں اور کچھ اُتم ناہہ

اور ہم نے سنا ہے کہ تم کشتی لڑنا اچھا جانتے ہو بن میں گوال بالوں کے ساتھ لڑا کرتے تھے آج ہم تمہارے بل اور پراکرم کی پرچھا لینا چاہتے ہیں تم کسی بات کا ڈر اپنے من میں نہ رکھو یہ سنکر شری کرشن جی نے کہا کہ اے چانور ہم ایسے پرتاپی راجہ کو کیا خوش کریں گے لیکن جو تم اپنے مالک کا حکم ماننا چاہتے ہو تو ہم تمہارے ساتھ لڑیں گے۔

چوپائی

جدپ تو بل کو ادھکارا
تدپ ایک بار میں لڑ ہوں

میں اہیر بالک سکمارا
جدپ تکھے تو سے نہیں ڈر ہوں

اور تمہارے راجہ نے بڑی دیا کر کے ہم کو بلایا ہے لیکن نیائے سب کسی کو کرنا چاہیئے تمہارا راجہ ادھرمی اور نردئی اور تم اُس سے زیادہ نردئی معلوم ہوتے ہو کس واسطے کہ ہم ایسے لڑکوں سے تم کو کشتی لڑنا جو جوان اور پہلوان ہو شوبھا نہیں دیتا ہے بیر اور رپریت اور بیواہ اور کشتی برابر والے سے کرنا چاہیئے لیکن راجہ کنس سے کچھ بس ہمارا نہیں چلتا اس لیے تم سے لڑیں گے لیکن ہم کو بچا کر کشتی لڑنا زور سے پٹک کر

ہمارا ہاتھ اور پانوں مت توڑ ڈالنا ایسا کرنا کہ جس میں ہمارا اور تمھارا دھرم بنا رہے اور راجہ کنس بھی خوش ہوں
یہ بات سن کر چانور بولا کہ دیکھنے میں تم لڑکے معلوم ہوتے ہو لیکن تھارے کام اور کیرت سننے سے اور کبلیا پیڑ ہاتھی
کا مارا جانا دیکھنے سے تم کوئی اوتار معلوم ہوتے ہو اس سے مجھکو تھارے ساتھ کشتی لڑنا اُچت نہیں ہے لیکن
کیا کروں کہ اپنے مالک کا حکم نہ مانوں تو میرا دھرم جاتا ہے۔

چوپائی

پھر چانور کہیو ہر کھائی	تمھری گت جانی نہیں جائی
تم بالک مانگو نہیں دوؤ	کیتھے کپٹ روپ سُر کوؤ
کھیلت دھنکھ کھنڈ دو کرے	مارت ترت کبلیا ترے
تمسے لڑے ہان نہیں ہوئی	یہ باتیں جانت سب کوئی

ادھیائے چوالیسواں

مارنا شری کرشن جی اور بلدیو جی کا چانور اور مشٹک آدک پہلوانوں اور راجہ کنس کو

شکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ پریچھت جب ایسی باتیں کہکر شری کرشن جی چانور پہلوان سے اور شری بلدیو جی
مشٹک پہلوان سے کشتی لڑنے لگے تب متھرا باسیوں نے لڑکے اور جوان کی کشتی دیکھ کر آپس میں کہا کہ جو
ہم راجہ کنس کو اس کشتی لڑنے سے منع کریں تو وہ ادھرمی ہم کو مار ڈالے گا اور اس جگہ بیٹھے رہنے میں ہمارا
دھرم نہیں رہتا اس لیے یہاں سے اُٹھ جانا چاہیے۔

دوہا

جو انیت دیکھے نہیں تا کو پاپ نہ ہوئے	جو جیسی کرنی کرے وہ پھل پاوے سوئے

اے راجہ جو آدمی شری کرشن جی کو لڑکا جانتے تھے وہ ایسا بچار کر وہاں سے باہر چلے گئے اور جاتے
وقت کنس کو سراپ دے کر کہنے لگے کہ یہ اپنے ادھرم کرنے کا ڈنڈ ضرور پاوے گا اور شری کرشن جی نے
لڑتے وقت اپنی مہما سے اپنا بدن ہیرے کی طرح ایسا کڑا بنالیا کہ جس کو کوئی ہتھیار بھی نہ کاٹ سکے جبکہ
شیام سندر نے ہاتھ سے ہاتھ اور سر سے سر اور چھاتی سے چھاتی اور ٹھوڑی سے ٹھوڑی اور پیر سے پیر
چانور سے ملایا تب چانور نے بہت سے داؤں اور پیچ کر کے شیام سندر کو پکڑنا چاہا لیکن وہ اس کے ہاتھ
نہیں آئے تب چانور نے اُداس ہو کر من میں کہا کہ دیکھو میں نے بہت پہلوانوں کو ایک ہی داؤں اور
پیچ سے مار ڈالا نہ معلوم اس لڑکے کے کتنا زور ہے جسپر میرا کچھ بس نہیں چلتا اور یہ لڑکا جب مجھکو ایک انگلی بھی
مارتا ہے تو میں گھبرا جاتا ہوں اتنی کتھا سنا کر شکدیو جی بولے کہ اے راجہ جب پربرہم پرمیشور کو شری مہادیو جی اور

اور شری برہما جی بھی نہیں پکڑ سکتے اور جنھوں نے اپنے دو قدم میں چودھوں لوک ناپ لیے تھے اُن کو چانور پہلوان کس طرح پکڑ سکتا ہے چانور اور مشٹک شیام اور بلرام کی مہما نہیں جانتے تھے لیکن اُنھوں نے پچھلے جنم میں بڑا تپ کیا تھا جس کے پرتاپ سے اُنکا بدن بیکنٹھ ناتھ کے بدن سے اسپرش ہوتا تھا۔ یہ بات برہما دک دیوتوں کو بھی جلدی نہیں ملتی جبکہ چانور اپنے چھل اور بل سے شری کرشن جی پر جھپٹتا تھا تب وہ پیچھے کو دب کر بچا جاتے تھے۔

دوہا

جیون پھولن کے پات پر اوس لسے لپٹائے	موہن مکھ پر شرم جل سوہے اتی سکھدائے

جبکہ چانور نے پیچھے ہٹ کر ایک مُکا شیام سندر کی چھاتی پر بڑے زور سے مارا اور اُن کے بدن پر پھول برابر چوٹ بھی نہیں لگی تب شری کرشن جی نے دونوں ہاتھ اُس کے پکڑ کر اپنے سر کے چاروں طرف گھمایا اور ایسا زمین پر پٹکا کہ بدن اُس کا اکھاڑے کی مٹّی میں گھس کر پران اُسکا نکل گیا اور جس طرح لڑکا چینٹی کو پکڑ کر مار ڈالتا ہے اُسی طرح بلرام جی نے بھی مشٹک پہلوان کو مار ڈالا اور چیتن آتما دونوں پہلوانوں کا بیکنٹھ دھام میں پہونچگیا جب اُن کے مارے جانے کے پیچھے شل اور توشل اور کوٹ پہلوان لوگ تلوار لیکر شری کرشن جی سے لڑنے کے واسطے آئے تب شری کرشن جی نے بائیں پیر سے ایک لات مار کر شل اور توشل کو مار ڈالا اور بلرام جی نے بائیں ہاتھ کے مکے سے کوٹ پہلوان کو مار ڈالا ان پانچوں کے مرتے ہی باقی پہلوان جو اُن کے ساتھی اور چیلے وہاں تھے اپنا اپنا پران لیکر بھاگ گئے یہ حال دیکھتے ہی متھرا باسی اور ہر بھگت لوگ خوش ہو کر آپس میں کہنے لگے کہ بڑا بھاگ اس پرتھوی کا سمجھنا چاہیے جہاں ان لڑکوں کے چرن پڑتے ہیں اور گوال بالوں کی برابری کوئی نہیں کر سکتا جو اُن کے ساتھ دن رات رہ کر اپنا جنم سوارتھ کرتے ہیں اور گوپیاں دھن ہیں جو آٹھوں پہر موہنی مورت کا دھیان اپنے ہردے میں رکھکر اُن کے ساتھ پریت رکھتی ہیں اور جو جیو برج گوکل میں جنم لیکر شیام سندر کا درشن کرتا ہے اُسی کو دیوتوں سے اچھا سمجھنا چاہیے۔

دوہا

جنکے چت میں نت بسیں ماکھن پربھو جدورائے	برج باسن کے بھاگ کی مہما کہی نہ جائے

راجہ کنس نے پاپی ہونے پر بھی ہمارے ساتھ بڑی بھلائی کی جس کے بلانے سے ہم لوگوں نے بیکنٹھ ناتھ کا درشن پایا نہیں تو اُنکا درشن ملنا دیوتوں کو بھی کٹھن ہے اے راجہ اُسوقت متھرا باسیوں نے اس طرح پر شیام اور بلرام کی بہت اُستت کی اور دیوتوں نے آکاش سے شیام اور بلرام پر پھول برسائے اور متھرا پُری میں یہ حال سُن کر سب چھوٹے اور بڑے خوش ہوئے سوائے راجہ کنس کے اور جتنے لوگ رنگ بھوم میں تھے خوش ہو کر جے جے کار کرنے لگے اور باجے والے بہت طرح کا باجا بجانے لگے اور شیام اور بلرام بڑی خوشی سے گوال بالوں کو دانوں پیچ بتلانے لگے اور راجہ کنس چانور آدک پہلوانوں کے مارے جانے سے بہت اُداس ہوا

اور متھرا باسیوں سے کہنے لگا کہ تم لوگ شری کرشن جی کی جیت ہونے سے خوش ہو کر باجا بجاتے ہو جب اُس کی بات کا کسی نے کچھ جواب نہیں دیا تب اُس نے غصہ سے چلا کر اپنے ساتھ والے دیت اور شور بیروں سے جو مچان پر بیٹھے تھے کہا کہ تم لوگ اُن لڑکوں کو باہر لیجا کر تلوار سے مار ڈالو اور باجا بند کر کے گوپ اور گوالوں کو باندھ لو اور بسدیو اور دیوکی اور اگرسین میرے باپ کو مار کر رنگ بھوم کا پھاٹک بھیتر سے بند کر دو یہ بات سنتے ہی جب انھوں نے ننگی تلواریں لیکر شیام اور بلرام کو جا کر گھیر لیا تب دونوں بھائیوں نے ایک ساعت میں بہت سے دیتوں اور شور بیروں کو لڑ کر مار ڈالا اور باقی دیت اس طرح شری کرشن جی کے تیج اور پرکاش سے اپنا پران لیکر بھاگے جس طرح پربات سمے سورج نکلنے سے تارے چھپ جاتے ہیں اور جب بسدیو اور دیوکی جی نے شیام اور بلرام کے کشتی لڑنے کے واسطے آنے کا حال سنا تب دونوں بہت گھبرا کر پرمیشور سے ان دونوں کی کشل منانے لگے۔

دوہا

بار بار کرنا کریں دھریں دھرن پر شیش	مم پترن کو ہو جیئے رچھپال جگدیش

جب شری کرشن انترجامی نے ماتا اور پتا کو دکھی جان کر یہ بچن کنس کا سنا تب ایسا پرن کیا کہ آج کنس کو مار کر بسدیو اور دیوکی جی کو قید سے چھڑاؤں گا ایسا بچار کر شری کرشن جی نے اپنا روپ چھوٹا بنا لیا اور مچان پر جہاں راجہ کنس تلوار لیے بڑے ابھمان سے بیٹھا تھا اس طرح جھپٹ کر چڑھ گئے جس طرح باز کبوتر پر جھپٹتا ہے کنس نے شری کرشن جی کو دیکھتے ہی بچار کیا کہ بھاگ جاؤں پھر من میں دھیرج دھر کر شیام سندر پر تلوار چلانے لگا تب شری کرشن جی اُس کا وار بچا کر اُس کو کھیل کھلانے لگے اُس وقت دیوتاؤں نے بمانوں پر چڑھے ہوئے آکاش پر سے بنتی کیا کہ اے پربرہم پرمیشور کنس مہاپاپی کو جلدی مار ڈالیے اس کے مارنے میں دیر نہ کیجئے یہ بات سنتے ہی شری کرشن جی نے ایسا پرکاش اپنے بدن میں پرگٹ کیا کہ جس کے دیکھنے کی تاب نہ لا کر کنس نے اپنی آنکھیں بند کر لیں تب شری کرشن جی نے پاؤں کی ٹھوکر سے مکٹ اُس کا گرا دیا اور سر[۵] کے بال پکڑ کر مچان پر سے زمین پر پٹک دیا اور تینوں لوک کا بوجھ اپنے بدن میں لیے ہوئے اُس کے اوپر کود پڑے۔

دوہا

جب دھرتی میں آسکے پڑو آتا نو بھوپ	اگرا دپر درشن دیو شیام چتر بھج روپ

اے راجہ پران ناتھ کے کودتے ہی کنس کا پران نکل گیا لیکن آٹھوں پہر سوتے جاگتے اُٹھتے بیٹھتے کھاتے پیتے چلتے پھرتے شیام سندر کا روپ اُس کی آنکھوں میں بسا رہتا تھا اس لیے مکت پد وہی ہو پہونچا۔

دوہا

ناکھن پربھ کے روپ کی مہا اگم اپار	جا کے سمرن دھیان تے ترت سکل سنسار

۵ سر کے بال اس واسطے پکڑے کہ کنس نے بھی دیوکی جی کے بال کھینچ کر مارنا چاہا تھا آکاش بانی ہونے کے وقت ۱۲

دیکھو کیسا بڑا بھاگ اُن لوگوں کا ہے جو لوگ ہمیشہ پرمیشور کا سمرن اور دھیان کرتے ہیں۔ جب کہ کنس کو مرا دیکھکر
اُس کے آٹھ بھائی اپنے اپنے ہتھیار لیکر نند لال جی کو مارنے کے واسطے دوڑے تب بلرام جی نے ہل اور
موسل سے اُن سب کو مار ڈالا تب سب نے بڑی آواز سے شیام اور بلرام کی جے جے کار کی یہ حال سن کر سب چھوٹے
بڑے متھرا باسی خوش ہوگئے اور دیوتوں نے خوشی کا نقارہ بجا کر نندن باغ کے پھول دونوں بھائیوں پر برسائے
اور نیوتے والے ہر بھگت راجہ لوگ بیکنٹھ ناتھ کو ڈنڈوت کرکے اپنے اپنے مکان کو نکل گئے اور نند اور اُپنند
آدک یہ سب چر تر سپنے کی طرح سمجھ کر اپنے ڈیرے پر چلے آئے اور کیشو مورت کرودھ کے مارے اپنے ہاتھ
سے کنس کے بال پکڑ کر اس طرح اُس کی نعش سڑک میں گھسیٹتے ہوئے جمنا کنارے لے گئے جس طرح ہاتھی
کو سنگھ مار کر گھسیٹ لیجاتا ہے کنس نے بسدیو اور دیوکی جی کو قید رکھکر بہت دُکھ دیا تھا اُسی کارن شری کرشن جی
نے اُس کی نعش گھسیٹی اور نعش کھینچ لیجانے سے وہاں کنس کھار نالہ پر گٹ ہوکر ابتک متھرا میں بعضے وقت
کنس کی کھال دکھائی دیتی ہے اور دوسرا سبب نعش گھسیٹنے کا یہ سمجھو کہ جسمیں متھرا کی دھول لگنے سے اس ادھرمی
کا بدن شدھ ہو جائے جمنا کنارے پر نعش کو پہونچا کر تھوڑی دیر وہاں پر شری کرشن جی بیٹھے تھے اس لیے
وہاں کا نام بشرام گھاٹ مشہور ہوا جب یہ خبر نواس میں پہونچی تب کنس کی رانیاں اور بھوجائیاں اور ناتے دار
استریاں روتی پیٹتی ہوئی جمنا کنارے پہونچیں۔

دوہا

توڑ ہار سنگار سب چھوٹے سر کے کیش		سب دھائیں سدھ پائے کے آئیں جہاں نریش

اے راجہ اُن استریوں نے اپنے اپنے پت کا منھ دیکھ کر اُنکا سر اپنی گود میں رکھ لیا اور بہت بلاپ
سے روکر کہنے لگیں کہ اے راجہ کنس تم اتنے بڑے پرتاپی راجہ ہونے پر بھی ایسی دُردشا میں مرے ہوئے
پرتھی پر پڑے ہوئے ہو جو تم شری کرشن جی سے اور بڑوں سے ناحق کی دشمنی نہ کرتے تو کس واسطے ایسی تمھاری
دردشا ہوتی سادھو اور مہاتما لوگوں کو دُکھ دینا اچھا نہیں ہوتا ہے یہ سب ہاتھی اور گھوڑے اور مال اپنا چھوڑ کر
تم چلے جاتے ہو اور ہمارے حال اور رونے پر کچھ دھیان نہیں کرتے تمھارے بجوگ سے ہماری کیا گت
ہوگئی تم دنیا میں اپنے برابر کسی کو نہیں سمجھتے تھے اب وہ سب تمھارا گھمنڈ کیا ہوا جو اس طرح بغیر کفن کے
پڑے ہو تمھارے سونے اور بیٹھنے کے واسطے جو شیش محل اور رنگ محل کے کوٹھے بنے ہیں اُن میں
کون بیٹھے اور سووے گا تمھارے جڑاؤ سنگاسن پر کون بیٹھکر متھرا باسیوں کا بناؤ کرے گا۔

دوہا

تم بن ایسو کون ہے جو بیٹھے یہ ٹھور		یہ مندر سندر مہاجن کے سم نہیں اور

جب اس طرح بہت سی باتیں کہکر سب رانیاں اور استریاں بہت بلاپ کرنے لگیں تب شیام سندر
دیا ساگر اُنپر کرپا کرکے بولے کہ اے مامی جی جو کچھ بھاگ میں لکھا ہوتا ہے وہ کسی طرح نہیں مٹ سکتا جو جو

پاپ راجہ کنس نے کیے ہیں وہ سب تم نے دیکھے ہیں پرمیشور کی اچھا اس طرف جانکر دھیرج دھرو میں تمہارے حکم میں رہوں گا اب انکا کریا کرم کرنا اُچت ہے۔

چوپائی

ماسی سنو شوک نہیں کیجے　　سدا نہ کوئی جیتا رہے
ماتا جی کو پانی دیجے　　جھوٹھا وہ جو اپنا کہے

شری کرشن جی کے سمجھانے سے سب استریوں نے اپنے اپنے پت کی نعش جلا کر کریا کرم کیا اور شری کرشن جی نے کنس کا کریا کرم اُگرسین سے کرایا۔

دوہا

کنس ہتن لیلا سُنے من چیت دے جو کوے　　ماکھن پربھ کے نیہ میں تا کو بیکے نہیں ہوے

ادھیائے پینتالیسواں

شری کرشن جی کا اُگرسین کو راجگدی پر بیٹھالنا

شکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ پریچھت جب کنس وغیرہ کی نعش جلا کر سب اپنے اپنے گھر گئے تب شری کرشن جی اور شری بلرام جی اکرور جی کو ساتھ لیکر قید خانہ میں بسدیو اور دیوکی جی کے پاس آئے جیکہ ماتا اور پتا کی بیڑی اور ہتھکڑی کٹوا کر دونوں بھائیوں نے اپنا سر اُن کے چرنوں پر رکھ دیا تب دیوکی ماتا رو کر بولی کہ اے پران پیارے تم بارہ برس تک کہاں رہے میں نے تمکو کبھی گود میں نہیں کھلایا۔

دوہا

من جننی کے بچن یہ بجھ کر یاسند ھر چندر اے　　سبھئے پریم بس دُکھت لکھ بولے اتی سکچاے

اے ماتا اور پتا میں کیسا ابھاگی تمہارے یہاں پیدا ہوا کہ میرے واسطے تم لوگوں نے اتنا دُکھ اُٹھایا میں کچھ میرا اپرادھ نہ سمجھو کسواسطے کہ جب سے تم مجھ کو گوکل میں نند جی کے گھر پہونچا آئے تب سے میں پربس تھا اس سے تمہارے پاس نہ آسکا اور مجھ کو ہمیشہ یہ اچھا بنی رہتی تھی کہ جس کے پیٹ میں دس مہینے رہ کر میں نے جنم لیا اُس نے بال چرتر میرا کچھ نہیں دیکھا اور ہم نے لڑکپن میں ماتا اور پتا کا سکھ کچھ نہیں پایا دوسرے کے گھر رہ کر پرتھا اتنے دن گنوائے جنھوں نے ہمارے واسطے اتنے دُکھ اُٹھائے اُن کی کچھ سیوا ہم سے نہیں بن پڑی ہم کو تمہاری سیوا کرنا اور بال چرتر کا سکھ دکھلانا اُچت تھا وہ سب سکھ نند اور جسودا جی کو ملا۔

دوہا

بیتے جیو ستتان سے سکھ پاوت دن رین　　تھیں ہمارے جنم سے بیتے بھیو کچین

اے ماتا جس پتر سے اُس کے ماتا اور پتا دُکھ پاتے ہیں وہ پتر ضرور نرک بھوگتا ہے سنسار میں سام تھ پُرش اُسی کو سمجھنا چاہیئے جو اپنے ماتا اور پتا کی ٹہل اور سیوا منسا باچا کرمنا سے کرتا ہے آدمی کا تن پا کر جو کوئی اپنے ماں اور باپ اور گرو اور بڑے بوڑھوں کی سیوا اور استری اور لڑکوں کا پالن نہیں کرتا اُس کا لوک اور پرلوک دونوں بگڑتا ہے۔

دوہا

تات مات سے پران دھن کپٹ کرے جو کوے	تاکو تینوں لوک میں کبھی بھلو نہیں ہوے

اے ماتا جو میں برہما کی عمر پاکر جنم بھر تمھاری سیوا کروں تو بھی تم سے اُرن نہیں ہو سکتا اس لیے تمھارا رِنیا ہو کر یہ بنے کرتا ہوں کہ میرا اپرادھ چھما کرو اور سب دُکھ اور سُکھ اپنے کرموں کے پھل سمجھو اے ماتا اب تم سوچ چھوڑ کر خوشی مناؤ میں تمھارے حکم پانے سے سُرگ اور پاتال جانے سے بھی نہیں ڈروں گا اور آٹھوں سِدھ اور نو ندھ تمھاری داسی بنی رہیں گی۔

دوہا

جدپ ہم اوگن بھرے پر گئے مہا اساڈھ	تدپ ست ہت جان کے چھما کرو اپرادھ

جب یہ بات سُن کر بسدیو اور دیوکی جی کو گیان پراپت ہوا تب اُنھوں نے سمجھا کہ یہ ہمارے پُتر نہ ہو کر تربھون پت ہیں اُنھوں نے اپنی اِچھا سے پرتھوی کا بوجھ اُتارنے کے واسطے اوتار لیکر جو جو کام کیے ہیں وہ آدمی سے نہیں ہو سکتے یہ سمجھ کر وہ دونوں شری کرشن جی کی استت کرنے لگے لیکن شری کرشن جی اور بہت سی لیلا سنسار میں کرنا چاہتے تھے اس لیے اُنھوں نے وہ برہم گیان اُن کا ہر لیا تب بسدیو اور دیوکی جی اُن کو اپنا بیٹا جان کر گود میں بیٹھا کر پیار کرنے لگے اور اُنکا ماتھا او رسر چوم کر ایسا خوش ہوئے کہ پچھلا دُکھ سب بھول گئے اور شیام اور بلرام کو ساتھ لیکر بڑی خوشی سے اپنے گھر آئے۔

چوپائی

پرم ہلاس نین اُر پیکھیں ات آنند بھیو من ماہیں	اپنو جنم سپھل کر لیکھیں سو کہہ سکت شاردا ناہیں

اے راجہ پرچھت بسدیو جی نے گھر پہونچکر اُسی وقت دس ہزار گئوؤں کا دان جو شیام سندر کے پیدا ہوتے پر من میں سنکلپ کیا تھا براہمنوں کو بدھ پور بک دیا اور دونوں بھائیوں کو گوال بالوں سمیت چھپن پرکار کے بھوجن کرا کے اچھا اچھا گہنا اور کپڑا پہنایا تب شری کرشن جی نے بلرام جی سے کہا کہ بنا راجہ کے پرجا کو دکھ ہو گا اور بسدیو جی کو راجگدی پر بیٹھانے سے سنساری لوگ ایسا کہیں گے کہ راج لینے کے لالچ سے کنس کو مار ڈالا اس سیلے اُگرسین جی کو جن کا راج کنس نے چھین لیا تھا راج دینا چاہیئے ایسا بچار کر شیام سندر بلرام جی اور بسدیو جی کو ساتھ لے کر اُگرسین جی کے پاس گئے اور اُن کو ڈنڈوت کر کے اور بہت دھیرج دے کر بولے کہ

اے ناناجی آپ راج سنگھاسن پر بیٹھ کر پرجا کا پالن کیجئے اور مجھ کو اپنا داس سمجھ کر کسی بات کا سندیہہ اپنے من میں نہ لائیے سب پرتھوی کے راجہ لوگ اپنے اپنے دیش کا روپیہ آپ کو دے کر آپ کے ادھین رہیں گے۔

چوپائی

چھن میں تھیں باندھو ہم آئیں اب تم کو شنکئے کچھ ناہیں		بے جن تھری آن نہ نائیں نربھے راج کرو جگ ماہیں	

یہ بات سن کر اگرسین جی ہاتھ جوڑ کر بنے پورباک بولے کہ اے دیوکی نندن تم نے بہت اچھا کیا کہ راجہ کنس اور اُس کے بھائیوں کو کہ وہ سب پاپی اور ادھرمی تھے مار کر جدبنشیوں کا دُکھ چھڑایا جس طرح تم نے دیت اور راچھس اور ادھرمیوں کو مار کر ہر بھگتوں کو سکھ دیا اُسی طرح راج سنگھاسن پر بیٹھکر پرجا کا پالن کرو یہ بات سنکر شری کرشن جی بولے کہ آپ نے سُنا ہوگا کہ راجہ ججات کے شراپ دینے سے جدوآدک اُن کے بیٹوں نے راجگدی نہیں پائی تھی اور ہم بھی اُسی کل میں پیدا ہوئے ہیں اسواسطے ہم کو راج سنگھاسن پر بیٹھنا نہ چاہیے آپ راج سنگھاسن پر بیٹھے رہیے گا کام ہم سب کردیں گے جو جو آپ حکم دیں گے۔

سورٹھو

ہم کرہیں سب کاج جو آئسُ دیجیے ہیں		کرو بیٹھ تم راج دور کرو سندیہہ سب	

اے ناناجی آپ راج سنگھاسن پر بیٹھ کر گئو اور براہمن اور ہر بھگتوں کو سُکھ دیجئے اور جو جدبنسی کنس کے ڈر سے متھراپُری اور اپنی جنم بھوم چھوڑ کر دوسرے دیس میں جا بسے ہیں اُن سب کو بُلا کر یہاں بسائیے اور پرجا سے بہت دھن لینے کا لوبھ نہ رکھ کر کسی کو بنا اپرادھ ڈنڈ نہ دیجئے جب کہ اُگرسین نے شری کرشن جی کا کہنا اپنے بھاگ کا اُدے ہونا سمجھ کر مان لیا تب شری کرشن بھگت ہتکاری نے اُگرسین کو راج سنگھاسن پر بیٹھا کر بدھ سے راجگدی کا تلک لگایا اور شری کرشن جی اور بلرام جی دونوں بھائیوں نے راجا اُگرسین پر چنور ہلایا اور سب چھوٹے اور بڑوں نے منگلاچار منایا اور متھراباسی خوش ہوکر شری کرشن جی کی استت کرنے لگے اور دیوتوں نے خوش ہوکر آکاش سے اُن پر پھول برسائے راجہ اُگرسین کے کہلا بھیجنے سے سب جدبنشی جو بھاگ گئے تھے وہ پھر متھرا میں آکر بسے جبکہ شری کرشن دینڈیال نے اُن جدبنشیوں کو بہت دُکھی اور کنگال دیکھا تب اُن سب کو روپیہ اور گہنا اور کپڑا اور گائوں اور مکان اور باغ وغیرہ جس کو جس چیز کی چاہنا تھی وہی چیز دے کر ایسا خوش کردیا کہ اُن کو پھر کسی چیز کی خواہش نہیں رہی اور بسدیو جی اور دیوکی ماتا کو بھی بہت خوش کردیا اور جدبنشی بوڑھے اور کمزور تھے وہ لوگ شری کرشن جی کی امرت روپی پر نظر پڑنے سے جوان اور زبردست ہوگئے۔

دوہا

سے کاج گنبھے جہاں ماکھن پربھو برج راج		اگرسین کے راج میں سکھ کو سدا سماج	

اتنی کتھا سنا کر شری شکدیو جی مہاراج بولے کہ اے راجہ پریچھت شیام سندر نے اسی طرح سب کسی کو سکھ دے کر

بلرام جی سے کہا کہ جسودا ماتا نے ہم دونوں بھائیوں کو بڑی پریت سے پالن کرکے اتنا بڑا کیا وہ ہمارے واسطے بہت سوچ کرتی ہوں گی اور نند بابا برجباسیوں سمیت میرے چلے آنے کی آشا سے جو باغ میں ٹکے ہیں اُن کو چل کر بدا کرنا چاہیئے۔

چوپائی

بہت ہیت اُن ہم سوں کینھو	ببدھ بھانت ہم کو سکھ دینھو
سکچت ہوں اپنے من ماہیں	اُن سے اُرن کبھوں میں ناہیں
پلٹو نہیں اُنھیں جو دیجئے	اب چل بدا انھیں برج کیجے

ایسا کہکر شری کرشن جی نے بہت سا روپیہ اور رتن اور گہنا اور کپڑا اپنے ساتھ لوالیا اور راجہ اُگر سین اور بسدیو جی کو ساتھ لیکر جہاں نندجی آدک برجباسی ٹکے تھے وہاں کو چلے جس وقت نندجی اپنے ڈیرے پر بیٹھے ہوئے یہ بچار کر رہے تھے کہ کئی دن برندابن سے آئے ہو چکے شیام اور بلرام آویں تو چلیں۔

سورٹھا

اب کیسے برج جانہہ بل موہن دوؤ بنا	ات بیاکل ارمانہہ کب لوں نین نہ دیکھے

اسی وقت موہن پیارے نے وہاں پہونچکر نندجی کے چرنوں پر اپنا سر دھر دیا تب نندجی نے اُنکا سر اُٹھا کر چھاتی سے لگالیا اور بسدیو اور راجہ اگرسین پریم پوربک نندجی کے گلے بل بل کر جب سب کوئی وہاں بیٹھے اور نندجی نے من میں سمجھا کہ اب شیام سندر ہمارے ساتھ برندابن کو چلیں گے تب شری کرشن جی نے سب سامان جو وہاں لے گئے تھے نندجی کے سامنے رکھکر بنے کیا کہ اے بابا میں تم سے کسی طرح اُرن نہیں ہو سکتا تم نے میرا بہت پالن کیا ہے۔

دوہا

چونک اُٹھے نند رائے سن تو کیا کہت گوپال	موسوں کہت کہ آن سوں کن کینھو پرتپال

یہ بات سنتے ہی شری کرشن جی نے کہا کہ اے بابا ہم کو کہتے ہوئے سنکوچ معلوم ہوتا ہے تمنے گرگ پرد کا کہنا سچ نہ مانکر مجھ کو اپنے بیٹے کی طرح پالن کرکے بڑا سکھ دیا میں کہیں رہوں تمھارا ہی کہلاؤں گا اور ہمارے پتا نے روہنی ہماری ماتا کو بڑی بپت میں تمھارے گھر پہونچایا تھا تم نے سنمان پوربک اُس کو اپنے یہاں رکھا اور میں نے گورس آدک برجباسیوں کا کھا کر بہت اُپدرو کیا تھا سو سب تم نے دیا کی راہ سے چھما کر دیا اور راجہ کنس میرے دشمن سے تم لوگوں نے نہیں ڈر کر میرا پالن کیا اور جسودا جی نے مجھکو بیٹا جان کر پالا ہم تم کو اور جسودا جی کو اپنے ماتا اور پتا سے زیادہ جان کر تم سے اُرن نہیں ہو سکتے لیکن اب ایک بات کہتا ہوں تم کچھ دُکھ نہ ماننا اب میں متھرا میں تھوڑے دن جدبنسی آدک ذات بھائیوں کے ساتھ رہ کر اپنے ماتا اور پتا کو سکھ دوں گا اور آجتک اُنھوں نے ہمارے واسطے بڑا دُکھ پایا ہے جو وہ مجھ کو تمھارے پاس نہ پہونچاتے تو کیوں اتنا دُکھ اُٹھاتے

تم گھر پر جاکر جسودا ماتا اور برندابن باسیوں کو جو میرے واسطے سوچ کرتے ہوں گے دھیرج دو اور جسودا میّا سے کہدینا کہ جس طرح میرے واسطے ہمیشہ ماکھن رکھ چھوڑا کرتی تھیں اُسی طرح اب بھی رکھ چھوڑا کرے دیکھنے میں میں تمسے علیحدہ ہوتا ہوں لیکن انتہ کرن سے ہمیشہ تمھارے پاس بنا رہوں گا میرے اوپر دیا کرکے مجھے کبھی مت بھولنا۔

چوپائی

میّا سے پالاگن کہیو	ہم سے پریم کرے تم رہیو
ہو گی دُکھت جسودا میّا	موہن برج تیہ اُرسب گیّا
یاتے بیگ کون برج کیجے	جاے سبن کو دھیرج دیجئے
میری سُرت نہ اُرسے ٹارو	میں تمسے کبھوں نہیں نیارو

دوہا

نٹھر بچن سُن شیام کے بھئے بکل ات نند	اُمنگ نیر نینن چلے پڑ گئے دکھ کے پھند

یہ بات شیام سندر کے مُنھ سے نکلتے ہی نند راے اتنا بلاپ کرکے روئے کہ اُن کو ہچکی لگ گئی اور بیہوش ہو کر گر پڑے اور گوال بال سب اُداس ہو کر آپس میں کہنے لگے کہ ہماری سمجھ میں موہن پیارے ہم لوگوں کو کپٹ کرکے یہاں رہ جایا چاہتے ہیں نہیں تو ایسا کٹھور بچن نہ کہتے ایسا بچار کر شری داما گوال نے کہا کہ اے موہن پیارے اب متھراپوری میں تمھارا کیا کام ہے جو ایسے نردئی ہو کر اپنے بوڑھے باپ روتے ہوئے کو بداکرکے آپ یہاں رہنا چاہتے ہو راجہ کنس کو تم نے مارا تو اچھا کیا اب بندرابن میں چل کر وہاں کا راج کرو متھرا کی راجدھانی دیکھ کر لوبھ کرنا نہ چاہیے ہاتھی اور گھوڑا اور مال اور راج دیکھ کر گیانی لوگ لوبھ نہیں کرتے ہیں تم کو بندرابن کا ایسا سکھ جہاں ہمیشہ بسنت رت بنی رہتی ہے کہیں نہیں ملے گا اے بھائی تم برندابن چھوڑ کر دوسری جگہ کبھی مت رہو جو نردئی ہو کر یہاں رہ جاؤ گے تو شری رادھا آدک سولہ ہزار گوپیاں جو دن رات تمھارا چندرمکھ دیکھ کر اپنی آنکھیں ٹھنڈی کرتی تھیں اور پانچہزار گوال بال جو تمھارے ساتھ گئو چراتے وقت مُرلی کی دُھن سُنکر اپنا جنم سپھل جانتے تھے وہ سب تمھارے بنا کیسے جیویں گے اے نند دلارے جو تم میرا کہنا نہ مان کر ہملوگوں کی پریت چھوڑ دو گے تو یہاں رہتے میں تم کو کیا جش ملے گا جن اُگرسین کو تم نے راج دیا ہے رات دن اُن کی سیوا کائی کرنا پڑے گی یہ اپمان تم سے کس طرح سہا جائے گا اس لیے برندابن کو چلو۔

چوپائی

برج بن ندی یہاں نہ بچارو	گائن کو من سے نہ بسارو
نہیں چھوڑیں تمکو برج ناتھ	چلہیں سبے تمھارے ساتھ

اسی طرح گوال بالوں نے بہت سی باتیں شری کرشن جی سے کہیں لیکن اُنھوں نے نہیں مانا تب کچھ گوال بال شیام اور بلرام کے ساتھ متھرا میں رہنے کے واسطے تیار ہو کر نند راے سے بولے کہ آپ نشچنت ہو کر

گھر پر چلیے ہم لوگ پیچھے سے ان کو بھی ساتھ لے کر برندابن میں پہونچتے ہیں یہ بات سنتے ہی نند جی برہ ساگر میں ڈوب کر تصویر کی طرح چپ چاپ کھڑے ہو کر موہن پیارے کا منہ دیکھنے لگے اور مارے سوچ کے ایسا گھبرائے جس طرح سانپ کے کاٹنے سے آدمی بیاکل ہو جاتا ہے۔

دوہا

برہ تبھا گشلت مہا جانت ہے سب کوئے	جاسوں بچھرت پران پت تا کی کت کہہ ہوئے

یہ حال اُن کا دیکھ کر بلرام جی نے نند جی سے کہا کہ اے بابا تم اتنا سوچ کیوں کرتے ہو تھوڑے دنوں میں ہم لوگ یہاں کا کام کر کے تم سے پھر ملیں گے۔

چوپائی

ہر پر گئے بھو بھار اُتارن مات پتا ہم سے نہیں کوئی	کیو گرگ تم سے سب کارن تمھرے پُتر کہاوین دوئی

اے بابا برندابن کا ایسا سکھ دوسری جگہ ملنا کٹھن ہے اِس لیئے تمھارا گھر چھوڑ کر کہیں نہ جاؤں گا میری ماتا وہاں بیاکل ہوتی ہوگی اس واسطے میں تم کو یہاں سے بدا کرتا ہوں جس میں تمھارے جانے سے اُس کو دھیرج ہو یہ بات سنتے ہی نند جی بہت بیاکل ہو کر سری کرشن جی کے چرنوں پر گر پڑے اور رو کر بولے کہ اے بیٹا ایک بار تم دونوں بھائی میرے ساتھ چل کر اپنی ماتا آدک سب کسی کو دھیرج دے کر چلے آؤ میں تمھارا چرن چھوڑ کر برندابن نہیں جا سکتا تمھاری ماتا تمھارے واسطے ماکھن روٹی بنا کر بیٹھی ہوئی تمھاری راہ دیکھتی ہوگی اُس سے میں جا کر کیا کہوں گا تم جلدی گھر کو چلو۔

چوپائی

کیوں جیوین بن درشن پائے	سکھئے نگر کیون متھرا آئے

اے بیٹا میں نے بارہ برس تک تم کو پال کر سیانا کیا لیکن تمھارے پرتاپ اور مہما کو نہیں جانا اب تم بسدیو جی کے بیٹے بن کر گرگ جی کا بچن سچ کرتے ہو جب جب ہم پر دُکھ پڑتا تب تب تم ہماری رچھا کرتے تھے اب وہ دیا کیا ہوئی جو تم کو اپنے بجوگ میں مارنا ہی تھا تو اُسی دن گوبردھن پہاڑ ہم پر کیوں نہ گرا دیا جس کے نیچے دب کر سب مر جاتے تو آج یہ دشا ہم کو کیوں دیکھنی پڑتی۔

دوہا

دیکھ پریت ات نند کی بسدیو منہ سہات	سنچ رہے سب پریم بس کہہ نہ سکت کچھ بات

جب اس طرح نند آدک سب رونے اور بلاپ کرنے لگے اور موہن پیارے نے اُن کی یہ دشا دیکھ کر بچار کیا کہ یہ لوگ ہمارے بجوگ میں جیتے نہیں بچیں گے تب اپنی مایا جس نے سب سنسار کو بھلا رکھا ہے اُن پر پھیلا دی اور ہنس کر کہا کہ اے بابا تم کس واسطے اُداس ہوتے ہو میں تم سے کہیں دُور نہ جا کر تین کوس پر یہاں رہوں گا جو

میری ماتا اور برندابن کی سب استری اور پُرش میرے واسطے سوچ کرتے ہوں گے اس لیئے اُن کو دھیرج دینے کے واسطے تم کو بدا کرتا ہوں جبکہ پرمیشور کی مایا بیاپنے سے نندجی کو کچھ دھرج ہوا تب وہ ہاتھ جوڑ کر بولے کہ اے جگن ناتھ تم متھرا میں رہنا ہی چاہتے ہو تو میرا کیا بس ہے میں تمھاری اگیا سے برندابن کو جاتا ہوں لیکن برجباسیوں کو مت بھول جانا -

	دوہا	
پھر ساکھی چودہ بھون نُسرمُن بید پُران		ایسٹ دیو سنتاپ سب کیو سکرت کی گھان

یہ بات سنتے ہی بسدیو جی بہت سا روپیہ اور رتن آدک نندراے جی کو دے کر بنتے پور بک بولے کہ اے نندجی جو اُپکار تم نے میرے ساتھ کیا ہے اس سے میں اُرن کبھی نہیں ہو سکتا ان دونوں لڑکوں کو اپنا جان کر یہاں وہاں رہنے میں کچھ بھید مت سمجھنا اے راجہ پریچھت نندجی نے یہ بات سن کر شیام سندر کو ڈنڈوت کی اور پانچ سات گوالوں کو وہاں چھوڑ دیا اور سب کو ساتھ لے کر روتے پیٹتے برندابن کو چلے لیکن سب لوگ متھرا کی طرف پیچھے پھر پھر کر دیکھتے جاتے تھے -

	چوپائی	
ہارے سریس منو جواری		چلے سکل مگ سوچت بھاری
لٹ پٹ پرن پڑت مگ ماہیں		کا ہو سدھ کا ہو کی ناہیں

جب شری کرشن جی نند آدک کو بدا کر کے راجہ اُگرسین اور بسدیو جی سمیت راج مندر پر پہونچے تب جدبنسی لوگ برجباسیوں کی پریت دیکھ کر آپس میں اُن کی بڑائی کرنے لگے اور راستے میں نندجی موہن پیارے کی مہما یاد کر کے برجباسیوں سے کہتے جاتے تھے کہ دیکھو ہم نے بڑا اپرادھ کیا جو پربرہم پرمیشور سے اپنی گئوئیں چرائیں اور تھوڑا سا دہی اور ماکھن گرانے اور کھلانے کے واسطے جسودا نے اُن کو اوکھل سے باندھ دیا تھا تسپر بھی انھوں نے اپنی بڑائی نہیں چھوڑی گوبردھن پہاڑ کو اُٹھا کر برجباسیوں کی رچھا کی اور میرے لینے کے واسطے برن لوک میں دوڑے گئے اور ہم لوگوں نے اپنے اگیان سے اُن کو نہیں پہچانا جب نندجی ایسی ایسی باتیں اپنے ساتھیوں سے کہتے اور پچھتاتے ہوئے برندابن کے نزدیک پہونچے تب وہیں موہن پیارے کے برہ میں بیہوش ہو کر گر پڑے جب جسودا جی نے جو آٹھوں پہر متھرا کی راہ دیکھا کرتی تھی دیکھا کہ گوپ اور گوال برندابن کی طرف سے چلے آتے ہیں تب جسودا جی بڑی خوشی سے اس طرح دوڑ کر شیام اور بلرام کو دیکھنے چلیں جس طرح بچھڑے کو دیکھ کر گئو دوڑتی ہے -

	دوہا	
درس آس دھائیں سبے برج تیہ ات ہلسائے		دھائی ات ہرکھت کبھئی سنت روہنی مائے

جب انھوں نے نندجی کے پاس پہونچ کر شیام اور بلرام کو نہیں دیکھا تب جسودا جی نے گھبرا کر نندجی سے پوچھا کہ اے کنت تم میرے رام اور کرشن کو کھو کر اُن کے بدلے یہ گہنا اور کپڑا لے آئے ہو جس طرح اندھا آدمی پارس پتھر

بڑا پاکر اُس کو نہیں جانتا اور جب اس کو پھینک کر پیچھے سے اُس کا گن سنتا ہے تب سوائے رونے اور پچھتانے کے اُس کو کچھ اور ہاتھ نہیں آتا اسی طرح تم میرے انمول لعل کو اپنے ہاتھ سے کھو کر یہ سب کانچ اُٹھا لائے ہو اُن کے بنا میں یہ سب رتن آدک مال لے کر کیا کروں گی اے مورکھ ست سندر جن کے ساعت بھر الگ رہنے سے میری چھاتی پھٹتی تھی اب اُن کے بنا میرا دن کیسے کٹے گا میرے منع کرنے پر بھی تم ان کو زبردستی لوا لے گئے اب اُن بنا ہم لوگ کیسے جیویں گی یہ بات جسوداجی کی سنتے ہی نندجی آنکھ نیچے کیے ہوئے رو کر بولے کہ اے پریا سچ ہے یہ سب گہنا اور کپڑا آدک شری کرشن جی نے مجھ کو دیا تھا لیکن مجھ کو یہ سُدھ پھر نہیں رہی کہ کس نے لیا موہن پیارے کی باتیں تم سے کیا کہوں اُن کی کٹھورتائی سُن کر تم کو بڑا دکھ ہوگا جب وہ کنس کو مار کر میرے پاس آئے تب اپنے کو بسدیو کا بیٹا بتلا کر پریت ہرن باتیں کرنے لگے اُن کی بات سُن کر جب میں اچنبھا مان کر رونے لگا تب مجھ کو بہت دھیرج دے کر بدا کر دیا اے پریا میں نے تو تبھی گرگ مُن کے کہنے سے اُن کو پرمیشور جانا لیکن مایا کے بس ہو کر اُن کو اپنا بیٹا سمجھتا رہا اب پُتر بھاؤ چھوڑ کر پرمیشور کے برابر اُن کا بھجن کرنا چاہیے جب جسوداجی نے یہ سب حال نندجی سے سنا تب وہ اور زیادہ مایا موہ میں پڑکر رونے لگیں اور شیام سندر کو اپنا بیٹا جان کر نندرائے سے بولیں کہ اے کنت تم کو دھکار ہے جو اُن کے مُنھ سے آدھی بات سُن کر چلے آئے اور شیام اور بلرام کو متھرا میں چھوڑ کر یہاں آکر منھ دکھایا تم رام اور کرشن کے بنا جی کر یہاں کون سکھ پاؤگے ۔

چوپائی

مارگ سوجھ پریو کہہ بھانتی	بدا ہوت بھائی نہیں چھاتی

دوہا

کیسے پران رہے ہیے بچھرت آنند کند	ٹُٹی نہیں دترتھ جتھا کہوں شرن ست نند

سورٹھہ

میں متھرا میں جائے رہ ہوں ہرکی دھائے ہوئے	لیجیے ٹھونک بجائے اب اپنو برج نندیہ

اے مورکھ تم میرے دونوں پران پیاروں کو کہاں چھوڑ آئے ہو میں ابھاگی اپنے لال کے ساتھ نہ جاکر تم لوگوں کے کہنے سے گھر بیٹھی میں بھی ساتھ جاتی تو کس واسطے اُن کو چھوڑ آتی ۔

چوپائی

جیون پران سکل برج پیارو	چھین لیو بسدیو ہمارو
سپھلک ست بیری بھیو بھاری	لے گیو جیون مول ہماری
پوچھت بلکھ جسومت میّا	کہو نند کہہ کہیو کنہیّا
تم کو بدا برج جب کینھو	پھر کچھ موکھ سندیسا دینھو
تم کچھ ہر سے سبنے نہ بھاکھی	کہا شیام من میں یہ راکھی

یہ سن کر نند جی بولے۔

دوہا

میں اپنی سی بہت کیو دے پرچتر بھون ناتھ	جو چاہیں سوئی کریں کہہ بس میرے ہاتھ

سورٹھا

کہہ سکے تو نہہ پرنام بہر شیام الیو کہیو	کر سکے کچھ سر کام ملہین تم سے آئے برج

اور بلرام نے یہ کہا کہ میری ماتا دکھی نہ ہونے پاوے تم جا کر اس کو دھیرج دینا کچھ دنوں میں ہم بھی آکر اس سے ملیں گے جسودا جی یہ سندیسا اپنے لال کا سن کر سوچ میں ڈوب گئیں اور نند جسودا آدک سب برجباسی موہن پیارے کا بال چرتر یاد کر کے روتے پیٹتے ہوئے اپنے اپنے گھر آئے لیکن شیام اور بلرام بنا ان کو برندابن اجاڑ معلوم ہوتا تھا اور نند اور جسودا کبھی گوپی ناتھ کو اپنا بیٹا جان کر ان کی یاد کر کے روتے تھے اور کبھی ایشور بھاؤ سمجھ کر ان کے چرنوں کا دھیان کرتے تھے اور شری کرشن جی کے بدھ میں سب پشو اور پنچھی اور گوال بال اور گئو آدک بیاکل رہکر کنجوں کے پھل اور پھول بھی کھلا گئے جب شیام سندر نے ان گوال بالوں کو جو متھرا میں رہ گئے تھے کچھ دنوں کے بعد گہنا اور کپڑا آدک دے کر بدا کیا اور ان لوگوں نے برندابن میں آکر سب چرتر نند لال جی کا جو انھوں نے کبجا آدک کے ساتھ کیا تھا برجباسیوں سے کہا تب گوپیوں نے کبری کا حال سنتے ہی سوتیا ڈاہ سے بڑا سوچ کیا اور یقین کر کے جانا کہ اب نند لال جی برندابن میں نہیں آویں گے یہ بات سنتے ہی برجبالا آپس میں اکٹھا ہو کر ایک دوسرے سے کہنے لگیں کہ دیکھو شیام سندر نے ترلوکی ناتھ ہو کر اونچ نیچ ذات کا کچھ بچار نہیں کیا کبجا کو سندر روپ دیکھ کر اپنی رانی بنا لیا دوسری بولی کہ کبجا نے موہن پیارے کو ایسا بس میں کر لیا ہے کہ بنا اگیا اس کے کوئی کام نہیں کرتے ہیں اب وہ ان کو یہاں کیوں آنے دے گی اکرور نے آکر ہمارے چیت چور سے کبری کا سندیسہ کہا ہوگا اسی سے جا کر وہ متھرا بسے ہیں دوسری گوپی نے ایک گوپی سے پوچھا کہ تو نے کبجا کو دیکھا ہے یا نہیں وہ بولی کہ میں دہی بیچنے کے واسطے متھرا میں گئی تھی تب اس کو دیکھا تھا وہ مالن کی بیٹی ایسی کبری اور بدصورت تھی کہ اس کو دیکھ کر سب استری اور پرش ہنسا کرتے تھے شیام سندر نے لاج اور دھرم چھوڑ کر داسی کو اپنی رانی بنایا یہ بات سن کر ہم لوگوں کو شرم آتی ہے دوسری بولی کہ اے سکھی تم نے یہ بات نہیں سنی کہ اب وہ ان کی استری بنی ہے۔

چوپائی

کبجا سدا شیام کو پیاری	وہ ٹھہرا تا وہ ان کی ناری
روپ رتن کو برہیں راکھیو	جیوں موتی سیپی میں بھاکھیو
برج بنتا چھوڑیں اب باتیں	بوجھی سکل شیام کی باتیں

دوسری نے کہا کہ اے سکھی وہ دن نند لال جی کو بھول گئے جب راجہ کنس کے ڈر سے بھاگ کر برج میں آرہے تھے اور گوال بھیش بنا کر یہاں چھپتے تھے اور گھر گھر ماکھن چرا کر کھایا کرتے تھے۔

دوہا

دیو سنا وت نند دن گئے بڑے ہون کی آس
بڑے بھئے تب یہ کیو بسے کوبری پاس

سورٹھا

جسمت لاڑ لڑاے بارے تے سیوا کری
تاہی کو بسرائے بھئے دیو کی پتر اب

دوسری نے کہا کہ جیسے کوئل کا انڈا کوا سیوے اور بچہ پیدا ہو کر اپنے ذات بھائیوں میں مل جاتا ہے ویسے موہن پیارے نند اور جسودا اور ہم لوگوں کی یہ دشا کر کے بسدیو اور دیوکی کے پاس چلے گئے دوسری سکھی بولی کہ اب وہ راجا اگرسین کے پاس سنگھاسن پر بیٹھتے ہیں اس سے ان کو برجباسی اور مرلی کا نام لینے اور مورپنکھ دیکھنے سے شرم آتی ہے۔

دوہا

بھیو نیو اب راج وہ نیو مات پت گیہہ
نئی نار کبجا ملی نئے سکھا نیو نیہہ

سورٹھا

بھولے برج کی بات کنج کیل موہن راس کی
گئے آپنی گھات دن دن سکھ دونوں بھیو

دوسری نے کہا کہ اب تم لوگ ان کی چرچا کیوں کرتی ہو اپنے من سے بچار کر دیکھو تو وہ ہمارے ذات بھائی نہیں ہیں آگے یہاں ان کا نام گوپی ناتھ اور نندلال اور کنھیا اور شری کرشن تھا اب وہاں باسدیو اور دیوکی نندن پرگٹ ہوا تھوڑے دن کے واسطے انھوں نے برجباسیوں سے پریت کر کے پانی برسنے اور آگ لگنے سے سب کی رچھا کر دی تھی۔ اے راجہ پرچھیت جس طرح مچھلی بنا پانی کے تڑپتی ہے اسی طرح سب برجبالا دن رات بیاکل رہ کر موہن پیارے کی چرچا آپس میں رکھتی تھیں۔

دوہا

دیکھو نہیں سہات کچھ گھر بن ہین نند نند
کہاں لگ کہئے اے سکھی من موہن کے کھیل
برہ تہجا جارت ہیو بھیو پت ات جیند
ان بن یوں گوکل بھیو جیوں دیپک بن تیل

سورٹھا

رہت نین جل چھائے سمر سمر گن شیام کے
کیسے کیسے کشائے بھئے پراٹنے کانھ اب

دوسری گوپی بولی کہ کوئی آدمی متھرا میں جا کر موہن پیارے سے کہدے کہ سب برجبالا تمہارے برہ ساگر میں ڈوب رہی ہیں تم جلدی پہونچ کر اتھاہ جل سے باہر نکالو اور تم برندابن میں پھر آکر بسو تم سے گئو چرانے کے لئے کوئی نہیں کہے گا اور تم کو ماکھن اور دہی چرانے سے بھی منع نہیں کریں گی۔

دوہا

مانگت دان نہ بر چہیں اب نہیں کرہیں مان
آئے درشن دیجئے تم بن تجت پران

سورٹھہ

ایسے گہہ گہہ پاے لاوے پھیر بنائے ہیر بسیں بہر برج آے تپ نند نندن سانورہ

دوسری نے کہا کہ اب موہن پیارے کو کیا کام ہے جو راجسی سکھ اور بلاس چھوڑ کر یہاں گوال کہلاویں اور ہاتھی گھوڑا اسکھپال کی سواری چھوڑ کر یہاں گئو چراویں دوسری نے کہا کہ اے پیارہ یو وہ موہنی مورت مجھ کو ایک ساعت نہیں بھولتی۔

دوہا

سپنے ہوہیں دیکھئے نیند پرت جو نین کینھو بہت اُپاے من آنکھ کھلت نہیں چین

دوسری سکھی بولی کہ اے سکھی شیام سندر بنا مجھ کو اپنا گھر اور گاؤں اُجاڑ معلوم ہو کر برندابن کے کُنج دیکھنے سے رونا آتا ہے اور یہاں کے پھل جو امرت کا سواد دیتے تھے اب وہ زہر کے برابر معلوم ہوتے ہیں اور جن پنچھیوں کی بولی سن کر من پرسن ہوتا تھا اُن کا بولنا اب من میں گانسی کی طرح چبھتا ہے۔

چوپائی

جب سے بچھڑے کنور کنھائی تب سے بھئے سبے دُکھ دائی

اے راجہ اسی طرح سب برجبالا آٹھوں پہر بورہوں کی طرح بیاکل رہکر جو مسافر اس راہ سے متھرا کو جاتا اس کے پانوں پڑکر کہتی تھیں کہ اے بٹوہی شیام سندر ہم لوگوں کا من چرا کر متھرا میں جا کر راجہ ہوئے ہیں اُن سے یہ سندیسا ہمارا کہدینا کہ جن برجبالاؤں کا پران تم نے اندر کے پانی برسانے سے گوبردھن پہاڑ اٹھا کر بچایا تھا وہ سب تمھارے برہ میں آٹھوں پہر اپنی آنکھوں سے آنسو پانی کی طرح برساتی ہیں اور جیسی اُس وقت آندھی بہتی تھی ویسی اُن کی سانس الٹی چلتی ہے اب وہ سب اُسی برہ ساگر میں ڈوب کر مرا چاہتی ہیں کیول تمھارے ملنے کی آسا پر اب تک جیتی ہیں تم اُن کو دین اور اپنی داسی جان کر جلدی چلے آؤ اور گوپی بولی کہ اے پران ناتھ ہم دُکھیاریوں کو ڈوبنے سے بچا کر ہمارے کلیجے کی آگ اپنی امرت روپی جیتون سے بجھاؤ اور جب برہ ساگر میں ہم لوگ ڈوب کر مرجائیں گی تو پیچھے سے آکر کیا کروگے۔

دوہا

ایک بار پھر آے کے درشن دیجئے شیام تم بن برج ایسو لگت جیون دیپک بن دھام

دوسری سکھی نے کہا کہ اے بٹوہی تم کو نارائن جی کی سوگند ہے جو ایسا نہ کہو اور یہ بھی موہن پیارے سے کہدینا کہ رادھا پیاری تمھارے بجوگ میں ایسی دُبلی اور زبل ہوگئی ہے کہ اُٹھنے بیٹھنے کی سامرتھ نہ رکھ کر پہچانی نہیں جاتی ہے دو چار دن میں مرجائے تو تعجب نہیں بھلا پچھلی پریت سمجھ کر اُس کا پران تو بچاؤ۔

دوہا

سدھ بدھ سب تن کی گئی رہیو برہ دُکھ چھائے مرن نکٹ پہونچی ابھی بیگ لیو سُدھ آئے

سورٹھہ

ایسے نج نج ہیت کہت سندیسا شیام کو		پتھک چلن نہیں دیت ہوت سانجھ تا کو تہان

جبکہ پپیہا برندابن میں بولتا تھا تب اُس کی بولی سُن کر وہ سب برہنی کہتی تھیں کہ اے پپیہا ہم لوگ اسی طرح اپنے دُکھ میں بیاکل ہیں تس پر تو ایسی بولی بول کر ہمارے کلیجے کی دبی دبائی آگ کیوں سُلگاتا ہے۔

چوپائی

کہت کہا اتنی کٹھنائی		ہر بن بولت برج میں آئی
اُبجاوت برہن اُرا رت		کا ہے اگلو جنم بگارت
ایک کہت چاتک سے ٹیری		اے پنچھی میں چیری تیری
پوڑھے ہو نہہ جہاں سُکھدائی		او نچے ٹیر سُناوہ جائی

دوہا

مانیں گے تیرو کہیو تیرے ہت گھنشام		لہیہ تجس چاتک بڑوے آدہ سُکھدھام

جس طرح پپیہا سواتی کے بوند کے واسطے بیاکل رہتا ہے اُسی طرح سب برجبالا موہن پیارے کے ملنے کے واسطے بیاکل رہتی تھیں۔

دوہا

کوُ ایسے کہ اُکھت برج میں بولت مور		رہیو جات نہیں ٹیر سُن بن شری نندکشور

سورٹھہ

کوجت کرت بحال مور سکھی بیری بھئے		بسے بدیش گوپال یہ بن سے نہ ٹرے مرے

شُکدیوجی نے کہا کہ اے راجا اسی طرح سب برندابن باسی شیام سندر کے دھیان اور چرچا میں اپنا دن کاٹتے تھے

چوپائی

دھن جنم جو ہر کے داسا		سب بدھ دھن تجھیں ہر آسا

دوہا

نند جسومت گوپ کالن باسر یہ دھیان		برجباسی پربھو درس کو آسا لگ رہے پران

سورٹھہ

بسرے سب بیوہار اور نہ دوجی گت کچھو		ندھ لکٹ آدھار ایک سُرت نندنند کی

اسے راجہ مجھ کو اتنی سامرتھ نہیں ہے جو برجباسیوں کے برہ کا سب حال برنن کر سکوں اس لیے اب متھرا کی بات کہتا ہوں سُنو کہ جب شیام اور بلرام نند آدک کو بدا کر کے اپنے گھر پر آئے تب بسدیوا ور دیوکی نے دونوں بھائیوں کو دیکھ کر ایسا سُکھ پایا کہ جیسے کوئی تپ کرنے والا اپنا منورتھ پا کر خوش ہوتا ہے اور متھراپُری میں اُسی دن سے

منگلاچار ہونے لگے اور بسدیوجی نے دیوکی جی سے کہا کہ شیام اور بلرام اہیروں کی سنگت میں رہنے سے اپنی ذات اور کُل کا بیوہار نہیں جانتے اُن کا جنیئو آدک کرنا چاہیئے دیوکی جی بولیں کہ بہت اچھا جب بسدیوجی نے گرگ پروہت اور اپنے ذات بھائیوں کو بلا کر سب حال کہا تب گرگ جی بولے کہ اُن کو گاتیری منتر دے کر چھتری بنانا چاہیئے ۔

دوہا

یاتے اُن کو رت کر دیہہ جگتہ اُپویت ۔ جاتے سکھیں سکل بدھ جو جدکل کی ریت

یہ بات سنتے ہی بسدیوجی نے اپنے اشٹ مترا اور جد بنسیوں کو نیوتہ بھیج کر اپنے یہاں بلایا اور بہوتیر کھوں کا جل منگا کر شیام اور بلرام کو اشنان کرایا اور شاستر کے موافق دونوں بھائیوں کو جنیئو پہنا کر پروہت نے گاتیری منتر اُپدیش کیا تب بسدیوجی نے بہت گئو بدھ پور بک اور سونا اور رتن آدک برہمنوں کو دان دیا اور اپنے ذات بھائی اور برہمنوں کو چھتیس طرح کے کھانے کھلا کر آدرست بدا کیا اور جو منگلامکھی اور کنگال لوگ وہاں آئے تھے سب کو منہ مانگا روپیہ دے کر دولت مند بنا دیا اس وقت دیوتوں نے آکاش سے رام اور کرشن پر پھول برسائے اور استریوں نے منگلاچار گیت گائے اور شری کرشن جی کی اچھا اور دیا سے متھرا میں لچھمی کا باس ہو کر سب چھوٹے اور بڑے دولت مند ہو گئے ۔

سورٹھہ

انت نہ پاوت شیش بید سانس جا کو سکل ۔ تاہ دیو اُپدیش گاتیری کو گرگ مُن

اے راجہ پریچھت بسدیوجی نے شیام اور بلرام کا جنیئو کر کے دونوں بھائیوں کو رتھ پر بٹھال کر سانددیپن نام پنڈت سمپورن بدیا ندھان کے پاس جو کاشی پُری اپنے دیش سے اُجین نگری میں جا بسے تھے بدیا پڑھنے کے واسطے بھیج دیا راہ میں شری کرشن جی نے سُداما نام براہمن کو دیکھ کر پوچھا کہ تم کہاں جاتے ہو اس نے کہا کہ بدیا پڑھنے جاتا ہوں تب شیام سندر نے اس کو بھی رتھ پر بٹھال لیا اور اجین میں سانددیپن پنڈت کے پاس جا پہونچے اور ہاتھ جوڑ کر اُن سے بنے کی ۔

چوپائی

ہم پر کرپا کرو رکھ رایا ۔ بدیا دان دیو کرادایا

جب دونوں بھائیوں نے اس طرح ادھین ہو کر گرو سے کہا تب پنڈت جی بڑی کرپا اور دیا سے شیام اور بلرام کو اپنے گھر میں رکھ کر بدیا پڑھانے لگے ایک دن پنڈتائن نے شیام سندر اور سداما کو چنا کلیوا کے واسطے دے کر لکڑی توڑ لانے کے واسطے بن میں بھیجا شری کرشن جی کے حصہ کا بھی کلیوا سداما اپنے پاس باندھے تھا جب وہ دونوں بن سے لکڑی کا بوجھ لے کر آنے لگے تب راہ میں آندھی چل کر ایسا پانی برسا کہ گھر تک نہیں پہونچ سکے رات کو بن ہی میں رہ گئے جب سداما کو بہت بھوک معلوم ہوئی تب اُس نے شری کرشن جی کا کلیوا بھی کھایں

دے کر سب آپ ہی کھا لیا اور چنے کھانے وقت کڑکڑ کی آواز سن کر شری کرشن جی نے سداما سے پوچھا کہ اے
بھائی تم کیا کھاتے ہو ہم کو بھی دیو تو ہم بھی اپنی بھوکھ مٹا دیں سداما نے لالچ کی راہ پر پرم پرمیشور سے جھوٹھ کہا
کہ میں کچھ نہیں کھاتا سردی کے مارے دانت بولتے ہیں اسی جھوٹھ بولنے کے پاپ سے سداما بہت دریدی
ہوا تھا اور شیام اور بلرام نے اپنی سیوا سے گرو کو ایسا خوش کیا کہ چونسٹھ دن میں چاروں بید اور چھ شاستر
اور اٹھارہ پران اور راج نیت اور منتر اور جنتر اور تنتر اور جوتش اور بیدک اور کوک بان بدیا آدک سب
گن دونوں بھائیوں کو یاد ہو گئے تب ساندیپن گرو نے اپنے من میں کہا کہ آدمی بہت دن میں بھی ایک
بدیا کو نہیں پڑھ سکتا ان دونوں لڑکوں نے جو کہ کوئی اوتار معلوم ہوتے ہیں دو مہینے چار دن میں چودھوں
بدیا اور چونسٹھ کلا پڑھ لیا۔ اتنی کتھا سنا کر شکدیو جی بولے کہ اے راجہ دیکھو جن پر یہ ہم پرمیشور کی سانس
سے چاروں بید پیدا ہوئے انھوں نے تینوں لوک کے مالک ہو کر سب بدیا گرو سے پڑھی تھی اُن کی لیلا اور مہما
کو کوئی نہیں جان سکتا جب بدیا پڑھ کر شری کرشن جی نے گرو سے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ آپ کی دیا سے میں بدیا
پڑھ کر اپنے مطلب کو پہونچا جو میں بہت جنم تک اوتار لے کر آپ کی سیوا کروں تو بھی بدیا پڑھانے کے بدلے
سے اُرن نہیں ہو سکتا میری سامرتھ کے موافق جو کچھ آپ کی آگیا ہو دیجئے وہ گرو دچھنا میں آپ سے بھینٹ کروں
اور آپ کا آشیرباد لے کر اپنے گھر جاؤں جس میں بدیا پڑھنے کا پھل مجھ کو ملے یہ بات سن کر ساندیپن گرو نے
کہا کہ مجھ کو تو کچھ اچھا نہیں ہے پر تمھاری گرائن سے پوچھوں اس کو جس چیز کی چاہنا ہو وہ تم سے مانگوں
یہ کہہ کر ساندیپن اپنی استری کے پاس جا کر بولے کہ یہ رام اور کرشن دونوں لڑکے جنھوں نے چونسٹھ دن میں
سب بدیا مجھ سے پڑھ لی ہے پرمیشور کا اوتار معلوم ہوتے ہیں اُن سے جو گرو دچھنا مانگی جائے وہ اُن کو
دینا سہج ہے کیا چیز مانگنا چاہیئے تب پنڈتائن نے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ اے سوامی یہ بالک جو نارائن کا اوتار
ہیں تو میرا بیٹا جو سمدر میں ڈوب کر مر گیا ہے اُس کو لا دیں جس کے سوچ سے میں ہمیشہ دکھی رہتی ہوں
یہی گرو دچھنا ان سے مانگو۔

دوہا

سمپت تو تب ہی بھلی جو سُت ہو گھر ماںہہ	سمپت لے کیا کیجے جو گھر میں ست ناںہہ

جب کہ ساندیپن گرو کو بھی یہ بات بھلی معلوم ہوئی تب استری اور پُرش دونوں نے شیام اور بلرام
کے پاس جا کر کہا کہ اے بیکنٹھ ناتھ ہمارے ایک بیٹے کے سوائے دوسرا بیٹا نہیں تھا سو ایک پربت
اس کو ہم اپنے ساتھ لے کر سمدر کے کنارے اشنان کرنے گئے تھے جب کہ ہم لوگ پانی میں بیٹھ کر
نہانے لگے تھے تب وہ لڑکا سمدر میں ڈوب گیا تب سے ایک ساعت اس کا سوچ نہیں بھولتا جو تم
ہماری اچھا کے موافق گرو دچھنا دیا چاہتے ہو تو وہی بیٹا ہمارا لا دو یہ بات سن کر شری کرشن جی اُس لڑکے کے
لا دینا قبول کر کے اُسی وقت دونوں بھائی رتھ پر چڑھے اور ساندیپن گرو اور گرائن کو ڈنڈوت کر کے جب ایک

ساعت میں گرد و دھو بھرے ہوئے سمدر کے کنارے پہونچے تب سمدر آدمی کا روپ دھر کر ڈرتا اور کانپتا ہوا پانی سے باہر نکلا اور بہت رتن اور من آدک شری کرشن جی کو بھینٹ دے کر ہاتھ جوڑ کر کہنے لگا کہ اے پربرہم پرمیشور چودھوں لوک کے پیدا کرنے والے آپ کو میری ڈنڈوت پہونچے گنگا جی آپ کے چرنوں کا دھوون ہو کر تینوں لوک کو پوتر کرتی ہیں اور آپ اپنی دیا اور کرپا سے ہمیشہ راجہ بل کے دروازے پر بنے رہ کر پرتھوی کا بوجھ اُتارنے اور بھگتوں کو سکھ دینے کے واسطے سگن اوتار دھارن کرتے ہیں اور آپ شیش ناگ کی چھاتی پر شیشن کر کے سب گن اور بدیا کے ندھان ہیں اور شیش ناگ اپنی دو ہزار زبان سے دن رات آپ کے گن گایا کرتے ہیں تس پر بھی آپ کے گنوں کی آد اور انت کو نہیں پاتے اور گرو جی آپ کے براہمن ہیں اور گیانی اور پرمیشور لوگ اور بید بھی آپ کی مہما اور آپ کے بھید کو نہیں پہونچ سکتے میری کیا سامرتھ ہے جو آپ کی استت کر سکوں میرے بڑے بھاگ ہیں جو آپ نے دیال ہو کر اپنا درشن دیا اور آپ کے چرن دیکھنے سے میں کرتارتھ ہوا۔

		دوہا		
	سب داسن کو داس میں تم راجن کے راج		اگیا ہو سو کروں میں من چیت دے وہ کاج	

یہ استت سن کر شری کرشن جی نے خوش ہو کر سمدر سے کہا کہ سان دیپن ہمارے گرو اپنے کٹمب کے ساتھ یہاں نہانے آئے تھے تو اپنی لہر سے اُن کا بیٹا بہا لے گیا ہے سو تو اُس کو جلدی لا دے گرو جی کی آگیا سے میں اُس کو لینے آیا ہوں سمدر ہاتھ جوڑ کر بولا کہ اے مہا پربھو انترجامی وہ لڑکا میرے پاس نہیں ہے لیکن پنچ جنیہ نام دیت بڑا بلوان شنکھ روپ سے پانی میں رہ کر جیوؤں کو بہت دکھ دیتا ہے وہ اس لڑکے کو نہاتے وقت اُٹھا لے گیا ہو تو میں نہیں جانتا یہ بات سنتے ہی شری کرشن جی بلرام جی سمیت پانی میں کود پڑے جب کہ شنکھاسر کے مارنے پر بھی اُس لڑکے کا پتہ نہ پایا تب پچھتا کر بلرام جی سے کہا کہ اے بھائی ہمنے برتھا اس دیت کو مارا اور اُس لڑکے کا پتہ نہ لگا یہ بات سُن کر بلرام جی بولے کہ اے دینا ناتھ اس بات کی چنتا چھوڑ کر اُس دیت کا اُدھار کر دیجئے تب کرشن بھگوان نے اس کو مکت دے کر شنکھ روپی بدن اُس کا اپنے بجانے کے لئے اُٹھا لیا اور اسی وقت جم پُری کے دروازے پر جا کر وہ شنکھ بجایا جیسے وہ آواز نرک باسیوں نے سنی ویسے وہ لوگ نرک سے نکل کر بیکنٹھ کو چلے گئے اور دھرم راج دوڑے ہوئے باہر آکر شری کرشن کے چرنوں پر گر پڑے اور بڑے آدر سے شیام اور بلرام کو اپنے گھر لے جا کر جڑاؤ سنگھاسن پر بیٹھالا اور چرن اُن کا دھو کر چرنامرت لیا اور بدھ پوربک اُن کی پوجا کی اور خوشبو دار پھولوں کا گجرا اور موتی اور رتن آدک کی مالا دونوں بھائیوں کو پہنائی اور پرکرما کر کے اُن پر چنور ڈھلانے لگے اور بڑے پریم سے ہاتھ جوڑ کر اس طرح کرشن بھگوان کی استت کی کہ اے پربرہم پرمیشور آپ ہمیشہ ہنستے اور آنند مورت رہتے ہیں آپ کو کبھی کوئی فکر نہیں ہوتی اور لچھمی جی آٹھوں پہر آپ کی سیوا میں بنی رہتی ہیں اور آپ اپنے بھگتوں کی سب اچھا پوری کرتے ہیں اور بیکنٹھ دھام آپ کا دیو لوک سے بھی اونچا ہے آپنے مجھ ایسے بہت سے ادھرمیوں کو مکت دے دی ہے آپ کی نابھ سے کمل کا پھول نکل کر اُس سے برہما جی پیدا ہوئے

اور آپ کی دیا سے برھما جی نے تینوں لوک کو پیدا کیا لیکن آپ کے بھید اور آد اور انت کو وہ بھی نہیں جان سکتے
اور آپنے سب جیوؤں کے پیدا اور پالن کرنے والے ہوکر اپنی اچھا سے اپنا بال روپ پرکٹ کیا ہے میری ڈنڈوت
آپ کو پہونچے جہاں شیش اور گنیش اور مہیش آپ کی استت نہیں کر سکتے وہاں میری کیا سامرتھ ہے جو آپ
کے گنوں کو برنن کرسکوں جس طرح پچھلے جنم کے پن اُدے ہونے سے آپنے دیال ہوکر مجھ کو اپنا درشن دیا
اُسی طرح اپنے آنے کا کارن برنن کیجئے یہ سن کر کرشن بھگوان بولے کہ اے دھرم راج ہمارے گرو کا بیٹا
جو سمدر میں ڈوب کر مرگیا ہے اس کو پھیر دو جو تم یہ کہو کہ مرا ہوا جیو جم پری سے پھر کر نہیں جاتا تو یہ مرجادا بھی
میری ہی باندھی ہے اِس لیے تم کو ہماری اگیا ماننا چاہیئے یہ بات سنتے ہی دھرم راج نے ساندیپن کا بیٹا
وہاں لاکر دینے کیا کہ اے دینا ناتھ مجھ کو پہلے سے معلوم تھا کہ آپ گرو کا لڑکا لینے کے واسطے یہاں
آویں گے اس لیے اس لڑکے کو میں نے آج تک بڑے جتن سے رکھ کر دوسرے بدن میں جنم نہیں دیا
یہ بات سن کر کرشن بھگوان پرسن ہوکر دھرم راج کو بھگت بردان دے کر بلرام جی اور اُس لڑکے سمیت وہاں
سے انتردھیان ہوگئے اور گرو کے پاس آکر وہ لڑکا دے کر بولے کہ آپ نے بڑی دیا کرکے ہم کو
بدیا پڑھائی اور ہم سے کچھ سیوا بن نہ پڑی اور جو کچھ اگیا دیجئے وہ میں کروں ساندیپن اپنا بیٹا دیکھتے ہی
شری کرشن جی کو پربرہم پرمیشور کا اوتار سمجھ کر بہت استت کرکے بولے کہ اے ترلوکی ناتھ جس کسی کو تم سا چیلا
ملا اس کو کون اِچھا باقی رہے گی - اب میں خوش ہوکر تم کو یہ آشیرباد دیتا ہوں کہ تمہاری بدیا ہمیشہ نئی
بنی رہ کر سنسار میں جس تمہارا اچھا یا رہے جب کہ ساندیپن اور پنڈتائن نے شیام اور بلرام کو آنند سے بدا کیا
تب دونوں بھائی اُن کو ڈنڈوت کرکے متھرا کو آئے اُن کے آنے کا حال پاتے ہی بسدیو جی اور راجہ اگرسین
جدبنشوں سمیت آگے سے جاکر گاتے بجاتے ہوئے سمان پوربک اُن کو راج مندر پر لے گئے اور سب
چھوٹے اور بڑوں نے خوشی منائی -

	آئے متھرا نگر میں سب کے آنند کند		گرو کی اگیا پائے کے مالکن پربھو برج چند	

اتنی کتھا سنا کر شکدیو جی بولے کہ اے راجہ دیکھو گرو کے واسطے شری کرشن جی بیکنٹھ ناتھ ہوکر جم پری میں چلے
گئے تھے گرو کی اتنی بڑی پدوی سمجھنا چاہیئے اور سنسار میں تین طرح کے گرو ہوتے ہیں ایک جو منتر اپدیش کرے دوسرا
جو بدیا پڑھاوے تیسرا جو دھرم کی بات سکھاوے ان تینوں کو ایشور کے برابر جان کر ان کی سیوا کرنا چاہیئے

ادھیائے چھیالیسواں

بھیجنا شری کرشن جی کا اودھو جی کو گوپیوں کے سکھلانے کے واسطے

شکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ جس طرح شیام سندر نے نند اور جسودا اور گوپیوں کو گیان سکھلانے کے

واسطے اودھوجی کو بھیجا تھا وہ کتھا کہتے ہیں سنو کہ جب کبھی مُرلی منوہر نند اور جسودا اور شیاما آدک گوپیوں کی باتیں ادھوجی سے کہتے تھے تب اودھوجی اپنے گیان کے غرور اور مترتا کی راہ سے اُن کی ہنسی کرتے تھے اس واسطے کرپا نِدھان نند نندن نے ایک دن راس لیلا آدک برجباسیوں کی چرچا چھیڑ کر بلرام جی سے کہا کہ اے بھائی میں نے اپنے وعدہ کے موافق کوئی آدمی بندابن کو نہیں بھیجا اس لیے وہ لوگ میرے واسطے چنتا کرتے ہونگے کسی کو بھیج کر ان کو دھیرج دینا چاہیے ۔

چوپائی

کہاں نوں برج گوپ کمار ی ۔ کہاں رادھا برکھبھان دُلاری

دوہا

کہاں جسودا نند سے سکھد تات اور مات ۔ کہاں وہ سکھ برج دھام کو نہیں بسرت دن رات

سورٹھہ

کہاں سکھن کو سنگ کہاں کھیل برندا بپن ۔ کہاں وہ پریم ترنگ ہنسی بٹ جمنا تٹ

جب بلرام جی کو بھی یہ بات بھلی معلوم ہوئی تب شیام سندر نے من میں بچار کیا کہ اودھو کو اپنے گیان کا بڑا غرور رہتا ہے اس لیے گوپیوں کو گیان سکھلانے کے واسطے اس کو بھیج کر دیکھوں کہ گوپیوں کو میری پریت کے سامنے گیان پردیش کرتا ہے یا نہیں اور اودھو کا ابھمان بھی وہاں جانے سے ٹوٹ جائے گا ۔

دوہا

ایسے ہر بیچہ کرت اپنے من اَنمان ۔ اودھو کے من سے کروں دور گیان ابھمان

سورٹھہ

آسے گئے تہ کال اودھوجی ہر کے نکٹ ۔ ہیں ملے نندلال سکھا سکھد اک بھر

اسی وقت شیام سندر نے اودھوجی سے پریم پوربک کہا کہ اے متر جب میں نے شیاما آدک برجبالوں کے ساتھ راس لیلا کی تھی اُس وقت مہادیو جی آدک دیوتوں کو کامدیو نے ایسا ستایا تھا کہ مہادیو جی گوپیشور اور چندر کلا نام ستری بن کر میرے ساتھ راس منڈل کھیلنے آئے تھے اور اسی طرح بہت سے دیوتوں نے استری کا تن رکھ کر وہاں سکھ اُٹھایا تھا نند اور جسودا اور رادھا آدک سب برجبالا میرے برہ میں بڑا دکھ پاتی ہیں اور میں کہہ آیا تھا کہ میں بندابن میں پھر آؤں گا اسی آشا سے آج تک اُن کا پران بچا ہے نہیں تو اُن کا جینا مشکل تھا ۔

دوہا

۱ وہ سب میری برہ میں آت ہیں مہا ملین ۔ کل نہ پرت چھن رین دن جیسے جل بن مین

اے متر میں اس بھی اُن کی سچی پریت دیکھ کر یہاں نہیں لگتا اور برج کا سکھ مجھ کو ایک ساعت بھی نہیں بھولتا اس لیے تم کو بڑا گیانی اور شانت سوبھاؤ اور اپنا پرم متر جان کر بندابن میں بھیجا چاہتا ہوں تم وہاں جا کر نند اور

جسودا اور گوپیوں کو ایسا گیان سکھلاؤ جس میں وہ لوگ میرے بجوگ کا سوچ چھوڑ کر دھرج دھریں اور روہنی
تا کو وہاں سے اپنے ساتھ لے آؤ یہ سن کر اودھو جی نے موہن پیارے کو سمجھایا کہ اے دنیا ناتھ سنسار کی
جھوٹی پریت سپنے کی طرح جھوٹی سمجھ کر پرمیشور ابناشی نرنکار کا دھیان کرنا چاہیئے یہ گیان بھری ہوئی بات سن کر
شیام سندر ہنس کر بولے کہ اے اودھو جو بات تم نے کہی وہ سچ ہے لیکن کروڑوں گوپیاں میرے برہ میں بڑا
دکھ اٹھا رہی ہیں تم ان کو ایسا گیان اپدیش کرنا جس میں کنت بھاؤ چھوڑ کر پرمیشور کی طرح میرا بھجن کریں اور
نند اور جسودا جی کو اس طرح سمجھانا کہ وہ پتر بھاؤ چھوڑ کر ایشور سمان میرا بھجن کریں۔

دوہا

اک پربین اور سکھا تم سے گیانی کون　　سو کیجئے جو برج بدھو سادھن کہیں پون

سورٹھا

جیوں سکھ پاویں نار گیان جوگ اپدیش سے　　ڈارین موتھ بسار برہم گیان پرچو کریں

یہ بات سن کر اودھو جی نے کہا کہ بہت اچھا میں تمہاری آگیا سے سب کو گیان سمجھاؤں گا لیکن جو وہ لوگ میرے
کہنے سے نہ مانیں تو میں لاچار ہوں یہ سن کر شری کرشن جی بولے۔

دوہا

بچن کہت ہی سمجھ ہیں وہ ہیں پرم پربین　　ہوہیں عقیل بر دسے جیوں جل پاویں مین

یہ کہہ کر شیام اور بلرام نے بہت طرح کے گہنے اور کپڑے نند اور جسودا اور گوال بال اور شری رادھا آدک
برجباسوں کو دینے کے لیے اودھو جی کو دیے اور ایک چٹھی میں بڑوں کو ڈنڈوت اور چھوٹوں کو اسیس اور گوپیوں کو جوگ
اور گیان لکھا اور وہ چٹھی اودھو جی کو دے کر بولے کہ تم آپ پڑھ کر اس کا حال سب کو سنا دینا اور جس طرح بن پڑے
ان کو دھیرج دے کر یہاں جلد چلے آنا۔

دوہا

اودھو برج میں جائے کے سب ہے رہیو جائے　　تم بن ہم اکلائیں گے شیام کرت چت لائے

سورٹھا

تم ہو سکھا پربین بار بار سکھوؤں کہا　　جیسیں جو جل بن میں سو گتی متا بچار لیا

پھر شری کرشن جی نے اپنے پہرنے کا گہنا اور کپڑا اودھو جی کو پہنا کر اور رتھ پر بٹھا کر برندابن کو بدا کیا
اور چلتے وقت آنسو بھر کر بولے کہ اے اودھو تم اتنا سندیسا اور جسودا ماتا سے کہہ دینا۔

چوپائی

نیکی رہو جسو ست میرا　　کچھ دن میں ایہیں دوؤ بھیا

دوہا　　کہا کہوں جاؤں تے تجھی بچھریوں تو نہہ　　تا دن تے کوؤ نہیں کہت کنہیا موہنہ

واسطے اودھو جی کو بھیجا تھا وہ کتھا کہتے ہیں سنو کہ جب کبھی مُرلی منوہر نند اور جسودا اور شیاما آدک گوپیوں کی باتیں اودھو جی سے کہتے تھے تب اودھو جی اپنے گیان کے غرور اور ستر تا کی راہ سے اُن کی ہنسی کرتے تھے اس واسطے کرپا نِدھان نند نندن نے ایک دن راس لیلا آدک برجباسیوں کی چرچا چھیڑ کر بلرام جی سے کہا کہ اے بھائی میں نے اپنے وعدہ کے موافق کوئی آدمی برندابن کو نہیں بھیجا اس لیے وہ لوگ میرے واسطے چنتا کرتے ہوں گے کسی کو بھیج کر ان کو دھیرج دینا چاہیے۔

چوپائی

کہاں وہ برج گوپ کمار ی	کہاں رادھا برکھبھان دُلاری

دوہا

کہاں جسودا نند سے سکھد تات اور مات	کہاں وہ سکھ برج دھام کو نہیں بسرت دن رات

سورٹھا

کہاں سکھن کو سنگ کہاں کھیل برنداابن	کہاں وہ پریم ترنگ بسی ہیے جیوں گانٹھ

جب بلرام جی کو بھی یہ بات بھلی معلوم ہوئی تب شیام سندر نے من میں بچار کیا کہ اودھو کو اپنے گیان کا بڑا غرور رہتا ہے اس لیے گوپیوں کو گیان سکھلانے کے واسطے اس کو بھیج کر دیکھوں کہ گوپیوں کو میری پریت کے سامنے گیان اپدیش کرتا ہے یا نہیں اور اودھو کا ابھمان بھی وہاں جانے سے ٹوٹ جائے گا۔

دوہا

ایسے ہر چنتا کرت اپنے من اُنمان	اودھو کے من سے کروں دور گیان ابھمان

سورٹھا

آسے گئے تہ کال اودھو جی ہر کے نکٹ	ہنس ملے نندلال سکھا سکھدا کہ ایک بھر

اسی وقت شیام سندر نے اودھو جی سے پریم پوربک کہا کہ اے متر جب میں نے شیاما آدک برجبالوں کے ساتھ راس لیلا کی تھی اُس وقت مہا دیو جی آدک دیوتوں کو کامدیو نے ایسا ستایا تھا کہ مہا دیو جی گوپیشور اور چندر کلا نام ستری بن کر میرے ساتھ راس منڈل کھیلنے آئے تھے اور اسی طرح بہت سے دیوتوں نے استری کا تن رکھ کر وہاں سکھ اُٹھایا تھا نند اور جسودا اور رادھا آدک سب برجبالا میرے برہ میں بڑا دکھ پاتی ہیں اور میں کہہ آیا تھا کہ میں برندابن میں پھر آؤں گا اسی آشا سے آج تک اُن کا پران بچا ہے نہیں تو اُن کا جینا مشکل تھا۔

دوہا

وہ سب میری برہ میں آت ہیں مہا ملین	کل نہ پڑت چھین رین دن جیسے جل بن مین

اے متر میرا من بھی اُن کی سچی پریت دیکھ کر یہاں نہیں لگتا اور برج کا سکھ مجھ کو ایک ساعت بھی نہیں بھولتا اس لیے تم کو بڑا گیانی اور شانت سوبھاؤ اور پیارا متر جان کر برندابن میں بھیجا چاہتا ہوں تم وہاں جا کر نند اور

واسطے اودھوجی کو بھیجا تھا وہ کتھا کہتے ہیں سو کہ جب کبھی مُرلی منوہر نند اور جسودا اور شیاما آدک گوپیوں کی باتیں اودھوجی سے کہتے تھے تب اودھوجی اپنے گیان کے غرور اور ستر تا کی راہ سے اُن کی ہنسی کرتے تھے اس واسطے کرپا نِدھان نند نندن نے ایک دن راس لیلا آدک برجباسیوں کی چرچا چھیڑ کر بلرام جی سے کہا کہ اے بھائی میں نے اپنے وعدہ کے موافق کوئی آدمی برندابن کو نہیں بھیجا اس لیے وہ لوگ میرے واسطے چنتا کرتے ہونگے کسی کو بھیج کر ان کو دھیرج دینا چاہیے۔

چوپائی

کہاں توں برج گوپ کماری ۔ کہاں رادھا برکھبھان دُلاری

دوہا

کہاں جسودا نند سے سکھد تات اور مات ۔ کہاں وہ سکھ برج دھام کو نہیں بسرت دن رات

سورٹھا

کہاں سکھن کو سنگ کہاں کھیل برندا بپن ۔ کہاں وہ پریم ترنگ تلسی بٹ جمنا نکٹ

جب بلرام جی کو بھی یہ بات کھلی معلوم ہوئی تب شیام سندر نے من میں بچار کیا کہ اودھو کو اپنے گیان کا بڑا غرور رہتا ہے اس لیے گوپیوں کو گیان سکھلانے کے واسطے اس کو بھیج کر دیکھوں کہ گوپیوں کو میری پریت کے سامنے گیان پر دیش کرتا ہے یا نہیں اور اودھو کا ابھمان بھی وہاں جانے سے ٹوٹ جائے گا۔

دوہا

ایسے ہر چیتے کرت اپنے من اَنُمان ۔ اودھو کے من سے کروں دور گیان ابھمان

سورٹھا

آئے سگئے تہ کال اودھوجی ہر کے نکٹ ۔ بہس ملے نندلال سکھا سکھا کر انگ بھر

اسی وقت شیام سندر نے اودھوجی سے پریم پوربک کہا کہ اے متر جب میں نے شیاما آدک برجبالوں کے ساتھ راس لیلا کی تھی اُس وقت مہادیو جی آدک دیوتوں کو کامدیو نے ایسا ستایا تھا کہ مہادیو جی گو دیشور اور چندر کلا نام

سورٹھ

کھو سندیس نہ جات ات دُکھ پایو مات تم — اب موکو نج تات بسدیوا ور دیو کی کہت

کبت

کامری لکٹ مونہہ بھولت نہ ایکو پل گھونگچی نہ بساروں جوپے لعل اُر دھارے ہیں
جاون تے چھاکیں چھوٹ گئیں گوالن کی تادن تے بھوجن نہ پاوت سکارے ہیں
بھئے جُدبنش یہ میہ نند بنش سون نبسی نہ بساروں جوپے بنس بستارے ہیں
اُودھو برج جیئو میری چوگان گنسیدلیئو تیاپے کیہو ہم رنیاں تمہارے ہیں

ایضاً

کون بدھ پاوے یہ کرم بلوان اُدے چھاچھ چھچیا کی برج بھاسن کو بھات ہیں
مُکت ہو پدارتھ سودے چکے بکی کواب دین جننی کو بھاکھا بستے پچھتات ہیں
بدھ نے بنائی آہ کون بدھ مسیلن تاہ ایسے کر سوچت رہت دن رات ہیں
اودھو برج جیئو میری تیا تے بجھاے کیہو جاپے رن باڑھے سو بدیس اُٹھ جات ہیں

اور بلرام جی رو کر بولے کہ اے اودھو میری طرف سے نند اور جسودا جی سے ہاتھ جوڑ کر کہنا کہ برج کا سُکھ مجھ کو کبھی نہیں بھولتا اس لیے وہاں آکر تم سے بھینٹ کروں گا ہم دونوں بھائیوں کو اپنا بیٹا سمجھ کر کبھی مت بھولنا اور جب بسدیو جی نے ودھو کے جانے کا حال سُنا تب بہت سی سوغات نند اور جسودا آدک کے واسطے دے کر یہ چھٹی لکھدی کہ تم نے میرے بیٹوں کا پالن کیا ہے اُس اُپکار کے بدلے سے میں بہت جنم تک تم سے اُرن نہیں ہوسکتا تم شیام اور بلرام کے واسطے وہاں کیوں چنتا کرتے ہو یہاں آکر کیوں نہیں دیکھ جاتے جس وقت اودھو جی متھرا سے برندابن کو چلے اُسی وقت گوپیوں نے اپنے انتہ کرن کی شدھتا سے جان لیا کہ آج موہن پیارے کا سندیسا لے کر کوئی آدمی آتا ہے یا وہ آپ آوینگے یہ بچارتے ہی ایک گوپی اپنے آنگن کو ابولتا ہوا دیکھ کر کہنے لگی۔

دوہا

جو ہر متھرا سے چلے تو تو اڑرے کاگ — دودھ بھات تو دیں گی اور انچل کی پاگ

دوسری گوپی بولی کہ آج مجھ کو بائیں آنکھ پھڑکنے سے معلوم ہوتا ہے کہ موہن پیارے جیت چور یہاں آیا چاہتے ہیں تم لوگ اپنا سوچ چھوڑ کر خوشی مناؤ شیام سندر کا مکھ چندر دیکھ کر اپنی اپنی آنکھیں ٹھنڈی کرنا۔

دوہا

گھر گھر سگن بچار ہیں برج تریں بڑ بھاگ — برجباسی پُربھ درس کو سب [illegible]

اے راجہ پریچھت شام کے وقت اودھو جی نے برندابن میں پہونچ کر کیا دیکھا کہ گھنے گھنے درختوں پر بہت طرح سے پنچھی سُہاونی

ولی بول کر دھوری دھومری کالی پیلی گئو ویں چاروں طرف گھوم رہی ہیں۔

دوہا

برندابن شوبھا مہا جمنا جل چھوں اور ۔ درم بیلی پھولت سدا بولت گوکل مور

سچ ہے جس جگہ پر بیکنٹھ ناتھ نے آپ بہار کیا ہو وہاں کیوں نہ ایسی شوبھا رہے اب تک بھی وہ استھان دیکھنے سے چت موہ جاتا ہے اودھو جی نے اس بن کو شری کرشن بیکنٹھ ناتھ کے لیلا کرنے کا استھان سمجھ کر ڈنڈوت کی جب کہ وہ سب آنند دیکھتے ہوئے اودھو جی گانوں کے پاس پہونچے تب نند رائے آدک دور سے رتھ اور شری کرشن جی کا ایسا بھیش دیکھ کر اُن کو مُرلی منوہر سمجھ کر ملنے کے واسطے دوڑے اور شری کرشن چندر آنند کند کو نہ دیکھ کر من میں اُداس ہو گئے لیکن اودھو جی کو موہن پیارے کا بھیجا ہوا جان کر بڑے آدر بھاؤ سے اپنے گھر بلا لائے اور پانوں اُن کے دھو کر چھتیس پرکار کے بنجن کھلائے اور پان الائچی دے کر اُتم سیجیا اُن کے آرام کے واسطے بچھا دی جب کہ اودھو جی تھوڑی دیر تک سو کر اُٹھے تب نند اور جسودا جی شیام اور بلرام اور بسدیو اور دیوکی جی کی کشل پوچھ کر بولے۔

دوہا

نند گوپ کر جوڑ کر پوچھت سیس نوائے ۔ ماکھن پربھو گوپال کی کہو کتھا سمجھائے
کرت ہماری سدھ کبھی کہہ اودھو بل بیر ۔ بیاکل تات گدگد بچن پوچھت نند ادھیر

سورٹھ

چوک پڑی انجان کہ پچھتائے آج کے ۔ گھر آئے بھگوان جانے تمھیں اہیر کر

اے اودھو جی بسدیو اور دیوکی کا بھاگ بڑا بلوان ہے جو شیام اور بلرام اُن کے بیٹے بن کر ہم کو بیگانہ سمجھتے ہیں بہت اچھا ہوا جو کنس ادھرمی اپنے بھائیوں سمیت مارا گیا اور بسدیو اور دیوکی نے قید سے چھٹی پائی بھلا یہ تو بتاؤ کہ کبھی شیام اور بلرام مجھ کو اور جسودا کو یاد کرتے ہیں یا نہیں جس دن سے موہن پیارے نے مجھ کو بدا کر دیا تب سے میرا کھانا پینا ہنسنا بولنا سب سکھ جاتا رہا اور اُسی دن سے جسودا دن رات اُنھیں کی چرچا اور دھیان میں رہ کر ماکھن اور روٹی لیے اُن کی راہ دیکھا کرتی ہے۔

دوہا

بہُر بدھ تب کھیلت ہتے گوال بال کے ساتھ ۔ سو کبھوں سُدھ کرت ہیں ماکھن پربھو برجناتھ

اے اودھو جی میں ہمیشہ یہی چاہتا ہوں کہ ایک دن متھرا جا کر اُن کو دیکھ آؤں لیکن کیا کروں سنساری کاموں سے چھٹی نہیں ملتی جب بن میں جا کر موہنی مورت کے چرن کا چنھ پرتھوی پر دیکھتا ہوں تب مجھ کو یہ سندیہہ ہوتا ہے کہ وہ کہیں کنجوں میں بھول گئے ہیں جب ڈھونڈھتے وقت اُن کو نہیں پاتا تب ہار مان کر چلا آتا ہوں اور اُن کی مُرلی اور لکٹیا دیکھ کر جو دشا میری ہوتی ہے وہ مجھ سے کہی نہیں جاتی اور موہن پیارے نے مجھ سے پھر برندا بن میں

آسنے کا اقرار کیا تھا سو تم بتلاؤ کہ وہ یہاں آویں گے یا نہیں دیکھوں میرا بھاگ کب اُدے ہو کر اُن کا درشن ملتا ہے اسے اودھو میں شیام سندر کو اپنا بیٹا جانتا تھا اور وہ مجھ کو پتا کہتے تھے لیکن انھوں نے بڑی بڑی آفت اور مصیبت میں پرجا سیوں کی رچھا کی تھی ۔

دوہا

سہس نین دکھ مان کے کوپ کیو جبہ کال ۔ ہم کارن گر نکھ دھریو راکھن پربھو گوپال

اسے اودھو جی انھوں نے لڑکپن ہی میں پوتنا ترنسی اور تبا شُر آدک بڑے بڑے راچھسوں کو مار کر کالی ناگ کو جمنا جل سے باہر نکال دیا اور گوپیوں کا گورس چرا کر اُن کے ساتھ راس لیلا کی اور بہت بال چرتر اپنا ہم لوگوں کو دکھلا کر بڑا سکھ دیا بتلاؤ ان باتوں کی چرچا کبھی بسدیو اور دیوکی سے کرتے ہیں یا نہیں ۔

دوہا

اودھو تم سے کیا کہوں من موہن کی بات ۔ جو لیلا برج میں کری سو برنی نہیں جات

اسے اودھو جی میں گرگ مُن کے کہنے سے جانتا ہوں کہ وہ پربرہم پرمیشور ہیں اور پرتھوی کا بھار اُتارنے کے واسطے اپنی اِچھا سے اُنھوں نے اوتار لیا ہے ۔

دوہا

یا تے یہ نشچے کیو ہم اپنے من ماہیہ ۔ آد پُرش بھگوان ہیں پُتر ہمارے ناہیہ

اور جسودا جی رو کر اودھو جی سے بولیں ۔

چوپائی

کُشل ہمارے ست کی کہو ۔ جن کے ساتھ سدا تم رہو
کبھوں وہ سُدھ کرت ہماری ۔ اُن بن ہم دُکھ پاوت بھاری
سبھن تے آون کہہ گئے ۔ بیتی اودھ بہت دن بھئے

اسے اودھو جی آد جوت پربرہم پرمیشور کا درشن برہما دک دیوتوں کو بھی جلدی نہیں ملتا وہ ہمارے گھر آئے اور ہم نے اپنے اگیان سے اُن کو اپنا بیٹا جانا ۔

چوپائی

پھاٹت نہیں بجر کی چھاتی ۔ اب یہ سمجھ ہروسے پچھتاتی
دیکھو بھاگ کبھی اپ سپے ہیں ۔ شیام سندر کے گود کھلے ہیں

دوہا

گوال سکھا سنگ چھوڑ اب گئوں کو سے جائے ۔ کو آوے سندھیا سمے بن تے گائے چرائے

اسے اودھو اب میں انچل سے کس کی دھول جھاڑ کر چھاتی سے لگاؤں اور کس کا منہ چوم کر بلیاں لوں

ساعت بھر بھی وہ سانولی صورت مجھ کو نہیں بھولتی کیسے دھیرج دھروں بھلا تم سچ کہو کہ من موہن پیارے وہاں کس طرح سے سیدھے رہتے ہیں یہاں تو برجبالوں کے ساتھ بہت اُپادھ کرتے تھے وہاں کس کے ساتھ کھیلتے ہوں گے مجھ کو تو اُن کے دیکھے بنا ایک ساعت ایک جگ کے برابر بیتتی ہے وہ اتنے دن میرے بنا وہاں کیوں کر رہے اور میں گو بردھن اُن کی لیلا کا استھان دیکھ کر سمجھتی ہوں کہ ابھی آیا چاہتے ہیں بتلاؤ کب تک یہاں آویں گے جب اسی طرح نند اور جسودا بہت باتیں کہہ کر موہن پیارے کے برہ میں بلبلا کر روتے بیاکل ہو گئے تب اودھو جی ان کو دھیرج دینے کے واسطے بولے کہ تم لوگ اُداس مت ہو تھوڑے سے شیام سندر بھی آتے ہیں جب یہ بات سنتے ہی وہ دونوں خوش ہو گئے تب اودھو جی نے شری کرشن جی اور بسدیو جی کی بھیجی ہوئی سوغات اُن کے سامنے رکھ کر چٹھی پڑھ کر سنائی۔

دوہا

نند گوپ بھت مہا ماکھن پربھ کے ہیت		بدھمان اودھو تمہیں یا بدھ اُتر دیت

اے نند جی جن کے گھر آدپرش بھگوان نے آکر بال لیلا کا سکھ دکھلایا اُن کی اُستت کون کر سکتا ہے تم بڑے بھاگمان ہو جو آٹھوں پہر تم کو یاد اور پریت بیکنٹھ ناتھ کی بنی رہتی ہے اس لیے وہ بھی تم سے ایک ساعت الگ نہیں ہوتے تم کو جیون مکت سمجھنا چاہیے۔

دوہا

ماکھن پربھ کو رین دن دھیان کرے جو کوے		پربھتا تینوں لوک کی تا کو پراپت ہوے

جسودا جی اُس چٹھی کو بڑے پریم سے سر اور آنکھوں میں لگا کر روتی ہوئی بولیں کہ اے اودھو یہ گیان بھری ہوئی باتیں چھوڑ کر سچ بتلاؤ کہ موہن پیارے یہاں کب آویں گے بھلا مجھ کو اپنی دھائے سمجھ کر ایک بار پھر درشن دے جاتے تو میں اُن کا اُپکار مانتی۔

دوہا

اودھو جد پ سب ہمیں سمجھاوت برج لوگ		اُکھٹت شول تد پ نرکھ ماکھن پربھ مکھ جوگ

اے اودھو میں نت پرات سمے ماکھن روٹی اپنے کنھیا کو کھلاتی تھی وہاں یہ جانے بنا کون اُس کو سبیرے بھوجن دیتا ہو گا اور وہ مارے شرم کے کسی سے نہ مانگ کر بھوکا رہتا ہو گا اس بات کی بڑی چنتا مجھے رہتی ہے کہ وہ کھانے بنا دُکھ پا کر دُبلا ہو گیا ہو گا یہ بات سُن کر اودھو نے کہا کہ تم شری کرشن جی کو آدپرش بھگوان جان کر میری بات کا بشواس مانو کہ جس طرح آگ لکڑی میں چھپی رہ کر دکھلائی نہیں دیتی اسی طرح اُن نرگن رُوپ کا پرکاش سب کے بدن میں رہ کر وہ جگت آتما سب جگہ بنے رہتے ہیں لیکن بنا گیان کے دکھلائی نہیں دیتے اس لیے تم لوگ بھی اُن کو آٹھوں پہر اپنے پاس جان کر اُن کے واسطے چنتا مت کرو وہ کیول اپنے بھگتوں کو سکھ دینے اور پرتھوی کا بوجھ اُتارنے کے واسطے سگُن اوتار لے کر سنساری

لوگوں کو دھرم کا راستہ دکھلانے کے واسطے لیلا کرتے ہیں جیسے بھرنگی کو دیکھ کر دوسرا کیڑا اُسی رنگ پر ہو جاتا ہے ویسے پریم کے ساتھ پرمیشور سے دھیان لگانے والے اُنھیں کا روپ ہو جاتے ہیں تم لوگ بھی اُن کو برابر گھٹ گھٹ بیاپک سمجھ کر اپنے من میں اُن کا دھیان کرو اُنھیں کے برابر تمھارا سوروپ بھی ہو جائے گا اور وہ کسی کے بیٹے نہ ہو کر کوئی ماں باپ اُن کا نہیں ہے تمھارے پچھلے جنم کا پُن سہائے ہوا جو تم کو اُن کے ساتھ اتنی پریت ہے۔

دوہا

پہلے برہما بھیکھ دھر سرجت سب سنسار	بشن روپ سے پال کر شو ہوے کرت سنگھار

اس لیے یہ جتنے استری اور پُرش اور باپ اور بیٹے آدک سنسار میں تم دیکھتے ہو سب کو اُنھیں کا پرکاش سمجھو۔

دوہا

مت جانو سُت کر تنھیں وہ سب کے کرتار	تات مات تن کے نہیں بھگتن ہت اوتار

سورٹھا

ہم سب ہیں اگیان پُربھ مہا جانی نہیں	وے پربھو پُرش پُران جنم مرن سے ہیں رہت

اسے نند جسودا تم موہن پیارے انترجامی کو پرمیشور جان کر بھجو تو وہ اپنا درشن دھیان میں تمھیں دیکر تمھارا دُکھ چھُڑا دیں گے یہ بات سُن کر جسودا جی بولیں کہ اے اودھو میں اپنے من کو بہت سمجھاتی ہوں لیکن من میرا نہیں مانتا۔

دوہا

نند جسودا گوپ سون ماکھن پُربھ کی بات	ایسی بدھ اودھو کہت بیتی ساری رات

جب چار گھڑی رات رہے اودھو جی نند رائے سے پوچھ کر جمنا اسنان کرنے گئے تب راہ میں کیا دیکھا کہ سب گوپیاں برندابن باسی اپنے گھر میں چراغ جلا کر شری کرشن جی کے بال چرتر اور گُن گاتی ہوئی دہی متھ رہی ہیں اودھو جی جس جس دروازے پر ہو کر چلے جاتے تھے اُس اُس گھر کی استری اور پُرش کو شری کرشن جی کی چرچا کرتے سُن کر بہت خوش ہوتے تھے جبکہ اودھو جی جمنا کنارے پہونچ کر اسنان کرکے نت نیم پوجا کرنے لگے تب پراتہ کال گوپیاں چوکا جھاڑو آدک گرہستی کے کام کاج سے چھُٹی پا کر جمنا جل بھرنے کے واسطے گھڑا لیے ہوے جمنا کنارے جھنڈ کے جھنڈ نکلیں اُس وقت آپس میں موہن پیارے کی چرچا اس طرح کرتی ہوئی چلی جاتی تھیں۔

چوپائی

ایک کہے موہنہ ملے کنھائی	ایک کہے وہ پیچھے لُکائی
پیچھے سے پکڑی مری باہنہ	وہ ٹھاڑے ہیر بٹ کی چھاہنہ
کہت ایک گئو دُہت دیکھے	بولی ایک بھور ہیں پیکھے
ایک کہین وہ دھین چرا دین	سُنو کان دے بین بجا دیں
یہ مارگ ہم جائیں بہ مانی	دان مانگ ہیں کنور کنھائی

ایک کہت ہر کینھو کاج	بیری مار یو کینھو راج
کاہے کو برندا بن آویں	راج چھوڑ کیوں گائے چراوین
چھاڑو سکھی اودھو کی آسا	چنتا چھوٹے بھئے نراسا
ایک نار بولی اکلائی	کرشن آس کیوں چھوڑی جائی
ایسے کہت چلیں برجناری	کرشن بجوگ بکل تن بھاری

دوہا

دُکھ ساگر یہ برج بھیو نام ناؤ نردھار	ڈوبی برہ بجوگ جل شیام کرین کب پار

اسی طرح سب برجبالا شیام سندر کی چرچا کرتی ہوئی جمنا کنارے چلی جاتی تھیں راہ میں نندجی کے دروازے پر رتھ کھڑا دیکھ کر بولیں کہ معلوم ہوتا ہے کہ اکرور پھر آیا ایک بار تو اُس نے ہمارے پران ناتھ کو اپنے ساتھ لے جا کر کنس کو مروا ڈالا اب کیا ہماری لوتھ لے جا کر پنڈا پارے گا دوسری سکھی بولی کہ جو موہن پیارے نے ہماری خبر لینے کے واسطے کسی کو بھیجا ہو۔

دوہا

تن سنے اور سکھی کہیں تھیں نہیں کچھ گیان	اب ہمسوں اور کان سون کاہے کی پہچان

جب اس طرح سب گوپیاں آپس میں باتیں کرتی ہوئی جمنا کنارے پہونچیں تب اودھوجی اُن کی پریت بھری ہوئی باتین سن کر من مین کہنے لگے

چوپائی

جن کے پران پران پت ماہیں	لاج کاج پت کی سدھ ناہین

دوہا

ماکھن پربھ کو برہ دکھ کاسون برنو جاسے	جاسوں بچھڑے پران پت تاکو کہا سہاے

ادھیائے سینتالیسواں ۴۷

گیان سکھلانا اودھوجی کا گوپیوں کو

شکدیوجی بولے کہ اے راجہ پریچھت جب اودھوجی پوجا سے چھٹی کرکے نندجی کے گھر آنے لگے تب گوپیوں نے جو جل بھرنے کے واسطے جمنا کنارے گئی تھیں اودھوجی کو شیام سندر کا پیتامبر اور مکٹ اور بنمالا پہنے دیکھ کر آپس میں کہا کہ جاتے وقت موہن پیارے نے آدمی بھیجنے کے واسطے کہا تھا یہ اُنھیں کا بھیجا ہوا معلوم ہوتا ہے جبکہ یہ حال پوچھنے کے واسطے گوپیاں ایک درخت کے نیچے کھڑی ہوگئیں تب ایک

سکھی بولی کہ یہ آدمی مُرلی منوہر کا بھیس بنائے ہوئے ہماری طرف دیکھتا آتا ہے دوسری نے کہا کہ یہ اودھوجی ہیں کل سے موہن پیارے کا سندیسا لاکر نند رائے کے گھر ٹکے ہیں یہ بات سنتے ہی جب شری رادھا آدک گوپیوں نے اودھوجی کو شیام سندر کا بھیجا ہوا جان کر بڑے آدر بھاؤ سے بیٹھنے کے واسطے کہا اور وہ بھی اُن کی سچی پریت دیکھ کر بیٹھ گئے تب سب برجبالا اُن کے چاروں طرف بیٹھ کر اور کشل پوچھ کر بولیں کہ اے اودھوجی ہم کو معلوم ہوا کہ تم کو شری کرشن جی نے نند اور جسوداجی کے دھیرج دینے کے واسطے بھیجا ہے۔

چوپائی

بھلی کری اودھو تم آئے	سماچار مادھو کے لائے
بیٹھو مات پتا کے ہیت	اور نہ کاہو کی سُدھ لیت
سربس دینھو اُن کے ہاتھ	اُربھے پران چرن کے ساتھ

ایک سکھی نے کہا کہ اے اودھوجی اُن کو ہم لوگوں کی یاد کیوں ہوگی جو ہماری سُدھ لیں جو تم یہ کہو کہ تم لوگ اُن کی چرچا کیوں کرتی ہو اُس کا کارن یہ ہے۔

دوہا

بھرکے سمرن دھیان میں رہت سکل ہلسات	یاتے ہمون کرت ہیں دیکھو جگت بیوہار

دوسری گوپی بولی کہ اے اودھو موہن پیارا بڑا کپٹی اور نردئی ہے جس طرح بیشیا یعنی کسبی یار و پیسہ لینے سے کام رکھ کر کسی سے بھی پریت نہیں رکھتی اور چڑیاں پھلے پھولے درخت پر بیٹھ کر سوکھے درخت سے کچھ کام نہیں رکھتی ہیں اور بھونرا پھولوں کا رس لے کر اُڑ جاتا ہے اور ونڈی بھیکھ لے کر پھر بھیکھ دینے والے کے پاس کھڑا نہیں رہتا اور رعیت نئے حاکم کا حکم مان کر پرانے حاکم کا کچھ ڈر نہیں رکھتی اور چیلا بدیا پڑھ کے گرو کے پاس نہیں رہتا اور جگیہ کرانے والا براہمن بجمان سے دچھنا لے کر پھر اُس سے کام نہیں رکھتا اور ہرن وغیرہ جانور ہرے بن میں رہ کر جلے ہوئے بن میں نہیں ٹھہرتے اور پرش بھوگ کرنے سے جتنی پریت استری سے کرتا ہے اتنی پریت بھوگ کر چکنے کے پیچھے پھر نہیں کرتا اُسی طرح شیام سندر بھی مرت لوک میں جنم لینے سے سنساری لوگوں کی طرح جب تک یہاں رہ کر ہمارے ساتھ راس اور بلاس کرتے تھے تب تک اُن کو ہم لوگوں سے پریم تھا اب اُن کیا کام ہے جو ہماری سُدھ لیں گے جیسے اُن کی مند مسکان اور ترچھی چتون اور امرت روپی میٹھی میٹھی باتوں پر بھی جی اور دیوکنیا موہ جاتی ہیں ویسے ہم لوگوں کی بھی بھونرروپی آنکھیں کمل روپی چندر موہنی مورت کا رس پی کر اُسی نشے میں آٹھوں پہر متوالی رہتی ہیں۔

دوہا

لیلا موہن لال کی سدا چین سکھ دین	تاہی سمرن دھیان میں جیوت ہیں دن رین

اے راجہ شیام سندر کی چرچا میں گوپیاں ایسی لین ہوگئیں کہ اُن کو اپنے بدن اور کپڑے کی بھی سُدھ نہیں رہی

اسی وقت ایک بھونرا شیام رنگ اُڑتا ہوا وہاں آیا اُس کو دیکھ کر ایک گوپی بولی کہ اے سکھیو جو سندیسا اودھو سے کہتی ہو وہی حال اس بھونرے سے جو شری کرشن کی طرح کالا ہے اُن کو کہلا بھیجنا چاہیئے۔ جو جو باتیں گوپیوں نے بھونرے سے کہی تھیں اس کو بھونرگیت کہتے ہیں۔

دوہا

مالھن پربھ کے برہ میں گوپن کو نہیں چین ۔ بھونر سُنا کر کہت ہیں اودھو سے سب بین

اس برجبالا کی بات سُن کر دوسری نے جواب دیا کہ اے پیاری تجھ کو بشواس ہوتا ہے کہ بھونر ہمارا دوت ہو کر موہن پیارے کو سندیسا پہونچا دے گا۔ میرے نزدیک جتنے شیام برن ہیں اُن سے اپنے مطلب کی آسا نہ رکھنا چاہیئے۔

دوہا

کہے ایک یہ سُن سکھی کالے سب ایک تار ۔ اُن سے پریت نہ کیجیئے کپٹن کی ٹکسار

سورٹھا

دیکھو کر اُنمان کارے راہ کارے جلد ۔ کب جن کرت بکھان بھونر کاگ کوئل کپٹا

دوسری گوپی بولی کہ اے بھونرے مجھ کو کسی شیام رنگ کا بشواس نہیں آتا لیکن کیا کروں اُس چت چور کی باتیں اور سندر روپ یاد آنے سے میرا چت ٹھکانے نہیں رہتا۔

دوہا

مُردسکن بکھ ڈار کے گئے بھجنگ سو بھاگ ۔ نند جسودا یوں تجے جیون کوئل سُت کاگ

جب وہ بھونرا گوپیوں کے بدن کی خوشبو جو چندن اور کیسر اور عطر ملے ہوئے تھیں سونگھ کر اُن کے پاس آیا تب ایک سکھی نے کہا کہ اے بھونرے تو ہمارے پاس مت آ۔ تو جو تیری طرح شیام برن ہو کر متھرا کی استریوں سے بہار کرتا ہے وہاں جا۔

دوہا

کاہن متھرا نگر کی ماکھن پربھ کے ہیت ۔ بدھ سگندھ لگاؤ ہیں وہ سباس نہیں لیت

دوسری گوپی بولی کہ اس بھونرے کی ناک متھرا باسی استریوں کے بدن کی خوشبو سے بھر گئی ہے اس لیے بے پروا ہو کر کہیں نہیں بیٹھتا دوسری نے کہا کہ اے بھونرے تو متھرا میں جا کر یہ سندیسا ہمارا ہمارے چت چور سے کہدینا کہ اپنے چاہنے والے کی پریت چھوڑ کر اُن کو دُکھ دینا کون نیاؤ ہے جس طرح ایک ساعت سے زیادہ بھونرا کسی پھول پر نہیں بیٹھتا ویسا ہی حال تمہارا بھی سمجھنا چاہیئے اور کبھی جی تمہارا سوبھاؤ نہ جان کر اپنے انگیاں سے تم پر موہت ہو رہی ہیں جو وہ تمہاری کٹھورتائی کو جانتیں تو کبھی تم سے پریت نہ کرتیں اور متھرا کی استریاں بھی تمہارے نردئی پن کا حال نہ جان کر مایا جال میں پھنسی ہیں۔

دوہا

نا تو تم سانچی کہو جو جانت سب کوے — ما کھن پر بھو کے نیہ میں کیسے لاگت سوے

دوسری نے کہا کہ جو ہمارا پران پیارا چلا گیا اور پھر کچھ سُدھ نہیں لیتا تو ایسے کپٹی کو کیا سندیسا بھیجیں جو دوسری بولی کہ اے بھونرے تو ہماری طرف سے متھرا کی استریوں سے کہدینا کہ ابھی تک تم کو شیام سندر کی کٹھورتائی کا حال نہیں معلوم ہے پر میشور تمھاری پریت اور اُن کا نردئی پن دِن دِن بڑھاوے جس میں ہماری سی گت تمھاری بھی ہو جاوے دوسری بولی کہ اے سکھیو شیام سندر سب گنوں سے بھرے ہو کر جیسی سندرتائی وہ رکھتے ہیں ویسا سندر تینوں لوک میں کوئی نہ ہوگا اس لیے سب استریاں سورگ لوک اور پاتال لوک اور امرت لوک کی اُن پر موہ جاتی ہیں ہم گنواریوں کی کون گنتی ہے دوسری نے کہا کہ اے بھونرے تو نے مادھو کے چرن کمل کا رس پیا ہے اس لیے تیرا نام مدھکر ہوا تو موہن پیارے کپٹی کا متر اور دوت ہو کر ہمارے پاس آیا ہے شیام بن سب کپٹی ہوتے ہیں اس لئے تو ہم کو مت چھو اور گوپی بولی کہ اے بھونرے تو کُبجا کے انگ کا کیسر اپنے ماتھے پر لگا کے شیام سندر کی اگیا سے جو ہم کو لینے آیا ہے تو میں کیول تیری منتی کرنے سے نہیں جا سکتی جبکہ میں کبڑی داسی کے برابر بھی نہیں ہوں تو وہاں جا کر کیا کروں اس لیے تو متھرا میں جا کر اُنھیں کے سامنے کرشن اور کبڑی کا جس گاؤ جس طرح بہلیا الغوزہ بجا کر ہرن کو بن میں پکڑ لیتا ہے اُسی طرح موہن پیارے نے مُرلی بجا کر ہم لوگوں کو بھی اپنے پریم کے جال میں پھنسا لیا۔

دوہا

جو میں ایسا جانتی پریت کرے دُکھ ہوے — نگر ڈھنڈھورا پھیرتی پریت کرے نا کوے

جس وقت وہ گوپی بھونرے سے یہ باتیں کر رہی تھی اسی وقت للتا سکھی بولی کہ سنو پیارو شری کرشن جی نے کچھ اسی جنم میں کٹھورپن نہیں کیا یہ ہمیشہ اسی طرح کپٹ کرتے آئے ہیں شری رام اوتار میں بال بندر کو بنا اپرادھ مار ڈالا اور سُوروپ نکھا راون کی بہن جو اُن پر موہت ہوئی تھی اُس کی ناک کٹوائی اور باون اوتار سے راجہ بل کے پاس جا کر تین پگ پرتھوی دان مانگی جب اُس نے براہمن سمجھ کر سنکلپ دیا تب آپ نے براٹ روپ دھر کر دو پگ میں چودہوں لوک نیچے اور اوپر کے ناپ لیے اور تیسرے قدم کے بدلے راجہ بل ایسے دھرماتما کو باندھ کر پاتال میں بھیجدیا سوائے اِس کے اور جو جو کام کپٹ کے اُنھوں نے کیے ہیں وہ حال تم سے کہاں تک کہوں جس کی کچھ گنتی نہیں ہو سکتی جو تم کہو کہ پھر ایسے کپٹی آدمی سے پریت کر کے کیوں اتنا دُکھ اُٹھاتی ہو تو سنو کہ ہم کون گنتی میں ہوں بڑے بڑے راجہ اُن کی استت اور کتھا سننے سے گھر دوار راج پاٹ استری پتر سب کو چھوڑ کر مُکت ہونے کے واسطے جنگل میں چلے جاتے ہیں اور اُس موہنی مورت کی چھب دیکھ کر دیو کنیاؤں کا چت ٹھکانے نہیں رہتا یہ سب حال تم اپنی آنکھوں سے دیکھ چکی ہو اور گوپی بولی کہ میں نہیں جانتی کہ شیام سندر کو اپنے جوگ میں ہمارا پران لینے سے کیا گن نکلے گا جو ایسا کرتے ہیں دوسری نے کہا کہ اے بھونرے ہم لوگوں نے موہن پیارے

سے یہ جان کر پریت لگائی تھی کہ کچھ دن تک بنے گی پر وہ اپنی مردمسکان سے ہم لوگوں کا چت چرا کر اس طرح الگ ہو گئے جانو کبھی پہچان ہی نہ تھی جو میں اُن کو ایسا کٹھور جانتی تو کبھی پریت نہ کرتی۔ اور گوپی بولی کہ اے سکھی تو نے نہیں سُنا کہ کبجا جو دیتوں کا جوٹھا کھا کر داسی کہلاتی تھی اس کو اب شیام سندر نے پٹ رانی بنایا ہے یہ بات سُن کر ہم لوگوں کو مارے لاج کے کسی کو مُنہہ دکھلایا نہیں جاتا۔

	دوہا	
اب کھیلت دوو لاج تج بارہ ماسی بھاگ		لونڈی کی ڈونڈی بجی ہانسی اور انمراگ

دوسری نے کہا کہ جس کو نارائن اور دنیدیال کہتے ہیں وہ دھرم اور دیا کو بھول کر ایسا نردئی ہو گیا کہ تین کوس راہ چلکر ہمارا دُکھ چھڑانے کے واسطے نہیں آتا کیوں سندیسا بھیج کر ہم دُکھیاریوں کے گھاؤ پر نمک چھڑکتا ہے۔

	دوہا	
ایک سکھی یا بدھ کہے یگی شیام کی پریت		ہمہوں سکھیں آج تے پتر لکھن کی ریت

دوسری سکھی بولی کہ اے بھونرے تو ضرور اُس چت چور سے پوچھیو بھلا یہ کٹھورتائی چھوڑ کر کبھی اپنا درشن دیں گے یا نہیں دوسری نے پوچھا کہ اے اودھو شیام اور بلرام بالاپن کی پریت سمجھ کر کبھی ہم لوگوں کی یاد کرتے ہیں یا نہیں یہ سُن کر دوسری گوپی نے اس کو جواب دیا کہ اے سکھی اب شیام اور بلرام متھراباسی مہاسندری اور چتر استریوں کے بس ہو کر وہاں بہار کرتے ہیں ہم گنواریوں کس واسطے یاد کریں گے اگر ہم پہلے سے جانتیں تو کیوں اُن کو وہاں جانے دیتیں۔

	دوہا	
اچھے دن پاچھے گئے ہرسوں کیو نہ ہیت		اب پچھتائے ہوت کا چڑیاں چن گئیں کھیت

جس طرح آٹھ مہینے تک پرتھوی اور بن اور پہاڑ میگھ کی آسا پر تپنے کا دُکھ اپنے اوپر اُٹھا کر بیٹھے رہتے ہیں اور برسات میں میگھ راجہ پانی برسا کر اُن کو ٹھنڈا کرتا ہے اُسی طرح کبھی شیام سُندر بھی آکر اپنے چند رمکھ کی ٹھنڈک سے ہمارے کلیجے کی جلن بجھا دیں گے دوسری گوپی بولی کہ اے سکھیو ان بر تھا باتوں سے کچھ کام نہیں نکلتا تم کو اودھوجی سے یہاں آنے کا کارن پوچھنا چاہئیے یہ بات سُن کر دوسری بولی کہ اے اودھوجی تم یہاں کس واسطے آئے ہو کبھی وہ بھی یہاں آنا چاہتے ہیں یا نہیں دوسری نے کہا کہ یہ کیوں نہیں پوچھتی کہ رام اور کرشن نے گرو کے یہاں سوائے کپٹ کے کچھ وِدیا دھرم بھی پڑھا ہے یا نہیں اور گوپی بولی کہ اے پیاری یوبسدیوجی نے شیام اور بلرام کو یہاں اہیروں کی سنگت میں رہنے سے تیرتھ جل سے اشنان کرا کے اُن کو جنیئو پہنایا ہے اب وہ کس واسطے اُن کو یہاں آنے دیں گے دوسری گوپی جو برہ ساگر میں ڈوب رہی تھی جھنجھلا کر بولی کہ جبکہ وہ نردئی ہماری سُدھ نہیں لیتا تو تم کس واسطے بار بار اُن کا حال پوچھتی ہو

یہ کٹھور بچن سن کر دوسری بولی کہ اے اودھوجی اس گنواری کے منھ میں آگ لگے جو ایسی بات کہتی ہے تم سچ بتلاؤ کہ وہ کب یہاں آویں گے۔

چوپائی	
تا دن ہو ہیں بھاگ ہمارے	ہما دن ملہین نند دُلارے

دوسری گوپی بولی کہ اے اودھوجی تم ہمارے پران ناتھ کے بھیجے ہوے یہاں آئے ہو اس سے جہاں تمھارے چرن پڑتے ہیں وہاں کی دھور ہم لوگوں کو اپنی آنکھوں سے لگانا چاہیئے اودھوجی یہ حال گوپیوں کا دیکھ کر اپنے من میں کہنے لگے کہ دیکھو سنسار میں ان کے برابر کسی اور کو بھگت اور پریت بیکنٹھ ناتھ کی نہ ہوگی ایسا سمجھ کر اودھو آنند روپ نے شری رادھا مہارانی کو جو الگ کھڑی ہوئی یہ باتیں سنتی تھیں ڈنڈوت کی اور رتنوں کی مالا جو شیام سندر نے بھیجی تھی وہ اُن کو دے کر کہا کہ اے گوپیو تمھارے برابر دوسرے کا بھاگ ہونا بہت کٹھن ہے جو آٹھوں پہر ایسی پریت شیام سندر سے رکھتی ہو پچھلے جنم کے پُن سے میں نے تمھارا درشن پایا سنسار کے آدمی بید اور پُران سُن کر جگیہ اور ہوم اور دان اور برت اور تیرتھ اسی امید سے کرتے ہیں جس میں ہر چرنوں کی بھگت پیدا ہو لیکن تمھارے برابر وہ پدوی نہیں پا سکتے اس لیے مجھ کو ایسا آشیرباد دو کہ جس میں مجھ کو تمھارے برابر ہر چرنوں میں پریت ہو۔

دوہا	
مہا ٹھہرے بھاگ کی کاہوں برنی جاے	جن کے چت میں نت بسیں ماکھن پرکھ جدرا

اے گوپیو شری کرشن جی نے مجھ پر بڑی کرپا کی جو مجھ کو یہاں بھیجا کہ میں تمھارا درشن پاکر کرتارتھ ہوا اب جو چٹھی اور سندیسا موہن پیارے کا لایا ہوں وہ من لگا کر سُنو جب اودھوجی نے شیام اور بلرام کی کشل کہکر گوپیوں کو چٹھی دی تب رادھا پیاری آدک سب برجبالوں نے اُس کو اپنی چھاتی سے لگایا۔

دوہا	
ہت ہت پاتی شیام کی سب مل مل سکھ پاے	اودھو کو پھیر دے تیجیے باچ سُنائے

جب اودھوجی وہ چٹھی کھول کر پڑھنے لگے تب گوپیوں نے دیکھا کہ چٹھی میں کُبجا کا نام لکھکر ہرتال سے کاٹ کر وہاں گوپیوں کا نام بنا ہوا تھا یہ دیکھ کر گوپیاں بولیں کہ دیکھو موہن پیارے کا من آٹھوں پہر کُبجا ہی میں لگا رہتا ہے اس واسطے اُنھوں نے گوپیکا کی جگہ کُبجا کا نام لکھ کر اوپر سے ہرتال لگا یا یا نواپنا بنایا سو اُس کو اُٹھایا ہے اے راجہ اودھوجی چٹھی سُنا کر گوپیوں سے کہنے لگے کہ مجھ کو شری کرشن جی نے تمھارے پاس آتم گیان سکھلانے کے واسطے بھیج کر یہ کہا ہے کہ تم لوگ مجھ سے بھوگ کی آسا چھوڑ کر جوگ سادھو تم کو بھوگ کا دُکھ نہ ہوگا تم لوگ دن رات جو میرا دھیان کرتی ہو اس سے میں تمھارے برابر دوسرے کو پیارا نہیں جانتا اے گوپیو تم کو شری کرشن جی آد پرش کو جو تینوں لوک کے پیدا اور پالن کرنے والے ہیں اپنا پت سمجھنا نہ چاہیئے

ستو۔ ہوا اور آگ۔ اور پانی۔ اور مٹی۔ اور آکاس۔ ان پانچ تتوں سے بدن آدمی کا بنکر اُس بدن میں اُنھیں کا پرکاش رہنے سے آدمی کو چلنے پھرنے بولنے اچھے بُرے کرم کرنے کی سامرتھ رہتی ہے لیکن پرمیشور کی مایا سے وہ روپ اُن کا کسی کو دکھلائی نہیں دیتا ہے اس لیے تم لوگ نرگن روپ کا سمرن اور دھیان کیا کرو تو وہ آٹھوں پہر تمھارے پاس بنے رہیں گے گیان اور دھیان میں مگن سمجھ کر شیام سندر تمھارے بھلے کے واسطے متھرا جا کر الگ بسے ہیں تم لوگ شری کرشن جی کا چمتکار سب استری اور پُرش اور گرہستھ اور برہم چاری اور بان پرستھ اور سنیاسی اور گوال اور گئوؤں میں برابر جان کر جڑ اور چیتن جتنے جیو ہیں سب کو اُنھیں کا روپ سمجھو جو آدمی اس طرح آد پُرش بھگوان کو سب جگ میں بیاپک جانتا ہے اُس کو بچھڑنے کا کچھ دُکھ نہیں ہوتا۔

چوپائی

جوگ سمادھ برہم چت لاوے	پرمانند تبھی سُکھ پاوے

دوہا

آتم ہی سے دیکھئے شو بھا پرم انوپ	سب میں پورن ایک رس اُو بھت بھانو روپ

اسے کوبیوہ پیدا ہونے اور مرنے اور گھٹنے اور بڑھنے سے رہت رہ کر آکاش کی طرح سب جگہ برابر ہی چھایا رکھتے ہیں جس طرح کسی استری کا پُرش پردیس گیا ہو اور وہ اپنے پت کو سوتے جاگتے اُٹھتے بیٹھتے کھاتے پیتے دھیان میں اپنے پاس دیکھتی رہے تو اُس کو پُرش سے الگ سمجھنا نہ چاہیے اسی طرح تم لوگ بھی جو رکھیشور دن اور جوگیشوروں سے بھی بڑی پدوی رکھتی ہو اُن کے دھیان میں لین رہ کر اُن کو اپنے سے الگ مت سمجھو تو بجوگ کا دُکھ کچھ تم کو نہ ہو گا۔

دوہا

تاہی سمرن دھیان میں رہو سے چت لاے	یاہی بدھ تم سے کہیو ماکھن پربھ سمجھاے

اور شری کرشن مہاراج نے یہ بھی کہا ہے کہ جب تم لوگوں نے راس لیلا کرتے وقت پُرش بھاؤ سمجھ کر پاپ کی نگاہ سے مجھ کو دیکھا تھا میں انتر دھیان ہو گیا تھا پھر جب تم نے گیان کی راہ سے مجھ کو پرمیشور جان کر میرا دھیان کیا تھا تب میں نے تمھاری بھگت دیکھ کر تم کو درشن دیا تھا اسی طرح میرے نرگن روپ کا دھیان اب بھی کیا کرو تو میں آٹھوں پہر تمھارے پاس رہوں گا۔

دوہا

سُنتے اودھو کے بچن رہیں سبے سرناے	مانو مانگو سُدھا رس دیو گرل پیاے

یہ گیان بھری ہوئی باتیں سُن کر شیاما آدک برجبالوں نے کہا کہ اے اودھوجی یہ سب رتن آدک امول موتیوں کی مالا جو تم لائے ہو اور انمول لال ہمارا چت چرانے والا کہاں ہے اُس کے بنا تینوں لوک کی سمپت اچھی نہیں لگتی اس لیے یہ سب گہنا اُس کو جا کر پھیر دو ہمارے کام کا نہیں ہے ہم تو اُس موہنی مورت کا درشن چاہتی ہیں۔

کبت

دھرم کے سنگھاتی ایک باقی نہ کہت سنیے تھر میں تھراتی جو لھائی ہت رام کے
جاکے پوت ناتی کریں پریت اہباتی یہ کا ہو نہ سہاتی بس بھیے ایسے بام کے
موہن آنجاتی کبجاتی سنگ جاتی اب ہموں کہاتی وہ ہمارے کون کام کے
چھاتی داہیے کو یہ پاتی لے سدھارے اودھو گھاتی کری تھون سنگھاتی سکھا شیام کے

دوسری گوپی بولی کہ اے اودھو یہ کون نیاؤ کی بات ہے کہ ہم لوگوں کو جوگ سادھنے کے واسطے کہکر آپ کبجا آدک متھرا کی استریوں سے بھوگ اور بلاس کرتے ہیں بھلا یہ تو بتلاؤ کہ کبھی اُس آنند اور خوشی کی سبھا میں ہماری بھی چرچا ہوتی ہے یا نہیں۔

دوہا

یہ سب دوش لکھے ہمیں کرم ریکھ کو جان
پریم سُدھا رس سان کر اب لکھ بھیجت گیان

دوسری نے کہا کہ ہم لوگ موہن پیارے کے دھیان میں رہ کر سوائے رونے کے دوسرا کچھ کام نہیں رکھتی ہیں تس پر وہ جوگ اور بیراگ لکھ کر ہمارے کلیجے کی دبائی آگ سُلگاتے ہیں۔

چوپائی

گیان جوگ بدھ ہمیں سکھاوین
جن کو من لیلا میں رہے
بالک پن سے جن سُکھ دیو
جو تن میں پر پران ہمارے
ایک سکھی یوں کہے بیچاری
ان سے سکھی کچھو نہیں کہیے
ایک کہے اپرادھ نہ یاکو
اب کبجا جو چاہے سکھاوے
کہوں شیام کہی نہیں ایسی
ایسی بات سُنے کو نائی
کہت بھوگ تج جوگ ارادھو
جب تپ سنجم نیم اچارا
جگ جگ جیوین کنور کنھائی
ہم کو نیم دھرم برت ایہا

دھیان چھوڑ آکاش بتاوین
تنکو کو نارا ین سکھے
سو کیوں الکھ اگوچر بھیو
سو کیوں سُن ہیں بچن تمھارے
اودھو کی کریے منہاری
سُن کے بچن موں ہوے رہیے
یہ آیو بتیو سمجھا کو
سوئی واکو گایو گاوے
کبھی آئے برج میں ان جیسی
اُلٹ شول سُن سہی نہ جائی
ایسی کیسے کہے ہیں مادھو
یہ سب بدھ واکو بیوہارا
سیس ہمارے پر سُکھدائی
نند نندن پد سدا سنیہا

اودھو تھیں دوش کو لاوے | یہ سب کبجا ناچ نچاوے

دوہا

رہین دیو ایسے ہمیں اودھ آس کی تھاؤ | پھر ہم کو پاویں نہیں ڈوادین سندھ اتھاؤ

سورٹھ

لایو جو تن جوگ جو جوگن کے بھوگ تم | ہم تن پھر لیو جوگ بھیو ادھاگ کلہ شرن سن

اسی وقت رادھا پیاری بولی۔

کبت

جو ہر متھرا جاے بسے ہم سے جیہ پریت بنی رہی سوؤ
اودھو بروشکھ دینو ہمیں اور نیکے رہیں وہ مورت دوؤ
ہم رے ہی نام کی چھاپ پڑی اور انتر بیچ کہے نہیں کوؤ
رادھا کرشن سبے تو کہیں اور کبری کرشن کہے نہیں کوؤ

اور گوپی بولی کہ اے اودھو اب تک ہم لوگوں کو شیام سندر کے آنے کی آسا بنی تھی اب تم نے یہ جوگ اور بیراگ کا سندیسا سنا کر ہم کو نراس کر دیا ہم گنواریاں اہیریاں سوائے گورس بیچنے کے جوگ سادھنے کا حال کیا جانیں تم دیا کی راہ سے ہم کو ابلا اناتھ سمجھ کر شیام سندر پران پیارے کے پاس لے چلو۔

دوہا

اودھو ان مرلی دھرے لوچن کمل بشال | کیوں بسرت اودھو ہمیں موہن مدن گوپال

کبت

اودھو تم سکھ سکھاوت ہو نیکے جوگ ہوں تو گت چاہت نہ کاشی انباشی کی
برھما کی اندر کی اُپیندر کی نہ چاہوں بھبوت تو کچھ ندھ دھنیش کی دنیش کی نہ پاشی کی
تن من نین مین پور رہے پیارے لال بال کہا جانیں گت ششنکر اداسی کی
ناسی لوک لاج برندابن کے نواسی سنگ میری مت داسی بھئی کانھ برجباسی کی

اودھو جی گوپیوں کے بچن سن کر اپنے گیان کا ابھمان بھول کر اُن کو جواب نہ دے سکے۔

دوہا

جوگ کتھا جو تن کہی من ہی من پچھتاے | پریم بچن تن کے سنت رہ گئے سیس نواے

سورٹھ

تب جانیو من مانہہ یہ سب گن ہیں شیام کے | بیٹھو ہے برج مانہہ یا ہی کارن کے لیے

اودھو جی نے پھر گیان کی راہ سے کہا کہ اے گوپیو جس طرح پانی پر لکیر کھینچ دینے سے بنی نہیں رہتی

اسیطرح ہماری بیوا سپنے کی طرح جھوٹھا ہوتا ہے اس لیے تم لوگوں کو چاہیئے کہ اپنی اپنی آنکھیں بند کرکے ہردے میں ایک کمل کے پھول پر چتربھجی روپ نارائن جی کا دھیان من لگاکر کرو تو اُس پھول کے بیچ میں تم کو پرمیشور کا درشن ملے گا یہ بات سن کر ایک گوپی بولی کہ اے اودھوجی جو نند لال جی روپ اور ریکھا نہیں رکھتے تھے تو جسودا جی نے اُن کو کس طرح جان کر پالنے میں جھُلایا اور کیوں کر اوکھل سے وہ باندھے گئے اور ہمارا گورس کس طرح چرا کر کھایا تمھارے جھوٹے گیان کو لے کر اوڑھیں یا بچھاویں تم اپنے اگیان سے ہم ابلاناتھ کو جوگ اور بیراگ سکھلاتے ہو تم کو کچھ لاج نہیں آتی دوسری گوپی بولی کہ اے اودھو ایک تو ہم آپ شیام سندر کے برہ میں بیاکل ہو رہی ہیں دوسرے تم اور ایسی ایسی جھوٹھی باتیں سکھلا کر ہمارے گھاؤ پر نمک چھڑکتے ہو موہن پیارے نے اس طرح ہم لوگوں کو چھوڑ دیا جس طرح سانپ کینچل کو چھوڑ کر پھر اُس سے کچھ کام نہیں رکھتا دوسری گوپی بولی کہ اے اودھو موہن پیارے نے راجہ بل اور اندر کے کوپ اور دیتیوں کے ہاتھ سے ہمارا پران بچا کر بہت لیلا کی تھی دیکھو انھوں نے پربرہم پرمیشور کا اوتار ہو کر راجہ کنس کی داسی کو اپنی رانی بنایا یہ بات سُن کر ہم کو لاج آتی ہے ۔

چوپائی

اودھو کہاں کنس کی داسی	یہ سُن ہوت شکل برج ہانسی

دوہا

گاوت سب جگ گیت اب واچیری کے کاج	اودھو یہ اچرج مہا چیری پت برج راج

سورٹھہ

ہمیں دیت بیراگ آپن داسی بس بھئے	چترچجو رت آگ اودھو یہ اچرج بڑو

دوسری بولی کہ اے اودھو جو موہن پیارے کو کوبڑ بہت پیارا ہو تو ہم لوگ بھی کبڑی بن کر متھرا میں چلیں اور اپنی ٹیڑھی چال دکھلا کر اُن کو پھر یہاں لے آویں جس میں کبڑی اُن سے چھوٹے اے اودھو پھر کبھی ایسا دن ہوگا کہ موہن پیارے یہاں آکر ہم لوگوں کا دُکھ دور کریں گے دوسری بولی کہ اب تو مجھ کو برندابن کے آنے کی آسا جاتی رہی کیونکہ

دوہا

یہاں چراوت تھے سدا نند مہر کی گائے	وہاں جائے راجہ بھئے ماکھن پرچھ بدلائے

دوسری بولی کہ اے اودھو جب موہن پیارے نے ہم لوگوں کو چھوڑ دیا تو اپنا نام گوپی ناتھ کیوں دھرایا اور جب اُنھوں نے کبری سے پریت کی تب پھر جگ دکھانے کے واسطے چٹھی اور سندیسا بھیج کر ہمارے ہردے کی دبی دبائی آگ کیوں سلگاتے ہیں۔

سورٹھہ	اودھو کیو جائے اب ہوں چیری کو [illegible]	یہ دُکھ سہو نہ جائے سوت کہاوت کوبری

اے اودھو تم اتنی بات میری طرف سے کبجا سے ضرور کہنا کہ شیام سُندر کی نئی پریت تو موہت ہوئی تو اُن کو کٹھورتائی کا حال بھی ذرا جی لگاکر سُن رکھ۔

کبت

جاکی کو کھ جا پُوتا کو قید کر داے آیو دھاے کر ماری ناری نٹھر مُرار ہیں
جیتی برجناری تیتی پل پل مارین اُنگل ہون ماری جو آہل ہیں تاہ مار ہیں
سُن ری اے چیری میں تو تیری سوں کہت ہوں دے تو ہر سرس نین آنسو دھار ہیں
بڑے ہیں شکاری کچھ انھیں نا سنبھاری نار مار بے کو ٹول کنھیّا تر وار ہیں

دوسری گوپی بولی کہ اے اودھو جی ہم لوگ اپنا دُکھ تم سے کہاں تک کہیں جو وہ پہلے سے لبسدیو اور دیوکی کے پاس رہ کر یہاں نہ آتے تو ہم لوگوں کو کیوں اتنا دُکھ اُٹھانا پڑتا۔

چوپائی

کر کے ایسی پریت کنھائی — اب چیت دھری مہا نٹھرائی
جب سے برج تج گئے بہاری — تب سے ایسی دشا ہماری

اے اودھو اُسی دن سے ہمارا کھانا پینا چھوٹ گیا دن بھر اُن کے آنے کا راستہ دیکھتے اور رات بھر تارے گنتے بیت کر سوائے چرچا اور دھیان اُس موہنی مورت کے دوسری بات ہم کو اچھی نہیں لگتی ایسے جینے سے ہم سب مرجائیں تو اچھا تھا۔

دوہا

کہاں لگ کہیے نج بتھا اُر ہر کی نٹھرائے — تاپر لائے جوگ تم ابلن کرن سہائے

سورٹھا

کٹھن برہ کی پیر جہہ بیاپے سو جان ہے — کیوں دھریے من دھیر سُن کے بچن بھیانو

دوسری گوپی بولی کہ اے اودھو پہلے اکرور آکر شیام سُندر کو یہاں سے متھرا میں لے گیا اُن کے برہ میں ہم لوگوں کی یہ گت ہوئی اب تم سگُن روپ کی پریت چھڑا کر نرگُن کا دھیان کرنا ہم کو اس طرح سکھاتے ہو جس طرح کوئی آدمی بھوکے کے آگے سے بھوجن کی تھالی چھین کر اُسی سے کہے کہ دھیان میں بھوجن کرو جو شیام سندر کو گیان ہی سکھلانا تھا تو کس واسطے آدھی رات کو بنسی بجا کر ہم لوگوں کو گھر سے بلا کر اور راس بلاس کر کے ہم لوگوں کا تن من ہر لیا اب متھرا میں جا کر گیانی ہوئے ہیں جبکہ تمہاری اور شیام سندر کی ایک صلاح ہے تو ہماری ایسی کیوں کہو گے۔

دوہا

من کی من ہی میں رہی کہیے کہا پکار — ہم گنوار جیت سے تجیں اُت سے آئی ادھار

سورٹھہ

ہم سہہ لینھو سوے پاویں گے اپنو کیو	جانت ہے سب کوے جیسی ہرہمسے کری

دوسری گوپی بولی کہ اے اودھو شاستر کے موافق گرو اپنے چیلے کے کان میں منتر اُپدیش کرتے ہیں دوسرے سے منتر نہیں کہلا بھیجتے جو اُن کو ہم لوگوں سے جوگ سدھوانا ہے تو آپ یہاں آکر بِندابن کے کنجوں میں گیان سکھلاویں۔

دوہا

اب سکھیو یہ جوگ کہاں اودھو کہیو جاے	تب کھیلت سوگند دے راکھیو کچھ نہ بچاے

سورٹھہ

لکھ پٹھیو نر بان جائیں شہد لگاے کے	ہم کو نرگن گیان جہاں سوارتھ تہاں سگن ہے

دوسری گوپی بولی کہ اے اودھو جن گوپیوں کے بالوں میں شیام سندر اپنے ہاتھ سے پھلیل ڈال کر پھولوں سے سر گوندھتے تھے اور بہت اچھا گہنا اور کپڑا پہنا کر اُن کے بدن میں عطر لگاتے تھے اُنھیں گوپیوں کے بدن میں بھسم لگانے اور سر پر جٹا رکھنے اور جوگ سادھنے کے واسطے کہلا بھیجا ہے اور جن کانوں میں اپنے ہاتھ سے جڑاؤ کرن پھول اور بالیاں اور پتے سونے کے پہنا کر خوش ہوتے تھے اُنھیں کانوں میں اب ماٹی کے مدرے ڈالنے کو کہا ہے اور جس بدن پہ ہم لوگوں کو گوٹا کناری لگی ہوی ساریاں پہناتے تھے اُسی بدن پر گیروا کپڑا پہننے کے واسطے کہا ہے اور جس گلے میں شیام سندر اپنا ہاتھ ڈال کر گلے لگاتے تھے اب اُسی گلے میں سیلی ڈالنے کی اگیا دی ہے یہ کون نیاؤ کرتے ہیں۔

دوہا

اک اودھو برج راج بن نھٹے اور کے اور	وہی گوکل وہی کنج بن وہی سکھا وہی ٹھور

کبت

یا ہی کنج کنجن تر گنجت بھونر بھیر یا ہی کنج کنجن تراب سر دُھنت ہیں
یا ہی رسنا تے کری رس کی رسیلی باتیں یا ہی بدسنا سنے اب گن گن گنت ہیں
عالم بہاری بن ہر دسے اچیت بھئے اسے ہو ئی ہت کہت کیسے بنت ہیں
جیئی کانھ نندن نین کے تارے ہتے تئی کانھ کانن کہانی اب سنت ہیں

دوسری سکھی نے کہا کہ۔

کبت

بھبھوت کو کنٹھا اور بھسم رمائیے کو کانن کے کُنڈل کی ٹوپیاں بناویں گی
ہاتھ میں کنڈل اور کھپر کھرائیے کو آدیش آدیش کر سنگیاں بجاویں گی

ردھ دیکھی کبجا کو سدھ دیکھی گوپن کو پھریں گی دوار دوار الکھ کر جگا دیں گی
ایک بات اودھو من میں بچار دیکھو ایتی برجبالا مرگ چھالا کہاں پاویں گی

دوسری گوپی بولی کہ اے اودھو جس طرح ٹھگ لوگ پہلے مسافر کے ساتھ لگ کر بڑی پریت اور آدھنیائی کر کے پیچھے سے مال اُس کا لوٹ لے جاتے ہیں اسی طرح موہن پیارے نے پہلے ہم لوگوں سے پریت لگا کر تن من ہمارا ہر لیا اب جوگ اور بیراگ کی چھری مار کر ہمارا پران لیا چاہتے ہیں۔

دوہا

ہر ہم سے ایسی کری کپٹ پریت بستار | لکھ سے کچھ نہیں کہ سکیں جھجھت بار بار

اور گوپی بولی کہ اے اودھو ایک تو شیام سندر پہلے سے بڑے نردئی تھے اور اب تم ایسے کٹھور سکھا اُن کو ملے تو پھر کس واسطے وہ ایسا سندیسا نہ بھیجیں اور تم جو ہم لوگوں کو گیان گیان اور جوگ سادھنے کو کہتے ہو سو ہم کو ان باتوں سے کیا کام ہے یہ کرم جوگیوں کو چاہیے اور یہ جو تم نے کہا کہ سب کے بدن میں اُنھیں کا پرکاش رہتا ہے اس کارن تم بھی وہی ہو تو جس طرح شری کرشن جی نے گوبردھن پہاڑ اپنی اُنگلی پر اُٹھا لیا تھا اُسی طرح تم بھی وہ پہاڑ اُٹھا کر مرلی بجاؤ جبکہ تم ایسا نہیں کر سکتے تو پھر کس طرح تم کو اُن کے برابر جان کر تمھارا اُپدیش سچ مانیں اس سے ہم لوگ اچھی طرح جانتی ہیں کہ اُن کے برابر دوسرا کوئی نہیں ہے تم کس لیے جھوٹھ کہہ کر ہم لوگوں کو دھوکا دیتے ہو جو تم سے ہو سکے تو اس چت چور کو یہاں لوا لاؤ ہمارا ہر دے اُس موہنی مورت کے پریم سے بھر رہا ہے دوسری چیز جوگ اور گیان کی وہاں نہیں سما سکتی اس لیے ہم لوگوں سے جوگ اور بیراگ نہیں سادھا جائے گا یہ چٹھی جیسے تم لے آئے ہو اُنھیں کو جا کر پھیر دو وہی جوگ اور بیراگ سادھ کر یہ سب کبجا رانی کو پڑھا دیں جس میں اُنکی سوبھا ہو جس طرح اندھے کو آئینہ دیکھنے اور گنوار کے روگی کو بھوجن کرنے سے کچھ سکھ اور گن نہیں ہوتا اسی طرح ہم استریوں کو جوگ سکھانے اور بیراگ اُپجانے سے تمھارا کام کچھ نہیں نکلے گا۔

سورٹھا

دیکھ موڑھ چت لائے کہاں پرمارتھ کہاں برہ | راج روگ کف جائے تاہ کھوات ہو دہی

اور گوپی بولی کہ اے اودھو پہلے برجناریوں کی دشا دیکھ لو تب اُن کو جوگ اور بیراگ سکھاؤ جس طرح ڈوبتا ہوا آدمی پانی پر کا پھینا پکڑنے سے بچ نہیں سکتا اسی طرح ہم لوگوں کو جو اُس موہنی مورت کے برہ ساگر میں ڈوب رہی ہیں تمھارا گیان اُپدیش کچھ سہارا نہیں دے سکتا۔

دوہا

ہم برہن برہاجری تم ست جار دانگ | سکھ تو تب ہی پاسے ہیں جب ناچیں ہرسنگ

کبت

آیو آیو بھیو اودھواب برج منڈل میں راگ میں کر آگ جوگ ریت کہ سنایو ہے
بھولی بھندرا گودری اوبھسم مدا کانن میں ہاتھن میں کہو یہ سوانگ لے دکھایو ہے

سنجم نیم دھیان دھارنا ڈرھاوت ہو برھم کو پرکاش رس راس درسایو ہے
کبری پے پڑھ آیو بید کو پڑھائے آیو رتھ چڑھ آیو انرتھ گڑھ لایو ہے

دوسری سکھی بولی کہ اے اودھو تم جوگ اور گیان کی گٹھری باندھ کر متھرا سے جو اپنے سر دھر یہاں لایو ہے سو برجبا سیون کو جوگ اور گیان لینے کی اچھا نہیں ہے تم یہ گٹھری کاشی میں لے جا کر وہاں کے لوگوں کو جو مکت کی چاہنا بہت رکھتے ہیں دیو۔

چوپائی

کیا ہم کریں مکت سے روکھی ‌ ابلا شیام سنگ کی بھوکی

جس طرح پیاسا آدمی جبتک پیٹ بھر پانی نہیں پیتا تب تک اس کی پیاس اوس چاٹنے سے نہیں جاتی اسی طرح بنا دیکھے موہن پیارے کے ہمارے آنکھ کی تپن نہیں مٹتی۔

چوپائی

پھر وہ روپ پرکٹ جب دیکھیں ‌ جیون جنم سپھل تب لیکھیں

اے اودھو جبکہ یہ ایک من ہمارا شیام سندر کے چرنوں میں اٹک رہا تب جوگ اور بیراگ کون سا دھے میں تم کو موہن پیارے کا بھگت جانتی تھی لیکن تمہارے گیان سکھلانے سے جو تم سگن روپ کی لیلا چھوڑ کر نرگن روپ اور آکاش اور پاتال کا حال مجھ کو دکھلاتے ہو جان پڑا کہ تم کو شری کرشن جی کی کچھ بھگت اور پریت نہیں ہے۔

چوپائی

اودھو ہر میں ایش ہمارے ‌ سو اب کیسے جات بسارے

دوہا

جوگ دیجیے تے تنہیں جن کے من دش بیس ‌ کت ڈارت نرگن یہاں اودھو برج میں کھیس
جوگ کتھا اب مت کہو اودھو بار ہبار ‌ نبھے اور نند نند تج دا کو ہے دھرکار

جس طرح ہاتھی کمل کی ڈنڈی میں نہیں باندھا جاتا اسی طرح سمدر روپی ہمارا برہ تمہارے چنگاری روپ گیان سے سوکھا نہیں جا سکتا دیکھو جہاں چھ مہینے کی رات راس بلاس میں شیام سندر کے ساتھ پل بھر معلوم ہوئی تھی وہاں اب ایک ساعت ان کے بجوگ میں جگ کے برابر کٹتی ہے ہم سے وے برندا بن میں پھر آنے کو کہہ گئے تھے اسی آسا پر جیتی ہوں۔

چوپائی

اودھو ہر دے کٹھور ہمارے ‌ پھٹے نہ بچھرت نند دلارے

اے اودھو ہم سے مچھلیوں کو اچھا سمجھنا چاہیے جو پانی سے الگ ہوتی ہی اپنا پران چھوڑ دیتی ہیں۔

دوہا

کہاں لگ کہیے آپنی اودھو تم سے چوک ۔ شیام برہ تن جرت ہے سُنت نہ کوئی کوک

سورٹھا

اودھو کہیو جاے موہن مدن گوپال سوں ۔ نین دیکھین آئے ایک بار برج کی دشا

اسی طرح بہت باتیں کہہ کر گوپیوں نے اپنے آنسوؤں سے اودھو کے چرن دھوئے اور بلاپ کرکے کہنے لگیں کہ اے شیام سندر اب تمھارے بجوگ کا دُکھ ہم سے سہا نہیں جاتا اس لیے اپنی موہنی سورت دکھلا کر ہمارا دُکھ ہرو نہیں تو ہم لوگوں کا پران ہی لے لو آشا دکھ دائی ہوتی ہے اور نراش ہو جانے سے سوچ نشٹ ہو جاتا ہے ایسا کہہ کر گوپیوں نے اودھو جی کا ہاتھ پکڑ لیا اور سب استھان راس منڈل اور لیلا کرنے شیام سُندر کے اُن کو دکھلا کر بولیں کہ اے اودھو یہ سب استھان دیکھ کر ہم کو ایک ساعت وہ موہنی سورت نہیں بھولتی تم اتنا سندیسا ہمارا بنتی کرکے موہن پیارے سے کہدینا کہ تمھارے برہ ساگر کی لہر سے گھررو پی بدن ہمارا گرا چاہتا ہے جلدی آکر بچاؤ ۔

دوہا

تم تو مہا پربین ہو کہیں کہا سمجھاے ۔ ماکھن پرتھ سے جبن کی نبتی کہیو جاے

جب یہ سندیسا کہتی ہوئی سب برجبالا بورہوں کی طرح بیہوش ہو گئیں تب اودھو یہ حال دیکھتے ہی اُن کو ڈنڈوت کرکے بولے کہ اے گوپیو سُنکھ تن پانے کا پھل تمھیں کو ملا ہے جو آٹھوں پہر اُس پرمیشور آدی پرش کی یاد جس کے چرنوں کا دھیان برہماوک دیوتا اپنے ہردے میں رکھتے ہیں کرتی ہو تمھاری برابری کوئی نہیں کر سکتا ہے بید اور شاستر میں استری کو بُرا کہتے ہیں لیکن تمھارا گیان دیوتوں سے بھی بڑھ کر ہے بیکنٹھ ناتھ جتنی پریت تم لوگوں سے رکھتے ہیں اتنی پریت لچھمی جی سے بھی نہیں رکھتے ۔

دوہا

جا بدھ سُکھ تم کو دیو برندا بن کے مانہہ ۔ سپنے ہو میں لچھمی وہ سُکھ پاوت ناںہہ

اے گوپیو جو پرمیشور مجھ کو ایک کا بھی جنم دیتے تو بہت اچھی بات ہوتی اب میں برچھ آدک کا جنم لے کر یہاں رہنا چاہتا ہوں جس میں تمھارے چرنوں کی دھور میرے سر پر چڑھا کرے تمھارا پریم دیکھ کر دیوتا لوگ موہت ہو جاتے ہیں میری کیا سامرتھ ہے جو تمھاری استت کر سکوں جس طرح شری کرشن جی کو پرمیشور کے برابر جانتا ہوں اسی طرح تم لوگوں کو بھی سمجھ کر اُن سے الگ نہیں سمجھتا جو پدوی برہماوک دیوتا بڑی محنت سے پاتے ہیں وہ تم لوگوں نے سہج میں پائی ہے اس لیے تم کو اُنھیں کا روپ سمجھنا چاہیئے ۔

دوہا

مہا دھن تم گوپکا دھن تمھارو نیم ۔ ن پربھ گوپال سے بارھو جن کو پریم

اتنی کتھا سُنا کر شُکدیو جی بولے کہ اے راجہ پریکشت اس بات میں کچھ سندیہہ نہیں ہے کہ جو آدمی من اپنا پریم پورک پرمیشور میں لگاتا ہے وہ اُنھیں کا روپ ہو جاتا ہے دیکھو گوپیاں براہمن اور چھتری کے کل میں نہ ہوئی تھیں اُنھوں نے بید اور پران نہیں سُنا اور کسی تیرتھ کا اسنان نہ کر کے کبھی جپ اور تپ بھی نہیں کیا کیول شری کرشن جی کے چرنوں میں پریت رکھنے سے اتنی بڑی پدوی کو پہونچیں جس طرح بڑا ڈھیر روئی اور لکڑی کا آگ کی ایک چنگاری سے جل جاتا ہے اُسی طرح اودھو جی کا گیان گوپیوں کے پریم کے آگے سب جاتا رہا تب اودھو جی بار بار سر اپنا گوپیوں کے چرنوں پر رکھ کر کہنے لگے کہ میں تمھارے درشن سے کرتارتھ ہو گیا آدمی ایک ساعت شری کرشن جی کا اسمرن کرنے سے مکت ہو جاتا ہے تم لوگ تو آٹھوں پہر اُن کی یاد اور دھیان میں رہتی تھیں تم کو گیان سکھلانے آیا تھا سو اب تم سے پریم اور بھگت سیکھ چلا مجھ کو اپنا داس سمجھ کر یہی شردھا کرتی رہنا اسے راجہ پریکشت اُس وقت اودھو جی پریم میں ڈوب کر برج بھوم پر لوٹنے لگے اور برندابن کے درختوں سے گلے مل کر کہنے لگے کہ تم سب درخت اور پشو اور پنچھی آدک کا بڑا بھاگ ہے کہ تم نے یہاں جنم پایا جن پرم پرمیشور کا درشن شری برہما جی اور شری مہادیو جی کو بھی جلدی دھیان میں نہیں ملتا اُن پرمیشور نے برج بھوم میں آ کر تم لوگوں کو بال لیلا کا سکھ دکھلا کر اپنا درشن دیا اسی طرح اودھو جی گوپیوں کے ساتھ جہاں جہاں شری کرشن جی نے لیلا کی تھی وہاں وہاں پر دو دو چار چار دن ہر چرچا میں مگن رہے۔

دوہا

اودھو من آنند اتی لکھ کے پریم بلاس
آیا تھا دن دو سے کو بیت گئے کھٹ ماس

سورٹھا

آپ بچھون سوچ بچن کرشن کے یاد کر
من میں بھیو سکوچ شیام بلایو بیگ نہ

یہ سُن کر گوپیوں نے کہا کہ اے اودھو جی تم نے ہمارے بھلے کے واسطے گیان اُپدیش کیا اور ہم لوگوں نے پریم بس ہو کر تم کو دربچن کہا پر بڑے لوگ چھوٹوں پر ہمیشہ دیا کرتے آئے ہیں اس لیے ہمارا اپرادھ چھما کر کے کوئی ایسی تدبیر کرنا جس میں موہن پیارے ہم کو اپنا درشن دیں ہم لوگوں کا حال تم اپنی آنکھ سے دیکھتے جاتے ہو جیسا مناسب جاننا ویسا کرنا اور یہ بھی موہن پیارے سے کہہ دینا کہ ہمارا اپرادھ چھما کر کے بانہہ گہے کی لاج رکھیں۔

دوہا

پر کچھ دن بیت دین ہت یہی ہماری آس
کیوں درس دکھا سے کے ہرہیں لوچن پیاس

یہ کہہ کر جب شری رادھا آدک گوپیاں اودھو جی کو بڑے پریم سے اپنے گھر لے گئیں تب اودھو جی نے بھی اُن کا سچا پریم بیکنٹھ ناتھ میں دیکھ کر اُن کے گھر بھوجن کیا اس وقت گوپیاں بولیں کہ اے اودھو جی تم وہاں جا کر شیام سُندر سے کہنا کہ آ سکے تو دیا کی راہ سے ہمارا ہاتھ پکڑ کر برندابن کی کنجوں میں لیے پھرتے تھے

اب راج گدی پا کر کبجا کے کہنے سے ہم کو جوگ اور بیراگ لکھ بھیجا ہے ہم لوگ آج تک کر مکھ بھی نہیں ہوئی ہیں جوگ اور گیان کا حال کیا جانیں۔

چوپائی

اُن سے بالا پن کی پریت	جانیں کہا جوگ کی ریت
اودھو یوں کہیو سمجھائے	پران جات ہیں راکھو آئے

سورٹھا

ایسے کہہ برج بام بھئیں برہ ساگر مگن	اودھو کر پرنام آئے جسوست نند پے

پھر اودھو جی نے نند اور جسودا جی سے کہا کہ تم سب برجباسی دھنی ہو کہ ترلوکی ناتھ نے تم کو بال لیلا کا سکھ دکھلایا اور میں بھی تم لوگوں کا بڑا پریم دیکھ کر اتنے دن یہاں رہا اب مجھ کو بدا کرو تو وہاں جا کر تمھارا سندیسا موہن پیارے سے کہوں یہ بات سنتے ہی جسودا جی نے ماکھن اور گھی اور مٹھائی آدک بہت سامان شیام اور بلرام کے واسطے دیکر کہا کہ اے اودھو تم دیوکی بہن سے کہنا کہ میرے کنھیا اور بل بھیا کو بہلا کر وہاں رکھ نہ چھوڑیں جلدی یہاں بھیج دیں میں اُن کے بنا دیکھے دان رات بیاکل رہتی ہوں اور موہن پیارے کو بہت بہت اسیس دے کر یہ کہدینا کہ تمھارے بنا جسودا دُکھ پاتی ہے۔

چوپائی

اتنی دیا مات پر کیجے	ایک بار پھر درشن دیجے

سورٹھا

دئی جسوست مانے مُرلی لکٹ گوپال کی	اودھو دیجو جائے پیاری یہ لال کو

نند جی نے کہا کہ اے اودھو جی تم آپ بدھمان ہو کر یہاں کا سب حال جانتے ہو اور بہت میں کیا کہوں لیکن میری طرف سے اتنا موہن پیارے انترجامی سے کہدینا کہ ایک بار اپنا درشن دے کر برجباسیوں کا دُکھ ہریں۔

دوہا

مات جسودا نند جی تنک دھرت نہیں دھیر	کہت سندیسا شیام کو بھرت نین میں نیر
نند دوہنی بھر دئی کہیو نین بھر نیر	اداد ھوری کو دودھ ہے جو بھاوت بل بیر

جب اتنا سندیسا کہہ کر جسودا اور نند جی رونے لگے اور اودھو جی اُن کو دھیرج دے کر دوہنی جی کو ساتھ لے کر وہاں سے چلے تب سب گوال بال اور گوپیوں نے رام اور کرشن کے واسطے بہت طرح کی چیزیں لیا دے کر اگیان کی راہ سے کہا کہ اے اودھو جی ہماری طرف سے دونوں بھائیوں سے ہاتھ جوڑ کر اتنا سندیسا کہدینا کہ آٹھوں پہر پران ہمارا تمھارے چرنوں میں لگا رہتا ہے دیال ہو کر ایسا بردان دیجئے کہ جنم جنمانتر ہمارے

ہردے سے تمھارا دھیان نہ چھوٹے یہ سُن کر اودھوجی بولے کہ اسے برجباسیوں تم کو ایسی سچی پریت اور بھگت پرمیشور کی ہے کہ سنساری لوگ تمھارا نام لینے سے اور درشن کرنے سے بھوساگر پار اُتر جائیں گے تمھاری مکت ہونے میں کچھ سندیہہ نہیں ہے تم لوگ جیون مکت ہو جب اسی طرح اودھوجی سب چھوٹے اور بڑوں کو سمجھا بجھا کے آسا بھروسا دے کر متھرا میں پہونچے اور موہن پیارے کو ڈنڈوت کر کے مُرلی وغیرہ سب سامان اُن کے سامنے رکھ دیا تب شیام اور بلرام اُن کو دیکھتے ہی اُٹھ کھڑے ہوئے اور بڑے پریم سے گلے مل کر کہا کہ اے اودھو تم نے بندابن میں بہت دن لگائے کہو سب برجباسی خوش ہو کر کبھی ہماری یاد کرتے ہیں یا نہیں -

چوپائی

نند بابا اور جسمت مائی	کہو کون بدھ دیکھو جائی
بست پران میرے ہیں جن کے	کیسے دن بیتت ہیں تنکے
کھو دشا برج گوپن کیری	جن کو پریت نرنتر میری
اودھو سمجھت ہی برج باتا	بھئے پریم بس پُلکت گاتا

یہ سُنتے ہی اودھوجی نے شری کرشن جی سے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ اے بیکنٹھ ناتھ بندابن کی مہما اور برجباسیوں کا پریم مجھ سے کہا نہیں جاتا آپ نے بڑی دیا کر کے مجھ کو بندابن میں بھیجا اُن کا درشن پا کر کرتارتھ ہو آیا سب گوپی اور گوال آٹھوں پہر آپ ہی کے چرنوں کا دھیان اپنے ہردے میں رکھ کر کیول آودھ کی آسا پر جیتے ہیں اے دنیا ناتھ جب میں شام کے وقت بندابن کے پاس پہونچا تب گوال بال دور سے میرا رتھ دیکھتے ہی آپ کو سمجھ کر (یعنی شری کرشن جی کو جان کر) میرے پاس دوڑے آئے جبکہ مجھ کو رتھ پر بیٹھے دیکھا تب آنکھوں میں آنسو بھر کر چپ ہو رہے اور جسودا تمھارے برہ میں آٹھوں پہر یہی پچھتاتی ہے کہ میں نے شیام سُندر تر لوکی ناتھ کو نہیں پہچان کر اوکھل سے باندھ دیا تھا اب مَن ہرن پیارے بنا سب برج سونا ہو گیا -

چوپائی

دشرتھ پران تجے سُت لاگی	میں دیکھت ہی رہی ابھاگی

دوہا

جلد تپ میں بودھیوں بہت تم بن کچھ نہ سہات	اُن کی دشا بلوک موہنہ جگ سم بیتی رات

جب میں پرات کال جمنا کنارے اسنان کرنے گیا تب رادھا آدک گوپیوں نے مجھ کو تمھارا سیوک سمجھتے ہی بڑے آدر بھاؤ سے بٹھال کر تمھاری کشل پوچھی اور میں نے تمھاری چھٹی سُنا کر اُن کو گیان اور جوگ اچھی طرح سمجھایا لیکن انھوں نے میرا کہنا سچ نہ مان کر کُبجا کو سب دوش لگایا اور سب برجبالا تمھارے پریم میں ڈوب کر اس طرح بورہوں کی طرح بکنے لگیں کہ سب گیان اور جوگ میرا اُن کے سامنے بھول گیا اور میں نے پریم اور بھگت اُن سے پائی -

دوہا

کہی ایک ہی بات اُن سیت بید بُدھ نیت	گوپ بھیس بُج سانورے رہیں لبشو بھر جیت

سورٹھہ

نہیں سکھین کچھ گیان جو بدھ جاے سکھاؤنے	تم ہو بڑے سُجان وہاں جاؤ تو جان ہو

جس طرح ہرن اپنے غول سے الگ ہو کر چوکڑی بھول جاتا ہے اسی طرح اُن کا پریم دیکھ کر میرے گیان کا ابھمان ٹوٹ گیا میں نے چھ مہینے رہ کر وہاں کا حال دیکھا سب برلاندبن باسیوں کو تمھارے دھیان اور چرچا میں لین پایا وہاں جانے سے میں اُن کی طرح ہو کر یہاں کا آنا بھول گیا اے باسدیو مہاراج آپ نے کس واسطے ایسی کٹھورتائی اُن سے کی ہے آپ کی مایا کو سوائے آپ کے دوسرا کوئی نہیں جان سکتا ۔

دوہا

نگم کہت بس بھگت کے پورن سب سکھ ساج	کرشن سندر شٹ برج دیکھیے بانہہ گہے کی لاج

سورٹھہ

بہت دُکھت تن چھین برجباسی تم برلا بس	تم تن من ہر لین رٹت چاتکی سم سے

اے مہا پربھو شری رادھا جی کی دشا آپ سے کیا کہوں وہ سب سنگار چھوڑ کر میلی دھوتی پہنے ہوئے دن رات آپ کے برہ میں رویا کرتی ہیں اور ایسی دُبلی ہو گئی ہیں کہ پہچانی نہیں جاتی ہیں اور بورد ہوں کی طرح کبھی شری کرشن شری کرشن پکار کر زمین ناخن سے کھودتی ہیں اُن کے گھر والے بہت طرح سے اُن کو سمجھاتے ہیں لیکن کسی کا کہنا اُن کو اثر نہیں کرتا اُن کے پران نکل جانے میں کچھ سندیہہ نہیں ہے لیکن تم جو کہہ آئے ہو کہ ہم پھر آویں گے اُسی امید پر ابتک وہ جیتی ہیں ۔

چوپائی

اچرج موہنہ بڑد یہ آوے	پربھو تم کو یہ کیسے بھاوے
کرنامے پربھو انتر جامی	بھگتن ہت دھاریو تن سوامی
بیگ کر پاکر درشن دیجیے	برج جن مرت جلا سب لیجیے

دوہا

یہ مُرلی دے مکھ کے کہیو جسوت مائے	ایک بار ہت نند کے درس دکھاؤ آئے

سورٹھہ

جن گوؤں کو شیام آپ چراوت پریت کر	پھر نہ آئیں دھام بڑی کُنجن میں پھرت

اے دین دیال میں بہت کہاں تک کہوں آپ انترجامی ہیں سب کے من کی جانتے ہیں جب یہ بات سُن کر شیام سُندر کو برجباسیوں کی پریت یاد آئی تب آنکھوں سے آنسو بہا کر رونے لگے ۔

دوہا

برجباسن کے پریم میں ماکھن پُرکھ بل بیر	بھرت اُساس اداس چیت موچیت نینن نیر

مُرلی منوہر نے مُرلی کو اُٹھا کر اپنی چھاتی سے لگا لیا اور آنکھیں بند کر کے برجباسیوں کے دھیان میں ڈوب گئے پھر برج کا نام لے کر ٹھنڈی سانس لیتے اور پیتامبر سے آنسو پونچھتے ہوئے بولے کہ اے اودھو تم اچھی طرح سب کو گیان سکھا آئے۔

چوپائی

من میں پُرکھ پُرکھ کیو بچارا	برج بھگتن مم روپ ادھارا
میری مُکت بڑی ندھ جوئی	سو برجباسی لیت نہ کوئی
تاسے جو جا کے من بھاوے	سوئی مو نہہ کرت بن آوے
بھگت ادھین سو پران ہمارے	برجباسی موکو اُت پیارے
سدا بست یا تے برج ماہیں	اُن سم اور مو نہہ دہت ناہیں

دوہا

من کر ہر برج میں رہئے پل برجباسن ساتھ	تن دھر دیوں کاج ہت نمئے دوارکا ناتھ

اتنی کتھا سُنا کر شکدیو جی بولے کہ اے راجہ پریکھت اُس وقت برہما جی نے نارد جی سے کہا کہ دیکھو جس پرم پرمیشور کا درشن شیو جی کو بھی دھیان میں بھی جلدی نہیں ملتا وہی ترلوکی ناتھ برجناریوں کے واسطے روتے ہیں بید کی رچاؤں نے آکر گوپیوں کا جنم پایا تھا۔

دوہا	پرسیں اُن کے چرن رج برندابن کے ماہنہ	سو گت اُن کی لہین یا مین سنشے ناہنہ

اے راجہ اُن لوگوں کا بڑا بھاگ سمجھنا چاہیئے جو لوگ برندابن کی رج اپنے ماتھے پر چڑھاتے ہیں جب برج کا حال سُن کر شیام اور بلرام اُداس ہو گئے تب اودھو جی شیام سندر سے بدا ہو کر بسدیو اور دیوکی جی کے پاس آئے اور نند اور جسودا جی کا سندیسا اُن سے کہہ کر اپنے گھر گئے اور اودھو جی شیام اور بلرام جی سے ملکر راج مندر میں گئے اور رام اور کرشن نے اُس دودھ اور ماکھن آدکو جو نند اور جسودا جی نے بھیجا تھا بڑے پریم سے کھایا اور اودھو جی کو بھی اس میں سے بھجوا دیا۔

ادھیائے اڑتالیسواں

جانا شیام سندر کا کُبجا اور اکرور کے گھر پر

شکدیو جی بولے کہ اے راجہ پریکھت جس دن سے مُرلی منوہر نے کُبجا کے گھر جانے کا اقرار کیا تھا

اُس دن سے وہ ہر روز پھولوں کی سیجیا بچھا کر موہن پیارے کے آنے کی راہ دیکھا کرتی تھی ایک دن شیام سندر بھگت تبسل انتر جامی نے اُس کا پریم دیکھ کر بچار کیا کہ ہم نے کبجا سے کہا تھا کہ ہم کنس کو مار کر تیرے گھر آویں گے سو ابھی تک وہ بات پوری نہیں کی اس لیے وہاں جانا ضرور ہے ایسا بچارتے ہی اودھو جی کو ساتھ لے کر کبجا کے گھر پر گئے

چوپائی

جب کبجا جانیو ہر آئے	پیتا مبر پانوڑے بچھائے
ات آنند گئی اُٹھ آ گے	پورب جنم نیُن سب جاگے

جب شری کرشن جی سورج سے زیادہ تیجوان روپ بنائے ہوئے کبجا کے گھر گئے تب وہ رتن جٹت مندر اُن کے پرکاش سے جگمگانے لگا اور کبجا نے بڑی بھگت اور پریت سے شری کرشن جی کو جڑاؤ چوکی پر بٹھالا اور اودھو جی کو بیٹھنے کے واسطے آسن دیا اور کبجا کمل روپی چرن موہن پیارے کا اپنی گود میں لے کر بڑے پریم سے دابنے لگی۔

دوہا

آس پاس سب ساج کے مہاراج کے کاج	آنند سے من میں کہے دھن بھاگ ہیں آج

پھر کبجا نے شری کرشن جی کا چرن اپنے ہاتھ سے دھو کر چرنامرت لیا اور بہت اچھے گہنے اور کپڑے جو بنوا رکھے تھے وہ اُن کو پہنا کر عطر اور چندن اُن کے بدن میں مل دیا اور چھپن پرکار کے بنجن اُن کو کھلا کر آچمن کرا کے پان اور الائچی سامنے رکھا پھر اپنے رتن جٹت شیش محل میں پھولوں کی سیجیا پر شری کرشن جی کو لے جا کر بٹھالا۔

دوہا

پھر کبجا اسنان کر پہر یو چیر سُرنگ	رتن جٹت بھوکھن سجے نکھ سکھ لو سب انگ

جب وہ سولھوں سنگار کر کے بڑے پریم سے شیام سندر کے پاس آئی تب آنند کند برج چند سب کا منورتھ پورا کرنے والے نے کبجا کا ہاتھ پریت کے ساتھ پکڑ کر اپنی سیجیا پر بٹھالا اور اُس کی اچھا پوری کر کے لوک اور پرلوک دونوں جگہ کا سکھ دیا۔

دوہا

ٹیڑھی سے سیدھی کری دیو روپ ابھرام	داسی سے رانی بھئی پوجے سب من کام

اے راجہ دیکھو جس پدوی کو جوگی اور رکھیشور لوگ بڑے تپ اور جپ کرنے سے بھی جلدی نہیں پا سکتے اُس پھل کو کبجا نے ایک دن کے چندن لگانے سے سہج میں پایا جو لوگ ہمیشہ بدھ پورک نارائن جی کا پوجن کرتے ہیں اُن کو نہ معلوم کیسی پدوی ملے گی اپنا منورتھ پانے کے بعد کبجا نے شیام سندر سے ہاتھ جوڑ کر

کہا کہ اے ترلوکی ناتھ تمھاری موہنی مورت کے دیکھنے کی آسا مجھ کو بنی رہتی ہے اس واسطے میں چاہتی ہوں کہ آپ کچھ دن یہاں رہ کر مجھے سُکھ دیجئے شیام سندر بولے کہ تو دھیرج دھر جب تو ہم کو یاد کرے گی تب ہم تیرے پاس آیا کریں گے ۔

چوپائی

پھر اُٹھ اودھو کے ڈھگ آئے		بھئے لاج بس نین نوائے	

جبکہ موہن پیارے اودھو جی سمیت اپنے گھر پر آئے تب متھرا باسیوں نے یہ حال سن کر کبجا کے بھاگ کی بڑائی کی ۔

چوپائی

	دھن دھن کبجا ہر کی رانی سدا رہے ہر کی یہ ریتی دھن دھن جیہ دن انگ لگایا	دھن دھن کرشن پریت کرمانی مانت ایک بھگت سے پریتی دھن دھن بھون جہاں ہر آیا	

پھر ایک دن شری کرشن جی نے اودھو جی سے کہا کہ تم استری کی بھگت تو دیکھ چلے اب چلو تم کو ایک پرش کا پریم دکھلاویں یہ کہہ کر موہن پیارے بلرام جی سے بولے کہ اے بھائی ہم نے اکرور جی کے گھر جانے کے واسطے اقرار کیا تھا سو آج تک نہیں گئے اب وہاں چل کر اکرور جی کو ہستناپور بھیج کر پھٹتھر آدک اپنے بھائیوں کی خبر منگانا چاہیئے یہ کہہ کر شری کرشن جی بلدیو جی اور اودھو جی کو ساتھ لے کر اکرور جی کے گھر گئے اُن کو دیکھتے ہی اکرور جی نے آگے سے آکر اپنا سر شری کرشن جی کے چرنوں پر رکھ دیا اور شیام سُندر نے سر اُن کا اُٹھا کر اپنی چھاتی سے لگایا پھر اکرور جی اپنا بھاگ اُدے سمجھ کر بڑی بھگت اور پریم سے شیام اور بلرام اور اودھو کو گھر کے بھیتر لے گئے اور دونوں بھائیوں کو جڑاؤ سنگاسن پر بٹھال کر اُن کے چرن دھوئے اور اپنی استری سمیت اُن کا چرنامرت لے کر بدھ پوربک پوجا کی اور سگندھ پھیلنے کے واسطے اگر آدک اپنے گھر میں جلایا اور چھپن پرکار کے بنجن سونے کی تھالیوں میں لا کر اُن کے سامنے رکھا جب شیام سُندر نے اکرور جی کی بھگت اور پریت سچی دیکھ کر بلرام جی اور اودھو جی سمیت آنند پوربک بھوجن کیا تب اکرور جی پان اور الائچی اُن کے سامنے رکھ دونوں بھائیوں پر چنور ہلانے لگے اُس وقت موہنی مورت کو ٹکٹکی باندھ کر دیکھنے سے اکرور جی کو ایسا پریم پیدا ہوا کہ وہ شری کرشن جی کے چرن پکڑ کر اپنی آنکھوں میں ملنے لگے جس طرح مہا دردری کو بہت مال ملنے سے خوشی ہوتی ہے اسی طرح اکرور جی کو موہن پیارے کے آنے سے ایسی خوشی ہوئی کہ پریم کے آنسو بہنے لگے

دوہا	تب اکرور پر جوڑ کے اُستت کہی سُنائے		تم تو پرش پردھان ہو ماکھن پر بھ جدرائے	

پھر اکرورجی نے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ اے دنیا ناتھ تم پیدا ہونے اور مرنے سے رہت ہوکر تمھارے آدواد
اور بھید اور لیلا کو کوئی نہیں جان سکتا تم کو میری ڈنڈوت پہونچے تم رجوگن سے سنسار کی اُتپت اور ستوگن
سے پالن اور تموگن سے ناش کرکے کچھ اچھا کسی بات کی نہیں رکھتے اور تینوں لوک کا بیوہار ہی مایا سے
پرگٹ کرکے آپ اُس سے الگ رہتے ہو اور سنساری مایا موہ میں پھنسنے والا آدمی بھوساگر پار نہیں اترتا
اور تمھاری کرپا بنا مکت ملنا بہت کٹھن ہے نارد مُن اور سنکادک رکھیشور اور دھروا اور پرہلاد اور ابریکھ آدی
ہر بھکت کیول تمھاری دیا سے اتنی بڑی پدوی کو پہونچے ہیں اور گروڑجی سب پنچھیوں کے راجہ آپ کے باہن
ہیں اور آپ ہمیشہ شیش ناگ کے ماتھے پر بماجتے ہیں اور گنگاجی آپ کے چرنوں کا دھون ہوکر تینوں لوک
کو تارتی ہیں اور پانچوں تتو آپ سے پیدا ہوکر چاروں بید آپ کے سانس ہیں بغیر آپ کی دیا کے آپ کو
کوئی نہیں پہچان سکتا آپ نے کیول پرتھوی کا بھار اُتارنے کے واسطے اپنی اچھا سے سگن اوتار لے کر
بہت دیت اور راچھسوں کو مارا ہے اور اب بھی بہت سے دیت اور ادھرمی راجوں کو فوج سمیت مارو گے
میری ڈنڈوت لیجیے میں آپ کے پوجن اور استت کرنے کی سامرتھ نہیں رکھتا لیکن اپنے بھاگ پر بچھتاوتا
ہوتا ہوں کہ آپ نے دیا کی راہ سے آکر مجھ کو درشن دیا اور اس جھونپڑی کو اپنے چرنوں سے پوتر کیا جو
کوئی برکت ہوکر آپ کا دھیان اور اسمرن پریت کے ساتھ کرتا ہے اس پر دیال ہوکر ارتھ۔ دھرم۔
کام موکش دیتے ہیں۔

دوہا

ماکھن پرتھ کو پال سے جوراکھوت ہے ہیت
اپنے چاروں ہاتھ سے چار پدارتھ دیت

جیسے کبجا کو روپ دے کر آپ نے اُس کی اچھا پوری کی ویسے مجھ پر دیال ہوکر ایسا گیان دیجیے کہ
جس میں آٹھوں پہر آپ کے چرنوں کا دھیان رکھ کر جنم مرن سے چھوٹ جاؤں جب یہ استت کرشن بھگوان
نے اکرورجی کی سن کر بردان مانگنے کے واسطے کہا تب وہ ہاتھ جوڑ کر بولے کہ اے مہاراج میں یہی چاہتا ہوں
کہ استری اور پُتر کی پریت میرے من سے چھوٹ کر آپ کے چرنوں میں بھکت پیدا ہو یہ سُن کر شری کرشن
مہاراج نے اکرورجی کو اچھا پورک بردان دے کر کہا کہ سادھ اور مہاتما کی سنگت کرنے سے تمھارا من
شدھ ہو جائے گا پھر کرشن بھگوان اپنی مایا سے اکرورجی کا برہم گیان ہر کر بولے کہ اے چاچا تم جدکل میں
بڑے اور ہمارے باپ کے برابر ہوکر اتنی بنتی ہماری کیوں کرتے ہو تمھاری سیوا اور استت کرنا ہم کو اُچت ہے
اور ہم آپ کے درشن کے واسطے آئے ہیں جب یہ مایا روپی بچن سُن کر اکرورجی کا برہم گیان بھول گیا تب
اُنھوں نے شیام اور بلرام کو بسدیوجی کا بیٹا جان کر بڑے پریم سے گود میں اُٹھا لیا اور بڑی خوشی سے
اُن کو پیار کرنے لگے تب موہنی مورت بولے کہ اے چاچا تمھارے پُن اور پرتاپ سے دیت لوگ مارے
گئے لیکن ایک بات کا سوچ مجھ کو رہتا ہے وہ آپ دیا کی راہ سے مٹا دیجیے میں سُنتا ہوں کہ جب سے میرے

پھوپھا راجہ پانڈ بیکنٹھ کو سدھارے تب سے راجہ درجودھن جدھشٹھر آدک میرے بھائیوں اور کنتی میری بوا کو بہت دُکھ دیتا ہے اِس سے ہستناپور جائیے اور اُن کو دھیرج دے کر وہاں کی کشل لے آئیے میرا من اُن کے واسطے بہت اُداس رہتا ہے جب اکرورجی اُن کی اگیا کے موافق ہستناپور کو گئے تب شیام اور بلرام اودھو سمیت اپنے گھر آئے۔

ادھیائے اُنچاسواں ۴۹

پہونچنا اکرورجی کا ہستناپور میں اور خبر لانا پانڈوں کی

شکدیوجی نے کہا کہ اے راجہ پرچھت جب شری کرشن جی نے بہت سا مال تحفہ تحائف کنتی اور جدھشٹھر وغیرہ کے واسطے دے کر اکرورجی کو بدا کیا تب وہ رتھ پر بیٹھ کر کئی دن میں ہستناپور پہونچے اور شہر کے باہر تالاب اور باؤلی اور باغ اور دیو استھان راجہ پانڈو اور اُن کے بزرگوں کا بنایا ہوا دیکھ کر بہت خوش ہوئے جب وہ رتھ سے اُتر کر راجہ درجودھن کی سبھا میں جہاں پر دھرتراشٹر اور بھیشم پتامہ اور درونا چارج اور اشوتھاما اور بدرجی بیٹھے تھے گئے تب سب نے اکرورجی کو مدنگل میں بڑا سمجھ کر سنمان پوربک بیٹھالا اس وقت درجودھن ابھمانی نے طعنہ کی راہ سے اکرورجی سے پوچھا۔

چوپائی

سنیکے سورسین بسدیو ۔ سنیکے ہین موہن یلدیو
اُگرسین راجہ کے ہیت ۔ اور نہ کاہو کی سُدھ لیت
بیٹا مار کرت ہے راج ۔ جنھیں نہ کاہو سے ہے لاج

یہ سُن کر اکرورجی چپ ہو رہے اور اپنے من میں بچار کیا کہ ان ادھرمیوں کی سبھا میں مجھ سے درجودھن کا کٹھور بچن نہیں سُنا جائے گا اس سے یہاں بیٹھنا نہ چاہیئے ایسا بچار کر اکرورجی وہاں سے اُٹھ کھڑے ہوئے اور بدرجی کو ساتھ لے کر جدھشٹھر کے گھر چلے آئے تو کیا دیکھا کہ کنتی راجہ پانڈو اپنے پت کے سوچ میں اُداس بیٹھی ہے اکرورجی نے کنتی جی کے چرنوں پر اپنا سر رکھ کر شیام سُندر کی بھیجی ہوئی سوغات سامنے رکھدی اور جدھشٹھر آدک پانچوں بھائیوں کو گودمیں اُٹھا کر بہت سا پیار کیا اور جب کنتی جی نے آدر پوربک اکرورجی کو اپنے پاس بٹھالا تب اکرورجی نے کنتی سے کہا کہ اے ماتا بدھاتا سے کسی کا کچھ بس نہیں چلتا اور ہمیشہ کوئی جیتا بنا نہیں رہتا سنسار میں جنم لے کر دُکھ اور سکھ دونوں اُٹھانے پڑتے ہیں اس لیے سوچ کرنے سے کچھ فائدہ نہ ہو کر اور اپنے بدن کو دُکھ ہوتا ہے یہ سُن کر کنتی جی نے اپنے من کو دھیرج دیا اور بسدیو وغیرہ کی کشل پوچھکر کہا کہ اے اکرور کبھی شیام اور بلرام مجھ کو اور جدھشٹھر آدک اپنے پانچوں بھائیوں کو یاد کرتے ہیں یا نہیں

میرے بیٹوں کی رچھا جو یہاں دُکھ کے سمدر میں پڑے ہیں کب آکر کریں گے ۔

دوہا

ہم تیرن کو تیج بل برنت سب سنسار	درجودھن سُن کے کڑھے دُرمت ادھم گنوار

اس لیے اب مجھ سے اس اندھے دھرتراشٹر کا دُکھ دینا جو کہ درجودھن اپنے بیٹے کی صلاح سے سب کام کرتا ہے سہا نہیں جاتا اور درجودھن دن رات میرے بیٹوں کے پران لینے کی تدبیریں رہتا ہے ایک بار اُس نے بھیم سین کو زہر کا لڈو کھانے کے واسطے بھیجا پھر اُن کو لاکھ کے قلعہ میں رکھ کر آگ لگوادی لیکن نارائن جی کی کرپا سے دونوں مرتبہ اُن کا پران بچا جبکہ کورو لوگ اس طرح میرے بیٹوں سے دشمنی رکھتے ہیں تب وہ اُن کے ہاتھ سے کس طرح بچیں گے یہی سوچ آٹھوں پہر مجھ کو بنا رہتا ہے جس طرح سے بکری بھیڑیا دن کے غول میں رہ کر اپنی جان کو ڈرا کرتی ہے اور ہرنی اپنے جھنڈ سے چھوٹ کر سُکھ نہیں پاتی اور سانپ گھر میں رہنے سے ڈر بنا رہتا ہے وہی دسا میری یہاں رہنے سے ہے اور یہاں بھاگ بھی نہیں سکتی شری کرشن جی ترلوکی ناتھ نے سب جیوؤں کا دُکھ ہرنے کے واسطے سگن اوتار لیا ہے تو پھر میرے بیٹوں کا دُکھ جو بے باپ کے ہیں کیوں نہیں ہرتے آج تک میں اپنے کو بغیر وارث کے سمجھتی تھی لیکن اب شیام سندر کے سُدھ لینے سے مجھ کو معلوم ہوا کہ میرا بھی کوئی سہایک ہے جس طرح شیام سندر نے کنس آدک ادھرمیوں کو مار کر اپنے ماتا اور پتا کو سُکھ دیا اُسی طرح میری بھی رچھا وہی کریں گے ۔ اکرور اپنا دُکھ کسی سے کہنا اچھا نہیں ہوتا لیکن تم کو اپنا جان کر سب حال کہتی ہوں کہ جس طرح گرہن لگتے وقت راہ اور کیت سورج اور چندرما کو گھیر لیتے ہیں اُسی طرح میرے بیٹے درجودھن آدک کے گھیر میں پڑے ہیں اے اکرور تم میری طرف سے شری کرشن چندر آنند کند سے اسیس کے بعد کہہ دینا کہ یہ بڑے سوچ کی بات ہے کہ تم ایسا بھتیجا پا کر پھر بھی سنساری دُکھ سے چھوٹتی نہ پاؤں مجھ کو دُکھی اور دین جان کر میرا دُکھ دور کریں ۔

دوہا

میری اور ہم تن کی اُنھیں کو ہے لاج	اور سرن سوجھے نہیں مالکن پُربو برج لاج

اے راجہ پریچھت اکرور جی ہربھجن کے پرتاپ سے ہونہار کے جاننے والے یہ بات سنتے ہی آنکھوں میں آنسو بھر کر بولے کہ اے ماتا تم کسی بات کا سوچ مت کرو تمھارے پانچوں بیٹے شری کرشن جی کی دیا سے اپنے دشمنوں کو جیت کر بڑے پرتاپی راجہ ہوں گے اور شیام اور بلرام نے یہ سندیسا تم سے کہا ہے کہ پھوپھی کسی بات کی چنتا نہ کریں میں جلد ہی اُن کے پاس آتا ہوں ۔

دوہا

کُنتی سے یا بدھ کہیو جو ست من مانھ	تا چھن پُربھ جا اور ہیں تا کو بجے کچھ ناتھ

جب اکرور جی اس طرح کُنتی اور جدھشٹھر آدک کو دھیرج دے کر وہاں سے بدا ہوئے اور بدر جی کو ساتھ

لیتے ہوئے ہستناپور باسیوں سے جدھشٹھر آدک پانچوں بھائیوں کا چلن اور بیوہار پوچھنے لگے تب سب نے جدھشٹھر کی تعریف کی اور سب کی یہ صلاح قرار پائی کہ راجگدی جدھشٹھر کو ہونا چاہیئے پھر اکرور جی نے بدُرجی سمیت دھرتراشٹر کے پاس جاکر کہا کہ اے مہاراج تم نے کوردکُل میں بڑے ہوکر اپنی بڑائی کیوں کھودی اور راجہ پانڈو اپنے بھائی کی گدی لے کر جدھشٹھر آدک اپنے بھتیجوں کو جو بے باپ کے ہیں کیوں دُکھ دیتے ہو اور تم کیا سمجھ ہوکر درجودھن آدک اپنے ادھرمی بیٹوں کی صلاح سے کیوں ایسا پاپ کرتے ہو آدمی اکیلا ہی پیدا ہوتا ہے اور اکیلا ہی جاتا ہے مرتے وقت کوئی اُس کے ساتھ نہیں جاتا جن کے واسطے تم یہ سب پاپ بٹورتے ہو وہ کبھی پرلوک میں تمھارے کام نہ آویں گے اور اس ادھرم کرنے کے بدلے تم کو نرک بھوگنا پڑے گا۔

چوپائی

لوچن گئے نہ سوجھے ہیے　|　کُل بہہ جاوے پاپ کے کیے

اے دھرتراشٹر تم نے نہیں سُنا کہ جو راجہ اپنی پرجا اور پریوار کو برابر نہ دیکھ کر سب کا پالن نہیں کرتا وہ ضرور نرک بھوگتا ہے اور سنساری بیوہار سپنے کی طرح جھوٹے ہوتے ہیں مرنے کے پیچھے کیول بھلائی اور بُرائی رہ جاتی ہے جو لوگ سنساری بیوہار جھوٹھا سمجھ کر کسی جیو کو دُکھ نہیں دیتے وہی لوگ سنسار میں جس پاکرانت سے مکتی پاتے ہیں اس لیے تم کو اپنے بیٹوں اور بھتیجوں میں کچھ بھید نہ سمجھ کر جدھشٹھر آدک کو دُکھ دینا نہ چاہیے نہ تمھارے بیٹے تم کو سورگ میں لے جائیں گے نہ بھتیجے نرک میں ڈالیں گے نرک اور سورگ اپنی کرنی سے ملتا ہے میں تمھارے بھلے کے واسطے دھرم کی بات کہے دیتا ہوں جو اس کے موافق کروگے تو تمھارا نام ہوگا اور جو ایسا نہ کروگے تو تم کو پیچھے سے ضرور پچھتانا پڑے گا۔

دوہا

راتے تجو ادھرم سب چلو دھرم کی ریت　|　جن کی نیت انیت ہے اُن کی ہوے نہ جیت

یہ سُنتے ہی دھرتراشٹر اکرور جی کا ہاتھ پکڑ کر بولے کہ اے بھائی تم یہ امرت روپی اور منگل کاری بات میرے بھلے کے واسطے بہت اچھی کہتے ہو اور میں بھی سمجھتا ہوں کہ شری کرشن جی نے پرتھوی کا بوجھ اُتارنے کے واسطے جنم لے کر سب بھلا اور بُرا کرنے کی سامرتھ اپنے اختیار میں رکھی ہے جو وہ چاہیں گے وہی ہوگا اُن کی اچھا مہا بلوان ہے لیکن میں کیا کروں تمھارا اُپدیش میرے ہردے میں نہیں ٹھہرتا بجلی کی طرح چمک کر نکل جاتا ہے اور درجودھن آدک میرے بیٹے میرا کہنا نہ مان کر اپنی مرضی کے موافق کام کرتے ہیں اس لیے میں اُن کی باتوں میں کچھ نہیں بولتا اکیلا بیٹھا ہوا پرمیشور کا بھجن کرتا ہوں تم میری ڈنڈوت شری کرشن جی سے کہدینا یہ سُن کر اکرور جی نے کہا کہ اے دھرتراشٹر پرمیشور کی مایا بڑی بلوان ہے کہ میرا اُپدیش تمھارے دل میں اثر نہیں کرتا نہیں معلوم بیکنٹھ ناتھ کی کیا اچھا ہے یہ کہہ کر اکرور جی دھرتراشٹر کو ڈنڈوت کرکے اُٹھ کھڑے ہوئے اور کُنتی جی کے گھر پر چلے آئے اور کُنتی جی کو بہت دھیرج دے کر آپ رتھ پر سوار ہوئے۔

دوہا

بدر بھگت سے بدا ہوئے کنتی سے کر جور ۔ پانڈو سُتن کو دیکھ کر چلے مدھ پُری اور

اکرور جی نے متھرا میں پہونچتے ہی راجہ اُگر سین اور لبد یوجی کے سامنے شیام اور بلرام سے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ اے دنیا ناتھ میں نے ہستنا پور میں جاکر دیکھا تو تمھاری پھوپھو اور جدھشٹر آدک پانچوں بھائیوں کو دریودھن کے ہاتھ سے بہت دُکھی پایا زیادہ میں کہاں تک کہوں آپ انترجامی سب حال جانتے ہیں کوروں کا ادھرم کچھ آپ سے چھپا نہیں ہے جب یہ کہہ کر اکرور جی اپنے گھر چلے گئے تب شری کرشن بیکنٹھ ناتھ سنساری لوگوں کی طرح پہلے بہت اُداس ہو گئے پھر بلرام جی سے صلاح کر کے یہ پرن کیا کہ مہا بھارت کر کے پرتھوی کا بھار اُتاروں گا اتنی کتھا سُنا کر شکدیوجی بولے کہ اے راجہ جو میں نے بندرابن اور متھرا کی لیلا تم کو سُنائی۔ پور بارد ھ کتھا (یعنی پہلا نصف حصّہ) کہی اب دوارکا ناتھ کی کر پا سے اوتراردھ کتھا (دوسرا نصف حصّہ) کہوں گا۔

ادھیائے پچاسواں

جدھ شیام سُندر اور جراسندھ سے

شکدیوجی بولے کہ اے راجہ پرکھشت جس طرح شری کرشن جی نے جراسندھ کی فوج کو مار کر کال جمن کا ناش کیا اور راجہ مچکند کو بھو ساگر پار اُتار کر دوارکا میں جا بسے وہ حال کہتا ہوں سُنو کہ راجہ اُگر سین دھرم کے ساتھ متھرا کا راج کرنے لگے اور شیام اور بلرام بھگت اشکاری اُن کا حکم مانتے تھے اور اُس راج میں کوئی دُکھی نہیں تھا لیکن است اور پراپت نام دونوں استریاں راجہ کنس کی اپنے پت کے سوچ میں بہت اُداس رہا کرتی تھیں ایک دن دونوں بیٹھی رو کر آپس میں کہنے لگیں کہ اب یہاں اناتھ ہو کر پڑے رہنے سے اپنے باپ کے گھر میں چل کر رہنا اچھا ہے یہ بچار کر دونوں بہن رتھ پر چڑھ کر اپنے باپ جراسندھ کے گھر چلی گئیں اور جس طرح شیام اور بلرام نے راجہ کنس کو دیتوں سمیت مار کر اُگر سین کو راج دیا تھا وہ سب حال رو رو کر اپنے باپ سے کہا یہ حال سنتے ہی جراسندھ بھاتی جلا کر دھ کر کے اپنی سبھا والوں سے بولا کہ ایسا کون شور بیر جدکل میں پیدا ہوا ہے کہ جس نے کنس ایسے زبردست کو دیتوں سمیت مار ڈالا اب میں یہ پرن کرتا ہوں کہ جو کنس کے بدلے متھرا پُری کو جدبنشیوں سمیت جلا کر رام اور کرشن کو جیتا باندھ نہ لاؤں تو اپنا نام جراسندھ نہ رکھوں یہ کہہ کر جراسندھ ابھمانی جو شیام اور بلرام کی مہما نہیں جانتا تھا بولا کہ جدبنشی لوگ اس قابل نہیں ہیں کہ میں فوج ساتھ لے کر اُن سے لڑنے جاؤں اسی جگہ سے ایک گدا پھینک کر اُن سب کو مار ڈالوں گا۔

دوہا

رام کرشن کو مار کر بیر کنس کا لیوں ۔ کوؤ جادو بنش کے کل میں رہن نہ دیوں

جراسندھ بردان پانے کے پرتاپ سے جتنی بار گدا سر کے چاروں طرف گھما کر جہاں پھینکتا تھا وہاں اتنے جوجن پر گدا جا کر دشمنوں کو گراتی تھی جب جراسندھ نے اسی گھمنڈ سے ہزار من کی گدا سو بار گھما کر متھرا پوری پر جو مگدھ دیش سے چار سو کوس پر تھی پھینکی تب شری کرشن انترجامی نے اپنی گدا چلا کر اس کی گدا متھرا پوری کے باہر گرا دی جبکہ وہ گدا اپنا کام بنا گئے ہوئے مگدھ دیش میں پھر آئی تب جراسندھ نے تعجب مان کر من میں کہا کہ جس نے میری گدا کو روک دی وہ بنا جدھ کیے نہیں جائے گا ایسا بچار کر اُس نے راجوں کو جو اُس کے حکم میں رہتے تھے بلا بھیجا اور تیئیس اکچھوہنی فوج ساتھ لے کر متھرا پوری پر چڑھ آیا جبکہ دس ہزار آٹھ سو ہاتھی اور اکیس ہزار آٹھ سو ستر رتھ اور چھیاسٹھ ہزار سوار اور ایک لاکھ نو ہزار ساڑھے تین سو پیدل سپاہی اسی طرح سب دو لاکھ آٹھ ہزار بیس آدمیوں کی فوج اکٹھی ہو تب ایک اکچھوہنی دل کہلاتا ہے جراسندھ نے اس حساب تیئیس اکچھوہنی دل اور بڑے بڑے خود سیروں کو ساتھ لیے ہوئے کئی دن میں وہاں پہونچکر متھرا پوری کو گھیر لیا تب دسوں دگپال اور سب دیوتا مارے ڈر کے کانپ اُٹھے اور پرتھوی کانپنے لگی اتنی بھاری فوج دیکھتے ہی سب متھرا باسی اپنے پران کے ڈر سے گھبرا اور شری کرشن جی سے بنتے کیا کہ اے دنیا ناتھ جراسندھ نے آکر چاروں طرف سے شہر کو گھیر لیا اب ہم لوگ بھاگ کر کہاں جاویں جس میں جان بچے جب یہ سن کر شری کرشن جی اپنے من میں کچھ بچارنے لگے تب بلدیو جی بولے کہ اے مہاراج آپ نے پرتھوی کا بوجھ اُتارنے اور بھگتوں کو سکھ دینے کے واسطے اوتار لیا ہے اگن روپ دھر کر سب دیتوں کو جلا دیجئے یہ بات سن کر بیکنٹھ ناتھ بولے کہ اے بھائی ان لوگوں کا مارنا کچھ مشکل نہیں ہے لیکن مجھ کو بہت کام دنیا میں کرنے ہیں اس سے جراسندھ کے مار ڈالنے کا اُپائے پیچھے سے کیا جاوے گا یہ کہہ کر شری کرشن بلرام جی سمیت راجہ اُگرسین کے پاس چلے گئے اور بولے کہ اے مہاراج مجھ کو حکم دیجئے تو جراسندھ سے جا کر لڑوں اور آپ جدبنسیوں کو ساتھ لے کر شہر کی رچھا کیجئے اُگرسین نے کہا کہ بہت اچھا شیام اور بلرام اُن کی اگیا پاتے ہی شہر کے باہر آئے اس وقت شری کرشن جی کی اچھا سے دو رتھ جڑاؤ بہت اچھے سورج اور چندرما کے برابر چمکنے والے آکاش سے اُتر کر شیام اور بلرام کے سامنے کھڑے ہو گئے شری کرشن جی کے رتھ پر سُدرشن چکر اور سارنگ دھنکھ اور ترکش بانوں سے بھرا ہوا اور نندک تلوار اور کومود کی گدا رکھا ہو کر جھنڈے پر گرڑ جی کی تصویر بنی تھی اور شیبیہ اور سُگریو اور میگھ پشپ اور بلاہک نام چار گھوڑے بہت اچھے اس رتھ میں جُتے تھے اور داُرک نام سارتھی اُس پر بیٹھا تھا اور بلدیو جی کے رتھ پر ہل اور موسل رکھا ہو کر جھنڈے میں تاڑ کے درخت کا چنھ بنا تھا اس کو دیکھتے ہی دونوں بھائی اپنے اپنے رتھ پر چڑھ بیٹھے اور تھوڑی فوج ساتھ لے کر رن بھوم میں آئے جیسے شری کرشن جی نے جراسندھ کی فوج میں مارو باجا بجتے سن کر اپنا پنچ جنیہ نام شنکھ بجایا ویسے پرتھوی اور آکاش مارے ڈر کے کانپنے لگا اور

سے ۲۳ اکچھوہنی کی تعداد کا جو اشلوک یاد ہے اس میں یوں ہے دس ہزار ہاتھی بیس ہزار رتھ ایک لاکھ جودھا دس لاکھ سوار اسپ چھتیس کروڑ پیادہ ۱۲ گوبند لال صبا-

جراسندھ کے شوربیروں کا کلیجہ دھڑکنے لگا جب جراسندھ رتھ اپنا بڑھا کر شری کرشن جی کے سامنے لے آیا تب شیام اور بلرام بھی اپنا رتھ بڑی جلدی سے اُس کے سامنے لے گئے تب جراسندھ نے ابھمان کی راہ سے شری کرشن جی سے کہا کہ اے بالک تو اپنے ماما کو مار کر میرے سامنے لڑنے آیا ہے اس لیے میں تیرے اوپر ہتھیار نہیں چلاؤں گا تو یہاں سے بھاگ جا اس میں تیرا بھلا ہے۔

چوپائی

مہا ادھم پاپی جگ ماہیں	تیرا سنمکھ دیکھت ہم ناہیں
جن اپنے ماما کو ماریو	پاپ پُن کچھ نہیں بچاریو
تا سوں جدھ کون بدھ کیجے	جا سوں نیم دھرم سب چھیجے

دوہا

تو نہہ بالک سوں جدھ کرت آوَت ہے مو تہہ لاج	یاتے ہم بلبھدر سوں جُدھ کریں گے آج

جراسندھ یہ بات شری کرشن جی سے کہہ کر بولا کہ اے بلبھدر جو تجھ کو اپنا پران پیارا نہ ہو تو میرے ساتھ لڑ میں ابھی تجھ کو ماروں گا تیرا مارنا میرے آگے کیا بڑی بات ہے تو نہیں جانتا کہ میں جراسندھ ہوں یہ بات سُن کر شیام سندر بولے کہ او جراسندھ اگیان اپنی بڑائی کرنا آپ اچھا نہیں ہوتا شوربیر لوگ اپنی تعریف آپ نہیں کرتے سب سے جھکے رہ کر وقت پر اپنا زور دکھلاتے ہیں جو اپنی بڑائی آپ کرتا ہے اُس کو دنیا میں کوئی اچھا نہیں کہتا اس لیے تیری بھلا ہی جو کچھ بل ہو دکھلا تو نے ابھی تک بلبھدر جی کا بل نہیں دیکھا جس کی موت نزدیک آتی ہے اُس کو بھلی اور بُری بات کہنے کا کچھ بچار نہیں رہتا اور تو مجھ کو جو ماما کا مارنے والا کہتا ہے سو جس طرح وہ اپنے ادھرم کرنے کے پھل کو پہونچا اسی طرح تیری بھی دشا ہوگی یہ بات سنتے ہی جراسندھ بڑے غصہ سے اپنی فوج سمیت شیام اور بلرام پر دوڑا اور اُن کو بان مارتا ہوا پکار کر بولا کہ بہت دن تک تمہارا پران بچارہا اب میرے آگے سے جیتے پھر کر نہ جانے پاؤ گے جہاں راجہ کنس اور سب دیت لوگ گئے ہیں وہاں تم کو بھی بھیجوں گا یہ بات کہہ کر جراسندھ اور اُس کی فوج والوں نے ایسے بان اور بہت طرح کے ہتھیار شیام اور بلرام پر چلائے جیسے ساون اور بھادوں کی بوندیاں برستی ہیں اُسی وقت شری کرشن جی اور شری بلدیو جی کے رتھ اُن ہتھیاروں میں اس طرح چھپ گئے جس طرح سورج بدلی میں چھپ جاتا ہے جب متھرا نگر کی استریوں نے جو اپنی اپنی اٹاریوں پر چڑھ کر اُس لڑائی کا تماشہ دیکھتی تھیں شیام اور بلرام کا رتھ نہیں دیکھا تب وہ سوچ کر کے رونے لگیں۔

دوہا

ما کھن پُربھو پرتاپ تے جیتت سب سنسار	تا پربھو سے جیتو چہے سو رکھ ادھم گنوار

جب جراسندھ آدک نے موہن پیارے کی فوج کو مارنا چاہا تب شیام اور بلرام اپنا اپنا رتھ دوڑا کر انکی

فوج پر ایسے ٹوٹ پڑے جیسے سنگھ ہاتھیوں کے غول پر جھپٹتا ہے جبکہ شیام اور بلرام چاک کی طرح اپنا رتھ گھما کر لڑائی لڑنے لگے تب شور بیر لوگ مار مار کر پران دینے لگے اور کادر لوگ مارے ڈر کے پیچھے بھاگ کر گر گر پڑنے لگے اس وقت چاروں طرف سے فوج کا گھیرے رہنا گھٹا کی طرح معلوم ہو کر دونوں بھائیوں کے کانوں کے کنڈل بجلی کی طرح چمکتے تھے اور دیوتا لوگ یہ تماشا آکاش سے دیکھ کر شری کرشن کی جیت مناتے تھے اتنی کتھا سنا کر شکدیو جی بولے کہ اے راجہ پریچھت جب شری کرشن جی انتر جامی نے متھرا کے لوگوں کو اپنے واسطے چنتا کرتے دیکھا تب دھنکھ چڑھا کر ایک بان ایسا چھوڑا کہ وہ شری کرشن کی مایا سے چھوٹتے وقت لاکھوں بان ہو کر جراسندھ کی فوج میں جا کر شور بیروں اور دیتوں کے لگا اور بلرام جی بڑے کرودھ سے ہل اور موسل اپنا اُٹھا کر مارنے لگے جبکہ دونوں بھائیوں نے جواپنی بھونہہ پھیرنے سے ایکدم میں تینوں لوک کا ناش کر دیتے ہیں نرتن دھرنے کے کارن اڑھائی گھڑی میں سب فوج جراسندھ کی بامنوں سمیت مار ڈالی اور سوائے جراسندھ کے اور کوئی جیتا نہیں بچا تب اُس رن بھوم میں لہو کی ندی بہکر ہاتھیوں کے خون بہتا ہوا کیسا معلوم ہوتا تھا جیسے کالے پہاڑ سے جھرنے جھڑتے ہیں اور سواروں کے مارے جانے سے رتھ اُجڑے ہوئے گھر معلوم ہو کر ناؤ کی طرح اُس ندی میں بہتے تھے اور کٹے ہوئے سر شور بیروں کے کچھوے کی طرح بہتے تھے اور کٹے ہوئے ہاتھ سانپ اور مچھلی کی طرح دیکھ پڑتے تھے اور ہاتھیوں کا بدن پل کی طرح معلوم ہوتا تھا اور گرے ہوئے دھنکھ لہر کی طرح دکھلائی دے کر ٹوٹے ہوئے پہئے بھونر کی طرح معلوم ہوتے تھے اور سینا پتوں کا رتن جڑت ٹکٹ ایسا چمکتا تھا جیسے ندی کے کنارے بالو چمکتی ہے۔

	دوہا	
من تکتن کی مال بہہ ٹوٹ پڑی تہہ کھیت		وہ سب پا بدھ دیکھئے جیون عمل گھبیر ریت

اُس وقت شیام سندر کو اُس رن بھوم میں شری شیوجی بھوت پریت کی سینا اپنے ساتھ لیے اور منڈوں کی مالا پہنے ہوئے دیکھ پڑے اور کیا دیکھا کہ بھوتنیاں اور جوگنیاں کھپر بھر بھر کر لہو پی رہی ہیں اور گدھ اور کوّے اور گیدڑ لاشوں پر بیٹھے ہوئے مانس کھا کر ایک دوسرے سے جھگڑتے ہیں اُس وقت کرشن بھگوان کی مہما سے ساعت بھر میں ہوا نے اُن سب لوتھوں کو بٹور کر ایک جگہ ڈھیر لگا دیا اور آگ نے سب کو جلا کر بھسم کر ڈالا اور میگھ نے پانی برسا کر سب راکھ اور ہڈی آدک کو بہا دیا جن پانچ تتوں سے بدن تیار ہوتا ہے وہ پانچوں اپنے اپنے روپ میں مل گئے اُس فوج کو آتے سب نے دیکھا پھر کسی نے نہ جانا کہ کیا ہو گئی جب رن بھوم میں جراسندھ اکیلا رہ کر بلدیو جی سے گدا جدھ کرنے لگا تب بلدیو جی نے اُس کے گلے میں ہل ڈال کر پکڑ لیا اور اُس کو مار ڈالنا بچار کیا شری کرشن جی سے پوچھا کہ اگیا دیجئے تو اس ادھرمی کو مار ڈالوں شری کرشن جی نے کہا کہ ابھی اس کے مار ڈالنے کا وقت نہیں ہے اے بھائی میں نے پرتھوی کا بوجھ اُتارنے اور دیت اور ادھرمی راجوں کے مارنے کے واسطے اوتار لیا ہے تم جراسندھ کو جیتا چھوڑ دو یہ کئی مرتبہ دیت اور ادھرمی راجوں کو بٹور کر مجھ سے

لڑنے آوے گا تب میں ان سب کو مار کر پرتھوی کا بوجھ اُتاروں گا جبکہ یہ بات سُن کر بلرام جی نے جراسندھ کو جیتا
چھوڑ دیا تب وہ بہت سوچ اور شرم کے مارے اپنے دیش کو چلا گیا اور اُس نے چاہا کہ راجگدّی چھوڑ کر جنگل
میں چلا جاؤں اپنے اشٹ اور متروں کے مارے جانے کا سوچ کیسے چھوٹے گا تب دوسرے راجہ لوگ
جو اُس کے متر تھے جراسندھ کا حال سُن کر وہاں آئے اور اُس کو دھیرج دے کر سمجھایا کہ لڑائی میں جیت ہار
ہمیشہ سے ہوتی چلی آئی ہے اس واسطے شور بیر اور گیانیوں کو دونوں باتوں میں خوشی اور رنج کرنا اُچت نہ ہو کر
دھیرج رکھنا چاہیئے کس واسطے کہ پھر فوج اکٹھا کر کے دشمن سے لڑنا کچھ منع نہیں ہے پرمیشور کی دیا سے شیام
اور بلرام کو جدونشیوں سمیت مار کر کنس کے پاس بھیجدیں گے یہ بات سُن کر جراسندھ دھیرج دھر کر فوج جمع کرنے
لگا اور شیام اور بلرام اپنی فوج سمیت کہ اُس میں کسی کے گھاؤ بھی نہیں لگا تھا آنند سے راج مندر پر آئے
اُس وقت دیوتوں نے دونوں بھائیوں پر پھول برسائے ۔

	دوہا	
ماکھن پہ بھیا بھانت سوں جراسندھ کو جیت		آئے متھرا نگر میں سب سنتن کے میت

جس وقت دیوکی نندن دُکھ بھنجن شہر میں پہونچے اُس وقت سب متھرا باسیوں نے بڑی خوشی سے
اپنے اپنے گھر منگلاچار منایا اور براہمن لوگ بید پڑھنے لگے اور استریاں کوارے برتنوں میں دہی شگن کے واسطے
لے کر اپنے اپنے دروازوں پر کھڑی ہو گئیں اور بہت استریاں اپنی اپنی اٹاریوں پر سے شیام اور بلرام پر
پھول برسانے لگیں اس طرح دونوں بھائی سب کو آنند دیتے ہوئے راجہ اُگرسین کے پاس پہونچے
اور اُن کے چرنوں پر جا گرے اور سب مال لوٹ کا اُن کو دے کر بنے کیا کہ اے پرتھوی ناتھ ہم نے
آپ کے پُن اور پرتاپ سے دشمنوں کو مار کر بھگا دیا اب آنند سے راج کر کے پرجا کو سکھ دیجئے یہ بات
سن کر راجہ اُگرسین نے سب مال لوٹ کا اپنے خزانہ میں بھجوا دیا اور بڑی خوشی سے راج کرنے لگے لے
راجہ جب اسی طرح سترہ مرتبہ جراسندھ اکچھوہنی دل ساتھ لے کر متھرا میں لڑنے کے واسطے آیا اور شیام
اور بلرام نے اُس کی وہی گت کی تب جراسندھ نے بہت فکرمند اور شرمندہ ہو کر من میں کہا کہ اب میں اپنے
دیش میں جا کر کیا منھ دکھاؤں اُتم یہی ہے کہ بن میں جا کر تپ کر کے کسی دیوتا سے بردان لے کر شیام اور بلرام
سے پھر لڑوں اگر پرمیشور کی کرپا سے ایک مرتبہ بھی کرشن چندر میرے سامنے سے لڑائی کرتے وقت بھاگ
جاویں تو میں اُس کو بڑی جیت سمجھوں جبکہ ایسا بچار کر جراسندھ بن کی طرف چلا گیا تب پرمیشور کی اِچھا سے
نارد منی نے اُس کو راہ میں ملکر پوچھا کہ اے راجہ تم کس واسطے اُداس ہو جراسندھ نے ڈنڈوت کر کے کہا
کہ اے مہاراج میں سترہ بار شیام اور بلرام سے لڑتے وقت بھاگ گیا اس لیے مارے شرم کے مجھ سے
کسی کو اپنا منھ دکھلایا نہیں جاتا جو ایک مرتبہ بھی وہ میرے سامنے سے بھاگ جاویں تو میری اِچھا
پوری ہو جائے یہ بات سن کر نارد جی بولے کہ اے جراسندھ کابل میں کال جمن نام ملیچھ راجہ بڑا

بلوان رہ کر اکیلا لڑائی کرنے کا حوصلہ رکھتا ہے تم لڑائی کا کام نہ بند کرو اُس کو اپنی مدد کے واسطے بلاؤ اور اُس کو ساتھ لے کر دونوں آدمی ملکر شیام اور بلرام سے لڑو تب تمھارا کام نکلے گا یہ بات سن کر جراسندھ نے کہا کہ اے مہاراج کال یُن یہاں سے بہت دور ہے اس سبب سے سندیسا لیجانے والا آدمی بہت دنوں میں وہاں پہونچے گا اور آپ ایک ساعت میں پہونچ سکتے ہیں اِس سے آپ ہی مہربانی کرکے اُس کو میری مدد کے واسطے یہاں بلا لائیے میں آپ کا بڑا احسان مانوں گا یہ دین بچن سُن کر نارد مُن کال یمن کے وہاں گئے اور جراسندھ اپنی راجگدی پر آکر فوج اکٹھا کرنے لگا جب نارد مُن ایک ساعت میں کال یمن کی سبھا میں پہونچے تب اُس نے ڈنڈوت کرکے نارد مُن کو بڑے آدر سے اپنے سنگھاسن پر بیٹھالا اور ہاتھ جوڑکر کہا کہ اے مُن ناتھ جس طرح آپ نے دیال ہو کر درشن دیا اسی طرح کرپا کرکے اپنے آنے کا کارن کہیے نارد مُن بولے کہ ہم کو راجہ جراسندھ نے تمھارے پاس بھیجکر یہ سندیسا کہا ہے کہ متھرا میں شری کرشن اور بلرام دونوں بھائی بڑے بلوان پیدا ہوے ہیں اور بڑے پرتاپی ہیں میں سترہ بار اُن سے جُدھ کرتے وقت ہار گیا اب اٹھارھویں بار اُن سے لڑائی کرنے کے واسطے تمھاری مدد چاہتا ہوں اِس بات کا جیسا جواب تم کہو ویسا میں جاکر اُس سے کہدوں اور جن کا نام شری کرشن چندر ہے وہ میگھ برن چندر مکھ کمل نین بہت سندر پیتامبر پہنے اور اُپرنا ریشمی اُوڑھے رہتے ہیں تم بنا مارے بیچھا اُن کا مت چھوڑنا یہ بات سنتے ہی کال یمن جو جراسندھ کا نام اور پرتاپ پہلے سے جانتا تھا بہت خوش ہو کر من میں کہنے لگا کہ دیکھو اتنے بڑے پرتاپی راجہ نے ہم سے مدد مانگی ہے اس لیے اس کی مدد کرنا چاہیئے ایسا بچار کر کال یمن بولا کہ اے نارد جی آپ میری طرف سے جاکر جراسندھ سے کہدیں کہ میں بہت جلدی اپنی فوج سمیت ادھر سے متھرا کو پہونچتا ہوں اور اُدھر سے وہ اپنی فوج لے کر جلد متھرا میں آوے یہ کہہ کر کال یمن اپنی فوج آراستہ کرنے لگا اور نارد جی وہاں سے چل کر جراسندھ کے پاس آئے اور یہ حال کہہ کر برھم لوک کو چلے گئے اور کال یمن تین کروڑ فوج ملچھوں کی جو بہت موٹے تازے بڑے بڑے دانت اور لال لال آنکھ والے ڈراؤنی صورت اور میلے کپڑے پہنے ہوے تھے اپنے ساتھ لے کر متھرا کو چلا اور تھوڑے دنوں میں وہاں پہونچ کر اپنی فوج سے گھیر لیا اور راجہ جراسندھ بھی تیئیس اچھوہنی فوج لے کر متھرا کو چلا جب متھرا باسی کال یمن کی فوج دیکھ کر مارے ڈر کے کانپنے لگے تب سری کرشن جی نے دوار کا پُری بسانا بچار کر بلرام جی سے کہا کہ اب کیا تدبیر کرنا چاہیئے کال یمن نے اپنی فوج سے شہر کو گھیر لیا ہے اور جراسندھ بھی اپنی فوج سمیت آج کل میں آیا چاہتا ہے ایک سے لڑائی کرتا ہوں تو دوسرا راجہ متھرا پُری کو لوٹ کر پرجا کو بہت دُکھ دے گا۔

دوہا

اپاتے ایک اُپاے یہ آیو ہے من مانہہ	اُنھیں اور کھوں راکھ کے جُدھ کرن ہم جانہہ

بلرام جی نے کہا کہ جیسا اُچت ہو ویسا کیجیے یہ بات کہہ کر جیسے شری کرشن جی نے سمدر کو یاد کیا ویسے وہ اُن کے پاس چلا آیا تب شری کرشن جی نے سمدر سے کہا کہ تم بارہ جوجن زمین ابھی پانی سے خالی کردو وہاں ہم ایک پُری

بسادیں گے اسی وقت کرشن بھگوان کی اگیا کے موافق بارہ جوجن زمین پانی سے خالی کر دی تب بیکنٹھ ناتھ نے بشوکرما کو اُسی ساعت بُلا کر کہا کہ تم سمدر کے ٹاپو پر اسی وقت ایک نگر ایسا بناؤ کہ جس میں جدبنشی لوگ سب متھرا باسی سکھ سے رہیں یہ اگیا پاتے ہی بشوکرما نے اُسی وقت سمدر کے ٹاپو میں جا کر ایک قلعہ سونے کا بارہ جوجن کے گھیر میں بنایا اور اس کے بھیتر بہت سے مکان سونے کے بڑے اُتم اُتم بنا کر اُس میں جواہرات جڑ دیے اور جڑاؤ کواڑے لگا کر سب دروازوں پر موتیوں کی جھالر لٹکا دی اور قلعہ کے کنگوروں پر بھی جڑاؤ بنا دیے اور بازار بہت اچھی لگا دی اور سولہ ہزار ایک سو آٹھ محل بہت عمدہ شری کرشن جی کی پٹ رانیوں کے واسطے بنا کر اُن میں ایسے انمول رتن جڑ دئے کہ جن کی چمک ہزار سورج سے زیادہ دکھلائی پڑتی تھی اور سب مکانوں میں باغ بہت طرح کے پھل اور پھول لگے ہوئے بنا کر تالاب اور باؤلی کو گلاب سے بھر دیا اور سب محلوں میں بڑے بڑے آنگن تیار کر کے ہاتھی اور گھوڑے اور گئو اور بیل باندھنے اور رتھ اور گاڑی وغیرہ رکھنے کے مکان الگ الگ بنا دیے اور سب مندروں کے دروازوں پر نوبت خانے اور دربانوں کے رہنے کے واسطے الگ مکان بنا کر قلعہ کے چاروں طرف اچھی اچھی پھلواری لگا دی اور جتنا سامان گرہستی میں ہوتا ہے وہ سب مکانوں میں رکھ کر چاروں برن کے رہنے کے واسطے الگ الگ محلے بنا دیے اے راجہ پریچھت جب بشوکرما نے بیکنٹھ ناتھ کی کرپا سے یہ سب ایک ساعت میں تیار کر کے دوارکا پوری اُس کا نام رکھا تب برن دیوتا نے شیام کرن گھوڑا اور کبیر دیوتا نے اچھے اچھے رتھ اور رتن آدک اور اندر نے سُدھرما سبھا دوارکا پوری میں پہونچا دی اسی طرح بہت سے دیوتاؤں نے بہت اچھی اچھی چیزیں جن کا نام کہاں تک کہا جائے وہاں لا کر رکھ دیں جب بشوکرما نے دُوارکا پُری جہاں جانے سے کام، کرودھ، لوبھ، موہ، اثر نہیں کرتا تیار کر کے شری کرشن جی سے خبر کی تب کرشن بھگوان نے جوگ مایا کو اُسی ساعت بلا کر کہا کہ تو ابھی سب متھرا باسیوں کو گئو اور گھوڑے اور ہاتھی وغیرہ سب سامان سمیت راتوں رات متھرا سے لیجا کر دوارکا پوری میں پہونچا دے لیکن کوئی آدمی یہاں سے پہونچنے کا بھید نہ جان پاوے جوگ مایا نے کرشن بھگوان کی اگیا سے اُسی ساعت راجہ اگرسین اور بسدیو وغیرہ سب متھرا باسیوں کو جو نیند میں بیہوش ہو کر سو رہے تھے وہاں سے اُٹھا لیجا کر دُوارکا پُری میں پہونچا دیا جبکہ سب متھرا باسی سمدر کی آواز سُن کر نیند سے چونک اُٹھے تب تعجب مان کر آپس میں کہنے لگے کہ دیکھو یہاں سمدر کہاں سے آیا جبکہ اُنھوں نے اچھی طرح بچار کیا تب جانا کہ یہ دوسرا شہر بہت اچھا سمدر میں نیا بسا ہے اور جب اُنھوں نے متھرا کے مکانوں سے اچھے مکان میں آپکو دیکھا اور سب سامان گرہستی کا وہاں پایا تب سب استری اور پُرش خوش ہو کر شری کرشن جی کی تعریف کرنے لگے۔

ادھیائے اکیاونؐ

کتھا کال جمن اور راجہ مچکند کی

شکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ پریچھت جب شیام سندر متھرا باسیوں کو دوارکا میں بھیج چکے تب بلبھدر جی کو

متھرا میں چھوڑ کر آپ پرات سے اکیلے چترنجی روپ دھارن کیے جڑاؤ مکٹ سورج سے زیادہ چمکتا ہوا سر پر رکھے کنڈل اور پیتامبر پہنے ہوئے اور کوستبھ من اور موتیوں کا ہار اور بیجنتی مالا گلے میں ڈالے اور اُپرنا ریشمی اوڑھے اور انگ انگ پہ رتن جٹت بھوکھن اور زیور (مرصع) ساجے اور چاروں ہاتھ میں شنکھ اور چکر اور گدا اور پدم لیے اور کیسر کا تلک لگائے اور تاپ ہارنی چتون اور مند مند مسکراتے ہوئے کال جمن کے سامنے گئے۔

دوہا

جائے کرشن درشن دیو دھرے چترنج روپ	تک انگ بُہہ رنگ چھب شوبھت پرم انوپ

جب کال جمن نے نارد مُنی کے کہنے کے موافق سب لچھن اُن میں دیکھے تب شری کرشن جی کو بڑا بلوان سمجھ کر اپنے من میں کہا کہ اسی آدمی نے راجہ کنس اور جراسندھ کی فوج کو مارا تھا اُس وقت کچھ ہتھیار نہ لے کر پیدل ہی میرے سامنے لڑنے آیا ہے اِس سے اِس کے ساتھ ہتھیار لیے رتھ پر چڑھے ہوئے ہو کر لڑائی کرنا دھرم نہیں ہے ایسا بچار کر کال جمن رتھ پر سے کود پڑا اور اپنی فوج والوں سے پکار کر کہا کہ کوئی آدمی اس موہنی مورت پر ہتھیار مت چلانا جب یہ کہہ کر کال جمن آپ اکیلا ہی شیام سندر کے پاس آیا تب بیکنٹھ ناتھ نے ایک تو ملچھ کا بدن چھو جانا اُچت نہ جانا دوسرے اُن کو دیوتاؤں کا بردان سچ کرنے کے واسطے راجہ مچکند کو اپنا درشن دے کر بھوساگر پار اُتارنا تھا اس لیے بیکنٹھ ناتھ کال جمن کے سامنے سے بھاگے اور کال جمن اُن کو پکڑنے کے واسطے پیچھے دوڑ کر ابھمان کی راہ سے بولا۔

چوپائی

کال جمن یوں کہے پکاری	کاہے بھاگے جات مُراری
آئے پڑو اب موسوں کام	ٹھاڑے رہو کرو سنگرام

مجھ کو راجہ کنس اور جراسندھ مت سمجھنا میں جد بنسیوں کا بیج دنیا میں نہیں رکھوں گا چھتری اور شور بیروں کو لڑائی کے میدان سے بھاگنا مرنے کے برابر ہوتا ہے۔

دوہا

رن سنمکھ تے بھاگنو چھترن کو ہے لاج	پرگٹ پتا بسدیو کو دوش لگایو آج

اے شیام سندر میں تم کو بڑا شور بیر سُن کر تمھارے ساتھ لڑنے کو آیا ہوں ایک ساعت ٹھہر کر میرے ساتھ لڑائی کرو میں تم کو جان سے نہ ماروں گا شیام سندر اُس کی بات کا کچھ جواب نہ دے کر ایک ہاتھ کے فاصلہ سے اس طرح بھاگتے جاتے تھے کہ جس میں وہ نااُمید نہ ہو جائے اور پکڑنے بھی نہ پاوے جبکہ کال جمن اسی طرح پیچھے پیچھے دوڑتا ہوا بہت دور تک چلا گیا تب شری کرشن جی مہاراج گندھ مادن نام پہاڑ کی کندرا میں جہاں راجہ مچکند پڑا سو رہا تھا گھس گئے اور وہاں جا کر پیتامبر اپنا راجہ مچکند کو اُڑھا دیا اور آپ چھپ کر ایک کونے میں کھڑے ہو رہے جب پیچھے سے کال جمن دوڑتا ہانپتا ہوا اُسی کندرا میں پہونچا تب

اُس نے راجہ مُچکُند کو پیتامبر اوڑھے دیکھ کر کیا جانا کہ یہ وہی پُرش جو بھاگا آتا تھا میرے ڈر سے پیتامبر اوڑھ کر سو رہا ہے۔
ایسا بچارتے ہی کال جمن بڑے غُصّہ سے ایک لات راجہ مُچکُند کو مار کر بولا کہ یہ کون بہادر ہی ہے کہ رن بھوم سے بھاگ کر یہاں سو رہا ہے اُٹھ ابھی تجھکو مار ڈالوں گا جب یہ کہہ کر کال جمن نے وہ پیتامبر راجہ مُچکُند کے سر پر سے کھینچ لیا تب وہ لات لگنے اور پیتامبر کے جھٹکے سے جاگ اُٹھا۔

دوہا

تاکی درِشٹ پر بھاؤتے اگن اُٹھی تن ناتھہ ۔ دیکھت ہی جر کے بھیو جمن بھسم چھن ماتھہ

اے راجہ پریچھت کال جمن نے مرتے وقت بیکنٹھ ناتھ کا درشن پایا اس لیے وہ سب پاپوں سے چھوٹ کر مکت پد وی پر پہونچا اتنی کتھا سُن کر راجہ پریچھت نے پوچھا کہ اے مُن ناتھ مُچکُند کون بڑا راجہ تیجوان ہو کر کس واسطے پہاڑ کی کندرا میں سویا تھا کہ جس کی نگاہ پڑنے سے کال جمن ایسا پرتاپی راجہ جل کر راکھ ہو گیا شُکدیو جی بولے کہ اے راجہ پریچھت سُن۔ راجہ مُچکُند راجہ اچھواکُ چھتری کے کل میں جمنا شو کا پوتا اور ماندھاتا کا بیٹا بڑا پرتاپی اور چکرورتی راجہ ہو کر اپنے دھرم اور تپ کے بل سے سب راجوں کو جیت کر اپنے بس کیے تھا اُنھیں دنوں دیوتوں کو لڑائی میں جیت کر راج سنگھاسن اُن کا چھین لیا تب اندر اور برُن آدک دیوتا شورتائی اور بہادری راجہ مُچکُند کی سُن کر مرت لوک میں آئے اور راجہ مُچکُند سے بہت دین ہو کر بنتی کی کہ اے مہاراج ہم لوگ دیتوں کے ہاتھ سے بہت دُکھ پا کر تمھاری شرن آئے ہیں دیا کر کے دیتوں سے ہمارا راج دلوا دیجئے یہ بات ہمیشہ سے ہوتی آئی ہے کہ جب دیوتا اور براہمن اور رکھیشوروں کو دُکھ پڑتا ہے تب چھتری لوگ اُن کی رچھا کرتے ہیں یہ دین بچن سنتے ہی راجہ مُچکُند نے دیوتوں کی مدد کر کے دیتوں سے جُدھ کیا اور دیتوں کو جیت کر دیوتوں کو راج دے دیا جب جب دیت لوگ دیوتوں کو دُکھ دیتے تھے تب تب راجہ مُچکُند دیوتوں کی سہائتا کر کے دیتوں کو بھگا دیتا تھا ایک بار مُچکُند کو دیتوں سے لڑتے ہوئے کئی جگ بیت گئے تب سُوامی کارتک جی دیوتوں کی سہائتا کرنے آئے اُس وقت دیوتوں نے راجہ مُچکُند سے کہا کہ اب ہم لوگوں کی سہائتا سُوامی کارتک جی کریں گے تم نے ہمارے واسطے بڑی محنت کی ہے اس لیے سوائے مُکت کے اور جو بردان مانگو ہم تم کو دیں۔

دوہا

ارتھ دھرم اور کامنا یہ سب ہے ہم ہاتھ ۔ ایک پدارتھ مکت کو دہیں نسری بدجناتھ

یہ سُن کر راجہ مُچکُند نے کہا کہ بہت دن ہوئے کہ میں اپنے گھر دوار بال بچوں سے الگ پڑا ہوں کہو تو اُن کو جا کر دیکھوں دیوتوں نے کہا کہ کئی جگ بیت جانے سے اب تمھارے بنش میں کوئی نہیں سب مر گئے یہ بات سُن کر راجہ مُچکُند بولا کہ اگر یہی حال ہے تو میں بہت دنوں سے نیند بھر سویا نہیں ہوں تم لوگ کوئی ایسی اکانت جگہ بتاؤ جہاں جا کر میں سو رہوں اور کوئی مجھ کو نہ جگا وے دیوتوں نے خوش ہو کر کہا کہ تم گندھمادن نام پہاڑ کی کندرا میں جا کر سو رہو ہم لوگ ایسا بردان دیتے ہیں کہ جو کوئی وہاں جا کر تم کو جگا وے گا وہ اُسی ساعت تمھاری نظر پڑنے سے جل کر بھسم

ہو جاوے گا اور ہمارے آشیرباد سے تم کو پربرھم پرمیشور کا درشن ملے گا راجہ مچکند تریتا جگ سے یہ بردان پاکر اس کندرا میں
سوتا تھا شری کرشن جی انترجامی یہ سب بھید جانتے تھے اس لیے انھوں نے دیوتاؤں کا بردان سچ کرنے کے واسطے
کال جمن کو وہاں لے جاکر مچکند کی نظر سے مروا ڈالا اس کے جل جانے کے بعد برندابن بہاری بھگت ہتکاری
نے چترتبھجی روپ سے میگھ برن چندر مکھ کمل نین شنکھ چکر گدا پدم لیے کریٹ ساجے بنمالا براجے پیتامبر پہنے تینوں
لوک کی سندرتائی دھارن کیے ہوئے راجہ مچکند کو درشن دیا جب ان کے چندر مکھی پرکاش سے اس اندھیرے
کندرا میں اجیرا ہو گیا تب راجہ مچکند نے ان کو دیکھ کر ساشٹانگ ڈنڈوت کی ۔

	دوہا	
ماکھن پربھو کے درش تے بھو سرس آنند		جوڑ ہاتھ برجناتھ سے پوچھت ہے مچکند

اے دینا ناتھ آپ کے برابر تینوں لوک میں کوئی سندر نہ ہوگا جیسے آپ نے دیال ہو کر درشن دیا ویسے کرپا کرکے
اپنا حال برنن کیجیے میری سمجھ میں آپ سورج یا چندرما یا کوئی لوکپال یا برھما بشن مہیش تینوں بڑے دیوتاؤں میں معلوم
ہوتے ہیں کہ آپ کے آنے سے یہ کندرا پرکاشت ہو گئی اور یہ کومل چرن آپ کے جو پھولوں سے بھی زیادہ ملائم ہیں
اس پہاڑ اور کانٹوں میں کس طرح براجے اپنا نام اور گوتر بتلائیے اور جو آپ مجھ سے پوچھیں کہ تو کون ہے تو میں مچکند نام
بیٹا راجہ ماندھاتا کا ہوں اور دیتوں سے لڑتے وقت محنت کرنے میں دیوتوں نے مجھ کو یہ بردان دیا تھا کہ تم نشچنت
ہو کر سوؤ تم کو جگانے والا تمھاری نظر پڑنے سے جلکر مرجائے گا اسی سبب سے یہ آدمی جس نے مجھ کو جگایا تھا دیکھتے
جل کر راکھ ہو گیا یہ سن کر شری کرشن جی نے کہا کہ اے مچکند میں کونسا اپنا نام تجھکو بتاؤں میرے ناموں کی کچھ گنتی
نہیں ہے میں نے لاکھوں بار جگت میں اوتار لے کر بہت کام کیے ہیں جو کوئی چاہے بالو کی رینکا اور برسات کی بوندیں
گن لیوے لیکن میرے اوتاروں اور کاموں اور ناموں کی گنتی کر لینا بہت کٹھن ہے اس لیے اپنے پچھلے اوتاروں
کا حال تجھ سے کہہ نہیں سکتا لیکن اس مرتبہ پرتھوی کا بھار اتارنے کے واسطے جدکل میں بسدیو اور دیوکی کے یہاں
اوتار لیا ہے اس لیے میرا نام باسدیو بھی کہتے ہیں اور ہم نے متھرا میں راجہ کنس کو دیتوں سمیت مار کر پرتھوی کا بھار
اتارا اور سترہ مرتبہ تیئیس اچھوہنی دل ساتھ لے کر راجہ جراسندھ متھرا پر چڑھ آیا وہ بھی ہم سے ہار گیا اٹھارھویں
مرتبہ اس کی مدد کرنے کے واسطے یہ کال جمن تین کروڑ ملیچھوں کی فوج ساتھ لے کر ہم سے لڑنے آیا تھا سو تمھاری
نظر پڑنے سے جلکر مر گیا جو تم کہو کہ کال جمن کو تم نے اپنے ہاتھ سے کیوں نہیں مارا تو اس کا یہ کارن ہے کہ دیوتوں
کا بردان سچ کرنے کے واسطے مجھے تم کو اپنا درشن دینا اور بھوساگر پار اتارنا تھا اس لئے ہم نے کال جمن کو
تمھاری نگاہ سے جلا کر اپنا درشن تم کو دیا پچھلے جنم میں تم نے میرا بڑا بھاری تپ کیا تھا اس کا پھل آج پاکر
تم جنم مرن سے چھوٹ گئے اب تم کو جو اچھا ہو بردان مانگو بیکنٹھ ناتھ کا درشن ملنے سے راجہ مچکند کو گیان ہوکر
اس کو یاد آئی کہ گرگ منی نے میری جنم پتری دیکھ کر کہا تھا کہ تجھ کو پرمیشور کا درشن ملے گا وہ بات آنکھوں
سے دکھلائی دی ۔

دوہا

ہوئی دج کے بچن ہر ست کیو ہے آج		پرگٹ آئے درشن دیؤ ماکھن پر بُھ برجراج

جب راجہ مچکُند کو یہ بشواس ہوا کہ یہ چترُبھجی روپ بھگوان ہیں تب اُس نے شیام سُندر کے سامنے ہاتھ جوڑ کر بنے کیا کہ اے مہاپربھو آپ نرگُن نرنکار ابناشی پرش ہو کر کیول ہر بھگتوں کو سُکھ دینے کے واسطے سگُن اوتار دھرتے ہیں آپ کے آدا ورانت اور لیلا کو کوئی نہیں جان سکتا سب سنسار آپ کی لیلا میں لپٹ رہا ہے اس لیے کسی کا گیان ٹھکانے نہ رہ کر سب آدمی کام اور کرودھ اور لوبھ اور موہ کے جال میں ایسے پھنسے رہتے ہیں کہ کسی طرح مایا روپی جال سے چھوٹ نہیں سکتے۔

چوپائی

کرم کرت سب سُکھ کے ہیت		پاتے بھاری دُکھ سہہ لیت

جس طرح کتّا سوکھی ہڈی چباتے وقت اپنے مُنھ کے خون کا سلونا سواد پا کر نادانی سے وہ مزہ ہڈی سے نکلا ہوا سمجھتا ہے اُسی طرح منش استری پرسنگ کرتے وقت اپنے بیج گرنے کا ساعت بھر سکھ پا کر اگیانتا سے جانتا ہے کہ یہ سُکھ استری سے مجھ کو ملتا ہے جو اگیان آدمی جھوٹھے سُکھ کو اچھّا جان کر کامدیو کے مد میں پر استری گمن کر کے اپنا پرلوک بگاڑ دیتے ہیں اور ایسا کام نہیں کرتے کہ جس میں آواگون یعنی جنم مرن سے چھوٹ جاویں اُن کو کتّے سے زیادہ بُرا سمجھنا چاہیے اے دنیا ناتھ بغیر کرپا اور دیا تمھاری کے سنساری جیوں کا اس مایا روپی اندھیرے کنوئیں سے باہر نکلنا بہت کٹھن ہے جو آدمی آپ کی شرن ہو کر آپ کا دھیان اور اسمرن کرتا ہے وہ مایا جال سے چھوٹ کر پرم گت کو پہونچ سکتا ہے میں آج تک راج اور دھن کے نشے میں آپکے بھجن اور اسمرن سے بمکھ رہا اور جن استری اور بیٹوں کی پریت میں پھنس کر ہاتھی اور گھوڑے آدک سنساری سُکھ کو اپنا جانتا تھا وہ سب ناش ہو کر کیول یہ بدن میرا جس کو راجہ کہتے ہیں رہ گیا ہے سو یہ بھی کسی کام کا نہیں ہے کس واسطے کہ یہ بدن مرنے کے بعد سیار وغیرہ کے کھا جانے سے بشٹھا ہو جاتا ہے اور پڑے رہنے اور سڑ جانے سے کیڑے پڑ جاتے ہیں اور جلا دینے سے راکھ ہو جاتا ہے اس لیے جو لوگ اپنے بدن اور زور کا غرور کرتے ہیں اُن کو مورکھ سمجھنا چاہیے آدمی کا تن پا کر سوائے بھجن اور اسمرن پرمیشور کے سنساری بیوہار میں من اپنا لگانا اچھا نہیں ہوتا لیکن اگیانی آدمی اچھے کام میں ایک ساعت من نہیں لگاتے اور آٹھوں پہر استری اور پتر کے مایا موہ میں پھنسے رہ کر سنساری جھوٹھے بیوہار کو سچ جانتے ہیں جو کوئی بغیر کسی اچھّا کے صرف آپ کے خوش ہونے کے واسطے آپ کا دھیان اور اسمرن کرتا ہے اُس کو بڑا بھاگمان سمجھنا چاہیے لیکن ویسے آدمی سنسار میں کم ہیں مجھ اگیان اور ابھمانی کو اپنے بھوساگر پار اُتر جانے کا بڑا سوچ لگا تھا میرے پچھلے جنم کے پُن سہائے ہوئے جو کمل ایسے آپ کے چرنوں نے جن کا دھیان برہما دک دیوتا اور بڑے بڑے جوگی اور رکھیشور دن رات اپنے ہردے میں رکھتے ہیں اپنا درشن دے کر مجھ کو کرتارتھ کیا اس لیے سولے بھگت

اور دھیان اُن چرنوں کے جو مکتی دینے والے ہیں دوسری چیز سنساری مایا موہ میں پھنسانے والی نہیں چاہتا۔

دوہا

یں جب تپ کچھ نہیں کیو نہیں جینھو مہاراج	ایک تمھاری کرپا تے درشن پایو آج

اسے مہاپربھو تم اپنے بھگتوں کو ارتھ دھرم کام موکش چاروں پدارتھ دینے والے ہو اس لیے یہ اچھا رکھتا ہوں کہ آپ کی کرپا سے بھوساگر پار اُتر جاؤں میں آپ کی شرن آیا ہوں جبکہ راجہ مچکند نے یہ استتی کی تب شری کرشن مہاراج جی نے ہنسکر کہا کہ اے مچکند تیرا گیان دھن ہے تو نے سچی بات کہی تو ہمیشہ سے میرا پرم بھگت ہے پچھلے جنم میں تو نے بہت تپ کر کے ہمارا درشن چاہا تھا اُس کا پھل آج ملکر تیری کامنا پوری ہوئی اور تو نے ہم کو پہچانا اور ہم نے تجھے بردان لینے کے واسطے بہت للچایا پر تو نے کسی چیز کو قبول نہ کیا کیول ہمارے چرنوں کی بھگت مانگی اس طرح کا گیان ہر کسی کو نہیں ملتا اب تیرے بھوساگر پار اُترنے کی تدبیر بتلا دیتا ہوں وہ تو کر کیونکہ تو نے پرتھوی لینے در پراستری گمن کرنے میں بہت پاپ کیا ہے وہ بغیر تپ کیے نہیں چھوٹے گا اس لیے تو اُتر طرف جا کر میرا اسمرن اور دھیان کر جب یہ تن چھوڑ کر براہمن کے گھر جنم لے کر میری بھگت کرے گا تب وہ تن چھوڑ کر میری جوت میں سما جائے گا۔

دوہا

جدپ پدارتھ مکت کو راجن دیجے ناہہ	تدپ ہم تم کو دیو جان پریت من ماہہ

یہ بات سنتے ہی راجہ مچکند کرشن بھگوان کے چرنوں پر گر پڑا اور جب اُن کو ساشٹانگ ڈنڈوت کر کے کندرا سے باہر نکلا تب اُس نے آدمی اور درختوں کا چھوٹا چھوٹا روپ دیکھ کر جانا کہ کلیُگ کا چھن آ پہونچا ایسا بچار کر راجہ مچکند اُسی وقت بدری کا شرم میں تپ اور جپ کرنے کو چلا گیا اور سچے من سے پرمیشور کا تپ کرنے لگا اور گرمی اور سردی اور برسات کو برابر جان کر دُکھ اور سکھ کو برابر سمجھا جبکہ وہ بدن چھوڑ کر براہمن کے گھر پیدا ہوا تب ہر بھگت کے پرتاپ سے مرنے کے بعد پربرہم پرمیشور میں مل گیا کال جمن براہمن کے بیج سے پیدا ہوا تھا اس لیے شری کرشن جی نے اُس کو اپنے ہاتھ سے نہیں مارا اتنی کتھا سُن کر راجہ پریچھت نے پوچھا کہ اے مُن ناتھ کال جمن ملیچھ براہمن کے بیج سے کس طرح پیدا ہوا تھا شکدیو جی بولے کہ ایک دن گوڑ براہمن گرگ مُن کے سالے نے ہنسی سے اُن کو کہا کہ تم نامرد ہو جب یہ بات سُن کر جدبنسی لوگ ہنسی کی راہ سے گرگ رکھیشور کو ہیجڑا کہنے لگے تب اُنھوں نے کرودھ کر کے سب جدبنسیوں کو نیچا دکھلانے کے لیے شری مہادیو جی کا تپ کرنا شروع کیا تب شیو جی مہاراج نے خوش ہو کر اُن سے بردان مانگنے کے واسطے کہا تب گرگ مُن نے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ اے مہاپربھو مجھ کو ایک بیٹا دیجیے جس سے سب جدبنسی ڈر کر بھاگ جاویں تب شری بھولا ناتھ نے اُن کو ایک پھل دیکر کہا کہ یہ پھل استری کو کھلا دینے سے ایسا بیٹا پیدا ہوگا گرگ براہمن نے وہ پھل لے کر اپنے پاس رکھ چھوڑا اور جب تال جنگھ نام ملیچھ نے جو کابل میں بڑا پرتاپی راجہ ہو کر سنتان نہیں رکھتا تھا لڑکا پیدا ہونے کے واسطے گرگ رکھیشور کی بہت

سیوا کی تب رکھیشور مہاراج نے اُس کی استری کو بیج دان دے کر وہ پھل کھانے کو دیا اُس نے ہر ارچھا سے اپنی سوتوں کے ڈر سے جلدی میں وہ پھل بنا اسنان کیئے کھا لیا تب گرگ مُن نے کہا کہ تیرا بیٹا بڑا پرتاپی اور بلوان ہو کر ملچھوں کا کام کرے گا اسی کارن کال جمن تال جنگھ چھتری کا بیٹا ملچھ ہو گیا تھا یہ حال سُن کر راجہ پرکھشت کا سندیہ مٹ گیا۔

ادھیائے باون [۵۲]

بھاگنا شیام اور بلرام کا جراسندھ کے سامنے اُس کا منورتھ پورا کرنے کے واسطے

شکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ پرکھشت شری کرشن جی راجہ مچکند کو بدا کر کے متھرا میں چلے آئے اور بلرام جی سے کہا کہ ہم نے راجہ مچکند کی نظر سے کال جمن کا ناش کرا کے راجہ مچکند کو بدری کیدار میں تپ کرنے کے واسطے بھیج دیا اب چلو کال جمن کی فوج کو مار کر پرتھوی کا بھار اُتاریں یہ کہہ کر شری کرشن جی بلرام جی سمیت متھرا سے باہر نکلے اور کال جمن کی فوج میں چلے گئے۔

دوہا

سنکرکھن کو ساتھ لے اکھن پربھ کرتار	کال جمن کی سین سب ہنی ایک ہی بار

جبکہ ساعت بھر میں شیام اور بلرام ہل اور موسل اور بانوں سے ملچھوں کو مار کر سب مال لوٹ کا اپنے استھان پر لے چلے تب جراسندھ نے اپنی فوج سمیت پہونچکر اُن کو گھیر لیا اس وقت بیکنٹھ ناتھ بھگت بتسل نے جراسندھ کا منورتھ پورا کرنے کے واسطے سب مال لوٹ کا وہاں چھوڑ دیا اور بلرام جی سمیت اُس کے سامنے سے پیدل بھاگے تب جراسندھ کے منتری نے کہا کہ اے مہاراج تمھارے پرتاپ کے سامنے کون ایسا شور بیر ہے جو ٹھہر سکے دیکھو رام اور کرشن دونوں بھائی گھر بار اور سب مال اپنا چھوڑ کر تمھارے ڈر سے ننگے پانوں بھاگے جاتے ہیں جبکہ جراسندھ نے بھی دونوں بھائیوں کو اپنی آنکھوں سے بھاگتے ہوئے دیکھا تب اپنی فوج سمیت اُن کے پیچھے دوڑا اور پکار کر یوں کہا۔

چوپائی

کاہے ڈر کے بھاگے جات گرت اُٹھت کمپت کیوں بھاری	ٹھاڑھے رہو کرو کچھ بات آئی ہے ڈھگ مرت تمھاری

اتنی کتھا سنا کر شکدیو جی بولے کہ اے راجہ پرکھشت جب شیام اور بلرام نارد جی کی بات سچ کرنے کے واسطے لوک بیوہار دکھلا کر جراسندھ کے سامنے سے بھاگے تب وہ بڑی خوشی سے اُن کے پیچھے دوڑا اور دونوں بھائی بھاگ کر پربرکھن نام پہاڑ پر چڑھ گئے جو جن اونچا تھا اور اُس میں سوائے ایک راہ کے دوسرا راستہ نہ تھا چڑھ گئے اور پہاڑ کے اوپر جا کر کھڑے ہوئے۔

چوپائی

دیکھ جراسندھ کہے پکاری — شکھر چڑھے بلبھدر مُراری
اب بے کیسے جائیں پرائے — یہ پربت کو دیو جرائے

یہ حکم پاتے ہی اُس کے سیوکوں نے اس پہاڑ کو جہاں ہمیشہ پانی برستا تھا لکڑیوں کا ڈھیر چاروں طرف سے جمع کر کے اس میں آگ لگا دی اور جو راہ پہاڑ پر چڑھنے کی تھی وہاں جراسندھ آپ کھڑا ہو گیا جب تھوڑی دیر میں وہ آگ پہاڑ کی چوٹی تک جلکر بجھ گئی تب وہ اُس آگ میں دونوں بھائیوں کا جل مرنا سمجھ کر متھرا پُری کو چلا آیا اور وہاں اپنا ڈھنڈھورا پٹوا دیا اور جتنے مکان راجہ اُگر سین اور سب یوجی کے اُس شہر میں تھے وہ سب کھدوا کر اُس جگہ نئے مکان بنوا دیے اور اپنا کارندہ وہاں چھوڑ کر آنند سے فوج سمیت مگدھ دیش میں آیا اور شیام سُندر نے بلرام جی سے کہا کہ بڑے سوچ کی بات ہے کہ ہمارے چرن آنے سے بھی یہ پہاڑ جل جاوے ایسا کہہ کر بیکنٹھ ناتھ نے اُس پہاڑ کو اپنے چرنوں سے ایسا دبایا کہ وہ پاتال کو چلا گیا آگ بجھ جانے کے بعد پھر اُس کو اُٹھا لیا۔

دوہا

تا کر دو تے کود کے ماکھن پربھو جُدرائے — رام سہت شری دوارکا پل میں پہونچے آئے

ان کو دیکھتے ہی سب دوارکا باسی خوش ہو گئے اور شیام سُندر کی دیا سے سب آنند پوربک وہاں رہنے لگے کچھ دنوں کے بعد راجہ ریوت نے برھما جی کی اگیا سے ریوتی اپنی لڑکی چندر مکھی مرگ لوچنی کو دوارکا پُری میں لا کر بلرام جی سے بواہ دیا اور شیام سُندر بلرام جی سمیت کُنڈن پور میں جا کر راجہ بھیشمک کی بیٹی جو کہ ششپال کو مانگی گئی تھی بہت راجوں کے بیچ سے زبردستی ہر لائے اور اپنے گھر لا کر اُس کے ساتھ بواہ کیا یہ سُن کر راجہ پریچھت نے پوچھا کہ اے مہاراج شری کرشن چندر مہاراج رُکمنی جی کو بہت راجوں میں سے کس طرح ہر لائے تھے۔

دوہا

اکھن پربھو کے کرم گُن سُننے مہا سکھ ہوئے — جو کوئی من سے سُنے بڑ بھاگی ہے سوئے

یہ بات سن کر شکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ پریچھت بھیشمک نام بڑا پرتاپی راجہ بدربھ دیش کا کُنڈن پور میں رہ کر دھرم پوربک راج کرتا تھا اور رُکم اگرج آدک پانچ بیٹے اُس کے ہوئے جبکہ رُکمنی نام کنیا مہاسُندری راجہ بھیشمک کے یہاں پیدا ہوئی تب اُس نے منگلاچار منا کر جوتشیوں سے اُس کی جنم لگن کا پھل پوچھا تب پنڈتوں نے کہا کہ ہمارے بچار میں یہ کنیا گُن اور روپ اور شیل کی سمدر ہو کر آدپُرش بھگوان سے بیاہی جائے گی یہ سُن کر راجہ نے بڑی خوشی سے پنڈتوں کو آدر سمان کے ساتھ بدا کیا جب وہ کنیا ہر روز چندر کلا سی بڑھ کر کچھ سیانی ہو گئی تب ایک دن نارد مُنی کُنڈن پور میں گئے اور رُکمنی کا ہاتھ دیکھ کر اُس سے کہا کہ تیرا بواہ شری کرشن چندر آنند کند سے ہوگا یہ بات سُن کر رُکمنی بہت خوش ہوئی اور نارد مُنی نے دوارکا پُری میں جا کر شری کرشن جی سے کہا کہ اے بیکنٹھ ناتھ راجہ بھیشمک کی ایک لڑکی رُکمنی نام لچھمی جی کی طرح مہاسُندری

پیدا ہو کر تمھارے بر ہونے جوگ ہے یہ بات سُن کر شیام سُندر انترجامی کو بھی اُس کی چاہ ہوئی اُنھیں دِنوں جاچکوں نے کُنڈن پور میں جا کر شری کرشن جی کا جس اور گُن جو جو کام اُنھوں نے گوکل اور برندابن اور متھرا میں کیے تھے گایا تب وہاں کے لوگوں کو شیام سندر کے درشن کی اِچھا ہوئی جب اس بات کی چرچا ہوتے ہوتے راجہ بھیشمک کو خبر پہونچی اور اس نے بھی وہاں جا کر جاچکوں کو راج مندر پر بُلا کر شیام سندر کا جس گایا تب راجہ اور رانی آدی سب لوگ اُن کی لیلا سُن کر بہت خوش ہوئے۔

چوپائی

چڑھی اٹار رُکمنی سُندری	ہر چرتر دُھن شرون پری
اچرج کرے پھول من رہے	پھیر اُچک کر دیکھن چہے
سُن کے کُنور رہی من لاے	پریم لتا اُر ابجی آے
ات آنندمے بھئی سُندری	واکی سُدھ بُدھ ہر گُن ہری

اتنی کتھا سُنا کر شکدیو جی بولے کہ اے راجہ پہلے رُکمنی نارد مُن سے مُرلی منوہر کا گُن سُن چکی تھی جب اس نے جاچکوں سے اُن کی بڑائی سُنی تب اُس کو اُن کے ساتھ بواہ کرنے کی بڑی چاہ ہوئی اُسی دن سے رُکمنی کھاتے پیتے سوتے جاگتے اُٹھتے بیٹھتے آٹھوں پہر موہن پیارے کی سانولی صورت کا دھیان پریم سے کرنے لگی اور اُن کے ملنے کے واسطے ہر روز شری پاربتی جی کو پوج کر یہ بردان مانگتی تھی۔

چوپائی

موپر گوری کرپا کرو	جدوپت دے مم دُکھ ہرو

دوہا

کمل نین کے دھیان میں مگن رہے دن رین	کھان پان کی کو کہے لہے نہیں چھن چین

جب رُکمنی جی نے دن رات موہن پیارے کا دھیان رکھ کر اپنے من میں یہ پرن کیا کہ سوائے شام سندر کے دوسرے کے ساتھ اپنا بواہ نہیں کروں گی تب اُس کے ماتا پتا بھی یہ حال جان کر اسی بات میں خوش ہوے تھے جب رُکمنی موہن پیارے کے برہ میں اُداس ہو کر رونے لگتی تھی تب اُس کی سہلیاں نند لال جی کا بال چرتر سُنا کر خوش کر دیتی تھیں۔

دوہا

یا بدھ لیلا کرشن کی گاویں سب دن رین	سو سُن کے شری رُکمنی لہے سدا سُکھ چین

ایک دن رُکمنی سہیلیوں کے ساتھ کھیلتی ہوئی راجہ بھیشمک کے پاس آئی تب راجہ نے اُس کو بواہ نے جوگ دیکھ کر من میں کہا کہ اب جو میں اس کا بواہ جلدی نہیں کروں گا تو سنساری لوگ میری نندا کریں گے جس کے گھر کماری

کنیا جوان ہو جاتی ہے اُس کو دان اور پُن اور جپ اور تپ آدک اچھے کام کرنے کا پھل نہیں ملتا یہ بچار کے ہی راجہ اپنے پانچوں بیٹوں اور منتری اور اشٹ متروں کو سبھا میں بیٹھا کر کہا کہ اب رکمنی سیانی ہوئی اِس لیے راجکمار جو کلین اور سب گنوں سے بھرا ہو ٹھہرانا چاہیے یہ بات سُن کر سب سبھا والوں نے بہت راجکماروں کے نام بتلا کر اُن کے روپ اور گن کا برنن کیا لیکن راجہ کے من میں کوئی نہیں بھایا تب رکم اگرج اُس کے بڑے بیٹے نے کہا کہ اے پرتھوی ناتھ شہر چندیری میں راجہ ششپال کلین اور بلوان ہے رکمنی اُسے بیاہ کر دُنیا میں جس بیچ جب راجہ اُس کی بات پر بھی نہیں بولا تب رکم کیش راجہ کے چھوٹے بیٹے نے کہا۔

چوپائی

رکمنی پتا کرشن کو دیجے ۔ باسدیو سُوں ناتا کیجے
یہ سُن بھیشمک ہرکھے گات ۔ کہی پوت تم اچھی بات
تو بالک سب سے بڑ گیانی ۔ تیری بات بھلی ہم مانی

دوہا

بڑن چھوٹ سے پوچھ کر کیجئے من پرتیت ۔ سار نہچن گہ لیجئے یہی جگت کی ریت

جدبنشیوں میں راجہ سورسین بڑے پرتاپی ہو کر اُن کے بیٹے بسدیو جی ایسے دھرماتما ہیں کہ جن کے گھر آدی پُرش بھگوان نے شری کرشن نام سے اوتار لیا اور راجہ کنس آدک ادھرمیوں کو مار کر سب جدبنشی اور پرجا کو بڑا سکھ دیتے ہیں ایسے دوار کا ناتھ کو رکمنی دے کر سنسار میں جس لینا اُچت ہے یہ بات سنتے ہی تینوں چھوٹے بیٹے راجہ کے اور منتری آدک سبھا والوں نے خوش ہو کر کہا کہ اے مہاراج آپ نے بہت اچھا بچارا ہے ایسا بر اور گھر دوسرا نہ ملے گا یہ بات سنتے ہی رکم اگرج بڑا بیٹا راجہ کا جس کی صلاح سے راج کاج ہوتا تھا سب سبھا والوں پر جھنجھلا کر بولا۔

چوپائی

سمجھ نہ بولت مہا گنوارا ۔ جانت نہیں کرشن بیوہارا
بارہ برس نند گھر رہیو ۔ تب اہیر سب کوئی کہیو

دوہا

جنم کبھو جدبنش میں بسیو نند گھر جائے ۔ بندھ کریا لکٹ پھرے چراوت گائے

اے پتا جی وہ گوال گنوار ہے اُس کی ذات پانت کا کیا ٹھکانا ہے اُس کو کوئی نند کا بیٹا کہتا ہے کوئی بسدیو کا بیٹا کہتا ہے آج تک یہ بھید نہیں کھُلا کہ کس کا بیٹا ہے اور جدبنشی کچھ پُرانے راجہ نہیں ہیں کیا ہوا جو تھوڑے دنوں سے بڑھ گئے ہیں اُس سے اُن کی گنتی تلک دھاری راجوں میں نہیں ہو سکتی جو شری کرشن کو بسدیو جادو کا بیٹا سمجھ جائے تو بھی جادو لوگ ہمارے برابر کلین نہ ہو کر وہ اپنی بیٹی ہم کو دیں تو اُچت ہے سوائے اس کے شری کرشن اگرسین کا سیوک کہلاتا ہے اُس کو رکمنی بیاہ کر سنسار میں کیا جس پاؤ گے بیر اور بیاہ برابر والے سے کرنا چاہیے جب شری کرشن کے ساتھ رکمنی کا بیاہ کرنے میں مجھ کو سب کوئی گوال کا سالا کہیں گے تب میں اپنا منھ لوگوں کو کیا دکھلاؤں گا۔

چوپائی

یہ بدھ اوگن بھرے کنھائی | تاسوں ہم نہیں کرت سگائی

اِس لیے ششپال تلک دھاری راجہ کو جس کے پرتاپ اور ڈر سے دوسرے راجہ تھرتھر کانپتے ہیں رُکمنی بیاہ دیجئے اور پھر کرشن کا نام میرے سامنے نہ لیجیے جب یہ بات سمجھا دے اپنے اپنے من میں پچھتا کر چپ ہو رہے اور راجہ بھیشمک بھی بڑا بیٹا سمجھ کر کچھ نہیں بولا تب راجکمار نے اُسی وقت جوتشیوں سے اچھی لگن پوچھ کر ایک براہمن کے ہاتھ رُکمنی کے بواہ کا تلک راجہ ششپال کے پاس بھیج دیا جب کہ وہ براہمن تلک لے کر شہر چندیلی میں راج مندر پہ پہونچا اور ششپال نے بڑی خوشی سے تلک لے کر براہمن کو آدر کے ساتھ بدا کر دیا تب وہ براہمن کُنڈن پور میں پہونچکر راجہ بھیشمک اور رُکم اگرج سے تلک لینے کا حال کہہ کر بولا کہ راجہ ششپال بڑی دھوم دھام سے برات سجکر بواہنے کو آتے ہیں اب آپ اپنے یہاں تیاری کیجے یہ بات سُن کر پہلے راجہ بھیشمک بہت اُداس ہو گیا پھر اپنے من کو دھیرج دے کر رانی سے سب حال کہدیا تب رانی اپنے ناتے دار استریوں کو بلا کر رُکمنی کے بواہ کا منگلاچار کرنے لگی اور راجہ نے اپنے منتریوں کو بواہ کی تیاری کا حکم دیا اور کُنڈن پور میں یہ چرچا گھر گھر ہونے لگی کہ راجہ رُکمنی کا بواہ شری کرشن جی سے کرتے تھے لیکن رُکم اگرج دُشٹ نہیں ہونے دیا اب ششپال سے اُس کا بواہ ہوگا اتنی کتھا سُنا کر شکدیو جی بولے کہ اے راجہ جب راج مندر میں سینکے کے کھمبھ گڑ کر سونے کا کلس دھر کر منڈوا تیار ہوا اور استریاں منگلاچار گیت گا کر اپنے کل کی ریت کرنے لگیں اور راجہ نے نیوتہ بھیج کر اپنے اشٹ متروں کو بلا بھیجا اور ناچ اور رنگ آدک بہت طرح کا منگلاچار وہاں ہونے لگا تب دو چار سکھیوں نے آکر رُکمنی سے کہا کہ تیرا بڑا بھائی رُکم اگرج نے راجہ ششپال کے ساتھ ٹھہرایا ہے اب تو رانی ہوگی یہ بات سنتے ہی رُکمنی اپنے من میں بہت اُداس ہو کر بولی کہ اے پیاری میرے سوا کی منسا یا چاکر منا سے شری بیکنٹھ ناتھ ہیں اُن کے سوائے دوسرے کسی کو میں اپنا پتی بنانا نہیں چاہتی یہ کہہ کر سوچ کرنے لگی۔

چوپائی

سوچت مہا کرے دُکھ بھاری | ملیں کون بدھ کرشن مُراری

دوہا

ماکھن پربھ کے درس کو کہ بدھ کروں اُپائے | پڑی دوار کا دور اَت کچھ نہیں سینے شرآئے

رُکمنی نے بہت سوچ اور بچار کرکے یہ بات من میں ٹھہرائی کہ کسی کو موہن پیارے کے پاس بھیج کر اپنی اِچھا اُن سے پرکٹ کرنا چاہیے آگے وہ مالک ہیں جب رُکمنی نے اس کے سوائے دوسری تدبیر کوئی اچھی نہ دیکھی تب ایک براہمن بُدھمان کو اپنے ماتا اور پتا اور بھائی سے چھپا کر بلایا اور اپنا منورتھ کہنے اور چٹھی دینے کے بعد ہاتھ جوڑ کر اُس سے کہا کہ اے مہاراج آپ کرپا کرکے جلدی یہ چٹھی دوارکا میں پہنچا دیجیے اور شری کرشن کے ہاتھ میں دے کر میرا سندیسا کہہ کر اُن کو اپنے ساتھ یہاں لے آئیے تو میں جنم بھر آپ کا احسان مانوں گی یہ

سنتے ہی وہ براہمن رُکمنی سے بدا ہوکر سمجھوں گی کہ آپ کی دیا سے میں نے دوارکا ناتھ کو سوامی پایا یہ بچن سنتے ہی وہ براہمن رُکمنی سے بدا ہوکر شری منوہر کا دھیان کرتا ہوا دوارکا کو چلا اور شری کرشن جی کی کرپا سے جلدی وہاں پہونچ کر دوارکا پری کی شوبھا اس طرح دیکھی کہ وہاں رتن جٹت استھان بنے ہوکر گھر گھر منگلاچار اور کتھا پران ہو رہے ہیں جب وہ براہمن یہ شوبھا اور آنند دیکھتا ہوا شری کرشن جی کی ڈیوڑھی پر جہاں ہزاروں دربان کھڑے تھے جا پہونچا اور مارے ڈر کے بھیتر نہ جا سکا تب دربانوں نے اُس براہمن سے پوچھا۔

چوپائی

کو ہیں آپ کہاں سے آئے	کون دیش سے پاتی لائے

دوہا

سکل اوستھا آپنی تن سون کہی جنائے	کنڈن پُر کو بپر ہوا ہمیں پہونچو آئے

اُس براہمن کا حال سُن کر ایک دربان بولا کہ مہاراج تم کس واسطے یہاں کھڑے ہو ہمارے مالک کی ڈیوڑھی پر کسی براہمن کو جانے کی روک نہیں ہے تم بیدھڑک بھیتر چلے جاؤ شری کرشن دوارکا ناتھ سامنے سنگھاسن پر بیٹھے ہیں وہ تمھارا آدر کریں گے یہ بات سنتے ہی جب وہ براہمن شری دوارکا ناتھ کے سامنے جہاں وہ جڑاؤ سنگھاسن پر پیتامبر پہنے بیٹھے تھے چلا گیا تب تریلوکی ناتھ نے براہمن کو دیکھتے ہی سنگھاسن سے اُتر کر ڈنڈوت کی اور آدر کرکے اپنے پاس بیٹھا لیا اور چرن دھوکر چرنامرت لیا اور اس کے بدن پر ابٹن اور پھلیل ملوا کر اسنان کرایا اور چھپنیں پرکار کے بنجن کھلا کر پان الائچی دیا اور خوشبودار پھولوں کا گجرا پہنایا اور بڑے پریم سے پوچھا کہ مہاراج آپ کہاں سے آئے ہیں اور جہاں آپ رہتے ہیں وہاں کا راجہ اپنے کرم دھرم سے رہ کر پرجا پالن اور براہمن کی سیوا اچھی طرح کرتا ہے یا نہیں۔

چوپائی

کون کاج یہاں آون بھیو	درس دکھائے ہمیں سکھ دیو

دوہا

اکہت بچن برج راج سوں ما کھن پر بھر یا بھانت	دیکھت ہر کی دیتا جادو سب سُکھات

یہ میٹھا بچن سنتے ہی وہ براہمن رُکمنی جی کی چھٹی دے کر بولا کہ اے کرپاندھان میرے آنے کا یہ کارن ہے کہ کنڈن پور کے راجہ بھیشمک کی بیٹی رُکمنی آپ کا نام اور گن سُن کر دن رات یہ اچھا رکھتی ہے کہ آپ کے چرنوں کی داسی ہووے اُس کا باپ اُس کو آپ کے ساتھ بیاہنا چاہتا تھا لیکن رُکم اگرج راجہ کے بڑے بیٹے نے یہ بات نہ مان کر سگائی اُس کی راجہ ششپال کے ساتھ کی ہے اس لیے وہ بہت راجوں کو ساتھ لے کر بڑی دھوم دھام سے کنڈن پور میں بیاہ کرنے آوے گا اور رُکمنی منسا باچا کرمنا سے آپ کے چرنوں میں پریت رکھکر اُس کے ساتھ بیاہ کرنا نہیں چاہتی اسی واسطے اُس نے یہ چھٹی بھیج کر آپ کو بُلایا ہے یہ بات سنتے ہی شری گردھاری بھگت ہتکاری نے بڑی خوشی سے وہ چھٹی اُسی براہمن کو دے کر کہا کہ تم ہی کو پڑھ سناؤ براہمن وہ چھٹی پڑھ کر سنانے لگا اُس میں رُکمنی نے لکھا تھا کہ اے

ترلوکی ناتھ ابناشی پرکھ آپ کے برابر کوئی دوسرا سُندر نہیں ہے میری بنتی سنیئے اے پربرہم پرمیشور میں آپ کی تعریف سُن کر منسا باچا کرمنا سے اپنے کو آپ کی داسی سمجھتی ہوں اور سوائے آپ کے اور کسی کو نہیں چاہتی آپ بھی دیال ہو کر مجھ کو اپنے چرنوں کے پاس رکھیئے جدپ میں آپ کے جوگ نہیں ہوں لیکن آپ کی داسیوں میں رہوں گی میرا بڑا بھائی زبردستی مجھ کو سشپال سے بیاہنا چاہتا ہے لیکن میں یہ بات نہ چاہ کر پریم پوربک یہ اِچھّا رکھتی ہوں کہ آپ کی سیوا کرکے اپنا جنم سوارتھ کروں جو آپ یہ کہیں کہ کُلونتی بیٹی ایسا کام نہیں کرتی کہ اپنے بواہ کا سندیسا آپ بھیجے تو اے دِنیدیال اس کا یہ کارن ہے کہ آپ کی مہاجو سارے جگت میں پرکٹ ہے سُن کر میری لاج چھوٹ گئی آپ کے چرنوں کی دھول ملنے کے واسطے شری برھما جی اور شری مہادیو جی آدک بڑے بڑے دیوتا اور جوگیشورا ور منیشور لوگ اِچھّا رکھتے ہیں لیکن وہ دھور اُن کو جلدی نہیں ملتی میں منسا باچا کرمنا سے یہ اِچھّا رکھتی ہوں کہ جس میں اُن چرنوں کی سیوا کرکے وہ دھول اپنے مستک پر لگاؤں جو وہ دھور مجھ کو نہیں ملے گی تو اُن چرنوں میں دھیان لگا کر یہ تن اپنا چھوڑ دوں گی۔

چوپائی

جا کو تو سنکادِک دھیاویں ۔ بید پُران بھید نہیں پاویں
تاہی چرن کمل کی آس ۔ سن بُدھکر ہوے کیتھو باس

دوہا

تم چاہو یا مت چہو ما کھن پربھو جدُرائے ۔ میں چاہت ہوں آپ کو پرتم پریت کی بھائے

اے مہاپربھو اب سشپال برات ساج کر کنڈن پور میں مجھے بواہنے آوے گا تم جلد آکر اور دشمنوں کو جیت کر مجھ کو یہاں سے لے جاؤ جو آپ نہیں آویں گے تو میں اپنا پران آپ کے چرنوں پر نچھاور کرکے جہاں دوسرا جنم پاؤں گی اُس تن میں آپ کا بھجن کرکے آپ کے پاس پہونچوں گی۔

چوپائی

ہوں تمھری چیری کی چیری ۔ تم کو سکل لاج ہے میری
اگر یاکرو موہن جدُناتھا ۔ رتھ پر چڑھو بیر کے ساتھا

اے دینِدیال ایسا مت کرنا کہ سنگھ کا شکار گیدڑ لے جائے جو آپ یہ کہیں کہ ہم راج مندر میں سے تجھکو کیسے ہر لیجائینگے سو میں اپنے بواہ سے پہلے ایک دن دیبی جی کی پوجا کرنے کے واسطے شہر کے باہر جاؤں گی جب وہاں سے پھر کر گھر آنے لگوں تب راہ میں مجھ کو اپنے ساتھ لے جانا سنسار میں آپ کا نام دینِدیال پرکٹ ہے اس لیے مجھ کو مہا دین جان کر دیال ہو جیئے

چوپائی

جو تم بیگ نہ پہونچو آے ۔ تو مونہ اَسُر بیاہ لیجاے

دوہا

یا بدھ پاتی شرون کر ماکھن پربھو کرتار ۔ کنڈن پُر کے چلن کو من میں کیو بچار

ادھیائے ترپن ۵۳

شیام سُندر کا رُکمنی کو ہرلانا

شُکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ پریکھشت شیام سُندر نے وہ چٹھی سنتے ہی بڑی خوشی سے اُس براہمن کا ہاتھ پکڑ لیا اور اُس کو اکیلے میں لیجا کر کہا کہ اے براہمن دیوتا جس دن سے میں نے رُکمنی کے روپ اور گُن کا حال نارد جی کے منھ سے سنا ہے اُس دن سے میں بھی اس کے ملنے کی چاہ رکھتا ہوں اور یہ بھی مجھ کو معلوم ہے کہ رُکم اگرچہ میرے ساتھ دشمنی رکھ کر اس کا بیاہ مجھ سے ہونے نہیں دیتا تم آج رات کو یہاں رہو کل میں برات سے تمہارے ساتھ چلکر رُکمنی کی اِچھا پوری کروں گا جس طرح لکڑی سے لکڑی رگڑنے میں آگ پیدا ہو کر سب جنگل جل جاتا ہے اسی طرح دشمنوں کو فوج سمیت ناش کر کے رُکمنی کو لے آؤں گا جب یہ بات سُن کر براہمن دیوتا کو دھیرج ہوا تب شیام سُندر نے دارک سارتھی کو بلا کر کہا کہ کل سویرے رتھ تیار کر کے لے آنا جب پراتہ کال دارک سارتھی رتھ اُن کا سجا کر لے آیا تب شری کرشن چندر آنند کند اُس براہمن سمیت رتھ پر چڑھ کر کُنڈن پور کو چلے جبکہ وہ سارتھی رتھ دوڑا کر شہر کے باہر لے گیا تب پران ناتھ نے کیا دیکھا کہ داہنے طرف ہرن کا جھُنڈ چلا آتا ہے یہ سگُن دیکھ کر اُس براہمن نے شری کرشن جی سے کہا کہ اے مہاراج اچھے سگُن ملنے سے میرے بچار میں یہ آتا ہے کہ جس کام کے واسطے آپ جاتے ہیں وہ کام جلد پورا ہو گا شیام سُندر بولے کہ آپ کی کرپا سے میرا کام پورا ہو گا یہ بات کہہ کر رتھ آگے کو بڑھایا جب کہ بلبھدر جی نے سُنا کہ مرلی منوہر اکیلے کُنڈن پور کو گئے تب اُنھوں نے جا کر راجہ اُگرسین سے کہا کہ مہاراج میں نے سُنا ہے کہ راجہ ششپال جراسندھ آدک بہت سے راجوں کو اپنے ساتھ برات میں لے کر رُکمنی سے بیاہ کرنے کے واسطے کُنڈن پور میں آتا ہے اور موہن پیارے یہاں سے اکیلے بنا کہے وہاں چلے گئے ہیں اس لیے مجھے یقین ہوتا ہے کہ وہاں شیام سُندر اور ان لوگوں سے بڑی لڑائی ہو گی آپ حکم دیجئے تو ہم لوگ بھی جاویں یہ بات سنتے ہی راجہ اُگرسین نے بلرام جی سے کہا کہ تم میری سب فوج ساتھ لے کر ایسی جلدی کُنڈن پور میں جاؤ کہ شری کرشن جی وہاں تک پہونچنے نہ پاویں راہ میں اُن سے مل کر اُن کو اپنے ساتھ لے آؤ یہ بات سنتے ہی بلرام جی نے دو اکچھوہنی دل اور بہت شور بیروں کو ساتھ لے کر کُنڈن پور کو کوچ کیا اور راہ میں شری کرشن جی سے مل کر بولے کہ اے بھائی تم مجھ کو بھی ساتھ نہ لے کر اکیلے چلے آئے میرا پران تک تمہارے اوپر نچھاور ہے شری کرشن جی بلدیو جی کو دیکھتے ہی بہت خوش ہوئے اور رُکمنی جی کی بیاکُلتا کا حال جان کر ایک مہینے کا راستہ ایک دن اور رات میں چلے اور جس دن ششپال کی برات کُنڈن پور میں آنے والی تھی اُسی دن وہاں جا پہونچے تب کیا دیکھا کہ اُس شہر میں گھر گھر منگلاچار ہو کر گلی اور چوراہوں میں گلاب اور چندن کا چھڑکاؤ ہو رہا ہے اور سب چھوٹے اور بڑے کُنڈن پور باسی اچھا اچھا گہنا اور کپڑا پہنے اپنے اپنے دروازوں اور چوراہوں پر برات دیکھنے کے واسطے

خوش خوش بیٹھے ہیں

دوہا

کنڈن پُر کی چھب مہا برن سکے کب کون	جاکی شو بھا دیکھ کے سکھ پاوت رکھ مون

یہ شو بھا وہاں کی دیکھتے ہوئے شیام سُندر نے اپنا رتھ راجہ بھیشمک کے باغ میں لے جا کر کھڑا کیا اور اُس براہمن سے بولے کہ اے مہاراج ہم اپنا ڈیرہ یہاں کرتے ہیں تم جا کر ہمارے آنے کا حال رکمنی سے کہدو جس میں اُس کو دھیرج ہو اور وہاں کا حال پھر ہم سے آ کر کہو کہ اُس کی تدبیر کی جاوے یہ بات سُن کر وہ براہمن راج مندر کو چلا اور اُسی دن راجہ بھیشمک برات نزدیک آنے کا حال سُن کر اپنی فوج اور نیوتے والے راجوں کو ساتھ لے کر براتیوں کو آگے سے لینے گیا اور سنمان پوربک براتیوں کو اپنے ساتھ لا کر جتھا جوگ استھان میں جنواسہ دیا اور بھوجن وغیرہ سب سامان جو جس کو ضرورت تھی اُس کے ڈیرہ پر بھیجدیا اور برات آنے کی خبر سُن کر راج مندر میں استریاں منگلاچار کرنے لگیں اور پروہت نے رکمنی سے سونا اور گئو دان دلوا کر موتیوں کا کنگن اُس کے ہاتھ میں بندھوایا اتنی کتھا سُنا کر شکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ پرچھت شری کرشن جی مہاراج کنڈن پور میں پہونچ چکے تھے لیکن رکمنی کو اُن کے آنے کا حال نہیں معلوم تھا اس لیے وہ یہ سب چرتر دیکھتے ہی سوچ میں ہو کر اپنے من میں کہنے لگی کہ دیکھو شیام سُندر چٹھی بھیجنے سے مجھ کو غرض سمجھ کر ابھی تک نہیں آئے اور اُس براہمن نے بھی پھر کر ابھی تک کچھ سندیسا مجھ کو نہیں دیا کہ پران ناتھ آتے ہیں یا نہیں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ بیکنٹھ ناتھ انتر جامی نے مجھے کروپ سمجھ کر کر پا نہیں کی یا وہ براہمن راہ بھول کر دُوارکا تک نہیں پہونچا یا برات کے ساتھ جراسندھ کا آنا سُن کر نہیں آئے ۔

چوپائی

میری کچھک چوک من آئی	یاتے نہیں آئے سُکھدائی
جھوں نہیں آئے نند لالا	آئے موہنہ برہے ششپالا

اے مہا پربھو جب ششپال کل مجھے بیاہ کے پیچھے ہاتھ پکڑ کر لے جائے گا تب میں ابلا ناتھ کیا کروں گی اُس وقت میرے جپ اور تپ اور دیبی جی کے پوجن نے بھی کچھ سہایتا نہیں کی اے پرمیشور اب میں کیا کروں کدھر بھاگ جاؤں یا اپنا پران ہی چھوڑ دوں اب تمہارے سوائے کسی کا بھروسا نہیں رکھتی اسی طرح رکمنی بہت باتیں اپنے من میں بچار کر کسی کے پاؤں کا کھٹکا سنتی تو اُس براہمن کا آنا سمجھ کر چاروں طرف دیکھنے لگتی تھی جیسے چندرما کا پرکاش پرات سے ملین ہو جاتا ہے ویسے ہی رکمنی کا چندر مکھ اسی سوچ میں اُداس ہو گیا تھا جس طرح پارہ ایک جگہ نہیں ٹھہرتا ہے اُسی طرح گھبراہٹ سے کبھی کوٹھے پر اور کبھی دروازے اور کھڑکیوں میں جا کر اُس براہمن کے آنے کی راہ دیکھا کرتی تھی اور لاج کے مارے اپنے من کا بھید کسی سے نہیں کہتی تھی ۔

دوہا

ماکھن پُربھ کے دھیان میں پرانن کی سُدھ نانہ	تب ہی پھرکے نین نج مُدت بھئی من مانہہ

یہ حال رُکمنی کا دیکھ کر ایک سکھی جو سب بدیا جانتی تھی بولی کہ اے پیاری تم اتنا گھبرا کر کیوں اپنا پران دیتی ہو وہ بنا پوچھے اپنے باپ اور بھائی کے کس طرح یہاں آویں گے تب دوسری سکھی بولی کہ وہ دین دیال انترجامی تمہارے من کا حال جان کر بے آئے نہ رہیں گے تم اپنے من کو دھیرج دے کر بیاکل مت ہو میری سمجھ سے وہ کُنڈن پر پہونچ چکے ہیں اُس کی بات سن کر رُکمنی نے کہا کہ اس وقت میری بائیں آنکھ اور بائیں بھجا پھڑکتی ہے تب وہ سکھی بولی کہ اُس کو بہت اچھا سگن سمجھو ابھی کوئی آ کر ایسی خبر دے گا کہ شیام سندر آئے ہیں رُکمنی یہ چرچا اپنی سکھیوں سے کر رہی تھی کہ اُسی وقت براہمن نے پہونچ کر رُکمنی کو آشیش دے کر کہا کہ شری کرشن مہاراج نے بلرام جی اور سینا سمیت یہاں آ کر راجہ کے باغ میں ڈیرا کیا ہے۔

	دوہا	
رُکمن بیرہ دیکھ کے کینھو بہت ہلاس		کہت تمھارے دھرم سے اب پوجی من آس

اُس وقت رُکمنی کو ایسی خوشی ہوئی کہ جیسے مردے کے بدن میں جان آجاوے اور تپ کرنے والا اپنا منورتھ پا کر خوش ہوئے تب اُس نے ہاتھ جوڑ کر براہمن سے بنے کیا کہ اے دُج راج تم نے بیکنٹھ ناتھ کے آنے کا حال سُنا کر مجھ کو جیو دان دیا ہے جو اس کے بدلے تم کو تینوں لوک کی دولت دوں تو بھی تم سے اُرن نہیں ہو سکتی یہ بات کہہ کر جیسے رُکمنی جی نے اس براہمن کی طرف دیکھا ویسے اُس کے گھر میں لچھمی جی کا باس ہو گیا پھر وہ براہمن آشیرباد دے کر راجہ بھیشمک کے پاس چلا گیا اور شیام سندر کے آنے کا حال جیون کا تیوں راجہ بھیشمک سے کہا جب راجہ نے سنا کہ شری کرشن چندر آنندکند میرے یہاں بواہ کرنے کے واسطے آ کر باغ میں ٹکے ہیں تب اُسی وقت بڑی خوشی سے بہت رتن آدک سامان بھرے کر اپنے چاروں بیٹوں سمیت باغ میں چلا گیا جبکہ اُس نے رام اور کرشن دونوں بھائیوں کو بیٹھے ہوئے دور سے دیکھا تب سواری پر سے اتر کر پیدل اُن کے پاس چلا گیا اور رتن آدک بھینٹ دے کے بنے پوربک اُن سے بولا۔

	چوپائی	
میرے من بچ تم ہو ہری		کہا کروں جو دشٹن کری

اے مہا پربھو جب آپ نے دیال ہو کر مجھ کو اپنا درشن دیا تب میں کرتارتھ ہو کر اپنے منورتھ کو پہونچا پھر راجہ بھیشمک بہت اچھے مکان میں شیام اور بلرام کو ٹکا کر راج مندر پر چلا گیا اور سب سامان بھوجن آدک وہاں بھجوا کر کہنے لگا کہ رُکمنی شری کرشن جی سے بیاہنے جوگ ہے لیکن کیا کروں میرا کچھ بس نہیں چلتا۔

	چوپائی	
ہر چرتر جانے نہیں کوئی		کیا جانے اب کیسی ہوئی

جب کہ کُنڈن پُر کے رہنے والوں نے دونوں بھائیوں کے آنے کا حال سُنا تب چھوٹے اور بڑے اچھا اچھا گہنا اور کپڑا پہن پہن کر جھُنڈ کے جھُنڈ اُن کے درشن کے واسطے وہاں پہونچے اور شری کرشن جی اور شری

بلدیو جی کو ڈنڈوت کرکے اپنی اپنی آنکھوں کا پھل پراپت کیا اور بڑی خوشی سے آپس میں کہنے لگے۔

دوہا

ہیں ات سندر شیام برکہیں پرسپرلوگ	یہ ششپال جہا ادھم نہیں رُکمنی جوگ	

پرمیشور کی دیا سے ہماری اچھا پوری ہوکر رُکمنی کا بواہ شری کرشن جی کے ساتھ ہووے اور شیام اور بلرام کی جوڑی چرنجیو بنی رہے اے راجہ پرکچھت جبکہ چار گھڑی دن باقی رہا تب شری کرشن اور بلرام جی رتھ پر بیٹھ کر کُندن پُر کی شوبھا دیکھنے کو نکلے جس گلی اور بازار اور چوراہے پر اُن کی سواری پہونچتی تھی وہاں کے سب استری اور پُرش اپنی کھڑکی اور چوپارے اور دروازوں پر سے دونوں بھائیوں پر پھول برسا کر آپس میں یوں کہتے تھے۔

چوپائی

نیلامبر اُوڑھے بلرام	پیتامبر پہنے گھنشیام	
کُنڈل چپل مکٹ سر دھرے	کمل نین چاہت من ہرے	

جبکہ شیام اور بلرام شہر کی شوبھا اور راجہ ششپال آدک کی سنیا دیکھتے ہوئے اپنے ڈیرے پر پہونچے تب رُکم اگرج اُن کے آنے کا حال سنتے ہی بڑے کرودھ سے اپنے باپ کے پاس جاکر بولا کہ تم سچ بتلاؤ کہ شری کرشن ہمارے یہاں بواہ میں بگھن کرنے کے واسطے کس کے بلانے سے آیا ہے راجہ بھیشمک نے کہا کہ میں نے اُن کو نہیں بلایا تب وہ چنواسے میں جاکر جراسندھ اور ششپال سے بولا کہ اب کُندن پر میں شیام اور بلرام بھی آئے ہیں تم اپنی سنیا توں سے کہدو کہ ہوشیار رہیں اُن دونوں بھائیوں کا نام سنتے ہی راجہ ششپال مارے ڈر کے تصویر کی طرح چپ چاپ کھڑا رہ کر کچھ نہیں بولا لیکن جراسندھ نے رُکم سے کہا کہ سنو نترا اُنھیں دونوں بھائیوں نے راجہ کنس آدک بڑے بڑے شور بیروں کو سبھا میں مار ڈالا تھا یہاں جو آئے ہیں تو ضرور کچھ فساد کریں گے اُن کو تم لڑکا مت سمجھو یہ بڑے پرتاپی ہوکر آج تک کسی سے نہیں ہارے سترہ مرتبہ تئیس تئیس اکچھوہنی دل میرا ان دونوں بھائیوں نے لڑکر مار ڈالا جب کہ اٹھارھویں مرتبہ میں پھر فوج لے کر اُن پر چڑھا تب یہ دونوں بھائی بنا لڑے میرے سامنے سے بھاگ کر پہاڑ پر چڑھ گئے جب کہ میں نے پہاڑ کے چاروں طرف آگ لگا دی تب وہاں سے کود کر دوارکا میں جا بسے۔

چوپائی

یا کو کاہو بھید نہ پایو	کرن اُپدرو یہاں بھی آیو	
یہ ہے چھلی مہا چھل کرے	کا ہو کو نہیں جانیو پرے	

اس واسطے اب کوئی تدبیر ایسی کرنا چاہیئے کہ جس میں ہم لوگوں کی لاج رہے یہ بات سن کر رُکم اگرج ابھمان سے بولا کہ شیام اور بلرام کیا مال ہیں جنسے تم اتنا ڈرتے ہو میں اُن کو اچھی طرح جانتا ہوں کہ برندابن میں ناچ گا کر گئوویں چرایا کرتے تھے وہ بالک گنوار لڑائی کا حال کیا جانتے ہیں تم کسی بات کی چنتا مت کرو کرشن اور بلرام کو جدبنشیوں سمیت آج ہم اکیلا ہٹا دیں گے اے راجہ پرکچھت رُکم اگرج اُن کو اسطرح سمجھا کر گھر چلا آیا اور ششپال اور جراسندھ

نے آپس میں بہت تدبیریں بچار کر بڑی فکر کے ساتھ وہ رات کاٹی پرات سے وہ دونوں ادھر برات نکالنے کی تیاری کرنے لگے اور اُدھر راجہ بھیشمک کے وہاں منگلاچار اور بواہ کے کام ہونے لگے اور ذات برادری کی عورتوں نے رُکمنی کو اچھا گہنا اور کپڑا پہنا کر دلہنوں کی طرح بنایا جب چار گھڑی دن رہے بہت براہمنی جو اُس دن مون برت رکھے تھیں رُکمنی کو ہزار سہیلیوں سمیت ساتھ لے کر گاتی بجاتی دیبی جی کی پوجا نے کے واسطے چلیں تب راجہ ششپال نے یہ حال سن کر اس ڈر سے کہ شری کرشن چندر رُکمنی کو زبردستی اُٹھا نہ لیجاویں پچاس ہزار شور بیر اُس کی رچھا کرنے واسطے ساتھ کر دیے وہ لوگ بہت طرح کے ہتھیار لے کر راجکماری کے ساتھ چلے اُس وقت رُکمنی سہیلیوں کے جھنڈ میں دھیرے دھیرے ہنس روپی چال چلتے ہوئے کیسی سندر معلوم ہوتی تھی جیسے چندرما تاروں میں شوبھا دیتا ہے اور ششپال اور جراسندھ کے شور بیر کالے کالے کپڑے پہنے اُس کو چاروں طرف گھیرے ہوئے شیام گھٹا کی طرح معلوم ہو کر بیچ میں رُکمنی کے کان کا جڑاؤ بالا بجلی کی طرح چمکتا تھا رُکمنی نے مندر میں پہونچکر دیبی کا چرن دھویا اور بِدھ کے ساتھ پوجا کر کے ہاتھ جوڑ کر بنے کیا ۔

دوہا

بالاپن تے کرت ہوں یہ بدھان سے سیو ۔ جو تم ساچی گور ہو من مانت پھل دیو

یہ بات سنتے ہی دوسری استریوں نے جو کہ رُکمنی جی کے ساتھ تھیں ہاتھ جوڑ کر بنے کیا کہ اے امبکا ماتا ایسی کرپا کرو کہ جس میں راج دلاری کا منورتھ پورا ہو جبکہ پوجا اور پرکرما کرنے اور براہمن کھلانے کے پیچھے رُکمنی چندر مکھی جس کے پرکاش سے اندھیرا اُجیرا ہو جاتا تھا روری کی بندی لگا کر مندر سے باہر نکلی اُس وقت وہ مرگ لوچنی ایسی سندر معلوم ہوتی تھی جس پر ہزاروں رتِ کا مدیو کی استری نچھاور ہو جائیں ۔

دوہا

تادن رُکمنی پرات تے دھرے ہتی برت مون ۔ پوجا کر چھب سے چلی برن سکے کب کون

اے راجہ پرکچھت جس وقت وہ مہا سُندری شیام سُندر کے ملنے کی آسا لگائے ہوئے گج روپی چال سے دھیرے دھیرے سہیلیوں سمیت راج مندر کی طرف آنے لگی اسی طرف شری کرشن چندر آنند کند بھی تینوں لوک کی سندرتائی دھارن کیے ہوئے اکیلے رتھ پر بیٹھے وہاں آ پہونچے ۔

دوہا

پوج گور چھب سوں چلی ایک کہت اُکلاے ۔ سُن پیاری آئے ہری دیکھ دھو جا پھہرائے

یہ بات سنتے ہی رُکمنی جی نے گھونگھٹ اُٹھا کر مُسکراتے ہوئے رتھ کی طرف دیکھا ویسے سب شور بیر رکھواری کرنے والے وہ ترچھی چتون اور مند مُسکان دیکھتے ہی ایسے بیہوش ہو گئے کہ ہتھیار اُن کے ہاتھ سے گر پڑے ۔

سورٹھہ

بھرکٹی دھنکھ چڑھائے چلا انجن باندھ کے ۔ لوچن بان چلائے مارے سے جیوت رہے

اُسی وقت شری کرشن نے اپنا رتھ سکھیوں کے جھُنڈ میں لے جا کر رُکمنی جی کے پاس کھڑا کر دیا جیسے راجکماری نے لجاتی ہوئی ہاتھ بڑھا موہن پیارے سے ملنا چاہا ویسے شیام سندر نے بائیں ہاتھ سے رُکمنی جی کا ہاتھ پکڑ کر اپنے رتھ پر بٹھال لیا اور شنکھ بجا کر رتھ وہاں سے ہانکا۔

چوپائی

کانپت گات سکچ من بھاری	چھاڑ سبے ہر سنگ سدھاری
جیوں بیراگی چھوڑے گیہہ	کرشن چندر سے کرے سنیہہ

اتنی کتھا سُنا کر شُکدیو جی بولے کہ اے راجہ پرکھچت رُکمنی اپنے برت اور پوجا کا پھل پا کر پچھلا سب سوچ بھول گئی اور راجہ جراسندھ اور ششپال کے شور بیروں سے کچھ نہیں بن پڑا شری کرشن جی اُن لوگوں کے بیچ میں سے اس طرح رُکمنی جی کو لے کر چلے گئے جس طرح سنگھ سیاروں کے غول میں سے اپنا شکار لے کر بیخوف چلا جاتا ہے جبکہ وہاں سے بارہ کوس پر شری کرشن جی کا رتھ جا پہونچا تب وہ شور بیر لوگ ہوش میں آ کر اُن کے پیچھے دوڑے۔

دوہا

ایسی بدھ کنیا ہری بھئی پرگٹ یہ بات	سب راجہ سُن کر کڑھے من ہی من پچھتات

جب بلرام جی نے دیکھا کہ شیام سُندر رُکمنی کو رتھ پر بٹھا کر دوارکا کی طرف چلے جاتے ہیں تب وہ اپنی فوج سجکر دشمنوں سے لڑنے کے واسطے شری کرشن جی کے پاس جا پہونچے اور شری کرشن جی نے رُکمنی جی کو ڈر سے گھبرائی ہوئی دیکھ کر کہا کہ اے پران پیاری اب تو کسی بات کا سوچ مت کرو دوارکا میں پہونچتے ہی شاستر کے موافق تجھ سے بواہ کر کے تیرا منورتھ پورا کروں گا جب شیام سندر نے اس طرح دھیرج دے کر اپنے گلے کی مالا رُکمنی کو پہنا دی تب اُس کا ڈر چھوٹ گیا۔

ادھیائے چوّن ۵۴

جُدھ کرنا جراسندھ اور رُکم اگرج کا شیام اور بلرام سے

شُکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ پرکھچت جب شیام سُندر رُکمنی کو اس طرح ہر لے گئے اور یہ حال ششپال نے سُنا تب جراسندھ اور دنت بکر آدک سب برات والے راجہ اپنی اپنی فوج ساتھ لے کر شری کرشن کے پیچھے چڑھ دوڑے اور آپس میں کہنے لگے کہ بڑے شرم کی بات ہے کہ ہم لوگوں کے سامنے شری کرشن جادو زبردستی رُکمنی کو ہر لیجاوے جبکہ یہ چرچا آپس میں کرتے ہوئے شری کرشن جی کے رتھ کے پاس پہونچے تب للکار کر کہا کہ تم دونوں بھائی کہاں بھاگے جاتے ہو کھڑے ہو کر ہمارے ساتھ لڑائی کرو جو چھتری

اور شور بیر ہیں وہ لڑائی میں پیٹھ نہیں دکھلاتے یہ بات سنتے ہی بلرام جی نے اپنی فوج سمیت پھر کر اُن لوگوں سے ایسا جُدھ کیا کہ دونوں طرف سے ہتھیار چل کر خون کی ندی بہنے لگی ایسا بھاری جُدھ دیکھ کر رُکمنی گھبراگئی اور بڑے سوچ سے من میں کہنے لگی کہ دیکھو میرے واسطے شیام اور بلرام اتنا دکھ پاتے ہیں اے پرمیشور یہ سب دشمن کبتک لڑیں گے اور اتنی فوج کس طرح ماری جاوے گی جب رُکمنی اسی طرح بہت باتیں بچار کر مارے ڈر سے کانپنے لگی تب بیکنٹھ ناتھ انتر جامی نے اس سے کہا کہ تو میری مہاجان بوجھ کر اتنا کیوں ڈرتی ہے دھیرج رکھ ابھی ایک ساعت میں یہ سب دشمن اس طرح ناش ہو جائیں گے جس طرح سورج کے نکلنے سے ستارے نہیں دکھلائی دیتے جبکہ شیام سُندر کے سمجھانے پر بھی راج دلاری کا ڈر نہیں چھوٹا تب اُنھوں نے آپ لڑنا اُچیت نہ جان کر رتھ اپنا رن بھوم سے الگ لے جاکر کھڑا کر دیا اور لڑائی کا تماشہ دیکھنے لگے ۔

	دوہا	
بھاڑھے دیکھت کرشن ہیں جُدھ کرت بلرام		جادوا اُسرن سے لرت ہوت مہا سنگرام

اُس وقت بلرام جی نے کرودھ کرکے ہل اور موسل اپنا اُٹھا لیا اور بڑے شور بیر اور ہاتھی اور گھوڑوں کو اُن سے مارنے لگے جس طرح کسان لوگ کھیت کاٹ ڈالتے ہیں اُسی طرح بلرام جی نے ساعت بھر میں بہت فوج دشمنوں کی مار گرائی جبکہ جراسندھ آدک راجوں نے یہ حال اپنی فوج کا دیکھا تب رن بھوم سے بھاگ کر ششپال کے پاس چلے آئے اتنی کتھا سُنا کر شکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ پریچھت اس وقت دیوتا لوگ اپنے اپنے بماڑوں پر سے بلرام جی پر پھول برسا کر اُن کی اُستت کرنے لگے جبکہ راجہ ششپال نے یہ دُردشا اپنے ساتھ والے راجوں کی دیکھی تب مارے سوچ اور شرم کے منہ اُس کا زرد ہو گیا اور جراسندھ سے رو کر کہا اے مہاراج رُکمنی کو شری کرشن چندر زبردستی اٹھائے گئے اور لڑائی میں بھی ہم لوگوں سے کچھ نہ بن پڑا اس لیے مجھ سے مارے شرم کے کسی کو مُنھ دکھایا نہیں جاتا اور یہ کلنک میرا تمام عمر نہ چھوٹے گا اس سے کہو تو میں بھی لڑکر مرجاؤں ۔

	چوپائی	
لیہوں جوگ چھاڑ سب آسا		نا ات رہوں کروں بن باسا

یہ بات سُن کر جراسندھ نے کہا کہ مہاراج آپ ایسے گیانی کو میں کیا سمجھاؤں بدھمان لوگ ہاں اور لابھ میں دُکھ اور سکھ نکر کے سب باتوں کو پرمیشور کے ادھین سمجھتے ہیں جس طرح کاٹھ کی پُتلی کو مداری نچاتا ہے اسی طرح سب جیوؤں کے کرتا دھرتا نارائن جی ہیں جو چاہتے ہیں سو کرتے ہیں اس لیے دُکھ اور سکھ کو برابر جان کر سنساری بیوہار سپنے کی طرح سمجھنا چاہیے دیکھو اسی طرح میں بھی سترہ مرتبہ اُن سے ہار گیا لیکن کچھ اُداس نہیں ہوا اب اٹھارھویں مرتبہ یہ دونوں بھائی میرے سامنے سے بھاگ گئے تب میں نے کچھ خوشی بھی نہیں کی نہ معلوم یہ دونوں کون ایسے بلوان اور پرتاپی اوتار ہیں جن سے کوئی جیت نہیں سکتا ۔

دوہا	سکھ پاچھے دُکھ ہوت ہے یہی جگت کی ریت	کبھوں رن میں ہار ہے کبھوں رن میں جیت

اس لیے اس وقت مثال دینا مناسب ہے جس طرح اٹھارھویں مرتبہ میرا منورتھ ملا تھا اُسی طرح تم بھی جیتے رہوگے تو ایک دن تمھاری بھی اِچھّا پوری ہو جائے گی جبکہ اس طرح سمجھانے سے ششپال کو دھیرج ہوا تب وہ اور سب راجہ اُس کے ساتھی فوج سمیت جو جیتے اور گھائل بچے تھے اپنے اپنے دیش کو چلے گئے اور جدبنشیوں نے سب مال لوٹ کر دوارکا میں بھیج دیا۔

	دوہا	
بجت ہوکر پھر چلیو ہارمان ششپال		سب راجن کو جیت کر کوچ کیو نند لال

جبکہ رُکم اگرج نے جراسندھ آدک کے بھاگ آنے کا حال سُنا تب بہت کرودھ میں ہو کر اپنی سبھا میں آبیٹھا اور سب لوگوں کو جو وہاں نیوتے آئے تھے بڑی آواز سے سُنا کر کہنے لگا یہ کون نیاؤ کی بات ہے کہ میری بہن کو زبردستی کرشن چندر اُٹھائے جاویں جبتک میرے بدن میں جان ہے تب تک رُکمنی کو نہیں لے جانے دوں گا اب میں یہ پرن کرتا ہوں کہ ابھی جاکر دونوں بھائیوں کو مارنے یا جیتا پکڑنے کے پیچھے رُکمنی کو نہ لے آؤں تو اپنا نام رُکم نہ رکھ کر کنڈن پُر میں کسی کو اپنا مُنھ نہ دکھلاؤں ایسا کہہ کر ایک اکچھوہنی دل ساتھ لے کر شیام اور بلرام کے پیچھے چڑھ دوڑا اور راہ میں اپنے سنیا پتوں سے کہا کہ تم لوگ جدبنشوں کو مارو میں اپنا رتھ آگے کو بڑھا کر کرشن کو جیتا پکڑے جاتا ہوں یہ بات سنتے ہی اُسکی فوج جدبنشیوں سے جو بلرام جی کے ساتھ میں تھی لڑنے لگی اور رُکم نے اپنا رتھ آگے بڑھا کر شیام سندر سے للکار کر کہا کہ اے جادو کہاں بھاگا جاتا ہے تجھ کو کچھ سامرتھ ہو تو ایک ساعت ٹھہر کر میرے ساتھ لڑائی کر مجھ کو جراسندھ اور ششپال آدک نہ سمجھنا جس طرح گوکل اور برندابن میں اہیروں کا گورس چُرا چُرا کر کھایا کرتا تھا اُسی طرح مجھ کو بھی جراسی اہیر سمجھ کر میری بہن چُرائے بھاگا تجھ کو اس بات کا کچھ ڈر نہیں ہوا کہ رُکمنی مجھ ایسے پرتاپی اور شور بیروں کی بہن کو زبردستی اُٹھائے چلا آج تک تو نے راجہ بھیشمک کا نام بھی نہیں سُنا جو ایسی انیت کی بات کی جو لوگ تیرے سامنے سے بھاگ گئے ہیں وہ چھتری نہ تھے اب میرے سامنے سے تجھ جیتا بچکر جانا بہت مشکل ہے جبکہ اسی طرح سے بہت سی باتیں غرور سے بھری ہوئی رُکم نے کہکر بہت سے بان شیام سندر پر چلائے تب دوارکا ناتھ نے اپنے بان سے اُس کے بان کاٹ ڈالے پھر شری کرشن جی نے چار بان سے چاروں گھوڑے اس کے رتھ کے مار کر ایک بان سے رتھوان کو بے ہوش کر دیا اور ایک بان سے رتھ کی دھوجا گرا کر دوسرے بان سے دھنکھ اس کا کاٹ ڈالا جبکہ رُکم نے چھوٹے چھوٹے گدا آدک بہت طرح کے ہتھیار شیام سندر پر چلائے اور اُن ہتھیاروں کو بھی شیام اور بلرام نے اپنے بانوں سے کاٹ ڈالا اور کوئی ہتھیار اُس کا شری کرشن جی کے نہیں لگا تب وہ اس طرح کرودھ کر کے ڈھال اور تلوار لئے ہوئے رتھ سے اپنے کود کر برندابن بہاری پر جھپٹا کہ جس طرح پتنگا آپ جلنے کے واسطے چراغ پر جا کر گرتا ہے جیسے بوڑھا گیدڑ ہاتھی پر جھپٹتا ہے تب شیام سندر نے اُس کی ڈھال تلوار بھی بان سے کاٹ کر گرا دی۔

دوہا	تہہ او سر کو پت بھئے ماکھن پُربھو برجناتھ	رُکم ہتین کے کارنے لیو کھڑگ نج ہاتھ

جب شری کرشن چند رنے ننگی تلوار لیئے ہوئے رتھ سے کود کر رُکم کا سر کاٹنا چاہا تب رُکمنی یہ حال اپنے بھائی کا دیکھ کر ڈرتی اور کانپتی ہوئی ہر چرنوں پر گر پڑی اور روتی ہوئی ہاتھ جوڑکر بولی۔

چوپائی

	ماروت بھیّا ہے میرو	چھانڑ و ناتھ تھا رو چیرو	
	مُورکھ اندھ کہا یہ جانے	بِھچھی پت کو مانگھ مانے	
	نہیں جانے کو تُھو دانت	بھگت ہیت پڑ گیئے بھگونت	
	یہ جڑ کہا تمھیں پہچانے	دیند یال جگ تمھیں بکھانے	

میں دین ہوکر کہتی ہوں کہ اے دنیا ناتھ جس طرح آپ بلبھدر جی کو پیارا جانتے ہیں اُسی طرح میرا بھائی مجھ کو پیارا ہے جس طرح گیانی لوگ بالک اور بُوڑھے اور مورکھ کے اپرادھ پر کچھ دھیان نہیں کرتے دُربچن اُن کا سُنتے کے بھو کنے کے برابر سمجھتے ہیں اُسی طرح آپ بھی میرے بھائی کو مُورکھ سمجھ کر اُس کا پران مجھ کو دان دیجیئے جو آپ اُس کو مار ڈالیں گے تو میرے باپ کو جو تمھارا بھگت ہے بڑا دُکھ ہوگا اور یہ بات سنسار میں پرگٹ ہے کہ جہاں تمھارے چرن جاتے ہیں وہاں سب کو سکھ ملتا ہے یہ بڑا آشچرج سمجھنا چاہیئے کہ راجہ بھیشمک تمھارا سُسر ہوکر پُتر کا شوک اُٹھاوے۔

چوپائی

بندھ بھیکھ پربھُو مُوکو دیجیئے		اِتنا جس جگ میں لے لیجے

دوہا

جوتم یاکو مارہو ماکھن پربھُو برج راج		تو موکو سب سرشٹ میں اچنبھ ہوئی آج

اے راجہ پرکچھت یہ بات سنتے اور رُکمنی کی دُشا دیکھنے سے شیام سُندر نے پران لینا رُکم کا چھوڑ کر جیسے اپنے رتھوان کو اشارے سے بتادیا ویسے اُس نے رُکم کی پگڑی اُتار کر ہاتھ اُس کا باندھ دیا اور مونچھ اور ڈاڑھی اور سر کے بال مونڈ کر اور سات چوٹی رکھ کر اُسے اپنے رتھ میں باندھ لیا اتنی کتھا سُنا کر شکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ پرکچھت اُدھر شری کرشن جی نے رُکم کی یہ دُردشا کی اور ادھر بلرام جی فوج اُس کی مارکر اور بھگا کر جدونبشیوں کو ساتھ لیئے ہوئے اس طرح بڑی خوشی سے موہن پیارے کے پاس جا پہونچے جس طرح ایراوت ہاتھی کمل بن کو روند کر توڑتا چلا آتا ہے جب رُکم کو بندھا دیکھ کر سب جدونبشی ہنسنے لگے تب بلبھدر جی نے شری کرشن جی سے کہا کہ اے بھائی رُکم سے تو بھول ہوئی تھی لیکن تم نے بھی اچھا نہیں کیا جو اپنے سالے کا سر مونڈ کر اُس کو باندھ رکھا ہے اس طرح کے جینے سے رُکم کا مرنا ہی اچھا تھا جو یہ لڑائی میں سنمکھ مارا جاتا تو اپسرا لوگ ہاتھوں ہاتھ اُسے اُٹھا کر سورگ میں لے جاتیں اب تمھاری سر اہج بھی اس کا پرسنگ خوشی سے نہ کرے گی۔

چوپائی

باندھیو یا کری بدھ تھوڑی ۔ پھر تم کرشن لگائی توڑی ۔
جدکل کو تم لیک لگائی ۔ اب ہم سے کو کرے لگائی ۔

دوہا

اب یا کی گت دیکھ کے من میں آوے تراس ۔ تار آپنی ہوے جو سوؤ آوے پاس ۔

اس لیئے جس وقت رکم تمہارے سامنے لڑنے آیا تھا اُسی وقت اس کو سمجھا کر بدا دینا اچت تھا اِسٹ متر اور ناتے داروں کو اپرادھ کرنے پر بھی مارنا اور باندھنا نہ چاہیئے تھا تم نے پران لینے سے بھی زیادہ ڈنڈ اس کو دیا اب اسے زیادہ باندھ رکھنے سے کیا فائدہ نکلے گا یہ بات اپنے بھائی کی سنتے ہی شری کرشن جی نے رکم کو چھوڑ دیا تب بلدیو جی نے اُسے بہت دھیرج دے کر جانے کے واسطے کہا اور رُکمنی جی سے بولے کہ لے راجکماری تیرے بھائی کی جو یہ گت ہوئی اس میں کچھ دوش شیام سندر کا نہیں ہے یہ سب اس کے پچھلے جنم کے کرموں کا پھل تھا چھتریوں کا یہ دھرم ہے کہ پرتھوی اور روپیہ اور استری کے واسطے آپس میں جھگڑا کرتے ہیں جبکہ دو آدمی لڑیں گے تب اُن میں ایک جیت کر دوسرا ضرور ہارے گا کرم کا لکھا ہوا کسی طرح نہیں مٹتا جو کچھ رکم کے بھاگ میں لکھا تھا وہ ہوا اور سنسار میں جس نے جنم پایا وہ ضرور دُکھ اور سکھ اُٹھاتا ہے اور جیو آتما ہمیشہ امر رہ کر کبھی نہیں مرتا یہ بدن ہمیشہ بنتا اور بگڑتا رہتا ہے اس واسطے بدن کی دُردشا ہونے سے جیو آتما کی نندا نہیں ہوتی اس لیے رونا اپنا بند کرکے یہ سب دُکھ رکم کی پرآربدھ سے سمجھو یہ بات سمجھانے سے رُکمنی اپنے من کو دھیرج دیکر چپ ہو رہی اور رُکم نے بدا ہوتے وقت اپنا سر شری کرشن جی کے چرنوں پر رکھ کر بنے کیا کہ اے دنیا ناتھ میں آپ کی مہما نہیں جانتا تھا اس لیئے مجھ سے اپرادھ ہوا اب دیال ہو کر چھما کیجیے جب کہ برہما اور مہادیو جی آدک دیوتا آپ کو نہیں پہچان سکتے تو میری کیا سامرتھ ہے جو آپ کی مہما کو جان سکوں اسی طرح بہت بنتی اور اُستت کرکے رُکم وہاں سے بدا ہوا ۔

دوہا

کہے سندری سین میں کیسے جیٹھ کی لاج ۔ اب بلمب کیوں کرت ہو ہانکو رتھ برجراج ۔

یہ منشا رُکمنی جی کی سمجھ کر شری کرشن جی نے رتھ اپنا دوارکا کی طرف ہانک دیا اور رُکم اپنی پرتگیا کے موافق راج مندر پر نہیں گیا اور کنڈن پر کے پاس بھوج کٹ نام دوسرا شہر بسا کر وہاں رہا اور راجہ بھیشمک سے من میں دشمنی کرکے اپنی استری اور پتروں کو وہاں سے بلا بھیجا جب کہ شیام اور بلرام دوارکا پُری کے پاس پہونچے تب راجہ اگر سین اور بسدیو آدک بڑی خوشی سے شہر کے باہر آکر آدر پوربک اُن کو لوا لے گئے اور سب دوارکا باسیوں نے اپنے اپنے دروازوں پر منگلا چار منا کر اُن کی آرتی کی ۔

دوہا ۔ پربا سہت شری دوارکا جدپت پہونچے آے ۔ پر باسی پر پُھلت بھئے آنند ار نہ سمائے ۔

جب کہ دوارکا ناتھ اسی طرح سب کو سکھ دیتے ہوئے اپنے دروازے پر پہونچے تب دیوکی جی نے بہت استریوں سمیت وہاں آکر اپنے کل کی ریت کی اور رکمنی جی کی سندرتائی دیکھتے ہی بڑی خوشی سے اُن کو اور موہن پیارے کو محل میں لے گئیں اور راجہ اُگرسین اور بسدیوجی نے اُسی دن گرگ پروہت کو بلا کر بواہ کی ساعت پوچھی جب کہ اُس نے اچھی لگن بواہ کی بتلائی تب راجہ اُگرسین نے اپنے منتریوں کو بواہ کی تیاری کا حکم دے کر درجودھن آدک بہت راجوں کے یہاں نیوتہ بھیج دیا جبکہ راجہ بھیشمک نے جو اپنی کنیا شیام سُندر کو بواہنا چاہتا تھا اور دوارکا میں بواہ ہونے کی تیاری سُنی تب اُس نے بڑی خوشی سے اپنے من میں کنیا دان کا سنکلپ کیا اور بہت سے رتن آدک گہنا اور کپڑا اور ہاتھی اور گھوڑے اور رتھ اور پالکی اور داسی اور داس اپنے پروہت کے ساتھ دوارکا پُری میں بسدیوجی کے پاس بھیج دیے اور اپنی بنتی کہلا بھیجی جبکہ دوارکا میں ادھر دیس دیس کے راجہ نیوتہ کرنے کے واسطے آکر اکٹھا ہوے تب ادھر سے پروہت سب سامان جہیز کا لے کر وہاں جا پہونچا تو ایسی بھیڑ اور شوبھا دوارکا میں ہوئی کہ جس کا حال برنن نہیں ہوسکتا جبکہ بواہ کے دن کیلے کے کھمبے گاڑ کر مخملی چندوا رتن جٹت باندھا گیا اور خوشبودار پھول اور نورتن کی بندن وار باندھ کر موتیوں سے چوک پُرا کر منڈوا تیار ہوا تب راجہ اُگرسین آدک نے موہن پیارے اور رکمنی جی کو اچھا اچھا گہنا اور کپڑا پہنا کر جڑاؤ چوکی پر بٹھال دیا جبکہ بڑے بڑے جدنبشی اور ناتے دار راجہ لوگ وہاں آکر چاروں طرف بیٹھے اور شری برہما جی اور شری مہادیوجی اور کبیر آدک سب دیوتا اپنا اپنا روپ بدل کر وہ منگلاچار دیکھنے کے واسطے وہاں آکر جمع ہوے تب گرگ پروہت نے شاستر کے موافق شری کرشن جی کا بواہ شری رکمنی جی کے ساتھ کر دیا اور اُن کو بھانور پھرایا۔

چوپائی

پنڈت تہاں بید دُھن کریں	رکمن سنگ پربھُو بھانور پھریں
ڈھول نفیری بہت بجاویں	ہرکھیں دیو سُمن برساویں
سدھ سادھ چارن گندھرب	انتردھیان ہوے لکھیں سرب
چڑھ بمان سب ہاتھ جُھکاویں	دیو بدھو سب منگل گاویں
ہاتھ دھرے پربھُو بھانور پاری	بام انگ رُکمنی بیٹھاری
کھولت کنگن کرشن مُراری	ایسے رسم ریت بستاری
اَتِ آنند رچیو جگ دیشا	ہرکھ ہرکھ سب دین اشیشا
کرشن رُکمنی جوڑی جیویں	یہ چرتر سُن امرت پیویں

اُس وقت استریاں سب منگلاچار گیت گا کر اور اپسرا آکاش میں بمانوں پر ناچ کر خوش ہوتی تھیں اور گندھرب لوگ گانا سُنا کر دیوتا لوگ بہت طرح کے گہنے رتن جٹت دولھا اور دلھن کو پہنا کر آنند مچاتے تھے

جب بواہ ہو چکا تب راجہ اُگرسین نے براہمنوں کو بہت دان اور دچھنا دے کر سنمان پوربک بدا کیا اور جاچک
اور مانگنے والوں کو منھ مانگا درب آدک دے کر اتنا دان دیا کہ اُن کو دوسری جگہ مانگنے کی اچھا نہیں رہی
اور سب جُدبنشی اور راجہ لوگوں نے روپیہ اشرفی نیوتہ دے کر اچھے اچھے گہنے اور کپڑے رُکمنی کو پہنا دئے
اور راجہ اُگرسین نے سب نیوتہری راجہ اور کُنڈن پر کے براہمنوں کو جیتھا جوگ سنمان پُوربک بدا کیا اتنی کتھا
سُنا کر شکدیو جی بولے کہ اے راجہ اُس دن دوارکا پُری اور تینوں لوک میں ایسا آنند سب کو پراپت ہوا
جس کا حال برنن نہیں ہو سکتا اور رُکمنی جی کے دُوارکا میں آنے سے سب چھوٹے اور بڑوں کے گھر میں لچھمی جی کا باس
ہو گیا اور سب راجہ اُن کے آدھین رہ کر اپنے اپنے دیش کی سوغات شیام اور بلرام کو بھیجنے لگے جو کوئی یہ
کتھا رُکمنی منگل کی سچے من سے کہتا اور سنتا ہے اُس کو بھکت (نعمت دنیا) اور مکت سب تیرتھوں کے اسنان
کرنے کا پھل ملتا ہے ۔

ادھیائے پچپن ۵۵

کتھا پردیمن جی کے جنم کی

اتنی کتھا سُن کر راجہ پرچھت نے پوچھا کہ اے من ناتھ کامدیو کو شری مہادیو جی نے کس طرح جلا دیا
تھا برنن کیجیے شکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ ایک دن شری مہادیو جی کیلاس پربت پر پرمیشور کے دھیان میں
بیٹھے تھے اُس وقت اچانک کامدیو نے آ کر اُن کو ایسا ستایا کہ دھیان اُن کا چھوٹ گیا تب اُنھوں نے کرودھ
کر کے اپنی تیسری آنکھ کھول کر کامدیو کی طرف دیکھا تب وہ جلکر راکھ ہو گیا ۔

دوہا

کام بلی جب شیو ہنیو تب رت دھرت نہ دھیر ۔ پت بن اَت تلپھت پھرے بھرے بکل تسریر

چوپائی

کام ناریوں لوٹت پھرے ۔ کنت کنت کہہ چاہت مرے

جبکہ بھولا ناتھ نے اُس کی یہ دشا دیکھی تب دیا اور کرپا کر کے کہا کہ اے رت تو سوچ مت کر کچھ دنوں
کے بعد شری کرشن اوتار میں کامدیو شری رُکمنی جی کے گربھ سے پیدا ہو کر شمبر دیت کے گھر آوے گا اس سے تو شمبر دیت
کے گھر جا کر رسوئیں بنانے کے واسطے رہ وہاں وہ تیرا سوامی تجھ کو ملکر وہاں سکھ دے گا جب یہ سُن کر رت کو دھیرج
ہوا تب وہ مایا کی بوڑھی استری کا روپ بنا کر اُس دیت کے گھر چلی گئی اور رسوئیں بنانے کے واسطے نکھیا بنکر
اپنے پت کے ملنے کی آشا میں رہنے لگی اور پرمیشور کی اگیا اُنسار کامدیو نے شری رُکمنی جی کے گھر پھر سے جنم لیا
وہ لڑکا شری کرشن کی صورت ایسا سندر پیدا ہوا کہ جس کو دیکھ کر سورج دیوتا بجت ہو جاتے تھے جب راجہ اُگرسین

اور بدیوجی نے جوتشیوں سے اُس کی جنم لگن کا حال پوچھا تب پنڈتوں نے جنم کُنڈلی اُس کی بنا کر کہا کہ اے مہاراج ہمارے بچار میں ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ لڑکا سندرتائی اور بل اور گن میں شری کرشن کی طرح ہوگا اور کچھ دن چل یا سے کرے اور دشمن کو مارنے کے پیچھے اپنے ماتا اور پتا سے آملے گا جبکہ براہمن لوگ اُس لڑکے کا نام پردیمن رکھ کر اور دچھنا لے کر اپنے اپنے گھر چلے گئے تب بدیوجی نے اپنے کُل کی ریت کر کے منگلاچار منایا تب پرمیشور کی اچھا سے ناردمن نے شمبردیت سے جا کر کہا کہ تو نہیں جانتا کہ کامدیو تیرے دشمن نے پردیمن نام سے شری کرشن چندر کے گھر جنم لیا ہے بارہ برس کی عمر میں وہ تجھ کو مارے گا جب ناردمُن یہ کہہ کر برہم لوک کو چلے گئے تب شمبردیت نے بچار کیا کہ میں ابھی پردیمن کو اُٹھا کر سمندر میں ڈال دوں تو میرے من کی چنتا چھوٹ جائے یہ بچارتے ہی شمبراسُر ہوا کا روپ بنکر دوارکا میں آیا اور رُکمنی جی کے مندر میں جا کر سیوَر کے بھیتر چلا گیا اور پردیمن کو جو اٹھارہ دن کا تھا وہاں سے اُٹھا کر لے اُڑا اور کسی استری نے جو سیوَر میں بیٹھی تھیں اُسے لے جاتے نہیں دیکھا جب رُکمنی جی اپنا لڑکا سیجا پر نہ دیکھ کر رونے لگیں تب سب استریوں نے اس بات کا تعجب مانا اور شمبردیت پردیمن کو سمندر میں ڈال کر اپنے گھر چلا گیا اور شری کرشن جی کی اچھا سے پردیمن کو ایک مچھلی نے نگل کر تین برس تک پیٹ میں رکھا جب ایک کیوٹ اُس مچھلی کو جال میں پھنسا کر شمبردیت کے یہاں بھینٹ لے گیا تب اُس مچھلی کا پیٹ چیرنے سے شیام رنگ بہت سندر ایک لڑکا جیتا ہوا نکلا وہ لوگ جب تعجب مان کر اُس کو اُس مایاروپی استری یعنے رت کے پاس لے گئے تب اُس نے بڑی خوشی سے لڑکے کو لے لیا اور شمبردیت سے چھپا کر اُس کو پالنے لگی کچھ دن کے بعد شمبراسُر نے بھی اُس کو دیکھا تو اُس کی سندرتائی پہ موہت ہو کر مایاوتی سے کہا کہ تو اس کو اچھی طرح پالن کر۔ اُنھیں دنوں ناردمُن اُس مایاوتی کے پاس جا کر بولے کہ یہ لڑکا کامدیو نام تیرا پت ہے اور اس کی ماتا رُکمنی اور باپ شری کرشن جی دوارکا میں رہتے ہیں اور شمبراسُر نے اسی کو سوَر سے چُرا کر سمندر میں ڈال دیا تھا شری مہادیوجی کے آشرباد سے جیتا رہ کر تیرے پاس پہونچا ہے یہ اپنا لڑکپن یہاں بتا کر اور شمبراسُر کو مار کر تجھے دوارکا میں لے جائے گا یہ بات کہہ کر ناردمُن چلے گئے اور رتِ یہ حال سنتے ہی بہت خوش ہو کر بڑے پریم سے اُس کو پالنے لگی جیوں جیوں وہ لڑکا سیانا ہوتا تھا تیوں تیوں رتِ اپنے پتِ کی چاہنا بڑھا کر یوں کہتی تھی۔

چوپائی

ایسو پربھ سنجوگ بنایو	مچھلی مانہہ گُننت میں پایو

جبکہ پردیمن پانچ برس کے ہوئے تب رتِ اُن کو اچھا اچھا گہنا اور کپڑا پہنا کر دیکھ دیکھ کر اپنی آنکھوں کو سکھ دینے لگی اور پردیمن اُس کو اپنی ماتا سمجھ کر لڑکوں کی طرح میّا میّا کہتے تھے اور مایاوتی اُن کے ساتھ پت بھاؤ مان کر لاڈ اور پیار کیا کرتی تھی۔

دوہا

ایسے ہی پالت رہی بہت ونا چنت لاے	بھیوترن سُندر مہا شوبھا کہی نہ جاے

جب پردیمن نو دس برس کے ہو کر سب بھلا اور برا سمجھنے لگے تب انھوں نے ایک دن مایا وتی سے جو سنگار کرکے اُن کے ساتھ کٹاچھ کرتی تھی کہا کہ تم ہماری ماتا ہو کر ہم کو پت بھاؤ سے کیوں دیکھتی ہو یہ بات سُن کر رت مسکراتی ہوئی بولی کہ اے کنت تم کیا بات کہتے ہو میں تمھاری استری ہوں ۔

	دوہا	
اور ادسھا جو ہتی سو سب کہی بجھائے		جنم لیو شری دوارکا شمبر لیو چرائے

جبکہ پردیمن نے یہ سب حال اپنے جنم اور اوتار لینے اور سمدر میں ڈالنے اور مچھلی کے نگل جانے کا مایا وتی سے سُنا تب اُس نے رت کو اپنی استری جان کر شمبراسر کو اپنا دشمن سمجھا اُس وقت مایا وتی بولی کہ اے کنت شری مہادیو سوامی کے آشیرباد سے میں اپنے منورتھ کو پہونچی لیکن شری رکمنی جی تمھاری ماتا اتنا دُکھ پاتی ہے کہ جیسے بچھڑے کے بچھڑ جانے سے گئو کو دُکھ ہوتا ہے اس واسطے اب تمھیں شمبر دیت کو مار کر اپنی ماتا اور پتا کو سکھ دینا چاہیے لیکن یہ دیت مایا جدھ بہت جانتا ہے اور تم نے ابھی تک لڑائی کی کچھ بدیا نہیں پڑھی اس سے وہ بدیا مجھ سے سیکھ لو ۔

	دوہا	
جاتے شمبراسر بلی تم سے جیتو جائے		میں یا کی بدیا سکل تم کو دیوں بتائے

جب پردیمن نے بارہ برس کی عمر تک سب بان بدیا اور مایا جدھ مایا وتی سے سیکھ لیا تب اپنے بدن میں لڑائی کی سامرتھ پاکر شمبر کو دُربچن کہنے لگا جس میں اُس سے لڑائی ہو جب ایک دن پردیمن کھیلتے ہوئے شمبراسر کی سبھا میں چلے گئے تب اُس دیت نے کسی دوسرے سے کہا کہ میں نے اس بالک کو اپنا بیٹا کرکے پالا ہے یہ بات سن کر پردیمن تال ٹھونک کر بڑے کرودھ سے بولے کہ مجھ کو اپنا لڑکا مت سمجھو میں تمھارا دشمن ہوں مجھ سے لڑ کر میرا بل دیکھ لو یہ بات سُن کر شمبراسر ہنستا ہوا اپنے سبھا والوں سے بولا کہ دیکھو بھائی جیسے میں نے دودھ پلا کر سانپ کو پالا ویسے میرے واسطے یہ پردیمن دوسرا سانپ پیدا ہوا یہ کہہ کر شمبراسر پردیمن سے بولا کہ اے بیٹا کیا تیری موت آئی ہے جو ایسی کٹھور باتیں مجھ سے کہتا ہے تب پردیمن نے جواب دیا کہ میرا ہی نام پردیمن ہے تم نے تو مجھ کو سمندر میں پھینکدیا تھا اور پران لینا چاہا تھا لیکن نارائن جی کی کرپا سے میں جیتا بچ کر آج تم سے بدلا لینے آیا ہوں جس طرح تم نے اپنی موت گھر میں پالی تھی اُسی طرح اب مجھ سے لڑائی کرو کوئی کسی کا باپ اور بیٹا نہیں ہوتا جگت کی گت ہمیشہ سے اسی طرح چلی آتی ہے یہ بات سُن کر شمبراسر بڑا سوچ اور کرودھ کرکے اپنی فوج سمیت پردیمن سے لڑنے کے واسطے شہر کے باہر نکلا اور گدا ہاتھ میں لے کر پردیمن سے للکار کر بولا کہ دیکھوں اب پران تیرا کون بچاتا ہے جب یہ کہہ کر شمبر دیت نے پردیمن پر گدا چلائی اور پردیمن نے اپنی گدا مار کر اُس کی گدا گرادی تب شمبراسر نے اگن بان پردیمن پر چھوڑا جبکہ اُس کو بھی پردیمن نے جل بان مار کر بجھادیا تب شمبراسر نے جھنجھلا کر بہت طرح کے ہتھیار پردیمن پر چلائے جبکہ پردیمن نے وہ بھی سب کاٹ کر گرادیے تب دونوں آپس میں لپٹ کر کشتی لڑنے لگے جب کہ کشتی میں بھی پردیمن نہیں ہارے تب شمبر دیت منتر کی بدیا سے اُن پر پتھر برسانے لگا جبکہ پردیمن

سنے اپنے منتر سے پتھر برسانا بھی بند کر دیا تب شمبر دیت مایا کے بل سے پردیمن کو اُٹھا کر آکاش کی طرف لے اُڑا اُس وقت پردیمن نے کرودھ کرکے ایک تلوار شمبر دیت کے ایسی ماری کہ سر اُس کا بھٹے کی طرح کٹ کر زمین پر گر پڑا اور ساعت بھر میں اُس کی فوج کو بھی کاٹ ڈالا تب دیوتوں نے خوش ہو کر آکاش سے اُن پر پھول برسائے اور سنساری لوگ جو اُس کے ڈر سے ہوم اور جگیہ وغیرہ دھرم کاج نہیں کرنے پاتے تھے وہ بھی خوش ہوئے اور پردیمن کی بہت اُستت کرکے بولے کہ شری کرشن بیکنٹھ ناتھ کا کوئی سامنا نہیں کر سکتا تھا اب اُن کا بیٹا بھی بلوان پیدا ہوا جس کے برابر کوئی دوسرا شور بیر سنسار میں دکھائی نہیں دیتا ۔

دوہا

جو ایسو بل دیکھتے رپ ست کو بھگوان	کرتے من میں مُدت ہوئے تھون لوک کو دان

پُردیمن جی نے شمبر اُسر کو مار کر شری کرشن جی کی دہائی اُس نگر میں پھیر دی تب مایاوتی نے خوش ہو کر اپنا خاص روپ پت کا بہت سندر بارہ برس کی عمر کا بنا لیا اور اُڑن کھٹولے میں اپنے پت سمیت بیٹھ کر دوارکا میں گئی اُس وقت پردیمن جی شیام گھٹا اور رت چندر ما کی طرح دونوں آپس میں کیسے سُندر معلوم ہوتے تھے جیسے کالی گھٹا میں بجلی شو بھا دیتی ہے جبکہ وہ دونوں رُکمنی جی کے آنگن میں آکر اُڑن کھٹولے سے اُتر کر کھڑے ہوئے تب سب استریاں شیام سُندر کی جو پردیمن جی کے ہرنے کے پیچھے بیاہی گئی تھیں پردیمن جی جو شری کرشن جی کے برابر سُندر تھے دیکھ کر چونک اُٹھیں اور اُن کے من میں یہ سندیہہ ہوا کہ شری کرشن جی یہ نئی سندری اور کہیں سے لائے ہیں تب اُنھوں نے اُس کی سندرتائی دیکھنے کے واسطے چاروں طرف سے آکر گھیر لیا اور یہ بھید کسی نے نہیں جانا کہ یہ پُردیمن ہیں اُس وقت پردیمن جی نے سب استریوں سے پوچھا کہ ہمارے ماتا اور پتا کہاں ہیں جب یہ بات سُن کر سب استریوں کو تعجب معلوم ہوا تب اُنھوں نے پُردیمن جی کی طرف آنکھ اُٹھا کر اچھی طرح دیکھا تو بھرگ لتا کا چنھ اُن کی چھاتی پر نہیں دکھلائی دیا تب اُنھوں نے سمجھا کہ یہ شری کرشن نہیں ہیں کوئی دوسرا شخص ہے اور رُکمنی جی نے پُردیمن جی کا منھ دیکھ کر اپنی سہیلیوں سے کہا کہ بڑا بھاگ اُس استری کا سمجھنا چاہیے جس نے ایسا سُندر بیٹا پیدا کیا اور یہ استری بھی سندرتائی میں اُس بالک کے برابر ہے میرا بیٹا بھی جس کو کوئی چرا لے گیا اسی صورت کا تھا پرمیشور کی دیا اور میرے بھاگ سے جو وہ لڑکا جیتا ہو کر وہی یہ آیا ہو تو تعجب نہیں میرا بیٹا بھی رہتا تو اسی عمر کا ہوتا ایسا بچار کر رُکمنی جی نے پُردیمن جی سے پوچھا ۔

دوہا

جنم بھیو کہہ گاؤں میں کہا تمھارو ناؤں	کون تمھارے مات پت کیوں آئے یہ ٹھاؤں

یہ کہتے ہی رُکمنی جی کو پریم پیدا ہوا اور اُن کی چھاتی سے دودھ بہہ نکلا اور بائیں آنکھ پھڑکنے لگی تب رُکمنی جی کو یہ بشواش ہوا کہ یہ میرا بیٹا ہے یہ بات سمجھتے ہی رُکمنی جی نے چاہا کہ میں اس کو گود میں اُٹھا کر پیار کروں لیکن بنا اگیا اپنے سوامی کے ایسا اُچت نہ جان کر من میں سوچ بچار کر رہی تھیں کہ اُسی وقت

اس۔ یہ اور دیوکی اور شری کرشن چندر نے وہاں ہونچکر یہ حال دیکھا جبکہ شری کرشن جی انترجامی نے سب بھید جاننے پر بھی کچھ حال پردمن جی کا کسی سے نہیں کہا تب اُن کی اچھا سے نارد مُن نے وہاں ہونچکر سب حال پردمن کا جیون کا تیوں کہہ سُنایا اور رُکمنی جی سے بولے کہ یہ تمہارا بیٹا ہے یہ بات سنتے ہی رُکمنی جی نے دوڑ کر پردمن جی کو گود میں اُٹھالیا اور سر اور منہ اُن کا چوم کر بلائیں لینے لگیں جس طرح بچھڑے ہوے بیٹے کے ملنے سے ماتا اور پتا کو خوشی ہوتی ہے اُسی طرح رُکمنی جی کو خوشی ہوئی اور رُکمنی جی نے رَتِ کو بھی اپنی گود میں لے کر بہت پیار کیا۔

دوہا

دیکھ پُتر پر پھلت بھئی یا بدھ رُکمنی ماے	ہرکھن جاسے چیت کی دھڑکن کہی نہ جاے

شری کرشن جی بھی اپنے پُتر اور بہو کو دیکھ کر بہت خوش ہوے شیام سُندر انترجامی سب حال جانتے تھے کہ میرا بیٹا شمبر اُسر کے یہاں ہے لیکن اتنے دنوں تک اُنھوں نے یہ بھید رُکمنی جی سے نہیں کہا تھا جبکہ پردمن جی نے سر اپنا ماتا اور پتا اور دادا اور دادی کے چرنوں پر رکھ کر اپنے بڑوں کو پہچانا تب سب نے اُن کو اشیش دے کر پیار کیا اور بہت درب آدک اُن کے ہاتھ سے دان اور دچھنا دلوائی اور دوارکا باسی سب استری پُرش اپنے اپنے گھر منگلا چار منا کر کہنے لگے کہ بسدیو نندن کا بڑا بھاگ ہے جو کھویا ہوا بیٹا ایک استری بہت سُندری اپنے ساتھ لے کر اُن کے گھر چلا آیا۔

دوہا

نرناری ہو ہے سبے دیکھ پردمن روپ	بن دیکھے چھن نار ہیں ایسے روپ انوپ

بسدیو جی نے اچھی لگن میں بڑی دھوم دھام سے پردمن جی کا بواہ رَتِ کے ساتھ کر دیا۔ اتنی کتھا سُنا کر شکدیو جی بولے کہ اے راجہ پرتچھت اس طرح کامدیو نے پردمن کا جنم لے کر اپنی استری رَتِ کو سُکھ دیا تھا۔

ادھیاے چھپن ۵۶

بواہ کرنا شری کرشن جی کا جامونتی اور ست بھاما سے

شکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ پرتچھت جن دنوں پردمن جی شمبر اُسر کے یہاں تھے اُنھیں دنوں ستراجت جدبنشی نے پہلے شری کرشن جی کو مِن کی جھوٹی چوری لگائی پھر پیچھے سے شرمندہ ہو کر اپنی بیٹی اُن کو بواہ دی۔ اتنی بات سُن کر راجہ پرتچھت نے بنے کیا کہ اے کرپاندھان ستراجت نے وہ مِن کہاں سے پائی اور کس طرح شیام سُندر کو چوری لگائی اور پھر کیونکر اپنی لڑکی اُن کو بواہ دی۔ شکدیو جی بولے ستراجت نام جدبنشی دوارکاپری میں رہتا تھا جبکہ اُس نے بہت دنوں تک سورج دیوتا کا تپ اور دھیان سچے من سے کیا تب سورج بھگوان نے خوش ہو کر اُس کو اپنا درشن دیا اور سیمنتک نام مِن اُس کو دے کر بولے کہ تم اس مِن کو میرے برابر جان کر ہر روز اس کی پوجا بدھ کے موافق کیا کرو تو تم سدا سکھ سے رہو گے اور جس نگر میں اور گھر میں یہ مِن رہے گی وہاں روگ اور درد کسی کو نہ ہوگا

اناج کی مہنگی نہیں پڑے گی اور جو کوئی سچے من سے اُس کی پوجا اور استت کرے گا اُس کے گھر ردّھا اور سدّھ بنی رہیگی یہ کہہ کر سورج دیوتا انتردھیان ہو گئے اور ستراجت وہ من اپنے گلے میں باندھ کر اپنے گھر چلا آیا اور جوتشی سے اچھی ساعت پوچھ کر اُس من کو بہت اچھے جڑاؤ سنگھاسن پر رکھا اور اپنے نیم اور دھرم سے رہ کر ہر روز بدھ پوربک اُس کی پوجا کرنے لگا اور پربھاؤ اُس من کا یہ تھا کہ جو کوئی شاستر کے موافق اُس کی پوجا کیا کرے اُس کو بیس من سونا ہر روز وہ من دیا کرتی تھی جبکہ ستراجت اُس من پوجنے کے پرتاپ سے تھوڑے دنوں میں بڑا دھن وان ہو گیا تو دولت کے غرور سے اپنے برابر کسی کو نہیں سمجھنے لگا ایکدن وہ ابھمان کر کے سمنتک من اپنے گلے میں پہن کر شری کرشن جی کی سبھا میں چلا جبکہ جدُبنشیوں نے جو وہاں بیٹھے تھے اُس من کا پرکاش سورج کے برابر دیکھا تب وہ لوگ اُس کو سورج سمجھ کر شری کرشن جی سے بولے کہ اے دوارکا ناتھ آپ کا پرتاپ اور جس سُن کر سورج دیوتا آپ کے درشن کے واسطے آتے ہیں یہ بات جدُبنشیوں کی سُن کر شری کرشن جی نے کہا کہ یہ سورج دیوتا نہیں ہیں ستراجت جادو نے سورج دیوتا کا تپ کر کے سمنتک من اُن سے پایا ہے وہی من اپنے گلے میں پہنے ہوئے چلا آتا ہے جبکہ ستراجت سبھا میں پہونچکر جہاں پر جادو لوگ چوپڑ کھیل رہے تھے بیٹھا اور شری کرشن جی اور سب جدُبنشی اُس من کی طرف دیکھنے لگے تب وہ اپنے من میں کچھ سمجھ کر وہاں سے اُٹھ کر جلدی اپنے گھر چلا گیا اسی طرح کبھی کبھی ستراجت وہ من اپنے گلے میں پہنکر وہاں جایا کرتا تھا ایک دن جدُبنشیوں نے شری کرشن جی سے کہا کہ اے مہاراج یہ من ستراجت سے لے کر راجہ اگرسین کو دیجئے کیونکہ ستراجت کو یہ من شوبھا نہیں دیتی یہ بات سُن کر شری کرشن جی نے کسی وقت ستراجت کی پرِیچھا لینے کے واسطے ہنسکر اُس سے کہا کہ راجہ لوگ سب سے بڑے ہوتے ہیں اس لیے جس کے پاس جو چیز اچھی ہو وہ اُسے راجہ کو بھینٹ دیوے تو ایسا کرنے سے لوک اور پرلوک دونوں بنتے ہیں اس لیے تم یہ من راجہ اُگرسین کو جنھیں ہم بھی اپنا بڑا جانتے ہیں بھینٹ دے کر سنسار میں جس اُٹھاؤ یہ بات سنتے ہی ستراجت جادو لالچ کے بس ہو کر اُداس ہو گیا اور اس بات کا کچھ جواب نہ دے کر چپ ہو رہا اور اُن کو ڈنڈوت کر کے اپنے گھر چلا آیا کرشن بھگوان کی اِچّھا سے کہ سورج اور چندرما آدک سب دیوتاؤں کے مالک وہی ہیں اُسی دن سے جتنا گن اُس من میں تھا وہ سب جاتا رہا اور ستراجت نے گھر جاکر پرسین اپنے بھائی سے کہا کہ شیام سندر نے یہ من راجہ اُگرسین کو دینے کے واسطے مجھ سے کہا تھا لیکن میں نے نہیں دیا یہ سنتے ہی پرسین مورکھ نے دوارکا ناتھ پر کرودھ کیا اور من ستراجت سے لے کر اپنے گلے میں باندھ لیا اور گھوڑے پر چڑھ کر جنگل میں شکار کھیلنے کو چلا گیا وہاں ایک ہرن کے پیچھے جو گھوڑا دوڑایا تو اپنے ساتھیوں سے الگ ہو کر پہاڑ کی کندرا کے پاس جہاں ایک شیر رہتا تھا جا پہونچا جیسے شیر نے گھوڑے کی ٹاپ سنی ویسے باہر نکل کر پرسین کو گھوڑا اور ہرن سمیت مار ڈالا جب وہ شیر پرسین کے گلے سے وہ من لے کر اپنی کندرا میں گھسنے لگا تب جاموَنت ریچھ شری رام چندر جی کے بھگت نے وہاں پہونچکر اس شیر کو کندرا کے دروازے پر بلدا ڈالا اور وہ من لے لیا۔

دوہا

واکے اک کنیا ہتی مہا سندری روپ	تاکے کھیلن کو دیو وہ من مہا انوپ

اُس من کی روشنی سے جاموونت کا مکان جو اندھیری کندرا میں تھا آٹھوں پہر دن کی طرح اُجیارا رہنے لگا جبکہ پرسین کے ساتھ والوں نے آکر ستراجت سے کہا کہ تمھارے بھائی نے جنگل میں ایک ہرن کے پیچھے گھوڑا دوڑایا تو پھر اُس کا پتہ بہت ڈھونڈھنے پر بھی نہیں ملا اس لیے ہم لوگ لاچار ہو کر چلے آئے یہ بات سنتے ہی ستراجت نے بڑا سوچ کر کے اپنے من میں شبہہ کیا کہ شری کرشن جی نے سینتک من راجہ اُگرسین کو دینے کے واسطے مجھ سے کہا سو میں نے اُن کو نہیں دیا اس لیے اُنھوں نے میرے بھائی کو جنگل میں مار کر وہ من لے لیا ہوگا ستراجت اس بات کا سوچ اپنے من میں رکھ کر دن رات اُداس رہنے لگا لیکن شری کرشن جی کے ڈر سے یہ بات کہہ نہیں سکتا تھا ایک دن رات کو ستراجت کی استری نے اُس کو اُداس دیکھ کر پوچھا۔

چوپائی

کہا کنت من سوچت بھاری	مو سے بات بتاؤ ساری

یہ بات سُن کر ستراجت نے کہا کہ اے پران پیاری استری کے پیٹ میں کوئی بات نہیں پچتی اور وہ سب حال اپنے گھر کا دوسرے سے کہہ دیتی ہے کچھ اپنا بھلا بُرا نہیں سمجھتی اس لیے اپنے من کا بھید جس میں کھٹکا ہو استری سے کہنا نہ چاہیئے یہ بات سنتے ہی وہ جھنجھلا کر بولی کہ میں نے کونسی بات تمھاری سُن کر باہر کہہ دی تھی جو تم ایسا کہتے ہو کیا سب استری برابر ہوتی ہیں جب تک تم اپنے من کا حال مجھ کو نہ بتاؤ گے تب تک میں اَن جل نہ کروں گی یہ بات سُن کر ستراجت نے لاچاری سے کہا کہ جھوٹھ سچ کا حال پرمیشور جانے لیکن میرے من میں ایک بات کا شبہہ ہے وہ تجھ سے کہتا ہوں تو کسی سے اس بات کی چرچا نہ کرنا جبکہ اُس نے کہا بہت اچھا کسی سے نہ کہوں گی تب ستراجت بولا کہ ایک دن شری کرشن جی نے مجھ سے سینتک من راجہ اُگرسین کو دینے کے واسطے کہا تھا میں نے نہیں دیا اس سے مجھ کو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اُنھوں نے پرسین کو جنگل میں مار کر وہ من لے لیا ہوگا دوسرے کی سامرتھ نہیں ہے کہ میرے بھائی کو مار سکے ستراجت یہ بات اپنی استری سے کہہ کر سو رہا لیکن اُس کی استری رات بھر سوچ بچار میں جاگتی رہ کر جب پربھات کال اُٹھی تب اُس نے اپنی سکھیوں اور داسیوں سے کہا کہ شری کرشن جی نے پرسین کو مار کر سینتک من لے لیا ہے یہ بات میرے سوامی نے مجھ سے رات کو کہی تھی لیکن تم لوگ کسی کے سامنے یہ چرچا نہ کرنا۔ اے راجہ پرتچھت استریوں کے پیٹ میں کوئی بات نہیں پچتی اس لیے جب یہ چرچا ہوتے ہوتے پھیل گئی تب شری کرشن جی کے محل میں بھی جا کر کسی استری نے کہا کہ ایسی بات ستراجت کی استری کہتی تھی تب جھوٹھا کلنک سُن کر شری کرشن جی کی استریاں آپس میں

یہ چرچا اور سوچ کرنے لگیں تب اُن میں سے کسی نے شری کرشن جی سے بھی کہا کہ مہاراج آپ کو ستراجت
اور اُس کی اِستری پرسین کے مارنے اور سیمنتک مَن لینے کا کلنک لگاتی ہیں ۔

دوہا

چہوں دس پھیلی بات یہ جانت راج رنگ	سو اُپائے اب کیجئے جا سے مٹے کلنک

شیام سندر یہ جھوٹھا کلنک سُن کر پہلے اپنے من میں اُداس ہو گئے پھر کچھ سوچ بچار کر راجہ اُگرسین کے
پاس جہاں بسدیو جی اور بلرام جی آدک بہت سے جدبنسی بیٹھے تھے جا کر کہا کہ اے مہاراج سب لوگ مجھ کو
جھوٹھا کلنک لگاتے ہیں کہ شری کرشن نے پرسین کو جنگل میں مار کر سیمنتک مَن لے لیا ہے آپ حکم دیجئے تو میں
پرسین کو اور اُس مَن کا پتا لگا کر اپنا کلنک چھڑاؤں جب راجہ اُگرسین یہ بات سُن کر کچھ نہیں بولے تب
شری کرشن جی دس بارہ جدبنسی اور پرسین کے سیوکوں کو جو شکار کھیلتے وقت اُس کے ساتھ تھے لے کر
اُسے ڈھونڈھنے نکلے جہاں جہاں پرسین نے ہرن کے پیچھے گھوڑا دوڑایا تھا وہاں گھوڑے کے سُم کا نشان
دیکھتے ہوئے چلے جب اُس جگہ جہاں پرسین اور اُس کے گھوڑے کی لاش پڑی تھی پہونچے تب وہاں شیر
کے پاؤں کا نشان دیکھ کر جانا کہ شیر نے اُس کو مار ڈالا لیکن اُس مَن کا پتہ وہاں نہ ملا اس لیے موہن پیارے
جدبنسیوں سمیت شیر کے پاؤں کا نشان دیکھتے ہوئے جب اُس کندرا کے دروازے پر جہاں جاموَنت ریچھ رہتا تھا
پہونچے تب کیا دیکھا کہ شیر مرا ہوا پڑا ہے لیکن مَن وہاں بھی نہیں دیکھ پڑتی یہ اچنبھا دیکھ کر جدبنسیوں نے شری کرشن
جی سے کہا کہ مہاراج اس جنگل میں ایسا زبردست آدمی یا جانور کہاں سے آیا جو شیر کو مار کر اور مَن کو لے کر اس
کندرا میں گھُس گیا ہے لوگوں نے اپنی سامرتھ بھر پرسین کو ڈھونڈھا پرسین کے مارے جانے کا دوش اِس
شیر کو لگا اب آپ کا جھوٹھا کلنک چھوٹ گیا اس لیے پھر چلیے یہ سُن کر شری کرشن جی نے کہا کہ چلو اس
کندرا میں گھُس کر دیکھیں کہ شیر کو مار کر کون مَن لے گیا جدبنسی بولے کہ مہاراج ہم کو اِس اندھیری کندرا میں
جاتے ڈر لگتا ہے اس میں جا کر پران کون دے ہم آپ سے بھی بنتے کرتے ہیں کہ اِس بھیانک گپھا میں
نہ جا کر دوارکا کو پھر چلیے ہم سب وہاں جا کر کہیں گے کہ شیر نے پرسین کو مار کر سیمنتک مَن لیا اور اُس شیر کو نہ معلوم
کون مار کر وہ مَن کندرا کے بھیتر لے گیا یہ حال ہم لوگ اپنی آنکھ سے دیکھ آئے ہیں اِس بات کے کہنے سے
آپ کا کلنک چھوٹ جائے گا جب مارے ڈر کے کوئی اُس کندرا میں نہیں گیا تب شیام سندر نے اپنے
ساتھیوں سے کہا کہ میرا مَن سیمنتک مَن میں لگا ہے اس لیے میں کسی کا کچھ ڈر نہ رکھ کر اکیلا اس کندرا میں جاتا ہوں
تم لوگ بارہ دن تک یہاں رہ کر میری راہ دیکھنا جو میں بارہ دن تک کندرا سے باہر نکل آیا تو اچھا ہے
نہیں تو یہاں کا حال گھر پر جا کر کہہ دینا ۔

دوہا

دوادس دن کی اودھ کر گئے تہاں جدرائے	جادو جتنے سنگ تھے رہے دوار پر چھائے

اے راجہ شری کرشن جی نے اُس اندھیاری کندرا میں تھوڑی دور جا کر کیا دیکھا کہ ایک مکان اور باغ بہت اچھا جاموَنت کے رہنے کا وہاں بنا ہے اور جاموَتی نام اُس کی بیٹی بہت سندری وہ من ہاتھ میں لیے ہوئے پالنے میں جھول رہی ہے اور جاموَنت سو رہا ہے اور ایک داسی اُس کے پالنے کے پاس بیٹھی ہوئی ہے جیسے شری کرشن جی نے ہاتھ بڑھا کر سیمنتک من لینا چاہا ویسے اُس داسی نے جاموَنت کو پکارا جاموَنت نیند سے جاگ کر شری کرشن جی کے ساتھ کشتی لڑنے لگا ستائیس۲۷ دن تک برابر دن رات جاموَنت نے شری کرشن جی کے ساتھ ملکر جدھ کر کے بہت داؤں اور پیچ اپنے کیے جب کوئی داؤں اُس کا دوار کا ناتھ پر نہیں چلا اور لڑتے لڑتے مارے بھوکھ اور پیاس کے سب زور اُس کا گھٹ گیا تب شری کرشن جی نے ایک گھونسا جاموَنت کے ایسا مارا کہ وہ گھٹنے کے بل بیٹھ گیا اُس وقت وہ اپنے من میں بچار کرنے لگا کہ سوا اے شری رام چندر جی اور لچھمن جی کے کوئی سنساری آدمی اتنی سامرتھ نہیں رکھتا جو ستائیس۲۷ دن میرے ساتھ لڑ کر مجھے جیت سکے اِس لیے میری جان میں یہ شیام روپ شری رام چندر جی کا اوتار معلوم ہوتے ہیں جن کے ساتھ لڑنے سے میری یہ دشا ہو گئی - اتنی کتھا سُنا کر شکدیو جی بولے کہ اے راجہ پرکچھت جب جاموَنت کے ہردے میں گیان کا پرکاش ہو کر اُس کو بشواس ہوا کہ یہ شری رام چندر کا اوتار ہیں تب شیام سندر بھگت ہتکاری انترجامی نے خوش ہو کر اُسی وقت شری رگھناتھ جی کا روپ دھر کر دھنکھ بان لیے ہوئے جاموَنت کو درشن دیا جاموَنت وہ روپ دیکھتے ہی ساشٹانگ ڈنڈوت کر کے ہر چرنوں پر گر پڑا اور پرکرما کر کے اُن کے سامنے کھڑا ہو گیا اور بڑے پریم سے آنکھوں میں آنسو بھر کر ہاتھ جوڑ کر بنے کیا کہ اے دنیا ناتھ سب جگت کی اُتپت اور پالن کرنے والے انترجامی آپ نے بڑی دیا کی جو پرتھوی کا بھار اُتارنے کے واسطے اوتار لے کر مجھ کو اپنا درشن دیا نارد مُن مجھ سے کہ گئے تھے کہ شری رام چندر جی شری کرشن جی کا اوتار لے کر تیرے گھر آویں گے اِس لیے ترتیا جگ سے یہاں رہ کر آپ کے درشن پانے کی آشا لگائے راہ دیکھتا تھا آج اپنے منورتھ کو پایا آپ تینوں لوک کی اُتپت اور پالن کرنے والے ہو کر سب سے پہلے تھے اور مہاپرلے ہونے کے بعد بھی سوائے آپ کے اور کوئی دوسرا نہیں بنا رہے گا آپ مہاراجہ دشرتھ کے بیٹے اور اجودھیا پُری اور سب جگت کے راجہ ہیں آپ کا آد اور انت اور بھید بید بھی نہیں جان سکتے اور سنکھ چکر گدا پدم آپ کے ہتھیار ہیں اور سب طرح کا سُکھ آپ کی کرپا سے جیوؤں کو ملتا ہے اور آپ ہمیشہ آنند مورت رہتے ہیں کسی بات کا سوچ آپ کو نہیں ہوتا اور آپ سب کا منورتھ پورا کرنے والے ہیں تینوں لوک میں کسی کو ایسی سامرتھ نہیں ہے جو آپ کی مہما اور بھید کو جان سکے اور آپ شری لچھمن بھرت سترگھن جی کے بڑے بھائی ہو کر شری سیتا مہارانی کے پت ایسے سُندر ہیں کہ کامدیو بھی آپ کے روپ پر موہت ہو جاتا ہے اور آپ ہمیشہ شیش ناگ کی چھاتی پر شین کرتے ہیں اور آپ نے مہاراجہ دشرتھ اپنے باپ کی اگیا سے راج چھوڑ کر شری لچھمن جی اور شری سیتا مہارانی سمیت چودہ۱۴ برس تک بن باس کیا اور بن میں بہت سے راچھسوں کو مار کر رکھیشور اور ہر بھگتوں کو

شکھ دیا جب آپنے شوپنکھا راون کی بہن کی ناک کاٹ کر کھر اور دوکھن اور تر سرا آدک کو مار ڈالا تب راون
جوگی کا بھیس بنا کر پنچ بٹی میں آیا اور شری سیتا جی کو اکیلی دیکھ کر چھل سے ہر لے گیا اور اُس نے اپنے
پاؤں میں آپ بسولا مارا جب سگریو بندر جو کہ بالِ اپنے بھائی کے ڈر سے بیاکل تھا تمھاری شرن آیا
تب آپ نے بالِ بندر ادھرمی کو مار کر سگریو کی اچھا پوری کی اور شری ہنومان جی کو اپنا بھگت اور سیوک
سمجھ کر اُن کو جس دیا جب آپ بڑی بھاری فوج ریچھ اور بندروں کی اپنے ساتھ لے کر سمدر کنارے پہونچے
تب بھبیکھن راون کا بھائی آپ کی شرن آیا آپنے اُس کو لنکا پت کر دیا جبکہ سمدر اگیان اور ابھیمان کی راہ
سے آپ کے پاس نہیں آیا تب آپ کے کرودھ کرنے سے سمدر کا پانی کھولنے لگا اور سمدر کے سب جیو بیاکل
ہو گئے یہ حال دیکھتے ہی سمدر بنے پورب آپکے چرنوں پر آ کر گر پڑا اور اپنا اپرادھ چھما کرنے کے واسطے
ہاتھ جوڑ کر بولا کہ مہاراج آپنے درشن مجھے دیکر کرتارتھ کیا یہ دین بچن سن کر آپ اُس پر دیال ہوئے پھر آپ
سمدر میں پل بندھوا کر ریچھ اور بندروں کی فوج سمیت پار اُتر گئے اور راون کو کل پریوار اور فوج سمیت
مار کر بھبیکھن کو لنکا کا راج دیا اور سیتا جی کو ساتھ لے کر اجودھیا پُری میں آئے اور گیارہ ہزار برس وہاں
کا راج کیا اُن دنوں ترتیا جگ تھا تب سے آج میں تمھارا درشن جو برہما آدک دیوتوں کو جلدی دھیان
میں نہیں ملتا پا کر اپنے برابر کسی دوسرے کا بھاگ نہیں سمجھتا آپ دنیا ناتھ جس طرح دیا کر کے اپنے چرن
یہاں لے آئے اسی طرح دیال ہو کر آنے کا کارن بتلائیے یہ بات سُن کر شیام سُندر نے کہا کہ اے
جاموونت ہم تیری استت کرنے سے بہت خوش ہوئے جو مَن تیری کنیا ہاتھ میں لیئے کھیلتی ہے راسی مَن کی چوری
ستراجت جادو نے مجھے لگائی ہے اس لیئے میں اپنا کلنک چھڑانے کے واسطے یہی مَن لینے آیا ہوں مجھے
دے دو یہ بات سُنتے ہی جاموونت نے منسا باچا کرمنا سے خوش ہو کر نبے کیا کہ اے مہا پرکھو میرے
یہاں ایک سیمنتک مَن اور دوسری جامبوتی کنیا دو مَن ہیں یہ دونوں آپ کی بھینٹ کرتا ہوں آپ دیا کر کے
قبول کیجیے جس میں میرا اُدھار ہو یہ بات سُن کر شیام سندر بولے کہ بہت اچھا ہم نے تیرا کہنا مانا جیسے یہ
بات جاموونت نے سُنی ویسے خوشی سے اپنی کنیا شری کرشن جی کو بیاہ کر وہ مَن جہیز میں دیدی۔ اتنی
کتھا سُنا کر شکدیو جی بولے کہ اے پریکھت ادھر تو شری کرشن جی ستائیسویں دن جاموونت سے بدا ہو کر سیمنتک
مَن اور جامبوتی کو ساتھ لے کر اپنے گھر چلے اور اُدھر جدبنشیوں نے چوبیس دن تک آپ کی راہ
دیکھی پھر نا اُمید ہو کر وہاں سے روتے اور پیٹتے دوارکا میں آئے جبکہ راجہ اُگرسین اور بسدیو آدک دوارکا
باسیوں نے یہ حال سُنا تب سب چھوٹے اور بڑے استری پُرش کھانا پانی چھوڑ کر بہت بلاپ کرنے لگے
اور سب نے ستراجت کو گالیاں دے کر بہت بُرا کہا اور بہت لوگوں نے ستراجت کو مارنا چاہا لیکن
بلرام جی نے اُن کو مارنے سے منع کر کے سمجھایا کہ تم لوگ چنتا مت کرو وہ اِبناشی پُرکھ سیمنتک مَن لیے
آتے ہیں تینوں لوک میں کوئی ایسا نہیں ہے جو اُن کو مار سکے یا دُکھ دے سکے جب اُن کے سمجھانے

پر بھی کسی کو دھیرج نہیں ہوا تب رُکمنی آدک سب استریاں کرشن چندر کی روتے روتے گھبرا کر اپنے محل سے باہر نکلیں اور آپس میں اکٹھی ہو کر دوارکا باسیوں سمیت موہنی مورت کو ڈھونڈھنے چلیں ۔

	دوہا	
ماکھن پُربھ بل بیر بن دھریں نہیں من دھیر		سب مل کر کھوجن چلیں بیاکل مہا شریر

اے راجہ پرچھت نگر کے باہر جو دیو استھان اُن کو دکھائی دیتے تھے وہاں مانتا مان کر آگے چل جاتی تھیں جبکہ شہر کے باہر ایک کوس دیبی جی کے مندر پر پہونچیں تب بدھ پوربک پوجا کر کے ہاتھ جوڑ کر بولیں کہ اے امبکا ماتا تم سب کی راچھا پوری کرتی ہو اس لیے ہم لوگ تم سے یہ بردان مانگتی ہیں کہ جس میں ہمارے پران ناتھ جلدی اپنا درشن دے کر ہم لوگوں کا دُکھ دُور کریں جس وقت دوارکا ناتھ کی استریاں دیبی جی سے یہ بردان مانگ رہی تھیں اور راجہ اُگرسین جدبنشیوں سمیت اپنی سبھا میں بیٹھے سوچ کرتے تھے اُسی وقت موہن پیارے سمنتک اور جاموتی کو اپنے ساتھ لیے ہنستے ہوئے راجہ اُگرسین کی سبھا میں جا کر کھڑے ہو گئے اُن کا چندر مکھ دیکھتے ہی بسدیو آدک نے بہت خوش ہو کر بہت درب اُن کے ہاتھ سے دان اور دچھنا دلوائی اور یہ حال سن کر رُکمنی آدک استریاں بڑی خوشی سے گاتی بجاتی ہوئی اپنے اپنے مندر میں آئیں اور ایک جدبنشی نے ہنسی کی راہ سے موہن پیارے سے کہا ۔

	دوہا	
من کارن کچھ نہیں گئے جاموتت کے دھام		بیاہ کرن پہونچے وہاں ماکھن پُربھ گھنشام

موہن پیارے نے یہ بات سن کر ہنس دیا اور اُسی وقت ستراجت کو بلا بھیجا اور سمنتک مِن اُسے دے کر کہا کہ تم نے جھوٹھا کلنک ہم کو من لینے اور پرسین کو مارنے کا لگایا تھا تمھارے بھائی کو شیر نے مار کر مِن لے لیا اور اُس شیر کو جاموتت بھالو مار کر مِن لے گیا جاموتت نے اپنی بیٹی بواہ کر یہ مِن جہیز میں دیا ہے سو تم یہ مِن اپنی لیو جبکہ ستراجت نے وہ مِن دیکھ کر سب حال سُنا تب شرمندہ ہو گیا اُس وقت تو وہ شیام کی آگیا کے موافق مِن لے کر اپنے گھر چلا گیا لیکن مَن میں بہت اُداس ہو کر کہنے لگا کہ دیکھو میں نے بڑا پاپ کیا کہ جھوٹھا کلنک بیکنٹھ ناتھ کو لگایا اب مجھ کو مناسب ہے کہ ست بھاما اپنی بیٹی اُن کو بواہ کر یہ مِن جہیز میں دے دوں تو میرا اپرادھ چھوٹ جائے ۔

	دوہا	
یہ کنیا جگ موہنی سُندر مہا سروپ		شری جدپت کے دیجیئے ایسو رتن انوپ

جب ایسا بچار کر ستراجت نے اپنی استری سے پوچھا تب وہ بولی کہ اے سوامی تم نے بہت اچھا بچار ہے ست بھاما شری کرشن جی کو دے کر جگت میں جس لیجیئے یہ بات سنتے ہی ستراجت نے اچھی لگن ٹھہرا کر ست بھاما کا تلک اپنے پروہت کے ہاتھ بسدیو جی کے گھر بھیج دیا جب راجہ اُگرسین نے وہ تلک بڑی خوشی سے لے لیا اور

دھوم دھام سے برات سج کر شیام سندر کو بیاہنے آئے تب ستراجت نے شاستر کے موافق اپنی بیٹی شری کرشن جی کو بواہ دی اور وہ منِ اور بہت رتن آدک جہیز میں دیا شری کرشن جی نے اور سب جہیز لے لیا لیکن وہ منِ اُس کو پھیر کر کہا کہ یہ منِ ہمارے کام کی نہیں ہے کیونکہ ہم سے اُس کی پوجا نہیں بن پڑے گی یہ منِ تم اپنے یہاں رکھو جبکہ تم نے اپنی بیٹی ہم کو بواہ دی تب سب مال تمھارے گھر کا ہمارا ہوا اور جو تم نے ہم کو کلنک لگایا تھا اُس بات کا بھی کچھ اپنے مَن میں سوچ مت کرو اب ہم تم سے کچھ دُکھ نہیں مانتے جس کا مال کھو جاتا ہے اُس کا شبہہ بہت آدمیوں پر ہو جاتا ہے یہ سنتے ہی ستراجت نے لجّت ہو کر وہ منِ لے لیا اور شیام سندر ست بھاما کو ساتھ لے کر باجے گاجے سمیت اپنے گھر آئے اتنی کتھا سُن کر راجہ پرکھچت نے پوچھا اے سوامی شری کرشن چندر بیکنٹھ ناتھ کو جھوٹھا کلنک کس سبب سے لگا تا تھا شُکدیو جی بولے کہ مُرلی منوہر نے بھادوں سُدی چوتھ کا چندرما دیکھا تھا اس لیے اُن کو جھوٹھی چوری لگی تھی۔

دوہا

بھادوں سُکلا چوتھ کو چاند نہارے جوے ۔ یہ پرسنگ شرون کرے تو کلنک نہیں ہوے

اَدھیاے ستاونؔ

مارا جانا ستراجت اور ست دُھنوا کا

شُکدیو جی بولے کہ اے راجہ پرکھچت جس طرح ست دھنوا جادو نے ستراجت کو مار کر سمنتیک منِ اُس کا لے لیا اور شری کرشن کے ڈر سے دوارکا چھوڑ کر بھاگا وہ حال کہتے ہیں سُنو ایک دن کسی نے دوارکا میں آکر شیام اور بلرام سے یہ سندیسا کہا کہ جُدھشٹھر آدک پانچوں بھائیوں کو درجودھن نے لاکھ کے قلعہ میں رکھ کر آدھی رات کو چاروں طرف سے آگ لگا دی وہ لوگ اپنی ماتا سمیت جل گئے یہ حال سنتے ہی دونوں بھائیوں کو ایسا سوچ ہوا کہ اُس وقت رتھ پر چڑھ کر اپنی پھوپھی اور بھائیوں کی خبر لینے کے واسطے ہستنا پور کو چلے گئے جبکہ شیام اور بلرام راجہ درجودھن کی سبھا میں پہونچے تب کیا دیکھا کہ راجہ درجُودھن دھرتراشٹر آدک سب چھوٹے اور بڑے اُداس بیٹھے ہیں اور بھیشم پتامہ اور درونا چارج کی آنکھوں سے آنسو بہ رہے ہیں اور گاندھاری آدک کورو کی استریاں پانچوں بھائیوں کو یاد کرکے رو رہی ہیں جب یہ حال دیکھ کر شیام اور بلرام اُن کے پاس جا بیٹھے اور جدھشٹھر کا حال اُنسے پوچھا تو کسی نے کچھ جواب نہ دیا لیکن بدُرجی نے شیام کے پاس جا کر آہستہ سے کہدیا کہ درُجودھن آدک نے پانچوں بھائیوں کے پران لینے میں کچھ دسو کا نہیں کیا تھا لیکن تمھاری دیا سے وہ لوگ بچ گئے ہیں یہ حال سُن کر شری کرشن جی وہاں سے باغ میں اپنے ڈیرے پر چلے آئے اتنی کتھا سُنا کر شُکدیو جی بولے کہ اے راجہ پرکھچت جبکہ شیام اور بلرام ہستنا پور کو چلے گئے تب اُن کے پیچھے دوارکا میں

یہ حال ہوا کہ ست دھنوا جادو دوارکا باسی کے یہاں جس سے پہلے ست بھاما کی منگنی ہوئی تھی اکرور اور کرت برما نے جاکر کہا کہ ایک تو ستراجت نے جھوٹھا کلنک مِن چرانے کا دوارکا ناتھ کو لگایا دوسرے اپنی بیٹی کی منگنی پہلے تم سے کرکے پھر شری کرشن کو بیاہ دی اس لیے تمھارے نام دھرائی ذات بھائیوں میں ہوئی ان دونوں شیام اور بلرام ہستناپور کو گئے ہیں تو اُس کو مار کر کیوں اپنا بیر نہیں لیتا ہمارے نزدیک یہ بات اچھی ہے کہ رات کو ہم تینوں آدمی ستراجت کے گھر پر چل کر اُس کو مار ڈالیں اور اتنے دنوں تک جو دھن اُسنے سمینتک مِن کے پرتاپ سے جمع کیا ہے وہ چھین لیں یہ بات مان کر ست دھنوا رات کو اکرور کرت برما کے ساتھ ستراجت کے مکان پر گیا اور اکرور اور کرت برما کو دروازے پر کھڑا کر دیا اور آپ اکیلا گھر کے بھیتر جاکر ستراجت کو جو نیند میں بیہوش سو رہا تھا مار ڈالا اور جو کچھ سونا اور سمینتک مِن اُس کے گھر میں تھا لے کر باہر چلا آیا جبکہ ستراجت کو مار کر تینوں آدمی اپنے اپنے گھر چلے آئے تب ست دھنوا اکیلا اپنے گھر بیٹھ کر سوچ کرنے لگا کہ دیکھو میں نے اکرور اور کرت برما کا کہنا مان کر شری کرشن جی سے بیر کیا اب نہ معلوم وہ میرا حال کیا کریں گے۔

		دوہا		
	سادھو کہے جو کپٹ کی تاسوں کہا بسائے		کرت برما اکرور مِل بتا دیو موہہ آئے	

جب ستراجت کی استری یہ حال اپنے پت کا دیکھ کر رونے اور پیٹنے لگی اور ست بھاما نے یہ حال سنتے ہی وہاں جاکر یہ حال اپنے باپ کا دیکھا تب اُس نے پہلے بڑا بلاپ کیا پھر اپنی ماتا کو دھیرج دے کر لوتھ ستراجت کی تیل میں رکھوا دی اور اُسی وقت آپ رتھ پر چڑھ کر دُشٹ سنگھارن دیوکی نندن کے پاس ہستناپور کو گئی۔

		چوپائی		
	گھر ہے کشل چھیم سُندری تم بن کشل کہاں جدُناتھ		دیکھت ہی اُٹھ بولے ہری ست بھاما کہے جوڑے ہاتھ	

اسے مہا پربھو ست دھنوا رات کو ادھرم کی راہ سے سوتے وقت میرے باپ کو مار کر سمینتک مِن لے گیا۔

		چوپائی		
	دور کرو سب سوچ ہمارے		دھرے تیل میں سُسر تمھارے	

ایسا کہہ کر جب ست بھاما شیام اور بلرام کے سامنے بلاپ کرنے لگی تب دوارکا ناتھ نے بھی بلرام جی سمیت آنکھوں میں آنسو بھر کر ست بھاما سے کہا تو اپنے مَن میں دھیرج دھر جو کچھ ہونا تھا ہو چکا اب تیرا باپ تو جی نہیں سکتا لیکن جس نے تیرے باپ کو مارا ہے اُس کو مار کر ہم بدلا لیویں گے اور جب تک ست دھنوا کو نہ ماریں گے تب تک دوسرا کام نہ کریں گے جب یہ بات سُن کر ست بھاما کو کچھ دھیرج ہوا تب دوارکا ناتھ اُسی وقت بلرام جی اور ست بھاما کو ساتھ لے کر دوارکا کی طرف چلے جب کہ ست دھنوا نے سُنا کہ شیام اور بلرام ہستناپور سے آتے ہیں تب وہ رہنا اپنا دوارکا میں اُچت نہ جان کر سمینتک مِن لیے ہوئے کرت برما اور

اکرور کے پاس چلا گیا اور ہاتھ جوڑ کر بولا کہ سنو بھائی میں نے تمھارے کہنے سے ستراجیت کو مار کر بیکنٹھ ناتھ سے دشمنی کی اب شیام اور بلرام کے ہاتھ سے میری جان بچنا مشکل ہے اس لیے اب میں تمھارے شرن آیا ہوں اپنے کہے کی لاج رکھ کر جہاں بتاؤ وہاں میں چھپ کر رہوں۔

چوپائی

موپر کرودھ کیے جدناتھا　　اُدت لیے سندرشن ہاتھا
موکو جیو وان اب دیجے　　اپنی شرن راکھ اب لیجے

نہیں تو اے اکرور تم ہمارا رتھ ہانکو ہم بھی شری کرشن جی سے لڑیں گے۔

دوہا

ست دھنوا نے ترت ہی اُتر کہیو سُنائے　　اپرادھی جدناتھ کو کا پے راکھو جائے

اے ست دھنوا تم اپنے اگیان سے یہ بات ہم سے کہنے آئے ہو پہلے تم نے نہیں سمجھ لیا تھا کہ ستراجیت کے مارنے میں شری کرشن جی ست بھاما کی سہائتا کریں گے ہم سے تمھاری رچھا نہیں ہو سکتی جہاں تمھارا من چاہے وہاں بھاگ کر چلے جاؤ ہم بیکنٹھ ناتھ کے سیوک ہو کر ایسی بسامرتھ نہیں رکھتے جو تمھارا ساتھ دے کر اُن کے ہاتھ سے اپنا پران کھو دیں اور شری کرشن جی سے بیر کر کے کوئی جیتا نہیں بچ سکتا جنھوں نے گوبردھن پہاڑ اپنی اُنگلی پہ اُٹھا لیا اور بڑے بڑے جودھا اور راچھسوں کو ساعت بھر میں مار ڈالا اُن سے کون لڑ سکتا ہے دُنیا کے لوگ اپنے مطلب کے واسطے بہت سی باتیں کہتے ہیں لیکن بُدھمان آدمی کو چاہیئے کہ اپنا نفع اور نقصان سمجھ کر وہ کام کرے جس میں پیچھے سے دُکھ نہ پاوے اے راجہ پرتچھت جب اکرور اور کرت برما نے ایسی روکھی سوکھی باتیں ست دھنوا سے کہیں تب اُس نے اپنے جینے سے نا اُمید ہو کر وہ منی اکرور کے سامنے پھینک دی اور آپ ایک گھوڑے پر جو چار سو کوس ایکدن میں جاتا تھا چڑھ کر جنک پور کی طرف بھاگا جبکہ اُسی دن شیام سندر نے دوارکا میں پہونچکر اس کے بھاگنے کا حال سُنا تب اپنے استھان پر پہنچ نہ جا کر ست بھاما کو محل میں بھیج دیا اور آپ اور بلرام جی دونوں بھائی ایک رتھ پر چڑھ کر ست دھنوا کے پیچھے دوڑے تو جنک پور کے پاس جا کر اُس کو گھیرا جبکہ اُسی جگہ گھوڑا ست دھنوا کا مر گیا تب وہ شری کرشن جی کے رتھ کی آہٹ پا کر پیدل بھاگا جیسے شری کرشن جی نے اُس کو بھاگتے دیکھا ویسے بلرام جی کو رتھ پر چھوڑ کر آپ اُس کے پیچھے دوڑے اور نزدیک پہونچکر سر اُس کا سُدرشن چکر سے کاٹ لیا جبکہ اُس کا کپڑا وغیرہ ڈھونڈھنے پر بھی وہ منی اُس کے پاس نہیں نکلی تب بلرام جی سے آ کر کہا کہ اے بھائی میں نے ست دھنوا کو برتھا مارا مگر کس واسطے وہ منی اُس کے پاس نہیں نکلی ست دھنوا کے مارتے وقت بلرام جی اُن کے ساتھ نہ تھے اس لیے پرمیشور کی مایا سے بلدیو جی کے من میں یہ سندیہہ ہوا کہ شیام سندر نے وہ منی ست بھاما کو دینے کے واسطے ہم سے چھپایا ہے تب اُنھوں نے شیام سندر سے کہا کہ اے بھائی وہ منی کسی دوسرے کے پاس ہے تم دوارکا میں جا کر ڈھونڈھو

یک دن آپ ہی سب حال کھل جائے گا میں ہتھنا پور کو دیکھتا ہوا پیچھے سے آؤں گا اتنی کتھا سُنا کر شکدیو جی بولے کہ اے راجہ پریچھت شری کرشن جی انترجامی بلرام جی کے من کا حال جان کر وہاں سے دوارکا پوری کو گئے اور بلرام جی ہتھنا پور میں آئے جبکہ جنک پور کے راجہ نے بلدیو جی کے آنے کا حال سُنا تب اُن کو آدر کے ساتھ راج مندر پر لوا لے گیا اور بڑی خاطرداری سے اُن کو اپنے یہاں رکھا جب راجہ درجودھن نے جو بلرام جی سے پریت رکھتا تھا یہ حال سُنا کہ اِن دنوں بلرام جی شری کرشن جی سے دُکھ مانکر جنک پور میں ٹکے ہیں تب وہ جنک پور میں آیا اور بلرام جی کے پاس آکر اُن کو بڑے آدر سے اپنے گھر لے گیا اور بنے پور ایک ہاتھ جوڑ کر بولا کہ مجھ کو بڑے بھاگ سے آپ کا درشن ملا اب میرے من میں یہ اچھا ہے کہ آپ کرپا کر کے تھوڑے دن یہاں رہیے اور مجھ کو اپنا چیلا بنا کر گدا جدھ سکھائیے یہ بات سُن نے اور اُس کی سچی پریت دیکھنے سے بلدیو جی درجودھن کو چیلا بنا کر وہاں گدا جدھ سکھانے لگے اور شیام سندر نے دوارکا میں ہو نچکر ست بھاما سے کہا کہ ستراجت کے بدلے ست دھنوا کو ہم نے مار ڈالا لیکن وہ مَنِ اُس کے پاس نہیں نکلی ست بھاما کو اِس بات کا بشواس ہوا کر من میں یہ سندیہہ پیدا ہوا کہ موہن پیارے وہ مَنِ بلرام جی کو دے کر مجھ سے بہانہ کرتے ہیں جبکہ اکرور اور کرت برمانے ست دھنوا کے مارے جانے کا حال سُنا تب وہ بھی اپنے پران کا ڈر مانکر دوارکا سے بھاگے کرت برما دکھن کی طرف چلا گیا اور اکرور جی پریاگ چھیتر میں چلے گئے اور وہاں اسنان اور دان کر کے گیا جی میں جا کر پِتروں کا شرادھ کیا اور وہاں سے کاشی میں آکر رہنے لگے اور اکرور ہر روز بیس مَن سونا سمینتک مَنِ سے پا کر دان آدک اچھے کرم میں خرچ کر ڈالتے تھے اور شری کرشن انترجامی یہ حال جانتے تھے لیکن اُنھوں نے یہ بھید کسی سے نہیں کہا کہ اکرور سمینتک مَنِ لے کر کاشی میں ٹکا ہے دوارکا باسی یہ سمجھتے تھے کہ اکرور اور کرت برمانے ستراجت کے مارنے کے واسطے صلاح دی تھی اسی کارن شری کرشن جی کے ڈر سے وہ دونوں بھاگ گئے ہیں جبکہ بلرام جی کچھ دنوں بعد درجودھن کو گدا جدھ سکھا کر دوارکا میں آئے تب مُرلی منوہر نے جدبنشیوں کو ساتھ لے کر ستراجت کی لوتھ تیل سے نکلوائی اور داہ اور کریا کرم اُس کا آپ کیا اتنی کتھا سُنا کر شکدیو جی بولے کہ اے راجہ پریچھت اکرور جی جس دیس اور گانوں میں رہتے تھے اُس جگہ ہر اچھا سے پرجا کی اچھا کے موافق پانی برستا تھا اور اناج مہنگا نہیں ہوتا تھا اور وہاں مری وغیرہ کوئی روگ نہو کر سب چھوٹے بڑے خوشی سے رہتے تھے جبکہ بکنٹھ ناتھ کو یہ اچھا ہوئی کہ اکرور کو پھر بُلانا چاہیے تب دوارکا پوری میں پانی نہ برسنے سے مہنگی اور روگ پیدا ہونے سے پرجا لوگ دُکھ پانے لگے یہ حال اپنا دیکھتے ہی جدبنشیوں نے گھبرا کر شری کرشن جی سے کہا۔

چوپائی

ہم تو شرن تمھاری ہیں	مہاکشٹ اب کا سے سہیں

اے مہاراج نہ معلوم پرمیشور کی کیا اچھا ہے جو پانی نہیں برستا ہے ہم لوگ آپ کو چھوڑ کر اپنا دُکھ کس سے

کہیں آپ دیا کرکے کوئی تدبیر ایسی کیجیے جس میں ہم لوگوں کا دُکھ چھوٹ جائے یہ آدھین بچن سُن کر دوارکا ناتھ نے
کہا کہ جس دیش سے سادھو اور مہاتما چلا جاتا ہے وہاں کے لوگ بہت طرح کے دُکھ پاتے ہیں جب سے اکرورجی
دوارکا چھوڑ کر چلے گئے تب سے یہاں اناج کی مہنگی اور روگ کی بڑھتی ہے یہ بات سُن کر جُدبنشی بولے کہ اے
کرپاندھان آپنے سچ کہا ہم لوگ بھی یہ بات سمجھتے ہیں لیکن آپ کے ڈر سے کہ نہیں سکتے اکرورجی جُدبنشیوں
میں بڑے ہو کر آپ کے ڈر سے بھاگ گئے ہیں جبتک وہ دوارکا میں رہے تب تک ہم لوگوں نے دُکھ نہیں
پایا آپ دیا کرکے اکرور کو یہاں بُلائیے جس میں سب لوگ سُکھ پاویں یہ بات سُن کر موہن پیارے نے کہا کہ بہت اچھا
تم لوگ اکرور کو ڈھونڈ کر سنمان پوربک یہاں لے آؤ یہ بات سنتے ہی پانچ سات جُدبنشی ملکر اکرور کو ڈھونڈھنے نکلے
جب کاشی جی میں پہونچکر پتہ اُن کا پایا تب اُن کے پاس جاکر بنے کیا کہ اکرورجی تمھارے بنا دوارکا باسیوں نے
بڑا دُکھ پایا شیام سندر کے رہنے پر بھی وہاں پانی نہ برسنے سے کال پڑا اس لیے شیام سندر نے تم کو بلا کر کہا ہے
کہ جو تم میری بھکت رکھتے ہو تو بے کھٹکے چلے آؤ۔

چوپائی

سادھن کے بس شری پت رہیں ۔ تن سے سب سُکھ سمپت لہیں

یہ بات سنتے ہی اکرورجی بڑی خوشی سے اُسی وقت سمینتک من لے کر جدبنشیوں کے ساتھ دوارکا کو چلے
جبکہ اکرورجی شہر کے پاس پہونچے تب شیام اور بلرام آگے سے آکر اُن کو آدر سہت لے گئے جیسے اکرور دوارکا پُری
میں پہونچے ویسے ہر اچھا سے پانی برسا اور اناج سستا ہو کر سب کسی کا روگ چھوٹ گیا ایک دن شری کرشن جی
نے اکرور کو اکیلے میں بُلا کر کہا کہ اے چاچا تم اُداسی چھوڑ کر خوش رہا کرو ہم نے تمھارا اپرادھ چھما کیا اور تمھارے
پاس جو سمینتک من ہے اُس کو کسی کے سامنے ہمارے پاس لے آؤ جس میں بلرام جی اور ست بھاما کا سندیہ
چھوٹ جائے جس کا مال ہو اُس کو دینا چاہیئے اور جبکہ مال کا مالک نہ رہے تب اُس کے بیٹے کو دینا
چاہیئے اور بیٹا بھی نہ ہو تو اُس کی استری کو دینا چاہیے استری نہو تو اُس کی بیٹی کے بیٹے کو دینا چاہیئے وہ بھی نہ ہو
تو اُس کے بھائی کو دیدے بھائی بھی نہ ہو تو اُس کے کُل پریوار میں جو کوئی ہو اُس کو دیدیوے اور جو اُس کے
کُل میں بھی کوئی نہ ہو تو اُس کے گرو کو دیدیوے گرو بھی نہ ہو تو گرو کے بیٹے کو دیدیوے جبکہ وہ بھی نہ رہے
تب وہ مال براہمن کو دیدیوے دوسرے کا مال کسی کو لینا نہ چاہیئے ستراجت کا بیٹا نہیں ہے اس سے
ست بھاما کا بیٹا یہ من لے گا یہ بات سنتے ہی اکرورجی نے وہ من مہاراجہ اُگرسین کی سبھا میں جہاں پر بلرام جی
آدک سب جُدبنشی بیٹھے تھے لاکر شیام سندر کے سامنے رکھدیا اور ہاتھ جوڑ کر کہا کہ اے مہاپربھو یہ من لے کر میرا
اپرادھ چھما کیجیے آجتک جتنا سونا اس من نے مجھ کو دیا وہ سب میں نے اچھے کرم میں خرچ کر ڈالا جب وہ من
دیکھ کر بلرام جی اور ست بھاما کا سندیہ چھوٹ گیا تب وہ دونوں بہت شرمندہ ہو کر شری کرشن جی کے چرنوں
پر گر پڑے اور بلرام جی نے رو کر کہا کہ اے دنیا ناتھ مجھ سے بڑا اپرادھ ہوا جو آپ کے اوپر جھوٹا سندیہ کیا

اس لیئے اب میں جنگل میں جا کر مرجاؤں گا کیونکہ اب میں اس لائق نہیں رہا کہ آپ کو اپنا مُنھ دکھلاؤں جبکہ یہ حال بلرام جی کا شری کرشن جی نے دیکھا تب اُن کو اپنی چھاتی سے لگا لیا اور بہت دھیرج دے کر کہا کہ تم کسی بات کی چنتا مت کرو میں نے تمھارے سندھیہ کرنے سے کچھ بُرا نہیں مانا سنسار مایا روپی استری اور درب دونوں بہت بڑی ہو کر استری اور پُرش اور پتا اور پتر میں بیر کرا دیتی ہیں اس لیئے گیانی آدمی کو ان دونوں سے بہت پریت کرنا نہ چاہیئے جبکہ شیام سندر نے اُن کو اسی طرح بہت دھیرج دے کر سیمنتک من ست بھاما کو سونپ دیا تب اُس کے بھی من کا سوچ چھوٹ گیا اتنی کتھا سُنکر راجہ پرکچھت نے پوچھا کہ اے مُن ناتھ جب اکرورجی ایسا گُن رکھتے تھے تب ستراجت اُن کے سامنے کیوں مارا گیا اور وہ آپ کس واسطے بھاگ گئے تھے شکدیوجی نے کہا کہ اے راجہ جس دن سے اکرور نے ست دھنوا کو ستراجت کے مارنے کی صلاح دی تھی اُسی دن سے سب گُن اُن کے جاتے رہے تھے یہ بات سُن کر راجہ پرکچھت بولے کہ اے مہاراج آپنے سچ کہا بُری سنگت کرنے میں سوائے ہان کے کچھ لابھ نہیں ہوتا اکرور کا شبھ گُن جاتا رہا تو کون تعجب ہے لیکن آپ یہ کہیئے کہ اکرور میں یہ سب گن کس طرح پرگٹ ہوے تھے شکدیوجی نے کہا کہ اے راجہ ایک سمے کاشی پُری میں ابرکھن ہو کر بڑی مہنگی پڑی تھی اور اُنھیں دنوں سپھلک نام جادو بڑا دھرماتما اور ست باوی اور ہر بھگت کسی سنجوگ سے وہاں جا پہونچا جبکہ اُس کے پہونچتے ہی ہر اچھّا سے بڑا پانی برس کر سب لوگوں نے سُکھ پایا تب کسی راجہ نے خوشی ہو کر گاندنی نام اپنی لڑکی اُس کو بواہ دی اسی لڑکی سے اکرور پیدا اور سپھلک کا گُن اُنھیں پرگٹ ہو گیا۔

دوہا

سن لیلا اوبھُت مہا کہے سُنے جو کوے ۔ تا کو کبھوں جگت میں کچھ کلنک نہیں ہوئے

ادھیاے اٹھاونؔ

بواہ کرنا شیام سُندر کا کالندی اور ستیا اور بھدرا اور لچھمنا آدک سے

شکدیوجی نے کہا کہ اے راجہ پرکچھت شیام سندر ستراجت کا مرنا سُن کر جدھشٹھر آدک کو بنا دیکھے ہستناپور سے چلے آئے تھے اس لیئے من اُن کا جدھشٹھر اور ارجن آدک سے بھینٹ کرنے کو چاہتا تھا اور حال جدھشٹھر آدک کا اس طرح پر ہے کہ جب راجہ درجودھن نے پانچوں بھائی پانڈوں اور کنتی اُن کی ماتا کو لاکھ کے قلعہ میں رکھ کر آگ لگا دی تب وہ لوگ سُرنگ کی راہ سے جو بدرجی نے پہلے سے بنا رکھی تھی باہر نکل آئے اور سنیاسی کے بھیس میں اپنے کو چھپا کر کہیں رہنے لگے اور ایک بھلن اپنے پانچوں بیٹوں سمیت جو اُسی قلعہ میں جلکر مر گئی تھی اُس کی ہڈّی دیکھنے سے درجودھن کو یقین ہوا کہ جدھشٹھر آدک جل گئے اور اُنھیں دنوں

راجہ دروپدُ نے اپنی بیٹی کا سویمبر رچا وہاں پر درجودھن آدک سب پرتھوی کے راجہ اکٹھا ہوئے اور بید بیاس اور دھومر رکھیشور کے کہہ جانے سے ارجنُ آدک پانچوں بھائی اپنی ماتا کو کسی جگہ چھوڑ کر سنیاسی کا بھیس بنائے ہوئے اُس سویمبر میں پہونچے جس وقت درُوپدی چندرمکھی سولہوں سنگار کیے انگ انگ پر جڑاؤ گہنا پہنے پھولوں کا گجرا ہاتھ میں لیئے جہاں سب راجہ بیٹھے تھے وہاں آکر کھڑی ہوئی اُس کی سندرتائی دیکھ کر سب چھوٹے اور بڑے موہت ہو گئے اُس وقت دھرشٹ دُیمن دروپدی کے بھائی نے پکار کر کہا کہ جو کوئی کڑھاؤ میں مچھلی کی پرچھائیں دیکھ کر سر نیچا کیے ہوئے مچھلی کو بیدھیگا اُس کو یہ لڑکی میں بواہ دوں گا یہ بات سنتے ہی راجہ شسپال نے وہ دھنکھ جو مچھلی بیدھنے کے واسطے راجہ دُروپد نے وہاں رکھوایا تھا اُٹھانا چاہا جب وہ دھنکھ نہیں اُٹھا سکا تب شرمندہ ہو کر پھر آیا اور یہی حال راجہ جراسندھ کا بھی ہوا تب کرن نے وہ دھنکھ چڑھا کر مچھلی کو بیدھنا چاہا اُس وقت درُدپدی کرن سے بولی کہ سوت کا بیٹا ہو کر ایسی سامرتھ نہیں رکھتا کہ مجھ کو بواہ لے جائے یہ بات سنتے ہی کرن نے دروپدی کی طرف دیکھ کر وہ دھنکھ پرتھوی پر دھر دیا اور اپنی جگہ پر آبیٹھا جبکہ یہ حال اُن لوگوں کا دیکھ کر اور دوسرے راجہ مچھ بیدھنے سے نراس ہو گئے تب ارجنُ نے جدھشٹھر اپنے بڑے بھائی کی آگیا لے کر جیسے اُس مچھ کو اپنے بان سے بیدھ ڈالا ویسے دروپدی نے جیمال ارجنُ کے گلے میں پہنا دی یہ حال دیکھتے ہی دوسرے راجوں نے ڈاہ سے آپس میں کہا کہ بڑے سوچ اور شرم کی بات ہے جو ہم لوگوں کے سامنے یہ سنیاسی راجہ کی بیٹی کو لیجاوے جبکہ ایسا بچار کر مورکھ راجوں نے ارجنُ کا سامنا کیا تب پانچوں بھائی پانڈو اُن کو لڑائی میں جیت کر دروپدی کو اپنی ماتا کے پاس لے آئے اور کنتی ماتا کی اگیا سے ارجنُ آدک پانچوں بھائیوں نے اُس کو اپنی استری بنا کر رکھا جب یہ حال درجودھن کو معلوم ہوا کہ جدھشٹھر آدک پانچوں بھائی نہیں جلے اور جیتے بچ گئے ہیں تب بِدرجی کو بھیجکر اُن کو بُلا بھیجا اور آدھا راج اپنا اُن کو بانٹ دیا جبکہ جُدھشٹھر آدک پانچوں بھائیوں نے آدھا راج اپنا پایا تب وہ ہستناپور کے پاس اندرپرستھ نام ایک شہر بہت اچھا بسا کر آنند سے راج کرنے لگے اور بہت راجوں کو جیت کر اپنے بس میں کر لیا یہ حال سُن کر موہن پیارے کئی جُدبنشیوں کو اپنے ساتھ لے کر اندرپرستھ کو گئے جبکہ دیوکی نندن اُس شہر کے پاس پہونچے اور جدھشٹھر آدک پانچوں بھائی یہ حال سنتے ہی آگے سے آکر اُن کو سنمان پوربک راج مندر پر لے گئے اور شری کرشن جی نے کنتی کے پاس جا کر اُن کے چرنوں پر اپنا سر رکھدیا تب کنتی نے شیام سندر کو گود میں بیٹھا کر بہت پیار کیا جبکہ دروپدی کنتی کی اگیا سے گھونگھٹ کاڑھے ہوئے ہر چرنوں پر گر پڑی تب شیام سندر نے اُس کے سر پر ہاتھ رکھ کر آشیرباد دیا پھر کنتی نے شری کرشن جی کو جڑاؤ چوکی پر بیٹھا کر خوشی سے اُن کی آرتی کی اور چھپن پر کار کے بنجن بنا کر کھلائے جب شیام سندر بھوجن کر کے پان اور الایچی کھانے لگے اُس وقت کنتی نے بسدیو اور دیوکی اور سورسین اور بلرام جی آدک کی کشل پوچھ کر اُس نے کہا کہ مہاراج تمھاری کرپا کا حال میں کہاں تک کہوں پہلے اکرور کو تم نے میری سُدھ لینے کو بھیجا دوسری مرتبہ آپ آئے۔

دوہا

جب تم پیارے پریت کر پچھیو شری اکرور	تب ہی من دھیرج بھیو گو کشٹ سب دور

اے دنیا ناتھ اُسی دن سے میں نے جانا کہ آپ میرے سہایک ہیں جب آپ ایسے ترلوکی ناتھ میری رچھا کرنے والے ہیں تو میں کسی کا ڈر نہیں رکھتی مجھ کو اس بات کا بشواس ہے کہ جو کوئی آپ کی شرن آتا ہے اُس کو دُکھ نہیں ہوتا جس طرح آپ اپنے بھگت اور تینوں لوک کا دُکھ چھڑا دیتے ہیں اُسی طرح میرے بیٹوں کو بھی اپنی شرنا گت جان کر اُن کی رچھا کیجئے۔

چوپائی

جب جب بپت پڑی ہر بھاری	تب تب رچھا کری ہماری
اہو کرشن تم پر دُکھ ہرنا	پانچوں بندھ تمھاری شرنا

جس طرح ہرنی اپنے جھنڈ سے الگ ہو کر بھیڑیے کا ڈر رکھتی ہے اُسی طرح میرے پانچوں بیٹے درجودھن آدک سے اپنے پران کا ڈر رکھتے ہیں جب کنتی یہ کہہ چکی تب جُدھشٹھر نے شری کرشن جی کے آگے ہاتھ جوڑ کر بنے لیا کہ اے ترلوکی ناتھ میں جانتا ہوں کہ پچھلے جنم میں کوئی اچھا کرم مجھ سے ہوا تھا جس کے پرتاپ سے آپ کے چرنوں کا درشن جو برہما دک کو جلدی دھیان میں نہیں ملتا مجھ کو ملا۔

دوہا

جن چرنن کی رینُ سے مم گھر کیو پنیت	اُکہہ سے برنن کرون ماکھُن پربھ سونیت

اے مہاپربھو ہم لوگ اناتھ ہو کر سوائے آپ کی دیا اور کرپا کے دوسرے کا بھروسہ نہیں رکھتے مجھ کو ایسی سامرتھ نہیں ہے کہ آپ بیکنٹھ ناتھ کی اُستت برنن کر سکوں جس طرح آپ نے مجھ کو اپنا داس جان کر دیا کی راہ سے یہاں کرپا کی اسی طرح چار مہینے برسات بھر یہاں رہ کر اپنے داسوں کو سُکھ دیجئے یہ دین بچن کنتی اور جُدھشٹھر کا سنتے ہی برندا بن بہاری بھگت ہتکاری نے بہت دھرج دیا اور چار مہینے وہاں رہ کر نت نئے سُکھ اُن کو دینے لگے ایک دن شیام سندر اور ارجُن راجہ جُدھشٹھر سے آگیا لے کر اور رتھ پر بیٹھ کر جنگل میں شکار کھیلنے گئے ارجُن نے کئی شیر اور چیتے اور ریچھ اور سوکر اور ہرن اور سابر وغیرہ کا شکار مارا اور ہرن اور سابر کا ماس راج مندر پر بھیجدیا جبکہ بہت محنت کرنے سے شیام سندر اور ارجُن کو پیاس لگی تب دونوں نے جمنا کنارے جا کر پانی پیا اور ایک درخت کے سائے میں سو گئے۔

دوہا

شری جمنا شوبھت مہا جامیں اُٹھے ترنگ	شیتل یون بہے سدا پھولے کمل سُرنگ

جبکہ ارجُن تھوڑی دیر سو کر ٹہلتے ہوئے جمنا کنارے گئے تب کیا دیکھا کہ جمنا جل میں سونے کا جڑاؤ مندر بنا ہے اور اس میں ایک لڑکی بہت سندری بیٹھی ہوئی تپ کرتی ہے یہ چرتر دیکھتے ہی ارجُن نے اُس لڑکی سے

پوچھا کہ تم کس کی بیٹی ہو اور کس واسطے یہاں اکیلی بیٹھی ہوئی تپ کرتی ہو۔

دوہا

یہ سُن کر بولی تبھی مہا منوہر بام ۔ پتا ہمارے سورج ہیں کالندی مم نام

جن دنوں شری کرشن چندر آنند کند برندابن میں بہار کرتے تھے تب ہی سے میں اُس موہنی مورت پر موہت ہو کر اُن کو اپنا پت بنانا چاہتی ہوں میں نے منسا باچا کرمنا سے یہ پرن کیا ہے کہ سوائے بیکنٹھ ناتھ کے دوسرے سے اپنا بواہ نہیں کروں گی سورج دیوتا نے میری اچھّا جان کر یہ مندر رہنے کے واسطے بنوا دیا ہے اپنے پتا کی آگیا سے دن رات یہاں رہ کر ہر چرنوں کا دھیان اور اسمرن کرتی ہوں لیکن میں نے سُنا ہے کہ شیام سندر پر بہت استریاں مہاسندری موہت ہو کر آٹھوں پہر اُن کی سیوا میں رہا کرتی ہیں اس لیے مجھ غریب بچاری کو اُن کے پاس دوارکا میں پہونچنا بہت کٹھن ہے جو وہ دیال ہو کر اپنا درشن دیویں تو میری کامنا پوری ہو جاوے۔

چوپائی

وہ سب کے من کی گت جانئیں ۔ داسن کی بنتی نت مانئیں
جب لو نہیں پوجے مم آسا ۔ تب لو جل میں کروں نواسا

ارجن یہ بات سنتے ہی وہاں سے ہنستے ہوئے شیام سندر کے پاس آکر بولے کہ مہاراج جمنا جل میں ایک مہاسندری تم کو اپنا پت بنانے کے واسطے تپ کرتی ہے تم ایسے بھاگوان ہو کہ تمہارے پیچھے پیچھے مہاسندر استریاں دوڑا کرتی ہیں یہ سُن کر شیام سندر وہاں سے اُٹھ کر جمنا کنارے چلے گئے اور ارجن نے پہلے سے جا کر اُس چندر مکھی سے کہا کہ جن کو تم اپنا پت بنانا چاہتی ہو وہی دوارکا ناتھ انیاشی پُرکھ یہاں آتے ہیں جیسے یہ بات کالندی نے سُنی ویسے مارے خوشی کے آگے دوڑ کر ہر چرنوں پر گر پڑی اور پرکرما کر کے ہاتھ جوڑ کر سامنے کھڑی ہو گئی جبکہ شیام سندر نے اُس کی سچّی پریت دیکھ کر ہنستے ہوئے اُس کا ہاتھ پکڑ لیا تب کالندی نے بنتی کر کے کہا کہ اے پران ناتھ میں منسا باچا کرمنا سے آپ کی داسی ہو کر آپ کے ساتھ چلنے کو تیار ہوں لیکن سنساری بیوہار اور بید اور شاستر کی مرجاد جو آپ نے بنادی ہے اُس کے موافق چلنا چاہیئے یہ بات سُن کر شیام سندر نے اُسی وقت سورج دیوتا کے پاس جا کر کہا کہ تم اپنی بیٹی ہم کو دو جب سورج دیوتا نے اُسی وقت وہاں آکر وہ کنیا شری کرشن جی کو سنکلپ دی تب شیام سندر اُس کو رتھ پر چڑھا کر اندر پرستھ میں لے آئے وہاں بشوکرما نے پہلے سے بیکنٹھ ناتھ کی اِچھّا کے موافق ایک مکان بہت اچھّا بنا رکھا تھا اُسی میں کالندی (جمنا جی) کو اُتار کر ایک روپ اپنا اُس کے پاس رکھا اور دوسرے روپ سے ارجن کو ساتھ لیے ہوئے کنتی کے گھر چلے گئے ایک دن راجہ جدھشٹھر نے شری کرشن جی سے کہا کہ اے مہاراج ایسی دیا کیجئے کہ جس میں میرے رہنے کے واسطے ایک مکان بہت اچھا ہو جائے یہ بات سنتے ہی شری کرشن جی نے بشوکرما کو آگیا دی تو اُس نے دوارکا پری ایسے بہت مکان جدھشٹھر آدک کے رہنے کے واسطے جلدی بنا دیئے جب پانچوں

بھائی اِس میں رہنے لگے تب ایک دن رات کو جہاں شری کرشن جی اور ارجنؑ بیٹھے تھے اگن دیوتا نے آکر شری کرشن جی سے بنے کیا کہ اے مہاراج مجھ کو اجیرن کا روگ پیدا ہوا وہ کسی طرح نہیں جاتا جو مین نندن بن کو جہاں بہت سی جڑی بوٹی گنُ دان لگی ہیں جلادوں تو میرا روگ چھوٹ جائے یہ سُن کر شری کرشن جی مہاراج نے کہا کہ بہت اچھا تم جاکر اُس کو جلادو تب اگن دیوتا نے ہاتھ جوڑکر کہا کہ مہاراج اُس باغ کی رچھّا اندر کرتا ہے جو میں اکیلے جاؤں تو اندر پانی برسا کر میری جوالا کو ٹھنڈی کر دے گا یہ بات سُن کر لچھمی پت نے ارجنؑ سے کہا کہ اے بھائی تم اگن کے ساتھ جاکر نندن بن کو اُس سے جلوادو جس میں اُس کا روگ چھوٹ جائے ارجنؑ بیکنٹھ ناتھ کی اگیا کے موافق دھنکھ بان اُٹھا کر اگن کے ساتھ چلے اور باغ میں پہونچکر اگن سے کہا کہ تم اپنی اچھّا کے موافق اِس باغ کو جلادو میں تمھاری رچھّا کرنے کے واسطے کھڑا ہوں جبکہ اگن دیوتا آم املی بیر پاکر پیپر مہوا جامن کھتی کچنار گولر وغیرہ سب درخت وہاں کے چاروں طرف سے جلانے لگا اور سب پُش اور پنچھی آدک وہاں کے اپنا اپنا پران لے کر جدھر تدھر بھاگے اور دھُواں اُس کا آکاش میں پہونچا تب راجہ اندر نے میگھ پت کو بُلا کر حکمُ دیا کہ تم ابھی جاکر ایسا پانی نندن باغ پر برساؤ جس میں سب آگ بجھُ جائے اور کوئی پُش اور پنچھی جلنے نہ پاوے جب یہ اگیا پاکر میگھ راجہ دل بادل کی فوج ساتھ لے کر نندن باغ پہ جاکر پانی برسانا چاہا تب ارجنُ نے پون بان مار کر سب بادل کو اِس طرح جہاں تہاں اُڑا دیا جس طرح ہوا سے روئی کے گالے اُڑ جاتے ہیں اور اپنے بانوں سے نندن باغ کے چاروں طرف ایسا پنجرا بنا دیا کہ جس میں کوئی پُش اور پنچھی وہاں کا باہر نہ جا سکے اور پانی بوند بھی پہونچ سکے جب کہ اگن دیوتا آنند پور بک وہ باغ جلاتے ہوئے مے نام دانو کے مکان کے پاس پہونچے تب دانو نے جلنے کے ڈر سے ارُجن کے پاس آکر بنے کیا کہ اے راج کمار مجھ کو اپنی شرناگت سمجھ کر میرا پران اس اگن کے ہاتھ سے بچاؤ یہ دین بچن سنتے ہی ارجنُ نے خوش ہوکر اگن سے کہدیا کہ تم مے دانو کا گھر نہ جلاؤ اگن دیوتا نے ارجنؑ کی اگیا سے مے دانو کا مکان چھوڑکر سب نندن باغ کو جلا دیا تب مے دانو نے ارجُن کا احسان مان کر اُن سے مترتا کی اور اپنی مایا سے ایک مکان سبھا کا بہت اچھّا جدھشٹھر آدک کے بیٹھنے کے واسطے اِندر پرستھ میں بنا دیا جسے دیکھ کر ہم لوگ موہت ہو جاتے تھے اُس میں کئی جگہ ایسے کُنڈ بلور کے صاف بنے تھے جس کو دیکھ کر پانی بھرا معلوم ہوتا تھا اور کئی جگہ پانی بھرے ہوئے کُنڈ سوکھے دکھلائی دیتے تھے ایک دن راجہ درجودھن اُس مکان کے دیکھنے کو وہاں گیا جب پانی میں بھیگنے کے شبہ سے اُس نے اپنا جامہ اُٹھا لیا تب بھیم سین ہنسنے لگے اُس سے درجودھن بہت شرمندہ ہوکر اپنے گھر چلا آیا اُسی دن سے درجودھن نے پانڈوں کے ساتھ بہت دُشمنی اپنے من میں پیدا کی جب کہ اگن دیوتا کا روگ ارجنُ کی سہاتیا سے چھوٹ گیا تب اُس نے بہت خوش ہوکر گانڈیو نام دھنکھ اور دبیہ کونچ اور ایک رتھ اور چار گھوڑے سفید رنگ کے اور دو ترکش جس کے بان کبھی نہیں گھٹتے تھے اور ایک تلوار اور ڈھال بہت اچھی ارجنُ کو دی ۔

دوہا

کالندی سکھ دین کو پانڈ سُتن کے کاج	گن بھار اُبجائے کے رہے تہاں جُدراج

جبکہ شیام سندر نے چار مہینے اندر پرتھ میں رہ کر راجہ جدھشٹر سے بدا ہونا چاہا تب پانچوں بھائی پانڈو اور کنتی اور دروپدی آوک بہت اُداس ہو گئے اس لیے بسدیو نندن اُن کو دھیرج دے کر ارجنؑ اور کالندی کو ساتھ لے کر جب کئی دن میں آنند پور یک دوارکا میں پہونچے تب اُن کے درشن سے سب چھوٹوں اور بڑوں سے سُکھ پایا کئی دن بعد راجہ اُگرسین سے شری کرشن جی نے کہا کہ اے مہاراج کالندی سورج دیوتا کی بیٹی جو ہمارے ساتھ آئی ہے اُس کا بواہ میرے ساتھ کر دیجئے یہ بات سنتے ہی راجہ اُگرسین نے اچھی لگن میں شری کرشن جی اور جمناجی کا بواہ بڑی دھوم دھام سے کر دیا اتنی کتھا سُنا کر شکدیو جی بولے کہ اے راجہ پرکچھت جس طرح مرلی منوہر متر بندا کو بواہ لائے تھے اُس کا حال سُنو کہ شری کرشن جی کی بوا راج دیپی نام اُجین کے راجہ سے بیاہی گئی تھی جبکہ اُس کی بِرندا نام کنیا بہت سندر اور چندر مکھی پیدا ہو کر بیاہنے کے جوگ ہوئی تب راجہ متر سین اُس کے بھائی نے اُس کا سویمبر رچکر سب جگہ نیوتا بھیجا بہت دیس کے راجہ وہاں آ کر اکٹھا ہوئے یہ حال سُن کر بسدیو نندن انترجامی جن کی چاہنا اور بھگت وہ کنیا اپنے ہردے میں رکھتی تھی ارجنؑ سمیت اُجین کو گئے اور جہاں پر دیس دیس کے راجہ پرتاپی سویمبر میں بیٹھے تھے وہاں جا کر کھڑے ہوئے اُسی وقت متر برندا نے سولھوں سنگار کیے ہاتھ میں جیمال لیئے اس استھان پر آ کر جیسے شری کرشن جی کو دیکھا ویسے اُن پر موہت ہو کر وہ مالا اُن کے گلے میں ڈال دی یہ حال دیکھ کر سب راجہ لوگ اپنے اپنے من میں پچھتانے لگے اور راجہ درجودھن جو اپنے بھائیوں سمیت وہاں گیا تھا من میں ڈاہ پیدا کر کے مترسین اور بندسین راج کنیا کے بھائیوں سے بولا کہ سُنو بھائیو کرشن تمہارے ماما کا بیٹا راجہ کی بیٹی کو بواہ لیجائے گا تو اس میں سنساری لوگ تمہاری ہنسی کریں گے اس لیے تم اپنی بہن کو سمجھا دو کہ وہ اُن سے اپنا بواہ نہ کرے نہیں تو سب راجوں میں تمہاری ہنسی ہوگی یہ بات سنتے ہی جیسے مترسین نے اپنی بہن کو جا کر سمجھایا ویسے وہ شیام سندر کے پاس سے ہٹ کر الگ کھڑی ہو گئی تب ارجنؑ نے جھک کر شری کرشن جی کے کان میں کہا کہ مہاراج آپ اس وقت جو کسی کا لحاظ کریں گے تو بات بگڑ جائے گی جو کرنا ہو جلد کیجئے یہ بات سنتے ہی شری کرشن جی نے جھپٹ کر سویمبر کے بیچ میں متر برندا کا ہاتھ پکڑ لیا اور اُسکو اپنے رتھ پر بیٹھا کر دوارکا کو چلے یہ حال دیکھ کر دوسرے راجہ جو وہاں تھے اپنے رتھ اور گھوڑوں پر چڑھ کر اُن کے پیچھے دوڑے اور بہت طرح کے ہتھیار لیے ہوئے اُن کو چاروں طرف سے گھیر لیا جب دیت سنگھارن نے دیکھا کہ بنا لڑے یہ لوگ پیچھا نہ چھوڑیں گے تب اُنھوں نے کئی بان ایسے مارے کہ سب راجہ ادھر اُدھر بھاگ گئے اور شیام سندر نے آنند پور یک دوارکا میں پہنچ کر شاستر کے موافق متر برندا کے ساتھ اپنا بواہ کیا۔

دوہا

تاکے انگ پرسنگ تے مدّت بھئے جدرائے	مہاواسکے بھاگ کی کاسوں برنی جائے

اتنی کتھا سُنا کر شکدیوجی بولے کہ اے راجہ پریکچھت اب جس طرح شیام سندر نے ستیا نام راجکماری سے بواہ کیا تھا وہ حال سُنو کہ نگن جت اجودھیا پُری کے راجہ نے ستیا نام اپنی کنیا کا سویمبر رچکر یہ پرن کیا تھا کہ جو آدمی میرے ساتوں بیلوں کی ناک ایک مرتبہ ناتھ ڈالے گا اُس کو میں اپنی بیٹی بواہ دوں گا اِس لیے جو راجہ سویمبر کا حال سُن کر وہاں آتے تھے وہ لوگ اُن بیلوں کی صورت دیکھ کر کوئی بھی اُن بیلوں کی ناک چھیدنا قبول نہیں کرتا یہ حال سنتے ہی شیام سندر ارجن کو فوج سمیت ساتھ لے کر راج کنیا سے بواہ کرنے کے واسطے اجودھیا پُری میں آئے جب اُن کے آنے کا حال راجہ نگن جت نے سنا تب وہ آگے سے جا کر ہر چرنوں پر گر پڑا اور بہت سا اسباب اُن کو بھینٹ دے کر آدر پوربک اپنے گھر بلا لایا اور چڑاؤ چوکی پر بٹھا کر اور چرن دھو کر چرنامرت لیا اور بدھ پوربک پوجا کر کے بہت اچھا بھوجن اُن کو کھلایا اور موتیوں کا مالا پہنا کر پیتامبر اُڑھایا اور پیچھے سن سے ہاتھ جوڑ کر اِس طرح بنے کیا کہ اے مہا پربھو آپ سب گنوں سے بھرے ہو کر کچھ اوگن نہیں رکھتے اور آپ کے چرنوں کی دھور برھما دک دیوتا اور جوگی اور رکھیشور اپنے مستک پر چڑھاتے ہیں جبکہ شیش ناگ جی دو ہزار زبان سے آپ کی اُستت نہیں کر سکتے تو دوسرے کی کیا سامرتھ ہے جو آپ کے گن برنن کر سکے لچھمی جی دن رات آپ کے چرن دابتی ہیں اور نارد جی آٹھوں پہر آپ کے گن گایا کرتے ہیں اے بیکنٹھ ناتھ سب جگت آپ کی چھایا میں رہتا ہے آج میرا بڑا بھاگ تھا جو آپ کے چرن تینوں لوک کے تارنے والے میرے گھر آئے اور میں نے اُن چرنوں کو اپنے ہاتھ سے دھویا انھیں چرنوں کا دھوون گنگا جی میں جن کی مہما برنن نہیں ہو سکتی جس جگہ آپنے اپنا چرن کمل رکھا ہے اُس جگہ پر میں نچھاور ہوتا ہوں -

دوہا

چرنامبج ہر کے جہیں شو برنچ من ایش	دھن بھاگ جو دھرت ہیں اُن چرن پر شیش

دوہا

اُدے ہوئے سب آئے کے آج ہمارے بھاگ	ناتھن پربھو درشن دیو کیو بہت انراگ

جب راجہ نے اِس طرح بہت اُستت کر کے اُس دن بیکنٹھ ناتھ کو اپنے یہاں ٹکایا تب ستیا نام راجکماری جو بڑی سُندر اور چندر مکھی تھی موہنی مورت کو دیکھتے ہی اُن پر موہت ہو کر اپنے من میں کہنے لگی کہ اے پرمیشور مجھ سے کوئی اچھا کرم جو پچھلے جنم میں ہوا ہو تو میں شری کرشن چندر آنند کند کو اپنا سوامی بنا کر اپنا جنم سوارتھ کروں ایسا بچار کر اُس نے اپنی سکھیوں سے کہا کہ اے پیاری یہ میرا من اِس موہنی مورت شیام نے ہر لیا -

چوپائی

جدپ ہیئے تربھون کے سوامی	سکل بشو کے انترجامی
سدا رہیں بر کت من ماہیں	استرن کی اچھا کچھ ناہیں

تڑپ اُٹھے جو من لاوے	پریم ریت کی پریت لگاوے	
تاسوں پریت کرت سُکھدائی	ہر جو کی یہ ریت سدائی	
جب میں ہر چرنن کو پاؤں	ہردا سن میں نام دھراؤں	

دوہا

جن کے من میں پریت ہے سو سب دیوا ئیش	شری جدپت موکو برین سب ایشن کے ایش

جب دوسرے دن پرات سمے شیام سندر اُٹھے تب راجہ نگن جت نے بنے کیا کہ اے کرپا ندھان مجھ سے کچھ آپ کی سیوا نہیں بن پڑی اکیلے بجت ہوں اور جو آگیا دیجیئے وہ اپنی سامرتھ بھر آپ کی سیوا کروں شیام سُندر کو سچا پریم اُس کنّیا کا معلوم تھا اس لیے اُنھوں نے ہنسکر کہا کہ اے راجہ تمھاری تعریف سُن کر ہمارا من تم سے بھینٹ کرنے کے واسطے بہت چاہتا تھا تم کو دیکھ کر بڑا سُکھ پایا چھتری برن کو مانگنا دھرم نہیں ہے لیکن تمھاری بھکت اور پریت دیکھ کر میں چاہتا ہوں کہ ستیا نام اپنی بیٹی جو شیل اور گُن سے بھری ہے وہ ہم کو بواہ دو یہ بات سُن کر راجہ نے بڑی خوشی سے کہا کہ اے بیکنٹھ ناتھ جہاں لچھمی جی آٹھوں پہر آپ کی سیوا میں رہتی ہیں میری بیٹی اُن کے سامنے کیا مال ہے جس کی آپ چاہنا کریں کیول میری بھکت دیکھ کر دیا کی راہ سے آپ ایسا کہتے ہیں میرا بڑا بھاگ ہے جو میری بیٹی آپ کی داسیوں میں رہے لیکن میں نے اُس بیٹی کے بیواہنے کے واسطے یہ پرن کیا ہے کہ جو کوئی میرے سات بیلوں کو ایک ہی دفعہ ناتھ دے اُس کو میں اپنی بیٹی بواہ دوں بہت راجکمار وں نے آکر اپنی اچھا کی لیکن یہ کام کسی سے پورا نہیں ہوا ان میں سے کتنے راجکمار بیلوں کے سنیگ سے گھائل ہو کر اپنے گھر چلے گئے اور بہت راجکمار ابھی تک یہاں گھائل پڑے ہیں آپ سے میرا پرن پورن ہو جائے تو یہ لڑکی بواہ لیجائیے میرے نزدیک سوائے آپ کے دوسرے سے یہ کام نہیں ہوگا یہ سُن کر شیام سُندر نے کہا کہ بہت اچھا میں ایک ہی مرتبہ ساتوں بیلوں کی ناک چھید کر اُن کو ناتھ دوں گا یہ سنتے ہی جب راجہ اُن ساتوں بیلوں کو جو ہاتھی کے برابر بلوان تھے اُن کے سامنے لے آیا تب شیام سندر نے اُٹھ کر اپنی کمر باندھی اور سات روپ اپنے اس طرح پر جو دوسرے کو دکھلائی نہ دیں دھارن کر کے ساتوں بیلوں کی ناک ایک ہی مرتبہ چھید ڈالی اور ساتوں کو ایک رسّی میں ناتھ کر کھڑا کر دیا۔

دوہا

ماکھن پُر کھ گیا نی مہا کینھے چرت انوپ	سات بیل کے کارنے دھرے سات نج روپ

اے راجہ پرچھت دیکھو جن کی آگیا میں تینوں لوک کے جیو رہتے ہیں اُن کے نزدیک سات بیلوں کو ایکبار ناتھ لینا کون مشکل ہے جبکہ راجہ نگن جت یہ چرتر دیکھ کر بہت خوش ہوا اور راجکماری کی اچھا پوری ہوئی تب چھوٹے اور بڑے نگر باسیوں نے یہ چرتر دیکھ کر تعجب مانا اور دوارکا ناتھ کی اُستت کرنے لگے اور راجہ نے اُسی وقت پردہت سے اچھّی لگن پوچھ کر اپنے یہاں بواہ کی تیاری کی اور شاستر کے موافق ستیا اپنی لڑکی شری منوہر کو

بواہ دی اور دس ہزار گئو اور تین ہزار داسی بہت سُندر گہنا اور کپڑا سمیت اور نو لاکھ ہاتھی اور نو کروڑ گھوڑے اور نو لاکھ رتھ اور نو۹ ے ہزار داس اور بے گنتی رتن اور دربیہ آدک جہیز میں شیام سندر کو دے کر اپنی بیٹی سمیت بدا کیا لیکن دوسرے راجہ جو اس سوئمبر میں اکٹھے ہوئے تھے کرودھ اور شرم کے مارے آپس میں کہنے لگے کہ اس جادو کو کیا سامرتھ ہے جو ہم ایسے پرتاپی راجوں کے سامنے سے اس راجکماری کو لیجاوے جب وہ لوگ ایسا بچار کر اپنی اپنی فوج سمیت چڑھ دوڑے اور چاروں طرف سے آکر دوارکا ناتھ کو راہ میں گھیر لیا تب ارجنؑ نے گانڈیو دھنکھ چڑھا کر اُن راجوں کو ایسے بان مارے کہ وہ لوگ ہار مانکر جدھر تدھر بھاگ گئے جبکہ دوارکا ناتھ آنند پوربک دوارکا میں آئے تب راجہ اُگرسین آدک سب چھوٹے اور بڑے آگے سے آکر گاتے بجاتے اُن کو راج مندر پر لے گئے ۔

دوہا

تہاں بہت آنسو بھیؤ کا سوں برنو جاے	نرناری ہرکھے سبے آنند اُرنہ سماے

جبکہ جہیز کا اسباب دیکھ کر سب دوارکا باسی راجہ نگن جت کی بڑائی کرنے لگے تب شیام اور بلرام نے اُسی وقت وہ جہیز جو کہ راجہ نگن جت سے پایا تھا ارجنؑ کو دے کر سنسار میں جش اُٹھایا ۔ اتنی کتھا سُنا شُکدیو جی بولے کہ اے راجہ پریچھت جس طرح بسدیو نندن بھدرا کو بواہ لائے اُس کا حال سُنو کہ کیہ نام نگر میں راجہ رُت سُکرت نے بھدرا اپنی بیٹی کا سوئمبر رچ کر بہت راجوں کو اکٹھا کیا تب شیام سُندر بھی ارجنؑ کو ساتھ لیے ہوئے وہاں جاکر کھڑے ہو گئے جب چندر مُکھی راج کنیا جیمال ہاتھ میں لیے سب راجوں کو دیکھتی ہوئی شیام سندر کے پاس آئی اور اُس نے سانولی مورت پر موہت ہو کر اُن کے گلے میں جیمال ڈال دی تب راجہ سُکرت نے بڑی خوشی سے اپنی بیٹی شری کرشن جی کو بواہ دی اور بہت جہیز اُن کو دے کر اپنی لڑکی سمیت بدا کیا جب موہن پیارے بھدرا کو لے کر دوارکا میں آئے تب گھر گھر منگلاچار ہونے لگے اتنی کتھا سُنا کر شُکدیو جی بولے کہ اے راجہ پریچھت جس طرح شری کرشن جی نے لچھمنا کو بواہا تھا وہ کتھا کہتے ہیں سُنو کہ بھدر دیش کے راجہ بڑے پرتاپی نے لچھمنا اپنی بیٹی کا سوئمبر رچکر بہت راجوں کو بلا بھیجا جبکہ چاروں طرف کے راجہ اپنی اپنی فوج ساتھ لے کر بڑے دھوم دھام سے وہاں آکر اکٹھا ہوئے اور شری کرشن چند بھی ارجنؑ کو ساتھ لے کر اُس سوئمبر میں پہونچے تب راجکماری نے سولھوں سرنگار کیے اور جیمال لیے راج سبھا میں آکر جیسے شری کرشن کو دیکھا ویسے اُنپر موہت ہو کر وہ مالا اُن کے گلے میں پہنا دی راجہ نے یہ حال دیکھتے ہی بڑی خوشی سے اپنی بیٹی اُن کو بواہ دی اور بہت جہیز دے کر بیٹی سمیت بدا کیا اور دوسرے راجہ جو اُس سوئمبر میں آئے تھے ڈاہ کی راہ سے اپنی فوج ساتھ لیے دوارکا کی راہ پر جاکر کھڑے ہوئے جب شری کرشن جی لچھمنا کو ساتھ لے کر ارجنؑ سمیت دوارکا کو چلے تب اُن راجوں نے اُن سے لڑائی کی اُس وقت دُشٹ دلن بسدیو نندن اور ارجنؑ نے ایسے بان چلائے کہ سب راجہ ہار مانکر بھاگ گئے اور شیام سندر خوشی سے دوارکا

میں پہونچے اور دوارکا باسیوں نے اپنے اپنے گھر منگلاچار منائے اے راجہ پرنچھت اسی طرح شیام سندر اپنا بواہ کرکے پریم پورنک آٹھوں پٹ رانیوں سمیت خوشی سے دوارکا پُری میں رہنے لگے۔ اور سب استریاں پریم کے ساتھ اُن کی سیوا کرتی تھیں وہ آٹھوں جواشٹ نائیکا اور پٹ رانی کہلاتی تھیں یہ ہیں۔ رُکمنی۔ جاموونتی۔ ست بھاما۔ کالندی۔ متر بندا۔ ستیا۔ بھدرا۔ لچھمنا۔

	دوہا	
سولہ سہس کمار کا اب کہ ہوں سمجھائے		ماکھن پربھو کی نائیکا آٹھوں کہی سنائے

ادھیائے اُنسٹھ

مارنا شری کرشن جی کا بھوما سُر دیت کو اور بواہ کرنا اپنا سولہ ہزار ایک سو راج کنیا سے

شکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ پرنچھت ایک دن نارُو من نے کلپ برچھ کا پھول جس کی خوشبو بہت اچھی ہوتی ہے نندن باغ سے لاکر شیام سندر کو دیا جبکہ شیام سندر نے وہ پھول رُکمنی جی کو دیدیا تب نارُو من ست بھاما کے پاس جاکر بولے کہ آج مجھ کو معلوم ہوا کہ شری کرشن جی تم سے زیادہ رُکمنی کو پیار کرتے ہیں کیونکہ اُنھوں نے کلپ برچھ کا پھول جو راجہ اندر کے باغ میں ہوتا ہے رُکمنی کو دے دیا جو اُن کو تمھاری محبت زیادہ ہوتی تو تم کو دیدیتے جب یہ جھگڑا لگا کر نارُو من چلے گئے تب ست بھاما اُداس ہو کر کوپ بھون میں جابیٹھی جب شری کرشن جی نے ست بھاما کو منا کر یہ اقرار کیا کہ میں کلپ برچھ کو اندر لوک سے لاکر تیرے آنگن میں لگادوں گا تب ست بھاما خوش ہو کر اُن کے ساتھ بہار کرنے لگی۔ اے راجہ ایک سمے پرتھوی استری روپ بنکر تپ کرنے لگی تب شری برھما جی اور شری مہادیو جی اور شری بشن جی اُس کو درشن دے کر بولے کہ تو نے اتنا دُکھ اُٹھا کر کون منورتھ ملنے کے واسطے تپ کیا ہے استری روپ پرتھوی نے اُن تینوں دیوتوں کو ڈنڈوت کرکے کہا کہ مہاراج دیا کرکے مجھ کو ایک بیٹا ایسا پرتاپی اور بلوان دیجئے جس کا سامنا تینوں لوک میں کوئی نہ کرسکے اور کسی کے ہاتھ سے مارا نہ جائے یہ بات سنتے ہی تینوں دیوتوں نے خوش ہو کر کہا کہ تیرا بیٹا نرکا سر نام جس کو بھوما سر بھی لوگ کہیں گے بڑا پرتاپی پیدا ہوگا اور سب پرتھوی کے راجوں کو لڑائی میں جیت لے گا اور سورگ میں جاکر سب دیوتوں کو جیت کر اوت کے کانوں کا کنڈل لے کر آپ پہنے گا اور اندر کا چھتر اپنے بھجا کے بل سے چھین کر اپنے سر پر دھرے گا اور سنساری راجوں کی سولہ ہزار ایک سو لڑکی بہت سُندر زبردستی لاکر اپنے گھر رکھے گا جب شری کرشن جی بیکنٹھ ناتھ اُس کے ساتھ لڑنے دوارکا پُری کو لے جاویں گے اور تو اپنے منھ سے کہے گی کہ میرے بیٹے کو مارو تب بیکنٹھ ناتھ اُس کو مار کر سب راج کنیا آدیں گے یہ بردان دے کر تینوں دیوتا انتردھیان ہو گئے اور پرتھوی نے بچار کیا

کہ میں اپنے بیٹے کے مارنے کے واسطے کیوں کہوں گی کہ وہ مارا جائے گا یہ بردان پاکر پرتھوی نے تپ کرنا چھوڑ دیا کچھ دن کے بعد اُس کے نرکاسُر نام لڑکا بڑا بلوان پیدا ہوکر پراگ جوتش پُر میں سات قلعہ کے اندر راج کرنے لگا اور سب پرتھوی کے راجوں کو جیت کر اپنے بس میں کر لیا اور سولہ ہزار ایک سو بیٹی راجوں کی بنا بیاہی جس میں ایک سو ایک بہت سندر تھیں چلتے پھرتے کھاتے پیتے زبردستی اُٹھا لایا اور اپنے یہاں ایک مکان میں رکھ کر یہ پرن کیا کہ جب بیس ہزار لڑکی پوری ہوں گی تب ایک ساتھ اُن سے اپنا بواہ کروں گا ایک دن سب لڑکیاں آپس میں بیٹھ کر رونے لگیں اُس وقت پرمیشور کی اچھا سے نارد من نے وہاں جاکر کہا کہ تم لوگ کچھ چنتا مت کرو شری کرشن ترلوکی ناتھ تم کو یہاں سے چھڑا کر تمھارے ساتھ اپنا بواہ کریں گے یہ بات سنتے ہی سب راجہ کی لڑکیاں خوش ہوکر اُس دن سے ہر چرنوں کا دھیان کرنے لگیں ایک دن بھوماسُر کرودھ کرکے پشپک بمان جو لنکا سے لایا تھا اُس پر بیٹھ کر اندر آدک دیوتوں سے لڑائی کرنے گیا سورگ میں جاکر دیوتوں کو دُکھ دینے لگا اور دیوتا لوگ اُس کے ہاتھ سے اپنے پران کا بچاؤ نہ دیکھ کر جدھر تدھر بھاگ گئے تب اُس نے ادت کے کان کا کنڈل اور اندر کے سر کا چھتر چھین لیا اور اپنے شہر میں آکر رکھیشوروں اور ہر بھگتوں کو دُکھ دینے لگا جب دیوتا اور ہر بھگت آدک سب اُس کے ہاتھ سے بہت دُکھی ہوئے تب ایک دن راجہ اندر دوارکا پُری میں آکر شری کرشن جی کی سبھا میں پہونچکر ہر چرنوں پر گر پڑا اور پرکرما و اُستت کرکے ہاتھ جوڑ کر بولا کہ اے دنیا ناتھ بھوماسُر ایسا بلوان پیدا ہوا ہے کہ جس نے میری ماتا کے کنڈل اور میرا چھتر چھین کر سب دیوتوں کو سورگ سے باہر نکال دیا اور ہر بھگتوں کو دُکھ دیتا ہے اس لیے میں آپ کی شرن آکر چاہتا ہوں کہ آپ اُس کو مار کر دیوتا اور ہر بھگتوں کی رچھا کیجیے سوائے آپ کے دوسرے کا بھروسا نہیں ہے جو اُس کی شرن جاؤں یہ دین بچن سنتے ہی دنیا ناتھ نے اندر کو دھیرج دیکر کہا کہ تم اپنے استھان کو جاؤ میں بھوماسُر کو مار کر تمھارا دُکھ ہروں گا جبکہ اندر شری کرشن مہاراج کو ڈنڈوت کرکے اپنے استھان پر چلے گئے تب وتیہ سنگھارن گرڑ پر چڑھ کر ست بھاما سے بولے کہ چل تجھ کو بھوماسُر کی لڑائی دکھلا دیں اور اندر سے کلپ برچھ لے کر تیرے آنگن میں لگا دیں تو مجھ کو اُس درخت کے ساتھ نارد من کو دان دیدیجیو پھر گئو اور سونا آدک شاستر کے موافق اُن کو دے کر اُن سے مجھ کو مول لے لیجو تب میں تیرے بس میں رہ کر سب استریوں سے زیادہ تیری پریت کروں گا اسی طرح اندرانی نے اندر کو اور ادت نے کشیپ جی اپنے پت کو دان دے کر پھر مول لے لیا تھا جب یہ بات سنتے ہی ست بھاما بڑی خوشی سے چلنے کو تیار ہوئی تب شیام سندر نے اُس کو اپنے پیچھے بیٹھا کر گرڑ کو اُڑایا۔

دوہا

یا بدھ ست بھاماست مالھن پربھ چڈ راسے   بھوماسُر کے نگر میں چھن میں پہونچے جائے

اے راجہ پرکچھت بھوماسُر کا نگر چھ قلعہ کے بھیتر اس تدبیر سے بنا تھا کہ پہلا قلعہ پہاڑ کا تیار ہوکر اُس کے بھیتر دوسرا قلعہ بہت ہتھیاروں سے بنایا تھا تیسرا قلعہ پانی سے بھرا ہوکر چوتھے قلعہ میں چاروں طرف آگ

جلتی تھی پانچواں قلعہ ہوا کا ہو کر چھٹواں قلعہ رسّوں کے جال کا بنا تھا اور ساتواں اشٹ دھاتی قلعہ میں نرکاسُر کے رہنے کا مکان تھا شری کرشن جی کی آگیا سے اُن کے سُدرشن چکر اور کومودکی گدا اور گروڑ جی نے ساعت بھر میں پہاڑ اور پتھر اور ہتھیاروں کو توڑ کر پانی کو سُکھلا ڈالا اور آگ کو بجھا کر اور ہوا کو اُڑا کر اور رسّوں کے جال کو کاٹ کر راستہ بنا دیا جب شری کرشن جی ساتویں قلعہ کے دروازے پر پہونچے تب لاکھ شور بیر دربان لڑائی کرنے کو سامنے آئے گروڑ جی نے اُن کو اپنے پنکھ اور چونچ سے مار کر گرا دیا اور شری کرشن جی نے قلعہ کے بھیتر جا کر پنچ جنیہ نام شنکھ اپنا بجایا۔

دوہا

بھوماسُر کے شروَن میں شبد پڑو جب جائے	تب ہیں سوُت سے جگیو من میں کہت رسائے

میں نے تینوں لوک میں کسی کو ایسا نہیں چھوڑا جو میرے ساتھ لڑنے کی سامرتھ رکھتا ہو یہ کون پُرش ہے جس نے آج یہاں آ کر نیند سے مجھ کو جگا دیا اُس کو چلکر دیکھنا چاہیئے جس وقت بھوماسُر یہی بچار کر رہا تھا اُسی وقت مُر نام اُس کے منتری نے دربانوں کا مرنا سنتے ہی نرکاسُر کے پاس جا کر کہا کہ اے مہاراج میرے ہوتے آپ کو محنت کرنا لازم نہیں ہے میں جا کر دیکھتا ہوں جو حال ہوگا وہ آپ سے کہوں گا۔

دوہا

تم سے کون مہابلی تہوں لوک میں آج	کون کاج شرم کرت ہو تم راجن کے راج

یہ بات کہہ کر مُردیت وہاں سے بدا ہوا اور ترشول ہاتھ میں لے کر شری کرشن جی کے سامنے آیا اور کرودھ سے لال آنکھ نکالکر دانت پیستا ہوا بولا کہ دیکھو مجھ سے بڑا بلوان کون ہے جو یہاں لڑنے آیا یہ کہہ کر اُس نے شری کرشن جی پر ترشول اور گدا آدک بہت ہتھیار اپنے چلائے اور یدونندن نے اُس کے سب ہتھیار اپنے سُدرشن چکر سے کاٹ ڈالے تب وہ دیت جو پانچ سر کا تھا جھنجھلا کر اپنے پانچوں منھ پھیلا کر اس اچھا سے شیام سُندر کی طرف دوڑا کہ اُن کو نگل جاؤں اُس وقت ترِبھون پت نے ست بھاما کو گھبرائی ہوئی دیکھ کر سُدرشن چکر سے پانچوں سر اُس کے کاٹ ڈالے اُسی دن سے سنسار میں شری کرشن جی کا مُرار نام پرگٹ ہوا جب مُردیت کے نام آدک ساتوں بیٹوں نے اپنے باپ کا مرنا سُنا تب وہ لوگ بہت طرح کے ہتھیار باندھ کر بہت فوج ساتھ لے کر شری کرشن جی کے سامنے آئے اور اپنے ہتھیار اُنپر چلانے لگے تب دیت سنگھارن یدونندن نے اُن لوگوں کو بھی اُنکی فوج سمیت ایک ساعت میں اپنے سُدرشن چکر سے کاٹ کر اس طرح گرا دیا جس طرح کسان لوگ جوار کا کھیت کاٹکر گرا دیتے ہیں جب بھوماسُر نے سُنا کہ مُردیت میرا منتری اپنے ساتوں بیٹوں اور فوج سمیت مارا گیا تب وہ کرودھ میں آ کر بہت شور بیر اور ہاتھی ساتھ لے کر شری کرشن چندر پر چڑھ دوڑا

دوہا

تبہی چلوات کوپ کر اُسر مہا بلونت	گج ستنگ آگے کرے جن کے لمبے دنت

دوہا

جودھا بہت ہتے تہاں بھوماسُر کے سنگ	کوئی باقی کو دُرگھن پر کوؤ چڑھے ترنگ

جب بھوماسُر تربھون پتِ کے سامنے آکر گدا اور ترشول اور کھنڈی آدک بہت طرح کے ہتھیار اُنپر چلانے لگا اور دیت سنگھارن اپنے سُدرشن چکّر سے اُس کے ہتھیار کاٹنے لگے تب بھوماسُر نے جھنجھلا کر ایک تلوار شیام سندر پر بڑے زور سے چلائی اور للکار کر بولا کہ آج میرے ہاتھ سے جیتے بچکر نہیں جا سکتے جب اُس کی تلوار نے بھی کچھ کام نہیں دیا اور سب اُس کی فوج بیکنٹھ ناتھ اور گرڑ جی نے ایک ساعت میں مار ڈالی وراُس نے اپنے کو اکیلا دیکھا تب وہ اپنے گھر سے ایک بڑا بھاری ترشول لاکر پھر شری کرشن جی پر چھپٹا اُس وقت بھاما نے شیام سُندر سے پکار کر کہا کہ اس پاپی کو مار ڈالیے اتنی بات اُن کے منھ سے نکلتے ہی شری کرشن مہاراج نے بھوماسُر کا سر سُدرشن چکّر سے کاٹ ڈالا۔

چوپائی

کنڈل مکٹ سہت سر پریو	دھر کے گرت سیس کھرکھر یو
تہون لوک میں آنند بھئے	دُکھ چنتا سب ہی کے گئے
تاہ جوت ہر مکھ سمانی	جے جے شبد کریں سُر گیانی
چڑھے بمان پشپ برساویں	برد بکھان دیو جس گاویں

اتنی کتھا سنا کر شکدیو جی بولے کہ اے راجہ پرکھشت شری مہادیو آدک کا بردان سچ کرنے کے واسطے جبکہ ست بھاما نے اپنے منھ سے بھوماسُر کے مارنے کے واسطے کہا تب شری کرشن جی نے سُدرشن چکر سے سر اُس کا کاٹ لیا جب بھوماسُر مرگیا تب پرتھوی اُس کی ماتا اپنی پتوہ اور بھگدت پوتے کو ساتھ لے کر شری کرشن جی کے پاس آئی اور چھتر اور کنڈل جو بھوماسُر اندر لوک سے چھین لایا تھا اور بہت رتن آدک اُن کو بھینٹ دے کر سر اپنا ہر چرنوں پر رکھدیا اور ہاتھ جوڑ کر کہا کہ اے جوت سوروپ بھگت ہتکاری آپ کی مہما اور لیلا اپرمپار ہے اور آپ کا بھید اور آد اور انت کوئی نہیں جان سکتا اور آپ ابناشی پرش تینوں کال کے جاننے والے کسی سے کچھ ڈر نہیں رکھتے اور آپ آدمی اور دیوتا آدک تینوں لوک کے پیدا کرنے والے ہیں اور آد اور مدھیہ اور انت میں کیول آپ ہی کا پرکاش رہتا ہے اور آپ انترجامی سب میں بیاپک اور سب سے الگ رہ کر سنساری چیز کی کچھ چاہ نہیں رکھتے اور لچھمی جی آپ کی داسی ہو کر آپ کے چرن کمل کو آٹھوں پہر اپنے ہردے سے لگائے رہتی ہیں اور برھمادک دیوتا اور بڑے بڑے رکھ اور مُن آپ کے چرنوں کا دھیان دن رات اپنے ہردے میں رکھ کر آپ ہی کو اپنا مالک اور پالن کرنے والا جانتے ہیں اُنھیں چرنوں کو میری ڈنڈوت پہونچے جبکہ مہاپرے میں آپ شیش ناگ کی چھاتی پر شیلن کرتے تھے تب آپ کی نابھ سے کمل کا پھول نکلا اُس پھول سے برھما جی پیدا ہوئے اور برھما جی نے تینوں لوک کو پیدا کیا اس لیے چودھوں بھون کی جڑ آپ ہو کر سب کا منورتھ پورا کرکے اور مٹی اور آگ اور پانی اور ہوا

اور آکاش پانچوں تتو اور دسوں اندری کو پرکٹ کرکے رجوگن سے سنسار کی اتپت اور ستوگن سے پالن اور تموگن سے
ناش اُس کا کرتے ہیں اور گرُڑ جی آپ کے باہن ہیں اور سب کو بل اور جس آپ کی دیا سے ملتا ہے اور آپ اپنے بھگتوں
کی رچھّا کرنے کے واسطے سنسار میں مُنکھ کا اوتار لے کر سب کو سُکھ دیتے ہیں جس میں دنیا کے لوگ اُس روپ کا
دھیان اور پوجا اور نام اسمرن کریں اور آپ کی لیلا کا چرچا آپس میں رکھ کر بھو ساگر پار اُتر جاویں آپ کا نرگُن روپ
کسی کو دکھلائی نہیں دیتا اِس لیئے آپ اُس روپ سے جو کچھ صورت اور نشان نہیں رکھتا پریت کا ہونا بہت کٹھن ہے
سنساری لوگ اپنے اپنے برن اور دھرم کے موافق آپ کی پوجا کئی طرح پر کرکے اپنے مطلب کو پاتے ہیں جہاں
آپ کی استت شاردا بھی اور شیش جی اور گنیش جی اور مہیش جی سے نہیں ہوسکتی وہاں مجھ اگیان متّی کے پتلے
کو کیا سامرتھ ہے جو آپ کے گنوں کو برنن کرسکوں لیکن آپ جس پر کرپا کریں وہ ضرور آپ کو پہچان سکتا ہے میری
ڈنڈوت آپ کو قبول ہو۔

چوپائی

جے جے کمل نابھ جل سائی	کمل نین کملا سُکھ دائی
نام سوروپ اننت تمہارے	گاویں نشدن سنت مرارے

دوہا

سب دیوں کے دیو تم کوؤ کہے نہ بھیو	تم ہی جگ کرتار ہو ماکھن پُربھو دیو

اس طرح بہت سی اُستت کرکے پرتھوی نے بھگدت اپنے پوتے کو شری کرشن جی کے چرنوں پر گرا کر بنتی
کہ اے دنیا ناتھ کرپا سندھ مجھ کو آپ نے یہ بردان دیا تھا کہ بنا تیرے کہے بھوماسُر کو نہ ماروں گا پھر کس واسطے آج
آپنے اُس کو مار ڈالا یہ بات سنتے ہی شری کرشن جی نے ست بھاما کی طرف اشارہ بتلا کر کہا کہ یہ پرتھوی کا اوتار
ہے اس کے کہنے سے ہم نے بھوماسُر کو مارا تھا جب پرتھوی نے ست بھاما کو دیکھا تب شرمندہ ہو کر کہا کہ اے
ناتھ نرنجن میرا بیٹا آپ کو نہ پہچان کر ادھرم کرنے لگا تھا سو وہ تو اپنے دنڈ کو پہونچا اب اس بالک کو جو آپ کی
شرن میں آیا ہے ابھے کیجئے جب یہ دین بچن سُن کر شری کرشن دنیا ناتھ نے اپنا ہاتھ بھگدت کے سر اور پیٹھ پر
پھیر کر اُس کو بہت دھیرج دیا تب بھوماسُر کی استری ہاتھ جوڑ کر بولی کہ اے جگت سوامی جس طرح آپنے کرپا کرکے
اپنا درشن مجھ کو دیا اسی طرح اپنے چرنوں سے میرا گھر پوتر کیجئے جبکہ بکنٹھ ناتھ سچی پریت اُن سب لوگوں کی دیکھ
راج مندر پر گئے تب بھگدت اور اُس کی ماتا نے بڑی خوشی سے پتنبر راہ میں بچھاتے ہوئے شری کرشن جی
اور ست بھاما کو اپنے گھر لے جا کر جڑاؤ سنگھاسن پر بیٹھلا اور چرن دھو کر چرنامرت لے کر بدھ پوربک کرشن
بھگوان کی پوجا کی اور سُگندھ آدک اُن کے بدن میں لگا کر چھپّن پر کار کے بھوجن کھلائے اور سونے کی جھاری
سے ہاتھ دُھلا کر پان اور الائچی اور اچھے اچھے گہنے اور کپڑے پہنا کر چنور ہلانے لگے اور بھگدت کی ماتا نے بڑے
پریم سے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ اے بکنٹھ ناتھ آپنے بہت اچھا کیا جو بھوماسُر بھگتوں کے دُکھ دینے والے کو مار ڈالا

دیکھیئے راون اور کنس آدک جس کسی نے پرمیشور سے برودھ کیا اُس کا جگت میں ضرور ناش ہوا آپ بھگدت
میرے بیٹے کو اپنا سیوک جانیئے اور سولہ ہزار ایک سو راج کنیا جو اُس کے باپ نے بنا بواہی اکٹھا کی ہیں
اُن کو دیا کی راہ سے لے لیجیئے یہ بات سنتے ہی شری کرشن جی اُس استھان میں جہاں وہ کرشن بھگوان کو اپنا پت
بنانے کے واسطے اُن کے چرنوں کا دھیان کرتی تھیں چلے گئے تب کیا دیکھا کہ سب راج کنیاں میلے کپڑے پہنے
ہوے سوچ میں بیٹھی ہیں جیسے ساونلی صورت موہنی مورت پر اُن کی نظر پڑی ویسے خوش ہو کر پران ناتھ کے سامنے
کھڑی ہوگئیں اور ہاتھ جوڑ کر بنے کیا کہ اے دوارکا ناتھ ہم لوگوں کو یہاں سے چھُٹی ملنا بنا تمھاری کرپا کے کٹھن
ہے اے مہاپربھو جس طرح آپ انترجامی پربرہم پرمیشور نے ابلاناتھ کا دُکھ جانکر اپنا درشن دیا اُسی طرح ہم
دکھیاریوں کو ساتھ لے چل کر اپنی داسی بنائیے جس میں آپ کی سیوا کرنے سے ہمارا جنم سوارتھ ہو یہ دین بچن
سنتے ہی شری کرشن جی نے اُن کو بہت دھیرج دیکر کہا کہ تم لوگ اپنے اپنے گھر جانا چاہو تو ہم تم کو وہاں
پہونچا دیں اُنھوں نے کہا کہ مہاراج اب ہم لوگوں کو آپ کا چرن کمل روپی چھوڑ کر گھر جانا منظور نہیں ہے
ہم کو اپنی سیوا ہی میں رکھیئے جبکہ موہن پیارے نے اُن کی سچّی پریت دیکھ کر سب راج کنیاؤں کو اپنے ساتھ
دوارکا میں لے چلنے کے واسطے اُس مکان سے باہر نکالا اور بھگدّت کو بھوماسُر کے سنگھاسن پر بیٹھا کر
اپنے ہاتھ سے اُس کے ماتھے پر راج تلک لگایا تب بھگدّت نے بہت رتن اور رتھ اور گھوڑے اور
ساٹھ ہاتھی سفید رنگ کے چار دانت والے جو ایراوت کے بنس میں تھے شری کرشن جی کو بھینٹ دیے اور
اُن سب راج کنیاؤں کو اُبٹن ملوا کر اور اسنان کرا کے اچھے اچھے گہنے اور کپڑے پہنائے اور پالکی اور
سُکھپال وغیرہ پر چڑھا کر مُرلی منوہر کے ساتھ اپنی فوج سمیت بدا کیا جس وقت موہن پیارے سولہ ہزار
ایک سو راج کنیاؤں کو جڑاؤ پالکی اور سُکھپال اور رتھ آدک پر ساتھ لے کر دوارکا کو چلے اُس وقت ایسی
شوبھا موہن پیارے کی معلوم ہوتی تھی جیسے تاروں میں چندرما شوبھا دیتا ہے دوارکا ناتھ نے سب
راج کنیاؤں کو فوج سمیت دوارکا پُری میں بھیجدیا اور آپ ست بھاما کو گرڑ پر بٹھائے اور ہی چھتر اور کُنڈل
لیے ہوے اندر پُری کو چلے گئے جبکہ اندر نے جو بھوماسُر کے مارے جانے کا حال سن کر خوشی کر رہا تھا شری
کرشن جی کے آنے کا حال سُنا تب اُس نے دیوتاؤں سمیت آگے سے جاکر سر اپنا ہر چرنوں پر دھر دیا اور
بیکنٹھ ناتھ کو بڑے آدر بھاؤ سے اپنے گھر لے جاکر اندراسن پر بیٹھالا اور چرن اُن کا دھو کر چرن امرت
لیا اور بدھ کے موافق اُن کی پوجا کی ۔

دوہا

ہاتھ جوڑ بنتی کرے دھرے چرن پر ماتھ
ہر داسن کو داس ہوں تم ناتھن کے ناتھ

اندر کی اُستت کرنے سے بیکنٹھ ناتھ نے خوش ہو کر اندر کو چھتر اور ادت کو کُنڈل دیدیا جب یہ حال
سُن کر نارد مُن اندر پُری میں شیام سُندر کے پاس آئے تب مُرلی منوہر نے نارد مُن کو ڈنڈوت کر کے کہا کہ مہاراج

تم جاکر اندر سے کہو کہ ست بھاما تم سے کلپ برچھ مانگتی ہے جیسا وہ کہیں ویسا آکر ہم کو جواب دو یہ بات سنتے ہی نارد من نے اندر کے پاس جاکر کہا تب اندرانی کرودھ کرکے اپنے پت اندر سے بولی کہ تم کو وہ بات یاد ہے یا نہیں کہ اسی شری کرشن نے برج میں تمھاری پوجا چھڑا کر برجباسیوں سے گوبردھن پہاڑ پجوایا اور پھل کرکے سب مٹھائی اور پکوان آپ کھایا اور سات دن رات گوبردھن پہاڑ کو اُٹھا کر تمھارا ابھمان توڑا تھا تم کو کچھ اس بات کی بھی شرم ہے یا نہیں دیکھو وہ اپنی استری کی اگیا مانکر یہاں کلپ برچھ لینے آیا ہے اور تم میرا کہنا کچھ نہیں مانتے یہ بات اپنی استری کی سُن کر اندر اگیان نارد من جی کے پاس آکر بولا کہ مہاراج تم شری کرشن جی سے میری طرف سے جاکر کہدو کہ کلپ برچھ نندن باغ چھوڑ کر دوسری جگہ نہیں جاسکتا جو لے جاؤگے تو وہاں کسی طرح نہ رہے گا اور یہ بھی اُن سے کہدینا کہ برج کی طرح مجھ سے برودھ نہ کریں جو وہ زبردستی کلپ برچھ لے جائیں گے تب تو میرے اور اُن کے بڑا جُدھ ہوگا جبکہ نارد من نے اگر یہ سندیسا کرشن بھگوان سے کہا تب گرب بھنجن بسدیو نندن نے اُسی وقت نندن باغ میں جاکر رکھواروں کو مار کر بھگا دیا اور کلپ برچھ جس کو پارجات بھی کہتے ہیں نندن باغ سے اُکھاڑ لیا اور گرڑ جی کی پیٹھ پر رکھ کر دوارکا کو چلے آئے جب اندر کلپ برچھ لے جانے کا حال سُن کر بڑے کرودھ سے ایراوت ہاتھی پر چڑھ کر اور بجر ہاتھ میں لے کر دیوتوں سمیت کرشن بھگوان سے لڑنے چلا تب نارد جی نے اندر کے پاس جاکر کہا کہ اے اندر تو بڑا مورکھ ہے کہ اپنی استری کے کہنے سے بیکنٹھ ناتھ سے لڑنے کو تیار ہوگیا تجھ کو کچھ شرم نہیں آتی جو تجھ کو ایسی ہی سامرتھ تھی تو بھوماسُر سے چھتر اور کُنڈل کیوں نہ پھیر لیا جبکہ شری کرشن پربرہم پرمیشور نے تیرے بنتی کرنے سے بھوماسُر کو مار کر چھتر اور کُنڈل تیرا لادیا تب تو اُنھیں کو اپنا زور دکھلانے چلا وہ دن تجھے بھول گئے جب بندرابن میں جاکر شری کرشن کے چرنوں پر گر کر اپنا اپرادھ اُن سے چھما کرایا تھا یہ بات سنتے ہی اندر شرمندہ ہوکر ہاتھی پر سے اُتر پڑا اور لڑائی کرنے نہیں گیا اور شیام سُندر نے آنند پورک دوارکا پُری میں پہونچکر کلپ برچھ ست بھاما کے آنگن میں لگا دیا اور راجہ اُگرسین سے اگیا لے کر سولہ ہزار ایک سو راج کنیا سے بدھ پورک اپنا بواہ کیا اور اُن سب کو الگ الگ محل اور باغ جو بشوکرما نے تیار کئے تھے رکھا اور آپ اُتنے ہی روپ رکھ کر اُن کے ساتھ رہ کر الگ الگ سنساری سُکھ سب کو دینے لگے۔

	دوہا	
پریم ریت سمجھائے کے دیکھی لاج چھُڑائے		تن سون ہر جو پریت کر امرت بین سُنائے

وہ لوگ آٹھوں پہر پران ناتھ کو اپنے پاس دیکھ کر ایک دوسری سے ڈاہ نہیں کرتی تھیں اور سب استریوں کے گھر میں سیکڑوں داسی تھیں تسپر بھی اُن کا یہ پرن تھا کہ پرات سمے اُٹھ کر شیام سندر کا چرنودک لے کر اپنے ہاتھ سے سب سیوا اور ٹہل اُن کی پریم سے کرتی تھیں جس وقت موہن پیارے پھلیل لگانے اور اسنان پوجا کرنے کے پیچھے چھپّن پرکار کے بنجن سونے کی تھالیوں میں بھوجن کرتے تھے اُس وقت سب

استریاں پنکھا ہلاتی تھیں اور جڑاؤ گڑوے سے ہاتھ دُھلا کر پان الائچی دیتی تھیں اور جب سجیا پر سین کرتے تھے تب اُن کا پانؤں دابتی تھیں لیکن جُدناتھ کچھ اچھا اپنے من میں نہ رکھ کر سب جگت کو اپنے بس میں رکھتے ہیں کسی استری کے بس میں نہیں ہوتے تھے اور اُن استریوں کی سندرتائی کا حال کوئی نہیں کہ سکتا وہ ایسی سندر تھیں جن کے سامنے سورج اور چندرما کا تیج میلا معلوم ہوتا تھا ایک دن شری مہادیو جی نے دوارکا پُری میں جا کر اُن استریوں کا روپ اور سنگار دیکھا تو کامدیو کو جلا دینے پر بھی موہت ہو گئے۔

دوہا

ایسی سندر نار سنگ مالکھن پرُبھ جُدناتھ	کام کلول کریں سدا کھان پان اک ساتھ

ادھیائے ساٹھ

ہنسی کرنا شری کرشن جی کا رُکمنی جی کے ساتھ

شکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ پرچھت ایک دن شری کرشن جی رُکمنی جی کے مندر میں تھے وہ مکان نہلا جڑاؤ بہت اچھا بنا ہوا اور اُس میں مخملی بچھونے بچھے ہوئے تھے اور سب جگہ چندوے بندھے ہو کر دروازوں میں موتیوں کی جھالر لٹک رہی تھی اور کلپ برچھ کے پھولوں کے گجرے بہت جگہ لٹکائے ہو کر دھوپ اور چندن آدک کے جلنے سے خوشبو اُڑ رہی تھی۔

دوہا

کلپ برچھ کے پھول کی کاسوں کیجئے باس	جاسوں بن اُپبن سبے بھئے سباس نواس

سیتل مند سُگندھ ٹھنڈی ہوا بہنے سے سب کو سُکھ ملتا تھا اور نہر اور جھرنے بہکر مور ناچتے تھے ایسے لعل اور رتن وہاں جڑے تھے کہ جن کی چمک سے آٹھوں پہر اُجیلا رہ کر چراغ جلانے کا کام نہیں رہتا تھا اور اُس استھان میں ایک سجیا رتن جٹت سامان سمیت بچھی تھی اور اُس کے چاروں طرف میوہ اور مٹھائی اور چوگڑ آدک رکھا ہو کر اُس سجیا پر شیام سندر لیٹے تھے اُن کے گہنے اور کپڑے اور روپ کی چھب دیکھ کر سب کا من موہ جاتا تھا

دوہا

سو بھا تربھون ناتھ کی کاسے برنی جاے	کام روپ کی چھب مہا سو تُہے لبھاے

چوپائی

وہاں رُکمنی سُندر بالا	بیبے سنگار سبھے تہ کالا
انگ انگ بھوکھن سب ساجے	مہا مدُھر سُر نوپر باجے
سو دھن سُن موہے سُرباسی	مانو لگی کام کی پھانسی

دوہا

یا چھب سے شری رُکمنی ماکھن پربھو کے پاس	پون ڈُلاوے پریم سے من میں بہت ہلاس

اُس وقت پرمیشور کی مایا سے رُکمنی جی کو یہ ابھمان ہوا کہ میں شری کرشن جی کی سب استریوں میں بہت سُندر ہوں اِس سے موہن پیارے مجھ کو بہت چاہتے ہیں بیکنٹھ ناتھ انترجامی نے یہ حال بچارا کہ رُکمنی کو کرودھ دکھا کر اُس کے پریم کی پرچھا لوں کہ اُس کو اپنے روپ کا ابھمان ہے یا میری پریت بہت ہے ایسا بچار کر بولے کہ اے رُکمنی تجھے ایسی سندری اور راجہ بھیشمک کی بیٹی ہو کر میرے ساتھ بواہ کرنا اُچت نہیں تھا بیر اور بواہ اور پریت برابر والے سے کرنا چاہیے میں کسی دیش کا تلک دھاری راجہ نہو کر جراسندھ کے ڈر سے بھاگا ہوا یہاں سمدر کے ٹاپو میں بسا ہوں اور جب سے میں نے جنم لیا تب سے کوئی کام اچھّا نہیں کیا جو کوئی میرا بھجن اور اسمرن کرتا ہے اُس کو برکت اور نردھن کر دیتا ہوں اِس لیئے میرے بھکت کو سنساری سُکھ نہیں ملتا اور میں کسی کے ساتھ پریت نہ رکھ کر سب سے من اپنا ہٹا رکھتا ہوں لڑکپن میں مانگنے والوں کو کچھ درب آدک دیدیا کرتا تھا وہی نام سُن کر تونے میرے ساتھ بواہ کرکے دھوکھا کھایا اور ششپال چندیلی کے راجہ کو جو تلک دھاری اور بلوان ہو کر جراسندھ آدک بڑے بڑے راجوں کو اپنے ساتھ برات میں لایا تھا قبول نہ کیا۔

دوہا

رُکم دیو ششپال کو باندھیو کنگن ہاتھ	آیو ساج برات وہ سب راجن کے ساتھ

اے رُکمنی تجھ سے بڑی چوک ہوئی جو تونے راجہ ششپال کو جس کے ساتھ تیری منگنی رُکم اگرج نے کی تھی چھوڑ کر مجھ ایسے گنوچر اپنے والے کے ساتھ بواہ کیا اور اچھّے بُرے کا کچھ بچار نہ کرکے اپنے کُل میں کلنک لگایا

چوپائی

کہیئے کہا کیُدھ تمھاری	بھلی بات من میں نہ بچاری
رُکم بھرات کی لاج گنوائی	تات مات کو لیک لگائی
چھانڈ نرپت موسوں ہت کینھو	نرگن مہاجات کو ہنیو
یاتے بات ست ہم مانی	اُلٹی بُدھ ترین کی جانی
جو تم کہو لکھو بدھ جوئی	کرم پر ملن ہوت ہے سوئی

دوہا

ایسی چھوٹی بات کو مانے مورکھ ہوئے	اپنے جس اور چین کو جتن کرت سب کوئے

سوائے اِس کے جس بات میں لڑکیوں کو شرم ہوتی ہے وہ بھی تونے کی کہ براہمن کو چٹھی دیکر اپنے بواہ کا سندیسا میرے پاس بھیجا ہے کہ استری نربُدھ ہوتی ہے۔

چوپائی

تم جو کہو ہمیں کیوں لائے	کون کاج کنڈن پُر آئے

سا سچ بات سمجھ من ماہیں — تم سوں موہ ہمیں کچھ ناہیں
سُبھ نریش آئے وہ ٹھائیں — بڑا اگرب جن کے من ماہیں
تہہ کارن کُندن پُر آئے — اُنھیں بھگائے تھیں ہر لائے
تا سوں میں برکت من ماہیں — کبھوں ہوت موہ ممہ ناہیں
سدا اُداس رہوں من ماہیں — تارن کی اچھا کچھ ناہیں

اے رُکمنی تیرے بلا بھیجنے سے میں نے وہاں جا کر تیرا پرن پورا کیا پرمیشور نے اتنے راجوں کے سامنے میری لاج رکھی۔ اور بلرام جی نے جیسا پراکرم کیا وہ تو نے اپنی آنکھوں سے دیکھا میں تجھ کو اپنی اچھا سے نہیں لایا اِس لیے میں تجھ کو آگیا دیتا ہوں کہ تیرا من اب بھی چاہے تو مجھ کو چھوڑ کر کسی تلک دھاری راجہ کے پاس جو تیرے برابر کلین ہو جا کر رہ میں کچھ بُرا نہ مانوں گا۔

چوپائی

تارن میں سوئی نار سبھاگی — جا کو پُرش ہوے بڑبھاگی
یا کارن تم ڈھونڈھو سوئی — جا میں لوک مہاجس ہوئی

یہ کٹھور بچن سن کر رُکمنی رونے لگی اور منہ اُس کا پیلا ہو گیا اور شیام سندر کی باتوں کا کچھ جواب نہ دیکر بہت سوچ سے سر اپنا نیچا کر لیا اور ناخن سے زمین کھودنے لگی اور چیت اُس کا ٹھکانے نہ رہکر بدن کانپنے لگا

چوپائی

چنتا بہت بڑھی من ماہیں — کاہو بدھ سمجھے من ناہیں

دوہا

ایسی بدھ اُکلائے کے پری دھرن مُرجھائے — تن کی سُدھ بھولی سبے مرن نکٹ بھی آئے

جب یہ شیام سُندر نے دیکھا کہ بہت سوچ سے پران پیاری مرا چاہتی ہیں تب اُس کو اُٹھا کر اپنی سیج پر بیٹھا لیا اور چتربھُجی روپ دھر کر ایک ہاتھ سے جو اُس کے بال بکھر گئے تھے سنوارنے لگے اور دوسرے ہاتھ سے اُس کے آنسو پونچھکر تیسرے ہاتھ سے پنکھا ہلانے لگے اور چوتھا ہاتھ اپنا کمل کی طرح اُس کے ہردے پر رکھ کر اُس کو گلے سے لگا لیا جب اُن کا پریم دیکھ کر رُکمنی کا چیت ٹھکانے ہوا تب موہن پیارے بولے کہ اے پران پیاری گرہستھ آدمی کے پاس کچھ پرتھوی آدک ضرور رہنا چاہیئے جس سے وہ آنند پورک اپنا کٹمب پالے اور میرے پاس کچھ نہیں ہے اس لئے تجھ سے ہنسی کی تھی پر تو نے سچ مان کر اتنا دُکھ اُٹھایا میں تجھ سے زیادہ کسی کو پیار نہیں کرتا تو اُداس مت ہو تیرا بدن بہت نازک ہے اس لیے گھبرا گئی اور تو نے جانا کہ یہ مجھ کو چھوڑ دیں گے اب تو دھیرج رکھ اور خوشی سے ہنس بول۔

دوہا

امرت بین سُنا کے کے ماکھن پُربھ جُدرائے — لیتھی پر یا ننا کے دیتھی رس بسرائے

جب موہن پیارے کی پریم پورنگ بات سننے سے رُکمنی کا سوچ مٹ گیا تب وہ اپنے کو موہن پیارے کی گود میں بیٹھی دیکھ کر لاج سے اُٹھ کر کھڑی ہوئی اور ہاتھ جوڑ کر بنے کیا کہ اسے بیکنٹھ ناتھ آپنے کیا بچار کر ایسا کٹھور بچن مجھ سے کہا میں منسا باچا کرمنا سے اپنے کو آپ کی داسی جانتی ہوں آپ مجھ کو تلک دھاری راجہ کے پاس رہنے کو کہتے ہیں آپ سے بڑھ کر تینوں لوک میں کون دوسرا ہے جس کے پاس جا کر رہوں آپ کے برابر کسی کو نہ دیکھ کر آپ کو ترلوکی ناتھ سمجھتی ہوں برہما اور مہا دیو جی آدک دیوتا سدا آپ کے چرنوں کا دھیان رکھ کر اُن چرنوں کی رج اپنے ماتھے پر چڑھاتے ہیں اور آپ کی دیا سے اُن کو یہ سامرتھ ہے کہ جسے چاہیں اُسے بر دان دے کر تلک دھاری راجہ بنا دیں ۔

	دوہا	
جن کے درشن پائے کے سُکھ پاوت ہیں نین		تم چرنوں کی زیکا وہ چاہت دن رین

اسے مہا پربھو آپ کا دھیان اور اسمرن کرنے سے راجگدی آدک بہت طرح کے سُکھ ملتے ہیں اور بڑے بڑے راجہ سنساری سُکھ اور راج چھوڑ کر آپ کا بھجن کرکے بھو ساگر پار اُتر جاتے ہیں اور آپ رجوگن اور تموگن سے کچھ کام نہ رکھ کر آٹھوں پہر چھیر سمدر میں سین کرتے ہیں جبکہ دیتوں کے ادھرم کرنے سے پرتھوی دُکھی ہو کر آپ کی شرن جاتی ہے اور براہمن اور ہر بھگت لوگ دُکھ پاتے ہیں تب آپ سُگن اوتار لے کر پرتھوی کا بھار اُتار کر گئو اور براہمن کو سُکھ دیتے ہیں مجھ کو ایسی سامرتھ نہیں جو آپ کے گنوں کو کہہ سکوں آپنے مجھ میں کوئی دوش دیکھ کر نہیں بات کہی ہے اس لیے میں چاہتی ہوں کہ آپ دین دیال جگت کے پردہ ڈھانپنے والے میرا اوگن چھپا کر چھما کیجئے بڑے لوگ سدا سے چھوٹوں پر دیا کرتے آئے ہیں اسے دنیا ناتھ میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ جراسندھ اور ششپال بڑے بڑے راجوں کو جو اپنے بل کا گھمنڈ رکھتے تھے آپنے ایک ساعت میں بھگا دیا اس سے میں جانتی ہوں کہ تینوں لوک میں کوئی دوسرا آپ سے زیادہ زبردست نہیں ہے اور جو آپ اپنے بھگتوں کو کنگال رکھتے ہیں اُس کا یہ کارن ہے کہ دنیا کے لوگ روپیہ اور راج کے غرور میں اندھے ہو کر دھرم اور کرم اپنا اور دھیان اور اسمرن آپ کا چھوڑ دیتے ہیں اس لیے آپ اپنی کرپا سے اُن کو کنگال بنا کر اپنا بھجن کراتے ہیں جس میں وہ بھو ساگر پار اُتر جائیں اور سنساری سُکھ ہمیشہ بنا نہیں رہتا اور ہر بھجن کے پرتاپ سے مہا پرلے تک سُکھ ملتا ہے جیسا ہر بھجن غریبی میں بن پڑتا ہے ویسا دولتمند ہونے میں نہیں ہو سکتا اسی واسطے سنساری سُکھ اور بیوہار جھوٹھا سمجھ کر امبریکھ اور پرہلاد اور رکھبھ دیو اور پریہ برت اور جڑ بھرت آدک گیانی راجوں نے ساتوں دیپ کا راج اور پر وار اپنا چھوڑ دیا اور برکت ہو کر آپ کے چرن کا دھیان لگایا آج تک اُن کا جس چھا رہا ہے اور آپنے کہا کہ میں کچھ اچھا نہ رکھ کر تیری چاہنا سے تجھ کو یہاں لایا ہوں سو یہ بات سچ ہے جہاں لچھمی جی آپ کی داسی ہو کر دن رات آپ کی سیوا میں رہتی ہیں وہاں میری کون گنتی ہے جو آپ کے لائق ہوں آپ دین دیال نے مجھے دین جان کر میری اچھا پوری کی اسے جگت پالک ششپال چندیلی کا راجہ بھی آپ ہی کا پیدا کیا ہوا ہے جو میں آپ کی سیوا چھوڑ کر

اُس کو قبول کر لی تو آواگون میں پھنسی رہتی جس طرح راجہ امبریکھ آوک آپ کا بھجن کر کے مکت ہوئے ہیں
اُسی طرح میں بھی آپ کا چرن دھو کر بھو ساگر پار اُتر جاؤں گی اور آپ کی دیا سے میرا نام ہمیشہ بنا رہے گا۔

	دوہا	
دیس چندیلی کو کہے سُرگ لوک میں ناہں		جیسی بدھ سو بھارجی نگر دوار کا ماہں

اے بیکنٹھ ناتھ جو استریاں آپ کے بھجن اور کتھا سے دور ہو ویں اُن کو شسپال اور ونت آوک پت ملیں
جس طرح امبا نام بیٹی کاشی نریش کی راجہ سالو کو چاہتی تھی اس کارن بچتر بیرج راجہ نے اُس کو چھوڑ دیا اُسی طرح
آپ نے بھی بچار کیا کہ یہ راجہ شسپال کو چاہتی ہے اور میں منسا باچا کرمنا سے آپ کی داسی ہو کر اُس کو اپنا دشمن جانتی
ہوں جو استری نہہ کپٹ ہو کر اپنے پت کی سیوا کرتی ہے اُس کی منو کامنا سنسار میں پوری ہو کر انت سے مکت
ہوتی ہے اے پران ناتھ جیسے راجہ اندر دیمن کی لڑکی نے تپ کر کے شکنڈری کا جنم لے کر بھیشم پتامہ سے بدلا
لیا تھا ویسا میں نہیں کر سکتی کیونکہ آپ کی بہت جنم کی داسی ہوں اور آپ نے یہ کہا کہ تو نے مانگنے والوں کے منھ
سے میری تعریف سُن کر دھوکھا کھایا سو آپ کی اُستت بید اور شاستر میں لکھی ہے اور برہماد دیوتا اور
نارد منی آٹھوں پہر آپ کا گُن گایا کرتے ہیں وہی بڑائی سُن کر میں نے براہمن کو آپ کے پاس بھیجا تھا آپ
دیال ہو کر اس داسی کو لے آئے اب میں یہی چاہتی ہوں کہ جنم جنمانتر آپ کی داسی ہو کر میرا پریم انراگ
آپ کے چرنوں میں بنا رہے۔

	دوہا	
تمھرے چرنن کو سداہت سے کروں پرنام		پورن پُرش پُران ہو الکھ نرنجن نام
	دوہا	
نترجامی ہوئے کے کیوں ٹھانت انریت		تم تو جانت ہو پیا پریم پریت کی ریت
	دوہا	
تمھر بچن کیسے کہو ماکھن پر بھر گوپال		دینڈیال کرپال ہو بڑھے تمھارو لال
	دوہا	
جیسی تم ہم سے کری ماکھن پربھر برجناتھ		یا ہی بدھ ہانسی کریں بج نارن کے ساتھ

یہ سُن کر موہن پیارے بولے کہ اے پران پیاری تیرا پریم اور بشواس بڑا ہے میں نے ایسا کٹھور بچن
کہکر کیول تیری پریت کی پرچھا لی تھی تیرا پریم سچا پایا جس طرح میرے نہہ کام بھکت بھجتے ہیں اُسی طرح
تجھ کو بھی دیکھا میرا کٹھور بچن سننے سے تیرا رنگ پیلا ہو گیا لیکن بھیتر سے پریم نہیں گھٹتا اے پران پیاری
تو اپنی بڑائی اس طرح سمجھ کہ آدمی میری اُستت کر کے اپنا جنم سوارتھ کرتے ہیں اور میں تیری اُستت اور گُن
اس طرح برنن کرتا ہوں جس وقت میں نے تیرے بھائی کا سر مُنڈوا کر اُس کے ہاتھ بندھوائے تھے اس وقت

بھی تونے سوائے ادھینتا ئی کے اور کچھ منھ سے نہیں کہا پت برتا استریوں کا یہی دھرم ہے کہ اپنے پت کی اگیا اُنسار چلیں اور میں تیری سندرتائی دیکھ کر کُنڈن پور نہیں گیا تھا بلکہ تیرا سچا پریم دیکھ کر تجھے لے آیا اب تو کچھ چنتا نہ کر کے ہمیشہ خوش رہا کر جو کوئی اس ادھیائے کو سچے من سے کہے یا سُنے گا اسی طرح اُس کی بھی پریت استری اور پُرش میں ہوگی ۔ اے راجہ پرکچھت یہ بات شیام سندر کی سُن کر رکمنی بڑی خوشی سے اُن کی سیوا کرنے لگی ۔

دوہا

یا ہی بدھ کر پڑا کریں سب نارن کے ساتھ	جیسی یہ لیلا کری ماکھن پربھو برجناتھ

ادھیائے اکسٹھ

کتھا شری کرشن جی کے بنش کی

شکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ پرکچھت اسی طرح شری کرشن جی دوارکا پوری میں سولہ ہزار ایک سو آٹھ استریوں سے بھوگ اور بلاس کر کے گرہستھ آشرم کا دھرم شاستر کے موافق رکھتے تھے اور سب استریاں پت برتا دھرم سے آٹھوں پہر اُن کی سیوا کرتی تھیں اور ہر ایک سب استریوں کے دس دس بیٹے شیام رنگ کمل نین بڑے بلوان اور ایک ایک لڑکی بہت سندر پیدا ہو کر وہ سب اپنے بال چرتر کا سکھ ماتا اور پتا کو دکھلاتے تھے اور اُن کے ماتا اور پتا اچھے اچھے گہنے اور کپڑے پہنا کر خوش ہوتے تھے اور سب ایک لاکھ اکسٹھ ہزار لڑکے اور سولہ ہزار ایک سو آٹھ لڑکیاں شری کرشن جی کے پیدا ہوئیں اور پھر اُن کے آگے اتنی سنتان بڑھی کہ اُن کی گنتی نہیں ہو سکتی ۔

دوہا

شو برنچ سنکادمن دیکھت رہیں لبھائے	چھب آٹھوں رانین کی کاسوں برنی جائے

اے راجہ پرکچھت سب استریاں شری کرشن جی کو آٹھوں پہر اپنے پاس دیکھ کر بہت خوش رہتی تھیں جو سنتان ہوئی تھی اُن کے نام کہتے ہیں سُنو کہ پردیمن آدک رکمنی اور بھان آدک ست بھاما اور شامت آدک جاموتی اور سورت آدک کالندی اور شری مان آدک سیتیا اور پھرگوکھ آدک لچھمنا اور بدک آدک مترسندا اور سنگرام جت آدک بھدرا کے بیٹوں کے نام تھے اور تا کیت اور دت مان دو لڑکے بلرام جی کے ریوتی سے ہوئے تھے پردیمن کے انرودھ ہو کہ انرودھ سے بجرنابھ پیدا ہوا تھا اور رکم نے شری کرشن جی کے یہاں پردیمن آدک بیٹے ہونے کا حال سُن کر اپنی استری سے کہا کہ رکمو تی میری کنیا جو کرت برما کے بیٹے سے مانگی گئی ہے اُس کو وہاں نہ بیاہ کر سو ئمبر اُس کا رچوں گا تو چٹھی بھیجکر کہتی میری

بہن کو اُس کے بیٹوں سمیت بلا یہ بات سُن کر اُس نے چٹھی لکھ کر براہمن کے ہاتھ رُکمنی جی کے پاس بھیج دی رُکمنی جی نے یہ حال پاتے ہی شری کرشن جی سے اگیا لے کر پرُدیمن سمیت بھوج کٹ نگر میں گیئں رُکم اپنی بہن کو دیکھ کر بہت خوش ہوا لیکن اُس نے پچھلی بات یاد کر کے سر اپنا نیچا کر لیا اور اُس کی استری نے پیروں پر سر رکھ کر رُکمنی جی سے کہا کہ جب سے میرا نند دُئی تم کو ہرے گیا تب سے آج تمھارا درشن پایا تم میرے اوپر کرپا کر کے پرُدیمن کا بواہ میری بیٹی سے کردو یہ سُن کر رُکمنی بولی کہ بھیّا کا حال تم کو معلوم ہے پھر جھگڑا کراؤ گی ایسی بات کہنے اور سُننے سے مجھ کو ڈر معلوم ہوتا ہے جبکہ یہ حال رُکم نے اپنی استری سے سُنا تب وہ رُکمنی سے بولا کہ اے بہن اب تم کچھ مت ڈرو بید کی اگیا اُنسار بھانجے کو کنیا دیتے ہیں اس لیے رُکموتی کا بواہ پردیمن کے ساتھ کر کے شری کرشن جی سے ناتے داری کروں گا جس میں پہلا بیر مٹ جائے جبکہ یہ بات کہہ کر رُکم اگرج اپنی سبھا میں جہاں راجہ لوگ اچھے اچھے گہنے اور کپڑے پہنے سوئمبر کرنے آئے تھے جا بیٹھا تب پرُدیمن بھی اپنی ماتا سے اگیا لے کر وہاں جا کھڑے ہوئے جبکہ رُکموتی کنیا جیمال ہاتھ میں لیے سب راجوں کو دیکھتی ہوئی پرُدیمن کے پاس پہونچی تب اُس نے سانولی صورت پر موہت ہو کر جیمال اس کے گلے میں ڈال دی یہ حال دیکھتے ہی سب راجوں نے آپس میں صلاح کی کہ جب پرُدیمن راجکماری کو لے کر یہاں سے چلے تب ہم راہ میں چھین لیں اسی اِچھا سے سب راجہ لوگ راہ میں کھڑے ہوئے اور یہاں رُکم نے بدھ پوربک رُکموتی کو پرُدیمن سے بواہ کر بہت رتن اور درب آدک جہیز میں دیا جب رُکمنی جی اپنے بھائیوں اور بھوجائیوں سے بدا ہو کر بیٹے اور پتوہ سمیت دوارکا کو چلیں اور راہ میں اُن سب راجوں نے آکر گھیر لیا تب پرُدیمن نے بان مار کر ساعت بھر میں سب راجوں کو بھگا دیا جب رُکمنی جی دولھا اور دولھن کو ساتھ لیے ہوئے آنند پوربک دوارکا میں پہونچیں تب بسدیو اور دیوکی آدک ریت رسم کر کے دولھا اور دلھن کو راج مندر پر لے گئے اور گھر گھر منگلاچار ہونے لگے جب کئی برس کے پیچھے پرُدیمن کے رُکموتی کے پیٹ سے ایک لڑکا بہت سندر اور تیجوان پیدا ہوا تب شیام سندر نے منگلاچار منا کر منھ مانگا دان اور دچھنا براہمن اور مانگنے والوں کو دیا اور جوتشیوں کو بلا کر جنم لگن اُس کی پوچھی تب براہمنوں نے اُس لڑکے کا انرودھ نام رکھ کر کہا کہ مہاراج یہ لڑکا بہت سندر اور بلوان اور چودھوں بدیا ندھان ہوگا یہ بات سُن کر بسدیو نندن نے جوتشیوں کو سنمان پوربک بدا کیا اور وہ لڑکا ہر روز چندر کلا کی طرح بڑھنے لگا جب رُکم نے سُنا کہ میرے ناتی پیدا ہوا تب اُس نے بڑی خوشی سے گہنا اور کپڑا بھیجکر ایسی چٹھی شری بسدیو نندن کو لکھی کہ میں اپنی پوتی کا بواہ تمھارے پوتے کے ساتھ کروں گا جب رُکم نے یہ چٹھی بھیجکر کچھ دنوں کے بعد سامان تلک کا دوارکا میں بھیج دیا تب شیام سندر نے بڑی خوشی سے وہ تلک انرودھ کے چڑھایا اور اُس براہمن کو درب آدک دے کر بدا کیا اور راجہ اُگرسین سے اگیا لے کر شیام اور بلرام بڑی دھوم دھام سے انرودھ کو بیاہنے گئے جب برات بھوج کٹ نگر کے پاس پہونچی تب رُکم اگرج نیوتہری راجوں سمیت آگے سے لینے گیا اور سب براتیوں کو بڑے آدر بھاؤ سے شہر میں لا کر جنواسا دیا اور جتھا جوگ سب کا آدر سنمان کر کے دولھا کو منڈپ میں لے گئے

جبکہ بدھ پوربک پرتی کا کنیا دان دے کر رکم نے بہت درب جہیز میں شیام سندر کو دیا جب راجہ بھیشمک نے جاکر شری کرشن جی سے کہا کہ مہاراج بواہ ہوچکا اب یہاں رہنا بہت اچھا نہیں ہے کس واسطے کہ رکم نے جن راجوں کو اپنے یہاں نیوتے میں بلایا ہے وہ سب آپ سے دشمنی رکھتے ہیں ایسا نہو کہ کوئی جھگڑا فساد کرے یہ کہہ کر راجہ بھیشمک اپنے گھر چلے گئے اور کیشو مورت نے رکمنی سے سب حال سنا کر چلنے کے واسطے کہا تب رکمنی رکم سے بولی کہ اے بھائی تمھارے نیوتے والے راجہ لوگ میرے پران پت سے دشمنی رکھتے ہیں اس لیے اب ہم کو بدا کردو نہیں تو اچھے کام میں کھنڈ ہوا چاہتا ہے یہ سن کر رکم بولا کہ اے بہن تم کسی بات کی چنتا مت کرو میں پہلے نیوتے والے راجوں کو بدا کر آؤں پیچھے جو تم کہو گی وہ میں کروں گا جب یہ کہہ کر رکم سب راجوں کو بدا کرنے کے واسطے اُن کے ڈیروں پر گیا تب کا ہنگ دیش کے راجہ اور کئی راجوں نے رکم سے کہا کہ دیکھو تم نے شیام اور بلرام کو اتنا مال جہیز میں دیا لیکن اُنھوں نے ابھمان کی راہ سے اُس کو کچھ نہیں سمجھا ایک تو اس بات کا رنج ہم لوگوں کو ہے دوسرے اُس دن کی کسک ہمارے من سے نہیں بھولتی جو بلرام جی نے رکمنی ہرن میں تمھاری گت کی تھی ہم لوگ لڑائی میں جدبنشیوں کو جیت نہیں سکتے تم بلرام جی کو ہمارے استھان پر بلادو تو ہم چوپڑ کھیل کر سب مال اُن کا جیت لیں اور شری کرشن جی سے بگاڑنے کا کچھ کام نہیں ہے جب یہ بات سن کر رکم کو بھی پچھلی بات یاد آئی اور غصہ پیدا ہوا تب وہ وہاں سے اُٹھ کر کچھ اور بچار کرتا ہوا بلرام کے پاس جاکر بولا کہ مہاراج آپ کو سب راجوں نے ڈنڈوت کرکے چوپڑ کھیلنے کے واسطے بلایا ہے یہ بات سن کر جب بلرام جی رکم کے ساتھ راجوں کی سبھا میں آئے تب اُنھوں نے آدر پوربک بیٹھا کر اُن سے کہا کہ ہم لوگ آپ سے چوپڑ کھیلنا چاہتے ہیں اتنا کہہ کر اُنھوں نے چوپڑ بچھادی اور رکم اور بلرام جی چوپڑ کھیلنے لگے جبکہ پہلے رکم نے دس بازیاں بلرام جی سے جیتیں اور وہ بہت روپیہ ہار گئے تب رکم نے ابھمان کرکے بلرام جی سے کہا کہ سب روپیہ تو تم ہار گئے اب کاہے سے کھیلو گے اور کلنگ دیش کا راجہ یہ بات کہہ کر ہنسنے لگا تب بلرام جی شرمندہ ہو کر دس کروڑ روپیہ کی بازی لگا کر بولے۔

	دوہا	
تو اب کی ہم جیت ہیں نشچے کر یہ داؤ		کہیو ہمارے من بکے جو نہیں کپٹ کبھاؤ

جب وہ بازی جیت کر ریوتی رمن روپیہ اُٹھانے لگے تب سب راجہ ادھرم سے بولے کہ رکم نے بازی جیتی ہے یہ بات سن کر بلرام جی نے وہ روپیہ رکم کو دے ڈالا پھر دوسری بازی ایک ارب روپیہ کی لگا بلدیو جی نے پانسا پھینکا جب وہ بازی بھی بلدیو جی جیتے تب پھر سب راجہ جھوٹھ بول کر کہنے لگے کہ رکم بازی جیتا ہے اور کلنگ دیش کا راجہ ہنسنے لگا جبکہ یہ ادھرم سب کا دیکھ کر بلرام کو کرودھ پیدا ہوا تب رکم ابھمان سے بولا کہ سنو بلرام جی تم سچ بات کہنے پر کیوں کرودھ کرتے ہو تم نے جنم اپنا گوالوں کے ساتھ بن میں بتایا ہے راجسی کھیل چوپڑ کھیلنے کا تم کیا جانو جوا کھیلنا اور دشمن سے لڑنا راجوں کا دھرم ہے۔

دوہا

بسے جائے گھر نند کے رہے چراوت گائے	تم راجن کی سبھا کو جانت نہیں سبھائے

یہ سن کر بلدیوجی کو ایسا کرودھ ہوا جیسے پورنماسی کو سمدر کی لہر بڑھتی ہے لیکن انھوں نے رکمنی کے لحاظ سے اپنا کرودھ چھپا کیا اور سات ارب کی بازی لگا کر کھیلے جب وہ بازی بھی بلدیوجی جیتے اور سب راجہ جھوٹھ بول کر رکم کا جیتنا بتلانے لگے تب یہ آکاش بانی ہوئی کہ بازی بلدیوجی نے جیتی ہے تم سب کیوں جھوٹھ بولتے ہو جب آکاش بانی ہونے پر بھی سب لوگ ادھرم سے بلدیوجی کو جھوٹھا بنانے لگے تب بلدیوجی بڑا غصہ کرکے رکم سے بولے کہ تو نے ناتے داری کرنے پر بھی ہم سے دشمنی نہیں چھوڑی اب بھو جائی چاہے برا مانے چاہے بھلا میں تجھ کو بنا مارے نہیں چھوڑوں گا یہ بات کہہ کر ریوتی رمن نے سب راجوں کے سامنے اپنے ہل اور موسل سے رکم کو مار ڈالا جب کلنگ دیش کا راجہ یہ حال دیکھ کر وہاں سے بھاگ چلا تب اس کو بھی پچھاڑ کر گھونسوں سے دانت اس کے توڑ ڈالے اور دوسرے راجہ لوگ جو اس سبھا میں جھوٹھ بول کر بلدیوجی کو ہنستے تھے ان میں کسی کا ہاتھ اور کسی کا پاؤں اور کسی کی ناک مارے گھونسوں کے توڑ ڈالی یہ حال دیکھتے ہی اور سب راجہ اپنے پران کے ڈر سے بھاگ گئے جب بلدیوجی نے شیام سندر کے پاس جا کر سب حال وہاں کا کہہ سنایا تب بشنو مورت انتر جامی نے رکم کا ادھرم سمجھ کر اپنے بھائی کو کچھ نہیں کہا اور وہاں سے دولھا اور دلھن اور رکمنی اور سب براتیوں کو اپنے ساتھ لے کر شیام سندر دوارکاپری کو چلے۔

دوہا

یادو پوتر بواہ کے ماکھن پربھو جدوناتھ	آنند سے پہونچے سدن سکل سین لئے ساتھ

جب ان کے آنے کا حال دوارکا باسیوں نے سنا تب سب چھوٹے اور بڑے گاتے بجاتے آگے سے آ کر دولھا اور دلھن کو راج مندر میں لے گئے اور گھر گھر منگلاچار ہونے لگے اور بلرام نے راجہ اگرسین سے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ مہاراج آپ کے پُن اور پرتاپ سے انرودھ کو بواہ لائے اور رکم اگر رج کو جو بڑا ادھرمی تھا مار ڈالا یہ بات سن کر راجہ اگرسین بہت خوش ہوئے۔

ادھیائے باسٹھ ۶۲

کتھا انرودھ اور اوکھا کی

راجہ پریچھت نے اتنی کتھا سن کر شکدیوجی سے بنے کہ اے مہاراج آپ دیال ہو کر انرودھ ہرن کی کتھا سنائیے

دوہا

کھو پرگٹ سمجھائے کے سکل لچھن کے رائے	شری ماکھن پربھو کی کتھا شرون سدا سکھدائے

یہ سُن کر شکدیوجی بولے کہ اے راجہ پرچھت دوارکا ناتھ کی دیا سے او کھا اور انردّدھ کی کتھا کہتا ہوں سُنو کہ برھما جی کے بنش میں کشیپ جی ہوکر اُن کا بیٹا ہرن کشیپ دیت بڑا بلوان پیدا ہوا جس کے یہاں پرہلاد بھگت نے جنم لیا اور پرہلاد کا بیٹا بیروچن ہوکر اُس کے یہاں راجہ بل ایسا دھرماتما ہوا جس کا جس آج تک سنسار میں چھا رہا ہے اور راجہ بل کے سو بیٹے پیدا ہوکر اُن میں باناسُر بڑا بیٹا بہت بلوان اور ست بادی اور دھرماتما تھا اور شونت پور میں برھم چرج سے راج کر کے ہمیشہ کیلاس پربت پر جاکر شری مہادیوجی کی پوجا اور تپ پریم پوربک کرتا تھا ایک دن باناسُر مردنگ لے کر بڑے پریم سے شری مہادیوجی کے سامنے ناچنے اور گانے لگا تب بھولاناتھ نے خوش ہوکر پاربتی جی سمیت اُس کو درشن دے کر کہا کہ اے بیٹا تیرا پریم دیکھ کر میں بہت خوش ہوا جو اچھا ہو وہ بردان مانگ باناسُر نے ساشٹانگ ڈنڈوت کرکے بنے کیا کہ اے مہاپربھو آپ نے دیال ہو مجھ کو درشن دیا تو پہلے مجھ کو امر کر دیجئے پھر چودھوں لوک کا راج دے کر ایسا بل دیجئے جس میں کوئی دیوتا آدک بھی مجھ کو جیت نہ سکے۔

دوہا

بہت بھانت ستتی کروں ہوں داس کو داس
تم ٹھاکر تہوں لوک کے پُروٗت سب کی آس

یہ بات سنتے ہی بھولاناتھ نے ہزار بھجا باناسُر کو دے کر کہا کہ میں نے تجھ کو تیری اچھا کے موافق بردان دیا اب تو چل راج کر تجھ کو کوئی نہیں جیت سکے گا جب شری شیوشنکر سے بردان پانے کے سبب سے باناسُر کے ہزار بھجا ہوگئیں تب وہ اُن سے بدا ہوکر ہنستا ہوا راج مندر میں آیا اور اپنی بھجا کے بل سے سنسار کی راجہ اور سب دیوتوں کو جیت کر تینوں لوک کا راج کرنے لگا اور ہمیشہ کیلاس پہاڑ پر جاکر بدھ پوربک شری شیوجی کی پوجا کرتا تھا اور سب دیوتا اُس کے بس میں رہتے تھے اور شیوجی نے باناسُر سے یہ کہا تھا کہ ہم تیرے نگر کی رچھا کریں گے اس لئے مہادیوجی کے گن شونت پور میں رچھا کرنے کے واسطے رہتے تھے جب باناسُر سے کوئی دُشمن لڑنے والا نہیں ٹھہرا اور ہزار بھجا اُس کی بنا لڑے کھجلانے لگیں تب وہ بڑے بڑے پہاڑ اُٹھا کر دوسرے پہاڑوں پہ پٹک کر چور چور کرنے لگا تس پر بھی اُس کو سنتوکھ نہیں ہوا تب اُس نے بچار کیا کہ بنا لڑائی کئے سب ہاتھ مجھ کو بوجھ معلوم ہوتے ہیں اس لئے مہادیوجی کے پاس چل کر اُن سے کسی دُشمن کا پتا پوچھوں ایسا بچار کر کیلاس پہاڑ پر چلا گیا اور شیوجی سے بنے کیا کہ اے مہاپربھو تینوں لوک میں کوئی ایسا بلوان نہیں دکھلائی دیتا جو میرے ساتھ لڑ سکے جبکہ میں دکپال ہاتھیوں سے لڑنے گیا اور وہ لوگ بھی مجھ سے ہار مان گئے تب میں نے بڑے بڑے پہاڑوں کو مُکا مار کر چور کر ڈالا بنا لڑائی کئے سب ہاتھ مجھ کو بوجھ معلوم ہوتے ہیں کوئی لڑنے والا بتلائیے جس سے جُدّھ کروں۔

چوپائی

جدُّپ یہ مہا نومن ماہیں
تم سے اور بلی کوؤ ناہیں

تم ہیں جدھ کرو مم ساتھا	نہ کارن تربھون سے ناتھا

یہ اہنکار کی بات سُن کر شری شیوجی نے بچار کیا کہ میں نے اس کو بھگت جان کر ایسا بردان دیا تھا یہ اگیان مجھ ہی سے لڑنے آیا ہے اس سے اس کا ابھمان توڑنا اُچت ہے ایسا بچار کر شیوجی مہاراج بولے کہ اے مورکھ ابھمانی تو مت گھبرا ابھی تو تینوں لوک میں ایسا کوئی بلوان نہیں ہے جو تیرے ساتھ لڑ سکے لیکن تھوڑے دنوں میں شری کرشن جی اوتار لے کر تجھ سے لڑیں گے یہ بات سنتے ہی باناسُر نے خوش ہو کر مہادیوجی سے پوچھا کہ مہاراج مجھ کو کس طرح اُن کے اوتار لینے کا حال معلوم ہوگا تب بھولاناتھ نے ایک دھوجا باناسُر کو دے کر کہا کہ تو اس دھوجا کو لیجا کر اپنے راج مندر پر کھڑی کر دے جس دن دھوجا آپ سے ٹوٹ کر گرے اُسی دن تو جانیو کہ میرا دشمن پیدا ہوا باناسُر وہ دھوجا لے کر بڑی خوشی سے اپنے مکان پر چلا آیا اور اُس کو راج مندر پر کھڑا کر دیا اور ہمیشہ اُس کو دیکھ کر اپنے دشمن کے پیدا ہونے کی اِچھا رکھتا تھا جبکہ کئی برس کے بعد باناسر کی باناوتی بڑی استری سے ایک لڑکی اوکھا نام بہت سندر پیدا ہوئی تب اُس نے خوش ہو کر براہمنوں اور محتاجوں کو بہت دان اور دچھنا دیا جبکہ اوکھا سات برس کی ہوئی تب باناسُر نے اُس کو سہیلیوں سمیت کیلاس پربت پر شری مہادیوجی اور پاربتی جی کے پاس بدیا پڑھنے کے واسطے بھیج دیا اوکھا نے وہاں پہونچ کر شری مہادیوجی اور پاربتی جی کو ڈنڈوت کر کے بنے کیا کہ اے ترلوکی ناتھ اس داسی کو بدیا دان دے کر سنسار میں جس لیجئے تب بھولاناتھ اُس کو بدیا پڑھانے لگے کچھ دنوں میں اوکھا اُن کی کرپا سے سب شاستر اور گانے بجانے میں ایسی ہوشیار ہو گئی کہ بہت طرح کا باجا بجا کر چھ راگ اور چھتیس راگنی گانے لگی ایک دن اوکھا بین بجا کر شری پاربتی جی کے ساتھ سنگیت گاتی تھی اُس وقت شری مہادیوجی نے شری پاربتی جی سے کہا کہ اے پران پیاری جس کامدیو کو میں نے جلا دیا تھا اُس نے شری کرشن جی کے یہاں پردمن نام سے جنم لیا ہے یہ کہہ کر شری مہادیوجی شری پاربتی جی کو ساتھ لیے ہوئے گنگا کنارے چلے گئے اور بڑی خوشی سے اُن کے ساتھ اسنان اور جل بہار کیا اور شری پاربتی جی کو اپنے ہاتھ سے اچھے اچھے گہنے اور کپڑے پہنائے جبکہ جگت ماتا بین بجا کر سنگیت راگ اُن کو سُنانے لگیں اُس وقت بھولاناتھ نے بڑے پریم سے شری پاربتی جی کو گلے سے لگا لیا یہ حال دیکھ کر اوکھا کو اس بات کی چاہنا ہوئی کہ میرا بھی بواہ ہوتا تو میں بھی اپنے پت کے ساتھ اسی طرح بہار کرتی جیسے رات بنا چندرما کے اچھی نہیں معلوم ہوتی اُسی طرح استری بنا پُرش کے اچھی نہیں ہوتی اُس کے من کا حال شری پاربتی جی انترجامی نے جان کر اُس کو اپنے پاس بلایا اور کہا کہ اے بیٹی دھیرج رکھ تیرا سوامی تجھ کو آکر سپنے میں ملے گا تو اُس کو ڈھونڈھ کر بھوگ اور بلاس کیجیو جب یہ کہہ کر شری پاربتی جی نے اُس کو بدا کیا اور اوکھا اُن کو ڈنڈوت کر کے راج مندر پر آئی تب باناسُر نے ایک مکان رتن جٹت میں اُس کو سہیلیوں سمیت رکھا جس طرح چندرما کا پرکاش دوج سے پورنماسی تک بڑھتا ہے اسی طرح اوکھا بارہ برس تک بڑھ کر ایسی خوبصورت اور جوان ہوئی

کہ جس کے سامنے پورنماسی کا چندرما دھول سمان دکھلائی دینے لگا ایک دن اوکھا نے سولھوں سنگار
کیے اور سہیلیوں کو ساتھ لیے اپنی ماتا اور پتا کے پاس جاکر ڈنڈوت کی تب باناسُر نے اُس کو بیاہنے جوگ
دیکھ کر بچار کیا کہ اب یہ بیاہنے لائق ہوئی یہ سمجھ کر اُس نے بہت سے دیت اور راچھسوں کو اُس کے مکان پر
نگہبانی کرنے کو بیٹھا دیا جس میں کوئی مرد وہاں جانے نہ پاوے اور اوکھا اپنے سوامی کے ملنے کے واسطے
آٹھوں پہر پوجا اور دھیان شری پاربتی جی کا کرنے لگی ایک دن اوکھا نے رات کو سیجیا پر اکیلی بیٹھی
ہوئی یہ بچار کیا کہ دیکھوں راجہ میرا بواہ کب کریں گے جبکہ وہ اسی بچار اور سوچ میں سو گئی تب سپنے میں
کیا دیکھا کہ ایک آدمی نوجوان شیام رنگ کمل میں چندر مکھ بہت سندر چہرا او مکٹ سر پر رکھے کریٹ کنڈل
اور پیتامبر پہنے انگ انگ پر جڑاؤ گہنا ساجے موتیوں کی مالا گلے میں ڈالے پیلا اپرنا ریشمی اوڑھے آکر
کھڑا ہوا او کھا وہ مورت دیکھتے ہی محبت ہو گئی جبکہ اُس پُرش نے پریم پوربک باتوں سے لاج اُس کی
چھڑا کر اپنے گلے سے لگا لیا تب وہ سندری اُس مورت کو اپنی سجیا پر بیٹھا کر پریم کی باتیں کرنے لگی
جیسے اوکھا نے ہاتھ پھیلا کر اُس کمل نین سے ملنا چاہا ویسے آنکھ اُس کی کھل گئی اور من کی اچھا من ہی
میں رہی۔

دوہا

جاگ پڑی سُو چت کھڑی پھیو پرم دُکھ تاہ	کہاں گیو وہ پران پت دیکھت جہُنہ دہن چاہ

جب اوکھا نے جاگ کر اُس پُرش کو نہیں دیکھا تب بیاکل ہو کر کہنے لگی کہ اب میں اپنے پران پیارے
کو کس طرح دیکھوں جو نہ جاگتی تو کس طرح وہ میرا من چرا کر بھاگ جاتا اب جو رات باقی ہے وہ کیسے کٹے گی۔

چوپائی

بن پیتم جیہ نپٹ اچین	دیکھے بن ترست ہیں نین
کان سُنو چاہت ہیں بین	کہاں گئے پیتم سکھ دین
جو سپنے میں پھر نکھ لیوں	پران ساتھ اُن کے کر دیوں

جب اوکھا اس طرح انرُدھ کو سپنے میں دیکھ کر اُس پر موہت ہو گئی تب اُس روپ کا دھیان اپنے
ہردے میں رکھ کر سجیا پر پڑی رہی اور اسی سوچ میں اُس کو نیند نہ آئی جبکہ پہر دن چڑھے تک نہیں اُٹھی
تب اُس کی سہیلیاں آپس میں کہنے لگیں کہ آج کیا کارن ہے جو راج کنیا سو کر نہیں اُٹھی جب وہ سب گھبرا کر
اوکھا کا حال لینے کے واسطے شیش محل میں گئیں تب اُس کو روتی ہوئی بیاکل دیکھ کر بہت سمجھانے لگیں لیکن وہ
برہ کی ماری ہوئی نہیں اُٹھی جب سہیلیوں سے چترریکھا کمبھانڈ کی بیٹی نے اوکھا کا حال سنا تب اُس نے
راج کنیا کے پاس جا کر دیکھا کہ اوکھا چھپر کھٹ پر لیٹی ہوئی رو رہی ہے یہ حال اُس کا دیکھتے ہی چترریکھا
نے گھبرا کر پوچھا کہ اے پیاری آج تجھ کو کیا دکھ ہوا جو اتنا روتی ہے اپنا بھید مجھ سے بتا تو میں اُس کی

تدبیر کروں مجھ کو تیری دیا سے یہ سامرتھ ہے کہ چودھوں لوک میں جا کر جو کام کسی سے نہ ہو وہ کر لاؤں برھما جی کے بردان دینے سے شاردا دیبی آٹھوں پہر میرے ساتھ رہتی ہیں اُن کی کرپا سے میں برھمادک دیوتوں کو بھی اپنے بس کر سکتی ہوں میرا گُن ابتک تجھ کو نہیں معلوم تھا آج یہ تیری دشا دیکھ کر اپنا حال کہا۔

چوپائی

اب تو کہ سب اپنی بات — کیسے کٹی آج کی رات
مجھ سے کپٹ کرو مت پیاری — پورن کروں آس تمھاری

دوہا

انگ انگ بیاکل بھا منو لگیو ہے پریت — کہو پرگٹ سمجھائے کے کاسوں بادھیو ہیت

اوکھا یہ پریم کی بات سُن کر چھپر کھٹ سے اُتر پڑی اور لجا سمیت پاس آ کر دھیرے سے بولی کہ اے سکھی میں تجھ کو اپنا ہتو جان کر رات کا حال کہتی ہوں تو یہ بات اپنے من میں رکھ کر جو تدبیر تجھ سے بن پڑے وہ کیجیو۔ آج رات کو ایک پُرش شیام برن کمل نین بہت سندر میری سجیا پر سپنے میں آ بیٹھا جبکہ اُس نے پریم کی باتیں کہہ کر میرا من ہر لیا تب میں نے بھی چھوڑ کر اُس کو گلے لگانے کے واسطے اپنا ہاتھ پھیلایا تب جاگ اُٹھنے سے پھر اُس کو نہیں دیکھا لیکن وہ موہنی روپ آنکھوں میں بس رہا ہے اُس کا نام اور گھر میں نہیں جانتی۔

چوپائی

واکی چھب برنی نہیں جائے — میرو من لے گیو چرائے
من لاگیو تیہ صورت ماہیں — اک چھن کبہوں بھولت ناہیں

جب میں کیلاس پربت پر بدیا پڑھتی تھی تب مجھ سے شری پاربتی جی نے کہا تھا کہ تیرا سوامی سپنے میں آ کر ملے گا تو اُس کو ڈھونڈوا لیجیو وہی پت آج مجھ کو سپنے میں ملا تھا لیکن اُس کو کہاں ڈھونڈھ کر پاؤں

دوہا

پڑی نہ نین نیند نہیں دھرے نہیں چت چین — وہ مورت سکھ دھام کی ڈھونڈھت ہوں دن رین

جب اوکھا یہ حال کہہ کر ٹھنڈی سانس لینے لگی تب چترریکھا نے کہا کہ اے پیاری اب تم کسی بات کی چنتا مت کرو میں تمھارے چت چور کو جہاں ہوگا وہاں سے لا کر ملا دوں گی تم اگیا دو تو میں تینوں لوک میں جتنے سندر پرش ہیں جن کی تصویر کھینچکر دکھلا دوں تم اُن میں اپنے چت چور کو پہچان کر مجھ سے بتا دو پھر اُس کا لانا میرا کام ہے یہ بات سنتے ہی اوکھا خوش ہو کر بولی کہ بہت اچھا میں اپنے چت چور کو پہچان لوں گی یہ بات سنتے ہی چترریکھا گنیش جی اور شاردا دیبی کو مناکر تصویر کھینچنے لگی اور دیوتا اور کنر آدک کی کروڑوں تصویریں کھینچکر اُس کو دکھلائیں جب اوکھا نے

اپنے چت چور کو اُس میں نہیں پایا اُس نے شری کرشن جی اور پردیمن جی کی تصویر کھینچکر اوکھا کو دکھلائی جب وہ تصویر دیکھتے ہی اوکھا اس طرح لجت ہوگئی جس طرح استری اپنے سسر آدک کو دیکھ کر لجت ہو جاتی ہے وہ چترریکھا سے بولی کہ میرا چت چور انھیں کے بنش میں ہوگا یہ بات سنتے ہی جیسے چترریکھا نے انردھ کی تصویر کھینچ کر راج دلاری کو دکھلائی ویسے اوکھا بیہوش ہوگئی جب چت اُس کا ٹھکانے ہوا تب چترریکھا سے بولی کہ سپنے میں یہی پُرش میرا من چرا لے گیا ہے اب ایسی تدبیر کرنا چاہیئے کہ جس میں یہ مجھ کو ملے نہیں تو میرا پران اُس کے برہ میں نکلا چاہتا ہے یہ بات سُن کر چترریکھا بولی کہ اے پران پیاری اب یہ پُرش میرے ہاتھ سے بچکر نہیں جا سکتا یہ یدبنشی کُل میں شری کرشن جی کا پوتا اور پردیمن کا بیٹا انردھ نام دوارکا پُری میں رہتا ہے اور سُدرشن چکر کی رچھا کرنے سے کوئی آدمی یا دیت یا راچھس بغیر حکم شری کرشن جی کے وہاں نہیں جا سکتا یہ بات سنتے ہی اُوکھا اُداس ہوکر بولی کہ جو وہاں پہونچنا ایسا کٹھن ہے تو میرے پران ناتھ کو کس طرح لے آوے گی چترریکھا نے کہا کہ تو چنتا نہ کر میں تیرے واسطے ایک مرتبہ تدبیر کرتی ہوں جب یہ کہہ کر چترریکھا چیلہ بنکر وہاں سے اڑتی ہوئی دوارکا پری کے پاس پہونچی تب اُس نے کیا دیکھا کہ سُدرشن چکر چاروں طرف گھوم کر اُس پُری کی رچھا کر رہا ہے اور بغیر اُس کے حکم کے کوئی دوارکا پری میں نہیں جا سکتا جبکہ یہ حال دیکھ کر وہ کھڑی ہو رہی تب پرمیشور کی اچھا سے نارد مُن نے وہاں آکر چترریکھا سے پوچھا کہ تو یہاں کس واسطے آئی ہے جب چترریکھا نے نارد مُن کو ڈنڈوت کر کے اپنے آنے کا حال سب اُن سے کہدیا تب نارد مُن نے اُس کو ایک منتر بتا کر کہا کہ تو سادھو کا بھیس بنا کر دوارکا میں جا سدرشن چکر تجھ کو نہیں روکے گا اور انردھ کو بانا سُر سے لڑتے وقت میرا اسمرن کرنا چاہیئے جب ایسا کہہ کر نارد مُن چلے گئے تب چترریکھا نے اُسی وقت بیشنو کا روپ تمام و کمال بنا لیا اور اندھیاری رات میں شیام گھٹا کے ساتھ بجلی کی طرح چمکتی ہوئی دوارکا پری میں چلی گئی اور سُدرشن چکر نے بیشنو سمجھ کر نہیں روکا تب ڈھونڈھتی ہوئی انردھ کے محل میں جہاں وہ سجیا پر اکیلا سویا ہوا سپنے میں اوکھا کے ساتھ بہار کر رہا تھا پہونچی اور اُس کو وہاں سے سجیا سمیت اٹھا کر لے اُڑی اور ایک ساعت میں اُس کا پلنگ اوکھا کے محل میں جا کر رکھدیا اور اوکھا سے بولی کہ میں نے تمھارے چت چور کو یہاں لا کر پہونچا دیا اب تم اُس کے ساتھ بہار کرو اوکھا یہ حال دیکھ کر چترریکھا کے پاؤں پر گر پڑی اور ہاتھ جوڑ کر کہنے لگی کہ تو دھن ہے جو تو نے میرے چت چور کو ساعت بھر میں یہاں لاکر اپنا اقرار پورا کیا اب عمر بھر تیرا احسان نہ بھولوں گی یہ سُن کر چترریکھا بولی کہ سنسار میں پر اُپکار کے برابر کوئی اچھی بات نہیں ہے اب تم اپنے پران پت کو جگا کر اپنی اچھا پوری کرو یہ کہہ کر چترریکھا اپنے گھر چلی گئی اور اوکھا ڈر اور شرم سے اپنے من میں کہنے لگی کہ کس طرح اس کو جگا کر منورتھ اپنا پورن کروں پھر کچھ سوچ بچار کر جب راجکماری بیٹھے سروں

سے بین بجانے لگی تب انردّھ نے جاگ کر چاروں طرف دیکھا اور اپنے کو دوسرے مکان میں پا کر من میں کہا کہ مجھ کو یہاں پلنگ سمیت کون لے آیا ۔

دوہا

پہلے شری پردمن کی سُنی ہتی اُن بات ۔ تا ہی بدھ سو کو بھیو جا لو کچھُ اتپات

انردّھ تو یہی سوچ اور بچار کر رہے تھے اور اوکھا نے پران ناتھ کو جاگتے دیکھ کر روپ رس ان کا آنکھوں کی راہ پینے لگی تب انردّھ نے اُس سندری کو دیکھ کر کہا کہ اے پران پیاری تم کون ہو اور مجھ کو کس واسطے یہاں اُٹھا لائیں جب اوکھا اس بات کا کچھ جواب نہ دے کر شرم سے کونے میں سمٹ گئی تب انردّھ نے اُس کا ہاتھ پکڑ کر اپنی سیجّا پر بیٹھا لیا اور پریم بھری باتیں کہہ کر شرم چھُڑا دی جبکہ دونوں نے آپس میں گندھرب بواہ کر کے اپنے من کی اچھّا پوری کی تب انردّھ نے ہنس کر اوکھا سے پوچھا کہ اے پران پیاری تو نے مجھے کس طرح دیکھ کر یہاں منگایا یہ سُن کر اُوکھا بولی کہ میں تجھ کو سپنے میں دیکھ کر بہت موہت ہو گئی چترریکھا مجھ کو تمھارے برہ میں بیاکل دیکھ کر نہ معلوم تم کو کس طرح یہاں لے آئی یہ بات سُن کر انردّھ بولے کہ اے پران پیاری آج میں بھی تجھ کو سپنے میں دیکھ کر تیرے ساتھ اپنا بواہ کر رہا تھا نہ معلوم کون مجھ کو یہاں اُٹھا لایا جب میں بین کی آواز سن کر جاگا تب تجھ کو دیکھا اسی طرح سکھ اور بلاس کرتے ہوئے سبیرا ہو گیا تو اوکھا نے انردّھ کو اپنی سکھی اور سہیلیوں سے چھپا کر کہیں الگ رکھا اور اُس کی سیوا آپ کرنے لگی جب کئی دن کے بعد انردّھ کا حال سب سکھی اور سہیلیوں پر ظاہر ہو گیا تب اوکھا اُن کو چھتیس طرح کے بنجن کھلا کر اچھّا اچھّا کپڑا اور گہنا پہنانے لگی ۔

دوہا

ہیں پتر سکھ دین کے پریم پگی دن رین ۔ کال کیل کرتی سدا بولت امرت بین

ایک دن اوکھا اور انردّھ آپس میں چوپڑ کھیل رہے تھے اُس وقت اوکھا کی ماتا اپنی بیٹی کو دیکھنے آئی تو انردّھ کی سندرتائی دیکھتے ہی بہت خوش ہو کر دبے پاؤں پھر گئی اور اوکھا اور انردّھ یہ حال نہ جان کر جیوں کے تیوں کھیلتے رہے چار مہینے انردّھ کا حال چھپا رہ کر پھر اس طرح کھل گیا کہ ایک دن اوکھا نے انردّھ کو سوتا ہوا دیکھ کر یہ بچار کیا کہ میرے باہر نہ جانے سے سب لوگ سندیہہ کریں گے ایسا بچار کر اوکھا اپنے رنگ محل کا دروازہ کھول کر باہر نکلی اور ساعت بھر میں پھر بند کر کے بھیتر چلی گئی اور انردّھ کے ساتھ بہار کرنے لگی یہ دیکھ کر اُس محل کے چوکیداروں نے آپس میں کہا کہ دیکھو بھائی آج کیا کارن ہے جو راجہ کی بیٹی اتنے دنوں بعد باہر نکل کر پھر اُلٹے پاؤں محل میں چلی گئی یہ بات سُن کر دوسرا دربان بولا کہ میں اوکھا کا محل آٹھوں پہر بند دیکھ کر وہاں کسی مرد کے بولنے کی آواز سُنتا ہوں یہ سُن کر دوسرے نے کہا کہ جو یہ بات سچ ہے تو بانا سر سے کہہ دینا چاہیے دوسرے

سنے کہاکہ راجہ کی بیٹی کی چغلی کھانا نہ چاہیئے چپ چاپ بیٹھے رہو ہونے والی بات آپ کھل جائے گی جس وقت وہاں آپس میں یہ چرچا کر رہے تھے اُسی سمے راجہ باناسُر بہت شور بیروں سمیت ٹہلتا ہوا وہاں آنکلا اور شری مہادیوجی کی دی ہوئی دھوجا محل پر نہ دیکھ کر چوکیداروں سے اُس کا حال پوچھا تب اُنھوں نے کہاکہ مہاراج بہت دن ہوئے کہ وہ دھوجا آپ سے آپ ٹوٹ کر گر پڑی ہے یہ بات سنتے ہی باناسُر خوش ہوکر اور شری مہادیو سوامی کا بردان یاد کرکے بولا کہ دھوجا گر جانے سے معلوم ہوتا ہے کہ میرا دشمن لڑنے والا پیدا ہوا یہ بات باناسُر کے منھ سے نکلتے ہی ایک چوکیدار نے ہاتھ جوڑ کر کہاکہ اے پرتھوی ناتھ راج کنیا کے محل میں کئی دن سے ایک پُرش کے ہنسنے بولنے کی آواز سنتا ہوں لیکن یہ نہیں معلوم کہ وہ کون ہے اور کس راہ سے آیا ہے یہ سنتے ہی باناسُر کرودھ میں آکر ہتھیار لئے ہوے دبے پاؤں اوکھا کے محل میں چلا گیا تو کیا دیکھا کہ ایک پُرش شیام رنگ بہت سندر اوکھا کے پاس پلنگ پر سوتا ہے اُس کا سوروپ دیکھتے ہی باناسُر نے خوش ہوکر کہاکہ یہ اوکھا سے بواہ کرنے کے لائق ہے لیکن اس بات کی شرم سمجھ کر محل سے باہر چلا آیا اور اپنے ساتھیوں سے بولا کہ میرا دشمن ابھی سوتا ہے اور سوتے ہوے کو مارنا نہ چاہیئے اس لئے تم لوگ اس محل کو گھیرے کھڑے رہو جس میں وہ بھاگنے نہ پاوے جب سوکر اُٹھے تب مجھ سے آکر کہنا یہ حکم دے کر باناسر اپنی سبھا میں چلا گیا اور بہت فوج اُن کا مکان گھیرنے کے واسطے بھیج کر اُن سے کہاکہ تم لوگ ہاں چلو میں بھی وہاں پہونچتا ہوں اُس کا حکم پاتے ہی جب ہزاروں پہلوانوں نے اوکھا کا رنگ محل گھیر لیا اور انرُدھ اور اوکھا اچانک جاگ کر آپس میں چوپڑ کھیلنے لگے تب ایک چوکیدار نے جاکر باناسُر سے کہاکہ آپ کا دشمن نیند سے جاگا ہے یہ حال سنتے ہی اُس نے تلوار اور ترشول لیے ہوے اوکھا کے دروازے آکر للکارا کہ تو کون چور راج مندر میں گھسا ہے جلدی نکل میرے سامنے آ تو میں تجھ کو ڈنڈ دوں اب تو یہاں سے بچکر جیتا اپنے گھر نہیں جا سکتا جب اوکھا نے باناسر کی آواز سُنی تب ڈرتی کانپتی ہوئی انرُدھ سے بولی کہ اے پران ناتھ میرا باپ بہت دیت ساتھ لے کر تمھارے پکڑنے کے واسطے چڑھ آیا ہے اب تم اُس کے ہاتھ سے کیونکر بچوگے یہ بات سنتے ہی انرُدّھ اوکھا کو دھیرج دے کر بولے کہ اے پران پیاری تم دیکھتی رہو میں ایک ساعت میں دیتوں کو مار ڈالوں گا یہ کہہ کر جیسے انرُدّھ نے کچھ منتر پڑھا ویسے ایک سو ساٹھ ہاتھ کا پتھر جس کو رشلا کہتے ہیں اُن کے پاس آپہونچا جب انرُدّھ جی نے وہ رشلا ہاتھ میں لے کر باناسُر کو للکارا تب وہ اپنے شور بیروں سمیت اس طرح انرُدھ پر چھپٹا جس طرح شہد کی مکھیاں چھتا اُجاڑنے والے پر جھُنڈ کا جھُنڈ ٹوٹتی ہیں ۔

دوہا

تھیں دیکھ کوپے تبھی مہابلی انرُدّھ
اُن سے اور جودھان سے بھڑو پر سپر جُدّھ

جب باناسُر کی اگیا پاکر سب دیت اپنے اپنے ہتھیار اِنُردھ جی پر چلانے لگے تب اُنھوں نے کرودھ
کرکے اُسی شِلا سے دیتیوں کو مارنا شروع کیا جس کی چوٹ سے بہت سے دیت مرگئے اور کچھ گھائل ہوکر گر پڑے
اور باقی اپنا پران لے کر بھاگ گئے جب باناسُر نے دیکھا کہ یہ شخص بڑا زبردست ہے جس نے سب فوج میری
مار کر ہٹادی تب اُس نے ناگ پھانس جو شری مہادیو جی نے دی تھی پھینک کر اِنُردھ کو اُس میں پھنسا لیا
اور اُسی طرح باندھے ہوئے اِنُردھ کو اپنی سبھا میں لے جاکر کہا کہ اے بالک اب میں تیرا پران لوں گا جو تیرا
سہایک ہو اپنی رچھا کرنے کے واسطے بلا اِنُردھ جی نے اپنے من میں بچار کیا کہ جو میں اپنے بل سے ناگ
پھانس کو توڑ کر نکل جاؤں تو شری شیو جی مہاراج کا اپمان ہوگا اس لیے مجھ کو دُکھ ہو تو کچھ چنتا نہیں لیکن شری
مہادیو جی کا بچن جھوٹھا نہ کرنا چاہیئے جو اچھا پرمیشور کی ہوگی وہ ہوگا یہاں اِنُردھ بندھے پڑے ہوئے بہت
طرح کا سوچ اور بچار کر رہے تھے اور اوکھا اُن کا حال سنتے ہی بیاکُل ہوکر چترریکھا سے بولی کہ اے سکھی
ایسے جینے پر دھکار ہے جو میرا پران پیارا دُکھ پاوے اور میں سُکھ سے رہوں ایسے جینے سے میرا پران نکل جائے
تو اچھا ہے جب یہ کہہ کر اوکھا بہت بلاپ کرنے لگی تب چترریکھا اُس کو دھیرج دے کر بولی کہ تو کچھ چنتا
نہ کر تیرے پت کا کوئی کچھ نہیں کرسکتا ابھی شیام اور بلرام جدبنسیوں کو ساتھ لے کر شونت پور میں پہونچتے ہیں
اور سب دیتیوں کو مار کر تجھے اِنُردھ سمیت دوارکا پُری کو لے جاویں گے اور وہ جس راج کنیا کو سندری سنتے ہیں
اُس کو بنا لے گئے نہیں رہتے اِنُردھ اُنھیں شری کرشن جی کا پوتا ہے جو کُندن پور سے ششپال اور جراسندھ
آدک بڑے بڑے پرتاپی راجوں کو جیت کر رُکمنی راجہ بھیشمک کی بیٹی کو ہر لائے تھے یہ بات چترریکھا کی سُن کر اوکھا
بولی کہ اے سکھی اپنے پران ناتھ کو ناگ پھانس میں بندھے سُن کر میرا کلیجا جلا جاتا ہے اور مجھ کو کھانا پینا سونا
بیٹھنا کچھ اچھا نہیں لگتا باناسُر چاہے مجھ کو بھی اِنُردھ کے ساتھ مار ڈالے تو اچھا ہے لیکن ایسے بڑے دُکھ
میں مجھ سے اس کا ساتھ چھوڑا نہیں جاتا ایسا کہہ کر اوکھا باہر چلی گئی اور لاج چھوڑ کر راج سبھا میں اِنُردھ
کے پاس جا بیٹھی یہ حال سنتے ہی باناسر نے اسکندھا اپنے بیٹے کو بلا کر کہا کہ تم اپنی بہن کو یہاں سے لے جاکر
گھر میں بیٹھا رکھو اور پھر اُس کو باہر نکلنے نہ دو یہ بات سنتے ہی اسکندھ نے اوکھا کے پاس جاکر کرودھ سے
کہا کہ تو نے لوک لاج چھوڑ کر اپنے ماتا اور پتا کا نام ڈبویا میں تجھ کو ابھی مار ڈالتا لیکن پاپ ہونے سے
ڈرتا ہوں اوکھا نے جواب دیا کہ اے بھائی جو چاہو سو کہو اور کرو میں نے تو شری پاربتی جی کے بردان
سے یہ پت پایا ہے اب جو اُس کو چھوڑ کر دوسرے سے بیاہ کروں تو سنسار میں اپنے کو کلنک لگاؤں
برھما جی نے جو میرے بھاگ میں لکھ دیا تھا وہ ملا اس کے ساتھ چاہے میرا بھلا ہو یا بُرا اُس کے
سوائے میں دوسرے کو نہیں چاہتی جب اسکندھ نے اوکھا کی یہ بات سُنی تب زبردستی اُس کا ہاتھ
پکڑ کر محل میں لے گیا اور اُس پر چوکی پہرہ رکھ کر پھر اُس کو اِنُردھ کے پاس نجانے دیا اور اِنُردھ کو
وہاں سے دوسرے مکان میں لے جاکر ہتھکڑی اور بیڑی ڈال کر قید رکھا ادھر تو اِنُردھ جی اوکھا کے

برہ میں بیاکل رہنے لگے اور اُدھر او کھا نے بھی اُن کے برہ ساگر میں ڈوب کر کھانا پینا چھوڑ دیا جبکہ کئی دن
پیچھے انرُدھ نے چتر ریکھا کا کہنا یاد کرکے نارد مُن کا دھیان کیا تب نارد مُن نے اُسی وقت پہونچکر
انرُدھ جی سے کہا کہ اے بیٹا تم کسی بات کی چنتا مت کرو شری کرشن چندر آنند کند بلرام جی اور
جدُبنشیوں سمیت یہاں آکر تم کو چھڑا لیں گے انرُدھ کو اس طرح دھیرج دے کر نارد مُن نے باناسُر سے
جاکر کہا کہ اے راجہ تم نے جس کو باندھ کر یہاں قید کر رکھا ہے وہ انرُدھ نام پردیمن کا بیٹا اور شری
کرشن جی کا پوتا ہے تم جدُبنشیوں کا پرتاپ اچھی طرح جانتے ہو جیسا مناسب ہو ویسا کرو میں تمہارے
بھلے کے واسطے یہ کہنے آیا ہوں باناسُر یہ بات سُن کر ابھمان سے بولا کہ اے مُن ناتھ میں سب کو
جانتا ہوں تمہارے آشیرباد سے اُن کو بھی دیکھ لوں گا نارد مُن اِس بات کا کچھ جواب نہ دے کر چپ چاپ
چلے گئے ۔

ادھیائے ترسٹھ ۶۳

جُدھ ہونا باناسُر اور شیام سندر سے

شکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ پرکھشت جب انرُدھ کو چار مہینے سے زیادہ ہوئے اور پتہ اُن کا نہ ملا تب
ایک دن پردیمن آدک جدُبنشی شیام اور بلرام کے پاس بیٹھ کر بڑی اُداسی سے انرُدھ کی چرچا کرنے لگے
لیکن شری کرشن انترجامی نے سب حال جاننے پر بھی کچھ حال اُس کا اپنے بیٹے اور پتوہ سے نہیں بتلایا
پرنت اُن کی اچھا سے اُسی وقت نارد مُن وہاں آ پہونچے اُن کو دیکھتے ہی سب چھوٹے بڑوں نے ڈنڈوت
کرکے آدر کے ساتھ بیٹھالا تب نارد مُن نے پردیمن آدک کو اُداس دیکھ کر پوچھا کہ آج تم لوگ اُداس
دکھلائی دیتے ہو یہ بات سنتے ہی شری کرشن جی نے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ اے مُن ناتھ آپ چاروں طرف
گھومتے پھرتے ہیں کچھ حال انرُدھ کا معلوم ہو تو بتلائیے جس میں ہم لوگوں کا سوچ چھوٹ جائے
جب سے کوئی اُس کو پلنگ سمیت اُٹھا لے گیا تب سے کچھ پتہ اُس کا نہیں لگا یہ بات سن کر نارد مُن بولے
کہ تم لوگ چنتا مت کرو انرُدھ جی شونت پور میں جیتے ہیں وہاں جاکر باناسُر کی بیٹی سے بھوگ کیا تھا اس
سبب سے باناسُر نے ناگ پھانس سے اُن کو باندھ کر اپنے یہاں قید کیا ہے وہ بغیر لڑائی کئے
انرُدھ کو نہیں چھوڑے گا اُن کا ٹھکانا ہم نے تم سے بتا دیا آگے جیسا جانو ویسا کرو جب یہ کہہ کر نارد مُن
برھم لوک کو چلے گئے تب شیام اور بلرام نے راجہ اُگر سین کے پاس جاکر جو حال نارد مُن سے سُنا تھا وہ
سب کہہ سُنایا راجہ نے کہا کہ تم ہماری سب فوج ساتھ لے کر ابھی شونت پور میں چلے جاؤ اور جس طرح بن پڑے
اس طرح انرُدھ کو میرے پاس لے آؤ یہ اگیا پاتے ہی شیام سندر اور پردیمن سمیت گرڑ پر بیٹھکر شونت پور

کو چلے اور بلرام جی بارہ اچھوہنی فوج ساتھ لے کر شونت پور میں چڑھ دوڑے اُس وقت ایسی شوبھا اُن کی معلوم ہوتی تھی کہ تم سے کہاں تک کہوں اور بلدیوجی راہ میں سب قلعے اور شہر بانا سُر کے توڑتے اور لوٹتے ہوئے شونت پور میں پہونچے اور شیام سندر اور پردمن جی بھی اُن سے آملے تب بانا سُر کے سیوکون نے دیت سنگھارن کی فوج دیکھتے ہی اپنے مالک کے پاس جاکر کہا کہ مہاراج شیام اور بلرام تمھارا شہر لوٹتے اور اُجاڑتے ہوئے بڑی بھاری فوج لے کر چڑھ آئے ہیں اور شونت پور کو اُنھوں نے چاروں طرف سے گھیر لیا اب آپ کا کیا حکم ہوتا ہے یہ بات سنتے ہی بانا سُر نے اپنے سنیا پتیوں کو بلا کر حکم دیا کہ تم لوگ اپنے شور بیروں کو ساتھ لے کر شری کرشن جی کے سامنے جاکر کھڑے ہو میں بھی پیچھے سے آتا ہوں یہ بات سنتے بانا سُر کا منتری بارہ اچھوہنی فوج دیتوں اور راچھسوں کی ساتھ لے کر شہر سے باہر نکلا اور بہت ہتھیاروں سمیت جُدبنشیوں کے سامنے آیا اور بانا سُر بھی شری شیوجی کی پوجا اور دھیان کر کے اپنی فوج میں آیا بانا سُر کے دھیان کرتے ہی بھولا ناتھ کو معلوم ہوا کہ اس وقت میرے بھگت پر کچھ دُکھ پڑا ہے اس لیے وہاں چلکر اُس کی سہاتیا کرنا چاہیئے ایسا بچار کر بھولا ناتھ نے پاربتی جی کو کیلاس پربت پہ اکیلے چھوڑ دیا اور آپ جٹا باندھ کر اور بھبھوت لگا کر بھانگ اور دھتورا کھا کر سفید ناگوں کا جنیو اور مُنڈن کی مالا پہن کر باگھمبر اوڑھ کر ترشول اور دھنکھ بان اور کھپّر ہاتھ میں لے کر نندی بیل پر سوار ہو بھوت پریت اور پشاچ آدک ساتھ لیے شونت پور کو چلے جبکہ بھولا ناتھ کانوں میں گج مکتا اور مندرا پہنے اور ماتھے پر چندرما اور سر پر گنگا جی دھارن کیے اور لال لال آنکھیں نکالے گاتے بجاتے اپنی سنیا کو نچاتے ہوئے بانا سُر کے پاس ساعت بھر میں آپہونچے تب اُن کو دیکھتے ہی بانا سُر اُن کے چرنوں پر گر پڑا اور ہاتھ جوڑ کر بنے کیا کہ اے کرپاندھان آپ کے سوائے اس بڑے دُکھ میں کون میری سُدھ لے آپ کے پرتاپ کے سامنے جادو لوگ میرا کیا کر سکتے ہیں یہ بات شیوجی سے کہہ کر بانا سر نے شیام اور بلرام کی فوج میں کہلا بھیجا کہ ہمارا اور تمھارا اکیلی اکیلا دھرم جدھ ہو یہ بات بیکنٹھ ناتھ نے مان کر اس طرح پر ایک ایک آدمی کی لڑائی دونوں طرف سے ٹھہرائی یعنے شیام سندر اور بھولا ناتھ اور سانکی اور بانا سُر سے جُدھ ہونے لگا۔

دوہا

تن سون اور پردمن سوں ہوں لگو سنگرام	سوام کارتک اتی بلی جن کو جنگ میں نام

جب بلرام جی اور کمبھاند منتری اور اسکندھ بانا سُر کا بیٹا اور چارُدیشن شری کرشن جی کے بیٹے اور کمبھ کرن دوسرے منتری اور سامب سے لڑائی ہونے لگی تب اسی طرح سب شور بیر اپنے اپنے جوڑ سے بہت ہتھیار لے کر لڑنے لگے اور دونوں فوج میں مارو باجا بجنے لگا اور برہما دک دیوتا اپنے اپنے بمانوں پر بیٹھ کر یہ لڑائی دیکھنے کے واسطے آئے تب شیوجی نے جیسے پناک دھنکھ پر برہم بان رکھ کر چلایا

دیسے دوارکا ناتھ نے شارنگ دھنکھ سے بان مار کر اُن کا بان کاٹ دیا جبکہ مہادیو جی نے بان چلانے کر بڑی آندھی پرکٹ کی تب شری کرشن جی نے اپنی مہما سے اُس آندھی کو مٹا دیا پھر کیلاس پت نے جُد بنشیوں کی فوج میں اگن بان چلایا تب شیام سندر نے پانی برسا کر اُس بان کی آگ بجھا دی اور ایک بان اپنا اگن بان کی طرح ایسا چھوڑا کہ مہادیو جی کی فوج میں سب کا بدن داڑھی موچھ سمیت جلنے لگا تب بھولا ناتھ نے اپنی مہما سے پانی برسا کر جلے ادھ جلے بھوت پریتوں کو ٹھنڈا کیا اور کرودھ میں آکر نارائن بان چلانے کے واسطے ترکش سے باہر نکالا اور پھر کچھ سوچ بچار کر رکھ دیا اُس وقت شیام سندر جی آتش بان چھوڑ کر دشمن کی فوج کو اس طرح کاٹنے لگے جیسے کسان لوگ جوار کا کھیت کاٹتے ہیں یہ حال دیکھ کر جب مہا دیو جی نے تین بان شیام سندر پر چلائے تب شیام سُندر نے اُن بانوں کو بھی کاٹ کر ایک بان ایسا مارا جس کے لگنے سے شیو جی گر پڑے اور جمھائی لینے لگے۔

	دوہا	
ماکھن پربھ بھگوان سے کہ بدھ جیتو جاسکے		بانا سُر کے کاج تیلو کنیھو بہت اُپاسے

جب سوامی کارتک (مہادیو جی کے بیٹے) نے پُردمین شری کرشن جی کے بیٹے سے لڑائی کی تب پُردمین نے تین بان اس مور کو جس پر سوامی کارتک چڑھے تھے ایسے مارے کہ وہ مور رن بھوم چھوڑ کر آکاش میں اُڑ گیا جب سوامی کارتک آکاش سے جدبنشیوں کو تیر مارنے لگے تب پُردمین جی نے شری کرشن جی سے اگیا لے کر مارے تیروں کے اُس مور کو سوامی کارتک سمیت زمین پر گرا کر بیہوش کر دیا اور بلرام جی اور سامب نے دونوں منتری باناسر کے مار ڈالے یہ حال دیکھتے ہی باناسُر ساتکی سے لڑنا چھوڑ کر شری کرشن جی کے سامنے آیا اور پانچ سو کمان جو اپنے ہاتھوں میں لیئے تھا دو دو تیر ایک ایک کمان پر رکھ کر ساون بھادوں کی طرح تیروں کا مینھ شیام سندر پر برسانے لگا اُس وقت بیکنٹھ ناتھ نے اپنے تیروں سے سب تیر اُس کے کاٹ کر ایک تیر ایسا مارا کہ پانچ کمانیں باناسُر کی کٹ کر زمین پر گر پڑیں اور اس کا رتھوان گھوڑوں سمیت مر گیا یہ حال دیکھتے ہی جب باناسُر رن بھوم چھوڑ کر پیدل بھاگا اور شری کرشن جی نے اپنا رتھ اُس کے پیچھے دوڑا کر پانچ جنیہ شنکھ جیت کا بجایا تب کوٹرا نام باناسر کی ماتا اپنے بیٹے کے بھاگنے کا حال سُن کر اُس کے بچانے کے واسطے راج مندر سے ننگے بدن دوڑتی ہوئی رن بھوم میں آئی۔

	دوہا	
پتر ہیت بیاکُل مہا کینیھے نگن شریر		تُرت آکے ٹھاڑھی بھئی ماکھن پربھ کے تیر

دیکھنا ننگی استری کا منع ہے دھرم شاستر میں ایسا لکھا ہے کہ ایک مرتبہ پرائی استری کو ننگی دیکھ کر جب تک تین مرتبہ کڑوے تیل سے آنکھ نہ دھوئے تب تک دوش اُس کا نہیں مٹتا اس لیے شری کرشن جی نے کوٹرا کو ننگی دیکھنا اُچیت نہ جان کر سر اپنا نیچا کر کے آنکھیں بند کر لیں تب باناسُر بھاگ کر شہر میں چلا آیا اور پھر ایک اچھوہنی فوج ساتھ لے کر بسدیونندن کے سامنے لڑنے آیا جب کوٹرا اپنے بیٹے کو فوج

سمیت دیکھ کر راج مندر پر چلی گئی اور شری کرشن جی نے وہ فوج بھی باناسر کی ایک ساعت میں مار ڈالی تب
باناسُر بھاگ کر شیو جی کی شرن میں گیا جب بھولا ناتھ نے اپنے بھگت کو بیاکُل اور دُکھی دیکھا تب کرودھ
کر کے بکھم جُر کالا رنگ جس کے تین سر اور تین پیر اور چھ ہاتھ تھے شیام سندر کی فوج میں چھوڑا جبکہ وہ جُر یعنی
بُخار بڑے زور سے دوارکا ناتھ کی فوج میں آکر سب کو جلانے لگا تب پردمن اور ساتکی آدک جدونشی لوگ
اُس کے ڈر سے تھرتھر کانپتے اور جلتے ہوئے شری کرشن جی کے پاس جاکر بولے کہ مہاراج شیو جی کے
بخار نے ہم لوگوں کو جلاکر مردے کے برابر کر دیا اس کے ہاتھ سے جلدی ہمارے پران بچائیے نہیں تو
ایک ساعت میں سب مرا چاہتے ہیں یہ حال دیکھ کر شری کرشن جی نے شیتل جُر کو اگن جُر کے سامنے
جیسے چھوڑ دیا ویسے دونوں جُر یعنی بُخار آپس میں لڑنے لگے جب شیتل جُر کو اگن جُر نہیں اُٹھا سکا تب
اپنے پران کے ڈر سے بھاگا ہوا مہادیو جی کے پاس جاکر بولا کہ اے دنیا ناتھ مجھ کو اپنی شرن میں رکھیئے نہیں تو
شیتل جُر میرا پران لیا چاہتا ہے یہ سُن کر بھولا ناتھ نے کہا کہ سوائے شیام سندر کے کوئی دوسرا ایسا تینوں
لوک میں نہیں ہے جو اُس جُر سے تیرا پران بچا سکے اس لیئے تو انھیں کی شرن میں جا وہی بھگت ہتکاری
دیال ہو کر تجھ کو بچا دیں گے یہ بات سنتے ہی اگن جُر دوڑتا ہوا شری کرشن جی مہاراج کے چرنوں پر جاکر گر پڑا
اور ادھنتا ئی سے بنے کیا کہ اے کرپا سندھ تیت پادن میرا اپرادھ چھما کر کے اپنے جُر کے ہاتھ سے میرا
پران بچائیے آپ کا آد اور انت کوئی نہیں جان سکتا اور آپ کا ناش کبھی نہیں ہوتا اور آپ نے برھما اور مہادیو جی
آدک سب دیوتوں کے ایشور ہو کر اپنی اچھا سے ہر بھگتوں کو سُکھ دینے اور ادھرمیوں کو مارنے اور پرتھوی کا بوجھ
اُتارنے کے واسطے اوتار لیا ہے اور بنا چرچا اور نام اور لیلا آپکے جو اچھر آدمی اپنے منھ سے نکالتے ہیں وہ
برھما ہیں رکھیشور اور جوگی لوگ آپ کے اسمرن اور دھیان کے پرتاپ سے جو کچھ بھلا بُرا کسی کو کہتے ہیں
وہ اُسی وقت ہو جاتا ہے لیکن وہ لوگ بھی آپ کا بھید نہیں جانتے اور آپ سب لیلا سنساری جیوؤں
کو بھو ساگر پار اُتارنے کے واسطے کرتے ہیں اور آپ لچھمی پت اور سب سے اُتم ہو کر تینوں لوک کے
اُتپت اور پالن اور ناش کرنے والے ہیں۔

دوہا

ماکھن پربھو گوپال کی اُستت کہی نہ جائے	سرب روپ سب آتما سب گھٹ رہے سمائے

اے دنیا ناتھ آپ جس طرح شرن آئے ہوئے پر دیال ہو کر اپرادھ اُس کا چھما کرتے ہیں اُسی طرح
مجھ کو بھی بڑا دُکھی اور دین جانکر شیتل جُر کے ہاتھ سے میرا پران بچائیے تینوں لوک میں سوائے آپکے
اور کوئی دوسرا مجھ کو اپنی رچھیا کرنے والا دکھلائی نہیں دیتا۔

دوہا

ماکھن پربھو کرتار کی مہما اَمِت اَپار	نیت شیت بیاپے تہاں جہاں نہ نام تمھار

یہ دین بچن سُن کر شری کرشن جی نے کہا کہ اب میرے شرن میں آنے سے تیرا پران بچا اور تیرا اپرادھ
میں نے چھما کیا لیکن آج سے میرے سیوک اور ہر بھگتوں کو کبھی دُکھ نہ دیجو اور جو کوئی یہ کتھا میری اور تیری
اپنے سچے من سے کہے اور سنے گا اُس کو کسی طرح کا جُر یعنی بُخار ہو تو چھوٹ جائے گا اب تو شری مہادیو جی کے
پاس چلا جا یہ بات سنتے ہی اگن جُر شری کرشن جی سے بدا ہو کر شری شیو جی کے پاس چلا گیا تب جدُبنشی لوگ
اچھے ہو گئے اور باناسُر جو بھاگا تھا پھر بہت سے ہتھیار اپنے ہزار ہاتھ میں لے کر شیام سندر کے سامنے
آیا اور للکار کر کہنے لگا کہ ابھی تک میرا من لڑائی کرنے سے نہیں بھرا تم ہوشیار ہو کر میرے ساتھ لڑو چکہ
وہ ابھمانی ایسا کہہ کر شری بسدیو نندن پر ہتھیار چلانے لگا تب دیت سنگھارن دیوکی نندن نے کرودھ میں
ہو کر سُدرشن چکر کو حکم دیا کہ چار ہاتھ باناسُر کے چھوڑ کر سب ہاتھ کاٹ ڈال یہ حکم پاتے ہی سُدرشن چکر
باناسُر کے ہاتھ کاٹ کر اس طرح گرانے لگا جس طرح کوئی آدمی ساعت بھر میں پتلی پتلی ڈالیاں درخت
کی کاٹ ڈالتا ہے جب باناسُر کا یہ حال ہو کر خون اس کے بدن سے ندی کی طرح بہنے لگا تب اُس نے
بجنت ہو کر شیو جی مہاراج سے بنے کیا کہ اے بھولا ناتھ میں نے اپنے ابھمان کرنے کا ڈنڈ پایا اب سوائے
آپ کے اور کوئی دوسرا میرا پران بچا نہیں سکتا یہ دین بچن سُن کر مہادیو جی نے بچار کیا کہ اب غرور اُس کا
ٹوٹ گیا اس لئے اپنے بھگت کا پران بچانا چاہئے ایسا بچارتے ہی بھولا ناتھ باناسُر کو ساتھ لے کر
بید اُستت پڑھتے ہوئے شری کرشن چندر کے پاس گئے اور باناسُر کو اُن کے چرنوں پر گرا دیا۔

دوہا

ہاتھ جوڑ ٹھاڑے بھئے ہر کے سنکھ جائے		باناسُر کے کاج شو اُستت کریں سُنائے

اے دنیا ناتھ ترلوکی ناتھ آپ چیتن اور جڑ سب جیوؤں کے مالک ہو کر اُن کی اُتپت اور پالن اور ناش
کرتے ہیں اور آپ کی لیلا اور آپ کے کاموں کی کوئی گنتی نہیں کر سکتا آپ کیول پرتھوی کا بھار اُتارنے اور
ہر بھگتوں کو سکھ دینے اور ادھرمیوں کو مارنے کے واسطے اپنی اِچھا سے سگن اوتار لیتے ہیں نہیں تو آپکے
براٹ روپ میں چودھوں لوک کا بیوہار رہتا ہے میں آپ کے اِس روپ کو ڈنڈوت کرتا ہوں۔

دوہا

تمہری شکت اننت ہے انت نہ پایو جائے		پرگٹ گپت وکھت سدا ہیو بشو بھر چھائے

جس نے سنسار میں آدمی کا تن پا کر آپ کا اسمرن نہیں کیا اُس نے امرت چھوڑ کر زہر پیا جس طرح
سورج بدلی میں چھپے رہتے ہیں اُسی طرح آپ اپنے کو سنسار میں چھپا کر آدمی کی طرح لیلا کرتے ہیں جو آدمی
آپ کا دھیان چھوڑ کر سنساری جال میں پھنستا ہے اُس کو بڑا مورکھ سمجھنا چاہیئے ہم اور برہما وک دیوتا
آپ کے داس ہو کر آپ کا بھید نہیں جان سکتے سنساری آدمی کو کیا سامرتھ ہے کہ جو آپ کو پہچان سکے
جن پر آپ دیال ہو کر اپنے دھیان اور پوجا کی راہ دکھاتے ہیں وہ آپ کو کچھ جا نکر ست سنگ کرنے سے

بھو ساگر پار اُتر جاتا ہے۔

دوہا

جیسے بوڑت جل بکھے سیس نکالے کو ے	سانس لیت ہی ایک چھن مہا چین سکھ ہو ے

اے مہا پربھو جس طرح ڈوبتا ہوا آدمی سانس لینے سے سکھ پاتا ہے اُس سے بڑھ کر سکھ ہر بھجن میں ہوتا ہے لیکن ہر بھجن میں چت لگنا بہت کٹھن ہے سنساری لوگ جھوٹھی مایا موہ میں ایسے پھنسے ہیں کہ اُن کا من آپ کی طرف ایک ساعت نہیں لگتا اُن میں سے جو کوئی آدمی سنساری سکھ ملنے کے واسطے آپ کا بھجن اور دھیان کرتا ہے اُس کو ہم اور برھما جی بردان دیتے ہیں لیکن اُس کا منورتھ پورا ہونا اور ہماری بات سچ کرنا آپ ہی کے اختیار میں رہتا ہے اے کرپا سندھ کسی کو ایسی سامرتھ نہیں ہے جو آپکی اپرسپار مہا کا گُن برنن کر سکے باناسر اگیان کی راہ سے مجھ کو پرمیشور جان کر میری پوجا کرتا تھا اب یہ آپ سے بیر کر کے مجھ کو اپنی سفارش کرنے کے واسطے آپ کے پاس لے آیا ہے مجھ پر دیال ہو کر اپرادھ چھما کیجئے اور اس کو پرہلاد اپنے بھگت کے کل میں جانکر ابھے دان دیجئے۔

دوہا

اُکیا دیجئے جکر کو ماکھن پڑیو برجنا تھ	اور بھُجا سب کاٹ کے راکھے چاروں ہاتھ

جب شری بھولا ناتھ نے اس طرح بنے پوربک شری کرشن جی کی اُستت کی تب ترلوکی ناتھ ہنس کر بولے کہ اے بھولا ناتھ ہم میں اور تم میں بھید سمجھنے والا آدمی ضرور نرک کو جاوے گا اور تمھارا دھیان کرنے والا انت مجھ کو پاوے گا اور تمھارے کہنے سے ہم نے باناسر کو چترُبھجی روپ بنا دیا جس کو تم نے بردان دیا اُس کا نباہ میں نے کیا۔

دوہا

آئیں دیکھو جکر کو ایسی بدھ ہر ناتھ	اور بھُجا سب کاٹ کے راکھو چاروں ہاتھ

اے کیلاس پت میں نے پرہلاد بھگت باناسر کے پردادا سے یہ اقرار کیا کہ تیرے بنش کو ابھے دان دیا اس لئے جو تم نہ کہتے تو بھی اُس کا پران نہ لیتا لیکن باناسر بڑا ابھمان کر کے کسی کو اپنے برابر نہیں سمجھتا تھا اس واسطے میں نے سب ہاتھ اس کے کاٹ کر اس کو چترُبھجی روپ بنا دیا اور سب اپرادھ اس کا چھما کر کے تمھارا پار کھد اُس کو کیا یہ بات سنتے ہی بھولا ناتھ خوش ہو کر کیلاس پربت کو چلے گئے تب باناسر نے کیا کہ اے بیکنٹھ ناتھ جس طرح آپنے کرپا کر کے اپنا درشن دیا اسی طرح اپنے چرنوں سے میرا گھر پوتر کیجئے اور انرُدھ کو اوکھا سے بیاہ کر اپنے ساتھ لیجائیے یہ بات سُن کر برندابن بہاری بھگت ہتکاری پُر دمن سمیت باناسر کے گھر چلے تب اُس نے بڑی خوشی سے پیتامبر راہ میں بچھاتا ہوا دوارکا ناتھ کو راج مندر پر لیجا کر جڑاؤ سنگھاسن پر بیٹھالا اور چرن کمل اُن کا دھو کر چرنامرت لیا اور ہاتھ جوڑ کر بنے کیا کہ اے دنیا ناتھ جن چرنوں کا درشن برھما دک

دیوتا اور سنکادک رکھیشوروں کو بھی جلدی دھیان میں نہیں ملتا اُن چرنوں کو دھو کر آج میں اپنے کل پرواز سمیت کرتا رتھ ہوا اے مہا پربھو اُنھیں چرنوں کو دھو کر مہاجی نے وہ جل اپنے کمنڈل میں رکھا اور شری مہا دیو جی نے وہی جل اپنے ماتھے پر چڑھایا اور وہی جل بھگیرتھ نے بڑی تپسیا سے اپنے بزرگوں کے تارنے کے واسطے مرت لوک میں لاکر سنسار ی جیوؤں کا اُدھار کیا اور وہی جل سنسار میں گنگا جی ہو کر پرگٹ ہوا جن کا درشن اور اسنان کرنے سے بہت جنموں کے پاپ چھوٹ کر دنیا کے لوگ مکت پاتے ہیں یہ اُستت کرکے باناسُر نے اوکھا کو راج مندر سے بلا بھیجا اور انردھ کی بیڑی اور ہتھکڑی کاٹ کر اُن کو اسنان کرایا اور اچھے گہنے اور کپڑے پہنا کر بدھ پوربک اوکھا کو انردھ سے بیاہ دیا اور بہت رتن اور سونا اور چاندی اور کپڑا اور گہنا اور گئو اور رتھ اور ہاتھی اور گھوڑے جن کی کچھ گنتی نہیں ہو سکتی جہیز میں دے کر دوارکا ناتھ کو اوکھا اور انردھ سمیت بدا کیا تب شری کرشن جی نے باناسُر کو اپنی طرف سے راجگدی پر بٹھال دیا اور دولہا دلھن کو ساتھ لے کر آنند سے دوارکا کو چلے اُن کے آنے کا حال سنتے ہی جدبنشی لوگ آگے سے آکر منگلاچار مناتے ہوئے راج مندر پر لے گئے اور رکمنی جی اپنے کل کے موافق ریت رسم کرکے انردھ جی کو دلھن سمیت محل میں لے گئیں اور سب دوارکا باسیوں نے گھر گھر منگلاچار منایا۔ اتنی کتھا سُنا کر شکدیو جی بولے کہ اے راجہ جو کوئی ہر روز سویرے اس ادھیائے کا دھیان اور اسمرن کیا کرے گا وہ لڑائی میں بہت دشمنوں سے کبھی نہ ہارے گا۔

دوہا

یہ لیلا او بھگت مہا کہے سکھ جو کوے ۔ ہے سدا سکھ سمپدا جگ کی ہتھا نہ ہوے

ادھیائے چونسٹھ ۶۴

کتھا راجہ نرگ کی

شکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ پرکچھت ناگ کل میں نرگ نام بڑا پرتاپی اور دھرماتما پیدا ہوا تھا جو بے انتہا گئودیں بدھ پوربک براہمنوں کو دان دیتا تھا اگر کوئی چاہے تو گنگا جی کی ریتیکا اور برسات کی بوندیں اور آکاش کے تارے گن لے لیکن اُس کے کئے ہوئے گئو دانوں کی گنتی کرنا بہت مشکل ہے ایسا دھرماتما راجہ تھوڑا پاپ انجان میں کرنے سے گرگٹ ہو گیا تھا اُس کو شری کرشن جی نے اپنا درشن دے کر اُدھار کیا اتنی کتھا سُن کر راجہ پرکچھت نے پوچھا کہ مہاراج ایسا دھرماتما راجہ کون اپرادھ کرنے سے اس حال کو پہونچا اُس کی کتھا کہئے شکدیو جی بولے کہ اے راجہ پرکچھت راجہ نرگ ہمیشہ نیم کرکے ہر روز ہزاروں گئودیں براہمنوں کو بدھ کے موافق دان کرکے پیچھے بھوجن کرتا تھا

ایک دن اُس کی دان دی ہوئی گئو آکر بنا دان دی ہوئی گئوؤں میں مل گئی راجہ نے بے جانے اُس گئو کو دوسرے براہمن کو دان کر دی اور وہ براہمن گئو لے کر اپنے گھر چلا اور پہلے دان لینے والے براہمن نے اپنی گئو پہچان کر اُس کو راہ میں روکا تب دونوں آپس میں جھگڑا کرتے ہوئے گئو سمیت راجہ نرگ کے پاس آئے راجہ نرگ نے دونوں براہمنوں سے ہاتھ جوڑ کر کہا۔

	چوپائی	
کوؤ لاکھ روپیا لیو	گیا اِک کا ہو کو دیؤ	

یہ بات سنتے ہی وہ براہمن کرودھ کرکے راجہ سے بولا کہ جو گئو سوستی کہکر ہم نے دان لی اُس کو کروڑ روپیہ پانے پر بھی ندیں گے یہ گئو ہمارے پران کے ساتھ ہے یہ بات سُن کر راجہ نے بنتی کرکے اُن سے کہا کہ اے مہاراج یہ بات انجان میں ہوئی ہے تم ایک گئو کے بدلے لاکھ گئو لے کر کرودھ اپنا چھما کرو جبکہ لاکھ روپیہ اور لاکھ گئو دینے پر بھی دونوں براہمنوں نے نہیں مانا اور وہ گئو چھوڑ کر اور یہ شاپ دے کر اپنے گھر چلے گئے کہ تو نیائے نہ کرکے گرگٹ کی طرح سر ہلاتا ہے اس لئے گرگٹ ہو جا تب راجہ نے اُداس ہو کر کہا کہ دیکھو انجان میں مجھ سے یہ پاپ ہو گیا سو کیسے چھوٹے گا ایسا بچار کر راجہ نے اس پاپ سے چھوٹنے کے واسطے اور بہت سا دان براہمنوں کو دیا پر اُس کا سندیہہ نہ چھوٹا جب کچھ دن بعد راجہ مر گیا اور جم دوت اس کو جمراج کے پاس لے گئے تب جمراج نے راجہ کو بڑے آدر سے اپنے پاس سنگھاسن پر بٹھا کر کہا کہ اے راجہ تمہارا بہت پُنیہ ہو کر تھوڑا پاپ بھی ہے اس سے تم پہلے اپنے پُنیہ کا سکھ بھوگو گے یا پاپ کا دُکھ بھوگو گے یہ بات سُن کر راجہ بولا کہ اے مہاراج پہلے اپنے پاپ کا دُکھ بھوگ کر پیچھے سے پُنیہ کا سکھ بھوگوں گا یہ بات سُن کر جمراج نے کہا کہ تم نے انجان میں جو دان کی ہوئی گئو پھر دوسرے براہمن کو دان کر دی تھی اس پاپ سے تم کو گرگٹ ہو کر کچھ دنوں تک اندھیارے کنوئیں میں رہنا پڑے گا جب دواپر کے انت میں پر برہم پرمیشور شری کرشن نام سے اوتار لے کر تم کو اپنا درشن دیں گے تب تمہاری مکت ہوگی یہ بات جمراج کے منہ سے نکلتے ہی راجہ گرگٹ ہو کر گر پڑا اور سمدر کے کنارے ایک اندھیرے کنوئیں میں رہنے لگا جن دنوں شری کرشن جی بانا سُر کو جیت کر دوارکا پہونچے اُنھیں دنوں پر دمن اور سامب آدک جدونشی اُس کنوئیں کی طرف شکار کھیلنے گئے تب ایک لڑکا پیاسا ہو کر اُسی پر پانی بھرنے گیا تو کیا دیکھا کہ ایک گرگٹ سے کنواں بھرا ہے یہ آشچرج دیکھ کر اُس لڑکے نے اپنے ساتھ والے لڑکوں کو بُلا کر وہ گرگٹ دکھایا۔

	دوہا	
دیا دان سب پُتر ہر کینھو بہی بچار	یا گرگٹ کو کوپ تے ہم کاڑھیں اکبار	

جبکہ لڑکوں کے بہت تدبیر کرنے سے بھی وہ گرگٹ کنوئیں سے نہیں نکلا تب اُنھوں نے آکر یہ حال شری کرشن جی سے کہکر بنتے گیا کہ اے مہاراج آپ دیا کی راہ سے چل کر اُس گرگٹ کو نکالیے شیام سندر

انترجامی نے یہ بات سنتے ہی اُس کنوئیں پر جا کر جیسے اپنا چرن اُس کو چھوا دیا ویسے وہ گرگٹ آدمی کی صورت سندر گہنا اور کپڑا پہنے راجوں کی طرح ہو گیا۔

دوہا

تاکے ماتھے مکٹ کی شوبھا کہی نہ جائے ॥ مانو آبھا سورج کی رہی چہون دِش چھائے

اور وہ کنوئیں سے نکل کر ہر چرنوں پر گر پڑا اور ہاتھ جوڑ کر بولا کہ اے بیکنٹھ ناتھ آپنے مجھ کو بڑے دُکھ میں درشن دے کر اُودھار کیا سوائے آپ کے مجھ ایسے ادھرمی کو سکھ دینے والا تینوں لوک میں کوئی نہیں ہے جب اس طرح راجہ نرگ سری کرشن بھگوان کی بہت اُستت کرنے لگا تب پردیمن آدک لڑکوں نے یہ تعجب دیکھ کر شری کرشن جی سے پوچھا کہ اے مہاپربھو یہ کون ہے اور کس اپرادھ سے گرگٹ ہوا تھا اس کا بھید کہئے جس میں ہمارا سندیہ چھوٹ جائے جب یہ بات شیام سندر نے سُنی تب آپنے انجان کی طرح راجہ نرگ سے پوچھا کہ تم کوئی دیوتا ہو یا کسی دیش کے راجہ ہو کون ہو اور کس واسطے گرگٹ کے تن میں پڑے تھے راجہ نرگ نے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ اے انترجامی آپ سے کچھ چھپا نہیں ہے لیکن آپ کی اگیا سے اپنا حال کہتا ہوں سُنئے کہ میں اگلے جنم میں راجہ اچھواکُ کا بیٹا نرگ نام بڑا پرتاپی راجہ ہو کر دھنی ہزار گئو گرہستھ اور بید پاٹھی براہمن کو بدھ پوربک ہر روز دان دیتا تھا اور سوائے گئو دان کے بہت سے مکان بنوا کر سب سامان سمیت دان کئے تھے اور براہمنوں کی لڑکیوں کے بواہ بھی کر دیتا تھا اور بڑے بڑے ڈھیر اناج اور مٹھائی کے براہمنوں کو دان دے کر بہت سے دیو استھان اور تالاب وغیرہ سنساری جیوؤں کے پانی پینے کے واسطے بنوا دیے تھے جگت میں میرے دان اور اچھے کرم کرنے کا جس ایسا پھیلا تھا کہ جس کا برنن نہیں کر سکتا ایک دن ایسا سنجوگ ہوا کہ میری دان دی ہوئی ایک گئو براہمن کے گھر سے بھاگ آئی اور جو گئوئیں میں نے دوسرے دن دان دینے کے واسطے منگائی تھیں اُن میں ملگئی جب پرات سمے انجان میں وہ گئو دوسرے براہمن کو دان کر دی اور پہلے دان لینے والے براہمن نے راہ میں اُس گئو کو پہچانا تب دونوں براہمن جھگڑا کرتے ہوئے گئو سمیت میرے پاس آئے میں نے اُن سے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ مجھ سے لاکھ روپیہ یا لاکھ گئو اس کے بدلے لے کر اپنا جھگڑا چھوڑ دو لیکن اُنھوں نے نہیں مانا اور گئو چھوڑ کر اپنے گھر چلے گئے اور جاتے وقت مجھ کو شاپ دیا کہ تو گرگٹ کی طرح سر ہلاتا ہے اس لیے تو گرگٹ ہو جا جب کچھ دنوں کے بعد میں مر گیا تب اُسی شاپ سے جمراج نے مجھ کو گرگٹ کا تن دے کر اس کنوئیں ڈال دیا اور میرے بنے کرنے پر یہ کہا کہ شری کرشن جی کے درشن پانے سے تیری مکت ہو گی اُسی دن سے آپ کے درشن کی ابھلاکھ رکھتا تھا آج آپنے اپنے کنول روپی چرنوں کا درشن دے کر میرا اُودھار کیا جس طرح آپنے مجھ ایسے ادھرمی کو اپنا درشن دے کر کرتارتھ کیا اُسی طرح دیال ہو کر ایسا بردان دیجئے جس میں آپکے چرنوں کی بھگت مجھ کو نت رہے جب شری کرشن جی نے راجہ نرگ کو اِچھّا پوربک بردان دے کر بدا کیا اور وہ اچھے بمانوں پر بیٹھ کر دیولوک چلا گیا تب

شری کرشن جی نے اپنے سنتان اور جدبنشیوں سے جو وہاں کھڑے تھے کہا کہ دیکھو کیا ہمن کی اتنی بڑی مہما ہے کہ بنا اپرادھ بھی براہمن کسی پر کرودھ کرے تو اُس کے واسطے اچھا نہیں ہوتا گیانی کو چاہیئے کہ کسی براہمن کا مال نہ لے جس طرح آگ کھانے سے مُنھ جل جاتا ہے اسی طرح براہمن کا انش لینے والے کا حال سمجھنا چاہیئے زہر کھانے سے ایک آدمی مرتا ہے اور براہمن کا انش جو لیتا ہے اُس کے کئی پردار کا پتا نہیں لگتا زہر کھانے والا علاج سے اچھا ہوتا ہے لیکن برہم انش لینے والے کا دُکھ چھوٹنے کے واسطے کوئی اُپاے کام نہیں آتا جو آدمی لاعلمی میں بھی براہمن کا مال زبردستی چھین لیتا ہے اُس کے دس پُرکھا ماتا اور دس پتا کے نرگ بھوگتے ہیں اور جو لوگ دان دیا ہوا اپنا براہمن سے پھیر لیتے ہیں اُن کو ساٹھ ہزار برس تک نرک کا کیڑا ہو کر پھر نیچ ذات میں جنم ملتا ہے لیکن گر پھر اُس کا کئی مرتبہ گرگر جب پیدا ہوتا ہے تب کنگال اور روگی ہو کر جنم اُس کا آخر ہوتا ہے راجہ نرگ کی دشا جس سے انجان میں ادھرم ہوا تھا دیکھ کر یہ بات سچ سمجھنا چاہیئے۔

دوہا

دان دیت دِج راج کو گھبن کرے جو کوے	سو ہوئے ات پاتکی نرک باس تہہ ہوے

جو براہمن تلوار کھینچ کر مارنے آوے تو سر اپنا اُس کے چرنوں پر رکھ دینا اُچت ہے اور سوائے ادھینتائی کے اُس کو کٹھور بچن کہنا نہ چاہیئے میرے اوپر براہمن کرودھ کرے یا بُری بات کہے تو میں کچھ برا نہ مانکر اور اُس کی سیوا کرتا ہوں تم لوگوں نے سُنا ہو گا کہ بھرگ رکھیشور نے بنا اپرادھ سوتے وقت میری چھاتی میں لات ماری تھی تب میں پاؤں اُن کا یہ سمجھ کر دابنے لگا کہ میری چھاتی کی چوٹ اُن کے نہ لگی ہو یہ سمجھ کر براہمن کا سنمان کرنا اُچت ہے اور براہمن کے خوش ہونے سے لوک اور پرلوک دونوں بنتے ہیں اور براہمن سے جھوٹھ بولنا اور سود لینا نہ چاہیئے جو لوگ براہمن کو میرے برابر نہ جان کر اُس میں کچھ بھید سمجھتے ہیں اُن کو ضرور نرگ بھوگنا پڑتا ہے اور براہمن کے ماننے والے میرے چرنوں کی بھگت پاکر پرم پد کو پہونچتے ہیں اس لیئے تم لوگ میرے کہنے کے موافق کیا کرو۔

دوہا

ایسی بدھ سمجھاے کے ماکھن پُربھ جدرائے	جدبنس کو ساتھ لے مندر پہونچے آئے

جب شیام سُندر نے راجہ اُگرسین سے یہ سب حال کہا تب اُنھوں نے براہمن کو اُتم جان کر ڈنڈوت کی اتنی کتھا سُن کر راجہ نے پوچھا کہ اے مُن ناتھ راجہ نرگ ایسے دھرماتما نے انجان میں تھوڑا پاپ کرنے سے کیوں اتنا ڈنڈ پایا شکدیوجی بولے کہ اے راجہ پریچھت راجہ نرگ کو اپنے دان اور دھرم کرنے کا ابھمان رہتا تھا سو اُس کا یہ حال ہوا تھا دان اور دھرم کر کے غرور کرنا نہ چاہیئے۔

ادھیائے پینسٹھ ۶۵

جانا بلرام جی کا برندابن میں

شکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ پرکشت ایک دن شیام اور بلرام دونوں بھائی راج مندر میں بیٹھے تھے اُس وقت بلرام جی نے برندابن اور گوکل کا سُکھ اور نند اور جسودا جی کا پریم برنن کرکے شری کرشن جی سے کہا کہ برندابن سے آتے وقت ہم دونوں بھائیوں نے جسودا جی اور گوپیوں سے یہ اقرار کیا تھا کہ پھر آکر تم سے ملیں گے سو وہاں جانے کا اتفاق نہیں ہوا اور ہم لوگ دوارکا میں رہتے ہیں سب برجباسی ہمارے برہ میں چنتا کرتے ہوں گے آپ اگیا دیجئے تو ہم وہاں جاکر سب کو دھیرج دے آویں شری کرشن جی بولے کہ بہت اچھا یہ بات سنتے ہی بلرام جی اور شری کرشن جی اپنی ماتا اور پتا سے بدا ہوکر ہل اور موسل اپنا ہتھیار لے کر رتھ پر سوار ہوکر برندابن کو چلے جس جس دیش اور نگر میں بلدیو جی پہونچتے تھے وہاں کے راجہ آگے سے آکر سنمان پوربک اُن کو اپنے گھر لے جاتے تھے اور چھتیس پرکار کے بنجن کھلا کر بہت طرح کے اسباب اُن کو بھینٹ دیتے تھے اُسی طرح ریوتی رمن سب راجوں سے بھینٹ کرتے اور سُکھ دیتے ہوئے اُجین میں ساندیپن اپنے گرو کے استھان پر پہونچے تب گرو نارائن اور اُن کی استری کو ساشٹانگ ڈنڈوت کرکے اُن کا آشیرباد لیا جب دس دن وہاں رہنے کے بعد برندابن میں آئے تو کیا دیکھا کہ جن گئوؤں کو گوپال جی آپ چرایا کرتے تھے وہ سب گئوویں شیام سندر کا دھیان کرکے بن میں چاروں طرف بڑری پھرتی ہیں اور مُنہ بائے ہوئے سوائے چلانے کے گھاس چرنے پر کچھ چاہ نہیں رکھتیں اور اُن کے پیچھے پیچھے سب گوال بال شری کرشن جی کا جس گاتے اور پریم رنگ راتے چلے جاتے ہیں اور ٹھور ٹھور برجباسی لوگ موہن پیارے کا بال چرتر آپس میں کہہ سن کر اسی چرچا میں اپنا جنم کاٹتے ہیں جب بلرام جی نے یہ حال دیکھتے ہی آنکھوں میں آنسو بھر کر اپنا رتھ کھڑا کیا تب نند اور سب گوپیاں اور گوال اُن کے آنے کا حال سن کر بڑے پریم سے ملنے کے واسطے دوڑے اور بلرام جی کو دیکھ کر بہت خوش ہوئے ۔

دوہا

نندتات دیکھے تبھی اور جسودا ماے	بلداؤ ت پریم سے گرے چرن پر دھاے

نند اور جسودا جی نے بلدیو جی کو اپنے چرنوں پر سے اُٹھا کر چھاتی سے لگا لیا اور مُنہ چوم کر پیار کیا جب بلرام جی نے گوال بالوں سے گلے مل کر اُن کی کشل پوچھی تب برجباسی لوگوں نے شیام اور بلرام کا بال چرتر یاد کرکے آنکھوں میں پریم کے آنسو بھر لئے پھر نند اور جسودا نے بڑے پریم سے بلرام جی کو گھر لے جاکر کہا کہ اے بیٹا ہم لوگوں کو تمھارے برہ میں پل بھر ایک برس کے برابر گذرتا ہے تم اپنا حال کہو کہ اتنے دن وہاں کیونکر رہے تم دونوں بھ

جو اتنے دن پر یہاں آکر ہماری سُدھ لی اور اپنا چندر مکھ دکھا کر ہماری آنکھ ٹھنڈی کی کہو موہن پیارے اور راجہ اُگرسین اور بسدیو جی آدک جدبنسی کبھی ہماری یاد کرتے ہیں یا نہیں بلرام جی بولے کہ اے بابا تمھاری کرپا سے مُرلی منوہر اور سب جدبنسی خوش رہ کر دن رات تمھارا جس گاتے ہیں یہ سُن کر جسودا جی بولیں کہ اے بلرام جی جب سے موہن پیارے ہم لوگوں کی سُدھ چھوڑ کر متھرا کو چلے گئے تب سے ہماری آنکھوں کے سامنے اندھیارا چھایا رہتا ہے آٹھوں پہر اُنھیں کی یاد اور چرچا میں گذرتے ہیں جو متھرا میں رہتے تو کبھی کبھی اُن کو دیکھ آتیں اتنی دور دوارکا میں نہیں جا سکتیں۔

چوپائی

کہیے کہا کرشن کی باتا	جن کو ہم چاہیں دن راتا
دے ہم کو کچھ چاہت ناہیں	ایسے نٹھر بھئے من ماہیں

اے بلرام جی وہ ایسے نرموہی ہیں کہ کبھی اپنا سندیسا بھی نہیں بھیجتے سچ پوچھو تو اب وہ دوارکا پُری کے راجہ ہو کر لوگوں کو کیوں یاد کریں گے۔

دوہا

اب تو مہا دھنی بھئے سب راجن کے راج	گوالن کی سُدھ کرت ہیں اُنکو آوے راج

اے بلرام جی یہ تو بتاؤ کہ کنھیا کبھی میری اور رادھا آدک گوپیوں کی سُدھ کرتا ہے یا نہیں میری سمجھ میں تو یہاں سے وہاں بہت سکھ پاتا ہے لیکن ہم لوگوں کو اُس کے دیکھے بنا چین نہیں پڑتی دیکھو روہنی نے بھی میری پریت چھوڑ کر شیام سندر کو ایسا بس میں کر لیا کہ اُس نے کبھی اپنا درشن نہیں دیا جبکہ جسودا اس طرح بہت باتیں کہکر رونے لگی تب بلرام جی نے اُس کو سمجھا کر دھیرج دیا جبکہ بلرام جی شام کے وقت برندابن گانوں میں نکلے تو کیا دیکھا کہ رادھا آدک سب برجبالا بہت دُبلی اور من ملین جدھر تدھر پھرتی ہیں اور سوائے ذکر اور چرچا بال چرتر موہن پیارے کے دوسرا کچھ کام اُن کو نہیں ہے جیسے رادھا آدک گوپیوں نے بلرام جی کو اکیلا دیکھا ویسے ہی جھُنڈ کی جھُنڈ اُن کے پاس آکر ڈنڈوت کر کے پوچھنے لگیں کہ کہو بلرام جی تم کب آئے ہمارے پران ناتھ کبھی ہم لوگوں کی یاد کرتے ہیں یا نہیں جب سے ہم کو برندابن میں چھوڑ کر آپ متھرا گئے تب سے ایک مرتبہ اودھو کے ہاتھ جوگ سادھنے کا سندیسا ہم کو بھیجا تھا پھر کچھ سُدھ نہیں لی اب سُنا ہے کہ سمدر کے ٹاپو میں دوارکا پُری بسا کر وہاں رہتے ہیں اب ہم غریبوں کو کیوں یاد کریں گے یہ سُن کر دوسری سکھی بولی کہ اے پیاری اب اُنھیں کیا کام ہے جو ذرا جگدی چھوڑ کر یہاں آویں۔

چوپائی

وہ کاہو کے ناہیں میت	مات پتا کی چھوڑی پریت
رادھا بن نہیں رہت گھڑی	سو وہ ہے برسانے پڑی

دوہا

ایک سکھی یا بدھ کہے سُنو کرشن کے بھاے	جب لون تم برج میں بنے رہے چراوت گاے

دوسری برجبالا نے کہا کہ اے پیارے ہم لوگوں نے ذک لاج اور کل پروار چھوڑ کر اُس سے پریت لگا کر کیا سکھ پایا اُس سے کوئی بھلائی کی آسا نہ رکھو دوسری بولی کہ دوارکا کی استریاں اُس کا بشواس کس طرح کرتی ہوں گی اور گوپی بولی کہ میں ایسا سُنتی ہوں کہ موہن پیارے نے دوارکا پُری میں جاکر سولہ ہزار ایک سو راج کنیا مہا سندری سے اپنا بواہ کیا ہے اور اُن کے ساتھ آٹھوں پہر پریت رکھتے ہیں اب اُنھیں چھوڑ کر ہم گنواریوں کے پاس کیوں آویں گے ۔

دوہا

سولہ سہس کمارکا سندر روپ نِدھان	دس دس سُت تِنکے بھئے شری جُدناتھ سمان

دُوسری گوپی بولی کہ اے سکھی اب شیام سُندر کا پچھتاوا کرنا اُچت نہیں ہے اور جو اودھوجی نرگن رُوپ بتا گئے ہیں اُسی پر بشواس رکھ کر دھیرج دھرو دوسری گوپی ٹھنڈی سانس لے کر بولی کہ اے سکھی وہ سانولی صورت اور مُرلی کی دُھن نہیں بھولتی دھیرج کس طرح دھروں ۔

دوہا

نا جانوں سکھی شیام کو کون دیش کی ریت	ناؤ کبھو ناہتی برجباسن سون پریت

دوسری گوپی برہ کی ماری بولی کہ اے بلدیوجی دیکھو موہن پیارے نے اتنے دن بیتنے پر بھی یہ نہیں بچارا کہ ہمارے برہ میں گوپیوں کا کیا حال ہوگا سنسار میں جو کوئی پشو اور پنچھی پالتا ہے اس کو بھی اسطرح نہیں بھول جاتا یہ کٹھورتائی اُن کی دیکھ کر میں نے جانا اُن کا انتہ کرن بھی اُنھیں کی طرح کالا ہے نہیں تو وہ دیالو اور گوپی ناتھ کہلا کر ایسا کٹھورپن نہ کرتے جبکہ گوپیاں اس طرح پر بہت کچھ کہکر روتے روتے بیہوش ہوگئیں تب بلدیوجی نے ان کو بہت دھیرج دے کر کہا کہ تم کیوں اتنا روتی ہو شیام سندر تمھاری پریت رکھ کر آٹھوں پہر تم کو یاد کیا کرتے ہیں یہ بات سنتے ہی سب گوپیاں چیتن ہوکر اُن میں سے ایک گوپی بولی کہ اے پیارے یو رونا بند کر کے جو میں کہوں وہ تم کرو ۔

چوپائی

بلدھر جو کے پرسو پانوں	سدا رہو اُنھیں کی چھانوں
سیے ہیں گور شیام نہیں گاتا	کرہیں نہیں لیٹ کی باتا
سُن سُن کر کھن اُترد یو	تھرہے ہیت کہن ہم کیو
آون ہم تم سے کہہ گئے	تاکارن ہم آوت بھئے
وہ دو ماس کریں گے راس	پُردیں گے سب تھری آس

جب بلرام جی گوپیوں سے پریم کی باتیں کہہ کر من اُن کا بہلانے لگے تب ایک برجبالا نے کہا کہ اے بلبھدر جی تمھارا بھائی بڑا کٹھور ہے جو ہم لوگ پہلے سے ایسا جانتیں تو کبھی اُس سے پریت نہ کرتیں دوسری سکھی بولی کہ اے بلداؤ جی وہ چت چور یہاں سوائے گائے چرانے اور ماکھن اور دہی چرا کر کھانے کے دوسرا کام نہیں کرتا تھا اب وہاں دوارکا پُری کا راجہ ہو کر ہم غریبوں کی یاد کیوں کرے گا ہمارا نام لینے سے شرم آتی ہوگی دوسری سکھی جو برہ میں بیاکُل تھی جھنجھلا کر بولی کہ اب میں نے بھی اپنا جی شری کرشن جی کے برابر کٹھور کر لیا اُن کو دولت اور استری دن دن بہت ملیں میں اپنے اُسی کے ساگر میں مگن ہوں اور گوپی بولی کہ میں سنتی ہوں کہ پردمن شیام سندر کا بیٹا اپنے باپ کے برابر سندر اور بلوان ہوا ہے سولہ ہزار ایک سو آٹھ استریاں اُن کی اور سب سنتان چرنجیو رہیں دوسری نے کہا اکرور نردئی جو یہاں آکر ہمارے پران ناتھ کو لے گیا اور اودھو جو ہم سے جوگ سدھوانے آیا تھا وہ دونوں اچھی طرح ہیں دوسری بولی کہ اے بلرام جی ہماری باتوں کو ہنسی نہ مانکر سچ سچ بتلاؤ کہ شیام سندر کی استریاں اُن کی بات کا بشواس کرتی ہیں یا نہیں دوسری بول اُٹھی کہ اُن میں جو بُدھمان ہوں گی وہ کبھی اُن کی بات کا بشواس نہ کریں گی دوسری گوپی بولی کہ اے بلداؤ جی موہن پیارے اُن استریوں کے سامنے ہماری کبھی یاد اور چرچا کرتے ہیں یا نہیں بھلا تھیں نیاؤ کرو کہ جس کے واسطے ہم لوگ لاج چھوڑ کر اتنا دُکھ پاتی ہیں اُس نے ہم کو اس طرح چھوڑ دیا جس طرح سانپ کینچل کو چھوڑ کر پھر اُس سے کچھ واسطہ نہیں رکھتا ہے اُس کی بات کہتے ہوئے میری چھاتی پھٹی جاتی ہے جب اس طرح سب برجبالا بہت باتیں کہہ کر ٹھنڈی ٹھنڈی سانسیں لینے لگیں تب بلداؤ جی نے اُن کو دھیرج دے کر کہا کہ آج پورنماسی کی چاندنی رات میں تم لوگ اپنا اپنا سنگار کر آؤ تو ہم تمھارے ساتھ راس لیلا کریں یہ بات سنتے ہی سب برجبالوں نے اپنے اپنے گھر جا کر سنگار کیا جب شام کو بلرام جی اچھا اچھا گہنا اور کپڑا پہن کر برندابن کی کنجوں میں گئے تب رادھا آدک گوپیاں بھی وہاں پہونچیں۔

چوپائی

ٹھاڑھی بھئیں سبے سرنائے	ہلدھر چھب برنی نہیں جاے
کنک برن نیلامبر دھرے	ششی مکھ کمل میں من ہرے
انگ انگ سب بھید بھکھن ساجے	دیکھت کام دیو اَت لاجے

ریوتی رمن کی چھب دیکھتے ہی سب برجناریوں نے اُن کے چرنوں پر گر کر بنے کیا کہ اے دنیا ناتھ اپنے بچن پرمان راس لیلا کیجیے یہ بچن سنتے ہی جیسے بلرام جی نے ہوں کیا ویسے راس لیلا کا استھان جمنا کنارے تیار ہو کر شیتل مند سگندھ ہوا بہنے لگی اور بہت طرح کا باجا اور گہنا اور کپڑا آدک وہاں پرگٹ ہو گیا تب سب برج ناریوں نے لاج چھوڑ کر مردنگ اور کرتال آدک باجا اُٹھا لیا اور گت ناچ کر اپنے

گانے اور بھاؤ بتانے سے بلدیو جی کو رجھانے لگیں جب ریوتی رمن اُن کا سچا پریم دیکھ کر اُن کے سامنے ناچنے اور گانے لگے تب برُن دیوتا نے بہت اچھی بارُنی اُن کے پینے کے واسطے بھیج دی بلداؤ جی گوپیوں سمیت پی کر آنند میں مگن ہونے لگے اُس وقت دیوتا لوگ اپنے اپنے بمانوں پر آ کر آکاش سے بلداؤ جی پر پھول برسانے لگے اور چندرما نے تاراگن سمیت راس منڈل کا سکھ دیکھ کر اُن پر امرت کی برکھا کی اور جتنے جیو جرچیتن وہاں پر تھے وہ سب پرمانند دیکھ کر بہت خوش ہوے اور راس لیلا دیکھنے کے واسطے جمنا جل بہنے سے تھم گیا اور ہوا کا چلنا بند ہو گیا اسی آنند میں بلداؤ جی نے جل بہار کرنا بچار کر جمنا جی کو پکار کر کہا کہ تم ہمارے پاس آ کر ہم کو سنان کراؤ جب جمنا جی نے اُن کی اگیا نہیں مانی تب بلرام جی نے کرودھ کر کے ہل اپنا جمنا جل میں ڈال کر پانی اس کا اپنے پاس کھینچ لیا اور اُس میں جل بہار کر کے جاگنے کی مانند گی مٹائی اس وقت جمنا نے استری روپ بن کر ڈرتی اور کانپتی ہوئی بلدھر کے پاس آ کر بنتے کیا کہ اے مہاپربھو میں نے آپ کو نہیں پہچانا کہ آپ شیش جی کا اوتار ہیں میرا اپرادھ آپ چھما کر کے ابھے دان دیجیے جب اس طرح جمنا جی نے بلداؤ جی کی بہت منت کی تب وہ اپرادھ اُس کا چھما کر کے گوپیوں سمیت اس طرح جمنا جل میں بہار کرتے رہے جس طرح ہاتھی ہتھنیوں کے ساتھ نہا کر خوش ہوتا ہے۔

دوہا

کبھوں جمنا جل بیچ کبھو جمنا تیر	گوپن سنگ کریڑا کریں شری بلرام سدھیر

جب ریوتی رمن جل بہار کر کے گوپیوں سمیت باہر آئے تب برُن آدک دیوتوں نے اچھا اچھا گہنا و کپڑا و موتیوں کی مالا لا کر ڈھیر لگا دیا اور بلرام جی اور گوپیوں نے من مانا گہنا اور کپڑا پہن لیا اور گلے میں پھولوں کے گجرے ڈال کر بن بہار کیا اُسی دن سے جمنا جل وہاں پر ٹیڑھا بہتا ہے جب اسی طرح بلداؤ جی نے دو مہینے چیت و بیساکھ برندابن میں رہ کر ہر روز برجبالوں کے ساتھ راس بلاس کیا اور جل بہار کر کے اُن کو سکھ دیا اور دن بھر نند اور جسودا آدک کو شری کرشن جی کی چرچا سے سکھ دے کر دوارکا جانے کی اچھا کی تب نند آدک نے بہت طرح کی چیزیں شیام سندر کے واسطے دے کر ریوتی رمن کو بدا کیا اُس وقت گوپیاں رو کر کہنے لگیں کہ اے بلدیو جی ہم کو بھی اپنے ساتھ لے چلو ریوتی رمن اُن سب کو دھیرج دے کر دوارکا کو چلے اور تھوڑے دنوں میں آنند سے دوارکا میں پہونچکر سب حال وہاں کا شری کرشن جی سے کہدیا۔

ادھیائے چھیاسٹھ

مارنا شری کرشن جی کا پُنڈریک جھوٹے باسدیو کو

شکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ پرچھت اُنھیں دنوں پُنڈریک نام کرنت کا راجہ بڑا پرتاپی ہو کر

کاشی پُری میں رہتا تھا اُس کو یہ اِچھا ہوئی کہ میں اپنے کو باسدیو نام چتربھجی روپ بناکر سنساری جیوؤں سے اپنی پوجا کراؤں تب اُس نے دو ہاتھ کاٹھ کے اپنے بدن میں لگا لیئے اور پیتا مبر اور مکٹ اور بیجنتی مالا اور کُنڈل اور بنمالا شری کرشن جی کی طرح پہن لیا اور شنکھ چکر گدا پدم ہتھیار باندھ کر کاٹھ کا گرڑ چڑھنے کے واسطے بنوایا جو راجہ اور پرجا پنڈریک کا ڈر مانکر اُس کو باسدیو کے برابر پوجتے تھے اُنپر وہ خوش ہوتا تھا اور جو اپنا دھرم بچار کر اُس کی پوجا نہیں کرتے تھے اُن کو وہ دُکھ دیتا تھا یہ حال دیکھ کر سنساری لوگ آپس میں یہ چرچا کرتے تھے کہ دیکھو ایک باسدیو تو شری کرشن نام جُدکُل میں اوتار لے کر دوارکا پُری میں براجتے ہیں دوسرے راجہ اپنے کو باسدیو روپ بناکر پُجوانا چاہتا ہے ان دونوں میں ہم لوگ کس کو سچ سمجھیں اور کس کو جھوٹا جب راجہ پنڈریک کو اپنی پوجا کرانے سے ابھمان پیدا ہوا تب ایک دن اپنی سبھا میں بیٹھ کر بولا کہ شری کرشن جی نام کون دوارکا میں رہتا ہے جس کو لوگ باسدیو کہتے ہیں دیکھو میں پرتھوی کا بوجھ اُتارنے کے واسطے اوتار لے کر لیلا کرتا ہوں اور باسدیو جادو کا بیٹا میرا بھیس بناکر سنساری جیوؤں سے اپنی پوجا کراتا ہے اس لیئے اس کے ساتھ لڑنا چاہیئے ایسا کہکر راجہ پُنڈریک نے ایک براہمن کو بُلا کر کہا کہ تم دوارکا میں جاکر شری کرشن سے کہدو کہ میرا بھیس چھوڑ کر میرا حکم مانیں نہیں تو میرے ساتھ آکر جُدھ کریں جب یہ سندیسا لے کر وہ براہمن دوارکا میں پہونچا اور راجہ اُگرسین کے سامنے جاکر کھڑا ہوا تب دُوارکا ناتھ نے اُس براہمن کو ڈنڈوت کر کے پوچھا کہ کہو دوجراج کہاں سے آئے اپنا حال بتاؤ یہ بات سنتے ہی اُس براہمن نے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ اے مہاپربھو میں راجہ پُنڈریک کا کُچھ سندیسا کہنے کے واسطے کاشی سے آیا ہوں لیکن کہتے ہوئے شرم آتی ہے اور دوت کا سندیسا چھپانا نہ چاہیئے اپنے پران کی رچھا پاؤں تو کہوں شیام سندر بولے کہ تم بے کھٹکے کہو اس میں کچھ تمھارا اپرادھ نہیں ہے یہ سن کر براہمن بولا کہ اے دنیاناتھ راجہ پنڈریک نے یہ سندیسا کہلا بھیجا ہے کہ تینوں لوک کا مالک اور سب دنیا کا پیدا کرنے والا میں ہوکر آٹھ پٹ رانیوں سے بھوگ اور بلاس کرتا ہوں اور پرتھوی کا بھار اُتارنے کے واسطے میں نے اوتار لیا ہے اور شنکھ چکر گدا پدم میرے پاس رہ کر گرڑ پر چڑھتا ہوں تم میرا بھیس رکھ کر اپنے کو باسدیو کیوں پرگٹ کرتے ہو اور جو تم تینوں لوک کے مالک ہوتے تو جراسندھ سے بھاگ کر دوارکا میں کیوں رہتے اب تم کو اُچت ہے کہ شنکھ چکر گدا پدم آدک ہتھیار باندھنا اور باسدیو نام اپنا کہلانا چھوڑ کر میرے حکم میں رہو نہیں تو جُدھ بیچ تمھیں سمیت تم کو مار کر پرتھوی کا بوجھ اُتاروں گا تب تم جانوگے کہ کون سچا باسدیو ہے اور کون جھوٹا بھیس بنائے ہے آجتک تم نہیں جانتے کہ الکھ اگوچر ترلوکی ناتھ نرنجن روپ میں ہوں سب رِکھ اور مُنی میرے نام پر جگیہ اور دان اور جپ اور تپ کر کے بڑائی پاتے ہیں اور میں برہما روپ ہوکر اُتپت اور بشن روپ ہوکر پالن اور مہادیو روپ ہوکر جگت کا ناش کرتا ہوں اور میں نے مچھ روپ ہوکر بید کو سمدر سے نکالا اور کچھپ روپ سے مندراچل پہاڑ اپنی پیٹھ پر اُٹھایا اور باراہ روپ دھر کر

پرتھوی کو پاتال سے نکال لایا اور نرسنگھ اوتار لے کر ہرنیہ کشپ دیت کو مارا اور باون روپ دھر کر راجہ بل سے داں لیا اور شری رام اوتار لے کر راون کو مارا میرا یہی کام ہے کہ جب جب دیت اور ادھرمی راجہ ہر بھگتوں کو دُکھ دیتے تب تب میں اوتار لے کر پرتھوی کا بھار اُتارتا ہوں اسی واسطے اب بھی اوتار لیا ہے شری کرشن چند آنند کند بڑی خوشی سے اُس کا سندیسا سنتے تھے لیکن دوسرے جُدھشٹی یہ جھوٹھ بات سُن کر اُس براہمن کو ہنسنے لگے اور ایک جُدھشٹی کرودھ میں آکر بولا کہ اے براہمن دیوتا تم کیا جھوٹھ بکتے ہو دوسرا کوئی یہ جھوٹھی بات کہتا تو اُس کو بنا مارے نہ چھوڑتے یہ سُن کر شری کرشن جی نے جُدھشٹیوں سے کہا کہ سُنو بھائی دوت پر کرودھ کرنا نہ چاہیئے۔

		دوہا		
	یہ سماں اوگُن نہیں لکھیو پرانن ناتھ		راج سبھا میں بیٹھ کے کہوں ہنسئے ناتھ	

جُدھشٹیوں سے یہ کہہ کر شری کرشن مہاراج اُس براہمن سے بولے کہ اے دُوِجراج تم اپنے راجہ سے جاکر کہدو کہ ہم تمھارا سندیسا سُن کر بہت خوش ہوے وہ اپنے یہاں لڑائی کی تیاری کریں میں وہاں آکر اپنا بھیس چھوڑ دوں گا یا اُس کا مانس کوؤں اور کتّوں کو کھلاؤں گا یہ بات سُن کر براہمن نے کاشی میں آکر سب حال راجہ پُنڈریک سے کہا کچھ دن کے پیچھے شری کرشن جی نے جدھشٹیوں سمیت کاشی پُری کے پاس پہونچ کر پانچ جنیہ شنکھ اپنا بجایا تب راجہ پُنڈریک وہ آواز سنتے ہی دو اچھوہنی دل ساتھ لے کر شری کرشن جی کے سامنے آیا جب پارسنگرہ بھُومانُسر کے بھائی اور منتری کاشی نریش نے جو پراگ میں راجہ تھا یہ حال سُنا تب وہ بھی تین اچھوہنی دل ساتھ لے کر اُس کی مدد کرنے کے واسطے آپہونچا جس وقت دونوں دل میں مارو بجا بجکر تیر اور تلوار آدک بہت طرح کے ہتھیار چلنے لگے اُس وقت شور بیر مار مار کہہ کر اپنا پران دیتے تھے اور کادر لوگ پیچھے کو بھاگ گر گر پڑتے تھے جبکہ رن بھوم میں راجہ پنڈریک نے چترُبھجی روپ بنائے ہوے شیام سندر کے سامنے آکر اُن کو للکارا تب بیکنٹھ ناتھ نے ہنستے ہوے اُس کا مکٹ اُتار کر کہا کہ اب تم بتاؤ کہ کس کا پاکھنڈی روپ ہے اے راجہ جو سندیسا تم نے ہم کو بھیجا تھا وہ تم کو یاد ہوگا اُسی کے موافق ہم تمھارے پاس آئے ہیں اب بھی تم ہمارا بھیس اپنے بدن سے اُتار کر یہ بات کہو کہ ہم سے قصور ہوا جو ایسا سندیسا بھیجا تو ہم تمھارا پران چھوڑ دیں گے نہیں تو تمھارا سر کاٹ لیں گے جب اُس اگیانی راجہ نے شیام سندر کا کہنا نہیں مانا تب دُشٹ سنگھارن نے سُدرشن چکر سے کہا کہ تم ابھی جاکر اپنی جوالا سے سب ہاتھی گھوڑے رتھ اور پیدل آدک جو دونوں راجہ کی فوج میں ہیں جلادو یہ حکم سنتے ہی سُدرشن چکر نے دونوں راجہ کی فوج میں جاکر اس طرح اپنی آگ سے سب آدمی اور ہاتھی آدک کو جلا دیا جس طرح پرلے کال کی آگ سب دنیا کو جلا دیتی ہے جبکہ کیول پنڈریک اور بھومانُسر کا بھائی دونوں راجہ رہ گئے تب جُدھشٹیوں نے کہا کہ اے دوارکا ناتھ

پُنڈریک کو اس روپ سے ہم لوگ نہیں مار سکتے یہ بات سُن کر شری کرشن جی بولے کہ تم لوگ دھیرج رکھو
یہ ابھی اپنے ڈنڈ کو پہونچتا ہے جب یہ کہہ کر بسدیو نندن نے سُدرشن چکر کو اُن دونوں راجوں کا سر کاٹنے
کے واسطے حکم دیا تب سُدرشن چکر نے جا کر پہلے دونوں ہاتھ کاٹ کے جو پنڈریک لگائے تھا اکھاڑ ڈالے
یہ حال دیکھ کر جیسے پنڈریک اپنا پران لے کر بھاگا ویسے سُدرشن چکر نے دونوں راجوں کا سر کاٹ لیا
شری کرشن ترلوکی ناتھ کی اِچھا کے موافق کاشی نریش کا سر شہر کے دروازے پر جا گرا اور جیتین آتمانے مُکت پائی

	دوہا	
بیر کیو جدُ ناتھ سُوں رہیو سدا چِت لائے		دیکھی تہہ سایجیہ گت دیا ندھ جدُرائے

جب نگر باسیوں نے راجہ پُنڈریک کا سر پہچان کر راج مندر میں جا کر یہ حال کہا تب رانیاں بہت
بلاپ سے رو کر کہنے لگیں کہ تم تو اپنے کو امراجر کہتے تھے ساعت بھر میں تمہارا پران کس طرح نکل گیا جب سب
رانیاں اُس سر کے ساتھ ستی ہوگئیں تب سُدچھن پُنڈریک کا بیٹا کرودھ میں آکر بولا کہ جس نے میرے باپ کو
مار ڈالا ہے اُس کو بنا مارے نہ چھوڑوں گا اِسی اِچھا سے وہ راجکمار شری مہادیو جی کا تپ کرنے لگا اور شیام سندر
جیت کر جدُبنشیوں سمیت آنند سے دوارکا کو چلے آئے اتنی کتھا سُنا کر شکدیو جی بولے کہ اے راجہ پریچھت جب
سُدچھن نے کچھ دنوں تک شری مہادیو جی کا تپ اور دھیان پریم پوربک کیا تب بھولا ناتھ اُس کو درشن دے کر
بولے کہ تو کیا چاہتا ہے راجکمار نے شری شیوجی کو ڈنڈوت کر کے بنے کیا کہ اے دنیا ناتھ میں اپنے باپ کے
مارنے والے سے بدلا لیا چاہتا ہوں یہ سُن کر شری مہادیو جی بولے کہ جو تو پُنڈریک کا بدلا لیا چاہتا ہے تو بید کے
منتر پڑھ کر دچھناگن میں ہوم کر اُس اگن کُنڈ سے ایک راچھسی نکل کر تیرا حکم مانے گی لیکن جو لوگ پرمیشور اور برہمن
کی بھگت نہیں رکھتے انپر تیرا زور چلے گا اور ہر بھگت مہاتما سے برودھ کرنے سے تیرا پران جاتا رہے گا جب
یہ کہہ کر شری مہادیو جی انتردھیان ہو گئے تب سُدچھن جگیہ کرانے لگا جبکہ جگیہ اُس کا اُس کی اِگیا انسار پورا ہوا
تب کرتیا نام راچھسی کالے کالے اور بڑے بڑے دانت والی ترشول ہاتھ میں لئے ڈراؤنی صورت بنائے
ہونٹ چاٹتی ہوئی اگن کُنڈ سے نکل کر بولی کہ اے سُدچھن تیرا دُشمن کہاں ہے بتا یہ سُن کر راجکمار نے کہا
کہ میرا دُشمن باسدیو نام دوارکا پُری میں ہے تو ابھی جا کر اُس کو مار ڈال یہ بات سنتے ہی کرتیا اُسی ساعت
چلکر راہ میں شہر اور جنگل کو جلاتی ہوئی دوارکا پہونچی جب وہ اپنے تیج سے دوارکا پُری کو جلانے لگی تب
دوارکا باسیوں نے گھبرا کر بسدیو نندن کے پاس جو چوپڑ کھیل رہے تھے جا کر بنے کیا کہ اے دیت سنگھارن
ایک راچھسی نہ معلوم کہاں سے آکر شہر کو جلاتی ہے اُس کے ہاتھ سے ہمارا پران بچائیے یہ سُن کر شری کرشن
جی بولے کہ تم لوگ مت گھبراؤ ابھی اُس راچھسی کو جو کاشی پُری سے آئی ہے نکالے دیتا ہوں اس طرح دھیرج
دے کر شری کرشن جی نے سُدرشن چکر سے کہا کہ تم کرتیا کو مار کر یہاں سے بھگا دو اور کاشی پُری کو جلا کر چلے آؤ
یہ بات سُن جب سُدرشن چکر نے کروڑ سورج کے برابر اپنا تیج بڑھا کر اُس راچھسی کو کھدیڑا تب کرتیا وہاں سے

بھاگی اور اُس نے کاشی میں آکر سُدچھن کو سب براہمنوں سمیت جو جگیہ کراتے تھے مار ڈالا اور اپنے تیج سے کاشی پُری کو جلا دیا اُس وقت سب پرجا دُکھی ہو کر سُدچھن کو گالیاں دینے لگے اور سُدرشن چکر اپنی جوالا من کرن کا کنڈ میں ٹھنڈھی کر کے دُوارکا پُری کو چلا آیا اور سب حال وہاں کا بیکنٹھ ناتھ سے کہدیا۔

	دوہا	
رہے سدا سُکھ چین سے لہے نہیں دُکھ سوے		یہ پرسنگ چت لاے کے کہے سُنے جو کوے

ادھیاے سرسٹھ

مارنا بلرام جی کا دُبد بندر کو

راجہ پریچھت نے اتنی کتھا سُن کر کہا کہ اے مہاراج کچھ لیلا بلرام جی کی برنن کیجئے شکدیو جی بولے کہ اے راجہ بلدیو جی نے جو دُبد بندر کو مارا تھا وہ کتھا کہتے ہیں سنو کہ دُبد نام بندر سُگریو کا متر کشکندھا پُر میں رہ کر دس ہزار ہاتھی کا بل رکھتا تھا جب اُس نے بھوماسُر اپنے متر کے مارے جانے کا حال پایا تب اُس کا بدلا لینے کے واسطے بڑے کرودھ سے دوارکا پُری کو چلا جو شہر اور گاؤں اُس کو راستے میں ملتے تھے اُن کو اُجاڑتا ہوا اور استریوں سے زبردستی بھوگ کرتا ہوا اور پہاڑ اور درختوں کو اُکھاڑ کر بستی آدک پر پھینکتا ہوا چلا جاتا تھا اور کبھی اپنے منتر اور مایا سے آگ اور پانی اور پتھر برسا کر بہت طرح کا دُکھ دیتا اور کبھی چھوٹے چھوٹے لڑکوں کو پہاڑ کی کندرا میں چھپا کر بھاری پتھر اُس کے منہ پر رکھ آتا تھا اور کبھی درختوں کو اُکھاڑ کر اُن سے سنساری جیوؤں کو مار ڈالتا تھا اور کبھی لوگوں کو اُٹھا کر سمدر میں ڈالدیتا تھا اور جہاں ہر بھکت اور رکھ لوگوں کو بیٹھا دیکھتا تھا وہاں مل مُوتر لہو پیپ برسا کر اُن کو ستاتا تھا۔

	چوپائی	
اُن پُرش کے سنگ سوا وے		کاہو نارن کو لے آوے
دھرے لاے کے دوار منجھاری		کبھوں لے پتھر اتِ بھاری

	دوہا	
ڈوب جات نر نیر سوں بہت لوگ چہوں اور		کبھوں بیٹھ سمدر میں ڈارے جل جھکجھور

جب وہ اس طرح لوگوں کو دُکھ دیتا ہوا دُوارکا پُری پر پہونچا اور چھوٹا روپ بنا کر شیام سندر کے محل پر جا بیٹھا تب اُس کے ڈر سے سب رانیاں مرلی منوہر کی اپنا اپنا دروازہ بند کر کے بھیتر چھپ گئیں اُن دنوں بلرام جی ریوت پہاڑ پر گندھرب اور گندھربیوں سے کھیل اور بہار کرنے گئے تھے دُبد بندر نے یہ حال سُن کر بچار کیا کہ پہلے بلدھر کو مار کر پیچھے سے شری کرشن جی کا پران لونگا ایسا بچار کر اُس نے ریوت پہاڑ پر جا کر کیا دیکھا

کہ بلدائو جی گندھربیوں کے ساتھ مدرا پی کر ایک تالاب میں جل بہار اور گان بدیا کر رہے ہیں دُوِد بندر چھوٹا روپ بنا کر ایک درخت پر جو تالاب کے کنارے تھا چڑھ گیا اور کلکاریاں مار کر ایک ڈالی سے دوسری ڈالی پر کودنے اور کل ٹوٹر سے گندھربیوں کے کپڑے جو تالاب کے کنارے رکھے تھے خراب کر ڈالے۔

دوہا

کبھوں شاکھا توڑ کے ڈارت چاروں اور	کبھوں بھوم پر اُتر کے تبدکرت اتِ گھور

جب اُس بندر نے پتھر مار کر مدرا کا گھڑا جو وہاں رکھا تھا توڑ ڈالا تب استریوں نے پکار کر سب حال اُس کا بلرام جی سے کہا یہ بات سنتے ہی ریوتی رمن نے تالاب سے نکل کر ایک ڈھیلا اُس بندر پر چلایا تب اُس نے ایک درخت کے نیچے آکر سب استریوں کے کپڑے پھاڑ ڈالے اور جدھر تدھر پھینک دیے یہ حال دیکھتے ہی بلدیو جی نے دوڑ کر اُس بندر کو ہاتھ میں پکڑ لیا تب وہ چھوٹا روپ بنکر ہاتھ سے باہر نکل گیا اور پھر پہاڑ کے برابر روپ دھر کر بلدیو جی سے لڑنے کے واسطے سامنے آیا اور بڑے بڑے پہاڑ اور درخت زمین سے اُکھاڑ کر اُن کو مارنے لگا جب ریوتی رمن بڑے کرودھ سے ہل اور موسل اپنا اُٹھا کر اُس کو مارنے دوڑے تب دُوِد نے ایک درخت بہت بڑا جڑ سے اُٹھا کر بلدیو جی پر چلایا تب بلدیو جی نے چوٹ بچا کر ایک موسل اُس بندر کے سر پر ایسا مارا کہ اُس کا سر پھٹ گیا اس طرح خون بہنے لگا جس طرح برسات میں گیرو کے پہاڑ سے لال پانی بہتا ہے لیکن اُس بندر نے سر پھٹنے پر بھی دوسرا درخت اُکھاڑ کر بلدیو جی پر مارا تب ریوتی رمن نے اپنا موسل مار کر وہ درخت توڑ ڈالا جب اس طرح لڑتے لڑتے کوئی درخت اور پتھر وہاں نہیں رہا تب دونوں ایسے بیدھڑک ہو کر آپس میں کشتی اور مکا لڑنے لگے کہ دیکھنے والے ڈر گئے جبکہ بہت دیر تک دُوِد بندر نے بلرام جی سے جدھ کر کے چار مکے اُن کے مارے تب بلبھدر جی نے استریوں کو اُداس اور گھبرائی ہوئی دیکھ کر دُوِد کے گلے کا ہنسوا ایسا دبایا کہ اُس کی ناک اور آنکھ اور کان سے خون بہہ کر وہ مرگیا جب اُس کی لاش گرنے سے زمین کانپنے لگی تب دیوتوں نے بلرام جی پر پھول برسائے اور اُن کی اُستت کرتے ہوئے اپنے لوک کو چلے گئے۔

دوہا

آنند سے شری دوارکا بلدھر پہونچے آئے	پُرباسی پرپھلت بھئے جیوں نردھن دھن پائے

اتنی کتھا سنا کر شکدیو جی بولے کہ اے راجہ پرکھشت دُوِد بندر تریتا جگ سے کشکندھا میں رہتا تھا بلدیو جی نے مار کر اُس کا اُدھار کیا۔

ادھیاے ارسٹھ

بواہ ہونا سامب کا لچھنا سے

شکدیو جی بولے کہ اے راجہ پرکھشت جس طرح سامب بیٹا شری کرشن جی کا راجہ درجودھن کی بیٹی

لچھمنا نام کو ہستنا پور سے بواہ لایا تھا وہ کتھا کہتے ہیں سنو کہ لچھمنا نام راجہ درجودھن کی بیٹی جب بواہنے کے لائق ہوئی تب دُرجودھن نے اُس کا سویمبر رچکر بہت راجوں کو اپنے یہاں جمع کیا جب شری کرشن جی کا بیٹا سامب بھی ہستنا پور میں گیا تو وہاں گیا دیکھا کہ بہت راجہ لوگ اچھے اچھے گہنے اور کپڑے پہنے اور ہتھیار لیئے راجہ درجودھن کی سبھا میں بیٹھے ہیں اور بہت طرح کا منگلاچار وہاں ہو رہا ہے اسی وقت راجہ کی بیٹی بہت سندر اور چندرمکھی بہت گہنا اور کپڑا پہنے جیمال ہاتھ میں لیے سب راجوں کو دیکھتی ہوئی ہنس روپی چال سے سامب کے پاس پہونچی تب اُس کا روپ دیکھتے ہی سامب نے موہت ہو کر بچار کیا کہ ایشور جانے یہ لڑکی کس کے گلے میں جیمال ڈالدے تو پھر اُس کا ہاتھ آنا مشکل ہوگا اِس لیے زبردستی اُس کو رتھ پر بیٹھا کر دوارکا میں لے چلنا چاہیئے ایسا بچارتے ہی سامب نے شرم اور ڈر چھوڑ کر لچھمنا کا ہاتھ پکڑ لیا اور جلدی سے اُس کو رتھ پر بیٹھا کر دوارکا کو چلا یہ حال دیکھ کر سب راجہ جو سویمبر میں آئے تھے شرمندہ ہو گئے اور دُرجودھن اور دھرتراشٹر آدک کورو شرمندہ ہو کر بڑے کرودھ سے آپس میں کہنے لگے کہ دیکھو سامب نے ہم لوگوں کا کچھ ڈر نہ مانکر ایسا اندھیر کیا کہ راجہ کی بیٹی کو سویمبر میں سے زبردستی لے گیا جو ان تلک دھاری راجوں میں سے کوئی ایسا کرتا تو کچھ سندیہ نہ تھا جادو لوگ ہمیشہ سے اپنی بیٹی ہمارے گھرانے میں دیتے آئے ہیں یہ بڑے شرم کی بات ہے کہ اُن کا بیٹا جو بھالو (جامونت) کا ناتی ہے ہم لوگوں کے سامنے راج کُماری کو اُٹھا لے جاوے یہ بدنامی ہماری کبھی نہ چھوٹے گی اور ہماری جان میں شری کرشن جی اپنے بیٹے کا قصور سمجھ کر اُس کی سہائتا نہیں کریں گے اور جو ادھرم کی راہ سے لڑنے بھی آئے تو اس طرح ہار جائیں گے جس طرح کامی آدمی روگ پیدا ہونے سے جلدی مر جاتا ہے جبکہ ہم لوگ لڑتے وقت شیام سندر کو پکڑ لیں گے تب دوسرے جدبنشی ہم لوگوں کا کیا کر سکتے ہیں یہ سُن کر کرن بولا کہ جدبنشیوں کا ہمیشہ سے یہ چلن ہے کہ دوسری جگہ اچھے کام میں جا کر لگھن کرتے ہیں ۔

چوپائی

	راج پاے ماتھے پر چڑھے		ذات ہیں اہیں یہ بڑھ سے	

جب دھرتراشٹر نے یہ بات سُن کر بڑے کرودھ سے دُرجودھن کو سامب کے پکڑ لانے کے واسطے کہا تب وہ کرن اور بکرن اور شل اور بھور شروا اور جگیہ کیتُ مہا شور بیروں کو فوج سمیت ساتھ لے کر چڑھ دوڑا اور آپس میں کہنے لگا کہ دیکھو وہ کیسا بلی ہے جو ہمیں جیت کر راج کنیا لے جائے گا جبکہ دُرجودھن آدک نے اپنا اپنا رتھ دوڑا کر سامب کو چاروں طرف سے گھیر لیا تب سامب اپنا رتھ کھڑا کر کے دھنکھ بان لے کر دُرجودھن اور کرن سے بولا کہ تم لوگ میری ماتا کے کل پر مجھ کو ذات ہین مت سمجھو میں شری کرشن بیکنٹھ ناتھ کے بیج سے پیدا ہوا ہوں اس لئے لڑائی میں تم سے نہیں ہاروں گا پیا ہو تم لوگ اکیلے مجھ سے لڑو چاہے سب کوئی ملکر لڑو ۔

دوہا

جدپ تمہرو تیج بل پرگٹ بھیو جگ ساماہہ
تدپ ہم کو پاسئے سامب سکوگے ناہہ

یہ بات سنتے ہی کرن نے سامب کے سامنے جاکر کہا کہ میں جانتا ہوں کہ تو جلد ہم سے نہیں ہارے گا لیکن ہم لوگوں سے جیت کر تجھ کو دوارکا جانا مشکل ہے ہوشیار رہ ہم تجھے بان مارتے ہیں جبکہ ایسا کہکر کرن سامب پر بان چلانے لگا تب سامب نے اُس کا وار بچاکر اپنے بانوں سے چاروں گھوڑے اور سارتھی کرن کے رتھ کے مار ڈالے اور دنل دنل بان درجودھن آدک سینا پتیوں کے مارے وہ لوگ اپنی بدیا سے اُس کا بان بچاکر سامب کی بڑائی کرنے لگے جب دُرجودھن آدک نے دیکھا کہ سامب اکیلا اکیلا ہم لوگوں سے نہیں مارا جائے گا تب چھیو شوربیر ایک سامب پر اپنے اپنے ہتھیار چلانے لگے اُس وقت سامب نے شری کرشن جی کے چرنوں کا دھیان دھرکر ایسے بان چلائے کہ چھیو سارتھی کو گھبرا دیا اور اُن کے گھوڑے سارتھی سمیت مار ڈالے جب درجودھن آدک نے اپنا یہ حال دیکھا تب چھیو مہارتھیوں نے ایک ہی مرتبہ ادھرم کی راہ سے بان مار کر ایک نے چاروں گھوڑے دوسرے نے سامب کے سارتھی کو مار ڈالا تیسرے نے دھنکھ کاٹ کر چوتھے نے دُھوجا رتھ پر سے گرا دی جبکہ سارتھی اور گھوڑوں کے مارے جانے سے سامب رتھ پر سے کود کر پیدل لڑنے لگے تب کرن نے پہونچکر سامب کو پکڑ لیا اور اپنے رتھ پر بیٹھا کر ہستناپور کو لے آیا تب دُرجودھن نے سامب کو اپنی سبھا میں کھڑا کرکے کہا کہ اے جادو تیرا پراکرم کیا ہوا جس گھمنڈ سے تو راج کنیا کو زبردستی اُٹھائے گیا تھا جب یہ سُن کر سامب شرم سے چپ ہو رہے تب بھیشم پتامہ نے دُرجودھن سے کہا کہ اس کا بواہ لچھمنا سے کرکے بدا کر دینا چاہئے جب دُرجودھن نے بھیشم پتامہ کا کہنا نہ مانکر سامب کو قید کیا تب نارد مُن نے ہستناپور میں آکر دُرجودھن اور کرن آدک سے کہا کہ سامب دوارکا ناتھ کے بیٹے سے تو چوک ہوئی تھی لیکن تم لوگوں کو اُسے قید کرنا اُچت نہ تھا اُس کا حال سُن کر بلرام جی یہاں آویں گے تم لوگ اپنا اپنا بل اُن کے سامنے پرگٹ کرنا جو کچھ ہونا تھا وہ ہوا لیکن سامب کو کسی بات کا دُکھ نہ دینا نارد مُن کے کہنے پر بھی دُرجودھن نے سامب کو نہیں چھوڑا تب نارد جی دوارکا میں گئے اور سامب کا حال کہکر راجہ اُگرسین سے بولے کہ دُرجودھن کورو سامب کو اپنے یہاں قید رکھ کر بہت دُکھ دیتا ہے جلدی جاکر اس کی خبر لو نہیں تو سامب کا پران بچنا کٹھن ہے

چوپائی

گرپ بھیو کورو کو بھاری
لاج سکوچ نہ کرے تمھاری
بالک کو اُن باندھیو ایسے
شترن کو باندھے کوئی جیسے

یہ بات سنتے ہی راجہ اُگرسین نے شیام سندر اور جدبنسیوں کو بُلاکر کہا کہ تم لوگ ابھی میری توج لے کر ہستناپور کے اوپر چڑھ جاؤ اور کوروؤں کو مار کر سامب کو چھڑا لاؤ جبکہ راجہ اُگرسین کی آگیا سے شیام سندر سینا

سمیت ہستناپور جانے کو تیار ہوئے تب بلرام جی نے جو دُرجودھن کے ساتھ مترتا رکھتے تھے مُرلی منوہر سے
بنے کیا کہ اے مہا پربھو کورو ہمارے پُرانے سمبندھی ہیں تھوڑی بات کے واسطے فوج سے جاکر اُن سے
یُدھ کرنا نہ چاہیئے مجھ کو حکم دیجئے تو میں جاکر سہج میں سانب کو چھُڑا لاؤں جو وہ لوگ بیرے سمجھانے سے نہ مانینگے
تو میں اکیلا اُن کو ڈنڈ دینے بھر کو بہت ہوں جب شری کرشن جی نے یہ بات مانکر بلدیوجی کو جانے کی آگیا دی
تب بلدیوجی اودھو اور اکرور آدک کئی جدبنشیوں اور براہمن اور گیانیوں کو اپنے ساتھ لے کر دوارکا سے
چلے کچھ دن بعد ہستناپور کے پاس پہونچ کر ایک باغ میں ڈیرا کیا اور اپنے آنے کا حال اکرور کی زبانی دُرجودھن
آدک سے کہلا بھیجا جب اکرور جی نے راجہ دھرتراشٹر کی سبھا میں جاکر بلبھدر جی کے آنے کا حال کہا تب
دُرجودھن جو بلرام جی کا چیلا تھا بڑی خوشی سے بھیشم پتامہ اور درونا چارج اور دھرتراشٹر آدک کو ساتھ
لے کر اپنے مندر پر لانے کے واسطے باغ میں گیا اور ریوتی رمن کے چرنوں پر گر کر بنے کیا کہ اے مہا پربھو
جس طرح آپنے دیال ہو کر درشن دیا اُسی طرح آنے کا کارن کہہ کر اپنے چرنوں سے میرا گھر پوتر کیجئے یہ
سُن کر بلداؤ جی بولے کہ میں راجہ اُگرسین کا سندیسا کہنے یہاں آیا ہوں سُنو کہ جب سانب کے قید کرنے کا
حال دوارکا پُری میں پہونچا تب مہاراج اُگرسین کے حکم سے شری کرشن بیکنٹھ ناتھ نے فوج سمیت تمھارے
اوپر چڑھائی کی تیاری کی میں نے یہ حال سُن کر شری کرشن جی سے کہا کہ اے مہاراج کورو لوگ ہمارے
پُرانے سمبندھی ہیں اس لیئے اُن سے ابھی لڑنے کے واسطے جانا مناسب نہیں ہے میں اکیلا جاکر سانب کو
چھڑائے لاتا ہوں اے دُرجودھن اور دھرتراشٹر اور بھیشم پتامہ مہاراجہ اُگرسین نے تم لوگوں کو یہ سندیسا
بھیجا ہے کہ جس بالک کو چھ مہارتھیوں نے ملکر ادھرم کی راہ سے پکڑ لیا جبکہ اُس اکیلے کنور نے چھوں
آدمیوں کو لڑائی میں گھبرا دیا تب تم نے یہ سمجھا کہ اُس کے سب گھر والے پہونچکر ہمارا کیا حال کریں گے
اے دھرتراشٹر جدپ اس بالک اگیان سے یہ اپرادھ ہوا کہ راج کنیا کو سوئمبر میں سے اُٹھا لے گیا
لیکن تم لوگوں کو سمبندھی ہو کر اُسے قید کرنا اُچت نہ تھا لڑکیوں کو اپنی ناتے داری میں دینا چاہیئے
اس سے کیا اچھا ہے کہ پُرانے سمبندھیوں کو دیجائے اب تم کو یہی اُچت ہے کہ سانب کو قید سے
چھوڑ کر لچھمنا کا بیاہ اُس کے ساتھ کر دو۔

دوہا

جدپ اُس اگیان نے کینھو کاج اسادھ	تدپ تم پُرکھا ہتے کرتے نہیں اُپادھ

یہ بات بلرام جی کی سنتے ہی دُرجودھن سب کوروُں کی صلاح سے کرودھ کر کے بولا کہ اے بلرام جی
آپ چُپ رہیئے بہت بڑائی اُگرسین کی نہ کیجئے ہم لوگوں سے یہ نہیں سُنا جاتا ابھی چار دن کی بات ہے
اُگرسین کو سنسار میں کوئی نہیں جانتا تھا جب سے اُس نے ہمارے ساتھ ناتے داری کی تب سے
پدوی اُس کی بڑھی دیکھو اُگرسین نے ہمارے آدھین ہونے پر بھی ابھمان سے اس طرح کا سندیسا

ہم سے کہلا بھیجا جس طرح کوئی راجہ اپنے پرجا پر حکم کرے بڑا آشچرج ہے کہ پانوں کی جوتی سر پر چڑھے
جدبنشیوں کو ہم نے چنور اور چھتر دے کر راجہ بنایا تھا اُن کو ایسی بات کہتے ہوے شرم نہیں آتی دوارکا
کا راج پا کر پچھلی بات اپنی بھول گئے کہ متھرا میں گوال اور اہیروں کے ساتھ رہتے تھے جب ہم نے
اُن کو اپنے ساتھ کھلا کر راجگدی دلوائی تب اُن کی گنتی راجوں میں ہوئی جیسی بھلائی ہم نے اُن سے
کی ویسا پھل پایا کسی دوسرے کے ساتھ ایسا کرتے تو جنم بھر ہمارا احسان مانتا بڑے شرم کی بات ہے
کہ جادو لوگ ہمیشہ ہمارے آدھین رہ کر اب ہماری بیٹی بواہنا چاہتے ہیں ۔

	دوہا	
کالھ پرون مانگت ہتے آج بھئے ہیں ساہ		تنکو یہ پدوی بھئی ہموں کرت بواہ

آکاش سے پانی کی جگہ پتھر نہیں برس سکتا یہ سب ہماری ناتے داری کرنے کا کارن ہے جو دوسرے
راجہ ہمارے نام پر اُن کا آدر کرتے ہیں نہیں تو اُن کو کون پوچھتا تھا بے شرمی اور ڈھٹھائی سانپ کی دیکھو
کہ جس نے سوئمبر میں سے میری بیٹی لے جانے کی اچھا کی ہم کو اُچت تھا کہ سانپ کو مار ڈالتے جس میں
کوئی ایسا نہ کرتا ناتے داری ہونے سے ایسا نہیں کیا اسی واسطے بلدیو جی سفارش کرنے کو یہاں آئے
آج راجہ اندر بھی ایسی سامرتھ نہیں رکھتا جو ہمارے اور بھیشم پتامہ اور درونا چارج کے سامنے آکر لڑ سکے
جبکہ کال جمن اور جراسندھ کے گھیر لینے سے متھرا چھوڑ کر بھاگ گئے تھے تب یہ سب گھمنڈ اور بل اُن کا کہاں گیا تھا
کہ جو آج ہمارے اوپر حکم چلاتے ہیں یہ سب دوش بھیشم پتامہ اور دھرتراشٹر ہمارے پرکھوں کا ہے جنھوں نے
جدبنشیوں کا سنمان کر کے اتنا ڈھیٹھ کیا نہیں تو ایسا کیوں کہلا بھیجتے درجودھن یہ کٹھور بچن راجہ اگرسین کو
کہہ کر سبھا سے اُٹھ گیا ۔

	دوہا	
سودھی باتیں کُل جن کہوں سمجھت نانہہ		تب جیا نہو بلرام جی نسچے کر من مانہہ

ایسا بچن سنتے ہی بلداؤ جی ہنس کر اودھو آدک اپنے ساتھیوں سے بولے کہ دیکھو کوروں کو اپنے
راج کا اتنا ابھمان ہوا جو ہم لوگوں کو پانوں کی جوتی جان کر اپنے کو سر سمجھتے ہیں جبکہ شری کرشن بیکنٹھ ناتھ
برہما اور مہادیو آدک دیوتوں کے مالک ہو کر راجہ اگرسین کو ڈنڈوت کرتے ہیں تب اُن کے مہاراج ہونے
میں کیا سندیہہ ہے آج شری کرشن ترلوکی ناتھ کی دیا سے اندر آدک دیوتوں کو یہ سامرتھ نہیں ہے جو راجہ
اگرسین کو بری بات کہہ سکیں تنکو درجودھن نے میرے سامنے ایسی بات کہی تو میرا نام بلداؤ کہ ابھی شہر سمیت
اُن لوگوں کو جمنا جل میں ڈبو کر ناش کر ڈالوں نہیں آج سے اپنا نام بلرام نہ رکھوں ریوتی رمن نے یہ بات اپنے
ساتھیوں سے کہہ کر کرودھ میں بھرے ہوے بھیشم پتامہ اور دھرتراشٹر سے کہا کہ درجودھن اگیان کو یہاں
بلاؤ تو اپنی بات کا جواب ہم سے سُننے میں نے جانا کہ اب ناتے داری کی محبت چھوڑ کر لڑائی کرنا پڑے گی

جب بھیشم پتامہ کے بلا بھیجنے سے دُرجودھن پھر سبھا میں آ بیٹھا تب بلرام جی نے کہا کہ اے دُرجودھن گیانی اور اگیانی آدمی اس طرح پہچانا جاتا ہے کہ گیانی لوگ سب بات کا اخیر بچار کر وہ کام کرتے ہیں جس میں شرمندہ ہونا نہ پڑے اور اگیانی لوگ بے سمجھے کام کرکے پیچھے اپنے ونڈ کو پہونچتے ہیں۔

دوہا

گیانی جو کارج کرت سمجھ لیت من ماںہہ　　کارن بن سمجھے کرے تاہِ گیان کچھ ناںہہ

نیا گھوڑا جب تک سوار کے ہاتھ کا کوڑا نہیں کھاتا تب تک کبھی نہیں چلتا تم نے ابھمان بھری باتیں کہہ کر یہ بچار نہیں کیا۔ میں ایسی بات کہتا ہوں یہ سب باتیں تم کو کہنا اُچت نہ تھا کس واسطے کہ میں نے بات تم سے پریم اور پریت بھری ہوئی کہی تھی اُس کا جواب تم نے ایسا دیا جیسے کوئی سیوک کو بھی نہیں کہتا میں نہیں چاہتا تھا کہ میرے اور تمھارے لڑائی ہو پر تم نے دُربچن کہہ کر کرودھ دلایا اور بھلمنسی کا میرا کہنا تم کو اچھا نہ معلوم ہوا اس لیے تم اپنے کیے کا ڈنڈ پاکر شرمندہ ہو گئے تم نے یہ نہ سمجھا کہ اپنی تعریف اور دوسرے کی بُرائی کرنا اچھا نہیں ہوتا تجھے اپنی بیٹی کرشن جی کے بیٹے کو دینے سے شرم معلوم ہوتی ہے تو اُن بیکنٹھ ناتھ کی پدوی نہیں جانتا جن کے چرنوں کی دھور اندر آدک دیوتا اپنے سر پر چڑھانے سے اپنی بڑائی سمجھتے تھے۔

دوہا

جن کا دھیان دھریں سدا شو برنچ چت لائے　　چرن کمل سیوت رہیں شری کملا سُکھ پائے

اے دُرجودھن تو یہ بتلا کہ یہ پدوی تیرے کُل میں کس کو ملی ہے جو تو نے ابھمان بھری باتیں کہیں ایسا کہہ کر بلدیو جی نے کرودھ کر کے اپنا ہل زمین میں گاڑ دیا اور ہستناپور کو زمین سمیت ہل سے اُٹھا کر جیسے جمنا جل میں ڈبونا چاہا ویسے ایک کونا زمین کا اُٹھا ہوا دیکھ کر بھیشم پتامہ اور دھرتراشٹر اور برہمن اور رکھیشور آدک جو اُس سبھا میں بیٹھے تھے کھڑے ہو گئے اور ہاتھ جوڑ کر شری بلدیو جی سے بنتی کر کے بولے کہ اے دینا ناتھ آپ ایشور روپ دھرم کے بڑھانے والے ہو کر اپنا کرودھ چھما کیجئے اور دُرجودھن اگیانی ایک آدمی کے دُربچن کہنے پر ہستناپور کو ڈبو کر بنا اپرادھ کروڑوں جیوؤں کا پران نہ لیجئے آج سے ہم لوگ ہمیشہ مہاراجہ اگرسین کا حکم مانیں گے۔

دوہا

اُن سب نے بہہ بھانت سے بنتی کرے سنائے　　دیاونت بلرام جی دینھی رس لپسرائے

جب بلدیو جی نے بھیشم پتامہ آدک کے بنتی کرنے سے کرودھ اپنا چھما کر کے اپنا ہل جو ہستناپور اُٹھانے کے واسطے زمین میں دھنسایا تھا نکال لیا تب دُرجودھن نے بہت اچھا گہنا اور کپڑا سب کو پہنا کر اپنی بیٹی سمیت بلرام جی کے پاس لے آیا اور ہاتھ جوڑ کر بولا۔

چوپائی

تم ہو الکھ شیش اوتارا　　دھرت شیش دھرنی کو بھارا

وہاں سے لچھمنا کے گھر جا کر بیکنٹھ ناتھ کو اسنان کرتے دیکھا اسی طرح نارد من بہت محلوں میں گئے شری کرشن جی کی پریچھا لینے کے واسطے تو ان کو کہیں پوجا اور دھیان کرتے اور کہیں جگیہ اور ہوم کرتے اور کہیں استریوں کے ساتھ چوپر ساکر کھیلتے اور کسی جگہ تالاب آدک میں استریوں کے ساتھ نہاتے اور کہیں گھوڑے اور رتھ پر سوار اور کسی محل میں کتھا اور پران سنتے اور کہیں گئو براہمن کو دان دیتے اور کسی جگہ ہاتھیوں کی لڑائی دیکھتے اور کہیں روپیہ وغیرہ گنواتے اور کسی محل میں سنتان کے بیاہ کی چرچا کرتے اور کہیں بلرام جی کے پاس بیٹھے ہوئے ادھرمیوں کے مارنے کی صلاح کرتے اور کسی جگہ باؤلی اور تالاب کھودنے کے واسطے روپیہ دیتے اور کسی جگہ بدیوجی اور دیوکی جی کے پاس بیٹھے ہوئے بھوجن کرنے کے واسطے آگیا پوچھتے اور کہیں لڑکیوں کو سسرال کو بدا کرتے اور کسی محل میں بھاٹوں کے کبت سنتے اور کہیں شکار کھیلنے کے واسطے جاتے دیکھا ۔

چوپائی

کہوں نار کو کوتک دیکھیں	کہوں نار سوں کھیلت پیکھیں
کہوں نار سوں کرت ٹھٹھولی	بولت بدھ بھانت کی بولی
کہوں نارن میں کلہ کراویں	کہوں انمنی نار مناویں

دوہا

کہوں پتر کو بیاہ کے لائے بہو سمیت	تہاں کرت آنسو بہت لوگن کو دھن دیت
یا بدھ جب جب محل میں نارد پہونچے جائے	پر باست دیکھے تہاں ماھن پربھ جدرائے

چوپائی

نارد کے سنشے من ماہیں	شیام بنا کوؤ گرہ ناہیں

چوپائی

جس گھر جاؤں تہاں بہاری	ایسی پربھ لیلا بستاری

نارد جی نے یہ مہا شیام سندر کی دیکھتے ہی لجت ہو کر اپنے من میں کہا کہ دیکھو ترلوکی ناتھ پت سے میرا چت نہ ہو کر جو نامرت لیا اور میں نے اپنے اگیان سے اُن کی پریچھا لینے کی اچھا کی جس سے بڑا اپرادھ ہوا جب ایسا بچار کر نارد من جی ڈر سے کانپنے لگے تب شری کرشن جی انترجامی ہنس کر بولے کہ اے مُن ناتھ آج تمھارا کیا حال ہے جیسے یہ بات نارد جی نے سنی ویسے کرشن بھگوان کے چرنوں پر گر پڑے اور ہاتھ جوڑ بنے کیا کہ اے دنیا ناتھ میں اپنی اگیانتا سے آپ کی پریچھا لینا چاہتا تھا سو لجت ہو کر اس کا پھل پایا اب مجھ دین پر دیال ہو کر میرا اپرادھ چھما کیجئے ۔

چوپائی	میں تھرو بھٹکت جڈ ناتھا	گاؤں سدا نام گن گاتھا

سبت جگہ راجہ اندر کی طرح آپس میں بیٹھے ہوئے شیام سندر کا جس گاتے ہیں اور سب چھوٹے بڑوں کے دروازوں پر عنبر اور ارگجا جلنے کی خوشبو اُڑ رہی ہے اور دوار کا باسی اپنے اپنے گھر ہوم اور جگیہ آدک اچھا اچھا کرم کرکے اچھے اچھے پدارتھ بڑے پریم سے براہمنوں کو کھلا رہے ہیں جب نارُدمن یہ آنند دیکھتے ہوئے رُکمنی جی کے محل میں گئے تو وہاں ایسا رتن جٹت استھان دیکھا کہ جس کے سامنے آنکھ نہیں ٹھہر سکتی تھی اور اُس محل میں تاش کی دھوجا لگی ہوکر چھجوں پر کبوتر آدک پنچھیوں کا روپ ایسا بنا ہوا تھا جن کے پاس جنگلی پنچھی آکر بیٹھتے تھے اور ارگجا اور عنبر کے دھوئیں کو مور لوگ بادل سمجھ کر بڑی خوشی سے ناچتے تھے اور موتیوں کی جھالر دروازوں پر لٹکائی ہوکر پار جاتک پھولوں کی خوشبو چاروں طرف اُڑتی تھی ۔

چوپائی

سُندر بالک کھیلت ڈولیں	مدھر منوہر بانی بولیں
روپ دنت واسی من ہریں	نج سوامی کی سیوا کریں

دوہا

یہ شوبھا رکھ دیکھ کے بھول گئے سب گیان	واسی اور ٹھکرائین نہیں سکے پہچان

نارُدمن نے وہاں دیکھا کہ شری کرشن مہاراج جڑاؤ مکٹ پہنے پتامبر باندھے ریشمی اُپرنا اوڑھے گھونگھروالی زلفیں چھوڑے ماتھے پر کیسر کا تلک دیے جڑاؤ کنڈل کانوں میں ڈالے بنمالا اور بیجنتی مالا اور موتیوں کی مالا پہنے نٹوَر روپ بنائے اُتم سجیا پر بیٹھے ہوئے ہنستے ہیں اور ہزاروں داسیوں کے رہتے پر بھی رُکمنی جی آپ کھڑی ہوئی پنکھا ہانکتی ہیں جیسے ہی شری کرشن مہاراج نے نارُدمن کو آتے ہوئے دیکھا ویسے اُٹھ کر ڈنڈوت کرکے جڑاؤ سنگھاسن پر بیٹھالا اور اپنے ہاتھ سے چرن اُن کے دھوکر چرنودک لے کر بدھ کے ساتھ اُن کی پوجا کی اور ہاتھ جوڑ کر بولے کہ اے مُن ناتھ آپنے دیال ہوکر مجھ کو درشن دیا نہیں تو ہم سنساری لوگوں کو آپ کا درشن ملنا دُرلبھ ہے ہم کیا آپ کی سیوا کریں جس میں ہمارا بھلا ہوے

چوپائی

جا گھر چرن سادھ کے جاویں	وہ نرسکھ سمپت سب پاویں

یہ بچن سُن کر نارُدمن نے بنے کیا کہ اے آدپرش بھگوان میں آپ کا درشن کرنے آیا ہوں بنا آپ کی دیا اور کرپا کے سنساری لوگ بھو ساگر پار نہیں اُتر سکتے گنگا جی آپ کے چرنوں کا دھوون ہوکر سب جیوؤں کو سکھ دیتی ہیں میں کنگال براہمن کس گنتی میں ہوں جو آپ کی اُستت کر سکوں مجھ پر دیا کرکے ایسا بردان دیجئے جس میں آپ کا سمرن اور دھیان مجھ سے نہ چھوٹے ۔

چوپائی

میں سیوک تم سب کے راجا	موہنہ پہ نام کیو کہہ کا جا

جگ میں لیو منج اوتارا ۔ پاتے کرت لوک بیوہارا
ناتو تم چرنن کی رینا ۔ شیو برنج چاہیں دن رینا
میں اُن کی پدوی کہاں پاؤں ۔ داسن میں راک واس کہاؤں
تھرونام جیپے جن سوئی ۔ جاپر کرپا تمھاری ہوئی
یہ تمھرے سن میں جن آوے ۔ ناروہم سے پاؤں دھواوے
جیسے پترمات کو بھاوے ۔ دھووے گات نج کنٹھ لگاوے
یا ہی بدھ ہم پتر تمھارے ۔ کرپاونت تم تات ہمارے
جا پر کرپا تمھاری ہوئی ۔ اندھ کوپ سے نکرے سوئی

دوہا

بھگتن کے دکھ ہرن کو دھرن اُتارن بھار ۔ لینھو تم اوتار ہے ماکھن پربھ کرتار

جب اِس طرح اُستت کرکے نارُدمن وہاں سے بداہو کرست بھاما کے گھر گئے تو دیکھا کہ ادھوجی وہاں شری کرشن جی سے چوپڑ کھیل رہے ہیں۔

چوپائی

رکھ کو دیکھ اُٹھے گھنشیاما ۔ واہی بھانت کری پرناما
کہیو دھن ہیں بھاگ ہمارے ۔ جو تم سے رکھ راج پدھارے
کرپا کرو دُج راج گسائیں ۔ کچھک دوس بلبو یہ ٹھائیں

یہ بات سنتے ہی نارُدمن وہاں سے بھی شیام سُندر کو آشیرباد دے کر جاموتی کے گھر گئے شری کرشن جی کو بدن میں اُبٹن اور پھلیل لگواتے دیکھ کر بنا بھینٹ کیئے پھر آئے کس واسطے کہ شاستر میں تیل لگاتے وقت ڈنڈوت کرنا اور آشیرباد دینا منع ہے پھر نارد جی کالندی کے محل میں گئے وہاں شیام سندر کو پلنگ پر سوتے دیکھا جب کالندی نے ناردمن کو دیکھتے ہی شری کرشن جی کا چرن دباکر جگا دیا تب تربھون پت ڈنڈوت کر کے بولے کہ اے من ناتھ تیرتھ روپی سادھوؤں کے چرن آنے سے سنساری جیوؤں کا گھر پوتر ہوجاتا ہے آپنے دیا کر کے اپنے درشن سے مجھ کو کرتارتھ کیا جب نارُد جی وہاں سے آشیرباد دے کر متربندا کے گھر گئے تب کیا دیکھا کہ شری کرشن جی براہمنوں کو بھوجن کراتے ہیں نارُدمن کو دیکھتے ہی ہاتھ جوڑ کر بولے کہ اے دُج راج آپنے بڑی دیا کی جو اس وقت آئے آپ بھی بھوجن کر کے اپنی جوٹھن دیجیے تو اُسے کھاکر پوتر ہو جاؤں نارُدمن نے کہا کہ اے مہا پربھو آپ براہمنوں کو کھلائیے میں پھر آکر پرساد پاؤں گا یہ کہکر نارُدمن سیتا کے محل میں گئے تو کیا دیکھا کہ برندابن بہاری بھگت ہتکاری آنند پوربک بہار کر رہے ہیں یہ تماشا دیکھتے ہی وہاں سے اُلٹے پاؤں بھدرا کے محل میں آئے تو دوارکا ناتھ کو بھوجن کرتے پایا

وہاں سے لچھمنا کے گھر جا کر بیکنٹھ ناتھ کو اسنان کرتے دیکھا اسی طرح نارد مُن بہت محلوں میں گئے شری کرشن جی کی پرچھا لینے کے واسطے تو ان کو کہیں پوجا اور دھیان کرتے اور کہیں جگیہ اور ہوم کرتے اور کہیں استریوں کے ساتھ چوپڑ بساکر کھیلتے اور کسی جگہ تالاب آدک میں استریوں کے ساتھ نہاتے اور کہیں گھوڑے اور رتھ پر سوار اور کسی محل میں کتھا اور پُران سُنتے اور کہیں گئو براہمن کو دان دیتے اور کسی جگہ سادھوں کی لڑائی دیکھتے اور کہیں روپیہ وغیرہ گنواتے اور کسی محل میں سنتان کے بیاہ کی چرچا کرتے اور کہیں بلرام جی کے پاس بیٹھے ہوئے ادھرمیوں کے مارنے کی صلاح کرتے اور کسی جگہ باولی اور تالاب کھودنے کے واسطے روپیہ دیتے اور کسی جگہ بسدیو جی اور دیوکی جی کے پاس بیٹھے ہوئے بھوجن کرنے کے واسطے آگیا پوچھتے اور کہیں لڑکیوں کو سسرال کو بدا کرتے اور کسی محل میں بھاٹوں کے کبت سنتے اور کہیں شکار کھیلنے کے واسطے جاتے دیکھا ۔

چوپائی

کہوں نار کو کوتک دیکھیں	کہوں نار سوں کھیلت پیکھیں
کہوں نار سوں کرت ٹھٹھولی	بولت بدھ بھانت کی بولی
کہوں نارن میں کلہ کراویں	کہوں انمنی نار مناویں

دوہا

کہوں پتر کو بیاہ کے لائے بہو سمیت	تہاں کرت اُتسو بہت لوگن کو دھن دیت
یا بدھ جب جس محل میں نارد پہونچے جائے	پرباست دیکھے تہاں مادھو پربھ جدُرائے

چوپائی

نارد کے سنتے من ماہیں	شیام بنا کو دُوگرہ ناہیں

چوپائی

جس گھر جاؤں تہاں بہاری	ایسی پربھ لیلا بستاری

نارد جی نے یہ مہا شیام سندر کی دیکھتے ہی لجت ہو کر اپنے من میں کہا کہ دیکھو تربھون پت نے میرے چرن دھو کر چرنامرت لیا اور میں نے اپنے اگیان سے اُن کی پرچھا لینے کی اچھا کی جس سے بڑا اپرادھ ہوا جب ایسا بچار کر نارد مُن جی ڈر سے کانپنے لگے تب شری کرشن جی انترجامی ہنس کر بولے کہ اے مُن ناتھ آج تمہارا کیا حال ہے جیسے یہ بات نارد جی نے سُنی ویسے کرشن بھگوان کے چرنوں پر گر پڑے اور ہاتھ جوڑ بنتی کی کہ اے دینا ناتھ میں اپنی اگیانتا سے آپ کی پرچھا لینا چاہتا تھا سو لجت ہو کر اُس کا پھل پایا اب مجھ دین پر دیال ہو کر میرا اپرادھ چھما کیجئے ۔

چوپائی	میں تمہرو بھچھک جدُناتھا	گاؤں سدا نام گن گاتھا

تھری مایا سب جگ جائی — تہہ سوں میری مت بھرمائی
تمھرو نام جپے جو کوئی — پرم دھام پاوت ہے سوئی
کرپا کرو میرو بھرم ٹارو — بھو ساگر سے پار اُتارو

یہ اُستت سُن کر بیکنٹھ ناتھ بولے کہ اے مُن ناتھ کچھ سندیہہ اپنے مَن مین نہ لاکر میری مایا کو بہت بلوان سمجھو جب وہ مایا سب جگت کو موہ کر مجھے بھی نہیں چھوڑتی تو دوسرے کی کیا سامرتھ ہے جو سنسار میں پیدا ہو کر اُس کے بس نہو اے نارد مُن میرے بھید اور کاموں کو پہونچنا بہت کٹھن ہے اور کوئی جگہ مجھ سے خالی نہیں رہتی سب جیوؤں کو پیدا اور پالن کرنے والا اور چاروں برن اور آشرم کا دھرم رکھنے والا میں ہوں اور سگن اوتار لینا میرا کیول اس واسطے ہے کہ جس میں سنساری جیو مجھ کو اچھا کرتے دیکھ کر اسی طرح آپ بھی اچھا کرم کیا کریں اور تم میرے بھید اور کاموں کی پہچان لے کر ہر بھجن کیا کرو۔

دوہا

کہ کارن بھرم میں پڑیو کروا پنو کاج — لوگن کے پاتک ہرو درشن سے مہراج

یہ سُنتے ہی نارد مُن کرشن بھگوان سے اپنا اپرادھ چھما کرا کے بولے کہ اے مہاپربھو آپ دیال ہو کر ایسا بردان مجھے دیجئے جس میں آپ کے چرنوں کی بھکت ہمیشہ بنی رہے کہ سنساری مایا میرے اوپر نہ بیاپے جب بیکنٹھ ناتھ نے نارد مُن کو اچھا پوربک بردان دے کر بدا کیا تب وہ ڈنڈوت کر کے بین بجاتے ہرگُن گاتے ہوئے ست بھاما کے پاس جا کر بولے کہ اے پرتھوی کا اوتار شری کرشن مہاراج رُکمنی کو تم سے زیادہ پیار کرتے ہیں اس لیئے شیام سندر کو مجھے دان دے کر مول لے لو تو وہ تمھارے آدھین رہیں گے یہ بات سنتے ہی ست بھاما نے پران ناتھ سے اگیا لے کر اُن کو پار جاتک سمیت نارد مُن کو سنکلپ کر دیا جب نارد مُن شیام سندر کو اپنے ساتھ لے چلے تب ست بھاما اُن کے برابر سونا دینے لگی نارد جی نے سونے کے بدلے تلسی دل لے کر شیام سندر کو پھیر دیا اور آپ آنند سے برہم لوک کو چلے گئے اور شری کرشن چند آنند کند اُس دن سے ست بھاما سے بڑی پریت کرنے لگے۔

چوپائی

شری بھگوان مہا سکھ کاری — رہیں سدا جیسے گرہ چاری
سکل پُتر دارا سب ٹھائیں — اور کٹمب کہاں لگ گائیں
اچھا کر سب کو دُکھ ہریں — اچھا اُن کی پوری کریں
کرشن ناریاں مَن میں جانیں — سوسوں بہت پریت ہر ماتیں
یہ لیلا آد بھگت سکھدائی — جو جن کہے سُنے چت لائی

دوہا

لہے مہا سکھ سمپدا دُکھ پاوے کچھ نانہہ — نرمل جس پر گٹے سدا رہے نشش جگ مانہہ

ادھیائے ۷۰

کتھا شری کرشن جی کی کہ کس وقت کون کام کرتے تھے

شکدیو جی بولے کہ اے راجہ پریچھت شری کرشن جی مہاراج سنساری جیوں کو راہ دکھلانے کے واسطے جس وقت جو کام کرتے تھے اُس کا حال کہتا ہوں سُنو کہ جب دو گھڑی رات رہے پنچھی بولنے لگتے تھے اُس وقت بسدیو نندن سب محلوں سے اُٹھ کر دسا پھرنے اور داتون کرنے اور اسنان کرنے کے پیچھے سنساری لوگوں کی طرح اپنی آتما کا دھیان کرتے تھے۔

دوہا

جبے اُٹھیں ہر سیج تے ہونہہ نکل سب نار	پیچھن دوش بچار کے دنہیہ سبے مل گار

جب سورج نکلنے کے پیچھے بسدیو نندن سب محلوں میں جا کر جڑاؤ چوکی پر بیٹھتے تھے اور اُن کے بدن میں سب استریاں پھلیل اور اُبٹن ملکر گرم پانی سے نہلاتی تھیں تب وہ تلسی چورا کے پاس بیٹھ کر سندھیا اور ترپن کرکے گایتری جپتے تھے جب چار گھڑی دن چڑھتا تھا تب ہر روز ایک ایک محل میں چودہ چودہ گئو دودھ دینے والی براہمنوں کو بدھ پوربک دان دے کر اور اُن کا آشیرباد لے کر بھوجن کرتے تھے۔

دوہا

کھان پان بھوگن بس بید ہو سگندھ منگائے	پہلے بپرن ارپ کے آپ لیت جدرائے
جدپ شری بھگوان کو کرم سگے کچھ ناہنہ	تدپ کرم کیو جہین جنم لیو جگ ماہنہ

جب شیام سندر بہت روپوں سے ایک روپ ہو کر اچھا اچھا گہنا اور کپڑا پہن کر دروازے پر آتے اور بندی گنوں سے اُستت سن کر اُن کو سنمان پوربک بدا کرتے تھے تب دارک رتھوان دروازے پر جڑاؤ رتھ لے جا کر کھڑا کر دیتا تھا۔

دوہا

ودن پاسے ہر کھین سے بتے جھکاویں ماتھ	کر پا درشٹ تن پر کریں تاکھن پربھو چڑھنا تھ

جب دوارکا ناتھ اُس رتھ پر بیٹھ کر ادھو سمیت گھومتے جاتے تھے تب ساتکی جادو پیچھے بیٹھ کر پنکھا اور چنور موہنی روپ پر ہلاتا تھا جب شیام سندر کا رتھ دھیرے دھیرے راجسی ٹھیوں سے چلتا تھا تب انکی استریاں اپنے اپنے محل کی کھڑکیوں سے اُن کی چھب دیکھ کر اپنے اپنے بھاگ کی بڑائی کرتی تھیں جب تھوڑی دیر کے پیچھے شری کرشن چندر آنند کند سُدھرما سبھا میں آتے تھے اُس وقت سب جدونشی کھڑے ہو کر آدر پوربک اُن کو رتن سنگھاسن پر بیٹھاتے تھے کچھ دیر کیشو مورت راجہ اُگرسین کے پاس بیٹھ کر کتھا اور پران سنتے تھے اور

بھاگتی آدک کا تماشا دیکھ کر خوش ہوتے تھے اور کرشن بھگوان کی کرپا سے دُوار کاپُری میں کوئی روگ اور کال کسی کو نہیں ہوتا تھا اس سے سب چھوٹے اور بڑے بہت خوش رہتے تھے جب شری کرشن مہاراج سُدھرما سبھا سے اُٹھ کر بہت روپ دھارن کر کے سب محلوں میں جاتے تھے تب چھپّیس پرکار کے بنجن بھوجن کرتے تھے اور اُس میں سے اچھے اچھے پدارتھ اودھو اور اکرور آدک ہر بھکتوں کو بھی ملتے تھے اتنی کتھا سُنا کر شکدیوجی بولے کہ اے راجہ پرچھت دیکھو شیام سندر ترکھون پت گرہستھ آشرم ہونے پر بھی پرنت پُورن سنساری جیووں کو راہ دکھلانے کے واسطے یہ سب کام کرتے تھے ایک دن بیکنٹھ ناتھ سُدھرما سبھا میں رتن سنگھاسن پر بیٹھے ہوئے جدبنشیوں کے ساتھ باتیں کر رہے تھے اُس وقت ایک براہمن دوارکا پُری میں آیا اور ڈیوڑھی دانوں سے کہا کہ تم جا کر شری کرشن مہاراج سے کہو کہ ایک براہمن تمہارے درشن کی اِچھا سے دروازے پر کھڑا ہے حکم ہو تو بھیتر آ کر اپنا منورتھ پُورا کرے جیسے دوار کا ناتھ نے یہ سندیسہ دوار پالک سے سُن کر اُس براہمن کو بُلا بھیجا اور وہ براہمن اُن کے سامنے گیا ویسے ترکھون پت نے نیچے اُتر کر اُس براہمن کو ڈنڈوت کی اور اپنے پاس سنگھاسن پر بیٹھا کر کومل بچن سے پوچھا کہ مہاراج آپ کہاں سے کس واسطے یہاں آئے ہیں یہ مدھر بچن سنتے ہی وہ براہمن ہاتھ جوڑ کر بولا کہ اے مہا پربھو راجہ جراسندھ جو اپنے بل اور پرتاپ کا گھمنڈ رکھتا ہے دگبجے کے واسطے نکلا تھا جن راجوں نے اُس کا حکم مانا اُن کا دیش اُس نے چھوڑ دیا اور جو راجہ اپنے ابھمان سے اُس کے پاس نہیں آئے اُن کو لڑائی میں جیت کر اپنے یہاں قید کیا ہے بیس ہزار آٹھ سو راجہ جو اُس کے یہاں قید ہیں اُن کا سندیسا لے کر آیا ہوں شیام سندر بولے کہ کہو تب اُس براہمن نے کہا کہ مہاراج اُن سب راجوں نے ڈنڈوت کر کے یہ بنے کیا ہے کہ اے بیکنٹھ ناتھ ہمیشہ سے آپ کا یہ پرن ہے کہ جب جب دیت اور ادھرمی راجہ ہر بھکتوں کو دُکھ دیتے ہیں تب تب آپ سگن اوتار سے ادھرمیوں کو مار کر اپنے بھکتوں کی رچھا کرتے ہیں جس طرح آپ نے ہرنیہ کشپ کو مار کر پرہلاد کا پران بچایا اور گراہ سے گجیندر کو چھڑایا اُسی طرح ہم لوگوں کو بھی بہت دُکھی اور دین جان کر ہمارا دُکھ چھڑا لیجے جیسے کرم روپی پھانسی میں سب سنسار بندھا رہ کر خراب ہوتا ہے ویسے جراسندھ کی قید میں ہم لوگ پھنس کر بڑا دُکھ پاتے ہیں اِس لیے دن رات آپ کے درشنوں کی اِچھا بنی رہتی ہے -

چوپائی

دُشٹ دلن ہے نام تمہارو	تم ہی سب کو کشٹ نوارو
ہم پر پڑیو مہا دُکھ بھاری	بیگ آئے سُدھ لیو ہماری
جیسے کرپا جنن پر کرو	جیسے کشٹ ہمارو ہرو

دوہا	
رین دوس ہیں بند میں پڑے نہیں کچھ چین	ہم کو آئے چھڑا لیے ناتھن پُربھ سکھ دین

اے مہاپربھو راجہ جراسندھ اگیان اپنے راج کے گھمنڈ میں ایسا متوالا اور اندھا ہو رہا ہے کہ سترہ مرتبہ آپ کے سامنے سے بھاگنے پر بھی کچھ شرمندہ نہیں ہے اور آپ ایک مرتبہ جو اُس کا منورتھ پورا کرنے کے واسطے بھاگے تھے اس سے وہ بڑا اہنکار کر کے اپنے برابر کسی کو نہیں سمجھتا ہے آپ نے پرتھوی کا بوجھ اُتارنے کے واسطے اوتار لیا ہے اس لیے اُس کا گھمنڈ توڑ کر ہم لوگوں کا دُکھ چھڑانا چاہیئے کیونکہ ہم لوگ سوائے آپ کے دوسرے کا بھروسہ نہیں رکھتے۔

دوہا

تمہ کارن ہم سبن کی ہے تم ہی کو لاج	تم بن کو رچھا کرے ناتھن پربھ جدراج

چوپائی

ہم جو مہا اوسم اگیانی	دھرم کرم کی بات نہ جانی
دیا سندھ ہے نام تمھارو	ہم دینن کی اور نہارو
جب لون تمھری کرپا ہوئی	تب لون گیان نہ پاوت کوئی
بشے بھوگ لوگن ات بھاشے	تھیں چھوڑ اُن سے من لاوے
سنکٹ آن پڑے جہہ کالا	تمھرو نام جپے نند لالا
جب تن میں کچھ بتھا جناوے	تات مات کی سُدھ تب آوے
تاہی بدھ ہم تم کو جانیں	سب کے تات مات پہچانیں
دین بندھ بنتی سُن لیجئے	جیو دان دینن کو دیجے

دوہا

جدپ سُندر بدن کو درشن پایو ناہنہ	تدپ چرن سروج کو دھیان دھرت من ماہنہ

یہ دین بچن سنتے ہی دیناناتھ نے دیا کر کے اُس براہمن سے کہا کہ تم دھیرج دھرو میں سب راجوں کا دُکھ چھڑاؤں گا۔

چوپائی

دھیرج بن کارج نہیں ہوئی	یہ نسچے جانو سب کوئی

یہ بات سنتے ہی وہ براہمن شری کرشن مہاراج کو خوش ہو کر آشیرباد دینے لگا اُسی وقت نارد مُن بین بجاتے ہر گُن گاتے دُوارکا میں پہونچے تب شیام سندر نے ڈنڈوت کر کے اُن کو بڑے آدر بھاؤ سے اپنے پلنگ پر بیٹھا کر پوچھا کہ اے مُن ناتھ کوئی نئی بات ہو تو سنائیے اور راجہ جدھشٹھر آدک پانڈو ہمارے بھائیوں کا کچھ حال معلوم ہو تو کہئیے اور ان دنوں وہ لوگ کیا کرتے ہیں بہت دنوں بیتے ہم نے اُن کا حال نہیں پایا یہ بات سُن کر نارد مُن بولے کہ اے مہاپربھو انترجامی آپ سب جگت کا حال جان کر دیا کی راہ سے مجھ سے پوچھتے ہیں تو

سنئیے میں ابھی پانڈوں کے پاس سے چلا آتا ہوں راجہ جدھشٹر آدک پانچوں بھائی رات دن آپ کی یاد اور دھیان میں رہ کر ان دنوں راجسوی جگیہ کرنے کی اچھا رکھتے ہیں لیکن اس کا پورا ہونا آپ کے آدھین سمجھ کر آٹھوں پہر ان کو یہ ابھلاکھا بنی رہتی ہے کہ دوارکا ناتھ دیال ہو کر آدیں تو ہمارا منورتھ پورا ہو -

دوہا

یاتے بلمب نہ کیجئے اہیں پہونچو جاے | بھگتن کو کارج کرو ماکھن پربھ جدرائے

اسی وقت راجہ جدھشٹر کی چٹھی نیوتے کی اس مضمون کی شیام سندر کے پاس پہونچی کہ اے مہا پربھو برہمنو نے مجھ سے راجسوی جگیہ کا سنکلپ تو کرادیا لیکن بنا آئے آپ کے میرا منورتھ پورا نہیں ہو سکتا میری لاج آپکے ہاتھ ہے جب شیام سندر نے پانڈوں کا سندیسا نارد من سے سن کر ان کی چٹھی پڑھی تب جدبنشیوں سے جو وہاں بیٹھے تھے پوچھا کہ سنو بھائیو جراسندھ کے قیدی راجوں نے اپنے چھڑانے کا سندیسا میرے پاس بھیجا ہے اور نارد جی پانڈوں کے پاس جانے کو کہتے ہیں ان دو باتوں میں کیا کرنا چاہئیے اس میں ایک جدبنشی بولا کہ اے مہاراج پہلے راجوں کی بندی چھڑانا اچت ہے دوسرے نے کہا کہ پہلے پانڈوں کے مکان پر جاکر ان کا جگیہ پورا کرادینا چاہئیے یہ سن کر لبدیونندن نے اودھو جی سے کہا -

چوپائی

اودھو تم ہو سکھا ہمارے | من آنکھن سے نہیں نیارے
دوؤ اور کی بھاری بھیر | پہلے کہاں چلیں کہو بیر
اُت راجہ سنکٹ ہیں بھاری | دکھ پاوت ہیں آس ہماری
اِت پانڈو رچ جگیہ رچایو | ایسے ہی پربھ بچن سنایو

یہ بات سنتے ہی اودھو نے شیام سندر سے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ اے مہا پربھو میرا بڑا بھاگ ہے کہ آپ انترجامی ہو کر دیا کی راہ سے مجھ سے پوچھتے ہیں نہیں تو آپ کیا نہیں جانتے -

ادھیائے اکہتر

جانا شری کرشن جی کا پانڈوں کے مکان پر

شکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ پریکچھت اودھو بھگت تینوں کال کے جاننے والے بولے کر لے دنیا ناتھ میرے نزدیک پانڈوں کے پاس چلکر ان کو دھیرج دینا چاہئیے پھر وہاں سے بھیم سین اور ارجن کو ساتھ لیکر جراسندھ کے مارنے کے واسطے جانا چاہئیے کس واسطے کہ جراسندھ دس ہزار ہاتھی کا زور رکھتا ہے اس سے اپنے برابر کسی کو نہیں سمجھتا بھیم سین جراسندھ کے ساتھ کشتی لڑ کر آپ کی کرپا سے اس کو مار ڈالے گا

میری مجھ سے جراسندھ کی موت بھیم سین کے ہاتھ ہے ۔

دوہا

جراسندھ کو مار کے راجن لیو چھڑائے ۔ پانڈستن کی جگیہ کو وجو نہیں اُپائے

اے بیکنٹھ ناتھ جب قیدی راجوں کے لڑکے رو کر اپنے باپ کو یاد کرتے ہیں تب اُن کی ماتا اُن کو دھیرج دے کر یہ کہتی ہیں کہ تم مت روؤ شری کرشن جی آدپرش بھگوان نے پرتھوی کا بوجھ اُتارنے کے واسطے اوتار لیا ہے جس طرح اُنھوں نے شری رام اوتار لے کر شری جانکی ماتا کو راون ادھرمی کے یہاں سے چھڑایا تھا اُسی طرح جراسندھ پاپی کو مار کر تمھارے باپ کو بھی چھڑا دیں گے یہ وہی بیکنٹھ ناتھ ہیں جنھوں نے گجیندر ہاتھی کو گراہ سے بچایا تھا اور شنکھ چوڑ دیت سے گوپیوں کو چھڑا لیا تھا ۔

چوپائی

کنس بھوپ اُن ہیں پُن ماریو ۔ تات مات کو کشٹ نواریو
دے پربھو ہیں سب کے سکھ کاری ۔ اُنھیں کو ہے لاج ہماری

دوہا

کشٹ سکل سنسار کو دور کرت چھن مانہہ ۔ تنھیں تمھارے دکھ ہرت بار لاگے ہے نانہہ

چوپائی

جو تم کو ایسی بدھ دھیاویں ۔ رین دوس تھر وگن گاویں
تن پر کرپا بیگ پربھو کیجے ۔ تہاں جائے اُن کی سُدھ لیجے

دوہا

رچھپال سب جگت کے تم ہی ہو گوپال ۔ میں بھی تمھری شرن ہوں ماکھن پربھو نند لال

اے دین دیال اُن سب راجوں کو جراسندھ کی قید سے چھڑانا چاہیئے لیکن راجہ یدھشٹھر نے کیول آپ کے بھروسہ پر راجسوی جگیہ کرنے کی اِچھا کی ہے نہیں تو وہ پہلے اپنے پراکرم سے سب راجوں کو اپنے آدھین کر لیتے تب ایسی کٹھن جگیہ کا سنکلپ کرتے ۔

چوپائی

تدپ اُن پر کرپا تمھاری ۔ وے ہیں پرم بھگت ہتکاری
تہہ کارن نشچے سن آئے ۔ کارج کٹھن سہج کر جائے

دوہا

یا تے بیگ سدھار کے کیجے اُن کو کاج ۔ تم ہی کو سب لاج ہے ماکھن پربھو برجراج

جب تک جراسندھ مارا نہ جاوے یا ہار نہ مانے تب تک راجسوی جگیہ نہیں ہو سکتی اِس کے

مارے جانے میں دو کام سمجھیے ایک تو راجہ جدھشٹھر کی جگیہ اچھی طرح پوری ہو گی دوسرے بیس ہزار آٹھ سو راجہ قید سے چھوٹ کر آپ کی کرپا سے سکھ پاویں گے یہ دونوں کام ہو جانے سے آپ کا نام سنسار میں بنا رہے گا اور راجسوی جگیہ میں سب کام سوائے راجوں کے دوسرا نہیں کر سکتا وہی راجہ لوگ چھوٹ کر بڑے پریم سے جگیہ کا کام کریں گے اتنے راجہ اکٹھا دوسری جگہ ملنا بہت کٹھن ہے اور کوئی آدمی جو لڑ کر وسودشا کے راجوں کو جیت آوے تو بھی اتنے راجہ لوگ اکٹھا نہیں ہو سکتے اس لیئے پہلے اندرپرستھ میں چلیے اور پانڈوں سے بھینٹ کر کے جیسا جانیے ویسا کیجیے جراسندھ گئو اور براہمن کا بھکت اور ایسا داتا ہے کہ کوئی اُس کے دروازے پر سے خالی نہیں پھرتا اور جو بات کہتا ہے اُس کو چھوڑتا نہیں

	چوپائی	
پاکارن تم بیگ سدھارو		شبھ کارج میں ملمب نہ ڈارو

	دوہا	
جراسندھ یہ جان ہے اپنے من میں بھاے		پانڈو سُت کے کاج کو آے شری جدرلے

جب یہ صلاح اودھو جی کی سُن کر شیام سندر اور نارد جی اور جدبنسیوں نے پسند کی تب شری کرشن جی نے نارد مُن سے کہا کہ مہاراج تم ہماری طرف سے جا کر پانڈوں سے کہدینا کہ ہم جلدی تمھارے یہاں آتے ہیں اور اُس براہمن کو بدا کرتے وقت کہا کہ تم سب راجوں سے جا کر کہدو کہ وہ لوگ دھیرج دھریں ہم جلدی وہاں پہونچکر سب کو قید سے چھڑالیں گے ۔

	دوہا	
ایسے امرت بین سُن من میں بھیو ہلاس		اُٹھ نے تب ہی چلیو نج راجن کے پاس

جب اُس براہمن نے سب راجوں کے پاس شری کرشن مہاراج کا سندیسا کہدیا تب وہ خوش ہو کر ہر چرنوں کا دھیان کرنے لگے اور نارد جی نے اندرپرستھ میں جا کر شری کرشن مہاراج کا سندیسا راجہ جدھشٹھر سے کہا اور یہاں شری کرشن مہاراج نے راجہ اُگرسین کے پاس جا کر پانڈوں کے یہاں جانے کی اُن سے آگیا لی اور دوارکا کی رچھّا کے لیے بلرام جی کو وہاں چھوڑ دیا اور آپ سب شور بیر جدبنسی اور فوج ساتھ لیکر اندرپرستھ کو چلے پہلے آٹھوں پٹ رانیوں کو اچھی اچھی نالکی اور چھپال پر بٹھا کر اور کئی ہزار ہاتھی جڑاؤ ہودے اور عماری کسے ہوئے ساتھ لے لیئے اور آپ دوارکا ناتھ جڑاؤ رتھ پر جس میں بہت اچھے گھوڑے جتے ہوئے تھے بیٹھ کر چلے اے راجہ پریچھت اُس وقت کئی ہزار گھوڑے جڑاؤ ساز پہنے اور بہت سنگھاسن اور جڑاؤ رتھ کوتل اُن کے ساتھ چلے جاتے تھے اُن کی شوبھا کہاں تک برنن کروں راہ میں جہاں وہ ٹکتے تھے وہاں بہت اچھا بازار اُس کے ساتھ لگ جاتا تھا اور اُس دیش کے راجہ اور پرجا موہنی صورت کا درشن ملنے سے اپنی اپنی آنکھوں کا پھل پاتے تھے جب وہ لوگ بہت طرح کا مال شری کرشن مہاراج کو بھینٹ

دیتے تھے تب شیام سندر اُن لوگوں کو سنماں پوربک بداکرتے تھے جبکہ اسی طرح شیام سندر سب چھوٹوں اور بڑوں کو سُکھ دیتے ہوے بندر اور سورت کی راہ سے تیسرے دن راجہ جُدھشٹھر کے سوانے میں ہپونچے تب کسی نے جاکر راجہ جُدھشٹھر سے کہا کہ مہاراج کوئی فوج لے کر تمھارے اوپر چڑھ آیا ہے یہ بات سنتے ہی راجہ جُدھشٹھر نے نکل اور سہدیو اپنے بھائیوں کو حال لانے کے واسطے بھیجا جب نکل اور سہدیو کو شری کرشن جی کے آنے کا حال معلوم ہوا اور اُنھوں نے بڑی خوشی سے پھر کر یہ حال راجہ جُدھشٹھر سے کہا تب وہ بڑی خوشی سے ارجن اور بھیم سین آدک اپنے چاروں بھائی اور بید پاٹھی براہمن اور رکھیشور اور بہت اسباب بھینٹ دینے کے واسطے ساتھ لے کر پیشوائی کو گئے۔

چوپائی

شری مُکھ دیکھ مہا سکھ پایو ہر درشن کی سیتلتائی	تہ سکھ سے سب دُکھ بسرایو تاسوں من کی تپن بجھائی

دوہا

روم روم ہرکھت بھئے کہے جُدھشٹھر راج	سپھل بھیو سنسار میں جنم ہمارو آج

جیسے راجہ جُدھشٹھر نے پاس ہپونچکر شری کرشن جی کے چرنوں پر گرنا چاہا ویسے دوارکا ناتھ نے اُن کو اپنے گلے لگایا اور شیام سندر راجہ جُدھشٹھر کو بڑا جانکر اُن کے چرنوں پر آپ گر پڑے ایسی کرپا تربھون پت کی دیکھتے ہی راجہ جُدھشٹھر بڑے پریم سے موہن پیارے کو گود میں اُٹھاکر پیار کرنے لگے اور بڑی خوشی سے بدھ پوربک اُن کی پوجا کی۔

دوہا

روپ انوپم دیکھ کے مُدت بھئے من مانہہ	نین سُکھ لاگے نہیں تن کی سُدھ کچھ نانہہ

اور بسد یونندن نے بھیم سین اور ارجن سے گلے ملکر اُن کو سُکھ دیا اور نکل اور سہدیو جو شری کرشن جی کے چرنوں پر گرے تھے اُن کو اُٹھاکر چھاتی سے لگا لیا۔

چوپائی

پُن پتنن کو ماتھ نوایو	کُشل پوچھ کر ہرکھ بڑھایو

اور دوسرے چھتری آدک جو راجہ جُدھشٹھر کے ساتھ ہستناپور سے شری کرشن جی کے دیکھنے کو آئے تھے اُن سب کا بھی آدر سنمان جتھا جوگ کیا جبکہ راجہ جُدھشٹھر پتیامبر بچھاتے اور چندن اور گلاب چھڑکاتے اور سونے اور چاندی کے پھول لٹاتے اور بہت طرح کے باجے بجاتے ہوے بڑی خوشی سے شیام سندر کو شہر میں لائے تب سب استری اور پُرش وہاں کے رہنے والے اپنے دروازوں اور کھڑکیوں اور اور کوٹھوں پر بیٹھے ہوے شیام سندر کے درشن کی ابھلاکھا رکھتے تھے اُنھوں نے موہنی مورت کی چھب

دیکھ کر اپنی اپنی آنکھوں کا پھل پایا اور خوشبودار پھول اور رتن آدک دوارکا ناتھ پر نچھاور کر کے ایک استری دوسری استری سے کہنے لگی کہ دیکھو بڑا بھاگ شیام سندر کی استریوں کا ہے جو رات دن اُن کے ساتھ بھوگ اور بلاس کر کے اپنا جنم سوارتھ کرتی ہیں اور براہمنوں نے جنیو کے ساتھ آشیرباد دے کر دوسرے نگر باسیوں نے اپنے مقدور کے موافق رتن آدک اُن کو بھینٹ دیا اور بسدیو نندن نے جیسا جوگ سب کا سنمان کیا جب تربھون پت سب چھوٹے اور بڑوں کو آنند دیتے ہوئے راجہ جدھشٹر کے رتن جٹت محل میں گئے تب کنتی پریم سے اُن کو دیکھنے دوڑی اور موہنی مورت کا چندر مکھ دیکھتے ہی خوش ہو گئی تب شیام سندر نے اپنا سر کنتی کے چرنوں پر رکھ کر ڈنڈوت کی تب کنتی نے اُن کا سر اُٹھا کر چھاتی سے لگا لیا اور اُن کو گود میں بیٹھا کر پریم کے آنسو بہانے لگی تب دروپدی نے آکر دوارکا ناتھ کے چرنوں پر سر رکھ کر تب شیام سندر نے اپنا ہاتھ اُس کے سر پر رکھ کر اُس کو اور سبھدرا اپنی بہن کو اسیش دی جب رکمنی آدک آٹھوں پٹ رانیوں نے کنتی کے چرنوں پر اپنا سر رکھ دیا تب کنتی ماتا نے اُن کو بڑی پریت سے چھاتی سے لگا کر اپنے پاس بیٹھالا۔

چوپائی

بڑی دیر لون بھینٹ رہے — بہت نیر نیتن سے بہے
بار مبار دھریں جگدیشا — کنتی کے چرنن پر سیسا
وہ اُٹھائے کے کنٹھ لگائے — روم روم بھئہ آنند پاوے
دروں کرپا چارج کی ناری — پُرم پنت مہا سکماری
ہر جو تنھیں نوایو سیسا — ہوئے پرسن اُن دئی اسیشا

جب سب کوئی شیام سُندر اور رکمنی آدک سے بھینٹ کر چکے تب کنتی نے دروپدی اور سبھدرا سے کہا کہ تم لوگ آؤ رستہ ہر روز آٹھوں رانیوں کا ششٹاچار کیا کرو راجہ جدھشٹر آدک پانچوں بھائی جو بھیتر سے شری کرشن جی کی بھگت رکھتے تھے بڑے پریم سے اُن کا سنمان کرنے لگے اور اُن پانچوں میں سے ارجن بڑی پریت اور مترتا شری کرشن جی سے رکھ کر ہمیشہ اُن کے ساتھ ایک رتھ پر سوار ہو کر شکار کھیلنے جایا کرتے تھے۔ اے راجہ پرچھت اندر پرستھ میں شری کرشن جی کے آنے سے ایسا سکھ اور آنند وہاں کے لوگوں کو ہوا جس کا حال مجھ سے برنن نہیں ہو سکتا جس طرح چندرما کی روشنی راجہ اور پرجا دونوں کے گھر میں برابر رہتی ہے اسی طرح اندر پرستھ میں شری کرشن مہاراج کی کرپا سے سب چھوٹے بڑوں کے گھر ہر روز نئے نئے سُکھ اور آنند ہونے لگے۔

دوہا

یا بدھ پریم ہلاس سے کینھو تہاں نواس — پاندوسُتن کے کاج کو ماکھن پربھ سُکھ راس

ادھیائے بہتر

جانا شری کرشن جی کا واسطے مارنے جراسندھ کے

شکدیوجی بولے کہ اے راجہ پرکھشت جب اسی طرح کئی مہینے شیام سندر کو وہاں بیت گئے اور کچھ چرچا جگیہ کی ہوئی تب ایک دن راجہ جدھشٹھر نے اپنی سبھا میں جہاں بہت سے چھتری اور براہمن اور رکھیشور لوگ بیٹھے تھے اُٹھ کر شیام سندر کے سامنے کھڑے ہو کر ہاتھ جوڑ کر بنے پور بک اُن سے کہا کہ اے تربھون پت برھما اور مہادیو آدک سب دیوتوں کے مالک آپ کے چرنوں کا درشن بڑے بڑے جوگی اور رکھیشوروں کو بھی جلدی دھیان میں نہیں ملتا آپ نے مجھ کو اپنا داس جانکر گھر بیٹھے درشن دیا۔

چوپائی

تم ایسی پربھو لیلا کرو	کاہو سے نہیں جا لو پرو
مایا میں بھولا سنسار	تم سے کرت لوک بیوہار
جو تم کو سمرت جگدیش	اُس کو جانو اپنا ایش

اے دنیا ناتھ آپ کی دیا سے جگت میں سب اچھا میری پوری ہوئی لیکن میں ایک اور بھلا کھا رکھتا ہوں اگیا ہو تو بنے کروں شری کرشن جی مہاراج بولے کہ اے راجہ جو تم کو اچھا ہو وہ کہو پوری ہوجائے گی یہ بات سنتے ہی راجہ جدھشٹھر خوش ہو کر بولے کہ اے مہاراج میں راجسوی جگیہ کرنے کی اچھا رکھتا ہوں اور سب رکھیشوروں اور منیشوروں کو بھی اِس میں خوشی ہے لیکن بنا کرپا آپ کی یہ کٹھن جگیہ پوری نہیں ہو سکتی جس طرح آپ نے کئی مرتبہ بڑی بپت میں میری خبر لے کر میرا منورتھ پورا کیا ہے اُسی طرح اب بھی دیا سے یہ جگیہ اچھی طرح پوری کرا دیجیے کہ اُس کا پھل آپ کو ارپن کرکے بھو ساگر پار اُتر جاؤں کیونکہ واسطے کہ سنسار میں ہم پانچوں بھائی آپ کے داس کہلاتے ہیں اس سے سنساری لوگ ایسا کہیں گے کہ شری کرشن مہاراج کی دیا اور کرپا سے پانڈوؤں نے راجسوی جگیہ کی تھی اور یہ بھی آپ کے چرنوں کا پرتاپ ہے جو ایسی اچھا مجھ کو ہوئی میں اس بات کا بشواس رکھتا ہوں کہ جو آپ کی شرن میں آیا اُس کا کوئی منورتھ پورا ہونے سے باقی نہیں رہا۔

چوپائی

جادھو منتر دیو جدھ راجا	آئیس مان کروں سو ئی کاجا

دوہا

تم ہی سب کا جن بھلے ہم کو ہوت سہائے	اور ہمارے کون ہے ماکھن پربھو جدرائے

ایسے ادھین بچن سُن کر لچھمی پت نے ہنس کر کہا کہ اے راجہ تمھارا کہنا میں نے مان لیا یہ بات اچھی ہے سب دیوتا اور پتر اور رکھیشور اور من لوگ تم سے جگیہ کرانے کی اچھا رکھتے ہیں جس میں اپنا اپنا حصہ پاویں جب تم نے اپنے پریم سے مجھ کو بس میں کر لیا تب مجھ کو راجسوی جگیہ یا اُس سے بھی کوئی بڑا کام کر لینا کون مشکل ہے جس کے بس میں ہوں اُس کی کوئی اچھا باقی نہیں رہتی ارجن آدک تمھارے چاروں بھائی ایسے زبردست ہیں کہ جن سے کوئی دوسرا راجہ لڑائی نہیں کر سکتا اور لوکپالوں کو بھی ایسی سامرتھ نہیں جو میرے سامنے اُن سے لڑ سکیں تم اپنے بھائیوں کو حکم دو کہ چاروں دشا میں جا کر اور سب راجوں کو جیت کر بہت سا روپیہ لا دیں تب تم خوشی سے جگیہ کرو یہ بات سُن کر راجہ جدھشٹھر نے بہت سی فوج ساتھ دے کر ارجن کو اُتر طرف اور بھیم سین کو پورب طرف اور سہدیو کو دکھن طرف اور نکل کو پچھم کی طرف جانے کو حکم دیا اور وہ لوگ اُن کے حکم کے موافق چاروں طرف گئے جب چاروں بھائی کچھ دنوں میں بیکنٹھ ناتھ کے پرتاپ سے ساتوں دیپ اور نوؤں کھنڈ اور دسوں دشا کے راجوں کو جیت کر بہت سا روپیہ لے آئے تب راجہ جدھشٹھر نے ہاتھ جوڑ کر شری کرشن جی سے بنے کیا کہ اے مہاراج یہ کام تو آپ کی کرپا سے پورا ہوا اب کیا حکم ہوتا ہے یہ بات سُن کر اودھو بھگت نے راجہ جدھشٹھر سے کہا کہ مہاراج سب دیش کے راجوں کو تمھارے بھائی جیت آئے لیکن جب تک راجہ جراسندھ مگدھ دیش کا تمھارے آدھین نہ ہوگا تب تک تمھاری جگیہ پوری نہیں ہو سکتی اور وہ ایسا زبردست اور روپیہ والا ہے اُس کو دنیا میں کوئی نہیں جیت سکتا۔

چوپائی

جو تم جدھ کرو رن ماہیں — داسوں جیت سکوگے ناہیں
ایک بات اپنے من لاؤں — سو اب تم سے کہ سمجھاؤں
بپر بھیس دھر کے ہر جائیں — ارجن بھیم سنگ تہہ پاہیں
جراسندھ داتا ات بھاری — جا کو جس تہوں لوک منجھاری
واسے جو کچھ مانگو بھچھا — دیت وہی جو من کی اچھا
جدپ سیس ہو مانگے کوئی — دیت بار لائے نہیں سوئی
بپر روپ جب وا پے جیہیں — جدھ والو تا ہی جھٹ پیہیں

دوہا

راجن یا سنسار میں استھر ہے کچھ ناہنہ — جدپ داتا پرش کو نام رہے جگ ماہنہ

جب یہ بات سُن کر راجہ جدھشٹھر اُداس ہو گئے تب تربھون پت اُن کو دھیرج دے کر بولے کہ اے راجہ تم کسی بات کی چنتا مت کرو اودھو کے کہنے کے موافق تم بھیم سین اور ارجن اپنے دونوں بھائیوں کو ہمارے ساتھ کر دو کسی طرح چھل اور بل سے ہم لوگ جراسندھ کو مار آویں گے جب یہ بات سُن کر راجہ جدھشٹھر

بھیم سین اور ارجنؔ کو شری کرشن جی کے ساتھ جانے کو حکم دیا تب یدھشٹر نے اُن دونوں کو ساتھ لے کر براہمن کا بھیس بنا کر مگدھ دیش کو گئے وہ تینوں براہمن روپ بہت سندر اور ایسے تیجوان معلوم ہوتے تھے مانو ستوگنؔ اور رجوگنؔ اور تموگنؔ اپنا تن دھارن کئے ہیں جب کئی دن میں وہ لوگ دوپہر کے وقت براہمن روپ سے جو اتتھ کو بھوجن کرانے کا وقت ہے راجہ جراسندھ کے دروازے پر جا کر کھڑے ہوئے تب ایک دوارکا پالک نے اُن کو دیکھتے ہی راجہ کے پاس جا کر کہا کہ اے مہاراج تین براہمن بڑے تیجمان آپ سے بھینٹ کرنے کے واسطے آکر دروازے پر کھڑے ہیں حکم ہو تو بھیتر آویں یہ بات سنتے ہی جراسندھ اُس وقت جو بھوجن کرنے کے واسطے جایا چاہتا تھا بہت خوش ہو کر آپ دروازے پر چلا آیا اور شیام سندر آدک براہمن روپ کو ڈنڈوت کر کے بھیتر لے گیا اور آدر کے ساتھ اپنے سنگھاسن پر بیٹھا کر اُن سے کہا کہ مہاراج جس طرح آپ نے دیا کی راہ سے یہاں آ کر مجھ کو کرتارتھ کیا اسی طرح چل کر بھوجن کیجئے تو آپ کے چرن دھو کر اپنا پرلوک بناؤں

چوپائی

بپرن کی سیوا جو کرے		بھوساگر سے جلدی ترے

یہ بات جراسندھ کی سُن کر شیام سُندر بولے کہ اے راجہ ہم لوگ بہت دور سے تمہارا نام سُن کر یہاں آئے ہیں جو ہم کو اچھا ہے وہ دو کس واسطے کہ شوربیروں کو اپنا سر اور دانیوں کو اپنا پران تک دے ڈالنے میں کچھ لالچ نہیں رہتا ایک کبوتر ایک بہیلئے کے واسطے اس طرح اپنا پران دے کر تر گیا کہ ایک بہیلیا ماگھ مہینے میں چڑیاں پکڑنے کے واسطے جنگل میں گیا پانی برسنے اور آندھی چلنے سے کوئی چڑیا اُس کو نہیں ملی جب وہ سردی اور بھوکھ سے بہت بیاکل ہو کر اپنے گھر آنے لگا تب اُس نے ایک کبوتری کو جو سردی سے بیہوش ہو کر زمین پر پڑی تھی اُٹھا لیا اور رات ہو جانے سے ایک برگد کے درخت کے نیچے بیٹھ رہا جب آدھی رات کو اُس کبوتری کا پت جو اُسی درخت پر رہتا تھا اپنی استری کو یاد کر کے پُکارنے لگا تب اُس کبوتری نے ہوش میں آ کر کہا کہ اے سوامی اب تم کو میرے واسطے سوچ کرنا نچاہیئے بلکہ اس اتتھ (مسافر و مہمان) کا دُکھ جو سردی اور بھوکھ سے بیاکل ہے دھرم کی راہ سے چھڑانا چاہیے جب یہ بات سُن کر کبوتر کو گیان ہوا تب وہ کہیں سے آگ اپنی چونچ میں داب کر لے آیا اور اپنے چھونچھ کی لکڑی گرا کر وہاں آگ جلا دی تب اُس بہیلئے کی سردی چھوٹ گئی پھر وہ کبوتر اپنی خوشی سے آگ میں گر پڑا اور بہیلئے نے اُس کو کھا لیا تب وہ کبوتری بہیلئے سے بولی کہ اب تو مجھ کو بھی بھون کر کھا لے بنا پرش کے استری کا جینا اچھا نہیں ہوتا جب بہیلئے نے کبوتری کو بھی کھا کر اپنی بھوکھ مٹائی تب پرمیشور نے اُن دونوں پنچھیوں کا ایسا دھرم دیکھ کر اُن کو بیکنٹھ میں بلانے کے واسطے بمان بھیجا تب وہ دونوں پنچھی پارکھدوں سے بنتی کر کے اُس بہیلئے کو بھی اپنے ساتھ بمان پر بیٹھا کر بیکنٹھ دھام کو لے گئے سوائے اس کے تم نے سُنا ہو گا کہ راجہ ہرشچندر ایسا دھرماتما ہوا جس نے سب راج اور مال اپنا پرمیشور کے نام پہ براہمن کو دیدیا تھا آج تک جس اُس کا سنسار میں چھا رہا ہے

بستار کے ساتھ اُس کی کتھا کہتے ہیں سُنو۔
ایک وقت راجہ ہرشچندر کے شہر میں کال پڑنے سے پرجا لوگ بھوکے رہنے لگے تب اُس نے گہنا اور کپڑا وغیرہ سب مال اپنا بیچ کر پرجا کو پالا اُنھیں دنوں میں ایک دن راجہ ہرشچندر شام کے وقت اپنی استری سمیت بھوکے بیٹھے تھے اُسی وقت بشوامتر رکھیشور نے راجہ کے دھرم کی پریچھا لینے کے واسطے وہاں آکر کہا کہ اے راجہ مجھ کو میری اِچھا کے موافق روپیہ دے کر کنیا دان کا پھل لیو یہ بات سُن کر راجہ ہرشچندر نے گھر میں جاکر ڈھونڈھا تو کچھ گہنا اور کپڑا آدک استری اور بیٹے کا تھا وہ لاکر رکھیشور کو دیدیا اُس کو دیکھ کر بشوامتر بولے کہ مہاراج اتنے میں میرا کام نہ ہوگا یہ سُن کر راجہ اپنی داسی اور داس جو کچھ تھے اُن کو بیچ کر جب روپیہ اُن کا بھی بشوامتر کے پاس لے آئے اور کیول ایک دھوتی اپنی استری اور پُتر کے پاس رہنے دی تب پھر بشوامتر بولے کہ اے راجہ اتنے روپیہ سے بھی میرا کام نہ ہوگا اور مجھ کو تیرے برابر کوئی دوسرا دوھرماتما سنسار میں دکھلائی نہیں دیتا جس کے پاس جاکر اب مانگوں ایک ڈوم روپیہ والا ہے کہو تو اُس سے جاکر مانگوں لیکن وہاں جانے مجھ کو شرم معلوم ہوتی ہے کہ تم ایسے داتی راجہ کو چھوڑ کر میں اُس سے مانگنے جاؤں یہ بات سنتے ہی راجہ ہرشچندر نے بشوامتر کو اپنے ساتھ لوالیا اور اُس ڈوم چانڈال کے گھر جاکر کہا کہ اے بھائی تم اپنے یہاں مجھ کو گرو رکھ لو اور اِن رکھیشور مہاراج کو اِن کی اِچھا کے موافق روپیہ دو یہ سُن کر وہ ڈوم بولا

چوپائی

کیسے ٹہل ہماری کرہو تم ہو نرپت تیج بل دھاری		راجس تامس من سے ہرہو مہا نیچ ہے ٹہل ہماری	

اے راجہ تم کو مرگھٹ میں رہ کر مردہ جلانے والوں سے پیسہ لے کر ہمارے گھر پہونچانا ہوگا اور ہمارے مکان کی چوکیداری کرنا پڑے گی جو تم سے یہ دونوں کام ہوسکیں تو ہم اس براہمن کو منھ مانگا روپیہ دے کر تم کو گرو رکھ لیں یہ بات سنتے ہی راجہ ہرشچندر نے کہا کہ بہت اچھا ہم برس دن تک یہ دونوں کام تمھارے کردیں گے یہ بات سنتے ہی اُس ڈوم نے اچھا پورا بشوامتر کو روپیہ دے کر بداکیا تب راجہ ہرشچندر وہاں رہ کر دونوں کام اُس کے کرنے لگا اور اُس کی رانی پُتر سمیت اُسی شہر میں کسی گرہستھ کے یہاں رہ کر سیوکائی سے اپنے دن کاٹنے لگی پرمیشور کی اِچھا سے کچھ دن کے بعد راجہ ہرشچندر کا بیٹا مرگیا اور رانی نے اُس کی لاش لے جاکر گنگا کنارے جلانے کی اِچھا کی تب راجہ ہرشچندر نے آکر اپنی استری سے کہا کہ پہلے تم اس مردے کا پیسہ دے دو تب اس کی لاش جلاؤ یہ بات سنتے ہی رانی رو کر بولی کہ اے مہاراج یہ تمھارے بیٹے کی لاش ہے جلانے کے واسطے لائی ہوں اور میرے پاس سوائے ایک دھوتی کے اور کچھ نہیں ہے یہ بات سُن کر راجہ ہرشچندر بولا کہ اے رانی جو میں پیسہ نہ لوں اور مفت میں جلانے دوں تو میرا دھرم جاتا رہے گا اس لئے اپنے بیٹے کو بھی بغیر پیسہ لئے نہ جلانے دوں گا یہ دھرم

کی بات سنتے ہی جیسے رانی نے اپنا آنچل پھاڑ کر پیسے کے بدلے دینا چاہا ویسے نارائن جی کرپاندھان نے ایسا دھرم اور ست راجہ کا دیکھ کر ایک بمان اچھا جڑاؤ اُس کے واسطے وہاں پر بھیجدیا اور پیچھے سے آپ بھی وہاں آئے اور راجہ کو درشن دے کر روہتاشو نام اُس کے بیٹے کو اپنی مہما سے جِلا دیا اور راجہ ہرشچندر کو اُس کی رانی سمیت بمان پر بیٹھا کر کہا کہ بیکنٹھ میں چلو تب راجہ ہرشچندر نے تربھون پت سے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ اے مہاپربھو نیت پاون جس طرح آپ نے مجھ کو اپنا داس جانکر درشن دیا اسی طرح میرے سوامی ڈوم کو بھی بیکنٹھ میں لے چلئے تو میرا منورتھ پورا ہو یہ بات اپنے بھگت کی سنتے ہی پت اُس چانڈال ڈوم کو بھی پروار سمیت اُسی بمان پر بیٹھا کر بہت سدیہہ بیکنٹھ میں لے گئے اور راجہ ہرشچندر کو امر پدوی دی ۔

اور راجہ رنت دیو ایسا دھرماتما ہوا جس نے اڑتالیسویں دن کچھ اناج بھوجن کرنے کے واسطے پایا تھا وہ بھی براہمن کو کھلا کر آپ بھوکھا رہ گیا اُسی دھرم سے مکت پدوی پر پہونچا ۔

اور جب راجہ بل نے شری بامن جی کو سب راج اور دھن اپنا دے کر تن بھی دینے کے واسطے تیار ہوا تب اُس نے تتل لوک کا راج پایا جس کا نام دُنیا میں آج تک روشن ہے ۔

اور راجہ شیو نے کبوتر کے بدلے اپنے بدن کا مانس کاٹ کر دے ڈالا ۔

اور اُدالک رکھیشور نے جو چھٹویں مہینے بھوجن کرتے تھے آپ نہ کھا کر وہ بھوجن اتتھ کو کھلا دیا اور آپ بھوکے رہ گئے اُس دان کے پرتاپ سے بمان پر بیٹھ کر بیکنٹھ دھام کو پہونچے ۔

اور دوہیچ رکھیشور نے اپنے بدن کی ہڈی اندر آدک دیوتاؤں کو دے ڈالی تھی ۔

چوپائی

ایسے داتا بھئے اُپار	جن کا جس گاوت سنسار

اے راجہ سوائے ان لوگوں کے اور بہت سے دانی ایسے ہوئے ہیں جنھوں نے اپنا پران اور مال دینے میں کچھ لالچ نہیں کیا اُن کا حال کہاں تک تم سے کہوں جس طرح پچھلے جگوں میں وہ لوگ دھرماتما ہوتے آئے ہیں اُسی طرح تم بھی اس جُگ میں دانی پیدا ہوئے ہو جو ہماری اچھا پوری کروگے تو سنسار میں تمھارا جس بھی بنا رہے گا یہ بات سُنتے اور اُن کا چندر مُکھ دیکھتے سے جراسندھ سمجھا کہ یہ لوگ براہمن نہ ہو کر کوئی راج کنور معلوم ہوتے ہیں اس لیے جو یہ پران بھی مانگیں تو دینا چاہیے جس میں میرا دھرم بنا رہے دیکھو راجہ بل نے شکراپروہت کے منع کرنے پر بھی بامن جی کو تینوں لوک کا راج دے دیا سو آج تک اُن کا جس چھا رہا ہے اپنا ہی تن پالنے سے کچھ بڑائی نہ مل کر پراُپکار کرنے سے جس ملتا ہے ایسا بچار کر جراسندھ شیام سندر سے بولا کہ اے دُجراج پہلے تم بہت کپٹ ہو کر اپنا نام بتلاؤ پھر جس چیز کی اچھا ہو وہ مانگو میں اپنا پران بھی دینے میں لالچ نہیں کروں گا یہ بات سُن کر شری کرشن جی بولے کہ اے راجہ تم سچ سچ پوچھتے ہو تو میں کرشن چندر جدبنسی ہوں اور یہ دونوں بھیم سین اور ارجن ہماری بوا کے بیٹے ہیں اور ایسے

وہ مرگیا جراسندھ کے مرتے ہی دیوتوں نے خوش ہو کر بھیم سین آدک پر پھول برسائے اور بہت باجے بجاکر جے جے کار کرنے لگے اور شیام سندر اور ارجن نے بھیم سین کی بھجا پوج کر اُن کی تعریف کی ۔

دوہا

جراسندھ مارا بدھ کیو بھیم سین کے ہاتھ ۔ سب لوگن کو سکھ دیو ماکھن پربھ جدناتھ

جب جراسندھ کے مرنے کا حال شہر میں پہونچا تب اُس کی رانی روتی پیٹتی ہوئی آکر شیام سندر سے بولی کہ مہاراج تم دھنی ہو جو ایسا کرم تم نے کیا جس نے تم کو سریس دیا اُس کا پران تم نے لیا جو کوئی اپنا تن اور دھن تمھارے بھینٹ کرتا ہے اُس کے ساتھ تم ایسی بھلائی کرتے ہو جیسے راجہ بل سے کی تھی جب رانی نے اپنے پت کے واسطے بہت بلاپ کیا تب شیام سندر نے اُس کو دھیرج دے کر بدا کیا جب جراسندھ کا بیٹا سہدیو شری کرشن جی کو پرمیشور جان کر اُن کی شرن میں آیا تب دوارکا ناتھ نے جراسندھ کا کریا کرم ہونے کے بعد سہدیو کو راج گدی پر بیٹھا کر اپنے ہاتھ سے تلک لگایا اور دھیرج دے کر بولے کہ اے بیٹا تم دھرم کے ساتھ راج کرکے گئو اور براہمن اور پرجا کو پالن کیا کرنا ۔

دوہا

جو نرپتی ہیں بند میں تے سب دیو چھڑائے ۔ آنند سوں نج دیش میں راج کرو چت لائے

ادھیائے تہتر

قید سے چھڑانا شری کرشن جی کا بیس ہزار آٹھ سو راجوں کو

شکدیوجی نے کہا کہ اے راجہ پریچھت جب شری کرشن چندر آنند کند سہدیو کو راج گدی دے کر اُسے اپنے ساتھ لیے ہوئے جہاں پر سب راجہ لوگ قید تھے آئے تو کیا دیکھا کہ ایک گڑھا پہاڑ کی کھوہ کی طرح کھدا ہوا ہے اُسی میں سب راجہ قید ہیں اور ایک بھاری پتھر اُس گڑھے کے منہ پر رکھا ہے جب سہدیو نے شری کرشن دینا ناتھ کی اگیا کے موافق سب راجوں کو کھوہ سے باہر نکلوا کر اُن کے سامنے کھڑا کر دیا تب وہ لوگ جو بیڑی اور ہتھکڑی پہنے اور بال اور ناخنوں کے بڑھنے سے بہت دُکھی تھے نیا جنم پاکر ہر چرنوں پر گر پڑے اور موہنی مورت کا درشن پاتے ہی سب دُکھ اپنا بھول کر خوش ہو گئے اور بڑے پریم سے ہاتھ جوڑ کر سب نے کہا کہ اے دینا ناتھ دیا ساگر آپ نے دیال ہو کر بڑی کرپا کی جو یہاں آکر ہماری خبر لی نہیں تو اُس قید سے چھوٹنا بہت مشکل تھا اب آپ کے درشن پاتے ہی ہم لوگوں کا پچھلا دُکھ سب بھول گیا ۔

دوہا

ایسی بدھ راجہ سبے بار بار بل جاہنہ ۔ ماکھن پربھ کی لاج سوں سیس اُٹھاویں ناہنہ

برندابن بہاری بھگت ہتکاری نے یہ حال اُن راجوں کا دیکھتے ہی دیال ہوکر جیسے اشارے سے بتایا ویسے سہدیو نے ان سب کی ہتھکڑی اور بیڑی کٹوا کر حجامت بنوادی اور اسنان کرواکے چھتیس پرکار کے بھجن کھلاکر اچھے اچھے گہنے اور کپڑے پہنائے اور بہت طرح کے ہتھیار بندھوا کر شری کرشن جی مہاراج کے پاس لے آئے تب دوارکا ناتھ نے اپنی چتربھجی روپ سے شنکھ چکر گدا پدم لیے ہوے جیسے اُن لوگوں کو درشن دیا ویسے اُن لوگوں کے ہردے میں گیان کا پرکاش ہو گیا تب اُن راجوں نے بیکنٹھ ناتھ کے سامنے ہاتھ جوڑ کر بڑے پریم سے آنسو بہاتے ہوے بنے کیا کہ اے دنیا ناتھ ترکھون اُپت سب جیوؤں کی اُتپت اور پالن کرنے والے آپ کے آدا اور انت کو کوئی نہیں جان سکتا ہم لوگ سنساری جیوؤں کو جو مایا جال میں پھنس رہے ہیں سوائے آپ کے اور کوئی دوسرا اِس جال سے باہر نکالنے والا نہیں ہے آپ چاہتے تو دوارکا ہی میں بیٹھے ہوے اپنی اچھا سے راجہ جراسندھ کو مار کر ہم لوگوں کو چھڑا دیتے کیول اپنی کرپا سے یہاں آ کر ہم لوگوں کو کرتارتھ کیا نہیں تو آپ کے چرنوں کا درشن بڑے بڑے دیوتا اور رکھیشور لوگوں کو تپ اور جپ کرنے پر بھی جلدی دھیان میں نہیں ملتا اے مہا پربھو آپ کو ہماری ڈنڈوت پہونچے اب من ہم لوگوں کا راج کرنے کے واسطے نہ چاہ کریہ اِچھا ہے کہ آٹھوں پہر آپ کے نام کا سمرن اور آپ کے چرنوں کا دھیان کر کے آپ کی لیلا اور کتھا کو سُنا کریں جس میں استری اور پُتر کے مایا موہ روپی اندھیرے کنوئیں سے باہر نکل کر بھوساگر پار اُتر جاویں جراسندھ نے ہمارے ساتھ بڑا سلوک کر کے اپنے یہاں قید کیا تھا جس سے ہم لوگوں کو تپ اور جوگ کا پھل مل کر آپ کے چرنوں کا درشن ملا۔

	دوہا		
	ناکھن پربھو کو بند کو ہت سے کروں پرنام		پربرہم بھگوان ہو باسدیو گھنشام

یہ بات گیان بھری سُن کر لچھمی پت بولے کہ ابھمانی راجوں کو اسی طرح دُکھ ملتا ہے جس طرح تم نے پایا سُنو جس کے من میں دیا اور دھرم اور میرے چرنوں کی بھگت رہتی ہے وہ لوگ سنسار میں جس پا کر انت سے مکت پاتے ہیں بندھ اور موکش اپنے کرم کے موافق ملتا ہے جو کوئی کام کرودھ لوبھ موہ کو اپنے بس رکھ کر بُرا کرم نہ کرے اُس کو گھر اور جنگل دونوں برابر رہتا ہے دیکھو پچھلے جگوں میں ابھمان نے راجہ نہکھ اور راجہ بین اور راون آدک کو راج گدی سے کھو دیا اور جنھوں نے اہنکار چھوڑ کر میری شرن پکڑی وہ لوگ ببھیکھن اور ہنومان اور امبریکھ اور پرہلاد کی طرح اپنے مطلب کو پہونچکر میرے پاس بنے رہتے ہیں اور ابھمانی آدمی بہت نہیں جیتا راجہ سہسر باہُو کو اپنے بل اور ہزار ہاتھ ہونے کا ابھمان ہوا تھا تب پرشرام جی نے اُس کے ہاتھ پھرسا سے کاٹ کر اُس کو مار ڈالا اور بھوماسر اور باناسُر اور کنس آدک بہت راجہ ابھمانی خراب ہوئے

	چوپائی		
	پچھلے گرب تب ترپلے ہوئی		سومت گرب کروجن کوئی

اس لئے تم لوگ دُکھ اور سُکھ کو برابر مجھ کر ہمیشہ میرے سمرن اور دھیان میں مگن رہو تو تم کو دکھ نہو گا۔

چوپائی

جو جن جیت لاوے مم ماہیں	نوہوں سدا رہوں تہہ پاہیں
جو سب جنم پاپ میں رہے	پھر وہ شرن ہماری گہے

دوہا

تاکو میں اتِ پریت کر دیت آپنو دھام	جاہیں دُکھ بیاپے نہیں رہے سدا بشرام

یہ سن کر سب راجوں نے بنے کیا کہ اے مہاراج آپ دیال ہو کر ہم کو اپنے جپ اور پوجا کی بدھ بتلا دیجئے تو اُسی طرح آپ کے شرن اور دھیان میں رہ کر بھو ساگر پار اُتر جاویں یہ سُن کر بیکنٹھ ناتھ نے کہا کہ سب بید اور شاستر کا مُکھیہ گیان یہ ہے کہ کسی ساعت مجھ کو نہ بھول کر میری کتھا اور لیلا کو سُنا کرو اور سنساری بیوہار سپنے کے برابر سمجھ کر میرے نام پر جگیہ اور ہوم کیا کرو اور پرجا پالن اور براہمن اور سادھو اور مہاتماؤں کی سیوا کیا کرو اور جھوٹھ مت بولو اور کام کرودھ لوبھ موہ کو اپنے بس رکھ کر بُرا کام نہ کرو تم لوگوں کو راج کرنے پر بھی کسی طرح کا دُکھ نہ ہو کر انت سمے بیکنٹھ دھام ملے گا۔

چوپائی

جگ میں بُدھمان ہے سوئی	جا کو لوبھ موہ نہیں ہوئی

دوہا

گیانی جن نیارا رہے ایسی بدھ جگ ماہنہ	جیوں امبنج جل میں بسے جل کو پرست ناہنہ

اب تم لوگ اپنے اپنے گھر جا کر بال بچوں کا سُکھ دیکھو راجہ جدھشٹھر نے راجسوے جگیہ کر کے تم لوگوں کو نیوتا دیا ہے ہمارے پہونچنے سے پہلے تم لوگ ہستناپور میں جاؤ جب شیام سندر کی اگیا کے موافق سب راجہ لوگ اپنے اپنے گھر جانے کو تیار ہوئے تب شری کرشن بہاری بھگت ہتکاری نے رتھ اور گھوڑے اور ڈیرے اور سیوک وغیرہ اپنے یہاں سے اُن کے ساتھ کر دئے اور سب کے گلے میں ایک ایک ہار موتیوں کا اپنے ہاتھ سے پہنایا جب وہ سب راجہ بڑی خوشی سے شری کرشن مہاراج کا جس گاتے ہوئے اپنے دیس کو گئے اور سہدیو نے تربھون پت اور بھیم سین اور ارجن کی بدھ پوربک پوجا کی تب تربھون پت سہدیو کو ساتھ لے کر مگدھ دیش سے اندرپرستھ کو چلے جب ہستناپور کے پاس پہونچکر شری بسدیو نندن نے پانچ جنیہ اور بھیم سین نے پنڈریک اور ارجن نے دیودت نام شنکھ اپنا بجایا اُس کی آواز سنتے ہی جدھشٹھر بڑی خوشی سے نکلے اور سہدیو اپنے بھائی اور بنیاپتوں سمیت آگے سے آکر لچھمی پت کو آدر پوربک اپنے گھر لوا لے گئے لیکن راجہ درجودھن شنکھ کی آواز سُن کر بہت اُداس ہو گیا جب بسدیو نندن اور ارجن اور بھیم سین راجہ جدھشٹھر کے چرنوں پر گر پڑے تب

اُنھوں نے اُن کو اپنی چھاتی سے لگا کر پریم کے آنسو بہائے اور جراسندھ کے مارے جانے کا حال سُن کر بہت خوش ہوئے۔

ادھیائے چوہتّر

آنا سب راجوں کا راجہ جدھشٹھر کی جگیہ میں

شکدیو جی نے کہا اے راجہ پرتچھت راجہ جدھشٹھر نے گیان کی راہ سے شری کرشن جی کے سامنے ہاتھ جوڑ کر بنے کیا کہ اے تربھون پت آپ نے شری برھما جی اور شری مہا دیو جی آدک سب دیوتوں کے مالک ہو کر میرے واسطے براہمن روپ ہو کر بھیکھ مانگنا قبول کیا میں اپنے برابر کسی دوسرے کا بھاگ نہیں سمجھتا دیکھیے جن چرنوں کا درشن بڑے بڑے جوگی اور رکھیشور اور دیوتوں کو جپ اور تپ کرنے سے بھی دھیان میں نہیں ملتا انہیں آپنے مجھ کو اپنا بھگت جانکر میرا گھر پوتر کیا جن کے چرنوں کا دھوون گنگا جی ہو کر تینوں لوک تارتی ہیں وہی پربرہم پرمیشور تم ہو کر میری آگیا مانتے ہو یہ سب تمھاری دیا بھگت بتسلتا کی راہ سے ہے نہیں تو برھما اور مہادیو ایسی سامرتھ نہیں رکھتے جو تمھارے اوپر آگیا چلا دیں۔ دیکھیے سنساری آدمی راج اور دھن پانے سے کسی کو اپنے برابر نہیں سمجھتے اور آپ تینوں لوک کے مالک ہو کر میرے یہاں کوئی کام چھوٹا یا بڑا کرنے میں کچھ ابھمان نہیں رکھتے۔

دوہا

تمھرے سُمرن دھیان سے پاون ہوت شریر	پائے سمرت ہوں سدا ماکھن پرکھبل بیر

اور کنتی نے جراسندھ کا مرنا سُن کر شیام سندر سے کہا کہ اے مہا پربھو اب تمھاری کرپا سے راجسوئے جگیہ اچھی طرح پوری ہو گی یہ بات سنتے ہی بھیم سین ہنس کر بولے کہ اے ماتا تم جھوٹی اُستت شیام سندر کی کیا کرتی ہو جراسندھ کو میں نے مارا ہے۔

دوہا

ایک اور آنند سے بیٹھ رہے گھنشیام	جراسندھ بلوان سے میں کینھو سنگرام

یہ بات سُن کر شیام سُندر بولے کہ اے ماتا بھیم سین سچ کہتے ہیں لیکن میں نے اُن کو اشارے سے بتا دیا تھا کہ جراسندھ کو دونوں ٹانگیں چیر کر نار ڈالو اسی تدبیر سے وہ مارا گیا یہ سُن کر جدھشٹھر آدک سب لوگ ہنسنے لگے جب ساتوں دیپ اور نوؤں کھنڈ کے چندربنشی اور سورج بنشی راجہ اپنی اپنی استریوں سمیت روپیہ اور رتن آدک بھینٹ دینے کے واسطے لے کر ہستناپور میں آئے تب راجہ جدھشٹھر نے اُن کی بھینٹ لے کر شہر کے چاروں طرف اُن لوگوں کو ڈیرا دیا اور جگیہ جوگ کا سمان کیا اور اُن میں سے

جو راجہ لوگ جراسندھ کی قید سے چھوٹ کر آئے تھے وہ لوگ بڑی خوشی سے جگیہ کے سب کام کرنے لگے اور سب نیوتہری راجوں نے شیام سندر اور رکمنی آدک آٹھوں پٹ رانیوں کا درشن پریم سے کر کے آنکھوں کا پھل پایا اور نکل جاکر بھیشم پتامہ اور دد جودھن آدک کوروں کو اپنے یہاں بلالایا اور شکدیو اور بید بیاس اور ناردمن اور کشپ اور بششٹھ اور بامدیو اور اتر اور پرشرام اور دھومر اور بھاردواج اور چیون اور کنو اور میترے آدک بہت سے رکھیشور اور برھماجی اور مہادیو جی اور اندر اور گندھرب اور کنّر اور رچھ اور لوکپال آدک سب دیوتا اور مہاتما لوگ اپنی اپنی استریوں سمیت راجہ جدھشٹھر کا نیوتا اور شری کرشن جی بیکنٹھ ناتھ کا درشن کرنے کے واسطے اُس جگیہ میں آئے اور اُنھوں نے تربھون پت کا درشن کر کے اپنا اپنا جنم سوارتھ کیا تب راجہ جدھشٹھر نے دیوتا اور رکھیشوروں کی پوجا بدھ کے موافق کر کے اُن کو جڑاؤ سنگھاسن پر بیٹھالا اور سوائے اُن کے اور بہت آدمی بے شمار چاروں برن کے جو دیش دیش سے وہاں آئے تھے اُن لوگوں کا آدر بھی جتھا جوگ کیا اور شیام سندر کی اگیا کے موافق ایک ایک کام جگیہ کا سب راجوں کو بانٹ دیا جبکہ جگیہ کرنے کا مہورت آیا تب دوارکا ناتھ نے ہنس کر راجہ جدھشٹھر سے کہا کہ اب تم جگیہ کرنے کے واسطے بیٹھو ہم اور ارجن آدک سب لوگوں کا بیوہار و منوہار کریں گے یہ سنتے ہی راجہ جدھشٹھر نے سب کپڑے اُتار کر نئی دھوتی پہن لی اور اچھی لگن میں سونے کے ہل سے اپنے ہاتھ سے جگیہ کرنے کے واسطے زمین جوت کر تیار کی اور شالا کلیہ آدک سب سامان جگیہ کا سونے کے برتنوں میں منگا کر رکھیشوروں کے پاس رکھدیا جب براہمن رکھیشور بیدی اور اگن کُنڈ بنا کر بید کے منتر پڑھنے لگے تب راجہ جدھشٹھر دروپدی سے گانٹھ جوڑ کر جگیہ شالا میں آئے اور آسن پر بیٹھا کر اگن کنڈ میں آہت دینے لگے اُس وقت دیوتوں نے بیکنٹھ ناتھ کی اگیا کے موافق اپنا اپنا ہاتھ پھیلا کر جگیہ کا بھاگ لیا اور راجہ جدھشٹھر نے سب براہمنوں کے ہاتھ میں سونے کا سُروا ہوم کرنے کے واسطے دیا اور جگیہ کے سب برتن سونے کے دیکھ کر نیوتے والے تعجب مان کر کہتے تھے کہ دیکھو راجہ نے اتنا روپیہ کہاں سے پایا جو ایسی تیاری کی ان میں جو گیانی تھے وہ جواب دیتے تھے کہ جس کے سہایک لکھمی پت کرشن چندر ہوں اُس کو کس چیز کی کمی ہوگی یہ بات اُن لوگوں کی سنتے ہی راجہ جدھشٹھر ہنس کر شیام سندر سے بولے۔

دوہا	
کہت تمھارے نام سے سِدھ ہوت سب کاج	نمسکار تم کو کروں جگیہ پرش جدراج

جب راجسوے جگیہ راجہ جدھشٹھر کی اچھی طرح پوری ہوئی تب سب دیوتا اور گندھرب آدک راجہ جدھشٹھر کے بھاگ کی بڑائی کرنے لگے اور دُندبھی (یعنی نقارہ) بجا کر اُن پر پھولوں کی برکھا کی اُس وقت راجہ جدھشٹھر نے بھیشم پتامہ اور دوسرے چتردھاری راجوں سے جو وہاں بیٹھے تھے پوچھا۔

چوپائی		
	جگ میں جو کچھ کارج کیجے	نج پرکھن سے اگیا لیجے

یہ نشچے جانو سب کوئی	تو وہ کاج سدا شبھ ہوئی
پوجا پرتھم کون کی کیجے	یا تے ہمیں منتر اک دیجے
تاہی پوج نواویں شیش	کون بڑے دیون کو ایش

یہ بات سُن کر ابھی تک کسی نے جواب نہیں دیا تھا کہ سہدیو جراسندھ کے بیٹے نے اُٹھ کر راجہ جدھشٹھر سے یہ کہا کہ اے مہاراج آپ جان بوجھ کر کیا پوچھتے ہیں سوائے شری کرشن تربھون پت کے دوسرا کون پوجنے جوگ ہے جس کی پوجا کروگے شیام سندر نے سب جگ کی اُتپت اور پالن اور ناش کرنے والے ہو کر پرتھوی کا بوجھ اُتارنے اور ادھرمیوں کے مارنے کے واسطے اپنی اچھا سے اوتار لیا ہے اس لیئے اُنھیں کو اگن روپ اور جگیہ پُرس جاننا چاہیئے جس طرح درخت کی جڑ میں پانی دینے سے سب ڈالی اور پتوں کو وہ پانی گُن کرتا ہے اسی طرح شری کرشن چندر کی پوجا کرنے سے سب دیوتا ترپت ہوں گے اُن کا بھید کوئی نہیں جانتا جتنی چیزیں دُنیا میں دیکھتے ہو سب اُنھیں کی پیدا کی ہوئی ہیں اور گنگا جی اُن کے چرنوں کا دھوون ہو کر تینوں لوک کو تارتی ہیں اور اُن کا سمرن اور دھیان کرنے اور کتھا سُننے سے سب پاپ چھوٹ کر مکت ملتی ہے جس جگہ آپ ساکشات پربرہم پرمیشور براجتے ہیں وہاں دوسرے کی پوجا نہیں ہوسکتی اور یہ سب پرمیشور کی مایا ہے جو ہم لوگ اُن کو اپنا بھائی بندھ اور جدبنشی جانتے ہیں۔

چوپائی

پران روپ ہیں یہ بھگوانا	سب سنسار سر پر سما نا
پورن شانت روپ پہچانو	سرب آتما ان کو جانو

دوہا

تا نو پوجے دیو سب سپھل کامنا ہوے	ہر جو کی پوجا کرے من چیت مے جو کوے

یہ بات سہدیو کی سُن کر شری کرشن جی اشارے سے منع کرنے لگے کہ تم کچھ مت کہو لیکن جتنے دیوتا اور رکھیشور اور گیانی راجہ اُس جگیہ میں بیٹھے تھے یہ بات سُن کر بول اُٹھے کہ اے سہدیو تیری بدھ دھنیہ ہے ماتا اور پتا اور گرو کو دھن ہے کہ جنھوں نے تجھ کو ایسا گیان سکھایا تمھارے بُرکھا بھی ایسے ہی گیانی اور دھرماتما ہوتے آئے ہیں جب راجہ جدھشٹھر نے یہ بات سہدیو اور گیانی راجوں کی اپنی اچھا کے موافق سُنی تب بڑی خوشی سے جڑاؤ سنگھاسن منگوا کر شری کرشن جی کو رکمنی آدک آٹھوں پٹ رانیوں سمیت اُس پر بیٹھالا اور چرن اُن کا دھو کر چرنامرت لیا اور وہ جل اپنے پروار سمیت سر اور آنکھوں میں لگایا اور سب دیوتا اور راجوں نے وہ چرنامرت پاکر اپنا اپنا جنم سوارتھ کیا اور راجہ جدھشٹھر نے بیکنٹھ ناتھ کو پیتامبر پہنایا اور کیسر اور چندن کا تلک لگا کر ریشمی ایڑ نا اُڑھایا اور رتن جٹت اچھا اچھا گہنا بدن میں پہنا کر جڑاؤ کریٹ مکٹ سر پر باندھا اور رتن اور موتیوں کا ہار اور خوشبودار پھولوں کا ہار گلے میں پہنایا اور بدھ پوربک

پوجا کرکے بہت رتن اور درب آدک اُن کے آگے بھینٹ رکھ کر بنے کیا کہ اے لچھمی پت آپ تینوں لوک اور سب چیز کے مالک ہیں اس لئے کوئی چیز آپ کو بھینٹ دیتے ہوئے مجھے شرم معلوم ہوتی ہے یہ آنند دیکھتے ہی دیوتوں نے شری کرشن جی کو ڈنڈوت کرکے اُن پر پھول برسائے اور اُن کی اُستت کرنے لگے ۔

دوہا

ایسی بدھ پوجے جبھی ماکھن پربھ جگدیش ۔ بھئے لوگ آنند سب راجہ دیت اسیش

اُس وقت دوارکا ناتھ ایسے سندر معلوم ہوتے تھے جس کی اُپما کہی نہیں جاتی اور کوئی راجہ اچھی طرح آنکھ اُٹھا کر اس سبب سے اُن کی طرف نہیں دیکھتا تھا جس میں اُن کو نظر نہ لگ جاوے اتنی کتھا سُنا کر شکدیو جی بولے کہ اے راجہ پرکچھت شری کرشن جی کی پوجا کرنے سے جتنے چھوٹے اور بڑے وہاں پر تھے سب خوش ہوئے لیکن سشپال چندیلی کے راجہ کو یہ بات اچھی نہ معلوم ہوئی اِس لئے وہ تھوڑی دیر نہیں بولا پھر کچھ سوچ بچار کر اپنی موت نزدیک پہونچنے سے اُٹھ کھڑا ہوا اور کرودھ سے سبھا میں ہاتھ اُٹھا کر بولا کہ اے راجہ جدھشٹھر اور دھرتراشٹر اور بھیشم پتامہ اور درجودھن آدک تم لوگ بڑے گیانی اور دھرماتما ہو کر ایسے نادان ہوگئے کہ ایک لڑکے کے کہنے سے شری کرشن کی پوجا اس طرح پر کی جس طرح کوئی آدمی جگیہ اور ہوم کرنے کی کھیر کوّے کو کھلاوے تم لوگ نہیں جانتے کہ بسدیو نندن نے بہت دن تک جنگل میں گئو چرا کر اہیروں کے ساتھ روٹی کھائی اور پرائی استریوں کے ساتھ راس لیلا کرکے بھوگ اور بلاس کیا جب سے آج تک یہ بات اچھی طرح نہ معلوم ہوئی کہ شری کرشن چندر بسدیو جادو کے بیٹے ہیں یا نند گوپ کے بیٹے ہیں تو پھر اُن کو کون برن اور کس کا بیٹا کہا جاوے یہ بڑا تعجب ہے کہ تم لوگ ایسے آدمی کو جس کے ماں اور باپ کا ٹھکانا نہیں لگتا الکھ اگوچر پرمیشور کہتے ہو انھیں شری کرشن جی نے راجہ اندر کی پوجا چھڑا کر گوبردھن پہاڑ پجوایا تھا یہ شاستر کے موافق نہ چلکر جو کچھ اِن کے مت میں آتا ہے وہی کرتے ہیں سوائے دودھ آدک چرانے کے اور ادھرم کرنے کے کوئی اچھا کام اُنھوں سے نہیں کیا دیکھو یہ دشمن کے ڈر سے اپنی جنم بھوم چھوڑ کر سمدر کے ٹاپو میں جا بسے ہیں اس لئے برجباسیوں کو اُن کے برہ میں بہت دُکھ ہوتا ہے تس پر بھی یہ کچھ دھیان نہیں کرتے اور برندابن میں رہ کر اُنھوں نے گوپیوں کے کپڑے چرائے تھے اور جدبنشی کو گ راجہ ججات کے شاپ دینے سے تلک دھاری راجہ نہوکر تھوڑے دنوں سے بڑھ گئے ہیں پھر تم لوگوں نے کیا سمجھ کر اُن کی پوجا کی میں پرمیشور کی سوگند کھا کر کہتا ہوں یہ سب بات کہنے سے مجھے کچھ اپنی پوجا کرانے کی اچھا نہیں ہے جو بات سچ تھی وہ کہدی دیکھو جہاں پر بیاس ورنارد من اور پاراشر آدک بڑے بڑے رکھیشور اور شری برھما جی اور شری مہادیو جی اور اندر آدک بڑے بڑے دیوتا بیٹھے ہیں وہاں پر شری کرشن جی کی پوجا کرنا ایسا ہے جیسے کوئی ہوم کی سامگری گھستے کو کھلاوے اور راجہ جدھشٹھر جو شری کرشن جی کی بڑائی کرتے ہیں اُس کا یہ سبب ہے کہ جس طرح کنتی نے اپنے پت کو

چھوڑ کر دوسرے کے بیچ سے جدھشٹھر آدک کو پیدا کیا اُسی طرح شری کرشن کے باپ کا بھی ٹھکانا نہیں لگتا اپنے برابر والوں کی سب چاہنا کرتے ہیں شری مہاراج سِشپال کی باتوں کا کچھ جواب نہ دے کر ایک ایک بُری بات کہنے پر لکیر کھینچے جاتے تھے۔

	دوہا	
اُتھرا گیا پراگ تج گیو اورہی دیش		کھاری جل اوپر بسیو کیو ٹھگن کو بھیش

جب اسی طرح بہت سی بُری بُری باتیں سِشپال شری کرشن جی کو کہنے لگا تب گیانی لوگ پرمیشور کی نندا سُننے میں ادھرم سمجھ کر وہاں سے اُٹھ گئے اور بھیم سین اور درونا چارج اور ارجن نے کرودھ کرکے سِشپال سے کہا کہ اے مورکھ ابھمانی تو ہمارے سامنے تربھون پت کی نندا کرتا ہے چپ رہ نہیں تو ابھی تجھ کو مار ڈالیں گے جب یہ کہہ کر بھیم سین سِشپال کے مارنے کے واسطے دوڑے تب سِشپال بھی اُن کے سامنے جا کر للکارا کہ سبھا والے ڈر گئے اُس وقت شری کرشن جی نے سنگھاسن سے اُتر کر بھیم سین آدک کو سمجھایا کہ تم کوئی سِشپال پر ہتھیار مت چلاؤ اور بُرا کہنے سے منع مت کرو جو یہ چاہے وہ کہے دیکھو ساعت بھر میں یہ آپ مارا جائے گا۔

	دوہا	
بھیمادک سب سے کہیو کرودھ نہ کیجے آج		نج بھراتا کی جگیہ میں بگھن کرو کہہ کاج

جب بیکنٹھ ناتھ کے منع کرنے سے بھیم سین نے سِشپال کو نہیں مارا تب راجہ جدھشٹھر سوچ میں ہو کر بولے کہ دیکھو سِشپال میری سبھا میں بھگوان کو ایسی بُری بات کہتا ہے کیا کروں بغیر حکم تربھون پت کے کچھ نہیں کر سکتا جب اس طرح سِشپال نے ایک سو ایک کٹھور بچن شری کرشن جی کو کہے اور جدھشٹھر اُن کے بھگت کو بھی بُرا کہا تب یدونندن نے کرودھ کرکے پوجا کی تھالی کو اپنے منتر سے سدرشن چکر بنا کر سِشپال کا سر کاٹ ڈالا تب اُس کے دھڑ سے ایک جوت نکل کر پہلے آکاش میں جا کر پھر شری کرشن بیکنٹھ ناتھ کے منہ میں سما گئی یہ چرتر دیکھ کر دیوتوں نے شری کرشن جی پر پھول برسائے اور رکھیشور لوگ اُن کی اُستت کرنے لگے اور دوسرے راجوں نے سِشپال ایسے ادھرمی کی مکت دیکھ کر تعجب مانا تب کتھا سن کر راجہ پریچھت نے پوچھا کہ اے منی ناتھ شری کرشن جی نے سِشپال کو ایسا کٹھور بچن کہنے پر کس طرح مکت دی اور ایک سو ایک لکیر کھینچ کر اُسے مارنے کا کیا کارن تھا شکدیو جی بولے کہ اے راجہ یہ حال اس طرح پر ہے کہ جے اور بجے نے سنکادک کے شاپ دینے سے تین بار سنسار میں جنم لیا اور تین مرتبہ پرمیشور سے دشمنی کرکے مکت پائی جب پہلے اُن دونوں نے ہرن کشپ اور ہرنیاکش ہو کر دیوتوں کو دُکھ دیا تب نارائن جی نے باراہ اور نرسنگھ اوتار لے کر اُن کو مارا دوسری مرتبہ جب راون اور کُمبھکرن ہو کر گؤ اور براہمن کو دُکھ دینے لگے تب بیکنٹھ ناتھ نے شری رام چندر نام اوتار لے کر اُن دونوں کو مار ڈالا۔

دوہا | اب یہ تیجے جنم میں بھوایک ششپال | دنت بکر ہے دوسرا سُرن کو بھوپال

اے راجہ پریچھت ششپال اور دنت بکر شری کرشن جی کو اپنا دشمن جانکر دن رات اُن کا دھیان کرتے تھے اسی سبب سے شری کرشن پر برہم اوتار نے شراپ کی مُدت پوری ہونے پر ششپال اور دنت بکر کا سر سُدرشن چکر سے کاٹ کر اُن کو مُکت دی اور لکیریں کھینچنے کا یہ کارن ہے کہ مہادیبی نام بسدیوجی کی بہن دم گھوش نام چندیلی کے راجہ کو بیاہی گئی تھی جب اُس کے پیٹ سے ششپال جس کے تین آنکھیں اور چار ہاتھ پیدا ہوا اور راجہ نے جوتشیوں کو بُلا کر اُس کی جنم کنڈلی کا پھل پوچھا تب براہمنوں نے بچار کر کہا کہ اے مہاراج یہ لڑکا بڑا بلوان اور پرتاپی ہو کر اُس آدمی کے ہاتھ سے مارا جائے گا جس کے گلے ملنے سے ایک آنکھ اور دو ہاتھ اس کے جاتے رہیں گے دوسرا کوئی سنسار میں اُس کو نہیں مار سکے گا جب یہ بات جوتشیوں کی مہادیبی نے سُنی تب وہ اس بات کی پرچھا لینے کے واسطے ششپال اپنے بیٹے کو سب کی گود میں دے کر گلے لگانے لگی ایک مرتبہ مہادیبی ششپال سمیت دوارکا میں سورسین اپنے باپ کے گھر جا کر تھوڑے دن رہی جب اُس کو جوتشیوں کی بات یاد آئی اور اپنے بیٹے کو جدبنشیوں کے گلے ملایا تب شری کرشن جی سے گلے ملنے سے ایک آنکھ اور دو ہاتھ اُس کے جاتے رہے یہ حال دیکھتے ہی مہادیبی نے بنتی کر کے کہا کہ اے دوارکا ناتھ میں تم سے یہ بھیکھ مانگتی ہوں کہ ششپال کو اپنی بوا کا بیٹا اپنا بھائی سمجھ کر کبھی نہ مارنا یہ بات سُن کر تربھون پت بولے کہ اے بُوا میں تیرے بیٹے کے سَو قصور معاف کروں گا اس سے زیادہ قصور کرے گا تو بنا مارے نہ چھوڑوں گا اس بات کا اقرار مہادیبی لچھمی پت سے لے کر اپنے گھر چلی گئی اور اُس نے یہ بچار کر اپنے من کو دھیرج دیا کہ میرا لڑکا کس واسطے سَو قصور شری کرشن جی کے کرے گا جو مارا جائے گا اسی سبب سے سَو کٹھور بچن ششپال کے سہکر تب اُس کو شری کرشن جی نے مارا اور یہی گُپت بات وہ اکا اناتھ نے راجسوے جگیہ میں کہہ کر سب راجوں کا سندیہ چھڑایا تھا یہ سُن کر راجہ پریچھت نے کہا کہ اے مُن ناتھ اب آگے کتھا سُنائیے شکدیوجی بولے کہ اے راجہ پریچھت جب راجہ جدھشٹھر کی جگیہ اچھی طرح پوری ہوئی تب اُنھوں نے نیوتسری راجوں کو اُن کی استریوں سمیت جیتا جوگ جھا گہنا اور کپڑا دے کر بدا کیا اور وہ لوگ خوشی سے اپنے گھر پہونچے اور جتنے چھوٹے بڑے اُس جگیہ میں آئے تھے وہ سب راجہ جدھشٹھر سے ایسے خوش ہوئے کہ کسی کا من گھر جاتے کے واسطے نہیں چاہتا تھا لیکن راجہ درجودھن کو دھرم پتر یعنی راجہ جدھشٹھر کی بڑائی سننے اور اُن کا پرتاپ دیکھنے سے ایسا ڈاہ پیدا ہوا کہ کرودھ کے مارے اپنے گھر چلا گیا۔

ادھیائے پچھتر

راجہ جدھشٹھر کے استھان کی شوبھا کا برنن

راجہ پریچھت اتنی کتھا سُن کر بولے کہ اے مُن ناتھ جہاں سب راجہ اُس جگیہ کرنے سے خوش ہوئے تھے وہاں

درجودھن نے کیوں دُکھ مانا اور جگیہ کا کام کس طرح سب کو بانٹا گیا یہ کتھا کہئے شکدیو جی بولے کہ اے راجہ پریچھت تم دھن ہو جو ہر کتھا سننے سے آسودہ نہیں ہوتے سنو کہ ارجن آدک چاروں بھائی راجہ جدھشٹھر کا حکم خوشی سے مان کر کسی چھوٹے اور بڑے کام کرنے میں کچھ شرم نہیں کرتے تھے لیکن سب باتوں کے مالک شری کرشن جی ہی تھے اس لئے اُنھوں نے جتھا جوگ سب کام راجوں کو بانٹ دیا تھا بھیم سین کو بھوجن کرانے کا کام سونپ کر بانٹ دینا اُس کا دھرشت دیمن کے اختیار رکھا تھا اور خزانہ وغیرہ دُرجودھن کو سونپ کر خرچ اُس کا کرن کے ذمہ کیا تھا جس کا دان آج تک سنسار میں ظاہر ہے اور آدر سنمان کرنا اور خبر لینا نیوتے والے راجوں کا ارجن کو سونپا کر آراستہ کرنا سبھا کے مکان کا بدر جی کے حوالہ کیا تھا اور دیوتا اور رکھیشور اور براہمنوں کی پوجا اور سیوا کرنا سہدیو کو سونپ کر جمع کرنا درب آدک سب سامان کا نکل کے ذمہ کیا تھا اور شری کرشن جی نے براہمنوں کے پانوں دھونا اور اُن کی جوٹھی پتل اُٹھانا اپنے ذمہ لیا تھا اور دروپدی جی رکمنی آدک استریوں کا ششٹاچار انت کرن سے کرتی تھیں اسی طرح پر راجہ جدھشٹھر نے شری کرشن جی کی اگیا کے موافق جو کام جگیہ کا جس راجہ کو سونپ دیا تھا وہ لوگ اُس کام کو بڑے پریم سے کرتے تھے لیکن راجہ دُرجودھن کپٹ کی راہ سے ایک روپیہ دینے کی جگہ دس روپیہ راجہ جدھشٹھر کا اس لئے لوگوں کو دے ڈالتا تھا کہ جس میں روپیہ گھٹ جائے تو راجہ جدھشٹھر کی ہنسی ہو بیکنٹھ ناتھ کی کرپا سے اس طرح بہت دینے میں بڑا نام اور دھرم راجہ جدھشٹھر کا ہوتا تھا اور درجودھن کے ہاتھ میں چکر رکھا ہونے سے ایسا پربھاؤ تھا کہ جس بھنڈار سے ایک روپیہ خرچ کرے اُس میں دس گنا بڑھ جائے اسی سبب سے شری کرشن جی انترجامی نے اُس کو روپیہ وغیرہ خزانہ سونپا تھا لیکن دُرجودھن کو یہ مہما اپنے چکر کی معلوم نہ تھی اے راجہ پریچھت جب اچھی طرح راجہ جدھشٹھر کی جگیہ بڑے جش کے ساتھ پوری ہوئی تب دھرم راج نے بے گنتی روپیہ اور رتن اور گہنا اور کپڑا جگیہ کرنے والے براہمن اور رکھیشور اور اُن کی استریوں کو اچھا پوریک دے کر خوش کیا اور سب چھوٹے اور بڑوں کو ساتھ لیے ہوئے گنگا کنارے جا کر وہاں دروپدی سمیت بدھ پوربک اسنان کیا اُس وقت براہمن اور رکھیشوروں نے بید پڑھا اور دیوتوں نے راجہ جدھشٹھر پر پھول برسائے اور کہا کہ دھن بھاگ دھرم راج کا ہے جس نے ایسی کٹھن جگیہ پوری کی اور اپسراؤں نے اپنے اپنے بمانوں پر ناچ کر گندھربوں نے گا تا سنایا۔

چوپائی

یا بدھ مُشکل سور کے باسی	دیکھ جگیہ بدھ بھئے ہلاسی

دوہا

نر ناری چھوٹے بڑے کہت دھن جدراج	جن کی کرپا سُدرشٹ سے بھیو جگیہ کو کاج

اُس وقت سب ہستناپور باسی اچھے اچھے گہنے اور کپڑے پہنے ہوئے شوبھا دیکھنے کے واسطے اپنے

اپنے کوٹھوں اور کھڑکیوں پر بیٹھ کر راجہ جدھشٹر کے بھاگ کی بڑائی کرنے لگے اُن کا روپ اور نگر کی شوبھا دیکھ کر سب جدبنشی آپس میں کہنے لگے کہ ہم لوگ جانتے تھے کہ دوارکا پوری کے برابر دوسرا شہر سنسار میں نہ ہوگا ہستناپور اُس سے بھی اچھا دکھائی دیا جب راجہ جدھشٹر اسنان کر کے اپنے مکان پر آئے تب جتنے براہمن اور چارچک اور بھکھاری وہاں اکٹھا ہوئے تھے اُن کو منھ مانگا دان اور دچھنا دے کر آنند پوربک بدا کیا جب ایسی مرضی راجہ جدھشٹر کی دیکھ کر سب چھوٹے بڑے اُن کا جس گانے لگے تب درجودھن کو جدھشٹر کی بڑائی سُننے اور سب راجوں کو اُن کے سامنے ڈنڈوت کرتے دیکھنے سے بڑا ڈاہ پیدا ہوا۔

دوہا

جگیہ کتھا ششپال بدھ کہے سُنے جو کوے		پاوت پھل وہ جگیہ کو لہے مُکت پھل سوے	

شیام سندر اپنی پٹ رانیوں کو ہر روز سمجھایا کرتے تھے کہ تم لوگ کنتی اور دروپدی کی سیوا اچھی طرح کرنا جس میں وہ کسی بات کا دکھ نہ پاویں اور پٹ رانیوں کی سُندرتائی اور گہنے اور کپڑے کی تیاری دیکھنے اور گھونگھرو کی آواز سننے سے دیوتوں کا چت ٹھکانے نہیں رہتا تھا آدمی کون گنتی میں ہے جب راجہ جدھشٹر اپنے خاص مکان میں جو مے دانو نے بنا دیا تھا جڑاؤ سنگھاسن پر دروپدی سمیت بیٹھے تب دوارکا ناتھ کی اچھا کے موافق اپسرا اور گندھرب لوگوں نے دیو لوک سے آکر وہاں ناچنا اور گانا شروع کیا اُس وقت کیسی شوبھا راجہ جدھشٹر کی معلوم ہوتی تھی کہ جیسے اندر امراوتی پُری میں اپنی استری کو ساتھ لے کر اندراسن پر بیٹھے لیکن راجہ جدھشٹر ایسے سُکھ اور جس ملنے پر کچھ اُبھمان نہ لا کر یہ سمجھتے تھے کہ شیام سندر کے پرتاپ سے میری جگیہ پوری ہو کر یہ جس ملتا ہے جس وقت راجہ جدھشٹر اندر کے برابر راج سبھا میں بیٹھے ہوئے اپسراؤں کا ناچ دیکھتے تھے اُسی وقت راجہ درجودھن بہت فوج ساتھ لے کر ابھمان پوربک وہاں آکر مکان دیکھنے چلا اس میں بلور اور رتن آدک جڑے ہو کر کئی جگہ ایسے کنڈ بلور کے بنے تھے جن میں پانی بھرا ہوا معلوم ہوتا تھا اور کئی جگہ پانی بھرے ہوئے کنڈ سوکھے دکھلائی دیتے تھے جب درجودھن نے سوکھے آنگن میں پانی سمجھ کر اپنا جامہ اُٹھایا اور دوسری جگہ سوکھا مکان جانکر پانی میں کپڑے سمیت چلا گیا تب رکمنی اور دروپدی آدک استریاں کھڑکیوں سے یہ حال دیکھ کر ہنسنے لگیں اور بھیم سین کھلکھلا کر بولے کہ ہمارے دھرتراشٹر کے بیٹے آگے چلو یہ حال درجودھن کا دیکھ کر راجہ جدھشٹر نے بھیم سین کو ہنسنے سے بہت منع کیا لیکن وہ اُن کے منع کرنے پر بھی کھلکھلا کر ہنستے رہے تب دُرجودھن بہت لجّت ہو کر من میں کہنے لگا کو دیکھو لوگ مجھے اندھا بنا کر میری ہنسی کرتے ہیں جب ایسا بچار کر دُرجودھن کرودھ میں ہو کر بنا دیکھے مکان اُسی جگہ سے اپنے گھر پھر گیا تب راجہ جدھشٹر بہت سوچ کرنے لگے بھیم سین اور شیام سندر بہت خوش ہوئے اور دُرجودھن اپنی سبھا میں بیٹھ کر منتریوں سے بولا کہ دیکھو شری کرشن کا بل پاکر جدھشٹر کو ایسا ابھمان ہو گیا کہ آج سبھا میں بھیم سین نے میری ہنسی کی اس بات کا بدلہ اُن سے نہ لوں تو آج سے اپنا نام درجودھن نہ رکھوں اتنی کتھا

سُناکر شکدیوجی بولے کہ اے راجہ پرتھچھت درجودھن کی دشمنی زیادہ ہونے کا یہی سبب تھا اُسی دن سے دُرجودھن نے جُدھشٹھر آدک کے پیچھے پڑکر اُن کو بن باس دیا بستار پوربک حال اُس کا مہا بھارت میں لکھا ہے شری کرشن پربرہم پرمیشور مہا بھارت کرا کے بڑے بڑے شور بیروں کا ناش کرنا چاہتے تھے اسی سبب سے اُن کی اچھا کے موافق کوروؤں اور پانڈؤں سے دشمنی ہوئی تھی ۔

دوہا

جو پر گئے سنسار میں بھار اُتارن کاج
بھارت چاہت ہیں کرن ماکھن پربھ جدراج

ادھیائے چھہتر

جُدّھ کرنا راجہ شالو کا دوارکا میں

شکدیوجی نے کہا کہ اے راجہ پرتھچھت جس دن راجہ شالو ششپال کی برات میں کُنڈن پور جا کر شیام اور بلرام سے ہار مان کر بھاگ آیا تھا اُسی دن سے اُس نے یہ پرتگیا کی تھی کہ میں جُدبنشیوں کا نبش سنسار میں جیتا چھوڑ دوں تو آج سے چھتری نہ کہلاؤں ۔

دوہا

مادھو جب ششپال کو ماکھن پربھ گوپال
شالو زپت ات دُکھ بھیو سنت سر کو کال

ششپال کا مرنا سنتے ہی راجہ شالو نے بچار کیا کہ جدبنشیوں کو جو بڑے زبردست ہیں بنا بردان پائے کسی دیوتا کے جیتنا مشکل ہے جب ویسا بچار کر راجہ شالو ششپال کا بدلا لینے کے واسطے شری مہادیوجی کا تپ اور دھیان سچے من سے کرنے لگا اور برس دن تک برابر مُٹھی بھر راکھ شام کے وقت کھا کر رہا تب بھولاناتھ نے پرسن ہو کر اپنا درشن اُس کو دیا اور کہا کہ تجھ کو جو اچھا ہو وہ بردان مانگ ۔

دوہا

مہا مُدت کر جور کر بولیو شالو نریش
شتر بیر مو نہہ دیجئے بھولاناتھ مہیش

اے مہاپربھو مجھ کو ایسا بمان آکاش میں اُڑنے والا دیجئے جس کو دیکھ کر جدبنشی لوگ ڈر جائیں اور کوئی ہتھیار کسی دیوتا یا دیت کا اُس بمان پر نہ لگے یہ بات سنتے ہی شری شیوجی نے مے نام دانو کو بُلا کر کہا کہ تو ایک بمان بہت بڑا اور چوڑا راجہ شالو کے واسطے ایسا بنا دے کہ جس میں کوئی ہتھیار نہ لگے اور جہاں چاہے وہاں اُڑاتا ہوا ساعت بھر میں لے جائے جب مے دانو نے شری مہادیوجی کی آگیا کے موافق ایک بمان اشٹ دھاتی بہت لمبا اور چوڑا اپنی مایا سے تیار کر دیا تب راجہ شالو نے اپنے شور بیر اور سینا کو ہتھیار سمیت بمان پر بٹھال کر بڑے بیگ سے دوارکا پوری کو چاروں طرف سے گھیر لیا اور وہاں

کے درخت اور مکانوں کو جڑ سے اُکھاڑ کر گرانے لگا اور اُس کی مایا سے دوار کا پوری میں پرلے کال کی آندھی چل کر آگ اور پتھر برسنے لگے تب دوار کا باسیوں نے گھبرا کر یہ حال راجہ اُگرسین سے کہا راجہ نے پردیمن اور سامب کو بلا کر حکم دیا کہ شیام اور بلرام کا نہ رہنا سُن کر راجہ شالو ہم لوگوں کو دُکھ دینے آیا ہے اس لئے تم دونوں بھائی ہماری سب فوج ساتھ لے کر اُس سے لڑو یہ بات سنتے ہی جب پردیمن جی نے دوار کا باسیوں کو دھیرج دیا اور سامب اور ساتکی اور کرت برما آدک شور بیر اور بہت فوج اپنے ساتھ لے کر شہر کے باہر لڑنے آئے تب راجہ شالو نے پردیمن جی کو دیکھ کر ایسے بان چلائے کہ چاروں طرف گھٹا روپی اندھیارا چھا گیا اُس وقت پردیمن جی نے دُت دنت نام شستر اپنا جیسے چھوڑا ویسے اس طرح اُجیالا ہو گیا جس طرح سورج کے نکلنے سے کہرا نہیں رہتا جب راجہ شالو کا رتھ پردیمن جی نے ایک بان سے رتھ کی دھوجا کاٹ کر دوسرے بان سے سارتھی کو مار ڈالا اور تیسرے بان سے رتھ کے گھوڑے کو مار کر گرا دیا اور اُس کے ساتھ کے بہت شور بیروں کو اپنے بانوں سے گھائل کر ڈالا جب راجہ شالو ایسی بہادری پردیمن جی کی دیکھ کر گھبرا گیا تب سامنے لڑنے کی سامرتھ نہ رکھ کر مایا جُدھ کرنے لگا کبھی بڑا روپ رکھ کر سامنے آتا اور کبھی چھوٹا روپ بن کر آکاش سے آگ اور پتھر برساتا۔

دوہا

ایسی بدھ مایا بہت کری موڑھ رن مانہہ	شری پردیمن پرتاپ تے دور ہوت چھن مانہہ

ادھر تو راجہ شالو اپنی مایا جُدھ سے جدبنشیوں کو دُکھ دے رہا تھا اُدھر دیومان اُس کے منتری نے پردیمن جی پر بان چلانا شروع کیا اُس وقت کام روپ نے اپنے بانوں سے اس کا بان کاٹ کر ایک بان ایسا مارا کہ دیومان بیہوش ہو گیا جب تھوڑی دیر میں دیومان کا چت ٹھکانے ہوا تب اُس نے کرودھ کر کے ایسے زور سے ایک گدا پردیمن جی کے سر پر ماری کہ وہ مورچھا کھا کر رتھ میں گر پڑے تب دیومان چلا کر بولا کہ میں نے کام روپ کو مار ڈالا جب یہ بات سن کر جدبنشی گھبرا گئے اور دارک سارتھی کے بیٹے دھرم پت اُنھوں نے کرشن کمار کو بہت بیہوش دیکھا تب وہ رتھ اُن کا رن بھوم سے ہانک کر الگ لے گیا جب تھوڑی دیر کے بعد پردیمن جی چیتن ہوئے تب وہ رتھ اپنا رن بھوم میں نہ دیکھ کر بڑے کرودھ سے سارتھی سے بولے کہ تو نے بہت بُرا کیا جو مجھ کو رن بھوم سے الگ لے آیا

چوپائی

ایسو نہیں اُچت ہے توہہ جدکل میں ایسا نہیں کوئی	جان اچیت بھگا یو موہہ کھیت چھوڑ جو بھاگا ہوئی

اے دھرم پت تو نے مجھ کو کبھی لڑائی سے بھاگتے دیکھا تھا جو آج رن بھوم سے بھاگ کر میرے ماتھے پر کلنک کا ٹیکا لگایا اب میں شری شیام سندر اور بلرام جی کو اپنا منھ کیا دکھاؤں گا سنساری لوگ میری ہنسی

کرکے بھائی لوگ مجھ کو نامرد کہیں گے اور رُکمنی ماتا میرے پیدا ہونے کا دُکھ مانکر سب بھوجائیاں لجت کرینگی تو نے یہ کام کرکے اپنے باپ کا نام دھرایا اور جگ میں میری ہنسی کرائی ۔

چوپائی

جیت ہوے تو شور کہاوے	رن میں مرے پرم پد پاوے

دوہا

کہہ ہیں پرگیٹو پردمن مہا کپوتن مانہہ	رام کرشن سُن ہیں جبے پچھتے ہیں من مانہہ

جب دھرم پت نے یہ بات پردمن جی کی سُنی تب رتھ سے اُتر کر اور ہاتھ جوڑ کر بنے کیا کہ اے دنیدیال آپ سے کچھ حال راج نیت کا چھپا نہیں ہے میرے گرو نے ایسا بتایا ہے کہ جب مہارتھی لڑتے وقت بیہوش ہو جائے تب اُس کے سارتھی کو چاہیئے کہ رتھ اُس کا رن بھوم سے الگ لے جاکر کھڑا رکھے اور جو سارتھی گھائل ہو جاے تو مہارتھی کو اُس کی رچھا کرنا اُچت ہے اس لیے جب آپ گدا لگنے سے بیہوش ہو گئے تب میں نے آپ کا رتھ رن بھوم سے الگ لاکر کھڑا کر دیا ۔

دوہا

تو تہہ دوش لاگے نہیں جُدھ کُل کے سرتاج	گرو کی اگیا جان کر میں کینھو یہ کاج

اے مہا پربھو رتھ دوڑاتے وقت میرا پیچھے رہ جاتا یا رسّی یا پہیا اُس کا ٹوٹ جاتا تو میں قصور مند ہوتا بے قصور سیوک پر غصہ کرنا نہ چاہیئے تھوڑی دیر آرام کر چکیے اب چلکر لڑائی کیجیے یہ بات سُن کر پُردمن جی نے کہا کہ اے دھرم پت تم نے تو اپنے گرو کی اگیا کے موافق یہ کام کیا لیکن اس میں میری نام دھرائی ہوئی اس لیے تم قسم کھاؤ کہ یہ حال ہم کسی سے نہ کہیں گے جب دھرم پت نے سوگند کھا کر پُردمن جی کا سوچ چھڑا دیا تب اُنھوں نے ہاتھ منھ دھو کر دھنکھ بان اُٹھا لیا اور رتھ رن بھوم میں لے گئے ۔

ادھیائے ستتر

آنا شری کرشن جی کا دوارکا میں اور مارنا راجہ شالو کو

شکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ پرچھت جو جدُبنشی لوگ پُردمن جی کو بیہوش دیکھ کر اُداس ہو گئے تھے وہ پُردمن جی کا رتھ دیکھتے ہی ویسے خوش ہو گئے جیسے مردے کے بدن میں جان آ جاوے اُس وقت پردمن جی نے اپنے ساتھیوں کو دھیرج دیکر دھرم پت سے کہا کہ تم جلدی رتھ میرا دیومان کے پاس جہاں وہ جدُبنشیوں کو مار رہا ہے لے چلو جب یہ بات سُن کر سارتھی نے رتھ پردمن جی کا دیومان منتری کے سامنے پہونچا دیا تب کرشن کمار نے للکار کر اُس سے کہا کہ تو ادھر اُدھر غریبوں کو کیا مارتا ہے ہم سے

آکر جدّھ کر یہ بات سُنتے ہی دیومان جُدبنشیوں سے لڑنا چھوڑ کر پُردیمن جی پر بان چلانے لگا تب پُردیمن جی نے چار تیروں سے چاروں گھوڑے اس کے رتھ کے مار کر ایک تیر سے سارتھی کو مار ڈالا اور دو تیر سے دُھوجا اور چھتر اور ایک تیر سے دھنکھ کاٹ کر تین تیروں سے دیومان کو مار گرایا اُس وقت سامب جی بھی اس طرح شالو کی فوج کو مار کر گرانے لگے جس طرح کسان لوگ جوار کا کھیت کاٹ گراتے ہیں ایسا جُدّھ سامب اور پُردیمن جی کا دیکھ کر بہت سارتھی راجہ شالو کے بھاگ چلے بہت آدمی بھاگتے وقت سمدر میں ڈوب کر مر گئے جب اسی طرح ستائیس دن برابر راجہ شالو پُردیمن آدک سے لڑتا رہا تب جدبنشیوں نے ایسی سامرتھ اور شورتا اُس کی دیکھ کر آپس میں کہا کہ یہ کوئی بڑا شور بیر ہے جو اتنے دن ہمارے سامنے لڑائی میں ٹھہرا نہیں تو شری کرشن مہاراج کی کرپا سے آج تک کوئی شور بیر پانچ دن سے زیادہ ہمارے سامنے نہیں لڑا ہے۔ اے راجہ پریچھت جب اسی طرح راجہ شالو مایا جُدّھ کر کے جُدبنشیوں کو دُکھ دینے لگا تب اندر پرستھ میں شری کرشن جی نے کیا سپنا دیکھا کہ دُوارکا پری کو کسی نے جلا کر سمدر میں ڈبو دیا اور جُدبنشی لوگ رن بھوم میں مرے پڑے ہیں تب اُنھوں نے راجہ جدھشٹھر سے کہا کہ مہاراج بُرا سپنا دیکھنے سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ششپال کے ساتھی دیت دوارکا پُری میں جدبنشیوں کو مار کر ناش کیا چاہتے ہیں اگیا دو تو وہاں جا کر اُن کی رچھا کروں راجہ جُدھشٹھر نے ہاتھ جوڑ کر بنے کیا کہ اے مہا پربھو مجھ کو آپ کا کہنا ٹالنا نہیں ہے یہ بات سنتے ہی جب شیام سندر اور بلرام رتھ پر بیٹھ کر دوارکا کو چلے تب شہر کے باہر آکر کیا دیکھا ایک ہرنی بائیں طرف سے نکل گئی اور کُتا سامنے کھڑا ہوا سر اپنا جھاڑتا ہے یہ دونوں اسگُن دیکھتے ہی شری کرشن انترجامی سب حال [illegible]رکا کا جان کر سارتھی سے بولے کہ رتھ جلدی سے لے چلو۔

	دوہا	
دارک رتھ ہانکیو تبھی ہر کی اگیا پاے		بان روپ دو جے دس رن میں پہونچے جائے

شیام سندر نے جدّھ راجہ شالو کا دیکھ کر بلداؤ جی سے کہا کہ اے بھائی تم دوارکا میں جا کر راجہ اگرسین اور پرجا کی رچھا کرو میں شالو کو مار کر وہاں آؤں گا جب ریوتی رمن یہ اگیا پا کر دوارکا کو گئے تب دیت سنگھارن بسدیو نندن نے دارک سے کہا کہ جلدی میرا رتھ شالو کے سامنے لے چل جیسے دارک سارتھی رتھ شیام سندر کا دوڑا کر شالو کے سامنے پہونچا ویسے راجہ شالو نے بیکنٹھ ناتھ کے رتھ کی دھوجا پہچان کر ایک سانگ دارک رتھوان پر چلائی تب لچھمی پت نے ایک بان سے اُس کی سانگ کاٹ کر سولہ بان ایسے مارے کہ بمان راجہ شالو کا کمہار کے چاک کی طرح گھومنے لگا اُس وقت شالو نے ایک بھالا بڑے زور سے شیام سندر پر چلایا تب دوارکا ناتھ اُس کو بھی اپنے بان سے کاٹ کر اس طرح بان مارنے لگے کہ راجہ شالو گھبرا گیا لیکن اُس نے پھرتی سے ایسا بان شیام سندر کے بائیں ہاتھ میں مارا کہ سارنگ دھنکھ اُن کے ہاتھ سے گر پڑا جبکہ اُن کے گرنے کی آواز تینوں لوک میں پہونچی تب دیوتا اور جُدبنشی لوگ ڈر کر

اُداس ہو گئے اور راجہ شالُو اُگیان نے اپنی جیت سمجھ کر چلّا کر کہا کہ اے کرشن چندر تم رُکمنی کو جس کی سگائی
سشپال میرے متر سے ہوئی تھی زبردستی اُٹھالے گئے اور راجہ جُدھشٹھر کی جگیہ میں تم نے سشپال
کو مار ڈالا جو تم دو گھڑی میرے سامنے کھڑے رہ جاؤ گے تو میں آج اپنے متر کا بدلا تم سے لوں گا
مجھ کو بھوماسُر اور شنکھاسُر آوک دیت جن کو بل اور چھل سے تم نے مار ڈالا تھا مت سمجھنا یہ بات سُن کر
دیت سنگھارن بولے کہ اے شالُو شور بیر لوگ اپنی بڑائی آپ نہیں کرتے سنسار میں اپنے جس گانے
والے کو کوئی نہیں اچھا کہتا اس لیے جو کچھ بل رکھتے ہو وہ دکھلاؤ جس کی موت نزدیک آپہونچتی ہے
اُس کو بھلی اور بُری بات کہنے کا بچار نہیں رہتا جس طرح سشپال مارا گیا اُسی طرح تو بھی ایک ساعت
میں مارا جائے گا ایسا کہہ کر شیام سندر نے ایک گدا شالُو کے سر پر اس زور سے ماری کہ خون اُس کے
منھ سے گر کر بدن اُس کا کانپ اُٹھا لیکن وہ انتردھیان ہو کر مایا جُدھ کر کے آگ برسانے لگا تب
بسدیو نندن نے ایسے بان مارے کہ سب مایا چھوٹ کر راجہ شالُو بمان سمیت پرتھوی پر گر پڑا جب پھر
اُٹھ کر اُس نے ایک گدا شیام سندر پر چلائی تب مُچھی پت نے وہ گدا کاٹ کر ایک گدا اُس کے ایسی
ماری کہ وہ بیہوش ہو گیا جب تھوڑی دیر میں وہ ہوش میں آیا تب منتر کے زور سے وہ اپنے کو دوت
بنا کر سر اور منھ میں دھول لپیٹے پسینا بہتا ہوا شیام سندر کے پاس آیا اور رو کر بولا کہ اے تربھون پت
مجھ کو دیوکی تمھاری ماتا نے بھیج کر کہا ہے کہ راجہ شالُو بسدیو تمھارے باپ کے مارنے کے واسطے
پکڑے گیا ہے تم اُن کی خبر کیوں نہیں لیتے یہ بات دوت کی سُن کر ایک ساعت بسدیو نندن نے
سوچ کر کے بچار کیا کہ بلرام جی کے سامنے جن کو کوئی دیوتا بھی جیت نہیں سکتا راجہ شالُو بسدیو جی
کو کس طرح پکڑے گیا ہوگا جس وقت شیام سندر اس طرح کا سوچ اور بچار کر رہے تھے اُسی وقت راجہ شالُو
مایا روپی بسدیو بنا کر اُن کے بال پکڑے ہوئے شری کرشن جی کے سامنے لے آیا تب مایا روپی بسدیو
تڑپتا ہوا شیام سندر سے رو کر بولا کہ اے بیٹا ہم تم کو پیدا اور پالن اور رچھا کرنے والا سنسار کا جانتے ہیں
راجہ شالُو تمھارے سامنے مجھے لا کر میرا پران لینا چاہتا ہے اس کے ہاتھ سے جلدی چھڑاؤ یہ بڑے شرم کی
بات سمجھنا چاہیئے کہ جو میں تم ایسا تربھون پت بیٹا رکھ کر اتنا دُکھ پاؤں جس وقت مایا روپی بسدیو اس طرح
بلاپ کر رہا تھا اُسی وقت شالُو نے للکار کر شیام سندر سے کہا کہ دیکھو ہم تمھارے سامنے بسدیو کو پکڑ لا کر
مارتے ہیں تم کو بل ہو تو چھڑا لو ایسا کہہ کر راجہ شالو نے مایا روپی بسدیو کا سر تلوار سے کاٹ کر برچھی
کی نوک پر اُٹھا لیا اور سب لوگوں کو دکھلا کر بولا کہ اے شری کرشن تم نے دیکھا جس طرح میں نے
تمھارے باپ کو مار ڈالا اُسی طرح سب جُدبنسیوں کو مار کر سمدر میں ڈال دوں گا یہ حال دیکھ کر شیام سندر
کو ایک ساعت مورچھا آ گئی پھر اُنھوں نے دھیان دھر کر دیکھا تو معلوم ہوا کہ مایا روپی بسدیو ہے اتنی
کتھا سُنا کر شکدیو جی بولے کہ اے راجہ جس وقت مایا روپی دوت نے آ کر دیوکی جی کا سندیسا کہا اور شالُو نے

مایارہ پی بسدیو کا سر کاٹ لیا اُس وقت لچھمی پت کو کچھ سندیہہ ہوا تھا یہ حال سُن کر رکھیشور اور گیانی لوگ ایسا کہتے ہیں کہ جن پرمیشور کا نام لینے سے سندیہ چھوٹ کر من شدھ ہو جاتا ہے اُن کے کاموں میں سندیہہ کرنا نہ چاہیئے۔

چوپائی

جو پربھ کیوں برہم کہا ویں جگ میں سنکھ دیہہ دھرآے	کہہ کارن اتنو بھرم پاویں تہہ کارن اتنو بھرم پاسے

دوہا

ماکھن پربھو بھگوان کو کہوں کچھ بھرم ناہہ	تدپ یہ لیلا کری جان لیو من ماہہ

جب شیام سندر نے سمجھا کہ شالو نے مایارو پی بسدیو بنا کر سر کاٹا ہے تب پانچ جنیہ شنکھ اپنا بجا کر بڑے کرودھ سے اپنا رتھ اُس کے پیچھے دوڑایا اور ایک گدا ایسی ماری کہ بمان راجہ شالو کا سو ٹکڑے ہوکر سمدر میں گر پڑا اُس وقت شالو نے بمان پر سے کود کر ایک گدا بسدیو تندن پر چلائی تب دیت سنگھارن نے اپنی گدا سے اُس کی گدا توڑ ڈالی۔

چوپائی

سوئی گدا بجرم سم بھاری	ایک بار شالو پر ماری

دوہا

واکو بل کیسے کہا جدھ کرت ات گھور	شری ماکھن پربھو کی گدا چھن میں ڈالی تور

جب اسی طرح راجہ شالو دیر تک دوار کا ناتھ سے گدا جدھ کرتا رہا تب برندابن بہاری نے بان سے ہاتھ اُس کے کاٹ کر گدا سمیت گرا دیے اور سدرشن چکر مار کر اس طرح سر کاٹ لیا جس طرح اندر نے برترا سُر دیت کو مارا تھا جب شالو کے دھڑ سے ایک جوت نکل کر شری کرشن بیکنٹھ ناتھ کے منھ میں سما گئی تب دیوتوں نے مرنا راجہ شالو کا دیکھ کر خوشی کا نقارہ بجایا اور شری کرشن جی پر پھول برسائے۔

ادھیائے اٹھتر

آنا راجہ دنت بکر اور بدورتھ دونوں بھائیوں کا شری کرشن جی سے لڑنے کے واسطے

شکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ پریچھت جس طرح دنت بکر اور بدورتھ دونوں بھائی ششپال کے مارے گئے تھے وہ حال کہتے ہیں سنو کہ جس دن راجہ ششپال راجہ یدھشٹھر کی جگیہ میں مارا گیا اُسی دن سے وہ دونوں بھائی شری کرشن جی سے ششپال اپنے بھائی کا بدلا لینے کے واسطے بچار کرتے تھے جبکہ

انھوں نے سُنا کہ راجہ شالو ہمارے بھائی کا متر دوارکا میں جاکر لڑ رہا ہے تب اُن دونوں نے بھی بہت فوج ساتھ لے کر دوارکا پُری پر لڑنے کے واسطے چڑھائی کی ۔

دوہا

گج رتھ پیدل تُرنگ کی سین لیے نج ساتھ ۔ چلے دوارکا اور کو سب اُسرن کے ناتھ

شیام سندر راجہ ششپال کو مار کر ابھی تک دوارکا پری میں نہیں پہونچے تھے کہ اُسی وقت دنت بکر اور بدورتھ دونوں بھائی اپنی فوج سمیت وہاں پہونچے اور مُرلی منوہر کو گھیر لیا جب اُن کو دیکھ کر سب جدبنسی گھبرا گئے تب دنت بکر باسدیو کے سامنے جاکر ابھمان سے بولا کہ تم نے میرے بھائی اور متر کو مارا ہے اس لئے آج تم کو جدبنسیوں سمیت جم پُری میں بھیج کر اُن کا بدلا لوں گا پہلے تم اپنا ہتھیار میرے اوپر چلاؤ پیچھے سے میں تم کو ماروں گا جس میں تم کو یہ ابھلاکھا نہ رہ جائے کہ میں نے دنت بکر پر ہتھیار نہیں چلایا تم نے بڑے بڑے شور بیر جُدھ میں مارے ہیں لیکن آج میرے ہاتھ سے جیتے بچکر تم کو گھر جانا مشکل ہے ۔

چوپائی

کہت سُنو موہن گوپالا ۔ دُشمن بھراتا میر و ششپالا
جہ کے بیر کاج یہاں آیوں ۔ درشن مہاراج کے پایوں
جاکو درس تمھارو ہوئی ۔ بھو ساگر سے اُترے سوئی
اب موکو چنتا کچھ ناہیں ۔ وو ہوں بھانت نربھے من ماہیں
جو میں مروں تمھارے ہاتھا ۔ ہو ہوں سرگ لوگ کو ناتھا

دوہا

اور جو تم کو مار کر جیت رہوں جگ ماہ ۔ تو راجن کو راج ہوں یا میں سنشے ناہہ

جب اس طرح بہت باتیں کہہ کر دنت بکر نے ایک گدا شری کرشن جی پر چلائی تب دیت سنگھارن اپنی گدا سے اُس کی گدا اگرا کر بولے کہ اے دنت بکر جتنا زور تیرے بدن میں تھا وہ سب تو نے گدا چلاکر پورا کیا اب ہوشیار ہو میری باری ہے یہ کہہ کر دوارکا ناتھ نے کومودکی نام گدا اپنی اس جلدی سے دنت بکر کی چھاتی پر لگائی کہ وہ خون منھ سے ڈالکر اُسی وقت مر گیا ۔

دوہا

پران جوت واکی نکس چڑھی سورگ کی چھاہہ ۔ پھیر سمائی آئے کے ماکھن پربھ مکھ ماہہ

یہ حال دیکھ کر بدورتھ دنت بکر کا بھائی ڈھال تلوار لیے ہو شری کرشن جی کے سامنے آیا تب لچھمی پتی نے اُس کا سر سدرشن چکر سے کاٹ کر مکٹ اور کنڈل سمیت زمین پر گرا دیا جبکہ اُن دونوں کے مرتے ہی سب فوج اُن کی بھاگ گئی تب تینوں لوک میں خوشی ہو کر دیوتوں نے شری کرشن جی پر پھول برسائے اور دُند بھی

بچار کر سب دیوتا اور رکھیشور استت کر کے بولے کہ اے دنیا ناتھ آپ کی لیلا اپرم پار ہے کوئی اُس کا بھید جان نہیں سکتا ہے جے اور بجے آپ کے دوارپال سنکادک کے شاپ دینے سے پہلے ہرنیاکش اور ہرن کشپ اور دوسری مرتبہ راون اور کمبھ کرن ہوئے اور تیسرے جنم میں ششپال اور دنت بکر ہوئے اور شتر بھاؤ سے آپ کا بھجن اور اسمرن کرتے تھے آپ نے اُن کا اُدھار کرنے کے واسطے تین مرتبہ سگن اوتار لیا اور اپنے ہاتھ سے اُن کو مار کر بیکنٹھ میں بھیج دیا ایسا دینڈیال اپنے بھگت کی رچھیا کرنے والا دوسرا کون ہوگا جب سب دیوتا یہ استت کر کے شری کرشن جی کو ڈنڈوت کرنے کے بعد اپنے اپنے لوک کو چلے گئے تب برندابن بہاری بھگت ہتکاری نے جیسے گھائل اور مرے ہوئے جدبنشیوں کو امرت روپی درشٹ سے دیکھا تو سب مرے ہوئے جی کر گھائل لوگ اچھے ہو گئے جب یہ مہا بیکنٹھ ناتھ کی دیکھ کر سب چھوٹے بڑے اُن کا جس گانے لگے تب لچھمی پت سب جدبنشیوں کو ساتھ لے کر آنند پوریک ڈنڈبھی بجاتے ہوئے دوارکا میں آئے اور راجہ شالو وغیرہ کا جو مال لوٹ کر لائے تھے وہ سب اُگرسین کو دیا اُن کو دیکھتے ہی سب چھوٹے بڑوں نے خوش ہو کر اپنے اپنے گھر منگلاچار منایا اور بیکنٹھ ناتھ کی آگیا سے بشوکرما نے اُن سب مکانوں کو جو دیتیوں نے توڑ ڈالے تھے ساعت بھر میں جیوں کے تیوں بنا دیے اور شری کرشن جی نے اُسی دن سے جدھ کرنا چھوڑ کر یہ پرتگیا کی کہ اب میں ہتھیار نہ پکڑوں گا اتنی کتھا سُنا کر شکدیو جی بولے کہ اے راجہ پرکچھت جب کچھ دن بعد راجہ جدھشٹر آدک پانڈوؤں اور درجودھن آدک کوروؤں سے مہابھارت کی تیاری ہوئی تب شیام سندر راجہ اُگرسین سے یہ حال کہہ کر بلرام جی سے بولے کہ اے بھائی اس مہابھارت میں مجھ کو کیا کرنا چاہیئے یہ بات سُن کر بلداؤ جی نے من میں بچار کیا کہ شیام سندر پانڈوؤں کی اچھا پورن کرنے کے واسطے مہابھارت کرایا چاہتے ہیں میں وہاں رہ کر درجودھن اپنے چیلے کی سہاتیا کروں گا تو شیام سندر بُرا مانیں گے اور شیام سندر کا حکم ماننے میں درجودھن بُرا مانے گا اس لیئے ہستناپور نہ جا کر تیرتھ جاترا کرنے چلا جاؤں گا آگے جو اچھا بیکنٹھ ناتھ کی ہو گی وہ کریں گے یہ بات بچار کر ریوتی رمن نے شری کرشن جی سے بنے کیا کہ اے مہاراج آپ ہستناپور جا کر جیسا اُچت ہو ویسا کیجیئے میں بھی تیرتھ جاترا کرتے ہوئے وہاں آ پہونچوں گا یہ سُن کر شری کرشن جی نے مہابھارت کرانے کی اچھا سے بلداؤ جی کو روکنا اُچت نہیں جانا جب یدونندن کُرکچھیتر میں جہاں اٹھارہ اکچھوہنی دل مہابھارت کرنے کے واسطے اکٹھا ہوا تھا گئے تب بلداؤ جی بھی پربھاس کچھیتر اور جمنا آدک بہت تیرتھوں میں اسنان اور دان اور جاترا کرتے ہوئے نیمکھارنیہ کھیتر میں پہونچے وہاں پر اُنھوں نے کیا دیکھا کہ ایک جگہ بہت سے رکھیشور اور منیشور اکٹھا ہو کر جگیہ کر رہے ہیں اور دوسری جگہ روم ہرکھن سوت پورانک چیلہ بید بیاس جی کا سنگھاسن پر بیٹھا ہوا شونکادک رکھیشوروں کو کتھا سنا رہا ہے بلداؤ جی کو دیکھتے ہی شونکادک سب رکھیشور آدر سنمان کرنے کے واسطے اُٹھ کھڑے ہوئے لیکن روم ہرکھن بدیا کے ابھمان سے نہیں اُٹھا

تب ریوتی رمن کرودھ کرکے بولے کہ اس مورکھ کو کس نے بیاس گدّی دی اور کتھا باچنے کے واسطے ایسا بھکت
اور گیانی چاہیئے جس کو لوبھ اور اہنکار نہ ہو آپ رکھیشور لوگ دیکھتے ہیں کہ یہ پورانک بدیا پڑھنے پربھی شاستر
کے موافق نہ چلکر ابھمان کے نشہ میں اندھا ہو رہا ہے جس طرح کلجگ کے براہمن دوسروں کو اُپدیش دے کر
آپ مرجاد کے موافق نہیں چلتے اسی طرح یہ کام اور کرودھ اور لوبھ اور موہ کے بس ہوکر چھوٹے بڑوں
کو نہیں پہچانتا اور ہمارا اوتار کیول ادھرمی کچالیوں کے مارنے کے واسطے ہوا ہے اس لئے جو کوئی
ہمارے سامنے کمارگ پر چلتا ہے اُس کا اپرادھ ہم چھما نہیں کرسکتے ایسا کہہ کر شیش اوتار نے ایک
کُشا منتر پڑھ کر کرودھ سے اُس پورانک کی طرف پھینکا تب اُس کشا کے لگتے ہی اُس کا سر کٹ کر
گر پڑا یہ حال دیکھتے ہی شونک آدک رکھیشوروں نے چلّا کر بلبھدر جی سے کہا کہ مہاراج یہ سوت سب چرتر سُنا کر
اپنے سننے والوں کو کرتارتھ کرتا تھا اُس بیاس گدّی پر بیٹھے ہوئے آپنے مارڈالا اچھا نہیں کیا ہم لوگ جانتے
ہیں کہ آپ نے اپنی اچھّا سے اوتار لیا ہے لیکن اُس کو جو براہمن اور بیش سے پیدا ہوا ہے اور ہماری آگیا
سے بیاس گدّی پر بیٹھا تھا آپ نے جو مارڈالا اُس سے آپ کو برھم ہتیا لگی اب آپ کو پرائشچت کرنا چاہیئے
جو آپ ایسا نہ کریں گے تو دوسرا کوئی برہم ہتیا سے کس واسطے ڈرے گا اور شاستر میں جو آوپرش بھگوان کی
سانس ہے براہمنوں کو بہت اُتم لکھا ہے دیکھئے جبکہ شیام سندر آپ کے چھوٹے بھائی پر برہم پریشور کو
بھرگ رکھیشور نے بنا اپرادھ لات ماری تھی تب اُنھوں نے رکھیشور کا پاؤں اپنے ہاتھ سے دبا کر کہا تھا کہ
میرے کٹھور ہردے سے آپ کے کومل چرنوں میں چوٹ لگی ہوگی اس سے براہمن کی بدی بڑی سمجھنا چاہیئے
یہ گیان روپی بات سُن کر بلرام جی کا کرودھ شانت ہوا تب اُنھوں نے رکھیشوروں سے کہا کہ مہاراج آپ لوگ
سچ کہتے ہیں مجھ سے اپرادھ ہوا جو میں نے کرودھ بس ہوکر براہمن کو مارڈالا آپ کوئی پرائشچت اُس کا بتلائیے
جس میں میرا بدن شدّھ ہو جاے اور اگر کوئی بیٹا اُس سوت کے ہو تو بتلائیے میں اُس کو بیاس گدّی پر
بیٹھال دوں ۔

دوہا

ہم ہون کو دوکھن لگے جو کچھ کریں انیت
اورن کو کہیے کہا کٹھن کرم کی ریت

یہ سُن کر رکھیشور بولے کہ تیرتھوں کے اشنان کرنے سے تمہارا پاپ چھوٹ جائے گا جب شونک
آدک نے اُگرشروا نام روم ہرکھن کے بیٹے کو وہاں بھیجا تب بلدیوجی نے اُس کو اُس کے باپ کی جگہ
بیاس گدّی پر بیٹھا کر یہ بردان دیا کہ تجھ کو بنا پڑھے سب بدّیا یاد ہو جاے جیسے یہ بات ریوتی رمن کے
منھ سے نکلی ویسے سوت کے بیٹے کو چھیو شاستر اور اٹھارہ پُران بنا پڑھے یاد ہو گئے تب وہ بیاس گدّی
پر بیٹھ کر کتھا باچنے لگا یہ مہما بلرام جی کی دیکھتے ہی سب رکھیشور خوش ہوکر بولے کہ مہاراج آپ کی دیا
سے سوت کے مرنے کا سوچ تو چھوٹ گیا لیکن بلول دیت بندروپ سے جو پورنماسی اور اماوس

اور دواوشٹی کو آ کر ہمارے جگیہ اور ہوم میں پیپ اور لہو اور ہڈی پھینکدیتا ہے اس سے ہم لوگ بڑا دُکھ پاتے ہیں آپ تیرتھ باسیوں پر دیال ہو کر اُس بندر کو مار ڈالیے تو ہم لوگ نربھے ہو کر جگیہ اور ہوم کیا کریں یہ بات سُن کر بلرام جی بولے کہ بہت اچھا ہم اُس کو مار کر تمھارا دُکھ چھڑاویں گے۔

ادھیائے اناسی

مارنا بلرام جی کا بلوّل نام دیت بندر روپ کو

شکدیوجی بولے کہ اے راجہ پریچھت ریوتی رمن نے رکھیشوروں کے کہنے سے بلول دیت کو مارنے کے واسطے کئی دن تک نیمکھارشر کہ میں نواس کیا جب پورنماسی کے دن بڑی آندھی چل کر پانی اور لہو اور پیپ برسنے لگا اُس وقت رکھیشوروں نے بلرام جی سے کہا کہ اے مہاراج یہ سب لچھن اُس بندر کے آنے کے ہیں یہ بات سُن کر بلدیوجی نے ہل اور موسل اپنے ہتھیار کو یاد کیا ویسے دونوں اُن کے پاس آ پہونچے تب وہ بندر روپ دیت کالا رنگ پہاڑ ایسا لمبا اور چوڑا بڑے بڑے دانت لال لال آنکھیں ڈراؤنی صورت بنائے ترشول ہاتھ میں لیے بادل کی طرح گرجتا ہوا وہاں آیا تب بلدیوجی اپنا ہل اور موسل لے کر اُس کی طرف چلے۔

دوہا

اُن ہوں راہہ دیکھ کے جان لیئو من مانہہ	ان سمان جو دھا بلی تہوں لوک میں نانہہ

جب اُس بندر نے بلرام جی کو اپنے سے زیادہ دیکھا تب وہ منتر کے زور سے انتردھیان ہو کر مل اور موتر برسانے لگا یہ حال دیکھتے ہی ریوتی رمن نے اُس بندر کو ہل کی نوک سے اُٹھا کر زمین پر پٹک دیا اور ایک موسل اُس کے سر پر ایسا مارا کہ پران اُس کا نکل گیا اُس دیت کا مرنا دیکھ کر سب رکھیشور اس طرح خوش ہو گئے کہ جس طرح برترا سُر دیت کے مرنے سے دیوتا خوش ہوئے تھے اور اُسی وقت رکھیشوروں نے ریوتی رمن کو آشیرباد دے کر ایسے خوشبودار پھولوں کی مالا گلے میں پہنا دی جس کے پھول کبھی نہ کمھلاویں اور دیوتوں نے بلدیوجی پر پھول برسا کر دُندبھی بجائی۔

دوہا

تہاں آئے سب دیوتا بھوکھن بسن بنائے	پہرائے بلرام کو شوبھا کہی نہ جائے

جب رکھیشوروں نے دیت کے مارے جانے سے بے ڈر ہو کر بلدیوجی کو بدا کیا تب ریوتی رمن کرٹھ کیشور اور گومتی اور گنڈک اور بپاسا اور گنگا اور کوشکی اور سرجو اور پلہہ آشرم اور شون بھدر اور پریاگ اور کاشی آدک تیرتھوں میں گئے اور وہاں پر اسنان اور دان کیا پھر وہاں سے گیا جی اور گنگا ساگر اور گوداوری اور بھاگیرتھی اور سنگمیشور اور بھیم رتھی اور سیت بندھ رامیشور اور بندھیاچل اور شری شیل آدک تیرتھوں

میں جاکر اسنان کیا اور دس دس ہزار گئو بدھ پور یک براہمنوں کو دان دیا پھر وہاں سے سوام کارتک اور اگست مُنی اور پرشرام جی اور ارجنؑ بالا کا درشن کرتے ہوے اور راہ میں سب لوگوں کو سُکھ دیتے ہوے برسویں دن پرتھوی پرکرما کرکے ہردوار میں آئے ۔

	دوہا	
تہاں سنی بلرام جی لوگن سے یہ بات		پانڈسُتن اور کوروں جُدھ ہوت دن رات

یہ حال سنتے ہی بلدیو جی کرچھیتر کو چلے اور جس وقت راجہ دُرجودھن اور بھیم سین مہا بھارت کراکے اٹھارھویں دن آپس میں گدا جُدھ کرتے تھے اُسی وقت وہاں پہونچے جب اُن کو دیکھ کر جدھشٹر آدک پانچوں بھائی اور راجہ درجودھن نے ڈنڈوت کی تب بلدیو جی اُن لوگوں کو آشیرباد دے کر بولے کہ بڑے سوچ کی بات ہے کہ شیام سندر تربھون پت کے رہنے پر بھی کوروؤں اور پانڈوں نے رجوگن کے بس ہوکر اپنے بھائی آدک لاکھوں آدمیوں کا ناش کیا اور بھیم سین اور دُرجودھن دونوں آدمی زور میں برابر ہیں لیکن بھیم سین کی سانس لڑتے وقت نہیں پھولتی اور درجودھن گدا جدھ اس سے اچھی جانتا ہے یہ حال اُن کا دیکھ کر بلداؤجی نے بھیم سین اور دُرجودھن سے کہا کہ تم لوگ لڑنا چھوڑ دو جس میں تمھارا انش بنا رہے دیکھو مہا بھارت کرنے میں اتنا کُل اور پروار تمھارا مارا گیا تس پر بھی تم کو اپنا بُرا بھلا نہیں سوجھ سمجھ پڑتا یہ بات سنتے ہی پرمیشور کی اچھا سے دونو بیروں نے بلداؤجی سے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ اے مہاراج اب رن پر چڑھ کر ہم لوگوں سے اُترا نہیں جاتا ۔

	دوہا	
بھدپ برچین رام جو جُدھ کرومت کوے		تدپ ان مانیو نہیں ہونی پربل ہوے

جبکہ ریوتی رمن کے سمجھانے پر بھی اُن دونوں نے لڑنا نہیں چھوڑا تب بلداؤجی اچھا بیکنٹھ ناتھ کی اس طرح سمجھ کر چپ رہے اور اُسی وقت بھیم سین نے ایک گدا درجودھن کی جانگھ میں ایسی ماری کہ جانگھ اُس کی ٹوٹ گئی اور وہ پرتھوی پر گر پڑا تب درجودھن نے بلرام جی سے رو کر کہا کہ اے مہا پربھو آپ میرے گرو ہیں میں آپ سے جھوٹھ نہیں کہتا کہ اس مہا بھارت میں سب آدمی آپ کے بھائی شری کرشن جی کی صلاح سے مارے گئے ہیں اور پانڈوں لوگ اُنھیں کے زور سے لڑتے ہیں نہیں تو اُن کو کیا سامرتھ تھی جو پھر کوروں سے لڑتے جدھشٹر آدک پانچوں بھائی اس طرح شیام سندر کے بس میں ہو رہے ہیں جس طرح کاٹھ کی پتلی کو نٹ اپنے آدھین رکھ کر جدھر چاہتا ہے اُدھر نچاتا ہے دوار کا ناتھ کو ایسا اُچت نہیں ہے کہ پانڈوں کی سہائتا کرکے ہمارے ساتھ لڑائی کریں دیکھو بھیم سین نے دُساسن کی بھجا اُکھاڑ کر اُس کو مار ڈالا اور ہم لوگوں کے سامنے خون اُس کا پیا اور ادھرم کی راہ سے میری جانگھ میں گدا مار کر مجھ کو پرتھوی پر گرا دیا اور میں اس سے زیادہ پانڈوں کے ادھرم کا حال آپ سے کہاں تک برنن کروں جو کچھ

میرے بھاگ میں لکھا تھا وہ ہوا جس طرح اس مہادکھ میں آپ نے دیال ہوکر درشن دیا اُسی طرح میرے واسطے جو اُچت ہو وہ کیجیے جب ایسے آدھین بچن دُرجودھن سے بلداؤجی نے سُنے تب شری کرشن کے پاس جاکر بولے کہ اے بھائی تم نے یہ کیسی مایا پھیلائی جو اپنے آدمی مہابھارت میں تمہارے سامنے مارے گئے اور دساسن کی بھُجا اُکھاڑ کر دُرجودھن کی جانگھ توڑ ڈالی یہ دھرم جُدھ کی بات نہیں ہے کہ کوئی زبردست آدمی کسی کا ہاتھ اُکھاڑ ڈالے اور کمر کے نیچے گدا چلاوے دھرم جُدھ میں ایک ایک آدمی اپنے برابر والے کو للکار کر لڑتا ہے یہ سُن کر شری کرشن جی بولے کہ اے بھائی تم نہیں جانتے کہ کورو لوگ بڑے ادھرمی اور پاپی ہیں اُن کا حال کچھ کہا نہیں جاتا دیکھو پہلے دُرجودھن نے دساسن اور شکُنی کے کہنے سے کپٹ کا جوا کھیل کے سب مال اور دیش راجہ جُدھشٹھر آدک کا جیت لیا اور ان کو تیرہ برس بن باس دیا پھر دساسُن نے سر کے بال پکڑ کر دروپدی کو راج سبھا میں لاکر ننگی کرنا چاہا جس وقت دُرجودھن نے دروپدی ایسی پت برتا کو اپنی جانگھ پر بیٹھنے کے واسطے کہا تھا اُسی وقت بھیم سین نے سوگند کھاکر یہ پرتگیا کی تھی کہ دساسن کی بھُجا اُکھاڑ کر دُرجودھن کی جانگھ اپنی گدا سے توڑوں گا وہی پرتگیا اپنی بھیم سین نے پوری کی اس کے سوائے اور جو جو پاپ اور ادھرم کوروؤں نے جُدھشٹھر آدک سے کیے ہیں اُس کا حال کہاں تک تم سے کہوں یہ مہابھارت کی آگ جو جل رہی ہے کسی طرح نہیں بجھ سکتی تم اس بات کا سوچ مت کرو جب بلداؤجی نے یہ بات شری کرشن جی کے منہ سے سُنی تب اچھا اُن کی جانکر کُرکھیتر سے دُوارکا پُری میں چلے آئے اور وہاں سے ریوتی اپنی استری اور کئی جُدبنشیوں کو ساتھ لے کر نیمکھارمشر کھیتر میں اس اچھا سے گئے کہ جس میں برہم ہتیا کا پاپ جو تیرتھ کرنے سے چھوٹ گیا تھا وہ رکھیشوروں کو دکھلاویں جیسے شونک آدک رکھیشوروں نے بلداؤجی کو دیکھا ویسے بہت خوشی سے آشیرباد دے کر کہا کہ تمہاری برہم ہتیا چھوٹ گئی جب یہ بات بلداؤجی نے سُنی تب بڑی خوشی سے وہاں اسنان اور دان اور جگیہ آدک شبھ کرم کیا اور رکھیشوروں کو گیان اُپدیش دے کر جُدبنشیوں سمیت دُوارکا پُری میں چلے آئے اور اپنے ذات بھائیوں کا سنمان کیا۔

دوہا

رام کتھا پاون سدا کہے سُنے جو کوے ‌ ‌ تاکو شری بھگوان سوں پریم پریت اتی ہوے

ادھیائے اسّی

کتھا سُداما براہمن کی

راجہ پریکھشت نے اتنی کتھا سُن کر شکدیوجی سے بنے کیا کہ اے مہاراج آپ سمجھتے ہونگے کہ پرمیشور کی کتھا اور لیلا سُن کر اُس کو سنتوکھ ہوا ہوگا لیکن میرا من ابھی تک سننے سے نہیں بھرا ست سنگ بنا بھاگ

کے نہیں ملتا اس سے میں جانتا ہوں کہ میرے پچھلے جنم کا پُن سہائے ہوا جو میں نے انت سمے گنگا کنارے
آکر آپ کا درشن پایا جس جگہ پرمیشور کی کتھا ہو کر ست سنگ رہتا ہے وہاں پر دیوتا لوگ سورگ سے آتے ہیں
دیکھئے جو نارد منی دن رات پھرتے رہ کر کہیں نہیں ٹھہرتے وہ بھی ست سنگ میں آکر بیٹھتے ہیں میرے پتروں
نے اپنے کرم کے انُسار بیکنٹھ سے بھی اچھا استھان پایا ہوگا لیکن آپ کے مُکھار بند سے جو میں نے شری
مدبھاگوت سُنی ہے اس سے میرے پتر لوگ اچھے سے اچھا استھان اپنے رہنے کے واسطے پاویں گے جس
آدمی کے منھ سے پرمیشور کا نام نہیں نکلتا اُس کو جانور سے بھی بدتر سمجھنا چاہیئے جو کان کتھا اور اُستت بھگوان کی
نہیں سنتا وہ کان بچھو اور سانپ کے بل کے برابر ہے جو سر ہر مندر اور دیو استھان اور سادھو اور براہمن کے
سامنے ڈنڈوت نہیں کرتا وہ سر بدن پر بوجھ کے برابر ہے اور جو آنکھ شیام سندر کا درشن پرگٹ یا دھیان میں نہیں
کرتی وہ آنکھ مور پنکھ کے برابر ہے جو گرہستھ بیکنٹھ ناتھ کا پریم رکھ کر اپنے برن کا دھرم کرتے ہیں اُن کو جوگی
اور سنیاسی اور پرم ہنس سے اُتم جاننا چاہیئے اس لیے آدمی کو اُچت ہے کہ آدمی کا تن پاکر ہر بھجن اور
ست سنگ میں اپنا جنم بتادے اے شکدیوجی مہاراج آپ کے اوپر بھگوان کی بڑی کرپا ہے اس لئے
چاہتا ہوں کہ مجھ کو کچھ اور ہر چرتر سنائیے شکدیوجی بولے کہ اے راجہ تیری بُدّھ دھن ہے جو تو ہر کتھا سننے
سے اتنی پریت رکھتا ہے ۔

دوہا

جو یا بدھ چیت دے سنے ہر کی کتھا پُران	کرپا کرت ہیں تاہ پر مالکھن پُربھ بھگوان

اے راجہ پریچھت اب ہم کتھا سُداما براہمن کی جس کا دردر شری کرشن دوارکا ناتھ نے چھڑا کر اُس کو
کبیر دیوتا کے برابر درب اور راجہ اندر کے سمان سکھ دیا تھا کہتے ہیں سُنو کہ دکھن طرف درواڑ دیس میں بدربھ
نام ایک شہر تھا وہاں کے راجہ اور پرجا اپنے کرم اور دھرم سے رہ کر سادھو اور براہمن کی سیوا کیا کرتے
تھے اُسی شہر میں سُداما نام براہمن بید اور شاستر پڑھتا ہوا شری کرشن کا گُر بھائی رہ کر اس غریبی سے
اپنا جنم کاٹتا تھا کہ اُس کو تن بھر کپڑا اور پیٹ بھر بھوجن نہ ملکر کبھی کبھی اُپاس ہو جاتا تھا تس پر بھی وہ من اپنا
برکت رکھ کر آٹھوں پہر خوش رہتا تھا اور سُشیلا اُس کی استری بھی بھوجن اور کپڑے کا دُکھ پانے پر بھی
پریم پوربک اپنے پت کی سیوا کرتی تھی اور وہ دونوں استری پُرش سنساری سُکھ سپنے کے برابر سمجھ کر دن
رات اسمرن اور دھیان پرمیشور کا کیا کرتے تھے اور بنا مانگے جو کچھ ملتا تھا اُس کو کھا کر خوش رہتے تھے ایک
مرتبہ ایسا اتفاق ہوا کہ سُداما براہمن کو اُس کی استری اور چاروں بیٹوں سمیت دو اُپاس ہوگئے جب تیسرے
دن دو لڑکے بھوکھ سے بہت بیاکُل ہو کر رونے لگے اور سُشیلا سے بیٹوں کا دُکھ نہیں دیکھا گیا تب اُس نے
ڈرتی اور کانپتی ہوئی اپنے سوامی سے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ مہاراج میں نے سنا ہے کہ شری کرشن جی جو بچپن سے
تمھارے متر اور گُر بھائی ہیں اور اُنھوں نے کیول براہمنوں کی رچھا کرنے اور ہر بھگتوں کا دُکھ چھڑانے

کے لیے اوتار لیا ہے تم اُن کے پاس کیوں نہیں جاتے جس میں تمھارا سب دُکھ اور دردر چھوٹ جائے
تم کو گرہستھ براہمن سمجھ کر وہ اتنا روپیہ دیں گے کہ پھر تم کو سنساری اچھّا نہ رہے گی یہ سن کر سُدامانے کہا
کہ اے پیاری تیرا گیان کہاں جاتا رہا جو تجھ کو اتنی ترشنا یعنے ہوس پیدا ہوئی براہمنوں کو لالچ کرنا اچھّا نہ
ہو کر ترشنا رکھنے میں برہم تیج جاتا رہتا ہے جس طرح تین پن میرے بیت گئے اسی طرح چوتھا پن بھی پرمیشور
کی دیا سے بیت جائے گا اگر اس وقت لالچ کر کے وہاں جاؤں اور کہیں راہ میں بڑھاپے کے مارے گر پڑوں
تو سنساری لوگ کہیں گے کہ سُدامانے بڑھوتی سے لالچ میں آکر اپنا ہاتھ پاؤں توڑا یہ بات سن کر سُشیلا بولی
کہ اے مہاپربھو میں آپ کو لالچ کی راہ سے وہاں جانے کو نہیں کہتی بلکہ اس واسطے کہتی ہوں کہ مہاتما
اور بڑے لوگوں کا درشن کرنے سے سب دُکھ چھوٹ کر سکھ ملتا ہے شری کرشن ترلوکی ناتھ براہمنوں پر بڑی
دیا رکھتے ہیں وہاں جانے سے تم کو سوائے سُکھ کے دُکھ نہ ہوگا۔

	دوہا		
	اُن پے کیوں نہیں جات ہو جن کی کرپا انت		تہہ کارن نتی کرت چت دِے سُنیئے کنت

یہ سُن کر سُدامانے کہا کہ اے پران پیاری سچ ہے کہ میں شری کرشن جی سے متر تا اور جان پہچان رکھ کر اپنے
کو اُن کا سیوک سمجھتا ہوں لیکن جب میں اُن کے پاس بھینٹ کرنے کے واسطے جاؤں گا تب وہ مجھ کو کنگال
جان کر درب آدک سنساری سُکھ کرنے کے واسطے دیں گے اس لئے میرے نزدیک اُن تربھون پت سے
جوارتھ دھرم کا موکش چاروں پدارتھ کے دینے والے ہیں درب آدک جو ہمیشہ بنا نہیں رہتا لینا اُچت
نہیں ہے کس واسطے کہ جب اُن کی دیا سے مجھے روپیہ ملے گا تب مجھ کو دھیان اور اسمرن اُن کا جیسا غریبی
میں بن پڑتا ہے ویسا روپیہ پانے سے نہیں ہو سکے گا اور سنساری سکھ میں لپٹ جانے سے پرلوک کا
سوچ بھول جائے گا میں نے پچھلے جنم میں کسی کو کچھ دان دیا ہوتا تو اس جنم میں مجھے ملتا بنا دیے کوئی نہیں
پاتا اس بات میں تم مجھ کو دوش مت دو میرے دن بہت اچھے چلے جاتے ہیں یہ سن کر سُشیلا نے جانا کہ
میرے سوامی سنساری سُکھ سپنے کے برابر سمجھ کر کچھ اچھّا نہیں رکھتے تب پھر ہاتھ جوڑ کر بولی کہ اے مہاپربھو
میں کچھ دھن کی اِچھّا نہ رکھ کر اس واسطے کہتی ہوں کہ اُن پر برہم پرمیشور کے درشن کرنے سے مکت ہوگی سُداما
بولا کہ اے پیاری گرو اور مہاتما کے یہاں بنا کچھ بھینٹ لیے جانا اُچت نہیں ہے اور میں اتنا مقدور نہیں
رکھتا کہ کچھ چیز اُن کی بھینٹ کے واسطے لے جاؤں یہ بات سُنتے ہی سُشیلا خوش ہو کر چار مُٹھی چاول اپنے
پڑوسیوں سے مانگ لائی اور پُرانی دھوتی کے لتے میں باندھ کر اپنے سوامی کو دے کر کہا کہ اے مہاراج
ہم کنگالوں کی تھوڑی سی بھینٹ وہ تربھون پت بڑی خوشی سے لیں گے جب سُدامانے چاول بھینٹ
دینے کے واسطے پائے تب وہ پوٹلی بغل میں دبا کر لوٹا ڈوری کندھے پر ڈال کر گنیش جی کو منا کر لاٹھی لے کر
راہ میں یہ بچار کرتا ہوا دوارکا کو چلا کہ دیکھو میرے بھاگ میں درب ملنا تو نہیں لکھا ہے لیکن شری کرشن چند

آنند کند کا درشن پاکر اپنا جنم سوارتھ کروں گا لیکن ایک بات کی چنتا مجھ کو ہے کہ شری کرشن چندر ترلوکی ناتھ سولہ ہزار ایک سو آٹھ محل میں رانیوں کے پاس رہتے ہیں جہاں بڑے بڑے راجوں کا پہونچنا کٹھن ہے وہاں مجھ کنگال آدمی کو کون جانے دیگا اور میری خبر اُن کو کیسے پہونچے گی ۔

دوہا

یہ من میں سوچت چلیو میں تو دین اناتھ	کیسے موہنہ پہچان ہیں وے ترلوکن کے ناتھ

اب میں شرم سے اپنے گھر بھی پھر کر نہیں جا سکتا دیکھو بڑے سوچ کی بات ہے کہ میں نے اپنی جھونپڑی کو جس میں بھیکھ مانگ کر آنند سے دن کاٹتا تھا ہاتھ سے کھویا اور شیام سندر کے پاس پہونچنا بھی کٹھن معلوم ہوتا ہے جب سُداما براہمن اس طرح سوچ بچار کرتا ہوا تین پہر میں دوارکا پُری کے پاس پہونچا تب اُس نے کیا دیکھا کہ چاروں طرف اُس پُری کے سمدر لہرا رہا ہے اور اچھے اچھے سونے کے رتن جٹت مکان بنے ہیں اور سب چھوٹے بڑوں کے گھر میں منگلاچار اور ہر چا ہو رہا ہے جب سُداما براہمن یہ آنند دیکھتا ہوا شری کرشن دوارکا ناتھ کی ڈیوڑھی پر پہونچا تب اس ڈر سے کہ کوئی مجھ کو بھیتر جانے سے روک نہ دے بار بار پیچھے پھر کر دیکھتا ہوا آگے کو چلا شری کرشن دوارکا ناتھ کی آگیا سے کسی براہمن کو کسی وقت محل میں جانے کی روک نہ تھی اس لئے کسی ڈیوڑھی بان نے بھیتر جانے سے منع نہیں کیا جبکہ سُداما براہمن تین ڈیوڑھی نانگھ کر چوتھی ڈیوڑھی پر جہاں شری دوارکا ناتھ جڑاؤ سنگھاسن پر بیٹھے ہوئے رُکمنی مہارانی سے چوپڑ کھیل رہے تھے پہونچا تب دربان نے اُس کا حال پوچھ کر شری کرشن جی کے پاس جاکر کہا ۔

کبت

سیس پگا نہ جھنگا تن میں نہیں جانو کو آہ بسے کہ گراما	دھوتی پھٹی سی لٹی دوپٹی اور پاؤں اُپانہ اور نہ سا ما
دوار کھڑو دوج دُربل دیکھ رہیو چک سو بسُدھا ابھراما	پوچھت دینِ دیال کو دھام بتاوت آپن ناؤں سُداما

یہ بات سنتے ہی شری کرشن چندر جی چوپڑ کھیلنا چھوڑ کر سنگھاسن پر سے اُتر پڑے اور آنکھوں میں آنسو بھر کر ملنے کے واسطے دوڑے جب سداما نے شری کرشن جی کو آتے دیکھا تب دوڑ کر اُن کے چرنوں پر گر پڑا تب شیام سندر نے سُداما کو بڑے پریم سے اُٹھا کر اپنی چھاتی سے لگا لیا اتنی کر پا دوارکا ناتھ کی اپنے اوپر دیکھ کر سُداما من میں کہنے لگا کہ اے پرمیشور میں یہ حال پرگٹ دیکھتا ہوں یا سپنے میں دوارکا ناتھ نے سُداما کا ہاتھ پکڑے ہوئے اپنے سنگھاسن پر لے جاکر اُس کو بیٹھالا اور اپنے ہاتھ سے دھور جھاڑ کر پاؤں کا کانٹا نکالا اور اُن کا چرن دھونے کے واسطے رُکمنی جی سے پانی مانگا اور سُداما سے بولے ۔

کبت

کاہے بیحال ہوئیں تے پگ کنڈگ جال گڑے پُن جوے	ہائے سکھا دُکھ پائے مہا تم آئے اتے نہ کتے دن کھوئے
دیکھ سُداما کی دین دسا کرُنا کرکے کرُنا مے روے	پانی پرات کو ہاتھ چھیوُ نہیں نینن کے جل سے پگ دھوے

پانوں دھوتے وقت سدا ما مارے شرم کے جیوں جیوں پانوں اپنا سمیٹ لیتے تھے تیوں تیوں بیکنٹھ ناتھ اس پر بہت دیال ہو کر اپنے ہاتھ سے چرن دھوتے تھے یہ بات دیکھ کر رُکمنی آدک آٹھوں پٹ رانیاں چاہتی تھیں کے سُداما کی سیوا ہم لوگ اپنے ہاتھ سے کریں جس میں ہمارے پران پت کو محنت نہ پڑے لیکن تربھون پت نے یہ بات نہ مانکر اپنے ہاتھ سے سُداما کے بدن پر چندن لگایا اور دیوتا کے برابر بدھ پوربک اُس کی پوجا کی اور چھپتیس پرکار کے بنجن کھلاکر پان اور الائچی دے کر عطر لگا کر پھولوں کا گجرا اُس کو پہنایا اور رُکمنی آدک آٹھوں پٹ رانیوں سے کہا کہ تم لوگ جتنی سُداما ہمارے متر کی پریم سے کروگی اُتنا ہم تم لوگوں سے خوش ہوں گے جس وقت رُکمنی جی سُداما پر چنور ہلانے لگیں اُس وقت دیوتا لوگ اپنے اپنے بمانوں پر یہ حال دیکھ کر سُداما کے بھاگ کی بڑائی کرنے لگے۔

دوہا

یا بدھ بیر پوج کے ماکھن پربھ جُدرائے	کشل چھیم پوچھن لگے امرت بین سُنائے

اتنی کتھا سُنا کر شکد یوجی بولے کہ اے راجہ پرکھشت یہ چرتر دیکھتے ہی رُکمنی اور ست بھاما آدک سب استریاں دوارکا ناتھ کی اور سب جُدبنسی جو وہاں پر بیٹھے تعجب مانکر کہنے لگے کہ دیکھو روپ والے ورروپیہ والے کا سب کوئی آدر کرتا ہے اس درّدری بوڑھے براہمن نے پچھلے جنم میں نہ معلوم کون ایسا بھاری تپ کیا تھا اور کیا گن اُس میں بھرا ہے کہ جس سے تربھون پت اپنے ہاتھ سے اتنی سیوا اُسکی کرتے ہیں

چوپائی

	یاہ کرشن پوجت ہیں جیسے	نج پُرکھن مانت ہیں تیسے
دوہا	یا برہچ سنکا دہیں یا رکھ نارد آہ	یا شوگوری ناتھ ہیں ہر پوجت ہیں جاہ

اس وقت ست بھاما جو بڑی بولنے والی تھی دوسری استریوں سے کہنے لگی کہ شیام سندر ہم لوگوں کے ساتھ ابھمان بھری باتیں کیا کرتے تھے اب اُن کے متر کو دیکھو کہ جس نے تمام عمر اپنا پیٹ سپنے میں بھی نہیں دیکھا بھرنے کا کیا ذکر ہے نہ معلوم یہ براہمن دیوتا کس دیس میں رہتے ہیں جن پر ایسا درّدر چھا رہا ہے لیکن اُس کو بڑا اچھا گمان سمجھنا چاہیئے جس نے بیکنٹھ ناتھ کو ایسا بس میں کر لیا ہے پہلے میں نے نند اور جسودا اُن کی ماتا اور پتا کے گئو چرانے کا حال سُنا تھا اور آپ ہی اور ماکھن چُھپا چُرا کر کھایا کرتے تھے اب اُن کے متر کو دیکھ کر مجھے بشواس ہوا کہ وہ سب باتیں سچ ہیں جب سُداما نے ایسی کرپا شیام سندر کی اپنے اوپر دیکھی تب اُس نے اپنے من میں سمجھا کہ شری کرشن جی

نے مجھ کو نہیں پہچانا کسی دوسرے کے دھوکے سے میری ٹہل اور سیوا کرتے ہیں میں اس لائق نہیں ہوں شری کرشن جی انترجامی نے ترنت یہ حال جانکر سُداما کے من کا سندیہہ دور کرنے کے واسطے کہا کہ اے متر تم کو یاد ہوگا کہ جب ہم اور تم دونوں آدمی ایک ساتھ ساندیپن گرو کے یہاں پڑھتے تھے اور انھیں دنوں تمھارا بواہ ہوا تھا بتلاؤ ہماری بھوجائی اچھی طرح ہے اور تم راہ میں خیر صلاح سے یہاں آئے ہم کو تمھارے دیکھنے کی بڑی لالسا لگی تھی تم نے بڑی دیا کی جو اپنے چرنوں سے ہمارا گھر پوتر کرکے درشن دیا ہم اچھی طرح جانتے ہیں کہ تم اُن دنوں بھی اپنا من برکت رکھتے تھے اب بتاؤ کس طرح بیتتی ہے دیکھو جس طرح سولہ ہزار ایک سو آٹھ استریاں رہنے پر بھی میں کسی کے آدھین نہیں رہتا اسی طرح گیانی لوگ سنسار میں رہ کر اپنا من برکت رکھتے ہیں

	دوہا	
تہہ کارن گیانی پُرش چیت دھرت دھن نانہہ		مُشکل بست سنسار کی کبھوں استھر نا تہہ

اے سُداما جیسی پریت اور دیا سے ساندیپن گرو مہاتما پُرش نے سب بتا یا ہم کو پڑھائی تھی اُس میں سے ایک اچھر پڑھنے کے بدلے ہم تمام عمر اُن سے اُرن نہیں ہو سکتے جو کوئی گرو کو پرمیشور کے برابر جانکر سیوا کرتا جتنا ہم اُس سے خوش ہوتے ہیں اتنا ہی جگیہ اور تپ اور دان کرنے والوں سے خوش نہیں ہوتے ۔

	دوہا	
جو من میں راچھا کرے سو سب پُورن ہوئے		گرُسیوا اور لُبھ مہا چیت دے کرے جو کوئے

اے سُداما تم نے بھی پڑھنے لکھنے میں ہماری بہت سہائتا کی تھی اور ہمارے بدلے گرو کی سیوا کر دیتے تھے اور یہ بات تم کو یاد ہوگی جب ایک دن گرو کی استری نے ہمیں اور تمھیں جنگل میں لکڑی لانے کے واسطے بھیجا تھا تب تم نے ہمارے بدلے بھی لکڑی توڑ کر کہا تھا کہ تمھارے ہاتھ کومل ہیں لکڑی توڑنے میں دُکھ ہوگا جب لکڑی کا بوجھ سر پر رکھ کر دونوں آدمی گھر کو چلے تب ایسی آندھی چلکر پانی برسنے لگا کہ دس قدم راہ چلنا مشکل تھا ۔

	دوہا	
کاٹھ بھار مستک دھرے ہم کو لیو چھپائے ٹھری پریت انت ہے اُرن ہوت ہم نانہہ		پون جھکورے بیگ سوں بیت بھیو دکھ دائے بہت بھانت رچھا کری آپ رہے دُکھ مانہہ

جب ہم اور تم آندھی چلنے اور پانی برسنے سے گھر تک نہیں پہونچکر رات کو جنگل میں رہ گئے تب گرو جی اپنی استری پر بہت کرودھ کرکے پرات سمے ہم دونوں کو جنگل میں ڈھونڈنے آئے اور بیاکل ہوکر ہمارا اور تمھارا نام پکار کر کہنے لگے کہ تم لوگ جہاں ہو وہاں سے بولو جس میں ہم کو دھیرج ہو

نہیں تو تمھارے سوچ میں میرا پران نکلا چاہتا ہے جبکہ گرو جی روتے اور چلاتے ہوئے ہمارے پاس پہونچے اور ہم کو سردی سے کانپتے دیکھا تب دوڑ کر پریم سے اُٹھا لیا اور مستھر ہمارا چوم کر بولے کہ تم لوگوں نے اپنی سیوا سے ہم کو خوش کیا اس لیے ہم تم کو آشیرباد دیتے ہیں کہ سب بدیا تم کو یاد ہو کر کبھی نہ بھولے اور گرو کے چرنوں میں ہمیشہ پریت بنی رہے اے سُدا ما جب سے بدیا پڑھ کر ہم تم الگ ہوئے تب سے تم کو آج دیکھ کر ایسی خوشی ہم کو ہوئی کہ گویا ہم نے ساندیپن گرو کا درشن پایا جب یہ سن کر سُداما کا ڈر چھوٹ گیا تب اُس نے عاجزی سے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ اے سوامی آپ تینوں لوک کے مالک ہو کر مجھ کو کیوں اتنا شرمندہ کرتے ہیں جہاں چاروں وید آپ کے سوانس ہو کر تینوں لوک کے جیو آپ کی پوجا کرتے ہیں وہاں آپ نے کیول سنساری جیوؤں کو راہ دکھلانے کے واسطے بدیا پڑھی ہے اور آپ کے آد اور انت اور بھید کو کوئی نہیں پہونچ سکتا آپ سب جگ کے ماتا اور پتا اور بناشی پُرش ہو کر سنساری بیوہار اپنی اچھا سے کرتے ہیں اور آپ کا ناش کبھی نہیں ہوتا جو لوگ پریم پورنک آپ کا نام جپ کر آپ کی کتھا اور کیرتن سُنتے ہیں اُن کو سنسار میں جنم مل کر انت سمے مکت ملتی ہے جبکہ شیش ناگ ہزار منھ سے دن رات آپ کا جس گانے پر بھی آپ کے بھید کو نہیں جان سکتے تب دیوتا اور سنساری جیوؤں کی کیا سامرتھ ہے جو آپ کے آد اور انت کو جان سکیں آپ پلک مارنے میں چھ دھوں بھون کی اُتپت اور ناش کی سامرتھ رکھ کر سب جیوؤں کا پالن کرتے ہیں اور آپ ہمیشہ ایک رس رہ کر گھٹنے بڑھنے سے کچھ پرپوجن نہیں رکھتے اور آپ کا چمتکار سب جیوؤں میں ہو کر آپ اپنے تیج سے پرکاشت رہتے ہیں اور آپ اپنی اچھا سے آدمی کا تن دھر کر جو کام آدمی کو کرنا چاہیئے وہ کام سنساری جیووں کو راہ دکھلانے کے واسطے کرتے ہیں نہیں تو آپ جیوں مرن سے رہت ہیں آپ کے کام اوتاروں کی گنتی کوئی نہیں کر سکتا اے دنیا ناتھ جس چتر بھجی مورت سے آپ پیتامبر اور بجنتی مالا پہنے شنکھ چکر گدا پدم دھارن کیے گرڑ پر سوار ہیں اُس روپ کو میں ہزاروں ڈنڈوت کرتا ہوں اور آپ سب چھوٹے بڑوں کو اپنا بالک سمجھ کر غریبوں پر بہت دیا کرتے ہیں اور تینوں لوک میں کسی کا ڈر نہ رکھ کر ابھمانیوں کا اہنکار توڑ دیتے ہیں شیام برن بدن آپ کا ایسا سندر اور کومل ہو کر ہنستے ہوئے منھ پر کمل سی آنکھیں ایسی شوبھا دیتی ہیں کہ جس کا برنن مجھ سے نہیں ہو سکتا میرے پورب جنم کا پُن سہائے ہوا جو آپ کے چرنوں کا درشن پایا اب میں کچھ اچھا نہ رکھ کر یہی چاہتا ہوں کہ آٹھوں پہر آپ کے دھیان اور اسمرن میں لین رہ کر سنساری بیوہار سپنے کے برابر سمجھوں ۔

ادھیائے اکیاسی

بدا ہونا سُداما براہمن کا شری کرشن جی سے

شکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ پریچھت جب سُداما نے اسی طرح بہت اُستت شری کرشن جی

سداما جی کا شری کرشن بھگوان کے پاس جانا اور بے شمار مال پانا
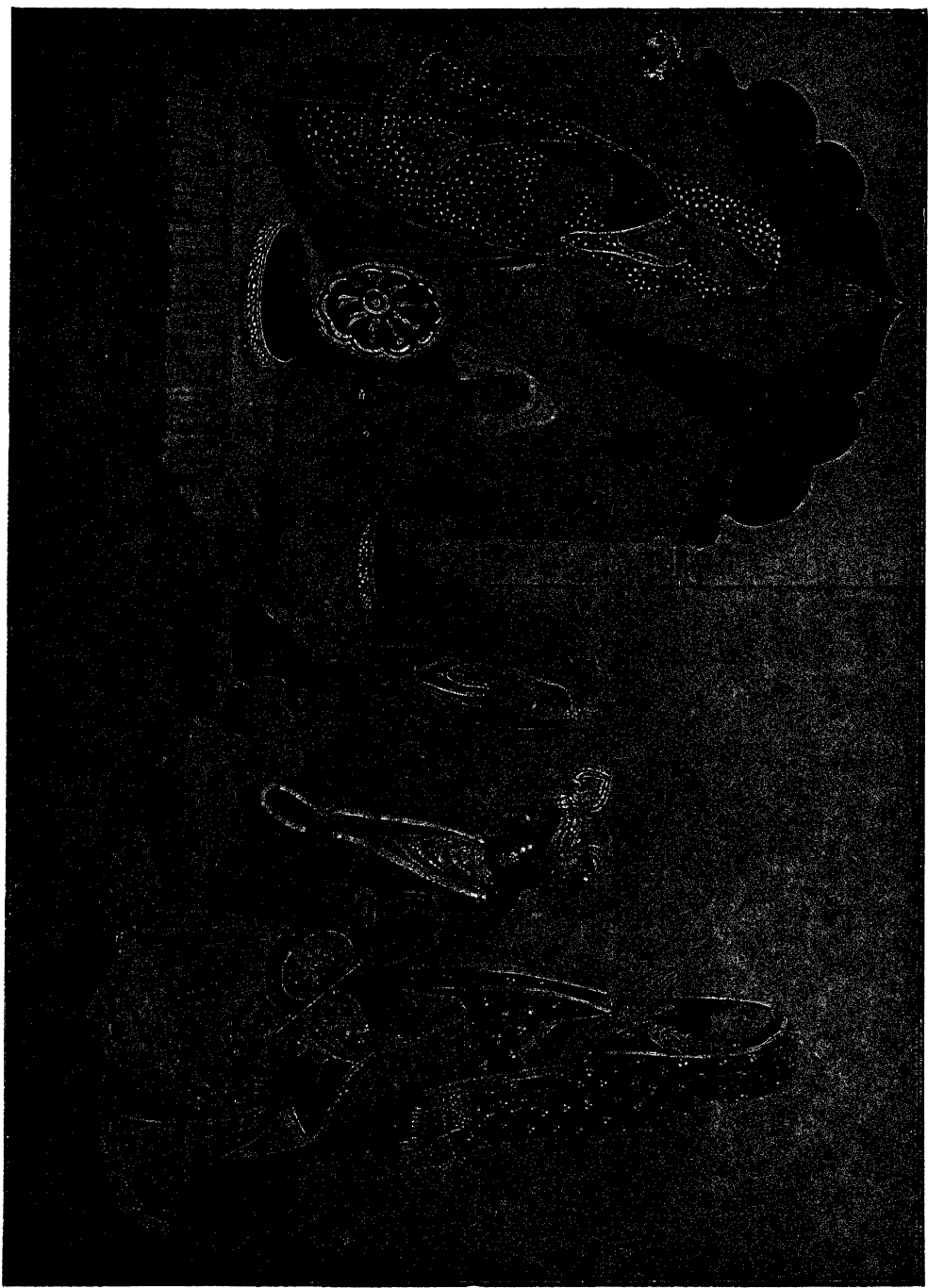
کی پریم پوربک کی تب دوارکا ناتھ انترجامی نے ہنس کر کہا کہ اے متر ہم تمھاری امرت روپی باتوں سے بہت خوش ہوئے اب جو سوغات ہماری بھوجائی نے بھیجی ہے وہ دیو یہ بات سنتے ہی سُداما نے پچھتا کر من میں کہا کہ دیکھو بڑے سوچ کی بات ہے کہ میں مٹھی بھر چاول تربھون پت کو بھینٹ دوں جب ایسا بچار کر سُداما شرم کے مارے چاول کی پوٹلی بغل میں چھپانے لگے اور منہ اُن کا ملین ہو گیا تب بسدیو نندن نے من میں کہا کہ دیکھو ایک مرتبہ ہمارا کلیوا چھپا کر سُداما درتا کو پہونچا تس پر بھی وہی بات کرتا ہے تب دوارکا ناتھ نے وہ پوٹلی اُس کی بغل سے کھینچ کر کھول ڈالی اور بڑے پریم سے بھوسی ملے چاول دو مٹھی کھا کر بولے کہ اے سُداما جتنا پریت سے ایک پھول اور تلسی دل چڑھانے میں خوش ہوتا ہوں اُتنا بغیر پریم اور بھکت کے لاکھوں من مٹھائی اور جڑاؤ گہنے سے خوش نہیں ہوتا۔

چوپائی

دُرجودھن بہہ پاک بنا یو	پریت بنا مو کو نہیں بھایو
بدُر بھکت کی ریت جو جانی	باسی ساگ بہت رُچ مانی
بدھ بھانت مشٹان جو لاوے	بنا پریت کچھُ کام نہ آوے
جو کچھُ تم لاسے ہم پاہیں	کھوُ دوست جانو من ماہیں

دوہا

ساگ پات کبھی پریت سے ہم کو جے جو کوے	تہہ سمان سب سرشٹ میں کچھُ سواد نہیں ہوئے

دوہا

انندُل کی مہما کہت ماکھن پربھ جدُراج	سُرنر مُن تہوں لوک کے زیت بھئے ہیں آج

پوٹلی کھولتے وقت تھوڑے چاول زمین پر گر پڑے تھے اُن کو شیام سُندر اپنے ہاتھ سے اُٹھانے لگے اور رکمنی آدک آٹھوں پٹ رانیوں سے کہا کہ ایک ایک دانہ چاول کا چُن کر مجھ کو اُٹھا دو جس میں کوئی دانہ پاؤں کے نیچے نہ پڑے اور چاول کھاتے وقت دوارکا ناتھ بولے کہ جیسا سواد اس چاول میں ملتا ہے ویسا کبھو جن آج تک جسودا اور دیوکی ماتا نے مجھ کو نہیں کھلایا تھا یہ کہہ کر جب سری کرشن نے تیسری مٹھی چاول کی اُٹھا کر کھانا چاہا ویسے رکمنی جی اُن کا ہاتھ پکڑ کر بولیں کہ مہاراج کیا ہم لوگ بھی آپ کے چرن آدھین ہیں کچھ ہمارے کھانے کے واسطے بھی رہنے دیجئے گا یا نہیں۔

کبت

ہاتھ گہے پربھ کو کملا کہے ناتھ کہا تم نے چت دھاری	تندُل کھائے مٹھی دوئی دین کیو تم نے دوئی لوک بہاری
کھائے مٹھی تیسری اب ناتھ کہاں نج باس کی آس بچاری	رکھہ آپ سمان کیو تم چاہت آپہہ ہوں بھکاری

جبکہ تربھون پت نے دیکھا کہ تیسری مٹھی کھانے سے رُکمنی اُداس ہو جائے گی تب وہ تیسری مٹھی نہ کھاکر رُکمنی سے بولے کہ اسے پران پیاری یہ براہمن میرا بڑا استر ہے اور یہ سنسار میں دُکھ اور سکھ کو برابر جانتا ہے اور آٹھوں پہر میری اسمرن اور دھیان میں رہ کر سنساری سُکھ کی چاہ نہیں رکھتا جب شیام سندر نے اسی طرح بہت باتیں سمجھاکر رُکمنی جی کا بودھ کیا تب بسدیو اور دیوکی اور اودھو آدک جُدبنسی جو جو وہاں بیٹھے تھے یہ حال دیکھ کر آپس میں ہنسی سے کہنے لگے کہ دیکھو اس براہمن کے برابر دوسرا کنگال کہیں دُنیا میں نہو گا کہ اتنی دور سے مٹھی بھر چاول سوغات لایا ہے اور کرشن چندر کو براہمن سے بھی زیادہ کنگال سمجھنا چاہیئے جو اکیلے اس چاول کو کھاکر اُس کی بڑائی کرتے ہیں اور دوسرے کو نہیں دیتے اُن کی بات سُن کر شری کرشن نے جواب دیا کہ تم لوگ اس چاول کا مزہ کیا جانو تمھارا بھاگ اُدے ہوا جو اس براہمن کے چرنوں کا درشن پایا۔

دوہا

ان تنڈل کے سواد کو جانت ہیں کو ئے — ہم بن ایسو کون ہے جا کو پراپت ہوئے

جب پہر رات بیتے دوارکا ناتھ نے سُداما کو محل میں لے جاکر اپنے پلنگ کے پاس دوسرے پلنگ پر سُلایا تب بیکنٹھ ناتھ کی آگیا سے رُکمنی جی نے سُداما کا پاؤں دابا اور شیام سندر آدھی رات تک اپنے متر سُداما سے لڑکپن کی باتیں کرتے رہے جب سُداما سو گئے تب شری کرشن انترجامی نے بچار کیا کہ یہ براہمن روپیہ کی پرواہ نہیں رکھتا لیکن اس کی استری نے سنساری سکھ اور لچھمی ملنے کی اچھا سے اِس کو زبردستی میرے پاس بھیجا ہے اِس لیے سُداما کو اتنا روپیہ دینا چاہیئے جو دیوتاؤں کو بھی نہ ملے ایسا بچار کر بیکنٹھ ناتھ نے بشوکرما کو اُسی وقت بلاکر حکم دیا کہ ابھی سُداماپری میں جاکر سُداما کے رہنے کے واسطے ایسا رتن جڑت مکان بنا دو کہ جس کے برابر چودھوں لوک میں دوسرا مکان نہو اور آٹھوں سدھ اور نوؤں ندھ وہاں بنی رہیں جس میں کوئی کامنا سُداما کی باقی نہ رہے

دوہا

بسوکرما تب ہی چلیو پربھ کی آگیا پائے — مندر رتن جڑاؤ کو چھن میں دیو بنائے

جب سُداما نیند میں ایک کروٹ سے دوسری کروٹ لیتے تب بسدیو نندن پریم سے اُن کے بدن پر ہاتھ پھیر کر بڑائی کرتے تھے جب تیسرے دن سُداما پرات سے نت نیم کر کے شری کرشن جی سے بدا ہونے لگے تب شری کرشن جی نے ڈیوڑھی تک سُداما کے ساتھ جاکر آنسو بھر کر کہا کہ اے بھائی تم نے بڑی دیا کی جو اپنا درشن دیا میں تم سے یہی مانگتا ہوں کہ مجھ کو بھول مت جانا جب سداما شری کرشن جی کو ڈنڈوت کر کے گھر کو چلے تب وہ اپنی آنکھوں کی راہ سے شیام سندر کا موہنی روپ اپنے ہردے میں رکھ کر کہنے لگے کہ دیکھو شری کرشن جی نے میرے اوپر اتنی دیا کی جس کا بدلا میں کئی جنم تک

نہیں دے سکتا لیکن کچھ درب نہیں دیا جس سے میرا درد رچھوٹ جاتا جس طرح کنگال صورت اپنے گھر سے آیا تھا اُسی صورت سے خالی ہاتھ پھر چلا۔

چوپائی

پھر وہ دُج سمجھے من ماہیں ۔ لچھمن انیک ہوت دھن پاہیں

دوہا

یا ہی کارن گر کرپا متر آپنو جان ۔ مو نہہ درب دیئیو نہیں ماکھن پرُبھ بھگوان ۔

میرے واسطے یہ غریبی بہت اچھی سمجھنا چاہیئے جس میں پرمیشور کا بھجن آنند سے بن پڑتا ہے روپیہ والے ہمیشہ کھٹکے میں رہتے ہیں اس سے بڑھ کر کیا دھن ہوگا کہ تربھون پت کا درشن مجھ کو ملا میں نے بہت اچھی بات کی کہ دوارکا ناتھ سے کچھ نہیں مانگا مانگنے سے دھن تو ملتا لیکن وہ مجھ کو لالچی سمجھتے اب میں اپنے گھر جا کر براہمنی کو سمجھاؤنگا جب سُداما اسی طرح سوچ بچار کرتے ہوئے اپنے گاؤں کے پاس پہونچے تب وہاں اپنی جھوپڑی کا پتہ نہ پا کر کیا دیکھا کہ اُس جگہ ایک سونے کا محل جواہرات سے جڑا ہوا بنا ہے اور اُس کے چاروں طرف باغوں میں بہت طرح کے پھل پھول لگے ہیں کر درختوں پر طوطے اور کوئلا اور مور آدک سندر پنچھی بیٹھے ہوئے میٹھی میٹھی بولی بول رہے ہیں اور پھولوں پر بھونرے رس چوسنے کے واسطے گونج رہے ہیں اور محل کے دروازے پر چوبدار اور سپاہی لوگ بیٹھے ہیں اور بہت سے داسی اور داس اپنا کام سب کر رہے ہیں سُداما یہ آشچرج دیکھتے ہی سوچ کرکے کہنے لگے کہ اے پرمیشور تھوڑے ہی دنوں میں ایسا عمدہ بڑا مکان یہاں کس نے بنایا یا میں راہ بھول کر کہیں دوسری جگہ چلا آیا اور مجھ کو یہ حال پرتچھ جاگنے میں دیکھ پڑتا ہے یا سپنے میں دیکھ پڑتا ہے نہ معلوم میری پُرانی جھوپڑی کیا ہوئی اور وہ میری پت برتا استری کیا ہوئی کہاں چلی گئی بڑے سوچ کی بات ہے کہ میں نے لالچ میں آکر باہر نکل کر اپنے گھر اور استری کو بھی ہاتھ سے کھویا اے نارائن اب میں کیا کروں کہاں جاؤں ایک تو غریبی کے دُکھ میں پڑا تھا دوسرے استری ڈھونڈھنے کا سوچ اور زیادہ ہوا اب میں اُس کو جا کر کہاں ڈھونڈھوں جس وقت سُداما اُسی سوچ بچار میں وہاں کھڑے تھے اُسی وقت سُشیلا اُن کی استری اپنے سوامی کو دیکھنے کے واسطے کوٹھے پر چڑھی جیسے اُس نے سُداما کو دروازے پر کھڑا دیکھا ویسے داسیوں کو حکم دیا کہ ہمارے پت جو دروازے پر کھڑے ہیں اُن کو آدر کے ساتھ بھیتر لاؤ جب دوار پالک اور داسیوں نے یہ حکم پاتے ہی سُداما کے پاس جا کر ڈنڈوت کر کے اُن کو بھیتر چلنے کے واسطے کہا اور کوئی بدن کی دھور جھاڑ کر کوئی پنکھا ہلانے لگا تب سُداما اُن کے آدر بھاؤ کرنے سے گھبرا کر بولے کہ مجھ غریب براہمن کو راجوں کے محل میں کیوں لیے جاتے ہو

یہ سُن کر دوار پالکوں نے کہا کہ اے مہاراج یہ مکان آپ ہی کا ہے بے کھٹکے بھیتر چلئے جب سُدا ما اُن کی بات کا بشواس نہ مانکر ڈر سے کانپنے لگے تب سُشیلا سورھوں سنگار کئے ہوئے سہیلیوں کو ساتھ لیے آرتی کرنے کے واسطے دروازے پر آئی اور سُدا ما کے چرنوں پر گر کر پرکرما کی اور آرتی کرکے ہاتھ جوڑ کر کہا ۔

چوپائی :

ٹھاڑھے کیوں مندر یک دھارو ۔ من سے سوچ کرو تم نیارو
تم پاچھے بسو کر ما آئے ۔ اُن مندر پل ماہنہ بنائے

گہنا اور کپڑا پہرنے سے سُشیلا کا روپ بدل گیا تھا اس سے کچھ دیر بعد سُدا ما نے پہچانکر دھیان میں شری کرشن بہاری سبھکت ہتکاری کو ڈنڈوت کی اور سُشیلا کے ساتھ بھیتر جاکر کیا دیکھا کہ مخملی پردے موتیوں کی جھالر لگاکر سب دروازوں میں لٹکائے ہیں اور رتن جٹت چوکی اور سجیا بچھی ہوکر سب استھانوں میں اگر اور چندن آدک جلنے سے خوشبو اُڑ رہی ہے اور ایسے من اور رتن آدک وہاں رکھے تھے کہ جن کی روشنی سے رات کو اُجیالا رہ کر چراغ جلانے کا کچھ کام نہیں پڑتا تھا ۔

دوہا

رتن جٹت گھر دیکھ کے چکرت بھیئو من ماہنہ ۔ جہہ سمان تہوں لوک میں اور کھور کہوں ناہنہ

یہ راجسی سامان دیکھ کر جب سُدا ما کا منھ ملین ہو گیا تب سُشیلا نے آشچرج مانکر پوچھا کہ اے سوامی دھن دولت ملنے سے لوگ خوش ہوتے ہیں آپ یہ اندرپُری کا سُکھ اور اتنا دھن پاکر کیوں اُداس ہو گئے اس کا بھید بتلائیے یہ سُن کر سُدا ما بولے کہ اے پران پیاری یہ دھن پرمیشور کی جڑ روپی مایا بہت زبردست ہو کر سب جگت موہ لیتی ہے اس لیے جیسا غریبی میں مجھ سے ہر بھجن بن پڑتا تھا ویسا دھن دولت اور سُکھ پانے سے ہنو سکے گا یہ سمجھ کر منھ میرا اُداس ہو گیا دیکھو شری کرشن مہاراج نے بنا مانگے اتنا دھن مجھ کو دیا لیکن تھوڑا سمجھ کر منھ سے کچھ نہیں کہا اس لیے میں یہ سب سامان ملنے کا حال کچھ نہ جانکر اپنی ٹوٹی جھونپڑی کے واسطے پچھتا تا تھا سچ ہے بڑے لوگ جو کچھ کسی کو دیتے ہیں تو اپنے منھ سے نہیں کہتے مجھ کو اس بات کا بڑا سوچ ہے کہ اتنے دنوں تک تربھون پت کا درشن نہ کرکے عمر اپنی بے فائدہ کھوئی اے پریا تم اس دھن کو اپنا نہ جانکر آٹھوں پہر یہ سمجھتی رہنا کہ سب سُکھ اور دھن مجھ کو دوارکا ناتھ کی کرپا سے ملا ہے جس میں ہم کو ابھمان پیدا نہ ہو اور میں تربھون پت سے دن رات یہی مانگتا ہوں کہ جنم جنمانتر اُن کا داس اور سیوک ہو کر اُن کی سیوا اور ٹہل میں لگا رہوں ۔

دوہا

جب لون سمرے ناہری جو ستن کے میت ۔ وہ دن گنتی میں نہیں گئے برتھا سب بیت

یہ بات سُشیلا نے سُن کر اپنے من میں کہا کہ دیکھو شری کرشن انترجامی نے بنا مانگے میری اچھا پوری

کی پھر وہ یوں کہ اے سوامی تم نشچیت ہو کر بھجن کیا کرو ایسا سمجھ کر سشیلا نے سدا ما کو اچھا اچھا گہنا اور کپڑا پہنایا اور خوشبو وغیرہ اُن کے بدن میں لگا کر بھجن بست اُن کے ساتھ سنساری سُکھ بھوگنے لگی اور تن چھوڑنے کے بعد دونوں بیکنٹھ میں جاکر لچھمی نارائن کے واس اور داسی ہوئے اتنی کتھا سُنا کر شکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ پریچھت دیکھو چار مٹھی چاول پرمیشور کے دینے سے سدا ما ایسی اُتم گت کو پہونچے اور جو لوگ ہمیشہ پریم کے ساتھ چھتیس پرکار کے بنجن پرمیشور کو بھوگ لگاتے ہیں اُن کو نہ معلوم کیسا سکھ ملے گا اور سدا ما کا مکان بشوکرما نے ایسا سندر بنایا تھا کہ جس کو دیکھ کر سب دیو اندر آدک موہ جاتے تھے۔

دوہا

یہ چرتر او بھت مہا کہے سُنے جو کوئے	رہے سدا سکھ چین سے انت مُکت پھل ہوئے

ادھیائے بیاسی

جانا شری کرشن جی کا سورج گرہن اسنان کرنے کے واسطے کرچھیتر میں

شکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ پریچھت اب ہم شری کرشن جی کے کرچھیتر جانے کی کتھا کہتے ہیں سُنو کہ ایک سمے سورج گرہن لگنے سے شیام اور بلرام جی نے راجہ اُگرسین سے کہا کہ اے مہاراج کرچھیتر میں سورج گرہن اسنان کا بڑا پھل ہوتا ہے جو چیز وہاں دان کرے اُس کا ہزار گنا ملتا ہے یہ سُن کر جدبنسیوں نے پوچھا کہ اے مہا پربھو ایسا مہاتم وہاں کا کس طرح ہوا۔ شری کرشن جی نے کہا کہ وہ استھان بہت پُرانا اور پوتر ہو کر پہلے اُس کا نام سمینتک چھیتر تھا جب سمے پرشرام جی نے وہاں چھتریوں کو مار کر خون کی ندی بہائی اور اُسی خون سے وہاں پتروں کا ترپن کیا اور رکھیشوروں نے اس استھان پر تپ اور دھیان پرمیشور کا کیا تب سے وہاں کا نام کرچھیتر ہوا وہاں سورج گرہن نہانے کا بڑا پھل ہے یہ بات سنتے ہی جب راجہ اُگرسین اور جدبنسی لوگ خوش ہو کر وہاں چلنے کے واسطے تیار ہوئے تب بسدیو نندن نے اپنے ماتا اور پِتا اور رُکمنی آدک سب استریوں کو ساتھ لیا اور بڑے سامان سے راجہ اُگرسین اور جدبنسیوں سمیت کرچھیتر کو کوچ کیا اور انردھ اپنے پوتے اور کرت برما جدبنسی کو دوارکا پُری میں چھوڑ دیا جبکہ جدبنسی لوگ بہت ہاتھی اور گھوڑے اور رتھوں پر بیٹھ کر چلے اور راتوں کے چنڈول اور نالکی آدک شہر سے باہر نکلے اُس وقت شوبھا شری شیام سندر موہنی روپ کی ایسی معلوم ہوتی تھی جیسے تاروں میں چندرما شوبھائمان ہوتے ہیں۔

دوہا

چلے کٹک سب ساج کے ماکھن پربھ جدراج	ببدھ بھانت باجے بجے سکھ کو بھیو سماج

جب شیام سُندر جدبنشیوں سمیت کرچھیتر کے پاس پہونچے اور تیرتھ وہاں سے دکھلائی دینے لگا تب چھوٹے بڑے سواریوں سے اُتر اُتر کر پیدل چلے کس واسطے کہ بید اور شاستر میں ایسا لکھا ہے کہ تیرتھ جاتے وقت اگر سب راستہ پیدل نہ جا سکے تو جہاں سے تیرتھ کا استھان دکھلائی دے وہاں سے ضرور پیدل چلنا چاہیئے اس لیے دوارکا ناتھ نے سب کو ساتھ لیے ہوے پہلے برھم کُنڈ میں جس میں سے بید نکلا تھا جا کر اسنان کیا پھر بدھ پوربک گئو اور سونا اور درب اور ہاتھی گھوڑے بہت طرح کا سامان تیرتھ باسی براہمنوں کو دان دیا اور اچھے اچھے ڈیروں میں ٹک کر اپنے ساتھیوں سے کہا کہ تم لوگ یہاں تیرتھ میں براہمنوں کا سنمان کر کے کسی کو بُرا نہ رکھنا اور شیام سندر نے جہاں جہاں رکھیشوروں اور مہاپُرشوں کے آنے اور رہنے کی خبر پائی وہاں وہاں آپ جا کر اُن کا درشن کیا اور اپنے سیوکوں کو یہ حکم دیا کہ —

دوہا

تاتے ہمارے نند جی اور جسودا مائے	اُن کی سُدھ جو کچھ ملے ہمسوں کہیو آئے

جب درجودھن آدک بہت دیش کے راجہ لوگوں نے جو گرہن اسنان کرنے وہاں آئے تھے شری کرشن جی کے پاس آ کر اور اُن کا درشن کر کے اپنا جنم سپھل جانا تب دھرتراشٹر آدک بڑے بڑے راجہ اور بھیشم پتامہ نے راجہ اُگرسین کی بہت اُستت کر کے اُن سے کہا کہ مہاراج آپ کا بڑا بھاگ ہے دیکھیے جن پرم پرمیشور کا درشن شری برھما جی اور شری مہادیو جی اور دیوتا لوگوں کو بھی جلدی دھیان میں نہیں ملتا وہی تربھون پت دن رات آپ کی اگیا میں رہ کر بنا پوچھے کوئی کام نہیں کرتے اور سب کے مالک ہو کر آپ کو ڈنڈوت کرتے ہیں ایسی پدوی کسی دیوتا کو بھی نہیں مل سکتی یہ بات سُن کر جب راجہ اُگرسین نے سنمان کر کے اُن کو بدا کیا تب راجہ بھیشمک اور راجہ نگن جیت وغیرہ شری کرشن جی کے سُسرا اور سالوں کا حال جو اسنان کرنے وہاں آئے تھے سُن کر شری کرشن جی کی استریاں اُن سے بھینٹ کرنے کے واسطے گئیں تب وہ لوگ اُنھیں دیکھ کر بہت خوش ہوے اور اُنھوں نے بہت سامان اپنے اپنے دیس کا شیام سندر کو بھینٹ دے کر اُن کا درشن پریم پوربک کیا اور کُنتی نے شری کرشن جی سے کہا کہ میں جانتی تھی کہ میرے بیٹوں پر تم دیا رکھتے ہو تمھارے بھائیوں نے درجودھن کے ہاتھ سے اتنا دُکھ اُٹھایا لیکن تم نے کچھ خبر نہیں لی اس واسطے مجھ کو بڑا پچھتاوا ہے یہ بات سُن کر لچھمی پت نے کہا کہ اے بوا اُس میں کچھ میرا اشتھوار نہ ہو کر سب دُکھ اور سُکھ اپنی قسمت سے ملتا ہے جس طرح آندھی چلنے سے کوئی تنکا بنا اُڑے نہیں رہ سکتا اسی طرح سب جیو پرمیشور کے آدھین رہ کر اپنے کرموں کا پھل بھوگتے ہیں تل بھر گھٹنا بڑھنا نہیں ہو سکتا یہ سُن کر کُنتی نے بسدیو جی سے کہا کہ اے بھائی جب سے تم نے میرا بواہ کر دیا تب سے کچھ میری خبر نہیں لی اور میں

جیسا دُکھ دُرجودھن کے ہاتھ سے پایا اُس کا حال پریشور جانتا ہے دیکھو شیام اور بلرام نے بھی ہر بھگتوں کا دُکھ چھڑانے کے واسطے سنسار میں اوتار لے کر میرے اوپر کچھ دیا نہیں کی اس میں کچھ تمھارا ابھی دوش نہ ہو کر یہ بات سچ ہے کہ جب کھوٹے دن آنے سے پریشور دیا نہیں کرتے تب باپ اور بھائی آدک کسی کی سہائتا کچھ کام نہیں کرتی یہ سن کر بسدیو جی نے رو کر کہا کہ اے بہن ہر اچھا بلوان ہو کر کرم کی گت کچھ جانی نہیں جاتی جس وقت دُرجودھن نے تم کو دُکھ دیا تھا انھیں دنوں کنس نے مجھ کو قید رکھ کر میرے بیٹوں کے مارنے کے واسطے جو جو تدبیریں کی تھیں وہ تم نے سُنی ہونگی جبکہ پریشور کی دیا سے دونوں لڑکے کسی طرح بچے تب جراسندھ آکر ایسا لڑا کہ جس کے ڈر سے اپنا دیش چھوڑ کے ٹاپو میں جا بسے اسی سبب سے کچھ تمھاری خبر نہ لے سکے اسی طرح کی بہت سی باتیں کہہ کر بسدیو جی نے کنتی کا بودھ کیا جب نند اور جسودا آدک نے کہ وہ بھی گرہن اسنان کرنے کے واسطے وہاں جا کر شیام سندر کے ڈیرے سے تین کوس پر ٹکے تھے یہ حال سُنا کہ موہن پیارے اپنے کٹمب سمیت یہاں آئے ہیں تب وہ لوگ اُن سے بھینٹ کرنے کے واسطے بیاکُل ہو کر آپس میں کہنے لگے کہ اب موہن پیارے سب راجوں کے سرتاج ہوئے ہیں اس لیے اُن کو ہماری طرف دیکھتے شرم معلوم ہوگی جہاں بہت سے ڈیوڑھی بان رہنے سے راجوں کو پہونچنا مشکل ہے وہاں ہم گنواروں کو کون جانے دیگا۔

دوہا

جس جاگہہ نرپت دھنی بیٹھیں پاوت ناہہ
ہم سب گوال گنوار جن کیسے اتہاں جانہہ

جب نند اور جسودا آدک برجباسیوں سے بنا دیکھے موہن پیارے کے رہا نہیں گیا تب وہ لوگ گھبرا کر شیام سندر کا ڈیرہ پوچھتے ہوئے وہاں سے دوڑے اُسی وقت کسی نے آکر شری کرشن جی سے کہا کہ نند اور جسودا آدک بھی گرہن نہانے کے واسطے یہاں آکر ٹکے ہیں یہ بات سنتے ہی موہن پیارے اُن کے پریم سے رونے لگے یہ حال اُن کا دیکھ کر دیوکی ماتا گھبرا گئی اور اپنے آنچل سے آنسو پونچھ کر بولی کہ اے لالن جہاں تمھارا نام لینے سے جگت کا دُکھ چھوٹ جاتا ہے وہاں تم کو کون ایسا دُکھ ہوا جو اتنا روتے ہو یہ سُن کر تربھون پت نے کہا کہ اے ماتا جب سے نند اور جسودا کے آنے کا حال سُنا ہے تب سے میرا من اُن کے چرن دیکھنے کے واسطے بیاکُل ہو کر کچھ اچھا نہیں لگتا تم جلدی سے رتھ آدک بھیج کر اُن کو یہاں بلاؤ تو مجھ کو اُن کے درشن ملنے سے دھیرج ہو ہم بہت اچھی ساعت میں دوارکا سے چلے تھے جو تیرتھ اسنان کرنے کا پھل پا کر برجباسیوں سے بھینٹ ہوئی یہ بات سنتے ہی بسدیو جی نے رتھ اور پالکی اور نالکی اور ہاتھی اور گھوڑے آدک سواری برجباسیوں کے لانے کے واسطے بھیج کر کہا کہ اے بیٹا آج بڑی خوشی کا دن ہے اس لیے کچھ تم سے لے کر تب نند اور جسودا کو تمھارے پاس آنے دیں گے یہ سُن کر موہن پیارے نے کہا کہ اے پتا سنسار میں کوئی چیز ایسی نہیں ہے کہ جو میں تمھاری بھینٹ کروں میرا بدن تمھارے

اوپر نچھاور ہے ۔

دوہا

یہ سُن کے بسد یو جی نُدت کہت سُکھ پاے ۔ تم سے پوت سپوت کی مہا کہی نہ جاے

جب ایک سکھی نے موہن پیارے کو روتے دیکھ کر رُکمنی آدک پٹ رانیوں سے جاکر کہا تب وہ سب گھبرا کر بیکنٹھ ناتھ کے پاس چلیں آئیں اور منھ ڈھانپ کر دیو کی جی سے اُن کے رونے کا سبب پوچھنے لگیں ۔

چوپائی

یہ سُن کہت دیو کی ماتا ۔ شری جدُ ناتھ پریم کی باتا
نند جسودا برج تے آئے ۔ جن یا کو ہیں لاڑ لڑائے
یاتے اُن کی یہ گت بھئی ۔ سُدھ بُدھ سکل بھول تن گئی

دوہا

کنس کُل کے تراس تے باس کیو جن پاس ۔ تنکو گُن نہیں کہ سکیں جو لکھ ہویں بچاس

یہ سُن کر رُکمنی آدک پٹ رانیاں ہنسکر آپس میں کہنے لگیں کہ دیکھو آج ہمارے پران ناتھ رادھا آدک گوپیوں سے بھینٹ کر کے اپنا کلیجا ٹھنڈا کریں گے اور بالا پن کی پریت سمجھ کر برج گوپیوں کو بھی بہت سُکھ ملے گا اور ہم لوگ رادھا پیاری کی سندرتائی جو سُنا کرتی تھیں اب اُسے دیکھ کر معلوم کریں گی کہ وہ کیسی سندر ہے جبکہ گوال بالوں کی سنگت میں نند لال جی مور پنکھ سر پر رکھ کر ناچیں اور گاویں گے تب وہ آنند دیکھ کر ہم لوگوں کو بھی بڑا سُکھ ملے گا ۔

دوہا

دھن جسودا نند دھن دھن نند کے نند ۔ دھن ہم اب جو دیکھ ہیں برج جن آنند کند

یہ بات رُکمنی آدک کی سُن کر شیام سندر نے رونے میں مُسکرا دیا اور گھبرا کر نند جسودا آدک کو آگے سے لینے کے واسطے چلے جب جسودا جی نے موہن پیارے کو آتے ہوے دیکھا اور اپنا جنم سپھل جان کر اُن کو اُٹھانے دوڑیں تب موہن پیارے گوپیوں کے غول میں گھسکر جیسے جسودا ماتا کے چرنوں پر گر پڑے ویسے جسودا جی نے اُٹھا کر چھاتی سے لگا لیا اور منھ چوم کر بلائیں لینے لگیں ۔

دوہا

ماکھن پرکھیہ نہارکے نُدت جسودا ماے ۔ راج چنھ سب دیکھ کے پھولی انگ نہ سماے

جب موہن پیارے نند بابا کو دیکھ کر بڑے پریم سے روتے ہوے اُن کے چرنوں پر گر پڑے تب نند راے نے آنسو بھر کر اُن کو اپنی گود میں اُٹھا لیا اور اپنے لال کو جھاڑ پونچھ کر بہت پیار کیا پھر

موہن پیارے نے شری داما آدک گوال بالوں سے گلے مل کر اچھّا اچھّا گہنا اور کپڑا اُن کو دیا اور وہ لوگ جو سوغات اُن کے واسطے لائے تھے اُس کو بڑے پریم سے لیا۔

دوہا

ہیم برن پٹا مبر گوال بال سب لینھ ۔ تاکے پلٹے کانھ کو کاری کامر دینھ

جبکہ شیام سُندر رادھا پیاری اور للتا آدک سکھیوں کو دیکھتے ہی جیسے آنکھوں میں آنسو بھر کر اُن کے پاس پہونچے ویسے رادھا پیاری اپنے پران پیارے کو دیکھتے ہی مارے پریم کے روتے روتے بیاکُل ہو گئی۔

دوہا

انگ انگ بیاکُل بھا پڑی دھرن مرجھاے ۔ یہ گت دیکھت کنور کی لینی دھائے اٹھاے

جب یہ حال شیاما پیاری کا دیکھ کر للتا آدک سکھیوں نے اس کو بہت سمجھایا تب رادھا پیاری نے ہوش میں آکر گھونگھٹ کاڑھ لیا اے راجہ پریچھت اُس وقت موہن پیارے کا متھ دیکھنے سے برجباسیوں کو جیسا آنند ہوا وہ مجھ سے کہا نہیں جا سکتا پھر بسدیو جی نے نند رائے سے گلے مل کر کشل پوچھ کر کہا کہ تمھاری دیا سے یہ سب سُکھ مجھ کو ملا ہے برج کی گپّوں نے جو نند رائے کے ساتھ آئی تھیں موہن پیارے کو دیکھا ویسے آنکھوں میں آنسو بھر کر پونچھ اُٹھائے ہوئے موہن پیارے کے پاس دوڑی چلی آئیں شیام سُندر نے بڑے پریم سے اُن کی پیٹھ پر ہاتھ پھیر کر پیار کیا اور گوال بالوں سے سب گپّوں کا حال نام لے لے کر پوچھنے لگے۔

دوہا

گائن کی باتیں کہت ماکھن پُرے جُدرائے ۔ یوں تیوں ہر کہت لوگ سب آنند اُر نہ سمائے

جب شیام اور بلرام بڑے پریم سے نند اور جسودا آدک برجباسیوں کو ساتھ لے کر اپنے ڈیرے میں آئے تب دیوکی اور روہنی نے جسودا سے گلے ملکر اور کُشل پوچھ کر کہا کہ اے نند رانی جی جو ہم لوگ جنم بھر تمھاری سیوا کریں تو بھی تم سے اُرن نہیں ہو سکتی ہیں کس واسطے کہ ہمارے لڑکوں کا پران تمھاری کرپا سے بچا ہے نہیں تو کنس پاپی کے ہاتھ سے اُن کا بچنا کٹھن تھا یہ سُن کر جسودا جی بولیں کہ میں اپنے کو موہن پیارے کی دھائے سمجھتی ہوں کنھیّا نے بال چرتر اپنا دکھا کر جیسا سُکھ مجھ کو دیا ہے ویسا سُکھ دوسرے کو سپنے میں بھی نہیں مل سکتا اور اُس کے بچھڑنے میں جیسا دُکھ میں نے اُٹھایا ہے اُس کا حال پرمیشور جانتا ہے آج تمھاری کرپا سے کانھ کو دیکھ کر سب سوچ میرا چھوٹ گیا جب رادھا آدک گوپیوں نے دیوکی ماتا کے چرنوں پر سر رکھ کر ڈنڈوت کی تب دیوکی جی نے سب کو اسیش دے کر رادھا پیاری کو گلے سے لگا لیا اور رادھا پیاری کا مہا سندر روپ جو سب

پٹ رانیوں سے بھی بہت سُندر تھی دیکھ کر من میں کہا کہ ایسی مہا سندر استری میرے پران پیارے سے کس طرح چھوڑی گئی جب رُکمنی آدک استریوں نے جسوداجی کے پاس ملنے کے واسطے آکر شری رادھا مہارانی کا روپ دیکھا تب اپنی اپنی سندرتائی کا ابھمان سب بھول گئیں اُس وقت رُکمنی نے موہن پیارے سے کہا کہ اے برجنا تھ تمھاری اگیا پاؤں تو آج رادھا پیاری کو اپنے یہاں لے جاکر آدر سنمان کروں۔

دوہا

ماکھن پربھ اگیا دیوے جاؤ نج دھام		رادھا کنور جنوا کے پورن کیجئے کام

یہ بات سُنتے ہی رُکمنی جی نے رادھا پیاری کے پاس آکر اُس کا ہاتھ پکڑ لیا اور بڑے پریم سے اپنے یہاں لے جاکر چھتیس پرکار کے بنجن کھلائے اور اپنے یہاں سے اچھا اچھا گہنا اور کپڑا پہنا کر سولھوں سنگار کر کے بیٹھا دیا تب ست بھاما آدک استریاں شیام سندر کی شیاما کا روپ جو چندرما سے بہت سندر تھا دیکھ موہت ہوگئیں اور سب نے شرم کے مارے اپنی اپنی آنکھ نیچی کر لی اُس وقت برندابن بہاری نے وہاں جاکر برکھبھان دُلاری کی شوبھا دیکھی تب رُکمنی آدک سے کہا۔

دوہا

جو چاہے موہن بس کرن تہوں لوک میں کوے		شری برکھبھان کمار کو ہت سے سیوے سوے

یہ بات موہن پیارے کی سُن کر رادھا پیاری مُسکرانے لگی اور رُکمنی آدک نے سمجھا کہ موہن پیارے رادھا پیاری کو ہم سب سے زیادہ پیار کرتے ہیں جس وقت موہن پیارے نے نند اور جسودا آدک سب برجباسیوں کو ایک طرف بیٹھا کر بڑے پریم سے سونے کی تھالیوں میں چھتیس پرکار کے بنجن اُن کے سامنے پڑوس دیے اور دوسری طرف آپ جُدبنشیوں سمیت بیٹھ کر بھوجن کرنے لگے اُس وقت سب چھوٹے بڑے وہ آنند دیکھ کر خوش ہوگئے۔ اتنی کتھا سنا کر شکدیوجی بولے کہ اے راجہ پرچھت شیام سندر جتنا پریم برجباسیوں کے ساتھ رکھتے تھے اُس کا حال مجھ سے کہا نہیں جاتا جب سب کوئی بھوجن کر کے سچُت ہوئے تب شیام سندر نے برجباسیوں کو پان اور الائچی اور عطر دے کر نند جی سے کہا کہ اے بابا میری بھگت کرنے والے بھوساگر پار اُتر جاتے ہیں تم لوگوں نے اپنا تن من دھن میرے اوپر نچھاور کر کے مجھ سے پریت لگائی اس لیے تمھارے برابر کوئی بھاگمان نہیں ہے دیکھو مانند برھما دک دیوتا اور بڑے بڑے رکھیشوروں کے میرا پرکاش گھٹ گھٹ میں بیاپک سمجھ کر تم کو میرے بچھڑنے کا سوچ کرنا نہ چاہیئے جب شری کرشن چندر آنند کند نے اسی طرح نند اور جسوداجی آدک کو بہت سمجھا کر دھیرج دیا تب وہ لوگ آپس میں بیٹھ کر بال چرتر اور جس موہن پیارے کا کہنے لگے پھر مُرلی منوہر سب گوپیوں کو جو اُن سے بہت پریت رکھتی تھیں ایکانت

ہیں بیٹھا کر جب پریم کی باتیں اُن سے کرنے لگے تب سب گوپیوں نے شیام سُندر کی سندر چھب دیکھ کر اپنی آنکھیں ٹھنڈی کیں اُس وقت ایک گوپی بالاپن کی پریت سمجھ کر بے ڈر ہو کر بولی کہ اے مُرلی منوہر تم نے اتنا دھن اور سب سامان کہاں سے پایا اور یہ سب ہاتھی اور گھوڑے کسی سے مانگ لائے ہو یا تمھارے ہیں تم کو یہ بات یاد ہوگی کہ ہم سب برجبالا تمھارے ایک بواہ ہونے کے واسطے ہنسی کرتی تھیں اب تم سولہ ہزار ایک سو آٹھ استریوں سے اپنا بواہ کر کے اُن کے ساتھ بھوگ اور بلاس کرتے ہو بھلا یہ تو بتلاؤ کہ تم کو ہمارا دودھ دہی چُرا کر کھانا اور اوکھل سے اپنا باندھے جانا اور بن میں گوپیوں کو روک کر دودھ دان لینا یاد ہے یا نہیں ہم لوگوں کو تمھارے بجوگ میں ایک دن ایک برس کے برابر گذرتا ہے تم نے اتنے دن ہمارے بنا کس طرح کاٹے جیسی کٹھورتائی تم نے ہمارے ساتھ کی ایسا نرموہی سنسار میں کوئی نہ ہوگا جب موہن پیارے نے ایسی ایسی بہت باتیں گوپیوں کی سُنیں تب ادھینتائی سے اُن سے بولے کہ اے پران پیاریو جو سکھ اور بلاس میں نے تمھارے ساتھ کیا وہ آنند سب طرح کا سامان رہنے پر بھی نہیں ملتا جو کوئی پریم کے ساتھ میرا دھیان اور اسمرن کیا کرتا ہے اُس سے میں ساعت بھر بھی الگ نہیں ہوتا میں گرہن اسنان کرنے کے بہانے سے کیول تم لوگوں سے ملنے کے واسطے یہاں آیا ہوں۔

چوپائی

ہم کو تم سمرو من ماہیں
سرب آتما ہم کو جانو
آتم ہی سے آتم دیکھو
راجن ایسی وہ بدھ ٹھانیں
سپھل جنم تاکو جگ ماہیں

ہمون سدا رہن تم پاہیں
سب جیوں کے جیو بکھانو
یہ ادھیا تم گیان بشیکھو
ہر جو سب گوپین سمجھانیں
جاکو من ہر چرنن ماہیں

یہ سُن کر گوپیوں نے کہا کہ اے مہاپربھو گیان اُپدیش کرتے وقت ہم لوگوں کو اودھو کا کہنا اچھا نہیں معلوم ہوا تھا لیکن اب اس گیان کا گُن جان کر ہم لوگ اپنے کو تم سے الگ نہیں سمجھتیں تمھارا دھیان رکھنے سے ارتھ دھرم کام موکش چاروں پدارتھ مل کر جو سُکھ ہم کو ملا ہے وہ سُکھ بڑے بڑے جوگیشوروں کو بھی نہیں مل سکتا اور ہم لوگوں کا آنا تمھارے درشنوں کی اچھا سے یہاں ہوا اب دیال ہو کر ایسا بردان دیو کہ جس میں دن رات تمھارے کمل روپی چرنوں کا دھیان ہمارے ہردے میں بنا رہ کر ہر روز تم سے پریت بڑھتی جائے شیام سُندر اُن کو اچھا پورپک بردان دے کر بہت دیر تک اُن سے لڑکپن کی باتیں کرتے رہے پھر وہاں سے اُٹھ کر رادھا پیاری کے پاس چلے گئے۔

دوہا

شری برکھبھان کمار سنگ لاگے کرن بلاس
بھول گئے رنواس سب ٹکھن پربھ سُکھ راس

ایک دن رُکمنی آدک پٹ رانیاں آپس میں بیٹھ کر اچنبھا سے کہنے لگیں کہ جتنی پریت شیام سُندر کی ہم لوگ کرتی ہیں اُتنا پریم گوپیوں کو ہونا کٹھن ہے شری کرشن انترجامی نے یہ بات جانکر اُن کا غرور توڑنے کے واسطے اپنی استریوں اور گوپیوں کو ایک جگہ بیٹھا کر کہا کہ تم لوگوں میں سے جس کو میری پریت ہوگی اُس کے ہردے میں میرا باس ضرور ہوگا یہ بات سنتے ہی سب برجبالا اور استریوں نے اپنا اپنا آنچل اُٹھا کر دیکھا تو رُکمنی آدک کو اپنے بدن میں کچھ چہنہ نہیں دکھلائی دیا اور گوپیوں کے ہردے میں شیام رنگ چھوٹا سا تری بھون پت کا دیکھ پڑا یہ مہابرج گوپیوں کی دیکھتے ہی وہ لوگ اپنے اپنے پریم کا گھمنڈ بھُول کر من میں کہنے لگیں کہ جتنی پریت گوپیاں شیام سُندر کی رکھتی ہیں اُتنا پریم ہونا ہم لوگوں کو بڑا دُرلبھ ہے ۔

دوہا	گوپیہ روپ بھگوان کو دیکھت اتِ سُکھ پاے	دوہا	ہر چرنن پر گر پڑیں من میں بہت لجاے

جب دوارکا ناتھ لوکاچار کرنے کے واسطے دوسرے راجوں کے ڈیرے پر جو وہاں ٹکے تھے گئے تب اُنھوں نے آگے سے آکر شری کرشن مہاراج کو ساشٹانگ ڈنڈوت کی اور بڑے آدر سنمان سے لیجا کر جڑاؤ سنگھاسن پر بیٹھالا اور بہت طرح کا سامان بھینٹ دے کر بنے کیا کہ اے مہاپربھو ہم لوگ آپکی تعریف سُن کر ہمیشہ درشنوں کی اِچھا رکھتے تھے اب آپ کا چرن دیکھنے سے اپنے برابر کسی کا بھاگ نہیں سمجھتے جس طرح آپ نے دیال ہوکر ہم کو کرتارتھ کیا اُسی طرح کرپا کرکے ایسا بردان دیجئے کہ جس میں آپ کے چرنوں کی بھکت اور پریت ہمارے ہردے میں ہمیشہ بنی رہے یہ سُن کر شری کرشن برندابن بہاری بھگت ہتکاری اُن کو بردان اور دھیرج دے کر اپنے استھان پر چلے آئے ۔

ادھیائے تراسی ۸۳

بات چیت کرنا درو پدی اور رُکمنی آدک کا آپس میں

شکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ پریچھت جس طرح دروپدی اور رُکمنی آدک نے آپس میں اپنے بواہ کی بات چیت کی تھی وہ کتھا کہتے ہیں سُنو کہ ایک دن جُدھشٹھر آدک پانچوں بھائی اور کورو لوگ بہت راجوں سمیت شری دوارکا ناتھ کی سبھا میں بیٹھے ہوئے اس طرح اُن کی اُستت کرنے لگے ۔

چوپائی	پرم ہنس ہے نام تمھارو بپر دھین رُچھا کے کاجا آد انت تم پورن کاما	تم سے پرگٹ بید ہیں چارو تم اوتار لیؤ جدُ راجا تم کو ہت سے کروں پرناما

دوہا	اسی بدھ اُستت کری سب راجن سُکھ پاے	پاتک تج باون بھئے پرست پربھو کے پاے

اُس دن کُنتی اور دروپدی جن کی مہاسب جگت جانتا ہے رُکمنی آدک پٹ رانیوں کے پاس بیٹھ کر دھرم

کی باتیں کرنے لگیں تب کنتی نے رکمنی سے ہنسکر کہا کہ تم نے ابھی تک اپنے بواہ کا نیگ مجھ کو نہیں دیا اب دینا چاہیئے رکمنی ہاتھ جوڑ کر بولی کہ اے ماتا میرا تن اور دھن سب تمہارے بھینٹ ہے پھر دروپدی بولی کہ اے رکمنی بہن جس طرح شیام سندر تم لوگوں کو بواہ لائے تھے وہ حال سُننے کی مجھ کو ابھلاکھا ہے دیا کرکے اپنے بواہ ہونے کی کتھا سُناؤ یہ بات سُن کر رکمنی بولی۔

چوپائی
جو تم ہنسو نہین گن گیاتا ۔ تو ہم کہیں بیاہ کی بہاتا
دیش چندیلی سب جگ جانو ۔ تہاں سشپال نریش بکھانو
پہلے تہ سے بھئی سگائی ۔ سکل بیاہ کی ساج منگائی

دوہا
اشو نریش آیو تبھی بہہ راجا لے ساتھ ۔ ریت بھانت سُکھ کی کری کنگن باندھیو ہاتھ

مجھ کو منسا باچا کرمنا سے یہ چاہنا تھی کہ میں دوارکا ناتھ کی داسی ہو کر رہوں اس لیئے تربھون پت انترجامی کُنڈن پور میں آئے اور سب راجوں کو جیت کر مجھ کو ہر لائے تب سے اُن کی سیوا میں رہ کر اپنا جنم سوارتھ کرتی ہوں پھر ست بھاما نے اپنے بواہ ہونے کا حال برنن کیا اور جاموںتی نے اپنے بواہ کا حال کہہ سنایا۔

چوپائی
پھر بولی کالندی رانی ۔ چت دے سُنو دروپدی رانی
لین دھر پر چرنن کی آسا ۔ بہت دن جل میں کیوں نواسا

دوہا
ایک دوس پر جن سہت آئے شری بھگوان ۔ ہاتھ پکڑ موہیں لائے کے دیکھو پد تربان

اس کے بعد متر بندا نے کہا کہ اے دروپدی رانی شیام سندر کی تعریف سُن کر مجھ کو یہ ابھلاکھا ہوئی کہ سوائے بیکنٹھ ناتھ کے دوسرے سے اپنا بواہ نہ کروں گی میرے بھائیوں نے یہ حال جانکر میرا بواہ تربھون پت کے ساتھ کر دیا اب مجھ کو دن رات یہی اچھا رہتی ہے کہ جنم جنمانتر بیکنٹھ ناتھ ہی کی داسی ہو کر رہوں پھر ستیا نے اپنا حال جس طرح دوارکا ناتھ اُس کو بواہ لائے تھے کہہ دیا۔

چوپائی
بھدرا کہت سُنو تم رانی ۔ یہ گن اسنت شیام بکھانی
تب تے نیم کیو من ماہیں ۔ اُن بن اور بھجوں میں ناہیں
پاتے پتا کرشن کو دیکھی ۔ تم اچھا سب پوری کیکھی

دوہا
چرن کمل شری کرشن کے جو سیوے چت لائے ۔ سہاگ بھاگ تہہ نار کو کا سوں برنو جائے

چوپائی
بولی بسر لچھمنا رانی ۔ نج بواہ کی کتھا بکھانی
میرے پتا سوئمبر کینھو ۔ میرو من ہر کے رس بھینو
تہاں آئے موہن سُکھدائی ۔ پان گرہن کر دیا جنائی
تب تے بھئی کرشن کی داسی ۔ رین دوس نت رہت ہلاسی
اب تم موکو دیو اشیشا ۔ جنم جنم سیوؤں جگدیشا

جب آٹھوں رانیاں اپنے اپنے بواہ کا حال کہہ چکیں تب سولہ ہزار ایک سو راج کنیا بولیں کہ اے دروپدی جی ہم لوگوں کو بھوما سُر دیتہ زبردستی اُٹھا لا کر اپنا بواہ کرنے کے واسطے ایک مکان میں رکھ کر وقت کا منتظر تھا۔

چوپائی

جب ہم شرن کرشن کی آئیں	بنتی بہت کری اُن پاہیں
بسرانتر جامی سکھ دائی	ابلا سمجھ دیا من آئی

دوہا ترت آئے پہونچے تہاں ماکھن پربھ جدورائے — بھوما سُر کو مار کے لینھو ہمیں چھڑائے

اُسی دن سے ہم لوگ بیکنٹھ ناتھ کی سیوا میں رہ کر اپنے کو پٹ رانیوں کی داسی سمجھتی ہیں اے دروپدی تم ہم کو ایسا آشیرباد دیو کہ جس میں ہم سدا دوارکا ناتھ کی سیوا میں بنی رہیں جب دروپدی اور گاندھاری اور کنتی اور جسودا جی آدک نے شیام سندر کے سب بواہوں کا حال سُنا تب خوشی سے اُن کو اشیرباد دے کر رُکمنی آدک کے بھاگ کی بڑائی کرنے لگیں۔

چوپائی

پھر ست بھاما پوچھن لاگی	سنو دروپدی پرم سبھاگی
ہم اپنی سب کتھا سُنائی	اب تم ہمسوں کہو جنائی

دوہا

پانچ جنن سے کوں بیدھ تم وبھیو بواہ	او کھت لیلا سُنن کو من میں بہت اُچھاہ

یہ بات سُن کر دروپدی بولی کہ اے پیارو میرے پتا نے میرا سویمبر رچکر یہ پرن کیا تھا کہ جو کوئی تیل کے کڑاہ میں پرچھائیں دیکھ کر اپنے بان سے مچھلی کو بیدھیگا اُسی کو میں اپنی کنیا بواہ دونگا جب درجودھن اور جراسندھ آدک بہت راجے آکر مچھلی نہ بیدھ سکنے سے شرمندہ ہو گئے اور ارجن نے وہ مچھلی بیدھ کر میرے پتا کا پرن پورا کیا تب میں نے اُن کے گلے میں جیمال ڈال دی یہ حال دیکھ کر سب چھوٹے بڑے خوش ہوے لیکن درجودھن آدک ادھرمی راجوں نے شرمندہ ہو کر اُن پانچوں بھائیوں سے جدھ کیا آخر کو ہار کر بھاگ گئے جب ارجن نے مجھ کو گھر لے جا کر اپنی ماتا سے کہا کہ ہم ایک سوغات لائے ہیں تب اُن کی ماتا کنتی کھانے کی چیز سمجھ کر بولی کہ پانچوں بھائی آپس میں بانٹ لیو۔

دوہا

پاتے پانچوں پانڈوؤں لینھو موہنہ بواہ	پرگٹ وبھیہ سے پانچ ہیں جیو ایک ہی آہ

یہ بات سُن کر رُکمنی آدک دروپدی جی کی بڑائی کرنے لگیں اتنی کتھا سُنا کر شکدیو جی بولے کہ اے راجہ پریکشت ایک دن شری کرشن مہاراج کی سبھا میں راجہ جدھشٹھر آدک پانڈو اور سب جدبنشی اور

بہت سے راجہ لوگ بیٹھے ہوئے تھے اُس وقت نارد مُنی اور بید بیاس اور بشوامتر اور دیول اور
چیون اور ستانند اور بھاردواج اور گوتم اور بششٹھ اور بھرگ اور اتر اور مارکنڈے اور اگست اور
بامدیو اور پاراشر اور پرشرام آدک بہت سے رکھیشور بیکنٹھ ناتھ کا درشن کرنے کے واسطے وہاں
آئے اُن کو دیکھتے ہی شیام سندر نے سب راجوں سمیت کھڑے ہوکر آدر سنمان کرکے سب رکھیشوروں
کو آسن پر بیٹھالا اور اُن کے چرن دھوکر چرنامرت لیا اور بدھ پوربک اُن کی پوجا کرکے ہاتھ جوڑکر
یہ استت کی –

چوپائی

رکھ درشن دُرلبھ جگ ماہیں	دیوں ہوکر پراپت ناہیں
آج سپھل ہے جنم ہمارو	جو ہم پایو درس تمھارو

دوہا

ہر بھگتن کے درشن کی مہما کہی نہ جاے	جنم جنم کے پاپ سب چھن میں جات نساے

ادھیائے چوراسی ۸۴

جگیہ کرنا بسدیو جی کا

شکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ پریچھت جب شیام سندر رکھیشوروں کی پوجا اور استت کرچکے تب
اُنھوں نے کوروؤں اور پانڈو آدک راجوں سے جو وہاں پر تھے کہا کہ ہم لوگوں کا بڑا بھاگ سمجھنا چاہئیے کہ
ان رکھیشوروں نے دیال ہوکر گھر بیٹھے اپنا درشن دیا ساوھوؤں کے درشن سے گنگا اسنان کا پھل مل کر
مرنے کے پیچھے استھان رہنے کے واسطے ملتا ہے کہ جہاں پر بڑے بڑے جوگی اور گیانی نہیں پہونچ سکتے
اِس لیے رکھیشوروں کا ست سنگ ملنا سب تیرتھ نہانے اور دیو استھان کے درشن کرنے سے اتم جان کر
اُن کی پوجا پرمیشور سمان جاننا چاہیئے جو لوگ رکھیشور اور مُنی کو نہیں مانتے اُن کو گدھوں اور بیلوں کے
برابر سمجھنا چاہیئے –

دوہا

چرن سادھ کے پریت کر پوجت ہے جو کوے	سنساری سکھ بھوگ کے انت مکت پد ہوے

جب رکھیشور لوگ ... ترکھبون پت کی سُن کر مگن ہوگئے تب ناردمن دوار کا ناتھ سے ہاتھ جوڑکر
بولے کہ اے تہاپربھو ہم لوگ اس قابل نہیں ہیں جیسا آپ نے اپنے مُنھ سے کہا آپ نے کیول سنساری
جیوؤں کے اُپدیش کے واسطے اتنی بڑائی ہماری کی جس میں وہ لوگ براہمنوں کو بڑا جان کر اُن کا سنمان کریں نہیں تو

ہم لوگ کون گنتی میں ہیں ہمارا کلیان اسی میں ہے کہ آپ کے چرنوں کا دھیان کسی وقت ہم کو نہ بھولے دیکھئے جدونبشی لوگ جس کل میں آپ نے اوتار لیا ہے وہی لوگ آپ کو نہ پہچان کر اپنا ناتے دار سمجھتے ہیں تب دوسرے کو کیا سامرتھ ہے جو آپ کے بھید کو پہونچ سکے آپ کیول اپنے بھکتوں کو سکھ دیتے اور دشٹوں کو مارنے کے واسطے بار بار اوتار لیتے ہیں نہیں تو جنم مرن سے آپ رہت ہیں ۔

چوپائی

تم جگ جیون جگت نواسا ۔ ہم تمھرے داسن کے داسا
تم جو اُستت کری ہماری ۔ ہم کو بھرم ہوت ہے بھاری
جگت گرو جگدیش گسائیں ۔ تم سے سرشٹ ہوت سب ٹھائیں
تم ہی سب دیون کے دیوا ۔ تمھرو ہم جانیں نہیں بھیوا
تمھری مایا سب جگ چھائی ۔ لوگن کی سدھ بدھ بسرائی
تاتے بید ھ بھانت بھرم مانے ۔ تمھرو بھید کون بدھ جانے

دوہا

تمھری اُدبھت شکت ہے گھٹ گھٹ رہی سمائے ۔ پھر سب تے نیارے رہو ماکھن پربھ جدرائے

چوپائی

کوؤ تمھیں پتا کر جانے ۔ کوؤ پتر بھاؤ من آنے
تم ہی سب کے پالن ہارے ۔ کو کہہ سکے چرتر تمھارے
تمھرو داس بہت سکھ داتا ۔ تہہ پرتاپ جانے یہ باتا
دھرتی بھار اُتارن کاجا ۔ بھگتن ہت پرگٹے جدراجا
بید کہت ہے تمھری بانی ۔ تمھری گت ان ہو نہیں جانی
تمھری بھگت سکل سکھ راسا ۔ کوؤ جن نہیں ہوت نراسا
تم دیال پربھ پورن کاما ۔ تم کو ہم سب کرت پرناما

دوہا

تم تو پورن پربھ ہو سکل دھرم کے دھام ۔ بیرن کی اُستت کرت تہہ کارن گھنشیام

اے بیکنٹھ ناتھ تمھاری کرپا سے ہم لوگ یہ چاہنا رکھتے ہیں کہ آٹھوں پہر تمھارے چرنوں کا دھیان ہمارے ہردے میں بنا رہے اور ہر کتھا سُننے میں کبھی پریت نہ گھٹے جبکہ رکھیشور لوگ یہ اُستت کرکے اپنی اپنی کٹی کو جانے لگے تب بسدیوجی نے اُن کے سامنے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ اے مہاراج کوئی تدبیر ایسی بتلائیے کہ جس میں آواگون سے چھوٹ کر بھوساگر پار اُتر جاؤں یہ بات سُن کر جیسے رکھیشوروں نے ناردجی کی طرف

دیکھا ویسے نارد منی ہنسکر بولے کہ اے رکھیشور بیکنٹھ ناتھ کی مایا ایسی زبردست ہے کہ جس نے سب سنساری جیوؤں کو موہ کرا اپنے بس کر لیا ہے جس طرح گنگا کنارے کے رہنے والے گنگا جی کا مہاتم نہ جان کر کنوئیں سے اسنان کرتے ہیں اسی طرح بسدیو جی سنساری مایا میں لپٹنے سے شیام سندر تربھون پت جگت کرتا کو اپنا بیٹا جان کر مکت ہونے کی راہ ہم لوگوں سے پوچھتے ہیں وہی گت سب جڑ بدھیوں کی ہو کر اپنے اگیان سے کوئی اُن کو نہیں پہچانتا یہ بات رکھیشوروں سے کہہ کر نارد منی بولے۔

چوپائی

کہت سنو بسدیو سجانا	تمھرے گھر میں شری بھگوانا
تنھیں چھانڑ تم سے گن گیاتا	ہم سے کہ پوچھت ہو باتا

اے بسدیو ابھی تمھارے سامنے سب رکھیشوں نے شری کرشن ترلوکی ناتھ کی اُستت کی تب بھی تم نے اُن کو نہیں پہچانا اس بات کا ہم کو بڑا آشچرج معلوم ہوتا ہے کہ تم ایسا گیانی ہو کر پرمیشور کو نہ پہچانے لیکن اس میں کچھ تمھارا دوش نہیں ہے یہ بات سچ سمجھنا چاہیئے کہ برہما کر بار پرمیشور کے دیوتا آدک بھی اُن کو نہیں پہچان سکتے سنساری آدمی کون گنتی میں ہے جو اُن کے بھید کو پہونچ سکے۔

دوہا

کوؤ جن جانے نہیں ماکھن پربھ کے بھیو	ان گت اگم اپار ہے سب دیوں کے دیو

اس لیے بید کے موافق ایک بات کہتا ہوں کہ تم کرکھیتر میں بدھ پور بک جگیہ کر کے اُس کا پھل شری کرشن جی کو ارپن کر دو تو تمھارے ہردے سے اگیانتا کی گانٹھ چھوٹ کر مکت ملے گی۔

چوپائی

پاپ ناس بن دھرم نہ ہوئی	یہ جانے نسچے سب کوئی
جو ہر سیوا میں چیت دھرے	من میں کچھ اچھا نہیں کرے
تنکو پاپ سکے چھین ماہیں	مکت ہوئے کچھ سنشے ناہیں

دوہا

شری ماکھن پربھ یوج کے پھل چاہے جو کوئے	تنکو کرم کٹے نہیں مکت کون بدھ ہوئے

چوپائی

ہر کے کاج کرم شبھ سیجے	تاکو پھل اُن ہی کو دیجے
یا بدھ کرم کرے جو کوئی	بھؤ ساگر سے اُترے سوئی
جو تم کہو کہ ہم گرہ چاری	جوگ ریت کے نہیں ادھکاری
تو تم کو اک بات جناؤں	کرم جوگ کی راہ بتاؤں

جو کچھ پُن دان تم کرو	نیم دھرم برت میں من دھرو
تا کو پھل ہر جو کو دیجے	مَن میں کچھ اچھا نہیں کیجے
وہ ہر تم سے نیارو ناہیں	سدا بسے تمھرے گھر ماہیں

دوہا

یا بدھ نارد کو بچن سُن کے شری بسدیو	مہا مُدت من میں بھئے جب جانیو یہ بھیو

یہ بات سنتے ہی بسدیو جی نے نارد آدک رکھیشوروں سے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ اے مہاراج آپ لوگ دیال ہو کر ایسی جگیہ کرا دیجئے کہ جس میں میرا منورتھ پورا ہو یہ سُن کر نارد جی بولے کہ بہت اچھا تم تیاری کرو ہم لوگ تم کو سوم جگیہ کرا دیں گے یہ بات سنتے ہی بسدیو جی نے سب سامان منگوا کر جو استھان کرچھیتر میں بہت پوتر تھا وہاں جگیہ کی تیاری کی جبکہ جگیہ شالا میں سب رکھیشور اور جدبنسی اور راجہ لوگ آکر اکٹھا ہوئے تب بسدیو جی اچھی ساعت میں برھم چرج سے مرگ چھالا پہن کر دیوکی آدک اٹھارھوں پٹ رانیوں سمیت جگیہ کرنے کے واسطے جا بیٹھے اُس وقت بہت راجہ جدبنسی لوگ اپنی اپنی استریوں سمیت بڑے پریم سے جگیہ کی ٹہل کرنے لگے جبکہ بسدیو جی نے نارد مُن آدک رکھیشوروں کو برن دیکر اگن کنڈ میں آہُت ڈالنا شروع کیا تب شری کرشن جی مہاراج کی اچھا سے دیوتا لوگ اگن کنڈ سے پرتچھ نکل کر اپنا اپنا بھاگ لینے لگے اُس وقت ارشی آدک اپسراؤں نے وہاں آکر اپنا اپنا ناچ دکھلایا اور گندھربوں نے گانا سُنایا اور نقارہ بجا کر آکاش سے پھول برسائے اور سب چھوٹے بڑے جو وہاں پر تھے اُنھوں نے گاجے بجا کر منگلاچار سنایا اور برہمنوں نے بید پڑھا اور بھاٹوں نے کبت سُنائے۔ اتنی کتھا سُنا کر شکدیو جی بولے کہ اے راجہ پرتچھت اُس وقت جیسا آنند وہاں پر ہوا تھا وہ مجھ سے برنن نہیں ہو سکتا جب بکنٹھ ناتھ کی دیا سے وہ جگیہ اچھی طرح پوری ہو گئی تب بسدیو جی نے اُس کا پھل شری کرشن جی کو سنکلپ دے کر بدھ پوربک اُن کا پوجن کیا اور جگیہ کرانے والے رکھیشوروں کو بہتا مبر اور سونا اور گئو اور رتن آدک دان دچھنا دیا اور سوا رکھیشوروں کے اور جتنے براہمن اور مانگنے والے وہاں پر تھے سب کو مُنھ مانگا درب آدک اتنا دیا کہ پھر اُن کو کچھ چاہنا نہ رہی جب رکھیشور اور براہمن لوگ بسدیو جی کو آشیرباد دے کر اپنے اپنے استھان کو چلے گئے تب شیام سندر نے کورو اور پانڈو اور دوسرے راجوں کو جتھا جوگ گہنا اور کپڑا دے کر سنمان پوربک بدا کیا اُس وقت بسدیو جی نے رو کر نند رائے جی سے کہا کہ اے بھائی تم نے شیام اور بلرام کو پال کر اُن کی رچھا کی ہے اس لیے میں جنم بھر تم سے اُرن نہیں ہو سکتا اور مجھ سے آج تک کوئی سیوا تمھاری نہیں بن پڑی کہ اُس سے اُرن ہو جاتا۔ اگر تم ہم پر کرپا کرکے دو چار مہینے کرچھیتر میں برجباسیوں سمیت رہتے تو میں بھی تمھاری سیوا اور ٹہل کرکے اُرن ہو جاتا جب نند رائے یہ سُن کر بڑی خوشی سے چار مہینے برجباسیوں سمیت کرچھیتر میں ٹکے رہے تب بسدیو جی نے ہر روز اُن کا نیا نیا شِشٹاچار

اور شیام اور بلرام نے اُن کی سیوا پریم پوربک کی ۔

دوہا

جہاں تربھون ناتھ کی کاسوں برنی جائے ۔ برجباسن ات سُکھ دیو آنند اُر نہ سمائے

جب چار مہینے گرچھیتر میں رہ کر راجہ اُگرسین نے دوارکا پوری چلنے کی تیاری کی تب موہن پیارے نے نند اور جسودا سے رو کر کہا کہ مجھ سے تمھارا چرن چھوڑا نہیں جاتا لیکن لاچاری سے کہتا ہوں کہ آپ بھی بندابن جا کر گئوؤں کی خبر لیجئے یہ بات سنتے ہی نند اور جسودا بیاکل ہو کر پرتھوی پر گر پڑے اور گوال بال اور گوپیوں نے رو کر کہا کہ اے پیارے ہم لوگ تمھارا چرن چھوڑ کر بندابن کو نہ جاویں گے ہم کو بھی اپنے ساتھ دوارکا پوری میں لے چلو جیسی کٹھورتائی تم نے پہلے متھرا میں رہ کر کی تھی وہی اب بھی کیا چاہتے ہو پھر جسودا جی بہت بلاپ کر کے بولیں کہ اے دیو کی بہن تم مجھ کو موہن پیارے کی دودھ پلانے والی سمجھ کر اپنے ساتھ لے چلو میں سوائے درشن کرنے موہنی مورت سانولی صورت کے تم سے کھانا کپڑا آدک کچھ نہ مانگوں گی ۔

دوہا

میرے گھر کو دھن بہت جو چاہو سو لیو ۔ من موہن کو نین بھر پرت دن دیکھن دیو

جب رادھا پیاری نے سُنا کہ شیام سُندر ہم لوگوں کو بدا کر کے آپ دوارکا کو جایا چاہتے ہیں تب وہ بہت بلاپ کر کے مُرلی منوہر سے بولی کہ اے پران ناتھ ایک مرتبہ تم مجھ کو بندابن میں چھوڑ کر چلے گئے تھے سو میری یہ دشا ہوئی اب پھر اُسی طرح میرا پران لیا چاہتے ہو اس سے اب میں تمھارا چرن نہ چھوڑوں گی دودھ کا جلا چھاچھ پھونک کے پیتا ہے جس طرح سولہ ہزار ایک سو آٹھ استریاں تمھاری سیوا میں رہتی ہیں اسی طرح مجھ کو بھی اپنی داسی سمجھ کر اپنی سیوا اٹہل میں رکھو جب تربھون پت نے یہ حال برجباسیوں کا دیکھ کر سمجھا کہ یہ لوگ میرا پیچھا نہ چھوڑ کر دوارکا کو چلا چاہتے ہیں تب اپنی مایا پھیلا کر اُن لوگوں کا من اس طرح پھیر دیا کہ سمجھانے بجھانے سے بندابن جانے کے واسطے سب راضی ہو گئے تب شیام سندر نے نند اور جسودا آدک سب چھوٹے بڑوں کو بہت طرح کا گہنا اور رتن آدک دے کر بدا کیا ۔

چوپائی

شری بسدیو مہا سُر گیانی ۔ برجباسن سے بولت بانی
تم تو پران سمان ہمارے ۔ تم سے کیسے ہوویں نیارے
یا بدھ کہت پریم کی باتا ۔ نین نیر نتیجے سب گاتا

دوہا

برجباسی برج کو چلے سب گودھن لے ساتھ ۔ پھر آئے آنند سوں ناکھن پُربھ جدُناتھ

اتنی کتھا سُنا کر شُکدیو جی بولے کہ اے راجہ پرکھشت بدا ہوتے وقت جیسا بلاپ نند اور جسودا اور شری رادھا

آدک گوپیوں نے لیا تھا وہ مجھ سے کہا نہیں جاتا جب شیام سندر دُوار کا پُری میں پہوںچے تب سب چھوٹوں اور بڑوں نے خوش ہو کر منگلا چار منایا اور دیوتوں نے خوش ہو کر آکاش سے دُوار کا پُری پر پھُول برسائے ۔

ادھیائے پچاسیؔ

اُستت کرنا بسدیوجی کا شیام سندر کی

شُکدیوجی نے کہا کہ اے راجہ پریچھت جس طرح شیام اور بلرام اپنے مرے ہوئے بھائیوں کو لوالائے تھے وہ کتھا ہم کہتے ہیں سُنو کہ ایک دن شیام اور بلرام دونوں بھائی پراتہ کال اُٹھ کر جیسے اپنے ماتا اور پتا کے چرنوں کو ڈنڈوت کرنے گئے ویسے ہی بسدیوجی نے اپنا سر شیام سُندر کے چرنوں پر دھر دیا یہ حال دیکھ کر شری کرشن جی بولے کہ اے پتا جی آپ میرے چرنوں پر گر کے کیوں مجھ کو دوش لگاتے ہیں تب بسدیوجی نے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ اے کرشن تم پر برہم پرمیشور کا اوتار ہو کر جنم اور مرن سے کچھ واسطہ نہیں رکھتے اور تمھارے آدِ اور انت کو کوئی نہیں پہونچ سکتا میں آج تک تمھاری مہما نہیں جانتا تھا اب رکھیشوروں کے کہنے سے مجھ کو بشواس ہوا کہ آپ ترلوکی ناتھ ہیں اور سب جیوُں میں آپ ہی کا پرکاش رہتا ہے دیکھئے سورج دیوتا کے تیج سے پرکاشت رہ کر سب جگت میں اُجیالا کرتے ہیں اور جس پانی سے جڑ اور چیتن سب جیوُوں کا پالن ہوتا ہے اُس کو بھی آپ ہی کا روپ سمجھنا چاہیئے اور چندرما جو اپنی کرن سے امرت برسا کر سنساری جیو اور درختوں کو سکھ دیتا ہے اور ہوا چلنے سے جیوُوں کو آرام ملتا ہے اور پہاڑ اپنے بوجھ سے زمین کو دبائے رہ کر ہلنے نہیں دیتے اور گنگا اور سُمدر آدک سدا بھرے رہ کر کبھی نہیں سوکھتے ان سب کو بھی کیول آپ ہی کی کرپا سے یہ سامرتھ رہتی ہے اور جتنے جیو جڑ اور چیتن سنسار میں دکھلائی دیتے ہیں اُن سب کو آپ کی اگیا اور اچھا سے برھما جی نے پیدا کیا ہے اور بشن بھگوان پالن کر کے شری مہادیوجی سب کا ناش مہا پرلے میں کرتے ہیں اور آپ آدِ پرش بھگوان کا اوتار ہو کر برھما اور بشن اور مہادیوجی سے بھی بڑے ہیں اور آپ کی مایا ایسی بلوان ہے کہ جس نے سب جگت کو موہ لیا ہے اس لیے آپ کو کوئی نہیں پہچان سکتا بنا تمھاری شرن آئے آدمی کو سنساری مایا جال سے چھوٹنا بہت کٹھن ہے جس طرح باجا بجانے والا اپنا من مانا راگ اور راگنی اُس میں سے نکالتا ہے اُسی طرح آپ سنساری جیوُوں کی بُدھ اپنے آدھین رکھ کر جیسا چاہتے ہیں ویسا کرم اُن سے کرا لیتے ہیں اور آپ کے ایک ایک روئیں میں ہزاروں برھمانڈ بندھے رہ کر آپ کا بھید کوئی نہیں جانتا آج تک میں نے اپنی اگیانتا سے آپ کو اپنا بیٹا سمجھا تھا اب نارد مُنی کے کہنے سے بشواس ہوا کہ آپ کسی کے بیٹے اور باپ اور بھائی اور متر نہیں ہیں کیوں پرتھوی کا بوجھ اُتارنے اور دیوتا اور دھرمی راجوں کو مارنے اور بھگتوں کو سکھ دینے کے واسطے جدُکل میں اوتار

لیا ہے سو مجھ کو ایسا گیان دیجیے کہ آپ کو اپنا بیٹا نہ جان کر آدپُرش بھگوان سمجھوں اور جس طرح آپ نے اجامل ایسے مہاپاپیوں کو تار مکت دی ہے اُسی طرح مجھ پر بھی دیال ہو کر بھوساگر پار اُتار دیجیے اور جب تک سنسار میں جیتا رہوں تب تک سوائے اُسمرن اور دھیان آپ کے مایا جال میں نہ پھنسوں۔

چوپائی

تم ہی سب کے سرجن ہارے	پانچ تتوں ہیں انش تمہارے

دوہا

جنم سمے جانیو ہتو پر ہم روپ من ماہنہ	سو مایا کے سوہ ہیں گیان رہیو پھر ناہنہ

جب شری کرشن ترلوکی ناتھ نے یہ اُستت اپنی سُنی تب ہنسکر بولے کہ اے بسدیو جی تم کو جو بات جاننا چاہیئے تھی وہ تم نے جانکر کہی آپ اپنے کہنے پر استھرہ کر میرا پرکاش سب جیووں میں برابر سمجھا کرو تو میری مایا تم کو نہیں بیاپے گی یہ بات سُن کر بسدیو جی کو ایسا گیان پیدا ہوا کہ اُسی دن سے شیام اور بلرام کو اپنا پتر نہ سمجھ کر ایشور روپ سمجھنے لگے اور ہر چرنوں کے دھیان میں لین ہو کر جیون مکت ہو گئے پھر ایک دن شری کرشن جی نے دیوکی جی سے کہا کہ اے ماتا تمہارا اُرن میرے اُوپر بڑا ہے اس لیے جو کچھ تم مانگو وہ ہم تم کو دیویں یہ بات سنتے ہی دیوکی نے رو کر کہا کہ اے بیٹا تم پربرہم پرمیشور کا اوتار ہو جس طرح تم نے اپنے گرو کا مرا ہوا بیٹا لا دیا تھا اُسی طرح میرے چھیو بالک جو کنس ادھرمی نے مار ڈالے ہیں لا دو تو میرا اسوچ چھوٹ جائے۔

دوہا

تہہ کارن جانیو تمہیں اپنے من بشواش	کرتا ہو سب سرشٹ کے مالکھن پُربھ سکھ راس

چوپائی

یہ سُن بولے کرشن مُراری	سنو مات تم بات ہماری
جو اِچھا تمری من ماہیں	پُربھ پورن کرہیں چھن ماہیں

یہ کہہ کر شیام اور بلرام ستل لوک میں چلے گئے اُن کو دیکھتے ہی راجہ بل آگے سے آکر دونوں بھائیوں کے چرنوں پر گر پڑا اور بیٹا مبر راہ میں بچھاتا ہوا بڑے آدر بھاؤ سے اپنے گھر لے جاکر جڑاؤ سنگھاسن پر بیٹھالا اور دونوں بھائیوں کا چرن دھو کر چرنامرت لیا اور وہ جل اپنے سر اور آنکھوں میں لگا کر سب گھر والوں پر چھڑک دیا۔

دوہا

راجہ بل چاہت ہتو ہر چرنن کی رین	شری ماکھن پُربھ درش تے تن من پایو چین

راجہ بل نے بدھ پوربک شیام اور بلرام کی پوجا کر کے اسگندھ آدک اُن کے بدن پر لگایا اور پھولوں کا

گجرا اور موتیوں کا ہار گلے میں پہنا کر چھتیس پرکار کے بنجن بھوجن کرائے اور بڑی خوشی سے شیام اور بلرام پر چنور ہلانے لگا اور ہاتھ جوڑ کر اس طرح اُستت کی کہ اے دنیا ناتھ جن چرنوں کا درشن برھما دک دیوتا اور بڑے بڑے جوگی اور رکھیشوروں کو جلدی دھیان میں بھی نہیں ملتا سو آپ نے دیال ہو کر اُنھیں چرنوں سے مجھ غریب کی جھوپڑی پوتر کی اس سے میں اپنے برابر دوسرے کا بھاگ نہیں سمجھتا جب کہ پرہلاد میرا دادا اور شیش ناگ جی آپ کے بھید کو نہیں پہونچ سکتے تب مجھ اگیان کو کیا سامرتھ ہے جو آپ کی مہما اور اُستت برنن کر سکوں جس طرح آپ نے دیال ہو کر گھر بیٹھے اپنے چرنوں کا درشن دیا اُسی طرح میری استری اور لڑکے بالوں کو گھر اور دھن سمیت جو میں بھینٹ کرتا ہوں لیجئے اور مجھے اپنا داس سمجھ کر اپنے آنے کا کارن برنن کیجئے یہ استُتی بچن سُن کر کرشن بھگوان بولے کہ اے راجہ بل ایک دن مریچ رکھیشور کے چھؤ بیٹوں نے جوانی کے غرور سے برھما جی کی ہنسی کی تھی تب برھما جی نے کرودھ کر کے اُن کو یہ شاپ دیا تھا کہ تم لوگ دَیتیہ جون میں جنم لیو اسی سبب سے اُن چھؤ بیٹوں نے پہلے ہرنیاکش اور ہرن کشپ کے یہاں پیدا ہو کر پھر ہماری ماتا کے پیٹ سے جنم پایا جب راجہ کنس نے اُن چھؤ بیٹوں کو مار ڈالا تب وہ تمھارے گھر پیدا ہوئے اب دیوکی ماتا ہمارے بھائیوں کے واسطے بہت سوچ کرتی ہیں اس لیے میں اُن کو لینے آیا ہوں۔ یہ بات سنتے ہی راجہ بل نے بڑی خوشی سے اُن چھؤ لڑکوں کو لا دیا تب تربھون ناتھ اُن کو اپنے ساتھ لے کر دوارکا میں چلے آئے جب دیوکی ماتا نے اپنے چھؤ بیٹوں کو دیکھا تب بڑی خوشی سے اُٹھا کر دودھ پلانے لگی۔

چوپائی

بار بار کنٹھ لگاوے	رام کرشن کو ہانسی آوے

اُس وقت بسدیو اور دیوکی جی کو بشواش ہوا کہ شیام اور بلرام پرمیشور کا اوتار ہیں یہ سمجھ کر اُن کو بڑی خوشی ہوئی اور شیام سندر کی اچھا سے اُن چھؤ لڑکوں کو گیان پیدا ہو کر اپنے پورب جنم کی شدھ آئی تب وہ اپنی ماتا اور شیام اور بلرام کو ڈنڈوت کر کے اُسی وقت دیولوک کو چلے گئے یہ حال دیکھ کر دیوکی ماتا کو بڑا سوچ ہوا لیکن شیام بلرام کے سمجھانے سے سنساری بیوہار جھوٹھا سمجھ کر اپنے من کو دھیرج دیا اور ہر چرنوں میں دھیان لگا کر اپنا من سنساری مایا سے برکت کیا۔

دوہا	یہ چرتر چت لاے کے کہے سنے جو کوے	شری ماکھن پربھ چرن سے کبھوں بلگ نہ ہوے

ادھیائے چھیاسی

اُٹھا لیجانا ارجن کا سبھدرا کو زبردستی سے

شکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ پرچھت جس طرح ارجن کا بواہ شیام سندر کی بہن سبھدرا سے ہوا تھا وہ کتھا کہتے ہیں

سنو کہ جب درُوپدی کنتی ماتا کی اگیا سے جُدھشٹر آدک پانچوں بھائیوں کی استری ہو کر رہنے لگی تب نارُد منی نے آکر راجہ جُدھشٹر آدک سے کہا کہ استری اور دھن کے واسطے باپ اور بیٹے اور بھائی بھائی میں ہمیشہ سے جھگڑا ہوتا آیا ہے اس لیے میں ایک تدبیر بتائے دیتا ہوں اُس کے کرنے سے تم پانچوں بھائیوں میں دروپدی کے واسطے کچھ جھگڑا نہ ہوگا یہ سُن کر جدھشٹر آدک نے کہا کہ اے من ناتھ جو آپ کہیں وہ ہم کریں یہ سُن کر نارد مُنی بولے کہ ایک برس کے تین سو ساٹھ دن ہوتے ہیں تم پانچوں بھائی بہتر بہتر دن کی باری باندھ کر اس پرن سے دروپدی کو اپنے پاس رکھا کرو کہ جب ایک بھائی کی باری میں دوسرا بھائی دروپدی کے محل میں جاے تو جانے والا بارہ برس تک بن باس کرے یہ بات نارد منی کی پانچوں بھائی مانکر اُسی طرح دروپدی کو اپنے پاس رکھنے لگے ایک دن ایسا سنجوگ ہوا کہ دروپدی آدھی رات کو راجہ جُدھشٹر کے مندر میں تھی اور اُس دن دھنکھ بان ارجُن کا راجہ جُدھشٹر کے محل میں رکھا تھا اُسی وقت ایک براہمن نے آکر ارجُن سے کہا کہ میری گئو چور چرا کر لیئے جاتا ہے دلا دیجئے یہ سُن کر ارجُن نے بچار کیا کہ اُس وقت راجہ جُدھشٹر کے محل میں اگر اپنا دھنکھ بان لینے جاتا ہوں تو بارہ برس تک بن میں رہنا پڑے گا اور جو چور کو مار کر گئو نہیں لادیتا تو چھتری کا دھرم نہیں رہتا اس لیے دھرم چھوڑنے سے بن میں رہنا اُتم ہے یہ بچار کر ارجُن اُسی وقت راجہ جدھشٹر کے محل میں جا کر اپنا دھنکھ بان لے آئے اور چور کو مار کر براہمن کی گئو دلادی اور پرات سمے اپنے بچن کے موافق سنیاسی روپ دھر کر جنگل میں چلے گئے اور تیرتھ جاترا کرتے ہوئے دوارکا میں پہونچکر کیا سُنا کہ سبھدرا بسدیوجی کی بیٹی مہاسندر جو بیاہنے کے جوگ ہوئی ہے اُس کا بواہ بلدیوجی درجودھن کے ساتھ کیا چاہتے ہیں اور شیام سندر کی اچھا مجھے دینے کے واسطے ہے یہ سُن کر ارجُن نے چاہا کہ میرا بواہ اس کے ساتھ ہوتا تو بہت اچھی بات تھی جبکہ ارجُن نے اسی اچھا سے چار مہینے برسات بھر اپنے کو سنیاسی بھیس میں چھپا کر راج مندر کے پاس مرگ چھالا بچھا کر بیٹھے تب دوارکا باسی اُن کو مہا پرش جانکر اپنے گھر بھوجن کھلانے کے واسطے بیجانے لگے یہ سُن کر بلرام جی نے ایک دن اُن کو اپنے راج مندر میں بلا بھیجا اور چرن دھوکر بڑے پریم سے چھتیس پرکار کے بنجن کھلائے جیسے ارجُن نے سبھدرا مرگ نینی کو دیکھا ویسے اُس چندر مکھی پر موہت ہوکر اُس کے ملنے کے واسطے دیوتا اور پتر منانے لگے اور سبھدرا بھی ارجُن کے روپ پر موہت ہو کر من میں کہنے لگی کہ یہ سنیاسی نہیں ہے کوئی راجکمار معلوم ہوتا ہے پرمیشور اُس کو میرا پت بناتا تو اچھا تھا۔

دوہا	
ارجُن بھوجن کر چلیو من تو رہیو لبھاے	کنور سبھدرا ملن کو لاگیو کرن اُپاے

شیام سندر انتر جامی کو ارجُن اپنے بھگت اور سبھدرا اپنی بہن کے من کا حال معلوم ہو کر یہ اچھا کی تھی کہ ہماری بہن سبھدرا ارجُن کو بواہی جاے لیکن اُنھوں نے بلداوجی کے ڈر سے یہ بات ظاہر کرنا مناسب

نہیں جانا جب ایک دن کتھا سننے کے بہانے سے ارجنؑ کے پاس گئے تب ارجنؑ نے تربھون پت کو بڑے آدر بھاؤ سے بیٹھا کر بنے کیا کہ اے دنیا ناتھ مجھ کو سبھدرا سے بواہ کرنے کی بڑی چاہنا ہے جس طرح آپ سب منورتھ میرے پورے کرتے آئے ہیں اسی طرح دیال ہوکر یہ کامنا بھی پوری کیجیے یہ سن کر دوارکا ناتھ نے کہا کہ اے ارجنؑ تم تھوڑے دن یہاں ٹکو شِوراتر کو سب چھوٹے بڑے دوارکا باسی سبھدرا سمیت ریوت پہاڑ پر شری مہادیو جی کی پوجا کرنے جائیں گے اُس دن تم بھی میرے رتھ پر بیٹھ کر وہاں جانا جب آدسر ملے تب سبھدرا کو اُٹھا کر اپنے رتھ پر بٹھال لینا اور رتھ دوڑا کر ہستناپور چلے جانا جو کوئی سامنا کرے تو تم بھی اُس کے ساتھ لڑنا اُس میں کچھ میرے بُرا ماننے کا ڈر نہ کرنا یہ سُنکر ارجنؑ خوش ہوکر وہاں ٹکے رہے جب شِوراتر کو سب استری پُرش دوارکا باسی سبھدرا سمیت ریوت پہاڑ پر پوجا کرنے گئے تب سنیاسی روپ ارجنؑ بھی مرلی منوہر کے رتھ پر بیٹھ کر وہاں چلے گئے اور دھنکھ بان لے کر راستے پر کھڑے ہوئے جیسے سبھدرا پوجا کر کے اپنی سہیلیوں کو ساتھ لیے ہوئے پھری ویسے ارجنؑ نے لاج اور سنکوچ چھوڑ کر سبھدرا کا ہاتھ پکڑ لیا اور رتھ پر بیٹھا کر ہستناپور کو چلے جب یہ بات جدبنشیوں نے سُنی اور ریوتی رمن سے کہا تب بلرام جی کرودھ میں آکر بولے۔

چوپائی

ابھی جانے پرنے ہیں کرہوں	بھوم اُٹھائے سیس پر دھرہوں
میری بہن سبھدرا پیاری	تا کو کیسے ہرے بھکھاری
مہا ڈنڈ ارجن کو دیہوں	کنور سبھدرا کو لے ایہوں

جبکہ بلرام جی کرودھ کر کے بہت سے جدبنشیوں کو ساتھ لے کر ارجنؑ کے پیچھے جانے کے واسطے تیار ہوئے تب شیام سندر نے بلداؤ جی کے پاس جا کر کہا کہ سنو بھائی ارجنؑ ہماری بوا کا بیٹا پرم ستر ذات اور کل میں اُتم ہوکر بان بدیا اچھی جانتا ہے اور جدبنشیوں میں دوسرا کوئی ایسا نہیں دکھلائی دیتا جو اُس کا سامنا کر سکے یہ سچ ہے کہ ارجنؑ نے اُنچت کیا لیکن ہم کو اُس کے ساتھ لڑنا اُچت نہیں ہے کس واسطے کہ بیٹی اپنے ذات بھائی کو دینا چاہیئے اس سے کیا اُتم ہے کہ ارجنؑ پُرانے ناتے دار کو دی جائے اس سے آپ دیال ہوکر کرودھ اپنا چھما کیجئے اور اب اس بات کا بواد کرنا اُچت نہ ہوکر سامان جہیز کا ہستناپور بھیج دینا چاہیئے۔ یہ سن کر بلداؤ جی نے جھنجھلا کر ہل اور موسل اپنا زمین پر پٹک دیا اور جدبنشیوں سے کہا کہ یہ سب کام مُرلی منوہر کا ہے جو آگ لگا کر پانی کو دوڑتے ہیں اُن کو اپنے بھکتوں کی خوشی کے سامنے کچھ لوک لاج کا بچار نہیں رہتا اُنھوں نے سکھلا دیا ہوگا تب ارجنؑ سبھدرا کو اُٹھا لے گیا نہیں تو اُس کی کیا سامرتھ تھی جو ایسی انچت بات کرتا میں اپنے بھائی کی آگیا نہیں ٹال سکتا اس لیے جیسا یہ کہتے ہیں ویسا کرو یہ کہہ کر بلرام جی نے بہت گہنا اور کپڑا وغیرہ

اسباب اور ہاتھی اور گھوڑا اور رتھ اور داسی اور داس آدک سنکلپ کرکے ہستنا پور کو بھیجدیا اور ارجن اپنے گھر پہونچکر بید کے موافق سبھدرا سے بواہ کرکے سنساری سُکھ اُٹھانے لگے اتنی کتھا سُناکر شکدیوجی نے کہا کہ اے راجہ پرکچھت دیکھو نارائن جی اپنے بھکتوں کا ایسا مان رکھتے ہیں اتنی بھی سنساری آدمی بھی نہیں کرسکتا اب میں دوسری کتھا اُن کی مہما کی کہتا ہوں سُنو متھلا نگری میں ایک بھولاشو نام راجہ پرم بھکت ہرگز اپنا آپ کرتا سے اپنے کو لچھمی پت کا داس سمجھتا تھا اور اُسی نگر میں شُرت دیو نام براہمن ہربھکت رہ کر آٹھوں پہر پرمیشور کے سمرن اور دھیان میں مگن رہتا تھا اور بنا مانگے جو کچھ ملتا اُسی میں سنتوکھ رکھ کر کسی سے کچھ نہیں مانگتا تھا ہر روز رات کو دونوں پرم بھکت آپس میں بیٹھ کر یہ بچار کیا کرتے تھے کہ کل بیکنٹھ ناتھ کے درشن کے واسطے دوارکا کو چل کر اپنا جنم سوارتھ کریں گے پرات سمے ہونے پر وہاں نہ جا کر کہتے تھے کہ شیام سندر انتر جامی دنیدیال آپ یہاں آکر درشن دیتے تو بہت اچھا ہوتا جبکہ ان دونوں کی سچی بھکت تربھون پت نے دیکھی تب وہ مجھے اور نارد مُن اور بید بیاس اور بششٹھ اور اگست اور دیول اور بامدیو اور اتر اور پرشرام جی آدک رکھیشوروں کو اپنے رتھ پر بیٹھا کر متھلا نگری کو چلے راہ میں جو دیش اور نگر ملتا تھا وہاں کا راجہ آگے سے آکر بہت طرح کی عمدہ عمدہ چیزیں سوغات لاکر بھینٹ دیتا تھا اور اُن کے درشن سے اپنا جنم سوارتھ کرتا تھا۔

دوہا

ماروار پنچال ہوے ماکھن پربھ جدرائے	پہونچے ات آنند سون متھلا نگری جاے

جب شیام سُندر کے آنے کا حال راجہ بھولاشو اور شُرت دیو براہمن نے سُنا تب آگے سے جا کر اُن کو ڈنڈوت کی جس جس جگہ پر شری کرشن مہاراج کا چرن پڑتا تھا وہاں کی دھور اُٹھا کر وہ دونوں پرم بھکت اپنے سر اور آنکھوں میں لگاتے تھے اے راجہ پرکچھت اُس دن شری کرشن چندر آنند کند کا درشن پاکر متھلاپور کے سب چھوٹے بڑوں کو ایسا سُکھ ملا جس کا حال مجھ سے کہا نہیں جاتا پھر راجہ اور براہمن نے شری کرشن مہاراج کے سامنے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ اے مہاپربھو جس طرح آپ نے دیال ہو کر اپنا درشن دیا اسی طرح اپنے چرنوں سے ہمارا گھر پوتر کیجیے یہ سُن کر برندابن بہاری بھکت ہتکاری نے بچار کیا کہ راجہ اور براہمن دونوں میرے بھکت ہیں اور اُنھیں کی خوشی کے واسطے یہاں آیا ہوں اس لیے دونوں کے گھر جا کر اُن کا مان رکھنا چاہیئے پہلے راجہ کے گھر جانے سے براہمن کہے گا کہ مجھ کو کنگال جانکر میرے گھر نہیں آئے راجہ دھن دولت والے کو مجھ سے اچھا جانا اور جو براہمن کے گھر پہلے جاتا ہوں تو راجہ بُرا مانکر کہے گا کہ شیام سُندر میرا اپمان کرکے پہلے براہمن کے گھر چلے گئے اس لیے وہ بات کرنا چاہیئے جس میں دونوں خوش رہیں ایسا بچارتے ہی کرشن بھگوان دو سروپ اپنے رتھ اور رکھیشوروں سمیت بنا کر راجہ اور براہمن دونوں کے استھان پر چلے گئے اور کرشن بھگوان کی مایا سے راجہ بھولاشو نے سمجھا کہ دوارکا ناتھ کیول میرے ہی گھر آئے اور براہمن نے

جانا کہ شری دوارکا ناتھ راجہ کے گھر نہ جاکر میرے ہی گھر آئے ہیں جب شری بیکنٹھ ناتھ راج مندر میں
پہونچے تب راجہ نے شری کرشن مہاراج کو جڑاؤ سنگھاسن پر بیٹھا کر چرنامرت لے کر وہ جل اپنے سر اور
آنکھوں میں لگایا اور اپنے گھر والوں پر چھڑک دیا اور سب رکھیشوروں کو الگ الگ سنگھاسن پر بیٹھا کر
بدھ پوربک شیام سندر اور سب رکھیشوروں کی پوجا کی اور بہت رتن آدک لچھمی پت کو بھینٹ دیکر پریم
سے اُن کے چرن دابنے لگا اور بڑی خوشی سے بولا کہ آج میں اپنے برابر کسی دوسرے کا بھاگ نہیں
سمجھتا دیکھو جن چرنوں کا درشن شری مہادیو جی آدک بڑے بڑے دیوتا اور جوگی اور رکھیشوروں کو
جلدی دھیان میں بھی نہیں ملتا وہی چرن آج میری گود میں براجتے ہیں اور بیکنٹھ ناتھ نے مجھے اپنا
داس سمجھ کر اپنے چرنوں سے میرا گھر پوتر کیا اُسی طرح بہت اُستت کر کے راجہ بھولاشو نے شیام سندر
اور رکھیشوروں کو چھتیس پرکار کے بنجن کھلائے اور بیکنٹھ ناتھ کو اُتم اُتم گہنا اور کپڑا پہنا کر چنور ہلاتے
وقت اُن سے بنے کیا۔

چوپائی

موہنہ ساتھ کیو جُدنا تھا	درشن دیو رکھن کے ساتھا

دوہا

تم تو جگت نواس ہو ما کھن پربھ سکھ راس	نج داسن کے گھر بکھے کچھو دن کرو نواس

یہ دین بچن سُن کر تربھون پت اپنے بھگت کا منورتھ پورا کرنے کے واسطے اکیس دن وہاں رہے
اور اُس کو برہم گیان اُپدیش کیا جب شیام سندر اُس کنگال براہمن کے گھر گئے تب شرت دیو براہمن نے
کُشا کے آسن پر انگوچھا بچھا کر دوارکا ناتھ کو بٹھایا اور اپنی استری سمیت اُن کے پریم میں ڈوب کر بڑی
خوشی سے ناچنے لگا اور بیکنٹھ ناتھ کا چرن دھو کر چرنامرت لیا اور گنگا جی کی مٹی کا تلک بسدیو نندن کے
لگا کر تلسی دل اُنپر چڑھایا اور املی اور بڑہیرا اور آنولا وغیرہ کھٹے میٹھے پھل اور موٹے چاول کھیت کے
بنے ہوے اور ساگ پات لا کر بڑے پریم سے تربھون پت اور رکھیشوروں کے سامنے رکھدیا اور
جس کی مٹی سے گنگا جل سگندھت بنا کر پینے کو لے آیا تب بیکنٹھ ناتھ نے رکھیشوروں سمیت آنند پوربک
بھوجن کیا جب شرت دیو ہاتھ اور منہ برندابن بہاری اور رکھیشوروں کے دھلا سچت ہوا تب مرلی منوہر
کے سامنے ہاتھ جوڑ کر بنے کیا کہ اے مہا پربھو جب سے میں بال اوستھا بھوگ کر سیانا ہوا تب سے
سوائے اسمرن اور دھیان آپ کے چرنوں کے دوسرا کوئی اُدم نہیں رکھتا آج آپ نے کمل روپی
چرنوں کا درشن دیکر مجھ کنگال کی اچھا پوری کی جو لوگ سنساری جال میں پھنسے رہ کر اپنے دھن اور
پردوار کا ابھمان رکھتے ہیں اُن کو آپ کے چرنوں کا درشن سپنے میں بھی نہیں ملتا اور جو آپ کے اسمرن
اور دھیان اور پوجا اور کتھا سُننے میں پریت رکھتے ہیں وہ لوگ سنساری کامنا اپنی پاکر انت سمے

مکت ہوتے ہیں اس واسطے میں آپ کو ہزاروں ڈنڈوت کرتا ہوں ۔

دوہا

ہاتھ جوڑ بنتی کروں دھروں چرن پر ماتھ ۔ موانا تھ کو درشن دے کینھو ناتھ سناتھ

ایسی بھگت اور پریت اس براہمن کی دیکھ کر شیام سندر نے کہا کہ اے دُج راج ہم تم کو اپنا بھگت اور متر جان کر بہت پیارا سمجھتے ہیں اور جو آدمی بید اور شاستر پڑھے ہوئے براہمنوں کی پوجا کرتا ہے اس کا منورتھ ہم جلدی پورا کر دیتے ہیں سب رکھیشور تم پر دیال ہو کر اپنا درشن دینے یہاں آئے ہیں جس طرح تیرتھ اسنان کرنے اور دیو استھان کے درشن کرنے سے آدمی پوتر ہو جاتا ہے اسی طرح ان رکھیشوروں کا چرن دیکھنے سے بدن میں پاپ نہیں رہتا تم ان کی سیوا اچھی طرح کرو میں اپنے تن سے بھی براہمن کو بہت پیارا جانتا ہوں جو آدمی براہمن کی سیوا نہیں کرتا اس کو مورکھ سمجھنا چاہیئے گیانی لوگ براہمن کو پرمیشور کے برابر جانتے ہیں اور آدمی کے تن میں جو اچھا کام بن پڑے اسی کو تم سمجھنا چاہیئے نہیں تو یہ بدن ایک دن ناش ہو کر کچھ کام نہیں آتا اس لیے تم کو بید کے موافق ہمارے سمرن اور پوجن میں رہنا چاہیئے شری برنداہن بہاری بھگت ہتکاری اکیس دن شرت دیو براہمن کے گھر بھی رکھیشوروں سمیت رہ کر گیان سمجھانے کے پیچھے دوارکا پوری کو چلے اور راہ میں رکھیشوروں کو بدا کر دیا ۔

دوہا

تج گرہ پہونچے آئے کے ماکھن پربھو جدورائے ۔ پرباسی پرپھلت بھئے درشن پرش سکھ پائے

ادھیائے ستاسی ۸۷

استت تربھون پت کی

راجہ پرکھیت نے اتنی کتھا سن کر پوچھا کہ اے شکدیو سوامی دوارکا ناتھ نے شرت دیو براہمن سے کہا کہ تم شاستر کے موافق میرا دھیان اور پوجن کیا کرو سو مجھ کو بڑا سندیہہ ہے کہ پربرہم نرنکار کی استت جو کچھ روپ اور ریکھا نہیں رکھ کر دیکھنے میں نہیں آتے بید نے کس طرح کی ہوگی بستار پوربک کہہ کر میرا سندیہہ چھڑا دیجیئے یہ بات سن کر شکدیو جی بولے کہ اسے راجہ پرکھیت بید میں استت بیکنٹھ ناتھ کی بہت لکھی ہے میں اتنی سامرتھ نہیں رکھتا جو سب گن ان کا برنن کر سکوں لیکن تھوڑا سا حال جو مجھ کو معلوم ہے وہ میں کہتا ہوں سنو کہ جس آدجوت نرنکار نے بدھ اور اندری اور پران اور دھرم اور ارتھ اور کام اور موکش کو بنایا ہے وہ مہا پربھو سدا نرگن روپ رہ کر برھمانڈ رچتے وقت برات روپ دھارن کر کے شیش ناگ پر شین کرتے ہیں ان کی کتھا اس طرح پر ہے کہ سنک اور سنندن اور سناتن اور سنت کمار چاروں بھائی

پرمیشور کا اوتار سرشٹ ہونے سے پہلے برہماجی کی اچھا کے موافق پیدا ہوئے ہیں اُن کے سبھاؤ میں راجس اور تامس کا پردیس نہ ہو کر ہمیشہ ستوگن روپ رہتے ہیں اور اُن میں سے ایک بھائی ہمیشہ لیلا اور کتھا پرمیشور کی کہا کرتا ہے اور تین بھائی سُنا کرتے ہیں جو کچھ اُستت آدِ جوت بھگوان کی اُنھوں نے کی ہے وہی بات نرنارائن نے نارد مُنی سے ست جُگ میں کی تھی وہی کتھا ہم تم سے کہتے ہیں سنو کہ جس طرح مکڑی اپنے منھ سے جالا نکال کر پھر اُس کو کھا جاتی ہے اُسی طرح سب جیو جڑ اور چیتن تینوں لوک کے پرمیشور کی اِچھا سے پلک مارنے میں پیدا ہو کر پھر اُنھیں کے روپ میں سما جاتے ہیں اُس وقت مہا پرلے ہونے سے چاروں طرف پانی دکھائی دے کر کیول آدِ جوت بھگوان رہ جاتے ہیں جب اُن کو سنسار رچنے کی پھر اِچھا ہوتی ہے تب اُن کی سانس سے چاروں بید پیدا ہو کر جیسے بندی گن راجوں کی اُستت کر کے جس گاتے ہیں اُسی طرح وہ بید دیہہ روپ سے چیتن بھگوتی روپ کے سامنے ہاتھ جوڑ کر جگانے کے واسطے ستُتی کرتے ہیں ۔

	دوہا	
تیاگو نِدرا جوگ کی جاگو ہری مُرار	اَج مایا بِتار کے سر جو پُن سنسار	

اے پربرہم ابناشی پُرش تم جنم لینے اور مرنے اور سونے اور جاگنے سے رہت اور نِردوش رہ کر آٹھوں پہر چیتن بنے رہتے ہو اور چودھوں لوک تمھاری مایا سے پیدا ہو کر وہ مایا تم کو نہیں بیاپتی ہے تمھارا پرکاش آدا اور مدھیہ اور انت میں رہ کر تمھاری مہما کو کوئی نہیں جان سکتا اور تینوں لوک میں تمھارے برابر کوئی سندر نہیں ہے اور تم سدا آنند روپ رہتے ہو اور سب جیوؤں کی اُتپت اور پالن اور ناش تمھاری اِچھا سے ہوتا ہے اور جتنی دیا تم اپنے بھکتوں پر رکھتے ہو اتنی دیا اور اِچھا کوئی دیوتا اپنے بھکت کی نہیں کر سکتا اور تم سب میں ملے ہوئے اور سب سے الگ رہ کر رجوگن اور تموگن اور ستوگن سے کچھ کام نہیں رکھتے کیول تمھارے اسمرن اور دھیان کرنے سے سنسار کے جیو مکت پدوی پر پہونچتے اور تمھارا نام جپنے کے برابر جگیہ اور تیرتھ اور دان اور تپ اور جپ اور آچار کوئی دھرم نہیں اور برہما اور مہادیو آدک سب دیوتا تمھارے کمل روپی چرنوں کے دھیان میں آٹھوں پہر لین رہتے ہیں اسی سے اُنھوں نے ایسی پدوی پائی ہے چودھوں لوک میں تمھارے برابر کوئی نہیں ہے اور تمھاری کرپا کے بغیر کوئی سنساری مایا جال سے نہیں چھوٹ سکتا جب بڑے بڑے جوگی اور رکھیشور سب اندریوں کو اپنے بس میں رکھ کر تمھارا اسمرن اور دھیان سچے مَن سے کرتے ہیں تب تمھاری دیا سے اُن کی مُکت ہوتی ہے ۔

	دوہا	
آدِ انت سب جگت کے تم ہی پُرش اننت	سدا لاگ رس رہت ہو ماکھن پُرجہ بھگونت	

اسے دنیا ناتھ ششپال اور کنس اور راون اور ہرن نیا کشپ آدک بہت جیوؤں نے تمھارے ساتھ دشمنی کی تھی وہ لوگ بھی اپنے پران کے ڈر سے تمھارا دھیان کرنے میں بھو ساگر پار اُتر گئے اور بہت جیو تمھاری کتھا اور کیرتن کا چرچا آپس میں رکھ کے اپنا جنم سوارتھ کرتے ہیں اُن میں تم بھاگ اُنہی کا سمجھنا چاہیئے جو آٹھوں پہر تمھارے چرن کمل کا دھیان رکھ کر سنساری مایا سے برکت رہتا ہے اور سوائے بھکت کے مکت کی بھی اچھا نہیں رکھتے اور ست سنگ کے برابر دوسری چیز اچھی نہیں سمجھتے اور سادھو اور جیتنو کی سیوا اور ست سنگ پریم کے ساتھ کرتے ہیں وہ آدمی تمھاری مایا کا کچھ ڈر نہ مانکر سیدھے بیکنٹھ میں جہاں سورج اور چندرما کا پرکاش نہیں ہوتا بمان پر بیٹھ کر چلے جاتے ہیں -

	دوہا	
وہ جن پرم پنیت ہے پاوت پد نربان	انت کال تم کو ملت ماکھن پریہ بھگوان	

اسے بیکنٹھ ناتھ جو آدمی اپنے اگیان سے تمھارا اسمرن اور دھیان چھوڑ کر دوسرے دیوتا کو پوجتا ہے وہ آواگون میں پھنسا رہ مکت پدوی نہیں پاتا اور تمھارے روئیں روئیں میں ہزاروں برھمانڈ بندھے رہ کر کسی جیو کا حال تم سے چھپا نہیں رہتا جس طرح سونے کا گہنا بنانے سے الگ الگ نام ہو کر سب گہنا گلانے پر کیول سونا رہ جاتا ہے اُسی طرح تمھارا پرکاش سب کے بدن میں ہے کر دیوتا آدک کو پوجتے ہیں وہ پوجا بھی آپ ہی کو پہونچتی ہے اس لیے جو لوگ گیان کی درشٹ سے جڑ اور چیتن میں تمھارا روپ برابر دیکھ کر سنساری ترشنا چھوڑ دیتے ہیں اُنھیں کا کلیان ہوتا ہے -

	دوہا	
جدپ گیان پرکاش تے بہہ بدھ کرے بکھان	بھگت بنا پاوے نہیں کبھوں پد نربان	

اسے دنیا ناتھ برھما جی بنا شکت اور اگیا تمھاری کے سنسار رچنے کی سامرتھ نہیں رکھتے جگت کا سب بیوہار جھوٹھا ہو کر کیول تمھارا نام سچا ہے جس طرح آگ کا ڈھیر ایک جگہ رہ کر اس میں سے چنگاریاں اڑتی ہیں اُسی طرح اگن روپی ڈھیر آپ ہو کر سب جیوؤں کو چنگاری کے برابر سمجھنا چاہیئے جیسے آگ کی چنگاری سُلگانے سے بہت آگ ہو جاتی ہے ویسے چنگاری روپی جیو آپ کی بھکت کرنے سے آپ کے برابر ہو جاتا ہے -

چوپائی		
	جوگیشور جو تم کو دھیاویں	سوالنس روک برھمانڈ چڑھاویں
	ہردے کمل میں تم کو دیکھیں	اُوبھت روپ انوپم پیکھیں
	بھکت تمھاری پڑھت پُرانا	وہ تم کو پاوت بھگوانا
	ٹھہری بھکت نے صدہن من ماہیں	چار پدارتھ چاہت ناہیں

دوہا

ہنست تمہارے دھیان میں روم روم ہرکھائے — دیکھ دسا سنسار کی رو دن کر پچھتائے

چوپائی

جو تم کہو سنت ہتکاری	ہمتے اُپت بھئی تمہاری
تم ہم کو کیسی بدھ جانو	جو اُستت یہ بھانت بکھانو
ہو ناتھ یہ کرپا تمہاری	ناتو کیتک بدھ ہماری
ہم ہوں جدتپ بید کہاویں	تدپ تمہرو بھید نہ پاویں
تمہرو روپ نہ دیکھو جائے	پنتھ تمہارو دیت بتائے
گیان بھگت بیراگ جو ہوئی	تب تم کو پہچانت کوئی
جو جن ہئے بھوگ پرہرے	گیان جوگ نج من میں دھرے

دوہا

تم چرنن کے دھیان میں مگن رہے دن رین — تمہری امرت کتھا سُن لہے سدا سُکھ چین

اے بیکنٹھ ناتھ جو آدمی سنسار میں منکھ کا تن پاکر اندریوں کے بس رہتا ہے اور استری اور پتر کے پریم میں لپٹ کر تمہاری بھگت نہیں کرتا اُس کو ابھاگی اور مردے کے برابر سمجھنا چاہیئے وہ آدمی چوراسی لاکھ جون میں جنم پاکر بڑا دُکھ پاتا ہے اور سب جیو پُرانے ہوکر اپنے کرم کے ہت جون میں جنم پاکر دُکھ اور سکھ بھوگتے ہیں جس طرح تالاب کا پانی ہر روز کم ہوتا جاتا ہے اسی طرح گرہستی کرنے والے کی بدھ اور سامرتھ ہر روز گھٹتی جاتی ہے۔

دوہا

یاہی بدھ پرانی سبے پوڑت مایا ناتھ — ناہیں تو وہ آپ سے کاہو بیاپت ناتھ

چوپائی

منکھ جنم دُرلبھ جگ ماہیں	دیوں ہو کو پراپت ناہیں
سُکل دیوتا منا کریں	مانکھ ہوئے بھوساگر ترین
نرسریر نو کا سم جانو	بید پُران ڈانڈ ہے مانو
کیوٹ روپ گرو ہے سوئی	نو کا پار لگاوت جوئی
جبتک بھگت کرے نہیں کوئی	بھوساگر سے پار نہ ہوئی

دوہا

یا تے کیجئے کرم شبھ یہی دھرم کی ریت — ماکھن پربھ کرتار سوں جب لوں اُپجے پریت

اُشٹ سِدّھ کو دیکھ کے لوبھ کرے جو کوے　　تاہ پدارتھ بھگت کو کیسے پراپت ہوے
یہ اُستت بیدن کہی اپنی بُدّھ پرمان　　نرگن روپ انوپ کو کیسے کروں بکھان

اتنی کتھا سُنا کر شکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ پرتچھت یہی اُستت کہہ کر چاروں بید چیتنجی روپ بھگوان کو سرشٹ رچنے کے واسطے جگاتے ہیں اور سنکادک آٹھوں پہر یہ چرچا آپس میں رکھتے ہیں اور یہی بات نرنارائن نے نارد جی سے کہی تھی اور نارد مُن نے بیدبیاس ہمارے باپ سے کہی اور انھوں نے بستار پوربک مجھ کو پڑھائی اور میں نے وہی کتھا جو سب بید اور شاستر کا سار ہے تم کو سُنائی اور یہی گیان شیام سندر نے راجہ بھولاشو اور شُرت دیو براہمن کو بتلایا تھا۔

دوہا

یہ اُستت جو رین دن کہے سُنے چت لائے　　تاکو پاپ رہے نہیں بشن لوک کو جائے

ادھیائے اٹھاسی ۸۸

کتھا بھسما سُر دیتیہ کی

راجہ پرتچھت نے اتنی کتھا سُن کر شکدیو جی سے کہا کہ اے مُن ناتھ مجھ کو سنسار میں یہ بات بہت اُلٹی دکھلائی دیتی ہے کہ نارائن بیکنٹھ ناتھ لچھمی پت ہو کر اپنے بھگتوں کو ایسا کنگال رکھتے ہیں کہ ان کو اچھی طرح کھانا اور کپڑا بھی نہیں ملتا اور شری مہادیو جی اوگھڑوں کی طرح اپنا بھیس رکھ کر سانپوں سیلی اور مُنڈوں کی مالا گلے میں پہنے رہتے ہیں اور ان کی بھگت اور سیوک دھنوان ہو کر بڑے آنند سے اپنا جنم بتاتے ہیں اس کا کیا کارن ہے یہ سندیہ میرا چھڑا دیجئے یہ بات سُن کر شکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ پرتچھت تم نے بہت اچھی بات پوچھی اس کا حال ہم کہتے ہیں سُنو۔

دوہا

سدا تین گُن بست ہیں شو کی مورت ماںہہ　　سکل کامنا دیت ہیں ایک مکت کو ناںہہ

اے راجہ پرتچھت پرمیشور تربھون پت سنساری سُکھ سے الگ رہ کر کسی چیز کی چاہنا نہیں رکھتے اسی سے اُن کے بھگت لوگ کبھی ناش ہونے والی سنساری چیز کو نہیں چاہتے اور لچھمی پت بھگوان ایسی اچھا نہیں کرتے کہ ہمارے بھگت سنساری مایا میں لپٹ کر خراب ہوویں تم نے سُنا ہوگا کہ کئی آدمی شری شو جی کے بھگتوں نے اُن سے بردان پا کر اُنھیں کے ساتھ دشمنی کی تھی اسی کارن پرمیشور مایا روپی دھن جس کے نشے میں آدمی اندھا ہو کر بہت کُکرم کرتا ہے اپنے بھگتوں کو نہیں دیتے ہیں اے راجہ جو بات تم نے ہم سے پوچھی ہے یہی بات ایک مرتبہ راجہ جدھشٹر تمھارے دادا نے

شری کرشن مہاراج سے پوچھی تھی تب شری کرشن مہاراج نے کہا تھا کہ اے راجہ جدھشٹر مایا روپی لچھمی ملنے سے جس میں بہت سی بُرائیاں بھری ہیں آدمی سنساری سُکھ میں لپٹ جاتے ہیں اور جبتک مجھ کو یاد نہیں کرتے تب تک آواگون سے نہیں چھوٹتے اِس لیئے میں اپنے بھگتوں کو دھن دولت نہیں دیتا جس میں وہ لوگ سنساری سُکھ میں لپٹ کر پرلوک کا سوُچ بھُول نجاویں اس واسطے جو آدمی میری شرن پکڑتا ہے اُس کا دھن اور ابھمان کر پا کی راہ سے میں ہر لیتا ہوں جبکہ نردھن ہونے سے استری اور پُتر اور بھائی آدک سب پروار والے اُس کا نرادر کرتے ہیں تب وہ اُن کا پریم چھوڑ کر آنند سے سادھ اور بیشنو کا ست سنگ کرتا ہے جبکہ مہاپُرشوں کے ست سنگ سے گیان پاکر میرے بھجن اور اسمرن اور دھیان میں چت لگاتا ہے تب میں اُس کو مکُت پدوی دیتا ہوں اور برھما آدک دوسرے دیوتوں کی پوجا کرنے سے جو لوگ سورگ آدک میں جاتے ہیں وہ سُکھ سدا استھر نہیں رہتا اور میری بھگت اور پوجا کرنے والے بھبیکھن اور ارجنُ اور سُگریو اور پرہلاد اور امبریکھ آدک سنساری سُکھ بھوگ کر اٹل پدوی کو پاتے ہیں۔ اتنی کتھا سُنا کر شکدیوجی نے کہا کہ اے راجہ پرچھت شری مہادیوجی آدک دوسرے دیوتا اپنی پوجا پانے سے خوش ہو کر چھوڑ دینے میں دُکھ مانتے ہیں اور بیکنٹھ ناتھ سدا سے ساتوکی سبھاؤ رہ کر کسی کو شاپ نہیں دیتے ۔

دوہا

بھسم اسُرن کو رُدّر جی دیو ترت بردان ۔ تن ستن سون آپ ہی پایو کشٹ ندان

اے راجہ پرچھت باناسُر کی کتھا تم سُن چکے ہو جو شری شیوجی سے بردان پاکر اُنھیں کے ساتھ لڑنے آیا تھا اب ہم دوسرے دیتیہ کا حال کہتے ہیں سُنو کہ ایک دن برکاسُر دیتیہ مہا مورکھ شکُنی کا بیٹا تپ کرنے کی اِچھا کر کے گھر سے باہر نکلا جب اُس نے راہ میں نارد مُن کو آتے دیکھا تب ڈنڈوت کر کے پوچھا کہ اے من ناتھ مجھ کو تپ کرنے کی اِچھا ہے تم دیال ہو کر بتلاؤ برھما اور بشن اور مہادیوجی تینوں دیوتاؤں میں کون جلدی خوش ہو کر بردان دیتا ہے کہ میں اُسی کا تپ کروں یہ بات سُن کر نارد مُن بولے کہ اے برکاسُر ان تینوں دیوتوں میں شری مہادیو بھولے ناتھ جلدی خوش ہو کر بردان دیتے ہیں اور تھوڑا سا اپرادھ کرنے میں اپنا کرودھ چھما کرتے ہیں دیکھو اُنھوں نے سہسرارجن کو تپ کرنے سے خوش ہو کر ہزار ہاتھ دیے تھے اس لیے تم شری مہادیوجی کا تپ کرو تو جلدی پھل ملے گا جب نارد من یہ بات کہہ کر چلے گئے تب برکاسُر اُسی وقت کیدار ایشور کی طرف چلا گیا ۔

دوہا

شو مورت استھاپ کر اگن کنڈ کے تیر ۔ بیٹھو آسن مار کر ہوم لگیو شریر

جب سات دن رات میں اُس نے اپنے بدن کا سب مانس چھُری سے کاٹ کاٹ کر ہوم کر دیا

اور آٹھویں دن اشنان کر کے اپنا سر کاٹنا چاہا تب بھولا ناتھ نے اگن کنڈ سے نکل کر اس کا ہاتھ پکڑ لیا اور اپنے کمنڈل کا جل اس پر چھڑک دیا جبکہ اس کے پرتاپ سے برکاسُر کا بدن دیبیہ روپ ہو کر کندن کی طرح چمکنے لگا تب مہادیو جی بولے کہ اے برکاسُر ہم تیری پوجا سے بہت خوش ہوئے اب تجھ کو جو اچھا ہو بردان مانگ یہ بات سنتے ہی برکاسُر نے ہاتھ جوڑ کر بنتی کیا کہ اے مہا پربھو مجھ کو ایسا بردان دیجیے کہ جس کے سر پہ اپنا ہاتھ رکھدوں اسی وقت جلکر راکھ ہو جاوے یہ سن کر شری مہادیو جی نے بچار کیا کہ یہ ادھرمی دیتیہ ایسا بردان مانگ کر سنساری جیوں کو دکھ دینا چاہتا ہے کیا کروں بچن دے چکا یہ سمجھ کر شری مہادیو جی بولے کہ اچھا ہم نے منھ مانگا بردان تجھ کو دیا جب وہ دیتیہ یہ بردان پاکر خوش ہوا تب اس ادھرمی نے شری پاربتی جی کی سندرتائی دیکھ کر بچار کیا کہ اس سے اُتم دوسری بات نہیں ہے کہ میں اپنا ہاتھ مہادیو جی کے سر پہ رکھ کر ان کو جلادوں اور پاربتی کو اپنے گھر لے جاؤں جبکہ وہ پاپی ایسا بچار کر شری مہادیو جی کے مستک پر ہاتھ رکھنے کے واسطے چلا تب شری شِو انترجامی وہاں سے بھاگ کر سب لوک اور دسو دسا میں بھاگتے پھرے لیکن اس دیت نے ان کا پیچھا نہیں چھوڑا برہما جی آدک کوئی دیوتا ان کی رچھا نہ کر سکے تب وہ بیاکل ہو کر بیکنٹھ ناتھ کے سامنے دوڑے چلے گئے اور ڈنڈوت کر کے ہاتھ جوڑ کر بنتی کیا کہ اے ترلوکی پت میں نے یہ دکھ اپنے اوپر آپ اٹھایا ہے جس میں دیتیہ پاپی کے ہاتھ سے میرا پران بچے وہ اُپائے کیجیے یہ دین بچن سنتے ہی نارائن جی بھگت ہتکاری نے شری مہادیو جی سے کہا کہ تم دھیرج رکھو میں اس کی تدبیر کرتا ہوں ایسا کہہ کر بیکنٹھ ناتھ نے اسی وقت اپنے کو براہمن بنالیا اور رکھیشوروں کی طرح کمنڈل اور مرگ چھالا لیے ہوئے جہاں برکاسر دوڑا چلا آتا تھا وہاں آکر اس سے کہا کہ اے برکاسُر تو اتنا گھبرایا ہوا کہاں بھاگا جاتا ہے اپنا حال تو ہم سے بتاؤ جبکہ اس دیتیہ نے بردان پانے اور اپنی اچھا کا حال شری بیکنٹھ ناتھ سے کہا تب بیکنٹھ ناتھ رکھیشور روپ بولے کہ تو بڑا اگیان ہے جو مہادیو جی کی بات جو زہر اور دھتورا کھاتے اور بھوتوں کو ساتھ لیے ننگے پھرا کرتے ہیں اور منڈوں کی مالا اور سانپوں کا ہار گلے میں پہن کر شاستر کے موافق نہیں چلتے اور مسان پر بیٹھے ہوئے بوروں کی طرح ہنستے اور ناچتے ہیں سچ مانکر اتنا دکھ اٹھاتا ہے جب سے دچھ پرجاپت نے مہادیو جی کو شاپ دیا تب سے سب بات ان کی سچ نہیں ہوتی اس لیے تو اپنے سر پہ ہاتھ رکھ کر پہلے اس دان کی پریچھا کرلے جبکہ تیرے نزدیک ان کی بات سچ ٹھہر جاوے تب جو چاہنا سو ان کے ساتھ کرنا یہ سنتے ہی برکاسُر نے پرمیشور کی مایا سے یہ بات سچ مانکر جیسے اپنے سر پہ ہاتھ رکھا ویسے وہ آپ جل کر راکھ کا ڈھیر ہو گیا یہ چرتر دیکھتے ہی بھولا ناتھ جی خوش ہو کر ناچنے لگے اور دیوتوں نے آکاش سے ترلوکی پت پر پھول برسائے اور اپسراؤں نے ناچ کر گندھربوں نے گانا سنایا اس وقت آدرش بھگوان نے

مہادیوجی سے کہا کہ ایسے ادھرمی دَیتیہ کو اس طرح کا بردان دینا نہ چاہیئے جگت گرو گا اپرادھ کرنے سے وہ دیتیہ اپنے دنڈ کو پہونچا یہ بات سُن کر شیوجی نے بنے کیا کہ اے مہا پربھو تم ہماری رچھا کرنے والے بنے ہو اِس لیئے ہم سے اپرادھ بھی ہو جاتا ہے جبکہ بھولا ناتھ بہت اُستت بیکنٹھ ناتھ کی کرچکے تب تربھون پت نے اُن کو دھیرج دیکر بدا کیا اتنی کتھا سُنا کر شُکدیوجی بولے ۔

چوپائی	
رُور موکش لیلا سُکھدائی	جو جن کہے سنے چت لائی
رہے سدا سُکھ چین سے دُکھ پاوے وہ نانہہ	سب پاپن سے چھوٹ کے مُکت ہوے چھن مانہہ

ادھیائے نواسی

لات مارنا بھرگ رکھیشور کا لچھمی پت کی چھاتی پر

شُکدیوجی نے کہا کہ اے راجہ پرچھت ایک سمے بھرگ آدک ساتوں رکھیشور سرسوتی کنارے بیٹھے ہوئے آپس میں گیان چرچا کر رہے تھے اُس وقت کئی رکھیشوروں نے بھرگ جی سے پوچھا کہ برھما اور بشن اور مہادیوجی تینوں دیوتاؤں میں کون بڑا ہے جبکہ یہ بات سن کر کسی نے مہادیوجی کو اور کسی نے بشن جی کو اور کسی نے برھما جی کو بڑا بتلایا تب بھرگ رکھیشور نے کہا کہ ان تینوں دیوتاؤں میں جو دیوتا کرودھ اپنا چھما کر کے بُرائی کے بدلے بھلائی کرے اُسی کو تم سمجھنا چاہیئے میں جا کر سب کی پریچھا لیتا ہوں یہ کہکر بھرگ رکھیشور وہاں سے اُٹھ کر برھما جی کی سبھا میں چلے گئے اور بنا ڈنڈوت کیئے اُن کے سامنے جا بیٹھے یہ دیکھ کر سب رکھیشور اور براہمنوں نے جو وہاں بیٹھے تھے اچنبھا مانا اور برھما جی نے کرودھ میں بھرگ جی کی طرف دیکھ کر شاپ دینا چاہا لیکن اپنا بیٹا سمجھ کر نہیں بولے ۔

دوہا	
پُتر آپنو جان کے بھئے کوپ تے شانت	پرتھم پریچھا پتا کی ست لیتھی یہ بھانت

جب بھرگ رکھیشور نے برھما جی کو رجوگُن کے بس اپنے اوپر کرودھ کرتے دیکھا تب وہاں سے اُٹھکر کیلاس پربت پر جہاں گوری شنکر براجتے تھے گیا جیسے بھولا ناتھ نے بھرگ رکھیشو کو آتے ہوئے دیکھا ویسے کھڑے ہو گئے اور ہاتھ پھیلا کر گلے ملنا چاہا تب رکھیشور نے شیوجی سے کہا کہ تم اپنا کرم دھرم چھوڑ کر مسان میں بیٹھے رہتے ہو اسلیئے مجھ کو مت چھوؤ یہ ابھمان کی بات سنتے ہی گوری پت نے کرودھ سے ترشول اُٹھا کر بھرگ رکھیشور کو مارنا چاہا تب شری پاربتی جی نے ہاتھ جوڑ کر مہادیوجی سے بنے کیا کہ اے مہاراج یہ رکھیشور تمہارا چھوٹا بھائی ہے اس کا اپرادھ چھما کیجئے جب شری پاربتی جی کے کہنے سے بھرگ رکھیشور کا

پران پچان تب وہ بھولا ناتھ کو کھوگن کے بس دیکھ کر وہاں سے بشن بھگوان کی پرچھا لینے کے واسطے بیکنٹھ کو گئے وہ بیکنٹھ کیسا ہے جہاں سورج اور چندرما کا پرکاش نہ ہونے پر بھی دن رات برابر اُجیالا بنا رہتا ہے اور وہاں کی سب زمین سونے کی رتنوں سے جڑی ہوئی ہے اور بارہوں مہینے اُتم اُتم پھل اور خوشبودار پھول اور تلسی کے برچھ لگے رہتے ہیں اور اچھے اچھے تالاب اور باؤلی آوک بنے ہو کر اُس کے کنارے بہت طرح کے پنچھی بولتے ہیں جب بھرگُ رکھیشور نے بید دھڑک محل میں جہاں بشن بھگوان جڑاؤ پلنگ پر سو رہے تھے اور لچھمی جی اُن کے پانوں داب رہی تھیں جا کر ایک لات بشن بھگوان کے بائیں طرف چھاتی میں ماری تب بیکنٹھ ناتھ چونک کر رکھیشور کو دیکھتے ہی اُن کا پانوں دابنے لگے اور چرنوں پر گر کر بنے پوربک بولے کہ اے دُج راج میرا اپرادھ چھما کیجئے میری چھاتی بڑی کڑی ہے اس سے آپ کے کومل چرن میں ضرور دکھ پہونچا ہوگا مجھ کو آپ کے آنے کا حال جو معلوم ہوتا تو آگے سے پہنچتا اور آپ نے دیا کی راہ سے میرا لوک پوتر کر کے یہ جو لات ماری ہے اس چرن کا چہنہ سدا میں اپنی چھاتی پر بنا رہنے دونگا اس میں مجھ کو کچھ لاج نہیں ہے جب بھرگُ رکھیشور نے ایسی چھما بھگونت کی دیکھی اور میٹھا بچن سُنا تب لجت ہو کر ان کی استت کرنے لگے اور لچھمی جی نے لات مارتے وقت من میں کرودھ کیا تھا لیکن بیکنٹھ ناتھ کے ڈر سے رکھیشور کو کچھ شاپ نہیں دیا جبکہ ترbhon پت نے بھرگُ رکھیشور کا پوجن کر کے اُن کو بدا کیا تب اُنھوں نے سرسوتی کنارے جا کر تینوں دیوتوں کا حال اپنے ساتھیوں سے کہدیا یہ حال سُن کر سب رکھیشور دوسرے دیوتوں کا پوجن چھوڑ کر بشن بھگوان کا اسمرن اور دھیان سچے من سے کرنے لگے اتنی کتھا سُنا کر شکدیو جی بولے کہ اے راجہ پرکچھت ایک دوسری مہا شری کرشن مہاراج کی کہتے ہیں سُنو۔ دوارکا پری میں ایک براہمن بہت شکتوان اپنے دھرم کرم سے رہتا تھا جبکہ اس براہمن کے یہاں ایک بیٹا پیدا ہو کر مر گیا تب وہ براہمن اپنے بیٹے کی لاش راجہ اُگرسین کے پاس لے جا کر کہنے لگا کہ تمھارے ادھرم کرنے سے میرا بیٹا باپ کے سامنے مر گیا اور پرجا لوگ دُکھ پاتے ہیں دواپُر جگ میں کلجگُ کے لچھن راجہ کے پاپ سے ہوتے ہیں اس طرح بہت دُربچن کہہ کر وہ براہمن مرا ہوا بیٹا راجہ اُگرسین کے دروازے پر رکھ کر اپنے گھر چلا گیا اسی طرح سات لڑکے اور اُس براہمن کے گھر پیدا ہو کر مر مر گئے وہ براہمن اُن کی لاش بھی اسی طرح راجہ اُگرسین کے دروازے پر رکھ گیا جب نویں مرتبہ اُس کی استری کے گربھ رہا تب اُس براہمن نے راج سبھا میں جا کر شیام اور بلرام کے سامنے بہت بلاپ کر کے کہا کہ اے دنیا ناتھ پہلے راجہ اُگرسین پاپی کو دھکار ہے جس کے راج میں پرجا دُکھ پاتی ہے دوسرے اُن لوگوں کو دھکار ہے جو اس ادھرمی کی سیوا میں رہتے ہیں تیسرے مجھے دھکار ہے جو اپسے پاپیوں کے دیش میں رہتا ہوں جن کے ادھرم سے میرے بیٹے نہیں جیتے اور تم چھتری ہو کر براہمن کا دُکھ نہیں چھڑاتے جب اُس براہمن نے راج سبھا میں

کھڑے ہو کر بہت باتیں اُسی طرح پر کہیں اور شیام اور بلرام اور پردمن آدک کسی جدبنشی نے اس کا جواب نہیں دیا تب ارجن جو اُس وقت وہاں بیٹھے تھے اپنی بدیا کا گھمنڈ رکھ کر غرور سے بولے کہ بڑے شرم کی بات ہے کہ اُگرسین راجہ مہاراجہ کہلا کر براہمن کا دُکھ دور نہیں کر سکتے جس راجہ کے راج میں گئو اور براہمن دُکھ پاتے ہیں اُس کا جس اور دھرم نہیں رہتا یہ کہہ کر ارجن اُس براہمن سے بولے کہ اے دِوج راج تم کس واسطے اتنا رودکر دُکھ اُٹھاتے ہو آجکل کے راجہ آپ سوارتھی ہو کر گئو اور براہمن کی رچھّا نہیں کرتے۔

چوپائی

تمھرے پُتر جنمتے سرہیں ۔ ہُرکے لوگ جتن نہیں کریں

دوہا

جُدتپ یہہ جو دھابسیں نگر دوار کا مانہہ ۔ تدتپ بدیا دھنکھ کی کوؤ جانت نانہہ

اے براہمن دیوتا اب تم دھیرج دھر کر اپنے گھر بیٹھو جب تمھاری استری کے لڑکا پیدا ہونے کا سمے آوے تب ہم سے آکر کہدینا ہم اُس بالک کی رچھّا کریں گے یہ سُن کر اُس براہمن نے ارجن سے کہا کہ جہاں شیام اور بلرام اور پردمن ایسے شوربیر بیٹھے ہو کر کچھ نہیں بولتے وہاں تم کیا ایسی غرور کی بات کہتے ہو تمھاری کیا سامرتھ ہے جو تم میرے بالک کو مرنے سے بچاؤ گے یہ بات سُن کر ارجن بولے کہ مجھ کو شری کرشن اور بلبھدر اور پردمن مت سمجھنا میں ارجن گانڈیو دھنکھ کا باندھنے والا ہوں میرے سامنے موت کی یہ طاقت نہیں ہے کہ تیرے بیٹے کو مار سکے۔

چوپائی

شُو سے جُدھ کیو ایک باری ۔ مہا پرسن بھئے ترپُراری
میرو بچن سا نچ تم جانو ۔ کچھ سندیہہ نہ من میں آنو
تمھرے ست کی رچھّا کرہوں ۔ ناتو اگن مانہہ میں جرہوں

یہ بات سُن کر براہمن اپنے گھر چلا گیا جب اُس براہمن کی استری کے لڑکا پیدا ہونے کا وقت نزدیک آیا اور اُس نے ارجن کے پاس جاکر یہ حال کہا تب ارجن شری مہادیو جی کو نمسکار کرکے دھنکھ بان لے کر اُس براہمن کے گھر پہونچے اور بانوں کا قلعہ چاروں طرف ایسا بنا دیا کہ جس میں ہوا بھی براہمن کے گھر میں نہ جا سکے اور آپ دھنکھ بان لے کر اُس لڑکے کا پران بچانے کے واسطے چاروں طرف پھرنے لگے جب اُس براہمن کے گھر لڑکا پیدا ہو کر بغیر روئے نہ معلوم کہاں غائب ہو گیا تب اُس کی استری اپنے سوامی سے بولی کہ اے مہاراج تم نے ارجن کی بہت تعریف کی تھی کہ وہ بالک کی رچھا کریں گے سو اُس کا حال یہ ہوا کہ پہلے تو میں ساعت دو ساعت لڑکے کو روتے بھی دیکھتی تھی اس مرتبہ تو میں نے اسکو اچھی طرح آنکھوں سے دیکھا بھی نہیں نہ معلوم کہاں لاش تک اُس کی غائب ہو گئی یہ بات اپنی

استری کی سنتے ہی اُس براہمن نے ارجنؔ کے پاس جاکر ایسا دُربچن ارجن کو کہا کہ وہ بہت شرمندہ ہوکر راجہ اُگرسین کی سبھا میں چلے گئے اور ارجنؔ کے پیچھے پیچھے براہمن نے بھی وہاں پہونچکر سبھا والوں کے سامنے کہا کہ اے ارجنؔ تو نے میرے پتر بچانے کا پرن کیا تھا سو وہ ابھمان تیرا کیا ہوا جو میرے بالک کا پران نہ بچا سکا اس لیے تجھ کو دھکار ہے جو کچھ شرم وغیرت رکھتا ہو تو چلو بھر پانی میں ڈوب مر اور کسی کو اپنا منھ نہ دکھا اور آج سے دھنکھ بان رکھنا اور جھوٹھ بولنا چھوڑ کر بن میں چلا جا تو نے راجہ براٹ کے یہاں ہجڑا بنکر برس دن تک اپنے دن کاٹے تجھ سے کیا شورتائی ہوگی جب اسی طرح اس براہمن نے بہت سے دُربچن راج سبھا میں ارجنؔ کو کہے تب ارجنؔ بہت شرمندہ ہو کر بولے کہ اے دُج راج تم یہ سب بات سچ کہتے ہو اب میں تم سے یہ پرتگیا کرتا ہوں کہ تینوں لوک میں سے تمھارے مرے ہوے بالک ڈھونڈھ کر لا دونگا نہیں تو دھنکھ بان سمیت آگ میں جلکر مر جاؤں گا یہ بات براہمن سے کہہ کر ارجنؔ نے اسنان کیا اور دھنکھ بان اُٹھا کر ان لڑکوں کو ڈھونڈھنے کے واسطے سورگ لوک اور پاتال لوک میں گئے جب چودھوں لوک اور جمؔ پُری اور دھرم راج کا استھان اور آٹھوں لوکپال کے یہاں ڈھونڈھنے پر بھی اُن لڑکوں کا پتہ نہیں پایا تب سوچ کرتے ہوے دوارکا پری میں آکر اپنے سیوکوں سے بولے ۔

چوپائی

بہت کاٹھ لاؤ یہ ٹھائیں ۔ اگن لگاوے دیو چھو گھائیں

دوہا

کرہوں اگن پرویش میں جرہوں دھنکھ سمیت ۔ بچن ہار سنسار میں پت دھر ہوں کہ ہیت

جب ارجنؔ چتا بنا کر آگ میں کودنے لگے تب شری برندابن بہاری گرب پرہاری بھگت ہتکاری نے ارجنؔ کے پاس جاکر کہا کہ اے بھائی تمھاری بہادری میں کچھ شبہہ نہیں ہے ابھی تم کس واسطے جلتے ہو تم ہمارے ساتھ چلو جہاں براہمن کے لڑکے ہونگے وہاں سے ڈھونڈھ لاکر تمھاری پرتگیا پوری کروں گا یہ کہہ کر شری کرشن مہاراج ارجنؔ سمیت اپنے رتھ پر چڑھے اور پورب طرف ساتوں دیپ اور ساتوں سمدر اور لوکالوک پربت جو دنیا کے سرے پر ہے اُس کے اُس پار جاکر ایسی جگہ پہونچے جہاں سوا ے اندھیرے کے کچھ دکھلائی نہیں دیتا تھا تب شری کرشن جی نے سدرشن چکر کو آگیا دی کہ تم اپنے پرکاش سے راستہ دکھلاتے چلو یہ بات سنتے ہی سُدرشن چکر ہزار سورج سے زیادہ اپنا تیج بڑھا کر آگے آگے چلا۔

دوہا

تیج سُدرشن چکر کو رہیو چھوند س چھاے ۔ ارجنؔ دیکھ سکے نہیں راکھیو نین چھپاے

جب اسی طرح بہت دور تک وہ رتھ چلا گیا تب وہاں پر اس زور سے پانی لہر مارتا ہوا دکھلائی دیا

پرمیشور کا اوتار سرشٹ ہونے سے پہلے برھما جی کی اچھا کے موافق پیدا ہوئے ہیں اُن کے سبھاؤ میں راجس اور تامس کا پردیس نہ ہو کر ہمیشہ ستوگن روپ رہتے ہیں اور اُن میں سے ایک بھائی ہمیشہ لیلا اور کتھا پرمیشور کی کہا کرتا ہے اور تین بھائی سُنا کرتے ہیں جو کچھ اُستت آدجوت بھگوان کی اُنھوں نے کی ہے وہی بات نرنارائن نے ناردمنی سے ست جُگ میں کی تھی وہی کتھا ہم تم سے کہتے ہیں اسو کہ جس طرح مکڑی اپنے منھ سے جالا نکال کر پھر اُس کو کھا جاتی ہے اُسی طرح سب جیو جڑ اور چیتن تینوں لوک کے پرمیشور کی اچھا سے پلک مارنے میں پیدا ہو کر پھر اُنھیں کے روپ میں سما جاتے ہیں اُس وقت مہا پرلے ہونے سے چاروں طرف پانی دکھائی دے کر کیول آدجوت بھگوان رہ جاتے ہیں جب اُن کو سنسار رچنے کی پھر اچھا ہوتی ہے تب اُن کی سانس سے چاروں بید پیدا ہو کر جیسے بندی گن راجوں کی اُستت کر کے جس گاتے ہیں اُسی طرح وہ بید دیہہ روپ سے [illegible] روپ کے سامنے ہاتھ جوڑ کر جگانے کے واسطے ستت کرتے ہیں ۔

دوہا			
	تیاگو نندرا جوگ کی جاگو ہری مُرار	نج مایا بستار کے سرجو پُن سنسار	

اسے پربرھم اپناشی پُرش تم جنم لینے اور مرنے اور سونے اور جاگنے سے رہت اور نردوش رہ کر آٹھوں پہر چیتن بنے رہتے ہو اور چودھوں لوک تمھاری مایا سے پیدا ہو کر وہ مایا تم کو نہیں بیاپتی ہے تمھارا پرکاش آدا ور مدھیہ اور انت میں رہ کر تمھاری مہما کو کوئی نہیں جان سکتا اور تینوں لوک میں تمھارے برابر کوئی سندر نہیں ہے اور تم سدا آنند روپ رہتے ہو اور سب جیوؤں کی اُتپت اور پالن اور ناش تمھاری اچھا سے ہوتا ہے اور جتنی دیا تم اپنے بھگتوں پر رکھتے ہو اتنی دیا [illegible] رچھا کوئی دیوتا اپنے بھگت کی نہیں کر سکتا اور تم سب میں ملے ہوئے اور سب سے الگ رہ کر رجوگن اور تموگن اور ستوگن سے کچھ کام نہیں رکھتے کیول تمھارے اسمرن اور دھیان کرنے سے سنسار جیو مکت پدوی پر پہنچتے اور تمھارا نام جپنے کے برابر جگیہ اور تیرتھ اور دان اور تپ اور جپ اور آچار کوئی دھرم نہیں اور برھما اور مہادیو آدک سب دیوتا تمھارے کمل روپی چرنوں کے دھیان میں آٹھوں پہر لین رہتے ہیں اسی سے اُنھوں نے ایسی پدوی پائی ہے چودھوں لوک میں تمھارے برابر کوئی نہیں ہے اور تمھاری کرپا کے بغیر کوئی سنساری مایا جال سے نہیں چھوٹ سکتا جب بڑے بڑے جوگی اور رکھیشور سب اندریوں کو اپنے بس رکھ کر تمھارا اسمرن اور دھیان سچے مَن سے کرتے ہیں تب تمھاری دیا سے اُن کی مکت ہوتی ہے ۔

دوہا			
	آدانت سب جگت کے تم ہی پُرش اننت	سدا ایک رس رہت ہو ماکھن پُر بہو بھگونت	

سب گُن برنن کر سکے لیکن میں اُن جوت سروپ کو ہزاروں ڈنڈوت کرتا ہوں جن کی دیا سے ہم اور تم اس امرت روپی کتھا کہنے اور سننے سے مکت پدوی پاویں گے اس لیے تھوڑی سی مہما اُن کی اور کہتا ہوں سُنو کہ بیکنٹھ ناتھ نے کیول پرتھوی کا بوجھ اُتارنے کے واسطے جگت میں سگن اوتار لے کر یہ سب لیلا کی تھی اور اُن کی اچھا سے سونے کی دوارکا پوری میں سب مکان جڑاؤ ہو کر باغوں میں بہت طرح کے خوشبودار پھول اور پھل بارھوں مہینے لگے رہتے تھے اور تالاب اور باؤلی کے کنارے بہت طرح کے پنچھی میٹھی میٹھی بولیوں میں دوارکا ناتھ کی اُستت کرتے تھے اور کئی ہزار ہاتھی دروازے پر بندھے ہو کر بہت سے پہلوان جانور اور منشک ایسے بل جدھ کرنے کے واسطے ہمیشہ وہاں بنے رہتے تھے اور سب مرک اور گلی اور چوراہوں پر چندن اور گلاب کا چھڑکاؤ ہو کر بہت دیش کے بیوپاری سب طرح کا اسباب وہاں بیچنے کے واسطے لے آتے تھے اور جدبنسیوں کے گھر میں ردھ اور سدھ بنی رہ کر اُن کی استریاں جڑاؤ گہنا اور اچھا کپڑا پہنے عطر اور پھلیل لگائے ہوئے ہمیشہ خوشی سے رہا کرتی تھیں اور سب چھوٹے بڑے دوارکا باسی ہر کتھا سُننے اور سادھو اور براہمن کی سیوا کرنے میں پریت رکھ کر اپنے دھرم کرم سے رہتے تھے ۔

	دوہا	
تہاں نار جادوؤں کی اَت سُندر سکمار	جن کو روپ نہار کے لُکجا دیں سُرنار	

اور سولہ ہزار ایک سو آٹھ استریاں شیام سندر کی اپنے اپنے جڑاؤ محل اور باغوں میں الگ الگ تر کھوں سمیت کے ساتھ بھوگ اور بلاس کر کے اپنا اپنا جنم سوارتھ کرتی تھیں اور اندرپوری سے اپسرا لوگ اپنا اپنا ناچ دکھلانے کے واسطے دوارکا میں آکر گندھرب لوگ گانا سُناتے تھے اور شیام سُندر اپنے سولہ ہزار ایک سو آٹھ روپ سے سب استریوں کے پاس رہ کر اُن کی اچھا پوری کرتے تھے اور وہ استریاں آٹھوں پہر دوارکا ناتھ کی سیوا میں رہ کر ایسا اُن پر موہت تھیں کہ ایک ساعت اُن کو بنا دیکھے شیام سندر کے چین نہیں پڑتا تھا کسی وقت موہن پیارے کے رہنے پر بھی بیاکل ہو کر پنچھیوں سے پوچھتی تھیں کہ ہمارے پران ناتھ کہاں چلے گئے پھر چیتن ہو اُن کے درشن سے اپنے برابر کسی دوسرے کا بھاگ نہیں سمجھتی تھیں ایک دن موہن پیارے نے سب استریوں کے ساتھ جل بہار کرنا بچار کر جیسے سمدر کو اگیا دی ویسے گھٹنے بھر پانی وہاں رہ گیا ۔

	دوہا	
پورنماسی رات کو سب نارن کے ساتھ	جل بہار لاگے کرن ماکھن پربھو جگناتھ	

جس وقت شیام سندر نے چاندنی رات میں سولہ ہزار ایک سو آٹھ استریوں کے ساتھ الگ الگ روپ دھر کر جل بہار کیا اس وقت سمدر میں ایسی شوبھا معلوم ہوتی تھی جس کا حال برنن نہیں ہو سکتا ۔

چوپائی	تبھی ٹھہری بولی بانی	تاسوں کہن لگی اک رانی

کارن کون شبد تو کرے ۔ ہرنجوگ بجوگ من دھرے
چکئی بول اُٹھی تہہ کالا ۔ ایسی بدھ بولی اک بالا
تیرو بھید جان ہم لینھا ۔ پیت بجوگ نے ات دُکھ کینھا
کیوں ہر کاج شبد تو کرے ۔ سگری رین چین نہیں پڑے
پھر اُن سُنی سندھ کی بانی ۔ تہہ او سر بولی اک رانی
ایک کہی شری کرشن مراری ۔ شین کرت ہیں سندھ سنجھاری
تیہی کاج شبدات کرے ۔ شری برج راج پریت اُردھرے
پھر اُن دیکھ چندر کی کانت ۔ سکھی ایک بولی یہ بھانت
تو نہہ کرشن کو درشن بھیو ۔ تیرو تجھی روگ سب گیو
ریوت گر دیکھا تہہ کال ۔ یا بدھ بول اُٹھی ایک بالا
تو دن رین تپسیا کرے ۔ من میں دھیان کرشن کو دھرے
راجن ایسی بدھ سب بالا ۔ کہیں منوہر بچن رسالا

دوہا ۔ شت نایکا آددے سب نارن کے ساتھ ۔ ایسی بدھ کریڑا کریں ماکھن پربھ جدناتھ

شری کرشن جی کی اتنی سنتان بڑھی تھی کہ تین کروڑ اٹھ تالیش ہزار تین سو براہمن اُن لڑکوں کے بدیا بڑھانے کے واسطے رہتے تھے اِس لیے جدبنشیوں کی گنتی نہیں ہوسکتی دیکھو جو شیام سُندر اپنے بنش کی رچھا کے واسطے نت اسنکھیہ درب اور گئو براہمنوں کو دان دیا کرتے تھے وہی تربھون پت اتنا پریم رکھنے پر بھی دُرباسا رکھیشور کے شاپ سے سب جدبنشیوں کا ناش کرکے بیکنٹھ کو چلے گئے شری کرشن جی کے بنش میں کیول بجرنابھ انردھ کا بیٹا جیتا بچا تھا وہ متھرا اور اندرپرستھ کا راجہ ہوا اس کے کل میں برت باہو اور ست سین آدک راجہ بڑے پرتاپی اور ہر بھگت اور دھرماتما ہوئے اتنی کتھا سُنا کر شکدیو جی نے کہا اے پرکچھت جو آدمی دسم اسکندھ کی کتھا سچے من سے کہتا اور سنتا ہے اُسکو بڑا بھاگیان سمجھنا چاہئیے وہ آدمی سنسار میں کامنا پا کر انت ویسے مکت ہوتا ہے۔

گیارھواں اسکندھ

گیان سمجھانا نارد مُن کا بسدیو جی کو

ادھیائے پہلا ۔ آنا دُرباسا آدک رکھیشوروں کا دوارکا میں

راجہ پرکچھت نے دسم اسکندھ کی کتھا سُن کر شکدیو جی سے پوچھا کہ اے مُن ناتھ جدبنشی لوگ دھرماتما

ودہر بھگت تھے اُن کو وِرباسا رکھیشور نے کس واسطے شاپ دیا تھا یہ سُن کر شکدیو جی بولے کہ اے راجہ
اس کا حال اس طرح ہے کہ ایک دن شیام سندر نے اپنے من میں بچار کیا کہ ہم نے پرتھوی کا بوجھ اُتارنے
اور دُشٹوں کے مارنے کے واسطے اوتار لیا تھا جس میں سنساری لوگ ہماری لیلا اور کتھا کہ سُن کر بھوساگر پار
اُتر جاویں اور بڑے بڑے دیتیہ کنس اور جرا سندھ آدک ادھرمی راجوں کو مارا اور کوروں اور پانڈوں سے
مہابھارت کرا کے پرتھوی کا بھار اُتارا لیکن چھپن کروڑ جدبنشی جو بڑے زبردست اور دولتمند ہیں اُن کا بھار
بھی بنا ہے اور یہ سب میرے سنتان اور بھائی بندھ ہو کر مجھ سے پالن ہوئے ہیں اس واسطے اُن کو
اپنے ہاتھ سے مارنے میں پاپ ہو گا کسی براہمن سے شاپ دلوا کر مروا ڈالنا چاہیئے ایسا بچارتے ہی
اُن کی اِچھا سے وِرباسا اور وششٹھ آدک بہت سے رکھیشور تیرتھ جاترا جاتے ہوئے دُوارکاپری میں آئے
تب جگت ایشور نے اُن کا پوجن اور آدر بھاؤ کر کے ہاتھ جوڑ کر بنے کیا کہ جس طرح آپ لوگوں نے
یہاں ہو کر اپنا درشن دیا اُسی طرح تھوڑے دن یہاں رہ کر میری اِچھا پوری کیجئے یہ بات سُن کر رکھیشوروں
نے کہا کہ اے مہاراج ہمارا تپ اور جپ یہاں کے موافق نہیں بن پڑتا ہے شری کرشن جی بولے کہ تم لوگ
پنڈارک چھیتر میں جو یہاں سے نزدیک ہے رہ کر اسمرن اور دھیان کرو یہ بات مان کر سب رکھیشور پنڈارک
چھیتر میں چلے گئے اور بدھ پوربک پریشور کا تپ کرنے لگے ایک دن کرشن بھگوان کی مایا سے پردیمن
اور سامب آدک اُسی طرف شکار کھیلنے کے واسطے گئے تب اُنھوں نے رکھیشوروں کو تپ اور اسمرن کرتے
ہوئے دیکھ کر آپس میں کہا کہ یہ سب براہمن سنساری لوگوں کو ٹھگنے کے واسطے جھوٹھی سمادھ لگائے
بیٹھے ہیں جو یہ لوگ سچے مہاپُرش ہوں گے تو اُن کو بھوت بھوشیہ برتمان یعنے ماضی و حال و مستقبل تینوں
کا معلوم ہو گا یہ بات سُن کر سامب نے پردیمن آدک اپنے ساتھیوں سے کہا کہ تم مجھ کو جو مونچھ اور
ڈاڑھی نہیں رکھتا ہوں استریوں کا کپڑا پہنا کر کچھ کپڑا پیٹ میں باندھ دو اور مجھ کو ان رکھیشوروں کے پاس
لے جا کر پوچھو کہ اس گربھوتی استری کے بیٹا پیدا ہو گا یا بیٹی دیکھو یہ لوگ کیا کہتے ہیں جب ہو نہار سے
بس ہو کر پردیمن آدک نے اسی طرح رکھیشوروں سے پوچھا تب اُنھوں نے کہا کہ تم لوگوں کو شیام سندر
کے بیٹے اور پوتے ہو کر براہمنوں سے ٹھٹھا کرنا نہ چاہیئے جب کہ اُن لڑکوں نے رکھیشوروں کے منع کرنے
پر بھی اس بات کے جواب دینے کے واسطے بہت ہٹھ کی تب بہر اچھا سے درباسا رکھیشور نے کرودھ
کر کے یہ شاپ دیا کہ اس کے پیٹ سے ایک موسل پیدا ہو کر سوائے شیام اور بلرام کے تمھارے سب
کُل کی ناش کرے گا یہ بات سُنتے ہی پردیمن آدک اُداس ہو کر آپس میں کہنے لگے کہ دیکھو ہم لوگوں نے
بہت بڑا کام کیا جو براہمنوں کو دُکھ دے کر اُن کا شاپ اپنے اوپر لیا جب یہ کہ کر پردیمن نے سامب کے
پیٹ سے جو کپڑا باندھا تھا کھولا تب اُس کپڑے کے اندر سے ایک موسل لوہے کا چھوٹا سا نکلا یہ چمبھا
دیکھتے ہی وہ سب گھبرا کر چلے آئے اور راجہ اُگرسین کی سبھا میں جہاں شیام اور بلرام اور جدبنشی لوگ بیٹھے

تھے اور وہ موسل دکھلا کر شاپ ہونے کا سب حال کہدیا یہ بات سنتے ہی راجہ اُگرسین نے سب
جدبنشیوں سمیت سوچ کرکے آپس میں یہ صلاح کی کہ یہ موسل لوہار سے سوہن کرا کے اس کی چور سمدر
میں ڈالدینا چاہیئے جس میں اس شاپ کی جڑ نہ رہے یہ بات ٹھہرا کر راجہ اُگرسین نے شیام سندر سے
پوچھا کہ اس میں تم کیا کہتے ہو جگت پت اگم جانی نے شاپ کا حال سنتے ہی من میں خوش ہو کر کہا کہ
بہت اچھا جیسا جدبنشی لوگ کہتے ہیں ویسا کیجیے۔ اتنی کتھا سنا کر شکدیوجی بولے کہ اے راجہ پریچھت
شری کرشن ترلوکی ناتھ کو وہ شاپ چھڑا دینا کچھ کٹھن نہ تھا لیکن اُن کی اچھا سے یہ بات ہوئی تھی
اس لیے اُنھوں نے کچھ تدبیر اس کی نہیں کی اور جدبنشیوں نے اس موسل کو سمدر کے کنارے لے جا کر
سوہن سے رتوا کر چورا اُس کی سمدر میں ڈال دی اور ایک ٹکڑا جو سوہن کرتے وقت چھوٹا سا بچ گیا تھا
اُس کو بھی سمدر میں پھینک کر اپنے گھر چلے آئے اور شری کرشن جی کی اچھا سے وہ ٹکڑا ایک مچھلی
نگل گئی اور اُس مچھلی کو ایک کیوٹ نے جال میں پھنسا کر جب اُس کا پیٹ چیرتے وقت وہ ٹکڑا پایا
تب اُس نے اُس کو تیر کی گانسی بنا کر اپنے پاس رکھا اور جس جگہ اُس موسل کو ہار نے سوہن کیا تھا
وہاں پر سمدر کے کنارے ایک گھاس سرپت جس کی چٹائی بتاتے ہیں پیدا ہوئی۔

ادھیائے دوسرا

گیان سکھلانا نارد مُن کا بسدیو جی کو

شکدیوجی نے کہا کہ اے راجہ پریچھت جب دُرباسا رکھیشور کے شاپ دینے سے دوارکا پوری
میں بہت اسگن ہونے لگے تب شری کرشن جی نے بچار کیا کہ یہ سب جدبنشی دُرباسا رکھیشور کے شاپ
دینے سے تھوڑے دن میں مارے جائیں گے اس لیے اُچت ہے کہ بسدیو اور دیوکی اپنے پتا اور
ماتا کو گیان سمجھا کر مکت کروں لیکن وہ لوگ مجھ کو اپنا بیٹا جان کر میرے کہنے پر بشواس نہیں کریں گے
نارد جی آکر اُپدیش کرتے تو اُن کے واسطے اچھا ہوتا جب ایسا بچار کر تربھون پت نے نارد من کو یاد کیا
اور وہ اُسی وقت اُن کے پاس آئے تب دوارکا ناتھ نے ڈنڈوت کرکے کہا کہ اے مُن ناتھ تم تھوڑے
دن یہاں رہتے تو بہت اچھا تھا نارد من نے کہا کہ اے دنیا ناتھ آپ کو معلوم ہے کہ دچھ پرجاپت
کے شاپ دینے سے میں دو گھڑی سے زیادہ ایک جگہ نہیں ٹھہر سکتا یہ سن کر شری کرشن جی نے کہا
کہ تم دوارکا میں بے کھٹکے ہو کر رہو یہاں شاپ نہیں بیاپے گا یہ بردان پا کر نارد جی بڑی خوشی سے
وہاں رہے جبکہ ایک دن نارد مُن بین بجاتے ہرگن گاتے بسدیو جی کو دیکھنے کے واسطے گئے تب
بسدیو جی نے آدر کرکے اُن کو بٹھالا اور بید کے موافق پوجا کرکے ہاتھ جوڑ کر بنے کیا کہ اے مُن ناتھ

میرا بڑا بھاگ ہے جو آپ کے چرن یہاں آئے اور ہم لوگ سنساری آدمی مایا روپی اندھیارے کنوئیں استری لڑکوں میں پڑے رہتے ہیں سوائے ملنے گیان روپی رسّی کے اس کنوئیں سے باہر نکلنا کٹھن ہے جو آپ یہ کہیں کہ تم بڑے بھاگمان ہو کہ پربرہم پرمیشور نے تمھارے گھر اوتار لیا ہے سو اے نارد مُن مجھ سے بڑی بھول ہوئی جو میں نے پورب جنم میں تپ کرتے وقت پرمیشور کا درشن پاکر اُن سے یہ بردان مانگا کہ تم میرے بیٹے ہو مجھ کو اپنی مکت مانگنا اچت تھا اس لیے اب میں چاہتا ہوں کہ آپ کے منہ سے بھاگوت دھرم سُن کر بھوساگر پار اُتر جاؤں یہ سُن کر ناردمن نے کہا کہ اے بسدیو جی جو بھاگوت دھرم نو جوگیشوروں نے راجہ جنک کو سُنایا تھا وہی پرانا اتہاس ہم کہتے ہیں سُنو۔ رکھبھ دیو کے سو بیٹے جینتی نام استری سے پیدا ہو کر اُن میں سے نو بیٹے نو کھنڈ کے راجہ ہوئے اور اکیاسی بیٹوں نے بید اور شاستر پڑھا بھرت نام بڑا بیٹا ان کا اپنے باپ کی جگہ راج سنگھاسن پر بیٹھا اور نو بیٹے اُن کے جو نوگیشور کہلاتے ہیں پرم گیانی اور بال جتی مہاتما ہوئے جہاں اُن کا من چاہتا تھا وہاں پھرا کرتے تھے اور ہربھجن کے پرتاپ سے اُن کو ایسی سامرتھ تھی کہ جہاں چاہیں وہاں ساعت بھر میں چلے جاویں ایک دن وہ نوں جوگیشو گھومتے ہوئے راجہ جنک کی سبھا میں جہاں پر بہت سے پنڈت اور گیانی لوگ بیٹھے تھے گئے اور اُن کے اُکھار بند کا پرکاش جو سورج سے زیادہ چمکتا تھا دیکھتے ہی راجہ جنک نے سبھا والوں سمیت اُٹھ کر ایک ساتھ نوؤں جوگیشوروں کو ڈنڈوت کی اور پرکرما کر کے ہاتھ جوڑ کر بولے کہ آپ لوگ بیکنٹھ سے آتے ہیں اس لیے میں آپ کو بشن بھگوان کا پارکھد سمجھتا ہوں میرے پورب جنم کے پُنیہ سہائے ہوئے جو آپ کا درشن پایا اور سنساری آدمی کی زندگانی کا اعتبار نہیں ہوتا یہی سمجھ کر میں نے آپ کو ایک ساتھ ڈنڈوت کی جس طرح آپ نے دیال ہو کر اپنے چرنوں سے میرا گھر پوتر کیا ہے اُسی طرح جو بات میں پوچھوں اُس کا جواب دے کر میرا سندیہہ چھڑا دیجئے یہ سُن کر وہ جوگیشور بولے کہ اے راجہ جو کچھ تمھاری اچھا ہو وہ پوچھو تب راجہ جنک نے کہا کہ مہاراج سنسار میں کون ایسی بستُ ہے جو سدا استھر رہ کر اُس کا بجوگ کبھی نہیں ہوتا جو یہ کہا جاوے کہ جو کوئی اپنے گھر میں بہت دھن دولت اور استری اور پتر اگیا کاری رکھتا ہے اس کو کچھ دُکھ نہیں ہوتا میری جان میں اُس کو بھی وہ سکھ سدا بنا نہیں رہتا کس واسطے کہ جب وہ دھن جاتا رہتا ہے اور استری اور پتر بھی مر جاتے ہیں تب وہ بہت دُکھ پاتا ہے سکھ اس کو کہنا چاہیئے جو ہمیشہ بنا رہے اور ہر روز زیادہ ہو کر کبھی گھٹے نہیں آپ لوگ بتلائیے کہ وہ کون بست ہے جس کا ناش کبھی نہیں ہوتا یہ سن کر ان نوؤں جوگیشوروں میں سے کشب نام بڑے بھائی نے کہا کہ اے راجہ وہ سُکھ اُنھیں کو ملتا ہے جو آٹھوں پہر من اپنا آدپُرش بھگوان کے دھیان اور اسمرن میں لگائے رہتے ہیں اور دھن اور استری اور پتر آدک ناش ہونے والی چیز سے کچھ پریت نہیں رکھتے لیکن سنساری جیوؤں کا یہ سبھاؤ ہے کہ دھن ملنے اور استری اور پتر اگیا کاری ہونے سے یہ سمجھتے ہیں کہ ہمارے برابر کوئی دوسرا سُکھی نہ ہوگا اور جب اُن کا

دھن ناش ہو جاتا ہے یا گھر کا کوئی آدمی مرجاتا ہے تب اُس کے سوچ میں ایسے بیاکل ہو جاتے ہیں کہ
اُن کا چِت ٹھکانے نہیں رہتا اس لیے سنساری آدمی سے جو کوئی پوچھے کہ تم سُکھ سے ہو یا نہیں تو
اُن دونوں کو مورکھ سمجھنا چاہیئے کس واسطے کہ جو سُکھ ہمیشہ بنا نہیں رہتا اُس کا ہونا اور نہ ہونا دونوں
برابر ہیں اے راجہ تم اس بات کا بشواس مانو کہ جو آدمی پرمیشور سے بمکھ رہ کر اپنے پرلوک کا سوچ نہیں
کرتا اُس کو کبھی سُکھ نہیں ملتا اور دھرم وہی سمجھنا چاہیئے جو شری کرشن جی نے اپنے مکھار بند سے گیتا
میں ارجن سے کہا ہے اُس گیان کا سارانش یہ ہے کہ آدمی آٹھوں پہر من اپنا نارائن جی کے اسمرن
اور دھیان میں لگائے رہے اور کسی کام کو ایسا نہ سمجھے کہ میں نے کیا اور دن رات یہ جانتا رہے کہ سب
کام پرمیشور کی اچھا سے ہوتا ہے اور پرمیشور بغیر تپ اور اسمرن اور بھجن کیے جس کو بھکت کہتے ہیں
نہیں مل سکتی اس لیے ان کی بھکت اور پریم پیدا ہونے کے لیے پہلی راہ جو سہج بتاتے ہیں سُنو۔ جس
میں سنساری جیو اُسی راہ پر چلکر اپنے سُکھ کے استھان پر پہونچ جاویں جس طرح پربرھم پرمیشور نے
کرشن اوتار لے کر گوبردھن پہاڑ اپنی اُنگلی پر اُٹھایا اور کنس اور جراسندھ آدک ادھرمی راجوں کو مار کر
اور برج کو راس لیلا کر کے سُکھ دیا اور شری رام چندر اور بامن آدک بہت سے اوتار لے کر جو لیلا
سنسار میں کی ہیں وہ کتھا سچے من سے کہہ اور سُن کر اس بات کا ابھمان نہ رکھے کہ ایک بار وہ کتھا سُن چکے
پھر سن کر کیا کریں گے وہ آدمی ہر چرتر کے کہنے اور سننے کے پرتاپ سے برکت ہو کر انت سمے پرمیشور
کے چرنوں میں پہونچتا ہے اور گیانی کو چاہیئے کہ سب استھان میں پرمیشور کو برابر سدا دیکھ کر یہ سمجھتا رہے
کہ آدپرش بھگوان کیول اسی واسطے اوتار لیتے ہیں کہ جس سے سنساری آدمی اُن کی لیلا اور کتھا سُن کر بھوساگر
پار اتر جاویں اس لیے آدمی کا تن پا کر ان کے دھیان اور اسمرن سے ایک ساعت بھی بمکھ رہنا نہ چاہیئے
جو من چنچل آدمی کا ایک مرتبہ پرمیشور کے چرنوں میں نہ لگے تو تھوڑا تھوڑا پریم اُن سے ہر روز بڑھاوے جس طرح
سنساری آدمی کسی نگر اور دیش کے جانے کی اچھا رکھ کر ہر روز ایک ایک قدم بھی اس راہ پر چلتا رہے تو
کچھ دنوں میں اُسی استھان پر پہونچ ہی جائے گا اسی طرح سورج روپی ہر چرنوں کا دھیان اور پریم
دھیرے دھیرے بڑھانے سے اُس کے ہردے میں گیان کا دیپک روشن ہو کر اگیان کا اندھیارا
چھوٹ جاتا ہے اور جو کوئی اپنے گھر سے نہیں چلتا اُس کو دوسرے استھان پر پہونچنا بہت کٹھن ہے
جس طرح تین دن کے بھوکے آدمی کو بھوجن دیکھنے سے دھیرج ہو کر جیوں جیوں وہ لقمہ اُٹھا کر
کھاتا ہے تیوں تیوں اُس کو سامرتھ ہوتی جاتی ہے اُسی طرح پرمیشور کا دھیان اور اسمرن کرتے کرتے
آدمی کے من سے ہر روز سنساری مایا چھوٹ کر ہر چرنوں میں ادھک پریم بڑھتا جاتا ہے۔
جب وہ جوگیشور یہ سب گیان کہہ چکے تب راجہ جنک اُٹھ کھڑے ہوئے اور پھر ڈنڈوت کر کے
اُن سے پوچھا کہ اے مہاراج جو آدمی بھاگوت دھرم سے رہ کر اُسی طرح سب کرم کرتے ہیں

اُن کا روپ کس طرح کا ہوتا ہے اور کون لچھن سے اُن کو پہچاننا چاہیئے یہ سُن کر ہرنام دوسرے بھائی نے کہا کہ اے راجہ پرم دھرم رکھنے والے آدمی کبھی ہنسکر رو دیتے ہیں اُن کے ہنسنے کا یہ کارن ہے کہ کسی وقت خوش ہو کر کہتے ہیں کہ اے پرمیشور تمہارا نرنکار روپ کسی کو دکھلائی نہیں دیتا اس لیے تم اپنے بھکتوں پر دیال ہو کر سگن اوتار دھارن کرتے ہو جس میں سنساری جیو تمہارا اسمرن اور دھیان کرکے مکت پدوی پاویں بعد یہ بات سمجھ کر رو دیتے ہیں کہ اتنی عمر ہماری بنا چرچا اور جب پرمیشور کے لیے کام بیت گئی اور بھکت نارائن جی کے تین طرح پر ہیں - اُتم - مدھم - نکرشٹ اُتم بھکت کا یہ لچھن ہے کہ وہ جڑ اور چیتن سب جیوؤں میں پرمیشور کی شکت برابر سمجھ کر کسی سے دُشمنی یا دوستی نہیں رکھتے اور آٹھوں پہر ہر چرنوں کے دھیان اور اسمرن میں لین اور مگن رہتے ہیں اور جس طرح نشہ پیئے ہوئے آدمی بیہوش ہو کر اپنے بدن اور کپڑے کی سُدھ نہیں رکھتے اُسی طرح اُتم بھکت رکھنے والے اپنے بدن کی سدھ نہیں رکھ پرمیشور کے دھیان میں مگن رہتے ہیں اور پرمیشور کے براٹ روپ میں سب سنساری جیوؤں کو ہمیشہ برابر دیکھ کر ہر بھکت اور مہاتما لوگوں سے پریت رکھتے ہیں اور اپنے اور دوسرے میں کچھ بھید نہ جان کر استری اور پتر اور دھن آدک سنساری سُکھ سے کچھ پریت نہیں رکھتے اور تین لوک کا راج سمت سنگ اور بھکت کے برابر نہیں سمجھتے -

اور مدھم بھکت کا یہ لچھن ہے کہ وہ لوگ سادھ اور مہاتما سے پریت رکھ کر بُری سنگت میں نہیں بیٹھتے اور کسی کا بُرا نہ چاہ کر سب سنساری جیوؤں پر دیا رکھتے ہیں لیکن گیانی ہونے سے پرمیشور کی شکت سب جیوؤں میں برابر سمجھتے ہیں -

اور نکرشٹ بھکت کا لچھن یہ ہے کہ وہ لوگ سنساری مایا موہ میں پھنسے رہ کر کسی وقت پوجا اور جپ پرمیشور کا بھی کر لیتے ہیں جب تک آدمی کا من سنسار ترشنا - (یعنی دنیاوی ہوس) کو نہیں چھوڑتا ہے تب تک اُس کا مَن سنساری مایا سے بورکت یعنی الگ نہیں ہوتا ہے

ادھیائے تیسرا

گیان اُپدیش کرنا تین جوگیشوروں کا راجہ جنک کو

تھکندیوجی بولے کہ اے راجہ پریچھت راجہ جنک نے تینوں طرح کی بھکت کا حال سُن کر ان جوگیشوروں سے پوچھا کہ اے مہاراج مایا پرمیشور سے الگ ہے یا پرمیشور میں ملی ہوئی ہے سو برنن کیجئے یہ سُن کر انترکش نام تیسرے بھائی نے کہا کہ اے راجہ پیدا ہونا اور مرنا سب جیوؤں کا پرمیشور کی مایا سے ہوتا ہے اور اُس مایا کو ہر اچھا سمجھنا چاہیئے اور مایا کے تین گُن ساتوک اور راجس اور

اس سے اُتپت اور پالن اور ناش سنساری جیودں کا ہوکراپنے کرم کے موافق سب جیو پھل پاتے ہیں اور سنساری آدمی مایا کے بس ہوکر ہمیشہ کام کرودھ لوبھ موہ میں پھنسا رہتا ہے اور پرمیشور کا اسمرن اور دھیان نہیں کرتا جس میں آواگون سے چھوٹ کر بھوساگر پار اُترجاوے بنا دیا اور کرپا نارائن جی کے کوئی آدمی مایا روپی جال سے نہیں چھوٹ سکتا جب آدپُرش بھگوان کو مہاپرلے ہونے کے پیچھے پھر سنسار رچنے کی اچھا ہوتی ہے تب وہ مایا کی طرف آنکھ اُٹھاکر دیکھتے ہیں اُسی وقت مایا سے مہاتتو پرگٹ ہوکر ایسا موسلا دھار پانی برستا ہے کہ سوائے پانی کے زمین پر اور کچھ نہیں ہوتا اس لیے گیانی آدمی کو جگت کا پیدا اور ناش ہونا مایا روپی کھلونا سمجھ کر آٹھوں پہر اپنے بھوساگر پار اُترنے کی تدبیر کرنا چاہیئے یہ سُن کر راجہ جنک نے پوچھا کہ جب آپ لوگ مایا کو پرمیشور کی اچھا بتاتے ہیں تب سنساری آدمی اُس مایا جال سے کس طرح چھوٹ سکتا ہے کوئی تدبیر اِس کی بتائیے یہ بات سُن کر پربدھ نام جو تھے جوگیشور نے کہا کہ اے راجہ جب اس بات کا بشواس ہوا کہ مایا پرمیشور کی اچھا ہے اور بنا اگیا پرمیشور کے کوئی کام پورا نہیں ہوتا تب آدمی کو اُچت ہے کہ سب کام پرمیشور کو کرتا دھرتا جان کر اپنے کو مایا کا کھلونا سمجھے اور جو کام شروع کرے اُس کو پرمیشور کی اچھا پر چھوڑ کر من میں یہ بشواس رکھے کہ بیکنٹھ ناتھ چاہیں گے تو یہ کام پورا ہوگا اپنے کو وہ کام کرنے والا نہ جانے اور کسی کے گالی دینے سے برا نہ مانے کٹھنا پر بچن بہت نہ بولے اور سب جیو جڑ اور چیتن میں پرمیشور کا چمتکار برابر سمجھ کر اُن پر دیا رکھے اور کسی جیو کو دُکھ نہ دے اور دوسرے کی استری ماتا کے برابر جان کر تھوڑا یا بہت جو کچھ اپنے بھاگ سے ملے اُس پر سنتوکھ رکھ کر بہت ملنے کی چاہنا نہ کرے اور اکیلے میں بیٹھ کر ہر چرنوں کا اسمرن اور دھیان کرتا رہے اور جب دوسرے کے پاس بیٹھے تب سوائے چرچا اور کتھا پرمیشور کے برتھا بات نہ کرے اس طرح ابھیاس رکھنے سے سنساری مایا چھوٹ کر من اُس کا ہر چرنوں میں لگ جاتا ہے جو کوئی یہ کہے کہ بہت آدمی تدبیر اور اُدم کرنے والے اپنی کامنا کو پہونچ کر ہمیشہ خوش رہتے ہیں سو اے راجہ تم اس بات کا بشواس مانو کہ بنا اچھا پرمیشور کے کسی کا منورتھ نہیں ملتا ہے اور سب طرح ہان اور لابھ پرمیشور کی اچھا سے ہوتی ہے دیکھو جو سنسار میں پیدا ہوا ہے وہ ایک دن ضرور مرے گا اور مرتے وقت کوئی اُس سے یہ بات نہیں کہے گا کہ تم استری اور پتر اور ہاتھی اور گھوڑے وغیرہ کا نام لیو سب اِشٹ اور متر یہی کہیں گے کہ اس وقت پرمیشور کا نام لے کر اُن کا اسمرن کرو جس میں تمہارا پرلوک بنے پھر کس واسطے پہلے سے اس پرمیشور کو یاد نہیں کرتا کہ انت سمے اُسی سے کام پڑتا ہے اور دوسرا کوئی نہیں سہاتیا کر سکتا جو تم ایسا کہو کہ اب تو سنساری سکھ اُٹھالیں مرتے وقت پرمیشور کو یاد کرلیں گے سو تم بشواس کرکے جانو کہ جب من تمہارا پہلے سے استری اور پتر اور دربِ آدک کے پریم میں لگا رہے گا تب مرتے وقت پرمیشور میں لگنا بہت کٹھن ہے اس لیے آدمی کا تن پاکر پہلے سے

اُن کے اسمرن اور دھیان میں چت لگانا چاہیئے جو انت سمے کام آوے جس طرح درب گاڑ رکھنے
سے آنکھوں پھر اُس جگہ کا دھیان من میں بنا رہتا ہے اور چور آدک کے ڈر سے کبھی کبھی جاکر اُس استھان کو
دیکھ آتا ہے اور کسی دوسرے سے درب گاڑنے کا حال نہیں کہتا اسی طرح بیکنٹھ ناتھ کو دن رات
یاد رکھ کر اُن سے پریم رکھنے کا حال کسی سے کہنا نہ چاہیئے یہ گیان سُن کر راجہ جنک نے نبے کیا کہ
آپ نے جو کہا کہ پریشور کی لیلا اور کتھا سُننے اور دھیان کرنے سے سنساری مایا چھوٹ جاتی ہے
اس لیے تھوڑی اُستت نارائن جی کی سُنا چاہتا ہوں دیال ہو کر کہیئے یہ سُن کر پیلائن نام پانچویں بھائی
نے کہا کہ اے راجہ پیدا اور پالن اور ناش کرنے والے تینوں لوک کے وہی بیکنٹھ ناتھ ہیں اور
اُنھیں کا پرکاش چوراسی لاکھ جون میں رہتا ہے لیکن کسی جیو کے مرنے سے اُن کا ناش نہیں ہوتا
اور کسی جیو کے پیدا ہونے سے وہ پیدا بھی نہیں ہوتے وہ ابناشی پرش اپنے تیج سے پرکاشت وہ کر
سدا ایک طرح پر سب بستُ میں ملے اور سب سے الگ رہتے ہیں اور سب جیوؤں میں چلنے اور
پھرنے کی سامرتھ اور آدمی کو بھلی اور بُری بات کا گیان اُنھیں کی شکت سے ہوتا ہے اور اُن کا پرکاش
کسی کو دکھلائی نہیں دیتا اور ہاتھ سے بھی پکڑائی نہیں دیتا اور اس طرح سب دیہہ میں چھپا رہتا ہے
جس طرح پتھر اور لکڑی میں آگ چھپی رہ کر دکھلائی نہیں دیتی جس طرح تدبیر کر کے پتھر اور لکڑی میں سے
آگ نکالتے ہیں اسی طرح گیان کی راہ سے اُن کی شکت کو بھی شریر میں دیکھنا چاہیئے جس طرح گولر
کے درخت میں ہزاروں پھل لگے ہو کر اُن کے بھیتر مچھر بھرے رہتے ہیں اسی طرح کروڑوں برھمانڈ پریشور
کے روئیں میں بندھے رہتے ہیں اور سب جیوؤں کا پالن وہی کرتے ہیں ایسے تربھون پت کا
پہچاننا بہت مشکل ہے اور جب اُن کی بھگت اور پریت سچے من سے کرے تب اُن کی مہما کو
جان سکتا ہے اور آدمی کی دشا چار طرح پر ہے جاگرت سوپن سکھوپت تُریا جاگرت جاگنے
اور سوپن سو جانے کو کہتے ہیں اور سکھوپت اُس کو سمجھنا چاہیے جس طرح کسی وقت آدمی نیند سے
اُٹھ کر کہتا ہے کہ ہم ایسا سوئے کہ نہ جگتے تھے نہ نیند میں بیہوش ہو کر سوتے تھے اور تُریا
اُس کو کہتے ہیں جیسے پریشور کے دھیان میں لین ہو کر بیٹھا رہے اور اپنے تن اور بستر کی کچھ سُدھ
نہ رکھے اور چاروں اوستھا میں پریشور کا پرکاش شریر میں رہتا ہے اور اُنھیں کی شکت سے سب
اچھے بُرے کام آدمی کرتا ہے اور یہ بات اس طرح سمجھنا چاہیئے کہ جب پریشور اپنا پرکاش بدن
سے کھینچ لیتے ہیں تب وہ مرجاتا ہے اور اُس سے کوئی کام نہیں ہو سکتا اور جو کوئی یہ کہے کہ پریشور
سب جگہ موجود ہے تو دکھائی کیوں نہیں دیتا اُس کو یہ جواب دینا چاہیئے کہ مورکھ کو دکھائی نہیں دیتا
اور گیانی سے وہ چھپا نہیں رہتا ۔

ادھیائے چوتھا

کتھا اوتاروں کی

ناردمُن نے کہا کہ اے بسدیو جی اتنی کتھا سُن کر راجہ جنک بولے کہ اے رکھ راج جن دنوں
میں بالک تھا ان دنوں ایک مرتبہ سنکادک میرے پتا کے پاس آئے تھے میں نے ہاتھ جوڑ کر
اُن سے پوچھا کہ اے مہاراج پرمیشور کی بھکت اور تپسیا کس طرح کرنا چاہیئے تب اُنھوں نے کچھ
جواب نہ دے کر ہنس دیا اور مجھ کو وہ گیان سننے کے لائق نہیں سمجھا یہ بات راجہ جنک کی
سُن کر آپ برہوتر نام چھٹویں جوگیشور نے کہا کہ اے راجہ تم گیان سُننے کے جوگ ہو لیکن ان
دنوں تم اگیان بالک تھے اس سے سنت کمار آدک نے کچھ گیان تم سے نہیں بتلایا اب ہم
کہتے ہیں سُنو کہ کرم تین طرح کا ہوتا ہے کرم بکرم اکرم ۔ کرم اُس کو کہنا چاہیئے کہ براہمن اور چھتری
اور بیش اور شودر چاروں برن اپنے اپنے دھرم پر جیسا اُن کے واسطے بید اور شاستر میں لکھا
ہے استھر رہیں ۔ اور بکرم وہ ہے کہ ایک برن کا دھرم دوسرا برن کرے اور اکرم اُس کو سمجھنا چاہیئے
کہ جان بوجھ کر چوری آدک بُرے کرم کر کے سنساری جیوؤں کو دُکھ دیوے اس لیے آدمی کو
اُچت ہے کہ نت پوجا اور دھیان شری رام چندر جی یا شری نرسنگھ جی آدک کسی اوتار کا اپنے گرو
کے اپدیش کے موافق کرنے اور اسمرن اور دھیان کرنا پرمیشور کا کیول ایک ہی اوتار پر منحصر نہیں
ہے چوبیس اوتاروں میں سے جسپر من اُس کا چاہے اسی روپ کی پوجا اور بھکت کیا کرے یہ
سن کر راجہ جنک نے کہا کہ مہاراج جس طرح آپ نے دیا کر کے پوجا کرنے کے واسطے کہا اسطرح
دیال ہو کر اوتاروں کی کتھا کہیئے یہ سن کر درمل نام ساتویں جوگیشور نے کہا کہ اے راجہ کوئی ایسی
سامرتھ نہیں رکھتا جو پرمیشور کے سب اوتاروں کا حال کہہ سکے اور جو کوئی ایسا بچار کرے اُس کو
اور کچھ سمجھنا چاہیئے تو آکاش کے تارے اور بالو گنگا اور پانی برسنے کی بوندیں گن لے لیکن بیکنٹھ ناتھ کے
اوتاروں کو نہیں گن سکتا پرتھوی اور آکاش اور سورج اور چندرما اور دسوں دشا اور چودھوں بھون اور
چوراسی لاکھ جون آدک پرمیشور کے براٹ روپ میں ہو کر سب سنساری بست کے مالک اور پیدا کرنے والے
وہی ہیں جب براٹ روپ کی نابھ سے کمل کا پھول نکلتا ہے تب اُس پھول سے برھما جی پیدا ہو کر تینوں لوک کو
پیدا کرتے ہیں اور پرمیشور نرنارائن کا اوتار لے کر بدری کیدار میں بیٹھے ہوئے کیول اس واسطے تپسیا کرتے ہیں
جس میں سنساری لوگ اُن کو دیکھ کر پرمیشور کا اسمرن اور دھیان کر کے بھوساگر پار اُتر جاویں جب راجہ اندر کو ترلوکی
کی مہمانہ جاننے سے یہ ڈر پیدا ہوا کہ یہ میرا اندراسن لینے کے واسطے تپسیا کرتے ہیں تب اُس نے اُن کا تپ

بھنگ کرنے کی اچھّا سے کامدیو اور بسنت رِتُ اور مند سگندھ ہوا اور دس اپسرا کو وہاں بھیجا جیسے
وہ سب نر نارائن کے تپسیا کرنے کے استھان میں پہونچے ویسے بسنت رت نے ایک باغیچہ بہت اچھے اچھے
پھل اور پھولوں اور بھوگ بلاس کے سب سامان سمیت وہاں پرگٹ کر دیا اور مند سگندھ سیتل پون
چل کر اُس باغ میں اپسرا ناچنے لگیں اور کامدیو کلا روپ بن کر ایک درخت پر بیٹھ کر جب کام بڑھانے
والی بولی بولنے لگا تب نرنارائن نے جن کا نکھار بند سورج سے زیادہ چمکتا تھا جیسے آنکھ اُٹھا کر اُن لوگوں
کی طرف دیکھا ویسے کامدیو آدک مارے ڈر کے سوکھ گئے اور من میں کہنے لگے کہ ایسا نہو کہ یہ مہاتما
پُرش ہم کو شاپ دے کر بھسم کر ڈالیں یہ حال اُن کا دیکھتے ہی تربھون پت انترجامی نے ہنسکر کامدیو
آدک سے کہا کہ تم لوگ مت ڈرو اس میں تمھارا کچھ اپرادھ نہو کر اندر نے تم کو اپنا راج چھوٹنے کے
ڈر سے یہاں بھیجا ہے سو میں اندر لوک کی کچھ چاہنا نہیں رکھتا یہ سُن کر کامدیو اور بسنت رِتُ آدک
نے نرنارائن جی کے سامنے ہاتھ جوڑ کر بنتی کیا کہ اے بیکنٹھ ناتھ سنساری جیو کوئی ایسی سامرتھ
نہیں رکھتا ہے جو ہمارے پھندے میں نہ پھنسے لیکن ہم لوگ آپ کو جو آدپُرش بھگوان کا اوتار ہیں کچھ
دھوکا نہیں دے سکے جب آپ کا بھجن اور اسمرن کرنے والے اپنے بل سے ہمارے سر پر لات
دھر کے سیدھے بیکنٹھ چلے جاتے ہیں تب آپ پر کس کا بس چل سکتا ہے سنسار میں بہت آدمی
بھوکھ اور پیاس اور کامدیو آدک کو اپنے بس رکھ کر سنساری سُکھ کی چاہ نہیں رکھتے لیکن کرودھ ایسا
بلوان ہے کہ اُس کے بس میں ہو کر وہ لوگ بھی اپنے شبھ کرم اور تپسیا کا پھل ساعت بھر میں کھو دیتے
ہیں آپ میں کرودھ کا لگاؤ نہو کر آپ کی بھگت اور پریت کرنے والے بھی کام اور کرودھ کے بس
نہیں ہوتے ہیں لیے آپ ہماری ہزاروں ڈنڈوت پہونچے یہ بات سنتے ہی نرنارائن نے اپنی مایا
سے اُسی وقت ہزار سندر استریاں جن کے سامنے رمبھا آدک اپسرا کچھ مال نہیں ہیں اور کوسوں تک
اُن کے بدن کی خوشبو اُڑتی تھی وہاں پرگٹ کر دیں اور وہ سب لچھمی پت کی سیوا کرنے کے واسطے
ہاتھ جوڑ کر چاروں طرف کھڑی ہو گئیں اُن کا روپ دیکھتے ہی کامدیو آدک لجت ہو کر اپنا اپنا ابھمان
بھول گئے اور اُن استریوں پر موہت ہو کر آپس میں کہنے لگے کہ ہم لوگوں نے ایسی روپ والی
استری کبھی اندر لوک میں بھی نہیں دیکھی تھیں یہ سُن کر تربھون پت نے کامدیو آدک سے کہا کہ تم لوگ
ان سب استریوں کو اندر پُری میں لے جاؤ کامدیو نے کہا کہ مہاراج اِن کو یہاں ہی رہنے دیجئے نہیں تو
وہاں لے جانے میں سب دیوتا آپس میں لڑ کر مر جائیں گے یہ بات سُن کر شری نرنارائن نے کہا
کہ ان سب میں تمھارے نزدیک جو بدصورت ہو اس کو لے جاؤ جب کامدیو اُربسی نام استری کو شری
نرنارائن جی کی اگیا سے اپنے ساتھ لے کر وہاں سے بدا ہوئے اور اُنھوں نے اندر لوک میں پہونچ کر سب
مہما شری نرنارائن جی کی کہی تب اندر اُن کو پورن برہم جان کر اُن کی اُستت کرنے لگا اور اُربسی کا رنگ

اور روپ دیکھتے ہی بہت خوش ہو کر اُس کو سب اپسراؤں کا مالک بنایا پھر پرمیشور نے ہنس روپی پنچھی کا اوتار لے کر سنت کمار کو اُتر دیا ۔ اور ہے گریو اوتار دھر کے مدھ کیٹبھ دیتیہ کا بدھ کیا اور پاتال سے بید لا کر برھما جی کو دیا ۔ اور متس اوتار لے کر راجہ ست برت کو گیان سکھلایا ۔ اور کچھپ اوتار لے کر مندراچل پہاڑ اپنی پیٹھ پر اُٹھایا ۔ اور موہنی اوتار لے کر دیوتوں کو امرت پلایا ۔ اور براہ اوتار دھر کر پرتھوی کو پاتال سے نکال لائے اور باون اوتار دھر کر راجہ بل سے پرتھوی کا دان لیا اور کپل دیو اوتار دھر کر دیو ہوتی نام اپنی ماتا کو سانکھیہ جوگ کا گیان اُپدیش کیا اور پرشرام اوتار ہو کر سہسرباہ آدک بہت چھتریوں کو مار ڈالا اور شری رام چندر اوتار لے کر لنکاپت راون کو مارا ۔ اور نرسنگھ اوتار ہو کر پرہلاد بھگت کی رچھا کی ۔ اور شری کرشن اوتار دھر کر کنس آدک راجہ اور ادھرمی دیتوں کو مار ڈالا اور کوروا اور پانڈوں سے مہا بھارت کرا کے پرتھوی کا بوجھ اُتارا اور بودھ اوتار دھر کر دیتوں کو جگیہ کرنے سے منع کیا ۔ اور جب کلجگ کے انت میں کچھ دھرم نہیں رہے گا تب کلنکی اوتار لے کر ست جگ کا دھرم اور کرم چلا دیں گے ان اوتاروں میں سے جس اوتار پر من چاہے اُسی کے روپ کا پوجن کیا کرو اور دھیان کرنے سے منو کامنا بلکہ انت سے مکت ملتی ہے ۔

ادھیائے پانچواں

گیان کہنا آٹھویں اور نویں جوگیشور کا

راجہ جنک نے اتنی کتھا سُن کر پوچھا کہ اے مہاراج جو لوگ پرمیشور کے سمرن اور دھیان سے بمکھ رہتے ہیں اُن کا حال مرنے کے پیچھے کیا ہوتا ہے یہ سُن کر چمس نام آٹھویں جوگیشور نے کہا کہ اے راجہ چوراسی لاکھ طرح کے جیو جڑ اور چیتن سب پرمیشور کی اچھا سے پیدا ہو کر مرنے کے پیچھے جیو آتما سب کسی کا پھر پرمیشور کے روپ میں مل جاتا ہے اور سب جیوؤں کا پالن کرنے اور سکھ دینے والے وہی آد پُرش بھگوان ہیں جو کوئی اُن کو جیوؤں کا پیدا اور پالن اور ناش کرنے والا جان کر دن رات اُن کے اسمرن اور دھیان میں لین رہ کر کہتا ہے کہ اے بیکنٹھ ناتھ شری مہادیو جی اور شری برھما جی آدک دیوتا تمھارے بھجن اور اسمرن کے پرتاپ سے جو کچھ آشیرباد یا شاپ کسی کو دیتے ہیں وہ سچ ہو کر ہر بھگتوں کا دُکھ آپ کی دیا سے چھوٹ جاتا ہے اس لیے سنسار روپی سمدر پار اُترنے کے واسطے آپ کے چرنوں کا دھیان جہاز کے برابر سمجھنا چاہیئے اے راجہ اس طرح کا گیان اور دھیان رکھنے کے واسطے آدمی مکت پدوی پر پہونچتے ہیں اور جو لوگ آدمی کا تن پا کر چاروں برن اور چاروں آشرم میں پرمیشور کا بھجن اور اسمرن نہیں کرتے اور کتھا سننے میں پریت نہ رکھ کر سنساری

مایا میں پھنسے رہتے ہیں اور دھرم کی کمائی سے کٹمب اور شریر پالن کرکے پرمیشور کا چمتکار سب جیوؤں میں برابر نہیں سمجھتے اور بنا مطلب دوسروں کے ساتھ دشمنی کرتے ہیں اور پرائی استری اور پرایا دھن لینے کی اچھا رکھ کر جیوؤں کو مار ڈالتے ہیں اُن کا کبھی بھلا نہیں ہوتا وہ آدمی بہت دنوں تک نرک بھوگ کر چوراسی لاکھ جون میں جنم پاکر بہت طرح کا دُکھ پاتا ہے اور جو آدمی اپنے پیدا اور ناش کرنے والے کو نہیں جانتا ہے اُس کو ادھرمی جاننا چاہیئے جس طرح مل اور موتر پیٹ سے الگ ہو جانے پر اُشدھ ہو جاتا ہے اُسی طرح پرمیشور سے الگ رہنے والے آدمی بھی اُشدھ ہوکر نرک میں جاتے ہیں اور جو براہمن اپنے فائدے کے واسطے دوسروں کو بسی کرن اور مارن اور اُچاٹن بتا کر مکت ہونے کی راہ نہیں سکھاتے اُن کو پاکھنڈی اور ادھرمی سمجھنا اُچت ہے اور جو لوگ سنت اور مہاتما اور ہر بھکتوں کو تچھ جان کر سب جیوؤں میں پرمیشور کا روپ برابر نہیں دیکھتے اور بید کے موافق نہ چلکر کیول اپنا سوارتھ سمجھتے ہیں اور دھن پاکر دھرم نہیں کرتے ان کو ابھاگی اور پاپی سمجھنا چاہیئے کس واسطے کہ دھرم کرنے سے گیان پراپت ہوکر ترشنا چھوٹ جاتی ہے اور مکت ہونے سے مکت پدوی پاتے ہیں دیکھو جب مرتے وقت اپنا شریر اور استری اور پتر اور سیوک آدک کوئی رچھا نہیں کر سکتا تب اُن کے پریم میں پھنس کر خراب ہونا بے فائدہ ہے جس طرح آدمی اپنا بدن پالنے کے واسطے پشو اور پنچھی آدک کو مار کر کھاتا ہے اُسی طرح وہ پشو اور پنچھی بھی دوسرے جنم میں اُس کو مار کر اپنا بدلا لیتے ہیں اور مدرا پینے والے اور سادھو اور براہمن اور پرمیشور سے بمکھ رہنے والوں کو جم دوت زبردستی نرک میں ڈالکر بڑا دُکھ دیتے ہیں اتنی کتھا سُن کر راجہ جنک نے پوچھا کہ اے مہاراج سب جگوں میں آدپرش بھگوان کا اوتار کس طرح پر تھا یہ سُن کر بھاجن نام نوین جوگیشور نے کہا کہ ست جگ میں اوتار پرمیشور کا چتربھجی روپ چندرما کے برابر سفید ہوکر اس جگ میں سب آدمی دھرماتما اور سچے اور ہر بھکت تھے اور دھرم کے چاروں پیر بنے رہ کر انت سمے سب کو بیکنٹھ دھام ملتا تھا اور ترتیا جگ میں اوتار پرمیشور کا آگ کی طرح لال ہوکر چلن اپنا برھم چاری کے برابر رکھتے تھے اور دھرم کے تین پیر رہ کر باسدیو نام کا پرچار رہتا اور دواپر جگ میں پرمیشور کا اوتار شیام رنگ نیل من کے برابر چمکتا ہوکر دھرم کے دو پاؤں تھے اور مکٹ جڑاؤ سر پر رکھے ہوئے پرمیشور کی پوجا ہوتی تھی اور کلجگ میں اوتار پرمیشور کا شیام رنگ سورج کے برابر چمکتا ہوکر دھرم کا ایک ہی چرن رہجاتا ہے اور کلجگ کے آدمی نردھن رہتے ہیں اور دھن وان آدمی بھی سوم ہوکر جیسا دان اور دھرم کرنا چاہیئے ویسا نہیں کرتے اس واسطے کلجگ کے آدمی کیول پرمیشور کا نام جپنے اور ہر چرنوں میں دھیان لگانے اور اُن کی کتھا اور لیلا سننے سے بھو ساگر پار اُتر جاتے ہیں اور پرمیشور کی شرن جانے والے کسی دیوتا کا ڈر نہ رکھ دیورن اور پتررن اور رکھرن سے چھوٹ جاتے ہیں

اور ہر بھکتوں پر پرمیشور کی چھایا رہنے سے کوئی ان کو کچھ دکھ نہیں دے سکتا اور نارائن جی اپنے بھکتوں پر
دیال ہو کر ان کو کرم کرنے سے بچائے رہتے ہیں اور اے راجہ کلجگ میں جو کوئی یہ اشلوک پڑھ کر پرمیشور کو
ڈنڈوت کرے گا اُس کو نارائن جی بانچھت پھل دے کر انت سمے اُدھار کریں گے اور ارتھ اُس اشلوک کا
یہ ہے کہ اے شری نارائن جی مہاراج میں تمھارے کمل روپی چرنوں کا دھیان جو پھول سے بھی زیادہ کومل
ہے اپنے ہردے میں رکھتا ہوں آپ کا چرن چھوڑ کر دوسرا کوئی دھیان کرنے جوگ نہیں ہے جو کوئی
ان چرنوں کا اسمرن کرتا ہے وہ بھاگمان ہو کر اُس کو کسی دیوتا اور دیتیہ اور منکھ اور پشو آدک کا کچھ
ڈر نہیں رہتا اور آپ کے چرنوں کا دھیان کرنے کے پرتاپ سے میرا من کام کرودھ لوبھ موہ میں
کہ یہ سب ادھرم کی جڑ ہیں نہیں پھنستا جس وقت میں آپ کے کمل روپی چرنوں کا دھیان کرتا ہوں
اُس وقت میرا سب منورتھ پورا ہو کر کوئی اچھا نہیں رہتی اور گنگا اور جمنا اور نربدا اور سرسوتی آدک
سب تیرتھ آپ کے چرنوں میں رہ کر وہ چرن آپ کا سب دکھ اپنے بھکتوں کا دور کرتا ہے میں آپ کو
پیدا اور پالن اور ناش کرنے والا تینوں لوک کا جان کر ڈنڈوت کرتا ہوں یہ سُنا کر نویں جوگیشور نے
کہا کہ اے راجہ ست جگ میں دس ہزار برس تک تپ کرنے سے پرمیشور خوش ہوتے تھے اور ترتیا
جگ میں ہزار برس تک تپ کرنے سے آدمی پھل پاتا تھا اور کلجگ میں ایک دن رات پرمیشور کو
سچے من سے ایک چت ہو کر اگر یاد اور دھیان کرے تو پرمیشور پرسن ہو کر اُس کی اچھا پوری کر دیتے ہیں
اس لیے سب جوگی اور من تپ اور جپ کرنے والوں کو یہ اچھا رہتی ہے کہ ایک مرتبہ ہمارا جنم بھی کلجگ
میں بھرت کھنڈ میں ہوتا تو تھوڑی سی محنت کرنے سے ہم پرمیشور کا درشن پاتے اے راجہ ہم کو اس بات کا
بڑا پچھتاوا ہے کہ کلجگ کے آدمی ایسے سہج میں ملنے والے پرمیشور کو یاد نہیں کرتے اور بیکنٹھ ناتھ
نے گیتا میں اپنے مکھاربند سے کہا ہے کہ جو کوئی منسا باچا کرمنا سے اپنے کو مجھے سونپ دے اُس کو
جگت میں کسی طرح کا ڈر اور دکھ نہیں ہوتا اتنی کتھا سُنا کر نارد مُن نے کہا کہ اے بسدیو جی جوگیشوروں
نے یہ سب گیان راجہ جنک سے کہا تب راجہ نے بدھ پوربک پوجا اور پرکرما جوگیشوروں کی کر کے
اُن کو بدا کیا اور اپنے من سے راجہ اور پرجا اور پروار اور دھن کی پریت چھوڑ کر اسی گیان کے پرتاپ
سے سیدھے بیکنٹھ میں گئے سو تم بھی اسی گیان پر بشواس کر کے ہر چرنوں کا دھیان کرو تمھاری
مکت ہو جاوے گی اے بسدیو جی جب بیکنٹھ ناتھ نے تمھارے گھر پُتر ہو کر اوتار لیا اور تم اُن کو
اپنے پران سے زیادہ چاہتے ہو تو تمھارے بھوساگر پار اُترنے میں کیا سندیہ ہے لیکن اُن کو اپنا بیٹا
جاننا چھوڑ کر آد پُرش بھگوان سمجھو اُنھوں نے کیول پرتھوی کا بھار اُتارنے اور بھگتوں کو سکھ دینے
کے واسطے سنسار میں اوتار لیا ہے اور میں اُنھیں کا درشن کرنے کے لیے سدا یہاں آتا ہوں جبکہ یہ
گیان نارد مُن سے سُن کر بسدیو اور دیوکی جی کو بشواس ہوا کہ شری کرشن جی پر برھم پرمیشور کا اوتار ـ

ہیں تب دونوں آدمی اُن کے چرنوں پر گر پڑے اور پُتر بھاؤ چھوڑ کر پرمیشور کے برابر اُن کو سمجھنے لگے
اور نارد مُن بیکنٹھ ناتھ سے بدا ہوکر برہم لوک کو چلے گئے۔ شکدیوجی بولے کہ اے راجہ پرچھت جو کوئی
اِس ادھیائے کو بدھ پور بک کہے اور سُنے گا وہ سب پاپوں سے چھوٹ کر انت سمے مُکت پدوی
پر پہونچے گا۔

ادھیائے چھٹواں

آنا برھماجی آدک دیوتوں کا شری کرشن جی کے پاس

شکدیوجی نے کہا کہ اے راجہ پرچھت نارد مُن کے جانے کے پیچھے ایک دن شری کرشن
مہاراج سُدھرما سبھا میں بیٹھے تھے اُس وقت شری برھماجی اور شری مہادیوجی اور اندر اور برن اور
کُبیر اور دچھ پرجاپت آدک دیوتا اور رکھیشور لوگ شری کرشن جی بیکنٹھ ناتھ کا درشن کرنے کے واسطے
آکاش مارگ سے دوارکاپُری میں آئے اور نندن باغ کے پھول شری کرشن مہاراج پر برسائے
اور ڈنڈوت کرکے ہاتھ جوڑ کر بنتے کیا کہ اے مہاپربھو جن چرنوں کا دھیان بڑے بڑے جوگیشور اور
رکھیشور لوگ آٹھوں پہر اپنے ہردے میں رکھ کر مُکت پدوی پاتے ہیں اُنھیں تیرتھ روپی چرنوں کے
درشن کرنے کے واسطے ہم لوگ یہاں آکر بھوساگر پار اُترنا چاہتے ہیں اے نرگُن نرنکار آپ سب
جگت کے پیدا اور پالن اور ناش کرنے والے ہیں اور سنساری لوگ جگیہ اور تپ اور دھیان اور تیرتھ
کرتے پر بھی ہر چرنوں کی بھکت بنا سنسار اور پرلوک کا سُکھ نہیں پاتے اور جب تک آپ کی دیا سے
پورب جنم کا پُن سہائے نہیں ہوتا تب تک آپ کے چرنوں میں پریت نہ ہوکر ہر کتھا میں چت نہیں لگتا
اور ہم لوگوں کے بنتے کرنے سے آپ نے مِرت لوک میں سگُن اوتار لے کر پرتھوی کا بھار اُتارا اور
ایک سو پچیس برس تک سنسار میں رہ کر سادھو اور بیشنوؤں کو سُکھ دیا اور ادھرمی اور دُکھدائی راجوں کو
مار کر دھرم کی رچھا کی اے تربھون پت اب دُرباسا رکھیشور کے شاپ سے چھپن کرور جدبنشی
اس طرح جل رہے ہیں جس طرح درخت سوکھ کر بھیتر سے کھوکھلا ہو جاتا ہے آپ سب جیوؤں
کے مالک ہیں جیسا اُچت ہو ویسا کیجئے یہ سُن کر شری کرشن جگت پت بولے کہ اے برھماجی تم نے
تمھاری اچھا جان لی کنس اور جراسندھ اور کال جمن ادھرمی راجہ اور دیتوں کو مار کر کورو اور پانڈوں
سے مہابھارت کرا کے پرتھوی کا بھار اُتار چکا ہوں کیول جدبنشیوں کا ناش کرنا باقی ہے
تھوڑے دن میں اُن کا بھی ناش کر کے بیکنٹھ میں آپہونچتا ہوں تم لوگ اپنے اپنے استھان پر
چلو یہ سن کر برھما آدک دیوتا بدا ہوکر اپنے اپنے لوک کو چلے گئے اور تربھون پت نے گولوک کا

جانا بچار کر ایک دن راجہ اُگرسین کی سبھا میں جُدبنشیوں سے کہا کہ ان دنوں براہمن کے شاپ دینے سے دوارکا پوری میں ہر روز نئے اسگُن ہوتے ہیں اس لیے سب کسی کو پربھاس چھیتر میں چلکر اسنان اور دان اور جگیہ اور ہوم وہاں پر کرکے یہ دوش مٹانا چاہیئے جس طرح سُمدر میں رہنے سے چندرما کا چھئی روگ چھوٹ گیا اُسی طرح پربھاس چھیتر میں نہانے اور دان کرنے سے تمھارا دوش بھی چھوٹ جائے گا جب کہ راجہ اُگرسین آدک سب جُدبنشی شیام سندر کی اگیا سے پربھاس چھیتر میں جانے کے واسطے تیاری کرنے لگے تب اودھو بھگت نے جو لڑکپن سے نند لال جی کے متر اور سیوک تھے ڈنڈوت اور پرکرما کرکے آنکھوں میں آنسو بھر کر ہاتھ جوڑ کر تربھون پت سے کہا کہ اے مہاپربھو جُدبنشیوں کو پربھاس چھیتر میں بھیجنے سے میں جانتا ہوں کہ آپ اُن کا ناش وہاں کرا کے بیکنٹھ کو پدھاریں گے نہیں تو آپ کے تیرتھ روپی چرنوں کا دھیان کرنے سے ہزاروں شاپ چھوٹ جاتے ہیں اُن کو وہاں بھیجنے کا کیا کام ہے جس طرح لڑکپن سے آج تک میں آپ کی سیوا میں رہا اُسی طرح آپ مجھ کو اپنے چرنوں سے الگ نہ کرکے اپنے ساتھ لے چلیئے اور ایسا بردان دیجئے کہ اگر کسی جون میں میرا جنم ہو تو وہاں بھی آپ کے کمل روپی چرنوں کی بھگت اور پریت میرے ہردے میں بنی رہے ۔

اَدھیائے ساتواں

گیان کہنا شیام سندر کا اودھو جی سے

شکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ جب اودھو جی نے شری کرشن مہاراج کے ساتھ چلنے کے واسطے بہت بنتی کی تب جگت پت نے اُن کو اپنا بھگت اور متر جانکر کہا کہ اے اودھو سچ ہے جُدبنشی لوگ دربا سا رکھیشور کے شاپ سے جل رہے ہیں آج کے ساتویں دن سب جُدبنشیوں کا ناش ہو کر دوارکا سمدر میں ڈوب جائے گی اور برھما دک دیوتا مجھے بلانے آئے تھے اس لئے میں بھی جوگ ابھیاس کے ساتھ تن اپنا تیاگ کر بیکنٹھ کو چلا جاؤں گا اس لیے تم کو بھی اُچت ہے کہ پہلے سے برکت ہو کر میرے چرنوں میں دھیان لگاؤ میں نے براہمن کے شاپ سے تم کو چھڑا دیا اور اے اودھو میرے چلے جانے کے بعد دھرم سنسار سے اُٹھ جائے گا یہ بات سنتے ہی اودھو رو کر بولے کہ اے تربھون پت میں نے بنا گیان پائے سنسار کی موہ چھوڑ دیا تو برکت ہونے سے کیا فائدہ ہوگا اس لیے دیال ہو کر ایسا گیان اُپدیش کیجئے جو مرتے وقت نہ بھولے یہ بات سُن کر دوارکا ناتھ نے کہا کہ اے اودھو سنسار میں جو کچھ تم دیکھتے اور سنتے ہو سب کو جھوٹھا بیوہار سمجھ کر اپنا من ہمارے

چرنوں میں لگاؤ جب تم سنساری چیز ناش ہونے والی سے پریم توڑ کر میرے ابناشی روپ کا دھیان
سچّے من سے کروگے تب تم کو میری مایا نہیں بیاپے گی اور تم مجھ کو آٹھوں پہر اپنے پاس دیکھو گے
جس طرح پوسالے پر بہت آدمی اکٹھا ہو کر اور پانی پی کر الگ ہو جاتے ہیں اُسی طرح ماتا اور پتا اور
استری اور پُتر تھوڑے دن ساتھ رہ کر انت سمے چار قدم بھی مرنے والے کے ساتھ نہیں جاتے
اپنے مطلب اور دنیا کے لوگوں کو دکھلانے کے واسطے چار دن رو لیتے ہیں اس لیے اُن کا پریم
سپنے کے برابر جھوٹا سمجھنا چاہیئے کیونکہ گیان اور بیراگ اور پاپ اور پُن اپنے ساتھ جا کر اُسی سے
دُکھ اور سُکھ ملتا ہے اس لیے آدمی کو چاہیئے کہ اپنا مرنا آٹھوں پہر یاد رکھ کر بُرے کرموں سے بچا رہے
اور سب جڑ اور چیتن میں میرا پرکاش برابر سمجھ کر کسی جیو کو دُکھ نہ دے جس طرح دن رات بدلا کرتے ہیں
اُسی طرح سنسار میں پیدا ہونے اور مرنے کی گت ہو کر یہ بات کوئی نہیں جانتا کہ میرے مرنے کے
پیچھے کون جون میں میرا جنم ہوگا یہ گیان سُن کر اودھو نے کہا کہ اے بیکنٹھ ناتھ انترجامی استری
اور پُتر کا موہ چھوڑ کر برکت ہونا بہت کٹھن ہے مجھ اگیان پر دیال ہو کر کوئی سہج تدبیر ایسی بتا دیجیئے کہ
جس میں سنساری مایا چھوٹ کر آپ کے چرنوں میں بھکت پیدا ہو اور مجھ کو گیان روپی ناؤ پر بیٹھا کر
بھوساگر پار اُتار دیجیئے یہ سُن کر شری کرشن مہاراج بولے کہ اے اودھو جس طرح ہوا کسی چیز سے
ملوث نہ رکھ کر الگ رہتی ہے اُسی طرح تم بھی سب چیز بھلی اور بُری کو اُس بدن سے الگ سمجھ کر
سنساری مایا کو چھوڑ دو دیکھو جس طرح چندرما کی کلا ہر روز گھٹتی بڑھتی ہے اُسی طرح یہ بدن لڑکپن
اور جوانی اور بڑھاپا بھوگ کر ہمیشہ ایک طرح پر نہیں رہتا جس طرح سورج دیوتا اپنا پرکاش زمین
اور پہاڑ اور پانی پر برابر رکھ کر کسی کے ساتھ کچھ پریم نہیں رکھتے اسی طرح پر تم بھی سب کی پریت
چھوڑ کر مجھ میں اپنا پرکاش کر لیو جیسے کبوترا اور کبوتری اپنے بچّوں کی پریت میں پھنسکر خراب ہوئے
تھے ویسے ہی سنساری آدمی بھی استری اور پُتر کا پریم رکھنے سے دُکھ اُٹھاتے ہیں یہ سُن کر اودھو جی
نے کہا کہ مہاراج اُن دونوں کبوتروں کی کتھا بستار کے ساتھ کہیئے شری کرشن مہاراج نے کہا
کہ اے اودھو ایک کبوترا اپنی مادہ اور بچّوں سمیت ایک درخت پر رہ کر جس طرح اندر اندرانی کے
ساتھ بھوگ بلاس کرتا ہے اُسی طرح وہ بھی اپنی مادہ سے گھونسلے میں بھوگ کر کے سُکھ اُٹھاتا
جبکہ ایک دن وہ کبوترا اپنے بچّے اکیلے چھوڑ کر مادہ سمیت چارہ لینے کے واسطے چلا گیا تب ایک
بہیلیے نے وہاں آ کر اُن بچّوں کو جال میں پھنسا لیا جب وہ کبوترا اور کبوتری یہ حال اپنے بچّوں کا
دیکھ کر مارے پریم کے آپ بھی اُس جال میں کود پڑے تب وہ بہیلیا سب کو پھنسا کر اپنے گھر
لے گیا دیکھو جس طرح اُن دونوں پنچھیوں نے بچّوں کی پریت سے جال میں کود کر اپنا پران دیا اور
بچّوں نے اُن کی سہائتا نہیں کی اسی طرح سنساری لوگ بھی استری اور پتر کے موہ میں پھنسکر

نرک بھوگتے ہیں تب وہاں پر کوئی اُن کی سہاتیا نہیں کرتا اِس لیے اُن لوگوں کے واسطے جو دُکھ ہیں
کبھی کچھ کام نہیں آتے دُکھ اُٹھانا اور اپنا پرلوک بگاڑنا اُچت نہیں ہے - اے اودھو پچھلے جُگ
میں جدنام راجہ گیان سیکھنے کی ابھلاکھا رکھ کر بہت سے جوگی اور رکھیشوروں کے پاس اسی اچھا
سے جایا کرتا تھا ایک دن اسی چاہنا میں گوداوری کنارے چلا گیا وہاں پر دتاترے نام براہمن
است تیجوان روپ کو بیٹھے دیکھ کر سکھپال پر سے اُتر پڑا اور ڈنڈوت اور پرکرما کرکے ہاتھ جوڑ کر
بنے کیا کہ اے مہاپُرش ایشور کو پہونچے ہوئے اس جوانی میں اتنی پدوی تم نے کہاں پائی
تمہارا تیج دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ تم بڑے گیانی ہو کر گُن کو چھپائے ہوئے ہو اور سنسار
میں رہنے پر بھی کچھ چیز اپنے پاس نہ رکھ کر اس طرح سنسار سے برکت دکھلائی دیتے ہو جس طرح
کمل کا پھول پانی میں پیدا ہو کر پانی سے الگ رہتا ہے اور سنساری آدمیوں کو میں دیکھتا ہوں
کہ کام کرودھ لوبھ موہ کی آگ میں جل کر ایک ساعت سُکھ سے نہیں رہتے اور تم اس طرح آنند
مورت دکھلائی دیتے ہو جس طرح ہاتھی جیٹھ کے مہینے کی دھوپ کا مارا ہوا پانی میں جا کر ٹھنڈھا
اور مگن ہو جاتا ہے اس لیے تم سے بنے کرتا ہوں کہ جو کچھ گیان اور پرمیشور کی مہما تم کو معلوم ہو دیال
ہو کر مجھ کو بتاؤ یہ بات سنتے ہی دتاترے جی نے اُس کی طرف دیکھا اور ہنس کر کہا کہ اے راجہ
میں نے چوبیس گُرو اپنے سمجھ کر جو کچھ گیان ان سے سیکھا ہے وہ کہتا ہوں سُنو اور پچیسواں گُرو
میرا یہ بدن ہے جب میں نے اپنے تن کو بچار کر دیکھا تب معلوم ہوا کہ اس تن میں مل اور موتر
اور لہو اور ماس اُشدھ بست بھری ہو کر سوائے پرمیشور کے نام لینے اور اچھے کرم کرنے کے
دوسری اچھی چیز نہیں ہے پھر کس واسطے سنساری مایا میں پھنس کر اپنا جنم برتھا کھوؤں جب
میں یہ سمجھ کر پرمیشور کا بھجن اور اسمرن کرنے کے واسطے اکیلا اپنے گھر سے باہر نکلا اور بورہوں
کی طرح چاروں طرف پھرنے لگا تب لڑکوں نے مجھ کو بورہا سمجھ کر پیچھے پیچھے پھرنا اور پتھر مارنا
اور گالی دینا شروع کیا اور سوائے چوبیس گرو کے ایک گرو جس نے مجھ کو گائتری منتر اُپدیش
کیا تھا وہ الگ ہے پہلا گُرو میرا پرتھوی ہے اس سے تین باتیں میں نے سیکھی ہیں ایک تو
میں نے پہاڑ کو دیکھا کہ وہ زمین سے بہت اونچا رہ کر بہت سے آدمی اور پشُو اور پنچھی آدک
جیوؤں کو اپنے اوپر رہنے اور آندھی چلنے اور پانی برسنے سے وہ اپنے استھان سے نہیں
ہلتا تب میں نے بچار کیا کہ گیانی کو بھی سنساری مایا اور چاہنا میں جو ہوا اور پانی کی طرح سہے
بسٹ کر اپنی جگہ سے ہلنا نہ چاہیئے کس واسطے کہ آدمی کا تن مُٹھی بھر مٹی سے بن کر عمر ہوا کی طرح گذرتی چلی
جاتی ہے دوسرے میں نے درختوں کو دیکھا کہ وہ زمین میں پیدا ہو کر اپنی چھایا اور پھل اور
پھول سے سب جیوؤں کو سکھ دیتے ہیں اور ایک پیر سے کھڑے رہ کر برسات اور گرمی اور

سردی کا دُکھ اُٹھا کر اپنے استھان سے نہیں ہلتے ایک دن میں نے گھر سے نکل کر گیا دیکھا کہ بہت سے آدمی ایک درخت کے سایہ میں بیٹھے تھے جب ٹھنڈے ہو کر وہاں سے چلنے لگے تب کسی نے اُس کی ڈالی اور کسی نے پتّے اور کسی نے پھل توڑ لیے لیکن وہ درخت کچھ نہیں بولا یہ حال اُس کا دیکھ کر میں نے اپنے من سے کہا کہ اسی طرح گیانی آدمی کو اپنا تن اور دھن سب اُپکار کے واسطے سمجھ کر اپنا پران تک دینے میں انکار نہ کرنا چاہیئے کس واسطے کہ یہ بدن مٹّی کا پُتلا ہمیشہ بنتا اور بگڑتا رہتا ہے اس سے کیا اُتم ہے جو دوسرے کے کام آوے تیسرے میں نے پرتھوی کو دیکھا کہ سنساری لوگ اس کی چھاتی پہ لات رکھتے ہیں مل موتر کرتے ہیں لیکن وہ کسی کو کچھ بھلا بُرا نہیں کہتی میں نے بچار کیا کہ گیانی آدمی کو بھی کسی کے تعریف کرنے سے خوش ہونا اور بُری بات کہنے سے بُرا ماننا نہ چاہیئے ۔ دُوسرا گرو میرا ہوا ہے کہ میں نے ہوا کو خوشبودار پھُول اور لہسن وغیرہ بدبو کی چیزوں میں بہتے ہوئے دیکھ کر اپنے من سے کہا کہ گیانی آدمی بھی جو کچھ میٹھا یا کڑوا کرم کے موافق ملے اُس کو خوشی سے کھا کر پرمیشور کا سمرن اور دھیان کیا کرے اور کسی کی اُستت اور نِندا نہ کرے ۔ تیسرا گرو میرا آکاش ہے جس طرح گولر کا پھل بھیتر سے کھوکھلا ہو کر اُس میں چھوٹے چھوٹے چھُنگے بھرے رہتے ہیں اسی طرح پرتھوی اور آکاش گول ہو کر اُس کے بھیتر سب جیو جرا اور چیتن رہا کرتے ہیں میں نے اس برھمانڈ میں کیا دیکھا کہ سورج کا پرکاش چاندی اور سونے اور مٹّی کے پانی بھرے ہوئے برتنوں میں برابر پڑ کر اُس کو کسی سے لگاؤ نہیں رہتا اور برتن ٹوٹنے اور پانی گر جانے سے وہ پرکاش پھر سورج میں مل جاتا ہے اور برتنوں میں چھایا پڑنے سے کچھ تیج سورج کا گھٹ نہیں جاتا یہ حال دیکھ کر میں نے جانا کہ پرماتما پُرش کو جن کی شکت چوراسی لاکھ جون میں رہتی ہے آکاش کے سمان سمجھنا چاہیئے اس لیے جیوؤں کے مرنے سے اُن کی کچھ ہان نہ ہو کر وہ اپنے تیج سے ایک جگہ پر کاشت رہتے ہیں اور اُن کی شکت سب جیوؤں میں رہنے سے کچھ اُن کا تیج کم نہیں ہوجاتا ۔ چوتھا گرو میرا پانی ہے کہ وہ موتی کی طرح اُجل ہو کر کسی جگہ جو میلا دکھلائی دیتا ہے وہ کارن مٹّی اور راکھ آدک ملنے کا سمجھنا چاہیئے نہیں تو وہ اُجل اور پوتر ہو کر سب جگت کو شدّھ کر دیتا ہے اس کو میں نے کہا کہ گیانی کو بھی پانی کی طرح شدّھ رہ کر اپنے پاس بیٹھنے والے کو گیان اُپدیش کر کے پوتر کر دینا چاہیئے جس میں سب چھوٹے اور بڑے اُس کو اچھا کہیں پانچواں گرو میرا اگن ہے کہ جس میں سب چیز ڈالنے سے جل جاتی ہے اور دوسرے دن کے واسطے کچھ نہیں رہتی ہے اور جو لوگ اگن میں جگیہ اور ہوم کرتے ہیں اُن کا پاپ جل کر چھوٹ جاتا ہے اُسی طرح گیانی کو بھی چاہیئے کہ جو کچھ اُس کو ملے اُسی دن سب خرچ کر ڈالے دوسرے دن کے واسطے کچھ نہ رکھے اور جو کوئی اُس کو کھلاوے وہ کھا کر آشیرباد سے کھلانے والے کا پاپ چھڑا دے ۔ چھٹھواں گرو میرا چندرما ہے جس طرح چندرما سدا

ایک روپ رہ کر سورج کے پاس اور دور ہونے سے اُس کا تیج گھٹتا اور بڑھتا ہے اسی طرح جنم لینا اور مرنا سنسار میں ہو کر وہ پرماتما پُرش جس کا پرکاش چوراسی لاکھ جون میں رہتا ہے سب سے الگ اور سدا ایک رس رہتے ہیں اس لیے ہم نے اپنا گرو پرماتما کو بھی سمجھا۔ ساتواں گرو اپنا سورج کو مان کر اُن سے دو چیزیں میں نے پائیں ایک تو یہ کہ جس طرح آٹھ مہینے تک سورج دیوتا سمدر اور ندی آدک کا پانی سوکھ کر چار مہینے برکھارت میں وہ پانی برستے ہیں اسی طرح گیانی کو چاہیئے کہ جو کچھ ملے اس کا لالچ نہ کر کے کسی کو دے ڈالے دوسرے یہ کہ بہت سے برتن پانی بھر کر دھوپ میں رکھدو تو سورج روپی پرچھائیں اُن برتنوں میں دکھائی دیتی ہے لیکن بہت سورج دکھائی دینے سے سورج دیوتا بہت نہیں ہو جاتے اس سے میں نے جانا کہ پرماتما پُرش ایک ہو کر کیوں اُن کی چھایا سب جیوؤں میں رہتی ہے۔ آٹھواں گرو میرا کبوتر ہے جب کہ وہ اپنے بچوں کے پالنے کے واسطے جال میں دانہ چگنے گیا اور بہیلیا وہ جال اُٹھا کر اپنے گھر چلا آیا تب میں نے اپنے من میں کہا کہ دیکھو جس طرح یہ پنچھی اپنے بچوں کے واسطے جال میں پھنس کر خراب ہوا اُسی طرح گیانی آدمی دنیا کی محبت رکھنے سے دُکھ پاوے گا جتنا دُکھ اُس پنچھی نے سنسار میں پایا اُتنا سُکھ ہزار برس میں بھی اُس کو نہیں ملتا اس لیے میں استری اور پُتر کا پریم چھوڑ کر اکیلا ہی بہت خوش رہتا ہوں۔

ادھیائے آٹھواں

گیان کہنا دتاترے جی کا راجہ جدّ سے

دتاترے جی نے کہا اے راجہ نواں گرو میرا اجگر سرپ ہے کہ جب سے اُس نے جنم پایا تب سے اسی جگہ رہ کر کہیں بھوجن ڈھونڈھنے نہیں گیا جبکہ ہرن آدک پشُ اپنا سینگ اس کے بدن میں چھوتے تھے تب وہ ایک دو کو اُٹھا کر نگل جاتا تھا اُسی طرح نت بشن بھگوان اُس کا پالن کرتے تھے اور وہ اژدہا کسی دن بھوکے رہجانے پر بھی سنتوکھ رکھتا تھا اس کو دیکھ کر میں نے سمجھا کہ گیانی کو بھی گرہستھوں کے دروازے پر مانگنے جانا نہ چاہیئے اُسی دن سے میں کسی کے گھر پر بھوجن مانگنے کے واسطے نہیں جاتا جو کچھ پرمیشور بنا مانگے بھیجدیتے ہیں اُسی کو کھا کر خوش رہتا ہوں اور اچھے بُرے کھانے کا مزہ زبان ہی تک رہ کر پیٹ میں جانے سے سب غلیظ ہی ہو جاتا ہے دسواں گرو میرا سمدر ہے جو برسات میں بہت ندیوں کا پانی ملنے سے کچھ نہیں بڑھتا ہے اور نہ گرمی اور جاڑے میں سوکھ ہی جاتا ہے ہمیشہ ایک طرح پر رہ کر اُس کے آد اور انت کو کوئی نہیں دیکھتا اُس کو اس طرح دیکھ کر میں نے بچارا کہ گیانی کو بھی سمدر کی طرح بے فکر رہنا اُچت ہے لابھ اور ہان ہونے میں سُکھ دُکھ کرنا

نہ چاہیئے - گیارھواں گرو میرا پتنگا ہے جس طرح وہ دیپک پر موہت ہو کر اُس سے ملنے کے واسطے
بیدھڑک جل مرتا ہے اُسی طرح سنساری جیو اپنی استری اور پُتر آدک کے موہ میں پھنس کر انت سمے
نرک بھوگتے ہیں اس لیے گیانی کو استری سے پریت نہ رکھ کر پتنگے کی طرح پرمیشور سے پریم کر کے
اپنا پران دنیا چاہیئے جس میں مکتُ پدارتھ ملے جب استری سے پریت کرتے ہیں دونوں سُکھ گیان اور
بیراگ کے جل جاتے ہیں تب وہ لنگڑا ہو جانے سے بیکنٹھ میں نہیں پہونچ سکتا نرک میں پڑ کر بہت
دُکھ پاتا ہے اس واسطے مایا روپی استری سے علیحدہ رہکر کبھی اُس کے پاس اکیلے میں بیٹھنا
نہ چاہیئے استری اور دھن سے سُکھ چاہنے والے لوگ پتنگے کی طرح جلکر خراب ہو جاتے ہیں اور
استری کے پاس بیٹھنے سے گیانی آدمی بھی ایسے اندھے اور بہرے ہو جاتے ہیں کہ اُن کو اپنا بھلا اور بُرا
نہ سُوجھ کر کسی کی لاج نہیں رہتی یہی بات سمجھ کر میں نے استری کی سنگت چھوڑ دی - بارھواں گرو
میرا شہد کی مکھیاں ہیں ایک مرتبہ میں نے کیا دیکھا کہ مکھیوں نے بڑی محنت کر کے جو شہد چھتے میں
اکٹھا کیا اور مارے کنجوسی کے آپ نہ کھا کر کسی دوسرے کو بھی نہیں دیا وہ شہد ایک آدمی سب
مکھیوں کو جلا کر چھتے سے نکال لے گیا یہ حال دیکھ کر میں نے بچار کیا کہ روپیہ جمع کرنے والے کی بھی
یہی دشا ہوتی ہے اُس دن سے دوسرے روز کے واسطے کچھ نہ رکھ کر سب خرچ کر ڈالتا ہوں گیانی
آدمی کو اپنے کھانے بھر کو مانگ کر زیادہ نہ لینا چاہیئے روپیہ جمع کرنے سے مکھیوں کی طرح دُکھ
پاتا ہے - تیرھواں گرو میرا ہاتھی ہے میں نے دیکھا کہ ہاتھی پھنسانے والوں نے جنگل میں گڑھا
کھود کر ہری گھاس سے پاٹ کر کالے کاغذ کا ہاتھی اور ہتھنی بنا کر اُس پر کھڑا کر دیا جب ایک جنگلی
ہاتھی اُس کو سچی ہتھنی سمجھ کر کام کے بش ہو کر دوڑا ہوا جا کر اُسی گڑھے میں گر پڑا تب ہاتھی پھنسانے
والوں نے اُس کو رسّوں سے باندھ کر پکڑ لیا یہ حال ہاتھی کا میں نے دیکھ کر بچار کیا کہ گیانی کو
استری کی چاہنا اُچت نہ ہو کر کٹھ پتلی سے بھی پریت نہ رکھنا چاہیئے جس طرح ہاتھی نے ہتھنی کے
واسطے گڑھے میں گر کر دُکھ اُٹھایا تھا اُسی طرح پر استری گمن کرنے والے نرک میں پڑ کر بہت
دُکھ پاتے ہیں - چودھواں گرو میرا مدھو مکھی کے چھتے سے شہد نکالنے والا ہے جو شہد بھونرے
بہت دنوں میں اکٹھا کرتے ہیں اُس کو وہ ایک مرتبہ نکال لے جاتا ہے اُس کو دیکھ کر میں نے
بچارا کہ جو بھونرے اُس شہد کو کھا جاتے تو وہ کس طرح لینے پاتا جمع کرنے والوں کو سوائے دُکھ کے
سُکھ نہیں ہوتا اس لیے گیانی کو چاہیئے کہ جس گرہستھ نے بہت لڑکے بالے رکھ کر اپنے یہاں روپیہ
جمع کیا ہو اُس کے یہاں سے اپنے مطلب بھر کو مانگ کر بھوجن کرے جھولی باندھ کر رکھے چلتے
راہ میں کوئی چھین لے گا - پندرھواں گرو میرا ہرن ہے جس طرح وہ راگ سُننے کے واسطے جا کر
بان لگنے سے گھائل ہو جاتا ہے اُسی طرح سنساری آدمی مایا روپی استری کا گانا اور بچن سُن کر اُس کے

بش ہو جاتا ہے اِس لیے گیانی کو اپنے استھان سے اُٹھ کر دوسری جگہ جانا اور استری کا گانا سننا اُچت
نہیں ہے ۔ سولھواں گرو میرا مچھلی ہے کس واسطے کہ تھوڑے مانس آدک کے لالچ سے جو کٹیا میں لگا کر
شکار کھیلتے ہیں اپنا پران کھوتی ہے ایک مچھلی کو کٹیا میں پھنسی ہوئی دیکھ کر میں نے سمجھا کہ گیانی آدمی
کو بھی اچھا بھوجن ڈھونڈھنا اُچت نہ ہو کر جو کچھ بھلا برا پرمیشور کی اِچھا سے مِل جائے اُسی کو کھا کر
پنچ بھوت آتما اور اپنی زبان کو قابو میں رکھے جس میں اُس کو بُرائی ملے ۔ سترھواں گرو میرا پنگلا نام
طوائف ہے ایک دن میں نے راجہ جنک کے شہر میں جا کر کیا دیکھا کہ پنگلا نام پتُریا سولھوں سنگار
کر کے شام سے کسی تماش بین کے آنے کے انتظار میں آدھی رات تک اپنے دروازے پر بیٹھی رہی
لیکن کوئی چاہنے والا اُس کا نہیں آیا تب وہ بہت اُداس ہو کر اپنے بھیتر جا کر پلنگ پر لیٹ رہی
لیکن کام روپی میں اُس کو رات بھر نیند نہ آکر ایسا گیان پیدا ہوا کہ جیسا کسی کو دس ہزار برس تک تپ
اور دھیان کرنے سے کبھی نہیں ملتا اُس طوائف نے اپنے من میں یہ کہا کہ بڑے سوچ کی بات ہے
کہ میں نے اپنا جنم برتھا کھو کر اسمرن اور دھیان تربھون پت جگت پالک کا نہیں کیا اور پرماتما پُرش
سچے متر کا پریم چھوڑ کر سنساری آدمی جھوٹھے چاہنے والوں سے پریت لگائی میرے برابر کوئی دوسرا
مورکھ نہ ہوگا جیسا میں نے اپنے ساتھ کیا ویسا کوئی اندھا بھی نہیں کرتا اپنے مالک کو جو بدن میں
موجود ہے بھول کر کبھی نہیں دیکھا جس طرح یہ بدن ہوا اور پانی اور مٹی اور ہڈی اور مانس سے
بنکر نس روپی رسیوں سے بندھا ہے اسی طرح کاٹھ کا چرخا ڈوری سے بندھا رہ کر گھومتا ہے
جیسے مکان میں بہت دروازے ہوتے ہیں ویسے بدن میں بھی نو دروازے ناک کان آدک
ہو کر ہر ایک دروازے سے اُشدھ بستُ نکلتی ہے میں چاہتی تھی کہ اس گھر میں خوش رہوں لیکن
اب میں نے جانا کہ اس جھوٹھے سنسار میں سوائے دُکھ کے کچھ نہیں ملتا اور کیوں پرمیشور کا دھیان
اور اسمرن کرنے اور کتھا سننے سے لوک اور پرلوک بنتا ہے جتنا میں روپیہ لینے کے واسطے جوکہ
مرنے کے بعد کچھ کام نہیں آتا اپنے تماش بین کو رجھاتی تھی اُتنا سنگار کر کے تربھون پت کو
بھاتی تو میرا پرلوک بنتا دیکھو جو لوگ مایا روپی رسّی سے بندھے ہو کر اپنے دُکھ میں آپ بیاکل
ہیں اُن سے مورکھتائی کی راہ سے اپنا سُکھ چاہ کر گیان اور بیراگ سنساری بندھن کاٹنے والوں
سے پریت نہیں لگائی اس لیے آج میں نے سنساری مایا چھوڑ کر یہ پرن کیا کہ آد پُرش بھگوان سے
جو بیکنٹھ کا سُکھ دینے والے ہیں پریت لگا کر اُن کے ساتھ بہار کروں اور سنساری آدمی کی طرف
جو دُکھ میں کام نہیں آتے آنکھ اُٹھا کر نہ دیکھوں اور سوائے پرمیشور کے اور کسی سے کچھ چیز نہ مانگوں
کس واسطے کہ بہاتما لوگوں نے ایسا کہا ہے کہ آدمی جس چیز کی اچھا رکھتا ہو پرمیشور سے مانگے
دوسرے کسی سے کچھ نہ چاہیئے پرمیشور اپنے پاس سب چیز رکھ کر یہ چاہتے ہیں کہ کوئی ہم سے

کچھ مانگے اور سنساری آدمی ایسی سامرتھ نہیں رکھتے جو سب کی اچھا پوری کر سکیں جو میں ایسا کہوں کہ کوئی تماش بین نہ آئے اور روپیہ نہ ملنے سے یہ گیان مجھ کو ملا تو اس طرح کئی مرتبہ میرے گھر پہ تماش بین نہ آنے سے مجھ کو اداس ہو گیا تھا نہ معلوم کون جنم کا پن سہائے ہونے سے آج یہ گیان مجھ کو ملا پھر رات گئے تک گیان کی باتیں بچار کرتی ہوئی پلنگ پر سو رہی اور اسی دن سے اپنا ادم چھوڑ کر ہر چرنوں کا اسمرن اور دھیان کرنے لگی - اتنی کتھا سنا کر شکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ یہ سب گیان اس طوائف کو دتاترے جی کے درشن ملنے سے پیدا ہوا تھا لیکن وہ یہ بات نہیں جانتی تھی - دتاترے جی نے کہا کہ اے راجہ یہ حال اس پنگلا پتریا کا دیکھتے ہی میں بھی اسی دن سے سنساری مایا چھوڑ کر پرمیشور کے دھیان اور اسمرن میں مگن رہتا ہوں سنساری چیز کی چاہت رکھنے سے بڑا دکھ ملتا ہے اور ترشنا چھوڑ دینے اور بھجن کرنے سے ایسا سکھ اور مکت پدارتھ ملتا ہے کہ جیسے وہ بیشیا یعنی پتریا اپنے تماش بین کی پریت چھوڑ کر بھوساگر پار اتر گئی -

ادھیائے نواں

گیان کہنا دتاترے جی کا راجہ جدو سے

دتاترے جی نے کہا کہ اٹھارھواں گرو میرا چیلھ ہے ایک دن میں نے دیکھا کہ ایک چیلھ ماس کا ٹکڑا اپنے چنگل میں لیے اڑی جاتی ہے جب اور چیلھیں وہ ماس کا ٹکڑا چھین لینے کے واسطے اس کو چونچ اور چنگل سے مارنے لگیں تب چیلھ نے اپنے من میں کہا کہ دیکھو مجھ کو ان چیلھوں سے کچھ دشمنی نہیں ہے کیوں ماس کے ٹکڑے کے واسطے یہ سب مجھ کو مارتی ہیں جب یہ سمجھ کر اس نے وہ ٹکڑا ماس کا گرا دیا تب دوسری چیلھیں جو مارتی تھیں چلی گئیں اور وہ چیلھ آنند سے ایک پیڑ پر بیٹھی ہی اس کو دیکھ کر میں نے بچار کیا کہ دھن رکھنے سے پروار والے اور چور اور ٹھگ بیر ساتھ شترتا کرتے ہیں اس لیے کوئی چیز اپنے پاس نہ رکھ کر آنند سے پرمیشور کا بھجن کرتا ہوں اور انیسواں گرو میرا اگیان بالک ہے جو کام کرودھ لوبھ موہ کے بس میں نہ ہو کر اتنا برکت رہتا ہے کہ جو وہ رتن بھی اپنے ہاتھ میں رکھتا ہو اور کوئی آدمی میوا اور مٹھائی کے بدلے اس سے وہ رتن مانگے تو وہ دے ڈالتا ہے اور سوائے کھیلنے کے دوسرا کام نہیں رکھتا اور اپنے گھر بار سے کچھ پریت نہ رکھ کر گیانیوں کی طرح برکت رہتا ہے اس کو دیکھ کر میں نے بچار کیا کہ گیانی کو بھی اسی طرح تو بھر رہ کر کچھ ترشنا نہ رکھنا چاہیے سنسار میں دو ہی آدمی ایک اگیان بالک اور دوسرا برہم گیانی خوش رہتے ہیں اور سب کوئی دکھ اور سکھ میں پھنسے رہتے ہیں - بیسواں گرو میری کنواری کنیا ہے ایک دن میں نے

ایک گرہستھ براہمن کے گھر بھیکھ مانگنے کے واسطے جا کر گیا دیکھا کہ اکیلی ایک کنواری کنیا وہاں ہو کر اور سب گھر والے کہیں باہر گئے تھے اُس وقت تین آدمی دوسرے شہر سے اُس کے بواہ کا سندیسا لے کر وہاں آئے اُس لڑکی نے سب کو بڑے آدر سے بیٹھالا اور چاول تیار نہ رہنے سے آپ کوٹھری میں جا کر مہمانوں کے واسطے دھان کوٹنے لگی جب دھان کوٹنے سے اُس کے ہاتھ کی چوڑیاں بولنے لگیں تب اُس نے بچارا کہ یہ لوگ چوڑیوں کا بولنا سن کر کہیں گے کہ ان کے گھر ایک دن کے کھانے کے واسطے بھی چاول نہیں ہیں اس بات کی شرم سمجھ کر اُس نے دو دو چوڑیاں ہاتھ میں رکھ لیں اور سب چوڑیاں ایک ایک کر کے توڑ ڈالیں تس پر بھی اُن کا بولنا بند نہ ہوا جب اُس نے ایک ایک اور توڑ کر اکیلی چوڑی رہنے دی تب بولنا چوڑیوں کا بند ہونے سے دھان کوٹ کر مہمانوں کو بھوجن کرایا یہ حال دیکھ کر میں نے سمجھا کہ بہت لوگوں کی سنگت کرنے سے آپس میں جھگڑا ہوتا ہے دو آدمی ساتھ رہنے سے بھی بہت باتیں ہو کر ہر بھجن نہیں بن پڑتا اس لیے گیانی کو کسی سے سنگت اور پریت کرنا اُچت نہ ہو کر اکیلے ہی ہر بھجن کرنا چاہیئے ۔ اکیسواں گرو میرا تیر بنانے والا ہے ایک دن میں نے بازار میں تیر بنانے والے کی دوکان پر کھڑے ہو کر کیا دیکھا کہ وہ تیر بنا رہا ہے اُسی وقت راجہ کی سواری بڑی دھوم سے اُس دوکان کے پاس ہو کر دوسری طرف چلی گئی تھوڑی دیر کے بعد راجہ کے ایک نوکر نے جو پیچھے رہ گیا تھا آ کر اُس تیر بنانے والے سے پوچھا کہ راجہ کی سواری کدھر گئی ہے اُس نے جواب دیا کہ میں نے راجہ کی سواری نہیں دیکھی یہ بات سن کر میں نے تیر بنانے والے سے کہا کہ ابھی سواری راجہ کی بڑی دھوم سے تمہارے سامنے ہو کر چلی گئی ہے تم کیوں جھوٹھ بولتے ہو تب وہ بولا کہ میں تیر بنانے میں لگا تھا اس سے کچھ دھیان سواری کا نہیں کیا اُس وقت میں نے اپنے من سے کہا کہ اے من تجھ کو بھی سب اندریوں کو بس رکھ کر اسی طرح پرمیشور کا دھیان کرنا چاہیئے ۔ بائیسواں گرو میرا سانپ ہے جو اپنے رہنے کے واسطے گھر نہ بنا کر چوہوں کے بل میں ہو جاتا ہے اُس کو دیکھ کر میں نے بچار کیا کہ گیانی سادھو کو بھی گھر بنانا اُچت نہ ہو کر جہاں رات ہو جائے وہاں ہی اپنا گھر سمجھنا چاہیئے ۔ تیئیسواں گرو میرا مکڑی ہے جو سوت کی طرح تار اپنے منھ سے نکال کر پھر اُس کو کھا جاتی ہے اُس کو دیکھ کر میں نے بچار کیا کہ پرمیشور کو بھی اسی طرح جاننا چاہیئے کہ چوراسی لاکھ طرح کے جیو اُن سے پیدا اور پالن ہو کر انت سمے سب کا جیو آتما ان کے روپ میں سما جاتا ہے اس لیے گیانی کو مناہا چاہ کرمنا سے گھٹ گھٹ بیاپک بھگوان کے اسمرن اور دھیان میں لین رہنا اُچت ہے ۔ چوبیسواں گرو میرا بھرنگی کیڑا ہے جس کے ڈر سے دوسرے کیڑے بھی اُسی کا روپ ہو جاتے ہیں اُس کو

دیکھ کریں نے بچارا کہ گیانی کو چاہیئے کہ اُسی طرح پرمیشور میں من لگاوے جس میں اُنھیں کا روپ ہوجاوے یہ سب گیان کہہ کر دتّاترے جی بولے کہ اے راجہ جو کچھ گیان میں نے ان چوبیسوں گروؤں سے سیکھا وہ تم کو سنادیا اسی گیان کو تم سمجھ کر پرمیشور کا سمرن اور دھیان کیا کرو تمھاری مکت ہوجائیگی اے راجہ چوراسی لاکھ جون میں جنم پاکر بہت سوچ اور دُکھ اُٹھاکر بڑی مشکل سے آدمی کا تن پایا کرو آدمی کا سنساری مایا موہ میں پھنسنا اُچت نہیں ہے کیول پرمیشور کا تپ اور دھیان کرنے کے واسطے آدمی کا تن ملتا ہے سوائے اس چولے کے دوسری جون میں پرمیشور نہیں مل سکتے جو کوئی آدمی کا تن پاکر ہر بھجن نہیں کرتا وہ پھر چوراسی لاکھ جون میں جنم پاکر بڑا دُکھ اُٹھاتا ہے جب اِس جیو نے آدمی کا تن پایا تو یہ سمجھنا اُچت ہے کہ وہ ایک پیر اپنا بھوساگر پار اُترنے کی ناؤ پر رکھ چکا جس نے اِس شریر میں شبھ کرم کیا وہ دوسرا پاؤں بھی اُس ناؤ پر رکھ کر بھوساگر پار اُتر گیا نہیں تو اِس ناؤ سے پھر چوراسی لاکھ جون میں گر کر دُکھ بہت سا پاوے گا یہ بدن کبھی دُبلا رہ کر کبھی موٹا ہوجاتا ہے اس لیے ناش ہونے والے بدن کا موہ کرنا نہ چاہیئے جو لوگ استری اور پتر اور درب اور ہاتھی اور گھوڑا آدک کو اپنا جان کر یہ سمجھتے ہیں کہ یہ سب انت سمے میری سہاتیا کریں گے اُن کو ضرور نرک بھوگنا پڑتا ہے یہ من چنچل جو اپنے بس میں نہیں رہتا اُس کو ضرور اپنے قابو میں رکھنا چاہیئے نہیں تو جس طرح چھ چوروں نے ایک رتن چُراکر حصّہ نہ لگنے سے آپس میں جھگڑا کرکے پھانسی پائی اُسی طرح سب اندریاں اپنا اپنا سُکھ بھوگنے کے واسطے من کو اپنی طرف کھینچ کر اُسے نرک میں ڈال دیتی ہیں اور اگیان آدمی اُن کے بش میں آکر بہت دُکھ پاتا ہے جس طرح سنسار میں کئی استری رکھنے والے آدمی خراب ہوتے ہیں اُسی طرح یہ من چنچل ناک اور کان اور زبان اور ننگ آدک اندریوں کے بش ہوکر دُکھ پاتا ہے پہلے پرمیشور نے پشو اور پنچھی اور برچھ آدک کو پیدا کرنے سے خوش نہ ہوکر جب آدمی کا تن بنایا تب خوش ہوکر کہا کہ اِس بدن میں گیان پراپت ہونے سے جیو مکت پدوی کو پاوے گا اس لیے آدمی کا تن کیول بھگوت بھجن کرنے کے واسطے ہے آدمی کو سنساری مایا موہ میں پھنسنا نہ چاہیئے پیٹ بھرنا اور بھوگ کرنا دوسری جون میں بھی ملتا ہے پہلے سے پانی بھرا ہوا آگ بجھانے کے کام آتا ہے اور آگ لگتے وقت کنواں کھودنے اور پانی بھرنے سے وہ آگ نہیں بجھ سکتی اے راجہ میں پرمیشور کا چمتکار سب جیوؤں میں برابر سمجھ کر خوش رہتا ہوں تم کو اور سنساری جیوؤں کو اس تن میں مکت ملنے کے واسطے تدبیر کرنا اُچت ہے نہیں تو پیچھے سوائے پچھتانے کے اور کچھ ہاتھ نہیں لگے گا۔ اے اودھو دتّاترے یہ سب گیان راجہ جدُ سے کہہ کر تیرتھ جاترا کرنے چلے گئے اور راجہ جدُ اسی گیان کے پرتاپ سے مکت پدوی پر پہونچا اِس سے تم بھی یہی گیان اپنے من میں دڑھ رکھ کر سنساری مایا موہ کو چھوڑ دو ۔

ادھیائے دسواں

گیان اُپدیش کرنا شری کرشن جی کا اودھو جی کو

شری کرشن جی نے کہا کہ اے اودھو سنساری آدمی کو چاہیئے کہ اپنے برن اور آشرم کا دھرم شاستر کے موافق رکھ کر کسی بات کی چاہ نہ رکھے جگیہ اور شرادھ آدک دیو کرم اور پتر کرم کرکے گرو کی سیوا میں پریت رکھ کر گرو کی بات سچ مانے جب تم من اپنا سنساری مایا سے الگ کرکے ایک چت ہو جاؤ گے تب گرو کا اُپدیش تمھارے ہردے میں پرویش کرے گا یہ بدن شُبھ اور اشُبھ کرم کرکے بہت جنم پاتا ہے اس لیئے منکھ تن میں آتما کو بدن سے الگ سمجھ کر سنساری سُکھ اور بیوہار کو جھوٹھا سمجھنا چاہیئے بنا ہر بھگتی کیے اور آتما کو بدن سے الگ جانے مکتی نہیں مل سکتی لڑکپن اور جوانی اور بڑھاپا تینوں حالتیں اس بدن پر گذرتی ہیں مگر آتما سدا ایک روپ رہتا ہے اور آدمی اپنے اگیان سے دُکھ پا کر سُکھ ملنے کی تدبیر نہیں کرتا جگیہ اور تیرتھ آدک اچھّے کرم کرنے کے پھل سے سنساری جیو دیو لوک میں جاکر سُکھ بھوگتے ہیں مگر مدت پوری ہو جانے کے بعد پھر مرت لوک میں جنم پاکر ادھرم کرنے کے بدلے نرک بھوگنا پڑتا ہے جب تک مکت نہیں ملتی ہے تب تک یہ جیو آواگون میں پھنسا رہ کر بہت طرح کا دُکھ پاتا ہے اس لیے بھوساگر پار اُترنے کے واسطے سوائے ہر بھجن اور ست سنگ کے دوسرا اُپائے نہیں ہے اور جو تم کہتے ہو کہ ہم کو اپنے ساتھ لے چلو جس میں تم سے الگ نہ ہوں سو اے اودھو گیان پراپت ہونے سے بجوگ کا دُکھ نہیں ہوتا اور تم سنسار میں جتنے جیووں کو دیکھتے ہو وہ سب برھما سے لے کر چینٹی تک موت کا لقمہ ہیں اور میں جنم مرن سے رہت ہو کر جب پرتھوی کا بھار اُتارنے کے واسطے اوتار لیتا ہوں تب مجھ کو بھی سُگن روپ چھوڑنا پڑتا ہے اس لیے تم کو چاہیئے کہ سدا من اپنا میرے بھجن اور سمرن میں لگائے رہ کر میرے چرنوں کے دھیان میں لین رہو تو بجوگ (جُدائی) کا دُکھ تمھارے ہردے میں نہ رہے گا اے اودھو جگت میں گیان اور اگیان دو باتیں پرگٹ ہیں جو لوگ گیانی ہیں وہ اِس بدن کو درخت کے برابر جان کر اُس پر دو پنچھی بیٹھے ہوئے سمجھتے ہیں اُن میں ایک پنچھی تھوڑا بھوجن کرکے سامرتھ بہت رکھتا ہے اُس کو پرماتما سمجھنا چاہیئے جو کام کرودھ لوبھ موہ اور اندریوں کے سُکھ سے کچھ کام نہیں رکھتا اور دوسرا پنچھی بہت کھانے پر بھی دُبلا رہ کر سنساری سُکھ میں خوش رہتا ہے اُس کو جیو آتما سمجھنا چاہیئے اور یہ استری اور درب اور سُکھ ملنے سے خوش ہو کر اُس کے بجوگ میں دُکھ پاتا ہے اور یہ نہیں سمجھتا کہ مال اور لابھ اور سُکھ پرمیشور کی

اچھا سے ہوتا ہے اس میں دوسرے کا کچھ بس نہیں چلتا اے اودھو سنساری آدمیوں کے بھوساگر پار اُترنے کے واسطے جو تدبیر کرنا چاہیئے وہ ہم کہتے ہیں سُنو۔ من میں کسی بات کا ابھمان رکھنا اور دُربچن کہنا اور دوسرے کو دھنوان دیکھکر ڈاہ کرنا اور بغیر مطلب بہت بولنا اور استری اور بیٹوں سے بہت پریت کرنا اُچت نہ ہو کر پرماتما کو بدن سے الگ نہ سمجھنا چاہیئے جس طرح کاٹھ میں اگن چھپی رہ کر تدبیر کرنے سے پرگٹ ہوتی اور کاٹھ جلا دینے میں وہ آگ اُس سے الگ ہو کر پھر اُس کے ساتھ نہیں رہتی اسی طرح پریشور کا پرکاش سب جیوؤں میں رہ کر جب وہ اپنی شکت بدن سے کھینچ لیتے ہیں تب مرجاتا ہے وہ لوتھ جلا دینے سے آتما کو کچھ دُکھ نہیں ہوتا اور پرماتما کا پرکاش سب جیوؤں کے بدن میں برابر دیکھنے سے کچھ ڈر نہ ہو کر بھید سمجھنے میں بہت طرح کا ڈر لگا رہتا ہے اس لیے آتما کو سب جگہ برابر جان کر سنساری مایا سے چھوٹنے کے واسطے آٹھوں پہر تدبیر کرنا چاہیئے اے اودھو اس طرح کا گیان رکھنے والا آدمی ضرور مکت ہوتا ہے۔

	ادھیائے گیارھواں	
	گیان سکھانا شیام سندر کا اودھوجی کو	

شری کرشن مہاراج نے کہا کہ اے اودھو سنسار میں دُکھ اور سُکھ مایا کے گنوں سے ہوتا ہے اور وہ مایا مجھ کو نہیں بیاپتی جس طرح سپنے میں کوئی آدمی بہت طرح کا دُکھ اور سُکھ دیکھ کر جاگنے کے پیچھے سب جھوٹھا سمجھتا ہے اُسی طرح سنساری بیوہار جھوٹھا ہو کر پریشور کی مایا سے سچ معلوم ہوتا ہے اور جیو آتما سب کے بدن میں میری شکت ہو کر جبتک وہ جیو مجھ کو نہیں پہچانتا تب تک مجھ سے الگ رہتا ہے اور میرا بھید جاننے والے اس طرح میرے سوروپ میں ملجاتے ہیں جس طرح درپن میں اپنی پرچھائیں دکھائی دے کر اُس کو اُلٹنے سے پھر وہ روپ نہیں دکھر پڑتا اور مورکھ آدمی درپن اگیان سے ہاتھ میں رکھ کر اپنے کو مجھ سے الگ سمجھتے ہیں اور گیانی لوگ گرہستھ آشرم رکھنے اور سب جگت کا کام کرتے پر بھی من اپنا برکت رکھ کر سنسار کی جال میں نہیں پھنستے گیان اور بیراگ دونوں مکت دینے والے ہیں اگیان آدمی کو سوائے دُکھ کے سُکھ نہیں ملتا پریشور کی شرن میں جانے سے گیان پراپت ہوتا ہے اور اُن سے سُکھ رہنے والے گیان نہیں پاتے جس طرح ہوا سُگندھ اور دُرگندھ دونوں طرح کی چیزوں میں ہو کر بہتی ہے لیکن دونوں سے الگ رہ کر سُگندھ اور دُرگندھ کا پرویش اُس میں نہیں ہوتا اسی طرح گیانی کو بھی کسی کے بڑائی کرنے سے خوش ہونا اور بُرا کہنے سے کچھ دُکھ ماننا نہ چاہیئے جو لوگ

اپنی استری بیٹے پر اور ہاتھی اور گھوڑا آدک کا روگ دیکھ کر میری مایا پیٹے سے سوچ کرتے ہیں
اُن کو مورکھ سمجھنا چاہیئے کیونکہ اُن کے سوچ کرنے سے کچھ فائدہ نہیں نکلتا سب کو اپنے کرم کے
موافق دُکھ اور سُکھ ملتا ہے اس سے گیانی کو چاہیئے کہ ہان اور لابھ اور دُکھ اور سُکھ پرمیشور کی اچھّا
پر جان کر اپنے کو کسی بات میں اگوانہ سمجھے جو کوئی بید اور شاستر پڑھ کر نارائن جی کی بھگت نہیں
رکھتا اُس کا پڑھنا بیکار ہے بوڑھی اور بانجھ گئو کا رکھنا اور کرکشا استری اور ادھرمی سنتان کا پالن
کرنا دھرم کی راہ ہے کس واسطے کہ اُس سے کچھ سُکھ نہیں ملتا اور جو لوگ دھن پاکر دان اور دھرم
آدک اچھے کرم میں خرچ نہیں کرتے اور اُس کو اپنا سمجھ کر رکھ چھوڑتے ہیں اُس دولت کا ہونا
اور نہ ہونا دونوں برابر ہو کر اُن کو کچھ سُکھ نہیں ملتا اس لیے گیانی آدمی کو دھن پاکر جگیہ اور تیرتھ
اور دان اور دھرم میں خرچ کرکے اُس کا پھل پرمیشور کو ارپن کر دینا چاہیئے جس میں لوک اور
پرلوک دونوں بن جائیں۔ اتنا گیان سُن کر اودھو نے بنے کیا کہ اے مہاراج آپ نے
تربھون پت ہو کر کیول ہر بھگتوں کو بھوساگر پار اُتارنے کے واسطے نرتن دھارن کیا ہے
دیال ہو کر مکت ہونے کی تدبیر بتلائیے یہ بات سُن کر بیکنٹھ ناتھ نے کہا کہ اے اودھو جو گرہستھ
آدمی سنساری کام کرنے پر بھی من اپنا میری طرف لگائے رہ کر مجھ کو اپنا مالک اور پیدا کرنے والا
سمجھے اور کسی کا بُرا نہ چاہ کر بہت ترشنا نہ رکھے اور اپنے بدن کے برابر مجھ کو پیارا جان کر گرو کا بتلایا
ہوا منتر جپے اور دُکھ اور سکھ کو برابر سمجھ کر کام کرودھ لوبھ موہ بھوک پیاس کے بس میں نہ ہووے
اور سوائے ہر بھگت کے دوسری چاہنا نہ رکھ کر ٹھاکر پوجا اور ہر بھجن میں پریت رکھے
اور کسی کے گالی دینے سے بُرا نہ مان کر میری شکت سب جیوؤں میں برابر سمجھے اور اپنی سامرتھ
بھر پرپکار کرکے پرمیشور کی لیلا اور کتھا سننے میں خوش رہے اور سوائے اسمرن اور دھیان
سگن یا نرگن روپ میرے کے دوسرا کچھ اُدّم نہ رکھے اور دیو استھان اُتّم بنا کر ٹھاکر کے
پھول چڑھانے کے واسطے باغیچہ بناوے اور جو کچھ روپیہ گھر میں ہو اُس کو پرمیشور کا جان کر
اپنا نہ کہے اور جو کچھ اچھی چیز کھانے کے واسطے ملے وہ پہلے ٹھاکر کو بھوگ لگاوے پھر
اس میں سے براہمن آدک چاروں برن اور اپنے کل پرواروالوں کو تھوڑا تھوڑا دے کر
آپ کھائے اور ہر روز سورج کو ڈنڈوت اور اگن میں ہوم کرکے براہمن کو اچھا بھوجن
کھلاوے اور اپنے سامرتھ بھر دان اور دچھنا دیا کرے اور گئو کی سیوا آپ کرکے سب جگہ
جل اور پرتھوی اور آکاش میں چترّبھجی سوروپ میرا دھیان میں دیکھے اور ہر روز دیوتوں
کے نام ہوم اور پتروں کے نام ترپن کرکے تالاب اور باؤلی اور کنواں اور دھرم شالا آدک
جیوؤں کے سکھ پانے کے واسطے بناوے اور غریب آدمی اور براہمنوں کو مکان بنوا کر

اُن کے واسطے آپ روپیہ دے اور سادھ اور مہاتما کی سدھ کھانے اور پہرنے سے نے کر اس بات کا
ابھمان اپنے من میں نہ لاوے کہ یہ اچھا کام ہم نے کیا اور دوسروں کے سامنے بھی اُس کی چرچا
اور اپنی بڑائی نہ کرے جو لوگ اچھا کام کرکے اپنے مُنھ سے کہتے ہیں تو اُن کا پُن اس وجہ سے کہ
زبان میں اگن دیوتا رہتے ہیں جل جاتا ہے اے اودھو اس طرح کا دھرم اور کرم رکھنے والے آدمی
سے میں بہت خوش رہتا ہوں لیکن بنا ست سنگ کیے یہ سب گیان نہیں ملتا سادھ اور مہاتما کی
سنگت کرنے اور میرا دھیان دھرنے سے آدمی گیان پاکر بھوساگر پار اُتر جاتا ہے۔

ادّھیائے بارھواں ۱۲

ست سنگ کا ماہاتم کہنا بکینٹھ ناتھ کا اودھو سے

شری کرشن جی نے کہا کہ اے اودھو میں نے جگیہ اور تپ اور دان اور دھرم اور گیان اور
بیراگ آدک کا حال تم کو سُنایا اب ست سنگ کی مہما جس سے بھگت پیدا ہوتی ہے کہتا ہوں سُنو
جیسا مجھ کو ست سنگ پیارا ہو کر بھگت کرنے سے میں جلدی پرسنّ ہوتا ہوں ویسا بید پڑھنے اور
جوگ ابھیاس سادھنے اور برت آدک رکھنے والوں سے خوش نہیں ہوتا کیوں ست سنگ کرنے
سے میرے چرنوں میں بھگت پیدا ہو کر سنساری جیو مجھ کو پہچانتے ہیں اور وہ جگت میں اپنی منوکامنا
پاکر انت سمے آواگون سے چھوٹ جاتے ہیں دیکھو راجہ بل اور باناسُر اور سُگریو اور ہنومان اور جاموَنت
اور جٹایو اور کبجا اور برجباسی آدک بہت جیو میری بھگت اور درشن کرنے سے بھوساگر پار اُتر گئے
اور سیوری اور نکھاد آدک بہت جیو نیچ اور اونچ ذات بھگت کرنے سے مکُت پدوی پر پہونچے
اور گوپیوں نے کچھ بید اور شاستر نہ پڑھنے اور تیرتھ اور برت نہ کرنے اور میری مہما نہ جاننے پر بھی
مجھ کو پت بھاؤ مان کر ایسی پریت میرے ساتھ کی کہ میرے بجوگ میں اُن کو ایک ساعت ایک
کلپ کے برابر معلوم ہو کر میرے ساتھ راس لیلا کرتے وقت چھ مہینے کی رات ایک پل کے برابر
جان پڑی تھی اُنھوں نے اُسی پریت اور بھگت کے پرتاپ سے لکھشمی روپ ہو کر بکینٹھ باس پایا
جس طرح کوئی آدمی جان یا انجان میں امرت پینے سے امر ہو کر اُتم اوکھدھ کھانے سے سدا جوان
بنا رہتا ہے اُسی طرح جانے اور بنا جانے میری بھگت اور پریت رکھنے والے آدمی سنسار میں سُکھ
پاکر جنم اور مرن سے چھوٹ جاتے ہیں جیسے آگ میں ڈالنے کا ٹھ اور رُدّراکش اور سونا آدک سے
پر وکر مالا بنتی ہے اسی طرح سنساری جیو میرے سوروپ میں رہتے ہیں لیکن یہ بات بنا بتلائے
گرو اور سننے کتھا اور کرنے ست سنگ کے معلوم نہیں ہوتی اِس لیے سنساری آدمی کو گرو کی

سیوا اور بھکت کرنا اور گیان روپی تلوار سے مایا روپی سندیہ کاٹ کر سب جیوؤں میں پرمیشور کی
شکت برابر سمجھنا چاہیئے گیان سن کر اودھو نے بنتی کیا کہ اے دنیا ناتھ جبکہ بھکت کی اتنی
بڑی پدوی ہے تو پھر آپ نے جگیہ اور تپ آدک بہت طرح کے دھرم کیوں بنائے ہیں شیام سندر
نے کہا کہ اے اودھو جگیہ اور تپ آدک کرم کرنے سے بھی گن نکلتا ہے جس سے ہر جیوں کی
بھکت پیدا ہو جس نے بھکت پدارتھ پایا اُس کو دوسرا دھرم کرم کرنا نہ چاہیئے ۔

ادھیائے تیرھواں ۱۳

گیان کہنا شیام سندر کا اودھو سے

شری کرشن جی نے کہا کہ اے اودھو ساتوک اور راجس اور تامس تین گن مایا کے ہو کر پرماتما
ان تینوں سے الگ رہتے ہیں جس وقت ساتوک بدن میں زیادہ ہو جاتا ہے اُس وقت دھرم اور شبھ کرم
کی طرف من آدمی کا لگتا ہے اور ساتوک سبھاؤ والے کو سنسار میں سب لوگ اچھا کہتے ہیں جو آدمی
کرودھ بہت رکھ کر کچھ کرم کیا کرتا ہے اُس کو تامسی سمجھنا چاہیئے اور جس کے بدن میں راجس بہت ہوتا
ہے وہ سکھ کی چاہ بہت رکھتا ہے اس لیے گیانی آدمی کو اُچت ہے کہ آٹھوں پہر من اپنا ساتوک کی
طرف لگائے رہ کر ایسا کرم اور دھرم کرتا رہے جس میں میری یاد اُس کو نہ بھولے یہ سن کر اودھو
نے بنتی کیا کہ اے مہاپربھو جب آدمی نے جانا کہ کرم بُرا ہے اور اُس کے کرنے سے مجھ کو
دُکھ ملے گا پھر جان بوجھ کر وہ دُکھ دینے والا کرم کر کے گربھ اور نرک میں پڑ کر سدا دُکھ کیوں اٹھاتا
ہے ایسا کرم کیوں نہیں کرتا جس میں جنم اور مرن سے چھوٹ جائے کون آدمی گیان اُس کا مٹا کر
اُس کو بُرے کرم کی طرف لگا دیتا ہے یہ سن کر تربھون پت بولے کہ اے اودھو اُس کی بدھ کو بگاڑنے
والی دو چیزیں ہیں ایک ترشنا یعنی ہوس دوسری کرودھ یعنی غصہ جب آدمی کو کسی چیز کے لینے
کی ہوس ہوئی اور دوسرا کوئی اُس میں بادھک یعنی خلل انداز ہوا تب کرودھ پیدا ہوتا ہے اور
یہی دونوں یعنے ترشنا اور کرودھ سب جیوؤں سے بُرا کام کراتے ہیں اور یہ مجھ سے بیمکھ رکھ کر
اُس کا پرلوک بننے نہیں دیتے جس طرح چور اور لمپٹ درب لینے اور پراستری گمن کرنے کے
واسطے دوسرے کے گھر جا کر پکڑے جاتے ہیں اُسی طرح جب تک مکت پدوی پر نہیں
پہونچتا تب تک ترشنا اور کرودھ کے بش میں رہ کر جنم اور مرن کا دُکھ اُٹھاتا ہے جس نے
کام کرودھ کو جیت کر مجھ کو اپنا مالک اور پیدا کرنے والا جانا اُس کو گیانی اور میرا بھکت سمجھنا
چاہیئے ۔ یہ سن کر اودھو نے پوچھا کہ مہاراج آپ نے سب جُدبشیوں کو کس واسطے مکت نہیں دی

ایک پر دیا کرنا اور دوسرے کو ابھاگی چھوڑنا کیا کارن ہے شیام سُندر نے کہا کہ اے اودھو میں تم سے پہلے کہ چکا ہوں کہ گیان اور اگیان دو مارگ ہیں جو ایک ہی مارگ ہوتا تو کسی کو کچھ سوچ اور ڈر پوچا اور ہر بھجن اور اچھے برے کرم اور نرک اور سورگ کا نہ رہتا اے اودھو سنسار میں دو طرح کے آدمی ہیں ایک آتما رام دوسرے دیا رام - آتما رام اُس کو کہنا چاہیئے جو آٹھوں پہر پرمیشور کے اسمرن اور دھیان میں لین رہ کر دھن اور سنساری سُکھ ملنے میں خوشی اور اُس کے نقصان سے دُکھ نہیں پاتا اور دیارام اُس کو کہنا چاہیئے جو سنسار میں روپیہ اور سندر استری اور پتر اگیا کاری ملنے سے خوش رہ کر اُن سب کے چھوٹ جانے میں دُکھ اُٹھاتے ہیں اس لیے گیانی آدمی کو چاہیئے کہ اپنے برن اور آشرم کے دھرم کے موافق چلن رکھ کر اپنی کرپا کبھی نہ چھوڑے اپنے دھرم سے پھرنے میں برہم ہتیا کے برابر پاپ ہوتا ہے اے اودھو ایک مرتبہ سنت کمار آدک نے گیان کا ابھمان اپنے سر کے بیس رکھ کر برھما سے یہ بات پوچھی کہ سنساری آدمی کا من پنچ بھوت آتما سے کیوں الگ ہوتا ہے ہم نے سب تیرتھوں کا اسنان کیا اور آٹھوں پہر پرمیشور کی کتھا اور لیلا آپس میں کہتے اور سنتے رہتے ہیں تس پر بھی من ہمارا آج تک سنساری چاہنا سے الگ نہیں ہوا اس کا کیا کارن ہے جب برھما جواب اس کا نہ دے سکے اور دوسرے دیوتا لوگ جو وہاں بیٹھے تھے برھما کو ہنسنے لگے تب برھما نے شرمندہ ہو کر مجھ کو یاد کیا تب میں اُن کی بات رکھنے کے واسطے وہاں چلا گیا اور ہنس پنچھی سفید رنگ برھما کے باہن کے بدن میں جو سبھا کے باہر بیٹھا تھا پردیش کر کے سنکادک کے پاس چلا گیا اور اُن لوگوں کا ابھمان توڑنے کے واسطے بولا کہ تم کیا پوچھتے ہو یہ بات سن کر سنت کمار نے کہا کہ تم کون ہو تب میں نے جواب دیا کہ ہم اور تم الگ ہو کر بدن کے الگ رہنے پر بھی پنچ بھوت آتما جس کو پران کہتے ہیں ہمارے اور تمھارے بدن میں ایک ہے اس لیے پوچھنا تمھارا بر تھا ہے جبکہ تم اگیان بالک کی طرح پوچھتے ہو تب برھما جی تینوں لوک کے پیدا کرنے والے تم کو کیا جواب دیں اے سنت کمار جس طرح اگیان آدمی اپنے من میں منصوبہ کر کے سنسار کے سب سُکھ سچ کر کے دیکھتے ہیں لیکن یہ سُکھ اُن کو نہیں ملتا اسی طرح سنساری بیوہار اور یہ بدن جھوٹھا ہو کر پرمیشور کی مایا سے چار دن کے واسطے سچ معلوم ہوتا ہے جیسے اندھیرے میں پڑی ہوئی رسّی دیکھ کر سانپ کا سندیہہ ہو جاتا ہے ویسے بہت سے تن ناش ہونے والے الگ الگ دکھائی دے کر چوراسی لاکھ جون کے جیو آتما میں میرا پرکاش رہتا ہے اس لیے بدن کو رسّی روپی جھوٹھا سانپ سمجھ کر اس ناش ہونے والے بدن سے پریت رکھنا نہ چاہیئے میری شکل نکل جانے سے یہ بدن کچھ کام نہیں آتا جس طرح بادل سمدر کا پانی سوکھ کر برساتے ہیں تو پھر وہ پانی ندی اور نالے کی راہ بہہ کر سمدر میں مل جاتا ہے اسی طرح جتنے جیو جڑ اور چیتن سنسار میں

دکھلائی دیتے ہیں وہ سب میری اچھا سے پیدا ہو کر مرنے کے پیچھے جیوآتما سب کا پھر میرے روپ میں سما جاتا ہے جو لوگ سنساری بیوہار جھوٹھا سمجھ کر مایا روپی جال میں پھنستے اور برکت رہ کر ہر جیونوں میں سچی پریت کرتے ہیں اُن کو جلدی میرا درشن مل کر بیکنٹھ کا سکھ ملتا ہے جس طرح مدرا کے نشے میں آدمی متوالا ہو کر اپنے بدن اور کپڑے کی سُدھ نہیں رکھتا اسی طرح ہر بھگت لوگ بھی میرے دھیان میں لین ہو کر اپنے بدن کی خبر نہیں رکھتے اور میں جگیہ اور تپ آدک شبھ کرم کا پھل دینے والا ہو کر سب کسی کو اُس کے کرم کے موافق جنم بھر کھانا اور کپڑا دیتا ہوں اے سنت کمار میں آدمی کی کبھی چاہنا سے الگ نہیں ہوتا اس واسطے میں نے ہنسہ اوتار دھارن کر کے راجہ ست برت کو گیان اُپدیش کیا تھا جس میں سنساری آدمی میری کتھا اور لیلا سن کر اسی گیان کے موافق اسمرن اور دھیان کریں اور سنساری ترشنا چھوڑ کر ہر جیونوں میں پریت لگاویں اور جس طرح سنسار میں پورب اور پچھم آدک چاروں طرف جانے کی راہ بنی ہے اسی طرح جگیہ اور تپ اور دان اور دھرم اور تیرتھ اور برت اور ست سنگ اور بھگت آدک میرے پاس پہونچنے کے واسطے راستے بنے ہیں آدمی جس راہ پر چاہے اُس راہ پر سچے من سے چلے تو میرے پاس پہونچ جائے گا سنت کمار آدک یہ گیان سنتے ہی بہت مگن ہو کر اپنا استھان بھول گئے اور اپنے من کا سندیہ چھوڑ کر ہنس روپی بھگوان کو ڈنڈوت کر کے بہت اُستت کی اور اُن سے بدا ہو کر اپنے استھان پر چلے گئے اور ہم اُن کا استھان توڑ کر بیکنٹھ میں چلے آئے —

ادھیائے چودھواں ۱۴

پوچھنا اودھو جی کا حال بید اور شاستر کا شری کرشن جی سے

اودھو جی نے اتنی کتھا سن کر شری کرشن جی ترلوکی ناتھ سے بنتی کیا کہ اے بیکنٹھ ناتھ دیال بہت سے منی اور جو گیشوروں نے بید اور شاستر میں آپ کے ملنے کے واسطے جگیہ اور تپ آدک بہت سی راہیں لکھی ہیں سو آپ کے پاس پہونچنے کا جو راستہ سچ ہو وہ بتلائیے شری کرشن جی نے کہا کہ اے اودھو جب برھما کمل کے پھول سے پیدا ہوئے تب اُنھوں نے بید جو میری سوانسا میں میری اچھا سے پا کر بھرگ رکھیشور آدک اپنے پانچوں بیٹوں کو پڑھایا اور رکھیشوروں نے بھید اس کا دیوتا اور دیتیہ اور گندھرب اور بدیا دھر اور جچھ اور کنتر آدک کو سکھلایا اُن میں جس کو جتنا گیان تھا اُس نے اتنا سمجھ کر دنیا میں پھیلایا لیکن اُس بید کے اصل مطلب کو کوئی نہیں پہونچا بعضے آدمی کام اور کرودھ لوبھ اور استری اور پتر اور بعضے جگیہ اور تپ اور بعضے تیرتھ اور برت اور کوئی دان اور

دھرم کو اچھا جانتے ہیں لیکن اِن سب کرموں سے آدمی بھوساگر پار نہیں اُتر سکتا اور جتنی چیزیں
دنیا میں دکھلائی دیتی ہیں ایک دن اِن سب کا ناش ضرور ہوگا جو لوگ پریشور کا سمرن اور دھیان
اُتم سمجھ کر اُسی میں اپنا من لگائے رہتے ہیں وہ سنساری چیز کی کچھ چاہنا نہ رکھ کر اندر لوک
آدک کا بھی سکھ کچھ مال نہیں سمجھتے اور سوائے بھگت ہر چرنوں کے مکت پدارتھ بھی نہیں
چاہتے جو آدمی بغیر کسی اِچھا کے میری بھگت اور سیوا کرتے ہیں اور سب کو اپنا متر جان کر
کسی کے ساتھ دشمنی نہیں رکھتے اُن بھگتوں کے لچھن ہم کہتے ہیں سُنو۔ وہ لوگ آٹھوں سدھ
ملنے پر بھی اُن کی طرف نہ دیکھ کر آٹھوں پہر من اپنا میری طرف لگائے رہتے ہیں اور میں اُن کو ساتوں
دیپ اور تینوں لوک کا راج اور مکت پدارتھ دیتا ہوں وہ بھی نہیں لیتے اِس لیے میں اُن سے
شرمندہ رہ کر اُن کے پیچھے پیچھے پھر کر یہی بچار کرتا ہوں کہ کون چیز اُن کو دے کر اُن کی سیوا سے
اُرن ہو جاؤں جس جگہ وہ بھگت چرن اپنا رکھتے ہیں وہاں کی دھور اُٹھا کر اس کارن اپنے
بدن پر مل لیتا ہوں کہ جس میں کروڑوں برھمانڈ کے جیو جو میرے بدن میں رہتے ہیں اُس کے
لگنے سے پوتر ہو جاویں لے اودھو اُن بھگتوں کے برابر میں اپنے بدن اور لچھمی جی اور مہادیو جی کو
بھی پیارا نہ جان کر سب سے اُتم ان کو سمجھتا ہوں جب میرا کوئی بھگت سنساری مایا میں لپٹ کر
خراب ہونا چاہتا ہے تب میں اُس کے ہردے میں گیان کا پرکاش کر کے گمراہ کرنے سے
بچا لیتا ہوں اور جو ہر بھگت کتھا بارتا سنتے وقت میرے پریم میں ڈوب کر رو دیتے ہیں اُن کا
پاپ آنسوؤں کی راہ بہہ کر انتہ کرن شُدّھ ہو جاتا ہے پھر آدک انجان میں مرجانے کا پاپ
اُن کو نہیں لگتا جیسا بھگت کرنے سے میں جلد ملتا ہوں ویسی دوسری سہج راہ میرے پاس پہونچنے
کے واسطے نہیں ہے جس طرح آگ میں ڈال دینے سے سونے کا سب میل چھوٹ جاتا ہے
اسی طرح بھگت کرنے سے بدن میں پاپ نہیں رہتا لیکن یہ سب بات چِت کے آدھین ہو کر یہی
من سنساری مایا میں لپٹ کر خراب ہو جاتا ہے اور میری طرف سے دھیان لگانے والے آدمی
سنسار میں اپنی منو کامنا پا کر انت سمے بیکنٹھ باس پاتے ہیں اس لیے آدمی کو استری اور
لمپٹ پُرش کی سنگت سے الگ رہ کر میری طرف من لگانا چاہیئے اُن کی سنگت کرنے میں
آدمی کا گیان جلد چھوٹ جاتا ہے ویسا دوسری طرح نہیں بگڑتا اب ہم تم کو پریشور کی طرف
من لگانے کی راہ بتلاتے ہیں سنو کہ اکیلے بیٹھ کر پہلے من اپنا ایک طرف کر کے پھر اپنے کمل روپی
ہردے میں میرے چترُبھجی روپ کا دھیان لگاوے جس طرح آم کی گٹھلی بوتے تو اُس کو
بھُنگا اور بکری آدک کے کھا جانے کا ڈر لگا رہتا ہے جبکہ حفاظت کرنے سے وہ درخت
تیار ہو جاتا ہے تب ہاتھی بھی اُس کو نہیں اُکھاڑ سکتا اسی طرح جب ہر روز میرا سمرن اور دھیان

کرنے سے سنساری مایا چھوٹ کر جب برچھر روپی بھگت ہردے میں جڑ پکڑ لیتی ہے تب پھر کم نہیں ہوتی اور جوگ ابھیاس سادھنے اور اندریوں کو بس کرنے سے اشٹ سدھ مبنی رہتی ہے اے اودھو تم ہر بھگتوں کی بڑی پدوی سمجھ کر میری بھگت سچے من سے کیا کرو تمھارا منورتھ پورا ہو جائے گا

ادھیائے پندرھواں ۱۵

کہنا شری کرشن جی کا حال اشٹ سدھ کا اودھو جی سے

اتنی کتھا سُن کر اودھو جی نے شری کرشن مہاراج سے بنے کیا کہ اے مہا پربھو آپ نے کہا کہ جوگ سادھنے اور اندریوں کو بس کرنے سے اشٹ سدھ بنی رہتی ہے سو اُن میں کیا گُن ہے شری کرشن جی بولے کہ اے اودھو آٹھ سدھ بڑی اور دس سدھ چھوٹی ہیں اُن میں ایک سدھ ایسا گُن رکھتی ہے کہ بوڑھا آدمی چاہے تو آپ کو لڑکا بنائے اور دوسری سدھ چھوٹے بدن کو بڑا بنا سکتی ہے اور تیسری سدھ یہ سامرتھ رکھتی ہے کہ اپنا بدن روئی کی طرح ہلکا بنا کر جہاں چاہے اُڑتا ہوا چلا جاوے چوتھی سدھ ہلکے سے بھاری بنانے کی سامرتھ رکھتی ہے پانچویں سدھ میں یہ گُن ہے کہ ہزاروں کوس کا حال بیٹھا ہوا دیکھ لیوے چھٹویں سدھ سے ہزاروں کوس کی بات سُن سکتا ہے ساتویں سدھ میں یہ گُن ہے کہ جو چیز جہاں سے چاہے منگا لیوے آٹھویں سدھ میں سب دیوتا بس میں ہو جاتے ہیں یہ سامرتھ آٹھویں بڑی سدھ میں ہے۔ نویں سدھ سے بدن پر بڑھاپا نہیں آتا۔ دسویں سدھ میں یہ سامرتھ ہے کہ جس جگہ من دوڑائے وہاں چھن بھر میں پہونچ جائے۔ گیارھویں سدھ سے دوسرے کا روپ آپ بن سکتا ہے۔ بارھویں سدھ سے اپنے پران کو دوسرے کے بدن میں داخل کر سکتا ہے۔ تیرھویں سدھ سے جب چاہے تب مرے۔ چودھویں سدھ میں یہ سامرتھ ہے کہ جس کے ساتھ جہاں جانے کے واسطے من چاہے وہاں جا کر اُس کے ساتھ بہار کرے پندرھویں سدھ میں یہ گُن ہے کہ جس چیز کی چاہنا من میں پیدا ہو وہ اُسی وقت آ کر مل جائے اور سولھویں سدھ سے جس کو اگیا دے وہ مان لے اور بھوت بھوشیہ برتمان تینوں کال کا حال جان لے اور سترھویں سدھ سے دوسرے کے من کی بات جان کر کچھ گرمی اور سردی اُس کو نہ اثر کرے اٹھارھویں سدھ سے جلتی ہوئی آگ اور بڑھتا ہوا پانی روک کر جس کو چاہے اُس کو زہر کی گرمی نہ اثر کرنے دے سوائے اِن اٹھارہ سدھیوں کے چار اور بھی جوگ سادھنے سے مل سکتی ہیں ایک جنم سدھ دوسری اوکھد سدھ تیسری تپ سدھ چوتھی منتر سدھ ہے جنم سدھ والا جہاں چاہے وہاں جنم لیوے اور

اوکھد سدّھ والا جس کو جو دوا دے وہ امرت کے برابر کام کرے اور منتر سدّھ والا منتر پڑھ کر جو کچھ
کہے وہ سچ ہو جاوے اور تپ سدّھ والے کا تپ کوئی بگاڑ نہیں سکتا اے اودھو یہ سب سدّھیاں
ایک ایک گُن رکھتی ہیں اور میں سب سدّھیوں کا پھل دینے والا ہوں اور ان سدّھیوں کے بس
کرنے کا یہ اُپاے ہے سُنو کہ آگ میں گرمی اور پانی میں سردی اور زمین میں سختی اور ہوا میں اسپرش
اور آکاش میں شبد یہ پانچوں باتیں میری کرپا سے ہیں جو کوئی ان پانچوں چیزوں میں میرا دھیان
لگا کر سچے من سے میری مہما سمجھے اُس کو پہلی سدّھ ملتی ہے اور پانچوں بھوت آتما اور آکاش
اور اگن آدک کا جو دھیان دھرے وہ دوسری سدّھ پاوے اور میرے براٹ روپ کا دھیان
کرنے سے تیسری سدّھ ملتی ہے اور چتربھجی چھوٹے روپ کا دھیان رکھنے سے چوتھی سدّھ
اور مہا تتو روپ کا دھیان کرنے سے پانچویں سدّھ اور اہنکار روپ کا دھیان کرنے سے چھٹویں
سدّھ اور بشن روپ کا دھیان لگانے سے ساتویں سدّھ اور باسدیو روپ کا دھیان دھرنے
سے آٹھویں سدّھ ملتی ہے اور نرنکار روپ کا دھیان کرنے والے سنساری چاہنا چھوڑ کر پرم
آنند سے رہتے ہیں اور پرمیشور کا سفید روپ دھیان کرنے سے کبھی بوڑھا نہیں ہوتا اور اپنے بدن
میں پرماتما کا دھیان کرنے سے دُور کی بات سُنائی دیتی ہے اور سورج روپی پرمیشور میں دھیان
لگانے سے ہزاروں کوس کی چیز دکھلائی دیتی ہے اور ہوا روپ پرمیشور کا دھیان کرنے سے
جہاں چاہے وہاں ایک ساعت میں چلا جاوے اور جوگ ابھیاس کرکے اگن میں من لگاوے
تو اپنا روپ جیسا چاہے ویسا بنا لیوے اور اپنے ہردے میں آتما کا دھیان رکھنے سے
دوسرے بدن میں اپنا جیو پرویش کرنے کی سامرتھ ہو جاتی ہے اور ستوگن کا دھیان کرنے سے
جس کے ساتھ چاہے اُس کے ساتھ بہار کرتا پھرے جو آدمی آٹھوں پہر اپنے من میں یہ
بچار کرتا رہے کہ سب بات پرمیشور کی اگیا سے ہوتی ہے اُس کو سب چھوٹے اور بڑے مانتے
ہیں اور جوگ ابھیاس کے ساتھ اپنی سواسا برہمانڈ میں چڑھانے سے بھوت بھوشیہ برتمان
تینوں کال کی باتیں معلوم ہوتی ہیں اگن اور جل آدک پانچوں تتو کے دھیان کرنے والے
جلتی ہوئی آگ اور بڑھتے ہوے پانی کو روک سکتے ہیں اور جو آدمی اندریوں کو اپنے بس
رکھ کر سچے من سے میرے چرنوں کا دھیان کرتا ہے اُس کے سامنے اٹھارھوں سدّھ
ہاتھ جوڑے کھڑی رہتی ہیں لیکن ان سدّھیوں کے سُکھ میں پھنسنے والا آدمی خراب ہو کر مجھ کو
نہیں پاتا اور جو لوگ میرے چرنوں میں دھیان لگائے رہ کر اُس سُکھ کو کچھ مال نہیں سمجھتے وہ
سنسار میں اپنی منو کامنا پا کر انت سمے چتربھجی روپ سے بیکنٹھ باس کرتے ہیں ۔

ادھیائے سولھواں[16]

کہنا شری کرشن جی کا مکھیہ گیان بھگوت گیتا کا اودھو سے

اودھو نے اٹھارھوں سدّھیوں کا حال سُن کر تربھون پت سے پوچھا کہ اے دنیا ناتھ آپ دیوتا اور برچھ آدک میں کہاں کہاں براجتے ہیں شری کرشن جی نے کہا کہ اے اودھو جس وقت مہا بھارت ہونے کے واسطے اٹھارہ اچھوہنی دل کُرکچھیتر میں اکٹھا ہوا اور ارجن نے درونا چارج اور بھیشم پتامہ آدک اپنے گرو اور پردار والوں کو درجودھن کی طرف دیکھ کر جُدّھ کرنا قبول نہیں کیا اُس وقت میں نے تھوڑی سی مہا اپنی ارجن سے کہہ کر برات روپ اپنا اُس کو دکھایا اور اُس کا موہ چھڑا کر مہا بھارت کرایا تھا وہی حال تم سے کہتا ہوں سُنو۔ جو آدمی اگیان کے بس ہو کر سب جیوؤں میں میرا پرکاش نہ دیکھ سکے تو ان جگہوں میں جن کا نام ہم سناتے ہیں ضرور میرا چمتکار سمجھے سب جیوؤں میں آتما بولتا پُرش میں ہو کر آدِ اور انت اور مدھیہ سب کا مجھی کو جاننا چاہیئے سورج دیوتا کی بارہ کلا ہو کر ہر مہینے میں وہ اپنے نئے روپ سے پرکاش کرتے ہیں اُن میں بشن نام سورج اور اُنچاس پون میں مریچ نام پون اور تارا گنوں میں چندرما اور چاروں بیدوں میں سام بید اور دیوتوں میں برھما اور اِندر اور برُن اور کبیر اور سوامی کارتک اور جمراج اور گیارہ رودر میں شنکر نام مہا دیو اور پانچوں تتوں میں اگنؔ اور پہاڑوں میں سُمیر اور گنوؤں میں کامدھین اور وسو پتروں میں ارجما نام پتر اور پرجا پتیوں میں دچھ پرجاپت اور چاروں برن میں براہمن اور چاروں آشرم میں سنیاسی اور ندیوں میں گنگا اور راگوں میں دیپک اور دھاتوں میں سونا اور ہاتھیوں میں ایرادت ہاتھی اور گھوڑوں میں اُچیہ شروا نام گھوڑا اور جگیوں میں گیان جگیہ اور پروہتوں میں بششٹھ اور استریوں میں ست روپا اور راج رکھیوں میں سوئمبھومن اور جگوں میں ست جگ اور سیوکوں میں ہنومان اور کتھا بانچنے والوں میں بید بیاس اور دانیوں میں راجہ بل اور رتنوں میں کوستھ من اور گھاسوں میں کشا اور پنچ گبیہ میں گھی اور دسوں اندریوں میں گیارھواں من اور نو گرہوں میں برہسپت اور رکھیشوروں میں بھرگ اور منتروں میں اونکار اور درختوں میں پیپل اور دیور کھیشوروں میں ناردمن اور سنت کمار اور بشنوں میں کپل دیو اور ساتوں سمدریں چھیر ساگر اور آدمیوں میں راجہ اور سانپوں میں باسک اور ناگوں میں شیش ناگ اور دیتوں میں پرہلاد بھگت اور پشوؤں میں سنگھ اور پنچھیوں میں گرُڑ اور شور بیروں میں پرشرام اور بید شاستر میں گایتری اور بارھوں مہینوں میں اگہن اور رتوں میں بسنت رِت اور پھولوں میں

گلاب اور سچ بولنے والوں میں سچائی اور گندھربوں میں بشواسُ نام گندھرب اور اپسراؤں میں پورب جتی نام اپسرا اور پانچوں پانڈوں میں ارجنؑ اور بدیا جاننے والوں میں شکرا چارج اور بخشیوں میں باسدیو میں ہوں اور وہ کام جس میں آدمی اولاد پیدا ہونے کے واسطے ارادہ کرکے اپنی استری سے بھوگ کرتا ہے مجھ کو سمجھنا چاہیئے اور جو لوگ اپنی بڑائی کی چاہنا رکھ کر گیان سے اچھا کرم کرتے ہیں وہ اچھا اور گیان میں ہوں اور جتنی باتیں چھل کی ہیں اُن میں سب سے بڑھ کر جوا اور مایا روپی پچھمی میں ہوں اور سب جیوؤں کی جڑ میں ہی ہوں میری شکت کے بغیر کوئی جیو چلنے اور ہلنے کی سامرتھ نہیں رکھتا جو کوئی چاہے تو بالو کی رتیکا اور آکاش کے تارے اور برسات کی بوندیں گن لیوے لیکن میرے روپ کی گنتی نہیں کرسکتا اے اودھو سنسار کی اتپت اور پالن اور ناش میری بھبوت سے ہوتا ہے اور تم جتنی چیزیں دنیا میں دیکھتے ہو سب میں ہوں اس لیے میرے بھید اور مہما کو پہونچنا بہت کٹھن ہے دیکھو سنساری آدمی بہت اناج اور گھی آدک جو آگ میں ہوم اور جگیہ کرتے ہیں اُس کے کرنے سے یہ اُتم ہے کہ اپنی چاہنا کو جو کام کرودھ لوبھ موہ کے بس ہوکر بُرے کرموں کی طرف دوڑتی ہے گیان روپی اگن میں جلاوے اور گیانی اس کو کہنا چاہیئے جو اپنے گن کو آدرپور بک ایک جگہ لیے بیٹھا رہے اور دربدر پھر کر اپنی بیقدری نہ کراوے اور بہت روپیہ رکھنے والوں کو دولتمند نہ جانکر جو میری بھگت اور پریت رکھتا ہو اُسی کو دھن والوں میں جاننا اُچت ہے اور جو لوگ استری کو اوٹ میں رکھتے ہیں اُن کو لجاوان نہ جان کر کرم سے نیچے رہنے والوں کو اچھا سمجھنا چاہیئے اور جو آدمی رن بھوم میں بان اور تلوار آدک کا گھاؤ اُٹھا کر بہت یُدّھ کرتے ہیں ان کو شوربیر سمجھنا برتھا ہو کرن دھیر اُسے جاننا چاہیئے جو اپنے کام کرودھ لوبھ موہ اور اندری اور من بڑے زبردست دشمنوں کو جیت کر اُن کے بس نہ ہووے اے اودھو میں نے تم کو اپنا بھگت جان کر تھوڑا سا حال سُنا دیا تم اپنے من اور اندریوں کو بس میں رکھ کر میرا دھیان کیا کرو اُتھار ھوں سدّھ تمھارے پاس بنی رہیں گی-

ادھیائے ستر ھواں ۱۷

کہنا شری کرشن جی کا چاروں جُگوں کا اودھو سے

اودھو نے یہ سب مہما تربھون پتی کی سُن کر پوچھا کہ اے دینا ناتھ چاروں جُگوں میں کون دھرم بڑا ہو کر کس طرح لوگ رہتے تھے شیام سندر بولے کہ اے اودھو ست جُگ میں سفید رنگ

اور ایک بید تھا اور براہمن چھتری بیش شودر چاروں برن اسی روپ کا دھیان اور بید کے موافق سب
کام کرتے تھے اور ترتیا جگ میں جگیہ اوتار کا دھیان لگا کر جگیہ ہوتا تھا اور ایک بید سے چار بید
یعنی رگ بید یجر بید اتھربن بید سام بید تیار ہوئے رگ بید اور یجر بید اور سام بید کی کرپا کے
موافق جگیہ کرتے تھے اور اتھربن بید کیول منتر اور شستر بدیا جاننے کے واسطے ہے اور برھما
نے اپنے منھ سے براہمن اور بھجا سے چھتری اور جانگھ سے بیش اور پاؤں سے شودر چاروں
برنوں کو پیدا کیا ہے اور سنیاسی میرے سر اور برہمچاری ہردے اور بان پرستھ پسلی اور گرہستھ
جانگھ سے پیدا ہوا ہے براہمن کا یہ دھرم ہے کہ اپنے من اور اندریوں کو بس میں رکھ کر آچار سے
شدھ رہے اور تھوڑا یا بہت جو کچھ دھرم کی کمائی سے ملے اس پر سنتوکھ رکھ کر میرا تپ اور دھیان
کیا کرے اور کسی کے برا کہنے سے دکھ نہ مان کر بہت ترشنا نہ رکھے اور سر بھگت ہو کر جھوٹھ نہ بولے
جس میں اتنے لچھن ہوں اس کو اپنے کرم پر استھر سمجھنا چاہیئے اور چھتری کے لچھن یہ ہیں کہ منھ
اس کا تیجوان اور بدن بلوان ہو کر من میں دھیرج رکھے اور شورتائی ایسی رکھتا ہو کہ گھاؤ لگنے سے
گھبرا نہ جاوے اور چاکری اور زمینداری سے اپنا کٹمب پال کر اپنے مقدور بھر دان اور دچھنا دے کے
اور سادھو اور براہمن کی بھگت رکھ کر سچے من سے ان کی سیوا اور ٹہل کرے اور بیش کا دھرم یہ
ہے کہ بیوپار اور کھیتی اور مہاجنی کر کے اپنا پروار پالے اور روپیہ پیدا کرنے کی چاہنا آٹھوں
پہر اپنے من میں رکھے اور سامرتھ بھر دان اور دچھنا دے کر سادھو اور براہمن کی سیوا کیا کرے اور
شودر کا دھرم یہ ہے کہ براہمن اور چھتری اور بیش تینوں برنوں کی سیوا کرنے سے جو کچھ ملے اس میں
اپنے دن کاٹ کر بہت ترشنا نہ بڑھاوے چاروں برنوں کو اچت ہے کہ کسی جیو کو مار ڈالنے اور
چوری اور ککرم آدک سے بچے رہ کر جھوٹھ نہ بولیں اور کام کرودھ لوبھ موہ کو اپنے بس رکھ کر ایسا
کام کریں کہ جس میں سنساری جیو ان سے خوش رہیں اور کوئی ان کو برا نہ کہے اور چاروں آشرم کا
یہ دھرم ہے کہ برہمچاری کو چاہیئے کہ گرو کے گھر رہ کر منسا واچا کرمنا سے ان کی سیوا اور اگیا میں
رہے اور گرو کو آدمی نہ جان کر پرمیشور بھاؤ سمجھے اور استری کا بدن نہ چھووے نہ اس کے
پاس بیٹھے اور نہ حجامت بنواوے اور جو کچھ بھیکھ مانگ کر لاوے سب گرو کے سامنے
رکھ کر ان کا دیا ہوا کھاوے جو گرو بھوجن نہ دیویں تو مانگنا اچت نہیں ہے اور کامدیو کو
ایسا اپنے بس میں رکھے کہ بیج نہ گرنے پاوے اور جو کبھی سپنے میں بیج گر جائے تو اسنان
کر کے دس ہزار گایتری منتر جپے اور اپنا تن من دھن گرو پر نچھاور سمجھے اور کوئی اشدھ چیز
نہ کھاوے بدیا پڑھنے اور گرو دچھنا دینے کے پیچھے گرو سے بدا ہووے اور جو گرہستی کرنا چاہے
تو اپنے سے چھوٹی عمر والی لڑکی سے بیاہ کرے اور جب وہ جینے کے پیچھے استری دھرم (یعنی حیض

سے ہوئے تب چوتھے دن ایک مرتبہ اُس سے استری پرسنگ کرے اور گرہستھ دھرم رکھ کر اُس کے
دروازے پر جو ابھیاگت اور سنیاسی آوے اُس کو کچھ بھوجن اور کپڑا دے کر خوش کرے خالی پھیر دینا
اچھا نہیں ہوتا اب گرہستھ آشرم میں براہمن کا اُتّم دھرم سُنو کہ جو دانہ اناج کا کاٹنے کے پیچھے کھیت
میں پڑا رہ جاتا ہے اُسی کو چن کر بھوجن کرے یا دودھ بھچھا یعنی جو کوئی خوشی سے دے اُس کو مانگ کر
اپنا کٹمب پالے اور مدھم دھرم یہ ہے کہ بدیا پڑھانے اور کتھا بانچنے اور جگیہ کرانے سے اپنی
جیوکا رکھے اور جب اُس پر کچھ بپت پڑے تب لاچاری سے کھیتی اور بیوپار اور چاکری کرکے اپنا
کٹمب پالے اور براہمن کو اپنے سے چھوٹے برن کی سیوا کرنا نہ چاہیئے۔ اور برہمچاری کو بدیا پڑھنے
کے پیچھے گرہستی کی چاہنا نہ ہو تو بن میں جاکر پرمیشور کا تپ اور بھجن کرے جو چھتری یا ویش میرے پران
دربی غریب براہمن کو کھانا اور کپڑا دے کر سچے من سے اُن کی سیوا کرتے ہیں اُن پر میں بہت پرسن
ہو کر منہ مانگی دولت اور سنتان دیتا ہوں اور چھتری راجہ اپنی پرجا کو پُتر کی طرح پالن کرنے اور
اُن کا دکھ دور کرنے سے سنسار میں جس پا کر مرنے کے پیچھے بھو ساگر پار اُتر جاتے ہیں جب چھتری
پر بپت پڑے تب وہ بیوپار کرکے جنگل میں شکار کھیل کر اپنی اوقات بسر کرے اور لاچاری کو
بھیکھ مانگ کر اپنا پیٹ پالے اور ویش برن بپت پڑنے پر شودر کا کام کرے اور شودر کو بپت پڑے
تو چٹائی آدک بنا کر اپنے دن کاٹے۔ براہمن کو بید کے موافق اپنے دھرم سے رہ کر ہر روز سندھیا
اور ترپن اور ٹھاکر جی کی پوجا اور شرادھ کرنا اور اتتھ اور سنیاسی کو کھانا اور کپڑا دینا اُچت ہے
اور استری اور پتروں سے بہت پریت نہ رکھے اور میرے چرنوں کا دھیان کرتا رہے اس طرح
کرم اور دھرم رکھنے والے چاروں برن اور چاروں آشرم کو میں اُدّھار کر دیتا ہوں اور جو لوگ
سنساری مایا میں لپٹ کر دھرم اور ادھرم کا بچار نہیں کرتے اُن کو ضرور نرک بھوگنا پڑتا ہے۔

۱۸ اُدّھیائے اٹھارھواں

کہنا شری کرشن جی کا دھرم بان پرستھ آدک کا اودھو سے

شیام سندر نے کہا کہ اے اودھو بان پرستھ کا دھرم یہ ہے کہ جب پچاس برس سے زیادہ
عمر ہو کر من اُس کا بیراگ رکھنے کے واسطے چاہے تو اپنی استری سمیت یا اکیلا بن میں جاکر پرمیشور
کا بھجن اور اسمرن کرے اور سر پر جٹا بڑھا کر کیلے کے پتے کی کوپین (لنگوٹ) پہنے - اور صبح اور
دوپہر اور شام تینوں وقت اسنان کرکے زمین پر سووے اور گرمی میں پنچ اگن تاپے اور
جاڑے میں گلے بھر پانی میں کھڑا رہے اور برسات میں میدان میں بیٹھ کر تپ کرے اور زمین کا

بویا ہوا اناج نہ کھاوے جب اس طرح تپ کرنے سے بدن دُبلا ہوکر بڑھاپا آجاوے تب سنیاس سے کر سوائے ونڈ اور کمنڈل اور کوپین کے اور کچھ اپنے پاس نہ رکھے اور سات گھر سے لینے کھانے بھر کو بھوجن مانگ لاوے اور راہ چلتے وقت زمین کو دیکھتا رہے جس میں چینٹی آدک کوئی چھوٹا جیو پاؤں کے نیچے دب نہ جائے اور اپنے من اور اندریوں کو بس میں رکھ کر جیتے اپنا کسی استری اور اچھی چیز کی طرف نہ دوڑاوے اور سوا دوا سے بھوجن کی چاہ نہ رکھ کر جہاں سے اچھا بھوجن ملے وہاں پھر نہ جاوے اور کبھی جھوٹھ نہ بولے اور سنسار کی سکھ کو سپنے کے برابر جھوٹھا سمجھے اور آٹھوں پہر اکیلے میں پرماتما کا دھیان کرتا رہے اور ایک جگہ زیادہ نہ رہ کر تیرتھوں میں پھرا کرے اور پاکھنڈی آدمی کی سنگت نہ رکھ کر کسی کا ڈر نہ مانے اور سدا پرسن چت رہے اور اپنے سکھ کے واسطے کسی کے ساتھ دوستی اور دشمنی نہ رکھے اور اپنا سو بھاؤ نرم بنائے رہ کر ایسا میٹھا بچن بولے کہ جس میں کوئی دوسرا اُس سے نہ ڈرے اور ہان اور لابھ ہونے میں کچھ دُکھ اور سُکھ نہ کرے کیول بھچھا لینے کے واسطے گاؤں اور شہر میں جاوے اور بستی سے باہر رہکر جس طرح گرو نے بتایا ہو اُسی طرح آٹھوں پہر پرمیشور کا سمرن اور دھیان کرتا رہے جبتک میرے نرگن روپ کا دھیان اُس کے ہردے میں نہ آوے تب تک روپ کی اُپاسنا کیا کرے جب نرگن روپ دھیان میں آجاوے تب سُگن روپ کا سمرن چھوڑ کر سب جیوؤں میں میرا پرکاش برابر سمجھے اس طرح کے دھرم اور کرم رکھنے والے کو سنیاسی جاننا چاہیئے کیول ونڈ اور کمنڈل دھارن کرنے سے سنیاسی دھرم کا پھل نہیں ملتا ہے بھجن کرنے میں اندر آدک دیوتا بگھن کرتے ہیں اس لیے تپ اور جپ کرتے وقت من کو استھر رکھنا اچت ہے جو لوگ دھرم اور کرم سے رہتے ہیں اُن کو منہ سندیہہ مکت ملتی ہے اور اپنا دھرم چھوڑ دینے والے کو چور اور ٹھگ کی طرح نرک میں ڈنڈوت ہے اس لیے میری بھگت چاروں آشرم کو کرنا چاہیئے ۔

ادھیائے انیسواں

کہنا شری کرشن جی کا چار طرح کی بھگت کی کتھا اودھو سے

اودھو نے اتنا گیان سُن کر پوچھا کہ اے دینا ناتھ جس طرح سنساری آدمی کال روپی سانپ کے مُنہ میں پڑے رہ کر ہر روز اپنا سُکھ چاہتے ہیں اسی طرح مجھ کو بھی سمجھ کر کوئی سہج راہ بھوساگر پار اُترنے کے واسطے بتن کیجئے یہ سُن کر شیام سُندر نے کہا کہ اے اودھو جو گیان

بھیشم پتامہ نے راجہ جدھشٹھر سے کہا تھا وہی ہم تم سے کہتے ہیں سُنو کہ سنساری آدمی کو چار طرح
پر ایک کتھا پُران سُننے اور دوسرے لوگوں کا مرنا دیکھ کر اپنی موت بچارنے اور تیسرے سادھو
اور مہاتما لوگ برکت پرشوں کی سنگت کرنے اور چوتھے سنساری بیوہار جھوٹھا سمجھنے سے
گیان پراپت ہوتا ہے لیکن کتھا کو پریم پوربک سُن کر اس میں بشواس رکھنا چاہیئے اے اودھو
میرے نرگُن روپ سے دھیان کرنے والوں کو جیون مکُت سمجھو اور اُن کا لچھن سُنو کہ وہ لوگ
جس دھرم کرنے سے مجھ کو پاتے ہیں اُس کرم کا پھل مجھے دیکر کچھ چاہنا نہیں رکھتے اور سنسار
میں چار طرح کے بھکت ہوتے ہیں ۔ ایک بپت پڑنے یا روگی ہونے سے میری بھکت کرتا ہے
اور دوسرے گیان ملنے سے اور بھو ساگر پار اُترنے کی اچھا رکھ کر اور تیسرے درب اور سنتان
اور سنساری سُکھ ملنے کے واسطے میرا دھیان کرتے ہیں ۔ چوتھے گیانی جو مجھ کو پریشور جان کر بھکت
کرتا ہے اور اُس کے بدلے کچھ اچھا نہیں رکھتا اُس کو میں ان تینوں سے بہت پیارا جانتا ہوں اے
اودھو جگیہ اور تپ اور دان اور دھرم اور تیرتھ اور برت آدک شبھ کرم اچھے ہوتے ہیں لیکن
بھکت اور گیان کے برابر جس سے مجھے پیدا کرنے والا اور مالک جانتا ہے جگیہ آدک نہیں
ہوتے تم بھی گیان کی راہ سے سنساری چاہنا چھوڑ کر میری بھکت رکھتے ہو اس لیئے اپنی
مکُت ہونے میں کچھ سندیہہ مت سمجھو سوائے اس کے تھوڑا سا گیان لکھیہ اور کہتے ہیں سُنو
آدمی کو اپنی بڑائی کرنا اُچت نہ ہو کر اہنکار چھوڑ دینا چاہیئے دیکھو ناک اور کان اور زبان اور
آنکھ اور کھال پانچ گیان اندری اور ہاتھ اور پاؤں اور باکیہ اور لنگ اور گدا پانچ کرم
اندری اور گیارھواں من ہو کر جو آدمی اُن سنساری سُکھ کی طرف لگاتا ہے اُس کو اگیان
سمجھنا چاہیئے اور گیانی کو اُچت ہے کہ اپنے من اور اندریوں کو سنساری مایا سے برکت
رکھ کر میری طرف اور کتھا کر پوجنے میں لگاوے اور سنسار کے آد اور مدھ اور انت میں
پریشور کا چرتر جان کر میری کتھا اور لیلا پریم سے سُنے اور جو چیز کھانے اور پہننے کے واسطے کسی طرح کی
ملے اسکو پہلے میرے نام پر ارپن کر کے پیچھے آپ کھاوے اور پہنے اور جو تالاب اور باؤلی اور کنواں
اور باغ وغیرہ دھرم کی راہ پر بناوے سب کا پھل مجھ کو دے کر اپنے من میں اس بات کا ابھمان
نہ کرے کہ یہ سب شبھ کرم میں نے کیا ہے ۔ اتنی کتھا سُن کر اودھو نے پوچھا کہ اے بیکنٹھ ناتھ تپ
اور دان اور نیم اور سنجم کا حال برنن کیجیئے اور گیانی کس کو کہتے ہیں اور مورکھ کون کہلاتا ہے اور شبھ
اور اشبھ کرم کرنے والے اور سورگ اور نرگ جانے والے اور دھن وان اور کنگال اور داتا سوم کا
حال بتلائیے یہ سن کر شری کرشن بیکنٹھ ناتھ بولے کہ اے اودھو جیو ہنسا اور چوری آدک بُرے
کرموں سے بچے رہ کر سچ بولنا اور گرو اور بھگوان میں پریت رکھ کر بید اور شاستر کی بات سچ ماننا اور

بغیر مطلب کے بہت نہ بولنا اور سب جیؤوں پر دیا رکھنا یہ سنجم ہے اور ہاتھ اور پاؤں مٹی سے ملکر دھونا اور سنان
اور سندھیا اور پوجا اور جگیہ اور تپ اور شرادھ اور تیرتھ اور برت کرنا یہ نیم کہلاتا ہے اور دان اُس کا نام ہے
کہ برکت آدمی کرم چھوڑ کر سنسار جاکر منا سے کسی کا بُرا نہ چاہے اور گرہستھ آدمی کھانا اور کپڑا اور زمین اور
سونا آدک چیز براہمنوں کو دان کرے اور تپ یہ ہے کہ استری بھوگ کا سکھ چھوڑ دے اور گیانی وہ
ہے کہ جو شاستر کے موافق راہ چل کر اپنی مکت کا سوچ رکھے اور جو کوئی پرمیشور کو بھول کر اپنا تن پالن کرتا
ہے اُس کو مورکھ سمجھنا چاہیئے اور میرے بچن کے موافق سب کام کرنا اُتم راہ ہو کر اُس کے برخلاف
چلنا کُمارگ جانو اور جو آدمی سنسار میں کسی چیز کی چاہ نہ رکھ کر میرے چرنوں کا دھیان پریم کے ساتھ
کرتے ہیں اُن کو سورگ میں پہونچنے والے سمجھو اور سنساری پریت رکھنے والے اور لوبھی اور جھوٹے
آدمی کو نرک کا جانے والا سمجھو اور جو لوگ گیانی ہو کر میری بھکت سچے من سے کرتے ہیں اُن کو
دھن وان اور جس کو سنتوکھ نہ ہو اُس کو دردری جاننا چاہیئے اور جو کوئی مورکھ آدمی کو اُپدیش کر کے
اُس کے بھوساگر پار اُترنے کا سوچ رکھتا ہے اُس کو داتا سمجھو اور جو لوگ اپنے من اور اندریوں کو
نہیں جیت کر اُن کے بس ہو رہے ہیں اُن کو سوم سمجھنا چاہیئے اے اودھو جو جو بات تم نے پوچھی
اُس کا جواب ہم نے کہدیا جو کوئی ہمارا بچن سچ مانکر اُسی کا پرمان کرے گا اُس کے واسطے سنسار
اور پرلوک دونوں جگہ میں اچھا ہے ۔

ادھیائے بیسواں

کہنا شری کرشن جی کا مایا چھوٹنے کی تدبیر اودھو سے

اودھو نے بنتی کیا کہ اے جگناتھ میں نے آپ سے سب گیان سُن کر اُس کا ارتھ یہ سمجھا کہ
سنساری مایا میں پھنسنا بُرا ہو کر برکت رہنا اُتم ہے اِس سے اس کی کوئی تدبیر ایسی بتلائیے کہ
جس میں آدمی سنساری مایا میں نہ پھنسے یہ بات سنتے ہی بیکنٹھ ناتھ نے کہا کہ اے اودھو ہم نے
تین طرح کی راہ سنساری جیؤوں کے بھوساگر پار اُترنے کے واسطے تم کو بتلائی یعنی ایک گیان
دوسرا کرم تیسری بھکت جس کو گیان ملا وہ سنساری موہ میں نہیں لپٹتا اور جو سنسار کی پریت میں
پھنسا ہے اُس کو شُبھ کرم کرنا چاہیئے اور جو لوگ من اپنا گیان کی طرف کچھ لگائے ہو کر سنساری
مایا میں لپٹتے ہیں اُن کو بھکت کرنا اُچت ہے جب تک میری کتھا سننے میں پریت نہ ہو کر من اُس کا
سنساری مایا سے الگ نہووے تب تک شاستر کے موافق کرم کرتا رہے اور جو دھرم کرم سورگ
جانے کے واسطے شاستر میں لکھے ہیں وہ کرم کرتا رہے اور سنساری سکھ اور سورگ جانے کی

کچھ اِچھا نہ رکھے اُس کرم کرنے سے بنا اِچھا بھی وہ سُکھ ملے گا اِس لیے آدمی کو چاہیئے کہ آٹھوں پہر
پرمیشور کا دھیان رکھ کر شبھ کرم پہلے سے کرتا رہے جبتک ہاتھ اور پانوُں اور ناک اور کان آنکھ آدک
سب اندریوں میں سامرتھ رہتی ہے تب تک سب کرم اچھی طرح بن پڑتے ہیں اور بڑھاپے میں اندریوں
کی طاقت گھٹ جانے سے کوئی کرم بدھ کے موافق بن نہیں پڑتا اس لیے کبھی ایسا بچار کرنا نہ چاہیئے
کہ ابھی جوانی میں دنیا کے سُکھ کر لیں بڑھاپے میں پرلوک کا سوچ کریں گے اس واسطے کہ بدن آدمی
کا درخت کی طرح ہے اور کال روپی لوہار وہ درخت کاٹنے کے واسطے دن رات اُس پر کلھاڑا چلاتا
ہے نہ معلوم کس وقت یہ درخت روپی بدن گر پڑے گا اس لیے آدمی کو دنیا کی محبت سے الگ
رہ کر دن رات اپنی موت کو یاد رکھنا اور میرے چرنوں کا دھیان کرنا اُچت ہے جس میں اُس کی
مکتُ ہو۔ اب دوسرا گیان سُنو۔ کہ ایک درخت پر دو پنچھی جھونجھ لگا کر رہتے تھے جب اُس درخت کو
لوہار کاٹنے لگا تب ایک پنچھی نے کہا کہ یہاں سے اڑ چلو دوسرا پنچھی بولا کہ بیٹھے رہو جس طرح اُڑ جانے
والا پنچھی جیتا بچ کر بیٹھے رہنے سے دُکھ پاتا ہے اُسی طرح آدمی سنساری مایا چھوڑ دینے سے مکتُ اور
اُس کے ساتھ لپٹے رہنے سے آواگون سے نہیں چھوٹتا۔ تیسرا گیان یہ ہے کہ آدمی کا تن ناؤ روپی
جان کر گرو کو ملاح کے برابر سمجھنا چاہیئے وہ ناؤ سمندر میں پڑی ہو کر ہوا روپی میرے چرنوں کا دھیان
اس کو کنارے پہونچانے والا ہے جو کوئی ناؤ روپی آدمی کا تن پا کر بھوساگر پار اُترنے کی تدبیر
نہیں کرتا اس کو بڑا مورکھ اور آتم گھاتی جاننا چاہیئے جب تک آدمی گیان کی راہ سے اپنے
من کو کمارگ چلنے سے نہیں روکتا تب تک اُس کو بہت طرح کے دُکھ ملتے ہیں اس لیے من چنچل
کو کُکرم کرنے سے دھیرے دھیرے روکے تو کچھ دن ایسا سادھن کرنے سے چت اُس کا برکت
ہو جاتا ہے جب من آدمی کا برکت ہو کر میری طرف لگ جاتا ہے تب پھر وہ سنساری مایا میں نہیں
پڑتا اور ہر روز اُس کو میری بھگت زیادہ ہوتی جاتی ہے جو کوئی اپنے برن اور آشرم کا دھرم اور
میرے چرنوں میں پریت رکھ کر من میں اِس بات کا بشواس رکھتا ہے کہ ہر چرنوں کا دھیان دھرنے
کے پرتاپ سے سنساری مایا چھوٹ جائے گی وہ آدمی ضرور مکتُ پاتا ہے۔ اے اودھو
بھوساگر پار اُترنے کے واسطے بھگت کے برابر دوسری تدبیر اُتم نہیں ہے اور میرے بھگت مکتُ کی بھی
چاہ نہیں رکھتے اور چاروں طرح مکت مجھ سے نہ لے کر بھگت کو اُس سے اچھا جانتے ہیں جس پر میں کرپا
کرتا ہوں اُسی کو بھگت ملتی ہے اور برھما دک دیوتا اُس کے درشن کی چاہنا رکھتے ہیں۔

ادھیائے اکیسواں۔ بھگت پیدا ہونے کا گیان کہنا شیام سندر کا اودھو سے

شیام سندر نے کہا کہ اے اودھو جو آدمی یہ سمارگ بھگت اور گیان کا جو ہم نے تم سے

لکھا ہے چھوڑ کر دوسری طرف من اپنا لگاتے ہیں وہ کرم کرنے سے چوراسی لاکھ جون اور نرک
میں بہت دُکھ پاکر آواگون سے نہیں چھوٹتے جو لوگ آدمی کا تن پاکر پرمیشور کا بھجن اور اسمرن نہیں
کرتے اُن کو بڑا مورکھ اور ابھاگی سمجھنا چاہیئے اور جو آدمی آٹھوں پہر اپنا مرنا یاد رکھ کر شاستر کے
موافق اپنے برن کا دھرم رکھتے ہیں سنسار میں اُنھیں کا جنم لینا سپھل ہے اور اپنا دھرم چھوڑ دینے
کے برابر دوسرا پاپ ادھک نہیں ہے جیسا دھرم چاروں برن اور چاروں آشرم کے واسطے بید
میں لکھا ہے ویسا کرم کرکے اپنے آچار اور چلن سے رہے تو ہر روز گیان اور دھرم بڑھ کر اس کو
میرے ملنے کی راہ دکھائی دیتی ہے اور نیم اور آچار دھنی اور کنگال دونوں سے بن سکتا ہے
مقدور والا مل اور موتر کرکے دوسری دھوتی پہنے اور کنگال آدمی جس کے پاس دوسرا کپڑا
نہو وہ گیلی دھوتی پہن کر اپنا نیم رکھے اور سوکھا اناج ہوا لگنے سے پوتر رہتا ہے چانڈال کے
چھونے سے بھی اشدھ نہیں ہوتا اور سوتی کپڑا دھونے سے پوتر ہو کر ریشمی کپڑے کو جبتک
پہن کر دشا پھرنے نہ جائے اور بھوجن کرتے وقت اور رسوتک میں نہ پہنے تب تک وہ شدھ رہتا
ہے اس کو دھونے کی ضرورت نہیں اور تانبے اور پیتل کا برتن کھٹائی اور راکھ کے مانجنے اور
چاندی دھونے اور سونا ہوا لگنے سے پوتر ہوتا ہے جو کسی برتن یا کپڑے میں مل اور موتر لگ
جائے تو جبتک اس کی درگندھ اور رنگ نہ چھوٹے تب تک وہ پوتر نہیں ہوتا اور بدن آدمی کا
ہر روز اسنان اور سندھیا اور ترپن اور ہوم کرنے سے شدھ رہتا ہے اور گیانی آدمی کو سب چیز
ٹھاکر جی کو بھوگ لگا کر بھوجن کرنا چاہیئے بغیر بھوگ لگائے کوئی چیز کھانا اپنے ماس کے
برابر ہوتا ہے اور آدمی کو بھوجن بناتے وقت اپنا نام لینا اُچت نہ ہو کر یہ بات کہنا چاہیئے
کہ ٹھاکر جی کے بھوگ لگانے کے واسطے رسوئی تیار کرو اس طرح کا ابھیاس رکھنے سے سب
پاپوں کی جڑ اہنکار چھوٹ جاتا ہے اور اگیان بالک کو نیم اور آچار رکھنا اُچت نہ ہو کر پانچ برس
کی عمر تک کچھ پاپ اور پنیہ کسی بات کا اس کو نہیں لگتا اور چھٹویں برس سے بارہ برس کی
عمر تک کچھ ہتیا ہو جائے تو اس کا پراشچت ماتا اور پتا کو کرنا چاہیئے اس کے بعد جو کچھ پاپ کرے
تو اس کا پراشچت آپ کرنا چاہیئے اور بپت پڑنے سے کوئی ادھرم کرکے بھی اپنا پیٹ پالے
تو دوش نہیں لگتا اور سامرتھ رکھ کر دھرم چھوڑ دینے میں پاپ ہوتا ہے جس طرح سب دھرموں
کا بچار رکھنا براہمن اور چھتری اور بیش اُتم برن کو اُچت ہو کر نیچ ذات کے واسطے کچھ آچار اور
بچار نہیں رہتا اسی طرح کوٹھے پر سونے والے آدمی کو نیچے گرنے کا ڈر ہو کر زمین پر سونے
والا گرنے سے نہیں ڈرتا اس لیے جہاں تک ہو سکے اپنے کو ادھرم کرنے سے بچائے رہے
جتنا پاپ کم کرے گا اُتنا اس کے واسطے ہر روز اچھا ہوگا جو لوگ سندر استری دیکھنے اور

عطر وغیرہ سونگھنے اور اچھا بھوجن کھانے اور کومل سجیا پر سونے سے خوش ہو کر سب طرح کا سکھ چاہتے
ہیں اُن کو سوائے دُکھ کے کچھ سکھ نہیں ملتا اور سنساری چاہنا جو سب دُکھوں کی جڑ ہے چھوڑ دینے والے
بہت خوش رہتے ہیں جس طرح سنسار میں چاہنا سب کو دُکھ دیتی ہے اسی طرح سورگ میں بھی تین چیزیں
دُکھ دینے والی ہیں ایک تو یہ کہ دوسروں کو اپنے سے اونچے سنگھاسن پر بیٹھے دیکھ کر ڈاہ پیدا ہوتا ہے
دوسرے اپنے برابر بیٹھنے والے سے جھگڑا ہوتا ہے تیسرے نیچے بیٹھنے والوں کو اپمان کی راہ سے
چھوٹا سمجھنا۔ اس لیے سورگ کی بھی اِچھا رکھنا نہ چاہیئے جو آدمی سنساری سکھ اور سورگ کی چاہ نہ رکھ کر
ہر چرنوں میں دھیان لگائے رہتے ہیں وہ مہاپرلے تک میرے بیکنٹھ استھان میں سکھ بھوگ کر دوسرا
جنم نہیں پاتے اے اودھو جو لوگ مجھ کو پرمیشور جان کر ایک مرتبہ بھی سچے من سے میرا سمرن اور
دھیان کرتے ہیں اُن کو میں نہیں بھولتا اس لیے آدمی کو اُچت ہے کہ شاستر کے موافق اپنا دھرم رکھ کر میرے
چرنوں میں پریت لگائے رہے۔

ادھیائے بائیسواں ۲۲

شری کرشن جی کا تتوں کا حال بیان کرنا

اودھو نے اتنی کتھا سُن کر یہ کہا کہ اے بیکنٹھ ناتھ میں نے چوبیس ۲۴ تتوں کا حال سنا لیکن
بعضے رکھیشور تین اور کوئی چھ اور بعضے نو اور کوئی گیارہ تتو کہتے ہیں اُس کا بھید برنن کیجیے جس میں
میرا سندیہہ چھوٹ جائے شیام سندر نے کہا کہ اے اودھو سنساری مایا سے جوگی اور رکھیشور کوئی
نہیں بچکر جو بات کہتے ہیں وہ سچ مانو میری مایا بیاپنے سے جوگی اور رکھیشور کو بھی بہت راہ دکھلائی
دے کر جب تک وہ میرے بھید کو نہیں پہونچتے تب تک من اُن کا ایک بات پر استھر نہیں رہتا
جس نے گیان کی راہ سے مجھ کو پہچانا اس کے من سے سب بھید چھوٹ جاتے ہیں جب تک
میری مایا کے تین گُن ستوگن اور رجوگن اور تموگن برابر رہتے ہیں تب تک سنسار کی رچنا نہیں ہوتی
ان تینوں کے گھٹنے اور بڑھنے سے اور جگت کی اُتپت ہوتی ہے اور نو تتو جو تم نے
سُنے تھے اُن کے نام یہ ہیں پُرش۔ مہتتّو۔ اہنکار۔ آکاش بایو۔ اگن جل پرتھوی مایا اور گیارہ
تتو جو سُنے ہیں اُن کو کھال آنکھ ناک کان زبان پانچ گیان اندری اور پانوں اور ہاتھ اور لنگ اور
گدا اور باک پانچ کرم اندری اور گیارہواں من سمجھنا چاہیئے بدن کی کھال سے ٹھنڈا اور گرم اور
سخت اور نرم معلوم کرنا اور آنکھوں سے دیکھنا اور ناک سے سونگھنا اور کان سے سُننا اور زبان سے
کھٹے میٹھے کا مزہ پانا اور ہاتھ سے شُبھ اشُبھ کرم کرنا اور پانوں سے چلنا اور لنگ سے استری کا سکھ بھوگنا

اور گدا سے مل کا نکالنا اور باک سے بولنا اور من کی اِچھا سے سب کام ہوتے ہیں ۔ اے اودھو
سب اندریوں اور اہنکار اور مہت تتو سے سنسار پیدا ہوتا ہے ۔ اور چھ تتو جو کہتے ہیں اُن میں پرتھوی
جل اگن بایو آکاش پانچ بھوت آتما اور چھٹھواں پرماتما پُرش کو جانو جب تک آدمی میری
مایا میں پھنسا ہے تب تک اُس کو لاکھوں طرح کے بھرم لگے رہتے ہیں اور جب اُس نے میری مایا
سے الگ ہوکر مجھ کو اپنا مالک جان لیا تب تک پھر من اُس کا دوسری طرف نہیں لگتا وہ سب
جیوؤں میں میرا پرکاش برابر دیکھتا ہے یہ سب بکھیڑا من کا ہوکر آدمی سنساری مایا میں پھنسنے سے
مجھ کو نہیں پہچانتا اور اپنے من کو میری طرف لگانے سے بھوساگر پار اُتر جاتا ہے اے اودھو آدمی
مرتے وقت جس طرف من اپنا لگاتا ہے مرنے کے پیچھے وہی تن اس کو ملتا ہے اور میرے چرنوں کا
دھیان کرنے سے انتہ کرن شدھ ہوکر بیکنٹھ میں پہونچتا ہے جو لوگ اپنا بدن موٹا کرنے کے واسطے
جیوؤں کو مار کر کھاتے ہیں اُن کو ضرور نرک باس ہوکر چوراسی لاکھ جون بھوگنا پڑتا ہے دیکھو
سوتے وقت بدن ایک جگہ پڑا رہ کر من کئی جگہ گھومنے سے بہت طرح کا سپنا دیکھتا ہے اور
جاگنے میں بھی من ہزاروں کوس دوڑ جاتا ہے اس لیے من کو بدن سے الگ سمجھنا چاہیئے جس نے
مایا روپی برھمانڈ بنایا ہوا سمجھ کر من بس میں کر لیا اُس نے اندری آدک سب کو جیت لیا
اور اپنے من کے بس میں رہنے والے آدمی سنساری مایا میں لپٹ کر خراب ہوتے ہیں اور آتما
میں میرا پرکاش شدھ رہ کر کچھ نہیں کرتا لیکن اُس کو بھی مایا کے ساتھ پھنس کر سنسار پیدا کرنا
پڑتا ہے اور میں ستوگن سے ملکر رکھیشور اور دیوتا اور رجوگن ملکر دیتیہ اور آدمی اور تموگن سے
ساتھ ملکر بھوت پریت اور پشو آدک کو پیدا کرتا ہوں جس طرح مکڑی اپنے منھ سے جالا نکال کر
کھا لیتی ہے اُسی طرح میں بھی اپنی شکت سب جیوؤں میں رکھ کر مرنے کے پیچھے کھینچ لیتا ہوں
جیسے بہتی ہوئی ناؤ پر چڑھنے سے کنارے کے درخت چلتے ہوئے دکھلائی دیتے ہیں اور
گھومتے وقت پرتھوی اور آکاش گھومتا ہوا معلوم پڑتا ہے ویسے سب کرم شبھ اور اشبھ سنسار
کے میری مایا اور اِچھا سے ہوکر آدمی ایسا جانتے اور کہتے ہیں کہ یہ کام ہم نے کیا اس لیے گیانی
آدمی کو اپنا پرلوک بنانے کے واسطے کام اور کرودھ اور من آدک کو اپنے بس رکھ کر کسی کے گالی دینے
سے برا ماننا نہ چاہیئے ۔

ادھیائے تیئسواں ۲۳

برنن کرنا شری کرشن جی کا اتہاس ایک براہمن کا اودھو سے

اودھو نے یہ سب گیان سن کر شری کرشن جی سے کہا کہ اے مہاپربھو یہ بات بہت سمجھنی کٹھن ہے

کرگالی و بے کٹھور بچن سن کر چھما کرے شری کرشن جی نے کہا کہ اے اودھو تم سچ کہتے ہو تیر اور تلوار
کا گھاؤ مرہم لگانے سے اچھا ہو جاتا ہے لیکن کٹھور بات کہنے سے جو گھاؤ کلیجے میں پڑ جاتا ہے
وہ کسی طرح نہیں مٹتا لیکن یہ سب بات من کے کارن سے ہوتی ہے جس نے اپنے من اور اہنکار کو
بس میں کر لیا اُس کو ان باتوں کا دُکھ نہیں ہوتا وہ سب جیؤوں میں پرمیشور کا چمتکار برابر دیکھ کر سب
باتوں کا پرمیشور کی اچھا پر سمجھتا ہے اور جو لوگ اپنی اِندری اور من کے بس ہو رہے ہیں اُن کو
دربچن کہنے سے کرودھ پیدا ہوتا ہے اس بات پر ایک اتہاس کہتے ہیں من لگا کر سُنو اُجین شہر
میں ایک براہمن بڑا دھن والا بیاپار کرنے والا رہتا تھا وہ ایسا سوم اور لوبھی اور کامی اور کرودھی
تھا کہ اُس نے کبھی اپنے ذات بھائی اور سادھو اور براہمن آدک کو اپنے منھ سے بھوجن کرنے
کے واسطے نہیں کہا اور ایک کوڑی کے واسطے دوست کا بھی دشمن ہو جاتا تھا اور اپنے کھانے
اور پہرنے میں بھی سوم پن رکھتا تھا اس لیے اُس نے بہت روپیہ جمع کیا لیکن سوم ہونے سے
سب پروار والے اور استری اور پتر بھی اُس سے دُشمنی رکھتے تھے سنساری آدمی کے پاس
روپیہ ہونے سے آتما اور پروار اور دیوتا اور پتر اور اتِتھ کو سُکھ ملتا ہے یہ پانچوں اُس براہمن
کے دشمن تھے جب وہ بوڑھا ہو گیا اور بیاپار کرنے کی سامرتھ اُس میں نہ رہی تب اُنھیں پانچوں
کے شاپ سے آگ لگنے اور چور کے چُرا لے جانے اور راجہ کے لوٹنے اور قرضداروں کے ہضم کر لینے
سے سب مال اُس کا جاتا رہا اور جو دولت زمین میں گاڑی تھی وہ بھی مِل گئی جب وہ براہمن سب
دھن اپنا کھو کر بنا بھوجن کے دُکھی ہوا اور ذات بھائی والے لوگ اُس کو بے آدر کرنے لگے
تب ایک دن بیٹھے بیٹھے اُس نے اپنے من میں بچار کیا کہ دیکھو میں نے اتنا روپیہ اکٹھا کر کے
کوئی دھرم اور کرم پرلوک بنانے کے واسطے نہیں کیا اور نہ خرچ کر کے سنساری سُکھ اُٹھایا سو
کا مال اسی طرح اکارتھ جاتا ہے اور ترشنا رکھنے سے سب گُن آدمی کا ناس ہو کر جس نہیں رہتا
جس طرح خوبصورت آدمی کے مُنھ پر کوڑھ کا داغ ہونے سے سب خوبصورتی اُس کی خراب
ہو جاتی ہے اسی طرح لوبھی آدمی تیج سے رہت ہو کر کوئی اُس کو اچھا نہیں کہتا دیکھو جس دھن
کو لوگ اچھا جانتے ہیں وہ ایسا بُرا ہوتا ہے کہ پہلے بیاپار کرتے وقت اپنے اور بیگانے کے
ساتھ دشمنی کرنے اور جھوٹھ بولنے سے ملتا ہے اور رات اور دن اُس کی رچھا کرنے میں چور
اور ڈاکو اور راجہ اور ذات بھائی کا ڈر لگا رہنے سے اچھی طرح نیند نہیں آتی جس میں کوئی لے نہ
جاوے اور روپیہ ملنے سے بیشیا گمن یعنی تماش بینی اور جُوا اور جیو ہنسا اور ذات بھائیوں سے
اُلجھان پیدا ہو کر بہت طرح کے پاپ کرنے میں آتے ہیں جس کارن دُنیا میں بدنامی اُٹھا کر مرنے
کے پیچھے نرک بھوگنا پڑتا ہے پرمیشور نے بہت اچھا کیا جو میرا سب دھن جاتا رہا جس دولت میں

اتنے اوگن بھرے ہیں اُس کو پاکر اچھے کام میں خرچ کر ڈالنا چاہیئے روپیہ اکٹھا کرنے سے سوائے دُکھ کے سُکھ نہیں ملتا ہے چار دن کی زندگی میں مایا روپی درب اور استری کے واسطے بہت آدمیوں سے دُشمنی کرنا نہ چاہیئے جو لوگ بھرت کھنڈ میں آدمی کا تن پا کر درب اور استری اور پُتروں کی پریت میں پھنسکر خراب ہوتے ہیں اُن کا سنسار میں جنم لینا بیکار ہے اور اُن کو بڑا مورکھ سمجھنا چاہیئے دیوتا لوگ یہ اِچھا رکھتے ہیں کہ بھرت کھنڈ میں ہمارا جنم آدمی کے تن میں ہوتا تو اُس بدن سے جتنی بڑی پدوی کو چاہتے پہونچ جاتے اور اب بڑھاپا آنے اور اندریوں کی طاقت گھٹ جانے سے میں کچھ شُبھ کرم نہیں کر سکتا اِس لیے اب جتنے دن میرے جینے میں باقی ہیں اُتنے دن اپنی آتما کو کچھ دُکھ دے کر پرمیشور کے اسمرن اور دھیان میں خوش رہوں ایسا بچارتے ہی اُس نے برکت ہو کر سنیاس لے لیا اور ایک جگہ بیٹھ کر پرمیشور کا بھجن اور اسمرن کرنے لگا جب وہ براہمن شہر میں بھیکھ مانگنے جاتا تھا تب شہر کے لوگ اُس کو پہچان کر پچھلی بات یاد کر کے بہت دُکھ دیتے تھے کوئی گالی دے کر اُس پر تھوک دیتا تھا اور کوئی ڈنڈ کمنڈل چھین کر اُس کو رسّی سے باندھ کر کہتا تھا کہ یہ بڑا اسوم اور کپٹی ہو کر اب بگلا بھگت بنا ہے اے اودھو اُسی طرح وہ براہمن بہت دُکھ پانے پر بھی کسی سے کچھ بُرا نہ مان کر اپنے من میں سمجھتا تھا کہ مجھے کوئی دیوتا اور آدمی اور نوگرہ اور جاڑا اور گرمی اور برسات کچھ دُکھ نہیں دیتے سب دُکھ اپنی قسمت اور اپنے من سے ہوتا ہے جیسے سنساری آدمی اپنا من چلا یمان ہونے سے اچھا اور بُرا کرم کرتے ہیں ویسا دُکھ اور سُکھ اُن کو بھوگنا پڑتا ہے جس نے اپنا من بس میں کر لیا اُس کو کوئی دُکھ نہیں ہوتا اور جگیہ اور تپ آدک کرنے کا کام نہیں رہتا لیکن یہ من چنچل زبردست دشمن جلدی بس میں نہیں آتا من کے کارن ہمیشہ سے دوست اور دشمن ہوتے آئے ہیں اور من کے روک لینے سے کوئی دوستی اور دشمنی نہیں رکھتا من کا بچار ہوا ست ہوتا ہے اور بدن کا کیا کچھ نہیں ہو سکتا کس واسطے کہ آدمی اپنی استری کو بدن سے لپٹاتا ہے اور اپنی بیٹی کو بھی گلے لگاتا ہے لیکن من کے کارن استری کو لپٹاتے وقت کام دیستا ہے اور اپنی بیٹی کے گلے لگاتے وقت کام دیو نہیں جاگتا جس نے اپنا من بس میں نہیں کیا اُس کا دھرم اور کرم کرنا بر تھا ہے اس لیے من کو سنساری مایا سے روک کر ہر چرنوں میں لگانا اُچت ہے —

دوہا

من کے ہارے ہار ہے من کے جیتے جیت	پر برہم کو پایئے من ہی کی پرتیت

اے اودھو وہ براہمن اپنے من کو روک کر ایسا گیانی ہو گیا کہ دوست اور دشمن کو برابر سمجھ کر کسی کے گالی دینے اور مار پیٹ کرنے سے کرودھ نہیں کرتا تھا اسی طرح کا گیان من میں رکھ کر مرنے کے پیچھے مکت پدوی پر پہونچا۔ اس ادھیائے کو سچّے من سے کہنے اور سُننے والے اپنے من اور کام

اور کرودھ آدک کے بس نہ ہو کر بھو ساگر پار اُتر جاویں گے ۔

ادھیائے چوبیسواں ۲۴

کہنا شری کرشن جی کا حال آد پُرش اور مایا کا

شری کرشن جی نے کہا کہ اے اودھو آتما پُرش اور مایا کا حال الگ کر کے کہتا ہوں سُنو۔ جہاں آتما پُرش نرنکار روپ ہے وہاں بانی اور من پہونچنے کی سامرتھ نہیں رکھتے جب اُس پُرش کو سنسار پیدا کرنے کی اچھا ہوتی ہے تب وہ پہلے اپنی مایا کو جس کو پرکرت بھی کہتے ہیں پیدا کرتے ہیں اُسی مایا سے ساتوک اور راجس اور تامس تین گُن پرگٹ ہوتے ہیں جبتک تینوں گُن برابر رہتے ہیں تب تک کوئی جیو پیدا نہیں ہوتا اور اُن کے گھٹنے اور بڑھنے سے سنسار کی رچنا ہوتی ہے اور میرا پرکاش مایا میں ملا رہنے سے مہت تتو پرکٹ ہو کر اُس سے اہنکار پیدا ہوتا ہے اور اہنکار سے بیکارک اور تامس اور تیجس پرکٹ ہوتے ہیں بیکارک سے پنچ بھوت اور تامس سے گیارہ اندری اور تیجس سے گیارہ دیوتا اندریوں کے مالک پیدا ہو کر جب تک یہ سب الگ رہتے ہیں تب تک برھمانڈ پُرش پرکٹ نہیں ہوتا جبکہ میری شکت سے یہ سب چیزیں اکٹھا ہو جاتی ہیں تب برھمانڈ پُرش پیدا ہو کر بہت مدت تک پانی میں شیش ناگ پر شین کرتے ہیں اور وہ برھمانڈ روپ میرا ہو کر اُس روپ کی نابھ سے ایک پھول کمل کا نکلتا ہے اُس کی ڈار سے برھما پیدا ہو کر تپ کر کے رجوگُن سے سب جیو پیدا کر کے تینوں لوک کی رچنا کرتے ہیں دیوتا لوگ سورگ لوک میں اور دیتیہ اور دانو آدک پاتال لوک میں اور منشیہ آدک مرت لوک میں رہ کر اپنے کرم کے موافق سورگ اور نرک کا دُکھ سُکھ بھوگتے ہیں اور برھما کے ایک دن میں چودہ اندر بدل جاتے ہیں جب برھما دن کے آخر ہو جانے پر شام کے وقت سو جاتے ہیں تب کوئی لوک نہیں رہتا جب برھما صبح کے وقت اُٹھ کر رچنا کرتے ہیں تب پھر سب لوک اور سنسار پرکٹ ہو جاتا ہے اور برھما کے مرنے کے پیچھے سوائے پانی کے اور کچھ نہیں رہتا پرتھوی پانی میں اور پانی اگن میں اور اگن بایو میں اور بایو آکاش میں اور آکاش اہنکار میں اور اہنکار مہت تتو میں اور مہت تتو مایا میں ملکر وہ سب میرے نرنکار روپ میں ملجاتے ہیں ۔

ادھیائے پچیسواں ۲۵

رجوگن اور ستوگن اور تموگُن کا لچھن برنن کرنا شری کرشن جی کا اودھو سے

شری کرشن جی نے کہا کہ اے اودھو اب ہم ستوگن اور رجوگُن اور تموگن کا لچھن کہتے ہیں سُنو

کہ جو آدمی من میں دیا رکھ کر اپنی اندریوں کے بس میں نہ ہووے اور اچھا اور بُرا کرم کرنے کا بچار کیا
کرے اور کسی کے گالی دینے سے بُرا نہ مانکر پرمیشور کا سمرن اور دھیان کرتا رہے اور سچ بول کر
سبھاؤ میں دھیرج رکھے اور سب باتوں کو یاد اور من میں سنتوکھ رکھکر کسی چیز کی چاہنا نہ کرے اور
ٹھاکر پوجا اور سیوا میں من لگائے رہے یہ لچھن ستوگُن کے ہیں۔ اور جو کوئی سندر استری اور اچھا گہنا
اور کپڑا اور مکان اور باغ وغیرہ سنساری سُکھ کی چاہنا رکھ کر ابھمان سے کسی کا کہنا نہ مانے اور جو اچھا کرم
کرے اُس میں اپنا نام چاہے اور ہمیشہ طاقت اور دولت بڑھانے کی تدبیر کرتا رہے اُسی کو رجوگُن
سمجھنا چاہیئے اور جو آدمی کرودھ اور لوبھ بہت رکھے اور جھوٹھ بولا کرے اور جیو ہنسا کرے اور کرم
کرنے اور مانگنے میں بے شرم ہو کر لوگوں کے ساتھ جھگڑا کرتا رہے اور آٹھوں پہر آلس میں بھرا رہ کر
بہت سووے یہ لچھن تموگُن کے ہیں اور سب چیز کو اپنی سمجھنا اور میرا تیرا بچارنا اور اپنے کو جاننا یہ بات
تینوں گُن سے ہوتی ہے لیکن میرا بھجن اور دھیان کرنے والے کو ستوگُن کے پرتاپ سے کچھ چاہنا
نہیں رہتی اور تینوں گُن آٹھوں پہر برابر نہ رہ کر گھٹا بڑھا کرتے ہیں۔ ستوگُن بہت ہونے سے من میں
خوشی اور گیان پیدا ہوتا ہے اور رجوگُن بڑھنے سے سنساری سُکھ کی چاہنا ہوتی ہے اور تموگُن بہت
ہونے سے چنتا اور کرودھ اور نیند اور آلس بڑھ کر جیو ہنسا اور ادھرم کرنے کو من چاہتا ہے جاگنا ستوگُن
اور سونا اور سپنا دیکھنا رجوگُن اور اُداس ہو کر چنتا میں بیٹھے رہنا تموگُن کے لچھن ہیں تھوڑا کھانا
ساتوکی اور اچھا پدارتھ بھوجن کرنے کے واسطے ڈھونڈھنا راجسی اور بھوکھ سے بہت کھانا جس میں
اجیرن ہو جائے تامسی جاننا چاہیئے اور آتما تینوں گُنوں سے ملا اور سب سے الگ رہتا ہے اور
ستوگُن سو سبھاؤ والے سورگ کا سُکھ بھوگتے ہیں اور رجوگُنی آدمی اپنے کرم کے موافق دُکھ اور سُکھ
بھوگ کر جنم اور مرن سے نہیں چھوٹتے اور تموگُنی لوگ پشُ آدک چوراسی لاکھ جون میں پیدا ہو کر اپنے
کرم کے موافق نرک میں دُکھ پاتے ہیں اور سنسار سے برکت ہونے اور میرے چرتوں کا دھیان
اور بھگت کرنے والے ہمارے پاس بیکنٹھ میں پہونچتے ہیں اور گرہستی چھوڑ کر بن میں رہنا ستوگُن
اور شہر اور گرہستی میں رہ کر سنساری سُکھ کی چاہ رکھنا اور مدرا پینا اور جوا کھیلنا اور پر استری گمن کرنا اور
بُری سنگت میں بیٹھنا تموگُن اور دیو استھان پوجکر تیرتھ جاترا میں رہنا نرگُن کے لچھن ہیں اور گیان
بچار چاہ رکھنا ساتوکی اور شرادھ آدک سنساری کرم کرنا راجسی اور جیو ہنسا اور پاپ آدک کرنا تامسی
اور میری پوجا اور جپ میں لگے رہنا نرگُن دھرم سمجھنا چاہیئے اسے اودھو اسی طرح سب باتوں
میں ستوگُن اور رجوگُن اور تموگُن کے لچھن ہو کر کوئی جیو ان تینوں گُنوں سے باہر نہیں ہے
ان تینوں سے الگ ہو کر میری پوجا اور نرگُن بھگت کرنے والے میرے پاس پہونچتے ہیں۔

ادھیائے چھبیسواں

کہنا شری کرشن جی کا وہ گیان اودھو سے جو راجہ پرورا کو گندھرب لوک میں ہوا تھا

شیام سندر نے کہا کہ اے اودھو جس کو میرے ملنے کی چاہ ہو وہ آدمی کبھی کمپٹ اور لوبھی اور
جواری اور سنساری پریت رکھنے والے اور اپنا بدن پالنے والے اور ادھرمیوں کی سنگت اور پریت
نہ رکھے ایسے لوگوں کی سنگت کرنے سے کبھی نرک بھوگنا پڑتا ہے ایسے سادھو اور مہاتماؤں کا سنگ
کرنا چاہئے جس سے ہر چرنوں میں پریت پیدا ہو جس طرح راجہ پُرورا اُربسی اپسرا کی پریت میں
پھنسکر خراب ہوا تھا اُسی طرح سنساری لوگ استری اور لمپٹ کے پاس بیٹھ کر اپنا پرلوک بگاڑ دیتے
ہیں اے اودھو اُن لوگوں کی سنگت کبھی مت کرنا اتنی کتھا سن کر اودھو نے پوچھا کہ اے تربھون پت
راجہ پُرورا کا حال کس طرح پر ہے یہ بچن سن کر مُرلی منوہر نے کہا کہ اے اودھو جس طرح راجہ پُرورا الا نام
استری سے پیدا ہو کر اُربسی اپسرا کے واسطے گندھرب لوک میں جا بسا تھا وہ سب کتھا نویں اسکندھ
میں لکھی ہے اب اُس کے گیان ملنے کا حال سُنو کہ جب راجہ پُرورا نے گندھرب لوک میں رہ کر
ہزاروں برس اُربسی کے ساتھ بھوگ اور بلاس کیا اور من اُس کا نہیں بھرا تب میری اِچھّا سے
ایک دن اُس نے گیان کی راہ سے اپنے من میں بچار کیا کہ اتنے دن کام دیو کے بس ہو کر میں نے
سنساری سکھ اُٹھایا لیکن میری اندریوں کی اِچھّا پوری نہ ہوئی جس طرح آگ میں گھی ڈالنے
سے آگ کی لپٹ بڑھتی جاتی ہے اسی طرح اندریوں کو جتنا بہت سکھ دیو اتنی چاہنا بڑھ کر کبھی
سنتوکھ نہیں ہوتا دیکھو میں بدھ کا بیٹا ایسا گیانی اور پرتاپی راجہ ہو کر اُربسی کے جاتے وقت اُس کے
پیچھے اِس طرح ننگا اُٹھ دوڑا جس طرح گدھا کام کے بس ہو کر گدھی کو کھدیڑے جاتا ہے اُس نے
مجھ کو ایسا بس میں کر لیا کہ جیسے نٹ لوگ بندر کو اپنے بس کر لیتے ہیں اور میں اُس کے بھوگ اور
بلاس میں لپٹ کر ایسا اندھا ہو گیا کہ مجھ کو کسی چھوٹے بڑے کی شرم نہ رہ کر دن رات گذرنے کی
بھی کچھ خبر نہ رہی اور ساتوں دیپ کے ہزاروں راجہ جو میرے آدھین تھے اُس میرے
گیان پر ہنسنے لگے سچ ہے کامی پُرش استری کے بس ہو جاتے ہیں اُن کو اپنا بھلا اور بُرا دکھلائی
نہ دے کر اُن کا تیج اور بل اور گیان اور دھرم کچھ نہیں رہتا دیکھو ماس کی پتلی پر جس میں مل اور
موتر اور لہو آدک بھرا رہ کر سب دروازوں سے اَشُدھ بست نکلتی ہے میں ایسا دیوانہ ہو گیا کہ
جہاں اندر آدک دیوتا میرے ساتھ لڑنے کی سامرتھ نہیں رکھتے تھے وہاں ایک استری نے
جیت کر میرا ابھمان توڑ دیا اور میں اُس کی پریت میں پھنس کر ایسا اپنے کو بھول گیا کہ اُربسی

کے سمجھانے پر بھی مجھ کو کچھ گیان نہ ہوا دیکھو جس بدن کو ماتا اور پتا اور استری بھوجن دینے والا مالک اور کال چکر موت اپنا سمجھتے ہیں وہ بدن مرنے کے پیچھے کچھ کام نہیں آتا اور پھر اُس کو کوئی ایک دن گھر میں نہیں رکھتا اس لیے آدمی کو چاہیئے کہ پہلے سے سنساری مایا چھوڑ کر ہر چرنوں میں دھیان لگا کر مکت پدوی پاوے اے اودھو استری میں من لگائے رہنے سے جگیہ اور تپ اور تیرتھ اور برت دان اور دھرم وغیرہ کا کرنا کچھ فائدہ نہیں دیتا اور بغیر ست سنگ کے گیان نہیں ملتا اور جو لوگ اپنے اگیان سے سنسار روپی سمدر میں غوطہ کھا رہے ہیں اُن کو بھوساگر پار اُترنے کے واسطے ست سنگ ناؤ روپی سمجھنا چاہیئے اگیانی اندھے کو ست سنگ آنکھ کے برابر ہے جس طرح ماتا پتا اپنے بیٹے کا بھلا چاہتے ہیں اُسی طرح سنساری آدمی کے بھلے کے واسطے ست سنگ ہوتا ہے جب ست سنگ کرنے سے آدمی کو گیان پراپت ہو کر اپنے بدن اور استری آدک کی پریت چھوٹ جاتی ہے تب وہ برکت ہو کر ہر چرنوں میں دھیان لگانے سے مکت ہوتا ہے جبتک مایا روپی درب اور استری کی ترشنا نہیں چھوٹتی تب تک سپنے میں بھی گیان نہیں ملتا سنساری آدمی کو دُکھ سے چھُڑانے والی کیول میری بھکت اور میری شرن ہے اُس سے اُتم دوسری تدبیر نہیں ہے اِس لیے دھن چاہنے والے کو دھرم کرنا اُچت ہے اور جو نرک جانے سے ڈرتا ہو وہ ست سنگ میں بیٹھے تو اُس کو گیان ملکر مکت ملے گی برکت پُرش اور سنت مہاتما کو میرا ہی روپ سمجھنا چاہیئے ۔

ادھیائے ستائیسواں[۲۷]

کہنا شری کرشن جی کا اودھو سے بدھ پوجا آدک کی

اودھو نے اتنی کتھا سُن کر کہا کہ اے دنیا ناتھ برھم چاری اور بان پرستھ کا دھرم اور جوگ اور تپ آدک بہت کٹھن ہے اور بنا تمہاری پوجا کے بدن پوتر نہیں ہوتا اور برھما اور نارد اور برہسپت اور بیاس جی نے بید اور شاستر میں بہت سی تدبیریں لکھی ہیں سو دیا کر کے اپنی پوجا کی بدھ جس کے کرنے سے سنساری لوگ بھوساگر پار اُتر جاتے ہیں برنن کیجیئے یہ سُن کر شری کرشن مہاراج بولے کہ اے اودھو میری پوجا کا انت نہیں ہے لیکن میں تھوڑا سا حال اُس کا کہتا ہوں سُنو کہ ایک بدھ میری پوجا کی بید میں اور دوسری تنتر شاستر میں لکھی ہے آدمی کو چاہیئے کہ پرات سمے اُٹھ کر میرے اور گرو کے چرنوں کا دھیان کرے پھر اُس کو دشا اور داتون اور اسنان اور سندھیا اور ترپن اور جپ کرنے سے سچیت ہو کر میرا نرگن روپ پوجنا چاہیئے اور میری آٹھ مورت اس طرح سے کہ ایک پتھر اور دوسری کاٹھ اور تیسری سونا اور چوتھی چاندی اور پانچویں پیتل اور چھٹویں تانبا اور ساتویں زمین پر چبوترہ

وغیرہ اور آٹھویں مٹی کا سروپ بناکر پوجا اور دھیان کرے اور سوائے اس کے رتن اور کاغذ اور دیوار شیشہ پر تصویر کھینچ کر جس طرح ہو سکے میری پوجا کرنا اُچت ہے اور دو طرح کی مورت میری ہوتی ہے ایک چل مورت اور دوسری اچل مورت۔ ٹھاکر جی کی مورت جو سنگھاسن پر سے اُٹھا کر اسنان کرا کے پھر سنگھاسن پر بیٹھال کے پوجتے ہیں اُس کو چل مورت سمجھنا چاہیئے اور جو مورت ٹھاکر دوارے اور شوالے آدک مندروں میں استھاپن کر دیتے ہیں اور پھر وہ اُٹھ نہیں سکتی اُس کو اچل مورت سمجھنا چاہیئے چل اور اچل دونوں مورت کو اسنان کرانے اور چندن لگانے کے پیچھے گہنا اور کپڑا پہنا کر دھوپ دیپ پھول مالا اور تلسی دل اور نیبید سے پوجا کر کے عطر لگا کر اور درپن دکھلانا چاہیئے اور تصویر کی مورت کو اسنان کرانا اُچت نہ ہو کر کپڑے سے پونچھ کر پوجن کرنا اُچت ہے اور پرتھوی پر چبوترہ آدک بنا کر اُس میں پہلے میرا دھیان کر کے بدھ پوربک پوجنا چاہیئے اور جو کوئی مانسی پوجا کیا چاہے وہ اپنے من میں میرے روپ کا دھیان کر کے جس طرح مورت کو پوجتے ہیں اُسی طرح دھوپ دیپ نیبید آدک سے دھیان میں پوجا کرے اور میری پوجا کرتے وقت دھیان سُدرشن چکر اور گدا اور پدم اور پانچ جنیہ سنکھ اور کھڑگ اور دھنکھ اور بان اور ہل اور موسل میرے ہتھیار اور بیجنتی مالا اور نند اور سنند اور پُن اور شیل اور سیشل اور گرڑ اور بشوک سین اور نو پارکھد اور درگا دیبی اور گنیش اور بید بیاس اور اندر آدک دیوتوں کا کرنا چاہیئے اور جتنی چیزیں بھوجن کی اپنے کو بہت پیاری ہوں اُن کو بنوا کر ٹھاکر جی کا بھوگ لگا وے جو ہر روز سب طرح کا بھوجن تیار نہ ہو سکے تو ان کوٹ وغیرہ پرب کے دن ضرور چھتیس بنجن ٹھاکر جی کے بھوگ کے واسطے بنانا اُچت ہے اور جو آدمی ہر روز مٹی کی مورت بنا کر پوجا کرے اُس کو آداہن اور بسرجن کا منتر ضرور پڑھنا چاہیئے اور ٹھاکر پوجنے والے کو آداہن اور بسرجن کا منتر پڑھنا نہ چاہیئے اور ہوم کرنے والے کو اگن میں میرا دھیان لگانا اور جل اور سورج کو بھی میرا روپ سمجھنا اُچت ہے اور پوجا کرتے وقت میرے چرنوں میں من لگائے رہے اور پوجا کر کے ساشٹانگ ڈنڈوت کر کے ہاتھ جوڑ کر کہے کہ اے مہاپربھو میں تمہاری شرن پڑتا ہوں مجھ کو اپنا داس جان کر ادھار کیجیے اس طرح ہر روز پوجا کر کے چرنامرت لے کر پرساد ٹھاکر جی کا بھوجن کرے اور بشن سہسترا نام کا پاٹھ کر کے میری کتھا اور لیلا سُنے اور بھجن اور اسمرن کرنے میں دن رات لین رہے جس کو پرمیشور روپیہ دے وہ ٹھاکر مندر کے خرچ کے واسطے گانوں اور جاگیر دے کر باغ لگا وے جس میں اچھی طرح ٹھاکر پوجا ہوا کرے اور بہت طرح کے خوشبودار پھول اُن کو چڑھا کریں لیکن اُس باغ اور گانوں کے بیچنے یا پوت یا کرایہ لینے کی اِچھا نہ رکھے اے اودھو میں بھکت اور پریت کی راہ سے جتنا کیول پانی چڑھانے سے خوش ہوتا ہوں اتنا بنا بھکت کروڑوں روپیہ ہر مندر میں لگانے اور دان دینے سے خوش نہیں ہوتا جو آدمی سچے من سے ہر روز

اس طرح میری پوجا اور سیوا کرتا ہے اُس کے سامنے اٹھاروں سدّھ بنی رہتی ہیں اور جتنا پھل پوجا کرنے اور دیو استھان بنانے والے کو ہوتا ہے اُتنا پُن اُن کو بھی سمجھنا چاہیئے جو لوگ پوجا کرنے اور دیو استھان بنانے کی صلاح دے کر اُس کام میں ساتھ دیتے ہیں اور جو لوگ اپنی یا دوسرے کی دان دی ہوئی پرتھوی براہمن سے یا دیو استھان آدک کا چڑھایا ہوا گانوں زبردستی چھین لیتے ہیں ایسی صلاح دینے والوں کو ساٹھ ہزار برس تک کیڑا ہو کر بشٹھا (یعنی غلیظ) میں رہنا پڑتا ہے ۔

ادھیائے اٹھائیسواں

کھنا شری کرشن جی کا گیان برکت ہونے کا اُدھوسے

شیام سندر نے کہا کہ اے اودھو گیانی کو کسی کی اُستت اور نندا کرنا اُچت نہ ہو کر سب جیتوں میں پرمیشور کا چمتکار برابر سمجھنا چاہیئے دوسرے کی نندا کرنیوالے ضرور نرک بھوگتے ہیں اس لیئے آدمی کو اچت ہے کہ من اپنا ایک طرف لگائے رہ کر ٹھاکر کی پوجا کرتے وقت دوسری طرف دھیان نہ لگاوے اور بدن میں ایک آتما جو شُدّھ ہے اُس کا دھیان آٹھوں پہر کرتا رہے اور یہ بات اپنے من میں بشواس کرکے جانے رہے کہ پرمیشور مایا کے گنوں کو ساتھ لے کر سب سنسار کو پیدا اور پالن اور ناش کرتے ہیں جب آدمی ایسا بچار کر ایک پرمیشور کو سچا اور سنساری بیوہار کو جھوٹھا سمجھتا ہے تب من اس کا برکت ہو کر میری طرف لگ جاتا ہے اور جب آتما من اور اندریوں کے ساتھ ملجاتا ہے تب وہ سنساری پریت میں پھنس کر مایا جال سے نہیں چھوٹتا جس طرح آدمی سپنے میں بہت چیزیں دیکھ کر جاگنے پر اُن کو جھوٹھا سمجھتا ہے اُسی طرح سنساری بیوہار جھوٹھا ہو کر کیول پرمیشور کا نام سچا جاننا چاہیئے خوشی اور رنج اور سوچ اور ڈر غصہ اور لالچ اور غرور اور دوستی اور دشمنی اور جنم اور مرن یہ سب گن مایا کے ہو کر آتما اُس سے الگ رہتا ہے اور یہ سنسار نٹ اور بھان متی کے کھیل کے برابر جھوٹھا ہو کر یہ آدمی تھانہ تھا پڑے میں رہے گا اس لیئے آدمی کو گیان روپی تلوار سے سنساری پریت اور من اندریوں کی ترشنا کاٹ ڈالنا چاہیئے جب آدمی نے سنساری مایا چھوڑ کر اپنے من اور اندریوں کو بس میں کرلیا تب اس کو گھر اور بن کا رہنا دونوں برابر ہیں جس طرح سونے کا بہت گہنا بنانے سے نام اُن کا الگ الگ ہوتا ہے اور وہ سب گہنا گلا ڈالو تو کیول سونا کہلاتا ہے اسی طرح سنسار کے آد اور انت میں سونا روپی نارائن ہی رہتے ہیں اور اُن کی اِچھا سے بہت جیو پیدا ہو کر الگ الگ نام اُن کا ہوتا ہے اور تھا پڑے ہونے میں سب جگت کا ناش ہو کر جیو آتما سب جڑ اور چیتن کا پرمیشور کے روپ میں سما جاتا ہے جیسے سڑک میں سیپ کا ٹکڑا چاندی کی طرح چمکتا ہوا دیکھ کر کوئی تو بھی اُٹھائے اور اُٹھاتے وقت

سیپ سمجھ کر شرمندہ ہو جائے ویسے سنسار کی گت جھوٹھی سمجھنا چاہیئے جیسے اُڑتے ہوئے بادل سے آکاش کچھ ملاوٹ نہیں رکھتا اُسی طرح آتما چوراسی لاکھ جون میں بیاپک رہنے پر بھی سب سے الگ رہتا ہے اس لیے آدمی کو چاہیئے کہ من اپنا مایا کے گنوں سے بر کت رکھ کر ایسا دھیان ہر چرنوں میں لگاوے کہ سنساری چیز کی کچھ چاہنا اور پریت نہ رہے جس طرح علاج کرنے سے بدن میں روگ نہیں رہتا اُسی طرح من اور اندریوں کو بس میں رکھنے سے سنساری ترشنا ور پریت چھوٹ جاتی ہے جس نے من اور اندریوں کو اپنے بس نہیں کیا اُس کا تپ اور جپ کرنا برتھا ہے جبکہ من آدمی کا بیچ دھیان چرن پرمیشور کے لین ہو جاتا ہے تب اُس کو اپنے بدن اور سنسار کی پریت نہیں رہتی اس لیے آدمی چلتے پھرتے سوتے جاگتے کھاتے پیتے من اپنا آٹھوں پہر نارائن جی کی طرف لگائے رہے جس طرح سورج نکلنے سے رات کا اندھیالا نہیں رہتا اُسی طرح میری بھگت رکھنے سے اگیان نہیں رہتا جوگ ورتپ بھنگ ہو جانے سے جلدی گت نہیں ہوتی اور میرے بھگت سے جو اپرادھ بھی ہو جاتا ہے تو میں دوسرے جنم میں اُس کا اُدھار کر دیتا ہوں اور آتما کے بدن میں رہتے سب اندریوں کو چلنے اور پھرنے اور بولنے کی سامرتھ رہتی ہے اور جتنے دیوتا اپنا پرکاش اندریوں میں رکھتے ہیں ان سب دیوتوں کو بھی آتما ہی سامرتھ دے کر آپ اُن سے الگ رہتا ہے اس واسطے گیانی اور جوگیوں کو چاہیئے کہ آتما کی طرف دھیان لگا کر سنساری مایا اور موہ میں نہ پھنسیں ایسے آدمی پر پچھلے جنم کے ادھرم کرنے سے کوئی دکھ بھی پڑ جاتا ہے تو میں اُن کا دُکھ دُور کر دیتا ہوں یہ بات میری سچ مان کر ناش ہونے والے بدن سے پریت رکھنا اور اندریوں کو سُکھ دینا اُچت نہیں ہے ۔

ادھیائے اُنتیسواں

من روکنے کا گیان کہنا شری کرشن جی کا اودھو سے

اودھو نے اتنی کتھا سُن کر کہا کہ اے دینا ناتھ آپ نے کہا کہ من کو روکنا چاہیئے سو ہوا سے بھی زیادہ تیزی رکھنے والے من کو روکنا بہت کٹھن ہے کوئی ایسی تدبیر بتلائیے جس میں من روکا جائے اور ہر چرنوں میں پریت پیدا ہو سوا ئے آپ کے کوئی دوسرا اس کی تدبیر نہیں بتا سکتا اور آپ کی مایا نے سنساری جیوؤں کو ایسا بھلا رکھا ہے کہ بغیر آپ کی کرپا اور دیا کے کوئی اس مایا روپی جال سے نہیں چھوٹ سکتا جہاں برہما دک دیوتوں کو آپ کا بھید جاننا کٹھن ہے وہاں سنساری آدمی ہر چرتر سمجھنے کی کہاں سامرتھ رکھتا ہے یہ بات سُن کر شیام سندر نے کہا کہ اے اودھو جو کوئی سنسار میں جنم لے کر میرے چرنوں کا دھیان اور سمرن کرتا ہے تو اس کو دھیرے دھیرے سنساری پریت چھوڑ کر سر دز

ہر جیونوں میں پریم بڑھتا ہے جہاں تیرتھ پر میرے بھگت اور گیانی لوگ رہتے ہیں وہاں اُن کی سنگت میں
رہ کر میرا بھجن اور اسمرن کیا کرے اور سب جیوؤں پر دیا رکھ کر چوراسی لاکھ جون میں میرا پرکاش برابر سمجھے
اور کسی جیو کو دُکھ نہ دے جہاں تک بن پڑے وہاں تک منا باچا کرمنا سے دوسرے کا اُپکار کرے اور
اپنے من میں یہ ابھمان نہ رکھے کہ میں اُتم ذات اور بڑا آدمی ہو کر کنگال اور شودر کو کسی طرح پانی پلاؤں
اور اُس کو چھو کر کھانا کھلاؤں جب تک آدمی پرمیشور کا پرکاش براہمن اور چانڈال کے تن میں برابر نہیں
سمجھتا تب تک وہ اگیان ہے اور جس نے دیوتا اور دیتیہ اور آدمی اور پشو اور پنچھی آدک چوراسی لاکھ
جون میں پرمیشور کا روپ برابر جانا اُس کو کوئی دُکھ دینے کی سامرتھ نہیں رکھتا وہ ضرور مکت ہوتا ہے اے
اودھو یہ سب گپت گیان ہے آج تک میں نے کسی سے نہیں کہا تھا آج اس کا ادھکاری جان کر سنایا ہے
اُس کو یاد رکھنے سے تمھاری مکت ہو جائے گی اور تم بھی یہ گیان ہر بھگت اور سادھو اور مہاتما لوگوں کو
سُنانا اور جو آدمی چور اور لمپٹ اور پاکھنڈی اور لوبھی اور جواری اور مدرا پینے والے اور جھوٹھے ہوں
اور جیو ہنسا یعنی جان کُشی کرنے والے اور پر اپکار نہ ماننے والے ہوں ایسے لوگوں سے مت کہنا
جس طرح امرت پینے والے کو پھر کسی دوا کے کھانے کا کام نہیں رہتا اسی طرح یہ گیان سمجھنے والے
کو اپنے بھوساگر پار اُترنے کے واسطے دوسری کوئی تدبیر کرنا نہ چاہیئے جو کوئی ہر کتھا اور جگیہ
گیان سچے من سے سُن کر دوسرے کو اُپدیش کرے گا اُس کو ہم جمراج کی پھانسی سے چھڑا کر پرم پد
دیں گے اتنی کتھا سُنا کر شکدیو جی بولے کہ اے راجہ پرچھت اودھو نے یہ سب گیان سُن کر آنکھوں
میں آنسو بھر لیے اور شری کرشن جی کے سامنے ہاتھ جوڑ کر بنتی کیا کہ اے مہاپربھو آپ نے دیا کی
راہ سے گیان کا دیپک میرے ہردے میں روشن کر کے اس طرح مایا روپی اندھیارا چھڑا دیا کہ جس طرح
سورج نکلنے سے کُہرا نہیں رہتا اور آپ کی کرپا سے من میرا برکت ہو کر استری اور پُتر کا پریم چھوٹ گیا
آپ کی دیا کا بدلا اگر کوئی دیا چاہے تو کسی طرح اُرن نہیں ہو سکتا اس لیے آپ کے کمل روپی چرنوں
کو بار بار ڈنڈوت کر کے یہ بر دان مانگتا ہوں کہ آپ کا چرن چھوڑ کر دوسری طرف من میرا نہ جاوے
یہ بات سُن کر شری کرشن بیکنٹھ ناتھ نے اپنی کھڑاؤں دے کر کہا کہ اے اودھو تم یہاں سے بدری
کیدار جا کر ہر روز اسنان کر کے مول پھل آدک کھا کر میرے چرنوں کا دھیان لگاؤ تمھاری مکت ہو جائے
گی اور میں بھی کلجگ کے لوگوں کے اُدّھار ہونے کے واسطے بھاگوت روپی مورت اپنی سنسار میں
چھوڑ کر گولوک کو جاؤں گا اس کتھا کے پڑھنے اور سُننے سے سنساری آدمی بھوساگر پار اُتر جاویں گے
اودھو جی یہ بات سنتے ہی شری کرشن مہاراج کا بجوگ سمجھ کر بہت دُکھی ہو گئے لیکن اُن کی اگیا ٹالنا
اُچت نہ جان کر کھڑاؤں کی جوڑی اپنے سر پر رکھ لی اور ڈنڈوت اور پرکرما کر کے موہنی مورت کا سروپ
آنکھوں کی راہ سے اپنے ہردے میں رکھ کر اُن سے بدا ہوئے اور بدرکا شرم میں جا کر تربھون پیت

کی اگیا کے موافق اسنان اور دھیان کرنے لگے اُسی گیان کے پرتاپ سے کچھ دن کے پیچھے تن اپنا جوگ
ابھیاس کے ساتھ چھوڑ کر مکت پدوی پر پہونچے اتنی کتھا سُنا کر شکدیو جی نے شری کرشن ترلوکی ناتھ کو
دھیان میں ڈنڈوت کی اور راجہ پرچھت سے بولے کہ اے راجہ دیکھو ترلوکی ناتھ نے سب بیدوں کا
سار امرت روپی گیان اور بھکت نکال کر گیارھویں اسکندھ میں اُدھو کو پلا دیا جس طرح دیوتا اور دیتوں
نے سمدر متھن کرکے چودہ رتن نکالے تھے اُسی طرح بید بیاس جی نے سب بید اور شاستر دیکھ کر
اُن کا سار شری مدبھاگوت بنایا ہے۔

ادھیائے تیسواں

ناش ہونا سب جدبنشیوں کا آپس میں لڑ کر اور بان مارنا جرا نام کیوٹ کا شری کرشن جی کے پانوں میں

راجہ پرچھت نے اتنی کتھا سُن کر پوچھا کہ اے من ناتھ شری کرشن ترلوکی ناتھ کو شاپ
چھڑا دینے کی سامرتھ تھی پھر کس واسطے اُنھوں نے جدبنشی لوگوں کے اوپر دیا نہیں کی شکدیو جی بولے
کہ اے راجہ پرچھت بسدیو نندن پربرہم پرمیشور کے اوتار کو جو سنساری مایا سے رہت تھے جدبنشیوں
کا ناش کرنا منظور تھا لیکن آپ نے اُن لوگوں کا پالن کیا تھا اس لیے اپنے ہاتھ سے مارنا اُچت
نہ جان کر براہمنوں سے شاپ دلوایا جبکہ اودھو جی بدری کیدار ناتھ کی طرف چلے گئے تب شری
کرشن جی نے بچارا کہ دوارکا پوری میں شاپ نہیں بیاپے گا اس وجہ سے سب جدبنشیوں کو پربھاس چھیتر
چلنے کے واسطے کہا تب شری کرشن جی کی اگیا سے سوائے راجہ اُگرسین اور بسدیو جی کے سب
جدبنشی ہاتھی اور گھوڑے اور رتھوں پر چڑھ کر پربھاس چھیتر میں پہونچے اور اسنان دان کرکے اُس دن
تیرتھ برت رکھ کر وہاں تک رہے دوسرے دن پرمیشور کی اچھا سے سب جدبنشی مدرا پی کر متوالے
ہو گئے اور سمدر کنارے بیٹھ کر اپنی اپنی بڑائی کرنے لگے اور اسی بات پر اسنان کرتے وقت
پہلے پانی کے چھینٹوں سے لڑنے لگے پھر آپس میں تیر اور تلوار اور گدا آدک بہت ہتھیار چلنے لگے
جس طرح ادھرم کرنے والے بید اور شاستر کا بچن جھوٹھا جان کر اپنے من مانا پاپ کرتے ہیں
اسی طرح براہمن کے شاپ سے جدبنشی لوگ شیام اور بلرام کا سمجھانا نہ مان کر جب بلدیو جی سے
لڑنے کے واسطے دوڑے تب دونوں بھائی الگ بیٹھ کر اُن کا تماشہ دیکھنے لگے جب لڑتے
لڑتے ہتھیار سب کے ٹوٹ گئے اور ہاتھی گھوڑے مارے گئے تب اُسی پناور کو جو موسل کی چورے

سمدر کنارے جمی تھی اُکھاڑ کر ایک دوسرے کو مارنے لگے ڈربا سار کھیشور کے شاپ سے اُس
پناور سے مارتے وقت تلوار کی طرح گھاؤ ہو کر سب جُدبنشی مرنے لگے جیسے کُل ونتی استری دوسرے
پُرش کو دیکھ کر چھپ جاتی ہے ویسے کرودھ پیدا ہونے سے سب جُدبنشیوں کا ستوگُن اور گیان شریر سے
جاتا رہا جس طرح بانس کا بن آگ لگنے سے جل جاتا ہے اُسی طرح دُربدّھ پیدا ہونے سے سب باپ
بیٹا اور بھائی بھائی آپس میں لڑ کر چھپن کرور جُدبنشی ناش ہو گئے جب سوائے شیام اور بلرام کے
اور کوئی زندہ نہیں بچا تب شیام سندر نے بلبھدر جی سے کہا کہ اب پرتھوی کا بھار اُتر گیا اِس لیے
ہم اور تم دونوں بھائیوں کو بھی بیکنٹھ میں چلنا چاہیئے یہ بات سنتے ہی بلبھدر جی نے اپنے سب
کپڑے اُتار ڈالے اور کوپین باندھ کر سمدر کے کنارے بیٹھ کر جوگ ابھیاس کے ساتھ انتردھیان
ہو گئے تب شیام سندر چتربھجی روپ دھارن کر کے شنکھ چکر گدا پدم سمیت سمدر کے کنارے ایک
پیپل کے درخت کے نیچے جا بیٹھے جس وقت تربھون پت درخت سے اُٹھنگے ہو کر دہنا پاؤں
اپنا بائیں گھٹنے پر رکھ کر بیکنٹھ جانے کی اِچھا رکھتے تھے اُسی وقت بسدیو نندن کی اِچھا سے جرا نام
کیوٹ جو یاں بندر کا اوتار تھا دھنکھ بان لے کر وہاں آ پہونچا اور اُس نے دور سے مُرلی منوہر کا
چمکتا ہوا پاؤں دیکھ کر ہرن کے دھوکھے سے ایک بان مارا تو وہ بان یعنی تیر جس میں مچھلی کے
پیٹ سے نکلے ہوئے لوہے کا کھِل لگا تھا تربھون پت کے چرنوں پر آ کر لگا جب وہ کیوٹ اپنا
تیر اُٹھانے کے واسطے نزدیک آیا تب شیام سندر کے پاؤں میں گھاؤ دیکھ کر زرد ہو گیا اور ڈر کے
مارے کانپتا ہوا ہاتھ جوڑ کر بولا کہ اے دینا ناتھ میرے برابر دوسرا کوئی اپرادھی تمام جگت میں
نہ ہو گا جس نے لکھمی پت کو تیر مار کر دُکھ دیا اس پاپ کرنے سے میرا اُدّھار کسی طرح نہیں ہو سکتا
اس لیئے آپ مجھ کو اپنے ہاتھ سے مار ڈالیے جس میں میرے سزا پانے کا حال سن کر کوئی دوسرا
سلنت اور مہاتما کا اپرادھ نہ کرے اور اے مہا پربھو جب آپ کی مایا کو برہما دک دیوتا نہیں جان سکتے
تب مجھ کدھرمی اور اگیان کو کیا سامرتھ ہے جو آپ کی مہما کو پہونچ سکوں جب وہ کیوٹ
بہت بلاپ کر کے مرلی منوہر کے چرنوں پر لوٹنے لگا تب شیام سندر نے ہنس کر کہا کہ تو کچھ
اُداس مت ہو میری اِچھا کے موافق تجھ سے انجان میں یہ بڑا اپرادھ ہوا ہے جس میں برہمن کا
شاپ جھوٹھا نہ ہو تو دھیرج رکھ تیرے واسطے بیکنٹھ سے بمان آتا ہے یہ بات شیام سندر کے
مُنھ سے نکلتے ہی بمان جڑاؤ وہاں پر آ پہونچا بیکنٹھ ناتھ کی اگیا سے وہ کیوٹ دبیہ روپ
ہو کر اور بمان پر بیٹھ کر بیکنٹھ میں چلا گیا۔ اتنی کتھا سنا کر شکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ پرتچھت
دیکھو جو کوئی ایسے دین دیال پرمیشور کی شرن چھوڑ کر دوسرے کا بھروسہ کرتا ہے اُس کو بڑا
مورکھ سمجھنا چاہیئے اِس کیوٹ کے چلے جانے کے پیچھے دارُک نام سارتھی نے وہاں پہونچ کر

جیسے مرلی منوہر کو ڈنڈوت کی ویسے تربھون پت کی اچھا سے وہ رتھ گھوڑوں سمیت اُڑکر آکاش میں چلاگیا اور شری کرشن جی نے دارُک نام سارتھی سے کہا کہ تم دوارکا میں جاکر بسدیو آدک سے جدبنشیوں کا حال کہہ کر اُن کو سمجھا دیو کہ اب دوارکا پُری سمدر میں ڈوب جائے گی اس لیے سب لوگ اپنے اپنے مال سمیت ارجن کے ساتھ ہستناپور کو چلے جاویں اور ہماری طرف سے اُن سے کہدینا کہ ہمارے بکنٹھ جانے کا کچھ سوچ نہ مان کر سب استریوں اور بوڑھوں اور لڑکوں کو اپنے ساتھ لے جاویں اور جو گیان ہم نے گیتا میں اُن کو سمجھایا ہے وہی بات سچ مان کر ہمارے چرنوں کا دھیان کرتے رہیں اور اے دارُک میرا بھجن اور اسمرن کرنے اور اپنا دھرم رکھنے سے کبھی گت ہو جائے گی یہ بات سُنتے ہی دارک سارتھی اُن سے بدا ہوکر روتا پیٹتا ہوا دوارکا کی طرف چلا۔

ادھیائے اکتیسواں

جانا شیام سندر کا بکنٹھ دھام کو اور مرنا بسدیو آدک کا اُن کے سوچ میں

شکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ پرکھچت جب دیوتوں نے اُس کیوٹ کو بمان پر چڑھے بکنٹھ کی طرف جاتے دیکھا تب برھما اور رُدر اور کبیر اور برن اور گندھرب اور بدیا دھر اور چارن اور کنر آدک سب دیوتا پسراؤں کو ساتھ لے کر اپنے اپنے بمانوں پر گاتے اور بجاتے اور پھول برساتے ہوئے جہاں شری کرشن بکنٹھ ناتھ بیٹھے تھے وہاں آکاش میں آکر اس اچھا سے اکٹھا ہوئے کہ اب تربھون پت بکنٹھ میں آتے ہیں چلکر موہنی مورت کی چھب دیکھ لیویں نہیں تو پھر اُس اُدبھت روپ کا درشن کہاں ملے گا ہم لوگ بھی اُن کو اپنے استھان پر لے جاکر دو چار دن اُن کی سیوا کریں گے ایسا بچار کر وہ لوگ شری کرشن جی کے چڑھنے کے واسطے اپنے لوک سے مہاتم بمان لے آئے تھے جب شیام سندر نے دیوتوں کو آکاش میں دیکھا تب اپنے بدن میں اپنی آتما کا دھیان لگاکر آنکھ بند کر لی اور اسی بدن سے بجلی کی طرح چمک کر اس طرح بکنٹھ کو چلے گئے کہ برھما دک دیوتوں کو بھی اچھی طرح اُن کا سوروپ دکھلائی نہیں دیا۔ اتنی کتھا سُن کر شکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ پرکھچت بکنٹھ ناتھ کی مہما اور بھید کو پہونچنا بہت کٹھن ہے لیکن سب کوئی اپنی سامرتھ بھر اُن کا گُن گاتے ہیں دیکھو جو آد پُرش بھگوان کیسے کیسے بیروں کو مار کر گرو کے مرے ہوئے لڑکے جم پُری سے لے آئے وہی تربھون پت آدمی کا تن دھرنے کے کارن جرا نام کیوٹ کے بان مارنے سے بکنٹھ کو چلے گئے جبکہ شری کرشن جی کا بنش سنسار میں نہیں رہا تب سنسار میں جنم پاکر کوئی جیتا نہ رہے گا۔ اتنی کتھا سُنا کر سوت جی نے شونک آدک رکھیشوروں سے کہا کہ جب دارُک سارتھی نے دوارکا میں پہونچکر

سب جدبنشیوں کے مرنے اور شیام اور بلرام کے بیکنٹھ دھام چلے جانے کا حال بسدیو اور اگرسین سے کہا تب سب لوگ چھوٹے اور بڑے جو وہاں پر تھے روتے روتے بیاکل ہوکر پربھاس چھیتر کو دوڑے جبکہ انھوں نے رن بھوم میں پہونچکر سمدر کے کنارے سب جدبنشیوں کی لاش پڑی ہوئی دیکھی اور شیام اور بلرام کا درشن نہ پایا تب بسدیو اور دیوکی اور راجہ اگرسین ہائے ہائے مارکر اسی جگہ مرگئے اور رکمنی اور ست بھاما آدک آٹھوں پٹ رانیاں مرلی منوہر اور ریوتی بلرام جی کی استری بھی چتا بناکر جل مریں اور پردیمن آدک سب بیروں کی استریاں اپنے اپنے پت کے ساتھ ستی ہوگئیں جب اس وقت ارجن نے بھی وہاں پہونچکر یہ حال دیکھا اور دارک کے منھ سے شیام سندر کا اپدیش سنا تب ارجن نے ایسا سوچ کیا کہ جس کا حال برنن نہیں ہوسکتا لیکن شیام سندر نے جو گیان گیتا میں کہا تھا وہ سمجھ کر اپنے من کو دھیرج دیا اور سب کسی نے اپنے اپنے گھر والوں کی لوتھ جلاکر شاستر کے موافق کریا کرم کیا اور جن کے کل میں کوئی نہیں بچا تھا ان کو ارجن نے داہ دیا جبکہ تین راتیں وہاں ہوچکیں تب ارجن بجرنابھ انردھ کے بیٹے اور استریوں اور بوڑھے اور لڑکوں کو جو بچ گئے تھے اپنے ساتھ لے کر ہستناپور کو چلے اس وقت سوائے رہنے مکان شری کرشن جی کے اور سب دوارکا سمدر میں ڈوب گئی اب تک کبھی کبھی مندر شری کرشن جی کا بجلی کی طرح چمکتا ہوا دکھلائی دے جاتا ہے جب ارجن نے ہستناپور پہونچکر یہ سب حال کہا تب جدھشٹھر آدک پانچوں بھائیوں نے راج گدی ہستناپور کی پریچھت کو اور اندرپرستھ اور متھرا کا راج بجرنابھ کو جو شری کرشن جی کے کل میں بچا تھا دے دیا اور آپ پانچوں بھائی برکت ہوکر اتر دشا میں چلے گئے اور ہمالے میں گلکر مکت پدوی پر پہونچے۔ اتنی کتھا سناکر شکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ جس دن شری کرشن جی بیکنٹھ کو پدھارے اسی دن سے ست اور دھرم سنسار سے اٹھ کر ان کے ساتھ چلا گیا لیکن جو کوئی اس اسکندھ کو من لگاکر پڑھے اور سنے گا وہ بہت جنم کے پاپوں سے چھوٹ کر مکت پاوے گا۔

بارھواں ۱۲ اسکندھ

حال کلجگ کے آدمیوں اور راجوں کا اور کاٹنا تچھک سانپ کا راجہ پریچھت کو اور کتھا مارکنڈے رکھیشور کی

ادھیائے پہلا۔ برنن کرنا شکدیو جی کا راجہ پریچھت سے حال کلجگ کے راجوں کا

راجہ پریچھت نے اتنی کتھا سن کر بنے کیا کہ اے منی ناتھ آپ نے کہا جس دن شری کرشن جی

بیکنٹھ کو گئے اُسی دن سے ست اور دھرم سنسار سے اُٹھ گیا اُن کے پیچھے کوئی راجہ ایسا دھرماتما نہیں ہوا جو دھرم کو قائم رکھتا اب یہ برنن کیجئے کہ پھر کس کے بنش میں راج گدّی رہی تھی شکدیو جی نے کہا کہ اے پرچھت شیام سندر کے رہنے تک دواپر جگ تھا اُن کے پیچھے کلجگ میں جو راجہ ہوئے اُنھوں نے سچائی اور دھرم کو چھوڑ دیا اور تھوڑی عمر رہنے سے کچھ اچھا کرم بھی نہیں کر سکتے تھے جب شری کرشن مہاراج اپنے بیکنٹھ دھام کو گئے تب پانڈوں کے بنش میں تم چکروتی راجہ ہوئے اور تمھارے پیچھے بھرنا بھراون جنمیجے چکروتی راجہ ہوں گے اور جراسندھ کا بیٹا جو سہدیو تھا اُس کے بنش میں پُرجت نام راجہ ہوگا اُس کو سونک منتری مار کر پردیوت اپنے بیٹے کو راج دے گا اُس کے بنش میں تین سو اڑتیس برس تک راج گدّی رہے گی پھر شِشن ناگ نام راجہ ہوگا اُس کے کُل میں کاکورن اور چھیم وغیرہ پیدا ہو کر تین سو ساٹھ برس تک راج کریں گے پھر مہانندی نام راجہ کے بند بیٹا شودری سے پیدا ہو کر زبردستی سے سب چھتریوں کا دھرم بگاڑ دے گا اور اُس کے ڈر سے سب کلین چھتری بھاگ کر پنجاب میں جا بسیں گے اور پورب کے رہنے والے چھتری شودر دھرم رکھیں گے اور راجہ بند کے آٹھ بیٹے راج کریں گے اور اُن آٹھوں کو چندر گپت نام داس مار کر آپ راج گدّی پر بیٹھ جائے گا اور اس کے بنش میں باری چرمی اور دیو ہوتی آدک پیدا ہو کر ہزار برس تک وہ راجہ رہیں گے پھر گنُو نام منتری دیو ہوتی کا اپنے راجہ کو استری کے سُکھ میں پھنسے رہنے سے مار کر آپ راج کرے گا اُسی کُل میں بسدیو اور بھرمتر اور نارائن نام وغیرہ پیدا ہو کر اُن کے بنش میں تین سو پینتالیس برس تک راج رہے گا پھر کنل نام شودر نارائن نام اپنے راجہ کو مار کر آپ راج گدّی پر بیٹھ جائے گا اُس کے بنش میں کرشن اور پورناس آدک پیدا ہو کر تیس پیڑھی ساڑھے آٹھ سو برس تک راج کریں گے پھر ابھرتی شہر کے رہنے والے سات امیر راجہ ہو کر اور اُن کو مار کر کاکون کا راج ہوگا اور اُن کے پیچھے چودہ پیڑھی تک مسلمان راجہ ہو کر بادشاہ کہلاویں گے اور ایک ہزار ننانوے برس تک مسلمانوں کا راج رہے گا اور مسلمانوں کو جیت کر دس پیڑھی تک گورانڈی راج کریں گے اُن کے پیچھے گیارہ پیڑھی ننانوے برس تک مون کا راج ہوگا۔

اتنے لوگ کلجگ میں نامی راجہ ہو کر پھر اہیر اور شودر اور ملیچھ راجہ ہوں گے اور کلجگ کے راجہ اپنا دھرم کرم چھوڑ کر استری اور بالک اور گئو کا بدھ کریں گے اور دوسرے کی دولت اور عورت اور زمین زبردستی چھین کر کام اور کرودھ اور لوبھ بہت رکھیں گے ان کا حال دیکھ کر پرجا لوگ بھی اپنے دھرم اور کرم سے نڈر ہو کر بہت پاپ کریں گے۔

ادھیائے دوسرا

کہنا شکدیوجی کا لچھن کلجگ کے آدمیوں کا

شکدیوجی نے کہا کہ اے راجہ پرچھت کلجگ میں سنساری آدمی ہر روز دیا اور سچائی چھوڑ دینے سے کم طاقت ہوجاویں گے ۔ اور عمر تھوڑی ہونے سے کچھ اچھا کرم اُن سے نہیں بن پڑے گا اور راجہ لوگ پرجا کو دُکھ دے کر چاروں حصہ لے لیویں گے اور برسات تھوڑی ہوکر اناج کم پیدا ہوگا اور مہنگی پڑنے سے پرجا لوگ بھوجن بنا دُکھ پاکر اپنے برن اور آشرم کا دھرم چھوڑ دیں گے اور کلجگ میں عمر آدمی کی ایک سو بیس برس کی لکھی ہے لیکن ادھرم کرنے سے وہ پوری عمر کو نہ پہونچکر اُس کے بھیتر ہی مرجاویں گے اور کلجگ کے اخیر میں بہت ادھرم کرنے کے سبب سے بیس یا بائیس برس سے زیادہ نہ جئیگا اور ایسا چکرورتی اور پرتاپی راجہ بھی کوئی نہوگا جس کا حکم ساتوں دیپ کے راجہ مانیں جن کے پاس تھوڑا بھی راج اور دیش ہوگا وہ اپنے کو بڑا پرتاپی سمجھیں گے اور تھوڑی عمر ہونے پر بھی پرتھوی اور دھن لینے کے واسطے آپس میں جھگڑا کریں گے اور اپنا دھرم اور نیاؤ چھوڑ کر جو آدمی اُن کو روپیہ دے گا اُس کی حمایت کریں گے اور پاپ اور پنیہ کا بچار نہ رکھیں گے اور چوری اور کُکرم کرنے اور جھوٹھ بولنے میں اپنی عمر گذران کرکے دمڑی کی کوڑی کے واسطے دشمن ہوجائیں گے اور گئوؤں کا دودھ بکری کے برابر تھوڑا ہوجائے گا اور براہمنوں میں کوئی ایسا لچھن نہیں رہے گا جسے دیکھ کر آدمی پہچان سکے کہ یہ براہمن ہے پوچھنے سے اُن کی ذات معلوم ہوگی اور دولتمند کی خدمت سب لوگ کریں گے کچھ اونچ نیچ ذات کا بچار نہ رہے گا اور بیوپار میں چھل بہت ہوگا اور استری اور پُرش کا چت ملنے سے اونچ نیچ ذات آپس میں بھوگ اور بلاس کریں گے اور براہمن لوگ اپنا دھرم کرم چھوڑ دیں گے صرف جنیؤ پہرنے سے براہمن کہلاویں گے اور برہمچاری اور بان پرستھ صرف جٹا سر پر بڑھالیں گے اور آچار اور بچار اپنے آشرم کا چھوڑ دیں گے اور کنگال اُتم ذات سے دھنوان نیچ ذات کو اچھا سمجھیں گے اور مورکھ آدمی جھوٹھی بات بنانے والا سچا اور گیانی کہلاوے گا اور تینوں برن کے آدمی جپ اور تپ اور سندھیا اور ترپن کرنا چھوڑ کر صرف نہا کر بھوجن کرلیں گے اور کیول اشنان کرنا بڑا آچار سمجھ کر وہ بات کریں گے جس میں سنسار میں جس ہو اور اپنی خوبصورتی کے واسطے سر پر بال رکھ کر پرلوک کا کچھ سوچ نہ کریں گے اور چور اور ڈاکو بہت پیدا ہوکر سب کو دُکھ دیں گے اور راجہ لوگ چور اور ڈاکو سے مل کر پرجا کا دھن چرالیں گے اور

دس برس کی لڑکی کے لڑکا پیدا ہوگا اور کلیُن استریاں دُوسرے پُرش کی چاہ رکھیں گی اور اپنا کُٹمب پالنے والے کو سب لوگ اچھا جان کر کیول اپنے پیٹ بھرنے سے سب چھوٹے بڑے خوش رہیں گے اور بہت لوگ اناج اور کپڑے کا دُکھ اُٹھاویں گے اور درخت چھوٹے ہو جائیں گے اور دواؤں میں اثر نہ رہے گا اور شودر کے برابر چاروں برن کا دھرم ہو کر راجہ لوگ تھوڑی سامرتھ رکھتے پر بھی زمین لینے کی اچھا رکھیں گے اور گرہستھ لوگ اپنے ماتا اور پتا کو چھوڑ کر سُسر اور سالے اور استری کی اگیا میں رہیں گے اور نزدیک کے تیرتھوں پر بشواس نہ رکھ کر دور کے تیرتھوں پر جائیں گے لیکن تیرتھ نہانے اور درشن کرنے سے جو پھل ملتے ہیں اُس پر اُن کو یقین نہ ہوگا اور جگیہ اور ہوم آدک سنسار میں کم ہو کر گرہستھ لوگ دو چار براہمن کھلا دینے ہی کو بڑا دھرم سمجھیں گے اور سب لوگ دیا اور دھرم چھوڑ کر ایسے سوم ہو جائیں گے کہ اُن سے اُستر کو بھی کھانا اور کپڑا نہیں دیا جائے گا اور سنیاسی لوگ اپنا دھرم اور کرم چھوڑ کر گیروا کپڑا پہن لینے ہی سے ونڈی کھلاویں گے اتنی کتھا سُنا کر شکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ پرکچھت جب اخیر کلجگ میں اسی طرح بڑا پاپ ہوگا تب پرمیشور دھرم کی رچھا کرنے کے واسطے سنبھل دیش میں گوڑ براہمن کے گھر کلنکی اوتار لیں گے اور نیلے گھوڑے پر چڑھ کر ہزاروں راجہ اور ادھرمی اور پاپیوں کو تلوار سے مار ڈالیں گے جبکہ اُن کے درشن ملنے سے نیچے ہوئے آدمیوں کو گیان ملجائے گا تب وہ لوگ پاپ کرنا چھوڑ کر اپنے دھرم سے چلیں گے اُس کے آٹھ سو برس بعد ست جگ ہو کر سب چھوٹے اور بڑے اپنا دھرم کریں گے اے راجہ اسی طرح سب براہمن اور چھتری اور بیش اور شودر چاروں کا نبش برابر چلا آتا ہے ست جگ کے شروع میں راجہ دیوا لی چندربنشی جو بدرکا آشرم میں اور راجہ مرسورج بنشی جو مندراچل پربت پر بیٹھے ہوئے تپ کر رہے ہیں چندربنشی اور سورج بنشی کل کو پیدا کریں گے اور ست جگ کے آنے سے کلجگ کا دھرم جاتا رہے گا دیکھو اتنے بڑے بڑے راجہ پرتھوی پر ہو کر مٹی میں مل گئے اور سوائے بھلائی اور بُرائی کے کچھ اُن کے ساتھ نہیں گیا اور یہ بدن مرنے کے پیچھے کچھ کام نہ آکر پڑا رہنے سے راکھ ہو جاتا ہے جو لوگ اس ناش ہو جانے والے بدن کو موٹا کرنے کے واسطے پرایا جیو مارتے ہیں اُن کو بڑا مورکھ سمجھنا چاہیئے جبکہ ایسے پرتاپی راجہ ناش ہو کر کیول جس اور اجس اُن کا رہ گیا تب یہ بدن لاکھوں تدبیر کرنے پر کسی طرح قائم نہیں رہتا اس لیے آدمی کو چاہیئے کہ اپنے بدن اور سنسار کی پریت اور اہنکار کو چھوڑ کر ہر چرنوں میں دھیان لگاوے اور پرمیشور کا بھجن اور اُسمرن کر کے بھو ساگر پار اُتر جاوے آدمی کا تن پانے کا یہی پھل ہے نہیں تو پیچھے سے پچھتاوے گا اے راجہ پرکچھت تم بڑے بھاگمان ہو جو انت سمے پرمیشور کی کتھا اور لیلا سننے میں تمھارا من لگا ہے ۔

ادھیائے تیسرا

کہنا شکدیوجی کا حال پچھلے راجوں کا پرتچھت سے

شکدیوجی نے کہا کہ اے پرتچھت جو راجہ دوسرے کا راج اور دھن لینے کے واسطے اچھا کر کر پتا اور پتر اور بھائی بھائی میں لڑمرتے ہیں ایسے راجوں کو پرتھوی ہنس کر کہتی ہے کہ دیکھو یہ سب موت کے کلیوا ہو کر میرے مالک ہوا چاہتے ہیں اور اپنے باپ دادے کا مرنا دیکھنے پر بھی سنسار کی ترشنا نہیں چھوڑتے اور جتنی محنت دوسرے کی پرتھوی اور درب اور استری لینے والے اٹھا کر اپنے اور بیگانے کو مار ڈالتے ہیں اتنی تدبیر کام اور کرودھ اور لوبھ اور موہ زبردست دشمنوں کو جیتنے اور اپنا پرلوک بنانے کے واسطے نہیں کرتے جب کہ راجہ پرتھ اور پرُورد اور گادھ اور نہکھ اور بھسرارجن اور ماندھاتا اور سگر اور کھٹوانگ اور دھندھمار اور رگھو اور ترن بند اور ججات اور سرجات اور کپلیا شو اور بل اور نرگ اور ہرن کشپ اور سرنیاکش اور برتراسُر اور راون اور بھوماسُر آدک ایسے ایسے پرتاپی اور شوربیر راجہ ستگن اور جوگ ابھیاس جاننے والے میرے اوپر رہ کر مجھ کو اپنا کہتے کہتے مر گئے لیکن میں کسی کے ساتھ نہیں گئی اب کیول اُن لوگوں کی کہانی رہ گئی تب کلجگ کے چھوٹے چھوٹے راجہ جو کچھ دھرم کرم نہیں رکھتے بر تھا مجھ کو اپنا جان کر آپس میں لڑمرتے ہیں اس لیے آدمی کا تن پا کر یہ چاہیے کہ اپنا من سنسار سے برکت رکھ کر پرمیشور کی لیلا اور کتھا سننے اور ہر چرنوں میں پریت پیدا کرے۔ اے راجہ اگر تجھ کو کچھ سنساری چاہنا رہ گئی ہو تو ان راجوں کی گت سمجھ کر برکت ہو جا اور ہر چرنوں میں دھیان لگا اور سنساری بیوہار جھوٹھا ہو کر سوائے پھل ہر بھجن کے اور کچھ ساتھ نہیں جاتا اتنی کتھا سن کر راجہ پرتچھت نے پوچھا کہ اے منی ناتھ چار جگ کے کون کون دھرم ہیں اور کلجگ میں کون تدبیر کرنے سے ہر چرنوں میں پریت پیدا ہوتی ہے شکدیوجی نے کہا کہ اے راجہ ست جگ میں دھرم کے چاروں پاؤں ست اور دیا اور تپ اور دان بنے تھے اور سب چھوٹے اور بڑے اپنے اپنے دھرم اور کرم سے رہتے تھے اور سب لوگ آپس میں محبت رکھ کر کوئی کسی سے دشمنی نہیں رکھتا تھا اور ترتیا میں براہمن اور چھتری اور بیش اور شودر اپنا اپنا دھرم رکھ کر جگیہ آدک کرتے تھے لیکن پرائی استری کے ساتھ بھوگ کرنے سے دھرم کا ایک پاؤں ٹوٹ گیا تھا اور دواپر میں سنساری آدمی اپنا جس ملنے کے واسطے جگیہ اور پوجا کرتے تھے لیکن دوسرے کا دھن لینے اور پر استری گمن کرنے سے دھرم کے دو چرن ٹوٹ گئے تھے اور کلجگ میں تین حصہ پاپ اور ایک حصہ پنیہ ہونے سے دھرم کا ایک چرن

وہ کر تین پیر نوٹ جاتے ہیں اور کلجگ کے آدمی کیول تھوڑا دان دنیا اور کچھ سچائی رکھ کر آخیر کلجگ میں وہ بھی چھوڑ دیں گے اس لیے کلجگ میں سنساری لوگ لوبھی اور کروپ اور ابھاگی بہت پیدا ہو کر ایک دو روپیہ کے واسطے آدمی کی جان مار ڈالیں گے اور کلین استریاں اپنے پت کی پریت چھوڑ کر دوسرے پرش سے پریم رکھیں گی اور جب تک استری کے پت کے پاس دولت رہے گی تب تک استری اپنے پت کی آگیا میں رہے گی اور بپت پڑنے سے دوسرے پرش کے پاس چلی جائیگی اور سب لوگ اچھے بھوجن اور سندر استری کی چاہ رکھیں گے اور سنیاسی وغیرہ گرہستھ ہو جائیں گے اور بپت پڑنے سے سیوک اپنے سوامی کو چھوڑ کر دوسری جگہ چاکری کرے گا اور سب لوگ اپنے مطلب کی دوستی رکھ کر بڑھاپے کے وقت راجہ لوگ اپنے نوکروں کو چھوڑا دیں گے اور بہت آدمی دولت اور سنتان کی بہت چاہنا رکھ کر بھوت اور پرتیوں کو پوجیں گے اور دھن لینے کے واسطے بیٹا ماں اور باپ کو دکھ دے گا ماتا اور پتا بھی کھانے کے لالچ سے اپنا بیٹا بیچ ڈالیں گے اور شودر لوگ بیراگی اور سنیاسی آدک کا بھیس بنا کر دان لے کر براہمنوں کو منتر اپدیش کریں گے اور آپ کتھا باچنے کے واسطے اونچے سنگھاسن پر بیٹھ کر براہمنوں کو نیچے بٹھالیں گے اور اسی طرح بہت پاپ سنسار میں ہو کر ہر بھجن اور سمرن کم ہو جائے گا اور چاروں جگ کا پھل ہر روز آدمی کے بدن میں پرکٹ ہوتا ہے جس وقت من جپ اور گیان اور دھرم کی طرف لگے اس وقت ست جگ کا دھرم جاننا چاہیئے اور جس وقت لوبھ اور ترشنا من میں بہت پیدا ہو تب ترتیا جگ کا دھرم جانو اور جس وقت ابھمان اور کامدیو اور پریم من میں پرکٹ ہو اس وقت دواپر جگ کا دھرم جانو اور جب جھوٹھ اور جیو ہنسا کرودھ من میں بہت پیدا ہو اس وقت کلجگ کا دھرم جانو۔ راجہ پرکچھت نے کلجگ کا لچھن سنتے ہی بہت ڈر کر پوچھا کہ اے من ناتھ جبکہ کلجگ کا ایسا دھرم ہے تو سنساری جیو کس طرح ادھار ہوں گے شکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ کلجگ میں جگیہ اور تپ اور جوگ ابھیاس آدک کچھ نہیں بن پڑتا لیکن ایک بات اچھی ہے کہ دوسرے جگ میں سنساری آدمی سچے اور دھرماتما اور دیاوان ہوتے تھے بہت دنوں تک جگیہ اور تپ اور پرمیشور کی پوجا اور تیرتھ اسنان کرنے سے مکت ہوتے تھے سو کلجگ میں پرمیشور کا نام جپنے اور ان کی لیلا اور کتھا سننے اور گنگا جی کے اسنان کرنے سے بھو ساگر پار اتر جاتے ہیں جس طرح اجامیل براہمن بڑا پاپی مرتے وقت نارائن نام اپنے بیٹے کو پکارنے سے بیکنٹھ میں چلا گیا تھا اسی طرح کلجگ کے آدمی پرمیشور کا نام لیتے ہی سب پاپوں سے چھوٹ کر پوتر ہو جاتے ہیں دوسرے جگ میں ادھرم کم تھا جب کسی سے پاپ ہو جاتا تھا تب وہ لوگ پرائشچت اس کا کر ڈالتے تھے کلجگ میں بہت ادھرم ہونے سے کوئی پرائشچت نہیں کر سکتا اس لیے دین دیال بھگوان اپنے نام لینے والے کو سب پاپوں سے چھڑا کر سہج میں

مکت کر دیتے ہیں تس پر بھی کلجگ کے اگیان آدمی دن رات سنساری سکھ میں پلٹے رہ کر ایک ساعت پرمیشور کو یاد نہیں کرتے اور زبان سے بیہودہ بکا کرتے ہیں مگر پرمیشور کا نام نہیں لیتے کلجگ میں کیول پرمیشور کا نام لینے اور پوجا اور دھیان اور ہر بھجن کرنے اور اُن کی کتھا اور لیلا سُننے اور ہر بھگت رکھنے سے سنساری لوگوں کا سب دُکھ اور پاپ اور گیان چھوٹ جاتا ہے اور جب اُن کے ہردے میں نارائن جی کی کرپا سے گیان روپی دیپک روشن ہوتا ہے تب وہ مایا روپی اندھیارے سے باہر نکل کر مکت پاتے ہیں اور آدمی ست جگ میں تپ اور ترتیا میں جگیہ اور دواپر میں پوجا اور کلجگ میں بھجن اور اسمرن کرنے سے کرتارتھ ہوتا ہے اے راجہ تم بھی شری کرشن جی کی سانولی صورت کا دھیان اپنے ہردے میں لگاؤ تو چتربھجی روپ ہو جاؤ گے اور تم نے کلجگ کے لوگوں کے اُدّھار ہونے کا جو دھرم پوچھا تھا وہ یہ ہے کہ سنسار روپی سمدر سے پار اُترنے کے واسطے پرمیشور کی لیلا اور کتھا سُننا اور پڑھنا جہاز سمجھنا چاہیئے اس سے اُتم کوئی دوسری تدبیر نہیں ہے اور یہ شری مدبھاگوت پُران جو برھما جی سے نارد مُن نے سن کر بید بیاس جی کو بتلایا اور مُن نے اُن سے پڑھ کر تم کو سُنایا جب کہ یہی کتھا سوت جی نیم سارنشر کھیتر میں شونک آدک اٹھاسی ہزار رکھیشوروں کو سُنا دیں گے تب یہ امرت روپی کتھا کلجگ میں پرکٹ ہو کر سنساری لوگوں کو بھو ساگر پار اُتارے گی ۔

ادھیائے چوتھا

برنن کرنا شکدیو جی کا حال اگن اور جل اور بایو آدک کا راجہ پرکھشت سے

شکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ پرکھشت برھما جی کے ایک دن میں چودہ اندر راج کرتے ہیں سندھیا سمے پرلے ہونے سے تینوں لوک کے سب جیوؤں کا ناش ہو جاتا ہے اور اسی دن کے برابر برھما جی کی رات بھی ہوتی ہے رات کے وقت برھما جی سو رہتے ہیں اور جب برھما کی عمر پوری ہونے پر مہاپرلے ہوتی ہے تب سیکڑوں برس پہلے سے اکال یعنی سوکھا پڑتا ہے اور اناج نہ پیدا ہونے سے سب جیو مارے بھوک کے مر جاتے ہیں اور پاتال میں شیش ناگ جی زہر اُگل کر آکاش میں سورج اپنا تیج پرکٹ کر کے چودھوں لوک کو جلا دیتے ہیں پھر میگھ راجہ کے پانی برسانے سے زمین پر سوائے پانی کے اور کچھ دکھلائی نہیں دیتا اور جل اگن میں اور اگن بایو میں اور بایو آکاش میں اور آکاش شبد میں اور یہ پانچوں تتو اہنکار میں اور اہنکار مہت تتو میں اور مہت تتو مایا میں اور مایا پرمیشور کے روپ میں سما جاتی ہے کیول نارائن ابناشی پُرکھ جن کا آد اور انت کوئی نہیں جانتا ہے اور ان کے پاس من اور شبد اور ستوگن اور رجوگن اور تموگن آدک نہیں پہنچ سکتے باقی رہ جاتے ہیں یہ تچھن

مہاپرلے کے ہیں اور جاگتا اور سوتا سکھوپت اور سنساری اتپت مایا کے گنوں سے جاننا چاہیے اور ادپرش بھگوان کو گیان روپی آنکھ سے دیکھنے سے مایا روپی سنسار جھوٹھا معلوم ہوتا ہے جس طرح کپڑے میں سوت کے تار ہوتے ہیں اُسی طرح سب جیوؤں میں پرمیشور کی شکت موجود رہتی ہے جس نے یہ سورج روپی گیان سمجھا اُس کے ہردے میں کام اور کرودھ اور لوبھ کا اندھیارا نہیں رہتا اور وہ دیوتا اور دیتیہ اور آدمی اور پشو آدک چوراسی لاکھ جون کو برابر سمجھ کر کسی کے ساتھ دشمنی اور دوستی نہیں رکھتا جس طرح بتی جلنے سے چراغ کا تیل کم ہو کر تیل چک جانے پر چراغ بجھ جاتا ہے اور تیل کا جلنا کچھ معلوم نہیں ہوتا اسی طرح کال پُرش ہر روز تیج اور بل اور عمر گھٹاتے گھٹاتے موت پہونچنے سے سب جیوؤں کو مار ڈالتا ہے اور گیانی آدمی اپنا مرنا یاد نہیں رکھتا اس لیے جو کوئی کال روپی منھ سے چھوٹنا چاہے وہ ہر بھجن اور اسمرن کرکے بھو ساگر پار اُتر جائے ۔

ادھیائے پانچواں

برنن کرنا شکدیو جی کا اُستت پرمیشور کی راجہ پرکھچھت سے

شکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ پرکھچھت شری مدبھاگوت میں سب لیلا اور چرتر پرمیشور کے لکھے ہیں اور شری مدبھاگوت پُران کو اُن پر برہم پرمیشور کا روپ سمجھنا چاہیے جن کی نابھ سے کمل کا پھول نکلنے سے برھما جی پیدا ہوئے اور اُنھوں نے شری مہادیو جی کو پیدا کیا تھا تم تچھک سانپ کے کاٹنے اور اپنے مرنے کا کچھ ڈر نہ رکھ کر سب جگہ پرماتما پُرش کو موجود دیکھ کر اور آد اور مدھیہ اور انت میں کیول پربرھم ابناشی پُرش کو جو پیدا ہونے اور مرنے سے رہت ہیں سچ جانو اور سب بیوھار سنسار کا جھوٹھا سمجھو تب تم کو معلوم ہوگا کہ کون کسی کو کاٹتا ہے اپنے اگیان اور پرمیشور کی مایا سے سنساری لوگ پیدا ہونا اور مرنا آدمی کا معلوم کرتے ہیں سچ پوچھو تو آتما سدا امر رہ کر کبھی نہیں مرتا اور یہ تن مایا کے گنوں سے بنتا اور بگڑ رہتا ہے جس طرح پانی بھرے ہوئے برتن میں چھایا پڑنے سے دوسرے سورج دکھلائی دیتے ہیں اور برتن ٹوٹ جانے سے سورج کا ناش نہیں ہوتا اسی طرح تن پیدا ہونے سے پیدا ہونا اور اُس کے ناش ہونے سے مرنا کہا جاتا ہے اس لیے پرماتما کو سورج روپی جان کر بدن برتن کی طرح سمجھنا چاہیے اور یہ بدن پانچ کرم اندری اور پانچ گیان اندری اور پانچ تتو اور سورج من اور بدھ سترہ ملکر تیار ہوتا ہے بدھ کو رتھ روپی اور من کو اُس رتھ کا گھوڑا جاننا چاہیے اور اُس میں پربرہم پرمیشور کا پرش ملنے سے بدن کو چلنے پھرنے بولنے کھانے پہرنے کی سامرتھ ہوتی ہے جبکہ وہ پرکاش بدن سے نکل کر الگ ہو جاتا ہے

تب بدن مردہ ہو کر سوائے گلنے اور سڑ جانے کے کچھ کام نہیں آتا اور چوراسی لاکھ جون میں نارائن جی کی شکت ہو کر باہر بھی وہی پرمیشور کال روپ سے رہتے ہیں سو تم اپنا بدن مایا کا بنا ہوا سمجھ کر پرماتما کو بدن سے الگ جانو براہمن کے شراپ کے موافق تچھک سانپ کے کاٹنے سے آج تمھارے بدن کا ناش ہو جائے گا اور جیو آتما جو بدن سے الگ رہتا ہے وہ نہیں مرے گا اور اب تمھارے مرنے کا وقت نزدیک آ پہونچا اس لیے پرمیشور کے چرنوں کے دھیان اور اسمرن میں من لگا کر اس بات کا بشواس جانو کہ بہت جنموں کے پاپ نارائن نام لینے سے چھوٹ جاتے ہیں اور بھاگوت پران سننے سے اب تمھاری مکت ہونے میں سندیہ نہیں رہا جب تم شیام سندر کا دھیان جن کی کتھا ہم نے تم کو سنائی ہے گرو کے تپ اُن کی جوت میں لین ہو جانے سے اس تن چھوٹنے سکا گیان تم کو یاد نہیں رہے گا ایسا مول منتر جس میں سب گن پرمیشور کے لکھے ہیں ہم نے تم کو سنایا اس سے زیادہ اُتم کون بست چاہتے ہو اس امرت روپی کتھا کو سچے من سے پڑھنے اور سننے والے ضرور مکت پدوی پر پہونچتے ہیں ۔

ادھیائے چھٹواں

کاٹنا تچھک سانپ کا راجہ پریچھت کو

سوت جی نے شونک آدک رکھیشوروں سے کہا کہ جب شری مدبھاگوت سات دن میں سن کر راجہ پریچھت کا اگیان جاتا رہا اور پرماتما کو بدن سے الگ اور سب جگہ موجود دیکھنے میں بدن کی پریت چھوٹ گئی تب راجہ نے شکدیو جی کی پوجا پدھ پورب کر کے اور چرنوں پر گر کر اور ہاتھ جوڑ کر بنے کیا کہ اے منی ناتھ آپ نے میرا سندیہہ اور سوچ چھڑا کر مجھے اُدھار کیا مہاتما اور اُپکاری لوگ سدا سے اگیان آدمی کو جو بیچ اندھیارے کنوئیں مایا موہ استری اور لڑکوں کے پڑا رہتا ہے گیان روپی رسی سے نکال کر بھو ساگر پار اُتار دیتے ہیں اور یہ بھاگوت پران جس کے آد مدھیہ اور انت میں شری کرشن جی کا مہاتم لکھا ہے سن کر میرا من ہر چرنوں میں لین ہو گیا اس لئے اب مجھ کو تچھک سانپ کے کاٹنے اور اپنے مرنا کا کچھ ڈر نہیں رہا آج ساتویں دن تچھک سانپ کے کاٹنے سے میں یہ تن چھوڑ دونگا آپ اگیا دیویں تو میں بولنا چھوڑ کر شیام سندر کے سوروپ کا دھیان لگاؤں شکدیو جی نے کہا کہ اس وقت تم کو ہر چرنوں کا دھیان کرنا ضرور چاہیے جب یہ بات سن کر راجہ پریچھت آنکھ بند کر کے شری کرشن جی کا دھیان کرنے لگے اور شکدیو جی اور سب رکھیشور وہاں سے اُٹھ کر اپنے استھان پر چلے گئے تب تچھک سانپ بہر دن رہے اپنے

استھان سے براہمن روپ دھر کر پرتچھت کو کاٹنے چلا اُسی وقت کشپ جی کی اگیا سے دھنونتر بید
تو مڑی آدک اوکھد جھولی میں لے کر راجہ پرتچھت کو اچھا کرنے کے واسطے گھر سے نکلے جب
راہ میں براہمن روپ تچھک نے دھنونتر بید کو دیکھ کر پوچھا کہ تم کہاں جاتے ہو تب دھنونتر بید
نے جواب دیا کہ آج ہستناپور میں تچھک سانپ راجہ پرتچھت کو کاٹے گا اس لیے میں اُس کا زہر
اُتارنے جاتا ہوں یہ بات سُن کر مایا روپ براہمن نے کہا کہ تم تچھک سانپ کے کاٹے
ہوئے کو اچھا کر سکتے ہو دھنونتر بید بولے کہ تچھک کیا مال ہے کسی طرح کا سانپ کاٹے
تو میں اچھا کر سکتا ہوں یہ بات سن کر اُس نے کہا کہ تچھک سانپ میں ہوں میں یہاں ایک
درخت کو کاٹتا ہوں تم اُس کو پھر ہرا کردو تو میں جانوں کہ تم پرتچھت کا زہر اُتار سکو گے
دھنونتر نے کہا اچھا جیسے تچھک نے اُسی جگہ ایک برگد کے درخت میں کاٹ لیا ویسے وہ درخت ایک لوہار
سمیت جو اُس پر چڑھا ہوا لکڑی کاٹتا تھا تچھک کے زہر سے جلکر راکھ ہو گیا دھنونتر بید نے آچمن
کرکے اور سنجیونی منتر پڑھ کر جیسے راکھ پر پانی کا چھینٹا مارا ویسے راکھ سے ڈالی اور پتے نکل کر دو گھڑی
میں پھر وہ درخت جیوں کا تیوں تیار ہو گیا اور لوہار لکڑی کاٹنے والا بھی جی اُٹھا یہ حال دیکھتے ہی
تچھک سانپ گھبرا کر دھنونتر سے بولا کہ اے مہاراج تم کس چیز کی چاہ رکھ پرتچھت کا زہر اُتارنے کے
واسطے جاتے ہو دھنونتر نے جواب دیا کہ ایسے دھرماتما راجہ کو جس سے بہت لوگوں کا بھلا ہوتا ہے
جلا کر منھ مانگا درب پاویں گے تچھک بولا کہ اے مہاراج تم صرف زہر اُتارنے ہی کا منتر جانتے ہو
یا اور بھی کچھ گیان رکھتے ہو تب دھنونتر نے کہا کہ میں ماضی و حال و استقبال تینوں وقت کی بات
جان سکتا ہوں یہ بات سن کر تچھک نے کہا اے دُج راج پہلے تم یہ بچار لو کہ راجہ پرتچھت کی عمر پوری
ہو چکی یا ابھی کچھ باقی ہے دھنونتر نے اپنی بدیا سے بچار کر کہا کہ پرتچھت کی عمر پوری ہو کر اب تھوڑی
دیر اُس کے مرنے میں رہ گئی ہے یہ بات سُن کر تچھک بولا کہ اے مہاراج جب ایسا ہے تب
تمھارا منتر اُس کو فائدہ نہیں کرے گا اگر اُس کی عمر کچھ اور ہوتی تو تم اُس کو ضرور جلا دیتے اور جو تم کو
درب کی چاہ ہو تو مجھ سے لے کر اپنے گھر چلے جاؤ دھنونتر نے کہا کہ بہت اچھا تب تچھک نے ایک
درخت کے نیچے گڑی ہوئی درب دکھا دی دھنونتر اُس کو کھود کر جتنا اُس سے اُٹھ سکا اُتنا روپیہ
لے کر وہاں سے اپنے گھر کو چلا گیا اور تچھک ہستناپور میں ایک کیڑے کا روپ بن کر ایک پھول میں
بیٹھ رہا جب کہ براہمن نے وہ پھول اُٹھا کر راجہ پرتچھت کو دیا تب کیڑا روپی تچھک نے پھول
سے نکل کر جیسے پرتچھت کو کاٹ لیا ویسے بدن راجہ پرتچھت کا جلکر راکھ ہو گیا اور جیتن آتما دبیہ بمان پر
بیٹھ کر بیکنٹھ میں پہونچا اور تچھک سانپ وہاں سے اُڑ کر اندر لوک کو چلا گیا یہ حال دیکھ کر جتنے
لوگ اس جگہ بیٹھے تھے رونے لگے اور شہر کے سب استری اور پُرش یہ حال سُن کر بڑا سوچ کرنے لگے

اور جنمیجے نے پریچھت اپنے باپ کو داہ دے کر شاستر کے موافق اُس کا کریا کرم کیا اور منتریوں کی اِچھا سے راج سنگھاسن پر بیٹھا اور جو لوہار درخت کے ساتھ جلکر پھر جی اُٹھا تھا اُس نے ہستنا پور میں آکر جو باتیں تچھک سانپ اور دھنونتر بید سے ہوئی تھیں جیوں کی تیوں سب لوگوں سے کہدیں یہ حال تو پریچھت کے منتریوں نے سُن کر تچھک سانپ سے بہت بُرا مانا جبکہ جنمیجے کو بارہ برس گدّی پر بیٹھے ہوچکے تب اُس نے بھی منتریوں سے حال مرنے اپنے باپ اور بھینٹ ہونے تچھک اور دھنونتر کا سُن کر بہت کرودھ کیا اور کہا کہ دیکھو تچھک نے شرنگی رکھو کے شاپ دینے سے میرے باپ کو کاٹا تو اُس کا قصور نہیں تھا لیکن اُس نے دھنونتر بید کو راہ میں درب دے کر ہستنا پور آنے سے منع کرا اس لیئے میں اُس کو اپنا دُشمن جان کر اس طرح سب سانپوں کو اپنے باپ کے بدلے جلا دوں گا کہ جس میں سانپوں کا بیج دنیا میں نہ رہے یہ بات بچارتے ہی جنمیجے نے براہمن اور رکھیشوروں کو بلا کر کہا کہ آپ لوگ کوئی ایسی جگیہ کرائیے جس میں سب سانپ جل کر مرجاویں براہمنوں نے کہا بہت اچھا سرپ ستر جگیہ کرنے سے سب سانپ آپ سے آپ آکر جل جاتے ہیں وہی کرو جنمیجے نے پرارسوت براہمن کو آچارج بنا کر وہ جگیہ کرانا شروع کیا تب منتر کے پربھاؤ سے ہزاروں سانپ اپنی جگہ چھوڑ کر دوڑتے ہوئے وہاں چلے آئے اور اپنی اچھا سے شردا میں بیٹھ کر آہت دیتے وقت اگن کُنڈ میں گرنے اور جلنے لگے جبکہ اسی طرح کروڑوں سانپ اُس جگیہ میں جلکر مرگئے اور تچھک اپنے پران کے ڈر سے راجہ اندر کی شرن میں جا چھپا اس لیئے جگیہ شالا میں نہیں ہونچا تب جنمیجے نے براہمنوں سے پوچھا کہ مہاراج سب سانپ جلکر مرے جاتے ہیں لیکن تچھک میرا دشمن ابھی تک کیوں نہیں آیا براہمنوں نے جواب دیا کہ تچھک سانپ راجہ اندر کی رچھا کرنے سے ابتک یہاں آکر نہیں جلا یہ بات سن کر جنمیجے نے جگیہ کرانے والے براہمنوں سے کہا کہ اے مہاراج ہمارے دشمن کی رچھا کرنے سے اندر بھی ہمارا دشمن ٹھہرا تمھارا منتر ایسی سامرتھ نہیں رکھتا جس میں تچھک اندر سمیت آکر جل جاوے رکھیشوروں نے جواب دیا کہ پرمیشور کی دیا سے منتر میں سب سامرتھ ہے اب ہم لوگ تمھارے کہنے سے ایسا ہی منتر پڑھیں گے جیسے براہمنوں نے وہی منتر پڑھ کر اگن کُنڈ میں آہت ڈالی ویسے سنگھاسن راجہ اندر کا جس کے نیچے وہ سانپ چھپا تھا تچھک سمیت اُڑا چال دیکھ کر باسک ناگ کے ناتی آستیک نے برہسپت پروہت سے کہا کہ جو اس وقت آپ کچھ سہایتا اندر اور تچھک کی نہیں کریں گے تو وہ دونوں اگن کنڈ میں جلکر مرجاویں گے تب برہسپت گرو نے آستیک کو ساتھ لیے ہوئے جگیہ شالا میں جا کر انگرس گوتری براہمن جگیہ کرانے والے سے جو اُن کے کُل میں تھا کہا کہ تم لوگ آہت دینے میں تھوڑی دیر لگاکر یہی دچھنا پورن آہت کی جنمیجے سے مانگ لیو جس میں اندر اور تچھک کا پران بچے جب کہ منتر کے پربھاؤ سے اندر کا سنگھاسن تچھک سانپ سمیت

اُڑتا ہوا جگیہ شالا میں آ پہونچا تب برہسپت اور آستیک نے بہت اُستت کر کے جنمیجے سے کہا کہ اے راجہ جنمیجے راجہ پریکھشت کو براہمن کے شراپ سے مرنا لکھا تھا اس میں تچھک کا کچھ قصور نہیں ہے اور تچھک سب سانپوں کا راجہ ہو کر امرت پینے سے وہ نہیں مر سکتا اور تم جو یہ سمجھتے ہو کہ تچھک کے کاٹنے سے ہمارا باپ مرا سو یہ بات گیان کے باہر ہے مرنا اور جینا اور دُکھ اور سکھ اور ہان اور لابھ پرمیشور کی اِچھا اور اپنے نصیب سے ہوتا ہے دیکھو جس طرح سنساری لوگ آگ سے جلنے اور پانی میں ڈوبنے اور ہتھیار سے مارنے اور سانپ کے کاٹنے اور گھاؤ کے لگنے اور مکان کے گرنے اور زہر کے دینے اور بہت طرح کے روگ آدک سے جیسا جس کے نصیب میں لکھا رہتا ہے مر جاتے ہیں لیکن ایک بہانہ ہو کر موت کا نام کوئی نہیں لیتا اسی طرح تمھارا باپ بھی اپنی پراربدھ کے موافق تچھک سانپ کے کاٹنے سے مر کر مکت پدوی پر پہونچا اور تم نے ایک تچھک کے بدلے کروڑوں سانپ بنا اپرادھ جلا کر مار ڈالے گیانی اور دھرماتما کو ایسا نہ چاہیئے آپ کرودھ اپنا چھما کر کے یہ جگیہ ست کر دو اور پریکھشت کا مرنا اپنی پراربدھ سے سمجھ کر اور سانپوں کو نہ جلاؤ کسی کے مارنے سے کوئی نہیں مرتا اور اُن پرمیشور کو ڈنڈوت کرنا چاہیئے جن کی مایا سے لوگوں کو یہ ابھمان پیدا ہوتا ہے کہ ہم نے اپنے دشمن کو مار کر جیت لیا نارائن جی کیول یہ بات کہنے کے واسطے بنا کر مارنا اور جلانا سب کا اپنے آدھین رکھتے ہیں دوسرے کو یہ سامرتھ نہیں ہے کہ اس میں دم مار سکے جب یہ بات برہسپت گرو اور آستیک ناگ سے سُن کر راجہ جنمیجے کو گیان پیدا ہوا تب اس نے براہمنوں سے کہا کہ پورن آہت اگن میں ڈالو اُس وقت تچھک نے یہ بردان راجہ جنمیجے کو دیا کہ جو کوئی ہمارا اور تمھارا نام اسمرن کرے گا اُس کو کوئی سانپ نہ کاٹے گا جب جنمیجے نے رکھیشوروں اور براہمنوں کو چھنا دے کر بدا کیا تب برہسپت گرو جن کی دیا سے اِندر اور تچھک کا پران بچا تھا اُن کو اسیس دے کر چلے گئے ۔

اتنی کتھا سُنا کر سوت جی نے شیام سندر کو دھیان میں ڈنڈوت کر کے شونک آدک رکھیشوروں سے کہا کہ ہم نے امرت روپی بھاگوت پُران تم لوگوں کو سنایا جس کے پرتاپ سے سب پاپوں سے چھوٹ کر تمھاری مکت ہو جاوے گی ۔

ادھیائے ساتواں

کہنا سوت جی کا شونکادک رکھیشوروں سے پھل شُبھ اور اشُبھ کرموں کا

سوت جی نے شونکادک رکھیشوروں سے کہا کہ اِندر آدک دیوتوں کو پرمیشور کی یہ اگیا ہے

کہ جو آدمی جیسا پنتھ اور جگیہ اور تپ آدک کرے ویسا اُس کو سورگ دیا کرو اور پاپ کرنے والوں کو دھرم راج اُن کے کرم کے موافق نرک میں بھیج دیا کریں جو لوگ کیول پرمیشور کا بھجن اور اسمرن کرتے ہیں اُن کو اندر پُری سے اوپر برھم لوک میں جگہ ملتی ہے اور پرمیشور کی نرگُن پوجا اور بھجن کرنے والے بیکنٹھ میں جاکر ہمارے تک وہاں کا سکھ اُٹھاتے ہیں راجہ پریچھت بھی بھاگوت پُران سُننے سے شیام سُندر کے پریم میں مگن ہوکر بیکنٹھ کو چلے گئے جتنا جگیہ اور تپ اور بھجن اور اسمرن سنساری لوگ کرتے ہیں اُس میں ایک تو کسی منورتھ پورا ہونے کے واسطے ہوتا ہے اور دوسرا بغیر کسی اچھا کے ہوتا ہے ہم نے دونوں طرح کا حال تم کو اس بھاگوت میں سُنا دیا اٹھارھوں پُرانوں میں شری مدبھاگوت پُران سب سے زیادہ اُتم ہے یہ بات سن کر شونکادک رکھیشوروں نے نام اٹھارھوں پُرانوں کا پوچھا تب سوت جی نے کہا کہ اٹھارہ پُران یہ ہیں - برھم پُران - پدم پُران - بشن پُران - شیو پُران - لنگ پران - گرڑ پُران - نارد پُران - اگن پُران - اسکند پُران - بھوشیہ پُران - برھم بیورت پران - مارکنڈے پُران - باراہ پُران متسیہ پُران - کورم پُران - برھمانڈ پُران - نرسنگھ پُران - بھاگوت پُران - ان سب پُرانوں میں پرمیشور کا گُن اور چرتر برنن کیا ہے اور کسی پُران میں راجسی اور کسی میں تامسی دھرم لکھا ہے اور شری مدبھاگوت میں کیول ساتوکی دھرم اور بھگوت گُن بید بیاس جی نے برنن کیا ہے سو سب ہم نے تم کو سُنایا اب اور کیا سُننا چاہتے ہو۔

ادھیائے آٹھواں

کہنا سوت جی کا اُتپت مارکنڈے رکھیشور کی

شونکادک رکھیشوروں نے اِتنی کتھا سُن کر پوچھا کہ اے سوت جی آپ نے پرمیشور کا گُن اور چرتر ہم لوگوں کو سُنا کر کرتارتھ کیا اب بہت دنوں تک جیتے رہیں اب ہم لوگ یہ سُننا چاہتے ہیں کہ ہمارے کُل میں مارکنڈے رکھیشور نے پرمیشور کی مایا کس طرح دیکھ کر بیکنٹھ ناتھ کا درشن پایا اور بیاس جی نے سب بیدوں کو کس طرح الگ برنن کیا سوت پورانک نے کہا کہ جب برھما جی نے دیکھا کہ کلجگ کے آدمی تھوڑی عمر ہونے سے سب بید نہیں پڑھ سکیں گے تب برھما جی کے بنے کرنے سے نارائن جی نے بید بیاس کا اوتار دھارن کرکے بیدوں کا سار نکال لیا اور اُن کا نام الگ الگ رکھ کر وہ سب اپنے چیلوں کو پڑھایا اور جو پُران بیدوں میں سے نکالا تھا اُس کا نام مارکنڈے پُران رکھا یہ سُن کر رکھیشوروں نے پوچھا کہ پہلے یہ بتائیے کہ مارکنڈے جی نے اتنی بڑی عمر کس طرح پائی تھی سوت جی نے کہا کہ مرکنڈ نام ایک رکھیشور تھے اُن کے کوئی بیٹا نہ تھا جب مرکنڈ رکھیشور نے

سنتان پیدا ہونے کے واسطے دیوتوں کے نام پر بہت تپ اور ہوم کیا تب دیوتوں نے درشن دے کر
کہا کہ اے رکھیشور تیرے بھاگ میں بیٹا نہیں لکھا ہے لیکن تپ اور ہوم کرنے کے پرتاپ سے تیرے
ایک بیٹا ہو کر بارہ برس کی عمر میں مرجاے گا یہ سُن کر رکھیشور نے بنے کیا کہ میں سنتان پیدا ہونے
کی اچھا رکھتا ہوں بارہ برس کا ہو کر مرجائے گا تو میں صبر کر لوں گا جب دیوتوں کے آشیرباد سے
مرکنڈ کے بیٹا پیدا ہوا تب مرکنڈ رکھیشور نے اُس کا نام مارکنڈے رکھ کر بڑی خوشی منائی جب
وہ لڑکا بارہ برس کا ہوا تب اُس کے ماتا پتا رونے لگے مارکنڈے نے اُن کو روتے ہوے دیکھ کر
پوچھا کہ تم لوگ کس واسطے اتنا بلاپ کرتے ہو اُنھوں نے کہا کہ اے بیٹا اب تمھارے مرنے کا دن
نزدیک آ پہونچا یہی سمجھ کر ہم لوگ روتے ہیں یہ سُن کر مارکنڈے بولے کہ سنسار میں کوئی ایسا
اُپائے بھی ہے جس کے کرنے سے ہم جیتے رہیں اُس کے ماتا اور پتا نے کہا کہ اے بیٹا نارائن جی
کی دیا سے سب کام آدمی کے پورے ہوتے ہیں یہ بات سُنتے ہی مارکنڈے بن میں جا کر پرمیشور کا
تپ اور دھیان کرنے لگے جب اُن کو چھ منونتر تپ کرتے کرتے بیت گئے تب راجہ اندر نے ڈر کر بچار کیا
کہ یہ براہمن تپ کر کے میرا اندراسن چھین لے گا ایسا بچارتے ہی اندر نے کامدیو اور بسنت رتُ اور گندھرب
اور اپسراؤں کو مارکنڈے کی تپسیا بھنگ کرنے کے واسطے بھیجا اُنھوں نے ہماچل پہاڑ سے اُتر کی طرف
بھدرا ندی کے کنارے جہاں مارکنڈے شلا پر بیٹھے ہوئے تپ کرتے تھے پہونچ کر کیا دیکھا کہ وہاں
گھنے گھنے درختوں کی چھایا ہو کر بہت طرح کے خوشبودار پھول اور پھل لگے ہوے ہیں اور کوکلا اور
مور آدک بہت پنچھی وہاں بیٹھے ہوے اپنی سُہاؤنی بولیاں بول رہے ہیں یہ شوبھا دیکھ کر موہت
ہو گئے جب پراتہ کال مارکنڈے اگن ہوتر کر کے وہاں پر بیٹھے اُسی وقت سب اپسرا اُس کے سامنے
ناچ کر بھاؤ بتانے لگیں اور گندھربوں نے بہت باجا بجا کر چھ راگ اور چھتیس ۳۶ راگنی گائے اور کامدیو
نے کوکلا روپ بن کر کام روپی بان چلایا اور بسنت رُت کی مہما سے اچھے اچھے باغ وہاں تیار ہو کر شیتل مند
سگندھ ہوا بہنے لگی جب ناچتے وقت ایک اپسرا کا کپڑا ہوا سے اُڑ گیا تب وہ ننگے بدن گیند
اُچھالتی ہوئی مارکنڈے کے پاس چلی آئی لیکن مارکنڈے کا چت کچھ چلائمان نہیں ہوا جب
بہت تدبیر کرنے پر بھی کامدیو اور اپسرا آدک کا کچھ زور اُن پر نہیں چلا تب وہ لوگ شاپ دینے کے
ڈر سے بھاگ کر کانپتے ہوے اندر کے پاس پھر آئے اور بہت شرمندہ ہو کر کہا کہ ہمارا کچھ زور
مارکنڈے پر نہیں چلا یہ سُن کر اندر آدک دیوتوں نے بہت تعجب مانا اور دیوتا لوگ مارکنڈے جی کے
درشن کے واسطے آپ وہاں جا کر اُن کی اُستت کر کے چلے آئے جب اسی طرح کچھ دن مارکنڈے جی
کو تپ کرتے بیتے تب نارائن جی آپ گرڑ پر سوار ہو کر وہاں گئے اور اپنے چتربھجی روپ کا درشن
مارکنڈے جی کو دے کر کہا کہ جو کچھ تمھاری اِچھا ہو سو بر دان مانگو مارکنڈے جی نے بیکنٹھ ناتھ کو دیکھتے ہی

گونڈوت کی اور پرکرما اور استت کرنے کے پیچھے ہاتھ جوڑ کر بولے کہ اے دنیاناتھ میں اپنی عمر بڑی چاہتا ہوں تر بھون پت نے کہا کہ تم ایک کلپ تک جیتے رہو گے یہ کہہ کر لچھمی پت بیکنٹھ کو چلے گئے

ادھیائے نواں

مہاپرلے کا تماشہ دکھلانا نارائن جی کا مارکنڈے رکھیشور کو

سوت جی نے شونک آدک رکھیشوروں سے کہا کہ جب مارکنڈے جی برہما جی کے ایک دن کے برابر عمر ہو جانے پر بھی اسی طرح تپ اور دھیان کرتے رہے تب کچھ دن کے پیچھے نارائن جی نے مارکنڈے جی کو پھر درشن دے کر کہا کہ اب تم کیا چاہتے ہو مارکنڈے جی ہاتھ جوڑ کر بولے کہ اے مہاپربھو اب مجھ کو کسی چیز کی چاہ نہیں ہے لیکن آپ کی مایا کا تھوڑا سا تماشہ دیکھا چاہتا ہوں جس مایا سے آپ سب جیؤوں کو پیدا کر کے پھر ناش کر دیتے ہیں بیکنٹھ ناتھ نے کہا کہ بہت اچھا آج کے ساتویں دن ہم کو اپنی مایا دکھلاویں گے لیکن تم ہوشیار رہ کر ہم کو مت بھول جانا بھولنے سے تمھارا پتہ نہیں لگے گا ۔ مارکنڈے جی نے کہا کہ اے تر بھون پت میں آپ کو کبھی نہیں بھولوں گا جب یہ بات سن کر نارائن جی بیکنٹھ کو چلے گئے تب مارکنڈے جی بھی وہاں سے اپنے استھان پر چلے آئے جب ساتویں دن مارکنڈے جی نے ندی کنارے بیٹھ کر تپ کرتے وقت مہاپرلے کا تماشہ دیکھنا چاہا تب کیا دکھائی دیا کہ ایک طرف سے بڑی آندھی اٹھ کر سارے دھول کے اندھیالا چھا گیا یہ حال دیکھ کر مارکنڈے جی نے اپنے من میں کہا کہ میں نے آج تک ایسی آندھی کبھی نہیں دیکھی پھر چاروں طرف سے پانی امنڈتا ہوا آ کر جہاں وہ بیٹھے تھے وہاں اتھاہ پانی ہو گیا اور وہ اس پانی میں غوطہ کھانے لگے کبھی غوطہ کھا کر پانی میں ڈوب جاتے تھے کبھی پانی کے زور سے اوپر نکل آتے تھے اور کبھی گھڑیال وغیرہ پانی کے جانور ان کو نگل جاتے تھے اور کبھی ان کو اپنے منھ سے اگل دیتے تھے جبکہ مارکنڈے جی کی سمجھ میں ہزاروں برس تک ان کا یہی حال رہا تب وہ اپنے من میں بہت شرمندہ ہو کر کہنے لگے کہ دیکھو مجھ سے بڑی چوک ہوئی جو ایسا بردان مانگ کر اس حال کو پہونچا اب پرمیشور سے یہ اچھا رکھتا ہوں کہ وہ دیا کر کے مجھ کو اس پانی سے جیتا باہر نکالیں مارکنڈے جی کو بھگوان کا دھیان کرتے ہی جب اس مایا روپی جل میں ایک ٹاپو اور برگد کا درخت دکھائی دیا تب انھوں نے خوش ہو کر من میں کہا کہ اے پرمیشور مجھ کو کس طرح اس ٹاپو تک پہونچا دو تو میں برگد کی ڈالی پکڑ کر اپنا پران بچا لوں جب مارکنڈے جی بھگوان کی دیا سے اس درخت کے پاس پہونچے تب انھوں نے کیا دیکھا کہ ایک پتا برگد کا دونے کی طرح بنا ہو کر اس میں ایک لڑکا بارہ تیرہ دن

کی عمر کا شیام رنگ چندر مکھ کمل نین بہت سندر لیٹا ہوا اپنے پاؤں کا انگوٹھا ہاتھ سے پکڑے مُنھ میں ڈالے چوس رہا ہے جب کہ مارکنڈے جی پاس پہونچ کر اُس لڑکے کی چھب دیکھنے لگے تب بالک روپ بھگوان نے سانس کھینچی تب مارکنڈے جی مچھر کی طرح اُن کی ناک میں گھس گئے اور وہاں پرتھوی اور آکاش اور سورج اور چندرما اور ساتوں دیپ اور نو کھنڈ اور دسوں دسا اور آٹھوں لوکپال اور تالاب اور درخت اور شہر اور گاؤں اور سمدر اور پہاڑ اور چاندی اور سونے کی کھان اور رکھیشوروں اور منیشوروں کی کُٹی اور اپنا استھان وغیرہ دنیا بھر کی چیزیں اُس روپ میں دیکھ کر آشچرج مانا جب سانس چھوڑنے وقت ناک کے باہر نکل آئے تب مارکنڈے نے اُس لڑکے کو اُسی طرح دیکھ کر چاہا کہ اُس کو گود میں اُٹھا کے پیار کریں ایسا بچار کر مارکنڈے جی نے اُس لڑکے کو اُٹھانا چاہا ویسے بالک روپ بھگوان اور مایا روپ پانی اور درخت سب انتردھیان ہو گئے اور مارکنڈے اپنی سمجھ میں کروڑوں برس تک مایا کا تماشہ دیکھ کر جب چیتن ہوئے تب اُنھوں نے اپنے کو جیوں کا تیوں ندی کنارے بیٹھے پایا اور بچارا تو دو گھڑی سے زیادہ عرصہ نہیں ہوا تھا

ادھیاے دسواں

آنا شری پاربتی اور مہادیو جی کا مارکنڈے جی کے پاس

سوت جی نے شونک آدک رکھیشوروں سے کہا کہ مارکنڈے جی نے مایا روپی مہاپرلے کا تماشہ دیکھ کر دھیان میں نارائن جی سے بنے کیا کہ اے تربھون پت مجھ سے اپرادھ ہوا جو آپ کی مایا دیکھنے کے واسطے بردان مانگا جہاں آپ کی مایا کو برھما آدک دیوتا نہ جان کر بڑے بڑے رکھیشور اور منیشور اور گیانی لوگ اس مایا میں پھنسے رہتے ہیں وہاں میری کیا سامرتھ ہے جو آپ کی مایا کا بھید جان سکوں جس طرح مچھر پہاڑ اُٹھانے کی اچھا رکھ کر وہ کام نہیں کر سکتا اسی طرح میں بردان مانگ کر بحث ہوا مجھ کو اپنی شرناگت جان کر میرا اپرادھ چھما کیجئے مارکنڈے جی یہ کہہ کر پرمیشور کے دھیان میں مگن ہو گئے۔ اتنی کتھا سُنا کر سوت جی بولے کہ اے رکھیشور و پرمیشور کی مہما جاننے کے واسطے سب چھوٹے اور بڑے اپنی سامرتھ بھر محنت کرتے لیکن اُن کے بھید کو نہیں پہونچ سکتے جس نے اُن کا بھید جاننے کے واسطے غوطہ مارا آج تک اُس کا پتہ نہیں لگا اب ہم مارکنڈے رکھیشور کا ایک حال اور کہتے ہیں سنو کہ ایک دن شری مہادیو اور پاربتی جی بیل پر چڑھے ہوئے بہت گنوں کو ساتھ لیے ہوئے چلے جاتے تھے راہ میں شری پاربتی جی نے مارکنڈے جی کو اس طرح پرمیشور کے دھیان میں لین دیکھا جس طرح سمدر کا پانی ہوا نہ چلنے سے چپ چاپ رہ کر ہلتا ڈلتا نہیں ہے تب شری پاربتی جی نے

شری مہادیو سوامی سے ہاتھ جوڑ کر بنے کیا کہ اے مہاپربھو اس رکھیشور کو تپسیا کا کچھ پھل دیجیئے شری مہادیو جی نے کہا کہ اس کو کسی چیز کی چاہ نہیں ہے ہم اس کو کیا دیں سوائے بھگتی اور دھیان ہرچند کے مجھ کو بھی کچھ مال نہیں سمجھتا لیکن تمھارے کہنے سے میں چلکر اس سے دو باتیں کرتا ہوں سادھو اور مہاتما کی سنگت کرنے میں بڑا فائدہ ہوتا ہے جب مہادیو جی شری پاربتی جی سمیت مارکنڈے جی کے پاس گئے تب ان کو پرمیشور کے دھیان میں ایسا لین دیکھا کہ اُن کے آنے کا حال بھی کچھ مارکنڈے جی کو معلوم نہ ہوا اس لیے شری شو جی نے مارکنڈے جی کے ہردے میں پرویش کر کے جس چترپھجی مورت شیام سندر کا دھیان وہ کر رہے تھے اُس روپ کو وہاں سے انتردھیان کر کے اپنا پرکاش اُس جگہ پرگٹ کیا جبکہ مارکنڈے جی کو اپنے ہردے میں چترپھجی روپ دکھلائی نہ دے کر ایک پُرش سفید رنگ دس بھجا اور تین آنکھ والا شیر کی کھال اور منڈمال پہنے اور ترسول اور ڈمرو ہاتھ میں لیے ہوئے دھیان میں دیکھ پڑا تب مارکنڈے جی نے گھبرا کر آنکھ اپنی کھول دی اُس وقت شری مہادیو جی کو اسی روپ سے شری پاربتی جی سمیت بہت گنوں ساتھ لیے ہوئے جیسے اپنے سامنے کھڑے دیکھا دیسے اُٹھ کھڑے ہوئے اور ڈنڈوت اور پرکرما کر کے اُن کو بڑے آدر بھاؤ سے آسن پر بیٹھالا اور بدھ کے ساتھ اُن کی پوجا کر کے ہاتھ جوڑ کر بنے کیا کہ اے دنیا ناتھ آپ سب دیوتوں کے مالک ہو کر سب گنوں سے بھرے ہیں میں ایسی سامرتھ نہیں رکھتا جو آپ کی اُستت کر سکوں جس طرح آپ نے دیال ہو کر مجھ کو اپنا درشن دیا اسی طرح میری ہزاروں ڈنڈوت لیجئے اور اپنے آنے کا کارن بتلائیے یہ بات سنتے ہی شری بھولا ناتھ نے ہنسکر کہا کہ اے رکھیشور جس مہاپرلے میں چودھوں لوک ناش ہو کر کوئی جیو نہیں رہتا اُس مہاپرلے کو تم نے دیکھا اس لیے میں تمھارا درشن کرنے آیا ہوں اور جتنے براہمن اور بھگت اور سادھو مجھ کو پیارے ہیں اُتنی اندر آدک دیوتوں سے پریت نہیں رکھتا جس طرح مجھ کو اپنا بھگت پیارا معلوم ہوتا ہے اُسی طرح نارائن جی کے سیوک بھی جانتا ہوں گیانی آدمی کو ہمارے اور بشن بھگوان کے بیچ میں کچھ بھید نہ سمجھنا چاہیئے جتنا تم ایسے ہر بھگتوں کا درشن پا کر سنساری آدمی شُدھ ہو جاتے ہیں اتنا تیرتھ اسنان کرنے اور دیوتوں کے درشن سے پوتر نہیں ہوتے تم کو جو کچھ اچھا ہو وہ بردان ہم سے مانگ لو ہمارا درشن نہ پھل نہیں ہوتا یہ بات سُن کر مارکنڈے رکھیشور نے شری مہادیو اور شری پاربتی جی کی ڈنڈوت کر کے بنے کیا کہ اے مہاپربھو آپ ساکشات ایشور ہو کر مجھ اگیان کو اتنی بڑائی دیتے ہیں جس طرح کلپ برچھ کے نیچے جا کر آدمی کا سب منورتھ پورا ہو جاتا ہے اُسی طرح آپ کا درشن پانے سے کچھ اچھا نہ رکھ کر کیول یہی بردان مانگتا ہوں کہ بیکنٹھ ناتھ اور آپ کے چرنوں میں میری پریت ہمیشہ بنی رہے یہ بات سُن کر شری شیو جی نے کہا کہ تم ایک کلپ تک چرنجیو رہ کر کبھی بوڑھے نہ ہو گے اور تم کو سدا میری

اور نارائن جی کی بھگت بنی رہے گی اور اٹھارھوں میں سے ایک پران تمھارے نام سے پرکٹ ہوگا یہ بردان دے کر شیو جی مہاراج وہاں سے انتر دھیان ہو کر کیلاس پربت پر چلے گئے اور سب حال پیدا ہونے اور تپسیا کرنے اور بردان پانے مارکنڈے رکھیشور کا شری پاربتی جی سے برنن کیا - اتنی کتھا سنا کر سوت جی نے شونکادک رکھیشوروں سے کہا کہ تم نے مارکنڈے رکھیشور کا جو حال پوچھا وہ ہم نے تم کو سنا دیا -

ادھیائے گیارھواں

پوچھنا شونکادک رکھیشوروں کا حال شنکھ چکر گدا پدم آدک کا سوت جی سے

شونکادک رکھیشوروں نے اتنی کتھا سن کر پوچھا کہ اے سوت جی پرمیشور کی پوجا کرنے کی بدھ کیا ہے سو کہیے اور یہ بھی کہیے کہ شنکھ اور چکر اور گدا اور پدم شستر اور بجینتی مالا اور پیتامبر جو آٹھوں پہر نارائن جی دھارن کیے رہتے ہیں یہ سب کون چیزیں ہیں سوت جی نے کہا کہ تم لوگ بڑی گپت بات پوچھتے ہو اس لیے میں بید بیاس اپنے گرو کو ڈنڈوت کر کے کہتا ہوں سنو کہ یہ برھمانڈ بھگوان کا ڈول ہے پرتھوی پاؤں آکاش سر سورج آنکھیں بایو ناک دسوں دسا کان لوکپال بھجا چندر ما من جمراج دانت درخت بدن کے روئیں بادل سر کے بال پہاڑ بدن کی ہڈیاں سمدر پیٹ ندیاں بدن کی نسیں ہو کر سب بیوہار سنسار کا اسی براٹ روپ میں سمجھنا چاہیے جو آدمی اس براٹ روپ کا دھیان لگا کر سب جیوؤں میں پرمیشور کی شکت برابر دیکھتے ہیں وہ کام کرودھ لوبھ اور موہ آدک کے بس نہ ہو کر کسی سے دشمنی یا دوستی نہیں رکھتے اور کوستھمن نارائن جی کی جوت اور بجینتی مالا مایا اور پیتامبر چاروں بید اور جنیو کا جوڑا اونکار اور کانوں کے کنڈل سانکھیہ شاستر اور جوگ شاستر اور مکٹ برھم لوک اور شیش ناگ اُن کے بیٹھنے کا سنگھاسن اور پدم ستوگن اور گدا پراکرم اور شنکھ جل تتو اور سدرشن چکر اگن تتو اور کھڑگ آکاش تتو اور سارنگ دھنکھ کال روپ ہو کر پرمیشور کے ترکس میں سب جیوؤں کا کرم بھرا رہتا ہے اور بیکنٹھ پرمیشور کا چھتر اور گرڑ بید روپ اور لچھمی جی شکت اور نند سنند آدک پارکھد اُن کی بھبوت ہیں اس لیے نارائن جی اپنے بھگتوں پر خوش ہو کر اپنا گہنا اور کپڑا لیے ہوئے درشن دیتے ہیں اور اُن کا چرتر کوئی نہیں جان سکتا ہم نے گرو کی کرپا سے یہ سب کتھا سنائی جو آدمی پراتہ کال اُٹھ کر نارائن جی کا دھیان شنکھ چکر گدا آدک سمیت کرتا ہے تو وہ جلد ہی اُس پر خوش ہو کر اس کو کرتارتھ کر دیتے ہیں اتنی کتھا سن کر رکھیشوروں نے پوچھا کہ بارھوں مہینے میں سورج بھگوان نئے نئے روپ الگ الگ نام سے جو پرکاش کرتے ہیں اُس کا کیا کارن ہے سوت جی بولے کہ سورج دیوتا بھی ایک

سوروپ بھگوان کا ہے ساعت اور گھڑی اور پہر پہچاننے کا گیان ان نے پرکاش سے معلوم ہوتا ہے۔
چیت کے مہینے میں سورج دھاتا نام سے پرکاشت ہیں اور کرتستھلی نام اپسرا اُن کے آگے ناچ کر تمبرنام گندھرب اُن کو گانا سُناتے ہیں اور ہتی نام راچھس اُن کا رتھ پیچھے سے ڈھکیلتا ہے اور باسُک ناگ اُس رتھ میں سانپوں کی رسّی باندھنے اور کرت جچھ اُس کی درست کرنے کے واسطے بنے رہتے ہیں اور پلست نام رکھیشور اُن کے ساتھ رہ کر اُستت کرتے جاتے ہیں۔
بیساکھ میں سورج کا نام ارجما ہو کر پلہیہ نام رکھیشور اور اُرجا نام جچھ اور ہتی نام راچھس اور پنج کستھلی نام اپسرا اور نارد گندھرب اور کچھ نیر نام ناگ۔
اور جیٹھ مہینے میں سورج کا نام متر ہو کر اتر نام رکھیشور اور پورکھئے نام راچھس اور تچھک ناگ اور منیکا اپسرا اور ہاہا نام گندھرب اور رتھسو نام جچھ۔
اور اساڑھ میں برن نام سورج کا ہو کر بششٹھ رکھیشور اور رمبھا نام اپسرا اور ہوہو نام گندھرب اور سہجنیہ نام جچھ اور سرپگیہ نام ناگ اور چترسین نام راچھس۔
اور ساون میں اندر نام سورج کا ہو کر بشوا بسُ گندھرب پرم لوچا اپسرا شرو تا جچھ برج نام راچھس۔
اور بھادوں میں بوستوان نام سورج کا ہو کر اگرسین گندھرب اور بیاگھر نام راچھس اور اسارن نام جچھ اور بھرگ نام رکھیشور اور نم لوچا نام اپسرا اور سنکھ کھال ناگ۔
اور کنوار میں تو شٹا نام سورج کا ہو کر جمدگن رکھیشور اور کابل ناگ اور تلوتما اپسرا اور دھرتراشٹر گندھرب اور برہدتی نام راچھس اور ست جت نام جچھ۔
اور کاتک میں بشن نام سورج کا ہو کر اسوتر نام ناگ اور رمبھا اپسرا اور سُربرچا گندھرب اور ست جت نام جچھ اور بشوامتر رکھیشور اور گھرتاپی نام راچھس۔
اور اگھن میں اُنش کان نام سورج کا ہو کر کشپ نام رکھیشور اور تارچھ نام جچھ اور رت سین گندھرب اور اُربسی نام اپسرا اور بندا چھر نام راچھس اور مہاشنکھ نام ناگ۔
اور پوس میں بھگ نام سورج کا ہو کر سبرچ نام راچھس اور ارشٹ نیم گندھرب اور پرن جچھ نام رکھیشور اور کرکوٹک نام ناگ اور پوربچتی نام اپسرا۔
اور ماگھ میں پُرش نام سورج کا ہو کر دھننجے نام ناگ اور بات نام راچھس اور سکھین نام گندھرب اور سُرچ نام جچھ اور گھرتاچی نام اپسرا اور گوتم رکھیشور۔
اور پھاگن میں پرجینہ نام سورج کا ہو کر کرت نام جچھ اور سُبرچا نام راچھس اور بشو گندھرب اور ایرادت ناگ اور سین جتا اپسرا سورج کے ساتھ رہ کر سب مہینوں میں اپنا اپنا کام کرتے ہیں۔

اتنی کتھا سُنا کر سوت جی نے کہا کہ اے رکھیشورو جو آدمی پراتہ کال اور سندھیا سمے سورج بھگوان کا اسمرن کرکے ان سب رکھیشور آدک کا نام لیتا ہے وہ بہت جنموں کے پاپوں سے چھوٹ کر پرم پد کو پاتا ہے

ادھیائے بارھواں ۱۲ - کہنا سوت جی کا سمپورن کتھا شری مدبھاگوت کی

سوت جی نے شونک آدک رکھیشوروں سے کہا کہ جو کتھا شری مدبھاگوت امرت روپی ہم نے تم کو سنائی اُس میں آد سے انت تک سب لیلا اور چرتر پرمیشور کا لکھا ہے پہلے بیاس جی اور نارد جی کا سمباد پھر راجہ پرکچھت کی کتھا جس طرح اُن کو شرنگی رکھ نے شاپ دیا تھا اور حال آنے شکدیو جی کا راجہ پرکچھت کے پاس اور بیچ بات چیت ہونا نارد مُن اور برہما جی سے اور کتھا اوتاروں کی اور کھینٹ ہونا بدر جی اور اودھو جی سے اور اپدیش گیان سُننا میترے جی کا بدر جی کو اور برنن کرنا اُتپت برہمانڈ کی اور پرمیشور کا باراہ اوتار دھر کر مارنا ہرنیاکش کا اور کپل دیو اوتار لے کر سانکھیہ گیان جوگ سکھانا دیوہوتی اپنی ماتا کو اور حال تن تیاگ کرنے ستی جی کا اور جگیہ بدھونس ہونا دکچھ پرجاپت کا اور کتھا دھرو اور پرہلاد اور پراچین برہکھ اور پرنجن اور پریہ برت کی اور حال ساتوں دیپ اور ساتوں سمدر اور نوؤں کھنڈ کا اور مرنا برترا سُر دیتیہ کا اور نرسنگھ اوتار لے کر پرہلاد بھکت کی رچھا کرنا اور کتھا گجیندر موکش کی اور کچھپ اوتار لے کر نکالنا چودہ رتن کا سمدر متھنے سے اور کتھا راجہ بل اور باون اوتار کی اور حال راجہ پورو اور اُربسی اپسرا اور سورج بنشی اور چندر بنشی راجوں کا اور کتھا پرشرام اور شری رام چندر اوتار اور راجہ دُکھنیت اور رانی شکنتلا اور راجہ ججات اور دیوجانی اور راجہ جدُ کی جن کے بنش میں شری شیام سندر تربھون پت نے بسدیو جی کے گھر اوتار لیا اور جانا شیام سندر کا گوکل میں اور بہت لیلا کرکے سُکھ دینا نند اور جسودا آدک سب برجباسیوں کو اور پھر متھرا میں آکر مارنا راجہ کنس کو اور جدھ کرنا جراسندھ آدک سے اور بسانا دوارکا پُری کا اور حال بیاہنے رکمنی آدک آٹھ پٹ رانیوں کا اور بھوما سُر کو مار کر سولہ ہزار ایک سو راج کنیا وہاں سے لاکر اُن کے ساتھ اپنا بیاہ کرنا اور مارنا بڑے بڑے دیتیہ اور ادھرمی راجوں کو اور کورو اور پانڈوں سے مہابھارت کرا کے بھار اُتارنا پرتھوی کا اور ناش کرنا چھپن کروڑ جدُ بنشیوں کا دربا سا رکھ کے شاپ سے اور چلے جانا بیکنٹھ دھام میں اے رکھیشورو ہم نے سب کتھا شری مدبھاگوت اور سورج بھگوان اور مارکنڈے رکھیشور کی تم کو سنائی سنساری آدمی کو اُچت ہے کہ زبان سے آٹھوں پہر پرمیشور کا نام لے کر کانوں سے اُنکی کتھا اور لیلا سُنے اور نارائن جی کے گن اور مہما کی چرچا آپس میں رکھ کر تھوڑا یا بہت جہاں تک بن پڑے ہر چرنوں میں دھیان لگا وے اور سب جیوؤں پر دیا رکھ کر اپنے مقدور بھر منسا باچا کرمنا سے اُپکار کرتا رہے آدمی کے تن پانے کا یہی پھل سمجھنا چاہیئے جیسا شری مدبھاگوت پران میں بیاس جی نے پرمیشور کا نرمل جس لکھا ہے ایسا دوسرے پران میں نہیں لکھا جن شکدیو جی مہاراج کی دیا سے ہم نے

امرت روپی کتھا تم کو سنائی اُن کو میں بار بار ڈنڈوت کرتا ہوں جتنا پھل براہمن کو چاروں بید پڑھنے سے ملتا ہے اُتنا ہی پھل شری مدبھاگوت کے پڑھنے اور سننے میں جاننا چاہیئے چھتری کو اس کے پڑھنے اور سُننے سے سمجھئے اور بیش کو بیاپار میں لابھ ہو کر مرنے کے پیچھے مکت پدوی ملتی ہے اور شودر سب پاپوں سے چھوٹ جاتے ہیں

ادھیائے تیرھواں ۱۳ - حال اٹھارھوں پُرانوں کا

سوت جی نے شونک آدک رکھیشوروں سے کہا کہ جن بھگوان کے چرنوں کا دھیان شری برھما جی اور شری مہادیو جی اور اندر اور اُنچاس مرت گن یعنی پون اور کبیر آدک دیوتا اور رکھیشور اور جوگی اور مُن لوگ اپنے ہردے میں رکھ کر دن رات اُن کا اسمرن اور بھجن کرتے ہیں اور اُن کے آد اور انت کو کسی نے نہیں پایا اُن کو بار بار نمسکار کرتا ہوں جنھوں نے واسطے رچھیا کرنے دیوتا اور نکالنے امرت آدک چودہ رتن کے کچھپ روپ دھارن کیا تھا اُن کو میری ہزاروں ڈنڈوت ہو پہنچے اے رکھیشورو اٹھارہوں پُرانوں میں جتنے جتنے اشلوک لکھے ہیں اُن کا حال سُنو۔

برھم پُران دس ہزار اشلوک (۱۰۰۰۰) پدم پُران پچپن ہزار اشلوک (۵۵۰۰۰)
بشن پُران تیس ہزار اشلوک (۳۰۰۰۰) شیو پُران چوبیس ہزار اشلوک (۲۴۰۰۰)
شری مدبھاگوت اٹھارہ ہزار اشلوک (۱۸۰۰۰) نارد پُران پچیس ہزار اشلوک (۲۵۰۰۰)
مارکنڈے پُران نو ہزار اشلوک (۹۰۰۰) اگن پُران پندرہ ہزار چار سو اشلوک (۱۵۴۰۰)
بھوشیہ پُران چودہ ہزار پانچ سو اشلوک (۱۴۵۰۰) برھم بیورت پُران اٹھارہ ہزار اشلوک (۱۸۰۰۰)
لنگ پُران گیارہ ہزار اشلوک (۱۱۰۰۰) باراہ پُران چوبیس ہزار اشلوک (۲۴۰۰۰)
اسکند پُران اکیاسی ہزار ایک سو آٹھ اشلوک (۸۱۱۰۸) بامن پُران دس ہزار اشلوک (۱۰۰۰۰)
کورم پُران سترہ ہزار اشلوک (۱۷۰۰۰) متس پُران چودہ ہزار اشلوک (۱۴۰۰۰)
گرڑ پُران اُنیس ہزار اشلوک (۱۹۰۰۰) برھمانڈ پُران بارہ ہزار اشلوک (۱۲۰۰۰)

اور شری مدبھاگوت کا سار چار اشلوک نارائن جی نے برھما جی سے کہے اور برھما جی نے اُسے نارد جی کو سکھایا اور نارد جی نے بیاس جی کو اُپدیش کیا اور بید بیاس نے اٹھارہ ہزار اشلوک میں وہ سب حال بستار پوربک لکھ کر شری مدبھاگوت پُران نام اُس کا رکھا اُس پُران کے آد اور مدھیہ اور انت میں سب نارائن جی کا چرتر برنن کیا ہے جو لوگ اُس پُران کو بھادوں سُدی پورنماسی کے دن سنہلے سنگھاسن پر رکھ کر بید اور پُران جاننے والے براہمن کو دان کرتے ہیں اُن کو پرم پد ملتا ہے شری مدبھاگوت مہاپُران سترھوں پُرانوں سے اُتم ہو کر چاروں بیدوں کا سار اس میں لکھا ہے

جس طرح ندیوں میں گنگا اور دیوتوں میں نارائن جی اور تپسیا کرنے والوں میں شری مہادیوجی بڑے ہیں اُسی طرح سب پرانوں میں بھاگوت پران اُتم ہے اس پران کے پڑھنے اور سُننے سے ہماری اور تمھاری دونوں کی مکت ہو جاوے گی جن کے نام لینے اور ڈنڈوت کرنے سے سب پاپ اور دُکھ چھوٹ جاتے ہیں اُن پرمیشور اور بید بیاس اور شکدیوجی مہاراج کو میں ڈنڈوت کرتا ہوں جس طرح دیوتا لوگ سورگ میں رہ کر امرت پینے سے نہیں مرتے اُسی طرح سنسار میں جو لوگ امرت روپی بھاگوت پران کو سچے من سے پڑھ اور سُن کر اُس پر بشواس کریں گے اُن کو سنساری روگ آدِک کا دُکھ نہ ہوگا اور بھوت اور پریت آدک کا ڈر چھوڑ کر بُرے گرہوں کا پھل اُس کو نہ ہوگا۔

دوہا

چوہامل سُت بمل ست گنجن لال کمار	گو براہمن ہر چرن رت ماکھن لال اُدار

سورٹھا

برچیو ماکھن لال شری مد بھاگھا بھاگوت بجے جن پرم سُجان بھولئی لیو سدھارم	شنت سکے بھوجال انت سہے ہر پُر بسے بال بدُھ اگیان بید شاستر جانوں نہیں

اِت شری چھتری نبش اَوتنس کاشی باسی شری کرشن داس مکھن لال کرت شری مد بھاگوت بھاکھا سکھ ساگرے دوادش اسکندھ سماپت

پہلے ترجمہ اِس پوتھی کا سمبت ۱۱۹۱ میں شری کرشن داس مکھن لال نے کاشی پُری میں بنا کر چھپوایا لیکن اُس ترجمہ میں فارسی الفاظ بہت لکھے گئے تھے اِس سبب سے سادھ اور مہاتما لوگ اُس کو اچھی طرح نہیں پڑھ سکتے تھے اِس لیے پھر سے اُس پوتھی کو پنڈت جوکھو رام رہنے والے در بالسی اور جگن ناتھ پرشاد کھتری رہنے والے کاشی پُری نے فارسی الفاظ نکال کر اس دیش کی بولی میں جو سب سمجھتے ہیں لکھی۔

چھند دوہا و چوپائی از منشی رگھبر دیال صاحب مترجم شری مد بھاگوت بخط اردو

دوہا

نارائن شری پت ہری پورن برہم پرکاس
بشن مکل گن دھام جو پر بیکنٹھ نواس

چوپائی

مہا منتر ترے تاپ نساون
گیان بھگت بیکنٹھ نسینی
گیت چرت کچھو دن اُر راکھے
شری بھاگوت مہا سکھدائی
برھما نارد کو سے سنائی
رُچ دس شلوک سہس اٹھارہ
شری شکدیو جگت ہتکاری
بیاس سکھئیہ جو سوت کہائی
تاس آس دھر رکھ سن گیا نا
چھند پربندہ سور ٹھا دوہا

کرشن چرت پاؤں اتِ پاون
من باچھت کو مد پھل دینی
پائے سمے برھما سون بھاکھے
سُر سموہ پرم آنند پائی
پھر بیاس نارد سون پائی
بیاس کہیو شکدیو اُدارا
کہیو پریچھت سون بستاری
کہیو سکل سونک سون جائی
ہرجس گایو جگت بکھانا
سور رچیو جہہ لکھ جگ موہا

دوہا

بدھ جن سمیت کرہ چیو ماکھن لال اُدار
سکھ ساگر بھاکھا رچیو کاسی پرسی سنچار

گیان بھگت گن روپ ندھانا
من بچ کرم جگت ہتکاری
منشی نولکشور اُدارا
رگھبر شرن تاس رچ جانی
پاون جتن شری کرشن مراری

پرم بیکی چتر سجانا
پر اپکار منو تن دھاری
جہہ جس چھاپے رہیو سنسارا
گرن نپت کرم من بانی
اردو بھاکھا لکھیو بچاری

ٹھیک ٹھیک بولی جگ جادا — کھوں کھوں رج مت انماتا
اگم سُگم کرارتھ بچاری — جہہ جانیں سب جگ نرناری
ادھ پُری دھامن پت جوئی — مہاجا سُ پرگٹ نہیں کوئی
پورن برہم سُنج ادتارا — شری رام جہاں نتیہ بہارا
لکھن پُری تہ پچھم دوارا — شہر لکھنؤ نام اُدارا

دوہا

بُدھ بل بدیا ہیں مت جواتت مند گنوار — اُردو میں ہر جس لکھیو بُدھ جن لیو سمھار
بھو باردھ تُترا اگم بوڑ رہیو سنسار — رب چند راپر کاش بن سوجھ نہ ہاتھ پسار

سورٹھا

اک ہے دُرھ بشواس رام کرپا چتوں چتے — بن شرم بھو دکھ ناس محل سُہل سیوالہون
اپنی ادرنہار پران پیارے سانورے — لیجئے موہنہ اُبارنا تے شری متھلا نگر
جوڑ پنکرہ پان شیش نوائوں ماتھ دھر — جھیوں یہی بردان من اُدھکر شری پیہ بسے

پرارتھنا

یعنی التماس ضروری

دھن ہے وہ [illegible] پرمیشور سچدانند گھن نرگن نراکار شری کرشن ساکار روپ کہ جس نے اپنی کرپا درشٹ سے واسطے بھوساگر [illegible] پرم مکھان سنساری جیووں کے کیسے سے بید اور شاستر روپی پل اس دُنیا میں بناتے ہیں کہ جن کی راہ سے تھوڑی محنت کرنے سے بھی انیک جیو [illegible] وہی جہان سے چھوٹ کر پرم پد کو پہونچے ہیں اور پہونچتے جاتے ہیں اور [illegible] جن لوگوں کے [illegible] میں [illegible] وہی سورج پرکاشت کیے [illegible] اپنے انبھو سے جگت کی بھلائی کے واسطے کیسے کیسے [illegible] کرکے کیسے کیسے سہج [illegible] پست نکالے ہیں کہ جس کے کارن سب چھوٹے بڑوں کو [illegible] بھگت کی راہ سوجھ پڑتی ہے [illegible] میں سے ایک پرم دھرم اپکاری شری لالہ گھمن لال کاشی نواسی نے [illegible] بھاگوت کا [illegible] پورا منشا سنسکرت سے دیسی بھاشا میں لکھا کیا اور ان کے پرم اپکارک کا یہ پھل ہوا کہ [illegible] سنگھ [illegible] مرکبھات پستک کی رچنا کی جس کی [illegible] داتی ہر بھگت جنوں نے ایسی کی کہ کئی مرتبہ میں ہزاروں پستک طبع ہوئیں اور ہمیشہ اس کا پرچار جو رہا ہے [illegible] امرت روپی سُکھ ساگر آنند داتا کو بھگت جنوں نے [illegible] پرارتھنا کے واسطے پرم پر اپکاری جگت ہتکاری شری منشی نولکشور صاحب مالک مطبع اودھ اخبار نے [illegible] اپکار کی درشٹ سے [illegible] بچار کی کہ پوتھی ساگر امرت روپی جو [illegible] بید اور چھؤں شاستر اور اٹھارہوں پرانوں کا [illegible] ہے اور بھگتوں کا تو سربس دھن ہے اس کا لابھ ان سنساری جیووں کو جو ناگری حروف نہیں [illegible] پڑھنے لکھنے کی [illegible] رکھتے ہیں پہونچانا گویا جنم کے اندھے کو سیدھی راہ بتانا ہے اور جہا موہ روپی نیند میں سوتے ہوئے کو جگانا ہے اور بہت دنوں کے بھوکھے کو کھٹ رس بھوجن کھلانا ہے [illegible] کو امرت پلانا ہے اور جو جیووں کو [illegible] پرم پد پہونچاتا ہے دیوا اچھر ہونے سے سب چھوٹے بڑوں کی سمجھ میں نہیں آسکتی اور یہ پُران جس میں انیک دھرم اور کرم برن اور آشرم کے موافق اور شری کرشن [illegible] کی لیلا جیووں کے ادّھار کے لیے لکھی ہیں ایسے حروف میں ترجمہ ہو کر چھپا یا کہ جو ناگری [illegible] والوں کی سمجھ میں جلد آجائے اس لیے مجھ [illegible] گھبر دیال ولد منشی بشن سنگھ ابن رائے جو کشور [illegible] ساکن لکھنؤ ملک شری [illegible] سے ترجمہ مہاپُران بھگت گیان آگر سکھ ساگر شری مدبھاگوت بارھوں سکندھ کا [illegible] میں تیار کرا کے بصرف کثیر اپنے مطبع فیض منبع میں چھپوا کر لوک اور پرلوک میں [illegible] اُٹھایا [illegible] بھگت [illegible] لوگوں سے یہ آشا ہے کہ بھول چوک چھما کرکے اس کے پڑھنے اور سُننے سے [illegible] بھگت پھل پاکر پہلے جناب منشی صاحب معظم الیہ مالک مطبع اودھ اخبار اُس کے پیچھے [illegible] مترجم کو دعاے خیر سے یاد فرمائیں

العبد
خاکسار گھبر دیال کایستھ شری واستو ساکن لکھنؤ

خاتمۃ الطبع ۔ مشہور کتاب یعنی **ترجمہ شری مدبھاگوت** اس سے پہلے چھپکر ہاتھوں ہاتھ فروخت ہوئی اب بلحاظ مقبولیت و فوائد بر بھگتوں کے [illegible] بار باہتمام پی - بی - کپور سپرنٹنڈنٹ مطبع منشی نولکشور لکھنؤ [illegible] سنہ ۱۹۲۷ء میں چھپکر شائع ہوئی ۔

ناظرین - والاتمکین کی خدمت میں التماس ہے کہ مطبع منشی نولکشور لکھنؤ و کانپور میں ہر طرح کی کتابیں عربی فارسی اردو ہندی انگریزی وغیرہ وغیرہ بغرض فروخت موجود ہیں جن کی **مکمل فہرست** بزبان اردو و ہندی صرف طلب کرنے پر بھیجی جاتی ہے اس جگہ صرف چند کتابیں خریداروں کی واقفیت کیلئے درج کی جاتی ہیں اُمید ہے کہ ان کتابوں کی خرید اری سے کارخانہ کو مشکور فرمائیں گے

کتب مذہبی اہل ہنود بزبان فارسی	قیمت	نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت
سفرنامہ ستسنگی ملقب بہ خیابان عشق	۱۲ر	انتت کتھا	۰ر	جنم ساکھی بابا نانک شاہ	۷ر
راماین مسیحی -	۱۰ر	رام کسوٹی -	۰ر	لال چندرکا مشتہر ترجمہ	
بید انت سار -	۴ر	او ناپت دگیجے	۱۰ر	چانک نیت درپن	۰۴ر
برج بلاس - معروف بہ منظر حسن -	۶ر	مجموعہ بدھان یعنی بدن کھ چپا	۳ر	لودھیشر مہاتم -	۲ر
راما اسمیدھ مسمی بہ جہان ظفر -	۶ر	ہنومان چالیسا منظوم -	۰ر	گوپال سہسرنام -	۰۱ر
وثیقہ یادگار مقامات متبرک -	۱ر	گوری بواہ منظوم -	۰ر	کائستھ دھرم درپن	۵ر
کاشی اُستت -	۱ر	بشن لیلا منظوم با تصویر -	۲ر	قصیدہ برشل و سوبھاؤ	۱ر
نانک پربودھ چندر اودے نانک فارسی	۰۳ر	خیالات ناتادین -	۰۶ر	امرتسر مہاتم -	۴ر
بوستان معرفت مصنفہ ماد ہوداس	۱۲ر	لاؤنی بنارسی -	۰۴ر	بھگت بلاس	۲ر
مہاتم ایکادشی -	۱ر	سائیں کے سو خیال حصہ اوّل	۵ر	برتارک -	عہ ر
کتب مذہبی اہل ہنود بخط فارسی زبان اردو و بھاشا		ایضاً حصہ دوم -	۵ر	بشن سہسرنام سٹیک	۴ر
شیو پوران منظوم -	۲ر	کاشف قائق مذہب ہنود	۱ر	جوہر معرفت -	عمر
منظوم دل آویز -	۱۴ر	لنگ پران بھاشا -	عہر	چتر گیت منظوم -	شر
پریم ساگر منظوم -	۳ر	جوگ رتن -	۱ر	برہت سنگتا -	عہ ر
راماین بھاشا تلسی کرت -	۱۱ر	پوتھی گیان پرکاش -	۰۲ر	آئینہ آشرم -	۳ر
سری رام نام مہاتم اُردو -	۷ر	نرسی لیلا اُردو منظوم -	۱ر	چشمہ فیض ترجمہ پندنامہ عطار	۲ر
مجموعہ نادر مسمی بہ چودہ رتن -	۱۰ر	بارہ کھڑی ہت اپدیش اُردو نظم	۰ر	منورنجن دل بہلاؤ -	۰ر
ایشور دیپکا -	۳ر	بارہ کھڑی بروزن بارہ کھڑی		منو سمرتی اُردو -	ع ر
تلسی کرت راماین فرحت -	۰۵ر	دت لال جی	۰ر	منہاج السالکین ترجمہ جوگ بسشٹ	عہ ر
تلسی کرت راماین خوشتر -	۹ر	بھگوت گیتا منظوم	۲ر	گلدستہ معرفت مشتمل بر مضامین	
ترجمہ بھجو گیت سورداس کے شیو بھجون کا سنگرہ	۶ر	بارہ کھڑی خلاصہ راماین اُردو نظم	—ر	تصوف قابل دید کتاب ہے -	۰۱ر
مخزن برہم گیان -	۵ر	جانکی بجے اُردو نظم -	۰ر	بودھ پرکاش -	۶ر
ست نام بہار بندرابن	۱۱ر	سرون کتھا اُردو نظم -	—ر	خلاصہ آتم پوران -	عہ ر
گیتا مہاتم و اگنیش چوتھ -	۱ر	دھرو لیلا اُردو نظم -	۱ر		
ستداما چرتر منظوم -	شر	سورج پران بزبان بھاشا -	۱ر		
جانکی نبجے منظوم -	۰ر	خلاصہ ترجمہ بھارت پران نظم -	۱ر		